ٹیلیفون نمبر ۱۵۰۰۰
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ء

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ
ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۷ ○ جمعہ ۱۸ ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۶۴ ○ نمبر ۱۶

کشمیر اور شیخ عبداللہ

ایشیا کے نوآزاد ملکوں میں گزشتہ دس پندرہ سال سے عوامی قیادت کمزور ہوتے ہوتے معدوم ہو کر رہ گئی ہے۔ غلامی کے دور کے عوامی قائد۔ آزادی کے دور میں صاحب اقتدار بن گئے اور بعد میں سیاسی سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ عوامی قیادت کے اس فقدان سے یہ ہوا کہ عوام شطرنج کے مہرے بن کر رہ گئے ہیں اور خواص سیاسی بازی گر۔ اس تماشے کے دوران صرف شیخ عبداللہ کی شخصیت سارے ایشیا میں منفرد شخصیت ہے جو محبوب عوامی قائد کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئی ہے۔ اپنے ہم وطنوں کے تو وہ ہمیشہ سے ہی ہیرو رہے ہیں اور اہل کشمیر صد ہزار تحسین کے مستحق ہیں کہ پندرہ سال کے پیہم روح فرسا حالات کے باوجود انہوں نے اپنے قائد سے اپنی وابستگی کو جوں کا توں باقی رکھا اور جوش و ولولے و ایثار و قربانی کی روایات کو زندہ پائندہ اور تابندہ کیا۔ لیکن کشمیر سے باہر والوں کے لئے شیخ عبداللہ عزم و جرأت کا قابل فخر نشان بن گئے ہیں۔

ہندوستان جب تقسیم ہوا تو اگرچہ پاکستان کے بروقت قیام نے مسلمانان ہند کی ایک بڑی تعداد کے لئے علیحدہ وطن مہیا کر دیا تھا۔ تاہم بہت سے مسلم اکثریت کے علاقے ہندوؤں کے زیر نگین چلے گئے۔ مالابار، میوات۔ رام پور، کپورتھلہ ایسے علاقے تھے جہاں مسلمان واضح اکثریت میں موجود تھے۔ لیکن وہ اپنی حیثیت کو برقرار نہیں رکھ سکے۔ کشمیر بھی اسی سلسلہ کا ایک علاقہ تھا جس پر ایک ظالم ہندو راجہ حکمران تھا۔ شیخ عبداللہ نے کشمیر کی گلوخلاصی کی مہم سنہ ۱۹۳۱ء سے شروع کر رکھی تھی اور سنہ ۱۹۴۶ء میں اسے نہایت تیز و تند کر دیا تھا۔

برطانوی سامراج کی حکمت عملی کے تقاضوں نے مسلمانوں کو تقسیم در تقسیم کر کے مٹا ڈالنے کی پالیسی ایک صدی سے اختیار کر رکھی تھی اس کو بروئے کار لانے کے لئے برصغیر کی تقسیم اس طرح کی کہ متذکرہ بالا مسلم اکثریت کے علاقے اپنی انفرادیت برقرار نہ رکھ سکے ہندو تسلط کے تحت آ گئے۔ کشمیر کا معاملہ بھی اسی سازش کی ایک کڑی تھا۔ شیخ عبداللہ کو ہندو راجہ نے ۹ سال کے لئے قید و بند میں ڈال دیا تھا۔ مہر چند مہاجن کو وزیر اعظم کشمیر مقرر کر کے ریاست کا الحاق بھارت کے ساتھ کرا لیا گیا اور منصوبہ تھا کہ رام لال باترہ کو پانچ سال کے لئے کشمیر کا وزیر اعظم مقرر کر کے کپورتھلہ کی طرح مسلم آبادی سے کشمیر کو بھی خالی کرا لیا جاتے۔ عین ایسے پرخطر موقعہ پر قیدی عبداللہ نے سیاسی دانائی کا ثبوت دے کر بھارتی حکمرانوں کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھا دیا، اور کشمیر اس سازش کا شکار ہونے سے بچ گیا۔ ہندو سامراج شیخ صاحب کو اپنا آلہ کار نہ بنا سکا۔ شیخ صاحب نے کشمیر کے مسئلہ کو مردہ نہیں ہونے دیا تسلسل نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کو ایک عالم گیر مسئلہ کی حیثیت دے دی کشمیر اس انجام سے بچ گیا۔ جس انجام کو مالا بار، میوات۔ رام پور اور کپورتھلہ کی مسلم اکثریت پہنچی اور جس کا شکار حیدر آباد و جوناگڑھ جیسی مسلم ریاستیں بن گئیں۔

بلاشبہ آج بھی کشمیر نازک ترین مراحل سے گزر رہا ہے۔ لیکن بھارتی سامراج اور ہندو فرقہ پرستوں کی چالیں بھی ناکام ہو چکی ہیں۔ عین ہندو فسطائیت کی سنگینوں تلے کشمیر کے عوام۔ شیخ عبداللہ کی شخصیت کے اردگرد جمع ہیں اور اپنی آزادی کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ یہ آزادی اپنی آخری شکل میں کس طرح نمودار ہو گی۔ اس کے لئے پیشگی کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کے عالمی مفادات کی بہت سی دلچسپیاں بھی اس مسئلہ سے وابستہ ہیں اور ان کی درپردہ دخل اندازیاں جاری ہیں۔ تاہم یہ بات واضح اور صاف ہو چکی ہے کہ مسئلہ کشمیر زندہ ہے۔ کشمیری عوام اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں اور شیخ عبداللہ ایک عوامی قائد اور مخلص و ایثار پیشہ رہنما کی حیثیت سے اس جدوجہد کے قائد اعظم ہیں اور وہ دن بڑا ہی خوش آئند ہو گا جب کہ کشمیر اور پاکستان اپنے وجود، بقاء و استحکام اور ترقی و عروج کے سفر میں ایک دوسرے کے شریک و سہیم بنے ہوئے ہوں گے (ک)

ترجمان اسلام کے خریداروں کی خدمت میں

روزانہ ڈاک دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمان اسلام کے بعض معزز خریداروں کے پاس ترجمان اسلام کے بعض شمارے نہیں پہنچتے یا پہنچتے ہیں تو بہت دیر سے۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ترجمان اسلام کا ہر شمارہ پوری طرح دیکھ بھال کے بعد پابندی کے ساتھ ہر دفعہ روانہ کیا جاتا ہے لیکن محکمہ ڈاک کی بدنظمی۔ کام چور ڈاکیوں کی غفلت اور بعض پریشان حال "مردہ دلوں" کی مہربانی سے ایسا اکثر ہوتا ہے کہ بعض شمارے ضرورت، غفلت یا شرارت کے پیش نظر غائب کر دیئے جاتے ہیں۔

اس لئے جن دوستوں کو ترجمان اسلام کا کوئی شمارہ وقت پر نہ ملے تو وہ تاریخ اشاعت سے دس دن بعد تک وہ شمارہ ہم سے بلا قیمت طلب کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد دفتر کسی تعمیل سے قاصر ہو گا۔ خریدار حضرات ایک اور اہم گذارش یہ ہے کہ اگر کسی صاحب کو اپنے ارسال کردہ چندہ کے بعد ترجمان اسلام نہیں ملتا اور ان کے پاس ارسال کردہ چندہ کی دفتر ترجمان اسلام کی کوئی رسید یا کوپن منی آرڈر پر ہماری مہر شدہ رسید وصولی موجود ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رسید بھیج کر اپنا حساب درست کرا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ نے جو منی آرڈر ہمیں بھیجا یا جو وی پی وصول کی اس کی رقم ہمیں ادا ہو چکی ہو ایسے کئی واقعات ہو چکے ہیں جن میں رقومات نہیں ملیں اور ڈاک خانہ ان کی گمشدگی کی تحقیقات کر رہا ہے۔ (سرکولیشن مینجر)

قاہرہ کی اسلامی کانگرس

مرتب ــــ ڈاکٹر محمد منظور الوحیدی

قاہرہ! مصر کی مشہور یونیورسٹی جامع ازہر میں اسلامی ریسرچ اکیڈیمی کے نام کا ایک شعبہ کئی سال سے تحقیقی امور پر کام کر رہا ہے۔ اس اکیڈیمی نے اس سال دنیا بھر کے ۳۹ (انتالیس) ممالک کے بڑے بڑے علمائے اسلام کو قاہرہ میں مدعو کر کے اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کے متعلق سوچ بچار کرنے کی دعوت دی۔ یہ اجتماع ۱۶ مارچ سے شروع ہو کر ۲۳۔ مارچ کو ختم ہوا۔ اس اجتماع عظیم میں پاکستان سے مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی اور مولانا یوسف بنوری نائب امیر جمعیت العلمائے اسلام شریک ہوئے۔ ہندوستان سے مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا منت اللہ رحمانی، سوڈان کے شیخ علی عبدالرحمٰن اور شیخ حسن مدثر۔ طرابلس کے مفتی ندیم الجسر قطاع غزہ کے شیخ محمد ناجی ابو شعبان، موریتانیا کے سید محمد سالم عبدالودود۔ تیونس کے سید مصطفیٰ کمال التارزی۔ بحرین کے شیخ عبداللطیف محمد آلِ سعد۔ افغانستان کے عبدالغفور ربابہ۔ روس کے مفتی ضیاء الدین بابا خانوف، انڈونیشیا کے ڈاکٹر محمود یونس، مصر کے شیخ ابوزہرہ اور دوسرے کئی ممالک اردن، کویت، الجزائر، المغرب یوگوسلاویہ کے علمائے کرام نے اس مباحثہ میں شرکت کی

جلسوں کے اوقات صبح ۹ بجے سے لے کر دو بجے بعد دوپہر تک اور شام کو ۵ بجے سے لے کر ۹ بجے تک تھے۔ اسی دوران میں مباحثات مسلسل جاری رہتے اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود کے اکثر نمائندوں نے ان میں پوری سرگرمی اور انہماک سے حصہ لیا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے حضرات کو زیر بحث آنے والے موضوعات کی پیشگی اطلاع نہ تھی۔ لیکن پھر بھی سب نے مسلمانوں کی دینی اور مذہبی حالت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ اور آج کے دینی انحطاط کے اسباب وعلل کی نشان دہی کی۔

مقررین حضرات نے واضح کیا کہ آج کی دنیا میں اسلام کی اشاعت میں کمزوری اور مسلمانوں کے دینی انحطاط کے اسباب حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان خود اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں۔ گویا مسلمانوں کی بدعملی اشاعتِ اسلام میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔

۲۔ مسلمانوں کی کوئی ایسی مرکزی تنظیم نہیں جو کہ کرہ ارض کے مسلمانوں کی بلا لحاظ ملک وزبان اشاعتِ دین میں رہنمائی کر سکے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے پاس کوئی ایسا مرکزی بیت المال ہے۔ کہ جس کے ذریعہ پوری تنظیم کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں جانے والے تبلیغی وفود کی امداد کی جائے۔

۳۔ بکثرت مبلغ ایسے پائے جاتے ہیں جو کہ تقویٰ اور صالحیت کے مطلوبہ، معیار پر پورے نہیں اترتے۔

۴۔ مبلغینِ اسلام دوسرے مذاہب سے واقف نہیں ہوتے۔

۵۔ اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اور دین اسلام کو آسان انداز میں پیش کرنے کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے۔

۶۔ عیسائی اور قادیانی مبلغین پورے زور شور سے تبلیغی [illegible] مصروف ہیں سکول، شفاخانے [illegible] اور دوسرے رفاہی ادارے کھول کر لوگوں کو مرتد کرنے میں مصروف ہیں۔ لیکن مسلمان ابھی اس میدان میں ان لوگوں سے بہت پیچھے ہیں۔

۷۔ اسلام کے بعض مسائل مثلاً غلامی، تعدد ازدواج۔ حرمت خنزیر اور طلاق وغیرہ کے بارہ میں غیر مسلموں کا گمراہ کن اور غلط پروپیگنڈہ۔

کانفرنس میں مختلف ممالک کے مندوب حضرات نے اپنے اپنے ممالک کی دینی حالت پر تبصرہ کیا۔ جنوب مشرقی ایشیا۔ لاطینی امریکہ اور افریقہ کے نمائندوں نے اپنے اپنے ملکوں کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ یہ علاقے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے زرخیز زمین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان ممالک میں اشاعتِ اسلام کے امکانات بہت قوی ہیں۔

اس کانگرس میں "اجتہاد" اس کا ماضی و حال" "اسلام میں فلسفہ آزادی" "اسلام میں نظام احتساب" "اسلام میں بین الاقوامی تعلقات"، اور اس کے علاوہ کئی اہم اور ضروری عنوانات پر پُر مغز اور معلومات افزا مقالات پڑھے گئے ہر مقالہ پڑھنے کے بعد جرح کی جاتی۔ اور سوالات کے جوابات دے کر سامعین اور جرح کرنے والے حضرات کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی گویا اسلام، مسلمانوں اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی امتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم مسائل پر غور وخوض کرنے۔ سمجھنے سمجھانے اور تعلیم وتعلم کی ایک بابرکت مجلس تھی

شیخ محمد ابوزہرہ کا مقالہ "العلاقات الدولیۃ فی الاسلام" بہت پسند کیا گیا۔ لیکن شیخ ابوزہرہ نے استرقاق (غلام سازی) کی مخالفت کی۔ چنانچہ سوڈان کے شیخ الاسلام نے اسی پر ان کا مواخذہ کیا۔ شیخ ابوزہرہ جیسے ماہرین کا اس مسئلہ میں یوں کہنا کہ "قرآن میں غلاموں اور باندیوں کا ذکر ضرور ہے۔ لیکن انہیں غلام بنانے کا حکم کہیں نہیں ہے" ضرور باعث حیرت ہے۔ شیخ ابوزہرہ جو کہ اسلامی تاریخ کے زبردست ماہر اور آئمہ اربعہ پر پوری دسترس رکھنے والے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ کاش کہ وہ ان غزوات اور جنگوں پر ایک بار دوبارہ نگاہ ڈال لیتے۔ جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور آپ کے بعد صحابہؓ کے زمانہ میں غیر مسلم قیدیوں کو غلام بنایا گیا۔ اور انہیں بعض موجودہ اقوام کی طرح قتل نہیں کیا گیا۔

مسئلہ غلامی پر مغرب کے مستشرقین نے انتہائی عناد آمیز رویہ اختیار کیا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ بعض مشرقی علماء بھی ان عیسائی اور یہودی مستشرقین کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اسلام کے مسئلہ غلامی کو گویا "جرم" کا مسئلہ سمجھنے لگے ہیں۔

۲۳ مارچ اس کانگرس کا آخری دن تھا اسی روز انتالیس ممالک کے آئے ہوئے تمام مندوبین نے الوداعی خطاب میں حصہ لیا اور مسلمانانِ عالم کی دینی اور سیاسی اصلاح حال کے لئے تجاویز پیش کیں۔

آخر میں صدر جمال عبدالناصر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جامع ازہر کی اسلامی ریسرچ اکیڈیمی کی اہمیت کو تسلیم کرنے کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ مسئلہ فلسطین کو دنیا بھر میں وضاحت سے پیش کریں اور اسرائیلی خطرہ سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ نیز تبلیغ اسلام کی تجدید واحیاء کے لئے ایک خاکہ مرتب کرنے۔ نئے پیش آمدہ مسائل پر ایک دارالافتاء بنانے کا کام جامع ازہر کی اس اکیڈیمی کے سپرد کیا گیا۔

اس کے بعد دنیا کے مسلمانوں کو عربی زبان سکھانے اور انہیں ایک امت "امت واحدہ" بنانے کے لئے عملاً اقدامات کرنے کا عہد کیا گیا۔

اس سفر میں دنیا کے مختلف وفود کو کانگرس (موتمر) کے اجلاسوں میں شرکت کے علاوہ مصر کے مختلف علاقوں کی سیر بھی کرائی گئی جس میں اسوان۔ طنطا۔ اسکندریہ۔ علاقہ سویز۔ سینا اور غزہ بھی شامل ہے ۲ ذی قعدہ (۱۷ مارچ) کو یہ وفد تین ویہیکل بسوں میں فلسطین کی جانب روانہ ہوا۔ اور نہر سویز کے ساحلی شہر اسماعیلیہ میں اترا۔ یہاں پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات کی پڑتال ہوئی۔ اسماعیلیہ کا شہر اگرچہ بڑا نہیں لیکن انتہائی صاف اور خوبصورت ہے اور نہر سویز کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ شہر سے ڈیڑھ میل دور نہر سویز واقع ہے یہ نہر مغرب اور مشرق کو آپس میں ملاتی ہے۔ اور مشرق کی طرف آنے والا ہر جہاز اس سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس لئے مصر کے لئے یہ نہر جہاں آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ وہیں دنیا بھر میں سیاسی عظمت منوانے کا بھی ایک مؤثر ہتھیار ہے۔

اس میں ہر پندرہ منٹ کے بعد جہاز گزرتے نظر آتے ہیں۔ کنارے پہ ایک بہت بڑی متحرک گودی (سٹیشن) بنی ہوئی ہے۔ دو گھنٹوں کے لئے جہازوں کا سلسلہ روک کر ہی موٹروں اور کاروں کو نہر پار کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

وفد کی بسیں اس گودی میں داخل کر دی گئیں اور اس کے بعد یہ گودی بسوں اور کاروں سمیت نہر کے دوسرے کنارے کی جانب چل پڑی۔ جہاز روک دئے گئے۔ دوسرے کنارے پر بسوں اور کاروں کو اتارا۔ اور وہاں کی بسوں اور کاروں کو لے کر پہلے کنارے پر آ گئی۔ اس طرح سفری گودی کا ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔ ایک پھیرے کے بعد جہازوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ غرض نہر سویز پر عجیب قسم کی طلسماتی تفریحات تک مل سکتی ہیں۔

(باقی ص ۸ پر)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور
یکم مئی ۶۴ء

نئی نسل کو بچائیے

بیس برس پہلے کی بات ہے کہ دیہات میں کوئی نوجوان لڑکا ننگے سر گلی میں چلتا تھا اُسے اچکا اور شہدا کا خطاب ملتا اور فوراً ہی اس کی خاطر خواہ گوشمالی کی جاتی ________ تاکہ خباثت کا دھاوا یہیں بند ہو جائے۔ لیکن چند ہی سالوں میں پرانی قدریں مٹ گئیں اور تیزی کے ساتھ نئی تہذیب نے جنم لیا۔ جس کا خمیر حرام خوری اور حرام کاری سے تیار کیا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جس جس مسلمان ملک نے مغربی استعمار سے آزادی حاصل کی۔ اس نے شاید آزادی کا مطلب یہی سمجھا کہ اب ہم ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہیں اور کسی بھی اخلاقی۔ دینی یا سیاسی ضابطہ کے پابند نہیں ہیں۔ ان نو آزاد ممالک میں برسر اقتدار آنے والا طبقہ بدقسمتی سے اپنے قلب و نظر کو مکمل طور پر مغرب کی فاسق تہذیب کے حوالے کر چکا ہے اور اس کی سب سے بڑی خواہش یہی ہے۔ کہ یہ ممالک بھی فسق و فجور کے مراکز بن جائیں۔ چنانچہ مغرب کی بدکار تہذیب کو پھیلانے اور عوام میں مقبول بنانے کے لئے نئی نئی اصطلاحات اور نئے نئے طرق استدلال معرض وجود میں آ رہے ہیں۔ کہیں عورتوں کی آزادی کا نام، کہیں پردے کی مخالفت، کہیں سود خوری کے فوائد گنائے جا رہے ہیں، کہیں شراب کو ترقی یافتہ اقوام کا مشروب بتایا جا رہا ہے۔

الغرض شیطان کے منحوس اور قابل نفرت ایجنٹ حرام خوری اور حرامکاری کی تمام اقسام نو آزاد مسلم ممالک میں پھیلانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ان نو آزاد ممالک کا قدیم طریق زندگی ختم ہو رہا ہے۔ اور نئے دور حیات کا آغاز ہے۔ اگر یہ اقوام اسلام کی اخلاقی۔ دینی اور سیاسی تعلیم سے بے علمی اور بے عملی کی حالت میں نئے دور حیات میں داخل ہو گئیں۔ جو کہ فسق۔ حرام اور بے حیائی سے ہی عبارت ہے۔ جس میں پیٹ بھرنا اور عیاشی کرنا ہی مقصد زندگی ہے۔ جس میں زندگی کے مختلف میدانوں میں صرف ان دو مذکورہ کاموں کے لئے دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ تو ظاہر بات ہے کہ ان اقوام کا یہ نیا دور۔ ہدایت و کامرانی کا دور نہ ہوگا۔ بلکہ ایک غیر انسانی اور جاہلانہ زندگی کا آغاز ہوگا۔

آج ہمارا اجتماعی فریضہ ہے کہ نئی نسل کو ایک فاسق اور جاہلانہ دین اپنانے سے روکیں اور اخلاق و دین سے محروم اس نسل کو دوبارہ اسلام کے ساتھ وابستہ کر دیں۔ اس سلسلہ میں ہماری قوم کے کئی طبقات پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ قوم کے اخلاق و دین کو بچانے اسے اسلام سے دوبارہ آشنا کرنے میں سب سے زیادہ ذمہ داری علمائے اسلام پر ہے۔ علمائے کرام کی خشیت اور تقوے کا گواہ خود خدا ہے۔ علمائے کرام ہی وارثین انبیاء ہیں۔ ہر زمانہ میں علمائے حق نے ہی زبان و قلم اور جان و مال سے اسلام کا دفاع کیا ہے۔ آج بھی علمائے کرام کے لئے نئے عزائم نئے ولولے اور کامل منصوبہ بندی کے ساتھ اس میدان میں آنے کی ضرورت ہے

اس سلسلہ میں ملک بھر میں دینی مدارس عام کئے جائیں۔ ہر قصبہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے ایک مکتبہ (لائبریری) ہو۔ جہاں کہ اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق سادہ اور پرکشش انداز کا لٹریچر مہیا کیا جائے اور لوگوں کو فحش ناولوں اور عریاں رسالوں سے ہٹا کر دینی معلومات حاصل کرنے کا شوق دلایا جا سکے۔ ہر بڑے شہر میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک یتیم خانہ ہو۔ تاکہ قوم کے بے آسرا افراد کو عیسائی اور قادیانی مشنریوں کی کافر گر شر انگیزیوں سے بچایا جا سکے۔ اگر ممکن ہو سکے تو جماعتی دوا خانے کھولے جائیں نیز رفاہ عامہ کے بھی بعض امکانی شعبوں میں حصہ لیا جائے۔

لیکن زندگی کے ہر میدان میں کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عوام بھی علماء اسلام کا ساتھ دیں ملک کے خوش حال طبقہ کا فرض ہے کہ وہ جہاں اپنی مادی زندگی کو مسرت و اطمینان سے بھر دینے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا دیتا ہے۔ وہاں وہ دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے لئے مبلغین اسلام کی مشکلات دور کرنے میں ہر طرح کا مالی تعاون پیش کرے۔

کارخانہ داروں اور حکمرانوں کا فریضہ ہے۔ کہ وہ اپنی دنیوی حیثیت اور شوکت کو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لئے خرچ کریں۔ اپنے ماتحت عملہ اور ملازمین کو اسلام کا پابند بنائیں K

K انہیں دینی تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کریں اور اپنی مادی قوت اور حیثیت کے ذریعے عوام اور علمائے اسلام کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ملک کے صحافیوں کا فرض ہے کہ وہ فن صحافت کے ذریعہ اسلام کی خدمت کریں۔ پاکیزہ (باقی ص۱۲)

اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل!

حالات کی رفتار ایسی نہیں ہے جسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ مستقبل قریب میں ایشیائے کوچک سے مشرق بعید تک، بہت اہم سیاسی تبدیلیاں متوقع ہیں۔ جو بعض قوموں کے لئے خوش آئند بھی ثابت ہو سکتی ہیں اور بعض کے لئے تباہ کن۔

امریکہ اور یورپ روس کے ساتھ اب کسی بڑی آویزش کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں، اور روس سمیت تمام مغربی ممالک مشرق کی سیاست کو اتھل پتھل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب چاہتے ہیں کہ اقوام مشرق جدا جدا اپنے علاقائی داخلی و مقامی حالات میں اس درجہ الجھے رہیں کہ انہیں کسی ایسے نقطہ پر جمع ہونے کا موقعہ ہی نہ ملے جو مغرب کے مقابلے میں ان کو متحد و طاقتور بنا سکے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود ہم نظریہ ہونے کے روس کو چین کا مزید طاقتور بننا گوارا نہیں، امریکہ نے تو اول دن سے ہی اپنے مشرقی حلیفوں کو اتنا ابھرنے ہی نہیں دیا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ غذائی مسئلہ تک میں اس کے محتاج بنے ہوئے ہیں، فوجی معاملات میں اس کے سہارے کے بغیر ان کا وجود بے معنی سا نظر آنے لگتا ہے۔ اقتصادی اور صنعتی استحکام کی بات تو بہت دور رہی۔ باایں ہمہ پورا مشرق سیاست افرنگ سے بیزار ہے اور آتش فشاں پہاڑ کی طرح اندر ہی اندر اس کا لاوا پک رہا اور کھول رہا ہے فلسطین، کشمیر، ملائشیا۔ ویٹ نام لاؤس وغیرہ مشرق کے جسد سیاست کے ایسے ناسور ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ کر پوری دنیا کے امن و سکون کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے اور مغرب کے خداوندوں اور مشرق کے ناخداؤں میں سے کسی کی بھی کچھ نہ چلے گی۔

آج دنیا کسی بھی طاقت ور مذہبی و اخلاقی قوت سے محروم ہے۔ سیاسی اغراض کی شدتیں اور مفاد پرستیاں حالات کو ہرگز روبہ اصلاح نہیں ہونے دیں گی۔ ہر قوم اور ہر گروہ اپنے مخصوص مفادات و خواہشات کا غلام ہے۔ سیاست جدید نے قوموں کو یہ ہی سبق پڑھایا ہے، وہ اس سے بلند ہو کر سوچ ہی نہیں سکتیں۔ اور اس ذہنیت و رجحان کا انجام جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ مذہبی و اخلاقی قوت کے فقدان و کمزوری نے قوموں کے ضمیر کو مردہ کر کے رکھ دیا ہے آدمی احساس انسانیت سے عاری ہوتا جا رہا ہے۔ حق و انصاف کے ازلی و ابدی اصولوں کو خیرباد کہہ رہا ہے۔ ان حالات میں ہر سیاسی تبدیلی معاشرتی و تمدنی غارت گری کا سبب بن جاتی ہے۔ قیادت و لیڈرشپ پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے بجائے نت نئے مسائل جنم دے رہی ہے۔ اس فکری انتشار کے درمیان سے نو آزاد قوموں کو گزرنا پڑ رہا ہے۔ عرب، ایشیا اور افریقہ کے نو آزاد مسلمان ممالک کے لئے یہ صورت حال اس اعتبار سے سخت چیلنج ہے۔ کہ وہ مستقبل میں بحیثیت "ملت اسلامیہ" کے اپنا مقام متعین کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور نئی سیاسی یورشوں کی زد سے خود کو محفوظ رکھتے ہوئے مثبت انداز میں دنیا پر اثر انداز ہو سکتے ہیں یا نہیں پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کو جلد ہی اس چیلنج کا جواب مہیا کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں پاکستان کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ بڑھی ہوتی ہیں۔ پاکستان کا قیام و بقا تمام تر اسلامیت پر ہی مبنی ہے ہم نے نسلی، جغرافیائی لسانی اور علاقائی حد بندیوں کو ٹھکرا کر اور ان سے بالاتر ہو کر خالص اسلام کے نام پر ایک قوم، ملک، ملت اور معاشرہ کی بنیاد رکھی ہے اور اس کے وجود کے تمام تر محرکات اسلام سے ہی حاصل کئے ہیں، ہم الحاد و لادینیت کی اس دنیا میں اسلام اور دین کے شاہد بن کر اٹھے ہیں۔ ہمیں حق کی شہادت کا یہ فریضہ۔ سیاسی پیچیدگیوں اور تغیرات کے اس عہد میں بتمام و کمال اور صحیح طور پر ادا کرنا ہے پیش کرنے والے اندیشے اور خطرات دوسروں کے لئے خواہ کیسی ہی نوعیت رکھتے ہوں۔ ہمارے تو وجود و بقا کے لئے ہی چیلنج بن سکتے ہیں۔

اگر ہم اسلام کی رسی کو ذرا بھی ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلام اور صرف اسلام ہی ہماری نجات و کامیابی کا ضامن ہے لیکن حسرت و ماتم ہی نہیں سخت تشویش و اندیشے کی بات ہے کہ ہم روز بروز اسلام سے ہی دور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس محرومی و نامرادی کی ہمارے بڑوں کو احساس تک نہیں دکھ،

نئی نسل کو بچائیے (بقیہ اداریہ)

اور اسلامی انداز کا لٹریچر تیار کریں۔ سینما۔ جوا۔ اور سودی اداروں کے اشتہارات بند کردیں۔ اسلام کی نشر و اشاعت کو سب سے پہلا اور اہم فریضہ سمجھیں اور یہ ثابت کر دیں کہ صحافت فحاشی اور جاہلی افکار کی خدمت کے لئے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کو پھیلانے کے لئے ہے

مسلم عوام کے مختلف طبقات نے جس مجرمانہ غفلت کے ساتھ پچھلی چند صدیاں گزاری ہیں۔ یہ اسی لغزش کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت کم و بیش ستر کروڑ سے زیادہ آبادی ہونے کے باوجود دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مسلمان استعماری طاقتوں کے مظالم کا شکار ہے۔ پچھلے چند ماہ میں قبرص میں دس ہزار سے زیادہ ترک مسلمان شہید کئے جا چکے ہیں اور ابھی تک مکاریوس کے رکھیلوں اور ایوکا کے دہشت پسندوں کے جذبۂ خونخواری کو سکون نہیں ہوا۔ بھارت میں پچھلے سترہ برس سے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ حبشہ میں قبطی عیسائیت نے مسلمانوں کا دائرہ حیات تنگ کر رکھا ہے عدن میں مغربی استعمار نے کئی برس سے جنگ کی سی حالت قائم کر رکھی ہے۔ جنوبی افریقہ میں نسلی برتری کے نام سے مسلمانوں کو ختم کیا جا رہا ہے۔

فلسطین میں یہود جیسی مردود اور قابل نفرت قوم کو بسا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کا منہ چڑایا جا رہا ہے اور فلسطین کے دس لاکھ عرب مسلمان پچھلے سولہ برس سے اردن۔ عراق مصر شام اور سعودی عرب کے علاقوں میں بے وطن ہوکر مارے مارے پھر رہے ہیں

ان مصائب اور ذہنوں سے نجات پانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ کہ ہر ملک کا مسلمان اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنا تن۔ من دھن پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہر مسلمان اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو اسلام کی بالادستی حاصل کرنے اور کفر کو کرہ ارض سے حرف غلط کی طرح مٹا دینے پر لگا دے۔ ہر صحافی اپنے فن کے ذریعہ، ہر حکمران اپنی حیثیت کے ذریعہ اور ہر دولت مند اور کارخانہ دار اپنی مالی قوت کے ذریعہ اسلام کو سربلند کرنے اور فسق و فجور کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش کرے۔ تو ہی ہم آنے والی نسل کو ایک "مسلمان نسل" کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ آج جہاں جہاں بھی ترقیاتی سکیموں پہ عمل ہو رہا ہے۔ ان کی تمام صنعتی معاشی اور سیاسی ترقیاں جمہوریت یا سوشلزم جیسی جدید جاہلیت کی بنیاد پر اٹھائی جا رہی ہے جو اسی طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ جیسے کہ اسلام کے مقابلہ میں قدیم جاہلانہ نظریات وضع کئے گئے تھے یہ بات قطعی ناممکن ہے کہ خصوصاً ایک مسلمان قوم کو اسلام سے بغاوت کرنے کے "صلہ" میں دنیا یا آخرت کہیں بھی اطمینان اور سکون کی زندگی مل سکے۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہم قومی امراض کا جس قدر زیادہ علاج کرتے ہیں۔ مرض اسی قدر بڑھتا ہے۔ اس لئے ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہمارے طریقہ علاج میں کوئی سقم ہے جسے "اسلام سے بغاوت اور مادیت کی عبادت" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

لکن کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے
فھل من مدکر!

رائے شماری - ایک ہی حل!

شیخ عبد اللہ نے گیارہ برس کی ایک طویل قید سے رہائی کے بعد جس استقلال اور مضبوط عزم کا ثبوت دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نہ صرف کشمیری عوام کے محبوب بلکہ قابل اعتماد لیڈر بھی ہیں کشمیر کے متعلق ان کا سیاسی موقف نہ سمجھ میں آنے والا پیچ فلسفہ نہیں بلکہ سادا سا اور صاف صاف فیصلہ ہے کہ کشمیر میں آج سے گیارہ برس پہلے جو حالت تھی۔ آج بھی وہی ہے کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی رائے شماری سے حل ہونا چاہئے کشمیری عوام نے کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

یہ چند صاف صاف جملے ہیں جو کہ شیخ عبد اللہ کی تقاریر کا خلاصہ ہیں۔ اور کشمیری عوام شیخ عبد اللہ کے ساتھ اس شدت سے متفق ہیں کہ اقوام متحدہ کے سیاسی امور کے انڈر سیکرٹری ڈاکٹر رالف بنچ نے مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ جنگ بندی لائن کے دونوں جانب کے عوام اس بات کا پرزور مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے رائے شماری کا حق دیا جائے۔

ڈاکٹر بنچ کو نہ تو پاکستانی سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی شیخ عبد اللہ کا ایجنٹ کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ خالص اسی امریکہ کے رہنے والے ہیں جو کہ کئی برسوں سے بھارت کو اقتصادی اور فوجی ہر میدان میں اربوں ڈالر کی امداد دے چکا ہے اور جس پر بھارت شاید سب سے زیادہ اعتماد کرتا ہے۔

رائے شماری کے مطالبہ کی صدائے بازگشت اب خود بھارت کے لیڈروں سے بھی سنی جا رہی ہے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے رہنما مسٹر جوشی عظیم ہندوستانی راہنما راجگوپال اچاریہ اور اکالی دل کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ تک نے اس مطالبہ کی پرزور حمایت کی ہے۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے تو یہاں تک کہہ

"یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ کشمیری عوام ہندوستان سے کشمیر کے الحاق کے بارے میں اپنی رضامندی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور الحاق پر مطمئن ہیں ..... اس مسئلہ میں ان کی رائے معلوم کرنا باقی ہے۔ ... ہندوستان کو چاہئے کہ وہ طوطے کی طرح یہ رٹ نہ لگائے کہ ہندوستان سے کشمیر کا الحاق ہو چکا ہے اور یہ منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ عبد اللہ کو جیل میں رکھنے کے لئے قانون عاجز آ چکا ہے۔ امریکی بھارتی اور دنیا بھر کے عوام بھارت کے جھوٹ اور ظلم کی گواہی دے چکے ہیں۔ اب وہ کونسا منشور انسانیت ہے کہ جو کانگریس کے ان رہنماؤں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ لاکھوں کشمیریوں کو فوجی جیل میں سڑتے رہنے کی تلقین کرتے رہیں

کیا یہ رہنما ماضی کے اپنے ہی نظریات پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں؟ جبکہ یہی لوگ انگریزوں کے مقابلہ میں کہا کرتے تھے کہ تم یہاں سے نکلو۔ ہمارا یہ مطالبہ بغاوت نہیں حب وطن کی بنیاد پر ہے۔ کیا یہ فلسفہ آزادی کے بعد ایک "فریب" کی صورت اختیار کر چکا ہے؟

ہمیں یقین ہے کہ بے انصافی نہ زیادہ دیر چل سکتی ہے اور نہ حق زیادہ دیر تک زیر زمین رہ سکتا ہے۔ بھارت کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ مزید رسوائی سے بچے اور کشمیری عوام کا فطری مطالبہ "رائے شماری" تسلیم کر کے جرأت کے ساتھ حقائق کا مقابلہ کرے!

کیوبا کا بحران

امریکہ کی غلط خارجہ پالیسی سے دنیا کے اکثر ممالک کو بجا شکوہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی صرف باتوں سے عبارت ہے۔ تو شاید غلط نہ ہوگا۔ (۱) استحصال (۲) اور غیر امریکی اقوام کو کمزور رکھنا۔ اسی پالیسی کے خلاف کیوبا میں انقلاب ہوا۔ ڈاکٹر فیڈل کاسترو کی نگرانی میں سوشلسٹ نظام قائم کیا گیا۔ جو امریکی جمہوریت کے لئے خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے

پچھلے دنوں بھی لاطینی امریکہ کا یہ ننھا سا ملک عالمی جنگ کا سبب بنتے بنتے بچا۔ اور اب پھر اسی ملک کے باعث عالمی امن خطرہ میں ہے

صدر امریکہ کو اصرار ہے کہ امریکہ کے جاسوسی طیاروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کیوبا کی اجازت کے بغیر اس پر پرواز جاری رکھیں اور ڈاکٹر کاسترو نے دھمکی دی ہے کہ ان پروازوں کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

اگر اقوام متحدہ کے ذریعہ ایک معاہدہ کی بنا پر جاسوسی طیاروں کی پرواز ہو۔ تو اس میں کسی کو بھی اعتراض نہ ہونا چاہیے کیونکہ متوقع جنگ کو روکنے کا یہ ایک ذریعہ ہے۔ لیکن یکطرفہ پرواز یقیناً اچھے نتائج پیدا نہیں کرتی۔ کیا امریکہ۔ کیوبا یا روس کو اجازت دے سکتا ہے کہ ان کے جاسوسی طیارے امریکہ پر پرواز کریں۔ اگر کسی معاہدہ کے بغیر امریکہ اس بات پر آمادہ نہیں تو امریکی فیصلہ دوبارہ غور طلب ہے اور دنیا کا کوئی دانشور امریکہ کے اس متکبرانہ فیصلے کی تائید نہیں کر سکتا۔

آج کے دور میں جنوب مشرقی ایشیا سے لے کر مشرق وسطیٰ تک اور افریقہ سے لے کر لاطینی امریکہ تک نو آزاد ممالک کی داخلی اور خارجی پالیسیوں میں مداخلت کرنے اور ان کے قومی جذبات کی توہین کرنے کا امریکی رویہ ہرگز لائق تحسین نہیں۔ امریکہ اور کیوبا دونو ملکوں کو چاہیئے کہ کرۂ ارض کے سکون اور امن کو تباہ کرنے کے اقدامات سے احتراز کریں۔

سلاجیت مصفی کے فوائد

سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اصلی سلاجیت آپ کردہ دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ روپے فی سیر۔ ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی

مینیجر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ
لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ امازئی کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام

مردانہ موضع گیٹ تحصیل مردان میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالعلی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ نے کہا۔ کہ ملک میں اسلامی ماحول تیار کرنے میں مسلسل غفلت برتی جا رہی ہے۔ بے حیائی۔ فحاشی۔ عریانی کی پوری اشاعت ہو رہی ہے۔

وفد کی طرف سے امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو پاکستان میں قرآن وسنت کی روشنی میں صحابہ کرام کی علمی وعملی تفسیر کی رو سے ائمہ مجتہدین کی تعبیر کے مطابق اور عملی امت کے عملی تسلسل کے ذریعے ہم تک پہنچا ہو، اسلامی دستور نافذ کرنا چاہتی ہے۔ لہٰذا ملک کے سچے ہمدردوں اور اسلامی نظام کے باخلوص آرزومندوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اگر وہ حقیقی طور پر پاکستان کی ترقی کے خواہشمند ہیں اور قومی مشکلات کا صحیح حل چاہتے ہیں۔ تو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ نظام اسلامی کے نفاذ کے سلسلہ میں مکمل تعاون فرما کر اپنی قومی اور مذہبی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں۔

اجلاس میں پہلی قرارداد کے ذریعہ صوبائی اسمبلی کے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کیا گیا۔ جس کی رو سے زنا قابل راضی نامہ جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ زنا اور زنا کے اڈوں کا خاتمہ کرے۔

دوسری قرارداد میں حکومت کے زیر سرپرستی تقریبات میں ثقافت کے نام پر رقص وسرود کی محفل آرائی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا۔ کہ حکومت علانیہ رقص وسرود کی حوصلہ افزائی سے اجتناب کرے۔

تیسری قرارداد کے ذریعہ قومی اسمبلی کے ممبران کے اس رویہ پر اظہار ناراضگی کیا گیا۔ جس کی رو سے انہوں نے مفتی محمود صاحب کی پیش کردہ اسلامی ترمیم کا ساتھ نہ دے کر انہیں مسترد کیا۔

چوتھی قرارداد کے ذریعہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کی گرفتاری اور نظر بندی کو خلاف انصاف قرار دیا گیا اور گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ خود اس معاملہ میں مداخلت کرے۔

تبلیغی جلسہ

۶-۷ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام کوٹلی ناگرہ میں ایک تبلیغی منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل اکابر جمعیۃ عوام سے خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا سرفراز صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ۔ مولانا احمد سعید صاحب ناظم۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مولانا نذیر احمد صاحب نائب امیر۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاونپور۔ شاعر اسلام سائیں محمد حیات صاحب۔ حافظ محمد اقبال صاحب منڈیالہ تیگہ۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع گوجرانوالہ کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

مئی کے پہلے ہفتہ سے حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ۔ پورے ضلع کا تنظیمی دورہ کر رہے ہیں جس کی ابتدا۔ کوٹلی ناگرہ اور منڈیالہ تیگہ سے ہوگی اس دورہ میں بزرگان جمعیت بھی ساتھ ہوں گے۔ اس لئے جمعیۃ کے تمام حلقے مقامی تنظیم وکارروائی کو درست کر لیں۔ نیز ضلعی انتخاب مکمل کر لیں۔ یاد رہے کہ ہر سو ابتدائی ممبروں کے پانچ نمائندے ہوں گے۔ تاریخ مقررہ کی اطلاع ہر جماعت کو بذریعہ ڈاک کر دی جائے گی۔

انتخابات سے پہلے عائلی قوانین منسوخ کرو

نارہ (ضلع پشاور) میں نائب امیر جمعیۃ علما اسلام نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ آئندہ انتخابات سے پہلے پہلے عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علمائے اسلام ملک بھر میں واحد اسلامی جماعت ہے جو اسلامی انقلاب کی جدوجہد کر رہی ہے ہمیں چاہیئے کہ آئندہ انتخابات میں جمعیۃ کے نمائندوں کو ووٹ دے کر اسلامی محاذ کو مضبوط بنائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا

پندرہ روزہ اجلاس ۲۰ اپریل کی رات کو منعقد ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں علماء اسلام کے شہر بدر کے واقعات پر اظہار افسوس کیا نیز ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ جن علماء کرام کو شہر بدر کیا گیا ہے۔ ان کی غیر موجودگی میں ان کی زیر سرپرستی چلنے والے سخت مالی اور انتظامی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کیا جائے اور ایام پابندی میں خورد ونوش کا انتظام بھی کیا جائے۔

اس کے علاوہ اجلاس نے بھارت کے نہتے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی مذمت کی اور حکومت ہند سے ان مظالم کو روکنے کا مطالبہ کیا

ملتان کا سہ روزہ تبلیغی دورہ

کچہ کھوہ ۴-۵-۶ اپریل کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے زیر اہتمام علاقہ کچہ کھوہ (ضلع ملتان) کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ جس میں نائب امیر مولانا دوست محمد صاحب اور امیر جمعیۃ مولانا غلام محمد صاحب نیز مولانا فضل الدین صاحب نائب سالار ضلع ملتان شریک تھے۔ مقرر حضرات نے ہر جگہ جمعیۃ علمائے اسلام کے منشور پر روشنی ڈالی اور عوام کو اس سے تعاون کرنے پر آمادہ کیا۔ نیز عائلی قوانین کی مذمت کی اور اسلامی قانون کے نفاذ پر زور دیا چک نمبر ۱۶/۹.R ساہو والہ چک نمبر ۱۵/۹.R ساہو والہ چک نمبر ۴/۹.R دولت پور چک نمبر ۸/۹.R چک ۱۵/۹.R نیز چک نمبر ۲۳/۱۰.R چک نمبر ۲۶/۱۰.R چک نمبر ۳۰/۱۰.R ۳۰/۱۰.R ، ۱۹/۱۰.R میں جلسے کئے گئے

آخر میں قائدین جمعیۃ کے دورہ مقصد پر روشنی ڈالی۔ محمد عبدالغفور سلیمان ناظم اعلیٰ

جمعیۃ حاصلپور کا نیا انتخاب

حاصل پور۔ ۲۲ ذی قعدہ کو حاصل پور منڈی میں جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے۔ اس کے بعد نئے انتخاب کے مطابق حسب ذیل عہدیداران مقرر ہوئے۔

امیر حاجی حبیب اللہ صاحب آڑھتی نائب امیر مولوی محمد یوسف صاحب نائب امیر چوہدری شاہ محمد صاحب نیز ڈاکٹر محمد شریف صاحب میاں الٰہی بخش صاحب۔ تاج محمد کریانہ مرچنٹ کو ناظم اعلیٰ اور آخری دو کو نائب ناظم بنایا گیا۔ جمال دین صاحب خازن۔ رائے محمد رفیق صاحب سالار ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نائب سالار منتخب ہوئے۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

حیدرآباد۔ ۱۵ ذی قعدہ کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ہفتہ واری اجتماع ہوا۔ جس میں امیر ضلع مولوی محمد سلیمان صاحب اور نائب امیر مولوی شمس الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ آئندہ انتخابات میں صالح اور دیندار لوگوں کو ووٹ دینے کی اہمیت بتائی۔ اور جمعیت سے تعاون کرنے پر آمادہ کیا۔ حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ

پاکستان میں کتاب وسنت کا قانون نافذ ہونا چاہیئے

نوشہرہ۔ ۳۱ مارچ۔ اکبر پورہ (نوشہرہ) میں جمعیۃ علماء اسلام کی زیر سرپرستی ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریر فرمائی

مولانا نے فرمایا کہ ملک میں کئی جماعتیں ہیں جن کا نصب العین صرف اقتدار ہے اور جمعیۃ علماء اسلام ملک میں واحد ایسی جماعت ہے۔ جس کا نصب العین کتاب وسنت ہے یہاں صرف مسلمان رہتے ہیں اور ملک صرف اسلام کے نام سے بنا ہے اس لئے یہاں کتاب وسنت کا قانون ہی نافذ ہونا چاہیئے۔ اگر پاکستان میں اسلام کا قانون نافذ نہ ہوا۔ تو یہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ امیر جمعیۃ نے کہا عائلی قوانین میں کئی باتیں اسلام کے خلاف ہیں حکومت نے ترمیم کا اعلان کیا ہے۔ اگر یہ ترمیم قرآن وسنت کے خلاف ہوئی۔ تو اُسے مسلمان قطعاً تسلیم نہیں کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا اجلاس

نوشہرہ۔ ۱۵ مارچ کو تحصیل نوشہرہ کی ابتدائی جمعیتوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ انتخابات کا طریق کار متعین کیا گیا اور فیصلہ ہوا۔ کہ جمعیۃ آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی۔ نیز جمعیت کے کارکنوں کو استقلال اور عزم کے ساتھ کام کرنے کی تلقین۔

نوشہرہ صدر میں انجمن خدام الدین کا قیام

نوشہرہ۔ ۲۲ مارچ کو جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ صاحب انور تین روزہ دورہ پر نوشہرہ تشریف لائے۔ آپ نے جامع مسجد کے علاوہ مسجد رضوان مین بازار میں بھی مجلس ذکر کا انعقاد فرمایا۔ چنانچہ اب ہر ہفتہ میں جمعرات کے دن عشا کے بعد مسجد رضوان میں اور جمعۃ المبارک کے دن بعد از نماز مغرب جامع مسجد میں مجلس ذکر منعقد ہوا کرے گی۔

فلسطین میں سامراجی عزائم

سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین

> عرب دنیا اور عالمِ اسلام میں مفتی اعظم فلسطین ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ ان کی ساری زندگی برطانوی اور یہودی سامراجیت کے خلاف جہاد میں گزری۔ انہوں نے جہادِ فلسطین میں قابلِ رشک خدمت سرانجام دی ہیں۔ اور آج بھی اپنے بڑھاپے کے باوجود ایک جواں سال سالار کی طرح یہودیوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ذیل میں ہم آپ کا ایک مضمون شائع کر رہے ہیں جس میں سے انہوں نے یہودیوں کے عزائم کا پردہ چاک کیا ہے یہ مضمون شام کے ایک ممتاز مجلہ "فضارۃ الاسلام" میں شائع ہوا ہے۔ (مدیر)

اکثر لوگ قضیہ فلسطین کے حقائق سے ناواقف ہیں۔ اور اگر دیکھا جائے تو یہ ناواقفیت تقریباً تمام اقوامِ عالم میں ملتی ہے۔ کیوں کہ انہوں نے کبھی بھی اس "اہم قضیہ" کا گہری نظر سے مطالعہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس کے آغاز و انجام اور دیگر تفصیلات پر غور و فکر کیا ہے ان کی مثال اس طبیب کی سی ہے جو کہ مریض کے مکمل حالات کا مطالعہ نہیں کرتا۔ نہ ہی مرض کی تفصیلات معلوم کرتا ہے بلکہ جلد بازی سے کام لے کر علاج شروع کر دیتا ہے۔ ایسا جلد بازانہ علاج مریض کو کبھی بھی صحت سے ہمکنار نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مرض کا ازالہ کر سکتا ہے۔

بعض لوگ اسے محض عرب ممالک اور مشرقی دنیا کا ایک مقامی مسئلہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ کیوں کہ فلسطین کا جھگڑا محض چند سامراجی طاقتوں کے خلاف ایک جنگ نہیں۔ بلکہ یہ ایک خطرناک مذہبی سیاسی اور قومی سازش ہے اور ان سازشوں کا مقصد یہ ہے کہ ایک قوم کو ہٹا کر دوسری قوم بسائی جائے۔ ایک قوم کے مذہب، قومیت اور اس کی تاریخ کو حرفِ غلط کی طرح ختم کر دیا جائے۔ اور اس (عرب) قوم کے نشانات تک کھرچ کر یہاں ایک دوسری "شریر" قوم بسائی جائے۔

یہودیوں کے عزائم

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے یہودیوں اور دنیا کی سامراجی طاقتوں کے درمیان مدتِ دراز سے گفتگو جاری تھی۔ جیسے کہ ایک مشہور یہودی رہنما وائزمین نے کئی بار اعلان کیا۔ کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ عربوں کو فلسطین سے نکال باہر کر دیا جائے اور ان (عرب) علاقوں کو عرب آبادی سے خالی کرایا جائے۔ اور ان کے مذہب عبادت گاہوں اور خانقاہوں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا جائے تاکہ یہ مقام دنیا بھر کے یہودیوں کے لئے مذہبی سیاسی اور فوجی لحاظ سے مرکز بن جائے صرف یہی نہیں بلکہ مسجد اقصیٰ کو گرا کر وہاں پر ہیکل سلیمانی (یہودیوں کا گرجا) تعمیر کیا جائے اور یہ مقام عالمی صیہونیت کی منزل اور جائے قرار کی حیثیت اختیار کر جائے۔ تاکہ اس کے ذریعہ باقی عرب ممالک پر آسانی سے حملہ کیا جا سکے۔ اسرائیل کے سابق وزیر خارجہ ڈیوڈ بن گورین نے بھی اسی قسم کا اعلان کیا ہے۔

چنانچہ جنگ عظیم اول سے پہلے ہی انگلستان اور یہودیوں کے درمیان اس قسم کے مذاکرات شروع ہو گئے۔ جس کے بعد دوسری استعماری طاقتیں بھی اس ناپاک سازش میں شریک ہو گئیں۔ اور یہ طے کر لیا گیا۔ کہ اس کام کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ان استعماری طاقتوں نے اس سلسلہ میں کسی انسانی اخلاقی اور بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی کی پرواہ نہ کی۔ اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس ناپاک سازش کی کامیابی کے فوراً بعد دوسرے عرب ممالک میں بھی اس "مکروہ اور انسان دشمن" کام کو بڑھایا جائے۔

پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ ایک یہودی رہنما زنگویل نے کہا تھا کہ "فلسطین بے آبادی کا ملک ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہ ایسی قوم کو دیا جائے۔ جو کہ بے وطن ہے"۔ (یعنی یہودیوں کو دیا جائے) نیز اس نے کہا: "یہودیوں کو چاہیئے کہ وہ فلسطین میں عرب آبادی کا اسی شدت سے ناطقہ بند کریں کہ وہ مجبور ہو کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوں اور فلسطین کو خالی کر دیں"۔

سارا فلسطین یہودی بن جائے

آخر جونہی فلسطین میں برطانوی ختم ہوا۔ تو دنیا بھر کے یہودی رہنماؤں وائزمین۔ موکولوف، جابوٹنسکی، وائڈا۔ کیش اور روزنبرگ وغیرہ نے اعلان کر دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ "سارا فلسطین یہودی بن جائے۔ جیسے کہ سارا انگلستان انگریز ہے"۔

برطانوی استعمار معاہدہ کے مطابق یہودیوں کے ان ناپاک عزائم کا حامی تھا چنانچہ انہوں نے سارے فلسطین میں اپنے نمائندے بھیجے۔ اور انہوں نے عرب آبادیوں سے کہا کہ "روپیہ لے لو اور فلسطین کا علاقہ خالی کر کے دوسرے عرب علاقوں میں چلے جاؤ"۔

اس قسم کی کارروائی ۱۹۴۳ میں بھی ہوئی تھی جب کہ برطانیہ نے اپنے بعض نمائندوں کو فلسطین کی بعض ساحلی عرب آبادیوں کے پاس بھیجا کہ تم جتنا روپیہ چاہو لے لو۔ لیکن یہ علاقہ خالی کر کے شرق اردن میں ہجرت کر جاؤ۔ عرب آبادی نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہودی اور برطانوی سامراج مل کر فلسطین کا علاقہ عربوں سے خالی کروانے کے سلسلہ میں کوشش کرتا رہا۔

چنانچہ آج سے آٹھ سال قبل وائزمین کا ایک مطبوعہ بیان بھی شائع ہوا۔ جس میں اس نے اعلان کیا کہ میں نے حکومت برطانیہ سے معاہدہ کر لیا ہے کہ "فلسطین کا علاقہ عرب آبادی سے خالی کروا کر یہودیوں کو دیا جائے گا

برطانیہ کی یہود نوازی

مارچ ۱۹۴۲ء میں اسرائیل کے سابق وزیر اعظم بن گوریان نے تل ابیب میں اعلان کیا کہ یہودیت کامیابی سے ہمکنار ہو چکی ہے اور وہ یہ کہ "فلسطین ایک یہودی حکومت بن جائے" اور یہودی، فلسطین کے کسی حصہ کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ چاہے وہ پہاڑوں کی چوٹیاں ہوں یا سمندر کی گہرائیاں!

اس مقصد کے لئے دسمبر ۱۹۴۴ء میں برطانیہ کی لیبر پارٹی کا ایک عظیم اجلاس ہوا۔ جو کہ اس "ناجائز گروہ" کی حمایت کی تاریخ میں سب سے زیادہ خطرناک اور اہم تھا۔

اسی اجلاس میں قضیہ فلسطین پر بحث کرنے کے بعد اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ "فلسطین کو ایک یہودی سلطنت میں تبدیل کر دیا جائے اور وہاں کی عرب آبادی کو آس پاس کے علاقوں میں دھکیل دیا جائے"۔ حکومت برطانیہ نے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیا۔ اور اس پر اعتراض کرنے کی بجائے برطانیہ کے بڑے بڑے نمائندوں نے اس فیصلہ کی تائید کی۔ جن میں اٹلی۔ بیض۔ ڈالٹن۔ موریسن اور جونز تک شامل تھے۔ اور یہ بات صرف یہیں تک نہ رہی بلکہ تمام برطانوی سیاسی پارٹیوں نے اس شرمناک اور انسان دشمن فیصلے کی تائید کی۔ برطانوی اور امریکی پریس نے بھی اس کی پر زور حمایت کر کے ثابت کر دیا کہ یہ پریس اور ان ملکوں کی صحافت بھی اس "شرپسند" گروہ کی ایجنٹ ہے۔ بلکہ مغربی پریس نے اس "ناپاک سازش" کو قضیہ فلسطین کا ایک "بہتر حل" قرار دیا۔

فلسطین میں یہودی عزائم مخفی نہیں بلکہ اکثر یہودی رہنما اعلان کرتے رہتے ہیں کہ یہ علاقہ ان کے لئے کافی نہیں۔ گویا یہ علاقہ تو صرف صیہونی عزائم کو پورا کرنے اور عرب علاقوں پر حملہ کرنے کے لئے ایک "سٹیشن" کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اردن۔ شام۔ لبنان۔ عراق علاقہ سینا اور مصر کا علاقہ سویز۔ علاقہ خیبر علاقہ بنو قریظہ و بنی نضیر بھی حاصل کیا جائے بلکہ حجاز اور مدینہ منورہ کا علاقہ بھی یہودی ریاست میں شامل کر کے فلسطین کی یہودی سلطنت قائم کی جائے کیوں کہ ماضی بعید میں یہ علاقے انہی کی آبادیاں ہیں۔

امریکہ کا حصہ

اس مقصد کے لئے اس "ناجائز آبادی" نے ۱۹۴۵ء میں مصر میں منعقد ہونے والے مذاکرات میں صدر امریکہ روزویلٹ کو استعمال کیا۔ یہ

(باقی صفحہ پر)

بقیہ: فلسطین میں سامراجی عزائم

مذاکرات چرچل روزویلٹ اور شاہ عبدالعزیز بن مسعود والئی سعودی عرب میں ہو رہے تھے۔ یہودیوں نے اس علاقہ کے لئے صدر امریکہ کے واسطہ سے شاہ عبدالعزیز کو دو کروڑ سونے کا پونڈ دینے کی پیشکش کی لیکن سعودی عرب کے غیرت مند شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ حالانکہ ان دنوں سعودی عرب مالی طور پر سخت بحران سے دوچار تھا

حرف آخر یہودیوں نے نئے سرے سے کوششیں شروع کر دیں اور یہ نعرہ عام کر دیا کہ "نیل سے فرات تک کا علاقہ ہمارا ہے" اور یہ حقیقت ہے کہ فلسطین کا مسئلہ محض ایک مقامی مسئلہ نہیں۔ بلکہ اس کے اثرات تمام عرب ممالک پر پڑتے ہیں اور اس سے تمام عرب ممالک کی آزادی شدید خطرے میں ہے اور یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ یہ مسئلہ صرف عربوں کی آزادی کے لئے خطرہ ہے بلکہ قدرتی طور پر عربوں کی سطوت اور شوکت کے ساتھ ہی دنیا بھر کے مسلمانوں کی دینی اور سیاسی شرکت وابستہ ہے اس لئے حقیقت میں عربوں کی غلامی دنیا بھر کے مسلمانوں کی غلامی کے مترادف ہے اس نظر سے دیکھا جائے۔ تو یہ مسئلہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ آپ غور کریں اگر یہودی مسجد اقصیٰ کو شہید کر دیں۔ مدینہ منورہ پر حملہ کریں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاریں ختم کریں۔ تو کیا اسے محض عربوں کا مسئلہ کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ قطعاً نہیں! یہ مسئلہ تو اسلام اور عالم اسلام کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اور اگر دنیا بھر کے مسلمانوں نے مل کر اس مسئلہ کو حل نہ کیا۔ تو نہ صرف آنے والی نسلیں ان سے بدگمانی ہوں گی۔ بلکہ ہماری ماضی کی پوری تاریخ اور انبیاء علیہ السلام سے لے کر صحابہ، آئمہ اربعہ اور تمام علمائے سلف و خلف کی ارواح طیبہ کے سامنے ہم شرمندہ ہوں گے۔ اور کسی جگہ بھی ہم منہ دکھانے کا قابل نہ رہیں گے۔ والسلام علیکم۔

متفرقات

تبلیغی کانفرنس

یکم و ۲ مئی کو انجمن تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام جامع مسجد کلاں مولوی احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں میں، پاکستان بھر کے مشاہیر ملت اور اکابر علماء اور شعراء کرام امام مظلوم داماد نبی خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت پر "اجماع امت محمدیہ" تاریخ اسلام کی روشنی میں سیر حاصل تبصرہ فرمائیں گے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں اور گرد و نواح کے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

رحیم یار خاں کی ضلعی شوریٰ توجہ کرے

امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں نے ضلعی شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۲۳ ذی الحجہ مطابق ۶ مئی بروز بدھ بمقام دفتر ضلع جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں صبح ½ ۹ بجے بلایا ہے۔ آپ براہ کرم مقررہ وقت پر تشریف لا کر اپنی آراء سے مستفید فرمائیں

محمد اسمٰعیل۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

گمشدہ کی تلاش

مولوی محمد علی شاہ بخاری تعلقہ ٹھہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ عرصہ چھ ماہ سے لاپتہ ہیں۔ ڈاڑھی گھنی۔ قد درمیانہ۔ چھ ماہ ہوئے ان کا ایک خط آیا تھا۔ کہ اگر میں صحت یاب ہو گیا تو آ جاؤں گا۔ پھر کوئی خط نہیں آیا۔ ان کے متعلقین پریشان ہیں۔ اگر وہ خود پڑھیں تو فوراً اطلاع دیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اس پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ماسٹر محمد ابراہیم۔ مدرسہ عربیہ فیض الاسلام محلہ ڈاب تحصیل ٹھہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ

بقیہ: قاہرہ کی اسلامی کانگریس

نہر سویز سے چالیس میل دور جا کر صحرائے سینا شروع ہو جاتا ہے یہ وادی چار پانچ سو میل لمبی ہے جس کے آخری کنارہ پر کوہ طور ہے۔ یہ علاقہ ریگستان ہے۔ درخت اور سبزے کا نام و نشان نہیں۔ یہ جگہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے بنی موسیٰ علیہ السلام کی قوم چالیس برس تک ابتلاء میں پھنسی رہی۔ ریگستان کے پار عریش کا مشہور شہر آتا ہے اور اس کے بعد اسرائیل کی سرحد پر غزہ کا شہر واقع ہے۔

غزہ میں فلسطین کے اڑھائی لاکھ مہاجرین بیس سولہ سال سے مقیم ہیں۔ وفد کے اعزاز میں یہاں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں اکثر نمائندوں نے خطاب کیا۔ فلسطینی عربوں نے جلسہ گاہ کو کتبوں سے سجا رکھا تھا۔ ان کتبوں سے عربوں کے جوش اور عزائم کا پتہ چلتا تھا۔ کہ وہ یہودیوں کے خلاف کس قدر جذبہ طوفان رکھتے ہیں۔ کتبوں پر "جیش فلسطین" "الاسلام دین العزۃ" "الجهاد باب من ابواب الجنة" "لا بد لشعب فلسطین من ان یعود الی فلسطین" اور "کن قویا کن مومنا" جیسے اعلانات لکھے تھے۔ یہ اعلانات واضح طور پر عرب مہاجرین کے جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے۔

جلسے کی مفصل کاروائی اور دیگر حالات پھر ہم انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کریں گے۔

مفید اور مجرب دوائیں

گندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری تمر ملی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے جس سے کمر ٹیڑھی رنگ زرد۔ تبض پیٹ میں چکر گھبراہٹ اور گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے گندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا) یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلیہ کمپاؤنڈ طاقت، توانائی صحت، تندرستی کا واحد علاج زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہے اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے

مقوی بلسن فولادی گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

انتقال پُر ملال

آج سے چند ماہ قبل سردار محمد عزیز خان رکن دار العلوم رحیمیان کا انتقال ہو گیا تھا جن کا خلا پورا نہ ہوا تھا کہ ۲۰ ذی قعدہ کو مولوی اللہ دتہ صاحب بھی رحلت فرما گئے جو کہ مدرسہ کے لئے دوسرا عظیم صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ جہاں جہاں چرم قربانی کی رقومات جمع کی گئی ہیں انہیں جلد از جلد دفتر لاہور بھیج دیا جائے یہ رقومات بلا وجہ اپنے پاس رکھنا یا مقامی ضروریات پر صرف کرنا اصول و قواعد کے خلاف ہے

ناظم دفتر

جمعیۃ علماء اسلام لاہور

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے حب عجیب جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب جدوار عنبری نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں ہی دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت و سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیکر قوت بڑھاتی ہیں بہترین ہاضم ہیں معدہ جگر کو طاقت دیکر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں ۲۵ گولیوں کی قیمت ۷ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisa

Vol No. 7 | 1st May 1964 | 18 Zavil-Hajue ۱۳۸۳ | No. :- 16

عالمی خبریں

پانچ لاکھ سے زائد فرزندان توحید نے فریضہ حج ادا کیا

مکہ معظمہ - ۲۲ اپریل سعودی عرب اور دوسرے عرب ملکوں میں آج عید الاضحیٰ منائی گئی - کل پانچ لاکھ سے زیادہ فرزندان توحید نے فریضہ حج ادا کیا تھا ان میں تقریباً پونے تین لاکھ حاجی باہر کے ملکوں سے آئے تھے - مکہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس سال حاجیوں کی تعداد میں پچھلے سال کے مقابلہ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے - ریڈیو نے مزید کہا کہ حاجیوں کی رہائش اور صفائی ستھرائی اور طبی امداد کے مناسب انتظامات کئے گئے - فریضہ حج ادا کرنے کے دوران مسلمانوں نے محکوم اسلامی ممالک کی آزادی اور دنیائے اسلام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے دعائیں مانگیں -

سوڈان کے صدر عبود پاکستان کا دورہ کرینگے

کراچی - سوڈان کے صدر لفٹنٹ جنرل ابراہیم عبود صدر ایوب کی دعوت پر ۱۳ مئی کو پاکستان کے چار روزہ دورے پر آئیں گے وہ ۱۳ مئی کو کراچی پہنچیں گے کراچی کے ہوائی اڈے پر ان کا خیر مقدم صدر کریں گے

قبرص میں ترکوں کیخلاف فوجی کاروائی

نکوسیا ۲۶ اپریل - قبرص میں یونانی حملہ آوروں کے ہاتھوں چار اور ترک شہید ہوگئے - آج نکوسیا کے ترک علاقہ میں پانچ ہزار ترک خواتین نے اقوام متحدہ کے دستوں کے ہندوستانی فوجی کمانڈر جنرل گیانی کے رویہ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کئے - ترک عورتیں ترکی کا پرچم اور دوسرے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھیں جن پر جنرل گیانی کی مذمت میں نعرے لکھے ہوئے تھے -

ترکی خواتین "جنرل گیانی مسلمانوں کا قاتل اور جلاد" کے نعرے لگا رہی تھیں - یونانی رضاکار ترک بستیوں پر گولہ باری کر رہے ہیں -

مسٹر لال بہادر شاستری کی ایک اور دھمکی

نئی دہلی - ہندوستان کے وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری نے جو آج کل عملاً وزیر اعظم ہیں آج پھر شیر کشمیر محمد عبداللہ کو دھمکی دی ہے کہ انہیں مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کا پراپیگنڈا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی

صوبہ گجرات میں بھی فرقہ دارانہ فسادات

بمبئی ۲۷ اپریل - ہندوستان کے صوبے گجرات میں فرقہ دارانہ فسادات کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں - ہندوستان کا مغربی علاقہ اب تک فسادات کی لپیٹ میں نہیں آیا تھا لیکن اب وہاں بھی بلوے شروع ہوگئے ہیں جن میں متعدد مسلمان شہید اور مجروح ہوئے ہیں -

امریکی آبدوزوں کا بیڑا بحر الکاہل میں

واشنگٹن - اطلاع ملی ہے کہ امریکہ اس سال میں بحر الکاہل میں اپنا ایٹمی آبدوز کشتیوں کا بیڑا بھیج دے گا - کل فارموسا میں بتایا گیا کہ روسی آبدوزیں بحر الکاہل میں سنگین خطرہ بن رہی ہیں - اس لئے ضروری ہے کہ امریکہ بھی اپنا ایٹمی آبدوز بیڑا بحر الکاہل میں بھیج دے -

ٹانگا نیکا اور زنجبار کا وفاق

دار السلام - ٹانگا نیکا اور زنجبار کے ادغام کا سمجھوتہ ہوگیا ہے - دونوں ملکوں کی پارلیمنٹوں کی توثیق باقی ہے معاہدے کے مطابق مسٹر جولیس نائریری وفاق کے پہلے صدر ہوں گے - زنجبار کے مسٹر کرومی نائب صدر دوم اور رشید کوا وا نائب صدر اول ہوں گے - صدر کی عدم موجودگی میں نائب صدر دوم قائم مقام صدر ہوا کریں گے - ملک کی خارجہ پالیسی غیر جانبدارانہ ہوگی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی تمام شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے اجلاس منعقدہ ۵ اپریل ۶۴ء کے فیصلہ کے مطابق ۱۵ مئی ۶۴ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۹ بجے بعد نماز عشا تمام شاخوں کے عہدداروں کا ایک اجلاس جناح ہال سرگودھا میں ہوگا - اجلاس میں تمام عہدہ داروں کی شرکت لازمی اور ضروری ہے اس لئے تمام عہدہ دار حضرات ۱۵ مئی ۶۴ء شام چھ بجے تک دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودھا میں پہنچ جاویں - مجاہد اعظم حضرت الحاج مولانا غلام غوث صاحب ایم - پی - اے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ خطاب فرمائیں گے - اس سلسلہ میں تمام امرا کے نام اطلاع کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں اگر کسی جگہ خط نہ پہنچے تو اس اطلاع کو کافی سمجھیں - محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کے زعماء کے دورہ کا پروگرام

جمعیۃ کی تنظیم و تبلیغ کے سلسلہ میں ایک وفد ۲ مئی سے جھنگ - لائل پور - شیخوپورہ سیالکوٹ کا دورہ کرے گا جس کا پروگرام حسب ذیل ہے

۲ مئی ۶۴ء روانگی از سرگودھا برائے جھنگ صبح نو بجے ۲-۳ مئی کی درمیانی رات اور ۳ مئی کا نصف دن جھنگ میں قیام

۳ مئی روانگی برائے لائل پور ۱۲ بجے دن ۳-۴ مئی کی درمیانی رات اور ۴ مئی کا پورا دن لائل پور میں قیام -

۴ مئی روانگی برائے شیخوپورہ چار بجے شام ۴-۵ مئی کی درمیانی رات اور ۵ مئی کا پورا دن شیخوپورہ میں قیام -

۵ مئی روانگی سیالکوٹ چار بجے شام ۵-۶ مئی کی درمیانی رات اور ۶ مئی کا پورا دن سیالکوٹ میں قیام -

اس وفد میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام - حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر اور بندہ محمد صادق شریک ہوں گے جس مقام پر حضرت امیر صاحب شرکت نہیں فرمائیں گے تو حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم ضرور شریک ہوں گے - یہ حضرات عام جلسوں کے علاوہ اراکین جمعیۃ اور حضرات شہریوں سے بھی خطاب فرمادیں گے -

محمد صادق از دفتر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب

ایک وضاحت!

پچھلی اشاعت میں شائع شدہ ایک مضمون "کیا قربانی کرنا ضروری ہے" میں ایک اونٹ میں دس آدمیوں کے شریک ہونے کا ذکر تھا - بعض حضرات کو اس میں شبہ ہورہا ہے اصل میں یہ حدیث محض قربانی کی اہمیت سے ذکر کی گئی تھی - اس سے فقہی مسائل بیان کرنا مقصود نہ تھا - البتہ دوسری صحیح احادیث میں اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم ملتا ہے - اس لئے جمہور ائمہ کے نزدیک اونٹ میں بھی سات آدمی شریک ہوں گے -

منظور الوحیدی

خالص سونے اور چاندی کے

بہترین زیورات

کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیورات آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں

عبدالرحمٰن زرگر

دوکان نمبر ۴۷۴ -- ۴۷۳

بھابڑا بازار ——— راولپنڈی

خادم خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

العلماء ورثة الانبياء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
قیمت بارہ نئے پیسے
نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جلد ۷ ◎ جمعہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء ◎ نمبر ۳۷

یورپ کی خاص لعنت — جھوٹا پروپیگنڈا

اور اس کے ماہرین

یہ زمانہ ترقی کا ہے۔ ہر بات میں ترقی ہو رہی ہے۔ کھانے پینے میں ترقی ہوئی ناچ گانے میں ترقی ہوئی۔ عریانی اور بے حیائی میں ترقی ہوئی۔ مغربی تہذیب میں ترقی ہوئی۔ خوشامد میں ترقی ہوئی۔ جنگ زرگری اور اقتدار پرستی میں ترقی ہوئی۔ عورتوں کی آزادی میں ترقی ہوئی۔ مردوں کی مادّہ پرستی اور مادہ پرستی میں ترقی ہوئی۔ عیوب و بے غیرتی میں تو اتنی ترقی ہوئی۔ کہ بے حیائی کے مظاہروں کو ثقافت اور آرٹ کا نام دیا گیا۔ جن باتوں کی وجہ سے سوسائٹی میں لوگوں کو کنجر، ڈوم۔ دیوث وغیرہ کہا جاتا تھا۔ ان باتوں میں مختلف ملکوں کے وفود کا تبادل ہوتا۔ اور سرکاری یا نیم سرکاری طور سے ان کے دوروں کا پروگرام مقرر کیا جاتا ہے۔

حُسن و جمال کے مقابلے ہوتے اور حسینوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ان سب سے بڑھ کر تباہ کن بات جس میں ترقی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جھوٹ کہنا اور جھوٹا پروپیگنڈا کرکے اپنی سیاست یا اغراض مشؤمہ کو کامیاب کرنا بڑا کمال سمجھا جاتا ہے۔ اس فن کے بانی مبانی مکہ مکرمہ کے ابوجہل کی پارٹی تھی۔ جب ان کا اور کوئی بس نہ چلا، تو اپنے چیلوں کو اس بات پر مامور کیا۔ کہ مکہ مکرمہ میں جو لوگ بھی باہر سے آئیں۔ ان سے مل کر یہ پروپیگنڈا کریں کہ (حضرت) محمدؐ (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) جادوگر ہیں، ان کے پاس نہ جاؤ۔ ان کی بات نہ سنو۔ ورنہ جادو کا اثر ہو جائے گا۔ باپ دادا کا دین تباہ ہو جائے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ باطل حق کا مقابلہ کبھی نہیں کر سکتا۔ اور جب اہل باطل تنگ آ جاتے ہیں تو پھر وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں اور جھوٹے پروپیگنڈا کا آسرا لیتے ہیں۔ مودودی صاحب نے جو فرقہ تیار کیا ہے وہ بے دینی اور گمراہی کے سوا اس شیطانی فن یعنی جھوٹے پروپیگنڈے میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ جب اس پارٹی نے ڈھاکہ میں مسلمانوں کے کافر، مرزائی اور عیسائی ہونے کی قانونی اجازت دے کر اپنے اصلی اسلام کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اس کفر نوازی کو چھپانے کے لئے ان بیچاروں کو بڑے پاپڑ بیلنے پڑے۔ راولپنڈی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے سرکاری پارٹی کی اس ترمیم کی جب تائید کی کہ پنج سالہ میعاد کے خاتمہ پر نئے صدر کے انتخاب تک سپیکر کی بجلئے پرانا صدر ہی چار ماہ کام چلائے (کیونکہ سپیکر کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے اور کسی مرزائی اور عیسائی سپیکر کو پاکستان کی صدارت حوالہ کرنے کا جواز تسلیم کرنا اسلامی نقطہ نگاہ سے غلط ہے) اور اس گمراہ پارٹی نے یہ اصول منوانا چاہا۔ کہ چار ماہ کے لئے صدر ہونا چاہیئے۔ چاہے مسلمان ہو یا مرزائی یا عیسائی۔ اور یہ وہی کفر نوازی تھی۔ جس کا مظاہرہ یہ ڈھاکہ میں کر چکے تھے۔ انہوں نے اپنی اس کفر نوازی اور بے دینی کو چھپانے کے لئے جھوٹے پروپیگنڈے کے حربے استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ کبھی کہا۔ مفتی صاحب نے روپے لئے۔ کبھی کہا۔ ان کو موٹر ملی اور کوٹھی ملی۔ کبھی کہا۔ ان کی زمین میں ٹیوب ویل لگائے گئے (حالانکہ حضرت مفتی صاحب کی زمین ہی نہیں ہے) کبھی کہا۔ ان کو سفارت کا وعدہ ہوا۔ کبھی کہا۔ اتنے لاکھ روپے لئے۔ غرضیکہ جھوٹ اور بہتان میں سابقہ ریکارڈ مات کر دیا۔ پھر یہی باتیں میرے متعلق بھی مشہور کیں۔ ان سب کا جواب ہمارے پاس صرف لعنة الله على الكاذبين ہے۔ اور اب عوام اس آیت کا بڑا ورد کر رہے ہیں اور جھوٹے منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ حال میں میرے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ میں نے زر مبادلہ بچانے کے لئے دیسی شراب استعمال کرنے کو حلال قرار دیا۔ میں نے پریس کانفرنس اور اپنے اخبار کے ذریعہ اس کی تردید کی۔ تو اب یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام حکومت سے مل گئی ہے اور اس کے لئے قاری محمد یعقوب صاحب ساکن اہل ضلع ہزارہ کا وہ مضمون دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ جو ترجمان اسلام کی کسی اشاعت میں میری غیر حاضری کی وجہ سے پہلے صفحہ پر شائع ہوا۔ انہوں نے اس قسم کا مضمون لکھا کہ (۱) صدر ایوب خاں کے ذریعہ پاکستان کا دنیا میں تعارف ہوا (۲) اجتماعیت حکومت کا دوسرا نام ہے (۳) حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں۔ حالانکہ محترم قاری صاحب کے ذاتی خیالات کی ذمہ داری نہ جمعیت پر ہے اور نہ ہی کسی بزرگ کا مضمون شائع کر دینا صحافتی فرائض کے خلاف ہے چاہے وہ ہماری رائے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ پھر ان تین باتوں میں سے کون سی غلط ہے۔ پہلی بات تو بالکل واضح اور صحیح ہے۔ دوسری بات بھی صاف ہے۔ حکومت ہی اجتماعیت کا بڑا مظہر ہے۔ رہی تیسری بات کہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کرو۔ تو وہ کونسا پاکستانی ہے۔ جو پاکستانی حکومت کا استحکام نہیں چاہتا۔ یہ تو ملک سے وفاداری کی پہلی شرط ہے۔ اگرچہ ہم اس طرح ہاتھ مضبوط کرنے یا کمزور کرنے کی بحثوں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ ہمارا نصب العین صرف احیاء اسلام ہے۔ لیکن اگر آپ کو ایوب خاں کے ہاتھ مضبوط کرنے سے تکلیف ہے تو آپ کے ہاتھ کس نے باندھے ہیں آپ جو چاہیں ان کی مخالفت کریں۔ مگر آپ کا عجیب اصول ہے مسلمانوں کو کافر کہنے اور تبلیغ کفر کی اجازت میں آپ حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں اور غیر مسلم سپیکر کی صدارت کے مسئلہ میں آپ اسلام کی بھی اور حکومت کی بھی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع ہوا

Scanned with CamScanner

اسلامی شریعت کا نفاذ نہ ہوا تو ملک تباہ ہو جائے گا

مولانا غلام غوث ہزاروی

غلام احمد قادیانی کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے

جمعیتہ علمائے اسلام بھکر کی یک روزہ کانفرنس کی کاروائی

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۴ء کو جمعیتہ علمائے اسلام بھکر ضلع میانوالی کی ایک روزہ کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ اس کا پہلا اجلاس نماز ظہر کے بعد مسجد طویلہ گیٹ میں اور دوسرا اجلاس نماز عشاء کے بعد کمیٹی گراؤنڈ میں ہوا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب لاہوری امیر انجمن خدام الدین نے فرمائی۔ کانفرنس میں صاحب صدر کے علاوہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیتہ اسلام ضلع میانوالی۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام کندیاں نے خطاب فرمایا۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے رات کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ امریکہ میں کسی جماعت کو اجازت نہیں کہ وہ اشتراکیت کی تبلیغ کر سکے۔ اور نہ ہی روس میں کسی جماعت کو امریکی نظام کی تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن پاکستان جو اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے کی کھلی اجازت ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ملک میں کفر کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک میں اسلامی شریعت کا نفاذ نہ ہوا تو ملک تباہ ہو جائے گا آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بنیادی جمہوریتوں اور اسمبلیوں کے انتخابات میں اہل علم اور دیندار نمائندوں کو منتخب کریں

اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں ا۔

(۱) یہ اجلاس موجودہ عائلی قوانین کو قرآن و حدیث کے خلاف سمجھتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے عائلی قوانین کی خلاف اسلام دفعات کو منسوخ کرے۔ اور علمائے کرام کے مشورہ کے مطابق اس میں تبدیلیاں کر کے اسلام کے مطابق بنایا جائے۔

(۲) یہ اجلاس چوہدری غلام حسین ارلانوی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم اور مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ چوہدری صاحب جنگ آزادی کے بے باک سپاہی اور جمعیتہ علمائے اسلام کے سرگرم کارکن تھے۔ یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے۔

(۳) یہ اجلاس غلہ اور دیگر اشیاء ضرورت کی ہوش ربا گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ غریب عوام کی زندگی ناقابل برداشت گرانی سے دوبھر ہو رہی ہے اور عوام پریشانی پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس گرانی کو دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

(۴) غریب مہاجرین جن کے مکانات نیلام ہو گئے ہیں۔ وہ مکان نہ ہونے کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ اور مکان کے خالی کرانے پر بے شمار مہاجر خاندان بے گھر ہو جائیں گے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے پریشان حال لوگوں کے لئے بھکر کے نواح میں ایک بستی تعمیر کر کے آسان اور بلا سود قسطوں پر مکان مہیا کئے جائیں۔

(۵) یہ اجلاس حکومت کے اس طرز عمل پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت کے حکم جاری ہونے کے باوجود مہاجرین کے نام الاٹ شدہ اراضی کے انتقالات (بابت حقوق ملکیت مہاجرین) نہیں ہوئے۔ جبکہ بعض علاقوں میں اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ حکام کی اس فرض ناشناسی سے مہاجرین اب تک حق شفعہ سے بھی محروم ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مہاجرین کے نام کو خانہ ملکیت میں درج کر کے حقوق ملکیت دیئے جانے کے احکام جاری کئے جائیں

(۶) یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اس نے مرزائیوں کو غیر ممالک میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کے لئے لاکھوں روپے زرمبادلہ دے کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام اسلام کے لئے نقصان دہ اور مسلمانوں کے لئے پریشان کن ہے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں سے یہ مراعات واپس لے کر آئندہ کے لئے ایسے اقدامات سے اجتناب کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کے اس اقدام پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ انہوں نے مرزا قادیانی کی ایک کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کو ضبطی کے بعد دوبارہ شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کتاب میں قابل اعتراض اور توہین آمیز مواد موجود ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ کتاب اور دوسرا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ کے رسالہ "الشہاب" کی ضبطی کے احکام واپس لیکر اسے شائع کرنے کی عام اجازت دی جائے۔

ممتاز علی عفی عنہ
(ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام بھکر
ضلع میانوالی)

جمعیتہ علماء اسلام ڈونگہ بونگہ کی حیرت انگیز کامیابی

مخدومنا و مرشدنا شیخ طریقت حضرت مولانا محمد سعید احمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہم کی متواتر ولولہ انگیز تقریروں سے حزب مخالف بوکھلا گئے۔ اور حزب مخالف کے دل دہل گئے۔ خطرہ لاحق ہوا کہ یہ تو سو فیصدی تمام مرد و عورتیں ذہنی طور پر جمعیتہ کے کاموں کو سراہنے لگے اور خواص کے علاوہ عوام کا طبقہ بھی جمعیتہ میں داخل ہونے لگا ہے۔ اس لئے حزب مخالف نے بہت ہتھکنڈے کئے کہ حضرت موصوف کی تقریر کما حقہٗ عوام نہ سن سکیں۔ آخر تنگ آ کر لاؤڈ سپیکر مسجد سے چوری کر لیا گیا۔ دوسرے جمعہ پر ہی عاشقان اسلام نے لاؤڈ سپیکر نیا خرید لیا۔

دوران خطبہ میں حضرت نے فرمایا کہ موجودہ الیکشن صرف مقامی مسائل حل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ آپ نے صدر مملکت قومی اور صوبائی اسمبلی ممبروں اور اپنے ملکی مسائل کے حق میں رائے کا اظہار کرنا ہے۔ یہ ووٹ آپ کی آئندہ زندگی کا آئینہ دار ہوگا۔ اس لئے آپ بنیادی جمہوریت میں دیندار اور نیک لوگوں کو از خود مجبور کر کے منتخب کریں۔ اور ووٹ دیتے وقت ذاتی مفاد سے بے نیاز ہو کر صرف ملک و ملت کی خیر خواہی مد نظر رکھیں۔ اگر کسی نے ووٹ دیتے وقت ان اصولوں پر ذاتی مفاد پارٹی بازی، خویش پروری اور دوستانہ تعلقات کو ترجیح دی تو اس نے خدا و رسول اور قوم و ملک کو دھوکہ دیا جس کا خمیازہ بعد میں پھر ساری قوم کو بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے ووٹ جو مذہبی اور قومی امانت ہے۔ اس کو صحیح جگہ استعمال کریں۔ چنانچہ اس وقت جو ہم نے آٹھ آدمی کھڑے کئے ہیں۔ وہ ہم سب میں سے ہر لحاظ سے اچھے ہیں۔ پچانوے فیصدی ان کے کامیاب ہونے کی امید ہے بلکہ یقین ہے انشاء اللہ علاوہ ازیں اپنے تمام علاقہ میں جتنے امیدوار کھڑے کئے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں دینداری کے لحاظ سے مقابل میں کوئی اچھا ہوگا۔ تو ہم اسے بٹھا دیں گے۔ اور اس کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ جمعیتہ کا مقصد ہی صرف قوم کی خیر خواہی اور اسلام کو فروغ دینا ہے۔ ماشاء اللہ حضرت اقدس کی تقریر اڑھائی گھنٹہ جاری رہی۔ دوران جلسہ میں اسلام زندہ باد جمعیتہ علمائے اسلام زندہ باد کے نعرے لگتے رہے۔ کئی بار لوگوں سے ہاتھ اٹھوائے گئے۔ تمام مجمع نے عہد و پیمان کیا کہ ہم جمعیتہ علمائے اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ الیکشن تک متواتر حضرت اقدس کی تقاریر جگہ جگہ کرانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ حضرت اقدس نے بڑی خوشی سے دینی خدمات قوم کے لئے وقف فرما کر مشکور فرمایا ہے۔ حضرت اقدس کی خاص توجہ اور اخلاص کی وجہ سے اس علاقہ کے جو بہت بڑے رئیس اور زمیندار ہیں یعنی رسالدار عبد العزیز صاحب انہوں نے اس جمعیتہ کی سرپرستی قبول فرمائی ہے۔ اور وہ تمام محلہ جات میں معززین لوگوں کو ساتھ لیکر ہر گھر میں گشت کرتے ہیں۔ ان کی اس اخلاص کے ساتھ جدوجہد کرنا ہر گھر میں اور ہر آدمی کو مل کر آمادہ کرنا ہماری خوش قسمتی کی بات ہے۔ تمام اخراجات راؤ عبد العزیز صاحب اپنی خاص گرہ سے کر رہے ہیں۔ (محمد امین نائب سیکرٹری جمعیتہ علما اسلام ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر)

Scanned with CamScanner

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء

"شہاب" کے "اداریہ نگار بھی جبیں بہ جبیں ہوئے

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سرگرم حامی ہفت روزہ "شہاب" ۱۳۔ ستمبر کے ادارتی کالموں کے ایک نوٹ میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف ایک نئی معجون مرکب تیار کر کے قارئین "شہاب" کے لئے پیش کی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ اس نئی معجون مرکب کے استعمال سے مولانا ہزاروی کے مخالفین کی تلیین ہو کر اختلاج قلب میں قدرے کچھ عرصہ کے لئے تخفیف ہو جائے گی۔ مگر شاید انہیں نہیں معلوم کہ اپنی اس نئی معجون میں جو اجزاء انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ وہ سب کے سب ناقص و نقلی ہیں۔ اور شاید انہیں یہ بھی اندازہ نہیں کہ پاکستان میں لوگ اب اصلی سے زیادہ نقلی کو پہچاننے کے ماہر بن چکے ہیں۔

اس کورکاوش میں نہ پڑیئے کہ مولانا ہزاروی نے صدر ایوب کو مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے یا نہیں اور کچھ کہا بھی ہے۔ تو کن مطالبات و شرائط کے ساتھ اور کس حیثیت سے۔ یا یہ بھی ایک ایسی ہی خانہ ساز ہوائی ہے۔ جیسی کہ میرپور خاص کی ایک تقریر کے سلسلے میں مولانا کی بابت یار لوگوں نے ہاتھ پھیری کر کے ایک اخباری خبر بنا کر اڑا ڈالی کہ مولانا ہزاروی نے ولایتی شراب کے مقابلہ میں دیسی شراب پینے کی اجازت کا فتوےٰ دے دیا ہے۔ جس کی وضاحت ۲۵۔ ستمبر کے ترجمان اسلام میں خود مولانا صاحب کی طرف سے دیکھی جا سکتی ہے۔

آپ تو اس چابکدستی کی داد دیجیئے کہ کیا کیا گھڑ کر مولانا ہزاروی کے سر تھوپنے کی مہم ان بیچاروں کو سر کرنی پڑ رہی ہے۔ اپنے کھسیانہ پن کے اظہار کے لئے کیسے کیسے اسلوب اختیار کرنے پڑ رہے ہیں۔ اور جوں جوں انتخابی دور قریب آ رہا ہے۔ مولانا کے دوبارہ رکن اسمبلی منتخب ہو جانے کے خطرے کو دور کرنے کے لئے کون کون سے جتن ان کو کرنے پڑ گئے ہیں۔

اقتصادی بحران، خارجہ پالیسی اور چودھری محمد علی صاحب کی گمراہ کن کوششوں کی بات تو خیر ایک افسانۂ دراز ہے۔ مگر ان بیچاروں نے مسیحائے اعظم کی بیاض خاص کا نیا ترتیب دیا ہوا نسخہ جس کے اجزا میں اسلام کے نام پر مغربی ۱ پارلیمنٹری نظام کی حمایت۔ ۲ مصر کی مخالفت ۳ بنیادی حقوق کے نام سے ارتداد و تبدیلی مذہب کی اجازت کی موافقت کو بڑی فریب آفرینی سے شامل کیا گیا تھا۔ اور جس سے توقع تھی۔ کہ فرشتوں کے مقابلہ میں غنڈوں اور شیطانوں کے ووٹ بھی حاصل ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ انسانوں میں ان طبقوں کی ہی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ساتھ ہی امریکہ کی سرپرستی حاصل ہو جانے کی بھی در پردہ امید کی جا سکتی تھی، تیار کیا، لیکن بیاض خاص میں شاید ترکیب استعمال درست نہیں لکھی تھی۔ یا قسمت کا ہیر پھیر تھا۔ کہ چند خوراکیں کھاتے ہی نفخ و اسہال شروع ہو گئے۔ غلط بدرقوں کا استعمال تو تریاق فاروق کو بھی دوا کے سمی بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اب جو ذرا افاقہ کی امید ہوئی۔ تو سامنے مولانا ہزاروی کا اسمبلی میں بیٹھ کر تسبیح پھیرنا اور وظیفہ پڑھنا نظر آیا اور ساتھ ہی ان کی طرف سے یہ مطالبہ بھی گونجتا ہوا سنائی دیا کہ پاکستان کے دستور کو اسلامی بناؤ۔ ملکی مفاد کے خلاف کام کرنیوالی غیر ملکی مشنریوں پر پابندی لگاؤ۔ بس ہوش اڑ گئے یہ کیا ہو رہا ہے۔ بیاض مسیحا میں سیاسی خیساندہ کا جو جدید نسخہ ترتیب دیا گیا تھا۔ اس میں تو دستور کے اسلامی ہونے کا مطالبہ غلط قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ تو صرف انگریزی استعمار کے خلاف آزادی حاصل کرنے والوں کی مخالفت کے نسخۂ سیاسی کا جزو اعظم تھا۔ اب وہ دور ختم ہوا اب تو اس کی جگہ مغرب کے پسندیدہ، پارلیمنٹری نظام کے قیام کا مطالبہ جزو اعظم ہے۔ اس لئے کہ اس کی حفاظت کے بہانے ہی تو امریکہ بہادر اور اس کے حلیف ہر ملک میں پہنچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اب ہندوستان میں مغربی جمہوریت کے بچانے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ اور اگر غیر ملکی مشنریز یہاں بند ہو جائیں اور مولانا ہزاروی کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو رد عیسائیت کا لٹریچر کون خریدے گا۔ اور پھر مسلمانوں میں خوف و انتشار پھیلا کر اپنی گروہ بندی کیسے کی جا سکے گی آخر اسی حربہ سے تو مرزا قادیان کام لے کر اپنی ایک بڑی جماعت اور اپنا ایک بڑا لٹریچر چھوڑ گئے ہیں۔ تو اس لئے مولانا ہزاروی کی اسمبلی کی یہ کرسی ایک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ اور اپنی محرومیوں کے لئے دل میں ایک کانٹا بن کر چبھتی رہتی ہے چنانچہ یہ معجون مرکب اسی جوش غم کے قوام میں تیار کی گئی ہے، اور شاید اس کی تیاری میں کسی غیر ملکی مسیحی مشنری سے خفیہ ملاقات اور خالص مغربی جمہوریت کے حامیوں کی ساز باز کے اجزا بھی شامل ہو گئے ہیں۔ آخر مولانا ہزاروی کے یہ مطالبات ان کے لئے بھی تو خطرہ ہیں۔

ہم تو دردمندانہ طور پر ان حضرات کی خدمت میں یہ ہی مشورہ پیش کریں گے۔ کہ اگر آپ بیاض مسیحا کے اس سیاسی خیساندہ کے نسخہ کو استعمال کرتے ہی رہنا چاہتے ہیں تو اس کے زلال کو زیادہ دیر تک نہ پڑا رہنے دیجیئے اور کوئی سخت چیز اس میں آمیز نہ کیجیئے۔ کہیں وہ تلخ تر اور حلق کو پکڑنے والی نہ بن جائے۔ اس لئے کہ افیم کے ساتھ تیل کے استعمال کے نقصان کی تلافی و ازالہ کی تو ترکیب طب میں موجود ہے۔ لیکن حلق بند ہو کر دم نکل جانے کا علاج ابھی تک تجویز نہیں ہو سکا ہے۔ اگرچہ مصنوعی تنفس کا طریقہ رائج ہے لیکن اس کی کامیابی ہمیشہ مشکوک ہی رہتی ہے اور بروقت مصنوعی تنفس کا عمل کرنے والا دستیاب نہیں ہوتا۔

امریکہ اور پاکستان

آج کل امریکہ میں صدارتی الیکشن کی تیاریاں زور شور کے ساتھ جاری ہیں۔ موجودہ برسر اقتدار پارٹی کی طرف سے نائب صدارت کے عہدے کے لئے سینیٹر ہمفری کو نامزد کیا گیا ہے۔ ہمفری نے حال ہی میں ایک انٹرویو دیا ہے۔ جس میں امریکہ کی خارجہ پالیسی کے بعض نکات بیان کئے ہیں۔ اُن میں سے ایک نکتہ ان کی یہ تجویز ہے کہ "ایشیا میں چینی جارحیت کو روکنے کے لئے بھارت کی قیادت میں ایشیائی ملکوں کا ایک متحدہ محاذ بنایا جائے گا۔ جس میں پاکستان کو بھی شامل ہونا پڑیگا

امریکہ کے کیا ارادے ہیں۔ ہمفری کے اس مختصر سے انٹرویو کے بعد ان کا سمجھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔

چین امریکہ کی بین الاقوامی پالیسی کے لئے ایک "ہوّا" ہے۔ جس کا قلع قمع کر دینا وہ ضروری سمجھتا ہے۔ اور اس مقصد کی خاطر پورے ایشیا کو بھینٹ چڑھا دینا چاہتا ہے۔ ہندوستان کے ذریعہ وہ اس کام کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ دوسرے ایشیائی ملکوں کو بھارت کی تحویل میں دے دینے کے منصوبے بنا رہا ہے۔

امریکہ کے یہ بد ارادے اور ناپاک منصوبے

(باقی صفحہ ۶ پر)

متفرقات

مجلس احرار ڈیرہ غازی خان کا اجلاس

ڈیرہ غازی خاں۔ ۱۵ ستمبر۔ بعد نماز مغرب دفتر مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازیخان میں مجلس احرار اسلام کا ایک جنرل اجلاس زیر صدارت مولانا غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی نامزد الیکشن آفیسر سید امیر علی شاہ صاحب کی نگرانی میں جماعت کا سالانہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ انتخاب عہدہ داران مندرجہ ذیل ہے۔

صدر ۔ سید امیر علی شاہ صاحب
نائب صدر ۔ محمد اسلم صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ میاں محمد رمضان صاحب چشتی
ناظم ۔ حاجی محمد رمضان صاحب زرگر
خازن ۔ حاجی محمد رمضان صاحب کریانہ مرچنٹ۔
ناظم نشر و اشاعت ۔ شیخ محمد رضا صاحب

زعماء ختم نبوت پر پابندیاں

ملتان۔ ۱۸ ستمبر۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء پر ان دنوں یکے بعد دیگرے کئی ایک مقامات پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری پر ڈسٹرکٹ بہاولپور میں دو ماہ کے لئے داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری پر تین ماہ کے لئے ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر کا داخلہ ڈسٹرکٹ بہاولپور میں دو ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپوری کا داخلہ ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں تین ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے

جمعیتہ علماء اسلام سکھر کا جلسہ

جمعیتہ علماء اسلام سکھر کے زیر انتظام مورخہ ۴ ستمبر کو پان منڈی میں ایک جلسہ عام ہوا جس کو حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے خطاب فرمایا۔ ملکی، ملی حالات پر دونوں حضرات نے تبصرہ فرمایا۔ جلسہ رات کو دو بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ تقریباً دس ہزار کے قریب اجتماع تھا۔ مورخہ ۱۰ ستمبر کو لیاقت پارک میں جمعیتہ علماء اسلام شکارپور کے زیر انتظام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) شکارپور میں انڈسٹریل ایریا قائم کیا جائے۔ اور اس کے تحت کوئی مل یا فیکٹری قائم کر کے یہاں کے لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے

(۲) چاول کی کاشت پر شکارپور میں جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اس کو دور کیا جائے۔

(۳) تمام غیر اسلامی قوانین کو ختم کیا جائے اور تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے۔ (ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام شکارپور)

مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسین کا سالانہ جلسہ

مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۰، ۱۱ اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار نزد نال افغاناں مریڑ حسین میں ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع مسجد قلعہ گوجر سنگھ لاہور، اور حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم سامعین کو مستفیض فرمائیں گے۔

وفاق المدارس العربیہ ملتان کی
مجلس شوریٰ کا اجلاس

بحکم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت علامہ مولانا خیر محمد صاحب تمام ملحقہ مدارس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بتاریخ ۲۹، ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۶، ۷ اکتوبر بروز منگل، بدھ مجلس شوریٰ وفاق المدارس کا سالانہ اجلاس بمقام مدرسہ خیر المدارس بیرون دہلی گیٹ ملتان منعقد ہوگا۔ لہذا تمام اراکین مدارس تشریف لا کر شریک اجلاس ہوں۔

نوٹ:۔ اجلاس کی پہلی نشست ۸ بجے صبح شروع ہوگی۔ (ناظم اعلیٰ)

خان گڑھ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

مورخہ ۲۵ ربیع الثانی جامع مسجد ٹھلہ والی خان گڑھ میں ارکان مجلس شوریٰ و معززین شہر کی شمولیت پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران بالاتفاق منتخب ہوئے
صدر ۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ نائب صدر ۔ جناب محمد صادق صاحب کلاتھ مرچنٹ ۔ ناظم اعلیٰ ۔ جناب شیخ محمد سعید صاحب۔ خازن ۔ حافظ عبدالمجید صاحب
(سیکرٹری)

اکابرین جمعیتہ علماء اسلام کا دورۂ سندھ

۲۵ ستمبر تا ۲۹ ستمبر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ضلع سانگھڑ کے مختلف مقامات کا دورہ فرمائیں گے۔ اور ۸ اکتوبر سے ۱۲ اکتوبر تک حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کا دورہ فرمائیں گے۔ تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ سے معلوم کر لیں۔

(ڈاکٹر احمد حسین کمال بتوسط مدرسہ عربیہ حسینیہ مکہ مسجد شہداد پور ضلع سانگھڑ)

تبادلی دفتر

مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ سے جمعیتہ تحفظ سنہ ہجری کا دفتر دریا آباد سے جاکیواڑہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ لہذا اب جملہ خط و کتابت جمعیت کے نئے پتہ متصل مدرسہ تعلیم الفرقان جاکیواڑہ روڈ ۳ کراچی ۲ پر کی جائے۔ نیز جمعیت ہذا کی دو شاخیں عنقریب خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ اور کلور کوٹ ضلع میانوالی میں قائم کی جا رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(عبدالکریم میمن ناظم نشر و اشاعت)

مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ

۱۴ ستمبر کو مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ میں دوبارہ باقاعدہ تدریسی خدمات کے لئے خطیب جامع مسجد بھگیہ گوٹھ کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ موصوف نے مدرسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ادارہ کی غرض درج ذیل ہیں (۱) اس علاقہ میں مکمل درس نظامی کا بندوبست (۲) حفظ و تجوید (۳) علوم ترقیہ کا اجرا

تبصرہ

"خلفاء اسلام"

قاضی شمس الدین صاحب کی کتاب پر ایک نظر

۱۵ اگست میں راولپنڈی سے کلور کوٹ ضلع میانوالی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جمعیتہ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ وہاں بہت سے بزرگوں اور جمعیتہ کے اکابر سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں ایک شخصیت جناب مولانا قاضی شمس الدین صاحب مجددی ہزاروی کی بھی تھی۔ صاحب موصوف کی ایک دو کتابیں پہلے نظر سے گذر چکی تھیں۔ اس لئے ایک گونہ غائبانہ تعارف تو تھا ہی۔ اب شرف ملاقات بھی حاصل ہو گیا۔ اس ملاقات میں آپ نے از راہ کرم اپنی تازہ ترین تصنیف خلفاء اسلام کا ایک نسخہ مرحمت فرمایا۔

یہ ایک مختصر سی کتاب ہے۔ جو حمائل سائز کے ۱۸۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ اس کے طابع و ناشر ہمارے محترم مخدوم زادہ ابن امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا سید ابو ذر بخاری بانی مکتبہ احرار الاسلام ملتان شہر ہیں۔

میں بدقسمتی سے مختصر کتابوں کے بجائے ضخیم کتابوں کے دیکھنے کا عادی ہوں۔ عام طور سے مختصر کتابوں میں موضوع بحث نا تمام اور کئی پہلوؤں سے تشنہ رہ جاتا ہے۔ اور ضخیم کتابوں میں موضوع کے تمام پہلوؤں کے سمٹ آنے کی امید ہوتی ہے بالخصوص تاریخی اور علمی مباحث کی کتابوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ کتاب بھی اپنے نام سے تاریخی تھی اور ایسی تاریخی جو ہم مسلمانوں کی ملی روایات کے لئے اساس کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا مختصر ہونا مجھے کھٹکتا رہا۔ اور اسے بالاستیعاب

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں لاغر بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے مجرب نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزاء سے تیار کردہ۔ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف

دماغی دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ مرض نسیان کو دور کرتی ہے۔ سر اور آنکھوں کی ایک سو ایک بیماریوں کے لئے تیر بہدف۔ قیمت مکمل کورس بارہ روپے۔

اکسیر زندگی حاذق حکماء کا معمول مطب ہے۔ جملہ شکایات کو نیست و نابود کر کے لاجواب اکسیر ہے۔ مزمنہ جریان و احتلام کا دفعیہ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ

مفرح یاقوتی اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ۔ کسی بھی مزاج کے ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے مریض کو پاک کر کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے پورے کورس کیلئے پندرہ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر طحال ضعف جگر، عظم جگر، ضعف شکم، طحال، خرابی شکم۔ پرانے بخار اور کمی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس سات روپے محصولڈاک علاوہ

بیت الشفاء مکان نمبر ۱۵۰۱ حکیم
گلستان کالونی دھرمپورہ
لاہور

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا عبیداللہ انور کی خان گڑھ میں تشریف آوری

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام ۸ رجمادی الاولیٰ بروز منگل جامع مسجد تحلہ والی میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی منعقد ہوا۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سے پہلے سید امین گیلانی شیخوپورہ نے پُرسوز غزل موجودہ صاحب اقتدار کو خطاب کرتے ہوئے پڑھی۔ بعد میں محمد عمر صاحب سیکرٹری جمعیت علماء اسلام خان گڑھ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی موجودہ نازک دور میں فضیلت و اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ ملک میں رشوت، سُود خوری، زناء۔ چوری، بدکاری، فحاشی۔ مکر و فریب اغوا کاری۔ بے اعتدالی و بے راہ روی کا استیصال کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے ہماری سوسائٹی و معاشرہ ملک و ملت اور دین اسلام کو کھوکھلا کر رکھا ہے۔ علماء اسلام صدق و عدل حق پرستی اخوت و ہمدردی جیسے بلند و بالا اصول رائج کرانا چاہتے ہیں۔ آپ نے باحیا اور باوفا اور اسلامی قوانین پر پورا اترنے والوں کو ووٹ دینے کی تلقین کی۔ اور موجودہ برسر اقتدار طبقہ سے پچھلے وعدوں کے مطابق اسلامی آئین کو جمعیۃ علماء اسلام کے مشورہ پر مروج کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ دن رات ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء خان گڑھ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا انتخابی بورڈ

حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی زیر صدارت جمعیۃ کا ضلعی اجلاس مخدوم پور پہوڑاں ۱۹ ستمبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ ضلع میں انتخابی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اور ضلع کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی بورڈ نامزد کیا گیا

(۱) حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمبہ ضلع ملتان

(۲) مولانا دوست محمد رکن یونین کونسل خانیوال۔ (۳) شیخ محمد شریف صاحب رکن یونین کونسل مخدوم پور۔

(۴) حاجی گل محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باگڑ سرگانہ (۵) مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہانیاں

(۶) حکیم عبدالغنی صاحب امیر بوریوالہ

(۷) مہر محمد حیات " مبارک پور

(۸) مولانا عبدالحمید صاحب امیر شجاع آباد

(۹) مفتی محمد عبداللہ صاحب امیر حلقہ جنوبی پنجاب ملتان (۱۰) مولانا عبدالقادر رقاسی ناظم اعلیٰ ضلع ملتان۔ (۱۱) شیخ محمد یعقوب ناظم حلقہ جنوبی پنجاب ملتان۔

مدرسہ جامع مدنیہ کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان نے ووٹ کی حقیقت اور شرعی حیثیت بیان کی۔ اور عوام سے اپیل کی کہ اپنے ووٹ جمعیۃ کے نمائندوں کو دیئے جائیں۔ ان کے علاوہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی مولوی عبدالرحیم صاحب اشعر۔ مولوی دوست محمد صاحب خانیوال اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی نے تقاریر کیں۔ مدرسہ کا جلسہ تین دن بڑی شان و شوکت سے جاری رہا۔ اور علمائے کرام نے واعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا۔

(محمد یعقوب شیخ ملتان)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا اجلاس

لکی مروت۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس، زیر صدارت حضرت مولانا شاہ صاحب جان محمد امیر ضلع منعقد ہوا۔ مولانا گل جان نے تلاوت قرآن فرمائی۔ تلاوت کے بعد ناظم اعلیٰ ضلع نے ضلع کے کافی علماء کرام و معززین کے سامنے گذشتہ کارگذاری اور پشاور میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلہ جات پر روشنی ڈالی۔ نیز موجودہ اجلاس کے ایجنڈے کی دفعات بھی پیش کیں۔ تمام دفعات پر آزادانہ رائے کے ساتھ بحث ہوئی۔ اور اجلاس کو مفید ترین مشوروں سے نوازا گیا۔ مفتی محمود صاحب اور امیر جمعیۃ علما اسلام سرحد کے دورہ وفد دورہ کے لئے جلسوں کے تعینات اور پروگرام بنایا۔ جو ۲۳ ستمبر کو بنوں اور ۲۴ ستمبر کو دن سرائے نورنگ اور رات بمقام لکی کا فیصلہ کیا گیا۔ ضلعی انتخابی بورڈ قائم کیا گیا۔ جن کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) شاہ صاحب امیر ضلع (۲) ناظم اعلیٰ (۳) مولانا سعداللہ جان شہباز خیل (۴) مولانا صاحب جامع نورنگ (۵) مولانا فضل غنی معراج العلوم بنوں (۶) مولانا علی اکبر انوار العلوم میرا خیل بنوں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ اجلاس حکومت کی طرف سے سیاسی میٹنگوں میں پولیس کی مخبری کو بنظر حقارت دیکھتا ہے۔ اور بنیادی حقوق و آزادی فکر میں ناجائز مداخلت تصور کرتا ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی مداخلتوں کو فوراً روک دے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے انسداد عصمت فروشی کے آرڈیننس کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور مزید امید رکھتا ہے۔ کہ ملک میں تمام فواحش کو بذریعہ آرڈی ننس ختم کیا جائے گا۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ عائلی قوانین سراسر کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ اس سے مسلمانان پاکستان کے دل مجروح ہیں۔ ہر طبقہ کے علماء بالاتفاق انہیں اسلام کے خلاف ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کر کے اہالیان پاکستان کو مطمئن کرے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں نظام تعلیم اسلام کے مطابق بنایا جائے۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں انسداد۔ بداخلاقی اور الحاد کے تمام سرچشموں اور رستوں کو قانوناً بند کیا جائے۔ تاکہ یہ گمراہی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے نقصان کا موجب نہ بن سکے۔ اجلاس میں مبلغ سینتیس ۳۷ روپیہ ہنگامی چندہ فراہم ہوا۔

تحصیل مانسہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا طوفانی دورہ

محترم عبدالقیوم صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ اطلاع دیتے ہیں کہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کرام پورا دورہ تبلیغی اور سیاسی کرنے والے ہیں۔ اس پروگرام میں علاقہ کاغان درہ کنہار بالاکوٹ درہ بھوگرمنگ۔ درہ کونش ٹیل۔ علاقہ اگرور پکھلی پائیں۔ پکھلی بالا اور جدید پاکستان داخل ہیں وفد کے ساتھ علماء شنکیاری۔ مولانا عبدالغفار صاحب دلبوڑی۔ مولانا عبدالمنان صاحب شمدھڑہ۔ مولانا یوسف صاحب جبوڑی۔ مولانا قاضی سندی صاحب دیشان۔ مولانا خلیل الرحمان صاحب ٹکری۔ مولانا عبدالحق صاحب ٹیگرام اور مولانا قاضی عبدالجلیل صاحب خاکی وغیرہ علماء کرام تعاون و رفاقت فرمائیں گے اللہ تعالےٰ ان کے کام میں خلوص اور برکت عطا فرمائے۔ آمین!

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ تبصرہ

پڑھنے کی طرف طبیعت راغب نہیں ہوئی۔ تاہم قاضی صاحب اور اس کتاب کے ناشر محترم کے لئے دل میں جو احترام ہے۔ بالآخر اس نے مجھے آمادہ کیا کہ ایک بار اس کتاب کو اول تا آخر پڑھ ڈالوں۔ پڑھا تو پھر ایک بار ہی نہیں کئی بار پڑھ ڈالا۔ دریا کو کوزہ میں بند کر دینے کی مصداق اگر کوئی کتاب ہو سکتی ہے تو بدرجہ اتم یہ کتاب ہو سکتی ہے۔ انسانی کوششوں میں خامیوں کا رہ جانا ایک فطری بات ہے۔ اسے نظر انداز کرتے ہوئے اگر اس کتاب پر نظر ڈالی جائے تو یہ عام پڑھے لکھے افراد کے لئے نہایت مفید اور ساتھ ہی ستاترین کتاب ہے۔ اور تمام ضروری باتیں جو کام کے لائق ہیں بہت کافی سمیٹ لی گئی ہیں۔ بعض جگہ معلوم ہوتا ہے۔ جناب ناشر نے اضافے فرمائے ہیں۔ یہ اضافے جناب مصنف کو گوارہ ہوئے یا نہیں۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک تو اس کتاب میں چار چاند لگ گئے ہیں۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ کا علمی مزاج سخت اضطرابی دور سے گذر رہا ہے۔ وہ ماضی کی تاریخ کو اب جوں کا توں جیسی کہ وہ چلی آ رہی ہے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تاریخ کی ترتیب کے تقاضے اب حقیقت پسندی کے قریب آ گئے ہیں۔ بالخصوص نزاع و کشمکش کے واقعات کے تاریخی پہلو سخت مشتبہ حیثیت رکھتے ہیں۔ ان پر بھی محدثانہ نقد و نظر سے نگاہ ڈالنا ضروری ہے۔ واقعات کے رد و قبول کو محض شہرت عام کے معیار پر نہیں رکھنا چاہیئے۔

بہرحال اس کتاب کے اندر خلفاء راشدین کے جو حالات، جس دلکش ترتیب کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ وہ نہ صرف تاریخ ہی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے سرمایۂ ہدایت و بصیرت بھی ہے۔ اور غیر مستند باتوں سے اجتناب کر کے اسے قابل اعتبار اور ہر خاص و عام کے لئے لائق استفادہ بنا دیا گیا ہے۔ زبان سادہ، سلیس اور بعض جگہ شگفتہ بھی ہو گئی۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف دس آنہ ہے (کمال)

تبدیلی نام

میں نے اپنا سابقہ نام محمد اخراج تبدیل کر کے نیا نام عبدالسلام رکھا ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ عوام الناس مجھے اب نئے نام عبدالسلام سے پکاریں۔ (عبدالسلام معرفت قاری محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن اپل ضلع ہزارہ)

دستور العمل

درجۂ مطالعۂ علومِ قرآنی، دار العلوم دیوبند

مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند نے طے کیا ہے کہ دار العلوم دیوبند میں تفسیر کے ساتھ ساتھ تحقیقی مطالعہ کا نظام قائم کیا جائے۔ اور معین تعداد میں خاص معیار کے طلبہ کو اس میں داخل کیا جائے۔ اور اس کے لئے حسب ضرورت مناسب امتیازی وظیفہ مقرر کیا جائے۔ مطالعہ علوم قرآنیہ کا دستور العمل درج ذیل ہے:۔

(۱) **نام** - دار العلوم دیوبند کے سلسلۂ تعلیم وتربیت کے اس درجۂ خاص کا نام "درجہ مطالعہ علوم قرآنی" ہوگا۔

(۲) **مقصد**:۔ نصوص وارشاداتِ قرآنیہ کے خلاف جو سوالات فلسفۂ قدیم یا تحقیقات جدیدہ کی بنا پر پیدا ہوں اُن کی تحقیق کرنا۔ اور مستند احادیث، آثار صحابہ وتابعین اور اقوال سلف صالحین کی روشنی میں مسلکِ حق کے مطابق سنجیدہ اور محققانہ انداز میں اس کا جواب مرتب کرنا۔

(۳) **طریقہ عمل** - (الف) علمائے مبصرین کی ایک کمیٹی سوالات مرتب کریگی۔ جس کے مندرجہ ذیل پانچ ارکان ہوں گے۔

(۱) حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند۔
(۲) حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند
(۳) حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب
(۴) حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب
(۵) حضرت مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی

یہ پانچ ارکان مع نگران شعبہ کے سوالات کا انتخاب کرینگے۔ اور یہی کمیٹی ختم مدّت پر جوابات کی جانچ کرے گی۔

(ب) طے کیا گیا کہ ایک صاحب فکر وبصیرت عالم کی خدمات حاصل کی جائیں:۔ یہ عالم حضرت مہتمم صاحب کی رہنمائی میں اس شعبہ کی ذمہ داریوں کو انجام دینگے۔ اور طلبہ کے مطالعہ اور اُن کے مشاغل وغیرہ کی نگرانی رکھیں گے۔

(ج) ترتیب سوالات میں کمیٹی اس کا لحاظ رکھے گی کہ اس شعبہ میں داخل ہونے والے طلبہ کو دَورِ حاضر کے اہم اور نازک ترین سوالات سے پوری واقفیت ہو جائے اور جوابات تحریر کرتے وقت ان کو لازمی طور پر تحقیق اور وسعتِ نظر کے ساتھ قدیم وجدید علمائے محققین کی تصانیف کا مطالعہ کرنا پڑے۔

(د) جوابات مرتب کرنے کے لئے درس وتدریس یا خطاب ولیکچر کا طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا بلکہ طلباء مطالعہ وتحقیق کر کے اپنے طور پر جوابات مرتب کریں گے اور سوالات مرتب کرنے والے حضرات ضروری ہدایات کے ساتھ مآخذ کی نشاندہی کرینگے۔

(ہ) ہر دو ماہ کے بعد طلباء کے کام کی جانچ ہوا کریگی۔ جانچ کا مناسب طریقہ خود کمیٹی تجویز کرے گی، جوابات کی جانچ میں اصل مواد کے علاوہ طرزِ تحریر اور اسلوب ادا کے معیار سے نمبر دیئے جائینگے۔ اور جو طالب علم مسلسل دو مرتبہ کی جانچ میں ناکام رہے گا۔ اس کو اس شعبہ سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔

۴ - **مدّت** - مدت مطالعہ ایک سال ہوگی۔ البتہ کمیٹی اگر ضرورت سمجھے گی تو اس میں اضافہ بھی کر سکے گی۔

۵ - **داخلہ**:۔ سوالات مرتب کرنے والی کمیٹی جانچ کے بعد داخلہ کا فیصلہ کریگی جس کی شرائط حسب ذیل ہونگی:۔

(الف) امیدوار عموماً تمام درجات میں اعلیٰ نمبروں میں سالانہ امتحانات میں کامیاب ہوتا رہا ہو، اور آخری سال کے امتحان میں بھی اعلیٰ نمبر حاصل کئے ہوں

(ب) ارکان کمیٹی بات چیت اور تحریری وتقریری سوالات نیز حضرات اساتذہ سے تحقیق کے ذریعہ اس بات کی جانچ کرینگے۔ کہ امیدوار علوم قرآنی سے خاص مناسبت اور فہم قرآن کا مخصوص ذوق رکھتا ہے۔ اور اس کی طالب علمی کی زندگی بے داغ رہی ہے۔

(ج) انشائے مضمون کی صلاحیت رکھتا ہے اور ادب سے ذوق ہے۔ اور مافی الضمیر کو سلجھے ہوئے انداز میں بیان کر سکتا ہے۔

(د) مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ انگریزی زبان سے واقفیت رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(۶) **تعداد**: سر دست ایسے طلبا کی تعداد پانچ ہوگی۔ اور ان کی تکمیل سے پہلے جدید داخلہ نہیں ہوگا۔

(۷) **وظیفہ**: دار العلوم کی طرف سے طلباء کو جو اعانت دی جاتی ہے۔ اس درجہ کے طلباء کو اس کے علاوہ مبلغ پچاس روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔

(۸) **قیام اور مطالعہ**۔ اس درجہ کے طلباء کے قیام کا انتظام علیحدہ کیا جائے گا۔ جہاں اُن کی طلب پر اُن کی ضرورت کی کتابیں مہیا کی جا سکیں گی۔ البتہ وہ کتابیں جن کا صرف ایک نسخہ ہوگا۔ اُس کا مطالعہ دار العلوم کے کتب خانہ ہی میں کر سکیں گے۔

بقیہ: اداریہ

پاکستان کے لئے سخت خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ حکومت اس طرف سے بے خبر نہیں ہوگی۔

چین کی بڑھتی ہوئی طاقت کے اندیشے حقیقی ہیں یا محض امریکن پروپیگنڈے کا کرشمہ ہیں۔ لیکن بھارت کو اپنے جارحانہ ارادوں کی تکمیل کے لئے امریکہ کا سہارا ضرور حاصل ہوتا جا رہا ہے۔ اور بھارت کے یہ ارادے کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ان کا ظہور کئی بار ہو چکا ہے۔ پاکستان کے بارے میں تو یہ ایک حقیقت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی لئے امریکہ کا یہ منصوبہ پاکستان کی بنیادی حیثیت اور اس کی آزادی اور سالمیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اسے ہرگز بروئے کار نہیں آنے دینا چاہیئے (ک)

ہندوستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے بیانات

۱۰ ستمبر کے اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے راجیہ سبھا میں کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا ایک حصہ ہے اور ہمارے اس موقف میں کبھی تبدیلی ممکن نہیں"۔ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے بھی سبھا کو بتایا۔ کہ "بھارت سے کشمیر کی علیحدگی کی باتیں کرنے والوں پر پابندی لگانی پڑے گی اور ہم مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر دینے کی تجویز منظور کر کے اسے بھارت میں مکمل طور پر مدغم کر لیں گے"۔

ان واضح بیانات کی روشنی میں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آئندہ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کی ملاقات اور سربراہانِ مملکت کی ملاقات کی تجویز سے کیا فائدہ؟

بھارت کے ساتھ ہمارے دو اہم اختلافات ہیں۔ اولاً یہ ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے ۶ کروڑ مسلمانوں کی جان ومال اور آبرو کا مکمل تحفظ اور انہیں پورے پورے شہری حقوق عملاً حاصل ہوں۔ جبکہ وہاں کے مسلمان ان سے محروم ہیں اور ہر وقت خطرات میں محصور ہیں۔ اس اختلاف پر ہندوستان کی طرف سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ ہندوستان کا داخلی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی بیرونی ملک کی مداخلت برداشت نہیں کی جا سکتی۔

دوسرا اختلاف مسئلہ کشمیر پر ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ وہاں لوگوں کو حق خود ارادیت دیا جائے اور استصواب رائے کرایا جائے کشمیر بہر حال ہر اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہے۔ اس پر مذکورہ اطلاع کے مطابق اور بھارت کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ کے متذکرہ صدر بیانات کی روشنی میں جو کچھ ظاہر ہے۔ وہ پاکستان کے مطالبہ کے قطعی منافی ہے۔ پھر گفتگوؤں سے، ملاقاتوں سے، خیر سگالی مشنوں سے۔ دوستیوں سے۔ مفاہمتوں کے دعووں سے کیا حاصل ہوگا۔ خواہ مخواہ قوم وملت کو غلط توقعات میں مبتلا کرنے اور مبتلا رکھنے سے کیا فائدہ۔ ان باتوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے کسی ٹھوس اقدام کی تیاریوں میں لگ جانا چاہیئے۔ (ک)

سکھر میں ڈویژنل کانفرنس

جمعیت علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی طرف سے ڈویژنل کانفرنس سکھر میں ہوگی۔ جس کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ممبر قومی اسمبلی خطاب فرمائینگے اس کے علاوہ مولانا عبد الحنان صاحب ہزاروی اور سردار سید عالم خان لغاری کی شرکت کی توقع ہے

Phone No: 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۲ اکتوبر 1964 | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ | No. 37

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا سالانہ اجلاس

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا سالانہ تبلیغی و تعلیمی اجلاس ۱۰-۱۱-۱۲ جمادی الثانی مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ اتوار۔ پیر ہوگا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو بعد نماز ظہر افتتاحی اجلاس ہوگا۔ حسب سابق گول چوک میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان کے مندرجہ ذیل ممتاز علماء کرام و مشائخ عظام ملت اسلامیہ کو مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔

- جامع شریعت و طریقت حضرت الحاج حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی
- خطیب امت حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کراچی۔
- حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ۔
- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا۔
- مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ ملتان
- حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خان پور۔
- حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی پاکستان قائد جمعیۃ علماء اسلام
- حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم اے
- مناظر اسلام حضرت مولانا خدا بخش صاحب دہلوی رئیس المدرسین مدرسہ ہذا
- حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور
- حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب راولپنڈی۔ کرتارپورہ
- حضرت مولانا عبدالشکور صاحب خطیب ساہیوال
- شاعر نبوت الحاج سید امین گیلانی
- شاعر احرار حافظ محمد یوسف آزاد سرگودھا۔

(ناظم اجلاس)

واردات

(از:- احمد حسن کمال)

کہدوں میں صاف صاف جو خاطر پہ ہو بار
پھولوں کی ابتری سے چمن میں ہے انتشار

فطرت اٹھا رہی ہے حجابات صبح و شام
پنہاں تھا کل تلک وہ ہوا آج آشکار

غافل نہ بیٹھ اپنے گلستاں کی فکر کر
شاید خزاں کے بعد نہ آئے کبھی بہار

آہ و فغاں سے کام نکلتا نہیں کبھی
سر اپنا دے کے ہو غم کرب و بلا سے پار

کم تو نہیں ہیں عارض و لب کی بھی سرخیاں
لیکن کہاں وہ خونِ شہادت کا سا نکھار

تو محو ہے تصورِ گل کے فریب میں
غیروں نے لوٹ لی چمنِ حسن کی بہار

ممکن نہیں کہ دار و رسن سے اتر سکے
گہرا بہت ہے حریتِ عشق کا خمار

تیرا ہی دل ہو تنگ تو اس کا نہیں علاج
ورنہ تجلیاتِ محبت ہیں بے شمار

آزاد ہو ضمیر تو زندہ جلالِ عشق
پابند ہو تو قلب و نظر بھی ہیں "ایک بار"

وہم و خیال سے گذر آوازِ غیب سن
آتے نہیں ہیں حسن کے پیغام بار بار

قید قفس سے اڑتے ہیں تیری ہوس کے ہوش
میرے جنوں کی منزلِ اول ہے تیغ و دار

گلشن کی بادِ صبح مبارک رہے تجھے
دریا کی موجِ تند سے کرتا ہوں میں پیار

شاید ترا نصیب زمانہ پہ فاش ہو
فرصت ملے تو سن مرے دل کی کبھی پکار

آیا نہ فرق ان کی ضیا بندیوں میں کچھ
ہر چند میرا دل مرا سینہ ہوا فگار

مدرسہ تجوید القرآن اہل کا سالانہ معائنہ

۲۳ ستمبر بروز بدھ بوقت پانچ بجے جناب الحاج سیٹھی صاحب نے مدرسہ تجوید القرآن اہل کا معائنہ کیا اور مدرسہ کے حالات سے بہت خوش ہوئے اس وقت مدرسہ ہذا میں [illegible] بچے پڑھتے ہیں پڑھانے کی خدمات قاری محمد یعقوب صاحب بخوشی ادا کر رہے ہیں (مولوی عبدالواحد کلاتھ مرچنٹ اہل)

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳، ۴ اکتوبر مطابق ۲۶، ۲۷ جمادی الثانی بروز ہفتہ اتوار بخاری چوک نزد جامع مسجد گنبد والی جہلم منعقد ہوگی۔ جس میں جمعیۃ کے اکابر اور ملک کے مقتدر علماء اسلامی آئین۔ رسالت محمدیہ۔ خلافت راشدہ موجودہ الیکشن کی اہمیت آزادی کشمیر۔ جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی دعوت۔ استحکام پاکستان ایسے اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ فرمائیں گے تمام مسلمانوں سے بالعموم اور اراکین جمعیت سے بالخصوص درخواست ہے کہ اس کانفرنس کو ہر طرح کامیاب بنانے کی سعی فرمائیں۔

مدعوئین حضرات کے اسمائے گرامی

- مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
- شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام صوبہ شمالی پنجاب
- مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب (چکوال)
- خادم نبوت کپتان غلام محمد صاحب نعت خواں میانوالی
- فخر الحکماء حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علمائے اسلام ضلع جہلم (ڈومیلی)
- شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیت علماء اسلام ممبر قومی اسمبلی۔
- شیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام سرحد و ملحقہ قبائل
- داعی اسلام حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء صوبہ شمالی پنجاب (میانوالی)
- شاعر اسلام سید امین صاحب گیلانی
- نعت خواں شیریں لسان صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری۔
- مداح رسول۔ حافظ عبدالحمید صاحب تلہ گنگ ضلع کیمبلپور

(عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع جہلم)

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مقام صحابہ اور مودودیوں کی بوکھلاہٹ

۲۴ اگست بعد نماز ظہر قاسمی مسجد کارخانہ بازار لائلپور میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی نے خطاب فرمایا آپ نے سامعین کو انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی اور صحابہ و انبیاء پر تنقید و تنقیص کی پُرزور مذمت فرمائی اور اس کے گمراہ کن نتائج سے مسلمانوں کو آگاہ فرمایا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان کو دوسروں کے ایمان کے لئے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ (کفار) اگر تمہارے جیسا ایمان لے آئیں تو ہدایت پا جائیں گے اسی طرح خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اصحابی کالنجوم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم اُن میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ حضرت مولانا نے فرمایا صحابہ میں عیب جوئی کرنا حقیقتاً نبوی تعلیم و تربیت پر عیب رکھنا ہے۔ جو کہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمارت کو ڈھانے کے مترادف ہے۔

مولانا نے فرمایا۔ پرویز نے کہا ہے کہ کتاب اللہ کافی ہے۔ نبی کی ضرورت نہیں۔ اس کی پیروی کرتے ہوئے بعض دوسرے گمراہوں نے کہا۔ حدیث رسول اللہؐ کافی ہے۔ صحابہؓ کی ضرورت نہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن ختم اور صحابہؓ کو چھوڑا جائے تو حدیث ختم۔ جب قرآن وحدیث ختم تو ایمان ختم۔ مولانا کے اس عالمانہ و فاضلانہ حقیقت افروز بیان سے مسجد کے امام نام نہاد جماعت اتحاد العلماء کے قاری محمد اکبر کو اپنے پیرو مرشد منشی مودودی کے انبیا اور صحابہ پر تنقیدی کارنامے یاد آگئے۔ بڑے جھنجلائے کہ میری مسجد میں یہ تقریر کیوں ہوئی ہے۔ لیکن مولانا فقیر محمدؐ خطیب مسجد قاسمی اور مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ کے دندان شکن جواب سے لاجواب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مودودی گمراہوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ الیکشن میں حصہ لیگی

۲۸ اگست ۱۹۶۴ء کو جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں باتفاق پاس ہوا کہ جمعیت بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں پورا پورا حصہ لے گی۔ مندرجہ ذیل انتخابی بورڈ قائم کردیا گیا۔

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب۔ حاجی محمد شریف صاحب۔ شیخ محمد یعقوب صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علما اسلام حاجی عبدالکریم صاحب۔ محمد نسیم صاحب۔

(رحمت اللہ ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی

کے زیر اہتمام چک نمبر ۴۸ ڈی بی میں مورخہ ۱۵ ۹/۶۴ بروز منگل رات کو نماز عشاء کے بعد ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس لئے گرد و نواح کے چکوک و جنڈانوالہ سے بہت تعداد میں لوگ جلسہ میں پہنچ گئے۔ حافظ غلام عباس جنڈانوالہ نے تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا۔ پھر محمد حفیظ شاعر جالندھری نے حضور پاک کی شان میں دو نعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد مولانا مولوی محمد رمضان صاحب امیر جماعت جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی نے پرجوش تقریر فرمائی اور اعلان کیا۔ کہ جمعیتہ علماء اسلام کا مقصد اعلیٰ صرف یہ ہے کہ ملک میں ایسے قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو قرآن و حدیث کے مطابق ہوں آپ نے کہا۔ دوسری جماعتیں اقتدار کی جنگ لڑتی ہیں۔ لیکن جمعیتہ علماء اسلام پاکستان یہ چاہتی ہے کہ پاکستان اور غریب کے لئے حصول عدل و انصاف کی ایک عدالت ہو۔ قوم میں یکجہتی پیدا کی جائے۔ رشوت ستانی دور کی جائے نماز لازمی قرار دی جائے۔ دفتروں میں انگریزی کی بجائے اُردو زبان کو رائج کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملک کا اخلاق بلند کیا جائے مولانا نے کہا۔ ہمیں غیروں پر ہرگز بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات ان کے سپرد کرنے چاہئیں۔ اور دعا کی۔ اے اللہ پاک ہمارے جو صاحب اقتدار افسران ہیں۔ ان کو ہی اتنی توفیق عطا فرما۔ کہ یہی شرعی قانون نافذ فرما کر ہمیشہ ہمیشہ اپنا نام زندہ رکھیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب منٹگمری نے اپنی تقریر میں سیرت نبی کریم صلعم پر روشنی ڈالی۔ بعد میں جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ شرکت کرنے کی عوام کو تنبیہہ فرمائی۔ اور فرمایا۔ یہ ہی وہ جماعت ہے۔ جو شروع سے اسلام کی جنگ لڑ رہی ہے اور حق پر ہے۔ اگر میدان حشر میں رسوائی سے بچنا چاہتے ہو۔ تو جمعیتہ علماء کے ساتھ مل کر آئندہ انتخابات میں ایماندار اور باانصاف افراد چن کر آگے بھیجنے کی سعی کرو۔ ورنہ پچھتاؤ گے ؎

پھر پچھتائے کیا ہوت ہے
جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

(محمد شفیع ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
چک نمبر ۴۸ ڈی، بی

جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کے ضلعی وفد کا دورہ

مردان۔ امیر ضلع مولانا لطف الرحمان کے زیر قیادت جمعیتہ علمائے اسلام ضلع مردان کے ضلعی وفد نے تحصیل صوابی کے حلقہ بلاق اور زروڑ میں ۲۱ ستمبر سے ۵ ستمبر تک دورہ کیا اور مواضعات سلیم خاں۔ کنڈا۔ زیدہ۔ زروبی یعقوبی۔ ترنگی۔ شیخ جانہ میں جلسہ ہائے عام اور مجلس مشاورت منعقد کئے۔ ضلعی وفد میں امیر ضلع کے علاوہ حافظ گل رحیم ناظم اعلیٰ تحصیل صوابی۔ مولانا حمداللہ نائب امیر تحصیل صوابی اور ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ شامل تھے۔ ضلعی وفد کی طرف سے جلسہ ہائے عام میں ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ اور مولانا حمداللہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ پیر مبارک شاہ نے جمعیتہ علمائے اسلام کی تاریخ اور پروگرام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی تاریخ اور علماء حق کے کارناموں کی ایک ہی حقیقت کے دو پہلو اور ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ حضور صلعم نے دین حق کے صاف و شفاف سرچشمے کو اپنے عظیم و جلیل رفقاء صحابہ کرام کے حوالے فرمایا۔ اور پھر یہ مقدس امانت ہر دور کے علماء کے ہاتھوں امت مسلمہ کی طرف منتقل ہوتی رہی خلفاء راشدین کے بعد اس دین کی حفاظت اور مسلمانوں کی دینی راہنمائی کا بار علماء نے اٹھا لیا۔ علماء حق نے اپنی دینی خدمات میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ جمعیتہ علماء اسلام اپنے عزیز وطن پاکستان میں اسلام کو سربلند و برقرار دیکھنا چاہتی ہے۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ آئندہ انتخابات میں عوام اپنا قیمتی ووٹ ان لوگوں کے حوالے کریں۔ جو دیانتدار۔ امانتدار۔ دین پسند شریعت پرست۔ قرآن و سنت کو ماننے والے ان کے سینوں میں قانون الٰہی کا احترام موجود ہو۔ اور خود بھی قرآن و سنت پر عمل پیرا ہوں۔ پیر مبارک شاہ نے قومی اسمبلی میں بے دینی کے اس افسوسناک فیصلے کا بھی بالتفصیل ذکر کیا۔ جن جماعتوں نے آئین پاکستان میں مسلمانوں کو مرتد ہونے کا بنیادی حق دلایا۔ لہذا سابق جماعت اسلامی، نظام اسلام پارٹی اور کونسل مسلم لیگ کے ارکان نے حکومت کے لئے ۱۰۴ ووٹ پورا کر کے اس افسوسناک بل کو پاس کرایا۔ ان ممبران نے خدا اور رسول کے احکام کی پرواہ نہ کر کے کفر و ارتداد کی اجازت میں قوم کے قیمتی ووٹ کی امانت میں خیانت کی۔ اگر اسی طرح آئندہ کے لئے عوام نے بنیادی جمہوریت میں دین سے بے نیاز افراد کو منتخب کیا۔ تو آئندہ قدم میں اسلام کا بقا خطرے میں پڑ جائے گا۔ جس سے پاکستان کی بقاء و استحکام یقیناً خطرے میں پڑے گا لہذا عوام دین پسند افراد کو منتخب کریں۔

(حافظ گل رحیم ناظم اعلیٰ)

جمعیتہ علماء اسلام ضلع لائلپور کے عہدہ داران کا دورہ

مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب و مولانا عبدالعلیم صاحب جالندھری و مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی۔ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی مولانا محمد یعقوب ربانی مولانا محمد اختر صاحب نے ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ وفد نے ۳۰ اگست کو سمندری اور چک نمبر ۲۳۵ میں اور ۳۱ اگست کو تاندلیانوالہ میں اور یکم ستمبر کو روپڑیاں اور پنڈی شیخ موسیٰ میں اور ۲ ستمبر کو جڑانوالہ میں ۳ ستمبر کو چک جھمرہ میں دورہ کیا ہر مقام پر جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام جلسے منعقد کئے گئے۔ اور ہر جگہ لوگوں کو جمعیتہ کے اغراض و مقاصد سے مطلع کیا گیا۔ الحمد للہ وفد کا دورہ کامیاب رہا۔ اور ہر مقام کے لوگوں نے جمعیتہ سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

(محمد زبیر الحسینی ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام
جھنگ بازار — لائلپور)

سلیم خاں میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

جمعیتہ علماء اسلام تحصیل صوابی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام بعد نماز ظہر بمقام سلیم خاں منعقد ہوا جس میں مولانا حمداللہ صاحب نے جمعیتہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب ہوا۔ امیر مولانا قاضی وہاب گل صاحب نائب امیر مولانا سید بہار صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا قاضی محمد صاحب۔ ناظم عبدالوہاب صاحب۔ خازن امیر گل صاحب

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۰
بیادگار۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
قیمت
جلد ۷ ○ ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۶ نومبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۲

وقت کا تقاضا اور آپ کا فرض

اس مملکتِ خداداد پاکستان کے قیام کے وقت، وہ طبقہ جس نے برطانوی حکومت کی وفادارانہ خدمات کے صلے میں، فرنگی آقاؤں سے، خصوصی مراعات، مفادات اور خطابات حاصل کر رکھے تھے، پاکستان کی حمایت میں پیش پیش آگیا۔ اور اس عوامی تحریک کے نتیجے میں ملنے والی سلطنت کا خود مختار بن بیٹھا، برطانوی نوکرشاہی اور افسرشاہی کی گود میں پرورش یافتہ گروہ، اس سرزمین پر، برطانوی اقتدار کی منتقلی کا وارث و امین بنا۔ اور قیام پاکستان کے بعد اس طبقہ کی ملی بھگت سے ایک اور جدید طبقہ، پرمٹوں، لائسنسوں کلیموں، اور بے جا رعایتوں کے طفیل وجود میں آیا۔ ان دونوں طبقوں نے مل کر سالہا سال اس ملک کی شاہ رگوں سے اپنے مفادات کے لئے جتنا لہو چوسا جاسکتا تھا، چوسا۔ اور پورے ملک کی توجہ سیاسی بازی گریوں کی طرف منعطف کرائے رکھے۔ عوام برسہا برس ایک دستور کی آس لگائے بیٹھے رہے، ایک عام اور آزادانہ انتخابات کا انتظار کرتے رہے۔ اور اسلامی نظام کے نفاذ کی توقع میں ہر قسم کی محرومیاں برداشت کرتے رہے۔ تاآنکہ مارشل لاء کے دفعتًا نفاذ نے ہر طبقہ کو بھونچکا کرکے رکھدیا۔ مفاد پرستوں کے ٹولے نے، سیاسی بازی گری کا جو حصار اپنے تحفظ کے لئے، اپنے چاروں طرف کھینچ رکھا تھا۔ جسے عوام کسی طرح بھی عبور نہیں کرپاتے تھے، مارشل لاء نے اسے توڑ ڈالا۔ اور یہ توقع کی جانے لگی کہ یہ نئی حاکمانہ ہئیت جو سیاسی و اقتصادی آلودگیوں سے سراسر پاک ہے۔ گذشتہ سالہا سال کی برائیوں، حق تلفیوں اور مفاد پرستیوں کا قلع قمع کرکے بدعنوانیوں سے پاک و صاف نظم ونسق، لوٹ کھسوٹ سے محفوظ معیشت، اور عدل وانصاف پر مبنی معاشرت، اس ملک میں پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور سیاسی و نظریاتی انتشار کا خاتمہ کرکے، اسلام کی برتری اور عوام کی فلاح و بہبود کا راستہ ہموار کردے گی۔ لیکن چند استثنائات کو چھوڑ کر، اس ہیئت کی افادیت کا بھی خاتمہ ہوگیا جبکہ اس میں شریک کار کی حیثیت سے بعض وہ گروہ و افراد بھی شامل کرلئے گئے جو سابق صورت حال کی ذمہ داری میں برابر کے حصہ دار رہے ہیں۔ تاہم صدر ایوب خان نے ایک نیا دستور ملک کو دیا۔ اس دستور کے تحت حقیقتاً ملک میں یہ پہلے عام انتخابات ہیں جو منعقد کرائے جارہے ہیں۔

ملک کے سترہ سال گذشتہ حالات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ موجودہ و سابق تمام قیادتیں عوام کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور اسلامی نظام و شرعی قوانین کے نفاذ سے ہر گروہ نے گریز کیا ہے۔ یہاں سوال صدر ایوب اور فاطمہ جناح میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا نہیں ہے۔ ان دونوں کے حسن وقبیح سے کوئی بحث نہیں ہے۔ سوال تو ان افراد اور گروہوں کا ہے جو ان دونوں بلند مرتبہ شخصیتوں کے اردگرد موجود ہیں۔ ان افراد و گروہوں کے سابقہ اعمال و کردار کے محاسن و قبائح عوام کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ جمہوریت، عوامی بہبود، دین، ملت اور وطن کے ساتھ ان کا جو سلوک رہا ہے اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

حقیقت یہ ہے کہ اب ملک کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ان دونوں گروہوں سے علیحدہ اور دین مذہب و عوام سے زیادہ قریب ہوں۔ ۱۷ سال کے بعد عوام اس طرف مڑ رہے تھے لیکن شاطرانہ سیاست کی گرم بازاری نے ان کا راستہ روکنا چاہا ہے۔ انہیں جذباتی اور سستے نعروں سے مسحور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں کی نمائش سے ان کی قوت تمیز و فیصلہ کو مفلوج کرنے کا جتن ہو رہا ہے۔ با ایں ہمہ سترہ سال کا تلخ تجربہ اور مشاہدہ ان کے سامنے موجود ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ان کے سامنے اس تیسری راہ کی نشاندھی کی ہے جس کی طرف وہ سترہ سال کے بعد مڑنے والے تھے، دین کی راہ، مذہب

(باقی صفحہ ۴ پر)

بہتر کون؟

۱۔ قرآن مجید کی نظر میں:۔
تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے دل میں خدا کا خوف زیادہ ہو۔

۲۔ حدیث کی رو سے:۔
جو مسلمانوں کا ہمدرد اور انصاف پسند ہو

۳۔ قوم اور ملک کے لئے:۔
بے غرض اور انتھک محنت کرنیوالا

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے خود غرض اور مفاد پرست ہیں۔ ریاستی۔ پنجابی کا سوال اسلامی مساوات کے منکر اور ملک کے غدار ہی اٹھا سکتے ہیں ایسے لوگوں کے پھندے میں نہ آیئے۔ اپنے **ووٹ** کو تعصب، تنگ دلی اور خود غرضی سے بچا کر استعمال کیجئے۔

محترمہ فاطمہ جناح۔ حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ

(از مولانا عبدالکریم صاحب. روجھان۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں)

از روئے تاریخ اسلام عورت کو سیاست ملکی اور مملکت میں کس حد تک دخل کا جواز ہے۔ اس کا جواب اپنی طرف سے نہیں بلکہ نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی کی قلم سے پیش کرتا ہوں تاکہ اس اتحاد کے شرکا (عموماً) نواب زادہ خصوصاً آگاہ ہو جائیں۔

سچ ہے ؎

میں ان کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
میں ان کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

دیکھئے جناب اسلامی ریاست ص۳۲۷ پر مولانا مودودی نے بعنوان مجالس قانون ساز میں عورتوں کی شرکت کا مسئلہ! ص۳۲۸ پر الرّجال قوّامون علی النسآء الایہ سے استدلال کرتے ہیں کہ جب (عورت کو) اللہ نے گھر میں اللہ نے گھر میں قوّام نہ بنایا تو آپ اسے تمام گھروں کے مجموعے یعنی پوری مملکت پر قوامیت دینا چاہتے ہیں؟ اب کیا اللہ کے متعلق آپ کا یہ گمان ہے کہ وہ ایک گھر میں تو عورت کو قوام نہ بنائے گا مگر کئی لاکھ گھروں کے مجموعے پر اسے قوّام بنا دے گا؟ ص۳۳۹ پر وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ الایہ کے تحت مولانا صاحب لکھتے ہیں:۔

اگر آپ کہیں کہ یہ حکم تو حضورؐ کے گھر کی خواتین کو دیا گیا تھا۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے خیال مبارک میں حضورؐ کے گھر کی خواتین کے اندر کوئی خاص نقص تھا جس کی وجہ سے وہ بیرون خانہ کی ذمہ داریوں کے نا اہل تھیں؟ (ہرگز نہیں) اور دوسری خواتین کو ان پر فوقیت حاصل ہے؟ (نہیں) اب مولانا احادیث کی طرف توجہ کر کے فرماتے ہیں۔ قال اذا کان امرائکم شرارکم و اغنیاءکم بخلاءکم و امورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا (ترمذی شریف)

ترجمہ:۔ جب تمہارے امراء بدترین ہوں۔ اور دولتمند بخیل ہوں۔ اور تمہارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے یعنی ذلت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی ہے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (اقبالؒ)

دوسری حدیث عن ابی بکرؓ لمّا بلغ رسول اللہؐ انّ اہل فارس ملکوا علیہم بنت کسریٰ قال لن یفلح قوم ولّوا امرہم امرءۃ۔ (بخاری۔ احمد۔ نسائی۔ ترمذی شریف) ترجمہ:۔ جب حضورؐ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا دیا ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی۔ جس نے عورت کو اپنا بادشاہ بنایا ہے۔

ان احادیث کے نقل کے بعد مولانا مودودی لکھتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں الرّجال قوّامون علی النسآء کی ٹھیک ٹھیک تفسیر کرتی ہیں کہ سیاست و ملک داری۔ عورت کے دائرہ عمل سے خارج ہے۔

پھر صفحہ ۳۳۱ سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ جنگ جمل کے متعلق حضرت علیؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ عورتوں کو جنگ اور اصلاح بین الناس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ اس کام پر پچھتاتی رہیں۔ اب حضرت صدیقہؓ کے عمل میں آخر کیا دلیل باقی رہ جاتی ہے کہ اسلام میں عورتوں کو بھی سیاست اور نظام مملکت میں دخل ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں)

اور کتاب ہذا ص۳۳۵ پر آخری بیان دیکھئے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن میں وامرہم شوریٰ بینہم اور وشاورہم فی الامر اور الرّجال قوّامون کی تشریح کرتی ہیں۔ اس لئے مجلس شوریٰ میں جو ساری مملکت کی قوام ہے، عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے۔ مزید براں ہمارے سامنے عہد نبویؐ و خلافت راشدہ کا تعامل موجود ہے۔ ہمیں تاریخ اور حدیث میں کوئی نظیر نہیں ملتی کہ نبیؐ یا خلفائے راشدینؓ نے کبھی عورتوں کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا ہو۔

یہاں تک ہمارے قارئین نے عموماً اور نمائندگان (عاشقان مودودی نے اپنے مرشد۔ ہادی کا بیان پڑھ لیا مودودی حضرات اس کو بار بار پڑھیں اور سر دھنیں۔ قرآن و حدیث اور خلفاء راشدین کے متفقہ فیصلہ اور عمل کو آج وہی منسوخ کرتے ہیں۔ اور ہنگامی حالات کی آڑ لیتے ہیں۔ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریفہ سے بڑھ کر بھی کوئی ہنگامی حالت ہو سکتی ہے۔ اور کیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کوئی خاتون ہو سکتی ہے۔ اگر ہنگامی حالات میں جگر گوشۂ رسول خلیفہ نہیں بنائی جا سکتی تو کسی دوسری فاطمہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

مراسلات

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند اپنی نگرانی میں فتاویٰ کا جو سلسلہ شائع کر رہا ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے جو پہلے سے بازار میں فتاویٰ دارالعلوم یا فتاویٰ دارالعلوم مبوّب جدید کے نام سے فروخت ہو رہا ہے، دونوں بالکل دو چیزیں ہیں۔ "فتاویٰ دارالعلوم" یا فتاویٰ دارالعلوم جدید مبوّب" دارالعلوم کا شائع کردہ نہیں ہیں۔ نہ ان کی تصحیح تحقیق اور ترتیب و فقہی معیار کا ناشرین و تاجران نے کوئی خاص اہتمام کیا۔ اس لئے اس کی کوئی ذمہ داری دارالعلوم پر نہیں ہے۔ یہ ذخیرہ بہت ناتمام اور ناقص ہے اسے بغیر کسی اہتمام کے یہاں کے تاجروں نے شائع کیا ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل" جو دارالعلوم سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ مفتی اول عارف باللہ مفتی اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ کے پورے دور افتاء کا مدلل و مکمل مجموعہ ہے۔ جسے حکیم الاسلام حضرت مولانا طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کی نگرانی میں ایک جید عالم مولانا ظفیر الدین صاحب ترتیب دے رہے ہیں۔ اس کے ہر مسئلہ کا حوالہ۔ اس کی تصحیح اور تشریح کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی جلد چھپ رہی ہے بقیہ جلدوں کی کتابت جاری ہے۔ اور انشاء اللہ یہ جلدیں بھی جلد ہی منظر عام پر آ جائیں گی۔

لہٰذا اگر آپ مدلل و مکمل فتاویٰ اور دارالعلوم کا مصدقہ چاہتے ہیں تو منگواتے وقت اپنے آرڈر میں "شائع کردہ دارالعلوم" یا مرتبہ مولانا محمد ظفیر الدین صاحب کی قید ضرور بڑھائیں اور تاجروں کو تاکید کر دیں کہ ہمیں دارالعلوم کے شائع کردہ فتاویٰ چاہیئے۔

(مولانا، عبدالحق (صاحب
پیشکار دارالعلوم دیوبند

جمعیت کے فیصلہ کا خیر مقدم

مکرمی و معظمی مدیر صاحب سلام مسنون۔

آپ کے موقر جریدہ "ترجمان اسلام" لاہور کی اشاعت ۱۶ر اکتوبر سنہ ۶۴ء میں جمعیۃ العلماء اسلام کی طرف سے صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی بندہ آپ کے اس جرأت مندانہ فیصلہ کی خلوص دل سے پرزور حمایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم
منجانب: مولانا عنایت اللہ صاحب سیرانکی چھٹہ
ضلع گوجرانوالہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ، ۶ر نومبر سنہ ۱۹۶۴ء

صدر کا انتخابی دورہ

جناب محمد ایوب خاں صاحب صدارتی انتخاب کے سلسلے میں، مغربی پاکستان کا دورہ ختم کر چکے ہیں۔ وہ اب مشرقی پاکستان کے دورہ پر ہیں۔ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر انہوں نے جو تقریریں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس کے انتخابی پہلوؤں سے قطع نظر ہمیں اسلام کے سلسلے میں ان کے بعض ارشادات پر کچھ معروضات کرنی ہیں۔

ایک بات جو انہوں نے اپنی ایک جگہ کی تقریر میں فرمائی۔ اور چند وزراء نے بھی ان کی طرف سے کہی وہ یہ تھی کہ اگر عوام چاہتے ہیں اور قومی اسمبلی منظور کر لیتی ہے تو وہ اسلام کے تمام قوانین نافذ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ عوام نے کب یہ نہیں چاہا کہ اسلام کے قوانین نافذ نہ ہوں آپ خوب جانتے ہیں۔ بلکہ پاکستان کے قیام کے جواز و ضرورت کے لئے آپ سب یہی استدلال پیش فرماتے رہتے ہیں کہ اپنے دینی قوانین کے مطابق زندگی گذارنے کے لئے مسلمانان ہند نے ایک علیحدہ خطۂ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔ اور پاکستان کا قیام اسلام کے نام اور اسلام کے لئے عمل میں آیا تھا۔ تو عوام کے چاہنے کا مطالبہ کرنا بات کو ٹالنا ہے۔ عوام کا چاہنا تو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ رہا قومی اسمبلیوں کے منظور کرنے کی بات تو اولاً تو یہ اس ملک کے نظام حکومت پر بحیثیت مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ ہونے کے، سالہا سال آپ کو اختیار کل حاصل رہا۔ اور اپنے ان اختیارات سے آپ نے متعدد اصلاحات و قوانین اس ملک میں نافذ کئے۔ اگر آپ چاہتے تو اسلامی قوانین کے نفاذ کا حکم جاری کر سکتے تھے۔ مارشل لاء کے بعد بھی بحیثیت صدر مملکت کے آپ کو وسیع اختیارات حاصل ہیں اور وقتاً فوقتاً آپ آرڈیننسوں کے ذریعہ متعدد قوانین نافذ فرماتے رہتے ہیں جن کی بعد میں اسمبلی سے توثیق کرالی جاتی ہے۔ کیا اسلامی قوانین کے بارے میں ایک آرڈیننس سے عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا نہیں کیا جا سکتا؟ پھر اس کی توثیق اسمبلی سے کرائی جا سکتی تھی۔

قومی اسمبلی جس قسم کے انتخابات کے ذریعہ اور جس قسم کی شرائط اہلیت رکھنے والے ارکان پر مشتمل ہوتی ہے اس میں دین کے ماہرین کا پہنچنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک جاہل یا مغرب زدہ صاحب ثروت و رسوخ فرد کے مقابلہ میں ایک غریب عالم دین بمشکل ہی اسمبلیوں کے لئے منتخب ہوتا ہے ایسی صورت میں نہ تو یہ اسمبلی صحیح معنٰی میں اسلامی قوانین پاس کرنے کی مجاز بن سکتی ہے اور اسمبلی میں جس قسم کی پارٹی سیاست چلتی رہتی ہے اس کی بنا پر ایسا ہو جانا نہایت بعید ہے۔ پھر آپ پارٹی لیڈر ہیں چاہیں تو اسمبلی سے کرا بھی سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے بارے میں آپ کا دور حکومت بھی سابقہ دور حکومتوں کے ادوار سے کم غفلت کوش نہیں رہا۔ بلکہ آپ کے زمانۂ اقتدار میں عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کا اسلام کے اصلاح معاشرہ کے نام سے بطور ایک کارنامہ کے نافذ ہونا بہت بڑا داغ ہے جس کی ہنوز تلافی نہیں کی جا سکی ہے۔ کاش آپ اپنے عہد اقتدار میں اسلامی قوانین کے نفاذ و اجرا کا کارنامہ انجام دے لیتے تو اسلام کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں آپ کا نام ہمیشہ کے لئے تابندہ بنا رہتا اور اللہ کے یہاں جس بے حساب اجر کے آپ مستحق ہوتے وہ علیحدہ تھا۔ اور دنیا کی قومیں ایک مثالی اسلامی سلطنت سے جو استفادہ کرتیں اس کا کریڈٹ بھی آپ ہی کے حصہ میں جاتا۔ پھر یہ حزب اختلاف جو سر اٹھائے اٹھائے پھر رہی ہے۔ آپ کے مقابلہ میں وجود میں ہی نہیں آ پاتی صحیح بات تو یہ ہے کہ اسلام کے نفاذ کا کام نہ سابقہ حکومتیں انجام دے سکیں، نہ آپ کی حکومت انجام دے پائی۔ اس وقت ہر دو فریق اپنے پچھلے کارناموں کی بدولت اسلام کے بارے میں عوام مسلمانوں کی امیدوں پر پورے نہیں اترے۔ اس لئے دونوں فریقوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی نظام اور اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے دین و شریعت کے جاننے والوں کے لئے رضاکارانہ طور پر راستہ دیدیں اور عوام کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اس مقصد کی خاطر انہیں صرف دینداروں اور اسلام کے صحیح جاننے والوں کا ہی تعاون کرنا چاہیئے۔ انہیں کو کامیاب بنا کر وہ اس ملک میں اسلام کے نفاذ کی توقع کر سکتے ہیں۔ ورنہ ان دونوں گروہوں میں سے کوئی گروہ بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو یہ توقع پوری ہونا بہت مشکل ہے (ک)

چوہدری محمد علی صاحب وضاحت فرمائیں

خواجہ ناظم الدین صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی خدمت میں بعض ایسے سوالات جواب کے لئے پیش کرنے تھے جن سے حکومت پاکستان کی بعض سابقہ پالیسیوں کی صحت و عدم صحت کا گہرا تعلق ہے اور مستقبل میں جو بہت سے شکوک و شبہات پیدا کرنے کا موجب بن سکتے ہیں، جن کی بناء پر خود قائد اعظم اور قائد ملت کی اختیار کردہ پالیسیاں مشکوک ہو جاتی ہیں۔

خواجہ صاحب کے بعد متحدہ محاذ کی ایک بڑی شخصیت چوہدری محمد علی صاحب بھی ہیں اور قیام پاکستان کے وقت سے بلکہ اس سے ذرا قبل سے سکندر مرزا صاحب کے عہد تک وہ متعدد حکومتوں کے مشیر اعلیٰ، شریک کار اور وزیر و وزیر اعلیٰ تک رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے بعد ان سوالات کے جوابات دینے کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے —— متحدہ محاذ میں آج جو افراد و جماعتیں شریک ہیں۔ ان میں سابق سرخپوش بھی ہیں۔ قائد اعظم کے زمانہ میں بھی ان کے خلاف یہ الزام عائد کر دیا گیا تھا کہ وہ وطن دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں، ان کے خلاف سخت ترین اقدامات کئے گئے۔ اور محترم خان عبدالغفار خان و ان کے برادر اعظم اور ان کے تمام رفقاء محبوس کر دیئے گئے۔ یہ پالیسی اور سخت گیر اقدام قائد اعظم کے بعد جبکہ خواجہ صاحب گورنر جنرل بنے قائم رہا۔ پھر لیاقت علی خاں کے قتل کے بعد خواجہ صاحب وزیر اعظم بنے قائم رہا۔ چوہدری محمد علی صاحب اس زمانہ میں حکومت پاکستان کے سیکریٹری پھر کابینہ سکریٹری اور پھر وزیر کابینہ بن گئے۔ اب چوہدری صاحب یہ بتائیں کہ آج جس متحدہ محاذ کے ایک رکن اعظم وہ خود ہیں اور ایک رکن اعظم خواجہ صاحب مرحوم تھے۔ اس محاذ میں اب سرخپوش بھی شامل ہیں۔ خان عبدالغفار خاں صاحب کی جماعت بھی شامل ہے اور اس محاذ کا مقصد وطن کو تباہی سے بچانا، مستحکم کرنا اور اس کی عنان حکومت سچے محب وطن افراد کے ہاتھوں میں دینا بتایا جا رہا ہے۔ تو اب خان عبدالغفار خاں صاحب اور ان کی جماعت سابق سرخپوش، چوہدری صاحب کی نظر میں غیر محب وطن اور غدار نہیں ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ابتدا میں ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک ہوا اس کا کیا جواز ہے؟ کیا اس سے قائد اعظم و قائد ملت کی پالیسیوں پر شک کی زد نہیں پڑتی ہے؟ اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ خود اور خواجہ صاحب نے

(بقیہ ٹائیٹل)

بقیہ ادارتی نوٹ

اس اتحاد کو کیوں خوش آمدید کہا۔ کیا صدر ایوب کی مخالفت اتنی اہم اور ضروری ہے کہ قائد اعظم اور قائد ملت کی اختیار کردہ پالیسیوں کو مشکوک بنا دینا بھی درست ہے۔ چوہدری صاحب یا تو یہ کہیں کہ سرخپوشوں پر اور خان صاحب پر وہ الزام غلط تھا یا پھر چوہدری صاحب اور ان کے رفقا ایوب دشمنی میں خان صاحب وغیرہ کو منافقانہ طور پر اپنے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔

مودودی صاحب پر بھی جنگ کشمیر کے وقت یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ غدار ہیں۔ بھارت سے خفیہ طور پر سازباز رکھتے ہیں اور اس جرم میں ان کو ان کے بعض ساتھیوں سمیت نظربند بھی کر دیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں بھی خواجہ صاحب گورنر جنرل تھے۔ لیاقت علی خاں وزیر اعظم تھے چوہدری محمد علی صاحب کابینہ وحکومت کے سیکریٹری جنرل تھے اور مشیر اعلیٰ تھے کیا وہ اب بتائیں گے کہ مودودی صاحب کے خلاف اس وقت جو الزام عائد کیا گیا تھا وہ صحیح تھا یا غلط؟ اور آج کیا پوزیشن ہے؟ اس طرح بارہا ان لوگوں کو حکومت کی طرف سے جو اب متحدہ محاذ میں شامل ہیں اور جن کے پیش رو اب چوہدری محمد علی صاحب کہے جا سکتے ہیں، کمیونسٹوں کے غدار وطن ہونے کا الزام لگایا گیا، کمیونسٹ جماعت خلاف قانون قرار دی گئی۔ نیشنل عوامی پارٹی کو اس کا مثنی بتایا گیا۔ اور آج وہ سب ہی متحدہ محاذ میں شامل ہیں اور چوہدری محمد علی صاحب ان کے ساتھ ساتھ اور پہلو بہ پہلو ہیں۔ خواجہ صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ کیا اب چوہدری بتائیں گے کہ ان لوگوں پر وہ سابقہ الزامات جو ان کے دور افسری و وزارت میں لگائے جاتے رہے وہ سب غلط اور مصنوعی تھے؟

چوہدری صاحب کا سوانحی خاکہ بھی عجیب وغریب ہے۔ برطانوی ہند کے آخری دور میں وہ انگریزی حکومت کے ایک قابل اعتماد افسر تھے۔ لیگ اور کانگریس کی عبوری حکومت کے اندر باہمی کشمکش کے دوران انہوں نے قائد اعظم اور لیاقت علی خاں کا اعتماد حاصل کیا۔ پھر قیام پاکستان کے بعد اس اعتماد کی بدولت، مملکت پاکستان کے جنرل سکریٹری بن گئے۔ اور ان کے یار غار سکندر مرزا دفاع کے سکریٹری مقرر ہو گئے۔ پھر پاکستان کے ہر حادثہ کے موقعہ پر وہ عہدہ بہ عہدہ ترقی کرتے رہے۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد وہ کابینہ کے سکریٹری بنے۔ لیاقت علی خاں کے قتل کے بعد وہ وزیر مقرر ہوئے۔ خواجہ ناظم الدین کی برطرفی کے بعد وہ غلام محمد گورنر جنرل کے قریبی ترین آدمی سمجھے گئے۔ غلام محمد کے بعد، ان کی حمایت واعانت سے سکندر مرزا صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ چوہدری محمد علی صاحب نے پاکستان کے لئے ایک دستور بھی تصنیف فرمایا تھا جس کا پہلا اور آخری فائدہ صرف یہ ہوا کہ پاکستان کے پہلے صدر سکندر مرزا صاحب اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی صاحب بنے۔ بعد میں صدر اول نے خود ہی اس دستور کی، جسے بڑے زور شور سے انہوں نے بھی اور مودودی صاحب اور [illegible] قرار دیا تھا، بساط لپیٹ کر رکھدی مارشل لاء کے دور میں چوہدری صاحب شاید اپنا اعتماد برقرار نہ رکھ سکے لیکن ایک روایت کے مطابق سنا گیا ہے کہ ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کی سب سے پہلے استدعا چوہدری صاحب نے ہی کی تھی۔ بہرحال اب وہی چوہدری صاحب متحدہ محاذ کے رکن رکین بن کر سامنے آئے۔ اور خواجہ صاحب کی وفات کے بعد ہمارے مذکورہ بالا سوالات کی جوابدہی کی ذمہ داری بہرحال ان پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر انہوں نے جواب سے بے اعتنائی برتی، اور موجودہ متحدہ محاذ کی تشکیل میں جن عناصر سے کام لیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں قائد اعظم اور قائد ملت کی اختیار کردہ پالیسیوں کی وضاحت نہیں کی، تو اس سے جو شکوک وشبہات پیدا ہوں گے ان کے لئے چوہدری صاحب ہی قابل ملامت ٹھہریں گے۔ اور یہ سمجھا جائے گا کہ وہ حکومت کو غلط مشورے دے کر اس نئی مملکت میں انتشار وافتراق پیدا کرتے رہے ہیں۔ تاکہ سیاسی عدم استحکام سے وہ اپنے لئے سیاسی راہ پیدا کریں۔ اور انگریز کے زمانہ کی نوکر شاہی و افسر شاہی کو ملک پر غالب لے آئیں۔ جیسا کہ بعد میں ہوا اور ملک کے سیاسی نظم ونسق سے عوامی کارکن دور ہٹتے چلے گئے۔ سیاسی جماعتیں بے وقعت ہو گئیں۔ ......

.... سیاسی انتشار پھیل گیا۔ افسر شاہی غالب آ گئی۔ خالص بیوروکریسی کی حکومت قائم ہو گئی اور پھر بعد میں اقتدار فوج کے ہاتھوں میں منتقل ہو گیا۔ (ک)

بقیہ: صفحہ اول

کی راہ، عوامی بہبود کی راہ، اسلامی نظام کے قیام کی راہ، معاشرتی مساوات کی راہ، عمرانی عدل کی راہ، اگر ان وقتی ہنگاموں کی مرعوبیت میں آ کر اس راہ کو نظر انداز کر دیا تو یاد رکھئے کہ پھر پاکستان میں ایک طویل مدت تک خوشگوار بہتر ترقی پذیر اور دینی برتری کے حامل مستقبل کی کوئی توقع باقی نہیں رہے گی

(ک)

مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا کی طرف سے علماء اسلام کا ایک

تاریخی اجتماع

کہروڑ پکا ضلع ملتان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عظیم الشان اجتماع مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد میں ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی نامور شخصیتیں اکابر علماء کرام اور راہنمایان قوم بیک وقت تشریف لا رہے ہیں حضرت مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ وامیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کی پیہم کوششوں سے یہ علمی اجتماع بتاریخ ۸، ۹، ۱۰ رجب ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے چند شخصیتوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں

شیخ التفسیر مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ بہاولپور
حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
نقیب اعظم مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔
شیر اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی
خطیب اعظم مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی

نور الحق قریشی نائب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی مسجد کہروڑ پکا۔ ضلع ملتان

عورت صدر مملکت نہیں بن سکتی

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا ارشاد گرامی

امیر مملکت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ مرد ہو عورت نہ ہو۔ اس لئے کہ عورت عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص اور کمزور ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عورت کی عقل بھی مرد کی عقل سے نصف ہے۔ اس لئے دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور دین میں بھی مرد کا نصف ہے۔ ایام حیض ونفاس میں نماز روزہ تلاوت قرآن نہیں کر سکتی۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عورت مرد سے عقل اور دین کے اعتبار سے نصف ہوئی تو اس کا حاصل یہ ہوا کہ عورت مرد کا مربع یعنی چوتھائی ہے اور چوتھائی کے معنی یہ ہیں کہ چار چوتھائی مل کر ایک عدد بنے گا۔ معلوم ہوا کہ چار عورتیں مل کر ایک مرد کے برابر ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ایک مرد کو چار عورتوں کی اجازت دی ہے۔ نزاکت اور بزدلی عورت کا خاص [illegible] وجود بیکار رہے۔ پردہ کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں حاضر ہونے کے قابل نہیں۔ کسی مدعی اور مدعا علیہ کو دیکھ نہیں۔ اور نہ خود اس کا بیان سکتی ہے اور اگر پس پردہ کسی کا بیان سنے تو وہ قابل اطمینان نہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنایا ہے۔ تو یہ فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے ملک اور سلطنت کی باگ ایک عورت کے ہاتھ میں دیدی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عورت بے ولی کے خود اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ لہذا اپنے نکاح میں ایک ولی اور سرپرست کی محتاج ہے۔ تو ایک قلمرو کی ولایت اور حکومت کیسے کر سکتی ہے۔"

(عقائد الاسلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ ص ۲۳۰)

انتخابی منشور

دو چار دس کاپیاں منگوانے کے لئے دوست ۲ ر فی کاپی کے حساب ٹکٹ ارسال فرما دیں۔ دفتر سے بذریعہ بک پوسٹ منشور روانہ کر دیا جاوے گا۔ وی پی کا خرچ زیادہ ہو جاتا ہے۔ — ناظم دفتر

واردات

(از ڈاکٹر احمد حسین کمال)

میرا پیام شوق ہے سامان صد حیات
پیدا ہیں جس سے دردِ محبت کے سو نکات

ہجر و وصال، بلبل و گل سب فریبِ دل
جذبِ سرور، ہوش و خرد سب توہمات

فکرِ جنوں ہو یا غمِ فکرِ معاش ہو
اسرارِ دل ہوں فاش تو آساں ہر ایک بات

اصلِ صلوٰۃ عصمتِ قلب و نظر سے ہے
خونِ جگر کا ہدیۂ معصوم ہے زکات

پابندِ فرش و عرش نہیں ان کا ذوق و شوق
مردانِ حر میں ہوتی ہیں کچھ خاص ہی صفات

ٹھکرا چکی تھیں جن کو کبھی بے نیازیاں
محتاج ان کے ناز کی ہے چشمِ التفات

گر یاد ہو تو خونِ شہیداں کا ذکر چھیڑ
چاکِ گل، نالۂ بلبل کی کر نہ بات

اے کاش ہو نصیب تجھے اپنی جستجو
پھیلا ہوا ہے غیر کا دامِ نمائشات

ممکن نہیں کہ جلوے نظر میں سما سکیں
پاکیزہ گر نہیں ترے دل کے محرکات

ہے غیر کا غلام تو پابندِ روز و شب
حق کا اگر غلام تو تیرے ہیں دن اور رات

گفتار سے بدل نہیں سکتا کبھی نصیب
کردار ہو تو مٹھی میں تیری ہے کائنات

پہچان! پہلے اپنے مقاماتِ عبدیت
زنہار ہو گی پھر نہ گراں تجھ پہ تیری ذات

ہے حوصلہ تو آتشِ نمرود سے گذر
پیدا کر اپنے عزم سے اپنی راہِ نجات

تیرا خلوصِ عشق سلامت اگر رہے
کچھ بھی نہیں ہیں قلب و خرد کے مناقشات

اس کو بھی اپنا مزرعِ حسنِ عمل بنا
کام آ ہی جائے گی کبھی دنیائے بے ثبات

گذرا ہوں بار بار زمانہ کے سر سے میں
اللہ رے وہ جذبِ محبت کی واردات

*

متفرقات

محترم مولوی عبدالحق صاحب ہزاروی کراچی

ہمارے محترم دوست مولانا عبدالحق صاحب ہزاروی نیو ٹاؤن کالونی کراچی رسالہ شہاب کے کسی پرچہ کو پڑھ کر سخت برہم ہوگئے ہیں اور وہ ایسے لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر بہتان باندھتے ہیں ان کی خدمات کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور یاوہ گوئی کرکے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ محترم لکھتے ہیں کہ شیر سرحد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تمام عمر قوم کے سامنے ہے۔ سوائے دینی خدمت کے انہوں نے اور کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے اور حضرت مفتی صاحب نے جو مجاہدانہ طریق کار اسمبلیوں میں اختیار کیا ہے۔ حاسدوں کے لئے یہ ناقابل برداشت ہے۔ ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں مگر کتے بھونکتے رہتے ہیں اور کارواں منزل مقصود کی طرف چلتا ہی جاتا ہے۔ اب امریکہ کے ایجنٹوں کی قلعی کھل چکی ہے

اب تو سرکاری ذمہ دار لوگ بھی امریکہ کے روپوں کا نام صراحت سے لینے لگے ہیں۔ شہاب کا تصور نہیں ہے ان کی امت اور سارے چیلے چانٹوں کا اہم مقصد علماء ربانی کے وقار کو ختم کرنا ہے

گر ایں خیال است و محال است جنوں

حضرت مولانا شیر محمد صاحب بالاکوٹی کی

مودودی جماعت سے علیحدگی

اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

حضرت مولانا شیر محمد صاحب بالاکوٹی

جو قاری شیر محمد صاحب بالاکوٹی کے نام سے مشہور ہیں۔ بڑے دیندار اور صالح ذہن کے آدمی ہیں مگر ناواقفی کی بنا پر سات سال تک مودودیوں سے جڑے رہے۔ ان کے لٹریچر کا پورا مطالعہ نہ تھا۔ ۱۱ اکتوبر ۶۶ء کو جب مولانا امیر الزمان خاں صاحب بالاکوٹی نے ان کو مودودی صاحب کی کتاب رسائل مسائل حقوق الزوجین اور تجدید احیاء دین کی بعض قابل اعتراض عبارتیں پڑھ کر سنائیں تو وہ اتنے متاثر ہوئے کہ فوراً مودودی جماعت سے خارج ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہوگئے۔

راقم الحروف قاری سیف الرحمٰن معلم
مدرسہ تجوید القرآن۔ چکڑالی
مانسہرہ ضلع ہزارہ

تردید شکست اور اظہار حقیقت

پندرہ روزہ پرچہ رضائے مصطفیٰ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء میں شکست کے عنوان سے ایک خبر شائع کی گئی۔ جس میں ۲ جمادی الاولیٰ مباحثہ محلہ دھوپ سڑی کا تذکرہ کیا گیا۔ اس میں نہایت غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ وعدے کے مطابق اپنے استدلال میں کوئی حدیث پیش نہیں کی گئی۔ وعدہ کی تحریر من وعن محفوظ ہے۔

محمد یٰسین خطیب جامع مسجد محلہ
دھوپ سڑی جھنگ صدر ۲۳ ستمبر ۶۶ء

ضروری اعلان

مورخہ ۸ اکتوبر کو حافظ سعید احمد جنیدوی بغیر بتلائے ملتان سے کہیں چلے گئے وہ جہاں کہیں اور جس حال میں بھی ہوں مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ کیونکہ میں ان کے جانے کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ پتہ یہ ہے۔

ایم عبدالستار جالندھری صدر مدرس
مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ حسین آگاہی
ملتان شہر

ضرورت رشتہ

ایک سکول ماسٹر عمر ۲۸ سال جس کا کوئی رشتہ دار نہیں جسے داڑھی رکھنے اور کمی زر کی وجہ سے رشتہ نہیں ملتا جس کو ایسے کنوارے یا بیوہ رشتہ کی ضرورت ہے جس میں جائداد ظاہری حسن ذات پات اور جہیز کا سوال نہ ہو۔ بلکہ متوکل ہو۔

اللہ دتہ مدرس کوٹ نپکڑی داس
ضلع شیخوپورہ

ضرورت ہے

ایک حافظ قرآن مع تجوید۔ اردو کی تعلیم چہار جماعت۔ پانچ چھ سال سے درس و تدریس کا تجربہ یافتہ کے لئے دینی مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک یا اردو کی تعلیم دینے کے لئے ملازمت کا خواہشمند ہے ضرورتمند حضرات اپنی پہلی فرصت میں احقر سے رابطہ قائم کریں۔

حافظ جلال الدین پانی پتی معرفت ادارہ
الاصلاح رجسٹرڈ چک تھانیوالہ گوجرانوالہ

موت العالم موت العالم

حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپوری کی وفات پر ۱۳ اکتوبر کو عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں جناب محمد حسن صاحب چغتائی (مجلس احرار) مولانا محمد عبداللہ صاحب عمرپوری۔ علامہ منظور احمد صاحب، رحمت اللہ صاحب۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ علامہ ارشد صاحب ایم پی اے اور مولانا عبدالقادر صاحب آزاد نے تقریریں کرتے ہوئے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کے دینی کارنامے اور مذہبی صلابت بیان کئے۔ اور سب نے مل کر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے فرزندوں سے اظہار ہمدردی کیا۔

ادارہ ترجمان اسلام ملک سے اس یادگار سلف عالم دین کی رحلت کو امت کا عظیم نقصان تسلیم کرتا اور علماء دین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مل کر ان کے نقوش کو تازہ رکھیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ

کو صدمہ

۱۴ اکتوبر کو بروز جمعہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا مدظلہ، کی بڑی اہلیہ محترمہ کا جو بڑی اللہ والی تھیں وصال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور وابستگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ہم حضرت اور تمام خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

دعائے مغفرت

دینی، علمی اور ادبی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و غم سے سنی جائے گی کہ حضرت مولانا سید اظہار الحق شاہ صاحب سہیل عباسی امروہوی خطیب جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد بروز چہارشنبہ ۱۴ اکتوبر کو انتقال فرما گئے ہیں۔

شاہ صاحب خلوص و تواضع کا ایک پیکر تھے۔ فاضل دیوبند ہونے کے علاوہ آپ عربی کے ایک بہترین شاعر بھی تھے۔ زہد و تقویٰ اور علم و عمل کا ایک ستون۔ جنازہ پر اتنا عظیم اجتماع تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تاریخ میں اتنا بڑا اجتماع کبھی پہلے نہیں ہوا۔ تمام حضرات سے التماس ہے کہ وہ مولانا علیہ الرحمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

غم زدہ:۔ فانی مرادآبادی

نوٹ:۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم شاہ صاحب کے پسماندگان کے غم میں شریک اور ان کے لئے دست بدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے علماء کرام کو یہ خلا پورا کرنے کی توفیق دے۔

تبصرہ:۔

ووٹ کی اہمیت

امیدوار کی قرآنی علامات

صفحات ۸ قیمت ایک آنہ۔ سینکڑہ پانچ روپے۔ پتہ:۔ مکتبہ تعمیر حیات۔ واشاعت اسلام اردو بازار لاہور

زیر تبصرہ پمفلٹ میں ووٹ کی تعریف قیمت اور اہمیت پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز کس امیدوار کو منتخب کرنا چاہیئے؟ اس میں اسلام اور قرآن کا معیار پیش کیا گیا ہے۔ اگر وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ آپ کی ووٹ کا صحیح ترین حقدار ہے۔ پمفلٹ پڑھنے کے قابل ہے۔ ایک عدد منگوانے والے ۱۳ پیسے کے ٹکٹ ارسال کرکے منگوا سکتے ہیں۔

مودودی صاحب کی بے اصولی سیاست

کیا عورت صدر مملکت بن سکتی ہے؟

مسلم فرقوں کے ۱۳۱ نمائندہ علماء کا فیصلہ

از مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

صفحات ۳۶، قیمت ۲۵ پیسے۔ فی سینکڑہ بیس روپے صرف

ملنے کا پتہ مکتبہ تعمیر حیات۔ حبیب بینک بلڈنگ۔ اردو بازار۔ لاہور

دعائے مغفرت

۱۰ اکتوبر کو ہماری جماعت کے قائد محترم حاجی گل داد خان صاحب اس دار فانی سے چل بسے۔ مرحوم نہایت ہی دیندار پابند شریعت علماء دین کے قدردان اور جمعیۃ علماء اسلام کے مداح اور حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے پروانہ تھے۔ قارئین کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ [illegible] منشی سعید احمد۔ ڈیرہ اسماعیل خان

مفتی محمود صاحب کا دورۂ سندھ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام و رکن قومی اسمبلی کے دورۂ سندھ کا پروگرام، پانچ دن کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس میں رحیم یار خاں، شہداد پور۔ ٹنڈو آدم۔ میرپور خاص۔ ڈگری ٹنڈو الہ یار و حیدرآباد وغیرہ کے مقامات شامل تھے۔ لیکن محترم اپنی شدید مصروفیتوں اور بعض انتہائی مواقعات کی بنا، پر یہ دورہ مکمل نہ کر سکے۔ رحیم یار خاں، حیدرآباد، میرپور خاص وغیرہ کے مقامات رہ گئے۔ صرف تین دن نکال سکے۔ چنانچہ ۸ر اکتوبر کو شہداد پور پہنچے۔ ۹ر اکتوبر کو ٹنڈو آدم اور ۱۰ر اکتوبر کو دوپہر دن کو ڈگری اور شب کو ٹنڈو الہ یار۔ ڈگری سے تا میرپور بذریعہ جیپ سیلاب زدہ علاقہ کا بھی ایک سرسری دورہ کیا اور عصر کی نماز کے بعد میرواہ میں ایک مجمع کو مختصر خطاب بھی فرمایا۔

شہداد پور، ٹنڈو آدم، ڈگری اور ٹنڈو الہ یار میں زبردست اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کی پالیسی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تمام بے بنیاد شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ اور ہر اجتماع میں عوام نے جوش و خروش کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کا وعدہ و اعلان کیا۔ ٹنڈو الہ یار کے جلسہ میں دوران تقریر کنونشن لیگ کے کسی طرفدار اعتراض کر کے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنی چاہی۔ لیکن دو، تین منٹ کے اندر تمام اجتماع پرسکون ہو گیا اور اس کے بعد بھی ایک گھنٹہ تک سلسلہ تقریر جاری رہا۔ عوام کا جوش و اشتیاق برابر بڑھتا رہا۔ جن مقامات کا دورہ بہ امر مجبوری حضرت مفتی صاحب نہیں کر سکے۔ وہاں کی جماعتوں اور مشتاقین سے معذرت طلب کی جاتی ہے۔ اور آئندہ انشاء اللہ اس کی تلافی کر دی جائے گی۔

۱۰ر اکتوبر شب کو ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد میں مفتی محمود صاحب کی تشریف آوری ہوئی۔ وسط شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جسے جناب مفتی صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کے آغاز پر دارالعلوم ٹنڈو الہ یار کے ایک طالب علم جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب نادم نے حضرت مفتی صاحب کی اس آمد پر ایک استقبالیہ نظم پڑھی جس کے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔ اور جنہیں جلسہ میں بڑا ہی پسند کیا گیا۔

کس کی خاطر مجتمع ہیں آج سارے خاص و عام
ہو رہا ہے کس لئے یہ آج اتنا انتظام

(باقی کالم ۴ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ملک کی تمام خرابیوں کا علاج اسلامی آئین کا نفاذ ہے

جمعیۃ علمائے اسلام کے صدارتی امیدوار کا خیر مقدم

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کا عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو جامع مسجد غوثیہ کندیاں ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب، مولانا عبدالحکیم راولپنڈی، مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ علماء اسلام ضلع میانوالی اور مولانا قطب الدین صاحب خانقاہ سراجیہ نے تقاریر فرمائیں۔

مولانا عبداللطیف صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام آخر دم تک آئین اسلامی کے لئے کوشش جاری رکھے گی۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ الیکشن میں دیندار اور دیانتدار نمائندے منتخب کریں۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی بنیاد مذہب پر رکھی گئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ یہاں کا آئین اسلامی ہو اور صدارت کے منصب پر ایسے شخص کو فائز کیا جائے جو اسلامی و قومی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ آج تک اسلامی اصولوں سے انحراف اور بے اعتنائی کا برتاؤ کیا گیا اور اسلام دشمن عناصر کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا گیا۔ عریانی اور فحاشی بام عروج کو پہنچ گئی۔ اشیائے ضرورت کی گرانی اور بے روزگاری نے غریبوں کی زندگی دوبھر کر دی۔ رشوت کے کاروبار نے دفتری نظم و نسق کو ناکام اور بدنام کر دیا ہے حکومت کی انسدادی تدابیر بے کار ثابت ہو چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمام خرابیوں کا واحد علاج اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ اگر اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ اگر اسلامی آئین کو نافذ کر کے عوامی مصائب کو دور نہ کیا گیا تو ملک مشکلات میں گھر جائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ جس ملک کی رعایا مطمئن نہ ہو وہ ترقی کے راستہ پر گامزن نہیں ہو سکتا اور جو حکومت عوامی مشکلات کو حل نہیں کرتی وہ کبھی کامیاب اور مستحکم نہیں ہو سکتی۔

اس جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام کے صدارتی امیدوار نامزد کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ملک کی موجودہ نازک صورت حال کے پیش نظر یہ فیصلہ دینی و ملی تقاضوں کے عین مطابق ہے اور ملک کے مستقبل کے لئے ایک مفید اقدام ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے صدارتی امیدوار کو کامیاب کر کے اسلامی اخوت اور اپنی ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچائیں۔

(۲) یہ اجلاس کندیاں میں سینما قائم ہونے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے کسی بھی شہر میں اخلاق کو بگاڑنے اور نوجوانوں میں بے راہ روی پیدا کرنے کا سامان مہیا کرنا قابل نفرت و صد نفریں ہے۔ سینما کا نمازوں کے اوقات میں چالو رہنا اور بلند آواز سے نمازوں میں خلل پیدا کرنا ہر طرح ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کندیاں سے سینما اٹھانے کا فوری حکم جاری کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس غلہ و دیگر اشیائے ضرورت کی ناقابل برداشت گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو سستے داموں غلہ مہیا کرنے کا فوری انتظام کیا جائے۔ موجودہ گرانی کی بدولت غریب لوگ ضروریات زندگی سے محروم اور مصائب سے دوچار ہیں، لہٰذا ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

نذیر احمد عفی عنہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کندیاں
ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان

ناظم دفتر نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ملک میں اسلامی قوانین جاری کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جمعیۃ کا مقصد اقتدار حاصل کرنا نہیں اور نہ وہ دوسروں کی طرح مخالفت برائے مخالفت کے قائل ہیں۔ بلکہ حکومت کے اچھے کاموں کی تعریف اور برے کاموں پر تنقید کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آج کل بعض حضرات حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف الزام بازی اور لسان طرازی کر رہے ہیں ان حضرات کو چاہیئے کہ وہ ماضی کے آئینہ میں اپنا منہ دیکھیں کہ ان کے اکابر اور نظام اسلام پارٹی کے وکیلوں نے اجلاس ڈھاکہ میں کونسا کردار ادا کیا۔ کیا انہوں نے اسلام کو چھوڑ کر حکومت کے حق میں ووٹ نہیں ڈالا۔

رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

(باقی صفحہ ۶ پر)

مسلمانان حلقہ انارکلی لاہور

جمعہ کا عظیم الشان اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے اس فیصلہ کا کہ جمعیۃ علماء اسلام صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی۔ نیز مذہبی جماعتوں کا ایک دینی محاذ بنایا جائے گا" کے اقدام کو سراہا ہے اور خیر مقدم کرتا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے یہ اعلان کر کے ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے اور اسلام پسند لوگوں کے جذبات کا بجا طور پر احترام کیا ہے۔ یہ قرارداد متفقہ طور سے منظور کی گئی:

محمد مظفر اقبال قریشی خطیب مسجد
فیض الاسلام نئی انارکلی گنپت روڈ لاہور

بقیہ: مفتی محمود صاحب کا دورۂ سندھ

منتظر ہیں کس آمد کے یہ رنگین قمقمے
ہمنشیں بتلا مجھے وہ کون ہے ذی احترام
عالم علم شریعت اور علم بردار دیں
مفتیِ محمود کی خاطر ہے سارا اہتمام
وقف ہے جس کی جسارت مستعار اس کام میں
ملک پاکستان میں ہو دین قیم کا نظام
دین قیم کا محافظ بطل حریت ہے تو
"بسطۃً فی العلم والجسم" کی ہے تصویر تمام
آ کہ تیری چاہ میں ہیں دیدہ و دل فرش راہ
مرحبا خوش آمدی اے ذکی اکرم ذی احتشام
ہے مبارک آپ کی تشریف ارزانی یہاں
عبدِ رحمٰن چشمِ ما روشن دلِ ما شاد کام

(حافظ عبدالرحمٰن نادم جالندھری)
متعلم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7/32

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7

6 نومبر 1964 / ۳۰ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ

No. 42

اہم خبریں

فاطمہ جناح کالج میں اسلام زندہ ہوگیا

اخبار امروز لاہور اشاعت ۳۰ر اکتوبر کے آخری صفحہ پر تصویر ہے - فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے سال آخر کی طالبات کو الوداعی دعوت دی گئی ہے اس دعوت کی تصویر میں جوان اور نوعمر طالبات ننگے سر نیم عریاں لباس میں کالج کے پرنسپل کے ساتھ کھڑی ہیں جسے دیکھ کر ایک مسلمان شرم کے مارے زمین میں گڑ جاتا ہے - یہ فارغ التحصیل بیبیاں اب اپنے اس اسلام کو ملک میں پھیلائیں گی اور فاطمہ جناح کا نام زندہ جاوید کریں گی - اِنا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون -

مسٹر جسٹس رحمان بھی ثواب میں شریک ہوئے

پاکستان میں عرب جمہوریہ سے ناچنے والیاں اور گانے والیاں آئی ہوئی ہیں - یہ ڈرامے پیش کرتی ہیں جسے پہلے مسلمانوں کی زبان میں سوانگ بھرنا کہا جاتا تھا - اب ان کو بڑی عزت سے رقاص - فن کار اور موسیقار کہا جاتا ہے - ۲۹ر اکتوبر کو ان کے فن سے لاہور کے نئے مسلمانوں کو لطف اندوز کرنے کے لئے اس محفل کا افتتاح مسٹر جسٹس رحمان نے فرمایا - اور ان مظاہروں کے فوائد بیان فرمائے - تو جان جایئے کہ پارٹی ترقی پر ہے -

کراچی کی نوخیز رقاصہ واہ واہ

پاکستان اور اماراتی فن کاروں نے ۲۹ر اکتوبر کو ڈیڑھ گھنٹہ تک مجاہدین پاکستان کو محظوظ کیا - جوان ناچنے والی نے دلفریب زاویے پیش کئے - پروگرام میں نسیم بیگم - فریدہ خانم - امراؤ اور فردوس نمایاں رہیں (امروز ۳۰ر اکتوبر) ممکن ہے یہ نوخیز ناچنے والیاں آئندہ الیکشن میں صدارت کے لئے ورنہ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑی ہوں - آج انہیں سے ملک کی رونق ہے - یہ نوجوانوں کو بہلائیں گی تو وہ کشمیر فتح کریں گے - اِنا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون

عر

جنرل محمد اعظم خان بھی قادیانی نہیں ہیں

پہلے صدر محمد ایوب خان نے اعلان کیا کہ میں قادیانی نہیں ہوں - ہم اس اعلان کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی فتح قرار دیتے ہیں - مگر تعجب ہے کہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی اجازت کیوں نہیں ملتی - اب جنرل محمد اعظم خان نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی قادیانی نہیں ہیں - خدا جانے ان کو اپنی مونڈھی ہوئی داڑھیوں میں مرزائیت کا تنکا کیوں نظر آتا ہے - محمد اعظم خان صاحب سے ایک ہی سوال ہے کہ آپ نے مرزائیوں کی خاطر مسلمانوں کو کیوں گولیوں سے شکار کیا تھا اور صدر صاحب سے عرض ہے کہ آپ اپنے ارد گرد کی صفائی کریں -

فاطمہ جناح دستبردار نہیں ہوئیں

حزب مخالف کے مسٹر محمد رشید چودھری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ یہ افواہیں غلط ہیں کہ فاطمہ جناح علیل ہیں اور وہ صدارتی انتخاب سے دستبردار ہو گئی ہیں — چودھری صاحب ابھی تین چار مہینے ہیں آپ کو محترمہ کی صحت اور ہمت کی نگرانی کرنی ہوگی - اور زیادہ جلوس بھی نہ نکالا کریں - عورت عورت ہی ہے -

مسلم خون کی ارزانی

مظفر آباد اور وہاڑی کے قریب بسوں کے دو خوفناک حادثے ہوئے ہیں جن میں اب تک دس آدمی ہلاک ہوئے اور بعضوں کی حالت نازک ہے یہ خبر نئی نہیں ہے - آئے دن ایسے حادثات ہوتے ہیں اور بسوں کے ڈرائیور انسانی جانوں سے کھیلتے ہیں - ہم نے خود دیکھا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے ہونے اور مالک کے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے سواریوں کو بٹھانے کے لئے وہ بے تحاشا چلاتے ہیں - حکومت مغربی پاکستان - محکمہ پولیس کے سامنے یہ کھیل روز کھیلا جا رہا ہے مگر اب تک اس کا انسداد نہیں کیا جا سکا - اصل وجہ یہی ہے کہ پولیس کو ۴

۴ راضی رکھ کر سب کچھ کیا جا سکتا ہے - کیا مسلم خون کی اس ارزانی پر پولیس افسر خون کے آنسو بہائیں گے -

جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کی دو روزہ عظیم الشان کانفرنس

معززین شہر کو دعوت و خطاب

یہ خبر اگرچہ پرانی ہے مگر اہمیت کے پیش نظر شائع کی جا رہی ہے - ادارہ اس دیری کی معذرت چاہتا ہے -

۳-۴ر اکتوبر کو حسب اعلان جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کی کانفرنس منعقد ہوئی - پہلا اجلاس ۳ر اکتوبر بعد از نماز عشاء منعقد ہوا - حضرت مولانا مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا - بعدہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے خلافت راشدہ اور بعض ملکی مسائل پر مدلل تقریر فرمائی - آخری تقریر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے استحکام پاکستان پر فرمائی - اجلاس کے اختتام پر ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا عبد اللطیف صاحب نے ایک قرارداد کے ذریعے لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا - اور انسداد عصمت فروشی کے آرڈیننس پر گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کا شکریہ ادا کیا -

۴ر اکتوبر کو صبح نو بجے تمام ضلعی ارکان کی دوماہی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب خطیب گجرات منعقد ہوئی - امیر ضلع حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ، و نائب امیر مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبد اللطیف صاحب نے اراکین سے خطاب فرمایا اور خصوصی ہدایات جاری فرمائیں - اجلاس میں تقریباً تین سو ضلعی نمائندوں نے شرکت کی - ۴ر اکتوبر ۳ بجے حکیم ہائی سکول میں معززین شہر، وکلاء اور تاجر طبقہ کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا - جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا - اختتام اجلاس پر مدعوین حضرات کو پُر تکلف عصرانہ دیا گیا - عصر کے بعد مفتی صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا - جس کی کارروائی اخبارات میں آ چکی ہے -

رات کو بعد نماز عشاء عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا - حافظ خبیب احمد صاحب کی تلاوت، سید امین گیلانی صاحب و حافظ عبد المجید صاحب، صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری کی نظموں کے بعد حضرت مفتی صاحب نے دو گھنٹے مدلل تقریر فرمائی - آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر سے عوام کو محظوظ فرمایا - مولانا کی تقریر رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہی — ۴ر اکتوبر کے مختلف اجلاسوں میں عائلی قوانین کی منسوخی، عیسائی مشنریوں پر پابندی، فرنگی آثار باقیہ مثلاً ریڈ کراس اتوار کی چھٹی وغیرہ ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا - قضیہ کشمیر کے سلسلے میں ایک قرارداد میں بھارت کی شدید ہٹ دھرمی اور بیجا ضد کو سلامتی امن عالم و آزادیٔ اقوام کے اصول کے خلاف تصور کیا گیا - اور حکومت پاکستان کو جمعیتہ علماء اسلام کی اس رائے سے آگاہ کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے اور اس کے لئے نوجوانان پاکستان کو تیار کرنا ضروری ہے -

حافظ محمد رفیع حضروی خادم جمعیتہ علماء اسلام ——— جہلم

جمعیتہ کے فیصلے پر اظہار مسرت

مکرمی - آپ کے موقر جریدہ ترجمان اسلام لاہور کی اشاعت ۱۶ر اکتوبر ۶۴ء میں جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرنے کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی - اللہ تعالیٰ جمعیتہ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے - آمین ثم آمین -

سید حفیظ اللہ حسنی - کوٹ ہرا

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

Scanned with CamScanner

۹ع

زائد از ضرورت
تمام شمارہ جات ۶۴ کے

Rashid Ahmad Noor Duri
رشید احمد نور درانی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد (۷) ○ جمعہ ۷ اشعبان المعظم سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳ جنوری سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱

مرزائیوں کا جلسہ اور مسلمان کی صدارت؟..

رواداری کا ہیضہ

مذہبی حدود و قیود سے آزاد ہو جانے کے دلدادگان عرصہ سے یہ چاہتے تھے کہ مرزائی اور مسلمان کا امتیاز مٹ جائے۔ شیعہ سنی سب کچھ کہنے اور کرنے کے باوجود متحد رہیں۔ مودودی اور اہل سنت والجماعت باوجود تنقیص الانبیاء علیہم السلام اور تردید روایات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شیر و شکر ہوں۔ مگر اہل فکر و نظر نے ہمیشہ اس بات کو سوچا کہ ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے سادہ مسلمان مرزا غلام احمد کے اقوال و دعاوی کو بھی مسلمانوں کے اندرونی و فروعی اختلافات کی طرح سمجھ کر گمراہی کی دلدل میں جا پھنسیں۔ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے سب و شتم اور امہات المومنین کی توہین کو معمولی سی بات سمجھنے یا مودودی صاحب کے مردود اجتہادات کو عین اسلام تصور کرنے لگیں۔ تو اس طرزِ عمل کا نقصان نفع سے بدرجہا زیادہ ہے یک مسلمان کے ایمان کو خطرہ میں ڈال دینا ہزاروں مفادات کے حصول سے زیادہ خسارے کا سودا ہے۔ اسی وجہ سے دوربین اور صاحب بصیرت مسلمانوں نے مرزائیوں سے مل کر کسی اسلامی مقصد کے لئے کام نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان کو اپنے میں سے سمجھا۔ اور بات بھی یہ ہے کہ کسی ایسی پارٹی سے مل کر کام کرنا جو اپنے مخصوص فرقہ اور مخصوص خیالات کے پروپیگنڈے میں ماہر ہو اپنے سادہ لوح عوام کو ان کے دام تزویر میں پھنسانے کے مترادف ہے۔ باوجود اس حقیقت کے لاہور وغیرہ میں بعض ایسے شہرت پسند افراد موجود ہیں جو ہر دیگ کا چمچہ بن جاتے ہیں۔ ہمیں ان سے گلہ نہیں ہے کیونکہ ان کا مقصد ہی شہرت اور ووٹ ہے وہ جہالت کے باوجود مولانا کہلانے لگ جاتے ہیں۔ مگر ہمیں اخبار میں یہ پڑھ کر صدمہ ہوا کہ علامہ علاء الدین صاحب صدیقی نے لاہور کی مرزائیوں کے جلسہ کی صرف صدارت ہی نہیں بلکہ تبلیغ دین میں اتحاد کا وعظ کہتے ہوئے انجمن احمدیہ (مرزائیہ لاہوریہ) کی سرگرمیوں کی تعریف بھی کی۔

ہم علامہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ اپنے طرز عمل اور معلومات پر نظر ثانی کریں۔

پہلے تو ہم علامہ صاحب سے عرض کریں گے کہ آپ اپنے کالج کی چار دیواری کے مشاغل اور ذمہ داریوں سے اتنے فارغ نہیں ہیں کہ یورپ جا کر یا اسی ملک میں مرزائیوں کی تبلیغ کا صحیح جائزہ لے سکیں۔ آج کل پروپیگنڈا کا زمانہ ہے۔ ایک فرد یا ایک پارٹی اگر سرمایہ دار ہے تو وہ چکنے چوپڑے رسالوں کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ اپنے جھوٹ کو سچ اور بے عملی کو عظیم کردار ثابت کر سکتی ہے۔ اور پروپیگنڈا نہ ہو تو عظیم کارگذاری چاہے خدا تعالے کے ہاں وہ کتنے ہی اجر کی مستحق کیوں نہ ہو، عوام کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی بلکہ عوام اس کے وجود تک کو تسلیم نہیں کرتے۔

یہی حال مرزائیوں کی تبلیغ کا ہے۔ مرزا غلام احمد نے ابتداءً یہی طریقہ اختیار کیا کہ عیسائیوں اور آریوں کے خلاف اشتہار اور کتابیں لکھ کر مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

لیکن فرض کیجیے مرزائی کوئی کام کرتے بھی ہیں لیکن اگر ایک عیسائی مرزائی ہو جائے تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا۔ یہ تو وہی بات ہوئی بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا آسمان سے گرا اور کھجور پر اٹکا۔

ہم یقیناً اس ملک میں مختلف فرقوں کے درمیان فساد و تصادم کے خلاف ہیں اور امن و امان کو نقصان پہنچانے والی ہر بات کو رد کرنے کے حق میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب ملکی استحکام کے لئے صداقت سے کام کریں۔ لیکن مذہب اسلام اور دین حق کے سلسلہ میں کسی غلط فہمی کے پیدا کرنے یا کسی مسلمان کے ایمان کو خطرے میں ڈالنے کو گناہ عظیم تصور کرتے ہیں۔

ہم اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ قرار دیا جائے پاکستان کے نو کروڑ مسلمانوں کے یہی جذبات و خیالات ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ان کی نمائندگی کرتے ہوئے علامہ صدیقی صاحب اور انکی طرح کے دوسرے بزرگوں سے درخواست کرتی ہے کہ مختلف پلیٹ فارموں کے مزے لینے کا کام وزیروں اور کوثر نیازی جیسے لوگوں پر چھوڑ رکھیں اور آپ تو اہل اسلام کے جذبات کا احترام کریں۔ اسلامی حدود و قیود سے آزادی چاہنے والوں کے لئے راہ ہموار نہ کریں۔ والّا فعلیک اثمک و اثم الجاہلین و ما نرید الا الاصلاح ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ضرورت ہے

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان کے لئے ایک تجربہ کار۔ دیانتدار مستقل مزاج سفیر و مبلغ کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ معہ مفصل کیفیت و شرائط پتہ ذیل پر تحریر فرمائیں۔

پتہ
محمد سعدی ناظم اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان
معرفت قاری محمد شاہ صاحب مدرسہ تعلیم القرآن
جیلانی محلہ۔ خیرپور میرس

فکر و نظر

معیارِ حق

از محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب

ہم "رسولِ خدا کے سوا کسی کو معیارِ حق نہیں مانتے"

اس جملہ کی صدائے بازگشت آپ اب ایسے لوگوں سے بھی سنیں گے، جن کی دینی تعلیم کی قابلیت تو بڑی بات ہے معمولی نوشت و خواند کی قابلیت بھی محض حرف شناسی اور حرف نگاری تک محدود ہے۔ اور جن کی معلومات کا یہ حال ہے کہ شاید وہ اپنے شہر اور قصبہ کا پورا جغرافیہ بھی نہیں جانتے تھے۔

اس ذہنیت کے کسی بھی آدمی کو اگر اس کی پریشاں فکری آزاد خیالی اور بے راہ روی پر کوئی یہ کہہ کر ٹوک دے کہ تمہارا خیال۔ تمہارا نظریہ تمہاری فکر، بزرگوں کے طریقے اور فکر کے خلاف ہے، اسلاف کے عقیدہ و عمل کے منافی ہے، اور علمار دین اس سے منع کرتے ہیں۔ تو وہ فوراً ہی بھڑک کر جواب دیدے گا کہ "ہم رسول خدا کے سوا کسی کو بھی معیارِ حق نہیں مانتے ہیں"

غور کیجئے اس تصور و خیال کے اختراع نے شیطان کی کتنی مشکلات کو آسان بنا دیا ہے اور ضلالت و گمراہی کے کیسے کیسے دروازے کھول دیئے ہیں۔

رسول خدا کے سوا کسی کو معیارِ حق نہ ماننے والا اور قابل اعتناء نہ سمجھنے والا ہر شخص اتنا بڑا عالم و فاضل تو ہوگا نہیں کہ قرآن و حدیث پر عربی زبان پر، آثار صحابہ پر، اقوال فقہاء و محدثین پر اور تاریخ اسلام پر اسے جزواً و کلاً تمام و کمال عبور و استحضار حاصل ہو اور جب ہی کوئی دینی و مذہبی مسئلہ اس کے سامنے آئے۔ اس سے متعلق قرآن کی تمام آیتیں رسول کی تمام حدیثیں، صحابہ کے تمام اقوال، محدثین و فقہاء کی تمام رائیں، اس کے علم و حافظہ میں آ جائیں اور وہ صحیح و غلط۔ درست و نادرست، حق و باطل، جائز و ناجائز، حرام و حلال اور کمزور ایمان کا مبنی بر حقیقت و صداقت فیصلہ کر سکے اور چونکہ اس کے نزدیک رسول خدا کے سوا کوئی دوسرا معیارِ حق نہیں ہے اس لئے یہ فیصلہ کرنے کے لئے وہ یا تو اپنے فہم و دانش اور اپنی عقل و خرد کو معیارِ حق قرار دے کر اسی میزان میں اللہ و رسول کے احکام کو رکھ کر کوئی فیصلہ کرے گا۔ یا پھر بے اعتقادی اور تذبذب کا شکار بنا رہے گا۔

اس فکر و نظریہ کی سب سے بڑی کجی یہ ہے کہ اس کا ماننے والا بڑے سے بڑے عالم دین اور ولی کامل کی بات تو رد کر دے گا۔ سلف و خلف میں سے سب کا انکار کر بیٹھے گا۔ لیکن خود اپنی عقل کا بندۂ بے دام، اپنے رجحانات نفس کا تابع اور غیر شعوری طور پر کسی شاطر وقت کا ذہنی غلام بنا رہے گا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ہدایت و بلند نظری کی راہ ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کی کوئی علمی اور واقعی حیثیت ہی نہیں ہے۔ بظاہر دل خوش کن اور بباطن ایک دلفریب اور روح فرسا خیال بے دلیل۔

آج چودہ سو سال کے بعد کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ قرآن و سنت کو براہِ راست سمجھنے کا اہل ہے۔

قرآن و حدیث کی زبان عربی کو ہی جاننے کے لئے اس کو کتنے ہی واسطوں اور شخصیتوں کو معیار ماننا پڑے گا لغت عربی کے جامعین، صرف و نحو اور قواعد عربیہ کے واضعین، ادب و بیان و بلاغت اور اسلوب کلام کے ماہرین پر اعتماد کرنا پڑے گا۔ اس تاریخی تسلسل کو سند اور دلیل بنانا پڑے گا جس کے واسطے سے قرآن و حدیث اس زمانہ تک پہنچے۔ یہ سب کچھ ماننے کے بعد، قرآن و حدیث کے مفہوم اور منشاء و مدعا کو، مراد اور تعبیر کو، اس کے جامعین ماہرین کے ذریعہ سمجھنے سے کیوں انکار ہے اور کتاب و سنت کی تعبیر میں سلف صالحین اور جماعت علماء و اصفیاء پر اعتماد کرنے سے کیوں گریز ہے۔

الفاظ کے ماننے کے لئے تو مذکورہ بالا جامعین و مصنفین و ماہرین کو معیار ماننے سے انکار ہے۔ کیا اس لئے کہ الفاظ کے اندر تغییر و تحریف آسان نہیں اور اسے ہر عامی و ادنیٰ آدمی بھی پہچان اور جان سکتا ہے۔ لیکن معانی و مراد میں، تغییر و تحریف کو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس تحریف و تغیر کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ علماء سلف و خلف پر اعتماد اور ان کے فیصلوں کا سند و حجت ہونا ہے کس کی نظر اتنی نارس اور دور بین ہو سکتی ہے کہ علماء سلف و خلف پر سے اعتماد اٹھ جانے کے بعد وہ ہر دینی و دنیاوی معاملہ میں فی الفور رسول خدا کا حکم و منشا سمجھ لیا کرے گا۔

"رسول خدا کے سوا کسی کو معیار حق نہ مانا جائے" اس کا یہ نتیجہ ہے کہ سلف و خلف میں سے کسی بھی بڑے سے بڑے عالم و فاضل کی بات جب منشاء و ضرورت ہوئی رد کر دی جائے۔ فوراً ہی کھیل جائے گا۔ اور ہر شخص اس منفی ذہن کا حامل بن جائے گا۔ لیکن رسولِ خدا کو ہی معیار حق مانا جائے چونکہ اس کا عملی حصول بڑا ہی مشکل ہے اور معمولی اردو انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اچھے اچھے زبان عربی کے ماہرین اور قرآن و حدیث اور فقہ و کلام کے فاضلین بھی اکابر سلف اور اعاظم علماء عصر کی علمی تحقیقات کے محتاج ہیں اس لئے رسولِ خدا کا منشاء معلوم کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں اور اس طرح مثبت طور پر کوئی بھی، براہ راست رسول خدا کو معیار حق ماننے والا نہیں ہوگا۔

پھر اپنی عقل کی بندگی یا دوسروں کی ذہنی غلامی کے سوا اس نظریہ کے ماننے والے اور کیا کر سکیں گے؟

اس سے بڑی بھی کوئی ضلالت پھر دنیا میں ہو سکتی ہے؟

افسوس ہے کہ اس عظیم گمراہی میں آج اچھی خاصی تعداد سادہ لوح افراد کی گرفتار ہے۔ بالخصوص ایسے افراد جن کا مطالعہ اردو، انگریزی تک محدود ہے یا جنھوں نے دین کی تعلیم بڑی ہی روا داری میں حاصل کی، یا جو وقت کے سیاسی ملکی اور معاشرتی افکار سے مرعوب ہیں یا جن کے گرد و پیش مذہب و دین کو جماعت سازی و تحریک کاری کے طور پر پھیلایا گیا ہے یا پھر جنھوں نے اسلام کو کسی صاحب قلم دانشار کی آئینۂ تحریر میں پڑھا اور سمجھا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کو بھی، معیار حق یا سند و حجت اس حیثیت سے نہ مانا جاتا ہے نہ مانا جا سکتا ہے کہ اس کی ذات مطاع و متبوع ہے بلکہ اس اعتبار سے معیار و حجت مانا جاتا ہے کہ وہ شخص کتاب اللہ کی تعلیم اور رسول اللہ صحابہ کے لئے معیار تھے۔ صحابہ تابعین کے لئے۔ تابعین تبع تابعین کے لئے علیٰ ہٰذا القیاس عہد بہ عہد علماء حق و اولیاء اللہ اپنے زمانہ کے اور اپنے بعد کے لوگوں کے لئے معیار حجت سمجھے و مانے جاتے رہے ہیں۔ اسلام کی حقانیت کے لئے یہ ایک تاریخی سند ہے جو اپنے تواتر و تسلسل سے عالم کے لئے حجت کا درجہ رکھتی ہے

اب جو کوئی اپنی کلامی اور انشائی نکتہ آفرینیوں سے اس حجت کو بے اصل ٹھہرا کر کمزور کرنا چاہتا ہے۔ کیا وہ اسلام کی جڑوں میں تیشہ نہیں چلا رہا ہے؟

یاد رکھئے! اسلام کے نام سے کہی جانے والی وہی بات صحیح تسلیم کی جائے گی جس کے حق میں چودہ صدیوں کی مسلسل روایات و سندات بطور حجت موجود ہوں۔ اور اس کی یہ حیثیت کسی عہد میں بھی مجروح نظر نہ آئے۔ اس سے ہٹ کر اور چودہ سو سال کا درمیانی واسطہ کاٹ کر کسی کی بات کو خدا اور رسول کی بات سے جوڑنے کی کوشش خود اسے رسول بنا دینے کی ناپاک جسارت ہے۔ العیاذ باللہ۔ اور یہ اقامت دین نہیں۔ انہدام دین کا منصوبہ ہے۔ خواہ اس کا ظاہر کتنا ہی دل آویز اور معصوم نظر آئے۔

صورت مذہب کہ می سازند تحسیں می کنند
معنیٔ دیں را کہ می سوزند خلق آگاہ نیست

انتقالِ پُر ملال

مورخہ ۲۰ر دسمبر بشب سنیچر بوقت تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت حامی شریعت و طریقت مولانا قاضی علاء محمد صاحب قلندر پوری والے ضلع ملتان نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قاضی صاحب مرحوم میں سنت نبویہ اور توحید و رسالت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور انہوں نے قومی، مذہبی اور تعلیم دین کی خدمات کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی اور انتہائی نیک پابند شریعت اور مخلص انسان تھے۔ بندہ کئی دفعہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور مرحوم کو حسن خلق اور محبت و خلوص کا ایک سرچشمہ پایا۔

سارے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قاضی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان خصوصاً صاحبزادگان کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا کریں۔ شریک غم۔ احقر بشیر احمد اخوندزادہ (کھوئی بہارہ) ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔ حال مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان۔

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام - لاہور

۱۷ شعبان ۱۹۶۳ء

بحر ہند میں امریکی فوجی بیڑے کی آمد

پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے

امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ، ہندوستان کے سمندروں میں پہنچنے والا ہے - یہ خبر سرسری طور پر نظر انداز کر دینے کی نہیں ہے۔ بحر ہند کے وسیع و عریض علاقے میں پہلے سے برطانوی بیڑہ بھی موجود ہے - اب امریکی بیڑہ کی آمد سے یہ پورا علاقہ اتحادیوں کی مشترکہ فوجی بالادستی میں چلا جائے گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا بحری بیڑہ تو اپنی نقل و حرکت اور دائرہ اثر کو ملائشیا کے گرد و پیش کی سمندری حدود میں مضبوط کرنا چاہتا ہے، اس لئے کہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے نزاع سے مشرق بعید کے حالات کسی وقت بھی نازک تر ہو سکتے ہیں اور نہر سویز سے سنگاپور تک کا بحری علاقہ - امریکی فوجی بیڑہ کے سپرد کیا جا رہا ہے - چین اور فارموسا کے درمیان بحر الکاہل نیز درہ دانیال کے قریب اور اردن، لبنان و فلسطین کے سمندری علاقہ میں، امریکہ کے تین بحری بیڑے پہلے سے ہی گشت کر رہے ہیں۔

یہ سراسر جنگی حکمت عملی کا اقدام ہے اور مستقبل کے کسی خفیہ اور گہرے منصوبہ کا پیش خیمہ ہے۔

بحر ہند میں امریکی بیڑے کے داخلے کی تجویز معلوم ہوتا ہے کہ بہت پہلے سے استعماری طاقتوں کے فوجی ماہرین کے سامنے تھی لیکن وہ کسی مناسب صورت حال کے انتظار میں تھے۔ ہندوستان کے موجودہ حالات نے یہ موقعہ مہیا کر دیا ہے۔

بھارت چین سے اس درجہ خوف زدہ ہو چکا ہے - کہ وہ اب برطانوی امریکی عزائم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ثابت ہوگا۔ وہ اپنی اندرونی محدود آزادی پر اکتفا کرے گا۔ اور یہ گوارا کرتا رہے گا کہ اس علاقہ میں طاقت کی برتری امریکہ اور برطانیہ کو حاصل رہے تاکہ چین کے متوقع حملے کے اندیشوں سے وہ مامون و محفوظ رہ سکے۔

مزید برآں وہ اس سے یہ فائدہ اٹھانے کی تاک میں بھی رہے گا کہ موقعہ ملتے ہی اپنے قریبی چھوٹے اور کمزور ہمسایوں کے علاقوں اور حقوق پر غاصبانہ دست درازی کرے۔ کشمیر کے مسئلہ کو جب تک چاہے طول دیتا رہے اور چین کے مقابلہ میں اسے جس شکست خوردگی کا زخم پہنچا ہے اس طرح اس کا مداوا کر لے۔

بحر ہند میں امریکی بیڑے کی آمد کے بعد بحری گذرگاہوں کی اس اہم عالمی شاہراہ پر برطانیہ اور امریکہ کا کامل فوجی تسلط قائم ہو جاتا ہے اور نہر سویز بھی دونوں طرف سے ان طاقتوں کے گھیرے میں آ جاتی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے ممالک جو اس بحری شاہراہ اعظم کے قریب واقع ہیں بالواسطہ طور پر امریکی، برطانوی فوجی غلبہ کی زد میں چلے جاتے ہیں۔ ابھی تک ایشیا اور مشرق کے نو آزاد ملکوں میں سے کوئی ملک تنہا ہی اور نہ مجموعی طور پر سب کے سب ہی اس حیثیت میں آئے ہیں کہ ان کی بحری فوجی طاقت یورپ کے کسی ملک کی بحری طاقت کے مقابلہ کی ہو۔ امریکی اور برطانوی بحری بیڑے کی عظیم طاقت کا مقابلہ تو بہت دور کی بات ہے۔

اس صورت حال نے سب سے زیادہ خطرات پاکستان کے حق میں پیدا کئے ہیں - ہندوستان اس کا دشمن اول ہے۔ چین جو ہندوستان اور امریکہ دونوں کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے - وہ پاکستان کا ہمسایہ بھی ہے اور دوست بھی - امریکہ پاکستان چین دوستی پر متعدد بار اپنی ناگواری کا اظہار کر چکا ہے۔ گزشتہ ۱۴-۱۵ سال کی خارجہ سیاست نے پاکستان کو امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بنائے رکھا تھا۔ اب یہ مچھلی گھڑے سے باہر نکل رہی ہے۔ تو امریکہ چیں بہ جبیں ہو رہا ہے - امریکہ کی متعدد اقتصادی گرفتیں، ثقافتی اثرات اور برطانوی دورِ حکومت کی پروردہ نوکر شاہی ذہنیت اور مغرب زدہ اصحاب جاہ و ثروت کے ملت کش رسوخ و رجحانات نے ان خطرات کو اور گہرا کر دیا ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ بحر ہند میں امریکی فوجی بیڑے کی آمد پر ہماری حکومت کا اندرونی ردعمل کیا ہوگا۔ لیکن فیلڈ مارشل صدر ایوب خاں کی فوجی سیاسیات سے کہنہ واقفیت، سیاسی فرزانگی، عزم راسخ اور پختہ تجربہ کاری سے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان کی نظر بصیرت سے اس نازک، پُرخطر اور پیچیدہ صورت حال کی باریک سے باریک بات اور پوشیدہ سے پوشیدہ پہلو بھی چھپا نہیں رہے گا۔

دراصل اس صورت حال کی اصلیت سے پوری پوری آگاہی اور اس خطرہ سے ہر طرح نمٹ سکنے کی صلاحیت و ذمہ داری براہ راست حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اس سے ہرگز غافل نہیں ہوگی۔ لیکن داخلی طور پر حالات کو مستحکم و پرسکون اور ہر خطرہ سے دوچار ہونے کے لئے آمادہ رہنے کی ذمہ داری یکساں طور پر حکومت، باشندگان ملک، عوام، خواص، سیاسی قائدین، مذہبی پیشواؤں ارباب دولت و ثروت اور دینی و سیاسی جماعتوں سب پر عائد ہوتی ہے۔

ضرورت ہے کہ ملک کے تمام طبقوں اور عناصر میں اشتراک و یگانگت قائم ہو، حکومت اور ارباب اقتدار عوام کے احساسات کا پاس اور ان کی ضروریات کا لحاظ رکھیں۔ سیاسی اور مذہبی جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں - مذہبی اور سیاسی قائدین مفاہمت کی راہ کھولیں - استحصال و مفاد پرستی کے دروازے بند کئے جائیں - طبقاتی اور سماجی تفاوت دور کیا جائے۔ قانون اور انصاف سب کے لئے یکساں اور سہل الحصول ہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ، اپنے اللہ کو راضی رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اسلام کے نام پر ہم نے اپنے عوام اور اپنے خدا سے جو جو وعدے اب تک کئے ہیں انہیں پورا کریں - منافقت کی پالیسی ترک کر دیں - اور جہاد کے جذبہ کو زندہ کریں۔

صرف اسی طرح ہم سب مشترکہ طور پر مل کر اس عظیم خطرہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور نبی ٹپک پڑا :-

مرزائیوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ایک اور نبی ٹپک پڑا ہے اور ان کے لئے خوشی کی بات یہ ہے کہ براہِ راست لندن میں مبعوث ہوا ہے - اور مرزا غلام احمد کی طرح یہ بھی ملکہ کے زمانہ میں بلکہ خاص ولایت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ نیا نبی خواجہ محمد اسمٰعیل المسیح والمصلح الموعود کہلاتا اور اس کی امت السابقون کہلاتی ہے - یہ مرزا غلام احمد سے بہتر طرز پر وحی بناتا اور قرآن سے اپنی پیش گوئیاں ثابت کرتا ہے - مسلمان تو ایسے مردودوں کو ماننے سے رہے - لیکن مرزائیوں کو اس کی تردید کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مژدۂ تراویح

مدرسہ اشرفیہ سکھر سے حافظ مفت طلب فرمائیے

سال ہائے گزشتہ کی طرح انشاء اللہ اس سال بھی آپ کی علمی درس گاہ مدرسہ اشرفیہ سکھر کی طرف سے تراویح پڑھانے کے لئے حسبۃً للہ حفاظ کی خدمات پیش کی جائیں گی۔ کرم سے اس وقت قرآن پاک سنانے کے لئے ہیں سکھر، شکارپور، خیرپور، لاڑکانہ اور قرب و جوار کے حضرات حسب اگر کوئی مسجد آمد و رفت کا سفر خرچ بھی بر انشاء اللہ آپ کا یہ ادارۂ علمی سفر خرچ بھی خود ہی برداشت کرے گا۔ اپنی ضروریات سے جلد از جلد مطلع فرمائیں - حفاظ کی تعداد محدود ہے۔

محمد احمد تھانوی - مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

مودودی صاحب کے بادام اور بے دام غلاموں کا نیا دام

اتحاد العلماء کا ڈھونگ

برادران اسلام! اپنا ایمان بچائیں اور علماء دین! ہوشیار ہو جائیں۔ مودودی فرقہ کو فریب دینے کا بڑا ڈھونگ آتا ہے۔ ایک بار انھوں نے ڈھونگ رچایا تھا۔ کہ اسمبلی کے الیکشن کے لئے کوئی آدمی خود امیدوار کھڑا نہ ہو بلکہ جس کو قوم کھڑا کرے وہی کھڑا۔ پھر ہوا یہ کہ ہر ہر مقام پر مودودی فرقہ کے چند آدمی اکٹھے ہو کر فیصلہ کرتے کہ فلاں کو کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ سارے ملک میں اعلانات ہو گئے کہ فلاں فلاں کو علاقے کے لوگوں نے کھڑا کیا ہے۔ مگر جب ایک مودودی بھی کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت ان کے مکر و فریب کی قلعی کھلی۔

بھلا جس امیدوار کو قوم کھڑا کرے وہ کیسے ناکامیاب ہو سکتا ہے۔ اب حکومت کے تیور بدلے ہیں جس سے ڈر کر بہت سے سورما مودودی، مودودی جماعت کا نام لینے سے بھی لرزنے لگے ہیں۔ تو انھوں نے قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا ہے" تاکہ اب حکومت کی چشم نمائی سے بچ کر اتحاد العلماء کے نام سے کام کیا جائے۔ چنانچہ سرگودھا میں یہ سازش کر کے انھوں نے صدر اپنے مودودی مولوی چراغ صاحب گوجرانوالہ کو بنایا۔ جن کو حضرت علامہ انور شاہ صاحب کا شاگرد کہلا کر اتنی شرم بھی نہ آئی کہ اپنے استاد کی تحقیقات کے خلاف مودودی کی اندھی تقلید میں ڈاڑھی کترنے کو جائز قرار دیا۔ حضرت انور شاہ قدس سرہ جیسی ہستی کے بعد مودودی صاحب جیسے (جسد خوار کی بیعت کر لی۔ اسی طرح سیکرٹری مشہور بدنام مودودی مولوی گلزار صاحب کو بنایا۔ اور تعجب ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے ممبر وہ علماء بن سکیں گے جو کسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ ہوں۔ اس طرح گویا انہوں نے اپنے پیر و مرشد مودودی صاحب کو علماء کی صف سے خارج کر دیا۔ جس نے کسی دار العلوم میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی اور یہی بات حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی نے ملتان میں وفاق المدارس کے جلسہ میں کہی تھی کہ مودودی علماء کے زمرہ میں نہیں ہے۔ اور یہی بات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ارکان کہتے ہیں کہ یہ خود ساختہ مجتہد نیم مولوی خطرۂ ایمان ہے۔ بہرحال اب مسلمانوں نے ان کو ہر جگہ پہچان رکھا ہے وہ اتحاد العلماء نام رکھیں یا کوئی اور۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

دا[illegible]حقانیہ میں ترجمۂ قرآن مجید

[illegible]ت قطب العالم شیخ [illegible] سرہ العزیز اور [illegible] عبید اللہ صاحب [illegible] کے شاگرد مولانا شیر علی شاہ صاحب مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حسبِ سال گزشتہ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ شعبان بروز ہفتہ ترجمۂ قرآن مجید شروع کریں گے۔ ترجمہ کا طرز بیان ان دو بزرگوں کے قواعد و ضوابط۔ ربط آیات سورتوں اور رکوعوں کے خلاصے اور موضوع اور ان ہی بزرگوں کے فیوض و ارشادات کی روشنی میں ہوگا کامیاب طلبہ کو سند فراغت بھی دی جائیگی۔ ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ رمضان کو ختم ہوگا۔ طلبہ کو فرق باطلہ کے باطل اعتراضات کے جوابات بھی سکھائے جائیں گے

سلطان محمود ناظم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

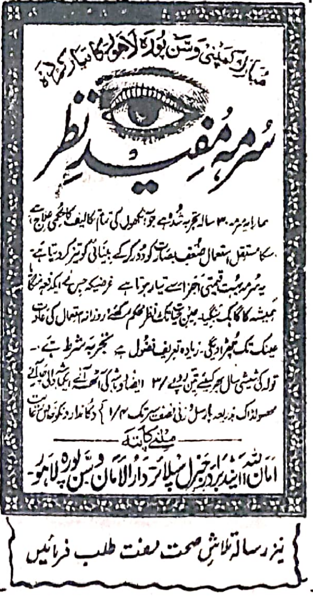

مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور کا تیار کردہ
سرمہ مفید نظر
ہمارا یہ سرمہ ۳۰ سالہ تجربہ شدہ ہے جو آنکھوں کی تمام تکالیف کا حکمی علاج ہے۔ اس کا مستقل استعمال ضعف بصارت کو دور کر کے بینائی کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ سرمہ بہت قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے غرضیکہ جس نے ایک دفعہ منگایا ہمیشہ کا گاہک بن گیا۔ بینائی تاحیات نظر محکم رکھے گا روزانہ استعمال کی عادت عینک تک چھڑا دیگی۔ زیادہ تعریف فضول ہے تجربہ شرط ہے۔
تولہ کی شیشی سال بھر کیلئے تین روپے ۳/ [illegible]
محصول ڈاک بذریعہ پارسل وزنی نصف سیر تک ۱/۴ [illegible]
ملنے کا پتہ
امان اللہ اینڈ برادرز جنرل سپلائرز دار الامان وسن پورہ لاہور۔

نیز رسالہ تلاش صحت مفت طلب فرمائیں

مذہب مودودیت سے عوام کی نفرت

از حکیم نواب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے اکابر امت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انبیاء علیہم السلام کی جن عبارات سے اپنی تصانیف میں توہین۔ بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ علماء کرام مذہبی فریضہ خیال کر کے ان کی تردید کے درپے ہو گئے۔ اور عامۃ المسلمین کے ایمان کی حفاظت کی خاطر تقریر اور تحریر کے ذریعہ مصروف سعی رہتے ہیں۔ ایام موجودہ میں بھی اس فتنہ سے بچانے کے لئے یہ اقدام کیا جا رہا ہے۔ محض حفاظت عقائد۔ تبلیغ دین۔ تحفظ ناموس صحابہ کرام و اعزاز اکابر امت کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔

اس وقت اس پہل کی مبارکبادی کا سہرا اعلیٰ حضرت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے سر ہے۔ جنھوں نے حیدرآباد میں جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس میں مذہب مودودیت کو ننگا کر کے رکھ دیا تھا۔

جس کا اثر یہ ہوا کہ عوام کو مذہب مودودیت سے اتنی نفرت ہوئی کہ توبہ تائب ہو کر دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہونے لگے اور ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو اس مضر فرقہ مذہب مودودیت سے پناہ میں رکھے۔ اور صحیح معنی میں اہلسنت میں شامل رکھے آمین ثم آمین۔

کوٹلہ تولے خاں ملتان شہر میں یوم معاویہؓ

دفتر مجلس خدام صحابہ سے اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۲۰؍ دسمبر بروز جمعہ مسجد مولوی رمضان والی کوٹ تغلق شاہ ملتان میں تیسرا سالانہ "یوم معاویہ" بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد عوام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی ان میں سے بیسوں نے قرآن مجید کا ختم کیا اور بعض نے درود شریف پڑھا اور حضرت امیر معاویہؓ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اس کے بعد خواجہ نیاز احمد صاحب چیئرمین یونین کمیٹی ملتان نے اجلاس میں شرکت فرمائی اور صدارت مولوی منظور احمد شاہ صاحب نے فرمائی اور فاضل نوجوان مولانا سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری نے اپنے مخصوص انداز میں روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر معاویہؓ تاریخ اسلام کے ایک عظیم ہیرو ہیں اور آپ نے اسلام کی بے پناہ خدمت فرمائی۔ سلطنت اسلامی کو ساحل یورپ سے کر افریقہ کے صحراؤں تک وسعت بخشی شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بہت سے القابات سے نوازا تھا اور کاتب وحی مقرر فرمایا تھا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو قومیں اپنے محسنوں کو فراموش کرتی اور ان کی تعلیمات ان کے کارناموں اور ان کی زندگی کو پس پشت ڈال دیتی ہیں وہ کبھی عروج پذیر نہیں ہو سکتی

مفید اور مجرب دوائیں

کندن — یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)
یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ — طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے۔

مقوی بدن گولیاں — کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے
محصول ڈاک ذمہ خریدار

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے جن وارڈوں میں تنظیم ہوچکی ہے ان کو چاہیئے کہ ہر ہفتے اپنی میٹنگ (اجتماع) کیا کریں جس میں درس قرآن حالات حاضرہ پر تبصرہ اور ترجمان اسلام کی خبریں پڑھ کر ممبروں کو سنائی جائیں ۔ ہر ماہ اپنے علاقے کے تمام ممبروں کا اجتماع بلایا جائے اور اس میں درس قرآن کے جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتے ۔

جمعیت علماء اسلام کے تمام عہدیدار باہم مل جل کر کام کریں اور نیز ہر ہفتے اپنی رپورٹ شہری مرکزی جمعیت علماء اسلام کو روانہ فرمادیں ۔

(مولانا) عبدالحی عباسی ؛ ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام ۔ شہر سکھر

ضلع جمعیت علماء اسلام سکھر کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ فوراً ضلعی دفتر میں تشریف لائیں !

عرصہ تین ماہ سے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ نے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے دفتر سے رابطہ قائم نہیں کیا ہے لہذا ڈاکٹر موصوف جہاں بھی ہوں فوراً دفتر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر میں تشریف لے آویں ۔

(ناظم نشر و اشاعت ۔ ابو خالد)

مرکزی دفتر کی امداد کی ایک بہتر تجویز

جناب مولانا حمید اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۱ دسمبر بعد از نماز ظہر جامع مسجد مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام سٹی ٹانک کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا فتح خاں صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا فتح خاں صاحب ۔ احقر حمید اللہ صاحب امیر سٹی ٹانک ۔ قاضی عطاء اللہ صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک ، ملک بازگل خاں محمود ، مولانا سعد الدین صاحب ۔ مولانا میاں خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن مولانا امام دین خاں صاحب محمود نے شرکت کی اور حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی ۔

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ۱۳ دسمبر والے ایک ضروری اعلان اور اکابر مرکزی جمعیت کی مشترکہ اپیل جمعیت کے مرکزی فنڈ کی فراہمی کے متعلق منعقد ہوا ہے اعلان کرتا ہے ۔ کہ جمعیۃ علماء سٹی ٹانک مرکزی جمعیۃ کو بطور امداد اپنی حقیر سی رقم دس روپے ماہوار ہر مہینہ پیشگی ادا کرنے کا اعلان کرتی ہے اور امید کرتی ہے ۔ کہ ماتحت متحرک اور فعال جماعتیں بھی حسب توفیق مرکز کی مضبوطی کے لئے باقاعدہ ماہانہ تعاون کر کے اپنے ایک اہم فریضہ سے سبکدوش ہونگی ۔

محرک مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب خطیب   موید ملک بازگل خاں غازی کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس اور اہم کارروائی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ایجنڈا ۳۰ دسمبر کو جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا ۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ نے فرمائی ۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ امیر شہر گوجرانوالہ و ناظم مرکزیہ نے تمام احباب کو جماعت کی تنظیم پر مزید توجہ کرنے کی تاکید کی اور تجویز فرمایا کہ ہر جماعت ممبرشپ کی کاپیاں مکمل کرے اور پرشدہ کاپیاں مکمل کرے اور پرشدہ کاپیاں واپس کی جائیں ۔

ملک عبدالقیوم صاحب اختر ، مولانا غلام محمد صاحب نے تجویز پیش کی کہ ضلع بھر میں بزرگوں کا تبلیغی پروگرام ہو ۔ مسعود احمد بٹ صاحب اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی نے جماعتی لٹریچر مہیا کرنے پر زور دیا ۔

حضرت امیر ضلع نے تجویز فرمایا کہ جمعیۃ کی طرف سے جماعتی تعارف پر مضمون بصورت پمفلٹ شائع کیا جائے ۔ یہ کام امیر ضلع اور امیر شہر کے سپرد کیا گیا ۔

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب نے اخبار ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت پر احباب کو متوجہ کیا اور تمام احباب کو مقامی جماعتوں کے لئے اخبار جاری کرنے کا مشورہ دیا تاکہ ملک میں جماعتی کام کا اندازہ تمام دوستوں کو ہو سکے ۔ چنانچہ بعض احباب نے فرمایا کہ اخبار کے دفتر کو اطلاع کردیں کہ اخبار وی ۔ پی کر دیا جائے ۔

آخر میں ایک ریزولیشن عائلی آرڈیننس کے سلسلہ میں ان مرکزی ممبروں کی مذمت کا پاس کیا گیا ۔ جنھوں نے عائلی قوانین کی بحالی کے حق میں ووٹ دے کر اپنے مسلمان ووٹروں اور اسلام سے غداری کی ۔

شکارپور میں جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ جناب محمد شریف اشرف صاحب کا دورہ

خیرپور ڈویژن کے ناظم جناب محمد شریف اشرف نے شکارپور کا تین روزہ دورہ کیا ۔ موصوف نے وہاں پر جمعیت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اس بے دینی اور الحاد کے دور میں ملک میں جمعیت علماء اسلام جیسی جماعت کا وجود نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ اس جماعت کو ملک کے تمام علماء حق کی حمایت حاصل ہے یہ جماعت اس ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو رائج کرنا چاہتی ہے ۔ اس جماعت کے امیر مرکزی حافظ الحدیث الحاج مولانا جناب محمد عبداللہ صاحب درخواستی ہیں اور نائب امیر حضرت مولانا احمد علی صاحب کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب ہیں ۔ اس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہیں جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں ۔ موصوف نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کی مساعی پر جو ان ہر دو حضرات نے ابھی تک اسمبلیوں میں کی ہیں روشنی ڈالی اور وہاں کے لوگوں سے عہد لیا کہ ہم اپنا آئندہ ووٹ صرف اسلام کے حق میں دیں گے

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی جانب سے دستخط سکھاؤ مہم

حضرت مولانا داؤد غزنوی کی یاد

سکھر ۔ جمعیت علماء اسلام شہر سکھر نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ناخواندہ حضرات کو جو اپنا نام لکھنا نہیں جانتے ان کو دستخط کرنے سکھائے جائیں ۔ تاکہ اگلے الیکشن تک کوئی شخص انگوٹھا لگانے والا نہ رہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حاجی حفیظ الدین صاحب اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے وارڈوں میں دستخط سکھاؤ کی مہم شروع کریں ۔ ضلع سکھر اور خیرپور ڈویژن کی تمام شاخیں بھی ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اس مہم کو رائج کریں

مولانا داؤد غزنوی کی وفات پر تعزیتی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کا یہ اجتماع حضرت مولانا داؤد غزنوی کی وفات حسرت آیات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں ۔

داڑھی کی اسلامی حیثیت

اس میں کتاب و سنت ، فقہ اربعہ اور اجماع امت سے داڑھی رکھنے کی فرضیت داڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت داڑھی رکھنے کے فضائل مفصل بیان کئے گئے ہیں مصنفہ مولانا قاضی شمس الدین صاحب قیمت ۵۰ پیسے

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام بورے والا کا انتخاب

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بورے والا مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا ضلع ملتان سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ہے ۔

امیر حافظ عبدالرحیم صاحب ۔ نائب امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب نائب امیر شیخ محمد رفیق صاحب ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبدالغنی صاحب ناظم (مولانا) عبدالحکیم (صاحب) ناظم نشر و اشاعت میاں قمرالدین صاحب ۔ خازن ۔ چودھری سردار احمد صاحب ۔

جمعیۃ کے اجلاس میں عائلی قوانین کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا ۔

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا نہ بھولے

طالب علموں ، کلرکوں ، وکیلوں ، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ برہمی ۔ ہلیلہ ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے ۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے بیٹھے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے ۔

تیس ۳۰ خوراک ۴/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء

کہروڑپکا (مغربی پاکستان)

جمعیت علماء اسلام کی خبریں

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا اہم اجلاس

۱۷ر دسمبر۔ کوٹ ادو۔ جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا ضلعی اجلاس زیر صدارت جناب میاں صاحب اعجاز صاحب قریشی منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض کیا گیا (۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب (۲) مرکزی فنڈ (۳) ضلعی فنڈ و تنظیم۔

(۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب بعد بحث و تمحیص سید مولوی محمد شاہ صاحب (کشتی حمزہ) کو ضلع کی جماعت کا امیر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا۔

(۲) مرکزی فنڈ کے لئے چار نمائندے میاں اعجاز احمد صاحب قریشی سید محمد شاہ صاحب۔ چوہدری شوکت علی صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب محمود کوٹ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو تمام ضلع کا دورہ کر کے فنڈ کی فراہمی کا بندوبست کرے گی

نیز متفقہ طور پر دو قرار دادیں پاس ہوئیں۔

یہ اجلاس حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی سردار امیر عالم خاں صاحب لغاری سے مطالبہ اور اپیل کرتا ہے کہ وہ ضلع مظفر گڑھ کا ہنگامی دورہ فرمادیں تاکہ ضلع کی تنظیم مضبوط ہو سکے

یہ اجلاس حکومت کے اس فیصلہ پر اظہار تشویش کرتا ہے کہ مغربی پاکستان میں شرح آبیانہ ٹیکس بڑھا کر ڈیوڑھا کر دیا ہے اس شرح کو ختم کیا جاوے یہ عوام کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا دورہ

مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ سرگودھا نے مندرجہ ذیل دو مقامات پر جمعیۃ کے سلسلہ میں تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۵ر دسمبر اتوار کے دن بذریعہ بس نور پور تھل شام کے ۷ بجے معہ حافظ سعید الرحمان صاحب ناظم دار المطالعہ پہنچے وہاں ڈاکٹر دین محمد صاحب ناظم اور اسلام الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ برنولی موجود تھے۔ عشاء کے بعد مسجد مہاجرین میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے عوام کو جمعیۃ کی دعوت دی۔ صبح ۱۶ دسمبر ڈاکٹر دین محمد اور اسلام الدین نے جمعیۃ کے ممبر بنائے اس کے بعد جمعیۃ کا نور پور تھل کا درج ذیل انتخاب ہوا۔ امیر۔ حافظ ممتاز احمد صاحب۔ ناظم عبد الرحیم کلانچ مرچنٹ خازن چوہدری عبد الغنی آڑھتی۔

(۲۰) دسمبر بروز جمعہ ایک بجے بعد دوپہر خوشاب پہنچا۔ وہاں احباب جمعیۃ سے اور خصوصی طور پر مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ خوشاب سے تنظیمی سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان حلقہ زرڈ میں اجتماعات

مردان۔ حسب فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان حلقہ زرڈ تحصیل صوابی میں امیر حلقہ مولانا عبد الواحد صاحب ڈاگئی کی زیر سرکردگی مولانا حمید اللہ صاحب ڈاگئی۔ مولانا شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ زرڈ اور امیر حلقہ پر مشتمل وفد نے ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو مواضعات پرمولی۔ شیوہ۔ کالو خاں۔ اور ادینہ میں عام اجتماعات منعقد کئے وفد کے اراکین نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور عائلی قوانین پر تقریریں کیں۔ عوام نے ملک سے غیر اسلامی قوانین ختم کرنے کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر عمل کرنے کا اظہار کیا

پرمولی میں حسب ذیل انتخاب ہوا۔ امیر۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ نائب امیر۔ قاضی حبیب الحق صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاضی عبد اللطیف صاحب۔ ناظم میاں غلام نبی صاحب۔

اراکین: فضل الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمود صاحب۔

موضع شیوہ میں سابق تشکیل جماعت کو برقرار رکھا۔

موضع کالو خاں میں انتخاب جدید ہوا امیر۔ مولوی محمد امین صاحب۔ نائب امیر مولوی عبد المالک صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی نور الحکیم صاحب۔ ناظم گل سید بادشاہ صاحب خازن۔ سردار خاں صاحب۔

موضع ادینہ میں بھی انتخاب جدید ہوا امیر۔ مولانا فضل رحیم صاحب۔ نائب امیر مولوی عبد الوہاب صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی رحمت شاہ صاحب۔ ناظم حافظ بخت سید صاحب خازن۔ غلام یحییٰ صاحب۔

مانیری میں جمعیۃ کا جلسہ عام

مانیری میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام مولانا فضل حسین صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں پروگرام کے مطابق امیر علاقہ سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب رستم آدر گلیارہ میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد صبح ½ ۹ بجے شرکت کی۔

جامع مسجد مانیری میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ علماء سرحد کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور ملک کے تمام علماء کو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی دعوت دے رہی ہے آپ نے کہا کہ ہماری جماعت کی سیاست میں اور دیگر سیاسی جماعتوں کی سیاست میں بنیادی فرق ہے۔ کیونکہ دیگر سیاسی جماعتوں کا منتہائے مقصد صرف حصول اقتدار ہوتا ہے چاہے وہ جس طرح سے بھی حاصل ہو جائے اور ہماری سیاست صرف قرآن و سنت ہے جو سلف صالحین کے ذریعہ سے چودہ سو سال سے لے کر اب تک چلی آرہی ہے۔ آپ نے عائلی قوانین کے متعلق کہا کہ یہ قوانین قطعی طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ جو مسلمان قوم کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔

آپ نے کہا کہ چند افراد مغربی تہذیب سے ایسے مغلوب ہو چکے ہیں۔ کہ اب اس ملعون تہذیب کو دس کروڑ مسلمانوں کے سر پر زبردستی ٹھونس دینے کے جذبہ سے ملک و قوم کی رائے عامہ سے بھی بے نیاز ہو چکے ہیں۔ آپ نے جمہوریت کے متعلق فرمایا کہ ہم اس ملک میں اسلامی جمہوریت کی بحالی کے لئے مہم چلا رہے ہیں جس میں بالادستی صرف قرآن و سنت کو حاصل ہو۔ مطلق جمہوریت ہمارے منشاء کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ آخر میں آپ نے مسلمانوں اور علماء کرام سے اپیل کی کہ اس نازک دور میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر اقامت دین کی جد و جہد کریں۔ آپ نے کہا کہ اسلام کی خدمت آج تک کسی مستشرق یا مغرب زدہ نے نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے دیندار مسلمانوں نے علماء کی رہنمائی میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر ایک چھ فٹ انسان اپنے بدن پر شریعت جاری نہیں کر سکتا تو وہ لیڈر بن کر اسلام کی خدمت کیا کر سکتا ہے۔ آپ نے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر میں تاریخی حوالہ جات پیش کئے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے تنسیخی بل کے مسترد ہونے پر اظہار مذمت کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ موجودہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہرگز ہرگز قابل عمل نہیں۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کے دینی جذبات کا احترام کرے

(۲) یہ اجلاس ملک میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی کا پر زور مذمت کرتے ہوئے اس حکم کو آزادی تقریر کے منافی قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس حکم کو منسوخ کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ باشندگان پاکستان کو بنیادی حقوق کی ضمانت آئین میں دی جائے اور ان حقوق کے تحفظ کا اختیار پاکستانی عدالتوں کو سونپ دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حق بالغ رائے دہی کو تسلیم کرتا اور اسلامی روشنی کے مطابق جمہوریت کا مطالبہ کرتا ہے۔

تحصیل صوابی کے ارکان جمعیۃ کا اجتماع

مورخہ ۱۷ر جنوری ۶۴ء کو بروز جمعرات بمقام صوابی اڈہ مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صوابی کے ارکان کا ایک خاص اجتماع بوقت ۱۰ بجے صبح منعقد ہوگا جس میں تحصیل بھر میں جمعیۃ کی دعوت اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے وسیع اور جامع پروگرام مرتب کیا جائے گا لہذا تمام رفقاء جمعیۃ کو اس اجتماع میں بلا عذر شرعی شرکت کرنا لازمی ہے۔

مولانا تاج الدین صاحب لسبیل نقشبندی

- نائب امیر خیرپور ڈویژن ایک ہفتہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا کریں۔

چوہدری شبیر علی صاحب علیل ہیں

دوستوں سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری شبیر علی صاحب گوجر موچی والا ضلع مظفر گڑھ علیل ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں۔

حق وباطل کی کشمکش اور اہل حق کی ذمہ داریاں

از جناب محمد یوسف صاحب جہلمی

قسط اول

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین المصطفٰی۔ اللہ تعالٰے نے نظام کائنات کا سلسلہ چلانے کے لئے کئی طرح کی مخلوق پیدا فرمائی ان سب میں سے جن و انس کو فضیلت عطا فرمائی اور پھر حضرت انسان کو خلیفۃ الارض مقرر فرمایا۔

انسان کی جسمانی نشو ونما اور ضروریاتِ زندگی کے لئے دنیا و مافیہا کی ہر شئی پیدا فرمائی۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ مٹی۔ نباتات۔ جمادات حیوانات۔ شمس وقمر اور زمین کے اندر ہزاروں مخفی خزانے اپنے اندر ظاہری وباطنی محاسن سب اس کے استعمال کے لئے وقف کر دئے

ما خلق الجن والانس الا لیعبدون

"ہم نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا"۔ اے انسان دنیا کی تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں۔ ان سے نفع اٹھا کر میری یاد میں مصروف رہ۔

یہ بندوبست تو اس کی جسمانی تربیت کا تھا۔ انسان کی روحانی تربیت کے لئے ایک جامع اور مکمل نظام قائم فرمادیا۔ تمام ارواح کو جب اللہ تعالٰے نے ازل میں پیدا فرمایا تو پوچھا الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں؟ تمام ارواح نے اقرار کیا۔ قالوا بلٰی۔ ہاں باری تعالٰے تو ہی ہمارا رب ہے۔ انسان نسیان کا پتلا ہے۔ بھول جانا اس کی سرشت میں داخل ہے۔ جب دنیا کی گوناگوں نعمتیں اور چہل پہل دیکھی اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو آزاد پایا۔ تو وہ ازلی وعدہ بھلا بیٹھا۔ اللہ تعالٰے نے رحم فرمایا اور وعدۂ الست کو یاد دلانے، راہِ ہدایت پر چلنے اور چلانے کے لئے انہی میں سے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمادیا۔

انبیا علیہم السلام کا فرض منصبی

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ اے قوم اللہ تعالٰے کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی بندگی کرو، اس کے احکام پر چلو تم پھر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ چنانچہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر زمانے میں ہر قوم کی طرف وقتاً فوقتاً انبیا ورسل مبعوث ہوتے رہے۔ تاآنکہ سرتاج الانبیاء فخر کائنات سید الاولین والاخرین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کا آخری پیغام لے کر تمام کائنات کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور قیامت تک کے لئے ایک جامع شریعت لائے۔

اللہ تعالٰے کی ان فرستادہ برگزیدہ شخصیتوں نے اپنے اپنے زمانے میں اللہ تعالٰے کا پیغام بڑی جرأت اور کمال اولی العزمی سے پہنچایا۔ حتیٰ کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو معاندین اور کفار کے ہاتھوں جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا۔ لیکن کیا مجال کہ ان کی استقامت اعلان حق اور دعوت الی اللہ میں سرِ مو کمزوری پائی جائے۔

انبیاء علیہم السلام کی سیرت

جمیع انبیاء علیہ السلام میں ایک بات قدر مشترک تھی۔ وہ یہ کہ چونکہ اُن کا انتخاب اللہ تعالٰے کی طرف سے بلا واسطہ ہوتا تھا اس لئے وہ فطرتاً معصوم پیدا کئے گئے۔ ان کی زندگی اتنی پاکیزہ اور بے داغ تھی کہ کیسا ہی گندہ معاشرہ ہو۔ سوسائٹی کتنی بھی خراب ہو ان پر سوسائٹی کے اخلاق وکردار کا قطعاً اثر نہ ہوتا۔ بلکہ وہ مخلوقِ خدا کو وحی الٰہی کی روشنی میں ایسے معاشرے اور سوسائٹی بنانے کی دعوت دیتے جو رضائے الٰہی کے بلند نصب العین کی داعی ہو۔ یہ تو ہوتا رہا کہ بعض دفعہ نہایت قلیل اور کبھی ایک فرد نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہ کیا ہو۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں یہ بات نہ مل سکے گی کہ انھوں نے کفار کی سوسائٹی سے متاثر ہو کر اُس کو قبول کر لیا ہو۔

دعوت الی اللہ، حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ابتداءً قوموں، ملکوں۔ شہروں اور قصبوں اور مختلف زمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ پیغمبر مبعوث ہوتے رہے۔ آخر میں اللہ تعالٰے نے خاتم الانبیاء افضل الکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی رسالت کسی ایک زمانے، کسی ایک قوم اور کسی ایک ملک کے لئے نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہر قوم اور ہر ملک کے لئے تاقیامت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا

(۱) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ

(۲) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن

(۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔

بعثت کی ابتداء اور انتہاء

اللہ تعالٰے نے اپنے پسندیدہ دین کو اُس کی جملہ حکمتوں اور تشریحات کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بصورتِ وحی نازل فرمایا آپ کا نصب العین ہی یہ تھا کہ بندوں سے احکام الٰہی کی پیروی کرائیں۔ اس میں آپ کی خواہشات کو ہرگز ہرگز کوئی دخل نہ ہوتا۔ صرف یہی قرآنی شہادت کافی ہے۔ ما ینطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى۔

چنانچہ آپ کو اللہ تعالٰے کا پیغام پہنچانے کے سلسلہ میں کڑی سے کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ کیا کوئی کور چشم دعوتِ اسلام کے ابتدائی حالات۔ شعب ابی طالب۔ سفر طائف واقعۂ ہجرت۔ غزوۂ بدر واحد کو بھلا سکتا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان تو کیا مٹھی بھر جاں فروش مسلمانوں کو بھی آزمائش کی بھٹی میں صرف اس لئے ڈال دیا۔ کہ اللہ تعالٰے کا بھیجا ہوا۔ دین دنیا میں غالب آ جائے اور لوگ اپنی خواہشات اور شیطانی وساوس سے جن باتوں کو دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ اُس کو چھوڑ کر راہِ ہدایت اختیار کریں۔ (باقی)

تبصرہ

نغماتِ صداقت نام کتاب ہمارے پاس تبصرہ کے لئے آئی ہے اس میں شعراء اسلام کی ایمان افروز نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ سات ابواب میں توحید۔ ختم نبوت۔ رسالت محمدؐ۔ سپرٹ جہاد وغیرہ موضوعات پر بہترین نظمیں منتخب کی گئی ہیں۔ اس سے موجودہ فتنوں کی تردید کے لئے بڑی امداد مل سکتی ہے۔

کتاب کے قابل دید ولائق مطالعہ ہونے کے لئے حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام چنیوٹ ضلع جھنگ کا نام کافی ہے کتاب کا ٹائیٹل اور کاغذ عمدہ ہے صفحات ۱۱۲ کیا اچھا ہوتا اگر محترم مولف صاحب اس بہترین مجموعہ کو ایک مودودی کی معمولی سی نظم سے ملوث نہ کرتے۔ ڈیڑھ روپیہ قیمت میں بہرصورت یہ مہنگی نہیں ہے۔ ملنے کے لئے مندرجہ بالا پتہ کافی ہے۔

موت العالِم موت العالَم

حضرت رئیس الموحدین امام المبلغین۔ کتاب وسنت کے داعی حضرت مولانا قاری محمد عیسٰے صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کا اس دنیا فانی سے دار البقا کی طرف کوچ فرمانا معمولی صدمہ نہیں ہے۔ جب یہ وحشت ناک خبر بایاروڈ پہنچی وہاں صف ماتم بچھ گئی دل زخمی ہوگئے کیونکہ مسلسل علما حقانی کے جانا ہی بربادیِ عالم ہے۔ موصوف موجودہ دور میں صوبہ سندھ کے اندر واحد شخصیت کے مالک تھے آپ نے کسی بھی جابر کے سامنے حق بات نہ چھپائی اخیر تک توحید و رسالت کی اشاعت میں مشغول رہے آپ جمعیۃ علماء کا پروانہ تھے آپ کی مخلصانہ تقریروں سے بہنوں نے بے دینی اور بدعات سے توبہ کی۔ وفات تک جیلوں میں بیشتر عمر گذاری اور رحلت والے روز بھی تاریخ پیشی تھا مگر بیمار رہے ہوگئے ہم جملہ خدام مدرسہ عربیہ متصل بھریا روڈ حضرت کے ارتحال پر مولانا عبدالحق صاحب ومولانا عبیداللہ ومولانا احمد صاحب وغیرہم کے ساتھ شریک غم ہیں اور جملہ احباب سے التماس ختم قرآن مجید کی ہے۔

(غلام رسول بروہی صدر مدرس مدرسہ حمایت الاسلام متصل بھریا روڈ)

حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنویؒ

اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا کہ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی انتقال فرما گئے ہیں۔ مولانا مرحوم جماعت اہل حدیث میں چوٹی کے علماء سے ایک تھے اور جنگ آزادی کے نڈر رہنما اور سپاہی تھے۔ بارہا قید وبند کے مصائب جھیلے۔ نہایت متین اور سنجیدہ طبیعت پائی تھی۔ غزنوی خاندان کے یہ آخری چراغ تھے۔ اللہ تعالٰے مرحوم ومغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اور ادارہ دار العلوم حنفیہ عثمانیہ مولانا کے اس عظیم غم میں برابر شریک ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عبدالحنان جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مودودی جماعت کا سیاسی کردار

جمہوریت اسلام۔ فلم سازی

از مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مذکورہ پمفلٹ ۱۳ نئے پیسے بھیج کر حاصل کریں ایک صد کے پانچ روپے منی آرڈر کریں۔

مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغلپورہ۔ لاہور

Rashid Ahmad Noor Puri

یوم احتجاج

پشاور میں یوم احتجاج

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق پشاور میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج پر مفتی سرحد حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی خطیب جامع مسجد قاسم علی خاں نے عائلی قوانین کو شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا اور ان خلاف شریعت قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اسی طرح جامع مسجد میدان مہر کی ردو میں نماز جمعہ سے قبل مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے عائلی قوانین کے خلاف تقریر کی اور کہا کہ ان عائلی قوانین کو مسلمان کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ عائلی قوانین قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہیں۔ اس کے بعد ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ (ناظم دفتر محمد اسمٰعیل)

نوشہرہ صدر کی مساجد میں احتجاج

۶ر دسمبر کو جامع مسجد نوشہرہ صدر، تکیہ مسجد، جامع مسجد اسٹیشن، مسجد بابا کرم شاہ اور مسجد درزیاں میں جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کے ارکان نے مندرجہ بالا مساجد میں تنسیخ عائلی قوانین کا بل مسترد کر دینے کے خلاف گہرے رنج و غم اور قومی اسمبلی کے ارکان سے شدید احتجاج کیا پھر اس قرارداد کو بذریعہ رجسٹری قومی اسمبلی کے مخصوص ارکان کے نام بھی ارسال کیا گیا۔ (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ)

مدرسہ حنفیہ تاج المدارس کھڑیانوالہ میں احتجاج

مدرسہ حنفیہ میں جمعرات کو طلباء کے سامنے بندہ نے عائلی قوانین پر کچھ عرض کیا اور ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔

تمام طلباء کرام، اساتذہ۔ ممبران اسمبلی سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جلد سے جلد عائلی قوانین کو منسوخ کر کے ایک علماء حقہ کی کمیٹی مقرر کر کے قرآن و سنت کے مطابق بل مرتب کیا جائے۔

(حافظ عطاء اللہ)

مسٹر حمید الدین سے مطالبہ

سادہ لوح مسلمانوں کو یقین تھا کہ پاکستان بنے گا اور پھر اس میں قرآن کا قانون نافذ ہوگا۔ سولہ سال تک قانون بنتے بنتے رہ گیا الٹا قرآن و سنت کے خلاف عائلی قوانین کا نفاذ عمل میں آگیا۔ حال ہی میں نمایندگان قوم نے بھی یہ یقین دلایا تھا کہ جہاں وہ عوام کی بھلائی کے لئے اور ذرائع سوچیں گے وہاں مسلمانوں کے دین کے لئے بھی کوشش کریں گے اور لادینیت کے خلاف انتظام کریں۔ نتیجۃً اب اکثر نمایندوں نے عائلی قوانین جو قرآن سنت کے خلاف ہیں کے حق میں ووٹ دے کر اپنی حقیقت کھول دی ہے۔ ہر مسلمان اس حادثہ کو بُری طرح محسوس کر رہا ہے۔ اور اس لئے تکلیف بڑھ گئی ہے کہ انہوں ہی نے دین کی مخالفت کی ٹھان لی ہے سردست ہم عام ممبروں کی خدمت عموماً اور اپنے حلقہ کے ممبر مسٹر حمید الدین حاکم سے خصوصاً اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں۔ اس لئے بھی ہم صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی دینداری کا ثبوت یوں دیا تھا کہ میں نے بحمداللہ اپنی تعلیم کی ابتدا مسجد کی چٹائی سے کی اب اسی چٹائی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلہ عائلی قوانین کے حق میں ووٹ پر نظر ثانی فرمائیں اور دینداروں کا ساتھ دے کر اجر دارین حاصل کریں۔

عائلی قوانین کے خلاف احتجاج

مورخہ ۱۳ دسمبر بروز جمعہ بمقام بستی لکھنال ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالصبور راشد مبلغ جمعیۃ حلقہ کوٹ سنجر خاں نے تقریر فرمائی تمام مجمع نے عائلی قوانین کے خلاف غیض و رنج کا اظہار کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا۔ تمام مجمع نے اپیل کی کہ ہماری فریاد اخباروں کے ذریعہ سرکار تک پہنچائی جائے ان قوانین سے بہت ہی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ مثلاً سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبکہ اسی علاقہ میں بارہ سالہ لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور پھر یہ علاقہ جرائم کے لحاظ سے بھی خاصا بڑھا ہوا ہے تمام مجمع نے پکار کر کہا کہ جلد از جلد عائلی قوانین کا خاتمہ ہو جانا چاہئے اور اس امر کی بھی وضاحت کی آئندہ ہم دھوکہ باز ممبروں کو ووٹ نہیں دیں گے جو اسلام کے خلاف بننے والے قوانین کے حق میں سرکار کی حمایت کرکے اپنا ذاتی مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ناظم جمعیت کوٹ سنجر خاں

لاؤڈ سپیکر اور وقت نماز

قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

مکرمی السلام علیکم۔

آپ کے اخبار کی وساطت سے ارباب اقتدار کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ شادی کی تقریبات اور دیگر ثقافتی شو اور ڈراموں میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے اس میں یہ خیال بالکل نہیں رکھا جاتا کہ اذان کے وقت سے لے کر نماز کے وقت تک لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کیا جاوے۔ حالانکہ پولیس رپورٹ میں عموماً یہ تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ نماز اور اذان کے اوقات کا خیال رکھا جائے۔ مگر ہوتا اس کے برعکس ہے۔ حال ہی میں ۲۳ نومبر کو کوٹ ادو گورنمنٹ ہائی سکول میں ثقافتی ڈرامہ سٹیج کیا گیا مگر شام کے وقت سے عشا کی نماز کے بعد تک لگاتار لاؤڈ سپیکر پر ثقافتی گانے گائے جاتے رہے جس سے نماز پڑھنے میں خلل آنا ضروری امر ہے۔ میں حکام بالا سے خصوصاً اور محکمہ پولیس سے عموماً درخواست کروں گا کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر نگاہ رکھیں یہ ان کا اخلاقی قومی فرض ہے تبلیغی جلسوں لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس کے مقابلہ میں تفریحی پروگراموں کی فوراً اجازت مل جاتی ہے۔ جو کہ قابل افسوس ہے۔

سید فضل الرحمٰن ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
سے ہر قسم کی ادویات ڈبیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ بیحد قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں عام حاجتمندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج ہے۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں مکمل کورس کی قیمت بیس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک خرچ پیکنگ وغیرہ۔

جریان۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کے لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے۔ وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور رہتا ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں۔ معدہ جگر اور آنتوں کا ورم بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے۔

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے ٹھنڈک پہنچانے کیلئے مفید آنکھ سے پانی بہنا اور خارش کے لئے مجرب ہے اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ { دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث

دوسرا پتہ: — مینجر دواخانہ فیض عام لبفہ۔ ضلع ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس

۱۲، ۱۳ دسمبر کی درمیانی رات بہ شب جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا حسب سابق پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ زاں بعد ناظم جمعیۃ صاحبزادہ امان اللہ صاحب ممبر بنیادی جمہوریت نے مستقل ممبروں کی حاضری لی۔

واضح رہے جمعیۃ علماء اسلام کلاچی نے یکم نومبر کو ایک اجلاس بلاکر اصلاح معاشرہ کی ضرورت کے پیش نظر پندرہ روزہ اجلاس کا فیصلہ کیا تھا پہلے اجلاس میں ساٹھ ممبروں نے مستقل طور پر اس اجلاس میں حاضری کا وعدہ کیا تھا۔ ۱۵۔ ۲۹ نومبر اور پھر ۱۲ دسمبر کو حسب ضابطہ اجلاس ہوتے رہے اور اب پندرہ روزہ اجلاس میں مستقل ممبروں کی تعداد تدریجاً ایک سو تئیس تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ خاص بات یہ ہے کہ ابتدا اجلاس میں مستقل ممبروں کی حاضری لی جاتی ہے جو مستقل ممبر کسی عذر سے غیر حاضر رہتے ہیں وہ دفتر جمعیۃ میں باقاعدہ درخواست پہنچتے رہتے ہیں۔ جو عہد کیا جاتا ہے اس پر بحمد للہ پابندی سے عمل ہو رہا ہے۔

(۱) اس اجلاس میں یہ عہد کیا گیا کہ عام طور پر بیٹھکوں دکانوں اور چونکوں پر رات کو شغل بنانے کے لئے تاش یا اس قسم کا کوئی دوسرا کھیل کھیلا جاتا ہے اور اس میں ہارنے والے سے چائے یا مٹھائی وصول کی جاتی ہے چونکہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہے بلکہ جوا بازی کی بنیاد ہے اس لئے سب ممبران نے سختی سے وعدہ کر لیا کہ ہم آئندہ قطعاً اس کام سے باز رہیں گے اور اگر ہم میں سے کسی کے مکان دکان وغیرہ پر کوئی ایسا شغل جس میں جوا شامل ہوگا رکیا جاوے گا تو نو وہ ہرگز نہیں کرنے دیں گے۔ اس سے پہلے بھی مختلف اجلاس میں اس قسم کے پانچ عہد کئے گئے۔

(۲) قبائلی ڈاکو چند دنوں سے کلاچی کے آدمی مہرہ وانا سے جو وہاں مزدوری کے لئے گئے تھے اغوا کر کے لے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک قرارداد پاس کی گئی اور جمعیۃ کا ایک وفد مقامی حکام سے ملا۔

(۳) صدر اجلاس مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نے جماعتی حالات ۷ر دسمبر کا یوم احتجاج صوبائی اسمبلی میں مولانا ہزاروی کی قرارداد پر تفصیل سے تبصرہ کیا۔

(۴) جناب سہروردی صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور دعائے مغفرت کی گئی

(امان اللہ ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا اجلاس

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب کا بیان

نوشہرہ۔ آج مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ جامع مسجد میں منعقد ہوئی اس میں تحصیل بھر کے علماء کرام و معزز حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کے بعد امیر جمعیت علماء اسلام و نائب امیر ضلع پشاور مولانا محمد عثمان صاحب کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کا ایجنڈا پڑھنے کے بعد امیر مولانا محمد عثمان صاحب نے اجلاس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے عزیز اور محترم دوستو! اس وقت ہمارے ملک میں اگر کوئی صحیح اسلام کو چاہنے والی جماعت موجود ہے تو وہ جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے جس میں ہر مسلمان کو اول اپنے نفس سے جہاد کرنا سکھایا جاتا ہے۔ تاکہ ہم دین کی خدمت بغیر کسی لالچ اور طمع کے کر سکیں اور ہر مسلمان اپنی دنیاوی ضرورت پر دینی مقاصد کو مقدم سمجھے۔ اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام ملک سے بے دینی بے حیائی اور اسلام دشمن عناصر کا خاتمہ کر کے ملک میں صحیح قرآن و سنت کا آئین جاری کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے اہم پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ آج شیخ التفسیر لاہوری کے پرانے دوست اور تحریک آزادی کے نڈر مجاہد حضرت مولانا سید داؤد غزنوی اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ امیر صاحب نے آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ بعد میں اجلاس ختم ہوا۔ (ناظم دفتر)

امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا دورہ اور انتخاب

حضرت مولانا احمد رفیع الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ اطلاع دیتے ہیں۔ مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے مورخہ ۱۷ر دسمبر کو موضع دوا علاقہ اکبر پورہ میں جمعیت کے اغراض و مقاصد ایک بڑے اجتماع سے بیان فرمائے اور ساتھ ہی جمعیت کی توسیع کے لئے پروگرام مرتب کئے۔ اس سے عوام الناس نے امیر صاحب کے ساتھ دلی اطمینان کا مکمل اظہار کیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب رحمان الملک صاحب۔
نائب امیر جناب ادل خان صاحب۔
ناظم اعلیٰ جناب سلطان محمد صاحب۔
ناظم جناب شاہنوازخان صاحب۔
خازن۔ جناب شیر محمد صاحب۔ سالار سید علی خان صاحب۔ رہبر نیک محمد صاحب۔

جانشین حضرت لاہوری کا منٹگمری میں ورود مسعود

جانشین حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی ۳ جنوری بروز جمعہ کو ۱/۲ ۳ بجے بذریعہ تیز رو منٹگمری تشریف فرما ہوں گے۔

۴ر جنوری بروز ہفتہ ۱/۲ ۷ بجے صبح درس قرآن مسجد کارخانہ حاجی محمد الدین محمد لطیف پاکپتن۔

۱/۲ ۱۰ بجے صبح۔ خطاب کارکنان جمعیت علماء اسلام مسجد نور لور بازار میونسپل کمیٹی

قبل نماز ظہر۔ قیام بمکان مولوی محمد شریف صاحب غریب بستی۔

۱/۲ ۴ بجے شام۔ واپسی لاہور بذریعہ خیبر میل۔

کارکنان جمعیت علماء اسلام سے درخواست ہے کہ وقت سے پہلے ہی تشریف لائیں۔

احقر خوشی محمد اکاؤنٹنٹ حاجی محمد الدین محمد لطیف کاٹن فیکٹری۔ منٹگمری

بغیر خریداری نمبر کے تعمیل اشاعت نہ ہوگی

مولانا غلام غوث صاحب

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو مطلع کرتے ہیں کہ جمعیۃ خود ان پاکستان ترکیہ کی مجلس مشاورت کے فیصلے کے مطابق جمعہ کے دن ۳ جنوری کو تمام مساجد میں یوم قبرص منا کر ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کریں کہ وہ نہ صرف یو۔این۔او میں ترکی کے موقف کی حمایت کر کے قبرص کے مظالم کا انسداد کرائے بلکہ خود بھی اس سلسلہ میں مثبت قدم اٹھائے۔

قرارداد

مسلمانان علاقہ فلاں کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ یو۔این۔او میں ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو۔این۔او میں تحریک پیش کرے۔

★ ★ ★ ★

مرثیہ حضرت مولانا قاری محمد علیسٰی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از غلام رسول صاحب بروھی

کیا کیف کا عالم ہوتا تھا کیا لطف کی بارش ہوتی تھی،
جب ہبوط صعود میں ہوتا تھا حق کی ہدایت فرمانا
کیا عشق کی گرما گرمی تھی کیا ان کی فیض رسانی تھی
ہر وعظ میں شعلہ بیانی سے افسردہ دلوں کو گرمانا
ہر ایک پہ مستی سرشاری ہر ایک کے دل کی سیرابی
وہ وجد میں ڈوبے لفظوں سے اک کیف کی بارش برسانا
اب نظریں ڈھونڈتی پھرتی ہیں اور کان ترستے رہتے ہیں،
وہ شکل نہ وہ الفاظ نہ وہ اللہ کے گھر کا دیوانہ
وہ فضل گیا، وہ فیض گیا، وہ بزم گئی وہ رنگ گیا
تاریخ وفات اس طرح سنو اب مات بخیر سیدنا
۱۳۸۳ھ
وہ ابوالکلام[1] علیسٰی گیا وہ شیریں لسان علیسٰی گیا
اب عبد[2] عبید[3] خلف رہے وہ قاطع بدعت علیسٰی گیا

---

[1] حضرت مولانا قاری محمد علیسٰی صاحب [2] حافظ عبد اللہ صاحب فرزند قاری صاحب [3] مولانا عبید اللہ صاحب فرزند قاری صاحب

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 || 3 January 1964 17 Shahban-ul-Moazam 1383 || No. 10

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی بحث

۳۰ دسمبر کو حکومت کی طرف سے ایک ایک آرڈیننس منظوری کے لئے پیش کیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ کراچی میں بھی زنا کے لیے دلالی اور اشاروں کنایوں سے کسی کو اس کام کے لئے بلانا ممنوع قرار دیا جائے اس پر مختلف ممبروں نے بحث کی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے مسلمانوں کی حکومت ہے اور اسلام کے نام سے بنی ہے۔ جب تک یہاں اخلاق و کردار کو اسلامی رنگ میں نہ رنگا جائے گا قوم کسی طرح بلند نہ ہو سکیگی پہلے مسلمانوں نے روحانی اخلاقی اور کردار کی قوت سے ہی ساری دنیا پر حکومت کی تھی۔ ہم کو ایمانداری اور دیانتداری سے معاشرہ کو درست کرنے کے لیئے ان منکرات کو بند کر دینا چاہیئے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ چکلہ جرم نہ ہو۔ زنا جرم نہ ہو اور زنا کے لئے کسی کو بلانا جرم ہو۔ حکومت کو صفائی کے ساتھ زنا کے اڈوں کو ختم کر دینا چاہیئے ۔ مولانا نے بحث کے دوران یہ بھی کہا کہ اس آرڈیننس میں عورت کی ناک کاٹنے کے لیئے کوڑوں کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ شریعت نے ناک کاٹنا یا صورت بدلنا حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ میدان جنگ میں کافر کو قتل کرنا جائز ہے مگر مثلہ کر کے ناک کان کاٹنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ہمارے دوستوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ جس مرد میں ذرا سی بھی غیرت ہو اگر اس کی بیوی کسی اور مرد سے ڈانس کرے اس کا خون کھولے گا۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان حرکات کا بھی انسداد کرے اور جیسے غنڈوں کو گرفتار کرتی ہے غنڈیوں کو بھی گرفتار کرے مولانا نے فرمایا میں نے بدکاری کے انسداد کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا تھا۔ محترم وزیر قانون نے یقین دلایا کہ حکومت خود اس قسم کا ایک جامع بل لانا چاہتی ہے مولانا کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اسی سیشن میں وہ بل پیش ہوگا۔ جس پر مولانا نے اپنا بل واپس لے لیا دیکھیں حکومت اب کیا کرتی ہے

یونانیوں اور ہندوؤں کی کمینہ حرکات

کشمیر میں زبردست اشتعال

سری نگر میں جھیل ڈل کے آخری سرے پر ایک مسجد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک وہاں زمانہ قدیم سے رکھے ہوئے ہیں ان کی زیارت کے لئے ہزاروں مسلمان جایا کرتے ہیں۔

کشمیری زبان میں ان موئے مبارک کو حضرت بل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس مقام کا نام بھی حضرت بل پڑ گیا ہے۔ اب یہ موئے مبارک وہاں سے اچانک چوری ہو گئے ہیں جس سے لاکھوں مسلمانوں میں اضطراب ہے۔ مسلمانوں کے ایک جلوس پر سری نگر پولیس نے فائرنگ بھی کیا۔ یہ کمینہ حرکات نہ مسلمانوں کو دبا سکتی ہیں نہ ان کا نتیجہ بھارت کے حق میں اچھا ہو سکتا ہے۔ سارے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں میں بجا طور پر اشتعال ہے اور وہ احتجاجی جلوس نکال رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کسی تشدد کی پرواہ نہیں کرتے۔ سری نگر میں کرفیو نافذ ہو گیا ہے۔ علاقہ بھر میں فوج ہی فوج نظر آ رہی ہے۔

دوسری طرف بحیرۂ روم میں ایک جزیرہ ہے قبرص۔ اس میں فرنگی بھی ہے۔ ترکوں کی آبادی بھی ہے اور یونانیوں کی بھی۔ اب یونانیوں نے فسادات برپا کر دئے ہیں تاکہ ترکوں کو ختم کر دیا جائے۔ ان وحشی یونانیوں نے پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکوں کو سمرنا میں مسجد کے اندر مٹی کا تیل ڈال کر جلایا تھا۔ اس کا نتیجہ ان کی مکمل شکست اور ذلت کی صورت میں نکلا۔ اب قبرص میں سینکڑوں ترک شہید کر دئے گئے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ کشمیری اور قبرصی مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حاجیوں کی قرعہ اندازی

لاہور میں ۴ جنوری کو ہوگی اگر کام ختم نہ ہوا تو ۵ جنوری کو پورا کیا جائے گا۔

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حبِ عجیب: جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے حب عجیب" جریان احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب عنبری (جدید): نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

مندرجہ تمام ادویات کی قیمت علاوہ محصولڈاک ہے

حب نشاط افزا: یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے

حب عشرت: یہ گولیاں دل دماغ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اعصاب کو طاقت دیکر قوت باہ بڑھا دیتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ و جگر کو طاقت دیکر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

اہم خبریں

سابق صوبہ سرحد کے خطیبوں کو گریڈ مل گیا

مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نے اسمبلی میں چند سوالات پوچھے تھے کہ مولانا فضل حق صاحب مولانا محمد شعیب صاحب مولانا قاضی عبدالسلام صاحب مولانا سید میر عالم شاہ صاحب مولانا حفیظ اللہ صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو اوقاف نے وعدہ کے مطابق اب تک ۲۵۰ تا ۴۰۰ کا گریڈ کیوں نہیں دیا۔ وزیر قانون نے اعلان کیا کہ اب ان کو گریڈ دیا جا چکا ہے۔

حاجیوں کی روانگی کی تاریخ بدل دی گئی ہے

اب سفینہ حجاج کی روانگی کراچی سے ۲۰ جنوری کو ہوگی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تحریک التوا

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک التوا کے جواب میں محکمہ اوقاف نے اعلان کیا کہ اس نے اماموں مؤذنوں اور خادموں کی تخفیف کے جو نوٹس دیئے تھے وہ واپس لے لئے گئے۔ مولانا نے پھر بھی تحریک التوا واپس لینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ وزیر صاحب یہ یقین بھی دلائیں کہ وہ دوبارہ غلط قسم کا سلوک نہ کریں گے مگر سپیکر نے پہلی یقین دہانی کافی سمجھ کر تحریک التوا کو مسترد کر دیا۔

پاکستانی دستہ کی واپسی

پاکستانی فوج کا ایک دستہ جس میں ۱۸۰۰ افراد شامل تھے سولہ ماہ تک اقوام متحدہ کی نگرانی میں کانگو میں متعین تھا۔ اب وہ واپس کراچی پہنچ گیا ہے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

زائد از ضرورت
تمام شمارہ جات ۶۷ ریکارڈ میں

رشید احمد نور پوری
Rashid Ahmad Noor Puri

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد (۷) ○ جمعہ ۱۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳ جنوری سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱

مرزائیوں کا جلسہ اور مسلمان کی صدارت؟..

رواداری کا ہیضہ

مذہبی حدود و قیود سے آزاد ہو جانے کے دلدادگان عرصہ سے یہ چاہتے تھے کہ مرزائی اور مسلمان کا امتیاز مٹ جائے ۔ شیعہ سنی سب کچھ کہنے اور کرنے کے باوجود متحد رہیں ۔ مودودی اور اہل سنت والجماعت باوجود تنقیص الانبیاء علیہم السلام اور تردید روایات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شیر و شکر ہوں ۔ مگر اہل فکر و نظر نے ہمیشہ اس بات کو سوچا کہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے جس سے سادہ مسلمان مرزا غلام احمد کے اقوال و دعاوی کو بھی مسلمانوں کے اندرونی و فروعی اختلافات کی طرح سمجھ کر گمراہی کی دلدل میں جا پھنسیں ۔ یا خلفائے راشدین رضہ کے سب و شتم اور امہات المومنینؓ کی توہین کو معمولی سی بات سمجھنے یا مودودی صاحب کے مردود اجتہادات کو عین اسلام تصور کرنے لگیں ۔ تو اس طرز عمل کا نقصان نفع سے بدرجہا زیادہ ہے یک مسلمان کے ایمان کو خطرہ میں ڈال دینا ہزاروں مفادات کے حصول سے زیادہ خسارے کا سودا ہے ۔ اسی وجہ سے دوربین اور صاحب بصیرت مسلمانوں نے مرزائیوں سے مل کر کسی اسلامی مقصد کے لئے کام نہیں کیا ۔ اور نہ ہی ان کو اپنے میں سے سمجھا ۔ اور بات بھی یہ ہے کہ کسی ایسی پارٹی سے مل کر کام کرنا جو اپنے مخصوص فرقہ اور مخصوص خیالات کے پروپیگنڈے میں ماہر ہو اپنے سادہ لوح عوام کو ان کے دام تزویر میں پھنسانے کے مترادف ہے ۔ باوجود اس حقیقت کے لاہور وغیرہ میں بعض ایسے شہرت پسند افراد موجود ہیں جو ہر دیگ کا چمچہ بن جاتے ہیں ۔ ہمیں ان سے گلہ نہیں ہے کیونکہ ان کا مقصد ہی شہرت اور ووٹ ہے وہ جہالت کے باوجود مولانا کہلانے لگ جاتے ہیں ۔ مگر ہمیں اخبار میں یہ پڑھ کر صدمہ ہوا کہ علامہ علاء الدین صاحب صدیقی نے لاہوری مرزائیوں کے جلسہ کی صرف صدارت ہی نہیں بلکہ تبلیغ دین میں اتحاد کا وعظ کہتے ہوئے انجمن احمدیہ (مرزائیہ لاہوریہ) کی سرگرمیوں کی تعریف بھی کی ۔

ہم علامہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ اپنے طرز عمل اور معلومات پر نظر ثانی کریں ۔

پہلے تو ہم علامہ صاحب سے عرض کریں گے کہ آپ اپنے کالج کی چار دیواری کے مشاغل اور ذمہ داریوں سے اتنے فارغ نہیں ہیں کہ یورپ جا کر یا اسی ملک میں مرزائیوں کی تبلیغ کا صحیح جائزہ لے سکیں ۔ آج کل پروپیگنڈا کا زمانہ ہے ۔ ایک فرد یا ایک پارٹی اگر سرمایہ دار ہے تو وہ چکنے چوپڑے رسالوں کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ اپنے جھوٹ کو سچ اور بے عملی کو عظیم کردار ثابت کر سکتی ہے ۔ اور پروپیگنڈا نہ ہو تو عظیم کارگذاری چاہے خدا تعالےٰ کے ہاں وہ کتنے ہی اجر کی مستحق کیوں نہ ہو، عوام کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی بلکہ عوام اس کے وجود تک کو تسلیم نہیں کرتے ۔

یہی حال مرزائیوں کی تبلیغ کا ہے ۔ مرزا غلام احمد نے ابتداءً یہی طریقہ اختیار کیا کہ عیسائیوں اور آریوں کے خلاف اشتہار اور کتابیں لکھ کر مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ۔

لیکن فرض کیجیے مرزائی کوئی کام کرتے بھی ہیں لیکن اگر ایک عیسائی مرزائی ہو جائے تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا ۔ یہ تو وہی بات ہوئی بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا ۔ یا آسمان سے گرا اور کھجور پر اٹکا ۔

ہم یقیناً اس ملک میں مختلف فرقوں کے درمیان فساد و تصادم کے خلاف ہیں اور امن و امان کو نقصان پہنچانے والی ہر بات کو روکنے کے حق میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب ملکی استحکام کے لئے صداقت سے کام کریں ۔ لیکن مذہب اسلام اور دین حق کے سلسلہ میں کسی غلط فہمی کے پیدا کرنے یا کسی مسلمان کے ایمان کو خطرے میں ڈالنے کو گناہ عظیم تصور کرتے ہیں ۔

ہم اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ قرار دیا جائے پاکستان کے نو کروڑ مسلمانوں کے بھی جذبات و خیالات ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ان کی نمائندگی کرتے ہوئے علامہ صدیقی صاحب اور انکی طرح کے دوسرے بزرگوں سے درخواست کرتی ہے کہ مختلف پلیٹ فارموں کے مزے لینے کا کام وزیروں اور کوثر نیازی جیسے لوگوں پہ چھوڑ رکھیں اور آپ خدارا اہل اسلام کے جذبات کا احترام کریں ۔ اسلامی حدود و قیود سے آزادی چاہنے والوں کے لئے راہ ہموار نہ کریں ۔ والا فعلیک اثمک و اثم الجاهلين و ما نرید الا الاصلاح ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

ضرورت ہے

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان کے لئے ایک تجربہ کار ۔ دیانتدار مستقل مزاج سفیر و مبلغ کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات جوابی لفافہ معہ مفصل کیفیت و شرائط پتہ ذیل پر تحریر فرمائیں ۔

پتہ
محمد سعدی ناظم اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان
معرفت قاری محمد شاہ صاحب مدرسہ تعلیم القرآن
بھیلانی محلہ ۔ خیرپور میرس

فکر و نظر

معیارِ حق

از محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب

"ہم" رسولِ خدا کے سوا کسی کو معیارِ حق نہیں مانتے"

اس جملہ کی صدائے بازگشت آپ اب ایسے لوگوں سے بھی سنیں گے، جن کی دینی تعلیم کی قابلیت تو بڑی بات ہے معمولی نوشت و خواند کی قابلیت بھی محض حرف شناسی اور حرف نگاری تک محدود ہے۔ اور جن کی معلومات کا یہ حال ہے کہ شاید وہ اپنے شہر اور قصبہ کا پورا جغرافیہ بھی نہیں جانتے تھے۔

اس ذہنیت کے کسی بھی آدمی کو اگر اس کی پریشان فکری آزاد خیالی اور بے راہ روی پر کوئی یہ کہہ کر ٹوک دے کہ تمہارا خیال، تمہارا نظریہ تمہاری فکر، بزرگوں کے طریقے اور فکر کے خلاف ہے، اسلاف کے عقیدہ و عمل کے منافی ہے، اور علماء دین اس سے منع کرتے ہیں۔ تو وہ فوراً ہی بھڑک کر جواب دیدے گا کہ "ہم رسول خدا کے سوا کسی کو بھی معیارِ حق نہیں مانتے ہیں۔"

غور کیجئے اس تصور و خیال کے اختراع نے شیطان کی کتنی مشکلات کو آسان بنا دیا ہے اور ضلالت و گمراہی کے کیسے کیسے دروازے کھول دیئے ہیں۔

رسول خدا کے سوا کسی کو معیارِ حق نہ ماننے والا اور قابل اعتناء نہ سمجھنے والا ہر شخص، اتنا بڑا عالم و فاضل تو ہو گا نہیں کہ قرآن و حدیث پر، عربی زبان پر، آثار صحابہ پر، اقوال فقہاء و محدثین پر اور تاریخ اسلام پر اسے جزواً و کلاً تمام و کمال عبور و استحضار حاصل ہو اور جب ہی کوئی دینی و مذہبی مسئلہ اس کے سامنے آئے۔ اس سے متعلق قرآن کی تمام آیتیں رسول کی تمام حدیثیں، صحابہ کے تمام اقوال، محدثین و فقہاء کی تمام رائیں، اس کے علم و حافظہ میں آجائیں اور وہ صحیح و غلط، درست و نادرست، حق و باطل، جائز و ناجائز، حرام و حلال اور کمزور ایمان کا مبنی بر حقیقت و صداقت فیصلہ کر سکے اور چونکہ اس کے نزدیک رسول خدا کے سوا کوئی دوسرا معیارِ حق نہیں ہے اس لئے یہ فیصلہ کرنے کے لئے وہ یا تو اپنے فہم و دانش اور اپنی عقل و خرد کو معیارِ حق قرار دے کر اس میزان میں اللہ و رسول کے احکام کو رکھ کر کوئی فیصلہ کرے گا۔ یا پھر بے اعتمادی اور تذبذب کا شکار بنا رہے گا۔

اس فکر و نظریہ کی سب سے بڑی کجی یہ ہے کہ اس کا ماننے والا بڑے سے بڑے عالم دین اور ولی کامل کی بات تو رد کر دے گا، سلف و خلف میں سے سب کا انکار کر بیٹھے گا۔ لیکن خود اپنی عقل کا بندۂ بے دام، اپنے رجحانات نفس کا تابع اور غیر شعوری طور پر کسی شاطر وقت کا ذہنی غلام بنا رہے گا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ہدایت و بلند نظری کی راہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کی کوئی علمی اور واقعی حیثیت ہی نہیں ہے۔ بظاہر دل خوش کن اور بباطن ایک دلفریب اور روح فرسا خیال ہے وبس۔

آج چودہ سو سال کے بعد کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ قرآن و سنت کو براہ راست سمجھنے کا اہل ہے۔

قرآن و حدیث کی زبان عربی کو ہی جاننے کے لئے اس کو کتنے ہی واسطوں اور شخصیتوں کو معیار ماننا پڑے گا لغت عربی کے جامعین، صرف و نحو اور قواعد عربیہ کے واضعین، ادب و بیان و بلاغت اور اسلوب کلام کے ماہرین پر اعتماد کرنا پڑے گا۔ اس تاریخی تسلسل کو سند اور دلیل بنانا پڑے گا جس کے واسطے سے قرآن و حدیث اس زمانہ تک پہنچے۔ یہ سب کچھ ماننے کے بعد قرآن و حدیث کے مفہوم اور منشاء، مدعا کو، مراد اور تعبیر کو، اس کے جامعین ماہرین کے ذریعہ سمجھنے سے کیوں انکار ہے اور کتاب و سنت کی تعبیر میں سلف صالحین اور جماعت علماء و اصفیاء پر اعتماد کرنے سے کیوں گریز ہے۔

الفاظ کے ماننے کے لئے تو مذکورہ بالا جامعین و مصنفین و ماہرین کو معیار ماننے سے انکار ہے۔ کیا اس لئے کہ الفاظ کے اندر تغییر و تحریف آسان نہیں اور اسے ہر عامی و ادنیٰ آدمی بھی پہچان اور جان سکتا ہے۔ لیکن معانی و مراد میں تغییر و تحریف کو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس تحریف و تغییر کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ علماء سلف و خلف پر اعتماد اور ان کے فیصلوں کا سند و حجت ہونا ہے کس کی نظر اتنی دور رس اور دور بین ہو سکتی ہے کہ علماء سلف و خلف پر سے اعتماد اٹھ جانے کے بعد وہ ہر دینی و دنیاوی معاملہ میں فی الفور رسول خدا کا حکم و منشا سمجھ لیا کرے گا۔

"رسول خدا کے سوا کسی کو معیار حق نہ مانا جائے" اس کا یہ نتیجہ ہے کہ سلف و خلف میں سے کسی بھی بڑے سے بڑے عالم و فاضل کی بات جب منشاء و ضرورت ہوئی رد کر دی جائے۔ فوراً ہی کھیل جائے گا۔ اور ہر شخص اس منفی ذہن کا حامل بن جائے گا لیکن رسولِ خدا کو ہی معیارِ حق مانا جائے چونکہ اس کا عملی حصول بڑا ہی مشکل ہے اور معمولی اردو انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا، اچھے اچھے زبان عربی کے ماہرین اور قرآن و حدیث اور فقہ و کلام کے فاضلین بھی اکابر سلف اور اعاظم علماء عصر کی علمی تحقیقات کے محتاج ہیں اس لئے رسولِ خدا کا منشاء معلوم کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں اور اس طرح مثبت طور پر کوئی بھی، براہ راست رسول خدا کو معیارِ حق ماننے والا نہیں ہوگا۔

پھر اپنی عقل کی بندگی یا دوسروں کی ذہنی غلامی کے سوا اس نظریہ کے ماننے والے اور کیا کر سکیں گے ؟

اس سے بڑی بھی کوئی ضلالت پھر دنیا میں ہو سکتی ہے؟

افسوس ہے کہ اس عظیم گمراہی میں آج اچھی خاصی تعداد سادہ لوح افراد کی گرفتار ہے۔ بالخصوص ایسے افراد جن کا مطالعہ اردو، انگریزی تک محدود ہے یا جنھوں نے دین کی تعلیم بڑی ہی رواداری میں حاصل کی، یا جو وقت کے سیاسی مملکتی اور معاشرتی افکار سے مرعوب ہیں یا جن کے گرد و پیش مذہب و دین کو جماعت سازی و تحریک کاری کے طور پر پھیلایا گیا ہے یا پھر جنھوں نے اسلام کو کسی صاحب قلم و انشاء کی آئینہ تحریر میں پڑھا اور سمجھا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کو بھی، معیار حق یا سند و حجت اس حیثیت سے نہ مانا جاتا ہے نہ مانا جا سکتا ہے کہ اس کی ذات مطاع و متبوع ہے بلکہ اس اعتبار سے معیار و حجت مانا جاتا ہے کہ وہ شخص کتاب اللہ کی تعلیم اور رسول اللہ صحابہ کے لئے معیار تھے۔ صحابہ تابعین کے لئے۔ تابعین تبع تابعین کے لئے علیٰ ہذا القیاس عہد بہ عہد علماء حق و اولیاء اللہ اپنے زمانہ کے اور اپنے بعد کے لوگوں کے لئے معیار حجت سمجھے و مانے جاتے رہے اسلام کی حقانیت کے لئے یہ ایک تاریخی سند ہے جو اپنے تواتر و تسلسل سے عالم کے لئے حجت کا درجہ رکھتی ہے

اب جو کوئی اپنی کلامی اور انشائی نکتہ آفرینیوں سے اس حجت کو بے اصل ٹھہرا کر کمزور کرنا چاہتا ہے۔ کیا وہ اسلام کی جڑوں میں تیشہ نہیں چلا رہا ہے ؟

یاد رکھئے! اسلام کے نام سے کہی جانے والی وہی بات صحیح تسلیم کی جائے گی جس کے حق میں چودہ صدیوں کی مسلسل روایات و سندات بطور حجت موجود ہوں۔ اور اس کی یہ حیثیت کسی عہد میں بھی مجروح نظر نہ آئے۔ اس سے ہٹ کر اور چودہ سو سال کا درمیانی واسطہ کاٹ کر کسی کی بات کو خدا اور رسول کی بات سے جوڑنے کی کوشش خود اسے رسول بنا دینے کی ناپاک جسارت ہے۔ العیاذ باللہ۔ اور یہ اقامت دین نہیں۔ انہدام دین کا منصوبہ ہے۔ خواہ اس کا ظاہر کتنا ہی دل آویز اور معصوم نظر آئے۔

صورت مذہب کہ می سازند تحسیں می کنند
معنیٔ دیں را کہ می سوزند خلق آگاہ نیست

انتقال پُرملال

مورخہ ۲۰ر دسمبر بشب سنیچر بوقت تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت حامی شریعت و طریقت مولانا قاضی عطاء محمد صاحب قادر پور راں ضلع ملتان نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قاضی صاحب مرحوم میں سنت نبویہ اور توحید و رسالت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور انہوں نے قومی، مذہبی اور تعلیم دین کی خدمات کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی اور انتہائی نیک پابند شریعت اور مخلص انسان تھے۔ بندہ کئی دفعہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور مرحوم کو حسن خلق اور محبت و خلوص کا ایک سرچشمہ پایا۔

سارے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ قاضی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان خصوصاً صاحبزادگان کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا کریں۔ شریک غم۔ احقر بشیر احمد اخوند زادہ (کھوئی بہارہ) ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔

حال مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان۔

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام - لاہور
۱۷ شعبان ۱۹۶۳ء

بحر ہند میں امریکی فوجی بیڑے کی آمد

پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے

امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ، ہندوستان کے سمندروں میں پہنچنے والا ہے۔ یہ خبر سرسری طور پر نظر انداز کر دینے کی نہیں ہے۔ بحر ہند کے وسیع و عریض علاقے میں پہلے سے برطانوی بیڑہ بھی موجود ہے۔ اب امریکی بیڑہ کی آمد سے یہ پورا علاقہ اتحادیوں کی مشترکہ فوجی بالادستی میں چلا جائے گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا بحری بیڑہ تو اپنی نقل و حرکت اور دائرہ اثر کو ملائشیا کے گرد و پیش کی سمندری حدود میں مضبوط کرنا چاہتا ہے، اس لئے کہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے نزاع سے مشرق بعید کے حالات کسی وقت بھی نازک تر ہو سکتے ہیں اور نہر سویز سے سنگا پور تک کا بحری علاقہ امریکی فوجی بیڑہ کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ چین اور فارموسا کے درمیان بحرالکاہل نیز درہ دانیال کے قریب اور اردن، لبنان و فلسطین کے سمندری علاقہ میں، امریکہ کے تین بحری بیڑے پہلے سے ہی گشت کر رہے ہیں۔

یہ سراسر جنگی حکمت عملی کا اقدام ہے اور مستقبل کے کسی خفیہ اور گہرے منصوبہ کا پیش خیمہ ہے۔

بحر ہند میں امریکی بیڑے کے داخلے کی تجویز معلوم ہوتا ہے کہ بہت پہلے سے استعماری طاقتوں کے فوجی ماہرین کے سامنے تھی لیکن وہ کسی مناسب صورت حال کے انتظار میں تھے ہندوستان کے موجودہ حالات نے یہ موقعہ مہیا کر دیا ہے

بھارت چین سے اس درجہ خوف زدہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ اب برطانوی امریکی عزائم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ثابت ہوگا۔ وہ اپنی اندرونی محدود آزادی پر اکتفا کرے گا۔ اور یہ گوارا کرتا رہے گا کہ اس علاقہ میں طاقت کی برتری امریکہ اور برطانیہ کو حاصل رہے تاکہ چین کے متوقع حملے کے اندیشوں سے وہ مامون و محفوظ رہ سکے۔

مزید براں وہ اس سے یہ فائدہ اٹھانے کی تاک میں بھی رہے گا کہ موقعہ ملتے ہی اپنے قریبی چھوٹے اور کمزور ہمسایوں کے علاقوں اور حقوق پر غاصبانہ دست درازی کرے کشمیر کے مسئلہ کو جب تک چاہے طول دیتا رہے اور چین کے مقابلہ میں اسے جس شکست خوردگی کا زخم پہنچا ہے اس طرح اس کا مداوا کرے۔

بحر ہند میں امریکی بیڑے کی آمد کے بعد بحری گذرگاہوں کی اس اہم عالمی شاہراہ پر برطانیہ اور امریکہ کا کامل فوجی تسلط قائم ہو جاتا ہے اور نہر سویز بھی دونوں طرف سے ان طاقتوں کے گھیرے میں آ جاتی ہے۔ تمام چھوٹے بڑے ممالک جو اس بحری شاہراہ اعظم کے قریب واقع ہیں بالواسطہ طور پر امریکی، برطانوی فوجی غلبہ کی زد میں چلے جاتے ہیں۔ ابھی تک ایشیا اور مشرق کے نو آزاد ملکوں میں سے کوئی ملک تنہا ہی اور نہ مجموعی طور پر سب کے سب ہی اس حیثیت میں آئے ہیں کہ ان کی بحری فوجی طاقت یورپ کے کسی ملک کی بحری طاقت کے مقابلہ کی ہو۔ امریکی اور برطانوی بحری بیڑے کی عظیم طاقت کا مقابلہ تو بہت دور کی بات ہے۔

اس صورت حال نے سب سے زیادہ خطرات پاکستان کے حق میں پیدا کئے ہیں۔ ہندوستان اس کا دشمن اول ہے۔ چین جو ہندوستان اور امریکہ دونوں کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ وہ پاکستان کا ہمسایہ بھی ہے اور دوست بھی۔ امریکہ پاکستان چین دوستی پر متعدد بار اپنی ناگواری کا اظہار کر چکا ہے۔ گزشتہ ۱۴-۱۵ سال کی خارجہ سیاست نے پاکستان کو امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بنائے رکھا تھا۔ اب یہ مچھلی گھڑے سے باہر نکل رہی ہے۔ تو امریکہ چیں بہ جبیں ہو رہا ہے۔ امریکہ کی متعدد اقتصادی گرفتیں، ثقافتی اثرات اور برطانوی دور حکومت کی پروردہ نوکر شاہی ذہنیت اور مغرب زدہ اصحاب جاہ و ثروت کے ملت کش رسوخ و رجحانات نے ان خطرات کو اور گہرا کر دیا ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ بحر ہند میں امریکی فوجی بیڑے کی آمد پر ہماری حکومت کا اندرونی ردعمل کیا ہوگا۔ لیکن فیلڈ مارشل صدر ایوب خاں کی فوجی سیاسیات سے کہنہ واقفیت، سیاسی فرزانگی، عزم راسخ اور پختہ تجربہ کاری سے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان کی نظر بصیرت سے اس نازک، پُرخطر اور پیچیدہ صورت حال کی باریک سے باریک بات اور پوشیدہ سے پوشیدہ پہلو بھی چھپا نہیں رہے گا۔

دراصل اس صورت حال کی اصلیت سے پوری پوری آگاہی اور اس خطرہ سے ہر طرح نمٹ سکنے کی صلاحیت و ذمہ داری براہ راست حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اس سے ہرگز غافل نہیں ہوگی۔ لیکن داخلی طور پر حالات کو مستحکم و پُرسکون اور ہر خطرہ سے دوچار ہونے کے لئے آمادہ رہنے کی ذمہ داری یکساں طور پر حکومت، باشندگان ملک، عوام، خواص، سیاسی قائدین، مذہبی پیشواؤں ارباب دولت و ثروت اور دینی و سیاسی جماعتوں سب پر عائد ہوتی ہے۔

ضرورت ہے کہ ملک کے تمام طبقوں اور عناصر میں اشتراک و یگانگت قائم ہو، حکومت اور ارباب اقتدار عوام کے احساسات کا پاس اور ان کی ضروریات کا لحاظ رکھیں۔ سیاسی اور مذہبی جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ مذہبی اور سیاسی قائدین مفاہمت کی راہ کھولیں۔ استحصال و مفاد پرستی کے دروازے بند کئے جائیں۔ مجلسی اور سماجی تفاوت دور کیا جائے۔ قانون اور انصاف سب کے لئے یکساں اور سہل الحصول ہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ، اپنے اللہ کو راضی رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اسلام کے نام پر ہم نے اپنے عوام اور اپنے خدا سے جو جو وعدے اب تک کئے ہیں انہیں پورا کریں۔ منافقت کی پالیسی ترک کر دیں۔ اور جہاد کے جذبہ کو زندہ کریں۔

صرف اسی طرح ہم سب مشترکہ طور پر مل کر اس عظیم خطرہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور نبی ٹپک پڑا :-

مرزائیوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ایک اور نبی ٹپک پڑا ہے اور ان کے لئے خوشی کی بات یہ ہے کہ براہ راست لندن میں مبعوث ہوا ہے۔ اور مرزا غلام احمد کی طرح یہ بھی ملکہ کے زمانہ میں بلکہ خاص ولایت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ نیا نبی خواجہ محمد اسمٰعیل المسیح والمصلح الموعود کہلاتا اور اس کی امت السابقون کہلاتی ہے۔ یہ مرزا غلام احمد سے بہتر طرز پر وحی بناتا اور قرآن سے اپنی پیش گوئیاں ثابت کرتا ہے۔ مسلمان تو ایسے مردودوں کو ماننے سے رہے۔ لیکن مرزائیوں کو اس کی تردید کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مژدۂ تراویح

مدرسہ اشرفیہ سکھر سے حافظ مفت طلب فرمائیے

سالہائے گزشتہ کی طرح انشاء اللہ اس سال بھی آپ
کی علمی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ سکھر کی طرف سے تراویح پڑھانے
کے لئے حسبۃً للہ حفاظ کی خدمات پیش کی جائیں گی۔ ن
کرم سے اس وقت قرآن پاک سنانے کے لئے
ہیں سکھر، شکارپور، خیرپور، لاڑکانہ
اور قرب و جوار کے حضرات حسب
اگر کوئی مسجد آمد و رفت کا سفر خرچ بھی برد
انشاء اللہ آپ کا یہ ادارہ علمی سفر خرچ بھی خود ہی برداشت
کرے گا۔ اپنی ضروریات سے جلد از جلد مطلع
فرمائیں۔ حفاظ کی تعداد محدود ہے۔

محمد احمد تھانوی - مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

مودودی صاحب کے بادام اور بے دام غلاموں کا نیا دام اتحاد العلماء کا ڈھونگ

برادران اسلام! اپنا ایمان بچائیں اور علماء دین! ہوشیار ہو جائیں۔ مودودی فرقہ کو فریب دینے کا بڑا ڈھونگ آتا ہے۔ ایک بار انھوں نے ڈھونگ رچایا تھا۔ کہ اسمبلی کے الیکشن کے لئے کوئی آدمی خود امیدوار کھڑا نہ ہو بلکہ جس کو قوم کھڑا کرے وہی کھڑا۔ پھر ہوا یہ کہ ہر ہر مقام پر مودودی فرقہ کے چند آدمی اکٹھے ہو کر فیصلہ کرتے کہ فلاں کو کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ سارے ملک میں اعلانات ہو گئے کہ فلاں فلاں کو علاقے کے لوگوں نے کھڑا کیا ہے۔ مگر جب ایک مودودی بھی کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت ان کے مکر و فریب کی قلعی کھلی۔

بھلا جس امیدوار کو قوم کھڑا کرے وہ کیسے ناکامیاب ہو سکتا ہے۔ اب حکومت کے تیور بدلے ہیں جس سے ڈر کر بہت سے سورما مودودی، مودودی جماعت کا نام لینے سے بھی لرزنے لگے ہیں۔ تو انھوں نے قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا ہے تاکہ اب حکومت کی چشم نمائی سے بچ کر اتحاد العلماء کے نام سے کام کیا جائے۔ چنانچہ سرگودھا میں یہ سازش کر کے انھوں نے صدر اپنے مودودی مولوی چراغ صاحب گوجرانوالہ کو بنایا۔ جن کو حضرت علامہ انور شاہ صاحب کا شاگرد کہلا کر اتنی شرم بھی نہ آئی کہ اپنے استاد کی تحقیقات کے خلاف مودودی کی اندھی تقلید میں ڈاڑھی کترنے کو جائز قرار دیا۔ حضرت انور شاہ قدس سرہ جیسی ہستی کے بعد مودودی صاحب جیسے (جسد خوار) کی بیعت کر لی۔ اسی طرح سیکرٹری مشہور بدنام مودودی مولوی گلزار صاحب کو بنایا۔ اور تعجب ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے ممبر وہ علماء بن سکیں گے جو کسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ ہوں۔ اس طرح گویا انہوں نے اپنے پیر و مرشد مودودی صاحب کو علماء کی صف سے خارج کر دیا۔ جس نے کسی دار العلوم میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی اور یہی بات حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی نے ملتان میں وفاق المدارس کے جلسہ میں کہی تھی کہ مودودی علماء کے زمرہ میں نہیں ہے۔ اور یہی بات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ارکان کہتے ہیں کہ یہ خود ساختہ مجتہد ہم مولوی خطرۂ ایمان ہے۔ بہرحال اب مسلمانوں نے ان کو ہر جگہ پہچان رکھا ہے وہ اتحاد العلماء نام رکھیں یا کوئی اور

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

مذہب مودودیت سے عوام کی نفرت

از حکیم نواب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد

نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اکابر امت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انبیاء علیہم السلام کی جن عبارات سے اپنی تصانیف میں توہین۔ بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ علماء کرام مذہبی فریضہ خیال کر کے ان کی تردید کے درپے ہوئے۔ اور عامۃ المسلمین کے ایمان کی حفاظت کی خاطر تقریر اور تحریر کے ذریعہ مصروف سعی رہتے ہیں۔ ایام موجودہ میں بھی اس فتنہ سے بچانے کے لئے یہ اقدام کیا جا رہا ہے محض حفاظت عقائد۔ تبلیغ دین۔ تحفظ ناموس صحابہ کرام و اعزاز اکابر امت کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔

اس وقت اس پہل کی بنیاد رکھنے کا سہرا اعلیٰ حضرت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے سر ہے۔ جنھوں نے حیدر آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس میں مذہب مودودیت ننگا کر کے رکھ دیا تھا۔

جس کا اثر یہ ہوا کہ عوام کو مذہب مودودیت سے اتنی نفرت ہوئی کہ توبہ تائب ہو کر دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہونے لگے اور ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو اس مضر فرقہ مذہب مودودیت سے پناہ میں رکھے۔ اور صحیح معنی میں اہلسنت میں شامل رکھے آمین ثم آمین۔

کوٹ تغلق خاں ملتان شہر میں یوم معاویہؓ

دفتر مجلس خدام صحابہ سے اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۲۰ر دسمبر بروز جمعہ مسجد مولوی رمضان والی کوٹ تغلق شاہ ملتان میں تیسرا سالانہ "یوم معاویہؓ" بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد عوام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی ان میں سے بیسیوں نے قرآن مجید کا ختم کیا اور بعض نے درود شریف پڑھا اور حضرت امیر معاویہؓ کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اس کے بعد خواجہ نیاز احمد صاحب چیئرمین یونین کمیٹی ملتان نے اجلاس میں شرکت فرمائی اور صدارت مولوی منظور احمد شاہ صاحب نے فرمائی اور فاضل نوجوان مولانا سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری نے اپنے مخصوص انداز میں روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر معاویہؓ تاریخ اسلام کے ایک عظیم ہیرو ہیں اور آپ نے اسلام کی بے پناہ خدمت فرمائی۔ سلطنت اسلامی کو ساحل یورپ سے کر افریقہ کے صحراؤں تک وسعت بخشی۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بہت سے القابات سے نوازا تھا اور کاتب وحی مقرر فرمایا تھا۔

شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو قومیں اپنے محسنوں کو فراموش کرتی اور ان کی تعلیمات، ان کے کارناموں اور ان کی زندگی کو پس پشت ڈال دیتی ہیں وہ کبھی عروج پذیر نہیں ہو سکتی

دا[illegible]قانیہ میں ترجمۂ قرآن مجید

[illegible]ت قطب العالم شیخ [illegible] سرہ العزیز اور [illegible] عبد اللہ صاحب [illegible] کے شاگرد مولانا شیر علی شاہ صاحب مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حسب سال گزشتہ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ شعبان بروز ہفتہ ترجمۂ قرآن مجید شروع کریں گے۔ ترجمہ کا طرز بیان ان دو بزرگوں کے قواعد و ضوابط، ربط آیات سورتوں اور رکوعوں کے خلاصے اور موضوع اور انہی بزرگوں کے فیوض و ارشادات کی روشنی میں ہوگا کامیاب طلبہ کو سند فراغت بھی دی جائیگی۔ ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ رمضان کو ختم ہوگا۔ طلبہ کو فرق باطلہ کے باطل اعتراضات کے جوابات بھی سکھائے جائیں گے

سلطان محمود ناظم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور کا تیار کردہ

سرمہ مفید نظر

ہمارا یہ سرمہ ۳۰ سالہ تجربہ شدہ ہے جو آنکھوں کی تمام تکالیف کا مکمل علاج ہے اس کا مستقل استعمال ضعف بصارت کو دور کر کے بینائی کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ سرمہ نہایت قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے غرضیکہ جس نے ایک دفعہ منگایا ہمیشہ کا گاہک بن گیا۔ عینک تک نظر محکم رکھنے روزانہ استعمال کی عادت عینک تک چھڑا دیگی۔ زیادہ تعریف فضول ہے تجربہ شرط ہے۔ تولہ کی شیشی سال بھر کیلئے تین روپے ۳/ ایضاً دو تولہ کی آٹھ آنے [illegible] محصول ڈاک بذریعہ پارسل [illegible] ۱/۴ [illegible]

ملنے کا پتہ

امان اللہ اینڈ برادرز جنرل سپلائرز دار الامان وسن پورہ لاہور۔

نیز رسالہ تلاش صحت مفت طلب فرمائیں

مفید اور مجرب دوائیں

کندن — یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کی قیمت ۶/۵۰ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرے لوڈیا)

یہ نہایت خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کیپاونڈ — طاقت توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ہے۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے۔

مقوی بدن گولیاں — کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں قیمت ۱۰۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے

محصول ڈاک ذمہ خریدار

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمیعتہ علماء اسلام سکھر کی شاخیں متوجہ ہوں

جمیعتہ علماء اسلام سکھر کے جن وارڈوں میں تنظیم ہو چکی ہے ان کو چاہیئے کہ ہر ہفتے اپنی میٹنگ (اجتماع) کیا کریں جس میں درس قرآن حالات حاضرہ پر تبصرہ اور ترجمان اسلام کی خبریں پڑھ کر ممبروں کو سنائی جائیں۔ ہر ماہ اپنے علاقے کے تمام ممبروں کا اجتماع بلایا جائے اور اس میں درس قرآن کے جمیعتہ علماء اسلام کے مقصد سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتے۔

جمعیت علماء اسلام کے تمام عہدیدار باہم مل جل کر کام کریں اور نیز ہر ہفتے اپنی رپورٹ شہری مرکزی جمعیت علماء اسلام کو روانہ فرما دیں۔

(مولانا) عبدالحی عباسی: ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام۔ شہر سکھر

ضلع جمعیت علماء اسلام سکھر کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ فوراً ضلعی دفتر میں تشریف لائیں!

عرصہ تین ماہ سے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ نے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے دفتر سے رابطہ قائم نہیں کیا ہے لہذا ڈاکٹر موصوف جہاں بھی ہوں فوراً دفتر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر میں تشریف لے آویں۔

(ناظم نشر و اشاعت۔ ابو خالد)

مرکزی دفتر کی امداد کی ایک بہتر تجویز

جناب مولانا حمید اللہ صاحب امیر جمیعتہ علماء اسلام شہر ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ر دسمبر بعد از نماز ظہر جامع مسجد مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک میں جمیعتہ علماء اسلام سٹی ٹانک کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا فتح خان صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فتح خاں صاحب۔ احقر حمید اللہ صاحب امیر سٹی ٹانک۔ قاضی عطاء اللہ صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک، ملک باز گل خاں محمود، مولانا سعد الدین صاحب۔ مولانا میاں خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن مولانا امام دین خاں صاحب محمود نے شرکت کی اور حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

یہ اجلاس جمیعتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ۱۳ دسمبر ۶۳ء کے ایک ضروری اعلان اور اکابر مرکزی جمعیت کی مشترکہ اپیل جمعیت کے مرکزی فنڈ کی فراہمی کے متعلق منعقد ہوا ہے اعلان کرتا ہے۔ کہ جمیعتہ علماء سٹی ٹانک مرکزی جمیعتہ کو بطور امداد اپنی حقیر سی رقم دس روپے ماہوار ہر مہینہ پیشگی ادا کرنے کا اعلان کرتی ہے اور امید کرتی ہے۔ کہ ماتحت متحرک اور فعال جماعتیں بھی حسب توفیق مرکز کی مضبوطی کے لئے باقاعدہ ماہانہ تعاون کر کے اپنے ایک اہم فریضہ سے سبکدوش ہونگی۔

محرک مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب خطیب — موید ملک باز گل خان غازی کشمیر

جمیعتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس اور اہم کارروائی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمیعتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ایجنڈا ۱۴ دسمبر کو جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمیعت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ نے فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ امیر شہر گوجرانوالہ و ناظم مرکزیہ نے تمام احباب کو جماعت کی تنظیم پر مزید توجہ کرنے کی تاکید کی اور تجویز فرمایا کہ ہر جماعت ممبرشپ کی کاپیاں مکمل کرے اور رپورٹ کاپیاں مکمل کرے اور پر شدہ کاپیاں واپس کی جائیں۔

ملک عبدالقیوم صاحب اختر، مولانا غلام محمد صاحب نے تجویز پیش کی کہ ضلع بھر میں بزرگوں کا تبلیغی پروگرام ہو۔ مسعود احمد بٹ صاحب اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی نے جماعتی لٹریچر مہیا کرنے پر زور دیا۔

حضرت امیر ضلع نے تجویز فرمایا کہ جمیعتہ کی طرف سے جماعتی تعارف پر مضمون بصورت پمفلٹ شائع کیا جائے۔ یہ کام امیر ضلع اور امیر شہر کے سپرد کیا گیا۔

ضلعی جمیعتہ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا احمد سعید صاحب نے اخبار ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت پر احباب کو متوجہ کیا اور تمام احباب کو مقامی جماعتوں کے لئے اخبار جاری کرنے کا مشورہ دیا تاکہ ملک میں جماعتی کام کا اندازہ تمام دوستوں کو ہو سکے۔ چنانچہ بعض احباب نے فرمایا کہ اخبار کے دفتر کو اطلاع کر دیں کہ اخبار وی۔ پی کر دیا جائے۔

آخر میں ایک ریزولیشن عائلی آرڈیننس کے سلسلہ میں ان مرکزی ممبروں کی مذمت کا پاس کیا گیا۔ جنھوں نے عائلی قوانین کی بحالی کے حق میں ووٹ دے کر اپنے مسلمان ووٹروں اور اسلام سے غداری کی۔

شکارپور میں جمیعتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ جناب محمد شریف اشرف صاحب کا دورہ

خیرپور ڈویژن کے ناظم جناب محمد شریف اشرف نے شکارپور کا تین روزہ دورہ کیا۔ موصوف نے وہاں پر جمعیت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اس بے دینی اور الحاد کے دور میں ملک میں جمعیت علماء اسلام جیسی جماعت کا وجود نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس جماعت کو ملک کے تمام علماء حق کی حمایت حاصل ہے یہ جماعت اس ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو رائج کرنا چاہتی ہے۔ اس جماعت کے امیر مرکزی حافظ الحدیث الحاج مولانا جناب محمد عبداللہ صاحب درخواستی ہیں اور نائب امیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب ہیں اس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہیں جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ موصوف نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کی مساعی پر جو ان حضرات نے ابھی تک اسمبلیوں میں کی ہیں روشنی ڈالی اور وہاں کے لوگوں سے عہد لیا کہ ہم اپنا آئندہ ووٹ صرف اسلام کے حق میں دیں گے

جمیعتہ علماء اسلام شہر سکھر کی جانب سے دستخط سکھاؤ مہم

حضرت مولانا داؤد غزنوی کی یاد

سکھر۔ جمعیت علماء اسلام شہر سکھر نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ناخواندہ حضرات کو جو اپنا نام لکھنا نہیں جانتے ان کو دستخط کرنے سکھائے جائیں۔ تاکہ اگلے الیکشن تک کوئی شخص انگوٹھا لگانے والا نہ رہے اور جمیعتہ علماء اسلام کے امیر حاجی حفیظ الدین صاحب اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے وارڈوں میں دستخط سکھاؤ کی مہم شروع کریں۔ ضلع سکھر اور فیروز پور ڈویژن کی تمام شاخیں بھی ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اس مہم کو رائج کریں

مولانا داؤد غزنوی کی وفات پر تعزیتی قرارداد

جمیعتہ علماء اسلام شہر سکھر کا یہ اجتماع حضرت مولانا داؤد غزنوی کی وفات حسرت آیات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

داڑھی کی اسلامی حیثیت

اس میں کتاب و سنت، فقہ اربعہ اور اجماع امت سے داڑھی رکھنے کی فرضیت، داڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت، داڑھی رکھنے کے فضائل مفصل بیان کئے گئے ہیں مصنف مولانا قاضی شمس الدین صاحب قیمت [illegible] پیسے

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمیعتہ علماء اسلام بورے والا کا انتخاب

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمیعتہ علماء اسلام بورے والا مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا ضلع ملتان سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ہے۔

امیر۔ حافظ عبدالرحیم صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ نائب امیر شیخ محمد رفیق صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبدالغنی صاحب۔ ناظم (مولانا) عبدالحکیم (صاحب) ناظم نشر و اشاعت میاں قمرالدین صاحب۔ خازن۔ چوہدری سردار احمد صاحب۔

جمیعتہ کے اجلاس میں عائلی قوانین کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا۔

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا سبق نہ بھولے

طالب علموں، کلرکوں، وکیلوں، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ برہمی۔ ہلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ و جگر شانہ کام کرنے سے جواب دے بیٹھے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ قیمت خوراک ۴/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء
کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

جمعیت علمار اسلام کی خبریں

ضلعی جمعیۃ علمار اسلام مظفر گڑھ کا اہم اجلاس

۱۷ ر دسمبر۔ کوٹ ادو۔ جمعیۃ علمار اسلام مظفر گڑھ کا ضلعی اجلاس زیر صدارت جناب میاں صاحب اعجاز صاحب قریشی منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض کیا گیا

(۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب (۲) مرکزی فنڈ (۳) ضلعی فنڈ و تنظیم۔

(۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب بعد بحث و تمحیص سید مولوی محمد شاہ صاحب (کھشتی حمزہ) کو ضلع کی جماعت کا امیر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا۔

(۲) مرکزی فنڈ کے لئے چار نمایندوں میاں اعجاز احمد صاحب قریشی سید محمد شاہ صاحب۔ چوہدری شوکت علی صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب محمود کوٹ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو تمام ضلع کا دورہ کر کے فنڈ کی فراہمی کا بندوبست کرے گی

نیز متفقہ طور پر دو قرار دادیں پاس ہوئیں

یہ اجلاس حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی سرداری امیر عالم خاں صاحب لغاری سے مطالبہ اور اپیل کرتا ہے کہ وہ ضلع مظفر گڑھ کا ہنگامی دورہ فرما دیں تاکہ ضلع کی تنظیم مضبوط ہو سکے

یہ اجلاس حکومت کے اس فیصلہ پر اظہار تشویش کرتا ہے کہ مغربی پاکستان میں شرح آبیانہ ٹیکس بڑھا کر ڈیوڑھا کر دیا ہے اس شرح کو ختم کیا جاوے یہ عوام کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

ناظم جمعیۃ علمار اسلام سرگودھا کا دورہ

مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ سرگودھا نے مندرجہ ذیل دو مقامات پر جمعیۃ کے سلسلہ میں تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۵ دسمبر اتوار کے دن بذریعہ بس نور پور تھل شام کے ۷ بجے معہ حافظ سعید الرحمان صاحب ناظم دار المطالعہ پہنچے وہاں ڈاکٹر دین محمد صاحب ناظم اور اسلام الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ بر نولی موجود تھے۔ عشار کے بعد مسجد مہاجرین میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے عوام کو جمعیۃ کی دعوت دی صبح ۱۶ دسمبر ڈاکٹر دین محمد اور اسلام الدین نے جمعیۃ کے ممبر بنائے اس کے بعد جمعیۃ کا نور پور تھل کا درج ذیل انتخاب ہوا۔ امیر۔ حافظ امتیاز احمد صاحب۔ ناظم عبد الرحیم کلاتھ مرچنٹ خازن چوہدری عبد الغنی آڑھتی۔

۲۰ دسمبر بروز جمعہ ایک بجے بعد دوپہر خوشاب پہنچا۔ وہاں احباب جمعیۃ سے اور خصوصی طور پر مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ خوشاب سے تنظیمی سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع مردان حلقہ زرڈ میں اجتماعات

مردان۔ حسب فیصلہ جمعیۃ علمار اسلام ضلع مردان حلقہ زرڈ تحصیل صوابی میں امیر حلقہ مولانا عبد الواحد صاحب ڈاگئی کی زیر سرکردگی مولانا حمید اللہ صاحب ڈاگئی۔ مولانا شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ زرڈ اور امیر حلقہ پر مشتمل وفد نے ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو مواضعات پرمولی۔ شیوہ۔ کالو خاں۔ اور ادبینہ میں عام اجتماعات منعقد کئے وفد کے اراکین۔ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علمار اسلام کے اغراض و مقاصد اور عائلی قوانین پر تقریریں کیں۔ عوام نے ملک سے غیر اسلامی قوانین ختم کرنے کے سلسلہ میں جمعیۃ علمار اسلام کے پروگرام پر عمل کرنے کا اظہار کیا

پرمولی میں حسب ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ نائب امیر۔ قاضی حبیب الحق صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاضی عبد اللطیف صاحب۔ ناظم میاں غلام نبی صاحب۔

اراکین: فضل الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمود صاحب۔

موضع شیوہ میں سابق تشکیل جماعت کو برقرار رکھا۔

موضع کالو خاں میں انتخاب جدید ہوا

امیر۔ مولوی محمد امین صاحب۔ نائب امیر مولوی عبد المالک صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی نور الحکیم صاحب۔ ناظم گل سید باچہ صاحب خازن۔ سردار خاں صاحب۔

موضع ادبینہ میں بھی انتخاب جدید ہوا

امیر۔ مولانا فضل رحیم صاحب۔ نائب امیر مولوی عبد الوہاب صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی رحمت شاہ صاحب۔ ناظم حافظ بخت سید صاحب خازن۔ غلام یحییٰ صاحب۔

مانیری میں جمعیۃ کا جلسہ عام

مانیری میں جمعیۃ علمار اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام مولانا فضل حسین صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں پروگرام کے مطابق امیر علاقہ سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب بسم آدر گلیاڑ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے کے بعد صبح ½ ۹ بجے شرکت کی۔

جامع مسجد مانیری میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ علمار سرحد کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علمار اسلام اس ملک میں اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور ملک کے تمام علمار کو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی دعوت دے رہی ہے آپ نے کہا کہ ہماری جماعت کی سیاست میں اور دیگر سیاسی جماعتوں کی سیاست میں بنیادی فرق ہے۔ کیونکہ دیگر سیاسی جماعتوں کا منتہائے مقصد صرف حصول اقتدار ہونا ہے چاہے وہ جس طرح سے بھی حاصل ہو جائے اور ہماری سیاست صرف قرآن و سنت ہے جو سلف صالحین کے ذریعہ سے چودہ سو سال سے لے کر اب تک چلی آ رہی ہے۔ آپ نے عائلی قوانین کے متعلق کہا کہ یہ قوانین قطعی طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ جو مسلمان قوم کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔

آپ نے کہا کہ چند افراد مغربی تہذیب سے ایسے مغلوب ہو چکے ہیں۔ کہ اب اس ملعون تہذیب کو دس کروڑ مسلمانوں کے سر پر زبردستی ٹھونس دینے کے جذبہ سے ملک و قوم کی رائے عامہ سے بھی بے نیاز ہو چکے ہیں۔ آپ نے جمہوریت کے متعلق فرمایا کہ ہم اس ملک میں اسلامی جمہوریت کی بحالی کے لئے مہم چلا رہے ہیں جس میں بالادستی صرف قرآن و سنت کو حاصل ہو۔ مطلق جمہوریت ہمارے منشار کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ آخر میں آپ نے مسلمانوں اور علمار کرام سے اپیل کی کہ اس نازک دور میں جمعیۃ علمار اسلام کے ساتھ مل کر اقامت دین کی جدوجہد کریں۔ آپ نے کہا کہ اسلام کی خدمت آج تک کسی مسٹر یا مغرب زدہ نے نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے دیندار مسلمانوں نے علمار کی رہنمائی میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر ایک چھ فٹ انسان اپنے بدن پر شریعت جاری نہیں کر سکتا تو وہ لیڈر بن کر اسلام کی خدمت کیا کر سکتا ہے۔ آپ نے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر میں تاریخی حوالہ جات پیش کئے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے تنسیخی بل کے مسترد ہونے پر اظہار مذمت کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ موجودہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہرگز ہرگز قابل عمل نہیں۔ لہذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کے دینی جذبات کا احترام کرے

(۲) یہ اجلاس ملک میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی کا پرزور مذمت کرتے ہوئے اس حکم کو آزادی تقریر کے منافی قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس حکم کو منسوخ کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ باشندگان پاکستان کو اسلامی بنیادی حقوق کی ضمانت آئین میں دی جائے اور ان حقوق کے تحفظ کا اختیار پاکستان کی عدالتوں کو سونپ دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حق بالغ رائے دہی کو تسلیم کرتا اور اسلامی روشنی کے مطابق جمہوریت کا مطالبہ کرتا ہے۔

تحصیل صوابی کے ارکان جمعیۃ کا اجتماع

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۶۴ء کو بروز جمعرات بمقام صوابی اڈہ مسجد میں جمعیۃ علمار اسلام تحصیل صوابی کے ارکان کا ایک خاص اجتماع بوقت ۱۰ بجے صبح منعقد ہوگا جس میں تحصیل بھر میں جمعیۃ کی دعوت اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے وسیع اور جامع پروگرام مرتب کیا جائے گا لہذا تمام رفقار جمعیۃ کو اس اجتماع میں بلا عذر شرعی شرکت کرنا لازمی ہے۔

مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی

نائب امیر خیرپور ڈویژن ایک ہفتہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا کریں۔

چوہدری شیر علی صاحب علیل ہیں

دوستوں سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری شیر علی صاحب گوجر موچی والا ضلع مظفر گڑھ علیل ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں۔

حق وباطل کی کشمکش اور اہل حق کی ذمہ داریاں

از جناب محمد یوسف صاحب جہلمی

قسط اول

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین المصطفٰی ۔ اللہ تعالٰے نے نظام کائنات کا سلسلہ چلانے کے لئے کئی طرح کی مخلوق پیدا فرمائی ان سب میں سے جن و انس کو فضیلت عطا فرمائی اور پھر حضرت انسان کو خلیفۃ ارض مقرر فرمایا ۔

انسان کی جسمانی نشوونما اور ضروریاتِ زندگی کے لئے دنیا و مافیہا کی ہر شئی پیدا فرمائی ۔ آگ ۔ پانی ۔ ہوا ۔ مٹی ۔ نباتات ۔ جمادات حیوانات ۔ شمس وقمر اور زمین کے اندر ہزاروں مخفی خزانے اپنے اندر ظاہری و باطنی محاسن سب اس کے استعمال کے لئے وقف کر دیئے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون "ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا" ۔ اے انسان دنیا کی تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں ۔ ان سے نفع اٹھا کر میری یاد میں مصروف رہ ۔

یہ بندوبست تو اس کی جسمانی تربیت کا تھا ۔ انسان کی روحانی تربیت کے لئے ایک جامع اور مکمل نظام قائم فرما دیا ۔ تمام ارواح کو جب اللہ تعالٰے نے ازل میں پیدا فرمایا تو پوچھا الستُ بربکمُ کیا میں تمہارا رب نہیں ؟ تمام ارواح نے اقرار کیا ۔ قالوا بلٰی ۔ ہاں باری تعالٰے تو ہی ہمارا رب ہے ۔ انسان نسیان کا پتلا ہے ۔ بھول جانا اس کی سرشت میں داخل ہے ۔ جب دنیا کی گوناگوں نعمتیں اور چہل پہل دیکھی اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو آزاد پایا ۔ تو وہ ازلی وعدہ بھلا بیٹھا ۔ اللہ تعالٰے نے رحم فرمایا اور وعدۂ الست کو یاد دلانے ، راہِ ہدایت پر چلنے اور چلانے کے لئے انہی میں سے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرما دیا ۔

انبیاء علیہم السلام کا فرض منصبی

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا ۔ کہ اے قوم اللہ تعالٰے کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ اسی کی بندگی کرو ۔ اس کے احکام پر چلو تم پھر اسی کی طرف لوٹنا ہے ۔ چنانچہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر زمانے میں ہر قوم کی طرف وقتاً فوقتاً انبیاء و رسل مبعوث ہوتے رہے ۔ تا آنکہ سرتاج الانبیاء فخر کائنات سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کا آخری پیغام لے کر تمام کائنات کے لئے مبعوث ہوئے ۔ اور قیامت تک کے لئے ایک جامع شریعت لائے ۔

اللہ تعالٰے کی ان فرستادہ برگزیدہ شخصیتوں نے اپنے اپنے زمانے میں اللہ تعالٰے کا پیغام بڑی جرأت اور کمال اولی العزمی سے پہنچایا ۔ حتٰی کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو معاندین اور کفار کے ہاتھوں جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا ۔ لیکن کیا مجال کہ ان کی استقامت اعلان حق اور دعوت الی اللہ میں سرِ مو کمزوری پائی جائے ۔

انبیاء علیہم السلام کی سیرت

جمیع انبیاء علیہ السلام میں ایک بات قدر مشترک تھی ۔ وہ یہ کہ چونکہ اُن کا انتخاب اللہ تعالٰے کی طرف سے بلاواسطہ ہوتا تھا اس لئے وہ فطرتاً معصوم پیدا کئے گئے ۔ ان کی زندگی اتنی پاکیزہ اور بے داغ تھی کہ کیسا ہی گندہ معاشرہ ہو ۔ سوسائٹی کتنی بھی خراب ہو ان پر سوسائٹی کے اخلاق و کردار کا قطعاً اثر نہ ہوتا ۔ بلکہ وہ مخلوقِ خدا کو وحی الٰہی کی روشنی میں ایسے معاشرے اور سوسائٹی بنانے کی دعوت دیتے جو رضائے الٰہی کے بلند نصب العین کی داعی ہو ۔ یہ تو ہوتا رہا کہ بعض دفعہ نہایت قلیل اور کبھی ایک فرد نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہ کیا ہو ۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں یہ بات نہ مل سکے گی کہ انھوں نے کفار کی سوسائٹی سے متاثر ہو کر اُس کو قبول کر لیا ہو ۔

دعوت الی اللہ اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ابتداءً قوموں ، ملکوں ، شہروں اور قصبوں اور مختلف زمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ پیغمبر مبعوث ہوتے رہے ۔ آخر میں اللہ تعالٰے نے خاتم الانبیاء افضل الکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ۔ آپ کی رسالت کسی ایک زمانے ، کسی ایک قوم اور کسی ایک ملک کے لئے نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہر قوم اور ہر ملک کے لئے تا قیامت ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ

(۲) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(۳) یاایھا الناس اعبدوا ربکم ۔ لوگو ! اپنے رب کی عبادت کرو ۔

بعثت کی ابتداء اور انتہاء

اللہ تعالٰے نے اپنے پسندیدہ دین کو اُس کی جملہ حکمتوں اور تشریحات کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بصورتِ وحی نازل فرمایا آپ کا نصب العین ہی یہ تھا کہ بندوں سے احکام الٰہی کی پیروی کرائیں ۔ اس میں آپ کی خواہشات کو ہرگز ہرگز کوئی دخل نہ ہوتا ۔ صرف یہی قرآنی شہادت کافی ہے ۔ وما ینطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی ۔

چنانچہ آپ کو اللہ تعالٰے کا پیغام پہنچانے کے سلسلہ میں کڑی سے کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا ۔ کیا کوئی کور چشم دعوت اسلام کے ابتدائی حالات ۔ شعب ابی طالب ۔ سفر طائف واقعۂ ہجرت ۔ غزوۂ بدر و احد کو بھلا سکتا ہے ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان تو کیا مٹھی بھر جاں فروش مسلمانوں کو بھی آزمائش کی بھٹی میں صرف اس لئے ڈال دیا ۔ کہ اللہ تعالٰے کا بھیجا ہوا ۔ دین دنیا میں غالب آ جائے اور لوگ اپنی خواہشات اور شیطانی وساوس سے جن باتوں کو دین سمجھ بیٹھے ہیں ۔ اُس کو چھوڑ کر راہِ ہدایت اختیار کریں ۔ (باقی)

تبصرہ

نغماتِ صداقت

نام کتاب ہمارے پاس تبصرہ کے لئے آئی ہے اس میں شعراء اسلام کی ایمان افروز نظمیں جمع کی گئی ہیں ۔ سات ابواب میں توحید ۔ ختم نبوت ۔ رسالت محمدؐ ۔ سیرت جہاد وغیرہ موضوعات پر بہترین نظمیں منتخب کی گئی ہیں ۔ اس سے موجودہ فتنوں کی تردید کے لئے بڑی امداد مل سکتی ہے ۔

کتاب کے قابل دید وقابل مطالعہ ہونے کے لئے حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام جھنگ صدر ضلع جھنگ کا نام کافی ہے کتاب کا ٹائیٹل اور کاغذ عمدہ ہے صفحات ۱۱۲ کیا اچھا ہوتا اگر محترم مولف صاحب اس بہترین مجموعہ کو ایک مودودی کی معمولی سی نظم سے ملوث نہ کرتے ۔ ڈیڑھ روپیہ قیمت میں بہر صورت یہ مہنگی نہیں ہے ۔ ملنے کے لئے مندرجہ بالا پتہ کافی ہے ۔

موت العالم موت العالم

حضرت رئیس الوحدین امام المبلغین ۔ کتاب وسنت کے داعی حضرت مولانا قاری محمد عیسٰے صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کا اس دنیا فانی سے دار البقا کی طرف کوچ فرمانا معمولی صدمہ نہیں ہے ۔ جب یہ دہشت ناک خبر یارو ڈ پہنچی وہاں صف ماتم بچھ گئی دل زخمی ہو گئے کیونکہ مسلسل علماء حقانی کے جانا ہی بربادیِ عالم ہے ۔ موصوف موجودہ دور میں صوبہ سندھ کے اندر واحد شخصیت کے مالک تھے آپ نے کسی بھی جابر کے سامنے حق بات نہ چھپائی آخر تک توحید و رسالت کی اشاعت میں مشغول رہے آپ جمعیۃ علماء کا بروانہ تھے آپ کی مخلصانہ تقریروں سے بہتوں نے بے دینی اور بدعات سے توبہ کی ۔ وفات تک جیلوں میں بیشتر عمر گذاری اور رحلت والے روز بھی تاریخ پیشی تھا مگر بیمار ہو گئے ہم جملہ خدام مدرسہ عربیہ متصل بھریارو ڈ حضرت کے ارشد صالح مولانا عبدالحق صاحب و مولانا عبید اللہ و مولانا احمد صاحب وغیرہم کے ساتھ شریک غم ہیں اور جملہ احباب سے التماس ختم قرآن مجید کی ہے ۔

(غلام رسول بیروہی صدر مدرس مدرسہ حمایت الاسلام متصل بھریارو ڈ)

حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی رح

اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا کہ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی انتقال فرما گئے ہیں ۔ مولانا مرحوم جماعت اہل حدیث میں چوٹی کے علماء سے ایک تھے اور جنگ آزادی کے نڈر رہنما اور سپاہی تھے ۔ بارہا قید و بند کے مصائب جھیلے ۔ نہایت متین اور سنجیدہ طبیعت پائی تھی ۔ غزنوی خاندان کے یہ آخری چراغ تھے ۔ اللہ تعالٰے مرحوم و مغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل ۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی اور ادارہ دار العلوم حنفیہ عثمانیہ مولانا کے اس بھی غم میں برابر شریک ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عبدالحنان جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مودودی جماعت کا سیاسی کردار

جمہوریت ۔ اسلام ۔ فلم سازی

از مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مذکورہ پمفلٹ ۱۳ آنے پیسے بھیج کر حاصل کریں ایک صد کے پانچ روپے منی آرڈر کریں ۔

مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغلپورہ ۔ لاہور

Rashid Ahmad Noor Puri

یوم احتجاج

پشاور میں یوم احتجاج

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق پشاور میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج پر مفتی سرحد حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی خطیب جامع مسجد قاسم علی خاں نے عائلی قوانین کو شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا اور ان خلاف شریعت قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اسی طرح جامع مسجد میدان مہر کی ردو میں نماز جمعہ سے قبل مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے عائلی قوانین کے خلاف تقریر کی اور کہا کہ ان عائلی قوانین کو مسلمان کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ عائلی قوانین قرآن و حدیث کے صریحاً خلاف ہیں۔ اس کے بعد ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ (ناظم دفتر محمد اسمٰعیل)

نوشہرہ صدر کی مساجد میں احتجاج

۲۰ دسمبر کو جامع مسجد نوشہرہ صدر، تکیہ مسجد۔ جامع مسجد اسٹیشن۔ مسجد باباکرم شاہ اور مسجد درزیاں میں جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کے ارکان نے مندرجہ بالا مساجد میں تنسیخ عائلی قوانین کا بل مسترد کر دینے کے خلاف گہرے رنج و غم اور قومی اسمبلی کے ارکان سے شدید احتجاج کیا پھر اس قرارداد کو بذریعہ رجسٹری قومی اسمبلی کے مخصوص ارکان کے نام بھی ارسال کیا گیا۔ (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ)

مدرسہ حنفیہ تاج المدارس کمہیانوالہ میں احتجاج

مدرسہ حنفیہ میں جمعرات کو طلباء کے سامنے بندہ نے عائلی قوانین پر کچھ عرض کیا اور ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔

تمام طلباء کرام، اساتذہ۔ ممبران اسمبلی سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ جلد سے جلد عائلی قوانین کو منسوخ کر کے ایک علماء حقہ کی کمیٹی مقرر کر کے قرآن و سنت کے مطابق بل مرتب کیا جائے۔

(حافظ عطاء اللہ)

مسٹر حمید الدین سے مطالبہ

سادہ لوح مسلمانوں کو یقین تھا کہ پاکستان بنے گا اور پھر اس میں قرآن کا قانون نافذ ہوگا۔ سولہ سال تک قانون بنتے بنتے رہ گیا الٹا قرآن و سنت کے خلاف عائلی قوانین کا نفاذ عمل میں آگیا۔ حال ہی میں نمایندگان قوم نے بھی یہ یقین دلایا تھا کہ جہاں وہ عوام کی بھلائی کے لئے اور ذرائع سوچیں گے وہاں مسلمانوں کے دین کے لئے بھی کوشش کریں گے اور لادینیت کے خلاف اقدام کریں۔ نتیجۃً اب اکثر نمایندوں نے عائلی قوانین جو قرآن سنت کے خلاف ہیں کے حق میں ووٹ دے کر اپنی حقیقت کھول دی ہے۔ ہر مسلمان اس حادثہ کو بُری طرح محسوس کر رہا ہے۔ اور اس لئے تکلیف بڑھ گئی ہے کہ اپنوں ہی نے دین کی مخالفت کی ٹھان لی ہے سردست ہم عام ممبروں کی خدمت عموماً اور اپنے حلقہ کے ممبر مسٹر حمید الدین حاکم سے خصوصاً اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اپنے فیصلہ پر نظرثانی فرمائیں اور اس لئے بھی ہم صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی دینداری کا ثبوت یوں دیا تھا کہ میں نے بحمداللہ اپنی تعلیم کی ابتدا مسجد کی چٹائی سے کی اب اسی چٹائی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلہ عائلی قوانین کے حق میں ووٹ پر نظرثانی فرمائیں اور دینداروں کا ساتھ دے کر اجر دارین حاصل کریں۔

عائلی قوانین کے خلاف احتجاج

مورخہ ۱۳ دسمبر۔ بروز جمعہ بمقام لسنی لکھنال ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالصبور راشد مبلغ جمعیۃ حلقہ کوٹ سنجر خاں نے تقریر فرمائی تمام مجمع نے عائلی قوانین کے خلاف غیض و رنج کا اظہار کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا۔ تمام مجمع نے اپیل کی کہ ہماری فریاد اخباروں کے ذریعہ سرکار تک پہنچائی جائے ان قوانین سے بہت ہی دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ مثلاً سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبکہ اسی علاقہ میں بارہ سالہ لڑکی جوان ہو جاتی ہے اور پھر یہ علاقہ جرائم کے لحاظ سے بھی حد سے بڑھا ہوا ہے تمام مجمع نے یکبار کہہ کر کہا کہ جلد از جلد عائلی قوانین کا خاتمہ ہو جانا چاہئے اور اس امر کی بھی وضاحت کی آئندہ ہم دھوکہ باز ممبروں کو ووٹ نہیں دیں گے جو اسلام کے خلاف بننے والے قوانین کے حق میں سرکار کی حمایت پا کر کے اپنا ذاتی مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (ناظم جمعیت کوٹ سنجر خاں)

لاؤڈ سپیکر اور وقت نماز
قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

مکرمی السلام علیکم۔

آپ کے اخبار کی وساطت سے ارباب اقتدار کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ شادی کی تقریبات اور دیگر ثقافتی شوز اور ڈراموں میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ خیال بالکل نہیں رکھا جاتا کہ اذان کے وقت سے لے کر نماز کے وقت تک لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کیا جاوے۔ حالانکہ پولیس پورٹ میں عموماً یہ تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ نماز اور اذان کے اوقات کا خیال رکھا جائے۔ مگر ہوتا اس کے برعکس ہے۔ حال ہی میں ۲۳ نومبر کو کوٹ ادو گورنمنٹ ہائی سکول میں ثقافتی ڈرامہ سٹیج کیا گیا مگر شام کے وقت سے عشا کی نماز کے بعد تک لگاتار لاؤڈ سپیکر پر ثقافتی گانے گائے جاتے رہے جس سے نماز پڑھنے میں خلل آنا ضروری امر ہے۔ میں حکام بالا سے خصوصاً اور محکمہ پولیس سے عموماً درخواست کروں گا کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر نگاہ رکھیں یہ ان کا اخلاقی قومی فرض ہے تبلیغی جلسوں لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس کے مقابلہ میں تفریحی پروگراموں کی فوراً اجازت مل جاتی ہے۔ جو کہ قابل افسوس ہے۔

سید فضل الرحمٰن ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
سے ہر قسم کی ادویات ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ بعض قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں عام حاجتمندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج ہے۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں مکمل کورس کی قیمت بیس روپے۔ علاوہ محصول ڈاک خرچ پیکنگ وغیرہ۔

جریان ۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپیہ۔

نرینہ اولاد کسی کے لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے۔ وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ ۔ معدہ کمزور ہو رہا ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں ۔ معدہ جگر اور آنتوں کا ہضم بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے۔

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے دھند چھپے کیلئے مفید آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ } دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوثؒ

دوسرا پتہ :— مینجر دواخانہ فیض عام لبفہ — ضلع ہزارہ

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس

۱۲ اور ۱۳ دسمبر کی درمیانی رات بہ شب جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا حسب سابق پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ازاں بعد ناظم جمعیۃ صاحبزادہ امان اللہ صاحب ممبر بنیادی جمہوریت نے مستقل ممبروں کی حاضری لی۔

واضح رہے جمعیۃ علماء اسلام کلاچی نے یکم نومبر کو ایک اجلاس بلا کر اصلاح معاشرہ کی ضرورت کے پیش نظر پندرہ روزہ اجلاس کا فیصلہ کیا تھا پہلے اجلاس میں ساٹھ ممبروں نے مستقل طور پر اس اجلاس میں حاضری کا وعدہ کیا تھا۔ ۱۵۔ ۲۹ نومبر اور پھر ۱۲ دسمبر کو حسب ضابطہ اجلاس ہوتے رہے اور اب پندرہ روزہ اجلاس میں مستقل ممبروں کی تعداد تدریجاً ایک سو تئیس تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ خاص بات یہ ہے کہ ابتداء اجلاس میں مستقل ممبروں کی حاضری لی جاتی ہے جو مستقل ممبر کسی عذر سے غیر حاضر رہتے ہیں وہ دفتر جمعیۃ میں باقاعدہ درخواست پہنچتے رہتے ہیں۔ جو عہد کیا جاتا ہے اس پر بحمد للہ پابندی سے عمل ہو رہا ہے۔

(۱) اس اجلاس میں یہ عہد کیا گیا کہ عام طور پر بیٹھکوں دکانوں اور چونکوں پر رات کو شغل بنانے کے لئے تاش یا اس قسم کا کوئی دوسرا کھیل کھیلا جاتا ہے اور اس میں ہارنے والے سے چائے یا مٹھائی وصول کی جاتی ہے چونکہ یہ بھی ایک قسم کا جوا ہے بلکہ جوا بازی کی بنیاد ہے اس لئے سب ممبران نے سختی سے وعدہ کر لیا کہ ہم آئندہ قطعاً اس کام سے باز رہیں گے اور اگر ہم میں سے کسی کے مکان دکان وغیرہ پر کوئی ایسا شغل جس میں جوا شامل ہوگا رکھا جاوے گا تو وہ ہرگز نہیں کرنے دیں گے۔ اس سے پہلے بھی مختلف اجلاس میں اس قسم کے پانچ عہد کئے گئے۔

(۲) قبائلی ڈاکو چند دنوں سے کلاچی کے آدمی شہر وانا سے جو وہاں مزدوری کے لئے گئے تھے اغوا کر کے لے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک قرارداد پاس کی گئی اور جمعیۃ کا ایک وفد مقامی حکام سے ملا۔

(۳) صدر اجلاس مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نے جماعتی حالات ۲۰ دسمبر کا یوم احتجاج صوبائی اسمبلی میں مولانا ہزاروی کی قرارداد پر تفصیل سے تبصرہ کیا۔

(۴) جناب سہروردی صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور دعائے مغفرت کی گئی

(امان اللہ ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا اجلاس

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب کا بیان

نوشہرہ۔ آج مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ جامع مسجد میں منعقد ہوئی اس میں تحصیل بھر کے علماء کرام و معزز حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کے بعد امیر جمعیت علماء اسلام و نائب امیر ضلع پشاور مولانا محمد عثمان صاحب کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کا ایجنڈا پڑھنے کے بعد امیر مولانا محمد عثمان صاحب نے اجلاس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے عزیز اور محترم دوستو! اس وقت ہمارے ملک میں اگر کوئی صحیح اسلام کو چاہنے والی جماعت موجود ہے تو وہ جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے جس میں ہر مسلمان کو اول اپنے نفس سے جہاد کرنا سکھایا جاتا ہے۔ تاکہ ہم دین کی خدمت بغیر کسی لالچ اور طمع کے کر سکیں اور ہر مسلمان اپنی دنیاوی ضرورت پر دینی مقاصد کو مقدم سمجھے۔ اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام ملک سے بے دینی بے حیائی اور اسلام دشمن عناصر کا خاتمہ کر کے ملک میں صحیح قرآن و سنت کا آئین جاری کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے اہم پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ آج شیخ التفسیر لاہوریؒ کے پرانے دوست اور تحریک آزادی کے نڈر مجاہد حضرت مولانا سید داؤد غزنوی اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ امیر صاحب نے آپ کی وفات پر گہرے رنج و غم و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ بعد میں اجلاس ختم ہوا۔ (ناظم دفتر)

امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا دورہ اور انتخاب

حضرت مولانا احمد رفیع الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ اطلاع دیتے ہیں۔ مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے مورخہ ۱۷ دسمبر کو موضع دا علاقہ اکبر پورہ میں جمعیت کا غرض و مقاصد ایک بڑے اجتماع سے بیان فرمائے اور ساتھ ہی جمعیت کی توسیع کے لئے پروگرام مرتب کئے۔ اس سے عوام الناس نے امیر صاحب کے ساتھ دلی اطمینان کا مکمل اظہار کیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب رحمان الملک صاحب۔
نائب امیر جناب ادل خاں صاحب۔
ناظم اعلیٰ جناب سلطان محمد صاحب۔
ناظم جناب شاہنواز خاں صاحب۔
خازن۔ جناب شیر محمد صاحب۔ سالار سید علی خاں صاحب۔ ممبر نیک محمد صاحب۔

جانشین حضرت لاہوریؒ کا منٹگمری میں ورود مسعود

جانشین حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی ۳ جنوری بروز جمعہ کو ۳/۴ ۹ بجے بذریعہ تیزرو منٹگمری تشریف فرما ہوں گے۔

۴ جنوری بروز ہفتہ ۱/۲ ۷ بجے صبح درس قرآن مسجد کارخانہ حاجی محمد الدین محمد لطیف پاکپتن۔

۱/۲ ۱۰ بجے صبح۔ خطاب کارکنان جمعیت علماء اسلام مسجد نور ریو پر نزد میونسپل کمیٹی

قبل نماز ظہر۔ قیام بہ مکان مولوی محمد شریف صاحب غریب بستی۔

۱/۲ ۴ بجے شام۔ واپسی لاہور بذریعہ خیبر میل۔

کارکنان جمعیت علماء اسلام سے درخواست ہے کہ وقت سے پہلے ہی تشریف لائیں۔

احقر خوشی محمد اکاؤنٹنٹ حاجی محمد الدین محمد لطیف
کاٹن فیکٹری۔ منٹگمری

بغیر خریداری نمبر کے تعمیل اشاعت نہ ہو گی

مرثیہ حضرت مولٰنا قاری محمد علیؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از غلام رسول صاحب بروہی

کیا کیف کا عالم ہوتا تھا کیا لطف کی بارش ہوتی تھی،
جب ہبوط صعود میں ہوتا تھا حق کی ہدایت فرمانا
کیا عشق کی گرما گرمی تھی کیا ان کی فیض رسانی تھی
ہر وعظ میں شعلہ بیانی سے افسردہ دلوں کو گرمانا
ہر ایک پہ مستی سرشاری ہر ایک کے دل کی سیرابی
وہ وجد میں ڈوبے لفظوں سے اک کیف کی بارش برسانا
اب نظریں ڈھونڈتی پھرتی ہیں اور کان ترستے رہتے ہیں،
وہ شکل نہ وہ الفاظ نہ وہ اللہ کے گھر کا دیوانہ
وہ فضل گیا، وہ فیض گیا، وہ بزم گئی وہ رنگ گیا
تاریخ وفات اس طرح سنو اب مات بخیر سیدنا
۱۳۸۳ھ
وہ ابو الکلام علیؔ گیا وہ شیریں لسانِ علیؔ گیا
اب عبیدؔ عبیدؔ خلف رہے وہ قاطع بدعت علیؔ گیا

۱؎ حضرت مولانا قاری محمد علی صاحبؒ ۲؎ حافظ عبید اللہ صاحب فرزند قاری صاحب ۳؎ مولانا عبید اللہ صاحب فرزند قاری صاحب

مولانا غلام غوث صاحب

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو مطلع کرتے ہیں کہ جمعیۃ خود ان پاکستان مرکزیہ کی مجلس مشاورت کے فیصلے کے مطابق جمعہ کے دن ۳ جنوری کو تمام مساجد میں یوم قبرص منا کر ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کریں کہ وہ نہ صرف یو۔ این۔ او میں ترکی کے موقف کی حمایت کر کے قبرص کے مظالم کا انسداد کرائے بلکہ خود بھی اس سلسلہ میں مثبت قدم اٹھائے۔

قرارداد

مسلمانان علاقہ فلاں کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ یو۔ این۔ او۔ میں ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو۔ این۔ او میں تحریک پیش کرے۔

★ ★ ★ ★

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHOR

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 || 3 January 1964 17 Shahban-ul-Moazam 1383 || No. 1۰

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب کی بحث

۳۰ دسمبر کو حکومت کی طرف سے ایک ایک آرڈیننس منظوری کے لئے پیش کیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ کراچی میں بھی زنا کے لئے دلالی اور اشاروں کنایوں سے کسی کو اس کام کے لئے بلانا ممنوع قرار دیا جائے اس پر مختلف ممبروں نے بحث کی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے مسلمانوں کی حکومت ہے اور اسلام کے نام سے بنی ہے۔ جب تک یہاں اخلاق وکردار کو اسلامی رنگ میں نہ رنگا جائے گا قوم کسی طرح بلند نہ ہوسکیگی پہلے مسلمانوں نے روحانی اخلاقی اور کردار کی قوت سے ہی ساری دنیا پر حکومت کی تھی۔ ہم کو ایمانداری اور دیانتداری سے معاشرہ کو درست کرنے کے لئے ان منکرات کو بند کردینا چاہیئے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ چکلہ جرم نہ ہو۔ زنا جرم نہ ہو اور زنا کے لئے کسی کو بلانا جرم ہو۔ حکومت کو صفائی کے ساتھ زنا کے اڈوں کو ختم کردینا چاہیئے۔ مولانا نے بحث کے دوران یہ بھی کہا کہ اس آرڈیننس میں عورت کی ناک کاٹنے کے لئے کوڑوں کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ شریعت نے ناک کاٹنا یا صورت بدلنا حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ میدان جنگ میں کافر کو قتل کرنا جائز ہے مگر مثلہ کرکے ناک، کان کاٹنا جائز نہیں ہے۔ لیکن ہمارے دوستوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ جس مرد میں ذرا سی بھی غیرت ہو اگر اس کی بیوی کسی اور مرد سے ڈانس کرے اس کا خون کھولے گا۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان حرکات کا بھی انسداد کرے اور جیسے غنڈوں کو گرفتار کرتی ہے غنڈیوں کو بھی گرفتار کرے مولانا نے فرمایا میں نے بدکاری کے انسداد کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا تھا۔ محترم وزیر قانون نے یقین دلایا کہ حکومت خود اس قسم کا ایک جامع بل لانا چاہتی ہے مولانا کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اسی سیشن میں وہ بل پیش ہوگا۔ جس پر مولانا نے اپنا بل واپس لے لیا دیکھیں حکومت اب کیا کرتی ہے

اہم خبریں

سابق صوبہ سرحد کے خطیبوں کو گریڈ مل گیا

مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نے اسمبلی میں چند سوالات پوچھے تھے کہ مولانا فضل حق صاحب مولانا محمد شعیب صاحب مولانا قاضی عبدالسلام صاحب مولانا سید میر عالم شاہ صاحب مولانا حفیظ اللہ صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو اوقاف نے وعدہ کے مطابق اب تک ۲۵۰ تا ۴۰۰ کا گریڈ کیوں نہیں دیا۔ وزیر قانون نے اعلان کیا کہ اب ان کو گریڈ دیا جا چکا ہے۔

حاجیوں کی روانگی کی تاریخ بدل دی گئی ہے

اب سفینہ حجاج کی روانگی کراچی سے ۲۰ جنوری کو ہوگی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی تحریک التوا

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک التوا کے جواب میں محکمہ اوقاف نے اعلان کیا کہ اس نے اماموں مؤذنوں اور خادموں کی تخفیف کے جو نوٹس دیئے تھے وہ واپس لے لئے گئے۔ مولانا نے پھر بھی تحریک التوا واپس لینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ وزیر صاحب یہ یقین بھی دلائیں کہ وہ غلط تنہجی سلوک نہ کریں گے مگر سپیکر نے پہلی یقین دہانی کافی سمجھ کر تحریک التوا کو مسترد کردیا۔

پاکستانی دستہ کی واپسی

پاکستانی فوج کا ایک دستہ جس میں ۱۸۰ افراد شامل تھے سولہ ماہ تک اقوام متحدہ کی نگرانی میں کانگو میں متعین تھا اب وہ واپس کراچی پہنچ گیا ہے۔

یونانیوں اور ہندوؤں کی کمینہ حرکات
کشمیر میں زبردست اشتعال

سری نگر میں جھیل ڈل کے آخری سرے پر ایک مسجد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک وہاں زمانۂ قدیم سے رکھے ہوئے ہیں ان کی زیارت کے لئے ہزاروں مسلمان جایا کرتے ہیں۔

کشمیری زبان میں ان موئے مبارک کو "حضرت بل" کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس مقام کا نام بھی حضرت بل پڑ گیا ہے۔ اب یہ موئے مبارک وہاں سے اچانک چوری ہوگئے ہیں جس سے لاکھوں مسلمانوں میں اضطراب ہے۔ مسلمانوں کے ایک جلوس پر سری نگر پولیس نے فائرنگ بھی کیا۔ یہ کمینہ حرکات نہ مسلمانوں کو دبا سکتی ہیں نہ ان کا نتیجہ بھارت کے حق میں اچھا ہوسکتا ہے۔ سارے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں میں بجا طور پر اشتعال ہے اور وہ احتجاجی جلوس نکال رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کسی تشدد کی پرواہ نہیں کرتے۔ سری نگر میں کرفیو نافذ ہوگیا ہے۔ علاقہ بھر میں فوج ہی فوج نظر آرہی ہے۔

دوسری طرف بحیرۂ روم میں ایک جزیرہ ہے قبرص۔ اس میں فرنگی بھی ہے۔ ترکوں کی آبادی بھی ہے اور یونانیوں کی بھی۔ اب یونانیوں نے فسادات برپا کردیے ہیں تاکہ ترکوں کو ختم کردیا جائے۔ ان وحشی یونانیوں نے پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکوں کو سمرنا میں مسجد کے اندر مٹی کا تیل ڈال کر جلایا تھا۔ اس کا نتیجہ ان کی مکمل شکست اور ذلت کی صورت میں نکلا اب قبرص میں سینکڑوں ترک شہید کردیئے گئے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ کشمیری اور قبرصی مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حاجیوں کی قرعہ اندازی لاہور میں ۴ جنوری

کو ہوگی اگر کام ختم نہ ہوا تو ۵ جنوری کو پورا کیا جائے گا۔

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب
جریان واحتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان واحتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہوجاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب عنبری جدید
نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہوجاتا ہے مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔
۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

مندرجہ تمام ادویات کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہے

حب نشاط افزاء
یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے

حب عشرت
یہ گولیاں دل دماغ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اعصاب کو طاقت دیکر قوت باہ بڑھا دیتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ و جگر کو طاقت دیکر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۲۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
جاری کردہ حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۷ ○ جمعہ ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۳؍اپریل سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۳

مسلمان قوم کہاں ہے! ○ ایک فریاد اور ایک ماتم

احمد حسین کمال

یہ قوم جسے اکناف عالم میں مسلمان قوم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کے اسلاف صحرا نشین وکمبل پوش کے جلال و عظمت کی شہادت ساحل ہسپانیہ سے آب جوئے دہلی تک، ذرے، پہاڑ دریا، سمندر، شہر و بیابان ہنوز دے رہے ہیں۔ جن کے افسانے چمنستان دہر کے اوراق گل پہ ابھی تک ثبت چلے آ رہے ہیں۔ جن کی تلواروں کی جھنکاریں صدیوں تک صحراؤں، بیابانوں، میدانوں اور شہروں میں سنی جاتی رہی ہیں۔

- جی ہاں، وہی مسلمان قوم جو اٹھی تو ریگ زاروں اور سمندروں کے سینے چیرتی ہوئی فرانس کے مرغزاروں، کشمیر کی گل پوش وادیوں، افریقہ کے لق و دق جنگلوں اور ایشیاء و یورپ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور آباد و پر رونق شہروں سے گزرتی چلی گئی۔
- ہاں وہی مسلمان قوم جس کے متعلق مورخ لکھتے ہیں کہ اس نے ظلم و بربریت کے ان خونیں پنجوں کو توڑ دیا تھا جن سے قبائے انسانیت پارہ پارہ۔ شرف بشریت چاک چاک اور جسد آدمیت زار و نزار ہو رہا تھا۔
- جس نے دنیا سے برائی کو مٹایا اور نیکی کو قائم کیا
- جو انسان پہ سے انسان کی سرداری و آقائی ختم کرنے والی تھی۔
- جو رحمت و خیر، عدل و انصاف۔ حق و مساوات اور مہر و ہمدردی کی پیام بر بن کر اٹھی تھی۔

— ہاں وہی مسلمان قوم جو ہزار سال سے زیادہ دنیا پہ غالب و قابض و متصرف رہی ہے۔

آج اس قوم کا حال یہ ہے کہ

- اس کے سپوتوں کا خون بھارت کی سرزمین پہ بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔
- اس کے فرزندوں کو کشمیر کے قید خانے میں زندہ درگور بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔
- اس کے بیٹوں کو قبرص کی وادی میں بے تحاشا کاٹا جا رہا ہے

اس کی اولاد کو اسرائیلی اژدہا ہڑپ کر جانا چاہتا ہے۔

- اس کی متاع ایمان تہذیب یورپ کے ساحروں نے لوٹ لی ہے۔
- اور اس کا سرمایہ حیات استعمارِ فرنگ کے ساختہ پرداختہ رہزنوں کی زد میں ہے۔

یہ سب کچھ قیامت گزر رہی ہے۔ لیکن یہ مسلمان قوم فکر فردا سے غافل اپنے روز و شب کی رنگینیوں میں اب بھی غرق ہے

اس کے زن و مرد اور برنا و پیر کے ہجوم کے ہجوم آج بھی سینماؤں اور تماشا گاہوں کے دروازوں پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس کے نوجوان کے غول کے غول بازاروں، پارکوں، کلب گاہوں اور نگار خانوں کی عشرت زاروں پہ منڈلاتے ہوئے نظر آئیں گے۔

اس قوم کی دوشیزائیں، آرائش و زیبائش کی عشوہ طرازیوں میں ڈوبی ہوئی ملیں گی۔

یہ قوم اب بھی اپنی کام جوئیوں کے سامان بہم پہنچانے میں مصروف پائی جا رہی ہے

اس قوم کی خوش باشیوں اور بدمستیوں میں اس سے کوئی فرق نہیں آیا کہ کشمیر سے بنگال تک اور قبرص سے فلسطین تک اس کے ہی ہم مذہبوں پہ عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔

اس کے یہاں تقریبات و تفریحات کی رونقوں، کوچہ و بازار کی زینتوں اور بزم و انجمن کی عشرتوں میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی کہ بھارت کی سرزمین پہ اس کے بھائیوں کا خون و آبرو پامال ہو رہا ہے اور اس کی بہنوں کی عفت و عصمت تاراج کی جا رہی ہے۔

کیا ہماری یہ خوش باشیاں غفلتیں اور بے حسی ان مظلوم و مقہور مسلمانوں کے نہ ختم ہونے والے اندوہ ناک مصائب کا کوئی مداوا مہیا کر سکیں گی؟

تاریخ کا یہ نازک و پر خطر موڑ، پاکستان کے مسلمانوں سے سوال کرتا ہے۔

سلام ہو تم پر

کشمیر کی وادیوں ـــ قبرص کی پہاڑیوں ـــ کلکتہ کے بازاروں — اور ہند و بھارت کے گلی کوچوں میں جان دے دینے والو! ـــ آبروئیں لٹا دینے والو! ـــ جور و ستم اور جبر و تشدد کی آگ میں پیہم جلنے والو! ـــ تمہارا خونِ شہادت اور تمہاری خاک مظلومیت رائیگاں جانے والی نہیں ہے۔

تم جس آتش نمرود سے گزر رہے ہو وہ ایک اور داستان خلیل کا سر عنوان بنے گی

اللہ تمہاری نصرت و حمایت فرمائے (ک)

کیا

اب بھی وقت نہیں آیا؟ کہ دنیا بھر کے مسلمان ذاتی مفادات سے الگ ہو کر محض کتاب سنت کی بنیاد پہ جمع ہوں۔ جن پہ چل کر قرن اول کے مسلمان کو نہ صرف دنیا و آخرت میں عزت ملی۔ بلکہ وہ ایک ایسی حکومت قائم کر گیا کہ جو تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی قائم ہے۔ بلکہ آج عرب کا معنی ہی مسلمان ہے۔

قاہرہ میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے قائدین و مسلمان ممالک کے مندوبین حضرات کی مصروفیتیں

عرب کے اخبارات اور ریڈیو نشریات سے جو اطلاعات معلوم ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق جامعہ ازہر کی دعوت پر دنیائے اسلام کی اس عظیم الشان علمی کانفرنس کا آغاز جمعہ، مارچ کو ہوا۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین ۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۔ اور حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب فرما رہے ہیں۔ ہندوستان سے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۔ حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی امیر شریعت بہار۔ کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے مسلم ممالک کے بھی مخصوص اہل علم حضرات کو مدعو کیا گیا ہے۔ اور گویا پوری مسلم دنیا کے بہترین علمی اور دینی دماغ جو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور جادۂ سلف صالحین کے پیرو اور متبع ہیں، علوم دینیہ میں قابل اعتماد ماہرانہ بصیرت رکھتے ہیں۔ فرنگی اقتدار کے اضمحلال کے بعد پہلی مرتبہ ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔

پاکستانی اور ہندوستانی مندوبین صبح نماز فجر سے پہلے قاہرہ کے ایرپورٹ پر اترے۔

مؤتمر کی طرف سے استقبالیہ پارٹی نے ہوائی اڈہ پر ہی مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور ان سب کو "فندق اطلس" نامی ۵۰ کمروں والے بارہ منزلہ عظیم الشان ہوٹل میں ٹھہرایا گیا۔ ہوٹل کی گیارھویں منزل میں جمعیتہ کے قائدین فروکش ہیں اور پانچویں منزل میں ہندوستان کے مندوبین۔ اسی ہوٹل میں نائیجیریا، الجزائر ۔ عراق ۔ شام ۔ ترکی ۔ روس ۔ لبنان اور تیونس وغیرہ کے نمائندے بھی مقیم ہیں۔

جمعہ کی نماز تمام مندوبین نے جامعہ ازہر میں ادا کی۔

بعد نماز جمعہ، مؤتمر کی کارروائی کا تعارفی آغاز ہوا۔

شام کو "فندق شبرد" میں تمام مہمانوں کو عصرانہ دیا گیا اور اصل کارروائی کا آغاز شنبہ کو ۹ بجے دن ہوا۔ اولاً تمام وفود قصر جمہوریہ عربیہ متحدہ میں لائے گئے جہاں تعارفی اندراجات ہوئے اور اس کے بعد قصر زینبی محافظ قاہرہ کی عالیشان عمارت میں جو دریائے نیل کے کنارے واقع ہے۔ باقاعدہ اجلاس شروع ہوا۔ ہال میں نہایت مناسب طریقے اور قرینے سے نشستیں متعین کر دی گئی تھیں۔ ہر نشست گاہ پر ایک چھوٹا سا لاؤڈ سپیکر نصب تھا اور کان پر لگا کر سننے والے آلات رکھے تھے۔ مؤتمر کی کارروائی بیک وقت تین زبانوں میں ترجمہ کی جا رہی ہے۔ عربی، انگریزی، فرانسیسی اور مندوبین جس زبان میں چاہیں ان آلات کے ذریعہ سن سکتے ہیں۔

مؤتمر کا باقاعدہ افتتاح نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر سید حسین شافعی نے بطور نمائندہ صدر جمہوریہ جمال عبدالناصر نے کیا۔ اولاً شیخ محمود مصری نے تلاوت قرآن عزیز کی جس سے کے دل تڑپ اٹھے اور آنکھیں تر ہو گئیں۔

خطبہ میں اولاً تمام وفود اور نمائندوں کا صدر جمال عبدالناصر کی طرف سے شکریہ ادا کیا گیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں استعمار فرنگ کے اس فتنہ پر ایک نظر ڈالی جس نے صدیوں سے عالم اسلام کو اپنی ظالمانہ جارحیت اور ناپاک و شرمناک سازشوں کا ہدف بنا رکھا ہے اور اس طرف توجہ دلائی کہ مسلمان اس فتنۂ افرنگ سے ابھی غافل نہ بیٹھیں کہ یہ پسپائیوں کے باوجود مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کارروائیوں میں مصروف ہے۔

جامعۂ ازہر کی تاریخ اور اس کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

تقریر نہایت جامع اور بلیغ تھی۔ اور اس وقت اسلام کو عصر حاضر کے جو چیلنج درپیش ہیں ان کی بہتر نشاندہی کر کے ان سے عہدہ برآ ہونے کی مساعی شروع کر دینے کی طرف مجمع علما کو متوجہ کیا گیا تھا۔

بعد ازاں وزیر اوقاف و شئون الازہر نے تقریر کی اور مؤتمر ہذا کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔

ان کے بعد ڈاکٹر محمد عبداللہ وکیل الازہر نے خطاب کیا۔

اس کے بعد وفود مندوبین کی جانب سے شیخ ابراہیم نیاس زعیم مغربی افریقہ نے بانیان مؤتمر کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اسلام ہم سب کا دین عزیز ہے۔

اس کی خدمت تمام مسلمانان عالم کا فریضہ ہے اور اس کے لئے اپنی اہلیتوں اور طاقتوں کو یکجا جمع کرنا بہت ضروری ہے اور آخر میں انہوں نے جمال عبدالناصر کی کا شکریہ ادا کیا اور کامیابی کی دعا فرمائی۔

ڈاکٹر محمود حب اللہ الامین العام نے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اب مسلمانوں کی پر لگی ہوئی ہیں کہ آپ ان کی رہنمائی کے لئے اور نمٹنے کے لئے کیا تدابیر اور راہ عمل اختیار کرتے ہیں۔

اس پر پہلی نشست کا اختتام ہو گیا اور شب سے وفود کی بے تکلفانہ تعارفی ملاقات کا سلسلہ شروع میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کے حالات پر گفتگو

شام کو پھر اسی ہال میں دوسرا اجلاس ہوا کے مسئلہ سے بحث کا آغاز ہوا۔ سوڈان کے الاستاذ عبدالرحمٰن نے اس پر ایک مقالہ کے عنوان سے پڑھا۔ دوسرے دن دوسرا مقالہ اجتہاد پر آیا۔

مؤتمر کے اجلاس اب اس طرح ہو رہے ہیں کہ ایک موضوع پر ایک وقت مقالات پڑھے جاتے ہیں اور دوسرے وقت ان پر بحث و تمحیص کی جاتی ہے۔

ابھی تک مؤتمر کے اجلاس جاری ہیں۔ (مرتب

سود ختم کرنے کے متعلق سوالنامہ جاری کر دیا گیا

کراچی ۲۶ مارچ۔ مؤتمر عالم اسلامی کے کراچی سیکرٹریٹ نے ایک سوالنامہ جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعے اسلام کے اقتصادی نظام، بنکاری اور بیمہ کے بارے میں ممتاز علماء اور مفکرین کی آراء طلب کی گئی ہیں۔ سوالنامہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) کیا آپ اس امر سے متفق ہیں کہ بلا سود بنکاری نظام کے قیام کا بہترین طریقہ شراکت ہے۔

(۲) کیا بلا سود بنکاری بنکوں کو قومی ملکیت میں لئے بغیر کامیاب ہو سکتی ہے۔ (۳) کیا بنکوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اقدام اسلام کے مطابق ہے (۴) اگر بنک اپنے گاہکوں کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو جائیں تو کیا بنکوں کے اخراجات میں اضافہ نہیں ہوگا (۵) کیا مختلف بنکوں کے منافع میں کمی بیشی سے انفرادی بنکوں میں روپیہ جمع کرانے کا طریقہ کا استحکام متاثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ روپیہ جمع کرانے والے منافع میں فرق سے فائدہ اٹھانے کو پسند کریں گے۔ (۶) اگر بنکوں کو نفع میں حصہ داری کی بنا پر چلایا جائے تو قرضہ کے کنٹرول کے قانون میں کونسی بنیادی تبدیلیاں ضروری ہوں گی۔ (۷) کیا آپ اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر بلا سودی قرضوں کا نظام رائج کر دیا گیا تو ذاتی صرف کے لئے لئے جانے والے قرضوں کی مالیت میں ایک دم اضافہ ہو جائیگا۔ اس میں کس طرح باقاعدگی پیدا کی جا سکتی ہے؟

آپ کے خیال میں ذاتی صرف کے لئے دئے جانے والے قرضے اور پیداواری قرضے جاری کرنے کے ہونا چاہیئے۔

(۸) سود ختم کرنے کی صورت میں حکومت ان منصوبوں کے (۹) جن سے آمدنی نہیں ہوتی اور جب عرصے کے بعد ہوتی ہے، کس طرح روپیہ جمع کر سکے گی۔

امریکی تہذیب کی تخریب نوازی

(بقیہ صفحہ ۶)

بن بیاہی ماؤں کے مسائل حل کرتے چلے آ رہے ہیں زیادہ تر مقامی باشندوں کی طرف سے ملنے والی امد چل رہے ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف کیتھولک خیراتی کی طرف سے ۵۶ زچہ خانے اور سالویشن آرمی سسٹم کی مدد سے ۳۶ زچہ خانے چل رہے ہیں۔ حیثیت سے یہ زچہ خانے بن بیاہی ماؤں کے لئے سہولتیں مہیا کر رہے ہیں وہ ہمارے پورے معاشر مہیا کردہ سہولتوں سے بھی زیادہ ہیں۔ لیکن یہ امر ہے کہ یہ زچہ خانے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ماؤں کی رہائش وغیرہ کا انتظام کر سکتے ہیں۔

منی آرڈر کے نچلے کوپن پر اپنا پتہ ضرور تحریر فرمایا کیجئے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

بھارت کی طرف سے ہوشیار رہیئے

ہندوستان کے حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ فساد و بدامنی کی ایک مستقل رو وہاں چل نکلی ہے۔ سیاسی اور معاشی حالات وہاں دگرگوں ہو رہے ہیں۔ قومی وحدت کا تصور وہاں مستحکم نہ ہو سکا۔ کانگریس کی قیادت زوال پذیر ہے۔ پنڈت نہرو کی صحت نے کیا جواب دیا کہ ملک کا مستقبل اچانک تاریک ہی تاریک نظر آنے لگا۔

اس صورت حال سے وہاں کی مسلم دشمن جماعتیں فائدہ اٹھانے پر تل گئی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ پورے ہندوستان میں اتنی گڑبڑ پیدا کر دی جائے کہ نہرو حکومت کے ضعف کے ساتھ ہی ہندوستان کا تمام اقتدار فرقہ پرستی کی بنیاد پر ان کے ہاتھوں میں آجائے۔

ہندوستان کی تمام رجعت پسند طاقتیں ان کی پشت پر ہیں، بیرون ہند کی بڑی طاقتیں امریکہ و برطانیہ بھی غالباً یہ پسند کریں گے کہ نہرو کے بعد ہندوستان کا اقتدار ترقی پسندوں کے ہاتھوں میں جانے کے بجائے رجعت پسندوں کے قبضے میں چلا جائے۔ اس لئے وہ بھی در پردہ ان کی پشت پناہی کرتے رہیں گے۔ خود کانگریس میں اب رجعت پسند طبقہ غالب آچکا ہے۔ کامراج پلان فیل ہو چکا ہے۔

اس انتشار کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یا تو دفعتاً سارے ملک کی باگ ڈور کلیتہً فرقہ پرست و متعصب ہندو طبقہ کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ جس کی مسلم دشمنی اور پاکستان عناد اظہر من الشمس ہے گویا ملک کی زمام کسی بیرونی طاقت کے زیر اثر آجائے گی، جو بہرحال اپنی اغراض کی خاطر ہرگز پاکستان کے حق میں مخلص ثابت نہیں ہوگا، اور ان دونوں صورتوں میں پاکستان کے وجود کے لئے خطرات ہی خطرات ہیں۔

کاش پاکستان وجود میں آنے کی فوراً بعد ہی، اسلام کی بنیادوں پر اتنا قوی اور مستحکم ہو جاتا کہ نہ صرف اپنے آپ کو ہی ان خطرات سے تحفظ میں رکھ سکتا۔ بلکہ بھارت کے مستقبل کے لئے بھی نجات دہندہ بن جاتا۔

تاریخ ہند کی مسلسل روایات یہ ہی رہی ہیں کہ شمال کی کوئی نہ کوئی طاقت پورے ہندوستان کے لئے نجات کا باعث بنتی رہی ہے اور بھارت کے امن و امان و سیاسی استحکام کا فریضہ ادا کرتی رہی ہے۔ لیکن قیام پاکستان کے آغاز سے ہی ہمارا ملک جس سیاسی انتشار اور اقتصادی استحصال کا شکار بن گیا تھا۔ اس نے اتنی مہلت ہی نہ بخشی کہ مستقبل میں پیش آنے والے اس چیلنج کو جواب دے دیا جاتا۔ بہرحال صدر ایوب کی قیادت میں ملک نے بہت کچھ استحکام حاصل کر لیا ہے اور اب وہ چیلنج سامنے آگیا ہے جس کا تقاضا ہے کہ پاکستان کو محفوظ رکھا جا سکے۔ منہ توڑ جواب دیا جا سکے اور اگر ضرورت نظر آئے تو اقدام کر کے تاریخ ہند کے روایاتی فرض کو انجام دیا جائے ورنہ کسی بیرونی غلبہ یا رجعت پسندوں کے تسلط نے کامیابی حاصل کر لی تو مسلمانوں کے لئے بھی اور پاکستان کے لئے بھی بے شمار خطرات لاحق ہو جائیں گے

(ک)

معروضات!

ارکان جمعیۃ و قارئین ترجمانِ اسلام کی خدمت میں

مارشل لاء کے ختم ہو جانے کے بعد جن جماعتوں نے از سر نو ملک کی عوامی زندگی میں حصہ لینا شروع کیا۔ ان میں جمعیۃ علماء اسلام بھی شامل ہے لیکن جمعیۃ علماء اسلام جس مقصد عظیم و جلیل کو لے کر کھڑی ہوئی ہے وہ دوسری جماعتوں سے قطعی مختلف اور جداگانہ تھا۔ اگرچہ دین و مذہب کے نام سے بھی یہاں بعض جماعتوں نے بلند بانگ ادعات کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔ لیکن اس معاملہ میں جمعیۃ کی روش ان سے علیحدہ تھی۔

جمعیۃ نے جو دینی اور سیاسی موقف پیش کیا وہ یہ تھا کہ اس ملک کی جدید تعمیر و تشکیل اسلام کے ان اصولوں کے مطابق ہو۔ جو کلام الٰہی اور سنت نبوی سے ماخوذ ہیں اور ان کی وہی تعبیر و تشریح عملاً اختیار کی جائے جسے سلف صالحین نے متعین فرما دیا ہے اور ہمارے عہد تک منتقل کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ اپنے اس موقف میں جمعیۃ ابھی تک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کے اس موقف کو آج تک کسی گروہ یا طبقے نے چیلنج نہیں کیا۔

پاکستان میں اس وقت جتنی بھی جماعتیں کام کر رہی ہیں یا کرتی رہی ہیں۔ قطع نظر اس امر کے کہ ان کے کام کتنے بڑے۔ کتنے منظم، کتنے وسیع اور کتنے حق بجانب ہیں۔ یہ مقام صرف جمعیۃ علماء اسلام کو ہی حاصل رہا ہے کہ اس نے اپنے موقف دینی میں طریق سلف سے بے تعلقی کو روا نہیں رکھا۔

آج بھی تنہا یہ جماعت اس موقف پر سختی سے قائم ہے

یہ ایک اہم کام تھا۔ جس کو تکمیل تک پہنچانے میں ہر اس مسلمان کو ہاتھ بٹانا چاہیئے تھا۔ جو ذرہ برابر بھی یہ احساس رکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا یہ دین۔ جدید عہد کی تعبیرات، اصطلاحات اور سیاسی وگروہی ضروریات کا نشانہ بن کر تحریف و مسخ نہ ہو جائے۔ سلف کی تعبیر و تشریح اور طریق کو چھوڑ دینے سے اس خطرہ کا امکان قوی تر ہو جاتا ہے جمعیۃ کے ساتھ وابستگی اور ترجمان میں سلسلہ تحریر جاری کرنے کا اصل محرک راقم الحروف کے لئے یہ ہی امر و اندیشہ بنا۔

جمعیۃ ایک نئی جماعت تھی۔ تشہیر و پروپیگنڈا کے ذرائع سے بالکل تہی دست اور کسی بڑی یا باقاعدہ مالی امداد سے محروم۔ اس کے آئندہ اقدامات کا تمام تر دار و مدار اس پر تھا کہ جو لوگ اس پہلو سے اسلام کے مستقبل کے لئے خدشات کا احساس رکھتے ہیں وہ پیش پیش آئیں اور اس کی تشکیل میں سرگرمی سے حصہ لیں۔

آپ اسے ایک سیاسی یا گروہی جماعت کی حیثیت سے نظر نہ ڈالیں اور نہ فوراً ہی اس سے یہ توقع کرنے لگیں کہ مالی اعتبار سے مضبوط اور تشہیری ذرائع سے لیس جماعتوں کی سی حیثیت سے یہ بھی اپنا کام جاری کر سکے گی اور جاری رکھ سکے گی۔

اس کے لئے تربیت یافتہ افراد حسب ضرورت مال کی شدید کمی بالکل عیاں تھی۔ مخلصانہ جد و جہد سے ہی اس کمی کی تلافی ہو سکتی تھی۔

الحمد للہ کہ ایک حد تک ملک کے طول و عرض میں جمعیۃ کا کام اس کے مخلص کارکنوں نے کیا۔ اسلام کے بارے میں یہ آواز حق لوگوں کے کانوں تک پہنچی اور اس پر مختلف حلقوں کی طرف سے موافق و مخالف ردعمل ہوا۔

لیکن جتنا کچھ ہونا چاہیئے تھا اس حد تک نہیں ہوا۔ جس شدت کے ساتھ دور جدید کے فتنے اسلام کے نام سے اور معاشرتی اعتبارات سے ابھر رہے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اتنا تھوڑا کام ہرگز کافی نہیں ہو سکتا۔

ابھی یہ جنگ جاری ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے کوتاہئ حالات اور مخالفوں کے وساوس کے اثرات میں آ کر اپنی جد و جہد کو محدود و کم تر کرنا شروع کر دیا اور ایسی شکایات کو سامنے رکھ لیا ہے جو اس مقصد سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں جس کی خاطر جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا اور جس کے لئے آپ سب اس سے وابستہ ہوئے۔ تنظیمی و تربیتی کمزوریوں کا تو یہ تقاضہ تھا کہ زیادہ زور سے اپنے اپنے حلقوں میں کام کیا جاتا اور دوسرے حلقوں حتیٰ کہ مرکز تک کے لئے اپنے کام کو نمونہ و مثال بنا لیا جاتا۔

(پہلے کالم کے نیچے)

(بقیہ معروضات) اگرچہ کئی بار یہ طے ہوا کہ راقم الحروف۔ لاہور مرکزی دفتر میں قیام کرے اور دفتر و ترجمان کو اپنی ذمہ داریوں میں لے لے۔ اور میں بھی اس کے لئے آمادہ ہو گیا اور تیار رہا۔ لیکن مرکز کے حالات اتنے سازگار نہ بن سکے کہ اس پر عمل ہو سکتا اور مجھے بلا لیا جاتا۔ تاہم میں نے تحریر کا کچھ نہ کچھ سلسلہ جاری رکھا۔ بلاشبہ یہ ایک بڑی کمی رہی ہے۔ لیکن اس کمی سے یہ تو لازم نہیں آجاتا کہ اس مقصد کے لئے ہی کام کرنا چھوڑ دیا جائے۔ جسے جمعیۃ لے کر کھڑی ہوئی ہے اور جس کی اب تک تنہا داعی ہے۔

میں ان معروضات کے ذریعے جمعیۃ سے وابستہ حضرات سے عرض کروں گا کہ وہ اس کام کی اہمیت سے غافل نہ ہوں اور زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے اسے آگے بڑھائیں۔ یہ بڑی ہی ذمہ داری ہے جو عند اللہ اور عند الناس آپ سب پر عاید ہوتی ہے (ک)

اسرائیلی ریاست میں یہودی بربریت

ڈاکٹر محمد منظور

اسرائیلی ریاست قائم ہونے کے بعد ۱۹۴۸ء میں عالمی یہودی تنظیم کے سربراہ واٹرمین نے دو اصول وضع کئے ۔ (۱) اسرائیلی ریاست کے قیام کے بعد عربوں کے خلاف ہر قسم کی جارحانہ کارروائی زور و شور سے جاری کی جائے ۔

(۲) یہ ضروری ہے کہ تمام اسرائیلی علاقہ جلد سے جلد عرب مسلمانوں سے خالی کرا لیا جائے ۔

چنانچہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے یہودیوں نے عرب مسلمانوں کے خلاف جس بربریت کا مظاہرہ کیا ۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودی ریاست نہ صرف سودخوری اور فحاشی میں ننگِ انسانیت ہے ۔ بلکہ ظلم اور بربریت میں اپنی مثال آپ ہے ۔ مسلمانوں کے اس قتلِ عام کو یہودی حکومت نے انتہائی راز میں رکھا ۔ جس کی اطلاعات فلسطین کی آزادی کی اعلیٰ کمیٹی کو حاصل ہوئیں اور انہی کی وساطت سے ہدیۂ ناظرین کی جا رہی ہیں ۔

۶ - جولائی ۱۹۴۸ء کو آٹھ اسرائیلی فوجی ایک کار میں بیٹھ کر عربوں کے ایک قصبہ "کرتیہ" کی جانب روانہ ہوئے ۔ ان کے پاس دور جدید کا کافی اسلحہ تھا اور ان کا مقصد یہ تھا ۔ کہ اس قصبہ کے مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے ۔ راستہ میں ایک مسلمان کی گاڑی سے ٹکر ہو گئی ۔ اور اس حادثہ میں دو یہودی مر گئے ۔ چنانچہ یہودیوں کو دوبارہ بھیجا گیا ۔ اس مرتبہ اس کارروائی کے لئے یہودی فوجیوں کی بارہ گاڑیاں بھیجی گئیں ۔ لیکن ایک مسلمان پہریدار نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے گولی چلا دی اور تمام قصبہ کو آگاہ کر دیا ۔ چنانچہ دونوں جانب سے لڑائی ہوئی ۔ اور ۱۲ مسلمان شہید کر دئے گئے ۔ اسی انداز سے اسرائیلی ریاست میں تمام مسلمان آبادیوں پر اکثر حملے کئے گئے ۔ جو آج تک جاری ہیں ۔

بالآخر مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے اسرائیلی حکومت نے ایک نیا آرڈر جاری کیا :-

- کسی عرب مسلمان کو ہتھیار رکھنے اور اسے استعمال کرنے کی اجازت نہیں
- کسی وجہ سے مسلمانوں کو مظاہرہ کرنے اور جلوس نکالنے کی اجازت نہیں ۔
- تین سے زائد مسلمانوں کا ایک جگہ جمع ہونا قانوناً جرم ہے ۔
- کسی عربی مسلمان کو رات کے وقت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ۔
- جو بھی ان قواعد کی مخالفت کرے گا ۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا ۔

البتہ یہودی عوام ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں ۔

ان پابندیوں سے مسلمانوں کی قوت مدافعت کو ختم کر دیا گیا اور اس کے بعد اسرائیلی ریاست میں جگہ جگہ مسلمانوں کا قتلِ عام شروع ہو گیا ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے سامنے ان کے والدین کو قتل کر دیا گیا اور انہیں سسکنے تک کی اجازت نہ دی گئی ۔ کہیں ماؤں کے سامنے بچوں کو ذبح کر دیا گیا اور پھر ماں کو زندہ جلا دیا گیا ۔

کہیں سردی میں مردوں عورتوں کو ننگا کر دیا گیا ۔ انہیں بھوکا اور پیاسا رکھا گیا ۔ یہاں تک کہ وہ سردی اور بھوک پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر گئے ۔

شفا عمرو کے جیل خانہ میں مسلمانوں کو بجلی سے جھٹکے دے دے کر انتہائی کرب و تکلیف سے موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا ۔ ایک عربی ماہنامہ "فلسطین" نے مسلمانوں کے ان حالات کی باقاعدہ تصاویر شائع کی ہیں ۔ جن میں ایک جگہ کئی بچے برہنہ حالت میں زمین پر لیٹے ہیں ۔ اور ان کے والدین کو قتل کر دیا گیا ہے ۔

یہ کام اسرائیلی حکومت کے اشارہ پر کیا جا رہا ہے ۔ اور مسلمانوں کو قتل کرنے اور لوٹنے والوں کی حکومتِ اسرائیلی یہاں تک حوصلہ افزائی کر رہی ہے ۔ کہ ایک یہودی موسی دیان کو اسرائیلی ریاست کے اس وقت کے وزیر اعظم بنگوریون نے محض اس وجہ سے ہدیہ بھیجا کہ اس نے ایک گرفتار شدہ مسلمان کے گھر میں داخل ہو کر اس کی بیوی کی عصمت لوٹ لی ۔ اس کے علاوہ اس نے کئی عربوں کے قتل میں حصہ لیا ۔

ان حالات کو دیکھ کر ہم معاہد بالفرڈ جیسے انسان دشمن پیکٹ میں حصہ لینے والے چار بڑوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اگر عرب ممالک میں یا کسی دوسرے مسلمان یا غیر مسلم میں برطانوی ، امریکی ، فرانسیسی یا روسی آبادی کو اسی بیدردی کے ساتھ تہ تیغ کیا جاتا ۔ تو کیا یہ "چاروں بڑے" اسی انداز سے چپ سادھ لیتے ۔ جیسے کہ اسرائیلی ریاست میں عرب مسلمانوں کو ایک منظم پروگرام کے ماتحت قتل ہونے پر کیا جا رہا ہے ۔ اور کیا انقوں کے قتل پر بھی یہ "بڑے" استدلال پیش کرنے کی جرأت کرتے کہ یہ "اسرائیل" کا معاملہ ہے ۔ ؟

ہمیں افسوس ہے کہ پچھلے سولہ برس سے لاکھوں عرب اردن ، مصر ۔ مسعود عرب ، عراق اور شام میں مارے پھر رہے ہیں ۔ بلکہ اردن کی ایک معقول آبادی فلسطینی پر مشتمل ہے ۔ کیا پچھلے سولہ برس میں لاکھوں عرب مہاج کی پریشان حالی اور بربادی ان چار "بڑوں" پر اثر انداز اس کا جواب نہ صرف نفی میں ہے ۔ بلکہ ہم دیکھ کہ مغربی طاقتیں بالخصوص اس "ناجائز حکومت" کو کی اقتصادی ۔ سیاسی اور فوجی مدد دے کر عرب والی طاقت بنانے پر ادھار کھائے بیٹھی ہیں ۔

کاش کہ مغربی طاقتیں مستقبل میں جھانک سکتیں جہاں ان کی ذلت و تباہی کے نقوش تیزی سے ابھر رہے اور جہاں ان کی ظالم پروری کا "معاوضہ" ان کے ان کے لئے منہ کھولے تیار ہے ۔

کسی آئندہ شمارے میں ہم فلسطین کے حالات پوری تفصیل سے پیش کریں گے ۔ جس سے قارئین کو معلو کہ اس "خطۂ بربریت" میں ہمارے عرب بھائیوں کیا گزر رہی ہے ۔

نقد و نظر

عیسائیت کے رد میں لٹریچر مفت حا

انجمن تبلیغ اسلام پاکستان کا شائع شدہ کے رد میں لٹریچر (۱) تعارف بائیبل (۲) خدائے مسیحیت بجواب خدائے اسلام پمفلٹ سات سات پیسے کے ڈاک ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ سے مفت حاصل کریں ۔

مکتبۂ اشاعت اسلام و تعمیر حیات جیب

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر رکھا جاتا ہے ایس سے کمر ٹیڑھی ۔ رنگ زرد ۔ جلن ۔ سر میں چکر ۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے ۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے ۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۸ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان و احتلام دپے ٹو ریا یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ قیمت پورا کورس ۵۰/۵ روپے ۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی ۔ صحت کا واحد علاج زن و مرد کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ بے خطا ہیں ۔ قیمت ۔ ۔ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے ۔

مقوی بدن فولادی گولیاں کمزوری دور کرنے اور قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد دونوں ہر موسم استعمال کر سکتے ہیں ۔ قیمت ۔ ۔ ۱۰۰ گولی ۵۰/۱۱ روپے

مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ

تنقید و تبصرہ

کالجوں کے مذاکرات میں اسلام کا استہزاء و استخفاف

(از مولوی محمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایڈ۔ او۔ ایل ہائی اسکول کالس۔ چکوال جہلم)

آج کل پاکستان کے کالجوں میں مذاکرات اور مباحثوں کی ایک رَو چلی ہوئی ہے۔ روزانہ اخبارات میں کسی نہ کسی کالج کے مباحثہ و مذاکرہ کی روئیداد نظر سے گزرتی ہے۔ ان مذاکرات میں سیاسیات، معاشیات، ثقافت، مذہب، فلسفہ، ادب، شعر و شاعری غرضیکہ ہر موضوع پر طبع آزمائی ہوتی ہے اور موضوع کی مخالفت و موافقت میں تقریریں کی جاتی ہیں۔ ان تمام مذاکرات کی تقریریں اور مکالمے زیادہ تر کسی ٹھوس علمی تحقیق و ریسرچ پر مبنی نہیں ہوتیں (الا ماشاء اللہ) بلکہ بالکل سطحی قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کا عملی زندگی سے تعلق تو درکنار ان میں سے اکثر کسی علمی افادہ و استفادہ کے قابل بھی نہیں ہوتیں۔ ان چیزوں کو دیکھ اور پڑھ کر جہاں قوم کے علمی تنزل اور علم و ادب کے نام پر سفلی جذبات کے اظہار و تعمیم پر افسوس ہوتا ہے۔ وہاں یہ بات بہت ہی تشویش ناک ہے کہ ان مذاکرات میں اسلام اور اسلامی تعلیمات کا تکرار اتنی کثرت سے کیا جاتا ہے کہ سننے اور پڑھنے والا وقتی طور پر سمجھنے لگتا ہے کہ شاید اس قوم کے نونہالوں کا اوڑھنا بچھونا اسلام ہی ہے لیکن عین اسی وقت جب خود داعی اور مذکر کی زندگی پر ایک سرسری نگاہ ڈالی جاتی ہے تو اس کی زندگی نہ صرف یہ کہ اسلامی تعلیمات کے بالکل برعکس بلکہ اسلامی احکام و اوامر کا منہ چڑاتی ہوئی نظر آتی ہے۔

ہمارے پاکستان میں بڑی سے بڑی ذمہ دار شخصیتوں سے لے کر معمولی عہدیداران تک کا یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ جس مجلس اور جس سوسائٹی کو اپنی گرمئی گفتار سے گرمانا چاہتے ہیں۔ وہاں اسلام، قرآن، سنت اور ایسے ہی دوسرے خوشنما الفاظ کے انبار لگا دیتے ہیں اور پھر سوسائٹی کا ہر فرد ان کی تقلید میں اسی قسم کی ناصحانہ اور واعظانہ تقریر دوسری جگہ جھاڑ دیتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری قوم ہی داعی، واعظ اور ناصح بن کر رہ گئی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ بھول گئی ہے کہ اسے خود بھی اپنی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرنا ہے۔ لیکن ہمارے یہ مفکر اور مذکر اسلام اور اسلامی تعلیمات کی زبانی تکرار کے باوجود اپنی پرائیویٹ زندگی تو کیا' اپنی کھلی اور عوامی زندگی میں بھی کسی ایک اسلامی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ یہ طرز عمل سراسر دین کے ساتھ استہزاء و تلعّب ہے۔ حال ہی میں ایک روزنامہ کے اندر ایک کالج کے مباحثہ کی روئیداد شائع ہوئی ہے جس میں مباحثہ میں جیتنے والی طالبات کی تصویریں بھی چھاپی گئی ہیں۔ اول آنے والی طالبہ کے متعلق روزنامہ مذکور یوں رقمطراز ہے:-

> "جہاد کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے مذاکرے میں اول آنے والی طالبہ نے اسلام کو ایک مکمل ضابطۂ حیات قرار دیا اور کہا کہ اسلام کی بنیاد اخلاقیات، سیاسیات اور معاشیات پر ہے اور ان میں اگر ایک پہلو کو بھی نظر انداز کیا جائے تو اسلامی نظامِ حیات کی بنیادیں ہل جائیں"

اور ساتھ ہی محترمہ کی تصویر چھپی ہوئی ہے۔ تصویر میں محترمہ کے سر پر دوپٹہ تک نہیں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ محترمہ نے یہ خوبصورت تقریر تمام غیر محرم مردوں کے سامنے ارشاد فرمائی ہے محترمہ کی تقریر سے ہمیں کلی طور پر اتفاق ہے اور اس پر ہمارا ایمان و یقین بھی ہے۔ لیکن ہم آں محترمہ سے نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ جس اسلام کو آپ ایک مکمل ضابطۂ حیات قرار دے رہی ہیں کیا اسی اسلام کا یہ حکم نہیں ہے کہ:-

> "اور ایمان والیاں اس طرح نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت (چال ڈھال) ظاہر ہو جائے"
>
> "اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ (گھر سے باہر) اپنی چادروں کا ایک حصہ اوپر لٹکا لیا کریں۔"

کیا قرآن کے یہ احکام اسی ضابطۂ حیات کی تکمیل ہی کے سلسلہ میں اترے ہیں اور اپنے ماننے والوں سے عمل کا کچھ تقاضا بھی کر رہے ہیں یا یہ محض مجلس آرائی کے لئے باتوں ہی باتوں میں پردے سے متعلق کوئی بات چل نکلے تو صرف دلیل میں پیش کرنے کے لئے اترے ہیں؟

ہمارا مقصد کسی کی ذات کو مطعون کرنا نہیں ہے بلکہ یہ صرف ایک مثال پیش کی گئی ہے کہ اس قسم کی دورنگی کے مظاہرے آئے دن ہمارے کالجوں کے طلبہ اور طالبات کرتے رہتے ہیں۔ جن کی روئیدادیں روزنامہ اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں اور ہمارے صحافی اپنے اخبارات کی اشاعت بڑھانے کے لئے اس قسم کی باتیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ کاش کہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ خود اپنوں ہی کے اس مذاق کی سنگین صورت حال کا احساس ان اخبار نویسوں اور رپورٹروں کو ہو گیا ہوتا اور وہ محض دنیاوی فائدہ کے لئے جس کا عارضی ہونا ظاہر ہے۔ قوم کے اس قابل مذمت رجحان کی حوصلہ افزائی کر کے اپنی آخرت کو برباد نہ کرتے اور کاش کہ ہمارے نوجوان بھائی اور بہنیں اس قسم کا رویہ اختیار کر کے اور منافقین اور ابلیس کے سے عمل کا ارتکاب کر کے خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے مستحق نہ بنتے صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کا دل اسلامی تعلیمات کو قبول کرنے یا اس پر عمل پیرا ہونے سے ابا و گریز کرتا ہے تو اس آزادی کے زمانہ میں جو چاہیں کریں لیکن اسلام کا نام بار بار لے کر اور اپنا عمل اس کے خلاف لوگوں کو دکھلا کر اسلام اور قرآن کا استخفاف نہ کریں یہ خدا اور اس کے مقدس رسول کا استہزاء ہے جس کی سزا یقیناً بہت سخت ہے جس قرآن کا یہ لوگ بار بار نام لیتے ہیں اُسی کو کھول کر دیکھ لیں کہ دین حق کا مذاق اڑانے والی قوموں کا عبرتناک حشر ہو چکا ہے اس کی تفصیل کیا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

وی۔ پی واپس نہ کیجئے:- اس سے ایک دینی ادارے کو نقصان پہنچتا ہے۔ جس کو آپ کسی طرح گوارا نہ کریں گے۔ (ناظم دفتر)

مسئلہ عیسائیت پر ایک علمی اور تحقیقی کتاب

پیغام حضرت مسیح علیہ السلام

از حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی استاذ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار

پیغام مسیح ایک گرانقدر علمی اور تحقیقی کتاب ہے جس میں دلائل و براہین اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام اور خدا کے تمام اولوالعزم پیغمبروں نے نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بشارت سنائی اور آپ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا سچا پیرو اور متبع صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اس پیغام پر عمل کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جو شخص حضرت مسیح علیہ السلام کے اس پیغام کو ٹھکرا رہا ہو اس کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنا ایمانی اور اعتقادی تعلق حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ قائم رکھنے کا دعویٰ کرے۔

کتاب پیغام مسیح میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں نے جو مذہبی اعتقادات اختیار کر رکھے ہیں وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کے صریح منافی ہے۔ تورات و انجیل کی تحریفات کو تاریخی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

اور عقلی دلائل سے یہ بھی ثابت کیا گیا کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی اطاعت و پیروی اور نجات اخروی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے میں منحصر ہے۔

آج ہی اس کتاب کو طلب فرما کر مطالعہ فرمائیں

قیمت:- صرف دو روپے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات سفید عمدہ کاغذ

ملنے کا پتہ

ادارہ تبلیغ اسلام بیت الحمد 1504/B.W ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد مغربی پاکستان

بیروت کا ایک عجیب و غریب غار

جہاں قدرت نے سنگ تراشی کا کمال دکھایا ہے

لبنان مشرق اوسط کا آخری شہر ہے اس کے بعد یورپ کی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں دنیا کے بعض عجائبات ہیں جو نہ کہیں دیکھنے میں آئے نہ سننے میں، یہاں کے پہاڑوں میں ایک عظیم الشان غار ہے جس کی ۶ میل تک لمبائی تو دریافت ہو چکی ہے اور ابھی آخری کنارے کا پتہ نہیں چلا، یہ غار پہاڑ کے اندر ہے گویا پہاڑ اندر سے کھوکھلا ہے۔ جس میں یہ غار سات میل تک چکر کھاتا ہوا چلا گیا ہے۔

پتھر کی جھالریں

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ یہ غار بہتے ہوئے پانی سے لبریز ہے جو ایک لہراتی ہوئی نہر کی صورت میں ہے اور اس سے بھی زیادہ عجیب قدرت کی عجوبہ کاری یہ ہے کہ اس غار کے اندرونی پتھر اور چٹانیں پردوں اور جھالروں کی صورت سے چاروں طرف سے آویزاں ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ ان پتھروں کا مادہ ہے۔ جو باریک باریک تیلیوں کی صورت میں لٹک لٹک کر جھالروں اور شکن دار چادروں کی صورت اختیار کرتا رہتا ہے۔ جیسے برگد کے درخت میں ہزاروں داڑھیاں لٹکی ہوئی ہوں یہ جھالر اور پردے کہیں پیلے رنگ کے ہیں اور کہیں سیاہ و سفید رنگ کے نیچے پانی کی نہر جاری ہے اور اوپر کی چھت کہیں سپاٹ ہے جیسے ابھی پڑا ہوا ہو اور کہیں خمدار ہے جیسے ڈاٹیں لگی ہوئی ہوں اور کہیں خاردار چھت جیسے باریک باریک سرکنڈے لٹکا دیئے گئے ہوں، پانی نہایت شفاف اور بیحد سرد ہے۔ اس غار کی دور تک کھوج کی جا چکی ہے، اور کشتیوں سے اس کی سیر کرائی جاتی ہے اور بیحد سرد ہے اس غار میں داخل ہوئے اور پانی کی نہر سامنے آئی تو کنارے پر متعدد کشتیاں لگی ہوئی تھیں، ایک کشتی میں ہمیں بٹھایا گیا اور ملاح نے کشتی چلانی شروع کر دی اندر تاریکی کے سوا کہیں بھی قدرتی روشنی کا پتہ نہیں۔ لیکن بجلی کے ذریعے اس ساری نہر کو روشن کر دیا گیا ہے۔

کشتی روانہ ہوئی۔ پہاڑی چٹانوں کے کونے جگہ جگہ ہر طرف سے ابھرے ہوئے ہیں لیکن ملاح اس کمال سے کشتی چلا رہا تھا کہ کشتی کے کسی کونے سے بھی ٹکراؤ کی صورت نہ تھی۔ حالانکہ یہ نہر بہت پتلی اور خمدار ہے۔ یکساں نہیں، چٹانوں کے کونے جگہ جگہ آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ راستہ بھی خمدار ہے اور ہر طرف سے چٹانوں کی نکیلی چوٹیوں نے اسے اور زیادہ تنگ بنا دیا ہے۔ کہیں کہیں۔ پانی کے اندر بھی قمقمے پڑے ہوئے ہیں۔ جس سے پانی کی نیلگونی اور شفافی بھی نظر آتی ہے۔

نہر کے دونوں کناروں پہ پہاڑی چٹانیں جھالردار چادروں سے ڈھکی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، پھر پتھر کے مادے نے بہہ بہہ کر عجیب و غریب صورتیں اختیار کی ہوئی ہیں کہیں معلوم ہوتا ہے کہ دو دانت کھڑے ہوتے ہیں۔ کہیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا مجسمہ کھڑا ہوا ہے۔ کہیں معلوم ہوتا ہے کہ درندے آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ کہیں معلوم ہوتا ہے کہ برگد کا عظیم الشان درخت ہے جس میں ہزاروں جڑیں اور داڑھیاں لٹکی ہوئی ہیں۔ غرض اس غار میں ہم دو سو پچاس میٹر تک کشتی میں گئے اور قدرت کے عجائبات کا مشاہدہ کیا، جو آج تک نہ کہیں دیکھنے میں آئے تھے۔ نہ سننے میں ہی آئے تھے۔ تعجب ہے کہ یہ عجوبہ روزگار غار نہ زبانوں پہ ہے نہ کاغذ پر، حالانکہ ایسی عجیب و غریب چیز کی تاریخ کے اوراق پر کافی شہرت ہونی چاہیئے تھی۔ کہ اس کی دریافت پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ صرف تیس پینتیس سال ہوئے ہیں پھر بھی ایسی نادر روزگار شے کا چرچا عام ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہ ابھی تک نہیں ہے۔ ہم نے اس کے فوٹو لے لئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

ہفتہ وار اجلاس عبدالقدوس صاحب امیر شہر کے اہتمام میں منعقد ہوا۔ جمعیۃ کی دعوت کے کام کو فروغ دینے کی تجویز بالاتفاق پاس ہوئی ہجری سن کے اجرا کا مطالبہ کیا گیا۔

امریکی تہذیب کی تخریب نوازی

ان ووڈ ہاؤس۔ شہر نیویارک کی بے رنگ سی پندرھویں اسٹریٹ کے ایک گمنام گوشہ میں واقع ہے۔ اس کی گچی کی استرکاری کی ہوئی عمارت پر آپ کو ایک بھی چیز ایسی نہیں ملے گی جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ بن بیاہی ماؤں کا مسکن ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو کچھ پتہ نہیں کہ ان کے ہمسایے کون ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہاں کی پناہ یافتہ لڑکیوں کے (بیک وقت ۲۲ لڑکیوں کو پناہ دی جا سکتی ہے) حق میں یہ وسیع و عریض دنیا بہت ہی مختصر بن گئی ہے۔ اگر بعض ناخوشگوار حقائق حائل نہ ہوئے ہوتے تو ایلن۔ ایچ جیسی لڑکیوں (یعنی وہ قبل نکاح حاملہ ہو جاتی ہیں) کی تعداد ——— جو اس وقت دو لاکھ پچاس ہزار سالانہ ہے اور بھی بڑھ گئی ہوتی۔ ممالک متحدہ امریکہ میں ہر سال کم سے کم دس لاکھ ناجائز اسقاط حمل ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ اور ہر چھ امریکی دلہنوں میں ایک دلہن قبل از نکاح حاملہ ہو جاتی ہے۔

تولید ناجائز کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے لیکن وقت آ گیا ہے کہ اس کے روز افزوں پھیلاؤ کا از سر نو سنجیدہ جائزہ لیا جائے۔ گذشتہ پچیس برسوں میں مجموعی شرح پیدائش میں جہاں ساٹھ فی صد کا اضافہ ہوا ہے وہاں ناجائز بچوں کی شرح پیدائش بھی تین گنی ہو گئی ہے۔ گویا اس سال ہر اٹھارہ بچوں میں تقریباً ایک بچہ عقد نکاح کے بغیر پیدا ہوگا بن بیاہی ماؤں اور ان کے ناجائز بچوں کا ناگوار خاطر خرچ معاشرہ کے علاوہ رقیق القلب افراد بھی برداشت کرتے ہیں صرف ڈالر ہی کی صورت میں اس خرچ کی مقدار کافی خطیر ہے۔ محض ایک پروگرام کی مد یعنی "زیر کفالت اطفال، افلاس زدہ ناجائز بچوں اور ان کی ماؤں کی امداد" پر ہر سال ایک ارب اسی کروڑ ڈالر صرف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو دیگر مصارف معاشرہ کو برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہے۔

"یہ تو کوئی حیرت انگیز اعداد نہیں ہیں" عالم انسانیات مارگیرٹ میڈ، کا کہنا ہے "ہم لوگ اپنے نوعمر بچوں کو باہمی ملاقاتوں کے تعین اور باہمی مراعات کے اہتمام پر بہت پہلے ہی مائل کر دیا کرتے ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ جو اپنے افراد کو مقررہ حدود سے باہر ازدواجی معاملات کی نہ صرف اجازت ہی دیتا ہو بلکہ ان معاملات پر انہیں مجبور بھی کرتا ہو اس میں ناجائز ولادتوں کا کافی تعداد میں رونما ہونا تو ایک لازمی امر ہے"۔

ادارہ صحت نفس کے شعبہ عمرانیات کے صدر ڈاکٹر کلارک ون سنٹ" کہتے ہیں کہ "ہمارا معاشرہ تو ایسا ہے کہ ترغیبات جنسی کو نظر انداز بھی کرتا ہے (یعنی ان کی مضرت سے صرف نظر کرتا ہے) ان کی ایجاد بھی کرتا ہے اور ان سے کلیتہً لذت پذیر بھی ہوتا ہے آج کل وقت کا یہ تصور کہ جنس ایک تفریح ہے۔ ہمارے ناولوں، سینما فلموں اور ڈراموں میں رچ بس گیا ہے۔ ہماری بہت سی مصنوعات اور خدمات کی خرید و فروخت کے اشتہار کا امتیازی نشان بھی یہی ہے۔ بلکہ جنس تو فٹ بال کے کھیلوں سے لے کر صنعتی میلوں تک کی ہر عوامی تقریب کا مرکز کشش بن گئی ہے ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم حمل کے حیاتیاتی سبب کو غیر ارادی طور پر ابھارا کرتے ہیں اور پھر اس سے جو ناگزیر نتیجہ برآمد ہوتا ہے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کو مردود قرار دیتے ہیں

بن بیاہی ماؤں کے متعلق ہمارے پٹے پٹائے خیالات میں اگر کوئی صداقت بھی ملتی ہے تو وہ محض جزوی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے ہاں کی تقریباً چالیس فیصدی بن بیاہی ماؤں کی عمریں ۱۵، ۱۹ کے درمیان ہوتی ہیں۔ یقیناً یہ بات بہت ہی پریشان کن ہے۔ لیکن جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ۱۹۴۰ء کے بعد سے تولید ناجائز کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ ان عمروں کی ماؤں کی تعداد میں کم سے کم اضافہ ہوا ہے۔ یعنی اگر پندرہ سے انیس سال تک کی عمر کی لڑکیوں میں تولید ناجائز کا اضافہ ۱۰۸ فی صد ہوا ہے تو پچیس تا اکتیس سال کی عمر والی عورتوں کے گروہ میں یہ شرح بڑھ کر ۴۳۵ فی صد تک پہنچ گئی ہے۔

ممالک متحدہ امریکہ میں ایسے زچہ خانوں کی تعداد ۱۶۵ سے بھی زیادہ ہے ان کے منجملہ ۸۰ زچہ خانے فلورنس کرٹینٹن ایسو ایشن چلاتی ہے یہ زچہ خانے ۱۸۸۳ء سے

(باقی صفحہ ۲ پر)

مظفر گڑھ، خان گڑھ، علی پور اور کوٹ ادو میں جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی وفد کا دورہ

وفد میں سردار میر عالم خاں لغاری، سردار شیر محمد خاں اور شیخ محمد یعقوب صاحب شامل تھے۔ بعد نماز عشاء میونسپل پارک میں جلسۂ عام ہوا۔ جس میں شیخ محمد یعقوب صاحب کی مختصر تقریر کے بعد، سردار میر عالم خاں لغاری نے ایک پُر اثر تقریر کی۔

اسی طرح مظفر گڑھ و خان گڑھ میں خصوصی اجتماعات ہوئے۔ علی پور میں بعد نماز عشاء تقریر ہوئی۔

آئندہ شجاع آباد وغیرہ میں اجتماعات کے پروگرام ترتیب دیئے گئے اور تنظیم جماعت کے لئے۔ امیر ضلع مظفر گڑھ کی قیادت میں ایک وفد کے دورے کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔

سردار میر عالم خاں کی تقریر کے لئے متعدد مقامات کا پروگرام مرتب کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام شاخ چاکیواڑہ کی طرف سے اعلان

(۱) اسلامی روایات کو زندہ کیا جائے

(۲) ہر طرح کی مراسلت و کارروائی میں ہجری سن رائج کیا جائے۔

منڈی۔ شہر ہنگو میں جمعیۃ علماء اسلام

کا ایک عظیم الشان جلسہ ۲۰ مارچ بروز جمعہ منعقد ہوا۔

مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ ضلع کوہاٹ، مولانا احمد گل صاحب امیر جمعیۃ شہر کوہاٹ اور شیخ الحدیث دار العلوم ... نے تقاریر ارشاد فرمائیں۔

مولانا عبد اللہ خاں صاحب امیر جمعیۃ ہنگو نے متعدد قرار دادیں جلسہ میں منظور کرائیں۔ جن میں حج پر سے پابندیاں اٹھانے، کوہاٹ کے ملحقہ قبائل کو یکساں حقوق دینے اور کشمیر میں جہاد کے لئے جمعیۃ علماء ہنگو کے تیار کردہ درگئی کے مجاہدین کو اجازت دینے کے مطالبات کئے گئے

جمعیۃ علماء اسلام کا ہر نولی میں ہفت روزہ اجلاس

رستم علی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ میاں اسلام الدین صاحب کرنالی نے درس قرآن دیا۔ مفتی محمود صاحب کا بیان ڈھاکہ

جمعیۃ کی خبریں

ملک پاکستان کا بقا قرآن و سنت پر ہے اگر اسلامی آئین نافذ نہ کیا تو ملک تباہ ہو جائے گا

(حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی)

(نامہ نگار) دینی درسگاہ خان گڑھ کا سہ روزہ سالانہ اجلاس پورے تزک و احتشام سے اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام جناب سردار میر عالم خاں صاحب لغاری علامہ خالد محمود صاحب لاہوری۔ علامہ دوست محمد صاحب۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور دوسرے اکابرین ملت نے تقریریں کی۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اپنے بزرگانہ و صوفیانہ انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا آج ملک پاکستان میں خلاف اسلام تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں اور خود حکومت ان کی سرپرستی کر رہی ہے۔ اس لیے اس کا واحد حل اسلامی آئین کے نفاذ میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کا بقا قرآن و سنت پر ہے جمعیۃ علماء اسلام کا واحد مقصد اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔

آپ نے فرمایا ہم نے مدینہ منورہ اور بیت اللہ شریف میں غلاف کعبہ پکڑ پکڑ کر اسلام اور استحکام پاکستان کی دعائیں مانگی ہیں۔ ہمیں غدار کہنے والے خود غدار ہیں۔

آپ کے بعد سردار امیر عالم خاں صاحب لغاری نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد کی وضاحت فرمائی اور ملک میں فیملی لاء کو بدنما دھبہ قرار دیا۔

(محمد عمر خادم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

× پڑھ کر سنایا گیا۔ اور چند قرار دادیں پاس کی گئیں جن میں تنظیم جمعیۃ کے لئے کارکنان جمعیۃ کو ہدایات کی گئیں۔ حکومت سے عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔

حکومت سوڈان کی طرح۔ پاکستان سے بھی عیسائی مشنریوں کے اخراج پر عمل کرنے کی حکومت سے استدعا کی گئی

مجلس شوریٰ شہری سرگودھا

کا ایک اجلاس ۲۰ مارچ کو مولانا نور محمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔

طے پایا کہ جناح ہال سرگودھا میں یکم مئی کو جمعیۃ کے ارکان و معاونین کا ایک اجلاس بلایا جائے۔ جسے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر حلقہ شمالی پنجاب و مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب نائب امیر ضلع جمعیۃ علماء سرگودھا خطاب فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا انتخاب جدید

۱۳ مارچ۔ جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداران و اراکین مجلس شوریٰ کا اجلاس جامع مسجد نور میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ آغاز میں امیر نے اپنے افتتاحیہ خطاب میں حالات حاضرہ پر اظہار خیال فرمایا۔ بعد میں بالاتفاق حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ حافظ عبد الرحمٰن صاحب۔
نائب امیر۔ حافظ محمد حنیف صاحب۔
ناظم۔ عبد الرشید صاحب منہاس۔
خازن۔ چوہدری محمد شفیع صاحب۔
سالار۔ مولانا فقیر محمد از ہتو گڑھا۔

مجلس شوریٰ

صوفی اللہ بخش صاحب۔ مستری بشیر احمد صاحب جناب محمد حنیف صاحب۔ جناب اللہ رحم صاحب۔ مولوی اللہ رکھا صاحب۔ جناب مستری اللہ رکھا صاحب۔ جناب محمد صادق صاحب۔ جناب ماسٹر سلطان احمد قریشی۔ جناب لعل الدین صاحب۔ جناب محمد شفیع منہاس۔

دینی مدارس

مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ پور مانسہرہ۔ ہزارہ

یہ مدرسہ کئی سال سے قائم ہے حال ہی میں اس مدرسہ کے ایک اجلاس میں جمعیۃ القراء کا انتخاب عمل میں آیا۔ قاری گل رحمان

مدرسہ اشرفیہ سکھر

امسال بھی مدرسہ مذکورہ نے مسائل عید قربان پر ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ ایک کارڈ لکھ کر مدرسہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے مدرسہ ہذا میں داخلہ بھی شروع ہے

مدرسہ عربیہ جامعہ حنفیہ کریمیہ شاہ پور

(سرگودھا) میں داخلہ شروع ہے طلباء جلد توجہ کریں۔ ورنہ چند روز بعد داخلہ بند کر دیا جائے گا۔

مدرسہ حسامیہ کوہاٹ میں

جمعیۃ طلباء کا قیام عمل میں آیا۔

صدر۔ مولوی عبد الرؤف صاحب
نائب صدر، مولوی نعمت اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ، مولوی رحمت اللہ صاحب
نائب ناظم۔ مولوی ثمر الدین صاحب
معاون۔ مولوی قیام الدین صاحب
منتخب ہوئے۔

قاعدہ عربی جدید

مؤلفہ قاری محمد رحیم الدین صاحب منشی فاضل سہارنپوری چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ جو مختصر ہونے کے باوجود بچوں کے لئے نہایت ہی سہل اور مفید ثابت ہوا ہے اسی لئے بہت سے دینی مدارس میں داخل نصاب کر لیا گیا ہے اس کی خوبیوں کا اظہار تجربہ پر موقوف ہے۔ فی قاعدہ ۱۲ پیسے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہے ۷ پیسے کا ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت ارسال ہوگا مینجر اسلامی کتب خانہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

سلاجیت مصفی کے فوائد

سے کون ناواقف ہے۔ یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گردے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ۔ نیز دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

منور میڈیکل ہال سرگودھا بلاک نمبر ۱ سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

No : 67715
Regd. L. No. 7132

EEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas
19 ZeeKaid 1383 April 1964 No.:- 13

ضروری اعلانات

مضمون نگار و مراسلہ نگار حضرات سے التماس

مضمون و مراسلہ جات خوشخط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر تحریر کریں۔

مضامین میں حذف و اضافہ کا حق ایڈیٹر کو حاصل رہیگا۔ ایسے مضامین و مراسلات بھی شائع نہیں کئے جائیں گے جو اخبار و جمعیۃ کی پالیسی کے خلاف ہوں۔

طویل مضامین و مراسلات بھی شائع نہیں کئے جائیں گے دو کالم سے زیادہ کا مضمون نہیں ہونا چاہیئے۔

ناقابل اشاعت مضامین کی واپسی کا ذمہ دار اخبار نہیں ہوگا۔ اور یہ کہ واپسی کے لئے مضمون کے ہمراہ ڈاک ٹکٹ بھی ارسال کر دئے گئے ہوں۔ اور واپسی کے لئے لکھ دیا ہو۔ بصورت دیگر ضائع کر دئے جاتے ہیں۔

مدارس، جلسوں اور اداروں کی اطلاعات اس صورت میں شائع کی جائیں گی جبکہ ان کے ہمراہ ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھی ہوں اور انہیں مختصر کرنے کا حق مرتب اخبار کو حاصل رہے گا۔ ایسی اطلاعات بروقت اس صورت میں شائع ہو سکتی ہیں۔ جب کہ دو ہفتہ قبل یہ اطلاعات دفتر میں پہنچ جائیں۔ ورنہ شائع نہیں کی جائیں گی۔

جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ جوابی ٹکٹ آنے ضروری ہیں۔ جمعیۃ کی خبریں، مقامی جمعیتیں اپنے ضلع کی مرکزی جمعیۃ کو بھیجا کریں اور ضلع کی جمعیتیں ان خبروں کو اختصار کے ساتھ مرتب کر کے ماہ بماہ بھیجا کریں۔ آئندہ سے اس ترتیب کے ساتھ خبریں شائع کی جایا کریں گی۔

خروشچیف کے نام صدر ایوب کا جوابی مراسلہ

ماسکو۔ روسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق روسی وزیراعظم مسٹر نکیتا خروشچیف نے دنیا کے سربراہوں کو پچھلے سال ۳۱ دسمبر کو جو خطوط ارسال کئے تھے۔ صدر ایوب کی طرف سے اس کا جواب بھیج دیا گیا ہے۔ صدر پاکستان نے اپنے جواب میں بھارت کے ساتھ تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے موقف کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی ہے۔

صدر نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ پاکستان بین الاقوامی سمجھوتوں میں طاقت استعمال نہ کرنے کی تجویز یا علاقائی جھگڑوں میں طاقت کے استعمال کی مذمت کے سمجھوتے کی تجویز کو زبردست اہمیت دیتا ہے

صدر پاکستان نے جواب میں لکھا ہے۔ آپ کے خط میں جس کانفرنس کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ پاکستان اس میں بخوشی شریک ہوگا۔ کیونکہ آپ کی تجاویز بلاشبہ بات چیت کی بنیاد بن سکتی ہے

(کوہستان)

خریداران ترجمانِ اسلام کی خدمت میں

متعدد حضرات کی رقم مبادلہ کئی ماہ سے ختم ہو چکی ہے۔ انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ لیکن ان میں سے بہت سوں نے جواب نہیں دیا۔ چنانچہ جن حضرات کی مدت خریداری، فروری تک ختم ہو چکی ہے، ان کے پرچے کی ترسیل بند کر دی گئی ہے۔ وہ اگر خریداری جاری رکھنا چاہتے ہیں تو رقم مبادلہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں یا دفتر کو اجازت دیں کہ وہ پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کر دے

اِعلان

من جانب حضرت مولانا عبدالہادی صاحب سجادہ نشین خانقاہ دین پور شریف۔ (خان پور)۔

جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ تنہا جماعت ہے۔ جو مخلصانہ طور پر بسبیل طریقِ اکابرین، خدمت دین و ملت کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

اس جماعت کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی مضبوط بنیادیں۔ حضرت امام الہند شاہ ولی اللہؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ نے ڈالی اور حضرت شیخ الہندؒ نے اس کی آبیاری کی اور آپ کے تلامذہ در تلامذہ اس میں حصہ لیتے رہے۔ انشاءاللہ یہ جماعت تاقیامت بطریق اسلاف مسلمانوں کی راہ نمائی کرتی رہے گی۔

بنا بریں جمیع متعلقین و متوسلین جماعت دین پور شریف کو خصوصاً اور جمیع برادران اسلام کو عموماً تصدیعہ ہے کہ اس مبارک جماعت سے پورا تعاون فرما کر سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں

فقیر عبدالہادی ۔ دین پور شریف (خان پور)

شاہ سعود نے شہزادہ فیصل کو اختیارات سونپ دیئے

بیروت۔ شاہ سعود تمام اختیارات اپنے بھائی امیر فیصل کے حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب سے آنے والی اطلاعات کے مطابق شاہ سعود تخت سے دستبردار نہیں ہوئے ہے تاہم ملک کا سارا نظم ونسق امیر فیصل کو سونپ دیا گیا ہے شاہ سعود جب جنوری میں عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ گئے تو ان کی صحت بہت گر چکی تھی۔ ان کی بینائی کمزور تھی۔

جمعیتوں کے عہدہ دار حضرا

بیشتر جگہوں پر ترجمان اسلام کی رقوم
آ رہی ہیں۔ بعض مقامات پر پرچے والے
کی معرفت تقسیم ہوتا ہے۔ بہت سی رقوم ایسی جگہ
بھی باقی چلی آ رہی ہیں۔ براہ کرم اپنے اپنے
آپ حضرات ان رقوم کی ادائیگی پر متعلقہ شخص کو آما
اور اس کا انتظام کرائیں۔ اخبار سخت مالی مشکلات

نادہندہ ایجنٹ حضرات سے

پھر ایک مرتبہ آپ سے استدعا کی جا رہی ہے کہ
ترجمان اسلام کی رقم بقایاجات فوراً ادا فرما دیں۔
اپنے حسابات صاف کر دیں۔ ورنہ دفتر کو آپ کے ا
کی اشاعت کا ناخوشگوار عمل انجام دینا پڑے گا۔

قارئین حضرات کی خدمت میں

ترجمان اسلام کے صفحات آٹھ کر دیئے گئے
جیسے ہی مالی بحران سے نجات ملی، رقومات وصو
ہو گئیں انشاءاللہ پھر سے صفحات ۱۰ یا ۱۲ کر
جائیں گے۔

دارالعلوم مدنیہ صادق آباد کا سالانہ جل

واضح ہو کہ مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ عیدگاہ
صادق آباد کا سالانہ جلسہ جو کہ آٹھ سال سے نہایت ہی پر
طریق سے ہوا کرتا ہے۔ وہ بوجہ نفاذ دفعہ ۱۴۴ روک
گیا ہے۔ اور یہ جلسہ گذشتہ سال بھی دفعہ ۱۴۴ کی
سے روک دیا گیا تھا۔ اس کے بالمقابل دار العلوم
سالانہ جلسہ سے پہلے دفعہ ۱۴۴ میں عیسائیوں کا جلسہ تین دن تک برا
لہذا تمام احباب مطلع رہیں۔ الاحقر عبدالکریم مہتمم دار العلوم مدنی

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم
زیورات آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمان زرگر
دکان نمبر ۴۷۴ - ۴۷۳
بھابڑا بازار ــ راولپنڈی

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور
قیمت پیسے
جلد ۷ ○ ۲۲ صفر سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۴

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے خلاف شیطانی غوغا آرائی

اُلٹے چور کوتوال کو ڈانٹے

زمانہ بدل گیا نہ اسلامی اخلاق باقی رہے نہ سچائی کی قدر و قیمت باقی رہی۔ آپ حیران ہوں گے کہ اسلام اسلام کا نعرہ لگانے والے مودودی اور نظام اسلام پارٹی کے افراد بے ضمیری اور بے دینی کے کتنے گہرے گڑھے میں جا گرے ہیں۔

اسلام میں سب سے بڑا جرم

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلامی شریعت میں زنا، چوری، ڈاکہ، ظلم، رشوت، قتل وغیرہ کبیرہ گناہ ہیں۔ مگر ان تمام گناہوں سے بڑھ کر گناہ جو معاف نہیں کیا جا سکتا وہ کفر ہے۔ اگر ایک شخص کا خاتمہ کفر پر ہو جاتا ہے۔ اس کی نجات کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ مگر اس کفر سے بھی بڑھ کر جرم ارتداد ہے۔ وہ یہ کہ کوئی مسلمان اسلام سے خارج ہو کر کفر اختیار کر لے۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو سچا قرار دے یا مثلاً عیسائی ہو جائے۔ جیسے کہ اب تک لاکھوں آدمی مرتد ہو کر عیسائی بن چکے ہیں۔ اسلامی شریعت کی رو سے کافر تو مسلمان حکومت میں رعایا بن کر مسلمانوں کی طرح جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ مگر مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کی زندگی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ بخاری شریف کی روایت ہے مَن بدل دینہ فاقتلوہُ، جس مسلمان نے دین تبدیل کیا۔ اُسے قتل کر دو۔ اور قرآن پاک میں بھی جن بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کی تھی۔ ان کو ایک دوسرے کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ فاقتلوا انفسکم۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں سب سے بڑا جرم ارتداد ہے۔ اور مسلمان کا پہلا فرض ہے کہ وہ اس کی روک تھام کی سعی کرے۔

قومی اسمبلی میں بے دینی کا افسوسناک مظاہرہ

آپ کو یاد ہو گا کہ قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس ڈھاکہ میں سرکاری پارٹی کی طرف سے دستور میں ترمیم کا ایک بل پیش کیا گیا تھا۔ جس کے لئے خواجہ ناظم الدین صاحب نے کونسل لیگ کو حکم دیا۔ کہ اس بل کے حق میں ووٹ دو۔ چنانچہ سب نے دیئے۔ اس موقعہ پر بھی حکومت کو ۱۰ ووٹوں کی ضرورت تھی۔ اور اس کو دبا کر کسی اہم کام کے لئے مجبور کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام نے دستور میں چند اسلامی ترمیموں کا نوٹس دے دیا۔ جن میں ایک اہم ترمیم یہ تھی۔ کہ کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس پر تقریر بھی کی۔ مگر اسلام اسلام پکارنے والے مودودیوں اور نظام اسلام پارٹی کے وکیل مولوی فرید احمد صاحب وغیرہ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ کسی نے حضرت مفتی صاحب کی تائید نہ کی۔ اور اصل دفعہ کی حمایت میں ووٹ دیئے کہ ہر شخص کو آزادی ہو گی کہ جو عقیدہ چاہے اختیار کرے (چاہے مرزائی بنے یا عیسائی) یہ مسلمان کہلانے والے نہ خدا سے شرمائے نہ سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشاد مذکور کی کوئی پرواہ کی۔ اس کے بعد میاں عبدالباری نظام اسلام پارٹی کے لیڈر حضرت مفتی صاحب کے پاس آ کر معافیاں مانگتے رہے۔ حالانکہ ان کو اپنے طرز عمل سے خدا تعالےٰ کے سامنے توبہ کرنی چاہیئے۔ جرم کا اعتراف اخبارات میں کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ باہر کفر کی اجازت دے کر مرزائیوں اور عیسائیوں کو خوش کر لیا۔ اور اندر علماء سے معافی مانگ کر ان کو بھی راضی کر لیا۔

دوسرے ترمیمی بل میں کمینہ غوغا آرائی

اس کے بعد راولپنڈی کے موجودہ جون سنہ ۱۹۶۴ء کے اجلاس (قومی اسمبلی) میں سرکاری پارٹی نے دستور میں دوسرا ترمیمی بل پیش کیا۔ اس کے خلاف اپوزیشن پارٹی نے اتنا شور مچایا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اپوزیشن پارٹی مودودیوں اور نظام اسلام پارٹی نے اس بل کو صدارتی اقتدار کا سوال بنا لیا۔ جمعیۃ علمائے اسلام کے ذمہ دار ارکان نے حضرت مفتی صاحب کو ہدایت کی کہ وہ اس بل کی حمایت کریں۔ اس لئے کہ جمعیت کے سامنے اقتدار کی جنگ نہیں بلکہ اسلام کو باقی رکھنے اور ملک و ملت کی خیر خواہی کے لئے اسمبلی کے اندر اور باہر ممکن حد تک جہاد کرنا ہے۔ اور موجودہ بل پر منصفانہ نگاہ ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفین نے اس کو محض الیکشن کا نعرہ بنانے کے لئے اس کو اقتدار کا سوال بنایا ہے۔ بہرحال حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جماعتی مشورہ کے مطابق بل کی حمایت میں ووٹ دیا۔ جس پر بہت سے کمینہ قسم کے لوگوں نے اپنی پوری کمینگی اور خبث باطنی کا اظہار کر کے غلط پروپیگنڈا کرتے ہوئے اپنے خیال میں بڑا میدان جیتا۔ حالانکہ ان کی یہ حرکات تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ جو لوگ خدا و رسول کے احکام کی پرواہ نہ کر کے کفر و ارتداد کی اجازت میں ووٹ دیتے ہیں۔ ہم ان کی جنگ اقتدار پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہم صرف اپنے ضمیر کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علمائے اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل قرار دادیں اپنے ۱۵ جون کے اجلاس میں پاس کیں:

● جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ حکومت کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتی ہے جو اس نے شیخ ایاز کی کتاب "بھنور بھری آکاش" پر پابندی لگا کر مسلمانوں کے دل مجروح ہونے سے بچائے۔ یہ مجلس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ شیخ ایاز اور اس کے حمائتیوں پر مقدمہ چلا کر ان کو سزا دی جائیں۔ تاکہ آئندہ کسی بھی دہریہ کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے۔

● جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ۔ مرکز کے حکم کے مطابق اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کرے کہ وہ بنیادی جمہوریت کے انتخاب میں پورا پورا حصہ لے اور اسمبلیوں کے انتخاب میں دیندار اور متقی آدمیوں کا چناؤ کر کے بھیجیں تاکہ وہ اسلام۔ قرآن مجید اور ملک کی خاطر خدمت کر سکیں۔

● جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ لکھر ریلوے کے افسران بالا سے یہ استدعا کرتی ہے کہ ریلوے مسافروں کے لئے تھرڈ کلاس پر جو کرایہ بڑھایا گیا ہے اس کو کم کیا جائے اور ریل گاڑیوں کے ڈبوں میں نماز کے لئے مخصوص ڈبے لگائے جائیں تاکہ مسلمان مسافر اطمینان سے نماز ادا کر سکیں جس طرح مغربی جرمنی میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالفتاح مبتدح ناظم اعلیٰ سکھر

جمعیۃ علماء اسلام کھڈہ کراچی کا انتخاب

کل بروز منگل بعد نماز مغرب ۱۶ جون کورانگی داخلہ میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی قیامگاہ پر جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی جو درج ذیل ہے:۔

صدر مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔

نائب صدر۔ مولانا محمد سلیمان و مولانا غلام محمد صاحبان۔ ناظم اعلیٰ حاجی محمد صاحب۔ نائب ناظم عبدالواحد مہربانی و محمد ابراہیم صاحبان۔ خازن حاجی ولد چار شنبہ مالانہ عبدالمجید صاحب۔

محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے انتخابات

۱۱ جون بروز جمعرات بعد نماز ظہر موضع حسن شاہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے خطاب فرمایا آپ نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی مسلک دیوبند واضح کیا اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ راؤ عبدالرشید صاحب

ناظم۔ راؤ قمرالدین صاحب۔ خازن خورشید احمد صاحب۔

● ۱۲ جون شب کو مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ واری اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے فرمائی صاحب صدر نے حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمایا۔ اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اراکین کو ہدایات فرمائیں۔

● ۱۴ جون کو بعد نماز عشاء مسجد طوبہ گیٹ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا جس کی صدارت مولانا غلام احمد صاحب صدر مدرس عیدگاہ بھکر نے فرمائی۔ اجلاس سے مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مبلغ اسلام جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ آباد لانڈھی کا انتخاب

جمعرات ۱۸ جون کو خلد آباد لانڈھی نمبر ۲ میں زیر صدارت جناب مولانا غلام صمدانی صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل ہوئی۔

صدر۔ جناب نواب صاحب۔ نائب صدر اول شاہد و محمد زاہد۔

جمعیۃ علمائے اسلام لکنا محمد وہاب روڈ

کراچی۔ اتوار ۱۴ جون کو گوہا بیٹر دل میپ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں آئی تشکیل سے قبل جناب مولانا حبیب اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظہر العلوم کراچی نے خداوند قدوس کا قرآنی پیغام سناتے ہوئے مسلمانوں سے اسلام کی خدمت کے لئے تن من دھن قربان کرنے پر زور دیا۔ حضرت مولانا اسفندیار صاحب خطیب مسجد قفضی نے اجتماعیت کے فائدے بیان فرماتے ہوئے بال کی مثال دی کہ دیکھئے یہ ایک بال تنہا کتنا کمزور ہے۔ اس سے نہ کوئی چیز باندھی جا سکتی ہے نہ پکڑ کر اٹھائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر بہت سے بالوں کو اکٹھا کر کے رسی بنائی جائے تو اس رسی سے کئی بند بھی باندھے جا سکتے ہیں اور ہزاروں چیزیں بھی اٹھائی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر ملک سے لادینیت کو دور کرنا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کو چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پوری طرح منسلک ہو جائیں۔ مولانا محمد صابر صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے پھیلانے میں جتنی بھی تکلیفیں آئیں ان سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ کیونکہ وہ عین راحت ہے اور انجام اس کا جنت ہے اور جنت سے بڑھ کر کوئی آرام کی راحت کی جگہ نہیں۔ اس لئے اسلام کے پھیلانے اور باطل کے کچلنے میں جتنی بھی مصیبتیں آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ ان حضرات کی تقریروں کے بعد حسب ذیل حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا علی اکبر صاحب سرپرست۔

(۱) جناب بھائی محمد اسماعیل صاحب صدر۔

(۲) جناب عبدالتواب صاحب و جناب محمد عثمان صاحب نائب صدر (۴) جناب مولانا محمد حسن صاحب ناظم اعلیٰ (۵) جناب محمد حسن صاحب دالانا صاحب ناظم (۶) جناب محمد عبداللہ صاحب خازن (۷) جناب احمد صاحب سالار مقرر ہوئے۔

محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی

ناظم اعلیٰ۔ مولوی محمد رفیع اللہ صاحب ناظم۔ جناب گل محمد اور فضل رحیم صاحب خازن۔ مولوی عبدالرؤف صاحب مقرر ہوئے۔

محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی

شکارپور اور خانپور کا دورہ

سکھر۔ شکارپور ضلع کے ناظم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس ملک کو اسلام اور قرآن کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور ہوا اس ملک میں بے دینی، بے حیائی اور رشوت جیسی مہلک بیماریاں پھیل گئی ہیں۔ اس ملک کے علماء اسلام کے کیا فرائض ہیں۔؟ لوگوں نے کہا کہ ان برائیوں کو ختم کرانا۔ ناظم صاحب نے فرمایا اگر علماء ان برائیوں کے لئے میدان میں نکلیں تو آپ حضرات کا کیا فرض ہے؟ آوازیں "ہم تعاون کریں"۔ ناظم صاحب موصوف نے فرمایا، وہ سنو! آج ہمارا ملک بھی ان برائیوں میں گھرا ہوا ہے۔ لہٰذا آپ حضرات کا فرض ہے کہ آپ جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ ممبر بنیں اور علماء کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہو جائیں۔ تاکہ اس ملک میں سے رشوت بھی ختم ہو جائے۔ چکلے سینما جیسے اڈے ختم ہو جائیں۔

● خانپور میں مبلغ ضلع نے سورۃ والعصر کا درس دیا صبح کو اور رات کو ناظم محمد ادریس صاحب نے تقریر فرمائی۔ یکصد ممبر اسی وقت بن گئے اور دفتر قائم کر دیا۔

ان تمام دوروں میں مبلغ ضلع جناب اللہ رکھا صاحب ساتھ تھے۔ ناظم موصوف نے رات کو تقریر میں علماء اسلام کی قربانیاں بتائیں اور جمعیت علماء اسلام کی تاریخ بیان کی۔ اور محمد بن قاسم کا حال بیان کیا۔ رات کے ایک بجے دعا پر اجلاس ختم ہو گیا۔

ناظم جمعیۃ ضلع سکھر کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے ناظم کا دورہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں مندرجہ ذیل تعلقوں میں ہوگا۔

ہر تعلقہ اپنی ماتحت جماعتوں کو آگاہ کرے تاکہ ساری جماعتیں اکٹھی ہو جائیں اور ماہانہ رپورٹ اور ممبری کا بک۔ اور ماہانہ فیس بھی ساتھ لائیں۔

یکم جولائی سکھر سے روانگی برائے پنو عاقل تعلقہ
۲ جولائی صبح پنو عاقل سے روانگی برائے گھوٹکی تعلقہ
۴ جولائی صبح گھوٹکی سے روانگی برائے اوباوڑہ تعلقہ
۸ جولائی صبح اوباوڑہ تعلقہ سے روانگی برائے میرپور ماتھیلو تعلقہ
۱۲ جولائی میرپور ماتھیلو سے روانگی برائے سکھر

تمام ماتحت جماعتیں اس پروگرام کو نوٹ کر لیں اور ترجمان اسلام میں شائع شدہ پروگرام کو کافی سمجھیں۔ عبدالواحد ناظم ضلع سکھر

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جون ۱۹۶۴ء

ایشیا نہرو کے بعد

ایک جائزہ

کسی فرد یا شخص کی موت دنیا کا کوئی بڑا عجوبہ یا نادرہ نہیں ہے۔ چھوٹے اور بڑے ہر قسم کے افراد و اشخاص مرتے رہتے ہیں۔ دنیا کا نظام تکوینی یہی ہے کہ ہر جاندار پیدا ہوتا ہے، زندہ رہتا ہے اور مر جاتا ہے اس سے کوئی بھی مستثنٰی نہیں۔

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

لیکن بعض اشخاص کی موت ان کی زندگی کی طرح ہی دنیا کے واقعات وحالات پر شدت سے اثرانداز ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات زندگی سے موت زیادہ اثر انگیز بن جاتی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی موت بھی ایک ایسا ہی حادثہ ہے۔ عہد حاضر کے ہندوستان نے ہندو قوم کے اندر بڑی بڑی نامور شخصیتیں پیدا کیں۔ راجہ رام موہن رائے، دیانند سرسوتی، گوکھلے، تلک، ساورکر، ایم این رائے، مونجے، جیکر، پرمانند، لاجپت رائے، مالویہ، گاندھی، سی آر داس، جواہر لال کے باپ موتی لال، پٹیل وغیرہ۔ لیکن ان سب میں جواہر لال کی شخصیت بہت زیادہ ہمہ گیر بن گئی تھی۔ جواہر لال انفرادی طور پر لامذہب تھے۔ لیکن اجتماعی طور پر وہ ایک پکے وطن پرست تھے۔ ان کی یہ وطن پرستی قدیم وجدید ہندومت سے ماخوذ تھی۔ وہ ہندوستان کی عظمت ماضی کو برقرار رکھتے ہوئے ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ ایسا ہندوستان جس کی ہندوستانیت میں سب کچھ جذب ہو جائے۔ برطانوی ہند کی سیاست کے آخری دور میں جو پیچیدگی پیدا ہوئی۔ اس میں جواہر لال کے اس نظریہ کا بھی بڑا دخل تھا۔ اس مقام پر آن کر لامذہب جواہر لال کی حیثیت ہندو فرقہ پرستوں کی ذہنیت کے قریب آ جاتی تھی۔ اور فرقہ پرست عناصر ان کی اس کمزوری سے بہت بڑا فائدہ اٹھا جاتے تھے بلاشبہ وہ پٹیل کے کٹر ہندوپن سے بہت دور اور بالاتر تھے۔ لیکن گاندھی کی سیکولر ہندوئیت سے بھی بہت فروتر تھے۔ اگر ان میں یہ کمزوری نہ ہوتی۔ تو بلاشبہ وہ ہندوستان اور ایشیا کی سیاست میں اس سے کہیں زیادہ اہم اور تعمیری حصہ ادا کر جاتے۔ جتنا کہ انہوں نے اب تک ادا کیا تھا۔ افسوس ہے کہ ان جیسی ہمہ گیر شخصیت پر منفیت و تضاد کے اس غلبہ نے ان کے سیاسی کارناموں کو بے داغ تعمیری اور ترقی پذیر نہ بننے دیا۔ یہ صرف ان کا اخلاص تھا کہ جس نے اتنی بڑی کمزوری کے باوجود انہیں دنیا کے چوٹی کے لیڈروں تک پہنچا دیا تھا۔ وہ کانگریس کے کرتا دھرتا بن گئے تھے۔ آزادی کے بعد سے تادم مرگ بھارت کے وزیراعظم بنے رہے اور ساری دنیا میں بین الاقوامی مسائل پر ان کی شخصیت کا لوہا مانا جاتا رہا۔

میں ان مجبوریوں کو خوب جانتا ہوں۔ جن کی بنا پر انہیں آزادی کے بعد اپنے حقیقی کردار کا کھل کر مظاہرہ کرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ مجھے اس کا اعتراف ہے، کہ بھارتی ہندو فرقہ پرستوں کی اس خواہش کے علی الرغم کہ بھارت ایک ہندو ریاست اور فسطائی طرز کی حکومت بن جائے۔ انہوں نے بھارت میں سیکولرزم اور جمہوریت کو قائم کیا اور برقرار رکھا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جن ہندوانہ اور فرقہ پرستانہ رجحانوں کی چھوٹ ہندو فرقہ پرستوں کو دے دی گئی تھی۔ اس نے عملاً بھارت کو ایک ہندو ملک اور ہندو راج کی حیثیت دے دی تھی۔ وہ اس بات کا اندازہ نہ کر سکے کہ ان کی وطن پرستی اور ہندو فرقہ پرستی کے ڈانڈے ایک دوسرے سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ محرکات جو جواہر لال کو وطن پرست بنانے کا باعث ہیں۔ وہی ہندوؤں کو فرقہ پرستی کی شہ بھی دے رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے ایک حد تک توازن قائم رکھنے کی کوشش کی اور ایسے ہندوستان کا تصور باقی رہا۔ جو فرقہ پرستانہ تنازعات سے بالا مختلف قوموں اور ملتوں کا مشترک گہوارہ کہلا سکے۔ شاید اپنے آخری ایام میں وہ اس تصور کو عملی شکل دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ شیخ عبداللہ اور ان کے رفقاء کو رہا کر کے جس طرح سے انہیں مواقع اور سہولتیں مہیا کی گئی تھیں۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ پنڈت جی ایک نئے عہد کا آغاز کر کے مرنا چاہتے تھے۔ لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بہرحال پنڈت جی اپنی ساری سیاسی شخصیت کے باوجود ایشیا کے سیاسی معاملات کو صحیح رخ نہیں دے سکے۔ بدگمانیوں اور بداعتمادیوں کی گھمبیر فضا سارے ایشیا پر چھا گئی۔ سیاسی تفریق کی خلیجیں ہر جگہ وسیع تر ہو گئیں۔ فوجی آویزشوں کے امکانات جگہ جگہ بڑھ گئے۔ مغربی ممالک کو از سر نو ریشہ دوانیوں اور مداخلتوں کے مواقع ایشیا کے نوآزاد ممالک میں حاصل ہو گئے۔ پنڈت جی اس کے خلاف اگرچہ احتجاج کرتے رہے۔ لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ سب کچھ ان ہی کی غیر حقیقت پسندانہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اور بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ غیر جانبداری اور امن پسندی کا سب سے بڑا داعی بھارت چین کا حریف جنگ بنا اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی فوجی و جنگی معاونت کا شکار ہوا

ہر شخص جانتا ہے کہ ایشیا، افریقہ اور مشرق کے وہ تمام علاقے جو غیر ملکی یورپی سامراج کے جوئے تلے دبے رہے اور جن میں پاک و ہند کا برصغیر بھی شامل رہا ہے۔ ان کی سیاسی، اقتصادی، معاشرتی، مجلسی تمدنی، مذہبی اور ثقافتی حیثیتیں بہت حد تک بدل چکی تھیں۔ ان کی جغرافیائی حدیں اور انتظامی معاملات میں بھی بڑی بڑی تبدیلیاں کر دی گئیں تھیں۔ ان علاقوں میں بسنے والے باشندوں میں زبردست طبقاتی تقسیم پیدا کی جا چکی تھی۔ بیرونی سامراج کو اپنے غلبہ و تسلط کے قائم رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کرنا ہی تھا۔ ہندوستان میں یہ عمل خاص طور پر بھرپور طریقہ سے کیا گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے آغاز سے دوسری جنگ عظیم تک برطانوی سامراج کی یہ حکمت عملی برابر جاری رہی۔ ایسے حالات میں نوآزاد قوموں اور ملکوں کے درمیان تنازعات اور بدگمانیوں کا پھوٹ پڑنا غیر متوقع نہیں تھا۔ پنڈت نہرو جیسی بین الاقوامی درجہ کی شخصیت اگر وطن پرستی کے تنگ دائرے سے نکل کر ایشیا اور مشرق کے وسیع تر مفادات کو پیش نظر رکھ کر پالیسیاں مرتب کرتی، تو یقیناً آج پورے مشرق کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔ پنڈت نہرو کو بین الاقوامی حیثیت کا جو عروج گذشتہ سترہ سال تک حاصل رہا۔ اس نے ایشیا کے دوسرے متعدد قابل ترین رہنماؤں کے بین الاقوامی اور بین الایشیائی مسائل پر پوری طرح اثرانداز نہیں ہونے دیا۔ اور بدقسمتی سے پنڈت نہرو پر ایشیا کے نوآزاد ممالک کا اعتماد روز بروز گھٹتا رہا۔ اس صورت حال سے مغربی اور اشتراکی سامراجوں نے اپنی اپنی منشا کے مطابق حسب مواقع خوب خوب فائدہ اٹھایا اور بے اعتمادی کے اس رجحان کو مزید تقویت و شہ دے کر چھوٹے بڑے ایشیائی ممالک میں اپنے مفادات کے جال پھیلائے۔ جب انہوں نے ضرورت محسوس کی اپنے مفادات اور پالیسیاں بروئے کار لانے کے لئے پنڈت نہرو کی بین الاقوامی اور مقتدر شخصیت کو مشرق و ایشیائی نمائندہ شخصیت کی حیثیت سے آگے بڑھایا اور جہاں دیکھا کہ اس طرح ان کے مفادات اور پالیسیوں کو صدمہ پہنچ سکتا ہے۔ وہاں بلاتامل پنڈت نہرو کی شخصیت کو نظرانداز کر کے دوسرے ملکوں کے خودساختہ حکمرانوں سے رابطے قائم کئے اور اپنا دام سیمیں و آہنی پھیلا دیا۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

بقیہ ۔ اداریہ

درحقیقت پنڈت نہرو کے پورے دورِ اقتدار و زندگی تک، ایشیائی ممالک کی آواز دبی رہی۔ خود ان کے اپنے ملک میں حقیقت پسند، وسیع النظر طبقہ زیادہ آگے بڑھ کر ان کا اندازہ نہ ہو سکا اور اس طرح پنڈت جی مرنے کے بعد اپنے پیچھے اپنے ملک میں بھی اور ایشیا میں بھی ایک بڑا خلاء چھوڑ گئے ہیں وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں حقیقت پسندی کی طرف لوٹ رہے تھے۔ انہیں یہ احساس ہو گیا تھا۔ کہ پاکستان کے ساتھ مستقل دشمنی خود بھارت کو مہنگی پڑ جائیگی وہ اب چین سے بھی مفاہمت کی راہ کے متلاشی تھے۔ انہیں یہ نظر آنے لگا تھا، کہ ان کی پالیسی کی یہ تنگ نائیاں اسی طرح جاری رہیں تو پورے ایشیا میں از سر نو امریکی اور روسی سامراج اپنے اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ دینگے وہ اب بھارت کے ۵ کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کے وزن اور قدر و قیمت کا اندازہ کرنے لگے تھے۔ ان کی سمجھ میں اب یہ آنے لگا تھا کہ کشمیر کے منصفانہ تصفیہ کے بغیر وہ اپنی مثبت پالیسیاں بروئے کار نہیں لا سکتے۔ غالباً انہوں نے فرانس کی سیاسی روش کی حالیہ تبدیلی کے واقعہ سے اپنی سیاسی روش پر بھی نظرثانی کی ضرورت کو محسوس کر لیا تھا۔ لیکن دستِ قضا نے ان کے اس آغازِ نو کو ہمیشہ کے لئے ختم کر کے رکھ دیا، اور وہ اپنے بعد بھارت کے اندر بھی اور بھارت کے باہر ایشیا میں بھی بے شمار مسائل جو ان کی ہی منفی و تنگ پالیسی کے پیدا کردہ تھے بغیر تصفیہ اور حل کے چھوڑ گئے۔

ان کی سیاسی اور بین الاقوامی عظمت کو تسلیم کرنے کے باوجود اور ان کی بے لوث خدمات و اخلاص کو خراجِ تحسین ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا۔ کہ وہ اپنے جانشینوں کے لئے سخت ترین مشکلات و پیچیدگیاں چھوڑ کر مرے ہیں۔ بھارت کے اندر ان مشکلات سے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہوگا۔ یہ ان کے جانشینوں اور ہندوستان کے بڑے بڑے رہنماؤں کے سوچنے اور کرنے کا کام ہے۔ ہمیں ان کی موت کے بعد کے معاملات پر جس حیثیت سے نظر ڈالنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ برطانیہ، امریکہ اور روس حتیٰ کہ چین بھی ان کے مرنے کے بعد کیا پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایشیا کے اندر اس بڑی اور مسلسل ۱۷ سال تک قائم رہنے والی قیادت کے دفعتاً خلا کو اپنے اپنے حق میں پُر سکیں، برطانیہ امریکہ اور روس یقیناً اس باب میں خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ اولاً تو وہ اپنی اپنی منشاء کے مطابق اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ اس علاقہ میں ایسے حالات کو ہوا دیں گے۔ جن کے ذریعہ یہاں کی قوموں میں استحکام و یکجہتی کی فضا ہموار نہ ہو سکے۔ اور اس طرح وہ خود اس علاقہ کے لئے فیصلہ کن عنصر بن جانے کی پوزیشن حاصل کرنے کی تگ و دو کریں گے۔

پاکستان کے لئے یہ لمحہ بڑی ہی آزمائش کا لمحہ ہے۔ حال ہی میں اس نے جو اپنی خارجہ پالیسی از سر نو مرتب کرنا شروع کی ہے۔ اس کے اثر پذیر ہو جانے کا قوی امکان ہے۔ آزادی کے فوراً بعد ہی کچھ ایسے حالات ہو گئے تھے جو حقیقتاً ماضی کا ہی ورثہ تھے۔ کہ پاکستان و ہندوستان ہر معاملہ میں باہم اگر ایک دوسرے کے حریف بنے رہے اور ہندوستان نے پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہ تلخی و پیچیدگی آخر تک قائم رہی، بے اعتمادی کی ایسی فضا اب تک موجود ہے کہ جسے ذرا سی چنگاری سے بھڑکایا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ پنڈت نہرو کے انتقال کے بعد جو تعزیتی جلسہ دہلی میں منعقد ہوا اتفاق سے اس میں شمولیت کا دعوت نامہ پاکستان کے وزیرِ خارجہ کو جو اس وقت دہلی میں ہی موجود تھے بروقت نہ مل سکا۔ اس پر ہمارے ملک کے پریس میں ناخوشگوار ردِعمل ہوا۔ اور ابتداءً یہ سمجھا گیا کہ جان بوجھ کر حکومت ہند نے دعوت نامہ نہیں بھیجا۔ چنانچہ فوراً ہی اکثر اخبارات نے سخت ترین اداریے [illegible] لکھے لیکن بعد میں خود وزارت خارجہ پاکستان نے اعلان کیا کہ دعوت نامہ آ گیا تھا۔ لیکن وزیر صاحب موصوف اپنی ملاقاتی مصروفیتوں کی بنا پر اسے بروقت وصول نہ کر سکے اس ذرا سے واقعہ کا فوری طور پر جو شدید ردِعمل ہوا۔ وہ اسی ناگواری و تلخی کی وجہ سے تھا۔ جو سالہا سال سے دونوں ملکوں کے درمیان چلی آ رہی ہے اور اس کے بعد کسی اخبار نے بھی یہ ضرورت محسوس نہیں کی کہ اصل واقعہ معلوم ہونے کے بعد معذرت ہی شائع کر دیتا۔ وہ طاقتیں جو اپنے مفادات کو ایشیا و مشرق میں وسیع تر و مستحکم تر کرنے کے درپے ہیں نہیں کہا جا سکتا کہ کیسے کیسے ہتھکنڈے کھیلیں، اور کن کن مہروں کو آگے بڑھائیں۔ پاکستان اور مسلمان ممالک کے لئے کیسی کیسی مشکلات پیدا کریں۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اب امریکہ، برطانیہ اور روس مشرقی اور ایشیائی معاملات کے سلسلے میں اپنی اپنی پالیسیاں از سر نو ترتیب دیں گے۔ اور نئی قسم کی صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس خلا کو اسی طرح ان کے حق میں باقی نہیں رہنے دیا جائے۔

بھارت میں اب کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے۔ جو پنڈت نہرو کے بعد ان کی پوری پوری جگہ لے سکے۔ اور ایشیائی و بین الاقوامی معاملات میں ان کا سا پارٹ ادا کر سکے۔ پورے ایشیا میں اس وقت تین شخصیتیں ایسی ہیں۔ جنہیں اس خلاء کو بڑی حد تک پورا کرنے کے مواقع حاصل ہیں۔ پاکستان کے صدر ایوب، مصر کے صدر ناصر، انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو۔ البتہ آگے چل کر الجزائر کے بن بالعہ اور عراق کے عبدالسلام عارف بھی اس سلسلہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ بیحد قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجتمندوں کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں، مکمل کورس بیس روپے علاوہ محصول خرچ پیکنگ وغیرہ۔

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت چھ روپے

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دنوں کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے۔

اٹھرا اگر کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو، اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو۔ صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر پچاس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے۔ دوا استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو یا ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو۔ اس کے لئے تریاق ہے فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت سو گولی دس روپے۔

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے، دھند پھولے کے لئے مفید ہے آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار، تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث لاہور
دوسرا پتہ: منیجر دواخانہ فیض عالم۔ بفہ۔ ضلع ہزارہ

بقیہ جمعیتہ علماء اسلام

جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا اجلاس

۵ جولائی ۱۹۶۴ء بروز جمعیس دارالعلوم نعمانیہ سکھر ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں جمعیتہ علماء اسلام کی اہم ضلعی میٹنگ ہونی قرار پائی ہے۔ قوی امید ہے کہ حضرت مفتی صاحب ممبر نیشنل اسمبلی بھی شرکت فرمائیں گے ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) گذشتہ دس ماہ کی کارروائی کا جائزہ لینا (۲) انتخابات اور ملک کے دوسرے اہم مسائل پر غور کرنا (۳) مستقبل کے لئے لائحہ عمل تجویز کرنا اور اس کو عملی جامہ پہنانا۔ دیگر امور باجازت صدر پیش ہوں گے۔

عبداللطیف جنرل سیکرٹری جمعیتہ
علمائے اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں

جمعیتہ علماء اسلام علاقہ کرم علی والہ تحصیل شجاع آباد کا جلسہ

مورخہ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء کو یک روزہ جلسہ زیر صدارت مولانا نور محمد صاحب جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے بمقام بستی داؤد والہ کیا گیا۔ جس میں مولانا احمد یار صاحب، تونسوی نے اپنے مواعظہ حسنہ سے پبلک کو محظوظ کیا۔ جماعت کی کارروائی وکارگزاری سنائی گئی۔ اور قرار پایا، کہ ساری تحصیل شجاع آباد میں جمعیتہ کا دورہ کیا جائے اور پورے حلقہ میں انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لیا جائے۔ تمام لوگوں نے پوری دلچسپی کا اظہار کیا۔ صوفی غلام محمد صاحب نعت خاں نے بھی شرکت کی اور اپنے کلام سے سامعین کو نوازا۔

عاشق علی ناظم جمعیتہ علماء اسلام
کرم علی (ضلع ملتان)

حضرت مفتی محمود صاحب کے خلاف بکواس کرنے والوں کی مذمت

(از مولانا اللہ دوایا صاحب ناظم جمعیتہ علماء کراچی)

جمعیتہ علماء اسلام کے سیکرٹری اور مدرسہ مظہر اسلام کے استاد مولانا اللہ دایا بوضا صاحب بروہی نے اپنے پریس بیان میں نظام اسلام، کونسل لیگ اور کالعدم جماعت اسلامی کے اس شر انگیز، شور و غوغا کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوری ممالک میں حزب اختلاف کا وجود بلاشبہ جمہوریت کی جان ہوا کرتا ہے۔ لیکن حزب اختلاف کا عمومی کردار اختلاف برائے اختلاف جب ہو جائے۔ تو یہ ملک کی بڑی بدنصیبی ہوا کرتی ہے۔ جماعت اسلامی کے راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا مفتی محمود نے آئین کے دوسرے ترمیمی بل میں حکومت کی حمایت کر کے یہ ثابت کر دکھایا کہ جمعیتہ علماء اسلام محض اقتدار اور سستی شہرت کے پیچھے نظام اسلام اور کالعدم جماعت اسلامی کی طرح حیران اور سرگرداں نہیں ہے۔

مولانا بروہی نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں اس ملک کی کشتی کو ایک ہیبت ناک گرداب میں ڈال کر عوام کی تمناؤں کا خون کرتے رہے۔ ان کو اس طرح ایک عالم دین کے خلاف کپڑے پھاڑ کر کھڑا ہو جانا زیب نہیں دیتا۔

تجھ کے واسطے زیبا نہیں یہ شور و شین
کل یزید و شمر تھے اور آج بنتے ہو حسین

نیز انہوں نے مفتی صاحب کی ان خدمات کو جو انہوں نے اسمبلی کی بھری محفل میں خاندانی منصوبہ بندی اور ضبط تولید کے متعلق اسلام اور قرآن کی روشنی میں ظاہر کئے ہیں۔ خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے۔

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی ۶ جون کو جماعتی سلسلہ میں دورہ پہ کلاں داہنڈ دکی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے داہنڈ ڈالیانی، کلوکلاں رانا ایند این آباد میں نہایت شاندار کامیابی سے جمعیتہ علماء اسلام کی شاخیں قائم کیں اور انتخاب کیا اور باقاعدہ جماعتی زندگی کا ان دور افتادہ علاقوں میں آغاز کیا۔

جماعتی انتخاب بمقام کلوکلاں ضلع گوجرانوالہ
امیر:- چوہدری جمیل احمد خاں
نائب امیر چوہدری نواب خاں ممبر یونین کونسل سوہاوہ۔
ناظم اعلیٰ:- چوہدری نصراللہ خاں
بیالانہ:- چوہدری غلام رسول صاحب
خزانچی:- حاجی اللہ رکھا صاحب

بقیہ اداریہ

کی کوئی آئندہ مل کر بن سکتے ہیں۔ یہ بڑا ہی خوشگوار اتفاق ہے کہ ایشیا کی نمائندہ وسربرآوردہ قیادت چند مسلمان ملکوں کو حاصل ہو سکتی ہے۔ کاش یہ ممالک ہم آہنگی کے کسی ایسے نقطہ پر پہنچ سکتے۔ جس سے ایک متحدہ اسلامی قیادت ایشیا میں ابھر آتی۔ تو اس سے نہ صرف یہ خلا پہلے سے بھی کہیں زیادہ بہتر طریقے پر پُر ہو سکتا تھا۔ بلکہ عالم اسلام کے مستقبل کا روشن باب بھی شروع کیا جا سکتا تھا۔

بہرحال پاکستان کے لئے ایک بڑا ہی اہم کردار ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ مستقبل کی متوقع تبدیلیوں میں وہ کس حد تک اور کتنے وقار کے ساتھ اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔ اسی پر ہی آئندہ کے تمام مسائل کے تصفیہ کا انحصار ہے صدر ایوب کی حالیہ ماہانہ تقریر سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ صورت حال کی اس نزاکت و اہمیت کا احساس رکھتے ہیں۔ اور ایک نئے دور کے آغاز کی تیاری ضروری سمجھتے ہیں۔ پاکستان یقیناً مستقبل میں ایشیا کے مسائل کی تشکیل کا سب سے بڑا حصہ دار بن سکتا ہے۔

سبق پھر پڑھ عدالت کا اخوت کا شجاعت کا
لیا جائیگا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اللہ کے دین کو مقصود زندگی بنا کر قدم اٹھائے گئے تو انشاءاللہ بحر و بر کی تمام پہنائیاں زیر قدم آ جائیں گی۔ وقت کے ہاتھوں نے ایک بڑا دروازہ کھولا ہے۔ اس دروازہ میں داخل ہو جانا اب ہمارا کام ہے۔ تاریخ میں ایسے مواقع کم ہی آیا کرتے ہیں۔ وقتی مصالح سے بلند ہو کر اسلام کے اعلیٰ نصب العین کی خاطر اپنی پالیسیاں اور طریق کار تشکیل دیجئے۔ انشاءاللہ ایشیا کی تمام اقوام آپ کے ہمراہ ہوں گی۔ اور اللہ کی نصرت آپ کا ساتھ دے گی۔ آمین

(کمال)

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں

اعزازی مندوبین

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر مرکزی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی اجازت سے مندرجہ ذیل حضرات کو ۵-۶ جولائی ۱۹۶۴ء کی مجلس شوریٰ میں شرکت کے لئے اعزازی دعوت دی جاتی ہے۔

(۱) حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل بڈھیدن۔
(۲) حضرت علامہ خالد محمود صاحب لاہور (۳) حضرت مولانا قاری عبدالحکیم صاحب جھنگ صدر
(۴) حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی ناظم اعلیٰ سرگودھا
(۵) جناب محترم خان غلام قادر خاں صاحب رئیس عیسک خیل ضلع میانوالی

غلام غوث
ناظم مرکزی جمعیتہ علماء اسلام

سیلاب کے ستائے ہوئے مصیبت زدگان کی امداد کیجئے

جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی جانب سے دردمندانہ اپیل

سابق سندھ میں طوفان اور سیلاب کی وجہ سے جو قیامت صغریٰ قائم ہے اور پورے ملک میں جو ہیجان اور اضطراب ہے۔ اس کے پیش نظر کراچی کے متمول اور اہل مروت حضرات سے خصوصاً اور ملک کے دیگر افراد سے عموماً یہ گذارش ہے کہ وہ اس نازک درد انگیز اور دلخراش موقع پر اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ جمعیتہ نے اس امدادی فنڈ کی وصولیابی کی ۷، برانچیں کراچی میں قائم کر لی ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید گفتگو بات چیت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جا سکتی ہے۔ امید ہے کہ فرزندان پاکستان اپنے بھائیوں کو نہ بھولیں گے۔

(مولانا حافظ) محمد زکریا ناظم جمعیتہ علماء اسلام کتبہ شہبانہ منگوں آباد کھارا در کراچی ۲

Scanned with CamScanner

بقیہ متفرقات

دعائے صحت

یہ خبر تمام حلقوں میں نہایت افسوس سے سنی جائے گی۔ کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کھیڑا خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کئی روز سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام سے درخواست ہے۔ کہ حضرت مولانا صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالقیوم کھیڑا)

دار العلوم تورڈھیر کا اجلاس

۱۹ مئی ۱۹۶۴ء کو دار العلوم تورڈھیر کا سالانہ اجلاس ہوا۔ جس میں مدرسہ کی سرگرمیاں وضاحت سے بیان کی گئیں۔ اور ناظم مدرسہ نے بتایا کہ مدرسہ سخت خسارہ سے ہی جا رہا ہے۔ اس لئے عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد کرکے منتظمین مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (ناظم دار العلوم تورڈھیر ضلع مردان)

لائل پور میں مجلس ذکر کا افتتاح!

لائل پور۔ یکم جون کو مدرسہ جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے مجلس ذکر کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اطمینان قلب صرف ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ آپ سے قبل مولانا عبد الحی صاحب، عابد نے فضائل ذکر پر تقریر کی۔ حضرت دوسرے روز ڈابھی سے لاہور روانہ ہوگئے۔ ہزاروں افراد نے آپ سے بیعت کی۔

(مرسلہ: عابد قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قاسمیہ لائل پور۔

ایک خاتون کا قبول اسلام

سکھر ۵ جون ۱۹۶۴ء

نمائندہ

ترجمان الاسلام نے اطلاع دی ہے کہ ایک ہندو خاتون مسمات ملکی بنت راجو عمر ۲۲ سال نے برضا و رغبت پیر صاحب امروٹ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اس کا اسلامی نام مجیدہ رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ محترمہ کو استقامت عطا فرمائے۔

(محمد ادریس نمائندہ ترجمان اسلام سکھر)

عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے

مورخہ ۴ جون ۱۹۶۴ء بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلباء مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا آٹھواں ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت مولانا سید عطاء اللہ شاہ شیرازی منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ناظم نشر و اشاعت حافظ محمد عبد المتین زاہد نے کہا کہ آج عیسائی مشنریاں امریکی سرمایہ کے بل بوتے پر جو گل کھلا رہی ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان عیسائی مشنریوں نے ہمارے مستقبل کے معماروں کی ذہنیت کو تبدیل کرکے رکھ دیا ہے۔ آپ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا۔ کہ عیسائیت کی تبلیغ پر خواہ وہ کسی طریقہ سے ہو پابندی لگا دی جائے۔ ان کے بعد جمعیۃ کے نائب ناظم مولانا عزیز محمد ہزاروی نے موجودہ حالات پر تبصرہ فرمایا۔ اور پھر اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ الطلباء مدرسہ نصرۃ العلوم کا یہ اجلاس جمعیۃ کے ناظم عملی مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر کی شادی پر جناب قاضی صاحب اور ان کے والد محترم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دام مجدہم کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

(۲) جمعیۃ الطلباء کا یہ اجلاس حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب گجرات کے والد مرحوم کی وفات حسرت آیات پر غم کا اظہار کرتا ہے اور خداوند قدوس سے دعا کرتا ہے۔ کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

(ناظم دفتر)

زیارت حرمین و حج سے واپسی

مولوی محمد شریف صاحب انصاری امیر جمعیۃ علماء اسلام کے چچا اور اہلیہ ۴ جون ۱۹۶۴ء کو زیارت حرمین شریفین اور حج سے واپس آئے۔ ہم اراکین جمعیۃ ان حضرات کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ناظم جمعیۃ شہدادپور)

نئے سال کا مرکزی بجٹ!

راولپنڈی ۱۲ جون۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے آج شام قومی اسمبلی میں ۶۵-۱۹۶۴ کا قومی بجٹ پیش کیا جس میں ۱۹ کروڑ ۸ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ محاصل آمدنی کا تخمینہ ۲ ارب ۹۷ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے اور اخراجات کا تخمینہ ۲ ارب ۷۸ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ ۶۵-۱۹۶۴ء میں محاصل سرمایہ کا تخمینہ ۳ ارب ۵۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے ہے جس میں سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات بشمول صوبائی حکومت کی گرانٹ اور قرضوں کا تخمینہ ۳ ارب ۷۸ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا بلکہ مختلف اشیاء پر ایکسائز اور کسٹمز ڈیوٹی بڑھا دی گئی ہے۔ بھارت سے نکلے جانے والے مسلمانوں کی آبادکاری کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے کی خاطر ان اشیاء پر ایک فیصد سرچارج عائد کر دیا گیا ہے جن پر سیلز ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ ایکسائز ڈیوٹی اور سرچارج سے کل بارہ کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے ملیں گے۔ سیلز ٹیکس پر سرچارج سے چار کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔ کپڑے دھونے کے لئے صابن، شربت، سکوائش اور پھلوں کے جوس پر سے ایکسائز ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ ۲۵ پیسے فی پیکٹ تک مالیت کے سگریٹوں پر ایکسائز ڈیوٹی موجودہ شرح سے نافذ رہے گی دوسرے تمام اقسام کے سگریٹوں پر ڈیوٹی میں ۲۳ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سگریٹوں کے علاوہ دوسرے استعمال میں آنے والے تمباکو پر ۱۰ پیسے فی پونڈ ڈیوٹی بڑھا دی گئی ہے پانچ سو ایکڑ سے کم رقبے پر باغات میں چائے کی زیادہ پیداوار پر عام ڈیوٹی کم کرکے ۵۰ فیصد کر دی گئی ہے ایک ہزار ایکڑ یا اس سے زیادہ رقبے میں چائے کی کاشت پر عام شرح سے ۷۵ فی صد ڈیوٹی وصول کی جائے گی چھ ہزار روپے کی مالیت کی جائیداد یا رہائشی مکان کو تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے آخر تک ٹیکس میں چھوٹ دے دی گئی ہے۔

نئے صوبائی بجٹ میں پانچ کروڑ روپے کا خسارہ

لاہور۔ ۱۱ جون صوبائی اسمبلی میں وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے آئندہ سال کا میزانیہ آج تیسرے پہر پیش کر دیا ترقیاتی کاموں میں روپیہ لگا کر صوبائی حکومت کو پانچ کروڑ روپے کا خسارہ ہوگا اس کمی کو جزوی طور پر پورا کرنے کے لئے بجلی اور گنے پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ بجلی پر ٹیکس سے ۹۴ لاکھ اور گنے پر ٹیکس سے ۴۶ لاکھ روپے آمدنی ہوگی مجموعی طور پر حکومت کو محاصل سے ایک ارب چونسٹھ کروڑ تہتر لاکھ روپے آمدنی ہوگی خرچ کا اندازہ ایک ارب چون کروڑ ستتر لاکھ ہے اس طرح نو کروڑ چھیانوے لاکھ روپے بچ جائیں گے۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں صوبائی وزیر خزانہ نے جب اپنی بجٹ تقریر میں یہ ذکر کیا کہ صوبہ کے ترقیاتی کاموں میں دو ارب دس کروڑ روپیہ صرف ہوگا تو اکثریتی پارٹی کے ارکان نے ڈیسک بجا کر داد دی اس سے قبل ترقیاتی پروگرام پر اتنی بھاری رقوم صرف نہیں کی گئیں

بقیہ گرانقدر عطیہ

نصاب بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس سے طلبہ دونوں طرفوں سے مکمل ہو کر مدرسہ سے نکل کر دنیا کی جدوجہد میں شامل ہو رہے ہیں مدرسہ کی لائبریری قابل ملاحظہ ہے۔ جس میں بہت ہی قیمتی کتب موجود ہیں۔ امیر مدرسہ مولانا فضل محمد صاحب نہایت ہی قابل اور درویش صفت انسان ہیں۔ میں مولانا کو ان کے اس نیک کام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ایک سو روپیہ کی حقیر رقم ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے سیمنٹ کی دستیابی کی دشواریاں بیان کی ہیں۔ تحصیلدار صاحب فورٹ عباس اس سلسلہ میں مولانا کی امداد فرمائیں۔

(دستخط بحروف اردو عالیجناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہاولنگر)

جماعتی انتخاب ڈالیانوالی ضلع گوجرانوالہ

امیر سید عارف حسین شاہ نائب امیر چوہدری مولا بخش ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالرشید ناظم چوہدری محمد بشیر صاحب خزانچی چوہدری ولی محمد صاحب

جماعتی انتخاب بمقام رانا ضلع گوجرانوالہ

امیر حاجی نذیر احمد نائب امیر چوہدری فتح محمد ممبر یونین کونسل۔ ناظم اعلیٰ چوہدری فقیر محمد صاحب ناظم چوہدری سردار محمد صاحب نائب ناظم چوہدری محمد یوسف صاحب۔ خزانچی چوہدری شاہ محمد صاحب

عطا محمد صاحب بلال ناظم گوجرانوالہ

Scanned with CamScanner

متفرقات

قصبہ روجھان میں گرلز سکول میں ناچ بند کیا جائے

(۱) آج جمعہ کے بعد دوبہر شریف بہرام خان میں یوم صحابہؓ منایا گیا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جمعیۃ العلماء اسلام کے ناظم مولانا عبدالقادر قاسمی کو رہا کیا جائے۔

(۲) ہمارے قصبہ روجھان میں دو گرلز سکول ہیں۔ جن میں سات استانیاں تعلیم دیتی ہیں۔ اور طالبات کو ڈانس سکھایا جاتا ہے۔ لہٰذا ہماری مسلمان لڑکیوں کو ناچ اور بے حیائی کی تعلیم سے نجات دی جائے۔ اور ایک استانی معلمۃ القرآن وسائل ضروریہ کے تقرر کی منظوری دی جائے۔

(محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان)

مدرسہ فرقانیہ مدینہ مقبول پورہ کے سہ ماہی امتحان کے شاندار نتائج

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدینہ رجسٹرڈ مقبول پورہ راولپنڈی کے کل درجات کا سہ ماہی امتحان ۱۶، ۱۷، ۱۸ جون مطابق ۵۔ ۶ ربیع الاول صفر ہوا۔ بشعبہ عربی میں حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد ٹاہلیاں شاہاں شعبہ تجوید و قرأت میں قاری مولانا عبدالرزاق صاحب ٹیچرز اسلامیات و قرأت فیض الاسلام ہائی سکول شعبہ حفظ میں قاری محمد دین صاحب ناظم مدرسہ تعلیم الفرقان مریدحسن شعبہ ناظرہ میں جناب مولانا قاری عبدالرؤف صاحب خطیب جامع مسجد ہری پورہ۔ ان حضرات نے ممتحن کے فرائض سرانجام دیئے۔ مدرسہ ہذا کا مجموعی نتیجہ سو فیصدی رہا۔ اور تمام ممتحین نے موجودہ تعلیم کے تسلی بخش ہونے کا اظہار کیا۔ اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا دیں۔

ہفت روزہ دعوت کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

"ترجمان اسلام" کے موقر قاہرہ نمبر میں ماہنامہ تنظیم اہل سنت لاہور کے ناظم اعلیٰ کی طرف سے دو مبہم سے اعلان شائع ہوئے ہیں۔ جن کی وضاحت ضروری ہے۔

(۱) ماہنامہ تنظیم اہلسنت لاہور مرکزی اہلسنت پاکستان کا واحد کثیرالاشاعت اور بیباک ترجمان ہے۔ واضح ہو کہ ماہنامہ "تنظیم اہل سنت لاہور" ملک کی مشہور جماعت "تنظیم اہل سنت" کا ترجمان نہیں۔ بلکہ یہ کسی اور غیر معروف جماعت "مرکزی اہلسنت" کا ترجمان ہوگا۔ معلن نے اسے "مرکزی اہلسنت" کا ترجمان ہی لکھا ہے کوئی صاحب اسے "تنظیم اہلسنت پاکستان" کا ترجمان تصور نہ فرمائیں۔

معلن صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

(۲) ماہنامہ تنظیم اہل سنت کی سرپرستی میں ہفت روزہ دعوت شائع نہیں ہوتا یہ صحیح ہے کہ ہفت روزہ "دعوت" "تنظیم اہلسنت" نامی رسالہ کی سرپرستی میں شائع نہیں ہوتا۔ بلکہ ہفت روزہ "دعوت" ملک کی مشہور جماعت "تنظیم اہل سنت پاکستان" کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ "تنظیم اہلسنت پاکستان" جس کے اکابر اور سرپرست سردار عبدالرحیم خاں صاحب پتافی، مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری، علامہ خالد محمود صاحب، علامہ دوست محمد صاحب قریشی اور علامہ عبدالستار صاحب تونسوی ہیں۔ اس جماعت کا ترجمان اور جماعتی پرچہ ہفت روزہ دعوت ہی ہے۔ ماہنامہ "تنظیم اہلسنت" کا "تنظیم اہلسنت پاکستان" یا ہفت روزہ دعوت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

جماعتی احباب سے گذارش ہے کہ صدر مرکزیہ تنظیم اہلسنت پاکستان حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری کے اعلان کے سوا اور کسی اعلان کو اس سلسلہ میں کوئی اہمیت نہ دیں۔ "تنظیم اہلسنت پاکستان" کا واحد ترجمان "دعوت" ہی ہے۔

(محمد صدیق کھوکھر نائب مدیر ہفت روزہ "دعوت" لاہور)

(نوٹ) جس نوٹ کی وجہ سے غلط فہمی کے ازالہ کی ضرورت محسوس ہوئی وہ نوٹ ترجمان اسلام کے قاہرہ نمبر میں میرے علم کے بغیر شائع ہوا ہے۔ جب وہ شائع ہو چکا۔ تو مجبوراً محترم محمد صدیق صاحب کا مندرجہ بالا نوٹ شائع کیا جاتا ہے۔ بندہ ترجمان اسلام میں اس طرح کے بیانات و اعلانات کسی فریق کے بھی شائع نہ کرے گا جس کا تعلق ہمارے دوستوں سے ہو۔ فقط۔ غلام غوث

حکومت اور قومی اسمبلی کے ممبروں سے مہاجرین کی فریاد

(۱) نہایت ہی مودبانہ گذارش ہے آپ پر مخفی نہیں کہ ہم غریب اجڑے ہوئے مہاجروں نے حصول پاکستان کے لئے ووٹ دیئے۔ جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ آرام و آسائش پاکستان پر نچھاور کیا۔ پاکستان میں آکر اپنی ہی حیثیت کے مکان الاٹ کرائے۔ کلیمز کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو حکومت کے قانون کا احترام کرتے ہوئے دس ہزار سے کم کی جائداد کے کلیم نہیں دیئے۔ یا بعض کے کلیم ریجکٹ ہو گئے۔ جن مہاجروں نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا۔ وہ کامیاب ہیں۔ غریب مہاجروں کے مکانات نیلامی میں لے رہے ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ غریب مہاجروں کا پاکستان میں کوئی حق نہیں رکھا گیا۔

(۲) اس بے پناہ گراں سالی میں جبکہ غریبوں کے لئے شکم پروری کا مسئلہ مشکل در مشکل ہو رہا ہے۔ محکمہ بحالیات مکانوں کی قیمت و کرایہ کی ادائیگی کے بصورت عدم ادائیگی بیدخلی کے نوٹس دھڑا دھڑ جاری کر رہا ہے۔ اور کئی مہاجرین بے دخل ہو بھی چکے ہیں۔ حالانکہ حکومت کئی دفعہ اعلان کر چکی ہے۔ کہ بغیر متبادل انتظام کے کسی مہاجر کو بیدخل نہ کیا جائے گا۔ یہ حکومت ہے یا مذاق۔

(۳) ہم حکومت پاکستان سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ غریب مہاجروں کے ساتھ انصاف کیا جائے اور بغیر متبادل انتظام کئے غریب مہاجر کو تنگ نہ کیا جائے۔

(۴) اگر غریب
کے اسلحہ سے ترسا
ہے۔ تو اس
ایک ہی

(۵) ہم حکومت سے رحم و کرم کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہم غریبوں سے مکانوں کی قیمت و کرایہ کا مطالبہ نہ کیا جائے اور نہ ہی بے دخل کیا جائے۔ ہم سے قیمتیں ادا نہیں ہو سکتیں۔ اور بے دخلی کی صورت میں ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم بھی ہندوستان میں کچھ نہ کچھ چھوڑ کر آئے ہیں۔ مکان بھی تھے۔ مکانوں میں زندگی کے سامان بھی تھے۔ ہمارا بھی پاکستان میں کچھ نہ کچھ حق ہونا چاہیئے۔ جب تک ہماری رہائش کا متبادل انتظام نہ کیا جائے۔ ہم کو مکانوں سے بیدخل نہ کیا جائے۔ ہندوستان سے بے خانماں ہو کر پاکستان میں پناہ لی تھی۔ اب پاکستان سے اجڑ کر کہاں پناہ لیں گے۔ ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں۔

(منجانب مہاجرین ڈسکہ و سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

ڈی سی بہاولنگر کا بمبلغ یکصد روپیہ کا گرانقدر عطیہ برائے مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

کل مورخہ ۱۹۔ جون ۱۹۶۴ء بروز جمعرات چوہدری خورشید احمد صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہاولنگر فقیروالی کا دورہ کرتے ہوئے اچانک مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی میں تشریف لائے۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب تحصیلدار فورٹ عباس بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک گھنٹہ کے قریب مدرسہ میں قیام فرما کر اس کی اعلیٰ کارکردگی اور تعلیم و تربیت کے اعلیٰ نمونوں کا مطالعہ اور مشاہدہ فرمایا۔ صاحب موصوف نے مدرسہ کے عظیم الشان کتب خانہ کو دیکھ کر مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور اس میں قدیم، نادر، نایاب ا[illegible] علمی کتب کا بے نظیر ذخیرہ دیکھ کر

بہت م[illegible] ر ہوئے۔ مولانا محمد اسلم صاحب
شاکر [illegible] ستقبالیہ نظم اور بچوں کی تقاریر
ر[illegible]
[illegible] ت متاثر ہوئے اور یکصد روپیہ
مدرسہ کو عنایت فرمائے۔ اور
تاثرات کا اظہار فرمایا۔

ع مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی
ن ہوا۔ آج چونکہ اتفاق سے چھٹی
ے کلاسوں میں ملنے کا موقعہ
ے طلبہ جمع ہو گئے تھے۔ اور
ں حاضر تھے۔ مدرسہ اپنی مدد
مثال ہے۔ جس کے لئے اراکین
مدرسہ نہ صرف
دنیاوی تعلیم کا

(باقی صفحہ پر)

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisa

ol. No. 7 | 3 July 1964 21 Saffar 1383 | No. :- 24

بقیہ صفحہ اوّل

مخالفین کے بکواس کی حقیقت

اب ہم عام اہل اسلام اور قارئین ترجمان اسلام کی آگاہی کے لئے مخالفین اور خاص کر امریکہ کے پھٹوؤں کے شیطانی پروپیگنڈا کی حقیقت واضح کرنا چاہتے ہیں۔

موجودہ ترمیمی بل

دوسری ترمیم کا خلاصہ تین چیزیں ہیں (۱) صدر کا انتخاب اسمبلی کے انتخابات سے پہلے ہو (۲) صدر کی میعاد صدارت ختم ہونے کے بعد سے لے کر دوسرے صدر کے منتخب ہونے تک قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب کو صدر بنانے کی جگہ پرانے صدر ہی ۴ ماہ تک کام سنبھالے رکھیں (۳) صدارت کا ایک امیدوار مر جائے۔ تو دوسرا بلامقابلہ صدر نہ بنے۔ بلکہ دوبارہ صدارت کے لئے امیدواروں کے کاغذات داخل کئے جائیں۔

پہلی ترمیم کی مخالفت بالکل بے معنی ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ ترمیم نہ بھی ہو۔ پھر بھی صدر مملکت اپنا انتخاب اسمبلی سے پہلے کرا سکتے ہیں

دستور میں اسمبلی کا انتخاب ۸ر فروری سے ۹ر جون تک اور صدر کا انتخاب ۸ر اپریل سے ۸ر اگست تک ہو سکتا ہے۔ اس سے عقل کے پتلوں کو یہ دھوکا ہوا ہے کہ پہلے دستور میں صدر کا انتخاب بعد میں اور اسمبلیوں کا پہلے ہے۔ تاہم آپ غور فرمائیں۔ کہ اگر صدر مملکت صدارتی انتخاب اپریل میں کرا دیں۔ جیسے کہ ان کو حق ہے اور اسمبلی کا مئی میں، تو کیا پرانے دستو
ر کے لحاظ سے ایسا نہیں
کیا جا سکتا۔ جب ایسا پرانے
ستور میں بھی ہو سکتا
ہے، تو صدارتی انتخاب کے پہلے
نے کو صدر کے اقتدار
کا سوال بنانے اور اس سے
آسمان سر پر اٹھا
لینے کا مقصد ہماری سمجھ میں ن
ے اس کے
کہ عوام کو دھوکہ دے کر کسی ا
کو صدر بنانے
کے لئے میدان صاف کیا جا

سمجھ لیں کہ
تاکہ صدر

دوسری ترمیم کا مقصد

کی میعاد ۸ر اپریل کو ختم ہو۔
صدر قومی اسمبلی کا سپیکر
منتخب صدر کو چارج دے گا۔
ایوب خاں کی
بنانا ہے۔ اگر ایک
چلائے۔ پھر دوسرا آکر چلا رہا

چلائے۔ اس کے بعد منتخب صدر چارج لیکر ملک کو اپنے ڈھب پر لائے۔ کیا یہ ملک کی خیر خواہی ہے یا تباہی اگر پرانا صدر ۵ سال تک رہ سکتا ہے تو چار ماہ مزید رہنے سے کونسا آسمان سر پر آگرے گا۔ صدر کی غیر حاضری میں سپیکر قائم مقام صدر آگے پیچھے بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اس کو وزارتوں یا حکومت میں ردوبدل کا اختیار نہیں ہوتا۔ صدارت کی میعاد پوری ہونے کے بعد جب سپیکر صدر بنتا ہے۔ اس کو گورنروں اور وزیروں کو بدلنے کا بھی پورا اختیار ہوتا ہے۔

(ب) آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صدر کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ مگر سپیکر کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔ وہ مرزائی ہندو اور عیسائی بھی ہو سکتا ہے۔ پس اگر خدانخواستہ ۴ ماہ کے لئے کوئی ایسا آدمی صدر اور ملک کا مختار کل بن جائے تو اس صورت میں ملک کو جو خطرات پیش ہو سکتے ہیں۔ ان کا اندازہ فرید احمد اور مودودیوں کو نہیں ہو سکتا۔ جن کے ہاں تمام مسلمان مرتد ہو جائیں تو بھی کوئی قانونی جرم نہیں ہو سکتا۔

تیسری ترمیم

کہ صدارت کا ایک امیدوار مر جائے تو دوسرا بلامقابلہ صدر نہ بنے، بلکہ نئے سرے سے امیدوار کاغذات داخل کریں گے۔ یہ ترمیم تو انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے کہ ایک امیدوار کے مرنے سے نالائق امیدوار کو کیوں ناجائز فائدہ پہنچے اور قوم کی رائے شماری اور استصواب کے بغیر ہی وہ صدر بن جائے۔ کسی کے مرنے سے ملک کو کسی [illegible] کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں تو اقتدار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ صدارتی انتخاب کو خطرات سے بچانا ہے۔ فرض کیجیئے۔ صدر ایوب خاں بھی امیدوار ہوں۔ اور ان کے مقابلہ میں ایک اور امیدوار ہو، اور شہید سہروردی کی طرح وہ اتفاق سے مر جائے تو کیوں صدر ایوب بلامقابلہ صدر بن جائیں۔

ان حالات کے پیش نظر حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اپنے ووٹ کا استعمال اقتدار کی فرضی جنگ سے علیحدہ ہو کر اپنے ضمیر کے مطابق کیا۔ اب سوال یہ ہے
(۱) کیا حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اپنی جماعت
علماء کے فیصلہ کے خلاف کیا (جواب) ہرگز
جماعت نے راولپنڈی میں پورے غور و
کرنے کا مشورہ دیا۔

(۲) کیا مفتی صاحب مدظلہ نے اپنی پارٹی اسلامی محاذ کے فیصلہ کے خلاف کیا (جواب) ہرگز نہیں۔ پارٹی نے کوئی میٹنگ نہیں کی نہ کوئی فیصلہ کیا۔ بلکہ حضرت مفتی صاحب کے اصرار کرنے پر بھی پارٹی کی میٹنگ نہ بلائی گئی۔ تو سارے ممبر اپنی رائے میں آزاد تھے حضرت مفتی صاحب بھی آزاد تھے۔

(۳) کیا اصل ترمیم قابل اعتراض تھی (جواب) ہرگز نہیں۔ اس کو صرف صدر بننے کے شوقینوں نے اقتدار کی جنگ بنا دیا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام ہرگز شریک نہیں ہے۔ وہ پرانے مہروں کو بھی جانتی ہے اور نئے ارباب اقتدار کو بھی۔ جمعیۃ یہ چاہتی ہے کہ قابل مضبوط اور نیک نمائندوں کو کامیاب بنا کر اسمبلی کے اندر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ اور اسلامی احکام کے نفاذ کی سعی کی جائے۔ وہ موجودہ حکومت سے بھی اسلامی مطالبات کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ اور آنے والی سے بھی۔

(۴) کیا فرید احمد کا یہ کہنا صحیح ہے کہ بعض ممبروں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر خلاف ورزی کی (جواب) اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی محاذ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا یا حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے ایسا کیا تھا۔ تو اس کا جواب صرف یہ ہے کہ:- لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس بات کی اگر فرید احمد تردید نہ کریں۔ تو دنیا والے سوائے اس کے کیا رائے قائم کریں گے کہ اقتدار کی جنگ والے اب بے ایمانی کا آسرا لینے پر مجبور ہیں۔

(۵) مودودی پارٹی والوں نے جو شیطنی پروپیگنڈا شروع کیا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے (جواب) اس پارٹی نے جھوٹے پروپیگنڈا میں شیطن کے کان بھی کتر لئے ہیں۔ یہ فن انہوں نے اپنے دوست امریکہ سے سیکھا ہے۔ اب اُن کی قلعی کھل چکی ہے۔ ان کی غوغا آرائی اور عوعو کو گزشتہ سے زیادہ وقعت حاصل نہیں ہے۔ علمائے دین کے خلاف پروپیگنڈا اور صحابہ کرام رضہ علمائے اسلام پر تنقیدیں کرنا ان کا شیوہ اور امریکی سیاست کا اہم پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہوں کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایجنٹ صاحبان کے نام

ضروری اعلان

مؤتمر قاہرہ نمبر محدود تعداد میں دستیاب ہے جلد آرڈر بھیج کر منگوا لیں۔

ناظم دفتر

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور
قیمت بارہ نئے پیسے
نگران: مولانا غلام غوث ہزاروی
جلد ۷ ○ جمعہ ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۳

مودودیوں اور نظام اسلام پارٹی سے

چند سوال

(۱) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اسلام میں تمام جرائم سے بڑھ کر جرم ارتداد ہے

۲ - کیا آپ نہیں جانتے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بخاری شریف میں موجود ہے کہ جو مسلمان اپنا دین تبدیل کرے اُس کو قتل کر دو، یعنی اس کے لئے اتنا سخت قانون بناؤ۔

۳ - کیا آپ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ پاکستان میں مرزائیوں کے علاوہ لاکھوں آدمی عیسائی بھی ہو چکے ہیں۔

۴ - اگر یہ باتیں صحیح ہیں اور آپ کا اسلام پر ایمان ہے تو آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں کیوں حضرت مفتی محمود صاحب کی مخالفت کی جنہوں نے ترمیم پیش کی تھی۔ کہ کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

۵ - اور آپ نے اس دفعہ میں کیوں حکومت کا ساتھ دیا کہ ہر شخص کو آزادی ہونی چاہیئے جو عقیدہ (مذہب) چاہے قبول کرے۔

۶ - آپ نے مسلمانوں کو مرزائی عیسائی اور ہندو ہونے کی قانونی اجازت دے کر کیوں کفر وارتداد کا دروازہ کھولا۔

۷ - اور آپ نے ارشاد رسول سے کیوں غداری کی۔

۸ - اگر آپ لاکھوں مسلمانوں کے مرتد ہونے کے قانونی جواز کے حق میں ہیں۔ تو پھر اسلام اسلام کی رٹ لگا کر مسلمانوں کو کیوں اُلّو بناتے ہیں۔

۹ - آپ صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہم حکومت سے کرسی کے لئے لڑ رہے ہیں، کوئی مسلمان رہے یا کافر ہو، ہم کو اُس کی کوئی پروا نہیں ہے۔

روزنامہ ترجمان اسلام

کے لئے جن حصص کا اعلان ہوا ہے اُن کی رقوم ابھی کوئی دوست روانہ نہ کریں ضلعی جمعیتہ علماء اسلام کو حصص کی مقدار سے صرف اطلاع کر دیں۔ دوستوں کی آمادگی ہمت افزا تک پہنچتے ہی قانونی اور دفتری امور کی تکمیل شروع کر دی جائیگی۔ اس کے بعد کام کا آغاز ہوگا۔

غلام غوث

پیارے نبیؐ کی پیاری زبان

عربی

بذریعہ خط وکتابت گھر بیٹھے (یومیہ، منٹ دے کر) چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں بمعہ گرامر سیکھیے اور بغیر ترجمہ قرآن وحدیث سے براہ راست واقفیت حاصل کیجیے۔ تفصیلات پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ادارہ فروغ عربی کھوکھرپار (تھرپارکر)

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

صالحیت

از:- ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب حیدرآباد

(قسط نمبر ۲)

(۲) خود حق تعالیٰ ایمان کو فعلِ قلب قرار دیتے ہیں:-

من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً فعلیہم غضب من اللہ ولہم عذاب عظیم۔ (پ-۱۴-ع-۲۰)

(جو شخص کفر پر مجبور کیا جائے) مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو (اُس سے کچھ مواخذہ نہیں) لیکن جو شخص ایمان لائے پیچھے کفر کرے اور کفر کرے بھی تو جی کھول کر۔ تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب ہوگا۔ اور ان پر سخت عذاب ہوگا

یہاں قلب کو ظرف ایمان قرار دیا جارہا ہے۔ اور ایسے شخص کو کفار کے زمرہ میں سے نکال لیا جارہا ہے۔ جو جبر و اکراہ کے سبب سے اعمال ظاہری کی پابندی کو چھوڑ دیتا ہے۔ مگر دل سے مسلمان ہے۔ اور مورد غضب خداوندی وہی شخص قرار دیا جارہا ہے جس کے دل نے خوشی سے کفر کو قبول کرلیا ہے۔

(۳) قرآن کریم میں اکثر جگہ اعمال نیک کی جزا اور ثواب کے لئے ایمان کو شرط ٹھہرایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ شرط مشروط سے خارج ہوتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیراً۔ (پ-۵-ع-۱۸)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو سو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔

من عمل صالحاً من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃً طیبۃً ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون۔ (پ-۱۴-ع-۱۸)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ صاحب ایمان ہو۔ تو ہم اُس شخص کو بالطف زندگی دیں گے اور اُن کے اچھے کاموں کے عوض ان کا اجر دیں گے۔

ومن اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکوراً۔

(پ-۱۵-ع-۲)

جو شخص آخرت کی نیت رکھے گا۔ اور اُس کے لئے جیسی سعی کرنا چاہیئے ویسی سعی کرے گا۔ بشرطیکہ وہ شخص مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی۔

(۴) حق تعالیٰ گنہگاروں کے لئے مغفرت کا وعدہ فرماتے ہیں:-

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ان اللہ غفور الرحیم (پ ۲۴-ع-۳)

آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ تم خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو، بالیقین خدا تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ واقعی بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

بہت سی آیتوں میں مغفرت ذنوب کی نوید ہے۔ اس کے برخلاف کفر کے لئے عذاب مخلد کی وعید ہے۔

ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ ثم ماتوا وھم کفار فلن یغفر اللہ لھم

(پ ۲۶-ع-۸)

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا۔ پھر وہ کافر ہی رہ کر مر گئے سو خدا تعالیٰ اُن کو کبھی نہ بخشے گا۔

اگر اعمال داخل ایمان ہوتے اور ان کا نہ کرنا داخل کفر تو ان کی نسبت بھی بہ صورت عدم تعمیل کفر کی طرح عدم مغفرت اور دوام عذاب کی وعید ہوتی نہ کہ مغفرت و رحمت کی نوید۔

(۵) حق تعالیٰ نے دو صاحب تصدیق قتال کرنے والے گروہوں کو مومن کہہ کر یاد فرمایا ہے:-

وان طائفتٰن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون (پ۲۶-ع۱۳)

اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کرادو، پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے۔ پھر اگر رجوع ہو جائے۔ تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو اور انصاف کا خیال رکھو۔ بیشک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے مسلمان تو سب بھائی ہیں۔ سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

اگر اعمال جزو ایمان ہوتے۔ تو اس باہمی قتال سے دونوں کافر ہوتے۔ ان کو مومن نہ کہا جاتا۔ اور نہ ان میں صلح کرا دینے کی یہ وجہ بیان کی جاتی۔ کہ مسلمان باہم بھائی ہیں۔

ان آیات بینات پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔ حق تعالیٰ نے صالح اسی شخص کو کہا ہے۔ جو ایمان بھی رکھتا ہے اور عمل صالح بھی کرتا ہے

اب عمل صالح کے معنی کا تعین ضروری ہے۔

عمل صالح کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) صواب:- یعنی عمل کا موافق سنت صحیحہ کے ہونا

(۲) اخلاص۔ یعنی شرکت غیر اللہ سے پاک و صاف ہونا

(۳) نیت صحیحہ:- وہی عمل صالح ہوگا۔ جو موافق سنتِ صحیحہ ہو اور نیتِ صحیحہ کے ساتھ حق تعالیٰ کے امتثال امر میں، انہی کی رضا و خوشنودی کے لئے کیا جائے۔ ان تین خصوصیات کو اجمالی طور پر خوب سمجھ لو۔

(۱) نیت کے متعلق جو اصول حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے:- انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی۔ آگے مثال کے ذریعہ اس کی وضاحت فرمائی ہے: فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امراۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ (رواہ الشیخان) یعنی اعمال کا اعتبار نیت سے ہے، ہر شخص کے لئے وہی ہے۔ جو اس نے نیت کی پھر جس نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی۔ اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوئی۔ اور جس نے دنیا کی طرف ہجرت کی۔ جو اس کو ملے گی یا کسی عورت کی طرف جس سے وہ نکاح کرے گا۔ تو یہ ہجرت اسی کی طرف ہوئی۔

یہ حدیث اصول دین میں سے ایک عظیم الشان اصل ہے ارکان اسلام میں سے ایک مہتم بالشان رکن ہے۔ سارے اعمال کا نیت پر ہی دار و مدار ہے۔ بے نیت کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ نہ اس کا کچھ اعتبار ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ یعنی دوسری کتب حدیث کے علاوہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں بھی ہے۔

(ii) اخلاص کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بہت واضح ہے:

یا ایھا الناس اخلصوا اعمالکم فان اللہ تبارک وتعالیٰ لا یقبل من الاعمال الا ما خلص۔ (رواہ البزار عن الضحاک بن قیس)

یعنی اے لوگو! تم اپنے اعمال کو خالص حق تعالیٰ کے لئے کرو۔ کیونکہ حق تعالیٰ عمل خالص کے علاوہ کوئی عمل قبول نہیں کرتے۔

جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب روانہ کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمایئے، تو ارشاد ہوا:-

اخلص دینک یکفیک العمل القلیل

(رواہ الحاکم)

تو اپنے دین کو خالص کر، تجھے تھوڑا سا عمل کفایت کرے گا۔

عمل جب حق تعالیٰ ہی کے امر کے امتثال میں انہی کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے اور اس سے انہی کی ذات مقصود

(باقی صفحہ ۴ پر)

Scanned with CamScanner

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۴ ستمبر سنہ ۱۹۶۴ء

انتخابات اور علماء

اسلام اگرچہ اس جمہوریت کا قائل نہیں جس میں سے

بندوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا

تاہم اس دور کو لوگوں کی زبان میں جمہوریت کا دور کہا جاتا ہے۔ جمہوریت کا معنیٰ یہ ہے کہ حکومت عوام کی ہو اور عوام کے لئے ہو۔ قانون سازی بھی عوام کے نمائندے کریں۔ اور قوتِ حاکمہ بھی عوام ہوں۔ جمہوری حکومت کا وجود یوں عمل میں آتا ہے کہ عوام ووٹ کے ذریعہ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ جو اُن کی طرف سے قانون بناتے اور ملک کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ یہ نمائندے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ اور عوام حق رکھتے ہیں کہ وہ ان نمائندوں سے سوال کریں کہ آیا انہوں نے ملک و قوم کی صحیح نمائندگی کی ہے یا نہیں؟ اگر جواب عوام کی منشاء کے مطابق ہو تو ٹھیک ورنہ انہیں دوسری مرتبہ حق نمائندگی سے محروم کر سکتے ہیں۔ بنیادی جمہوریت اصل جمہوریت سے کافی مختلف ہے۔ اس میں دستور سازی کا حق اگرچہ الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ منتخبہ نمائندوں کو دیا گیا ہے مگر وہ کلیتہً مختار نہیں۔ دستور سازی کے معاملہ میں مکمل اختیارات صدر مملکت کے ہیں۔ اور ملک کا قانون اسی کی منشاء کے گرد گھومتا ہے۔ قوتِ حاکمہ بھی عوامی نمائندے نہیں بلکہ حکومت کے نامزد کردہ نمائندے ہوتے ہیں۔ تاہم منتخب شدہ نمائندے اگرچہ وہ کتنے ہی مجبور و معذور کیوں نہ ہوں۔ اگر صحیح معنوں میں درد دل رکھنے والے ہیں۔ کسی نہ کسی حد تک ملک و قوم کے لئے ضرور مفید ہو سکتے ہیں۔ ووٹ کا صحیح استعمال یہ ہے کہ اسے بہترین امیدوار کے حق میں ڈالا جائے۔ بہترین امیدوار وہ نہیں۔ جو اپنے منہ میاں مٹھو بنتا پھرے بلکہ وہ ہے جس کی دیانت، امانت، شرافت، للٰہیت اور قوم پرستی شک و شبہ سے بالا تر ہو۔ اُس کا نصب العین ملک و قوم کی خدمت ہو۔ اور اُس کے حلقہ کا ہر ووٹر اُس کی ان خوبیوں سے آگاہ ہو۔ بدترین امیدوار وہ ہے، جو مفاد پرست، خود غرض، ملک و قوم کا غدار، حرص و آز کا شکار، بدکردار، بے اصول اور خوف خدا و فکر آخرت سے آزاد ہو اور ووٹ کا غلط استعمال یہ ہے کہ روپے یا کسی دوسری چیز کے عوض ووٹ کو بیچ دیا جائے۔ امیدوار کی نااہلی کے باوجود اُس کو محض اس لئے ووٹ دینا کہ اس سے کوئی لالچ یا غرض وابستہ یا وہ برادری کا فرد ہے بہت بڑی قومی غداری ہے۔ ووٹ ایک امانت ہے اور اس کا صحیح استعمال کرنا ہی ملک و قوم اور اسلام کی خدمت ہے۔ ووٹ کا غلط استعمال ہمارے اندازے کے مطابق اس لئے ہوتا رہا ہے کہ ووٹروں کو ووٹ کی صحیح قیمت معلوم نہیں۔ ووٹ کی قیمت کا پتہ تعلیم و تربیت سے چلتا ہے۔ جس کا ہمارے ملک میں قطعی کوئی انتظام نہیں۔ نہ حکومت اور سیاسی پارٹیوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اور نہ مذہبی رہنماؤں نے ہی اپنی توجہ کا رُخ اس طرف کیا ہے جہاں تک گذشتہ حکومت اور سیاسی پارٹیوں کا تعلق ہے۔ وہ اب تک ووٹروں کی جہالت و غفلت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اُن کو اپنی مطلب براری کے لئے استعمال کرتی رہی ہیں اور مذہبی رہنماؤں نے اس میدان کو غیروں کے سپرد کر کے خلوت نشینی کی زندگی اختیار کئے رکھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا، کہ مذہب اور سیاست کو دو علیحدہ چیزیں سمجھا جانے لگا۔ سیاسی رہنما مذہب سے دور اور مذہبی رہنما سیاست سے دست بردار ہو گئے۔ اور میدان خالی پا کر مذہب ناآشنا لوگوں نے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں سنبھالے رکھی۔

ہمارے خیال میں کوئی سمجھدار مسلمان اس صورت حال کو کسی لحاظ سے بھی اطمینان بخش قرار نہیں دے سکتا۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ملک و قوم اور اسلام کے مفاد کے پیش نظر جلد از جلد اس صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے انتھک اور سرتوڑ کوشش کی جائے۔ اس وقت دو صورتوں میں سے ایک صورت لازماً ہونی چاہیئے کہ یا تو سیاسی رہنما اور کاربردازان حکومت مذہب سے شغف پیدا کریں اور خوف خدا و فکر آخرت کو دل میں جگہ دیں یا مذہبی رہنما اپنے اختلافات کو ختم کر کے اور متحد و متفق ہو کر میدان میں آئیں۔ ان دو صورتوں کے سوا بہتری کی اور کوئی صورت نہیں۔ ہمارے موجودہ سیاسی رہنماؤں کی سیاست مذہب سے دور ہونے کے باعث چنگیزی بن گئی ہے۔ ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

سیاسی رہنماؤں اور مغربیت کے نشے میں چُور قائدین سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مذہب کو اپنائیں گے اور اپنی سیاست کو اسلامی سانچوں میں ڈھالیں گے سخت نادانی اور خام خیالی ہے۔ لہٰذا مذہبی رہنماؤں کو ہی میدان میں آنا پڑے گا۔ مفکر اسلام امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمتہ اللہ علیہ نے پچیس سالہ جلاوطنی کے بعد سرزمین ہندوستان پر یہ پہلا قدم رکھا تو اُن کی زبان سے ادا ہونے والے پہلے الفاظ یہ تھے کہ میں ہندوستان میں فقط اس لئے آیا ہوں کہ اپنے ہموطنوں کو ووٹ کی قیمت سمجھا سکوں

ووٹ کی اس اہمیت کے پیش نظر ہم ہر طبقہ و خیال کے علماء کرام اور صوفیائے عظام کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ وہ ہماری اس تجویز پر غور و فکر کر کے کوئی لائحہ عمل مرتب کریں اور انتخابات میں قوم کی رہنمائی فرمائیں۔ اس سلسلہ میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کافی تگ و دو کر رہی ہے۔ چنانچہ دوسری جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں کو ووٹ کی قیمت کا احساس کرائیں۔ خدانخواستہ اگر علماء و صوفیاء نے اپنے فرض سے کوتاہی کی اور اُن کی گوشہ نشینی کے باعث انتخابات میں نااہل امیدوار منتخب ہو گئے، تو وہ عنداللہ عندالرسول اور عندالقوم مجرم قرار پائیں گے اور انہیں اپنی کوتاہی کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسلمان ووٹروں کو اپنے ووٹ کی قیمت اور علماء کرام و صوفیائے عظام کو اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اس کے مطابق میدان عمل میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

انجمن تبلیغ اسلام و نماز کمیٹی کے زیر اہتمام دو روزہ اجلاس

مورخہ ۲۳-۲۴ اگست بمقام لوہاری منڈی مسجد پٹولیاں لاہور میں انجمن تبلیغ اسلام و نماز کمیٹی کے زیر اہتمام دو روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و حضرت مولانا عبیداللہ انور و مولانا سید حامد میاں صاحب و دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ پہلے روز زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے مولانا حافظ شاہ محمد صاحب نے مدح صحابہ پر مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان عالم صحابہ کی زندگی کو عملی نمونہ بنا لیں تو روئے زمین میں اس طرح پھیل جائیں گے۔ جس طرح صحابہ کرام دنیا میں تھوڑے سے عرصہ میں پھیل گئے تھے۔ افسوس ہے کہ مسلمان جس طرح انگریز ملعون کی تقلید کرتے ہیں۔ اس کی بجائے صحابہ کرام کی دینی محنتوں اور مشقتوں کو سامنے رکھ کر عمل کریں تو انشاءاللہ ایک کشمیر کیا اگر ایک سو کشمیر بھی حاصل کرنا چاہئے تو مشکل نہیں۔ بعد میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نے اصلاح معاشرہ پر مفصل و مدلل تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ اگر مسلمان اپنے معاشرہ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ قرآن و حدیث کے بتلائے ہوئے ارشادات پر عمل کریں۔

دوسرے روز زیر صدارت حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے

(باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ ـــــ صالحیت

جاتی ہے تو وہ "خالص" ہوتا ہے اور ایسا ہی عمل "صالح" کہلایا جاتا ہے۔

(iii) صالح ہونے کے لئے عمل کا مطابق کتاب ہونا ضروری ہے۔ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو ردٌّ۔ (اخرجہ الشیخان) اس پر نص ہے۔ یعنی جو شخص دین کے کام میں وہ چیز نکالتا ہے۔ جو اس میں نہیں وہ مردود ہے اسی مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ "من صنع امراً علی غیر امرنا فهو ردٌّ۔" (رواہ مسلم)

ان نصوص سے ظاہر ہے کہ جس کام کے کرنے کا دین میں حکم اور اذن نہ ہو۔ وہ کام دین میں بدعت ہے۔ گو یہ کام بظاہر کیسا ہی اچھا کیوں نہ نظر آئے۔ جب اسلام میں اعمال صالحہ وافعال حسنہ بے حد وبے شمار ہیں تو ان اعمال ثابتہ کو چھوڑ کر افعال مستحدثہ کو اپنا دین ٹھہرانا عقل کا ہیضہ نہیں تو کیا ہے۔ بہتر بات تو خدا کی بات ہے۔ بہتر ہدایت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ سب سے بدتر کام وہ ہیں جو نئے نکالے گئے ہیں۔ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (عن جابرؓ)

بدعت بھی عجیب بلا ہے۔ دیکھو گنہگار یا فاسق خواہ وہ کتنا ہی بدکردار کیوں نہ ہو وہ گناہ کو گناہ سمجھتا ہے۔ جی میں اس کام کو برا جانتا ہے گو منہ سے نہ کہے۔ امید ہو سکتی ہے کہ وہ جس چیز کو برا جانتا ہے۔ اس سے کسی روز توبہ کرلے گا۔ لیکن صاحب بدعت کو توبہ کم نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کو مستحسن سمجھ کر کر رہا ہے۔ حضرت ابن ابی عاصمؒ نے حضرت ابوبکرؓ سے مرفوعاً جو حدیث روایت کی ہے۔ وہ اس روزانہ کے تجربے کو عجیب وغریب طریقے سے ظاہر کرتی ہے۔

"ابلیس نے کہا کہ میں نے لوگوں کو گناہ کا مرتکب کر کے ہلاک کر دیا۔ اور انہوں نے مجھے گناہ سے توبہ کر کے برباد کیا۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو پھر میں نے ان کو ہوائے وبدعت میں مبتلا کر کے ہلاک کیا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم راہ حق پر ہیں۔ اس سے استغفار نہیں کرتے۔ اس طرح ہلاک ہو جاتے ہیں"۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ ایمان اور عمل صالح کی ماہیت کو سمجھ لینے کے بعد اب مومن لا معبود الا اللہ کے شغل میں مصروف ہو جاتا ہے اور جملہ معبودان باطل کی قلب سے نفی کرتا ہے اور یہ معبودان باطل اس کے حق میں تین ہیں۔

دنیا، خلقؔ، اور ہوائے نفسانیؔ

لا معبود الا اللہ کے ایک معنی یہ ہیں کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کے سوا میں امور دنیا میں سے کسی کا مطیع ومنقاد نہیں۔ جب بھی امور دنیا سے کوئی خطرہ میرے قلب میں آتا ہے۔ تو میں حق تعالیٰ ہی کی حول وقوت سے اس کی نفی کرتا ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کی تلوار سے اس کو کاٹ کر رکھ دیتا ہوں۔ میرا ہر عمل میری ہر حرکت حق تعالےٰ کے امر کے امتثال میں ہوتی ہے۔ اور میرے تمام جذبات احکام الٰہیہ کے پابند ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سوا میرا معبود کوئی دوسرا نہیں۔ میرا کوئی عمل اسی وقت صالح یا قابل قبول ہوگا۔ جب میں حق تعالیٰ ہی کی رضا وخوشنودی کے لئے اُن ہی کے تبلائے ہوئے طریقے سے اس کو انجام دوں

اسی طرح میں خلقؔ کو اپنے کسی عمل میں شریک نہیں کرتا۔ ریا وسمعہ کا کوئی خطرہ جب میرے قلب میں خطور کرتا ہے۔ عمل کے وقت جب کسی مخلوق کا خیال میرے ذہن میں آتا ہے تو یہ جان کر کہ کسی ایسی حالت میں حق تعالیٰ کے بجائے یہی میرا معبود بن جاتا ہے۔ میں لا الٰہ الا اللہ کی تیغ سے اس کو کاٹ کر رکھ دیتا ہوں۔

اسی طرح جب عمل کے وقت نفسانیؔ خواہشات میں سے کسی خواہش، جاہ وعزت، خود نمائی عُجب وکبر یا کسی لذت نفسانی کا گذر میرے قلب میں ہوتا ہے۔ تو صاف طور پر یہ جان کر کہ "ہر چہ در پیش آئی بندۂ آنی" اور حق تعالیٰ کی اس تہدید کا خیال کر کے کہ۔ (افرایت من اتخذ الٰهه هواه)۔

میں لا الٰہ الا اللہ کی تلوار سے ان تمام خطرات کی نفی کرتا ہوں تاکہ ماسوی اللہ کی عبادت کی ذلت سے پوری طرح نجات پاؤں۔ مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بد دعا یاد آتی ہے، جو انہوں نے اس شخص کے حق میں کی تھی جو مال ودولت کو، عمدہ لباس وشہرت کو اپنا معبود بنا لیتا ہے اور جس کا سارا عمل ان ہی کے حصول کے لئے ہوتا ہے

تعس عبد الدینار وتعس عبد الدرہم وتعس عبد الخمیصة وانتکس واذا شیک فلا انتقش۔

"تباہ ہوا اشرفی کا بندہ اور کپڑوں کا بندہ (جو رات دن بس انہی کی طلب اور فکر میں ہے) منہ کے بل گرے۔ پھر سر کے بل اُلٹ جائے اور جب اس کے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے"۔

جب میرے قلب پر سے ان معبودانِ باطل کی حکومت کامل طور پر اُٹھ جاتی ہے اور میرے دل پر صرف حق تعالیٰ کی حکومت قائم ہو جاتی ہے اور میرے تمام جذبات اوامر الٰہیہ کے پابند ہو جاتے ہیں تو میں آزادی وحریت کا وہ ذوق محسوس کرنے لگتا ہوں جو ہفت کشور کے بادشاہ کو بھی میسر نہیں ہوتا۔

عارف رومی نے اسی حلاوت کو محسوس کر کے فرمایا ہے: ؎

گر تو خواہی حرمی و دل زندگی
بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی است
زندگی بے بندگی شرمندگی است
ہر کہ اندر عشق یابد زندگی
کفر باشد پیش او جز بندگی
ذوق باید تا دہد طاعات بر
مغز باید تا دہد دانہ شجر

عبدیت ہی حریت کا اصلی سبب ہے، حریت کیا ہے؟ "هو انقطاع الخاطر عن تعلق ماسوی تعالیٰ بالکلیة"۔

سچی آزادی اس انسان کو نصیب ہوتی ہے جس نے اغراض دنیاوی وخواہشات نفسانی سے اپنے قلب کو آزاد کر کے حق تعالےٰ سے بندگی واعتقاد کی نسبت جوڑ لی ہے۔ حریت نہایت عبودیت کا نام ہے۔ آزادگی بے بندگی نہیں۔ ع

"کہ بستگان کمند تو رستگاراند" (حافظ)

خواجگی را خواجگی از بندگی است
بندگی گردن کمال خواجگی است
من ازاں روز کہ در بند توام آزادم
بادشاہم کہ بدست تو اسیر افتادم

لا الٰہ الا اللہ کے معنی اول لا معبود الا اللہ کے ہیں۔ عبادت کے معنی غایت تذلل وافتقار کے ہیں۔ زندگی کو جی کی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ حق تعالےٰ کی مرضی کے مطابق بسر کرنے کے ہیں۔ زندگی کی ہر حرکت امتثال امر الٰہی میں ہو۔ ہر فعل کا مقصود حق تعالےٰ کی رضا وخوشنودی کا حصول ہو۔ یعنی مقصود ومحبوب اللہ ہی ہو۔

لا مقصود الا اللہ لا محبوب الا اللہ

یہ ہیں دوسرے معنی لا الٰہ الا اللہ کے۔

لا الٰہ الا اللہ بمعنی لا معبود الا اللہ کے شغل سے سالک کے قلب سے دنیا، خلق اور ہوائے نفسانی یا جذبات کا تسلط اٹھ جاتا ہے لیکن باطن میں حق تعالےٰ کے سوا اور مقصود موجود رہ سکتے ہیں۔ جن کا لا مقصود الا اللہ کے شغل سے دور کرنا ضروری ہے۔ یہ مقاصد بھی تین ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔

(i) بہشت وما فیها من الحور والقصور

(ii) مقامات کشفی مثلاً کشف قبور، کشف قلوب یا کشف بلا وغیرہ (iii) تجلیات قربی۔

مقصود حقیقی حق تعالیٰ ہوں تو جنت بھی بالذات مطلوب نہیں قرار پاتی۔ اگر جنت کا سوال کیا جاتا ہے تو محض اس بنا پر کہ وہ محل دیدار محبوب ہے۔

عاشقاں جنت برائے دوست می دارند دوست

ورضوان من اللہ اکبر سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رضائے حق کو جنت سے اکبر قرار دیا گیا ہے۔ نہ ہی مقصود وہ مقامات کشفی ہیں جو اولیاء اللہ کو نتیجتاً حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے کشف قبور یا کشف قلوب یا کشف بلا۔ ؎

دریں منزل بود کشف وکرامات
ولے باید گزشتن زاں مقامات

نہ ہی وہ تجلیات قربی مقصود ہیں۔ جو اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً ولایت وغوثیت وقطبیت وغیرہ۔ مقصود صرف ذات حق رہے، ان کا حضور، ان کا ذکر، ان کی فکر، ان کی یاد ؎

یا رب ز تو آنچہ من گدا می طلبم
افزوں ز ہزار پادشاہی طلبم
ہر کس ز در تو حاجتے می خواہد
من آمدہ ام ز تو ترا می طلبم

اس شغل کے تسلسل سے حق تعالیٰ کی محبت دل پر ایسی غالب ہو جاتی ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی ان سے غفلت نہیں ہوتی۔ اور اس کا یہ حال ہو جاتا ہے: ؎

از بس کہ خیالت بنظر می دارم
در ہر چہ نظر کنم توئی پندارم

یہ مقام تلوین ہے۔ یہاں عاشقوں کے قلب وزبان سے فریاد نکلتی ہے۔ حال طاری ہوتا ہے لیکن وہ اس حال سے ترقی کرتے ہیں۔ اور محض رضائے حق ان کا مطلوب ہو جاتا ہے۔ جس حال میں رکھیں اس سے راضی رہتے ہیں۔ ہجر ووصال دونوں سے راضی ہو جاتے ہیں ؎

معشوقہ کہ شار بکا ہا عاشق من
گفتا کہ نہ بہ عاشقی لائق من
وصل است ز من کام تو اے ہستی
تو عاشق کام خویش نے عاشق من

اب ہر فعل وحرکت میں حق تعالیٰ کی رضا طلب کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے جملہ افعال واحکام میں سے کسی فعل یا حکم پر جو خود ان کی جان پر یا جہاں پر جاری ہوتا ہے کوئی اعتراض نہیں کرتے اور "ہر چہ از دوست می رسد نیکو است" کہہ کر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

احادیث

اولیاء و فقراء رحمتِ عالم کی نظر میں

لوگوں میں افضل

رَوَینا فی الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای الناس افضل قال مومن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ تعالیٰ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ۔

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں افضل کون ہے۔ فرمایا افضل تو وہ ہے۔ جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر کون ہے۔ فرمایا وہ جو کسی غار میں سب سے علیحدہ ہو کر جا پڑے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاوے۔

صوفیائے کرام نے یہیں سے تو لیا ہے کہ جو خلوت (گوشہ نشینی) اختیار کرے۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں لوگوں کو اپنے شر (برائی) سے بچاتا ہوں اور یہ خیال بھی نہ کرے کہ میں خود مکروہات سے بچتا ہوں۔ کیونکہ یہ بات عجب کی طرف دوڑاتی ہے۔ سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ علاج ارشاد فرمایا ہے۔

دنیا میں زندگی کس طرح گذاری جائے؟

رَوَینا صحیح البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی وقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے شانے کو پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں مسافر اور راہگیر جیسا رہ

وکان ابن عمر رضی اللہ عنہما یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر (موت کے لئے ہروقت مستعد رہ) اور اپنی تندرستی میں اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے سامان کر رکھ۔

مساکین جنت میں پہلے داخل ہوں گے

رَوَینا فی کتاب الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام۔

ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقراء و مساکین، اغنیاء سے پانچ سو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

جنت میں مساکین کی کثرت

رَوَینا فی الصحیحین عن اسامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلھا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر ان اھل النار قد امر بھم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلھا النساء۔

صحیحین میں اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جو جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا۔ کہ اکثر اس کے داخل ہونے والے مساکین ہیں۔ اور تونگر (مالدار) سب مقید و محبوس (گھرے ہوئے) ہیں۔ مگر اُن میں جہنم کے قابل تھے انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم ہو گیا تھا۔ اور جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اکثر داخل ہونے والے اُس کے عورتیں ہیں۔

فقراء کا مرتبہ نگاہِ نبویؐ میں

رَوَینا فی الصحیحین ایضاً عن سھل ابن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل جالس عندہ ما رایک فی ھذہ؟ فقال رجل من اشراف الناس ھذا واللہ حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل آخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایک فی ھذا! فقال یا رسول اللہ ھذا رجل من فقراء المسلمین ھذا حری ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع ان قال لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا!

بقیہ:— انجمن تبلیغ اسلام کا اجلاس

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ دور میں ہر طرف سے فتنوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اس دور میں آپ حضرات اگر اپنے ایمانوں کو بچا کر دنیا سے جانا چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ علماء حق کا ساتھ دیں۔ جن علماء نے اپنی زندگی اور موت کا مقصد، احیاء سنت سمجھا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر سنت پر عمل کریں گے۔ تو یقیناً خدا کی نصرت شامل حال ہو گی۔ اور اگر سنت کی بجائے ہم نے بدعت کو مشعل راہ بنائے رکھا۔ تو یقیناً راہِ راست پہ نہیں آسکتے۔ لہذا آپ کو چاہیئے۔ کہ یہ جماعت جمعیۃ العلماء اسلام جو ہر باطل فرقہ کا سختی سے مقابلہ کرتی ہے۔ اس سے تعاون کریں اور اس کو کامیاب بنانے کی فکر کریں۔

پھر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے فرمایا کہ ملک میں اب اس بات کی ضرورت ہے کہ آنے والے انتخابات میں مخلص دیندار، ہمدرد قوم کے خیرخواہ کو کامیاب بنائیں۔ تاکہ اللہ کرے وہ وقت آجائے کہ ہم سن لیں کہ پاکستان میں کتاب و سنت کا قانون نافذ ہو گیا ہے۔ اس وقت ملک میں کچھ جماعتیں اپنی کرسیوں کی خاطر عوام کو دھوکہ دے کر جمعیۃ سے لوگوں کو متنفر کر رہی ہیں۔ آپ یقین جانیئے۔ کہ جو کام اس وقت جمعیۃ کر رہی ہے کوئی جماعت نہیں کر رہی۔ کیونکہ مختلف قسم کے لوگ اسلام میں جدت پیدا کر رہے ہیں۔ صحابہ و آئمہ دین پر تنقید کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کرام معیار حق ہیں۔ اور جو صحابہ کے نقش قدم پر چلیں گے تو راہ راست پالینگے اور انبیاء کرام معصوم ہیں نہ کہ مودودی صاحب جس نے نہ کسی نبی کو چھوڑا اور نہ صحابہ کرام کو اور نہ آئمہ مجتہدین کو۔ دوستو اگر آپ فلاح چاہتے ہیں تو جمعیۃ کے کام کو تیز کریں اور مفاد پرست لوگوں سے اجتناب کریں تاکہ دیانتدار لوگ آگے دین کی کوئی خدمت کر سکیں۔ جلسہ رات ۱۲ بجے تک جاری رہا۔

صحیحین میں سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر گذرا تو حضور نے ایک شخص سے پوچھا جو آپ کے قریب بیٹھا تھا۔ کہ تیرے نزدیک یہ شخص کیسا ہے۔ اُس نے عرض کیا یہ شریف لوگوں میں سے ہے اور قسم ہے اللہ کی یہ اس لائق ہے۔ اگر پیغام بھیجے تو فوراً نکاح کر دیا جائے۔ اور سفارش کرے تو قبول کر لی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر سکوت فرمایا۔ پھر ایک اور شخص گذرا آپ نے پوچھا یہ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فقراء مسلمین سے ایک فقیر ہے اور یہ ایسا ہے کہ اگر کہیں پیام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے۔ اور جو کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ سنے اور اگر کوئی بات کرے تو کوئی خیال نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسا ہے کہ اگر پہلے جیسے آدمی سے سارا عالم بھر جائے تو اُن سب سے اچھا ہے۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء خیرپور کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ ۶۴ء شام کے ۷ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ہوگا جس سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی خطاب فرمائیں گے۔ ایجنڈا حسب ذیل ہوگا:۔

(۱) ڈویژنل الیکشن بورڈ کا قیام
(۲) ہر ضلع کی کارگزاری کی رپورٹ
(۳) مالی مشکلات کا حل اور تجاویز
(۴) ابتدائی امیدواروں کا جائزہ
(۵) ترجمان اسلام کی خریداری کے لئے جدوجہد۔

(ناظم اعلیٰ خیرپور ڈویژن)

جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا انتخاب

ٹوبہ ٹیک سنگھ (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۶۴ء بروز منگل بعد نماز عشاء بمکان صاحبزادہ ضیاء الدین صاحب زیر صدارت جناب حافظ عبدالحمید صاحب جمعیۃ علمائے اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سال رواں کا انتخاب عمل میں آیا۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہے

امیر، حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی
ناظم اعلیٰ، حافظ عبدالقادر صاحب حامد
خازن، حافظ عبدالحمید صاحب

(نوٹ) اجلاس میں متفقہ طور پر پاس ہوا کہ جمعیۃ کی تنظیم کے لئے ناظم اعلیٰ اور ملک محمد صدیق صاحب محلہ وار دورہ کرکے ممبر سازی اور تنظیم کا کام سرانجام دیں و دیگر ترجمان اسلام کے مزید خریدار اور حصے دار بنانے کا اراکین جمعیۃ علمائے اسلام نے وعدہ فرمایا۔ اور فی الحال سات حصے خریدنے کا انتظام ہوا ہے۔ مزید کوشش جاری ہے۔ عنقریب ہی انشاءاللہ حصے داروں کی فہرست روانہ کردی جائے گی۔ نیز جمعیت کے دفتر کا بھی انتظام کرلیا گیا ہے۔

(عتیق لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مسلمانان منٹگمری کا اجتماع

منٹگمری میں ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

اسلامیان منٹگمری کا یہ اجتماع مرزا غلام احمد کی ایک غلطی کا ازالہ کی واگذاری پر حکومت مغربی پاکستان سے پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور اپنے شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ رسوائے عالم مرزا غلام احمد کی یہ کتاب انتہائی اشتعال انگیز اور حضور خاتم النبیین آخری نبی علیہ السلام کی شان میں بیحد گستاخ رسالہ ہے۔ مسلمان کسی صورت میں بھی ایسی دل آزار کتاب کو برداشت نہیں کرسکتے۔ حکومت کا فرض ہے۔ اور ہم گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ فوراً اپنے حکم واگذاری پر نظرثانی کرکے ایسی گندی کتاب کو دوبارہ ضبط کرلے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل نہ ہونے دے۔ ورنہ اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی یا امت مرزائیہ پر

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری)

جمعیۃ علماء اسلام اباخیل کا جلسہ

جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ اباخیل لکی مروت کا جلسہ بمقام اباخیل زیر صدارت مولانا محمد گل خطیب جامع مسجد منعقد ہوا۔ مولانا گل خان صاحب نے اصلاح معاشرہ پر تقریر فرمائی اس کے بعد مولانا حبیب اللہ جان نے تقریر فرمائی۔ بعد میں شاہ صاحب امیر ضلع نے ان لوگوں کو متنبہ کیا جو ذاتی اغراض کے لئے شرانگیز جھوٹ سے کام لے کر مفتی محمود صاحب پر بہتان لگاتے ہیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مفتی صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اجلاس

۱۱ ربیع الثانی کو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ الحمدللہ اجلاس بہت کامیاب تھا۔ اجلاس میں دیگر امور کے علاوہ مرکزی جمعیۃ کے اس فیصلہ کی توثیق کی گئی۔ کہ انتخابات میں حصہ لیا جائے۔ بنیادی جمہوریت کے انتخابات عنقریب آرہے ہیں۔ آپ اپنے ضلع میں کوشش کریں کہ انتخابات میں دیندار، مخلص مذہب دوست حضرات آجائیں۔ مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل انتخابی بورڈ کی تشکیل کی۔ (۱) حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور۔ مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ۔ پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد مردان۔

بورڈ کے ناظم پیر مبارک شاہ مقرر ہوئے

(پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد و ناظم انتخابی بورڈ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے زیر اہتمام جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ہرنولی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ حلقہ شمالی پنجاب مولانا صالح محمد امیر جمعیۃ سرگودھا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ میانوالی شریک ہوئے۔

مولانا صالح محمد صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا۔ کہ محکمہ اوقاف جامع مسجد بلاک ۱۹ سرگودھا اور جامع مسجد گول چوک سرگودھا کا خاطر خواہ انتظام نہیں کررہی۔ ان دونوں مساجد میں باوجود ایک لاکھ روپیہ جمع ہونے کے غسلخانوں، دروازوں کا انتظام نہیں ہے۔ ملازمین کو بروقت تنخواہیں ادا نہیں کی جاتیں

مولانا محمد عبداللہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا۔ کہ پاکستان علماء کرام کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور ہم اگر اب خاموش ہوکر بیٹھ گئے۔ اور آنے والی نسلیں ہمیں ملامت کریں گی۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنی تقریباً دو گھنٹے کی تقریر کے دوران دشمنان اسلام کے پول کھول کر رکھ دیئے۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ حکومت نے ۱۲ لاکھ روپیہ زرمبادلہ مرزائیوں کو تبلیغ کے لئے دے کر ختم نبوت کے حامیوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ہم اپنی حکومت سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے درس قرآن کے دوران فرمایا۔ کہ ملک میں قرآن ایک ہے۔ مگر قیادت کے بھوکے افراد نے ملک میں تفرقہ بازی کو ہوا دی ہے۔ یاد رکھو یہ فرقہ وارانہ فساد کرنے والے اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے عقائد مضبوط رکھنے چاہئیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ مودودی نے ہر طرف سے اسلام کو تبدیل کرکے رکھ دیا ہے۔ اور ملک میں اپنا اقتدار جمانا چاہتا ہے اور نیا اسلام پیش کر رہا ہے۔

قراردادیں

جمعیۃ علمائے اسلام کا یہ اجلاس عام حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جائے۔ حکومت نے جو بارہ لاکھ روپیہ مرزائیوں کو تبلیغ کے لئے دیا ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس عام حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد شرعی قوانین نافذ کئے جائیں۔

یہ اجلاس مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کے خلاف افترا کرنے والوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۲۱، ۲۲ اگست سنہ ۶۴ء کو کانفرنس مدرسہ رحیمیہ حسینیہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے صدر پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام شمالی پنجاب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال شہداد پور سندھ۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا۔ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سراج الاسلام نادلیا نوالہ جمعہ کی صبح کلورکوٹ پہنچے۔ ضلع کے مختلف مقامات سے ہزاروں مسلمان دوپہر تک مقام کانفرنس میں پہنچ گئے۔ نماز جمعہ سے پہلے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرماکر امامت جمعہ کے فرائض ادا کئے۔ بعد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ نے اپنی مجاہدانہ تقریر پانچ بجے تک فرمائی۔ پھر حضرت درخواستی اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور ساڑھے پانچ بجے تک تلاوت آیات و احادیث اور ان کی حکیمانہ تشریحات سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

نماز عشاء کے بعد جمعیۃ کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے فرمایا کہ مارشل لاء کے بعد ضلع کے مختلف مقامات پر ایک سو ساٹھ جلسے ہوئے اور تینتیس شاخیں قائم ہوئیں۔ اس کے بعد حضرت موصوف نے سات قراردادیں پیش کیں۔ جو بالاتفاق پاس ہوئیں۔

۲۲ اگست کو ۱۱ بجے ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی صدارت میں ہوا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

جس میں ضلعی انتخابی بورڈ قائم ہوا۔ بورڈ کے صدر مولانا شہاب الدین صاحب چیرمین یونین کونسل نوتک اور ناظم حافظ ممتاز علی صاحب بھکر ہوئے۔ عہدیداروں کے علاوہ چار ارکان کا انتخاب ہوا۔ ایک کا بعد میں اعلان ہوگا۔ وہ چار ارکان یہ ہیں:۔

(۱) مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
(۲) مولانا محمد سلیمان صاحب نکورکوٹ
(۳) مولانا الہ بخش صاحب صدیقی بہل۔
(۴) ڈاکٹر دین محمد صاحب ہرنولی۔

قرار دادیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی عام گرانی بالخصوص غلہ وگندم کی گرانی کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس سختی کے ساتھ اپنی اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ موجودہ عائلی قوانین سراسر کتاب وسنت کے خلاف ہیں۔ اس سے مسلمانان پاکستان کے دل مجروح ہیں۔ ہر طبقہ کے علماء دین نے بالاتفاق انہیں اسلام کے خلاف بتایا ہے چنانچہ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کی غیر اسلامی دفعات کو فی الفور منسوخ کر دیا جائے اور کتاب وسنت کے مطابق اس میں تبدیلیاں کی جائیں۔

(۳) ہمارے ملک میں موجودہ نظام تعلیم قطعی غیر مفید بلکہ مضر ترین ثابت ہوا ہے۔ اس سے طلباء میں بے دینی، بداخلاقی اور والدین کی ودیگر اقربا کی خدمت سے اعراض کی وبا عام ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کا سارا نظام تعلیم تبدیل کرکے اسلام کے مطابق بنا دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اتوار کی تعطیل کا طریقہ قطعی ختم کیا جائے۔ یہ غیر اسلامی اور انگریز کی قائم کی ہوئی بدعت ہے پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہاں اسلامی طریقوں کا رائج کیا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ دور غلامی کی بدترین یادگار اتوار کی تعطیل کو منسوخ کرکے اسلام کے مطابق جمعہ کی تعطیل کا طریقہ رائج کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس اس بات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کہ مرزائیت نے ملک میں پھر سر اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ وہ اب عام جلسوں کے انعقاد کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ اس معاملہ میں مسلمانان عالم کے نازک احساسات کا سب کو علم ہے مرزائیت کو فروغ کا موقعہ دینا ملک وملت کی تخریب کا موجب بنے گا۔ چنانچہ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں اس قسم کے مواقع نہ دیئے جائیں۔

(۶) ملک میں ارتداد کے فتنے پھیل رہے ہیں عیسائیت اور بہائیت کو علانیہ تبلیغ کی اجازت ہے۔ بہت سے ناواقف مسلمانوں کی نئی نسل کو اس سے سخت اندیشہ لاحق ہے۔ وہ ارتداد کا شکار بن سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ارتداد، بداخلاقی والحاد کے تمام سرچشموں اور فتنوں کو قانوناً بند کر دیا جائے۔ تاکہ یہ گمراہی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لئے نقصان کا موجب نہ بن جائے۔

(۷) میانوالی کا ضلع بوجوہ انگریزوں کے عہد میں پسماندہ رکھا گیا۔ پاکستان کے قیام کے بعد بھی اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی۔ اس کے نتیجہ میں یہاں روز بروز بیروزگاری اور افلاس بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جو نہایت تشویشناک ہے ضرورت ہے کہ میانوالی ضلع میں بھی مختلف مقامات پر چھوٹی بڑی صنعتیں، کارخانے وغیرہ قائم کئے جائیں۔ تاکہ عام بیروزگاری اور افلاس کا انسداد ہو سکے۔ یہ اجلاس اس سلسلہ میں حکومت کی فوری توجہ اور مناسب کارروائی کا پرزور مطالبہ کرتا ہے

انتقال پُر ملال

مورخہ ۱۷ اگست کی شام کے ۵ بجے حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب مدرس قاسم العلوم تخیر یجانی سکھر اور جمعیتہ علماء اسلام کے سرگرم کارکن رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب کی وفات پر غم واندوہ کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

چودہری غلام حسین صاحب وفات پا گئے

جمعیتہ علماء اسلام کے سرگرم رکن اور حضرت شیخ المدنیؒ کے خصوصی خادم چوہدری غلام حسین صاحب ازلانوی مورخہ ۲۵ ۸/۶۴ کو قضاء الٰہی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(محمد نذیر ناظم جمعیتہ علماء اسلام
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

مسلمانان روجہان کی قراردادیں

(۱) آج یوم الجمعہ کا یہ عظیم اجتماع مفتی محمود صاحب کے اس بیان کی پوری تائید کرتا ہے۔ کہ عائلی قوانین میں مطابق شریعت ترمیم نہ کی گئی تو سول نافرمانی کی جائے گی۔

(۲) ایک غلطی کا ازالہ جس کا مصنف قادیانی ہے کو ضبطی کے بعد رہا کر دینے کا یہ اجتماع بہت محسوس کرتا ہے۔ اور سواد اعظم وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے مترادف باور کرتا ہے۔ (۳) مطابق خبر دعوت اس شخص کو سزا دی جائے۔ جس نے ضلع جھنگ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کا مجسمہ بنا کر گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا اور جلا دیا ہے۔ اگر اس کی سزا پوری نہ دی گئی۔ تو مستقبل خطرے میں رہے گا جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔

(محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجہان)

ضروری اعلان

حلقہ وار مبلغین اور مقامی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جن شہروں میں مبلغین متعین ہیں مثلاً کراچی، کوئٹہ، سکھر، لاہور، گوجرانوالہ وغیرہ جماعتی امور میں یگانگت اور تبلیغی مساعی میں ترقی کے پیش نظر مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر مقامی مبلّغ کا فرض ہے کہ وہاں کے امیر جماعت سے مشورہ اور رابطہ سے جماعتی امور سرانجام دیں۔ نیز رخصتوں کے سلسلے میں بھی ان سے مشورہ کریں تاکہ کسی اہم ضرورت کے وقت مبلّغ اور امیر جماعت مرکز سے رجوع فرمائیں۔

المعلن (مولانا) محمد علی جالندھری

تبصرہ

معلم التجوید للمتعلم المستفید

یہ کتاب ملک کے مشہور قاری محمد شریف صدر مدرس مدرسہ دارالقراء بی بلاک ماڈل ٹاؤن کی مرتب کردہ ۱۸۰ صفحات پر مشتمل اردو میں علم تجوید میں جامع کتاب ہے قیمت مجلد تین روپے۔ ملنے کا پتہ:

(ا) قاری محمد تقی الاسلام مدرس مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار کوچہ کندی گراں لاہور
(ب) ناظم مکتبہ القراء متصل مدرسہ دارالقراء بی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور۔

محترم مصنف قاری صاحب نے محنت شاقہ سے اس کتاب کو سوال وجواب کی شکل میں مرتب کرکے شائقین علم تجوید پر احسان کیا ہے۔

حب عجیب جریان واحتلام نہایت موذی مرض ہے، جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے حب عجیب جریان واحتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان واحتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے

حب جدوار نزلہ، زکام، کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ وکھانسی چند دنوں میں رفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ واعصاب ہیں امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی چار روپے۔ تمام ادویات کا محصولڈاک علاوہ ہوگا۔

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک زعفران خاص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں۔ طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل ودماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑہاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے۔

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کرکے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بےخطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھلانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزا سے تیار کردہ۔ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

اکسیر زندگی حاذق حکماء کا معمول مطب ہے جملہ شکایات کو نیست ونابود کرنے والی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان واحتلام کا دفعیہ کرکے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے محصولڈاک علاوہ۔

مفرح یاقوتی اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ کسی بھی مزاج کے ناموافق نہیں مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کرکے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔ پورا کورس کیلئے بنا ۱۵ روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر الحال ضعف جگر، عظم جگر، تلی، ورم طحال، خرابی شکم، پرانے بخار اور کمی خون کیلئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس سات روپے محصولڈاک علاوہ

بیت الشفا مکان نمبر ۵۶۴ سکیم نمبر ۳ گلستان کالونی دھرمپورہ — لاہور

Scanned with CamScanner

Phone No: 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

No. 7 | ۴ ستمبر ۱۹۶۴ء | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ 1964ء | No. 33

نالۂ اسلام

(نتیجہ کاوشِ جناب ماہر کرنالی ہرنولی میانوالی)

صد حیف کہ ہے مجھکو مسلماں سے شکایت!
کرنی ہی پڑی آج بیاں اپنی حکایت:
اب بادۂ اغیار سے سرشار ہے مسلم   صد حیف کہ سرمایۂ اغیار ہے مسلم
اب ترکِ تعلق پہ بھی تیّار ہے مسلم   حتٰی کہ میرے نام سے بیزار ہے مسلم
مسلم جو تھا دُنیا میں فقط میرا طلبگار
وُہ آج ہے تہذیبِ فرنگی کا پرستار
کیوں میرا طلبگار مجھے چھوڑ رہا ہے؟   اغیار سے رشتۂ وفا جوڑ رہا ہے؟
افسوس وُہ پیمانِ ازل توڑ رہا ہے   اسلاف کی تقلید سے مُنہ موڑ رہا ہے
جب سے میری عظمت سے وُہ سرتاب ہوا ہے
اُس وقت سے وُہ ماہیٔ بے آب ہوا ہے
اب خود کو مسلمان سمجھدار سمجھ کر   اقوامِ مخالف کو خریدار سمجھ کر
اور مجھ کو وُہ بزغالۂ بیمار سمجھ کر   وُہ بیچ رہا ہے مجھے بیکار سمجھ کر
جس وقت سے ہے میرا خریدار فرنگی
مشہور زمانہ ہوُا عیّار فرنگی
ہے آج بھی مجھ کو میری عظمت کا زماں یاد   تکبیر کی پُرکیف صداؤں کا سماں یاد
مومن کو جو قرآن کی تھی طرزِ بیاں یاد   موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو کہاں یاد
اُس عظمتِ رفتہ کے نشاں ڈھونڈ رہا ہوں
میں خالدؓ و قاسمؒ سا جواں ڈھونڈ رہا ہوں
وہ عشق کی لذّت سے خبردار رہے ہیں   ہر آن وُہ مرمٹنے کو تیّار رہے ہیں
محبوس رہے اور سرِدار رہے ہیں   باطل کے لئے خنجرِ خمدار رہے ہیں
جو میرے پرستار جہاں بان ہوئے ہیں
وُہ جادۂ توحید پہ قربان ہوئے ہیں
ماحول مسلماں کا بدل جائے جو اب بھی   اور دامِ فرنگی سے نکل جائے جو اب بھی
غفلت کو کرے ترک، سنبھل جائے جو اب بھی   پھر دار و رسن پہ وُہ مچل جائے جو اب بھی
ماہرؔ! جو وُہ اب بھی مجھے سینے سے لگائے
تو سارے زمانے کو وُہ قدموں پہ جھکائے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

بیادگار: - شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قیمت

جلد ۷ ○ ۲۷ رجب المرجب ۱۳۸۴ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۶

جمعیۃ کی تمام کوششوں کو ناکام بنا کر رکھ دیا گیا

حق وانصاف کا خون

صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کی راہ میں مشکلات

دو صدیوں کے بعد پہلی بار مسلمانان پاکستان کے کانوں میں یہ روح پرور آواز آئی کہ مسلمانان پاکستان کی دینی اور مذہبی نمائندہ جماعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے مغربی تہذیب کے حامیوں کے مقابلہ میں محمدی تہذیب کا حامی اور دیندار امیدوار پاکستان کی صدارت کے لئے کھڑا کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ مسلمانان پاکستان کے لئے یہ انتہائی نیک فال اور اسلام کے روشن مستقبل کے لئے پوری ضمانت ہے۔ کہ ملک کی مختلف متحارب پارٹیوں کے کامیاب ممبروں کی بھی بہت بڑی تعداد صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ہمخیال تھی۔ مشرقی پاکستان میں تو تنگیٔ وقت کے باوجود پچاس فیصدی تعاون کی امید تھی شاید قدرت نے دینی انقلاب کے لئے یہ وقت موزوں نہیں سمجھا تھا۔ ابھی قوم کے امتحان وابتلاء کے دن باقی ہیں۔ ابھی دیندار اور اہل علم طبقہ سے اللہ تعالے نے اور کام لینا ہے۔ ازمنہ ماضی کی شوکت اور اسلامی سطوت کو دوبارہ لانے کے لئے قدرت ہم سے زیادہ قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے۔

ابھی علماء کہلانے والوں میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جن میں سے بعض کو قرآنی قوانین کی تبدیلی پر بھی غیرت نہیں آتی۔ اور بلا شرط اسلام، اقتدار کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو نفس کے فریب میں آکر لادینی نظام حکومت کے حامیوں والحاد پسندوں سے، حفاظت دینی کی ضمانت لئے بغیر گٹھ جوڑ کر کے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف وصریح ارشاد و چودہ سو سالہ متفقہ واجتماعی مسئلہ کو رد کر کے، بے شمار فتنوں کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ شاید قدرت ایسے ہی لوگوں کی تادیب چاہتی ہے۔ بہرحال اللہ تعالے کی شدنی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ہزار مساعی کے باوجود تیسرا امیدوار کھڑا نہیں کر سکی۔ اس کی راہ میں پے در پے متعدد رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔ اور صدارتی انتخاب سے متعلق سرکاری پالیسی میں فوری تبدیلی وعجلت نے آڑے آکر شدید مشکلات پیدا کر دیں۔

ہمیں پوری محنت وکوشش کر لینے کے بعد قضاء وقدر اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی اور اس کے ہر حکم میں ہزاروں حکمتیں اور مصلحتیں سمجھنی چاہئیں۔ مگر ناواقف احباب اور جوشیلے مسلمانوں کو ایسے غیر متوقع حالات سے جو صدمہ ہو سکتا ہے، اس کا ہمیں افسوس ہے۔ ہم ایسے دوستوں کے معلومات اور جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں اور معزز کارکنوں کی خاطر یہ مفصل بیان شائع کر رہے ہیں۔

صدارتی انتخاب کا پہلا دور

سب سے پہلے کنونشن مسلم لیگ نے جناب محمد ایوب خاں صاحب کو صدارت کی امیدواری کے لئے نامزد کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام علی وجہ البصیرت یہ سمجھتی ہے کہ ہماری خارجہ سیاست اور بعض داخلی امور میں صدر ایوب خان کے زمانہ میں خاطر خواہ اور صحتمندانہ ترقی ہوئی ہے مگر ان کے بعض مذہبی اقدامات نے سچے مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی۔ ملک میں فحاشی کے اڈوں کفر کی تبلیغ اور مغربی تہذیب کا سیلاب امنڈ آیا۔ اگرچہ اس جرم میں پہلی حکومتیں بھی شریک رہی ہیں مگر عائلی قوانین کے نام سے کتاب وسنت کے احکام کی جو

Scanned with CamScanner

خلاف ورزی ہوئی وہ بالکل نیا اور خطرناک دروازہ ہے جو موجودہ اقتدار کے دور میں کھلا۔ جمعیت اصلاح کے بغیر کسی طرح اس اقتدار سے تعاون نہیں کر سکتی تھی۔

صدارتی انتخاب کا دوسرا دور

جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے اقتدار کی جنگ نہ تھی۔ صرف اسلام کی ترقی اور اہل ملک کی خوشحالی تھی اس لئے وہ سوچ رہی تھی کہ اگر حکومت مذہب کے سامنے جھک جائے تو اس کی مخالفت نہ کی جائے اور اگر اپوزیشن کسی موزوں بزرگ کو سامنے لے آئے جو وزارتی اور سرکاری کاروبار کے تجربہ کے سوا اسلامی قدروں کے پورے قدردان ہوں تو جمعیت انہی کی حمایت کرے۔ مگر افسوس کہ مغربی تہذیب کے دلدادہ دونوں فریقوں نے اسلامی احکام و روایات سے سرد مہری برتی بلکہ خود غرض اور مطلب پرست افراد قرآن و حدیث میں اپنے اپنے منحوس اغراض کے لئے ہیر پھیر کرتے رہے جن کا ساتھ دینا گناہ کی امداد کرنا تھا۔ اب اقتدار اور اپوزیشن کے ہنگامے انتہا کو پہنچ گئے۔ اور یہ صدارتی انتخاب کا دوسرا دور تھا۔

تیسرا راستہ

بنابریں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے سرکاری دھونس دھاندلی اور اپوزیشن کے ہنگاموں کی پرواہ کئے بغیر یہ فیصلہ کیا کہ اسلامی نظام حکومت لانے کے لئے تیسرے صحیح اور موزوں امیدوار کو کھڑا کیا جائے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی مدد و نصرت شامل حال رہی تو کامیابی کے بعد ملک کا نقشہ ہی بدل جائے گا اور پاکستانی مسائل بفضلہ تعالےٰ شریعت کی روشنی میں حل ہو جائیں گے۔ اور اگر خدا نخواستہ کامیابی نہ بھی ہوئی تو آئندہ کے لئے یورپین تہذیب کے حامیوں اور حاملوں کے مقابلہ میں محمدی تہذیب کے علمبرداروں کا محاذ قائم ہو جائے گا اور ایک دن ایسا آئے گا کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہاں اسلام اور حق و انصاف کا آفتاب نصف النہار پر ہوگا۔

ملک کے سنجیدہ اور دوربین طبقہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اس مؤقف کی تعریف کی۔ اگرچہ بعض بزرگوں کو دیر کرنے کا افسوس ہوا لیکن ان کی سو فیصدی ہمدردی اس مقصد کے لئے وقف ہو گئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم سرگرمیاں

(الف) چنانچہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ملتان کے مدرسہ قاسم العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے بیٹھ کر جو تاریخی فیصلہ صادر کیا اور جس اجلاس کو کراچی سے لے کر چٹاگانگ تک کے ذمہ دار علماء کرام نے اپنی شرکت سے رونق بخشی تھی۔ اس فیصلے کو کامیاب کرنے کے لئے جمعیۃ کے دو سرکردہ عہدیدار داروں مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا مفتی محمود صاحب نے مشرقی پاکستان کے اضلاع ڈھاکہ، سلہٹ، چاٹگام وغیرہ کا دورہ کیا۔ اور بالآخر ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ڈھاکہ میں مختلف اضلاع کے علماء کی میٹنگ میں تیسرے امیدوار کی تجویز کی تائید کی گئی۔ اور پانچ معززین کے نام تجویز ہوئے جو مغربی پاکستان کے علماء سے مل کر امیدوار کا تعین اور اس کے نام کا اعلان کریں۔

(ب) جمعیۃ علماء اسلام کا وفد ۲۹ر اکتوبر کو واپس مغربی پاکستان آیا اور وہ اسلامی محاذ کی کوشش کے سلسلہ میں کراچی گیا جہاں اس نے بعض اکابر علماء علماء سے گفتگو کی۔ وہاں سے واپس آ کر جمعیۃ کے عہدہ داروں نے بریلوی حضرات کے مختلف افراد سے ملاقاتیں اور گفتگوئیں کیں۔ اہل حدیث حضرات کے مختلف طبقات سے تبادلہ خیالات کیا۔ ان کے سوا تنظیم اہل سنت کے بزرگوں اور تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں سے بھی بات چیت ہوئی۔ مجلس احرار اسلام کے زعماء سے مشورے ہوئے۔ اور بالآخر ۲۲ر نومبر ۱۹۶۴ء کو لاہور میں مختلف مکاتب فکر کے رہنمایان و علماء کا کنونشن بلایا گیا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیت کی صدارت میں مذکورہ بالا جماعتوں کی اکثریت نے آٹھ آدمیوں کا انتخاب کیا جو ۲۷ - ۲۸ نومبر ۱۹۶۴ء کو لاہور ہی میں مشرقی پاکستان کے پانچ منتخب اکابر علماء کی مجلس مشاورت میں شریک ہوں۔ جن کو دعوت نامے جاری کر دئے گئے تھے۔ اور جن سے ہوائی جہاز کے ذریعہ تشریف لانے کی درخواست کی گئی تھی۔ اور ۲۷ر نومبر ۱۹۶۴ء کو لاہور تشریف لا رہے تھے۔ جن کو اسلامی متحدہ محاذ کے سلسلہ میں تبادل خیالات . . . .

. . . . . . ۔ اور تیسرے صدارتی امیدوار کا فیصلہ کرنا تھا۔

(ج) مختلف جماعتوں کے نمائندے مجلس مشاورت سے فارغ ہو کر منتشر ہوئے تو فوراً شام کو سرکاری اعلان کر دیا گیا کہ صدارتی امیدواروں کے کاغذات نامزدگی راولپنڈی میں ۲۶ نومبر کو لئے جائیں گے۔ اس اعلان سے جو پریشانی ہوئی تھی وہ ظاہر ہے۔ صدر پاکستان کے عہدہ کی میعاد ۲۲ر مارچ کو ختم ہو رہی تھی اور تمام عوام و خواص یہ سمجھ رہے تھے کہ ابھی پورے چار ماہ باقی ہیں۔ اور پارٹیوں نے تو دورے اور پروپیگنڈے کر بھی لئے تھے مگر جمعیت اڑھائی تین ماہ میں سارے ملک میں اپنا کام کرنا اور حق کی آواز پہنچانا چاہتی تھی۔ ۲۷ر نومبر کو نام کا اعلان کرنا تھا مگر حکومت نے اپنے خاص منصوبے کے تحت ۲۶ نومبر کو کاغذات داخل کرنے کا حکم دیدیا۔ جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ جمعیت اور اسلامی متحدہ محاذ اپنا نمائندہ کھڑا ہی نہ کر سکے۔ حکومت کے اس عاجلانہ فیصلے سے حق داروں کے حق و انصاف کا خون ہو گیا۔

جب دستور ہر پاکستانی کو جو ووٹر ہو صدارتی کاغذات داخل کرنے کا حق دیتا ہے تو صرف تین دن (۷۲ گھنٹہ) کی میعاد دینا کیسے حق بجانب ہو سکتا ہے کیا سلہٹ اور کاغان کی چوٹیوں اور دور و دراز کے آدمیوں کو اس کی خبر وقت پر ہو سکتی ہے یا وہ مواصلات کی مشکلات قابو پا کر وقت پر راولپنڈی پہنچ سکتے ہیں اسی طرح جب ہر بی ڈی کا ممبر مجوز اور مؤید ہونے کا حق رکھتا ہے تو دور افتادہ علاقوں کے ممبروں کو اس حق سے کیوں محروم کیا گیا۔ اور جب حکومت کو معلوم ہے کہ جمعیۃ نے ۲۷ر نومبر کو امیدوار کا اعلان کرنا ہے تو باوجود چار ماہ عہدۂ صدارت کے باقی ہونے کے اس کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ صرف ۷۲ گھنٹوں کے نوٹس سے کاغذات نامزدگی کا مطالبہ کرے۔

بہر حال یہ عوام کے بنیادی حقوق پر حملہ ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے ۲۷ر نومبر کے اعلان کے بعد حکومت کا ایسا کرنا اس کے مترادف ہے کہ وہ جمعیۃ کو امیدوار کو کھڑا نہ کر سکنے پر مجبور کر دے۔

(د) جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں نے ۲۳ر نومبر کو مختلف جماعتوں اور کارکنوں سے تبادلہ خیال کیا اور چار و ناچار ۲۵ر نومبر کے لئے مجلس شوریٰ کا اجلاس تاروں کے ذریعہ بلا لیا۔ دوست یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ آدھ گھنٹہ کی اطلاع پر ارکان شوریٰ کراچی سے لیکر پشاور تک کے تشریف لے آئے اور کوئٹہ سے حضرت مولانا عرض محمد صاحب کو ہوائی جہاز پر آنا پڑا۔ اب اس تنگ وقت میں مزید اجتماعات کا بلانا مشکل سمجھ کر جمعیۃ نے اپنے تیار کردہ امیدوار یعنی محترم جناب رضاء الکریم صاحب پرنسپل سٹی کالج چٹاگانگ کو جو ایک نہایت دیندار اور متشرع بزرگ ہیں اور جو بنگالی اور انگریزی کے آتش بیاں مقرر ہیں ان کو تار دیا کہ آپ اپنے ووٹر ہونے کے تصدیقی اور دیگر کاغذات لے کر سیدھے راولپنڈی پہنچ جائیں۔ دوسری طرف دن بھر ۲۵ر نومبر کو ان کے لئے کال بک کراتے رہے کہ ٹیلیفون پر ان کو تمام باتوں سے آگاہ کر کے راولپنڈی پہنچنے کا عرض کریں۔ مگر دن بھر ایکسچینج آفس سے یہی جواب ملتا رہا کہ ٹیلیفون کی لائن خراب ہے۔ (حالانکہ ہمارے خیال میں ٹیلیفون ہو رہے تھے) یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارا تار بھی ان کو وقت پر دیا گیا یا نہیں۔ بعد میں راولپنڈی میں یہ بھی سنا کہ بنگال کے بزرگوں کو ہوائی جہاز کی سیٹ بھی اس دن نہیں دی گئی۔ اور نہ اس کے دوسرے دن ۲۶ نومبر تک دی گئی۔

بہر حال مایوسی کے عالم میں جمعیت کے ذمہ دار عہدہ داروں نے رات کو ہائی کورٹ کے وکلاء اور بیرسٹروں سے قانونی مشورے حاصل کئے کہ کیا بنیادی حق کی بنیاد پر اس مقررہ وقت میں توسیع کرائی جا سکتی ہے۔

(ھ) خدا خدا کر کے مشرقی پاکستان سے تار

(باقی صہ ۹ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ — ۴؍ دسمبر ۱۹۶۴ء

اسلامی محاذ نہیں بنانے دیا گیا

الیکشن کمیشن کے عاجلانہ فیصلے کے نتیجے میں، جمعیۃ علماء اسلام اور ملک کی دیگر دینی جماعتوں و افراد کی یہ خواہش و کوشش کامیاب نہیں ہو سکی کہ وہ اپنے مجوزہ نمائندہ کو صدارت کا امیدوار کھڑا کر پاتے۔ آخر وقت تک جو کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ اس کی تفصیل بڑی ہی المناک اور حیران کن ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خالص دین کے برسرکار آنے کی راہ میں کیسی کیسی اور کیا کیا مشکلات، کن کن ہاتھوں اور وسائل سے، سدراہ بنائے جانے کی درپردہ کارروائیاں عمل میں لے آئی جاتی ہیں۔

ذرا واقعات کے اس پے در پے تزاحم کو تو ملاحظہ فرمائیے۔ کیا یہ محض اتفاقات تھے؟ اور کیا حادثتاً وقوع میں آ گئے تھے؟ کون بے وقوف اس کا یقین کرے گا۔

جمعیۃ کا وفد، مشرقی پاکستان کے علماء دین، دینی اداروں، اور دیندار افراد سے ملاقاتیں کر کے اسلامی محاذ کے قیام اور دینی جماعتوں کی طرف سے نمائندہ صدارت کھڑا کرنے کی تجویز کے حق میں ان کی تائید و حمایت حاصل کر کے لوٹتا ہے تو ملک کی سیاسی فضا میں فوراً تغیر کے آثار رونما ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ۲۲؍ نومبر کو لاہور میں مغربی پاکستان کی دینی جماعتوں کے نمائندے جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر جمع ہوتے ہیں۔ ۲۷؍ نومبر کو منعقد ہونے والے مشترکہ کنونشن کے انتظامات کی تیاری کرتے ہیں۔ جس میں اسلامی محاذ کا قیام عمل میں آنا تھا جس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے دینی نمائندے جمع ہونے والے تھے۔ جس میں اسلامی محاذ کی طرف سے کھڑے ہونے والے صدارتی امیدوار کے نام کا اعلان کرنا تھا۔ جس کی باقاعدہ اطلاعیں دی جا چکی تھیں۔ اور جس کا بہت پہلے ۲۷ نومبر کی تاریخ کے تعین کے ساتھ اخبارات میں اعلان کیا جا چکا تھا۔ لیکن ابھی ۲۲؍ نومبر کی شب شروع ہی ہوئی تھی کہ دفعتاً الیکشن کمیشن کی طرف سے ۲۵؍ و ۲۶؍ نومبر کو کاغذات امیدواری طلب کر لئے گئے۔ جو صرف راولپنڈی میں داخل کئے جا سکتے تھے اور ۲۶؍ نومبر کو ۲ بجے دن تک ہی داخل کئے جا سکتے تھے۔ اس اعلان کے بعد جمعیۃ کو اپنا ۲۷؍ نومبر تک کا تمام پروگرام منسوخ کر کے اپنے مجوزہ امیدوار کے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی کوشش کرنی پڑ گئی۔ اس کوشش کو قدم قدم پر چاٹگام و ڈھاکہ سے لے کر لاہور و راولپنڈی تک، ناکام بنانے کی جس جس طرح کوشش کی گئی اس کی کچھ تفصیل، علیحدہ اسی اشاعت میں دی جا رہی ہے۔ اس تمام کارروائی کے پس پردہ کیا کیا عوامل و محرکات کام کرتے رہے، اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں — اس صورت حال سے یقیناً ان سب حضرات کو صدمہ و رنج ہوا ہو گا جو اس ملک میں فرنگیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے مقابلہ میں اسلام کے قدم اٹھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں اور جن کی تمنا ہے کہ ان کا وطن بیرونی و اندرونی تمام خلافِ اسلام ریشہ دوانیوں سے پاک و صاف ہو جائے۔ بھلا کون بدبخت ہو گا، جو مسلمان کہلانے کے باوجود اس غیر متوقع صورت حال پیش آ جانے اور تمام کوششوں کے ناکام بنا دیئے جانے پر خوشی و اطمینان کا اظہار کرے گا۔

"عرفنا ربنا بفسخ العزائم"

درحقیقت یہ ہماری ناکامی نہیں ہے۔ البتہ ہمارے لئے ایک چیلنج ضرور ہے کہ اسلام کی راہ میں وقت آنے پر کیسی کیسی مشکلات کھڑی کی جا سکتی ہیں اور اس سے نبٹنے کے لئے ہمیں اب کتنی بڑی تیاریوں کی ضرورت ہے یقیناً اس صورت حال کے بعد نہ صرف جمعیۃ کو بلکہ تمام صحیح دین پسند جماعتوں اور افراد کو . . . ایک دوسرے کے بہت قریب آ جانا چاہیے اور ایک مضبوط محاذ بنا کر اپنی جدوجہد پہلے سے دوچند کر دینا چاہیے۔ یہ کچھ کم کامیابی نہیں ہے کہ موجودہ سیاسی ہنگامہ آرائیوں کے اصل خد و خال عوام کے سامنے آ گئے ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اسلام اور موجودہ سیاسی گروہوں کے اقدامات کے درمیان کتنا بُعد و فاصلہ ہے۔ یہاں کے بعض نام نہاد دین کے مدعیوں اور سیاسی مفاد پرستوں کے اصل عزائم کیا ہیں — برطانوی پارلیمنٹری نظام اور امریکی صدارتی نظام کے حامیوں نے اپنی حریفانہ الزام آرائیوں کے ذریعے، ملک کے میدان سیاست سے اسلام کو دور رکھنے کی جو مشترکہ جدوجہد جاری کر رکھی ہے اور خالص دین و اسلام کے سیاسی نظام کو سربلند کرنے والوں کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے جس طرح کی یکساں کارروائیاں اور رویہ ان دونوں کی طرف سے عمل میں آ رہا ہے، وہ اس حقیقت کے سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ کہ ان کے اصل مقاصد و عزائم کیا ہیں — اصل بات یہ ہے کہ یہاں اصل جنگ صرف اسلام اور ان گروہوں کے درمیان ہے جو برطانوی ورثے میں، فرنگیت کی مختلف شکلوں کے حصہ دار بنے ہیں، ان مختلف شکلوں کے اختیار کرنے اور ترجیح دینے میں ان کے درمیان کیسا ہی سخت نزاع ہو، لیکن وہ اسلام کے بارے میں یکساں مخالفانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور اسے ملک میں کامیاب و سربلند دیکھنے پر راضی نہیں ہیں۔

حضرت مولانا اطہر علی صاحب مدظلہٗ کی غلط فہمی

اخبارات میں حضرت مولانا اطہر علی صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ کشور گنج مشرقی پاکستان کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کو خطاب فرمایا ہے کہ یہ افواہیں غلط ہیں کہ میں صدارت کی امیدواری کے لئے کھڑا ہو رہا ہوں۔

اس کی اخبار میں تردید کر دیں۔ اس وقت تیسرے امیدوار کا کھڑا کرنا بھی مناسب نہیں ہے — حضرت مولانا مدظلہ کو یہ غلط اطلاع کسی خبیث نے دی ہے۔ حضرت مولانا نے بالمشافہ فرما دیا تھا کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں — اور فیصلہ بھی مشترکہ کنونشن نے کرنا تھا۔ کوئی ذمہ دار آدمی یا جماعت اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ بات کیسے کہہ سکتا ہے۔ ہم حضرت مولانا کو ان کی کمزوری۔ ضعف۔ بیماری اور عمر رسیدگی

(بعدق الیٹں)

ی وجہ سے نہ ان کو اس بار کے متحمل سمجھتے ہیں نہ یہ تجویز زیرغور تھی - یہ کراچی کے کسی خاص کی غلط اطلاع معلوم ہوتی ہے - جس نے حضرت کو خواہ مخواہ پریشان کیا۔

اب حضرت کے منشار کے عین مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار کے راستہ میں حکومت نے دیوار حائل کر کے اس کو محروم کردیا - اور بوکھلاہٹ میں عاجلانہ اقدام کر کے ۲۶ر نومبر کو کاغذات نامزدگی مانگ لئے - جب کہ جمعیت کا کنونشن ۲۷ر نومبر کو فیصلہ کرنے والا تھا۔

پھر ہمارے امیدوار کے پہنچنے کے راستے میں بھی روڑے اٹکائے گئے - یہ بات بھی جامعہ امدادیہ کے گنبد کی طرح ان کی کرامت معلوم ہوتی ہے۔

اصل مجرم کون ہے

متحدہ محاذ اور (کنونشن لیگ)، کی انتخابی جنگ کا انجام کیا ہوگا - یہ تو بعد کی بات ہے - اس وقت دونوں جانب سے بیان بازیوں الزام طرازیوں اور پوست کندہ ومخفی حالات کے انکشاف و اظہار کا جو سلسلہ چل نکلا ہے، اسے جان کر، پاکستان کے بیس عوام حیران وپریشان رہ گئے ہوں گے، کہ قیام پاکستان کے بعد کی طویل مدت کن کارگذاریوں میں ان کے ذمہ دار افراد نے ضائع کیں - جو باتیں بیان کی جارہی ہیں ان کی اصل ذمہ داری کس گروہ پر عائد ہوتی ہے اس سے قطع نظر قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ برسراقتدار گروہ ماضی میں اہل پاکستان کی قسمتوں اور عوام کے مستقبل کے ساتھ کیسے کیسے خطرناک کھیل کھیلتے رہے ہیں - پاکستان کے قیام سے، اس برصغیر کے مسلم عوام نے، جو جو توقعات وابستہ کی تھیں، ان کا کس طرح سے اندر ہی اندر خون کیا جاتا رہا - یہ تو شکر کیجئے کہ ہندوستان کے داخلی حالات بھی اس دوران اتنے مستحکم نہیں ہو سکے تھے کہ وہ کوئی بڑا جارحانہ اقدام کر بیٹھتا - تاہم جوناگڑھ، حیدرآباد اور کشمیر پر اس کا تسلط اور ہندوستان میں رہ جانے والے مسلم عوام کے ساتھ وہاں کے ہندوؤں کا بے رحمانہ وظالمانہ سلوک اور اس پر ہندوستانی حکومت کی چشم پوشی کی پالیسی، نیز بیرونی دنیا و مسلم ممالک بالخصوص عرب ممالک میں پاکستان کا اثر ورسوخ قائم ہوجانا اور ہندوستان کا آگے بڑھ جانا، یہ ساری باتیں، پے در پے صرف اس وجہ سے، واقع ہوتی رہیں کہ پاکستان کے سیاستدان اور برسراقتدار افراد قیام پاکستان کے بعد اپنے ان اندرونی نزاعات میں مصروف ہوگئے، اور اقتدار کو زیادہ سے زیادہ اپنی شخصیتوں اور اپنے گروہوں میں محصور ومرکوز کرنے میں لگے رہے اور ہندوستان حسب موقع جو کارروائی کر سکتا تھا، کرتا رہا۔

حال ہی میں چوہدری محمد علی صاحب نے بھی ایک "چارج شیٹ"، کنونشن لیگ کے صدارتی امیدوار کے خلاف عائد کی ہے - اس کا واقعاتی جواب تو متعلقہ فرد اور ان کے گروہ کے افراد ہی دے سکتے ہیں اور دے رہے ہیں - لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اکتوبر ۱۹۵۸ء یعنی مارشل لاء کے نفاذ سے قبل ملک میں جتنے جوڑ توڑ سازشیں اور بدعنوانیاں عمل میں آتی رہیں ان کی براہ راست ذمہ داری، ایوب خاں سے زیادہ، ان سیاست دانوں اور اقتدار نشینوں پر عائد ہوتی ہے جن کے ایک نمایاں سرخیل چوہدری محمد علی صاحب بھی تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ پہلی سیاسی بدعنوانی جو پاکستان میں عمل میں لائی گئی اس کا آغاز چوہدری صاحب کی ذات سے ہی ہوا - چوہدری صاحب برطانوی حکومت کے ایک ملازم اور افسر اعلیٰ تھے - وہ اپنی سروس پاکستان میں منتقل کرا کر آئے، ان کی حیثیت نہ کسی سیاسی جماعت کے لیڈر کی تھی اور نہ وہ کسی جماعت سے وابستہ رہے - لیکن ہوا یہ کہ لیاقت علی خاں کے قتل کے بعد جب غلام محمد گورنر جنرل بنائے گئے تو ان کے توسط سے چوہدری صاحب راتوں رات ملازمت سے پنشن پر رٹائر کیے گئے اور پھر کابینہ میں وزیر خزانہ بنا دیے گئے - خواجہ ناظم الدین کی برطرفی کے بعد غلام محمد کے قریب ترین اور سب سے زیادہ قابل اعتماد وزیر ہوگئے - ساتھ ہی کچھ عرصہ بعد وزارت داخلہ پر اپنے دیرینہ دوست سکندر مرزا کو جو محض ایک ملازم اور افسر کی حیثیت رکھتا تھا، فائز کرالیا۔ ... پھر سکندر مرزا کے عہد میں چوہدری صاحب وزیراعظم بھی بن گئے - چوہدری صاحب ہی بتائیں کیا یہ صریح سیاسی بدعنوانی اور جمہوریت کشی نہیں تھی - چاہیے تو یہ تھا کہ چوہدری صاحب پہلے اپنی ملازمت سے مستعفی ہوتے، پھر انتخاب لڑتے اور کامیاب ہونے کے بعد کسی سیاسی پارٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے وزارت پر متمکن ہوتے - مودودی صاحب نے صدر ایوب خاں پر تو یہ اعتراض کردیا کہ انہیں اقتدار کی کرسی پر مستعفی ہوکر اور انتخاب لڑکر آنا چاہیئے تھا لیکن وہ چوہدری محمد علی صاحب کو بھول گئے - جن کی ذات سے اس طرح کی بدعنوانی کا راستہ کھلا، اور جمہوریت کا پہلا خون ہوا - کاش اس دن چوہدری صاحب سیاسی دیانت داری اور جمہوریت دوستی کا مظاہرہ کرکے، اس طرح وزارت میں شامل ہونے سے انکار کر دیتے تو یقیناً پاکستان کی تاریخ یہ رخ اختیار نہیں کرتی - غلام محمد کے حوصلے مزید نہ بڑھتے کتنا عجیب کردار ہے - چوہدری محمد علی صاحب کا کہ خود بھی سیاسی بدعنوانی کی راہ سے وزارت میں جاتے ہیں اور جب غلام محمد، اعظم خاں کے ذریعہ لاہور میں مارشل لاء لگا کر دس ہزار مسلمانوں کا خون کرادیتا ہے - تب بھی وزارت میں شامل رہتے ہیں - خواجہ ناظم الدین کو غلام محمد برطرف کردیتا ہے، تب بھی وزارتی رکن بنے رہتے ہیں - غلام محمد ملک کی دستوریہ اور پارلیمنٹ توڑ دیتا ہے تب بھی چوہدری صاحب وزارت پر فائز رہتے ہیں - پھر غلام محمد کی جگہ سکندر مرزا، گورنر جنرل، بالا ہی بالا بنا دیا جاتا ہے - تب بھی چوہدری صاحب اس کے دست راست اور وزیر خاص بنے رہتے ہیں - پھر وزیراعظم بن جاتے ہیں اور اندر ہی اندر کی سخت [illegible] کے بعد ملک کا پہلا دستوری صدر سکندر مرزا کو بنادیا [illegible] ہے - تب بھی چوہدری صاحب کی وزارت پر آنچ نہیں آتی - اس وقت جمہوریت کا کوئی اصول بھی چوہدری صاحب کے پیش نظر نہ رہا - غلام محمد اور سکندر مرزا کی آمریت کے خلاف جس کے نتیجہ میں، ملک کے اندر ہزارہا افراد قتل کئے گئے - ملک کی معیشت چند ہاتھوں میں اجارہ داری کے طور پر دیدی گئی - پوری سول سروس ملک کی سیاست میں دخیل ہوگئی - ملک کی خارجہ پالیسی واشنگٹن میں نیلام کردی گئی - یہ سب کچھ سانحات مملکت پاکستان پر گذر گئے - اور چوہدری صاحب ان کے اندر شریک اعظم کی حیثیت سے شامل رہے - لیکن آج نہایت معصومیت اور زیرکی کے ساتھ ان ذمہ داریوں سے دامن بچاکر نکل جانا چاہتے ہیں - ہم جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت کی مداخلت فی الدین کی غلط پالیسی نے پاکستان کے مسلمانوں کی نظروں میں اسے مایوس کن بنادیا ہے - لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ چوہدری صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کی بے گناہی اور معصومیت کو بھی تسلیم کرلیا جائے - جن کے ہاتھوں سے اس ملک کی بدبختی کا دروازہ کھلا - جمہوریت کا پہلا خون ہوا - آمریت نے اپنے پنجے گاڑ دیے، معاشی استحصال کی راہ کھلی - داخلی استحکام ختم ہوا - بدعنوانیاں غالب آئیں - غنڈہ گردی سر چڑھی اور ملک کی خارجہ پالیسی امریکہ کے ہاتھوں رہن ہوگئی۔

چوہدری صاحب کے ذریعہ سول سروس کے لوگ حکومت پر متصرف ہوئے اور اسی راہ

(باقی صلا پر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کے ارکان و متفقین توجہ فرمائیں

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کے جو ارکان یا متفقین و ہمدرد کامیاب ہوئے یا ارکان کے متعلقین کامیاب ہوئے ہوں۔ وہ اپنا اور اپنے متعلقین کا پورا پتہ معہ یونین کونسل و یونٹ نمبر ضلعی دفتر جمعیت علماء اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کو جلد از جلد ارسال کریں۔ تاکہ مرکزی ہدایات کے مطابق مستقبل کے پروگرام پر غور و فکر کیا جا سکے۔

سید فضل الرحمٰن سکریٹری نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام — کوٹ ادو

ضلعی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۲/۱۱/۶۴ بروز اتوار دس بجے تا دو بجے جمعیۃ کے ضلعی دفتر واقعہ لہائی بازار سیالکوٹ میں منعقد ہوگا لہٰذا تمام ضلع کی مختلف شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنے ہاں سے ایک ایک نمائندہ اجلاس میں شرکت کو ضرور بھیجیں۔ اور اسی خبر کو کافی اطلاع سمجھیں۔

ایجنڈا

۱۔ بنیادی جمہوریت کے حالیہ انتخابات میں جمعیۃ کی پوزیشن اور موقف
۲۔ توسیع جماعت و جماعتی اخبار ترجمان اسلام
۳۔ استحکام جماعتی فنڈ
اور دیگر امور باجازت امیر

حافظ عبدالرحمٰن نائب امیر
(ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے عہدیداران و ارکان شوریٰ متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے عہدیداران و ارکان شوریٰ مورخہ ۱۷ر دسمبر بروز جمعرات کو دن کے گیارہ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام گھنٹہ گھر سکھر میں جمع ہوں۔

ایجنڈا

۱۔ سابقہ کارگزاری کی رپورٹ
۲۔ تعلقوں کے کام کا جائزہ
۳۔ نئی ممبر سازی کی مہم
۴۔ نئے ممبران کا شمار
۵۔ مالی استحکام کے بارے میں کوشش

(باقی کالم ۴ پر) ۴۳

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام ہی صحیح معنوں میں اسلام کی نمائندگی کر رہی ہے۔ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی

ملک کے اندر اسلامی قانون نافذ نہ ہوا تو خدا کا عذاب تم پر ضرور نازل ہوگا (مولانا محمد رمضان)

ہرنولی۔ پروگرام کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا چوتھا جلسہ زیر صدارت خان شہباز خان نائب سالار ضلع میانوالی جامع مسجد بازار والی ہرنولی میں ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ ضلع میانوالی — حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب نائب امیر ضلع میانوالی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ ضلع میانوالی نے شرکت کی۔

آغاز مولانا محمد رمضان صاحب کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ایک طرف صدر ایوب دھمکی دے رہا ہے کہ اگر اپوزیشن برسر اقتدار آگئی تو ملک کے اندر دوسرا انقلاب برپا ہو جائے گا۔ دوسری طرف اپوزیشن دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر حزب اقتدار برسر اقتدار رہی تو ملک کے اندر انقلاب برپا ہو جائے گا۔ ان دونوں کے پاس وسائل ہیں۔ ان کو اپنی قوتوں پر بھروسہ ہے۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام کو اگر کسی پر بھروسہ ہے تو ایک اللہ پر۔ یاد رکھو کہ اگر تم نے اسلامی قانون نافذ نہ کیا تو تم پر خدا کا عذاب ضرور نازل ہوگا

پونے دس بجے حضرت درخواستی صاحب سٹیج پر تشریف لائے تو جناب ماہر کرمانی کا لکھا منظوم سپاس نامہ رانا خیر دین صاحب نے پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ اور عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک اللہ پر بھروسہ کرنے والے کسی سے نہیں ڈرتے ٹھیک ہے کہ ہمارے پاس ظاہری طاقت نہیں ہے مگر ہمیں خدا پر بھروسہ ہے۔ تم اللہ کے ہو جاؤ تو خدا کی تمام طاقتیں تمہارے ساتھ ہو جائیں گی۔

یاد رکھو ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ایک واحد جماعت ہے جو اسلام کی صحیح نمائندگی کر رہی ہے۔ مودودی پارٹی اور نام نہاد نظام اسلام پارٹی آج صورت کے پیروں میں چھپ چکی ہے —

دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ہرنولی —— (میانوالی)

کارروائی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی

آج مورخہ ۲۲/۱۱/۶۴ بروز اتوار بوقت ۴½ بجے سہ پہر گولیمار میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی کی تمام شاخوں کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں کراچی شہر کی تمام شاخوں کے عہدیداران اراکین و متوسلین نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ ایجنڈا کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی کے عارضی صدر کی میعاد ختم ہو چکی تھی اس لئے نئے صدر کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور جناب حاجی دل مراد صاحب و بھائی محمد اشرف صاحب بی ڈی و مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب و بھائی عبداللہ صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام گولیمار کی تائید کے بعد اراکین مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر جناب حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کو کراچی جمعیۃ علماء اسلام کا صدر منتخب کیا۔

(۲) یہ طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی اپنے تعلیمی رفاہی اور قومی کاموں میں زیادہ سے زیادہ توجہ دے۔ گولیمار اسکول کی ترقی و بہبود کے لئے ایک ٹرسٹی بورڈ تجویز ہوا۔ جس کی سربراہی کے لئے شیخ الحدیث علامہ محمد یوسف صاحب بنوری کو منتخب کیا گیا ہے۔ اور باقی ممبران کا اعلان بعد میں ہوگا۔

محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام
کراچی۔ مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۶۴ء

۴۔ باقی باجازت صدر محترم

ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ضلع سکھر

نظم

(از جناب مولوی قادر بخش صاحب صادق کیامی)

جمعیۃ کا مقصد کردوں میں بیاں
غرض اس کی کیا ہے عیاں اور نہاں
نہ دولت نہ شاہی نہ منصب کا شوق
نہ کرسی کی طالب نہ فیشن کا ذوق
یہی اس کا مقصد رہا ہے مدام
ہو دنیا میں قائم نبی کا نظام
ہو توحید جاری و حکم رسول
ہو قانون قرآں ہی اصل اصول

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت، زیبائش و دو رنگہ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سنہری تاریخ، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹/۸ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

ترجمان اسلام کا پرچہ جڑانوالہ میں صوفی محمد علی صاحب مدرسہ امینیہ رجسٹرڈ جامع مسجد جڑانوالہ سے حاصل کریں

متفرقات

اطلاع

۲۷ر نومبر ۱۹۶۴ء - ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال، شہداد پور سے، مرکزی دفتر لاہور تشریف لائے اور حیدرآباد، ٹنڈو آدم شہزادکوٹ، نواب شاہ، دریاخان، کوٹ لالو سے جمعیتہ کے فنڈ کیلئے فراہم کردہ رقم مبلغ ۱۵۵۹ - ۴ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے پاس جمع کردی —— دوسرے حضرات جنہوں نے مرکزی فنڈ میں چندہ دینے کے وعدے فرمائے ہیں وہ بھی جلد از جلد اپنی رقمیں جمع کرادیں۔

قبول اسلام

آج ۲۰ر نومبر بعد نماز جمعہ ایک عورت عیسائی، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خطیب جامع مسجد عثمانیہ گول چوک اکاڑہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی ہے جس کا نام سکھال سے اسلامی نام غلام فاطمہ رکھا گیا - مولانا کے ہاتھ پر اس سے پہلے ۱۴ عیسائی اسلام قبول کر چکے ہیں۔

بقیہ:- ادارتی نوٹ

سے فوج بھی داخل ہوگئی۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت جو پہلی کابینہ بنی تھی اس میں چودھری ظفراللہ اور غلام محمد کی شمولیت بھی غیر جمہوری تھی لیکن اس وقت جن ہنگامی حالات میں یہ کابینہ ترتیب دی گئی تھی وہ عارضی تھی اور پھر ان کی شمولیت بھی بالآخر بہت بڑے فساد، اور نقصان پر ہی منتج ہوئی، لیکن سیاسی غنڈہ گردی کا پہلا وار، مرحوم لیاقت علی خاں کے قتل سے ہوا - دن دھاڑے ملک کا پہلا وزیراعظم جو ملک کا مقبول ترین وزیراعظم تھا قتل کردیا گیا - اور پہلی سیاسی بدعنوانی، اور سول سروس کا حکومت وسیاست میں دخل عمل، وزارت میں چوہدری صاحب کی غیر قانونی اور غیر جمہوری شمولیت سے ہوا - اس طرح قومی جرائم اور ملی غداری کا یہ سلسلہ جو آخر میں بہت ہی گھناؤنا بن چکا تھا، چوہدری صاحب

(باقی کالم ۴ پر)

دینی مدارس:-

مدرسہ مفتاح العلوم احمد پور سیال کی امداد کیجیئے

مدرسہ مفتاح العلوم احمد پور سیال ضلع جھنگ کے مہتمم حافظ منیر احمد صاحب نے عام اہل ثروت اور مخیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ ضلع جھنگ کی اس دینی درسگاہ کی بڑھ چڑھ کر امداد کریں - مدرسہ ہذا میں تین مدرس اور تقریباً ڈیڑھ سو طالب علم ہیں - طلباء کو قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اردو کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے - نیز اس علاقہ میں اسلام کے صحیح عقائد ونظریات کی تبلیغ کے لئے دو ماہ بعد ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا جاتا ہے - جس میں ملک بھر کے مقتدر علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے علاقہ کے لوگوں کو مستفیض کرتے ہیں۔

ضلع جھنگ ایسے پسماندہ علاقہ میں صحیح اسلام کی اشاعت کے اداروں کو زندہ رکھنے کے لئے ضرورت ہے کہ اہل خیر صدقات - زکوٰۃ اور دیگر عطیات سے اس مدرسہ کی دل کھول کر امداد فرمائیں - اللہ تعالے آپ کے تعاون کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام چہنوں موم کا معائنہ

پیر طریقت حضرت مولانا الحاج حافظ محمد صاحب انوری لائل پور خلیفہ مجاز محدث اعظم حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری مرحوم ۱۷ر اکتوبر ۶۴ء مدرسہ تعلیم الاسلام چہنوں موم کے معائنہ پر تشریف لائے آپ نے مدرسہ کی کتاب معائنہ میں درج ذیل رپورٹ تحریر فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احقر جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے بلانے پر چہنوں موم متصل شہر سیالکوٹ میں حاضر ہوا - مدرسہ کی حالت نہایت اعلیٰ ہے لیکن مدرسہ کے پاس نہ تو طالبات کے لئے اپنا مکان ہے جس میں تعلیم دی جاسکے نہ طالب علموں کے لئے کوئی مکان ہے - مسجد کے اندر ہی انتظام کر رکھا ہے اور لڑکیوں کے لئے الگ ایک مکان لے رکھا ہے - مالی حالت بھی کمزور ہے - مدرسین حافظ صاحبان بھی محنت اور جانفشانی سے تعلیم قرآن حفظ وناظرہ دے رہے ہیں - شعبہ مستورات کے لئے الگ انتظام ہے - مستورات تعلیمی خدمات انجام دے رہی ہیں - دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس شجرۂ رضوان کو بار آور فرمائے - آمین

محمد عفا اللہ عنہ لائل پوری ۱۸/۱۰/۶۴

نوٹ:- مدرسہ ہذا میں کوئی ذریعہ مستقل آمدنی کا نہیں ہے - مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ صدقات خیرات وزکوٰۃ سے مدد فرمائیں

پتہ:- عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چہنوں موم ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع سیالکوٹ

صاحب کی وزارت وسیاست میں براہ راست شمولیت کے دن سے شروع ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یوم احتساب قریب آچکا ہے - اور ایک دوسرے کی پردہ دری کے لئے ہاتھ بڑھنا شروع ہوگئے ہیں اور اگر مداری ملاغ نہ آیا تو جلد ہی ساری حقیقت واصلیت یوم اول سے آخر دن تک کی قوم وملت کے سامنے فاش ہو جائے گی - تب معلوم ہوگا کہ سبز باغ اور سنہرے خواب دکھلانے والے اندر ہی اندر کیا کیا گل کھلاتے رہے ہیں - (ک)

دو قطعے

ڈاکٹر احمد حسین کمال - شہداد پور ضلع سانگھڑ

◆

بچو! ان عصرِ حاضر کے بزرگان سیاست سے
یہ جس کو پیار کرتے ہیں اُسی کو لوٹ لیتے ہیں
غضب ہیں، مرشدانِ عہدِ نو، اپنے مریدوں کی
ہنسی کو لوٹ لیتے ہیں، خوشی کو لوٹ لیتے ہیں
یہ خود ہیں، رہبرانِ قوم، ملت کے جوانوں سے
خدا کا نام لے کر، خودی کو لوٹ لیتے ہیں
قیادت کے لبادوں میں، یہ وہ بے رحم ڈاکو ہیں
عوام الناس کی آسودگی کو لوٹ لیتے ہیں

◆

وہ پھول مہکتے تھے جو گلشن کی روش پر
ان پھولوں کو پامالِ خزاں دیکھ رہا ہوں
آزادیِ افکار کی اصنام گری سے
ہر راہ میں اک سنگ گراں دیکھ رہا ہوں
لے جائے بہا کر، نہ زمانے کا مقدر
بڑھتا ہوا، اک سیلِ رواں دیکھ رہا ہوں
قائد کی بد اندیشی نے یہ فتنے اٹھائے
ہر قافلہ کو کفر نشاں دیکھ رہا ہوں
صد حیف کہ ٹوٹا نہ جمود اہل حرم کا
گردش میں مگر کون و مکاں دیکھ رہا ہوں

قسط دوئم

طلب بقائے اقتدار کی جنگ میں اسلام کا نام

(از ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

برطانوی ہند میں مسلمانوں کے ایک طبقہ نے، جو ہندوستان کے مطالبۂ آزادی میں پیش پیش تھا۔۔۔۔ ۔۔۔ جدید حالات کے پیش نظر بعض ایسے طریقوں کو اختیار کرنا گوارا کر لیا تھا، جو اسلامی روایات کے مطابق نہیں تھے۔ نظام حکومت کے لئے اس نے، پارلیمانی جمہوریت کو مقصد بنایا۔ جماعتی نظام میں اس نے اپنے عقیدہ و مسلک کے خلاف دوسرے عقیدہ و مسالک کے لوگوں کے ساتھ اشتراک کو درست قرار دیا۔ اور اس بات کو بھی گوارا کیا کہ عورتیں مردوں کے دوش بدوش سیاسی کاموں میں حصہ لیں اور ذمہ دارانہ مناصب پر فائز ہوں، اس وقت مسلمانوں کی بعض مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے ان کے اس رویہ کو غیر اسلامی قرار دیا تھا۔ اور اس کے خلاف رفتہ رفتہ سخت احتجاج کی صورت اختیار کر لی تھی۔ بڑے بڑے مقالات، کتابیں رسالے اور مضامین ایسے لوگوں کے خلاف لکھے گئے اور ان کے اختیار کردہ طریقے یعنی پارلیمانی جمہوریت غیر عقیدہ و مسلک کے لوگوں کے ساتھ اشتراک، اور مردوں و عورتوں کا مل جل کر آزادانہ کام کرنا، عورتوں کا صدر و سیاسی کارکن بننا وغیرہ ان سب باتوں کو علی الاطلاق خلاف اسلام قرار دیا جاتا رہا لیکن آج پاکستان کے قیام کے سترہ سال بعد ہم یہ تماشا بھی دیکھ رہے ہیں کہ وہی مخالف افراد و گروہ، ایک طرف اسی پارلیمانی جمہوریت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جسے برطانوی ہند میں وہ سب سے بڑی ضلالت و جاہلیت قرار دیتے تھے، دوسری طرف اپنے عقیدہ و مسلک کے خلاف دیگر عقائد و مسالک کے لوگوں و گروہوں کے ساتھ اشتراک عمل بھی کر رہے ہیں۔ اور کل تک مردوں کے ساتھ عورتوں کی جس پوزیشن پر انہیں سخت اعتراض تھا آج وہ اپنی کوششوں سے عورت کو اس پوزیشن سے بھی زیادہ پوزیشن دلانے میں مصروف ہیں۔

جماعت اسلامی و مسلم لیگ جب عوامی لیگ اور نیشنل عوامی پارٹی جو علانیہ لادینیت و سیکولرزم کی زبردست حامی ہیں کے ہمرکاب چل رہی ہوں تو کیا ان کا یہ اشتراک نیشنلسٹ مسلمانوں کے اس اشتراک کے مماثل نہیں ہے جو انہوں نے برطانوی ہند میں کانگریس کے پلیٹ فارم پر کیا تھا۔ خان عبدالغفار خاں اور سرحد کے سرخپوش اسی کانگریس کا ہی تو ایک حصہ ہیں۔ اور نیشنل عوامی پارٹی میں ایک بڑا گروہ اشتراکی خیالات کا بھی تو ہے۔ ان کے ساتھ اشتراک بالواسطہ سیکولرزم کی صداقت کا اعتراف نہیں تو کیا ہے۔ پارلیمانی جمہوریت کا مطالبہ، کانگریس کی اسی صدائے بازگشت کے سوا اور کیا ہے جس کی مخالفت اسلام کے نام سے برسہا برس برطانوی ہند میں کی جاتی رہی۔ اور عورت کو سربراہ مملکت بنانے اور اسے شرعاً جائز ٹھیرانے اور اس کے لئے شرعی طور پر زندگی بسر کرنا بھی ضروری نہ ہونے کا جو شوشہ، جائز ٹھیرا کر، چھوڑ دیا گیا ہے کیا یہ اسی کانگریس کی تقلید نہیں ہے۔ جس کے پلیٹ فارم پر مرد و عورت برابر کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ جس کی سربراہ عورت بھی بن سکتی تھی اور جس پر اسلام کی رو سے بڑے بڑے اعتراض کئے جاتے رہے۔ پھر اس فرق کو بھی ملحوظ رکھئے کہ ان نیشنلسٹ مسلمانوں نے، پارلیمانی جمہوریت کی حمایت، غیر عقیدہ و مسلک کے لوگوں کے ساتھ اشتراک، اور عورتوں کی شمولیت کو، مذہباً، شرعاً اور کسی بزرگ کے فتوے کی رو سے ثابت و جائز ٹھیرا کر اختیار نہیں کیا تھا بلکہ اسے حالات کی مجبوری کی وجہ سے أَهْوَنُ سمجھ کر اختیار کیا تھا۔ لیکن ان کا ایسا سمجھنا اور بتانا بھی اس زمانہ میں ان حضرات نے اسلام کے خلاف اور اسلام کی رو سے غلط قرار دیا تھا۔ لیکن آج یہ سب باتیں شرعاً بھی درست قرار دی جا رہی ہیں اور اضطراراً بھی جائز ٹھیرائی جا رہی ہیں۔

کاش یہ لوگ اتنا ہی احساس کرتے کہ جو رویہ آج یہ اختیار کر رہے ہیں وہ نہ صرف دین اور اسلام کے خلاف ہے بلکہ ان کے اپنے سابقہ دعووں اور موقف کے بھی خلاف ہے، اور ان لوگوں کی صریح تقلید ہے، جن کے طرز عمل کو خلاف اسلام قرار دے کر ان لوگوں نے اپنی جماعتی، قیادتی اور امارتی زندگیوں و سرگرمیوں کا آغاز کیا تھا۔

اگر آپ کے نزدیک اسلام کے احکام یونہی تبدیل کئے جا سکتے ہیں، اسلام کی سیاست ... پارلیمانی جمہوریت کا نام ہے، اسلام مخالف عقیدہ و مسلک کے لوگوں کے ساتھ اشتراک کو جائز قرار دیتا ہے، اسلام کی رو سے عورتیں آزادانہ و غیر شرعی زندگی گذارتے ہوئے بھی، مملکت کی سربراہ بن سکتی ہیں تو آپ نے خواہ مخواہ الگ الگ اسلام کے نام سے اپنی جماعتیں بنا رکھی ہیں اور اب تک اپنی تحریروں و تقریروں میں اسلامی نقطۂ نگاہ اور غیر اسلامی نقطۂ نگاہ کے جو فرق آپ بیان کرتے رہے ہیں اور ان مسلمان اکابر و علماء کے طرز عمل پر، جن سے آپ کو اختلاف تھا۔ اسلام کی رو سے تنقید و تنقیص کرتے رہے ہیں وہ سب عبث و باطل تھا ایک فریب تھا اگر آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ اسلام کے احکام و اصول کو ضرورتاً تبدیل کر دیں تو یہ حق صرف آپ کے ساتھ ہی کیوں مخصوص ہو۔ دوسروں کو بھی یہ حق حاصل ہونا چاہیئے۔

یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ جو طرز فکر و طرز عمل آج ان لوگوں نے اسلام کے نام سے اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جدید نسل کے ذہنوں سے خدا نخواستہ اسلام کا اعتماد تک زائل ہو جائے گا ایوب خاں صدر رہیں گے یا نہیں رہیں گے۔ مس فاطمہ جناح صدر بنیں گی یا نہیں بنیں گی، لیکن اسلام کی جو تعبیر و تشریح آج ہو رہی ہے یہ مستقبل کے لئے ایک دلیل و نظیر ضرور بن جائے گی۔ اسلام کی سیاست کا منتہا مغرب کی پارلیمانی جمہوریت رہ جائے گا۔ دین و لادینیت میں کوئی حد فاصل باقی نہیں رہے گی اور مسلم معاشرہ میں بھی عورتیں اسی مقام پر پہنچ جائیں گی جس مقام پر یورپ میں پہنچی ہوئی ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری میں وہ تمام لوگ شریک ہوں گے جو آج اقتدار جویانہ کشمکش میں، ایک فریق کی حمایت مذہبی استدلالات سے کر رہے ہیں اور خود یہ جرأت نہیں کر سکتے کہ اسلام کے اصولوں کو مضبوطی سے قائم رکھتے ہوئے، صرف اسلام کے لئے علیحدہ [illegible] فراہم کریں اور جہاں ایوب خاں کا گروہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اور مس فاطمہ جناح کا گروہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے محاذ بنا رہا ہے وہاں یہ مفتیان کرام و مدعیان اسلام بھی اسلام کے مقاصد کے لئے، اسلام کا محاذ قائم کریں۔ کیا ان کے فتوے اور ان کا ادعائے اسلام صرف اس لئے رہ گیا ہے کہ یا تو مس فاطمہ جناح کے کام آئے یا صدر ایوب خاں کے کام آئے؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہمیں، اس ملک میں اسلام کے مستقبل سے مایوس ہو جانا چاہیئے۔ اس سے زیادہ محرومی، بدبختی اور ناکامی کیا ہو سکتی۔ یہ صورت حال ایسی ہے کہ۔

آسماں راحق بود گر خوں ببارد بر زمیں

اس ملک میں اسلامی اقتدار کی پامالی، اسلامی سیاست کے زوال اور اسلامی معاشرت کے قیام کی امیدوں کے خون کی ذمہ داری ان دانشوروں، مفتیوں اور اسلام کے مدعیوں کی گردن پر ہوگی جنہوں نے آج کے سیاسی ہنگاموں میں، اسلام کے احکام و اصول تبدیل کر دینے کا جواز فراہم کیا، مغربی طرز سیاست کو اختیار کرنے کا مشورہ دیا اور اسلام کے مقدس نام کو سیاسی طالع آزمائیوں کے حق میں استعمال کیا یہ حقیقتاً نہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کی حجت ہوگی۔ نہ ان سے نسبت رکھنے والے مفتیان و عالمان دین کی، نہ مودودی صاحب کی

(باقی صـ [illegible])

آغاخان کا ایک خط

مخالف جماعتوں کے متحدہ محاذ کی طرف سے ان کی صدارتی امیدوار نے صدر ایوب خاں پر بعض الزامات عائد کرتے ہوئے ان کے ایک خط کا بھی حوالہ دیا۔ جو انہوں نے دسمبر ۵۸ء میں آغاخان متوفی کے ایک خط کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ صدر ایوب خاں نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے، آغاخان کا اور اپنا وہ خط اشاعت کے لئے دیدیا ہے جو ۱۹ر نومبر ۶۴ء کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔

اس خط میں جو بات توجہ طلب ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے داخلی اور خاص معاملات سے آغاخان کو کس قسم کی دلچسپی رہی ہے۔

آغاخان مشرق وسطی کے مسلمان ممالک اور ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاست میں ہمیشہ دخیل رہے ہیں۔ اور ان کی یہ مداخلت ہمیشہ برطانوی مفادات کے مطابق اور اس کے ایما پر ہوتی رہی ہے۔ ان کی اس روش پر مسٹر محمد علی جناح، مولانا محمد علی اور علامہ اقبال تک متردد رہے ہیں۔ بانگ درا میں علامہ اقبال کی ایک رباعی ان کے متعلق موجود ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ ۲۶ء یا ۲۷ء کے لگ بھگ جب آغاخان نے آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک خاص اجتماع سر شفیع کی سرکردگی میں دہلی میں بلایا تھا تو، مسٹر جناح نے جو اس وقت تک قائد اعظم بھی نہیں کہلائے تھے، انہیں تاریخوں میں دہلی کے اجلاس سے جدا آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس کلکتہ میں منعقد کیا تھا۔ آغاخان کا یہ خط جو غالباً، ایوب خاں کے ایک بالکل ہی نجی اور رسمی سے خط کے جواب میں ہے۔ اس میں انہوں نے بڑے ہی سلیقے سے اپنی اس دلچسپی اور خواہش کا اظہار کر دیا ہے۔ جو وہ پاکستان کے بارے میں رکھتے تھے۔ اس ملک کے دوسرے سرکردہ افراد کے ساتھ بھی ان کی اس قسم کی خط و کتابت ہوتی رہتی ہوگی۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مملکت کے داخلی و خارجی اہم و بنیادی معاملات میں جو تغیر رونما ہوتے رہے ہیں۔ اور جس طرح سے یہ امور تشکیل پاتے رہے ہیں۔ ان کے پس پردہ کس طرح کے عوامل، کن کن ذرائع سے، کن کن محرکات کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

صدر ایوب کا جواب

ایک زیرک و تجربہ کار اور بین الاقوامی حیثیت و شہرت رکھنے والے آدمی کی رائے و ترغیب خفی کے مقابلہ میں اصابت رائے، معقولیت ملکی عظمت و خود اختیاریت اور دوسروں کی رائے سے متاثر نہ ہوجانے کا بڑا عمدہ مظاہرہ اور نمونہ ہے۔ ورنہ ہم نے دیکھا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ بڑے بڑے نامور مدبر، سیاستدان اور مفکر و قائد اس طرح کی بیرونی اور بالاتر سبک دستانہ راہوں اور مشوروں سے متاثر ہو ہو کر کچھ سے کچھ کر بیٹھے ہیں۔ کبھی اگر مسلمانوں کے سیاسی مدوجزر کی قریبی تاریخ، دیانت داری اور تفصیل سے مرتب کی گئی تو مخفی اثر اندازیوں کے کتنے ہی سراغ مل سکیں گے جن کا آغاز چھوٹی موٹی ملاقاتوں، معمولی اور ذاتی خط و کتابتوں اور علمی ادبی و ثقافتی قسم کی مجلسوں و تقریبوں سے ہوتا رہا ہے۔

(ک د)

بقیہ: علماء سلہٹ و بنگال کا شکریہ

حضرت مولانا پیر عبداللطیف صاحب (ضلع کھلنا) جن کے چند مدرسے ہیں اور جنہوں نے ڈھاکہ میٹنگ کی صدارت فرمائی تھی۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کے تلمیذ رشید اور حساس عالم ہیں مولانا ابو اسیف محمد یونس صاحب نائب مدیر ماہنامہ ڈھاکہ جو شعلے عالم ہیں۔ رنگپور ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔

اشتہار
ہر قسم کی جائز تعویذات کے لئے جوابی لفافہ لکھئے
ہدیہ -/۲ روپے فی تعویذ
پتہ:- خطیب جامع مسجد مہاجرین بھٹ شاہ براستہ ٹنڈو آدم

بقیہ: طلب و بقائے اقتدار کی جنگ میں اسلام کا نام

جماعت سے تعلق رکھنے والے اسلامی نظام کے خواہشمندوں کی، نہ مولانا عبدالحامد بدایونی اور ان کے ہمنواؤں کی، بلکہ یہ جیت و فتح ان لوگوں کی ہوگی جو اس ملک میں نہ تو دین و شریعت کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں نہ علماء دین کو امور مملکت میں دخیل دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ جن کا داؤ صرف یہ ہے کہ کس طرح مغربی طرز سیاست اور مغربی طرز زندگی اس ملک میں رواج پاجائے خواہ صدر ایوب خاں کی پارٹی کامیاب ہو، خواہ مس فاطمہ جناح کی پارٹی کامیاب ہو۔ اسلام کی حالیہ تعبیر و تشریح جو ان پارٹیوں کی موافقت یا مخالفت میں کی جارہی ہے وہ اس ناپاک مقصد کو پورا کرنے والی ثابت ہوسکتی ہے۔ جو لوگ اسے دین و ملت کی خدمت سمجھ رہے ہیں وہ سخت گمراہ کن خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ یہ اسلام کے عروج کی طرف نہیں زوال کی طرف قدم ہے۔ اور پاکستان کے قیام کے مقصد سے دور پھینک دینے والا اقدام ہے۔

کاش مندرجہ بالا سطور آپ کو حقیقت و اصلیت کا احساس دلاسکیں اور آپ اس دلدل میں پھنسنے سے بچ جائیں جسے سیاسی شاطروں نے کمال زیرکی سے آپ کی منزل مقصود "اسلام اور بہبود عوام" کی راہ میں حائل بناکر قائم کردی ہے۔

میں صاف صاف کہدوں کہ پاکستان کے قیام کے بعد جن گروہوں نے جائز و ناجائز ہر قسم کے مادی و سیاسی فوائد حاصل کئے، وہ اب بظاہر دو گروہوں اور محاذوں میں تقسیم ہوکر سیاسی جنگ لڑ رہے ہیں، لیکن مقصد و منشار کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے مذہب کے بارے میں بھی دونوں گروپ اور دونوں محاذ یکساں رائے رکھتے ہیں اور عوام کے بارے میں بھی دونوں کا نقطہ نگاہ ایک سا ہے۔ یہ دونوں نہیں چاہتے کہ ایسا عنصر آگے آجائے جو خالص عوام میں سے، عوام کے درجہ اور حیثیت کا ہو، اور خالص دین و شریعت کا جاننے والا اور خواہاں ہو۔

حالات کا رخ کچھ ایسا تھا کہ عوام سابق سیاستدانوں اور اقتدار پسندوں سے بھی بدظن تھے اور موجودہ اقتدار سے بھی بیزار و نالاں تھے۔ اب انہیں موقعہ حاصل ہو رہا تھا کہ وہ اپنے میں سے اپنے ہی جیسے لوگوں کو آگے بڑھائیں تاکہ ان کے مسائل کو براہ راست جاننے والے ذمہ داری کے ساتھ انہیں حل کرسکیں۔ اور اسلام کے قوانین کا اجراء حقیقتاً عمل میں آسکے اگر ایسا ہوجاتا تو یہ دونوں گروہوں کے لئے ہمیشہ کی موت کا سامان ثابت ہوتا دفعتاً سابق سیاستدان اور اقتدار پسند مس فاطمہ جناح کے جلو میں اور موجودہ اقتدار دوست ایوب خاں کے زیر سایہ دسیاسی مورچے بناکر نکل پڑے۔ اور اصل مقابلہ جو مفاد پرستوں اور عوام کے درمیان اور بے دینوں اور اسلام پسندوں کے درمیان ہونے والا تھا وہ دب کر رہ گیا۔ اور سابق و حال اقتدار پسندوں کی جنگ میں عوام تقسیم ہوکر رہ گئے ایک براہ راست جمہوریت کا تحفہ عوام کو دینا چاہتا ہے، دوسرا بالواسطہ جمہوریت کی نعمت عوام پر قائم رکھنے پر مصر ہے۔ اور دونوں جمہوریتیں، یورپ و امریکہ سے درآمد و اخذ کی گئی ہیں۔ اور ان دونوں گروہوں کے حامیوں کو اصرار ہے کہ صرف ان کی ہی جمہوریت اصل اسلامی جمہوریت ہے گیا یہ پاکستان کے مسلمان عوام کے ساتھ پھر "ایک فراڈ" نہیں ہے کہ جب وہ اس پوزیشن میں آنے والے تھے کہ اسلام اور عوامی و حقیقی جمہوریت کے لئے کوئی براہ راست کوشش کرسکتے تو اچانک انہیں ان دونوں گروہوں نے نمودار ہوکر، اپنی مزعومہ جمہوریتوں کے جال میں پھانس کر اور تقسیم کرکے رکھدیا۔ اور ایک لاحاصل جنگ میں ان کی تمام توانائیاں صرف کر رہے ہیں (ک د)

ترجمان اسلام میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

موصول ہوا کہ ہمارا پہنچنا ناممکن ہے۔ ہو سکے تو تاریخ بدلنے کی کوشش کریں۔ مگر ان تلوں میں تیل کہاں سے آتا۔ اور سرکاری نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا۔

مشرقی پاکستان سے مایوس ہو کر حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب (جانشین حضرت مفسر قرآن لاہوری قدس سرہٗ) کو بالاتفاق صدارت کی امیدواری کے لئے منتخب کیا گیا۔ ان کا نام ہی ایسا تھا کہ اسلامی دنیا میں ایک بار ہل چل مچ جاتی۔ مگر

”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“

ابھی پاکستان کے اچھے دن آنے میں کچھ دن باقی ہیں۔ جب تک قوم یورپ کی اور یورپ پرستوں کی اندھی تقلید سے توبہ کر کے ان کے مقابلہ میں وارثۃ الانبیاء اور تہذیب محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اتباع کا فیصلہ نہ کریں گے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نت نئے رنگوں میں ظاہر ہوتی رہے گی۔

بہرحال جب قرعہ فال حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور مدظلہ کے نام نکلا تو پتہ چلا کہ آپ کے نام میں معمولی سی غلطی ہے بجائے عبید اللہ کے عبد اللہ لکھا گیا ہے۔ اس کی تصحیح اور ووٹ کے اندراج کی تحریری تصدیق کاغذات داخلہ کے ہمراہ ضروری تھی۔

چنانچہ اس کے لئے رات کو ہی کوشش کی گئی خدا کی شان کہ شہر کی بجلی گل ہو گئی اور افسر متعلقہ کا مکان معلوم ہونا مشکل ہو گیا۔

۲۶ نومبر صبح سویرے ۸ بجے حضرت بمعہ خدام کے محترم عنایت اللہ صاحب الیکشن افسر کے پاس گئے۔ انہوں نے فوراً کام کیا مگر جب دوسرے دفتر میں کلرک کے پاس پہنچے کہ جلد وہ ووٹ کی تصدیق کرے تو اس نے اتنی ٹال مٹول کی اور شرافت و انسانیت کے تقاضوں کو خیر باد کہا کہ ۸½ بجے سے بارہ بجے تک مختلف حیلوں سے اس نے وقت کا خون کر دیا۔ اور آخر کار افسر بالا کے اصرار سے تصدیق کی۔ لیکن راولپنڈی پہنچنے کا وقت اس نے ضائع کر دیا ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرزائی ہے یا مودودی یا یونہی دنائت طبع سے اس نے ایسا کیا۔ یا کسی کا اشارہ تھا۔

(و) اب بارہ بج چکے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے راولپنڈی میں حضرت مولانا کے فارم پُر کر کے مجوز و موئید کے دستخط کرا دیے ہیں وہ انتظار میں ہیں۔ انہوں نے وہاں سے اور مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ نے لاہور سے چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ راولپنڈی ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم کر کے درخواست کی کہ ان مشکلات کی وجہ سے وقت کو ۲ بجے سے زیادہ بڑھا دیا جائے۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے دو صد روپیہ کرایہ کی ٹیکسی ۸ بجے صبح سے تیار کھڑی کر رکھی تھی۔ تاکہ ۹ بجے روانہ ہو کر حضرت مولانا ایک بجے راولپنڈی پہنچ کر کاغذات داخل فرما دیں۔ مگر سرکاری دفتری نے جو کردار ادا کیا یا اس سے کرایا گیا۔ شاید شیطان کو بھی اس سے شرم آئی ہو۔ اتنے بڑے ملکی اور مذہبی اہمیت کے معاملہ کو اس نے درہم برہم کر کے رکھ دیا۔

پونے ایک بجے ناظم اعلیٰ نے لاہور کے فلائنگ کلب سے ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم کر کے سپیشل ہوائی جہاز مانگا۔ انہوں نے غالباً اڑھائی ہزار روپیہ کرایہ مانگا۔ ناظم اعلیٰ نے کہا کہ اچھا ہمیں پونے دو بجے تک راولپنڈی پہنچا دو۔ اُس نے مشورہ کرنے کے بعد ٹیلیفون پر جواب دیا کہ دو بجے سے پہلے جہاز یہاں سے روانہ نہیں ہو سکتا۔ خدا جانے اس نے کس سے مشورہ کیا اور کیوں ایسا جواب دیا۔

اس کے آگے مادی وسائل ہمارے پاس نہ تھے۔ اس آخری مایوسی سے اکابر جمعیت کے احساسات کو بڑا صدمہ ہوا۔ مگر اہل اللہ اور اہل علم کے لئے امتحان کا یہی وقت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں پر یقین کرتے ہوئے اس کے ہر فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ ایسے مایوس کن حالات سے وہ بددل نہیں ہوتے بلکہ صلحنامہ حدیبیہ کی طرح تازہ دم ہو کر فتح مبین کا انتظار کرتے اور عمل کو تیز تر کر دیتے ہیں۔

حدی را تیز تر مے خواں —— چو ذوق نغمہ کم یابی

(ح) کیا اس ملک میں اس گورہ شاہی دفتری نظام کی تبدیلی کی توقع ان استبدادی حکومتوں۔ ان امریکی ایجنٹوں اور ان فرنگی پرست ٹائی والوں سے ہو سکتی ہے۔ کاش کہ قوم اب بھی سمجھے اور وہ فرنگی کے ان گندے انڈوں پر اعتماد نہ کرے۔ عام اہل اسلام کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ دیندار مسلمانوں اور علماء حق سے مل کر دینی قوت میں اضافہ اور جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنائیں۔

(ط) ۲۶ نومبر رات گئے تک اور ۲۷ نومبر کو دن بھر دفتر جمعیت کو ٹیلیفونوں کی جو بھرمار رہی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت کے اس طریق کار اور دفاتر کی اس اندھیر نگری سے عوام کے جذبات کو کتنی بھاری ٹھیس لگی ہے۔ اس کا اندازہ ملک بھر کے ٹیلیفونوں اور استفسارات سے ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد کرسی یا اقتدار نہیں ہے کہ اس کے چھوٹ جانے پر ہم کڑھتے یا مرتے رہیں۔ ہمارا مقصد دین کی خدمت ہے۔ اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ مغربی تہذیب کے مقابلہ میں محمدی تہذیب کو رائج کرنا ہے۔ طاغوتی قانون کی جگہ قرآنی قانون کا نفاذ ہے۔ ملک و ملت کی ترقی و استحکام ہے۔ اور ان مقاصد کے لئے ممکن سعی کرنا ہے۔

چونکہ پہلے کے ہر دو صدارتی امیدوار شرعی نقطۂ نظر سے نااہل تھے۔ اور گناہ سے تعاون کرنے سے بچنے کے لئے اگرچہ ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ ان دونوں میں سے کسی کو ووٹ نہ دیا جائے مگر یہ صرف منفی بات تھی اس سے یہ بہتر قرار پایا کہ اسلامی نظام کی طرف ایک مثبت قدم اٹھایا جائے جو بالفرض کامیاب نہ بھی ہو تو آئندہ کے لئے رہنما ہو سکے گا۔ اس لئے جمعیۃ نے تیسرا امیدوار کھڑا کر کے صحیح ووٹ دینے والوں کے لئے راستہ کھول دیا تھا۔ اور جو لوگ اھون البلیتین کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔ حالانکہ وہ خود اپنے اختیار سے غلط آدمی کو مقرر کر کے بلیہ بلکہ بلیات کو دعوت دے رہے تھے۔ ان کو اس دلدل سے نکال کر تیسرے راستہ پر لگانا تھا۔

اب جبکہ جمعیۃ کے امیدوار کو موقع ہی نہ دیا گیا تو اس سے نہ اسلام ختم ہو سکتا ہے۔ نہ اہل اسلام کی ہمتیں پست ہو سکتی ہیں۔ اور نہ ہی وارثۃ الانبیاء علماء کرام اپنے فرائض کو ترک کر سکتے ہیں

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ط

ترجمہ:۔ ”ان صحابہ کرامؓ کو جب لوگوں نے کہا کہ (غلط کار خود غرض اور بے دین) لوگوں نے تمہارے خلاف ایکا کر لیا ہے تمہیں ان سے ڈرنا چاہیئے تو اس بات نے ان (صحابہؓ) کے ایمان میں اور زیادتی کر دی اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے۔“

اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام عہدداروں اور کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے کارکنوں اور ہم خیال بی ڈی کے ممبروں کو بلا کر یہ تمام حالات سنائیں۔ اور ان کی قوت کو مجتمع کر کے باطل اور شیطنت پر ایک بار بھرپور حملہ کے لئے تیاری کرنے کی ہدایات دیں۔

آپ جانتے ہیں کہ صدارتی انتخاب کے بعد

(ورق الٹیں)

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

VOL No. 7 ۴ دسمبر 1964 ۲۷ رجب سنہ ۱۳۸۴ھ No. 46

صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے انتخابات ہوں گے۔ امکان ہے کہ اسمبلیوں کے ووٹوں کی اکثریت سے کتاب وسنت کے خلاف قانون بننے لگیں۔ کیونکہ جمہوریت کا یہی معنی ہے کہ اکثریت جو چاہے کرائے۔ جیسے کہ ڈھاکہ میں عائلی قوانین کے سلسلہ میں کیا گیا۔ آپ حضرات کو قانون و آئین کا سارا ڈھانچہ بدل کر کتاب وسنت کے مطابق کرنا ہے۔ اس لئے اسمبلیوں میں آپ کا پہنچنا بہت ضروری بلکہ اہم فرائض میں داخل ہے۔ آپ اپنی قوتوں کو مجتمع کریں جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط اور وسیع بنائیں۔ اور بنیادی جمہوریت کے ممبروں سے وفد بن کر ملیں۔ ان کو اپنا ہم خیال بنائیں تاکہ آنے والی حق و باطل کی آویزش میں آپ اپنا شرعی فرض ادا کر سکیں۔

علماء کرام! پہلے اسلامی حکومتیں اسلام کی حفاظت کرتی تھیں۔ اور علماء کرام و مشائخ عظام علوم دین کی حفاظت اور تزکیہ اخلاق کا فرض ادا کرتے تھے۔ اب اسلامی احکام اور اسلامی قانون کی خلاف ورزی خود حکومت کے اداروں میں ہو رہی ہے۔ اس لئے اب آپ کے ذمہ دین۔ علم دین اور رشد و ہدایت سب فرائض کا پورا کرنا ہے۔ اس لئے قوت کی ضرورت ہے۔ قوت تنظیم کا نام ہے۔ خدارا جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر فساق و فجار کی قیادت اور غیر شرعی راہنمائی سے ملت کو نجات دیں۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ط

اقوام و ملل کی رہنمائی آپ کا کام ہے۔ فرنگی پرستوں کا کام نہیں ہے۔ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔ اسمبلیوں کے اندر اور باہر تمام جگہ پہنچنے کی سعی کریں۔ اور ابھی سے صوبائی اور قومی اسمبلی میں بہتر ممبر منتخب کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔

صدارتی ووٹ اور جمعیۃ علماء اسلام

اب صرف ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ملک بھر میں جو ہزاروں بی ڈی کے ممبر جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر یا ہمنوا منتخب ہوئے ہیں وہ صدارتی ووٹ کس کو دیں۔ تو اس سلسلہ میں یاد رکھیں۔ ہمارا مقصد نہ پہلے خواہش اقتدار یا کسی کی مخالفت تھی نہ اب ہے ہمارا مقصد دین اور صرف دین ہے۔ ابھی تو سات آدمیوں نے کاغذات داخل کئے ہیں۔ دیکھئے ان میں سے جو آخر میں باقی رہ جائیں گے۔ ان میں سے ہم دیکھیں گے کہ اسلام کے لئے کس میں فائدہ ہے۔ ہم وہی راستہ اختیار کریں گے جس میں اسلام اور اہل اسلام کا بھلا ہو۔ قرآن وحدیث کا احترام ہو۔ دین کی لاج باقی رہ سکتی ہو۔ اس کا فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ ہی کرے گی۔ دنیا میں وہی جماعتیں کامیاب ہوتی ہیں جن میں ربط وضبط اور ڈسپلن موجود ہو۔ یاد رکھو ہمارا انتشار دینی شیرازے کو بکھیر دے گا ہم پر دشمنانِ اسلام کو ہنسنے کا موقعہ دے گا۔ اور آپ کا وقار گرنے سے اسلام کا وقار گرے گا۔ آپ کو اپنی خاطر نہیں بلکہ دین کی خاطر جماعتی ڈسپلن قائم رکھنا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اور خاص کر علماء کرام کو اس نازک وقت میں اسلام کو بچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اخلاص اور قوت عمل عطا فرمائیں آمین

علماء سلہٹ و بنگال کا شکریہ

دورۂ مشرقی پاکستان کے سلسلہ میں جتنی دوڑ دھوپ ہوئی ہے اس میں بنگال کے علماء کی ہمت افزائی قابل صد تشکر ہے۔ حضرت مولانا اطہر علی صاحب کشور گنج کے مشہور ہے۔ بیماری میں ان کی مہمان نوازی۔ اور اسلامی محبت بھلائی نہیں جا سکتی۔

— جامعہ امدادیہ کی عمارت اپنی نظیر آپ ہے۔ حضرت مولانا موصوف کو یا کسی اور بزرگ کو صدارت کے لئے نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ تو ۲۷، ۲۸ نومبر کی مشترکہ میٹنگ سے پہلے کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ بعد کے ہنگامی حالات میں ہم نے محترم رضاء الکریم صاحب پرنسپل چاٹگام اور حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کو متعین کر دیا۔ جنہوں نے ہماری درخواست پر امیدواری منظور فرمالی تھی۔ بہرحال مولانا اطہر علی صاحب مدظلہ، کو غلط افواہوں کی وجہ سے تردید کرنی پڑی۔

حضرت مولانا شمس الحق صاحب ڈھاکہ اور حضرت مولانا دین محمد صاحب ڈھاکہ کے اخلاق، ہمدردی اور جلسوں کے انتظامات میں انہماک ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا شمس الدین صاحب مدرسہ فریدآباد۔ یہ صحیح الخیال اور پختہ کار عالم ہیں۔ انہوں نے پورے ملک کا دورہ جمعیت کے وفد کے ساتھ کیا۔

چاٹگانگ میں مدرسہ مظاہر علوم اور ہاٹ ہزاری کے عظیم مدرسہ کے اساتذہ اور تلامذہ نے جس علم دوستی کا ثبوت دیا وہ دل میں گھر کرنے والی بات ہے۔ ہاٹ ہزاری مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب (خلیفہ حکیم الامت تھانوی قدس سرہ) اور مولانا حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی نے جمعیت کی تنظیم جدید میں جو دلچسپی لی۔ اس سے انشاء اللہ تعالےٰ علماء کا مستقبل روشن ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ان کی اور ان کے مدرسہ کے مفتی اعظم حضرت مولانا فیض اللہ صاحب کی صحت و سرپرستی قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ ہاٹ ہزاری مدرسہ میں کم و بیش ہزار بارہ سو طالب علم ہیں۔ گویا اسلام کا بھاری قلعہ ہے یہاں علماء اور طلبہ کے اجتماع کو عصر کے بعد خطاب کیا۔ — سلہٹ مشرقی پاکستان کا شمالی حصہ ہے۔ یہ آسام سے کٹ کر پاکستان میں شامل ہوا ہے۔ تمام مشرقی پاکستان میں اکابر امت کے خلفاء اور اہل دل علماء کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے یہاں دینی احساس زیادہ ہے۔ مگر سلہٹ کا ضلع سب سے زیادہ ہے یہاں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے خلفاء زیادہ ہیں اور دوسرے بزرگان دین سے بھی وابستگان موجود ہیں۔ ان حضرات کا درد دل اسلام کی حفاظت کا ذمہ وار ہے۔ سلہٹ میں حضرت مولانا ریاست علی صاحب محدث مدرسہ رانا پنگ جس کے ماتحت تقریباً سو قرآنی مدرسے ہیں۔ معمر اور اتنے خوش اخلاق بزرگ ہیں کہ سلہٹ سے ڈھاکہ تک سفر میں وہ جمعیت کے وفد کے ساتھ ہی رہے — دوسرے حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب ہیں۔ یہ بھی حضرت مدنی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں اور مجسمۂ اخلاص ہیں۔ تیسرے حضرت شیخ مولانا لطف الرحمٰن صاحب برنوی ہیں۔ جنہوں نے خدمت دین کی پیاس بجھانے کے لئے ادارہ حفاظت اسلام بنا رکھا ہے اور سارے ضلع میں اس کا کام چلایا ہے۔ — بنگال کے دوسرے اضلاع کے علماء ان کی قوت کار اور تنظیمی صلاحیتوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے لئے نیک فال اور مبارک قرار دیتے تھے۔ یہ تینوں بزرگ ۲۷ نومبر کو اپنے خرچ پر لاہور کے مشترکہ کنونشن میں شرکت کے لئے آ رہے تھے۔ ان حضرات نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ سلہٹ میں انتخابی نتائج چالیس فیصدی ہمارے حق میں نکلے ہیں — چوتھے بزرگ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مہتمم مدرسہ وشوناتھ ہیں انہوں نے ہی متذکرہ بالا بزرگوں سے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا تعارف کرایا۔ یہ دین کی سربلندی کے لئے بیتاب ہیں۔

ان حضرات کی مساعی جمیلہ سے سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا نیا دور شروع ہوا ہے جس طرح چاٹگانگ کے علماء کرام نے ضلع بھر میں تنظیم کا کام شروع کر دیا ہے۔ (باقی صفحہ

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
جاری کردہ جگر : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ نئے پیسے
جلد ۷ ○ جمعہ ۲۳ محرم سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ جون سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۱

نہرو کا انتقال اور لیاقت علی خان کی وفات

جو صدمہ پاکستان کو اس کے ابتدائی سالوں میں پیش آیا وہ بھارت کو سولہ سال کے بعد پیش آیا

ملک میں شخصی حکومت ہو جیسے غازی اورنگ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی، یا جمہوری جیسے برطانیہ اور امریکہ میں اب موجود ہے یا نیم جمہوری جیسے مصر میں صدر عبدالناصر کے پہلے دور میں تھی۔ طرز [illegible] کو کوئی نام بھی دیدیں۔ بات سربراہ کی ہے اگر سربراہ لائق اور اہل ہے تو ملک دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گا اگر سربراہ نکھٹو قسم کا ہے۔ تو نہ جمہوریت سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ آمریت سے۔ سربراہ کی نالائقی ساری قوم کا بیڑا غرق کر کے رہتی ہے۔ پاکستان کا سب سے پہلا وزیر اعظم شہید ملت **لیاقت علی خاں** تھے اور اس میں شک نہیں کہ مسٹر جناح کے بعد ملک میں وہ ہر دل عزیز بھی تھے اور باجرأت منتظم سیاستدان بھی اور ایک بڑی خوبی ان میں یہ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے باغی نہ تھے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب رح کے مشورہ سے قرارداد مقاصد پاس کر کے انھوں نے پاکستان کے بنیادی مقصد کی بنیاد رکھدی تھی۔ ان کے بعد پاکستان کو ان جیسا وزیر اعظم نصیب نہیں ہوا۔ بھارت کو اس قسم کا حادثہ اب پیش آیا۔ اس میں شک نہیں کہ نہرو ہندوستان کی جنگ آزادی کا بہادر سپاہی اور ان کا شمار دنیا کے اونچے سیاستدانوں میں ہوتا تھا، اور اس نے اپنے ملک کی بڑی خدمت کی۔ مگر دو باتوں میں ناکامی نے اس کی قابلیت کو داغدار کر دیا ہے۔

ایک تو وہ ہندو مسلم مسئلہ کو اپنے پیشرو گاندھی کی طرح حل نہ کر سکے۔ دوسرے کشمیر کے مسئلہ میں اس نے بیجا ہٹ دھرمی سے کام لے کر دونوں ملکوں کے تعلقات اور ہندو مسلم مسئلہ کو مزید صدمہ پہنچایا۔

ہم مانتے ہیں کہ اس کی راہ میں مشکلات تھیں اور وہ ہندو کی پست ذہنیت سے پورا واقف تھا۔ مگر بقول گاندھی کے یا تو ذمہ داری قبول نہ کرنا چاہیئے۔ اگر ذمہ داری کا بوجھ اٹھایا ہے تو اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پورا زور لگانا ضروری ہے۔

تاہم ہمارا یقین ہے کہ وہ باقی ہنود سے زیادہ اس حقیقت کو جانتے اور مانتے تھے کہ فرقہ وارانہ فسادات کسی طرح ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتے اور ایک ملک کی اندرونی خلفشار پڑوسی ممالک پر اثر انداز ہوتے بغیر نہیں رہ سکتی۔

اور یہ بھی جانتے تھے کہ آج کل کسی ملک کو وہاں کی رائے عامہ کی مخالفت کر کے غلام نہیں رکھا جا سکتا اور یہی وجہ ہے کہ آخری عمر میں اس نے شیخ عبداللہ کو رہا کر کے اس سے تبادل خیالات کرنے کے بعد پاکستان آنے کی اجازت دی اور اور پھر ان [illegible] اب اندر [illegible] اب نہرو ایوب ملاقات اس دنیا میں نہیں ہو سکتی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کسی ملک کا اندرونی خلفشار جیسے خود اس ملک کے لیے تباہ کن ہوتا ہے اسی طرح وہ پڑوسی ملک پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے بھارت میں پچھ کروڑ مسلمانوں کا اضطراب نہ ہندوستان کے لئے مفید ہے نہ پاکستان کے لئے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جس کی وجہ سے اب دونوں طرف کے سربراہ اچھی فضا میں اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے تھے۔

نہرو کے دور حکومت کی یہ غیر معمولی فروگذاشت سنہری تاریخ کا سیاہ باب رہے گا۔ سنتے ہیں کہ نہرو کی قائم مقامی کے لئے وہاں بڑی کشمکش جاری ہو گئی ہے چار پانچ آدمی وزارت عظمیٰ کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ وہاں ایسی حکومت اور وزارت قائم ہو جو نہرو کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان مناقشات کو ختم کرنے کا عزم بالجزم لے کر میدان عمل میں آئے تاکہ دونوں ملکوں کا اربوں روپے کا سرمایہ سرحدوں پر خرچ ہونے کی بجائے تعمیری کاموں میں لگے اور دونوں ملک خوشحال ہو کر عالمی امن کے لئے پورا پورا کردار ادا کر سکیں۔

دیکھئے وہاں کی سیاست کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اس کا برصغیر کے پچاس کروڑ انسانوں کے مستقبل پر اثر پڑے گا۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام
ایم - پی - اے

مؤتمر قاہرہ نمبر میں اشتہار

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کا مؤتمر قاہرہ نمبر ۱۹ جون کو بہت بڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے مصنوعات کے تعارف کا نادر موقع ہے۔ پہلی فرصت میں اشتہار بھیج کر فائدہ اٹھائیں۔

ناظم دفتر ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی گیٹ - لاہور

حبشہ اور کینیا

افریقی ممالک کے خلاف عیسائی اور یہودی سامراج کے اڈے

شیخ ابراہیم حاشر محمود - جمہوریہ صومالیہ

پچھلے دنوں قاہرہ میں دنیا کے ۵۵ ممالک کے علمائے اسلام کا ایک اہم اجتماع ہوا تھا جس میں ہر ملک کے نمایندے دینی مسائل کے علاوہ اپنے علاقہ کے حالات پر بھی تبصرہ کیا۔ جمہوریہ صومالیہ کے نمائندہ شیخ ابراہیم حاشر محمود نے افریقی ممالک میں اسلام کے خلاف بعض مخفی مراکز کی نشان دہی کی ہے۔ ان کی تقریر کا اردو ہدیۂ قارئین ہے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے۔ کہ اسلام دشمن طاقتوں کی سرگرمیاں کس رخ پر ہیں۔ (محمد منظور الوحیدی)

صاحب صدر! ومعزز ممبران!!

مجھے اس موتمر اسلامی سے مختصر سا خطاب کرتے ہوئے از حد مسرت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دور جدید میں ارتقائے تمدن کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرت کو زندہ رکھنے میں ضرور کامیاب ہوں گے اس موتمر کے معزز اراکین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم لوگ دنیا بھر کے مسلمانوں کے اجتماعی دینی تعلیمی اور سیاسی مسائل پر سوچ بچار کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں۔

ہمیں اس نئے دور میں زندگی کے متعدد نئے مسائل درپیش ہیں۔ مثلاً بیمہ زندگی۔ معاشی مشکلات۔ کمپنیوں کے منافع۔ بینک اور تجارتی سنڈیکیٹ وغیرہ اس کے علاوہ مالیات سے متعلق شرعی احکام بھی بحث طلب ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ اور سود وغیرہ۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم نصوص شرعیہ میں گہرے غور و فکر سے کام لیتے ہوئے ان مسائل کے واضح حل تلاش کریں اور جیسے کہ بعض ممبران کرام نے فرمایا "اجتہاد و استنباط کو جاری رکھیں اور جس حجت کی قطعیت ثابت ہو جائے۔ اس پر اجماع کی صورت میں حکم نافذ کردیں"

بنیاد یہ بتائی گئی ہے کہ فقہ اسلامی قانون سازی کے لئے دستور کی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ ہم اہل صومالیہ علاقائی اساس پر ان مباحث سے مستفید ہو سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابتدائی طور پر مندرجہ ذیل امور ہمارے فرائض میں داخل ہیں۔

چند تجاویز:۔

(ا) اسلامی عقائد کو الحاد بے دینی اور بدعات سے پاک کرنا جو کہ عالم اسلام میں فکری انحطاط کے زمانہ میں پیدا ہو گئیں۔

(ب) مذاہب اربعہ اور اقوال آئمہ کے درمیان تطبیق دینا۔ اور ایسی بنیادیں تلاش کرنا جو کہ درست فقہ اسلامی کی اساس بن سکیں اور یہ ضروری نہ ہو کہ یہ فقہی بنیادیں (مقلد) کے اپنے مسلک سے ہی متعلق ہوں بلکہ قرآن، سنت اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی اولیت تسلیم کی جائے۔

(ج):۔ افریقہ۔ ایشیا۔ لاطینی امریکہ۔ یورپ اور آسٹریلیا جیسے دور دراز ممالک میں تبلیغ اسلام کی ان دو اصولوں کے مطابق مہم چلائی جائے۔

(د) ان ممالک میں مبلغین اسلام کے وفود بھیج کر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کیا جائے نیز افریقی ممالک میں حبشہ کے بذریعہ مشرقی جانب سے اور فرانسیسی بولنے والے علاقوں کے ذریعہ مغربی جانب سے داخل ہونے والی یہودیت کا سدباب کیا جائے۔

(۲) دنیا کے ہر ملک میں مجمع البحوث الاسلامیہ (اسلامک ریسرچ سوسائٹی)، ازہر کی زیر نگرانی ذیلی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جو کہ وعظ و ارشاد اجتماعات اور دینی مدارس کے ذریعہ اسلامی [illegible]

جمہوریہ صومالیہ کے خلاف استعماری سازشیں

اس موقع پر یہ ضروری ہے کہ میں صومالیہ کی مشکلات پر روشنی ڈالوں۔ جو سامراجی ممالک نے اس کے اسلام پسند وطن ہونے کی وجہ سے پیدا کی ہیں۔ اگر ہم بعض قلیل ترین تعداد میں ان عیسائی باشندوں کو مستثنیٰ کر دیں جو کہ جبوتی اور مقدیشو میں رہتے ہیں۔ تو معلوم ہو گا کہ صومالیہ کے تمام باشندے دین اسلام کے فرزند ہیں عیسائی اقلیت کا بھی بیشتر حصہ خود بخود اسلام قبول کر چکا ہے۔ اب صرف سارے صومالیہ میں ایک صد سے زیادہ عیسائی نہیں ملتے۔ گویا سارے افریقہ میں صومالیہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی قریباً سو فی صد ہے۔

صومالی قبائل نویں اور دسویں ہجری سے صلیبی جنگوں اور عیسائی حملہ آوروں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ صلیب برداروں کے ہوں کا سب سے بڑا سرغنہ اس کا ہمسایہ ملک حبشہ ہے یہ ملک ہمیشہ صومالیہ اور دوسرے افریقی علاقوں کے خلاف عیسائی سامراج کے حملوں میں رہنما اور ایجنٹ کا مکروہ کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اسی فتنہ ساز ملک نے صومالیہ کے خلاف عقیدہ و مشنری کے نام سے پے در پے حملے کئے۔

مغربی ممالک کی پشت پناہی

جب امام احمد گورائی کی زیر قیادت لڑنے والی صومالی فوج نے دسویں ہجری میں حبشہ کی فوج کو زبردست شکست دے کر حبشہ کے ایک تہائی علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ تو اس عیسائی سلطنت کو بچانے کے لئے پرتگالی فوج جدید اسلحہ [illegible] جبکہ صومالی فوج کے پاس جدید ہتھیار بالکل نہ تھے۔ اس لئے شکست کھا گئی اور جنوبی صومالیہ کے بعض شہروں پر عیسائی سامراج قابض ہو گیا۔ آخر کار بعض عرب ممالک کے فوجی تعاون سے صومالیہ کو دوبارہ آزاد کرا لیا گیا۔

اس وقت سے حبشہ مغربی عیسائی استعماری طاقتوں کے تعاون سے صومالیہ کے خلاف شرانگیزی اور فساد کی پالیسی پر عمل رہا ہے۔ پچھلی صدی میں جب یہ مغربی سامراج افریقہ میں داخل ہوا۔ تو اس نے حبشہ پر قبضہ نہیں کیا۔ اور اس کے مقابلہ میں ۱۸۹۶ء میں برطانیہ، فرانس اور اٹلی نے صومالیہ کی سرزمین کو دادا کی جاگیر سمجھتے ہوئے نہ صرف آپس میں تقسیم کر لیا۔ بلکہ صومالیہ کا وہ علاقہ جو "خطہ اوگاڈین" کے نام سے مشہور ہے حبشہ کی عیسائی حکومت کو دے دیا۔ اور اس کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مغربی استعماری قوم نے اس بندر بانٹ کو تسلیم کر لیا۔

اوگاڈین میں مظالم

پچھلے دنوں صومالیہ کے اس علاقہ اوگاڈین میں آزادی پسند مسلمانوں نے حبشہ کی قبطی (قوم فرعون) افواج نے ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کر دیا۔ جن میں اکثریت بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کی تھی حبشہ کے شرافت دشمن عیسائی بادشاہ ہیل سلاسی نے گولیوں کی برسات کر کے موت کا بازار گرم کر دیا۔ آج بھی اس علاقہ میں مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح سخت بے رحمی کے ساتھ ذبح کیا جا رہا ہے۔

حبشہ نے آزادی کی یہ مہم ختم کرنے کے لئے ہر قسم کا ظلم و ستم کیا۔ جو کہ انسانیت سے بعید تر اور درندگی کی حقیقی تصویر ہے۔ مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ قصبات کو تباہ کر دیا گیا۔ بعض جگہ پوری آبادی کو جیل خانہ میں ڈال دیا گیا اور مویشیوں کو ذبح کر دیا گیا۔ جو لوگ جمہوریہ صومالیہ میں پناہ لینے کے لئے بھاگے ان کی فصلوں اور سامان خورد و نوش کو تباہ کر دیا گیا۔ لیکن ان مظالم کے باوجود تحریک آزادی روز بروز ترقی پذیر ہے۔

حبشہ کا صومالیہ پر حملہ:۔

فروری ۱۹۶۴ء میں آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ حبشہ نے جمہوریہ صومالیہ پر حملہ کر دیا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہو گا۔ کہ اس حملے کا پس منظر دونوں ممالک کا سرحدی تنازعہ ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے یہ جھگڑا سرحدی نہیں بلکہ جھگڑے کی اصل بنیاد یہ ہے کہ حبشہ صومالیہ کے اس علاقہ (اوگاڈین) پر ناجائز طور پر قابض ہے۔ جس کا میں پہلے تذکرہ کر چکا ہوں۔ اور یہ جنگ اس حق کی صدائے بازگشت تھی۔ کہ صومالیہ کا یہ علاقہ آزاد ہو کر "جمہوریہ صومالیہ" کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ اوگاڈین۔ النفدی اور جبوتی کی واپسی کے بعد ہی تمام صومالیہ کا علاقہ ایک ایسی عظیم سلطنت میں تبدیل ہو جائے گا۔ جو افریقہ میں اسلام کا ایک مضبوط قلعہ اور بر اعظم میں عیسائی سامراج کے تابوت کا آخری کیل ثابت ہو گی

(باقی باقی)

کوٹ ادو میں ترجمان اسلام
حافظ محمد شفیع رسالہ ایجنٹ
مکان نمبر ۵۴۲ - وارڈ نمبر ۹
سے
مل سکتا ہے

ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ لاہور۔

جمعہ ۵ رجون ۱۹۶۴ء

آزادانہ انتخابات ــــ مضبوط حکومت

صدر محمد ایوب خاں نے صوبائی گورنروں کے نام ایک مراسلہ میں آزادانہ انتخابات کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ

" گورنر اور صوبائی و مرکزی وزراء جب سیاسی دورے پر جائیں تو افسروں کو اپنے ساتھ نہ رکھیں ۔ البتہ عام جلسوں میں امن برقرار رکھنے کی غرض سے ادنےٰ افسروں کو اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے ۔"

ملک کے انتخابات جوں جوں قریب آرہے ہیں ۔ ایک خطرہ اسی قدر بڑھتا جارہا ہے کہ جو لوگ عوام کی آزادانہ رائے کو اپنے لئے " موت کا فیصلہ " سمجھتے ہیں ۔ اور انہیں پورا یقین ہے کہ ان کا ماضی " وعدوں سے انحراف " اور " عوام دشمن سرگرمیوں " سے ہی عبارت ہے ۔ ایسے لوگ دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کے لئے دھمکی اور ترغیب جیسا ہر حربہ استعمال کریں گے ۔ سابق حکمرانوں کے دور نے عوام کو آزادانہ انتخابات سے متعلق " مایوسی " کے سوا کچھ نہیں دیا ۔ اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے ۔ کہ ہم ملک کے رہنے والوں کو ایک بار دھمکی ، دھونس اور لالچ سے پاک " آزادانہ انتخابات " کا موقع دے کر یقین دلا دیں کہ پولیس سٹیٹ کا دور گذر چکا ہے اور عوام کو حق حاصل ہے کہ وہ آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کرنے میں کوئی خوف محسوس نہ کریں ۔

آزادانہ انتخابات سے ہی ملک میں ایک مضبوط حکومت برپا کی جا سکتی ہے ۔ مضبوط حکومت ہی ملک کے تمام شعبوں میں اطمینان و سکون کے ساتھ ترقیاتی اسکیمیں چلا سکتی ہے اگر کوئی طبقہ غلط اور ناجائز طریقوں سے اقتدار حاصل کرلے تو ایسے حکمران ملک میں نہ کوئی پائیدار حکومت چلا سکتے ہیں اور نہ ان کی ترقیاتی اسکیمیں اتنی دیر چل سکتی ہیں ۔ کہ اس کے نتائج بھی برآمد ہوں ۔ انجام کار ہر نیا گروہ پہلی اسکیموں کو غلط قرار دیتا ہے ۔ اور برسوں کے بعد بھی زندگی کے اکثر شعبے ارتقا اور نفع بخش ہونے سے محروم رہتے ہیں ۔

آپ دیکھئے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس روز بیعت عامہ لی ۔ ۳۳ ہزار صحابہ رض نے ایک ہی دن میں اتفاق رائے سے آپؓ کو خلیفہ منتخب کیا ایک بدوی کو بھی ایسا نہ تھا ۔ کہ جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے اختلاف ہو ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی عام مسلمان کو بھی دھونس یا لالچ سے بیعت پر مجبور نہیں کیا ۔ بلکہ ہر مسلمان دل و جان سے انہیں کو اہل سمجھتا تھا ۔

یہ اسی آزادی رائے اور اتفاق امت کا نتیجہ تھا ۔ کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حیرت انگیز تیزی کے ساتھ فتنہ ارتداد پر قابو پالیا ۔ اور دو ہی سالوں کے اندر عرب کے شتربانوں سے روم و ایران کی عظیم سلطنتیں لرزہ براندام ہونے لگیں ۔

آج بھی ہمیں ابتدائی رائے دہندگی سے لے کر حکومت اور دستور حکومت تک ہر مرحلے کو خیر القرون سے تصدیق کرا کر چلنا چاہیئے ۔ تاکہ ہر شعبہ حیات میں وہی استحکام برکت اور ترقی حاصل ہو ۔ جو اللہ و رسول کے اتباع کرنے والوں کو نصیب ہوتی ہے ۔ اور جس کی آج کے پرفتن دور میں ماضی سے زیادہ ضرورت ہے ۔

خدا کرے ۔ ماتحت عملہ اور انتظامیہ بھی صدر ایوب کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کی خواہش کو عملی جامہ پہنا سکے ۔ اور ارباب اختیار اور عمال حکومت صدر مملکت کے اعلانات کا بھرم تباہ نہ ہونے دیں ۔

لیکن جہاں تک حلقہ بندیوں کی اطلاعیں آرہی ہیں اور مختلف علاقوں میں حلقے بن اور بگڑ رہے ہیں ۔ اور ضمنی انتخابات میں اپوزیشن پارٹی کو شکایات ہیں ۔ اس سے اندیشہ ہے ۔ کہ صدر مملکت کی یہ اپیل خواہ کتنی ہی خلوص پر مبنی کیوں نہ ہو ۔ ماتحت عملے کا دماغ جسے سالہا سال کی غلط کار خود غرض اور آوارگی پسند حکومتوں نے بگاڑ دیا ہے ۔ اس کو پروان نہ چڑھنے دے ۔

میاں فتح اللہ صاحب کا کاخیل ساکن تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کی غنڈہ ایکٹ میں گرفتاری " اور ڈیرہ اسماعیل خان کے ایس پی کا کمشنر تک کو دھوکا دے کر بلا لائسنس جلوس نکلوانے اور علماء پر بے جا سختی کرنے اور اس قسم کے بعض دوسرے واقعات سے ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ حکام و عمال حکومت کی پرانی ذہنیت میں ابھی تک خاطر خواہ اصلاح نہیں ہو سکی ۔

دیہی آبادی کو بھی حرام نہ کھلائیے

اخباری اطلاعات کے مطابق پاکستان زرعی ترقیاتی بنک نے پچھلے سال مشرقی و مغربی پاکستان کے کاشتکاروں کے لئے ۵۳ کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کے قرضے منظور کئے ۔ اس سلسلہ میں کاشت کاروں کی چار لاکھ ۶۳ ہزار درخواستیں قرضے کے لئے منظور کی گئیں ۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں کے زمینداروں کو زرعی کاموں میں مدد دینا ہر بااصول حکومت کا فرض ہے ملک کے زرعی نظام میں خرابی ہونے سے پاکستان کی عمومی زندگی پر بلیشیہ برا اثر پڑتا ہے ۔ لیکن زمینداروں کی [illegible] لئے ہر مسلمان ریاست کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے عوام کو بلا سود قرضے دے ۔ دیہات کو حرام خوری سے محفوظ رکھنے سود کا عادی نہ بنائے ۔

قرآن مجید نے سود لینے والوں کو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے والے بتایا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سودی کاروبار کرنے والوں پر لعنت بھیجی ۔ اب جس کام کو اللہ نے حرام کر دیا ۔ ایک اسلامی سلطنت کے لئے اسے ملک میں رائج کر کے دیہی زندگی کو حرام خوری سے ملوث کرنا سخت شرمناک ہے ۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں ۔ کہ وہ جتنے قرضے جاری کرے سب کے سب بغیر سود کے ہوں ۔ کم مقدار میں حلال مال ایسے ایسے شاندار نتائج پیدا کر سکتا ہے کہ زیادہ مقدار میں حرام مال ویسی کامیابی ہرگز حاصل نہیں کر سکتا ۔ جب سے ہم نے شہری اور دیہی زندگی میں حرام کو کثرت سے پھیلا دیا ہے تب سے ہمارے تمام منصوبے ناکارہ اور ناکام ہوتے جارہے ہیں ۔ ہم ملک میں معاشی صنعتی اور سیاسی انقلاب پیدا کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں ۔ لیکن جب نتائج پر نظر کی جاتی ہے ۔ تو ہم پہلے کی نسبت کہیں زیادہ پریشان اور غیر مطمئن ثابت ہوتے ہیں ۔

ایک نظریاتی مملکت قائم کرنے کے بعد اسلامی پابندیوں سے بے نیازی اور کتاب و سنت کے مقابلہ میں مغرب سے درآمد کردہ غیر مسلموں فجار کی اختراع کردہ منصوبہ بندیوں پر ایمان لانا ، دنیا میں تضحیک اور آخرت میں ، غضب الہٰی کا سبب ہے ۔

ہم دوبارہ حکومت سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ ملک میں جاری ہونے والے تمام قرضے بلاسود ہونے چاہئیں اور سودی لین دین کو ختم کر کے ثابت کرنا چاہیئے کہ ہم نے اسلام کے نام پر ملک لیا تھا اور اسے اسلام کی وفاداری کا ہی مرکز بنائیں گے ۔

کویت کا سرمایہ پاکستان میں !

کویت کے وزیر اعظم ۔ وزیر تجارت اور تاجروں نے یقین دلایا ہے کہ کویت پاکستان میں کافی سرمایہ لگانے پر رضامند ہے ۔ وزیر تجارت خلیفہ خالد الغنیم نے تجارتی اور صنعتی میدان میں دونوں ملکوں کے قریبی تعاون پر زور دیتے ہوئے پاکستانی وفد کی برآمدی تجارت کی ترقی کی تجویز کا خیر مقدم کیا " کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کے نائب چیئرمین مسٹر خالد شفیع نے کہا ۔ کہ " پاکستانی اشیا کی برآمد کا بہت بڑا میدان موجود ہے ۔ جس میں تعمیراتی سامان ۔ جوتے ۔ پھل سبزیوں کی پیداوار فرنیچر اور دریاں شامل ہیں "

حصول آزادی کے بعد ہمارا فرض تھا کہ ہم تجارتی اور اقتصادی پالیسی بناتے وقت یہ دیکھ لیتے ۔ کہ ہمارے چاروں طرف کون آباد ہیں ۔ ہمارے بھائی کہاں کہاں رہتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ایک مسلم ملک سے ایک مسلم ملک ہی تعاون و ہمدردی کر سکتا ہے ۔ ایک کافر ملک کبھی بھی ایک اسلام پسند معاشرہ سے ہمدردی نہیں کر سکتا ۔ اگر وہ کبھی بظاہر " امداد " بھی کرتا ہے تو اس کے پیچھے یقیناً ایک سازش ، ایک لالچ یا خطرہ ہوتا ہے ۔ اس صورت میں یہ امداد ایک حربہ کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے ۔ ایسے تعاون

(باقی صفحہ ۶ پر)

Scanned with CamScanner

دینی مدارس

دارالعلوم عربیہ گجرات کا افتتاحی جلسہ

۲۰ رمئی ۔ آج ۲۰ رمئی دس بجے دارالعلوم عربیہ گجرات کے زیر تعمیر احاطہ میں ایک عظیم اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی مدظلہ منعقد ہوا ۔ اس اجلاس میں گجرات ۔ بخشالی اور ملحقہ دیہات کے علاوہ مردان و نواحی علاقہ کے معاونین وعوام نے شمولیت فرمائی ۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی ۔ ان کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیت علمار سرحد نے مدارس عربیہ کی اہمیت اور علمار کرام کی خدمات دینی کو واضح طور پر بیان کیا ۔ بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا غورغشتی نے دارالحدیث کے تعمیر کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرمایا ۔ اور دارالعلوم کے استحکام و بقار کے لئے دعا فرمائی ۔

مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندکوٹ

جیکب آباد ۔ کندکوٹ کو عموماً اور ضلع جیکب آباد کے مسلمانوں کو خصوصاً گذارش ہے ۔ کہ مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ عرصہ چھ سال سے دینی تعلیم اور تبلیغ کا کام سرانجام دے رہا ہے جس میں مدرسہ کا ماہوار خرچ تقریباً اڑھائی ہزار روپے ہے ۔ مسافر بیرونی طلبہ ۶۲ اور مدرسہ کا عملہ آٹھ ہیں ۔ سفیر نہیں ہے ۔ مدرسہ کی مالی حالت کمزور ہے ۔ تمام اہل خیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے ۔

ترسیل زر کا پتہ :۔ مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ ۔ ڈاکخانہ کندکوٹ ۔ ضلع جیکب آباد (سندھ)

بھیں تحصیل چکوال میں جلسہ عام

چکوال ۲۱ رمئی ۔ ۲۲ رمحرم الحرام کو اہل سنت والجماعت بھیں تحصیل چکوال کے زیر اہتمام نہایت تزک و احتشام سے جلسہ عام ہو رہا ہے جس میں علمائے اسلام شرکت فرما ہیں ۔ تاریخ نوٹ فرمالیں ۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علمار اسلام بھیں)

سانحہ ارتحال

علاقہ ضلع مظفر گڑھ شہر خان گڑھ کے مشہور دینی سیاسی رہنما اور درس گاہ خان گڑھ کے سابق مہتمم اور خازن جمعیۃ علمار اسلام اور مجلس احرار کے محسن خاص جناب حاجی غلام محمد صاحب ۱۱ رمحرم الحرام کو اس عالم ناپائدار سے عالم بقا کو رحلت فرما گئے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم نیک نفس ، نیک سیرت ، مردِ درویش متوکل علی اللّٰہ ، اور علمار دارالعلوم دیوبند کے قدر دان اور حضرت لاہوری رح کے بہت معتقد تھے ۔ تحریک ختم نبوت کے جانباز سپاہی تھے ۔ ہم سب بکارکنانِ جمعیۃ علمار اسلام دست بدعا ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیلہ کی توفیق دے ۔

(مولانا صدرالدین صاحب خان گڑھ)

عیسائی خاندان کا قبولِ اسلام

حاصل پور ۲۲ رمئی ۱۹۶۴ء کو منڈی حاصل پور کی جامع مسجد میں حضرت مولانا محمد قمرالدین صاحب کے دستِ حق پرست پر ایک عیسائی خاندان نے برضا و رغبت اسلام قبول کیا ۔

حضرت قاضی صاحب نے موثر انداز میں اسلام پر تقریر فرمائی ۔ ان کے اسلامی نام گلزار محمد ۔ نذیرہ بیگم ۔ اور ان کے لڑکے کا نام غلام محمد اور لڑکی کا نام غلام فاطمہ رکھا گیا ۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو دین اسلام پر استقامت بخشے آمین ثم آمین

(ناظم جامع مسجد)

اس چور سے بچئے !

مسمی عبدالقیوم ولد اختر منیر سفید پوست چور ہے ۔ یہ پشاور کا رہنے والا ہے ۔ یہ آدمی چند سال دارالعلوم رحمانیہ ۔ دارالعلوم حمایت اسلام (صوبہ سرحد) کے نام پہ ہزار ۔/۱۰ روپے چندہ کر کے کھا گیا ہے اسے دیکھتے ہی حوالہ پولیس کر دیا جائے ۔

محمد سعد ۔ ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیہ

اہالیانِ بٹل (ہزارہ) کی جانب سے حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب کی خدمت میں

سپاس نامہ

ہم سب اہالیان بٹل اللّٰہ کا لاکھ لاکھ شکر کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے مخلص پیشوا و رہنما سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی ۔ ہمارے محترم حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمار اسلام کی شخصیت سے علاقے کے مسلمانوں کا ہر فرد واقف ہے ۔ ہر شخص کو ان کی قربانیاں اور دینی خدمات کا اعتراف ہے چنانچہ ہر باطل کا مقابلہ اور اس کی سرکوبی کی سرتوڑ کوششیں اور خاص کر حکومت کے اندر پہنچ کر اعلار کلمۃ اللّٰہ کے لئے آواز اٹھانا مولانا ہی کی خصوصیت ہے

لہٰذا ہم مولانا موصوف کی تشریف آوری کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ہر آواز پر لبیک کہنا اور ان سے تعاون کا اقرار کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں ۔ اور حضرت مولانا کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہیں ——— کہ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ حضرت کو تادیر سلامت رکھے آمین ۔ والسلام

جانشین حضرت لاہوری رحمۃ اللّٰہ علیہ مولانا عبیداللّٰہ انور کے دورہ سندھ کا پروگرام

حضرت مولانا عبیداللّٰہ انور مدظلہ ۱۲ جون کو بذریعہ سندھ ایکسپریس روانہ ہوں گے ۔ اور ۱۳ جون بروز ہفتہ بریارہ دڈے سے اتر کر کنڈیارو تشریف لے جائیں گے ۔

۱۴ جون اور اگلی رات یہیں قیام ہوگا

۱۵ جون کی صبح کو خانواہن تشریف لے جائیں گے ۔ رات یہیں قیام ہوگا ۔

۱۶ جون کو پڈعیدن روانگی ۔ رات یہیں رہ کر ۔

۱۷ جون کو نواب شاہ تشریف لیجائیں گے شب کو یہیں قیام ہوگا ۔

۱۸ جون بروز جمعرات کو نواب شاہ سے روانگی ہوگی ۔ شب جمعہ کو شاہ پور چاکر پہنچ جائیں گے ۔

۱۹ رجون کا جمعہ شاہ پور چاکر لاہوری محلہ میں پڑھائیں گے ۔

اگلی رات یہیں گذار کر ۲۰ رجون کی صبح کو مدرسہ قاسم العلوم میں قیام ہوگا ۔

۲۱ رجون کی شام تک مدرسہ قاسم العلوم میں قیام ہوگا ۔ ۲۱ جون کی شام کو شہدادپور تشریف لے جائیں گے ۔ رات یہیں آرام فرما کر ۲۲ رجون کو حیدرآباد روانگی ہوگی ۔

اور شب کو حیدرآباد میں قیام ہوگا ۔

۲۳ رجون بروز منگل بذریعہ تیزرو لاہور واپسی تشریف لائیں گے ۔ احباب نوٹ فرمالیں ۔

امیر جمعیۃ علمار اسلام پشاور کو صدمہ

محترم امیر جمعیۃ علمار اسلام پشاور جناب عبدالمجید صاحب کے چچا جناب غلام جان صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم نمازی اور دیانتدار مسلمان تھے ۔ اللّٰہ تعالیٰ مغفرت فرمائے ۔ تمام قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں ۔

جمعیۃ علمار اسلام پشاور کے تمام عہدہ داران اور ارکان محترم عبدالمجید صاحب امیر جمعیۃ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اس لئے ہفتہ واری اجتماع اس تاریخ کو ملتوی کیا گیا

انتقال پُر ملال

پونچھ ۔ ۸ مئی ۔ مولانا عبدالمتین خان صاحب مفتی ضلع پونچھ کے والد بزرگوار ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

مرحوم نے پانچ نرینہ اولاد چھوڑی ۔

ادارہ مولانا صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے ۔

(ادارہ)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی ۳/ ررر

فی پرچہ ۱۲ پیسے

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

Scanned with CamScanner

اشتراکیت اور عیسائی علما

از قاضی محمد عدیل عباسی

اشتراکیت کی بنیاد ۱۹۰۵ میں رکھی گئی۔ اور آخر اگست ۱۹۰۵ء میں اشتراکی پارٹی کے لیڈر لینن اور ٹراٹسکی نے بڑی مقبولیت اور طاقت حاصل کرلی۔ ۱۹۰۵ء سے تحریک سطح پر آگئی تھی اور ہڑتال وغیرہ شروع ہوگئی تھی۔ ۱۹۱۴ء تک سڑکوں پر مظاہروں کی تعداد بے شمار ہونے کے علاوہ ۱۹۱۶ء سے فوجوں نے بھی اس میں شرکت شروع کردی تھی۔ جنگ عظیم کے دوران میں زار روس نے اصلاحات کے وعدے کئے لیکن ان وعدوں کی تکمیل نہیں ہوتی۔ ۱۹۱۸ء میں شاہی فوج معہ شہنشاہ معظم زار روس کو قتل کر دیے گئے اور ماسکو دارالسلطنت قرار پایا۔ اشتراکیوں کے عقائد و اصول حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اشتراک اموال
(۲) اشتراک عورت
(۳) مذہب کا خاتمہ

ان سب میں رفتہ رفتہ ڈھیل آئی۔ البتہ (نمبر۳) ابھی تک بدستور قائم ہے۔ ابھی ابھی خروشچیف جب چند سال ہوئے امریکہ گئے تھے تو صدر آئزن ہاور نے ان سے گرجا چلنے کو کہا تو انھوں نے کہا کہ مجھے اعتراض تو نہیں ہے لیکن روس کو سخت دھکا لگے گا

ملک کی عام حالت | ۱۸۱۰ء کے بعد سے یورپ کی تاریخ میں روس بہت نمایاں رہا۔ روس کا نظام حکومت قطعی اور کلی طور پر استبدادی تھا۔ شہنشاہ الگزنڈر نے فرانس، پروشیا، آسٹریا اور ترکی کے خلاف جنگ کی اور سب سے کچھ نہ کچھ حاصل کیا۔ لیکن جس طرح ملک میں وسعت ہوتی گئی اخراجات بھی ترقی کرتے گئے اور آخرکار ۱۹۱۷ء کے قریب روس مالی مشکلات میں مبتلا ہوگیا اور اقتصادی صورت حال نازک ہوگئی۔ جو ظالمانہ طریقہ رائج تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اس دشواری کو حل کرنے کے لئے دس کروڑ معمولی ٹیکس اور لگان بڑھا کر کاشتکاروں سے ایک کروڑ متوسط طبقہ سے اور صرف بیس لاکھ امرار سے وصول کیا گیا۔ حالانکہ غریب کسانوں کے پاس اس زمانہ کے جابرانہ قوانین اور جاگیردارانہ نظام کی وجہ سے صرف ہڈی پسلی تھی۔ متوسط طبقہ بھی تباہ تھا اور دولت صرف امرار کے پاس تھی۔ زار روس نے انقلاب فرانس سے کوئی سبق نہیں لیا۔ اتنی بڑی رقم غریب کسانوں سے یا تو فرانس میں انقلاب سے قبل وصول ہوئی تھی یا اب وصول ہوئی۔ اب خرچ کا بھی حساب دیکھا جائے ۱۳ کروڑ چالیس لاکھ دربار پر دس کروڑ افواج پر۔ ۸۰ لاکھ پولیس پر اور صرف بیس لاکھ تعلیم پر خرچ کرنے کا بجٹ بنا۔ اس پر مستزاد یہ کہ جتنا سونا خزانہ میں تھا اس سے کہیں زیادہ کاغذ کے نوٹ چھاپ دیے گئے جس سے گرانی بڑھ گئی۔ سول حکام بہت کمزور تھے۔ ان میں اکثر ریٹائرڈ جنرل تھے جو کام کی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔ انجام یہ ہوا کہ صوبوں کے گورنران بھی جو فوجی افسر ہی ہوتے تھے کثرت سے رشوتیں لیتے تھے۔ اس لئے بے ایمانی اور نا انصافی عام تھی

طبقات و تعلیم | پورا ملک طبقات میں تقسیم تھا۔ امرار، متوسط طبقہ اور عوام۔ متوسط طبقہ کی آبادی تو تعداد بہت کم تھی۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ ان کی کل تعداد پندرہ لاکھ سے زائد نہ تھی اور وہ بہت کمزور تھے۔ کسانوں کی حالت انتہائی دردناک تھی وہ امرار کی ملکیت تھے اور ان سے شب و روز زبردستی بیگار لیا جاتا تھا۔ امراء کے دو بڑے کام تھے، ایک تو روز مرہ سازشیں کریں تاکہ ان کی جماعت برسر اقتدار رہے اور جو بادشاہ ان کی مرضی پر نہ چلے اُسے تاج و تخت سے معزول کرنے کے لئے انقلاب اور خفیہ ریشہ دوانیوں سے کام لیں۔

تعلیم برائے نام تھی۔ یہ مسلمہ سیاسی اصول کہ ایک مستبد حکومت اپنے جبر کو قائم رکھنے کے لئے عوام کو مفلس اور جاہل رکھتی ہے یہاں پوری طرح نافذ تھا۔ پرائمری اسکولوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ثانوی اسکولوں کی تعداد اور بھی کم تھی کسی شاہ روس نے کبھی کبھی توسیع تعلیم کا خیال ظاہر کیا اور شاذ و نادر کاغذ پر بھی اسکیم درج ہوئی مگر عمل میں کبھی نہیں آئی۔ ۱۸۱۸ء کے بعد رجعت پسندی اور ظلم میں مزید ترقی ہوئی جو درسگاہیں قائم تھیں ان پر بھی توجہ کم ہوگئی۔ وارسا میں ایک کتب خانہ قائم ہوا مگر وہاں کوئی جاتا نہیں تھا لوگ پڑھے ہی نہ تھے۔ صرف امرار تعلیم یافتہ تھے۔

پروفیسروں کو یہ حکم تھا کہ وہ حب الوطنی کے اور مذہبی خیالات رکھیں۔ شہنشاہ روس کی حاکمیت سے انکار یا اعتراض اور ملحدانہ خیالات رکھنے کی بنا پر پروفیسران برخاست کردیے جاتے تھے۔ لیکن تعلیم جو کچھ بھی تھی (اگرچہ بہت کم تھی) ۱۵۰ امرار تک محدود نہ تھی۔ غربا بھی تعلیم حاصل کرسکتے تھے۔ اور تعلیم سستی بھی تھی۔ تعلیم نے باغیانہ خیالات کو جنم دیا۔

انقلاب فرانس کے تجربات | ادھر روس کے عام انسانوں پر اس طرح کے مظالم ہورہے تھے اُدھر روس کے عوام کے سامنے انقلاب فرانس کا ایک نیا تجربہ تھا جہاں اسی طرح کے حالات کی زنجیروں کو پبلک نے اپنے جوش و خروش سے توڑ ڈالا تھا اور ریپبلک قائم کرلی تھی۔ اگرچہ بعد کو نپولین نے نمودار ہوکر بادشاہ کا خطاب اختیار کرکے ایک بدمزگی پیدا کردی تھی۔ لیکن نپولین کی محیر العقول فتوحات نے حوصلوں کو پست نہیں کیا تھا۔ آخر نپولین بھی تو انقلاب فرانس ہی کی پیداوار تھا۔ فرانس میں پادریوں نے ایک عجیب رول ادا کیا تھا انھوں نے امارت و ریاست و بادشاہ کے تقرب و عیش و عشرت کو اپنا شعار قرار دیا تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمام تعلیمات کو بھول گئے تھے اور وہ "شہزادگان کلیسا" کے لقب سے ملقب تھے۔ بادشاہ امرا اور پادریوں کا ایک گروہ تھا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ پہلے روبس پیر ۱۷۹۳ء میں بڑی طاقت حاصل کرگیا۔ وہ روسو کا شاگرد تھا۔ اور روسو خدا پر عقیدہ رکھتا تھا لیکن عیسائی نہ تھا۔ روبس پیر نے ہیبرٹیز کے پیروؤں سے مل کر فرانس میں گرجا کو یک قلم منسوخ کردیا۔ ہیبرٹیز ایک فلاسفر تھا جو "عقل" کو سب کچھ مانتا تھا۔ ان دونوں میں اختلافات پیدا ہوتے اور "روبس پیر نے ملک میں قتل عام شروع کیا" دانتاں جیسے عظیم لیڈر کو بھی اُس نے عدالتی مقدمہ کے بعد "گلوٹین" کے حوالے کردیا۔ "گلوٹین" ایک جدید اوزار تھا جس میں ایک لمبے لوہے کے کھمبے کے سرے پر ایک قینچی لگی ہوتی تھی۔ آدمی نیچے بٹھلا دیا جاتا تھا اور فوراً وہ ایک زنجیر کے کھینچنے پر تیزی سے اوپر جاتا تھا اور وہاں اس کا گلا فوراً کٹ جاتا تھا۔ روبس پیر یہ سب قتل عام خدا کے نام پر کر رہا تھا۔ اُس نے عیسائیت کو مٹا دیا تھا۔ لیکن ملحدوں کو زندہ نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔ اس کے خونین کارناموں نے خدا کے وجود کے یقین کو بھی برباد کیا اور آخرکار ۲۸ جولائی ۱۷۹۴ء کو اسے لوگوں نے گرفتار کرکے ایک گاڑی میں بند کیا جسے چاروں طرف سے خون سے رنگ دیا اور اُسے قتل گاہ میں لے جاکر اسی گلوٹین سے اس کا گلا بھی کٹوا دیا اور روبس پیر کی انتہا پسندی اور بربریت نے مذہب کا آخری دھاگا بھی توڑ ڈالا اور لوگوں نے علانیہ انکار خدا شروع کردیا جس میں وقت وقت کے ساتھ انقلاب ہوتا گیا لیکن مذہب، خدا پر یقین گرجا۔ پادری سب عوام کی نگاہوں سے گر چکے تھے۔ اور روس یہ دیکھ رہا تھا کہ فرانس ایک مرتبہ ایک عظیم انقلاب برپا کرچکا ہے۔ اس نے سیلاب کا ایک دھارا بہایا ہے جس میں بادشاہ، وزیر، امیر، پادری اور گرجا سب خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے ہیں۔ اس لئے روس کے لوگ یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ ایسا ہم بھی کیوں نہیں کرسکتے۔ جس مصیبت کی زندگی وہ گذار رہے تھے اس سے تو نسیاً منسیاً ہوجانا اچھا تھا۔ انقلاب فرانس نے ایک امنگ، ایک حوصلہ، ایک زبردست کامیابی کا یقین اور مر مٹنے کا جذبہ پیدا کردیا تھا اور پادریوں اور امراء کے لئے بھی ان تمام کارناموں میں سبق تھا۔ لیکن وہ اس قدر اندھے ہوچکے تھے کہ انھوں نے دیوار پر لکھی ہوئی عبارتوں کو بھی نہیں پڑھا اور بدستور اپنی خود غرضانہ ہوس کاریوں اور خود پرستانہ ستم آرائیوں اور عیش پسندیوں میں منہمک رہے۔

روس میں پادریوں کی حالت | روس کے کلیسا کا حال فرانس سے کسی طرح بہتر نہ تھا۔ یہ لوگ شاہانہ ٹھاٹھوں سے رہتے تھے۔ مذہب اور خدا کا نام ان کے لبوں پر تھا۔ مگر ان کے دل خدا پرستی اور نیکی سے خالی تھے (باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

بقیہ شذرات

ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔

حصول آزادی کے بعد ہمارا قومی فرض تھا کہ اغیار کے ان حربوں سے عوام کے دل و دماغ اور مملکت کی سیاسی و تجارتی حیثیت کو محفوظ رکھتے۔ مغربی ممالک سے صرف ان اشیاء کی درآمد کی جاتی۔ جو نہ تو اندرون ملک دستیاب ہو سکتیں۔ اور نہ ہی مسلم ممالک سے درآمد کی جا سکتیں۔ کیونکہ اگر ہم زیتون کا تیل۔ کھجور، مٹی کا تیل بعض مصری کیمیکل و ادویاتی مصنوعات عرب ممالک سے حاصل کرتے تو لاکھوں پونڈ کا زرمبادلہ بچ جاتا۔ اگر عرب ممالک سے زیتون کا تیل درآمد کیا جائے۔ تو یہی امید ہے۔ کہ اس کی خوردہ قیمت اڑھائی روپیہ فی پونڈ سے زیادہ نہ ہوتی۔ لیکن ہم عرب ممالک کو سونا دینے کی بجائے فرانس سے تعاون کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ملک میں زیتون کا تیل ساڑھے پانچ روپیہ فی پونڈ بک رہا ہے۔ یہی حالت دیگر ضروریات زندگی کی ہے۔

کویت کے ساتھ حالیہ معاہدہ ایک اچھے مستقبل کی علامت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت تجارتی پالیسی بناتے وقت عرب ممالک کو سب سے مقدم رکھے گی۔ اور باہمی تجارتی تعلقات سے نہ صرف عرب ممالک سے ہمارے مراسم گہرے ہو جائیں گے۔ بلکہ عربوں کے دل جیتنے اور ماضی کی غلط فہمیاں دور کرنے کا یہ واحد اور کامیاب ذریعہ ہے۔

نرخ نامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم عام ۵/ روپے
آخری صفحہ ۶/- روپے

نوٹ

پورا صفحہ باقاعدہ معاہدہ کے تحت میعادی اشتہارات۔ چھوٹی مصنوعات قومی اداروں اور کتب خانوں کو خاص رعایت۔

ایجنٹ

حضرات پرچہ کی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو جلد اطلاع دیں۔ (ناظم)

حیات النبیؐ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حیات النبی گجرات کا تیسرا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۷۔۸۔۹ ربیع الاول مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ جولائی سابقہ روایات کے مطابق پوری شان و شوکت سے ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا عبد اللطیف صاحب۔ علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا محمد لقمان صاحب جمعیۃ کے علماء کرام نیز شعراء اسلام شرکت کر رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ فرما لیں۔

چوہدری محمد خلیل گجرات

بقیہ اشتراکیت اور عیسائیت

روس کے پادری یہ بھی کہا کرتے تھے کہ عیش عشرت صرف پادریوں کے لئے مخصوص ہے۔ پادریوں میں سفید پادری اور سیاہ پادری تھے جو سیاہ تھے وہ تو سیاہ تھے ہی سفید پادری ان سے بھی بدتر تھے۔ پادریوں میں شاہانہ طریقہ رہائش وغیرہ کے علاوہ رشوت خوری۔ استحصال بالجبر اور بدکاریوں کی داستانیں بھی عام تھیں۔ راہب اور راہبہ برائے نام رہ گئے تھے۔ پرائیویٹ جلسوں میں بڑی آزادی سے کہا جاتا کہ فلاں امیر یا فلاں پادری کا فلاں جگہ کی خانقاہ کی ایک حسین راہبہ سے تعلق ہے۔ لوگ ایسا بھی کہنے سے ان کے منہ پر دریغ نہ کرتے تھے کہ وہ راہبہ گداز جسم کی اور حسن کی متعدد خوبیوں سے آراستہ ہے۔ آپ نے انتخاب لاجواب کیا ہے پادری صاحبان قرض بھی دیتے تھے۔ کثرت سے سود لیتے تھے اور اصل معہ سود سختی سے وصول کرنے کے عادی تھے۔

ان سب باتوں کے باوجود وہ جامۂ خاص زیب تن کرتے "باپ" کے لقب سے پکارے جاتے اور ان کے گرجا کے متعلق لوگ بھیڑ اور چرواہے کہلاتے تھے جو درحقیقت اندر سے بھیڑیے تھے۔ یہی لوگ تھے جو امراء کی ضمیر کی پاکی کے ضامن تھے۔ درحقیقت وہ کرتے یہ تھے کہ روپیہ لے کر بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دیا کرتے تھے۔ ان کا تعلق عوام سے قطعاً باقی نہ تھا اور نہ وہ عوام کے دکھ درد سے متاثر ہوتے تھے۔ کیونکہ یہ حاکمانہ اور آمرانہ جبر و تشدد میں برابر کے شریک تھے۔ ان کے طبقہ پر جو فرانس میں گزری اور جس طرح عوام نے جب وہ اپنے حقوق کے لئے ظلم و ستم کی زنجیریں توڑنے کے لئے اٹھے سلطان اور امراء کے ساتھ ان کا بھی صفایا کر دیا تھا۔ اس کا کوئی اثر نہ تھا وہ اسی ڈگر پر چلے جا رہے تھے اور انقلاب گردوں کے پیغامات سے جو برابر ان کے کانوں سے ٹکراتے تھے قطعی بے خبر یا لاپرواہ تھے۔ پادریوں کا کردار نہ صرف گھناؤنا اور مکروہ تھا بلکہ یہ سلطان اور امراء کے نظام کے ایک جزو بن چکے تھے جو عوام پر شیطان بن کر مسلط تھا۔

اس کے بالمقابل اشتراکیوں کا کردار قابل غور ہے۔ اول اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنے لئے کچھ نہیں چاہتے تھے بلکہ جو کچھ کہتے یا کرتے وہ عوام کی بھلائی کے لئے کہتے تھے۔ وہ انہی مناظر کو ان کے سامنے پیش کرتے تھے جو خود ان کی روزمرہ کی کہانیاں تھیں اور جن سے وہ روزمرہ نپٹتے تھے اور جن کے بوجھ کے نیچے ان کی ریڑھ کی ہڈی جھکی ہوئی تھی بلکہ ٹوٹ رہی تھی۔ ایسی کے ساتھ جب وہ پادریوں اور گرجا کے بارے میں نقشہ پیش کرتے تو ان کا یہ ڈھنگ عجیب و غریب تھا۔

لینن نے للکار کر کہا کہ تم نے (نعوذ باللہ) خدا کو اتنے دنوں مانا اس نے تم کو کیا دیا؟ اور یہاں وہ ان کی مظلومیت کا نقشہ کھینچتا تھا۔ اور چند روز تم نے مجھ کو مانا اور میں نے تم کو یہ دیا اور یہ دیا تو لوگوں کے دلوں میں اس کی بات اتر جاتی اور وہ پادری کے ساتھ مذہب کو بھی ایک غلط چیز تصور کرنے پر راضی ہو جاتے تھے۔

عائلی قوانین اور بے حیائی

بدستور ہفتہ وار اجلاس مسجد پٹو لئے میں منعقد ہوا جس میں مولانا شمس الدین صاحب نائب امیر نے حاضرین کو جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد، آنے والے انتخاب میں دیندار امیدواروں کو ووٹ دینے پر زور دیا۔ مولانا نے عائلی قوانین اور بڑھتی ہوئی بے حیائی سے متعلق بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی " یہ اجلاس امیر شریعت بخاری کے جانشین کی گرفتاری اور پولیس کی غلط روش کے متعلق احتجاج کرتا ہے۔ حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء

حیدرآباد سندھ

تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (ناظم)

نام کتاب: مودودی مذہب۔
قیمت: ۵۶ پیسے نئے۔
ملنے کا پتہ: (۱) حافظ محمد اسحٰق صاحب ناظم مکتبہ حنفیہ مسجد گنبد والی جہلم۔
(۲) مکتبہ اشاعت اسلام و تعمیر حیات حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور

یہ کتاب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) خلیفہ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ کی تصنیف ہے اس میں آپ نے مودودی صاحب کے رسائل سے وہ عبارتیں نقل کر کے ان کی تردید کی ہے جن میں اس نے چودہ صدیوں کے بزرگان دین حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ اور انبیاء علیہم السلام پر مشق تنقید کر کے اسلاف کا اعتماد ختم کر کے الحاد کا دروازہ کھولنے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش کی ہے۔ جو کسی مستند مدرسہ یا مستند عالم سے علم حاصل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور باوجود اس کے تمام بزرگوں کے اقوال و اعمال میں کیڑے نکال کر اپنے علمی گھمنڈ کا مظاہرہ کیا ہے۔

ہر طالب حق مسلمان کو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھے تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ علماء امت کیوں مودودی صاحب کے لٹریچر کو گمراہ کن کہتے ہیں۔

خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

شہرہ آفاق تجارتی ادویہ کے مصدقہ نسخوں کا لاجواب خزانہ

ارمغان جواہرات الموسوم گنج جواہرات

جو پاک و ہند کے مشہور دواخانوں کی پیٹنٹ دواؤں کے مستند اور مصدقہ نسخوں کا عدیم النظیر شاہکار ہے جس کا مطالعہ ہر طبیب بلکہ ہر اردو خواں کے لئے بھی بیحد مفید ہے کیونکہ یہ مستند اور مصدقہ نسخوں کا لاجواب شاہکار مجربات کی سینکڑوں کتابوں کی خریداری اور ورق گردانی سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے قیمت فی جلد صرف چھ روپے جو ایک نسخہ کی قیمت کے برابر تو کجا بلکہ عشر عشیر بھی نہیں۔ رعایت صرف خریداران ترجمان اسلام لاہور کو ۲۲ جون تک پانچ روپے میں علاوہ محصول ڈاک اور پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف۔ جلد دوم قیمت ۵/ رعایتی ۴/ ہر دو جلد بصورت پیشگی نو روپے معہ محصول ڈاک (ضمانت) ناپسند ہونے پر ایک ماہ تک واپس بھیج کر قیمت واپس لیجئے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر مکتبہ ارمغان جواہرات رنگپورہ سیالکوٹ
(۲) لاثانی کیمیکل ورکس رنگپورہ سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علمائے اسلام سکھر

سکھر (ڈاک سے) یہاں دو سال سے جمعیۃ علمائے اسلام کی شاخ قائم ہے اس قلیل عرصہ میں جمعیۃ نے شاندار کارگزاری کا ثبوت پیش کیا۔ جمعیۃ دینی فلاح، وابستگیٔ عقائد، قانونِ اسلامی اور اسلامی اخلاق کے احیاء کی ممکن کوشش کر رہی ہے۔

ایک سال سے جمعیۃ نے دفتر اور دارالمطالعہ قائم کر رکھا ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سکھر کے زیر اہتمام ۱۳ اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن میں ضلع کے علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ ان اجتماعات میں ہر ماہ کے بعد درسِ قرآن مجید۔ درسِ حدیث شریف کی کارگزاری پیش کی جاتی ہے۔ اور آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جاتا ہے۔ نیز کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے ایک ضابطہ کمیٹی قائم کی گئی۔

ناظم ضلع نے کئی برادریوں کے بڑوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہوں نے آئندہ انتخابات میں جمعیۃ سے تعاون کا یقین دلایا۔

نیز جمعیۃ نے ماہانہ رپورٹ کے فارم چھپوا لئے ہیں تاکہ کام میں آسانی ہو اور انہیں پُر کرکے دفتر میں بھیج دیا جائے۔

دارالمطالعہ سے سینکڑوں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ نیز جمعیۃ نے ہزاروں کو دستخط کرنا اور کئی آدمیوں کو پڑھنا لکھنا سکھایا ہے۔

(محمد ادریس ناظم جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سکھر)۔

کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد کی سڑکیں

سندھ: کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد کی سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے۔ پہلے تو ان سڑکوں کی دیکھ بھال جاری تھی۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ان کی طرف سے بے توجہی برتی گئی۔ ہم کنڈکوٹ کے عوام حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس علاقہ کی سڑکوں کی جلد از جلد مرمت کرائی جائے۔

جانشین امیر شریعت کو رہا کرو

سمندری ۱۵ مئی کو جامعہ مسجد محمدیہ میں مولانا محمد علی جانباز نے ایک جلسہ عام میں مولانا سید عطاء المنعم بخاری کی گرفتاری اور ہتھکڑی لگانے پر شدید احتجاج کیا۔ اور جلوس نے مطالبہ کیا کہ جانشین امیر شریعت کو فوراً رہا کیا جائے۔ اور غلط کار افسران کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

ربوہ کی املاک وقف میں داخل کی جائیں

سید عطاء المنعم بخاری کو رہا کیا جائے

سلانوالی: ضلع سرگودھا کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی نے حضرت مولانا سید عطاء المنعم بخاری کی گرفتاری پر زبردست احتجاج کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ علماء کرام کو نظر بند کرنے، اور عوام کے محبوب رہنماء کو ہتھکڑی لگانے جیسے توہین آمیز سلوک سے پرہیز کیا جائے۔

نیز عوام نے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں مرزائیوں کی لاکھوں روپیہ کی آمدنی کی تمام جائدادیں اوقاف ایکٹ کے تحت وقف املاک میں شامل کی جائیں۔ کیونکہ ربوہ میں حکومت در حکومت قائم ہے۔

نیز اجلاس میں قبرص۔ کلکتہ اور کشمیر کے مسلمانوں کے لئے دعا کی گئی۔

(جمال الدین ناظم اعلیٰ سلانوالی)

علمائے کرام سے پابندیاں ہٹائی جائیں

ہرنولی: جمعیۃ علمائے اسلام ہرنولی میں ۱۲ ذوالحجہ اور ۲ محرم کو عام اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن میں امیر جمعیت علمائے اسلام مولانا قطب الدین صاحب امیر کندیاں نے خطاب فرمایا۔ اجلاس میں بالاتفاق مندرجہ مطالبات منظور کئے گئے:-

۱۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں سے جن علمائے اسلام کو شہر بدر کیا گیا ہے۔ ان سے پابندیاں اٹھائی جائے۔

۲۔ ملک میں جلد از جلد خلاف اسلام قوانین منسوخ کرکے کتاب و سنت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے۔

۳۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو مشاورتی کونسل سے الگ کیا جائے۔ کیونکہ یہ شخص اس آسامی کے لئے نااہل ہے۔ اور اس کی جگہ کسی مستند عالم دین کا تقرر کیا جائے۔

۴۔ جانشین امیر شریعت کو فوراً رہا کیا جائے۔ اور عوام کے محبوب لیڈروں سے اہانت آمیز سلوک کرنے کا طریقہ ختم کیا جائے۔

۵۔ یہ اجتماع عوام سے اتحاد و اتفاق کی اپیل کرتا ہے۔

(ڈاکٹر دین محمد قریشی ناظم دفتر)

فلپائن کے مسلمانوں کی اپیل

السلام علیکم۔ میں یہاں پیش امام ہوں۔ اور یہ مسجد ڈھول ڈھول کے مقام پر سیاسی سولو میں واقع ہے۔ ہم فلپائن کے مسلمان انگریزی اور عربی کے لٹریچر سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اسلام کی معلومات حاصل کرنے کے لئے سخت بیتاب ہیں۔ اور اہل پاکستان سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ہمیں قرآن حکیم کے انگریزی تراجم۔ تفاسیر۔ تاریخ اسلام اور دوسری مستند دینی کتابیں انگریزی زبان میں ارسال کریں۔ تاکہ ہم دین اسلام کی معلومات حاصل کر سکیں۔

ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے موقر جریدہ کے ذریعہ ہماری آواز اہل پاکستان تک پہنچا دیں۔

احقر: حاجی صالح آرپا۔ ناظم مسجد

پاکستان میں یہ کتابیں قاضی عبدالاحد سربانی رکن مجلسِ شوریٰ۔ قلات کو بھیجی جائیں۔

مبلغ جمعیۃ علمائے اسلام کی سرگرمیاں

سرگودھا ۲۲ مئی۔ مولانا محمد صادق صاحب مبلغ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سرگودھا نے چک نمبر ۴۶ مالی میں جلسہ عام میں تقریر فرمائی آپ نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور پھر عہدیداران کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

مولوی عبدالوہاب صاحب امیر، محمد مظفر خان صاحب ناظم اعلیٰ سے ملاقات کرکے انہیں جماعتی ہدایات دیں۔ اور ۲۶ مئی کو چک ۱۳۱ جنوبی کا دورہ کیا۔ اور جمعیۃ کے احباب سے ملاقات کی۔ (محمد رفیق ناظم دفتر سرگودھا)

ہمشیرہ کی شہادت پر تعزیتی خطوط

ہماری ہمشیرہ جو ۵ مئی ۶۴ء کو سمندری کے قریب لاری کے حادثہ میں شہید ہو گئی تھیں جن احباب نے ان کی شہادت پر تعزیتی خطوط ارسال کئے ہیں ان کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہٰذا بذریعہ ترجمان اسلام ان سب حضرات کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام سکھر کی اپیل

۱۔ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخوں کو بار بار تاکید کی گئی کہ آپ ممبر سازی کی کتابیں مکمل کرکے روانہ کریں اور رقم بھی بھیجیں۔ مگر تا حال کسی نے کچھ نہیں بھیجا۔ برائے مہربانی جن جمعیتوں کے پاس کتابیں اور پیسے موجود ہوں وہ روانہ کر دیں۔

۲۔ ماہانہ رپورٹ کے فارم جن جماعتوں کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ وہ اپنی جماعت کی کارگزاری کی رپورٹ بھی ضلعی دفتر کو روانہ کر دیں۔

۳۔ جن جمعیتوں کے پاس سابقہ ماہ کی رقم بقایا ہے وہ دونوں مہینوں کی رقم یعنی ماہ اپریل اور ماہ مئی دفتر ضلعی کو روانہ کریں۔

۴۔ جہاں ابھی تک مبلغ نہ پہنچا ہو وہ ضلعی دفتر کو اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اطلاع دیں۔ (ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

جامعہ امدادیہ کی اپیل

احقر آج بتاریخ ۲۹ مئی ۶۴ء جامعہ امدادیہ کشور گنج میں حضرت مولانا اطہر علی صاحب مدظلہم کی دعوت پر حاضر ہوا۔ چھ سات سال میں جامعہ کی عمارت ظاہری و باطنی جس معراج ترقی پر پہنچ گئی وہ کرامت کے سوا کسی اور نام سے تعبیر نہیں کی جا سکتی۔ مجھے یہاں حاضر ہو کر ایسا محسوس ہوا کہ میں دارالعلوم دیوبند میں حاضر ہوں اور اسی کے اساتذہ و طلبہ کے مجمع میں بیٹھا ہوں۔

مسلمانانِ مشرقی پاکستان سے میری مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ اس درس گاہ کی تعمیر و ترقی میں دامے، درمے، قلمے اور سخنے حصہ لیتے رہیں۔ امید ہے کہ درسگاہ اس علاقہ کے لئے منارۂ روشنی ثابت ہوگی اور اس کے دین کی روشنی پھیلانے میں شمع ثابت ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس درس گاہ کو دن دونی رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد طیب عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند حال وارد کشور گنج مشرقی پاکستان۔

(حیدرآباد میں ترجمان اسلام) کا تازہ پرچہ جناب رحمت اللہ اصلاحی و مولا بخش فاروقی مستقلان مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد سے مل سکتا ہے۔

ج حاجی غلام رسول و شاہ احمد انصاری کلاتھ مرچنٹ صدر بازار کمالیہ - لائل پور۔

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisae

Vol. No. 7 | 5 June 1964 23 MuHARRAM 1384 | No. :- 21

عالمی خبریں

پنڈت نہرو کی ارتھی جلادی گئی

نئی دہلی :- پنڈت نہرو کی نعش قومی اعزاز کے ساتھ جلادی گئی۔ ان کی چتا راج گھاٹ پر تیار کی گئی تھی۔ ان کی چتا کے ہمراہ لاکھوں افراد تھے۔ جن میں غیر ممالک کے سفیر وزراء اور ہزاروں ممتاز شہری تھے۔

چتا کے قریب بھارت کے فوجی افسران تھے۔ ان کے پیچھے وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو۔ برطانیہ کے وزیر اعظم ڈگلس ہیوم لارڈ مونٹ بیٹن۔ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے۔ نیپال کے وزیر اعظم مسٹر تلسی گری امریکہ کے وزیر مسٹر ڈین اسک، روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر الیکسی سائیکوف۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر مسٹر حسن الشافعی یوگوسلاویہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ تھے۔

مسٹر نہرو کی موت پر پاکستان بھر میں تمام سرکاری عمارتوں کے پرچم سرنگوں رہے بھارت نے ۱۲ روز تک اور متحدہ عرب جمہوریہ نے سات روز تک سوگ منانے کا اعلان کیا ہے

عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی مشترکہ کمان

قاہرہ :- ۳۰ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی نے گزشتہ شب اس معاہدہ اتحاد کی توثیق کر دی جس پر منگل کے روز متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر اور عراق کے صدر عارف نے دستخط کئے تھے۔ صدر ناصر نے اس معاہدہ کو تمام عرب ممالک کے اتحاد کی منزل کی طرف پہلا قدم قرار دیا ہے اس معاہدہ کے تحت مشترکہ صدارتی کونسل اور دوسرے اداروں کے علاوہ مشترکہ فوجی کمان بھی قائم کی جائے گی۔ مشترکہ ملٹری کمانڈ کا مرکز قاہرہ میں ہوگا۔

مغرب زدہ مسلمانوں کو کب عقل آئے گی

موتمر قاہرہ نمبر کی تاخیر!

پہلے اعلان ہوا تھا کہ ترجمان اسلام کا مؤتمر قاہرہ نمبر ۵ جون کو شائع کیا جائیگا

مگر

۲۹ مئی کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام (لاہور) میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزی اور حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیرؒ نائب امیر مرکزی تشریف لائے۔ ہر دو حضرات نے دفتر کو اپنی ہدایات سے عزت بخشی اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے حکم دیا۔ کہ موتمر قاہرہ نمبر میں قاہرہ۔ مصر۔ عرب ممالک۔ اتحاد عالم اسلام۔ آثار قدیمہ۔ جمال عبد الناصر اور مؤتمر قاہرہ وغیرہ کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ درج ہونے ضروری ہیں تاکہ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور عام اہل اسلام کو اسلامی دنیا سے پورا تعارف اور ساتھ ہی اسلامی سیاسیات کا علم ہو سکے اس لئے

اعلان

کیا جاتا ہے کہ مؤتمر قاہرہ نمبر ۵ جون کی بجائے **۱۹ جون ۱۹۶۴ء** کو شائع ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور مشتہرین حضرات ۱۳ جون تک اشتہارات بک کرالیں۔

(ناظم دفتر)

شیر کشمیر اور مسئلہ چین :-

شیر کشمیر تقریر کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نے کہا۔ کہ ہمیں چین کے مسئلہ کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شیر کشمیر نے گرج کر کہا کہ کیا مسلمانوں کے لئے قرآن کریم کافی نہیں ہے؟ اس سے بڑھ کر کوئی رہنما نہیں ہو سکتا۔ امریکہ پر بھروسہ کر کے تم نے کونسی کامیابی حاصل کی۔ کشمیر کا مسئلہ پاکستان، ہندوستان اور کشمیریوں ہی کی مرضی سے حل ہو سکتا ہے۔"

نماز اور شیر کشمیر

شیر کشمیر کی تقریر میں نماز کا وقت آگیا۔ ایک پاکستانی مسلمان نے یہ کہہ کر ہم کو نماز معاف ہے" سارے پاکستانی مسلمانوں کی بے عزتی کی۔ شیر کشمیر نے فرمایا نماز معاف نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سٹیج پر باقاعدہ نماز کا اہتمام کیا گیا۔

خدا جانے انگریزوں کے بگاڑے ہوئے

فیڈریشن یا کنفیڈریشن میں شرکت

پشاور :- ۳۱ مئی۔ صدر محمد ایوب خاں نے یہاں کہا ہے کہ میں نے شیخ عبد اللہ سے کہہ دیا ہے کہ پاکستان جہاں خلوص کے ساتھ یہ چاہتا ہے کہ بھارت سے دوستانہ تعلقات استوار ہوں اور کشمیر کا تنازعہ طے ہو جائے وہاں وہ ہرگز یہ تسلیم نہیں کریگا کہ بھارت کے ساتھ کنفیڈریشن یا فیڈریشن بنائی جاتے۔ پاکستان کوئی ایسی تجویز کبھی قبول نہیں کر سکتا جس سے اس کا وجود خطرے میں پڑ جائے

صدر بن بیلا کا انتباہ

الجزائر :- ۳۰ مئی۔ صدر جمہوریہ الجزائر احمد بن بیلا نے اعلان کیا ہے کہ حکومت الجزائر قبیلہ اور کوہستان الکس میں اپوزیشن رشلسٹ محاذ کی خفیہ سرگرمیوں کے خلاف فیصلہ کن اقدامات کرے گی صدر نے اس سلسلہ میں جیل کے سابق ساتھیوں کو حوالہ دیتے ہوئے انہیں "غدار اور دشمن انقلاب" کہا

جمعیۃ کی جانب سے شیر کشمیر کو مبارکباد

"حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان شیر کشمیر شیخ عبد اللہ کو مندرجہ ذیل تار دی تھی۔

"جمعیۃ علماء اسلام آپ کی رہائی اور کامیاب جدوجہد پر آپ کو مبارکباد دیتی اور آپ کے مشن کی کامیابی کے لئے دعا کرتی ہے۔

شیر کشمیر کا جواب

شیر کشمیر نے جواب دیتے ہوئے لکھا:-

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کے جذبات کا ممنون ہوں!

(شیخ عبد اللہ)

نہرو کے جانشینوں سے صدر ایوب کی توقعات

پشاور :- ۳۱ مئی۔ صدر ایوب خاں نے آج کہا کہ مجھے پنڈت نہرو کی موت سے رنج ہوا ہے اگرچہ بھارت کے ساتھ ہمارے بعض جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں۔ مسٹر نہرو بھارت کے ایک عظیم لیڈر تھے اور انھوں نے اپنی قوم اور ملک کے لئے بہت کچھ کیا۔ صدر نے توقع ظاہر کی کہ پنڈت نہرو کے جانشین پاکستان کے ساتھ تمام جھگڑے طے کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور یہ محسوس کریں گے کہ دونوں ملکوں کے مستقبل کا تحفظ ان کی اچھی ہمسائیگی اور پرامن بقائے باہمی پر ہے

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیورہ آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں
عبد الرحمٰن زرگر
دکان نمبر ۸۷۳ - ۸۷۴
بھابڑا بازار - راولپنڈی

[illegible]

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ؍
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

مینجنگ ایڈیٹر
غازی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۷ | ۲۱ شوال ۱۳۸۳ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۶۴ء موافق ۲۵ پھاگن ۲۰۲۰ سمہ بکرمی | شمارہ ۹

صدر جمال عبد الناصر کا دینی و ملی احساس

دنیا بھر کے علماء اسلام کو دعوت

ایک وقت تھا کہ سید جمال الدین افغانی اتحاد عالم اسلام کے داعی تھے اور اس اسلامی نصب العین کے لئے جان کھپا دینے سے وہ زندہ جاوید ہو گئے۔ اگرچہ اس وقت وہ اس مقصد جلیل میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مگر وہ آنے والی نسلوں کے لئے شاہراہ کی نشان دہی کر گئے۔ اس آخری دور میں عالم اسلام میں اللہ تعالیٰ نے مصر کے جمال عبد الناصر کو پیدا فرما کر اہل اسلام کی سربلندی کا سامان کیا۔ ایک ملک جب خود کمزور۔ غلام یا مشکلات میں گھرا ہوا ہو، وہ دوسروں کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔ جمال عبد الناصر نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ ان عناصر کا قلع قمع کرنا تھا جو اچھے اچھے نعروں کے پردوں میں اغیار کے اشاروں پر رقص کر رہے تھے۔ جیسے کہ آج کل پاکستان میں بہت سے آدمی اور لیڈر اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں مگر ان کی مساعی پر اغیار سے خاص ارتباط کا شبہ کیا جا رہا ہے جس کے لئے وجوہ و اسباب موجود ہیں۔

صدر ناصر نے اس کے بعد ملک کی اقتصادیات کی طرف توجہ کی اور جب ان کو پتہ چلا کہ امریکہ جیسا بڑا ملک اسوان بند کے سلسلہ میں خلوص کی بجائے منافقت سے کام کر رہا ہے تو انھوں نے انتہائی جرأت و بہادری سے امریکی دوستی کو درجہ اعتبار سے ساقط کر دیا۔ اور اسوان بند کے لئے دوسری تدابیر پر غور شروع کیا۔ اسی طرح انہوں نے نہر سویز پر سے فرانس اور انگریز کی برتری اور تسلط کو مصر کی مکمل آزادی پر بدنما دھبہ تصور کر کے یکدم اس پر قبضہ کر لیا۔ گورے منہ تکتے رہ گئے اور اس شیر اسلام نے سویز کو قومی ملکیت قرار دے دیا۔ —— انگریز بڑا کایاں ہے اس نے فرانس اور یہودیوں سے مل کر چند مہینے کے اندر ہی اندر خفیہ تیاریاں کر کے اچانک مصر پر چاروں طرف سے دھاوا بول دیا۔ اس طرح دنیا کے سامنے ضعف و قوت۔ بے سرو سامانی اور ساز و سامان کی آویزش کا تماشہ آگیا۔ مسلمانان عالم نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ آزادی پسند ممالک نے مکمل ہمدردی کا اظہار کیا۔ ایسے نازک وقت میں اور آگ کے طوفان کے اندر سے صحیح و سالم کامیاب و منظفر نکل آنا اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور مدد تھی جو صدر ناصر کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی۔ دشمن خائب و خاسر ہوئے اور اس جنگ نے صدر ناصر کی شہرت کو چار چاند لگا دئے بلکہ اس کو عالم اسلام کا ہیرو بنا ڈالا۔ اب عرب کا بچہ بچہ آپ پر فدا ہونے لگا اور عالم اسلام کا ہر با احساس مسلمان دل سے صدر ناصر کو چاہنے لگا۔ دشمنان اسلام کی جب دال نہ گلی تو انھوں نے مسلم ممالک اور خاص کر عرب ممالک کو آپس میں ایک دوسرے سے دور کرنے کے لئے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں جن میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہوئے۔ مسلم ممالک میں اس کے خلاف سازشیں اور پروپیگنڈے ہوئے حتیٰ کہ پاکستان کے اندر ابو الاعلیٰ مودودی اور اس کے حامیوں نے ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا اس کو بے دین ٹھہرایا۔ اور اتحاد عرب کی تحریک کو غیر اسلامی تحریک قرار دیا اور کہا کہ یہ اسلام کے نام سے نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد قومیت پر ہے۔ اب پاکستان کی بیدار مغز اور حقیقت شناس حکومت نے اس کو اس قسم کی تحریکات سے روک کر پابند کر دیا ہے۔ کاش کہ اس کو صحیح علم ہوتا یا یہ کسی مستند عالم سے پڑھا ہوتا۔ تو وہ ایسا کبھی نہ کہتا۔ اہل اسلام کا جتنا بھی اتحاد ہو اور جہاں بھی ہو وہ خدا کی رحمت ہے۔ حتیٰ کہ دو مسلمانوں میں اتحاد کرانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے بہر حال اللہ تعالیٰ نے ناصر کی نصرت فرمائی۔ اور وہ ان سب مخالفتوں پر غالب آگیا۔ اس کی نیک فطرتی اور اسلامی درد نے اس کو مجبور کیا کہ اس نے تمام اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو قاہرہ میں بلا کر سب کو گلے لگایا اور تمام تلخیوں کو ختم کر کے مخلصانہ اتحاد کی بنیاد رکھ دی۔

اب اس کے ہاں سے جامعہ ازہر نے دنیائے اسلام کے بڑے بڑے مشہور محقق اور مخلص علماء کو بلا کر دینی اتحاد اور اسلامی لائنوں پر تحقیقات کا راستہ ہموار کرنے کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے پاکستان سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام (رکن قومی اسمبلی) حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان رکن صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نیو ٹاؤن کراچی۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب دہلی کو بھی دعوت دی ہے۔ یہ حضرات کراچی ہوائی جہاز سے پہنچ رہے ہیں جہاں سے وہ ۷ مارچ کو قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ صدر ناصر کا یہ دوسرا اہم اقدام ہے جو عالم اسلام کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کے لئے ہے۔ پاکستان خوش قسمت ہے کہ وہ روز اول سے اس کا داعی ہے اور اس کے موجودہ صدر محمد ایوب خان صاحب عالمی سیاست کے نشیب و فراز پر پورا غور کرنے کے بعد پاکستان اور عالم اسلام کی ترقی و یک جہتی کے لئے تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نیک مقصد میں دونوں کو کامیاب کرے آمین

Scanned with CamScanner

فکر و نظر

"اسلام کے نام پر اجارہ دارانہ ذہنیت کے خطرناک حربے"

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

اسلام اللہ کا دین ہے ۔ اس کا منشا یہ ہے کہ گمراہ انسان ہدایت یاب ہو جائیں ۔ ظالم اپنا ظلم چھوڑ دیں ۔ فاسق فاجر اپنے فسق و فجور سے باز آجائیں ۔ گم کردہ راہ اور کج رو لوگ صراط مستقیم پر چلنے لگیں ۔ جنھوں نے دوسروں کے حقوق غصب کر لیے ہیں ۔ وہ انھیں واپس کر دیں جو اپنے نفس اور شیطان کی عطا کردہ آلائشوں میں آلودہ ہیں ان سے پاک و صاف ہو جائیں ، ایک اللہ بزرگ و برتر کی عبودیت اختیار کرکے ماسوا کی بندگی و غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کر لیں ۔

الغرض اسلام باطل کی راہ چھوڑ کر حق کی راہ تسلیم اور اختیار کر لینے کا نام ہے ۔ یہ راہ عمر کے جس حصہ میں بھی تسلیم و اختیار کی جائے ، لائق اعتماد ہوگی ۔ اس کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں ہے کہ پیدائشی طور پر ہی انسان اس کا حامل ہو ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی الٰہی کا نزول شروع ہوا ۔ اور آپ نے اللہ کی اس دعوت کا آغاز فرمایا ۔ اس پر ابتداء میں صرف چند گنے چنے اور نہایت ہی قلیل افراد نے لبیک کہا ۔ وگرنہ ایک گروہ کثیر شدید مخالفت کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوا ۔ لیکن ان کی اس مخالفت و تاخیر نے انہیں ہرگز اس حق سے محروم نہیں کیا کہ وہ اسلام کی دعوت کے حامی و ناصر بنیں ۔ اس کی ترجمانی اور تشریح کا کام انجام دیں یا اسلام قبول کر لینے کے بعد بھی ، اپنی سابقہ مخالفت و تاخیر کے لئے مدت العمر مطعون کئے جاتے رہیں ۔ نہیں بلکہ ان کا اسلام ہر اعتبار سے قابل اعتماد و لائق پذیرائی تھا ۔

ایسے لوگ جنھوں نے شروع میں کچھ عرصہ تک اسلام کی مخالفت کی اور اس کے ماننے میں تامل کیا ، ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے اکابر شامل تھے اور جنھوں نے ایک مدت تک نہ صرف زبانی مخالفت کی بلکہ متعدد جنگوں میں اسلام کے مقابلہ میں صف آرا ہوئے اور ان میں سے بعض فتح مکہ سے ذرا قبل یا عین فتح مکہ کے وقت یا بعد میں داخل اسلام ہوئے ، ان میں خالد بن ولید رض ، عمرو بن العاص رض ، حضرت معاویہ رض ۔ حضرت ابوسفیان رض ۔ حضرت عباس رض جیسے بلند ترین افراد شامل تھے ۔ جو ہر حیثیت سے بعد میں اسلام کے لئے حجت و اتھارٹی قرار پائے ۔

الغرض اسلام کے ماننے کے لئے ، اس کی خدمت کرنے کے لئے اس کی دعوت کو قائم و جاری رکھنے کے لئے ہرگز یہ ضروری نہیں ہے کہ اس میں حصہ لینے والے کی گزشتہ زندگی کیسی تھی اور کیا تھی ۔ اگر وہ کافر مطلق تھا اگر وہ فسق و فجور میں ڈوبا ہوا بدترین گناہ گار فرد تھا ، اگر وہ پیہم کوتاہیوں اور لغزشوں کا مرتکب ہوتا رہا ہے ۔ تب بھی جونہی اس نے صدق دل سے اپنے رب کے حضور توبہ کی ، اور اسلام کی راہ اختیار کی ، اس کی گزشتہ بدعملی کی زندگی نسیاً منسیا ہو گئی ۔ اس کا دین اور اس کا حق خدمت اسلام اعتماد کے لائق بن گیا ۔ اب اس پر کوئی شخص اس حیثیت سے نقد و طعن نہیں کر سکتا کہ یہ پہلے تو کافر تھا ۔ فاسق و فاجر تھا ۔ دین سے بے بہرہ تھا ، اس لئے اسے دین پر گفتگو کرنے کا استحقاق نہیں پہنچتا ۔ بلکہ اب تو جسے بھی اس پر کلام کرنا ہے اور اس سے کچھ کہنا ہے اس کے موجودہ فکر و عمل اور گفتار و کردار کو سامنے رکھ کر کہنا ہوگا ۔

یاعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ۔

اسلام اللہ کا دین ہے ۔ کسی خاص فرد یا گروہ کا دین نہیں ہے کہ اس فرد یا گروہ کی خوشنودی حاصل کئے بغیر کسی کا اسلام بھی اعتبار کے قابل نہیں ہوگا ۔

مسلمان ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کو سلف صالحین کی تصریحات و تعبیرات کے مطابق تسلیم و اختیار کیا جائے ۔

اسلام ہرگز یہ تلقین نہیں کرتا کہ خدمت انسانیت و خدمت ملت کے جو راستے ہیں ۔ اسلام کے نام سے ان سے اجتناب کیا جائے ۔ یا ان کی مخالفت کی جائے ۔ مظلوموں کی امداد کرنا ۔ ظالموں کو ان کے ظلم سے روکنے کی کوشش کرنا ، غاصبوں سے ان کے مغصوبات واپس دلانا ، حریت و آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینا ، اور ایک غلط و جابرانہ صورت حال کے تسلط کو بدلنے کی کوشش کرنا ، ایسی باتیں نہیں ہیں جو ان میں حصہ لینے کے بعد اسلام میں داخل ہونے یا خدمات دین انجام دینے کا استحقاق چھن جاتا ہو ۔

اگر ایک شخص نے وطن و ملت کو غیروں کی غلامی سے آزاد کرانے کی عملی جدوجہد میں حصہ لیا ہے ۔ اگر ایک شخص نے اپنی قوم کی سربلندی قائم کرنے کے لئے ، محاذ جنگ میں شرکت کی ہے ، اگر ایک شخص نے ناجائز طور پر غالب آجانے والے افراد و گروہوں کے تسلط و غلبہ کو چیلنج کیا ہے ۔ اگر ایک شخص نے حصول دولت و سرمایہ اندوزی کی ناجائز و ظالمانہ راہوں کو بند کر دینا چاہا ہے ۔ اگر ایک شخص نے موقع پرستوں اور مفاد طلبوں کو ان کی مطلب برآریوں کے مقام سے نیچے گرا دیا ہے ۔ اگر ایک شخص نے اجارہ داری کے حصار کو توڑ دینا چاہا ہے ، تو یقیناً اس نے اسلام کے تقاضوں کی ہی پیروی کی ہے ۔ عوامی فلاح و بہبود کی ہر مخلصانہ کوشش اسلام کی طرف ہی ایک قدم ہے ۔ ایسے کاموں کی نفی کرکے اور ان پر قدغن لگا کر اسلام کی پیروی کا ادعا سوائے خود فریبی کے اور کیا ہے ۔

بے شک جن لوگوں نے ایسے معاملات میں [illegible] احتیاط حدود اور پابندی کا لحاظ نہیں رکھا ، انھوں نے [illegible] زیادتی کیا ہے ۔ لیکن جن لوگوں نے سرے سے ان کاموں میں کوئی حصہ ہی نہیں لیا ۔ بلکہ اپنی خاموشی یا غیر جانبداری سے ظالموں اور غاصبوں کی بالواسطہ اعانت کا سبب بنے رہے وہ تو اور زیادہ شدید غلطی کے مرتکب ہوئے ۔

الغرض یہ ذہن بڑا ہی پُرفن ہے کہ وہ خود تو اس بات کا اجارہ دار بنا رہنا چاہتا ہے کہ اسلام کو جس طرح چاہے اور جس وقت چاہے اور جیسے حالات میں چاہے اپنی فہم کے مطابق معنیٰ پہناتا رہے اس میں تبدیلیاں کرتا رہے اور اپنے حلقہ اثر کے افراد کی گزشتہ غیر اسلامی زندگیوں سے صرف نظر کرکے انہیں دین کی تعبیر و ترجمان کا حق اور اتھارٹی عطا کر دے ۔ لیکن دوسروں کی زبانوں میں اس الزام کے ساتھ تالے لگا دینا چاہیئے کہ فلاں تو کانگریسی رہا ہے ۔ فلاں تو مسلم لیگی رہا ہے ۔ فلاں تو احراری رہا ہے ۔ فلاں تو جمعیۃ علمائی رہا ہے ۔ فلاں تو اشتراکی رہا ہے ۔ فلاں کا تعلق تو تحریک آزادی سے تھا ۔ فلاں کا رابطہ تو تحریک پاکستان سے تھا ۔ فلاں کا تعلق تو مزدوروں و عوام کی حقوق طلبی کی تحریک سے تھا ۔ فلاں ایسا تھا ۔ اور فلاں ویسا تھا اس لیے اب اسے کوئی حق نہیں کہ وہ اسلام کی بات کرے ۔ اس پر تو توبہ کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں ۔ حالانکہ ایسے مدعیوں اور الزام سازوں کا یہ حال ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے فلاں بڑے تو پہلے ایسے تھے اسلام سے اتنے دور اور برگشتہ تھے تو فوراً جواب دے دیتے ہیں کہ صاحب یہ تو ان کی گزشتہ دور زندگی کی بات ہے ۔ اب تو وہ خالصتاً اقامت دین کا کام کر رہے ہیں یا جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ کے فلاں بڑے کے معاملات زندگی میں یہ یہ کوتاہیاں پائی جاتی ہیں ان کی لڑکیاں ہو بہو اوروں کے طرز پہ کالجوں میں پڑھتی ہیں ۔ ان کے لڑکے مطعون ہیں اور اسی لئے فلاں بڑے بڑے ان سے علیحدگی اختیار کر گئے تو فی الفور جواب دیں گے کہ صاحب یہ تو ان کی نجی زندگی کی بات ہے ۔ غلطیاں اور کوتاہیاں ہر انسان سے ہوتی ہی ہیں آپ تو یہ دیکھیے کہ جس مقصد کی وہ دعوت دے رہے ہیں وہ دینی مقصد ہے یا نہیں ، اپنے لیے تو یہ حق رعایت اور دوسروں کے لئے ناکردہ گناہوں کی بھی الزام دہی ۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

درحقیقت اس ذہن کے نزدیک کسی شخص کا اسلام معتبر نہیں ہے تاوقتیکہ وہ شخص اس ذہن کے آگے اپنا سر نیاز نہ جھکا دے حتی کہ سلف اول اسلام میں بھی اسے رخنے نظر آنے لگتے ہیں سوء ظنی کی اس شدت و تنگ نائی کو اسلام کی بے پایاں رحمتوں اور وسعتوں سے بھلا کیا نسبت ہو سکتی ہے یہ تو محض اپنے ہی ذہن و خیال کی طلسم آفرینیاں ہیں جس میں ایسے لوگ خود بھی گرفتار ہیں ۔ اور دوسروں کو بھی گرفتار کر لینا چاہتے ہیں ۔

زندگی کے حقائق سے منہ موڑ کر جن لوگوں نے نظریات و توہمات کے دامن میں اپنے گریز و فرار کی پناہ گاہیں بنا لی ہیں ان کی محرومیوں اور نارسائیوں کا ظہور ایسے ہی مدعیانہ افکار اور قیاسی [illegible] بلکہ مفروضوں ۔ عیب بینیوں اور عیب جوئیوں میں ہوتا ہے وہ ہمیشہ یقین و اعتماد کے بجائے بے یقینی اور

(باقی صـ پر)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۱ - شوال المکرم ۱۳۸۳ھ

قائدین جمعیۃ علماء اسلام کا دورۂ مصر”

پاکستانی علماء کو جامعۂ ازہر قاہرہ کی دعوت

حکومت مصر کی خصوصی دعوت پر مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و ممبر قومی اسمبلی پاکستان اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان، جامعہ ازہر کی تقریبات میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ جیسے صدر ناصر نے عرب ممالک کے سربراہوں کو بلا کر ان میں قومی اتحاد کی بنیاد رکھ کر دشمنان اسلام کو بڑی حد تک مایوس کیا۔ اب وہاں کی مرکزی جامعہ ازہر نے مسلم آبادیوں اور ملکوں کے بڑے بڑے اور مخلص علماء کرام کو بلا کر اسلامی اتحاد کی بنیادیں کھڑی کرنے کا مبارک اقدام کیا ہے۔

مفتی صاحب [illegible] کی مصر جیسے بڑے اور اہم اسلامی ملک میں پاکستانی نمائندوں کی حیثیت سے تشریف بری بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے اور موزوں ترین انتخاب ہے۔ یہ دونوں حضرات اپنے مذہبی اور سیاسی نظریات و موقف کے اعتبار سے پاکستانی مسلمانوں کی حقیقی نمائندگی کرنے کے پوری طرح اہل ہیں۔ اور عالم اسلام و عالم عرب میں جانے والا یہ پہلا وفد ہے جو پاکستانی مسلمانوں کے ان حقیقی احساسات و جذبات کی ترجمانی کرے گا جو وہ اپنے عرب مسلمان بھائیوں کے بارے میں رکھتے ہیں، اور مغربی و انگریزی سامراج و استعماریت کے لگائے ہوئے زخموں اور دکھوں میں مسلمانوں کے درد و غم کا اپنے عرب بھائیوں کے سامنے اظہار کرے گا۔

عرب اور عالم اسلام کے بارے میں انگریزی اور یورپی جبر و استبداد کی کارستانیوں کا پس منظر اور حقیقت کا جو وقوف شعور اور علم ان ہر دو حضرات کو ہو سکتا ہے۔ اور اس بارے میں عربوں کے درد و غم میں برابر کی شرکت کا جو اعلان یہ دونوں اکابر کر سکتے ہیں یقیناً دوسرا نہیں کر سکے گا۔

یہ دونوں حضرات ہمارے ملک کے اس عظیم تاریخی قافلے کے وارث ہیں جو صدیوں انگریزی جبر و تغلب سے پنجہ کش رہا اور مشرق کی تاریخ کے اس الم ناک اور تلخ ترین باب کے خود بھی حصہ دار ہیں۔

اور پھر یہ دونوں اس مذہبیت کے عملاً علم بردار اور داعی ہیں جو ملت عرب سے انسانیت کی نجات کی پیامبر بن کر اٹھی وہ اپنے مسلمان عرب بھائیوں کو حقیقی طور پر یہ باور کرا سکتے ہیں کہ پاکستان کے اور ان کے دکھ درد اور مسائل ایک ہیں۔

پاکستان و عرب دونوں محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی و امی) کے لائے ہوئے اسلام اور اسلامی تہذیب و معاشرت کے پیرو، متبع اور داعی ہیں۔

پاکستان و عرب، دونوں ایک ہی دین کے رشتہ اخوت میں منسلک اور ایک ہی فکر و نظر کے رہین منت ہیں۔

ان کو تاراج کرنے والا، انہیں ظلم و استبداد اور فریب کاری کی چکی میں پیس ڈالنے والا بھی ان کا مشترکہ دشمن انگریز ہے۔

ان کے دین۔ ملت اور مذہب کے دشمن انگریز اور اس کے اتحادی اگر عرب میں اسرائیل کے پشت پناہ بن کر عرب کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ تو وہی کشمیر کے مسئلہ پر بھارت کے درپردہ حامی رہ کر پاکستان کو نقصان پہنچانے کی سازباز میں بھی مصروف ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کا یہ دورۂ مصر نہ صرف پاکستان و مصر کے تعلقات کو خوشگوار تر بنانے میں ممد ہوگا۔ بلکہ عربوں اور پاکستانیوں کے مابین دینی و ملی رشتوں کی تجدید کا آغاز کرنے والا ثابت ہوگا۔ نیز عالم اسلام کے اتحاد کی طرف ایک بڑا اقدام قرار پائے گا۔

مسلمانوں کی عالمگیر وحدت کی راہ میں جو جو موانع حائل ہیں، ان کو دور کرنے کی کوششوں میں اس دورہ سے زبردست فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔

اس قسم کے دوروں سے عربوں اور پاکستانیوں کو بحیثیت مسلمان ہونے کے ایک دوسرے کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے اور بہت سی غلط فہمیاں رفع ہو سکتی ہیں۔

بسلامت روی و باز آئی

وزیر اعظم چین کا دورۂ پاکستان

چین کے وزیر اعظم پاکستان تشریف لائے اور یہاں کا دورہ کر کے واپس تشریف لے گئے۔ جہاں تک ظاہری اور نمائشی حالات کا تعلق ہے اور حکومتی و عوامی حلقوں کی گرمجوشیوں کے ظہور کا معاملہ ہے۔ وزیر اعظم چین کے اس دورہ کو ایک کامیاب دورہ کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہم سمجھتے ہیں کہ چین کے سربراہ کے اس دورہ نے جہاں پاکستانی عوام میں بظاہر بڑے امید نقوش چھوڑے ہیں وہاں چینی وفد بھی ہمارے وطن عزیز اور ملت پاکستان سے اچھا اور حوصلہ مندانہ تاثر لے کر گئے ہوں گے۔ ہر دو طرف کے اعلیٰ اور اندرونی حلقوں کا حقیقی عملی اور واقعی تاثر کیا ہے۔ اس کے بارے میں قطعیت سے کچھ کہنا قبل از وقت اور قیاس ہی قیاس ہو سکتا ہے۔

ہماری مستقل رائے یہ ہے کہ جب کبھی بھی ہمارے وطن سے جو ذمہ دار افراد یا وفود بیرونجات کے ممالک کے دورے پر تشریف لائیں۔ ہماری طرف سے اندرون ملک و بیرون ملک ہر دو جگہ جو اظہارات عمل میں لائے جائیں ان سے چند باتیں واضح و بیّن طور پر ہر غیر ملکی بالخصوص سربراہ و وفد غیر ملکیوں کے سامنے آ جانا چاہیئے۔

اولاً یہ کہ ہم مسلمان ہیں اور اپنی اسلامی زندگی پر خود بھی عامل ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرز زندگی کی دعوت دینے والے ہیں۔ اور اسے انسانیت کی بہبود و نجات کے لئے حقیقی اور واحد ذریعہ جانتے ہیں۔ ہماری یہ اسلامیت انسانی برادری کی وحدت کے قیام کو بروئے کار لانے والی ہے۔

ثانیاً یہ کہ ہم پاکستانی قوم ہیں اور اپنا ایک جداگانہ قومی عز و شرف رکھتے ہیں۔ ہماری داخلی و خارجی پالیسیاں ہمارے قومی نقطۂ نگاہ سے تشکیل پاتی ہیں اور ان پر کسی بیرونی اثر و نفوذ یا تلقین و اشارہ کا غلبہ نہیں ہے۔

ثالثاً یہ کہ ہم اپنے ملی و قومی حقوق کے لئے کسی بھی رو رعایت کے روادار نہیں اور صداقت و دیانت کے عالمگیر اصول عدل پر انہیں استوار و قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

رابعاً یہ کہ ہر مخلصانہ دوستی و تعاون کی پیشکش کو ہم بڑھ کر قبول کرنے والے اور ہر ملک و قوم کو اس کی دعوت دینے والے ہیں لیکن اپنے اصول حیات، طرزِ زندگی، اسلامیت اور پاکستانیت پر کسی قسم کی آنچ آئے بغیر۔

خامساً یہ کہ ہمارے مظاہر قومی و وطنی کی بنیاد تمام تر عوامی ربط و بہبود پر مبنی ہیں، اور حکومت اس ربط و بہبود کے حصول کا ذریعہ ہے اور ان مظاہر کی امین ہے۔

اگر بیرونی ممالک کی قومیں ہمارے ان پنج گانہ دواعی کو سمجھ لیتی ہیں اور ہم ان پر اپنے ان خصائص کا اندرون ملک و بیرون ملک . . . . عملاً اظہار کر دیتے ہیں تو یقیناً ہم اپنی دینی و ملی اور اپنی بے شمار بین الاقوامی مشکلات دور کر لیں گے۔

فی امان اللہ تعالیٰ

میں جامعہ ازہر مصر کی دعوت پر قاہرہ جا رہا ہوں واپسی پر حج اور زیارت حرمین شریفین کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان و ارکان کو اور جمعیۃ کے کام کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں تمام جماعتی دوست اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ شریف کا حج اور روضۂ اطہر پر حاضری نصیب فرمائے میں ان تمام مقدس مقامات میں آپ کے لئے اور جمعیت کے لئے دعائیں کروں گا۔

فی امان اللہ تعالیٰ ۔ غلام غوث بقلم خود

پاکستان کی تفریحات

سینما ـــــ ریڈیو ـــــ ڈانس

(ڈاکٹر دین محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علما اسلام ہرنولی ضلع میانوالی)

ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا۔ ناچنا اور اجنبی مرد عورت کا آمنے سامنے بے حجاب بیٹھنا مذہباً بہت بڑا جرم، اخلاقاً سخت عیب۔ تہذیب سے کوسوں دور سمجھا جاتا تھا۔ حکمران اور اونچے طبقہ کے لوگ تو کیا ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو سخت بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھتے تھے۔ اعلیٰ حکام سے لے کر ادنیٰ درجہ کے مفلس تک جو کوئی بھی ایسے افعال کا ارتکاب کرتا۔ اس کو پرلے درجے کا بدمعاش خاندان اور سوسائٹی کے لئے باعث ننگ و عار سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت کب کسی کی شرم و حیا، عقل و غیرت اس کی اجازت دے سکتی تھی کہ اس کی بہو بیٹی غیروں کے سامنے ناچے اور گائے۔ یا بے حجاب دوسروں کے سامنے چلے پھرے ناممکن تھا کہ کوئی خود اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر کسی بے حیائی کے مجمع میں شریک ہو۔ اور ان کو غیروں میں بے پردہ بٹھائے لیکن آج شہر میں ایک دو نہیں کئی کئی سینما ہیں اور کئی کئی شو ہوتے ہیں۔ اور عورتوں، بچوں اور مردوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں۔ شریف زادیاں خود ایکٹریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ گندے اور فحش قصوں کی اداکاری میں اجنبی مرد اور عورت نہایت بے باکی سے حصہ لیتے ہیں۔ انسانیت اور شرم و حیا کو ان سے گھن آتی ہے۔ مگر ان کے سامنے بڑے بڑے گروہ مردوں اور عورتوں کے بیٹھے ہوئے قہقہے لگا کر ان کی داد دیتے۔ خود اپنی تہذیب و اخلاق ملت و مذہب کا مضحکہ اڑاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ افسوس! کیا ہوا ہماری عقل کو، ہماری غیرت۔ شرم و حیا کہاں گئی۔ مالدار اور غریب سب اسی بلا میں مبتلا ہیں۔ سینما دیکھنا ان کی روزمرہ کی ضروریات اور تفریحات میں داخل ہو گیا ہے۔ بلکہ فخر کی بات سمجھا جاتا ہے۔ کہ اپنی عصمت مآب خواتین اور پردہ نشین بہو بیٹیوں کو ساتھ لے کر سینما اور ڈانس اور فحش تماشا دیکھا جائے۔ کس قدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ حضور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ خدا نے مجھے ہدایت کے واسطے رسول بنایا۔ اور مجھے حکم دیا۔ کہ تمام جہان سے ساز باجا مٹا دوں۔ (رواہ ابو داؤد والطیالسی واللفظ لہ واحمد بن منیع واحمد بن حنبل والحارث) اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت سے ایک قوم آخری زمانہ میں مسخ ہو کر سؤر بندر ہو جائیں گے۔ اصحابؓ نے پوچھا کہ یہ لوگ مسلمان ہوں گے یا کون۔ تو حضورؐ نے فرمایا ہاں یہ سب مسلمان ہوں گے۔ خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتے ہوں گے۔ اور روزہ بھی رکھتے ہوں گے۔ مگر آلات لہو و لعب یعنی باجہ اور دف بجائیں گے۔ گانا سنیں گے اور شراب پئیں گے تو مسخ کر دیئے جائیں گے (رواہ منذر وابن حبان عن ابی ہریرہؓ بوادر النوادر للتھانویؒ) نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گانے اور بجانے کے مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مگر ہم آپ کے امتی ہیں مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ اور خود سینما بناتے ہیں۔ اور گانے بجانے کو آرٹ اور تہذیب سمجھ کر اس پر فخر کرتے ہیں۔ دن رات ایسی بیہودگیوں کی گلی کوچہ میں تبلیغ اور اعلان کرتے ہیں۔ مال و دولت کی حرص میں اپنے حلال سرمایہ کو ایسی بیہودہ، فحش اور حرام کمائی میں لگاتے ہیں۔ غریب مسلمانوں کے کروڑوں روپیہ روزانہ سینما اور ڈانس وغیرہ جیسے فحش کاموں میں صرف ہو رہے ہیں، کیا ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ والے ماہرین اقتصادیات اس کو نہیں دیکھتے کہ ہزاروں مفلوک الحال مسلمان ایسے بیہودہ مشغلہ میں مصروف ہو کر قلاش ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے اپنا دین و مذہب چھوڑ کر دہریت اور کمیونزم کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔

ریڈیو دنیا کی تباہی کے لئے سینما ہی کافی تھا کہ اب ریڈیو نے اس میں اور اضافہ کر دیا۔ جس سے شہروں قصبوں اور دیہاتوں بلکہ گلی کوچوں اور گھر گھر پر گانے اور بجانے کی لعنت مسلط ہو گئی۔ اور دن رات یہی مشغلہ ہے۔ مسلمان کان کھول کر سن لیں۔ گانا۔ بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو حرام ہے اسی طرح ریڈیو پر بھی حرام ہے۔ ریڈیو سے آپ کوئی اچھا کام لیجئے۔ خبریں سنیئے۔ پیام دیجئے قرآن و سنت کی معلومات حاصل کیجئے۔ غیروں کو دین سے آشنا کرائیے۔ بیرونی ممالک کے حالات معلوم کیجئے۔ تعلیمی پروگرام نشر کیجئے مگر اپنے گھروں کو ناچ گھر نہ بنائیے (یہاں ناچ گھر کے بارے میں ایک بات یاد آگئی۔ احقر قریباً چھ سال کا عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ سرگودھا گیا۔ وہاں پر بازار کے ایک ہوٹل میں رات کو ٹھہر گیا۔ رات قریباً ساڑھے نو کا وقت تھا۔ کہ برابر کے گھر سے ساز کے ساتھ ہی فرش پر دھما دھم کی آواز آنی شروع ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد ساتھ کے دوسرے مسافروں نے مالک ہوٹل کو بلا کر اس کے متعلق پتہ کیا کہ یہ آوازیں کس کی آ رہی ہیں۔ تو مالک ہوٹل طنزیہ لہجہ میں کہنے لگا کہ جناب عالی برابر کے مکان میں ایک خان صاحب جو کہ یہاں کے بہت بڑے افسر بھی ہیں رہتے ہیں۔ یہ جو آواز آ رہی ہے ان ہی خانصاحب کی دو نوجوان لڑکیاں ہیں۔ اب ریڈیو پر گانا ہو رہا ہے۔ اور یہ ساتھ ہی ڈانس کر رہی ہیں۔ آپ کو تو تھوڑی دیر میں تکلیف ہونے لگ گئی۔ ہم تو روزانہ سنتے ہیں۔ واہ مسلمان تیری بے غیرتی اور بے حیائی۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ رسول عربیؐ کی امت ہو کر تیرا یہ حال ہے، تو جب خدا کے سامنے پیش ہو گا۔ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا)۔ اگر ڈانس اور سینما اور گھر گھر ریڈیو کے باجے گاجے کا یہی سلسلہ رہا۔ تو بہت جلد دنیا تباہی اور بربادی کا منہ دیکھے گی۔ پیرس، لندن، برلن، ماسکو۔ ٹوکیو جن شہروں اور ملکوں نے اس میں ترقی کی تھی۔ خدا نے ان پر اپنا قہر نازل کیا۔ ان کا تماشا جنگ کے زمانہ میں دیکھ چکے ہو۔ ہزاروں شہر و عالیشان عمارتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔

خدارا آپ اپنے ملک کو اپنی قوم و ملت اور اپنے گھر کو بربادی سے بچائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب گانے والیوں کی کثرت ہو جائے۔ ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہو جائے۔ شرابیں خوب پی جائیں۔ اور اپنے بزرگوں پر لعنت کی جائے۔ تو اس وقت سرخ آندھی۔ زلزلہ زمین میں دھنسنے۔ صورتوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے کا انتظار کرو۔ (رواہ الترمذی فی حدیث طویل مشکوٰۃ الفعہ) خدارا اپنی جان پر رحم کریں۔ خود بھی ان چیزوں سے بچئے۔ اور اہل و عیال اور اعزہ برادری اور مسلمان بھائیوں کو بھی بچانے کی فکر کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق دے۔ اور ایمان پر ہمارا خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(ماخوذ از بہشتی زیور حضرت تھانویؒ وغیرہ)

بقیہ صفحہ ۳

بے اعتمادی کی راہ اختیار کرتے ہیں، خود بھی اس پر چلتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور "ضلوا عن سواء السبیل" کی پراگندہ ذہنی کیفیت کا شکار بنے رہتے ہیں۔

اسلام اور مسلمانوں کی خانہ ویرانی کے لئے اس سے زیادہ کارگر حربہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک خود ساختہ گروہ سلف و خلف کی تنقیط کر کے خود اسلام کا خود ساختہ اجارہ دار بن کر بیٹھ جائے اور اپنی خوشنودی و پسندیدگی کے معیار کے مطابق اسلام کی سند تقسیم کرنے لگے۔ جسے چاہے مسلمان قرار دے۔ جسے چاہے غیر اسلامی ذہن رکھنے والا بتا دے۔ جسے چاہے ملحد و بے دین ٹھہرا دے۔ جس پر چاہے اشتراکیت کا الزام دھر دے۔ الغرض حق و باطل کی تمیز کے لئے اپنی پسند کو معیار مقرر کر لے۔ اور دعویٰ یہ کرے کہ وہ دلیل و حجت سے بات کو ماننا اور منوانا ہے۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر [illegible] مسلمان ہوں میں

اسلامی نظام [illegible] کی یہ مدعیانہ تنگ راہ کے مسلمان [illegible] رہنے دے سکتی ہے۔

صحیح اور حق بات یہی ہے کہ جو شخص اللہ کی کتاب اس کے رسولؐ کی سنت اور سلف صالحین کی تعبیر و تشریح کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کی عملی کوتاہیاں قابل اصلاح ہیں۔ لیکن وہ حلقہ اسلامی کا ایک فرد ہے۔ اور ملت کی اجتماعی طاقت کا جزو ہے۔ جو لوگ اس حقیقت سے اعراض کر کے اپنے خود ساختہ معیار و پسند پر مسلمانوں کی نئی جماعت بندی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلامیت کی نئی سند تصنیف کر رہے ہیں۔ وہ سراسر تفرقہ۔ تخریب اور گروہ بندی کا تباہ کن زہر امت کے جسم میں داخل کر رہے ہیں۔ پیغمبرؐ کے طریق دعوت و اقامت دین سے اعراض کر رہے ہیں۔ اور اسلام کو اپنی جماعتی اغراض کا تابع بنا لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام یہ ہے کہ اپنی خواہشوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے تابع کر دے۔ جس کے دروازے سب کیلئے کھلے ہوئے ہیں۔ انہیں بند کر دینے کا کوئی مجاز نہیں اور ان کی اجارہ داری کا کوئی مدعی نہیں بن سکتا۔

(کمال)

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی جہاں جہاں شاخیں قائم ہوں وہ اپنے دفتری پتہ سے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سکھر کو اطلاع دیں۔ بعض اوقات خط روانہ کئے جاتے ہیں اور وہ واپس دفتر آجاتے ہیں جس کی وجہ سے مرکز کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہذا جس گوٹھ یا شہر میں جمعیۃ کی شاخیں قائم ہیں وہاں کے تمام عہدیداروں کے نام و دفتر کا پتہ بمعہ ڈاک خانہ و اسٹیشن کے روانہ فرمادیں۔ والسلام

ابو طارق ناظم ضلع جمعیۃ علماء اسلام سکھر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی میٹنگ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر شاخ اپنے ہاں سے دو نمایندوں کو ضلع سکھر کے اجلاس مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۴ کو اجلاس میں شرکت کے لئے روانہ فرمائے میٹنگ ٹھیک وقت پر شروع ہوگی۔ دن کے دو بجے میٹنگ شروع ہوجائے گی۔

ایجنڈا حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ ضلع سکھر کے لئے مبلغ کا تقرر۔

۲۔ جمعیۃ کے فنڈ کے لئے تجاویز۔

[illegible] تشکیل۔

[illegible] انتخابات کے لئے غور [illegible]

۵۔ جلسے وغیرہ کا پروگرام۔

ضلع سکھر کی جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے جو لوگ مرکزی دفتر سکھر کے ممبران کی کتابیں لے کر گئے تھے یا چندہ کی رسیدیں لے کر گئے تھے وہ اپنی کتابیں اور تمام حساب یکم مارچ تک دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر کو بھیج دیویں ۶ مارچ ۱۹۶۴ کو اپنے شہر کے کام کی رپورٹ اور کتابوں کا حساب کتاب ساتھ لے کر آویں۔ مہربانی ہوگی مرکز ان کا کافی مشکور ہوگا۔

ابو طارق برائے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے نئے سال کا انتخاب

امیر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب محبوب گوٹھ۔ نائب امیر حضرت مولانا محمد نور صاحب نائب گوٹھ۔ نائب امیر حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب مدرسہ منزل گاہ سکھر ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ پنو عاقل ضلع سکھر۔ ناظم جناب حافظ عبدالمجید صاحب مہتمم ضلع سکھر۔ ناظم جناب مولانا عبیداللہ ابن القاری عالیجی اباوڑا ضلع سکھر۔ ناظم جناب ابو طارق صاحب سکھر خزانچی جناب حاجی دالی ڈینو صاحب کنڈہ واہن سالار حضرت میاں جی عبدالستار صاحب بائیجی شریف

تھر سب ڈویژن سندھ میں قنوتِ نازلہ

مولانا محمد عبدالھادی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سب ڈویژن تھر۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ مظہر العلوم دارالاسلام مولوی آباد بیراز تعلقہ چھاچھرو ضلع تھرپارکر سندھ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ترجمان اسلام مورخہ ۱۵ رمضان کے مطابق سارے تھر سب ڈویژن میں جہاں اکثر سندھی لوگ بستے ہیں اور ہندو بھی کثرت سے ہیں لکھی ہوئی سندھی میں ترجمہ کر کے گاؤں میں بھیجی گئی تاکہ ہر امام ہر مومن یہ دعا مانگا کرے اور عزم کیا گیا ہے جب تک کشمیر آزاد نہ ہوگا تب تک نماز فجر میں دعاء قنوت پڑھی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۲۔ مسلمانان مغربی بنگال اور کشمیر اور قبرص کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور ۲ اشعبان سے ہر جمعہ پر دعائیں اور قرار دادیں منظور کی جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے مورخہ ۱۷ جنوری کو لکھا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ فندا یا پہ جدید پاکستان میں جوش و خروش

بنگرام ۱۵ فروری۔ جدید پاکستان علاقہ ہزارہ کی تمام مساجد اور عید گاہوں میں علماء کرام اور خطباء کرام نے عید کی نماز کے بعد مقبوضہ کشمیر کی خود ارادیت اور آزادی کے بارہ میں تقریریں کیں — ہندوؤں کے مظالم کے خلاف نفرت کا اظہار کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ کشمیر کے مظلومین کی آزادی کے لئے جہاد کی اجازت دیں۔ جہاں جہاں تقریریں ہوئیں ان میں مندرجہ ذیل مقامات قابل ذکر ہیں۔ بنگرام۔ ارغشوڑی۔ جلیسل۔ بٹھوڑی۔ بیگوڑی۔ اجمیرہ۔ چیل گرام۔ اچھیرہ۔ (مولوی) عبدالحق

خط و کتابت کرنے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

قاری عطاء محمد صاحب ناظم جمعیۃ کا دورہ

ہرنولی ۲۲ فروری کو مولانا قاری عطاء محمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی۔ ہرنولی پہنچے۔ کارکنان جمعیت کا اجلاس دارالعلوم میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا کہ آج ہم پر جس قسم کا وقت آیا ہوا ہے ہر عقل سلیم رکھنے والا انسان اس سے بخوبی واقف ہے۔ ہم گو آج بالکل تہی دست ہیں۔ ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ ہم پر ہر قسم کی پابندیاں ہیں۔ مگر ہم حق کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا چکے ہیں۔ جس پاکستان کو ہم نے لاکھوں جانیں قربان کر کے اور اپنی ہزاروں ماؤں بہنوں کی عصمتیں لٹا کر کروڑہا کا نقصان برداشت کر کے حاصل کیا تھا اور صرف اس وعدہ پر حاصل کیا تھا کہ اس ملک میں قرآن و سنت کا قانون ہوگا۔ مگر آج سولہ سال سے زیادہ ہوچکے ہیں۔ ہمارے پاکستان کے اکابر اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔ آپ نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کی خدمات کو سراہا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے بارے میں لوگوں کو تعاون کرنے کی تلقین فرمائی

سرگودھا کے حادثہ پر کندکوٹ سے تعزیت

خوشاب کے قریب سرگودھا میں بچوں کے المناک حادثہ کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ اور وہاں کے عام مسلمانوں کو بے حد رنج و غم ہوا ہے بدنصیب بچوں کے والدین کو ان مصائب کا سامنا کرنا ہی رب تعالیٰ کو منظور تھا۔ واقعی ایسے نیک بخت شریف النفس بچوں کی ناگہانی موت ناقابل برداشت ہے۔ رب تعالیٰ ان مرحوم و مغفور بچوں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماتے اور ان کے والدین کو صبر و تحمل کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

مرسلہ۔ اسرار احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ ضلعی کندکوٹ

جماعتی کام اور گذارش

۱۳ فروری کو اپنے ذاتی کام سے ٹھٹہ سندھ کا دورہ کیا۔ وہاں کے علماء کرام سے ملاقات ہوئی گفتگو کے دوران ان کو جمعیۃ کا تعارف کرایا گیا سب نے جمعیۃ میں شرکت کا یقین دلایا۔ نیز تلقین کی کہ اخبار ترجمان اسلام دو جگہ جاری کرا کے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اراکین جمعیۃ سے گزارش ہے کہ جہاں اپنے کاروبار سے بائیں جمعیۃ کے متعلق خلوص کے ساتھ جمعیۃ میں شرکت کی دعوت دیں اور جمعیۃ کے مقاصد کے اغراض و مقاصد اور ترجمان اسلام کی اشاعت کریں۔ حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ فیروز کا نیا انتخاب اور اہم تجاویز

۱۰ شوال المکرم۔ نوشہرو فیروز میں مقامی علماء کرام و دیگر محبان اسلام کی ایک مجلس شوریٰ زیر صدارت جناب مولانا محمد ہاشم صاحب منعقد ہوئی۔ جس میں رکن جمعیۃ علماء اسلام عزیز اللہ بوہیو نے۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر ایک مفصل تقریر کی جس پر سب حاضرین مجلس نے عہد کیا کہ ہم آئندہ اپنے دینی و دنیوی امور مذکورہ جماعت کے پروگرام کے مطابق سرانجام دیں گے جس کے بعد حلقہ نوشہرہ فیروز کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

امیر۔ جناب مولانا محمد ہاشم صاحب۔

ناظم اعلیٰ۔ جناب مولانا نظام الدین صاحب نیز ناظم و خازن۔ نائب ناظم جناب مخدوم منظور احمد صاحب۔

اور متفقہ طور سے مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جن کے لئے ارکان جمعیۃ جناب صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے تحفظ و بقا کی خاطر ہماری قرار دادیں پاس کی جائیں۔

(۱) آئین پاکستان کو بطرز اسلاف قرآن و سنت کے عین مطابق کیا جائے تاکہ دوبارہ فاروقی کی یاد تازہ ہو۔

(۲) قومی و صوبائی الیکشنوں کے لئے بالغ رائے دہی کا طریق اختیار کیا جائے۔

(۳) عائلی قانون، اسلام جیسے مقدس مذہب کے لئے ایک بدنما داغ ہے۔ مسلمان بحیثیت مسلمان کے ایسے قانون کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

(۴) لاؤڈ سپیکر پر پابندیاں قوم کی آواز کو دبانے کے مترادف ہیں۔

(۵) سندھی عوام کے لئے آبیانہ کے متعلق حکومت کی موجودہ پالیسی سراسر بے انصافی پر مبنی ہے۔

منجانب امیر جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ فیروز

نواب شاہ

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی پریس کانفرنس

۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء کو لاہور کے احباب اور علماء نے [illegible] مسلم ہوٹل انارکلی میں حضرت مولانا غلام غوث کو الوداع کہنے کے لئے محفل منعقد کی۔ اور اس میں پریس کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا۔ تمام معزز نمائندگان اخبارات تشریف لائے۔ حضرت مولانا سید میرک شاہ صاحب جیسے بزرگ اور محترم ماسٹر تاج الدین صاحب جیسے اکابر اور مولانا محمد اجمل صاحب اور مولانا محمد ابراہیم صاحب وغیرہ علماء شریک تھے حضرت جانشین شیخ التفسیر قدس سرہ نہ پہنچ سکے مگر ڈاکٹر ناظر حسین صاحب حافظ طالب حق صاحب اور حکیم جمال الدین صاحب وغیرہ حضرات شیرانوالہ سے شامل ہو گئے تھے

یہ تقریب ارکان جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے مصر جانے کے سلسلہ میں منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے پریس کے نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا

اتحاد عالم اسلام سید جمال الدین افغانی مرحوم بانی اسلام ازم (اتحاد عالم اسلام) کا ولولہ لے کر اٹھے تھے۔

مگر اس خواب کی تعبیر آج پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے چند دن پہلے تیرہ عرب ممالک کے سربراہوں کو قاہرہ میں بلا کر اور سب کو گلے لگا کر اتحاد اہل اسلام کی بنیاد رکھ دی اور ہمارا یقین ہے کہ اس کے فوائد سے عالم اسلام ضرور فائدہ اٹھائے گا۔ اور اس کے آثار ابھی سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

جامعہ ازہر کا دنیا بھر کے علماء اسلام کو قاہرہ بلانا اس سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔ سیاسی اتحاد اور فکری و نظری یک جہتی ہی صحیح اتحاد کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔

عالم اسلام کی نامور ہستیاں اگر آج صدر ناصر صدر ایوب اور صدر سکارنو پوری طرح متحد ہو جائیں تو یہ مستقبل قریب میں ایک تیسری زبردست طاقت کہلا سکتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کو دعوت

جامعہ ازہر کے ریکٹر صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ و رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رکن موتمر عالم اسلامی، حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان اور مجھے دعوت دی ہے۔

ہم وہاں جا کر پاکستان کے مسائل خاص کر کشمیر کی مہم کا پس منظر اور اس کی حقیقت سے پوری طرح مسلم ممالک کو آگاہ کریں گے۔

سفارت خانے افسوس کہ مارشل لاء سے پہلے پاکستانی سفارتخانوں نے اپنے فرائض میں انتہائی غفلت برتی لیکن صدر ایوب کا یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے خود دنیا کا دورہ کر کے پاکستان کو دنیا سے روشناس کرایا۔

گزشتہ سال جب میں حج کے لئے گیا تو مجھے یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا کہ بھارتی سفارتخانے کا اخبار صوت الہند مکہ معظمہ سے عربی میں شائع ہوتا ہے اور غلط پروپگنڈہ کرتا ہے لیکن اس کے برعکس پاکستان کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔

محترم حمید نظامی مرحوم چنانچہ مرحوم حمید نظامی نے سو فیصدی صحیح فرمایا تھا کہ پاکستانی سفارت خانے دنیا بھر میں ایک مخصوص فرقے کے پروپیگنڈے کے لئے وقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نشان دہی کی ان کو جزائے خیر دے۔

روانگی میں ۱۳ مارچ صبح ۶ بج کر ۵ منٹ پر لاہور سے روانہ ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ ½۷ بجے ملتان پہنچوں گا وہاں سے حضرت مفتی محمود صاحب بھی سوار ہو جائیں گے اور ۹ بجے صبح کراچی پہنچ جائیں گے۔ جہاں سے ۱۴ مارچ کو سویرے روانہ ہو کر صبح کی نماز انشاء اللہ تعالیٰ قاہرہ میں پڑھیں گے۔

مصر میں قیام وہاں تقریباً دو ہفتے قیام ہوگا۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام عام علماء اسلام تک پہنچا دیں گے اور پاکستانی مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے مسائل کی اہمیت ان پر واضح کریں گے۔

کشمیر و فلسطین ہم وہاں یہ وضاحت بھی کریں گے کہ جس طرح عربوں کے لئے دریائے اردن کا مسئلہ ہے اور یہود اس کا رخ پھیرنا چاہتے ہیں اسی طرح ہمارے لئے کشمیر کا مسئلہ ہے یہاں کے چھ دریاؤں کا پانی ہندو روکنا چاہتے ہیں۔ کشمیر اور پاکستان ہر لحاظ سے ایک ملک ہے اور کوئی عقل کا اندھا ہی ہوگا جو اس کو بھارت کا جزء سمجھے۔

حکام و عوام سے گزارش آخر میں بحیثیت ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اپنے اہل ملک اور ارباب حکومت پر واضح کرتا ہوں کہ ہماری فتح و کامرانی کے تین ذرائع ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق کا قیام تاکہ دین کے بارہ میں کوئی مکر و فریب نہ ہو۔ دوسرے قوت بازو پیدا کرنا تیسرے بین الاقوامی تعلقات اور صحیح ڈپلومیسی

ہمارا ملک پہلی دو باتوں میں اچھی خاصی ترقی کر رہا ہے مگر ضرورت ہے کہ پہلی اہم بات کی طرف زیادہ توجہ کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شامل حال ہو جائے۔ آخر میں دعا کی گئی اور اجلاس ختم ہوا۔

چنیوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

جامع مسجد گڑھا کا جلسہ بند کیا گیا

مولانا منظور احمد صاحب پر ۳ ماہ کے لئے ضلع جھنگ میں تقریر پر پابندی اور [illegible] ۳ دن کے اندر اندر طلب کی گئی۔ اس پر اس کے خلاف احتجاج کے طور پر جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانان چنیوٹ کا ایک عظیم الشان اجتماع تحصیل چنیوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور حضرت مولانا مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی کی زبان بندی پر شدید احتجاج کرتا ہے اس فیصلہ کو درج ذیل وجوہ کی بنا پر نا منصفانہ اور غیر جمہوری تصور کرتا ہے۔

مسجد گڑھا میں ایک تبلیغی پبلک جلسہ بتقریب یوم فتح مباہلہ ہو رہا تھا جس میں چند علماء تقریر کرنے والے تھے جلسہ سے پہلے رات کے دس بجے بذریعہ منادی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ عمل میں لا کر جلسہ کو ختم کر دیا گیا۔ حالانکہ یہ جلسہ خالص مسلم آبادی میں مسجد کے اندر ہو رہا تھا۔ جس سے قطعاً نقض امن کا اندیشہ نہ تھا دیگر فرقوں کو اپنے اپنے مراکز میں جلسہ کی کھلی اجازت ہے۔ آج تک ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسہ پر پابندی عائد نہیں کی گئی بلکہ خالص سنی آبادی میں واقع مرزائیوں کی مسجد میں مسلمانوں کے شدید احتجاج کے باوجود انہیں کھلا جلسہ کرنے کی اجازت دی جاتی رہی ہے۔ مسلمانوں کے جلسہ پر یہ پابندی ایک ناعاقبت اندیشانہ اقدام ہے۔ لہٰذا ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ شہری آزادی کے منافی دفعہ اور مولانا موصوف کی زبان بندی کے احکام کو فی الفور منسوخ کر کے عوام کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور اضطراب کو دور کریں۔

نیز مذکورہ بالا قرارداد شہر چنیوٹ کی بیس مساجد اور آل پارٹیز کے ہنگامی اجلاس جو کہ دفتر انجمن تبلیغ الاسلام میں ۲۶ فروری کو منعقد ہوا، باتفاق رائے پاس ہوئی۔

ضلع بنوں میں عید کے دن قرارداد

علاقہ لنڈیواہ ضلع بنوں میں عید الفطر کے دن مسجد حسن خیل میں مولانا محمد عمر صاحب دیوبندی نے نماز عید کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں:

مسلمانان لنڈیواہ کا اجتماع بھارت کی نام نہاد لادینی حکومت کی [illegible] انگیز حرکات کی پرزور مذمت [illegible] کشمیر کو بھارت [illegible] پر ظلم و تشدد دکر [illegible] کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اس [illegible] حکومت کے ہر اقدام پر لبیک کہیں گے نیز اجلاس قبرص میں ترک مسلمانوں کے قتل عام کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قبرص میں ترک مسلمانوں پر یونانیوں کے وحشیانہ مظالم کا انسداد کرے اور فلسطین کے مہاجرین کی امداد کرے۔

محمد علی۔ دار العلوم قاسمیہ لنڈیواہ ضلع بنوں

احمد پور شرقیہ میں جمعیۃ کی تشکیل

احمد پور شرقیہ سے قاضی محمد بخش صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۱۲ فروری بروز جمعہ ایک اجتماع میں جمعیۃ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا مولوی خدا بخش صاحب مسجد گرلز ہائی سکول امیر
قاضی محمد بخش صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ ناظم اعلیٰ
مولوی عطاء الرحمن صاحب خزانچی

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

دینی مدارس

دارالعلوم حیات الاسلام میں داخلہ

دارالعلوم حیات الاسلام شیرپاؤ۔ عرصہ ایک سال سے دینی خدمات نہایت احسن طریقہ سے انجام دے رہا ہے جس میں پانچ جید مدرسین کے زیر نگرانی تمام علوم و فنون کا درس و تدریس ہو رہا ہے۔

طلباء علوم دین کے لئے نہایت خوشخبری کا موقعہ ہے کہ اس دارالعلوم میں داخل ہو کر اپنے جذبۂ دین کو سرشار کریں۔

عبدالرب فاضل حقانیہ ناظم دارالعلوم حیات الاسلام شیرپاؤ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

داخلہ

مدرسہ جامعہ کریمیہ کمالیہ ضلع لائل پور میں یکم شوال سے درجہ حفظ و ناظرہ کے علاوہ درجہ کتب کا [illegible] شروع ہے۔ بیرونی مستحق طلباء [illegible] کا مدرسہ خود کفیل ہے [illegible] ہوں۔

محمد [illegible] جامعہ کریمیہ کمالیہ۔

جلال خان کچھی بلوچستان کا مدرسہ قاسم العلوم

مدرسہ قاسم العلوم شہر جلال خان کچھی بلوچستان کے سالانہ امتحان کا نتیجہ بہتر رہا پندرہ طالب علموں نے قرآن اور کتابیں پڑھیں امتحان میں اچھے نمبر حاصل کئے۔

گذشتہ سال اس مدرسہ کی ابتدا کی گئی تھی۔ بفضلہ تعالےٰ اس تھوڑے عرصہ میں اتنے طلبہ کی تعداد کا عربی۔ فارسی۔ قرآن مجید۔ قرات و خط و کتابت اور علوم و فنون کو حاصل کرنا۔ بانی مدرسہ اور مدرسین حضرات کی للہیت اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔ باوجود علاقہ کی غیر آبادی کے طلباء کے خورد و نوش و صابون۔ لباس۔ جوتوں کا مدرسہ کفیل ہے۔ آئندہ ضروریات کے پیش نظر کافی رقم کی ضرورت ہے جن ضروریات میں سے مدرسہ کی دیوار اور دو کمروں کا بنانا اشد ضروری ہے۔ چونکہ اس وقت صرف دو کمرے ہیں جو طلبہ کے لئے ناکافی ہیں۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس مدرسہ کی ہر طرح سے معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ کارکنان مدرسہ اور معاونین حضرات اور مدرسین کو استقلال و توفیق عطا فرما کر کامیابی دارین عطا فرمائے آمین

المعلن مولوی ہادی بخش صاحب فارغ دیوبند مہتمم مدرسہ قاسم العلوم

دارالمبلغین اہل سنت پاکستان کا داخلہ

مرکزی دارالمبلغین اہل سنت پاکستان (ملتان) جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی حضرت مولانا عبدالستار تونسوی۔ حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر حضرت مولانا عبدالحی صاحب جام پوری کے علاوہ ایک ماہر علوم جدیدہ بھی تعلیم دیں گے یہ ادارہ سارا سال کام کرے گا اور متعلمین کو مبلغ تیس روپے ماہانہ فی کس وظیفہ دے گا۔ اس کا داخلہ ۲۵ شوال سے ۱۵ ذیقعدہ تک رہے گا۔ دارالمبلغین اہل سنت پاکستان (ملتان) میں صرف وہی اصحاب داخلہ لے سکیں گے جو فارغ التحصیل ہوں گے

درخواستیں

منظور احمد شاہ کبروڑی ناظم دفتر تنظیم اہل سنت اندرون بوہڑ دروازہ ملتان کے نام آئیں

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر میں

جدید داخلہ

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری راولپنڈی سے مشرق میں پچاس میل کے فاصلہ پر ایک پرفضا مقام پر واقع ہے جس میں جملہ علوم و فنون کی مکمل تعلیم کا انتظام ہے اور قابل اساتذہ کی خدمات ہیں دارالعلوم کا الحاق وفاق المدارس مغربی پاکستان سے ہے۔ رہائش اور خورد و نوش کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے اس لئے جو طلبا دارالعلوم ہذا میں داخلہ کے خواہشمند ہوں۔ وہ شوال آخر تک داخلہ حاصل کر لیں۔

(مولوی) محمد صادق ناظم دارالعلوم تعلیم القرآن

مدرس عالم کی ضرورت

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کو ایک ایسے عالم استاد کی ضرورت ہے جو وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق جملہ کتب پڑھا سکے لہذا بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت مہتمم صاحب مدرسہ مذکور سے معاملہ طے کریں۔

حبیب اللہ محرر مدرسہ

چنوں موم ضلع سیالکوٹ

میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سے حاصل کریں۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کا پچیسواں سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۸-۹-۱۰ مارچ بروز اتوار۔ پیر۔ منگل منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان بھر کے علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ چند مشاہیر علماء کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ مولانا علامہ خالد محمود ایم اے لاہور۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی احمد پور شرقیہ۔ مولانا سید ابوذر عطاء المنعم صاحب بخاری ملتان۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائل پور۔ مولانا لال حسین صاحب اختر چنیوٹ۔ مولانا حبیب اللہ صاحب منٹگمری۔ مولانا قاری عبدالرحمن صاحب سرگودھا۔

محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ ہذا

مدرسہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس کا تعارف و اعلان

حضرات! مدرسہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع منٹگمری کی ابتدا یکم ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ کو محض اللہ تعالےٰ کے توکل پر کی گئی تھی اور الحمد للہ کہ اس قلیل مدت میں کافی سے زیادہ دینی تعلیمی خدمات سرانجام دے کر ترقی حاصل کی۔ اس سال بیس غریب الوطن طلباء مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیر تعلیم رہے۔ جن کی جملہ ضروریات لباس۔ خوراک اور رہائش بذمہ مدرسہ تھیں۔ علاوہ ازیں شہری طلباء کافی سے زیادہ تعداد زیر تعلیم رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک مدرسہ میں تین قابل استاد ایک ملازم دن رات مدرسہ کی تعلیم اور فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

مدرسہ کے ماہانہ مصارف کے علاوہ بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ عمارت مدرسہ ناکافی ہے۔ لہذا ملک کے مخیر حضرات سے تعاون مدرسہ کی اپیل کی جاتی ہے۔ ادارہ کی ضروریات کے پیش نظر اپنے صدقات و خیرات، صدقہ فطر، عشر، زکوٰۃ اور چرم ہائے قربانی کے موقعہ پر اس مدرسہ کو ہمیشہ یاد رکھیں

نوٹ: اس مدرسہ کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸-۲۹ شوال مطابق ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ کو منعقد ہوگا جس میں مغربی پاکستان کے مشہور و معروف اکابرین و مقررین تشریف لا رہے ہیں۔

المعلن سید نور حسین مہتمم مدرسہ ملکہ ہانس ضلع منٹگمری

مدرسہ حسینیہ سلانوالی میں داخلہ

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا جدید داخلہ ۵ شوال سے جاری ہے۔ ابتدائی عربی فارسی کے طلبا کو مولانا حافظ فضل الرحمن صاحب جوہر آبادی نہایت محنت اور شفقت سے پڑھاتے ہیں۔ طلباء کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ (ناظم مدرسہ مذکور حکیم محمد شریف الدین کرمانی سلانوالی ضلع سرگودھا

مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ

کا داخلہ ۳۰ شوال تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلباء جلد از جلد داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ پھر باقاعدگی سے پڑھائی شروع کی جاسکے

المعلن حافظ عبدالرحمن مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ۔

اعلان

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا میں جدید داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ جو ماہ شوال تک جاری رہے گا۔ کتابیں محنت اور توجہ سے پڑھائی جاتی ہیں۔ لہذا طلبہ کو جلد از جلد داخلہ لینا چاہیئے۔

حبیب اللہ محرر مدرسہ

گذارش

عوام الناس خصوصاً سندھی حضرات سے گذارش ہے کہ روزانہ سندھی اخبار مہران کا جس میں دینی تعلیم اور مذہبی مضامین پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں مطالعہ کریں۔

حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

دارالعلوم تعلیم القرآن سخاکوٹ مالاکنڈ

سخاکوٹ مالاکنڈ ایجنسی مورخہ ۱۰ شوال پیر دارالعلوم تعلیم القرآن سخاکوٹ کے اسباق کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریر مولوی سید محمود شاہ صاحب گیلانی مہتمم مدرسہ نے کی۔ مزید داخلہ جاری ہے۔ خصوصی طور پر دورۂ تفسیر بطرز مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ شروع ہوا۔ جو کہ ایک سال میں ختم ہو جائے گا۔ شائقین حضرات اب بھی آسکتے ہیں۔ والسلام (ناظم مدرسہ)

مراسلہ نگار حضرات

مضامین کو مختصر اور خوش خط تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ شائع کرنے میں سہولت ہو

(ناظم)

شاکر بنیری اپنی پوزیشن صاف کریں

ہمارے دفتر میں کسی شاکر بونیری صاحب کا اعلان آیا ہے کہ انھوں نے اپنے موقف سے دست برداری کا اعلان کر دیا مضمون پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی نام نہاد جماعت اسلامی کا نقارچی اور ریاست سوات کے ادغام کے لئے داعی تھا۔ اور اب وہ حکمران سوات کو خوش کرنے کے لئے اپنے موقف سے دست برداری کا اعلان کرنا چاہتا ہے۔ ہم سے زیادہ اس بیان سے اور کسے خوشی ہو سکتی تھی۔ مگر افسوس کہ ہم کو اس بیان میں کچھ کالا کالا نظر آیا۔ اس بیان میں یہ درج ہے کہ

> ”جماعت اسلامی کا یہ کہنا تو اپنی جگہ درست ہے کہ جماعت تمام ملک کی طرح سوات میں بھی اسلامی نظام کی ترویج چاہتی ہے لیکن سوات سے تعلق رکھنے والے جماعت اسلامی کے افراد ریاست کو ختم کرنے کی فساد و تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں ...... اور تخریبی سرگرمیوں کے مرتکب افراد کے خلاف حکومت کوئی کارروائی کرے تو اس کی مذمت نہیں کی جا سکتی۔“

ان الفاظ میں نام نہاد جماعت اسلامی کا پورا پورا پروپیگنڈا کیا گیا ہے کہ وہ ہمارے ملک میں اور خود ریاست میں بھی اسلامی نظام چاہتی ہے۔ ابھی تک مودودی بچھڑا شاکر صاحب کے دل میں پیوست ہے اور وہ نہیں سمجھتے کہ مودودی کو تمام بڑے بڑے علماء بیس سال سے گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ اور اس پارٹی کے سامنے ذاتی اقتدار کے سوا کوئی صحیح اسلامی مقصد نہیں ہے۔

شاکر صاحب سوات کے اندر جماعت اسلامی کو مطعون نہیں کرتے بلکہ اس کے افراد کو برا کہتے ہیں جو تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ حالانکہ جماعت افراد سے بنتی ہے افراد گندے ہیں تو نام نہاد اسلامی جماعت کا دعویٰ نظام اسلامی شاکر صاحب کے ہاں کیسے درست ہے۔ پھر یہ مان کر کہ والی صاحب نے اصلاحات نافذ کیں۔ تعمیری کام کئے۔ اور ادغام کا مطالبہ غلط تھا تخریب پسندوں کے خلاف اتنے نرم الفاظ لکھنا کہ حکومت کی کارروائی کی مذمت نہیں کی جا سکتی۔ ایک مسلم ریاست کو ختم کرنے والے کی سزا کیا ہونی چاہئے۔ خاص کر جب کہ وہ گمراہ اور بیدین بھی ہوں یہ مولوی یوسف صاحب اکوڑہ سے دریافت کر لیجئے۔ اگرچہ انھوں نے ابھی تک جلسہ عام میں یا اخبارات میں ایک لفظ نام نہاد جماعت اسلامی کی گمراہی کی تصدیق میں نہیں کہا۔ ہم ایمانداری سے کہتے ہیں کہ مودودیت یا تخریبی توبہ کرنے والوں کے لئے ہمارے دل میں بڑی عزت ہے مگر دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا' سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا۔ مودودی کو گمراہ کہے بغیر ہم کیسے یقین کریں۔ اس لئے ہم وہ مضمون شائع کرنے کی بجائے شاکر صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مخلصانہ توبہ کا اعلان کریں والی سوات کی طرح سب آپ کو آنکھوں پہ بٹھائیں گے اللہ تعالٰے آپ کو علماء دین سے مل کر خدمت اسلام کی توفیق دے آمین۔

غریب کی دنیا

(از ترجمان سرحد مع کچھ اضافہ کے ساتھ)

عید کی رات ہے تمام شہر خوشیوں میں کھویا ہوا ہے۔ فضائیں مسرتوں میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ فاسق و فاجر امیر گھرانوں میں رقص و سرود کی محفلیں گرم ہیں۔ قسمت کی شطرنج پہ پانسے پھینکے جا رہے ہیں۔ ہر روح نشاط و راحت کے خمار میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ہر ایک دل خوشیوں سے معمور، ہر آنکھ نور مسرت سے پرنور ہے۔ مگر دور دو بے رونق آنکھیں ان ہوشربا مناظر کو حسرتوں سے دیکھ رہی ہیں وہ غریب کی آنکھیں تھیں۔ وہ ان پر کیف نظاروں کو دیکھتا اور اس کی آنکھیں برس پڑتیں۔ وہ خوشیوں میں چور دلوں کو دیکھتا اور سر جھکا کر گہری سوچوں میں غرق ہو جاتا آج عید کی رات تھی۔ خوشیوں سے بھرپور رات۔ مگر جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔

آہ! اس کے معصوم بچوں کی منتظر آنکھیں، اس کی راہ دیکھ رہی ہوں گی۔ اس کی بیوی کس شوق سے اپنے خاوند کا انتظار کر رہی ہوگی۔ جب اس کے بچے مٹھائی کے لئے ضد کریں گے تو وہ کیا جواب دے گا۔

جب وہ اپنے تاریک گھر میں امیدوں کے سہارے بیٹھی رفیقہ حیات کو دیکھے گا۔ تو وہ کتنا بے قرار ہوگا۔ وہ ایسی کشمکش میں مستغرق تھا۔ قرض بھی دے تو اس کا اعتبار کون کرے گا۔ ہاتھ پھیلا کر مانگنے کی غیرت اجازت نہ دیتی تھی۔ وہ لاکھ غریب تھا۔ مگر سینہ میں ایک غیور دل رکھتا تھا۔ کیا کرے وقت اڑا جا رہا تھا اور چراغوں کے شعلے اس کے دماغ کو بھسم کر رہے تھے۔

ہے کوئی درد دل رکھنے والا مسلمان جو عیش و عشرت کی گھڑیوں میں امت کے ایسے قابل رحم افراد کے غم میں اگر دو آنسو نہ بہا سکے تو کم از کم حسب استطاعت ان کی خدمت کر کے معصوموں کی دعائیں لے۔ رمضان کے روزے رکھنے سے بھوکوں پیاسوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور صدقہ فطر اسی لئے ہے کہ ایسے بے بس پڑوسیوں اور غیور محتاجوں کو بن مانگے آٹھ دس دن کے لئے سہارا مل جائے۔ اللہ تعالٰے کو ڈھونڈنا ہو تو ایسے ہی منکسرۃ القلوب دکھی دلوں کے ہاں ڈھونڈیں۔

قارئین ” [illegible]

اگرچہ ملک بھر کے تمام [illegible] خبر شائع ہو چکی ہے کہ [illegible] ”منبر“ لائل پور گورنر مغربی پاکستان کے [illegible] سے چھ ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ بایں ہمہ قارئین المنبر کی جانب سے مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ المنبر نہیں مل رہا۔

ہم اس پابندی کو اٹھوانے کے لئے آئینی حدود کے اندر کوشاں ہیں جونہی یہ پابندی رفع ہوئی المنبر حسب سابق اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مصروف کار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

مینیجر ہفت روزہ ”المنبر“ لائل پور

مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام بہل تحصیل بھکر کا سالانہ جلسہ

زیر سرپرستی۔ پیر طریقت صاحبزادہ حضرت مولانا محمد جان صاحب عثمانی موسیٰ زئی شریف بتاریخ ۱۳، ۱۴۔ ۱۵ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو بڑے شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آباد، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتان، حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری، ریاست بہاولپور، حضرت مولانا عبد القادر صاحب آزاد بہاولپور، حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر ایم۔ اے او کالج لاہور۔ فاضل نوجوان حضرت مولانا عبد القادر صاحب آزاد بہاولپور، حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن صاحب ضلع سرگودھا، حضرت مولانا عبد الحی صاحب ڈیرہ غازی خاں۔ پروانہ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب شجاع آباد، حضرت مولانا غلام قادر صاحب ملتان، حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب لاہور، حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور، حضرت مولانا محمد امین صاحب قائد آباد، حضرت مولانا عبد العزیز صاحب دریاخاں۔ جناب حافظ سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ، حضرت مولانا احمد اللہ صاحب شیخوپورہ، حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب کالونی بھکر، حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی خطیب بہل وغیرہم حضرات شرکت فرمائیں گے۔ امید ہے کہ تمام اہل اسلام شرکت اور تعاون فرما کر مشکور فرمائیں۔

(سیکرٹری حکیم چوہدری محمد بشیر انہالوی)

مدرسہ عربیہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر کا داخلہ

مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر حسب سابق ۶ شوال المکرم سے کھل چکا ہے اور نیا داخلہ ۲۰ شوال تک حسب گنجائش جاری رہے گا۔ امسال مدرسہ ہذا میں شعبہ کتب برائے علوم عربی و فارسی ابتدائی وغیرہ کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور شعبہ اردو پرائمری کا بھی باقاعدہ انتظام ہے۔ اور شعبہ تعلیم القرآن کا بھی الگ انتظام ہے۔ خواہشمند احباب کو مطلع رہنا ضروری ہے کہ ۲۰ شوال المکرم کے بعد مدرسہ میں کسی طرح بھی داخلہ نہ ہو سکے گا جدید داخلہ کے لئے ۲۰ شوال سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ حسین آگاہی ملتان شہر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

محمد سلیم ناظم اعلیٰ مدرسہ دعوت الحق حسین آگاہی ملتان شہر

جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک میں داخلہ شروع ہے

اکوڑہ خٹک ۲۲ فروری پاکستان کی مشہور مذہبی اور دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں سال ۱۳۸۳-۸۴ھ کا داخلہ شروع ہے۔ چونکہ مجلس انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس قدر طلبہ کے لئے جامعہ کے دار الاقامہ میں قیام کا انتظام ہو سکے اتنی تعداد میں داخلہ کیا جائے۔ طلبہ کے قیام کے لئے جدید تعمیر شدہ عمارت میں چھ کمرے اور پرانی عمارت میں آٹھ کمرے مخصوص کر دئے گئے ہیں لہٰذا جامعہ میں داخلہ کے خواہشمند حضرات سے التماس ہے کہ وہ جلد از جلد فارم پر کر کے داخلہ لے لیں تاکہ ان کے قیام و طعام وغیرہ ضروریات کا بروقت تسلی بخش انتظام ہو سکے۔ دیر سے آنے والے طلبہ کو رہائش کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (ناظم نشریات جامعہ اسلامیہ)

Scanned with CamScanner

حقائق و معارف

دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کا دلچسپ ذخیرہ

(از حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپور)

○

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مجھ سے میرے خدا نے فرمایا کہ میرے لئے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں تا کہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب پیٹ بھروں تو تیرا شکر کروں۔ تیری تعریف کروں (ترمذی)

یہ اس ذاتِ مقدس کا حال ہے جس کے ہم نام لیوا ہیں اور اس کی امت میں ہونے کا فخر ہے جس کی ہر بات ہمارے لئے قابل اتباع ہے

○

بیویوں کے بعض مطالبات پر ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جاؤں گا تاکہ ان کو تنبیہ ہو اور علیحدہ اوپر ایک حجرہ میں قیام فرما لیا تھا لوگوں میں یہ شہرت ہوگئی کہ حضورؐ نے سب کو طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ اس وقت اپنے گھر میں تھے۔ جب یہ خبر سنی تو دوڑے ہوئے تشریف لائے مسجد میں دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر بیٹھے ہوئے حضور کے رنج اور غصہ کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ بیویاں بھی سب اپنے اپنے گھروں میں رو رہی ہیں۔ اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے وہ بھی مکان میں رو رہی تھیں فرمایا کہ اب کیوں رو رہی ہے کیا میں ہمیشہ اس سے ڈرایا نہیں کرتا تھا کہ حضور کی ناراضگی کی کوئی بات نہ کیا کر۔

اس کے بعد مسجد میں تشریف لے گئے وہاں ایک جماعت منبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہے۔ مگر شدت رنج سے بیٹھا نہ گیا تو حضور جس جگہ تشریف فرما تھے اس کے قریب تشریف لے گئے اور حضرت رباحؓ ایک غلام کے ذریعہ جو دونوں پاؤں زینہ پر لٹکائے تھے حاضری کی اجازت چاہی۔ انھوں نے حاضر خدمت ہو کر حضرت عمرؓ کے لئے اجازت مانگی حضور نے سکوت فرمایا کوئی جواب نہ دیا حضرت رباح نے آکر یہی جواب حضرت عمرؓ کو دیدیا کہ میں نے عرض کر دیا تھا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمرؓ مایوس ہو کر منبر کے پاس آ بیٹھے۔ مگر نہ بیٹھا گیا۔ تو پھر تھوڑی دیر میں حاضر ہو کر حضرت رباح کے ذریعہ اجازت چاہی۔ اسی طرح تین مرتبہ پیش آیا کہ یہ بیتابی سے غلام کے ذریعہ اجازت حاضری کی مانگتے اور ادھر سے جواب میں سکوت اور خاموشی ہی ہوتی۔ تیسری مرتبہ جب لوٹنے لگے تو حضرت رباحؓ نے آواز دی اور کہا کہ تمھیں حاضری کی اجازت ہوگئی۔

○

حضرت عمرؓ حاضر خدمت ہوئے تو دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریہ پر لیٹے ہوتے ہیں۔ جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں ہے اس وجہ سے جسم اطہر پر بوریے کے نشانات بھی ابھر آئے ہیں۔ خوبصورت بدن پر نشانات صاف نظر آیا ہی کرتے ہیں اور سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے۔ میں نے سلام کیا اور سب سے اول تو یہ پوچھا کہ کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس کے بعد میں نے دلبستگی کے طور پر حضورؐ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ مگر جب مدینہ آئے تو دیکھا کہ انصار کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں۔ ان کو دیکھ کر قریش کی عورتیں متاثر ہوئیں۔

اس کے بعد میں نے ایک آدھ بات اور کی جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر تبسم کے آثار ظاہر ہوئے میں نے دیکھا کہ گھر کا کل سامان یہ تھا کہ تین چمڑے بغیر دباغت دیئے ہوئے اور ایک مٹھی جوا ایک کونے میں پڑے ہوئے تھے۔ میں نے ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھا تو اس کے سوا کچھ نہ ملا میں دیکھ کر رو دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیوں رو رہے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ روؤں کہ یہ بوریے کے نشانات آپ کے بدن مبارک پر پڑ گئے ہیں اور گھر کی کل کائنات یہ ہے جو میرے سامنے ہے۔

○

پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ آپ کی امت پر بھی وسعت ہو یہ روم اور فارس بے دین ہیں اور اللہ کی عبادت نہیں کرتے ان پر تو یہ وسعت یہ قیصر و کسریٰ تو باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے خاص بندے ہو کر یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے لیٹے تھے حضرت عمرؓ کی یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ

عمرؓ کیا اب تک اس بات کے اندر شک میں پڑے ہوئے ہو سنو۔ آخرت کی وسعت دنیا کی وسعت سے بہت بہتر ہے۔ ان کفار کو طیبات اور اچھی چیزیں دنیا میں مل گئیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ واقعی میں نے غلطی کی۔ (فتح القدیر)

○

یہ دین دنیا کے بادشاہ اور اللہ کے لاڈلے رسول کا طرز عمل ہے کہ بوریے پر کوئی چیز بچھی ہوئی بھی نہیں نشانات بدن پر پڑے ہوئے ہیں۔ گھر کے ساز و سامان کا حال بھی معلوم ہوگیا۔ اس پر ایک شخص نے دعا کی درخواست کی تو تنبیہ فرمائی۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے گھر میں حضور کا بستر کیسا تھا فرمایا کہ ایک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہؓ سے بھی کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضور کا بستر کیسا تھا۔ فرمایا ایک ٹاٹ تھا کہ جس کو دوہرا کر کے حضور کے نیچے بچھا دیتی تھی ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دوں تو زیادہ نرم ہو جائے چنانچہ ہم نے بچھا دیا۔ حضور نے صبح فرمایا کہ رات کیا بچھا دیا تھا۔ عرض کیا گیا کہ وہی ٹاٹ تھا۔ اس کو چوہرا کر دیا تھا۔ فرمایا اس کو ویسا ہی کر دو جیسا پہلے تھا۔ اس کی نرمی رات کو اٹھنے میں مانع ہوتی ہے (شمائل)

○

○ حمید نظامی کو خراج عقیدت ○ پریس آرڈیننس کیخلاف غم و غصہ کا اظہار

○ کوثر نیازی کیخلاف سرکاری مولوی کے نعرے

(الحسینی نمائندہ خصوصی)

پچھلے دنوں مرکز تعمیر نو لاہور میں حمید نظامی مرحوم کی دوسری برسی کے موقعہ پر ایک جلسۂ عام ہوا جس میں مقررین نے مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مرحوم نے صحافت کے میدان میں جرأت اور آزادیٔ فکر کی جو قندیلیں روشن کی تھیں وہ تمام صحافیوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اس موقعہ پر جہاں مرحوم کی خدمات اور ان کی زندگی کے تمام گوشوں پر مقررین نے روشنی ڈالی وہاں موجودہ پریس آرڈیننس کے خلاف بھی اظہار خیال کرتے ہوئے اسے آزادیٔ صحافت کے لئے مضر قرار دیا۔

اجلاس کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب خواجہ حسن اختر نے تقریر کرنی شروع کی اور بعض صحافیوں کے اس نقطۂ نظر سے اختلاف کیا جو نقشہ انھوں نے صحافت میں بے بسی اور چاپلوسی کا کھینچا تھا۔ اس پر ہال میں خاصا شور اٹھا اور سامعین نے پریس آرڈیننس کے خلاف فقرے چست کرنے شروع کر دیئے نوبت یہاں تک پہنچی کہ راجہ صاحب کی تقریر سننے سے انکار کر دیا گیا۔ اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے حمید نظامی مرحوم کے جگری دوست آغا شورش کاشمیری جو اس وقت سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے اٹھے اور سامعین سے مخاطب ہو کر کہا۔

راجہ صاحب کی رائے سے فکر و نظر کے اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے لیکن متانت و سنجیدگی کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ آغا صاحب نے نہایت زوردار الفاظ میں کہا کہ میں خود پریس آرڈیننس کو آزادیٔ صحافت کے کچل دینے کے مترادف سمجھتا ہوں اور میرے اس نقطۂ نظر سے تمام صحافیوں کو اتفاق ہے۔ چنانچہ انھوں نے تمام صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جو اس کے خلاف ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر کوثر نیازی صاحب کے سوا تمام صحافیوں نے دونوں ہاتھ بلند کئے۔

کوثر صاحب کے ہاتھ نہ کھڑا کرنے پر ہر طرف سے بلند آوازہ میں شور اٹھا۔ "سرکاری مولوی کو ہاتھ نہیں کھڑا کر رہا ہے" "سرکاری مولوی ہاتھ کھڑا کرو" وغیرہ" آغا صاحب نے ان آوازوں کے جواب میں برجستہ کہا۔

"بھائی کوثر نیازی صاحب نے تو مولانا مودودی کی گرفتاری پر بھی ہاتھ نہیں کھڑا کیا" آغا صاحب کا یہ کہنا تھا کہ تمام ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ فضا میں دیر تک طویل قہقہے اور تالیاں سنائی دیتی رہیں اور آغا صاحب کی حق گوئی و بیباکی پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا جاتا رہا۔ بیچارے کوثر نیازی صاحب کی حالت غیر ہوگئی وہ متواتر کروٹ پر کروٹ اور پہلو پر پہلو بدل رہے تھے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن تو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisa

Volume: 7 | 6 March 1964 ء 21 Shawal 1383 | No 9

قبرص میں پھر فسادات کی آگ بھڑک اٹھی

نکوسیا۔ یکم مارچ۔ قبرص میں پھر فرقہ دارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور ملک کے مختلف مقامات پر ترکوں اور یونانیوں کے درمیان جھڑپوں میں متعدد افراد مارے گئے ہیں۔

بے خانماں افراد کی آبادکاری

لاہور یکم مارچ۔ مغربی پاکستان میں بے خانماں افراد کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی باقی مدت میں آٹھ کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے اس امر کا انکشاف آج شام گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے سبی سے یہاں پہنچنے پر چھاؤنی ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائیندوں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے بتایا کہ صوبہ میں تیس ہزار بے خانماں افراد کو آباد کر دیا گیا ہے۔ مزید دو لاکھ افراد کو رہائشی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ گورنر ملک امیر محمد خاں نے بتایا کہ حکومت مکانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں ہر ممکن مدد کرے گی۔

کرد اور عراقی

عراق کے بعض پہاڑی حصوں میں کرد قوم نے عرصہ دراز سے بغاوت کر رکھی تھی۔ جس سے عراقی فوج کی بڑی تعداد الجھی ہوئی تھی۔ اب عراق اور کردوں کی آزاد ریاست کی بنیاد پر باہمی گفتگو پر راضی ہو گئے ہیں۔ عرب ممالک اس پر مطمئن ہیں تاکہ عراقی قوت فلسطین کے یہودیوں کے لئے فارغ ہو جائے۔

پاکستانی بحریہ کے لئے پہلی آبدوز

کراچی۔ پاکستانی بحریہ کے لئے پہلی آبدوز اگست تک پاکستان پہنچ جائے گی۔ یہ آبدوز امریکہ نے دوسری جنگ عظیم کے اختتام کے قریب تیار کی تھی۔ اب اسے مرمت وغیرہ کر کے پاک بحریہ کی جدید ضرورتوں کے مطابق بنایا جا رہا ہے۔

عالمی خبریں

عیسائیوں سے انتقام

عیسائیوں نے پاکستان میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے جال بچھا رکھے ہیں اور یہاں ہزاروں آدمیوں کے ارتداد کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے قدرت نے ان سے انتقام لینا شروع کر دیا ہے۔ بھارت میں تین لاکھ عیسائی ہندو بنا لئے گئے۔ انھوں نے ڈر کے مارے ہندو ہونا قبول کیا ہے۔ پاکستان کرسچین اتحاد فیڈریشن نے یہ رونا اخباری بیان میں رو دیا ہے اور غم و غصہ کا بھی اظہار کیا ہے۔

(غیرت ہے تو مقابلہ کرو۔ مدیر)

ساتویں امریکی بحری بیڑے کے جہاز

پہلے افواہ تھی کہ امریکہ کا ساتواں بحری جنگی بیڑا بحر ہند جاتے ہوئے پاکستانی بندرگاہوں میں ٹھہرے گا۔ ترجمان اسلام نے اس کے خلاف آواز بھی اٹھائی تھی۔ اب اطلاع آئی ہے کہ یہ بحری بیڑہ پاکستان کی بندرگاہوں میں نہیں ٹھہرے گا۔ پاکستان نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست نہ کرے۔

مصر سے کلے کو دعوت

کلے امریکہ کا سیاہ فام مسلمان نوجوان ہے اس نے حال ہی میں ایک زبردست اور شہرۂ آفاق عیسائی مکہ باز کو گھونسے مار مار کر شکست دے کر دنیا بھر میں فوقیت حاصل کی ہے اس نے کہا ہے کہ مجھے فخر ہے کہ میں ۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ اس کی فتح سے عیسائی دنیا کو بڑی ذلت ہوئی ہے۔ اس کو مصر کی اسلامی امور کی کونسل نے دو ہفتہ مصر میں دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ اہل فن کی یہ قدر دانی قابل تعریف ہے۔

تناول کے علاقہ میں بٹائی کا طریق کار

لاہور ۲ مارچ۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کا ترمیمی مسودہ قانون مزارعت ایوان میں پیش کرتے ہوئے وزیر مال نے کہا کہ اسے تناول کے علاقہ میں مالکوں اور مزارعین کے بٹائی کے طریق کار کو منظم کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ اور اس سے کاشتکاروں کو فائدہ ہو گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے اس بل پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس مسودۂ قانون سے وہ مقصد پورا نہیں ہو گا اور تناول باشندوں کے مسئلہ مزارعت کو اسی طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ یہ بل واپس لے لیا جائے اور وہاں کے کاشتکاروں سے لگان وصول کرکے PP

طلبائے حدیث کیلئے بہترین تحفہ

علم حدیث کی مشہور کتاب بخاری شریف کو دوسری کتب حدیث پر فوقیت صرف اس کے تراجم الابواب کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین حضرات نے تراجم اور احادیث کی مطابقت پر پوری بسط اور تفصیل سے لکھا ہے۔ مگر وہ مبسوط کتابوں میں ہونے کی وجہ سے طلباء کے لئے مفید نہ تھا اسی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے شارح حدیث مفسر القرآن قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے جواہر البخاری میں اس مشکل کو حل فرمایا ہے اس کتاب کا مقدمہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے قلم مبارک سے ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم نے فرمایا ہے کہ "امت کے ذمے تراجم الابواب کا جو قرض تھا وہ قاضی صاحب نے اتار دیا ہے۔"

مولانا خیر محمد صاحب زید مجدہم نے خیر المدارس کے طلبا حدیث کے لئے اس کی کافی تعداد طلب فرما کر تقسیم فرمائی ہے۔ ہدیہ پارہ اول صرف ایک روپیہ دس نسخوں کے طلب فرمانے پر نصف ہدیہ کی رعایت

پتہ: محمد سلیمان قادری دینی کتب خانہ کیمبل پور

مرم ان کے حقوق کی نگہداشت کی جائے۔ آپ نے فرمایا اس مسودہ قانون سے ستر ہزار انسانوں کی معیشت وابستہ ہے اور ازیں پیشتر وہاں بٹائی کے سوال پر دو مرتبہ گولی چل چکی ہے جس سے متعدد کاشتکار ہلاک و زخمی ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کا طریق کار یہ رہا ہے کہ وہ گزشتہ سات آٹھ سال سے چار گنا لگان ادا کرتے ہیں۔ اس بل سے صرف ایک بااثر آدمی کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے آپ نے اپیل کی کہ اس روش پر نظر ثانی کی جائے۔ بل پر بحث جاری تھی جب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا۔ مولانا کو ایوان میں آج تقریر کرنے کی خاص طور پر اجازت دی گئی۔ اس غرض سے اجلاس کا وقت دس منٹ بڑھا دیا گیا۔ کیونکہ مولانا نے سپیکر سے کہا تھا کہ وہ کل صبح [illegible] جا رہے ہیں انہیں پھر اظہار خیال کا موقعہ نہیں ملے گا۔

محکمہ سیٹلمنٹ کی تیز رفتاری

مغربی پاکستان میں بیس پچیس کروڑ روپے کی مالیت کی متروکہ جائدادوں کی فروخت ابھی باقی ہے اور متروکہ جائدادوں کے پچاس کروڑ روپے بقایا واجب الوصول ہیں۔

امریکہ کی جنگی تیاریاں

امریکہ صرف جنگی سامان کی خرید پر ۱۶ ارب ۱۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر امسال خرچ کرے گا

روس میں تعلیم

روس میں ۶۴۰ لاکھ انسان (ساڑھے ۶ کروڑ) کسی نہ کسی تعلیمی درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور نصف مزدور الیف اے۔ بی۔ اے پاس ہیں۔

خالص سونے اور چاندی کے بہترین

زیورات

کی بااعتماد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں۔

عبدالرحمان زرگر دوکان ۴۷۳-۴۷۴

بھابڑہ بازار۔ راولپنڈی

خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
بیادگار۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
قیمت
نئے پیسے
جلد ۷ ○ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۲

وقت کا تقاضا اور آپ کا فرض

اس مملکتِ خداداد پاکستان کے قیام کے وقت، وہ طبقہ جس نے برطانوی حکومت کی وفادارانہ خدمات کے صلے میں، فرنگی آقاؤں سے، خصوصی مراعات، مفادات اور خطابات حاصل کر رکھے تھے، پاکستان کی حمایت میں پیش پیش آگیا۔ اور اس عوامی تحریک کے نتیجے میں ملنے والی سلطنت کا خود مختار بن بیٹھا، برطانوی نوکر شاہی اور افسر شاہی کی گود میں پرورش یافتہ گروہ، اس سرزمین پر، برطانوی اقتدار کی منتقلی کا وارث و امین بنا۔ اور قیام پاکستان کے بعد اس طبقہ کی ملی بھگت سے ایک اور جدید طبقہ، پرمٹوں، لائسنسوں، کلیموں، اور بے جا رعایتوں کے طفیل وجود میں آیا۔ ان دونوں طبقوں نے مل کر سالہا سال اس ملک کی شاہ رگوں سے اپنے مفادات کے لئے جتنا لہو چوسا جاسکتا تھا، چوسا۔ اور پورے ملک کی توجہ سیاسی بازی گریوں کی طرف منعطف کرائے رکھے۔ عوام برسہابرس ایک دستور کی آس لگائے بیٹھے رہے، ایک عام اور آزادانہ انتخابات کا انتظار کرتے رہے۔ اور اسلامی نظام کے نفاذ کی توقع میں ہر قسم کی محرومیاں برداشت کرتے رہے۔ تاآنکہ مارشل لار کے دفعتاً نفاذ نے ہر طبقہ کو بھونچکا کرکے رکھدیا۔ مفاد پرستوں کے ٹولے نے، سیاسی بازی گری کا جو حصار اپنے تحفظ کے لئے، اپنے چاروں طرف کھینچ رکھا تھا۔ جسے عوام کسی طرح بھی عبور نہیں کرپاتے تھے، مارشل لار نے اسے توڑ ڈالا۔ اور یہ توقع کی جانے لگی کہ یہ نئی حاکمانہ ہیئت جو سیاسی و اقتصادی آلودگیوں سے سراسر پاک ہے۔ گذشتہ سالہاسال کی برائیوں، حق تلفیوں اور مفاد پرستیوں کا قلع قمع کرکے بدعنوانیوں سے پاک و صاف نظم و نسق، لوٹ کھسوٹ سے محفوظ معیشت، اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرت، اس ملک میں پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائے گی اور سیاسی و نظریاتی انتشار کا خاتمہ کرکے، اسلام کی برتری اور عوام کی فلاح و بہبود کا راستہ ہموار کردے گی۔ لیکن چند استثنائات کو چھوڑ کر، اس ہیئت کی افادیت کا بھی خاتمہ ہوگیا جبکہ اس میں شریک کار کی حیثیت سے بعض وہ گروہ و افراد بھی شامل کرلئے گئے جو سابق صورت حال کی ذمہ داری میں برابر کے حصہ دار رہے ہیں۔ تاہم صدر ایوب خان نے، ایک نیا دستور ملک کو دیا۔ اس دستور کے تحت حقیقتاً ملک میں یہ پہلے عام انتخابات ہیں جو منعقد کرائے جارہے ہیں۔

ملک کے سترہ سال گذشتہ حالات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ موجودہ و سابق تمام قیادتیں عوام کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں۔ اور اسلامی نظام و شرعی قوانین کے نفاذ سے ہر گروہ نے گریز کیا ہے۔ یہاں سوال صدر ایوب اور فاطمہ جناح میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا نہیں ہے۔ ان دونوں کے حسن و قبیح سے کوئی بحث نہیں ہے۔ سوال تو ان افراد اور گروہوں کا ہے جو ان دونوں بلند مرتبہ شخصیتوں کے اردگرد موجود ہیں۔ ان افراد و گروہوں کے سابقہ اعمال و کردار کے محاسن و قبائح عوام کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ جمہوریت، عوامی بہبود، دین، ملت اور وطن کے ساتھ ان کا جو سلوک رہا ہے اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

حقیقت یہ ہے کہ اب ملک کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ان دونوں گروہوں سے علیحدہ اور دین مذہب و عوام سے زیادہ قریب ہوں۔ ۱۷ سال کے بعد عوام اس طرف مڑ رہے تھے لیکن شاطرانہ سیاست کی گرم بازاری نے ان کا راستہ روکنا چاہا ہے۔ انہیں جذباتی اور سستے نعروں سے مسحور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں کی نمائش سے ان کی قوت تمیز و فیصلہ کو مفلوج کرنے کا جتن ہو رہا ہے۔ بااین ہمہ سترہ سال کا تلخ تجربہ اور مشاہدہ ان کے سامنے موجود ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے ان کے سامنے اس تیسری راہ کی نشاندھی کی ہے جس کی طرف وہ سترہ سال کے بعد مڑنے والے تھے، دین کی راہ، مذہب

(باقی صـ۲ پر)

بہتر کون ہے۔؟

۱۔ قرآن مجید کی نظر میں:۔
تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے دل میں خدا کا خوف زیادہ ہو۔

۲۔ حدیث کی رو سے:۔
جو مسلمانوں کا ہمدرد اور انصاف پسند ہو

۳۔ قوم اور ملک کے لئے:۔
بے غرض اور انتھک محنت کرنیوالا

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے خود غرض اور مفاد پرست ہیں۔ ریاستی۔ پنجابی کا سوال اسلامی مساوات کے منکر اور ملک کے غدار ہی اٹھا سکتے ہیں ایسے لوگوں کے پھندے میں نہ آئیے۔ اپنے **ووٹ** کو تعصب، تنگ دلی اور خود غرضی سے بچا کر استعمال کیجئے۔

محترمہ فاطمہ جناح۔ حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ

(از مولانا عبدالکریم صاحب۔ روجہان۔ ضلع ڈیرہ غازی خان)

★

از روئے تاریخ اسلام عورت کو سیاست ملکی اور مملکت میں کس حد تک دخل کا جواز ہے۔ اس کا جواب اپنی طرف سے نہیں بلکہ نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی کی قلم سے پیش کرتا ہوں تاکہ اس اجلاس کے شرکاء عموماً نواب زادہ خصوصاً آگاہ ہو جائیں۔ سچ ہے ؎

میں ان کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
میں ان کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

—— دیکھئے جناب اسلامی ریاست ص۳۲۷ پر مولانا مودودی نے بعنوان مجالس قانون ساز میں عورتوں کی شرکت کا مسئلہ! ص۳۲۸ پر الرجال قوامون علی النساء الایہ سے استدلال کرتے ہیں کہ جسے (عورت کو) اللہ نے گھر میں اللہ نے گھر میں قوام نہ بنایا تو آپ اسے تمام گھروں کے مجموعے یعنی پوری مملکت پر قوامیت دینا چاہتے ہیں؟ اب کیا اللہ کے متعلق آپ کا یہ گمان ہے کہ وہ ایک گھر میں تو عورت کو قوام نہ بنائے گا مگر کئی لاکھ گھروں کے مجموعے پر اسے قوام بنا دے گا؟ ص۳۳۹ پر وقرن فی بیوتکن الایہ کے تحت مولانا صاحب لکھتے ہیں:-

اگر آپ کہدیں کہ یہ حکم تو حضورؐ کے گھر کی خواتین کو دیا گیا تھا۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے خیال مبارک میں حضورؐ کے گھر کی خواتین کے اندر کوئی خاص نقص تھا جس کی وجہ سے وہ بیرون خانہ کی ذمہ داریوں کے نااہل تھیں؟ (ہرگز نہیں) اور دوسری خواتین کو ان پر فوقیت حاصل ہے؟ (نہیں) اب مولانا احادیث کی طرف توجہ کرکے فرماتے ہیں۔ قالؐ اذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا (ترمذی شریف)

ترجمہ:- جب تمہارے امراء بدترین ہوں۔ اور دولتمند بخیل ہوں۔ اور تمہارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے یعنی ذلت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی ہے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (اقبالؒ)

دوسری حدیث عن ابی بکرہؓ لما بلغ رسول اللہؐ ان اہل فارس ملکوا علیہم بنت کسریٰ قال لن یفلح قوم ولوا امرہم امرءۃ - (بخاری - احمد - نسائی - ترمذی شریف) ترجمہ:- جب حضورؐ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا دیا ہے تو آپؐ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی۔ جس نے عورت کو اپنا بادشاہ بنایا ہے۔

ان احادیث کے نقل کے بعد مولانا مودودی لکھتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں الرجال قوامون علی النساء کی ٹھیک ٹھیک تفسیر کرتی ہیں کہ سیاست و ملک داری۔ عورت کے دائرہ عمل سے خارج ہے۔

پھر صفحہ ۳۳۱ سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ جنگ جمل کے متعلق حضرت علیؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ عورتوں کو جنگ اور اصلاح بین الناس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ اس کام پر پچھتاتی رہیں۔ اب حضرت صدیقہؓ کے عمل میں آخر کیا دلیل باقی رہ جاتی ہے کہ اسلام میں عورتوں کو بھی سیاست اور نظام مملکت میں دخل ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں)

اور کتاب ہذا ص۳۳۵ پر آخری بیان دیکھئے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن میں وامرہم شوریٰ بینہم اور وشاورہم فی الامر اور الرجال قوامون کی تشریح کرتی ہیں۔ اس لئے مجلس شوریٰ میں جو ساری مملکت کی قوام ہے، عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے۔ مزید براں ہمارے سامنے عہد نبویؐ و خلافت راشدہ کا تعامل موجود ہے۔ ہمیں تاریخ اور حدیث میں کوئی نظیر نہیں ملتی کہ نبیؐ یا خلفائے راشدینؓ نے کبھی عورتوں کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا ہو۔

یہاں تک ہمارے قارئین نے عموماً اور نمائندگان (عاشقان مودودی نے اپنے مرشد۔ ہادی کا بیان پڑھ لیا مودودی حضرات اس کو بار بار پڑھیں اور سر دھنیں۔ قرآن و حدیث اور خلفاء راشدین کے متفقہ فیصلہ اور عمل کو آج وہی منسوخ کرتے ہیں۔ اور ہنگامی حالات کی آڑ لیتے ہیں۔ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریفہ سے بڑھ کر بھی کوئی ہنگامی حالت ہو سکتی ہے۔ اور کیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بڑھ کر کوئی خاتون ہو سکتی ہے۔ اگر ہنگامی حالات میں جگر گوشۂ رسول خلیفہ نہیں بنائی جا سکتی تو کسی دوسری فاطمہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

مراسلات

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند اپنی نگرانی میں فتاویٰ کا جو سلسلہ شائع کر رہا ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے جو پہلے سے بازار میں فتاویٰ دارالعلوم یا فتاویٰ دارالعلوم مبوّب جدید کے نام سے فروخت ہو رہا ہے، دونوں بالکل دو چیزیں ہیں۔ "فتاویٰ دارالعلوم"، یا فتاویٰ دارالعلوم جدید مبوّب" دارالعلوم کا شائع کردہ نہیں ہیں۔ نہ ان کی تصحیح تحقیق اور ترتیب فقہی نزو معیار کا ناشرین و تاجران نے کوئی خاص اہتمام کیا۔ اس لئے اس کی کوئی ذمہ داری دارالعلوم پر نہیں ہے۔ یہ ذخیرہ بہت ناتمام اور ناقص ہے اسے بغیر کسی اہتمام کے یہاں کے تاجروں نے شائع کیا ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل" جو دارالعلوم سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ مفتی اول عارف باللہ مفتی اعظم مولانا مفتی عزیزالرحمٰن صاحب قدس سرہ کے پورے دور افتاء کا مدلل و مکمل مجموعہ ہے۔ جسے حکیم الاسلام حضرت مولانا طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کی نگرانی میں ایک جید عالم مولانا ظفیرالدین صاحب ترتیب دے رہے ہیں۔ اس کے ہر مسئلہ کا حوالہ۔ اس کی تصحیح اور تشریح کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی جلد چھپ رہی ہے بقیہ جلدوں کی کتابت جاری ہے۔ اور انشاءاللہ یہ جلدیں بھی جلد ہی منظر عام پر آجائیں گی۔

لہٰذا اگر آپ مدلل و مکمل فتاویٰ اور دارالعلوم کا مصدقہ چاہتے ہیں تو منگواتے وقت اپنے آرڈر میں "شائع کردہ دارالعلوم" یا مرتبہ مولانا محمد ظفیرالدین صاحب کی قید ضرور بڑھائیں اور تاجروں کو تاکید کر دیں کہ ہمیں دارالعلوم کے شائع کردہ فتاویٰ چاہیئے۔

(مولانا) عبدالحق (صاحب)
پیشکار دارالعلوم دیوبند

جمعیت کے فیصلہ کا خیر مقدم

مکرمی و معظمی مدیر صاحب سلام مسنون۔

آپ کے موقر جریدہ "ترجمان اسلام" لاہور کی اشاعت ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۴ء میں جمعیۃ العلماء اسلام کی طرف سے صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی بندہ آپ کے اس جراءت مندانہ فیصلہ کی خلوص دل سے پرزور حمایت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن لوگوں کی مدد فرمائے۔ آمین ؎

والسلام علیکم
منجانب:۔ مولانا عنایت اللہ صاحب سیرا نکی چھٹہ
ضلع گوجرانوالہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ، ۶ نومبر سنہ ۱۹۶۴ء

صدر کا انتخابی دورہ

جناب محمد ایوب خاں صاحب صدارتی انتخاب کے سلسلے میں، مغربی پاکستان کا دورہ ختم کر چکے ہیں۔ وہ اب مشرقی پاکستان کے دورہ پر ہیں۔ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر انہوں نے جو تقریریں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس کے انتخابی پہلو کو سے قطع نظر ہمیں اسلام کے سلسلے میں ان کے بعض ارشادات پر کچھ معروضات کرنی ہیں۔

ایک بات جو انہوں نے اپنی ایک جگہ کی تقریر میں فرمائی۔ اور چند وزراء نے بھی ان کی طرف سے کہی وہ یہ تھی کہ اگر عوام چاہتے ہیں اور قومی اسمبلی منظور کر لیتی ہے تو وہ اسلام کے تمام قوانین نافذ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ عوام نے کب یہ نہیں چاہا کہ اسلام کے قوانین نافذ ہوں۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ بلکہ پاکستان کے قیام کے جواز و ضرورت کے لئے آپ سب یہی استدلال پیش فرماتے رہتے ہیں کہ اپنے دینی قوانین کے مطابق زندگی گذارنے کے لئے مسلمانان ہند نے ایک علیحدہ خطۂ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔ اور پاکستان کا قیام اسلام کے نام اور اسلام کے لئے عمل میں آیا تھا۔ تو عوام کے چاہنے کا مطالبہ کرنا بات کو ٹالنا ہے۔ عوام کا چاہنا تو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ رہا قومی اسمبلیوں کے منظور کرنے کی بات تو اولاً تو یہ اس ملک کے نظام حکومت پر بحیثیت مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ ہونے کے، سالہا سال آپ کو اختیار کلّی حاصل رہا۔ اور اپنے ان اختیارات سے آپ نے متعدد اصلاحات و قوانین اس ملک میں نافذ کئے۔ اگر آپ چاہتے تو اسلامی قوانین کے نفاذ کا حکم جاری کر سکتے تھے۔ مارشل لاء کے بعد بھی بحیثیت صدر مملکت کے آپ کو وسیع اختیارات حاصل ہیں اور وقتاً فوقتاً آپ آرڈیننسوں کے ذریعہ متعدد قوانین نافذ فرماتے رہتے ہیں جن کی بعد میں اسمبلی سے توثیق کرالی جاتی ہے۔ کیا اسلامی قوانین کے بارے میں ایک آرڈیننس سے عوام کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا نہیں کیا جاسکتا؟ پھر اس کی توثیق اسمبلی سے کرائی جاسکتی تھی۔

قومی اسمبلی جس قسم کے انتخابات کے ذریعہ اور جس قسم کی شرائط اہلیت رکھنے والے ارکان پر مشتمل ہوتی ہے اس میں دین کے ماہرین کا پہنچنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک جاہل یا مغرب زدہ صاحب ثروت و رسوخ فرد کے مقابلہ میں ایک غریب عالم دین بمشکل ہی اسمبلیوں کے لئے منتخب ہوتا ہے ایسی صورت میں نہ تو یہ اسمبلی صحیح معنی میں اسلامی قوانین پاس کرنے کی مجاز بن سکتی ہے اور اسمبلی میں جس قسم کی پارٹی سیاست چلتی رہتی ہے اس کی بنا پر ایسا ہو جانا نہایت بعید ہے۔ پھر آپ پارٹی لیڈر ہیں چاہیں تو اسمبلی سے کرا بھی سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے بارے میں آپکا دور حکومت بھی سابقہ دور حکومتوں کے ادوار سے کم غفلت کوش نہیں رہا۔ بلکہ آپ کے زمانۂ اقتدار میں عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کا اسلام کے اصلاح معاشرہ کے نام سے بطور ایک کارنامہ کے نافذ ہونا بہت بڑا داغ ہے جس کی ہنوز تلافی نہیں کی جاسکی ہے۔ کاش آپ اپنے عہد اقتدار میں اسلامی قوانین کے نفاذ و اجرا کا کارنامہ انجام دے لیتے تو اسلام کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں آپ کا نام ہمیشہ کے لئے تابندہ بنا رہتا اور اللہ کے یہاں جس بے حساب اجر کے آپ مستحق ہوتے وہ علیحدہ تھا۔ اور دنیا کی قومیں ایک مثالی اسلامی سلطنت سے جو استفادہ کرتیں اس کا کریڈٹ بھی آپ ہی کے حصہ میں جاتا۔ پھر یہ حزب اختلاف جو سر اٹھائے پھر رہی ہے۔ آپ کے مقابلہ میں وجود میں ہی نہیں آ پاتی۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ اسلام کے نفاذ کا کام نہ سابقہ حکومتیں انجام دے سکیں، نہ آپ کی حکومت انجام دے پائی۔ اس وقت ہر دو فریق اپنے پچھلے کارناموں کی بدولت اسلام کے بارے میں عوام مسلمانوں کی امیدوں پر پورے نہیں اترے۔ اس لئے دونوں فریقوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی نظام اور اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے دین و شریعت کے جاننے والوں کے لئے رضاکارانہ طور پر راستہ دیدیں اور عوام کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اس مقصد کی خاطر انہیں صرف دینداروں اور اسلام کے صحیح جاننے والوں کا ہی تعاون کرنا چاہیئے۔ انہیں کو کامیاب بنا کر وہ اس ملک میں اسلام کے نفاذ کی توقع کر سکتے

ہیں۔ ورنہ ان دونوں گروہوں میں سے کوئی گروہ بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو یہ توقع پوری ہونا بہت مشکل ہے (ک)

چوہدری محمد علی صاحب وضاحت فرمائیں

خواجہ ناظم الدین صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی خدمت میں بعض ایسے سوالات جواب کے لئے پیش کرنے تھے جن سے حکومت پاکستان کی بعض سابقہ پالیسیوں کی صحت و عدم صحت کا گہرا تعلق ہے اور مستقبل میں جو بہت سے شکوک و شبہات پیدا کرنے کا موجب بن سکتے ہیں، جن کی بناء پر خود قائد اعظم اور قائد ملت کی اختیار کردہ پالیسیاں مشکوک ہو جاتی ہیں۔

خواجہ صاحب کے بعد متحدہ محاذ کی ایک بڑی شخصیت چوہدری محمد علی صاحب بھی ہیں اور قیام پاکستان کے وقت سے بلکہ اس سے ذرا قبل سے سکندر مرزا صاحب کے عہد تک وہ متعدد حکومتوں کے مشیر اعلیٰ، شریک کار اور وزیر و وزیر اعلیٰ تک رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے بعد ان سوالات کے جوابات دینے کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے ـــــ متحدہ محاذ میں آج جو افراد و جماعتیں شریک ہیں۔ ان میں سابق سرخپوش بھی ہیں۔ قائد اعظم کے زمانہ میں بھی ان کے خلاف یہ الزام عائد کر دیا گیا تھا کہ وہ وطن دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں، ان کے خلاف سخت ترین اقدامات کئے گئے۔ اور محترم خان عبد الغفار خان و ان کے برادر اعظم اور ان کے تمام رفقاء محبوس کر دیے گئے۔ یہ پالیسی اور سخت گیر اقدام قائد اعظم کے بعد جبکہ خواجہ صاحب گورنر جنرل بنے قائم رہا۔ پھر لیاقت علی خاں کے قتل کے بعد خواجہ صاحب وزیر اعظم بنے قائم رہا۔ چوہدری محمد علی صاحب اس زمانہ میں حکومت پاکستان کے سیکریٹری پھر کابینہ سکریٹری اور پھر وزیر کابینہ بن گئے۔ اب چوہدری صاحب یہ بتائیں کہ آج جس متحدہ محاذ کے ایک رکن اعظم وہ خود ہیں اور ایک رکن اعظم خواجہ صاحب مرحوم تھے۔ اس محاذ میں اب سرخپوش بھی شامل ہیں۔ خان عبد الغفار خاں صاحب کی جماعت بھی شامل ہے اور اس محاذ کا مقصد وطن کو تباہی سے بچانا، مستحکم کرنا اور اس کی عنان حکومت سچے محب وطن افراد کے ہاتھوں میں دینا بتایا جا رہا ہے۔ تو اب خان عبد الغفار خاں صاحب اور ان کی جماعت سابق سرخپوش، چوہدری صاحب کی نظر میں غیر محب وطن اور غدار نہیں ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ابتداء میں ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک ہوا اس کا کیا جواز ہے؟ کیا اس سے قائد اعظم و قائد ملت کی پالیسیوں پر شک کی زد نہیں پڑتی ہے؟ اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ خود اور خواجہ صاحب نے

(بقیہ باقی)

بقیہ ادارتی نوٹ

اس اتحاد کو کیوں خوش آمدید کہا۔ کیا صدر ایوب کی مخالفت اتنی اہم اور ضروری ہے کہ قائداعظم اور قائدملت کی اختیار کردہ پالیسیوں کو مشکوک بنا دینا بھی درست ہے۔ چوہدری صاحب یا تو یہ کہیں کہ سرخپوشوں پر اور خان صاحب پر وہ الزام غلط تھا یا پھر چوہدری صاحب اور ان کے رفقا ایوب دشمنی میں خان صاحب وغیرہ کو منافقانہ طور پر اپنے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔

مودودی صاحب پر بھی جنگ کشمیر کے وقت یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ غدار ہیں۔ بھارت سے خفیہ طور پر سازباز رکھتے ہیں اور اس جرم میں ان کو ان کے بعض ساتھیوں سمیت نظربند بھی کر دیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں بھی خواجہ صاحب گورنر جنرل تھے۔ لیاقت علی خاں وزیراعظم تھے چوہدری محمد علی صاحب کابینہ و حکومت کے سیکرٹری جنرل تھے اور مشیر اعلیٰ تھے کیا وہ اب بتائیں گے کہ مودودی صاحب کے خلاف اس وقت جو الزام عائد کیا گیا تھا وہ صحیح تھا یا غلط؟ اور آج کیا پوزیشن ہے؟ اس طرح بارہا ان لوگوں کو حکومت کی طرف سے جو اب متحدہ محاذ میں شامل ہیں اور جن کے پیش رو اب چوہدری محمد علی صاحب کہے جا سکتے ہیں، کمیونسٹوں کے غدار وطن ہونے کا الزام لگایا گیا، کمیونسٹ جماعت خلاف قانون قرار دی گئی۔ نیشنل عوامی پارٹی کو اس کا مثنیٰ بتایا گیا۔ اور آج وہ سب ہی متحدہ محاذ میں شامل ہیں اور چوہدری محمد علی صاحب ان کے ساتھ ساتھ اور پہلو بپہلو ہیں۔ خواجہ صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ کیا اب چوہدری بتائیں گے کہ ان لوگوں پر وہ سابقہ الزامات جو ان کے دور افسری و وزارت میں لگائے جاتے رہے وہ سب غلط اور مصنوعی تھے؟

چوہدری صاحب کا سوانحی خاکہ بھی عجیب و غریب ہے۔ برطانوی ہند کے آخری دور میں وہ انگریزی حکومت کے ایک قابل اعتماد افسر تھے۔ لیگ اور کانگریس کی عبوری حکومت کے اندر باہمی کشمکش کے دوران انہوں نے قائداعظم اور لیاقت علی خاں کا اعتماد حاصل کیا۔ پھر قیام پاکستان کے بعد اس اعتماد کی بدولت، مملکت پاکستان کے جنرل سکریٹری بن گئے۔ اور ان کے یار غار سکندر مرزا دفاع کے سکریٹری مقرر ہوگئے۔ پھر پاکستان کے ہر حادثہ کے موقعہ پر وہ عہدہ بعہدہ ترقی کرتے رہے۔ قائداعظم کی وفات کے بعد وہ کابینہ کے سکریٹری بنے۔ لیاقت علی خاں کے قتل کے بعد وہ وزیر مقرر ہوئے۔ خواجہ ناظم الدین کی برطرفی کے بعد وہ غلام محمد گورنر جنرل کے قریبی آدمی سمجھے گئے۔ غلام محمد کے بعد، ان کی حمایت و اعانت سے سکندر مرزا صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ چوہدری محمد علی صاحب نے پاکستان کے لئے ایک دستور بھی تصنیف فرمایا تھا جس کا پہلا اور آخری فائدہ صرف یہ ہوا کہ پاکستان کے پہلے صدر سکندر مرزا صاحب اور وزیراعظم چوہدری محمد علی صاحب بنے۔ بعد میں صدر اول نے خود ہی اس دستور کی، جسے بڑے زور شور سے انہوں نے بھی اور مودودی صاحب اور [illegible] قرار دیا تھا، بساط لپیٹ کر رکھ دی مارشل لاء کے دور میں چوہدری صاحب شاید اپنا اعتماد برقرار نہ رکھ سکے لیکن ایک روایت کے مطابق سنا گیا ہے کہ ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کی سب سے پہلے استدعا چوہدری صاحب نے ہی کی تھی۔ بہرحال اب وہی چوہدری صاحب متحدہ محاذ کے رکن رکین بن کر سامنے آئے۔ اور خواجہ صاحب کی وفات کے بعد ہمارے مذکورہ بالا سوالات کی جوابدہی کی ذمہ داری بہرحال ان پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر انہوں نے جواب سے بے اعتنائی برتی، اور موجودہ متحدہ محاذ کی تشکیل میں جن عناصر سے کام لیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں قائداعظم اور قائدملت کی اختیار کردہ پالیسیوں کی وضاحت نہیں کی، تو اس سے جو شکوک و شبہات پیدا ہوں گے ان کے لئے چوہدری صاحب ہی قابل ملامت ٹھہریں گے۔ اور یہ سمجھا جائے گا کہ وہ حکومت کو غلط مشورے دے کر اس نئی مملکت میں انتشار و افتراق پیدا کرتے رہے ہیں۔ تاکہ سیاسی عدم استحکام سے وہ اپنے لئے سیاسی راہ پیدا کرلیں۔ اور انگریز کے زمانہ کی نوکرشاہی و افسرشاہی کو ملک پر غالب لے آئیں۔ جیساکہ بعد میں ہوا اور ملک کے سیاسی نظم و نسق سے عوامی کارکن دور ہٹتے چلے گئے۔ سیاسی جماعتیں بے وقعت ہوگئیں۔ .... سیاسی انتشار پھیل گیا۔ افسرشاہی غالب آگئی۔ خالص بیوروکریسی کی حکومت قائم ہوگئی اور پھر بعد میں اقتدار فوج کے ہاتھوں میں منتقل ہوگیا۔ (ک)

بقیہ: صفحہ اوّل

کی راہ، عوامی بہبود کی راہ، اسلامی نظام کے قیام کی راہ، معاشرتی مساوات کی راہ، عمرانی عدل کی راہ، اگر ان وقتی ہنگاموں کی مرعوبیت میں آکر اس راہ کو نظر انداز کردیا تو یاد رکھئے کہ پھر پاکستان میں ایک طویل مدت تک خوشگوار بہتر ترقی پذیر اور دینی برتری کے حامل مستقبل کی کوئی توقع باقی نہیں رہے گی

(ک ع)

مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا کی طرف سے علماء اسلام کا ایک

تاریخی اجتماع

کہروڑ پکا ضلع ملتان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عظیم الشان اجتماع مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی جامع مسجد میں ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی نامور شخصیتیں اکابر علماء کرام اور راہنمایان قوم بیک وقت تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کی پیہم کوششوں سے یہ علمی اجتماع بتاریخ ۸، ۹، ۱۰ رجب ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہو رہا ہے۔

چند شخصیتوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں

شیخ التفسیر مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ بہاولپور
حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
نقیب اعظم مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔
شیر اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی
خطیب اعظم مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی

نور الحق قریشی نائب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی مسجد کہروڑ پکا۔ ضلع ملتان

عورت صدر مملکت نہیں بن سکتی

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا ارشاد گرامی

امیر مملکت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ مرد ہو عورت نہ ہو۔ اس لئے کہ عورت عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص اور کمزور ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عورت کی عقل بھی مرد کی عقل سے نصف ہے۔ اس لئے دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور دین میں بھی مرد کا نصف ہے۔ ایام حیض و نفاس میں نماز روزہ تلاوت قرآن نہیں کرسکتی۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عورت مرد سے عقل اور دین کے اعتبار سے نصف ہوئی تو اس کا حاصل یہ ہوا کہ عورت مرد کا مربع یعنی چوتھائی ہے اور چوتھائی کے معنی یہ ہیں کہ چار چوتھائی مل کر ایک عدد بنے گا۔ معلوم ہوا کہ چار عورتیں مل کر ایک مرد کے برابر ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ایک مرد کو چار عورتوں کی اجازت دی ہے۔ نزاکت اور بزدلی عورت کا خاص [illegible] ان کا وجود بیکار ہے۔ پردہ کی وجہ سے مجلسوں اور محفلوں میں حاضر ہونے کے قابل نہیں۔ کسی مدعی اور مدعا علیہ کو دیکھ نہیں۔ اور نہ خود اس کا بیان سکتی ہے اور اگر پس پردہ کسی کا بیان سنے تو وہ قابل اطمینان نہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنایا ہے۔ تو یہ فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے ملک اور سلطنت کی باگ ایک عورت کے ہاتھ میں دیدی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عورت بے ولی کے خود اپنا نکاح نہیں کرسکتی۔ لہٰذا اپنے نکاح میں ایک ولی اور سرپرست کی محتاج ہے۔ تو ایک قلمرو کی ولایت اور حکومت کیسے کرسکتی ہے۔"

(عقائد الاسلام مصنفہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی۔ صفحہ ۲۳۰)

انتخابی منشور

دو چار دس کاپیاں منگوانے کے لئے دوست ۲ر فی کاپی کے حساب ٹکٹ ارسال فرمادیں۔ دفتر سے بذریعہ بک پوسٹ منشور روانہ کردیا جاوے گا وی پی کا خرچ زیادہ ہوجاتا ہے۔ ناظم دفتر

واردات

(از ڈاکٹر احمد حسین کمالؔ)

میرا پیامِ شوق ہے سامانِ صد حیات
ہجر و وصالِ بلبل و گل سب فریبِ دل
فکرِ جنوں ہو یا غمِ فکرِ معاش ہو
اصلِ صلوٰۃ عصمتِ قلب و نظر سے ہے
پابندِ فرش و عرش نہیں ان کا ذوق و شوق
ٹھکرا چکی تھیں جن کو کبھی بے نیازیاں
گر یاد ہو تو خونِ شہیداں کا ذکر چھیڑ
اے کاشِ یہ نصیب تجھے اپنی جستجو
ممکن نہیں کہ جلوے نظر میں سما سکیں

ہے غیر کا غلام تو پابندِ روز و شب
گفتار سے بدل نہیں سکتا کبھی نصیب

پہچان! پہلے اپنے مقاماتِ عبدیت
ہے حوصلہ تو آتشِ نمرود سے گذر
تیرا خلوصِ عشق سلامت اگر رہے
اس کو بھی اپنا مزرعِ حسنِ عمل بنا

پیدا ہیں جس سے دردِ محبت کے سو نکات
جذبِ سرور، ہوش و خرد سب توہمات
اسرارِ دل ہوں فاش تو آساں ہر ایک بات
خونِ جگر کا ہدیۂ معصوم ہے زکات
مردانِ حر میں ہوتی ہیں کچھ خاص ہی صفات
محتاج ان کے ناز کی ہے چشمِ التفات
چاکِ گل نالۂ بلبل کی کر نہ بات
پھیلا ہوا ہے غیر کا دامِ نمائشات
پاکیزہ گر نہیں ترے دل کے محرکات
حق کا اگر غلام تو تیرے ہیں دن اور رات
کردار ہو تو مٹھی میں تیری ہے کائنات
زنہار ہو گی پھر نہ گراں تجھ پہ تیری ذات
پیدا اگر اپنے عزم سے اپنی راہِ نجات
کچھ بھی نہیں ہیں قلب و خرد کے مناقشات
کام آ ہی جائے گی کبھی دنیائے بے ثبات

گذرا ہوں بار بار زمانہ کے سر سے میں
اللہ رے وہ جذبِ محبت کی واردات

★

متفرقات

محترم مولوی عبدالحق صاحب ہزاروی کراچی

ہمارے محترم دوست مولانا عبدالحق صاحب ہزاروی نیو چر کالونی کراچی رسالہ شہاب کے کسی پرچہ کو پڑھ کر سخت برہم ہوئے ہیں اور وہ ایسے لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر بہتان باندھتے ہیں ان کی خدمات کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور یاوہ گوئی کر کے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ محترم لکھتے ہیں کہ شیر سرحد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تمام عمر قوم کے سامنے ہے۔ سوائے دینی خدمت کے انہوں نے اور کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے اور حضرت مفتی صاحب نے جو مجاہدانہ طریق کار اسمبلیوں میں اختیار کیا ہے۔ حاسدوں کے لئے یہ ناقابل برداشت ہے۔ ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں مگر کتے بھونکتے رہتے ہیں اور کارواں منزل مقصود کی طرف چلتا ہی جاتا ہے — اب امریکہ کے ایجنٹوں کی قلعی کھل چکی ہے

اب تو سرکاری ذمہ دار لوگ بھی امریکہ کے روپوں کا نام صراحت سے لینے لگے ہیں۔ شہاب کا قصور نہیں ہے ان کی امت اور سارے چیلے چانٹوں کا اہم مقصد علماء ربانی کے وقار کو ختم کرنا ہے

گر این خیال است و محال است جنوں

حضرت مولانا شیر محمد صاحب بالاکوٹی کی

مودودی جماعت سے علیحدگی

اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

حضرت مولانا شیر محمد صاحب بالاکوٹی جو قاری شیر محمد صاحب بالاکوٹی کے نام سے مشہور ہیں۔ بڑے دیندار اور صالح ذہن کے آدمی ہیں مگر ناواقفی کی بنا پر سات سال تک مودودیوں سے جڑے رہے۔ ان کے لٹریچر کا پورا مطالعہ نہ تھا۔ ۱۱ راکتوبر ۶۶ء کو جب مولانا سید زمان شاہ صاحب بالاکوٹی نے ان کو مودودی صاحب کی کتاب رسائل مسائل حقوق الزوجین اور تجدید احیاء دین کی بعض قابل اعتراض عبارتیں پڑھ کر سنائیں تو وہ اتنے متاثر ہوئے کہ فوراً مودودی جماعت سے خارج ہو کر جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو گئے۔

راقم الحروف قاری سیف الرحمن معلم
مدرسہ تجوید القرآن — چکڑالی
مانسہرہ ضلع ہزارہ

تردید شکست اور اظہار حقیقت

پندرہ روزہ پرچہ رضائے مصطفیٰ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۶ء میں شکست کے عنوان سے ایک خبر شائع کی گئی۔ جس میں ۲ جمادی الاولیٰ مباحثہ محلہ دھوپ سڑی کا تذکرہ کیا گیا۔ اس میں نہایت غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ وعدے کے مطابق اپنے استدلال میں کوئی حدیث ضعیف پیش نہیں کی گئی۔ وعدہ کی تحریر من وعن محفوظ ہے۔

محمد یٰسین خطیب جامع مسجد محلہ
دھوپ سڑی جھنگ صدر ۲۳ ستمبر ۶۶ء

ضروری اعلان

مورخہ ۸ اکتوبر کو حافظ سعید احمد جنیدوی بغیر بتلائے ملتان سے کہیں چلے گئے وہ جہاں کہیں اور جس حال میں بھی ہوں مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ کیونکہ ہم ان کے جانے کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ پتہ یہ ہے۔

ایم عبدالستار جالندھری صدر مدرس
مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ حسین آگاہی
ملتان شہر

ضرورت رشتہ

ایک سکول ماسٹر عمر ۲۸ سال جس کا کوئی رشتہ دار نہیں جسے داڑھی رکھنے اور کمی زر کی وجہ سے رشتہ نہیں ملتا۔ جس کو ایسے کنوارے یا بیوہ رشتہ کی ضرورت ہے جس میں جائداد ظاہری حسن ذات پات اور جہیز کا سوال نہ ہو۔ بلکہ متوکل ہو۔

اللہ دتہ مدرس کوٹ پنڈی داس
ضلع شیخوپورہ

ضرورت ہے

ایک حافظ قرآن مع تجوید۔ اردو کی تعلیم چوجماعت۔ پانچ چھ سال سے درس و تدریس کا تجربہ یافتہ کے لئے دینی مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک یا اردو کی تعلیم دینے کے لئے ملازمت کا خواہشمند ہے ضرورتمند حضرات اپنی پہلی فرصت میں احقر سے رابطہ قائم کریں۔

حافظ جلال الدین پانی پتی معرفت ادارہ
الاصلاح رجسٹرڈ چوک تھانہ گوجرانوالہ

موت العالم موت العالم

حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپوری کی وفات پر ۱۳ راکتوبر کو عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں جناب محمد حسن صاحب چغتائی (مجلس احرار) مولانا محمد عبداللہ صاحب عمرپوری۔ علامہ منظور احمد صاحب، رحمت اللہ صاحب۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ علامہ ارشد صاحب ایم پی اے اور مولانا عبدالقادر صاحب آزاد نے تقریریں کرتے ہوئے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کے دینی کارنامے اور مذہبی صلابت بیان کئے۔ اور سب نے مل کر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے فرزندوں سے اظہار ہمدردی کیا۔

ادارہ ترجمان اسلام ملک سے اس یادگار سلف عالم دین کی رحلت کو امت کا عظیم نقصان تصور کرتا اور علماء دین سے بصد درخواست کرتا ہے کہ وہ مل کر ان کے نقوش کو تابندہ رکھیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کو صدمہ

۱۴ اکتوبر کو بروز جمعہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا مدظلہ، کی بڑی اہلیہ محترمہ کا جو بڑی اللہ والی تھیں وصال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور وابستگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ہم حضرت اور تمام خاندان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

دعائے مغفرت

دینی، علمی اور ادبی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و غم سے سنی جائے گی کہ حضرت مولانا سید اظہار الحق شاہ صاحب نبیل عباسی امروہوی خطیب جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد بروز چہارشنبہ ۱۴ اکتوبر کو انتقال فرما گئے ہیں۔

شاہ صاحب خلوص و تواضع کا ایک پیکر تھے۔ فاضل دیوبند ہونے کے علاوہ آپ عربی کے ایک بہترین شاعر بھی تھے۔ زہد و تقویٰ اور علم و عمل کا ایک ستون۔ جنازہ پر اتنا عظیم اجتماع تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تاریخ میں اتنا بڑا اجتماع کبھی پہلے نہیں ہوا۔ تمام حضرات سے التماس ہے کہ وہ مولانا علیہ الرحمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

غم زدہ:۔ فانی مرادآبادی

نوٹ:۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم شاہ صاحب کے پسماندگان کے غم میں شریک اور ان کے لئے دست بدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے علماء کرام کو یہ خلا پوری کرنے کی توفیق دے۔

—: تبصرہ :—

ووٹ کی اہمیت

امیدوار کی قرآنی علامات

صفحات ۸ قیمت ایک آنہ۔ سینکڑہ پانچ روپے۔ پتہ:۔ مکتبہ تعمیر حیات۔ داشاعت اسلام اردو بازار لاہور

زیر تبصرہ پمفلٹ میں ووٹ کی قدر و قیمت اور اہمیت پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز کس امیدوار کو منتخب کرنا چاہیئے؟ اس میں اسلام اور قرآن کا معیار پیش کیا گیا ہے۔ اگر وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ آپ کی ووٹ کا صحیح ترین حقدار ہے۔ پمفلٹ پڑھنے کے قابل ہے۔ ایک عدد منگوانے والے ۳ پیسے کے ٹکٹ ارسال کر کے منگوا سکتے ہیں۔

مودودی صاحب کی بے اصولی سیاست

کیا عورت صدر مملکت بن سکتی ہے؟

مسلم فرقوں کے ۳۱ نمائندہ علماء کا فیصلہ

از مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

صفحات ۳۶، قیمت ۲۵ پیسے۔ فی سینکڑہ بیس روپے صرف

ملنے کا پتہ مکتبہ تعمیر حیات۔ حبیب بینک بلڈنگ — اردو بازار — لاہور

دعائے مغفرت

۱۰ اکتوبر کو ہماری جماعت کے قائد محترم حاجی گل داد خان صاحب اس دار فانی سے چل بسے۔ مرحوم نہایت ہی دیندار پابند شریعت علماء دین کے قدردان اور جمعیۃ علماء اسلام کے مداح اور حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے پروانہ تھے۔ قارئین کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ رنگر منشی سعید احمد۔ ڈیرہ اسماعیل خان

مفتی محمود صاحب کا دورۂ سندھ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام و رکن قومی اسمبلی کے دورۂ سندھ کا پروگرام، پانچ دن کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس میں رحیم یار خاں، شہداد پور۔ ٹنڈو آدم۔ میرپور خاص۔ ڈگری ٹنڈو الہ یار و حیدر آباد وغیرہ کے مقامات شامل تھے۔ لیکن محترم اپنی شدید مصروفیتوں اور بعض انتہائی مواقعات کی بنا، پر یہ دورہ مکمل نہ کر سکے۔ رحیم یار خاں، حیدر آباد، میرپور خاص وغیرہ کے مقامات رہ گئے۔ صرف تین دن نکال سکے۔ چنانچہ ۸ر اکتوبر کو شہداد پور پہنچے۔ ۹ر اکتوبر کو ٹنڈو آدم اور ۱۰ر اکتوبر کو دوپہر دن کو ڈگری اور شب کو ٹنڈو الہ یار۔ ڈگری سے تا میرپور بذریعہ جیپ سیلاب زدہ علاقہ کا بھی ایک سرسری دورہ کیا اور عصر کی نماز کے بعد میرواہ میں ایک مجمع کو مختصر خطاب بھی فرمایا۔

شہداد پور، ٹنڈو آدم، ڈگری اور ٹنڈو الہ یار میں زبردست اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ کی پالیسی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تمام بے بنیاد شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ اور ہر اجتماع میں عوام نے جوش و خروش کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی حمایت کا وعدہ و اعلان کیا۔ ٹنڈو الہ یار کے جلسہ میں دوران تقریر کنونشن لیگ کے کسی طرفدار اعتراض کر کے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنی چاہی۔ لیکن دو منٹ کے اندر تمام اجتماع پرسکون ہو گیا اور اس کے بعد بھی ایک گھنٹہ تک سلسلۂ تقریر جاری رہا۔ عوام کا جوش و اشتیاق برابر بڑھتا رہا۔ جن مقامات کا دورہ بہ امر مجبوری حضرت مفتی صاحب نہیں کر سکے۔ وہاں کی جماعتوں اور مشتاقین سے معذرت طلب کی جاتی ہے۔ اور آئندہ انشاء اللہ اس کی تلافی کر دی جائے گی۔

۱۰ر اکتوبر شب کو ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد میں مفتی محمود صاحب کی تشریف آوری ہوئی۔ وسط شہر میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جسے جناب مفتی صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کے آغاز پر دار العلوم ٹنڈو الہ یار کے ایک طالب علم جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب نادم نے حضرت مفتی صاحب کی اس آمد پر ایک استقبالیہ نظم پڑھی جس کے چند اشعار نذر قارئین ہیں۔ اور جنہیں جلسہ میں بڑا ہی پسند کیا گیا۔

کس کی خاطر مجتمع ہیں آج سارے خاص و عام
ہو رہا ہے کس لئے یہ آج اتنا انتظام

(باقی کالم ۴ پر)

بقیہ: مفتی محمود صاحب کا دورۂ سندھ

منتظر ہیں کس آمد کے یہ رنگین قمقمے
ہمنشیں بتلا مجھے وہ کون ہے ذی احترام
عالم علم شریعت اور علم بردار دیں
مفتیِ محمود کی خاطر ہے سارا اہتمام
وقف ہے جس کی جسارت مستعار اس کام میں
ملک پاکستان میں ہو دین قیم کا نظام
دین قیم کا محافظ بطل حریت ہے تو
"بسطۃً فی العلم والجسم" کی ہے تصویر تمام
آکر تری چاہ میں ہیں دیدہ و دل فرش راہ
مرحبا خوش آمدی اے ذی الکرم ذی احتشام
ہے مبارک آپ کی تشریف ارزانی یہاں
عبد رحمٰن بچشم ما روشن دل ما شاد کام

(حافظ عبد الرحمٰن نادم جالندھری)
متعلم دار العلوم ٹنڈو الہ یار

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ملک کی تمام خرابیوں کا علاج اسلامی آئین کا نفاذ ہے

جمعیۃ علمائے اسلام کے صدارتی امیدوار کا خیر مقدم

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کا عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۶۴ء کو جامع مسجد غوثیہ کندیاں ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا عبد اللطیف صاحب جہلمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب، مولانا عبد الحکیم راولپنڈی، مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ علماء اسلام ضلع میانوالی اور مولانا قطب الدین صاحب خانقاہ سراجیہ نے تقاریر فرمائیں۔

مولانا عبد اللطیف صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام آخر دم تک آئین اسلامی کے لئے کوشش جاری رکھے گی۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ الیکشن میں دیندار اور دیانتدار نمائندے منتخب کریں۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی بنیاد مذہب پر رکھی گئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ یہاں کا آئین اسلامی ہو اور صدارت کے منصب پر ایسے شخص کو فائز کیا جائے جو اسلامی و قومی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ آج تک اسلامی اصولوں سے انحراف اور بے اعتنائی کا برتاؤ کیا گیا اور اسلام دشمن عناصر کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا گیا۔ عریانی اور فحاشی بام عروج کو پہنچ گئی۔ اشیائے ضرورت کی گرانی اور بے روزگاری نے غریبوں کی زندگی دو بھر کر دی۔ رشوت کے کاروبار نے دفتری نظم و نسق کو ناکام اور بدنام کر دیا ہے حکومت کی انسدادی تدابیر بے کار ثابت ہو چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمام خرابیوں کا واحد علاج اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ اگر اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ اگر اسلامی آئین کو نافذ کر کے عوامی مصائب کو دور نہ کیا گیا تو ملک مشکلات میں گھر جائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ جس ملک کی رعایا مطمئن نہ ہو وہ ترقی کے راستہ پر گامزن نہیں ہو سکتا اور جو حکومت عوامی مشکلات کو حل نہیں کرتی وہ کبھی کامیاب اور مستحکم نہیں ہو سکتی۔

اس جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علمائے اسلام کے صدارتی امیدوار نامزد کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ملک کی موجودہ نازک صورت حال کے پیش نظر یہ فیصلہ دینی و ملی تقاضوں کے عین مطابق ہے اور ملک کے مستقبل کے لئے ایک مفید اقدام ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام مسلمانان پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے صدارتی امیدوار کو کامیاب کر کے اسلامی اخوت اور اپنی ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچائیں۔

(۲) یہ اجلاس کندیاں میں سینما قائم ہونے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے کسی بھی شہر میں اخلاق کو بگاڑنے اور نوجوانوں میں بے راہ روی پیدا کرنے کا سامان مہیا کرنا قابل نفرت و صد نفریں ہے۔ سینما کا نمازوں کے اوقات میں چالو رہنا اور بلند آواز سے نمازوں میں خلل پیدا کرنا ہر طرح ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کندیاں سے سینما اٹھانے کا فوری حکم جاری کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس غلہ و دیگر اشیائے ضرورت کی ناقابل برداشت گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو سستے داموں غلہ مہیا کرنے کا فوری انتظام کیا جائے۔ موجودہ گرانی کی بدولت غریب لوگ ضروریات زندگی سے محروم اور مصائب سے دوچار ہیں، لہٰذا ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

نذیر احمد عفی عنہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کندیاں
ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان

ناظم دفتر نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ملک میں اسلامی قوانین جاری کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جمعیۃ کا مقصد اقتدار حاصل کرنا نہیں اور نہ وہ دوسروں کی طرح مخالفت برائے مخالفت کے قائل ہیں۔ بلکہ حکومت کے اچھے کاموں کی تعریف اور برے کاموں پر تنقید کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آج کل بعض حضرات حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف الزام بازی اور لسان طرازی کر رہے ہیں ان حضرات کو چاہیئے کہ وہ ماضی کے آئینہ میں اپنا منہ دیکھیں کہ ان کے اکابر اور نظام اسلام پارٹی کے وکیلوں نے اجلاس ڈھاکہ میں کونسا کردار ادا کیا۔ کیا انہوں نے اسلام کو چھوڑ کر حکومت کے حق میں ووٹ نہیں ڈالا۔

رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

(باقی صفحہ ۸ و ضمیمہ پر)

مسلمانان حلقہ انارکلی لاہور

جمعہ کا عظیم الشان اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے اس فیصلہ کا کہ جمعیۃ علماء اسلام صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی۔ نیز مذہبی جماعتوں کا ایک دینی محاذ بنایا جائے گا" کے اقدام کو سراہا ہے اور خیر مقدم کرتا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے یہ اعلان کر کے ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے اور اسلام پسند لوگوں کے جذبات کا بجا طور پر احترام کیا ہے۔ یہ قرارداد متفقہ طور سے منظور کی گئی:

محمد مظفر اقبال قریشی خطیب مسجد
فیض الاسلام نئی انارکلی گنپت روڈ لاہور

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7/32

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7

6 نومبر 1964 / ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ

No. 42

اہم خبریں

فاطمہ جناح کالج میں اسلام زندہ ہو گیا

اخبار امروز لاہور اشاعت ۳۰ اکتوبر کے آخری صفحہ پر تصویر ہے۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے سال آخر کی طالبات کو الوداعی دعوت دی گئی ہے اس دعوت کی تصویر میں جوان اور نوعمر طالبات ننگے سر نیم عریاں لباس میں کالج کے پرنسپل کے ساتھ کھڑی ہیں جسے دیکھ کر ایک مسلمان شرم کے مارے زمین میں گڑ جاتا ہے۔ یہ فارغ التحصیل بیبیاں اب اپنے اس اسلام کو ملک میں پھیلائیں گی اور فاطمہ جناح کا نام زندہ جاوید کریں گی۔ اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مسٹر جسٹس رحمان بھی ثواب میں شریک ہوئے

پاکستان میں عرب جمہوریہ سے ناچنے والیاں اور گانے والیاں آئی ہوئی ہیں۔ یہ ڈرامے پیش کرتی ہیں جسے پہلے مسلمانوں کی زبان میں سوانگ بھرنا کہا جاتا تھا۔ اب ان کو بڑی عزت سے رقاص۔ فن کار اور موسیقار کہا جاتا ہے۔ ۲۹ اکتوبر کو ان کے فن سے لاہور کے نئے مسلمانوں کو لطف اندوز کرنے کے لئے اس محفل کا افتتاح مسٹر جسٹس رحمان نے فرمایا۔ اور ان مظاہروں کے فوائد بیان فرمائے تو جان جائیے کہ پارٹی ترقی پر ہے۔

کراچی کی نوخیز رقاصہ واہ واہ

پاکستان اور امارتی فن کاروں نے ۲۹ اکتوبر کو پونے ۳ گھنٹے تک مجاہدین پاکستان کو محظوظ کیا۔ جوان ناچنے والی نے دلفریب زاویے پیش کئے پروگرام میں نسیم بیگم۔ فریدہ خانم۔ امرو اور فردوس نمایاں رہیں (امروز ۳۰ اکتوبر) ممکن ہے یہ نوخیز ناچنے والیاں آئندہ الیکشن میں صدارت کے لئے ورنہ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑی ہوں۔ آج انہیں سے ملک کی رونق ہے۔ یہ نوجوانوں کو بہلائیں گی تو وہ کشمیر فتح کریں گے۔ اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون

عمر

جنرل محمد اعظم خان بھی قادیانی نہیں ہیں

پہلے صدر محمد ایوب خان نے اعلان کیا کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ ہم اس اعلان کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی فتح قرار دیتے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔ اب جنرل محمد اعظم خان نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی قادیانی نہیں ہیں۔ خدا جانے ان کو اپنی مونڈھی ہوئی داڑھیوں میں مرزائیت کا تنکا کیوں نظر آتا ہے۔ محمد اعظم خان صاحب سے ایک ہی سوال ہے کہ آپ نے مرزائیوں کی خاطر مسلمانوں کو کیوں گولیوں سے شکار کیا تھا اور صدر صاحب سے عرض ہے کہ آپ اپنے ارد گرد کی صفائی کریں۔

فاطمہ جناح دستبردار نہیں ہوئیں

حزب مخالف کے مسٹر محمد رشید چودھری صاحب نے اعلان کیا ہے کہ یہ افواہیں غلط ہیں کہ فاطمہ جناح علیل ہیں اور وہ صدارتی انتخاب سے دستبردار ہو گئی ہیں۔ چودھری صاحب ابھی تین چار مہینے ہیں آپ کو محترمہ کی صحت اور ہمت کی نگرانی کرنی ہوگی۔ اور زیادہ جلوس بھی نہ نکالا کریں۔ عورت، عورت ہی ہے۔

مسلم خون کی ارزانی

مظفر آباد اور وہاڑی کے قریب بسوں کے دو خوفناک حادثے ہوئے ہیں جن میں اب تک دس آدمی ہلاک ہوئے اور بعضوں کی حالت نازک ہے یہ خبر نئی نہیں ہے۔ آئے دن ایسے حادثات ہوتے ہیں اور بسوں کے ڈرائیور انسانی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے ہونے اور مالک کے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے سواریوں کو بٹھانے کے لئے وہ بے تحاشا چلاتے ہیں۔ حکومت مغربی پاکستان۔ محکمہ پولیس کے سامنے یہ کھیل روز کھیلا جا رہا ہے مگر اب تک اس کا انسداد نہیں کیا جا سکا۔ اصل وجہ یہی ہے کہ پولیس کو راضی رکھ کر سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔ کیا مسلم خون کی اس ارزانی پر پولیس افسر خون کے آنسو بہائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی دو روزہ عظیم الشان کانفرنس

معززین شہر کو دعوت و خطاب

یہ خبر اگرچہ پرانی ہے مگر اہمیت کے پیش نظر شائع کی جا رہی ہے۔ ادارہ اس دیری کی معذرت چاہتا ہے۔

۳-۴ اکتوبر کو حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ پہلا اجلاس ۳ اکتوبر بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ حضرت مولانا مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے خطبہ صدارت ارشاد ارشاد فرمایا۔ بعدہٗ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے خلافت راشدہ اور بعض ملکی مسائل پر مدلل تقریر فرمائی۔ آخری تقریر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے استحکام پاکستان پر فرمائی۔ اجلاس کے اختتام پر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا عبد اللطیف صاحب نے ایک قرارداد کے ذریعے لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا۔ اور انسداد عصمت فروشی کے آرڈیننس پر گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کا شکریہ ادا کیا۔

۴ اکتوبر کو صبح نو بجے تمام ضلعی ارکان کی دو ماہی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب خطیب گجرات منعقد ہوئی۔ امیر ضلع حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ و نائب امیر مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبد اللطیف صاحب نے اراکین سے خطاب فرمایا اور خصوصی ہدایات جاری فرمائیں۔ اجلاس میں تقریباً تین سو ضلعی نمائندوں نے شرکت کی۔ ۴ اکتوبر ۳ بجے حکیم ہائی سکول میں معززین شہر، وکلاء اور تاجر طبقہ کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب فرمایا۔ اختتام اجلاس پر مدعوین حضرات کو پُر تکلف عصرانہ دیا گیا۔ عصر کے مفتی صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس کی کارروائی اخبارات میں آ چکی ہے۔

رات کو بعد نماز عشاء عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ حافظ خبیب احمد صاحب کی تلاوت، سید امین گیلانی صاحب و حافظ عبد الحمید صاحب، صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری کی نظموں کے بعد حضرت مفتی صاحب نے دو گھنٹے مدلل تقریر فرمائی۔ آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر سے عوام کو محظوظ فرمایا۔ مولانا کی تقریر رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہی — ۴ اکتوبر کے مختلف اجلاسوں میں عائلی قوانین کی منسوخی، عیسائی مشنریوں پر پابندی، فرنگی آثار باقیہ مثلاً ریڈ کراس اتوار کی چھٹی وغیرہ ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ قضیہ کشمیر کے سلسلے میں ایک قرارداد میں بھارت کی شدید ہٹ دھرمی اور بیجا ضد کو سلامتی امن عالم و آزادی اقوام کے اصول کے خلاف تصور کیا گیا۔ اور حکومت پاکستان کو جمعیۃ علماء اسلام کی اس رائے سے آگاہ کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے اور اس کے لئے نوجوانان پاکستان کو تیار کرنا ضروری ہے۔

حافظ محمد رفیع حضروی خادم جمعیۃ علماء اسلام —— جہلم

جمعیۃ کے فیصلے پر اظہار مسرت

مکرمی۔ آپ کے موقر جریدہ ترجمان اسلام لاہور کی اشاعت ۱۶ اکتوبر ۶۴ء میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کرنے کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ جمعیۃ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سید حفیظ اللہ حسنی۔ کوٹ ہرا

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر مولٰنا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ء

نگران
مولانا غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

مینیجنگ ایڈیٹر
قاضی خدا بخش

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد (۷) ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۶۴ء موافق ۲۵ ماگھ ۲۰۲۰ سمہ بکرمی شمارہ ۶

حکومت پاکستان کو ارکانِ اسلام کو پہلا درجہ دینا چاہیئے

حج کے سلسلہ میں ہمدردانہ قدم اٹھائے

حکومت سبھی چاہتے ہیں مگر اسلام چونکہ آخری شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اور نوعِ انسانی کی نجات کا ضامن و کفیل ہے۔ اس لئے اس نے انسان کو اس کے مقاصدِ حیات سے پوری طرح واقف اور اس کے فرائض پر اس کو نہایت عمدگی سے متنبہ کیا ہے

کون انکار کر سکتا ہے کہ اقتدار پر پہنچنے کے بعد ہر فرد یا قوم کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ملک میں نظم و نسق بہتر بنائے۔ امن و امان قائم رکھے۔ رعایا میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے اور حکومت و اختیارات کو اللہ تعالیٰ کا فضل و امانت تصور کرکے بیت المال کو جائز ذرائع سے وصول اور صحیح مصارف اور مستحقین پر خرچ کرے اور اس کو کسی وقت بھی اپنا ذاتی مال نہ سمجھے۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ اقتدار پر پہنچ جانے کے بعد بہت کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ حکومت کے ان فرائض کو کما حقہ پورا کرتے ہوں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان میں خوفِ خدا نہیں ہوتا اور نہ ہی آخرت کی جواب دہی کا احساس ہوتا ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ نے انسان کا انتہائی کمال اور اس کا سب سے بڑا معراج اس امر کو قرار دیا ہے کہ وہ چند روزہ حیاتِ مستعار کے مقابلہ میں آخرت کی دائمی بادشاہت کو ترجیح دے اور اپنے نفس و شیطان کی خواہشوں اور وسوسوں کی پیروی کی بجائے اپنے اصلی مالک و آقا کو راضی کرنے کے خیال میں مگن ہو۔ انسان جتنا جتنا اس خیال میں پختہ ہوتا جائے گا۔ اتنا ہی وہ آخرت اور رضائے الٰہی کی خاطر جان و مال کی قربانی کرکے اور جان جوکھوں میں ڈال کر خدمتِ خلق اور ملک و ملت کی سربلندی کے لئے تیار رہوگا۔ وہ فرائض و واجبات کے ادا، اعلاء کلمۃ اللہ اور اعلانِ حق و صداقت کے لئے وقف ہو جائیگا اور جتنا جتنا یہ تعلق باللہ کمزور ہوگا اتنا ہی وہ کام چور بددیانت خود غرض۔ ڈرپوک اور فرض ناشناس ہوتا چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ انبیاء علیہم السلام اور ان کے بعد ان کے صحیح جانشینوں کے عدل و انصاف اور خدا ترسی کی ہزاروں داستانیں سنتے ہیں۔ مگر خالص دنیاداروں میں اس قسم کے نوشیروان کی طرح چند گنے چنے نام ہی لئے جا سکتے ہیں۔

یہی فلسفہ ہے کہ قرآن پاک نے مسلمانوں کے اقتدار و غلبہ کے وقت کا پروگرام بتاتے ہوئے سب سے بڑا اور پہلا نمبر صلوٰۃ و زکوٰۃ کا رکھ دیا ہے۔ خدا کے خوف سے پنج وقتہ نماز کی پابندی اور زکوٰۃ پاکی سے ادا کی جائے تو باقی تمام امور میں بھی صحیح خدمت کرنے کی توفیق کی امید کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ میرے بندے مجھے نہ بھلائیں میرا خوف اور میری لامحدود مہربانیوں کا تصور ان کو ہر وقت آمادۂ کار رکھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ	وہ لوگ جن کو اگر ہم زمین میں غلبہ عطا کر دیں تو وہ سب سے پہلے نماز قائم کریں گے
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ	اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھی باتوں کا حکم دیں گے اور برائیوں کی مخالفت کریں گے۔

کلام الٰہی کی کیا شان ہے واقعی بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ پہلے تو اشارہ فرما دیا کہ زمین میں غلبہ ہم دیا کرتے ہیں ہمیں پر بھروسہ کرنا چاہیئے پھر فرمایا کہ وہ نماز قائم کریں گے ظاہر ہے کہ یہ بات غالب ہونے کے بعد کے لئے ہے اس لئے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ اجتماعی نماز قائم کریں گے یعنی عملاً کسی کو بے نماز نہ رہنے دیں گے۔ اگر آج حکومت ایسا حکم جاری کر دے کہ جو نماز نہ پڑھے وہ حوالات میں دلایا جائے گا آپ کو ملک میں کوئی بے نماز نظر نہ آئے گا اور امیر و غریب اور حاکم و محکوم مونڈھے سے مونڈھا ملائے صف میں کھڑے نظر آئیں گے۔ زبانی تبلیغ سے زیادہ یہی منظر غیر مسلموں کے لئے مؤثر ثابت ہوئے۔

یہی حال زکوٰۃ کا ہے کہ وہ نظم و نسق سے جمع و خرچ ہو۔ یہ دو باتیں خالص عبادات سے متعلق ہوئیں اور پچھلی دو باتیں کہ اچھائی کا حکم دیں گے اور برائیوں کی ممانعت کریں گے۔ اس سے ملکی نظم و نسق۔ عدلیہ انتظامیہ اور اصلاح معاشرہ کا کونسا کام باہر رہ جاتا ہے۔ جو حکومت کے فرائض میں داخل ہو۔ درستگی ایمان و اصلاح اعمال کے بعد فتح دینا اور غالب کرنا اس کا کام ہے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ مطلب یہ ہے جیسا کہ آیت استخلاف سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم عقیدہ صحیح رکھو اور اعمال درست کر لو خلافتِ ارضی عطا کرنا دین کو طاقت ور بنانا اور خوف و خطر دور کرکے امن و امان کی نعمت دینا میرا کام ہے۔ اور جب میں تمہیں ان نعمتوں سے نوازدوں تو تمہارا پہلا کام یہی ہے کہ تم ان ارکان اسلام کا اسی طرح اہتمام کرو۔ نماز میں تمام عبادات کے انتظام کی طرف اشارہ ہے اور زکوٰۃ میں تمام اقتصادیات کی اصلاح کی طرف۔ اس کے بعد قانون اور انتظام (لا اینڈ آرڈر) ۔۔ یہاں اس تفصیل سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں تمام برائیاں جن کی اصلاح سے حکومت عاجز آ چکی ہے اور نظم و نسق کی تمام کمزوریاں جو باوجود جدوجہد کے ختم ہونے کو نہیں آتیں۔ اور ہمارے مقابلہ میں ایک بزدل اور کمزور قوم کی اکڑ فوں جو اب تک توڑنے میں نہیں آتی ان تمام باتوں کی اصل وجہ ہماری وہ بے پرواہی و بے اعتنائی ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے دین اور اسلام کے ارکان سے برت رہے ہیں۔ نہ نماز کی پابندی کے لئے کوئی حکم ہے نہ روزے کا احترام۔ نہ حج کی سہولتیں۔ حالانکہ ہمارے صدر، گورنر اور وزراء ایک ہی بار جا کر بیت اللہ شریف میں اچھے بندوں کی طرح درخواستیں کر آئیں تو ہماری بگڑی بن سکتی ہے۔

ہم یہ فریاد کس کے پاس لے جائیں۔ کہ آسانیاں تو درکنار حج کی راہ میں مشکلات حائل ہیں سالہا سال کے درخواست گزار تڑپ رہے ہیں سب سے بڑا عذر جو حکومت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ زرمبادلہ کا ہے مگر کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اخباروں کی اطلاع کے مطابق گزشتہ ساڑھے تین سال میں

(باقی صک پر)

فکر ونظر

اسلام کے نام سے افکار و تصورات کے جدید تانے بانے

: ڈاکٹر احمد حسین کمال

ہمارے زمانہ کے بعض برخود غلط مفکرین نے اسلام کے بارے چند ایسے تصورات پیش کئے جو اگر کسی طرح مسلمانوں میں مقبولیت عام حاصل کر لیتے تو اندیشہ تھا کہ اسلام کی حقیقت ہمیشہ کے لئے آنکھوں سے مستور ہو کر رہ جاتی۔

مسلمان زوال و ادبار کے جس بحرانی دور سے گذرتے رہے ہیں اس کا فطری تقاضا تھا کہ اصلاح و تجدید کے نام پر اٹھنے والی مہمیں اور تحریکیں، مسلمانوں کے لئے پرکشش ثابت ہوں اور ان میں رسوخ و فروغ حاصل کر لیں۔ لیکن ان تصورات کی حامل تحریکوں اور مہموں کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہو پائی جیسی کہ احساس ادبار و نکبت کے رد عمل سے حاصل ہو جانی چاہیئے تھی، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان تحریکوں اور مہموں کے قائدین میں شخصی کردار کی وہ جاذبیت نہیں تھی جو عوام کے اپنوں اور خواص کے طبقوں کو کھینچ لیا کرتی ہے۔ تاہم ان کی کدوکاوش نے اور حالات کی رفتار نے ان کے لئے چند ایسے چھوٹے موٹے حلقے ضرور مہیا کر دیئے جو ان کے بلاچوں وچرا تابعین پر مشتمل ہیں اور وہ اب بھی ان حلقوں کے ذریعہ عوام مسلمانوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسلام کے بارے میں ان غلط تصورات کی فہرست تو بڑی طویل ہے۔ اور اس کا دائرہ عقائد و نجی اعمال سے گذر کر سیاست، تمدن، معیشت، اقتصادیات اور عمرانیات کے اجتماعی معاملات تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن میں یہاں صرف دو تصورات کا ذکر کروں گا جن کا اثر و رسوخ نسبتاً زیادہ ہے۔ جو اپنے افکار و اتباع کے مخصوص حلقے بھی تشکیل دے چکے ہیں اور جن کا چرچا اب کچھ عام سا بھی ہو گیا ہے۔

ایک تصور تو یہ ہے کہ اسلام اپنی تمام موجودہ شکل و صورت میں ایک مسخ شدہ دین ہے، فقہ و حدیث کی تو بات ہی کیا کیجئے کہ یہ تو عجمی سازشوں کی پیدا کردہ ہیں قرآن تک کے مروجہ مفہوم و معنی ناقابل یقین اور تحریف شدہ ہیں۔

خدا کی توحید، رسالت کا منصب، ملائکہ کی حیثیت، حیات بعد الممات کا عقیدہ، وحی کی حقیقت، شریعت کا دستور العمل، نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، بیع و شرا، نکاح و طلاق الغرض، عقائد، عبادات اور معاملات کا ایک ایک جزو جس کا دین سے تعلق بتایا جاتا ہے، یہ سب عجمی سازشیوں کے تصرفات کا کرشمہ ہیں۔

شریعت، طریقت، تصوف، کلام
بتان عجم کے پجاری تمام

اس تصور کو تسلیم کر لینے کے بعد یہ ماننا لازم آجاتا ہے کہ اسلام نعوذ باللہ، قطعی محرف ہو چکا ہے۔ اور اپنی موجودہ شکل میں اسے کسی طرح اللہ کا دین نہیں کہا جا سکتا۔

اسلام کی ناکامی و بربادی کا اس سے بڑا تصور شاید ہی اسلام کے کسی بڑے سے بڑے دشمن نے بھی کبھی پیش کیا ہو۔

سوال یہ ہے کہ جب اسلام اس درجہ مسخ و محرف ہو چکا ہے کہ قرآن کے مفہوم و معنیٰ تک کو تبدیل کر کے رکھ دیا اور سازشوں کا یہ سلسلہ گذشتہ چودہ سو سال سے برابر جاری ہے تو آج کے ان نام نہاد مفکرین کے لئے کیسے ممکن ہے کہ وہ تحریف و تغییر کے اس گراں بار صدیوں کے انبار میں سے اصل اسلام نکال کر اور منقح کر کے پیش کر دیں گے؟ پھر جو کچھ وہ پیش کریں گے اسے اصل دین قرار دینے کے لئے ان کے پاس وہ کیا اتھارٹی اور سند ہے جسے معیار حق سمجھا جا سکے گا؟

قرآن کے مفسر، حدیث کے جامع، فقہ کے مدون اور شریعت و طریقت کے مدعی تو سب کے سب سازشی قرار پا گئے۔ تو پھر حق کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ان کی ذات ہی کیوں اتنی قابل اعتماد مانی جائے کہ قرآن و دین کے تمام اسرار و حکم ان پر منکشف ہو گئے۔ الّا یہ کہ وہ ایک نئی نبوت کا دعویٰ کریں اور وحی کی تصدیق کے نام سے پچھلی باتوں کو رد کریں۔ لیکن نبوت حضرت محمد رسول اللہ پر ختم ہو چکی اور یہ دعویٰ بالاجماع باطل ہو گا۔ چنانچہ کیا یہ زیادہ صحیح نہیں ہے کہ چودہ سو سال کے صلحاء امت کو سازشی ٹھہرانے کے بجائے اس تصور کے حاملین کو سازشی یقین کیا جائے۔ جو مخالف اسلام طاقتوں کے غلبہ کے مواقع سے فائدہ اٹھا کر اسلام کے حقائق کو اپنے اغراض کی خاطر مٹا دینا چاہتے ہیں

جو شخص بھی یہ تصور اپنائے گا کہ اسلام کی موجودہ شکل صحیح نہیں ہے۔ فقہ، حدیث سب جعلی چیزیں ہیں قرآن کے مروجہ مفہوم و معنیٰ پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ چودہ سو سال سے برابر اسلام تحریفات کی آماجگاہ بنا چلا آ رہا ہے۔ ملاؤں اور عجمیوں نے سازش کر کے یہ ساری شریعت، عقائد، عبادات و احکام وغیرہ گھڑ لئے ہیں۔ اور اب ہر آیت قرآنی تک کے لئے ایک نیا مفہوم متعین کرنا ضروری ہے، تو ایسا شخص ایک لمحہ کے لئے بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم نہیں رہ سکتا۔ وہ یا تو اسلام کا کھلا منکر بنے گا، یا مستشرقین یورپ کی خود ساختہ تحقیقات کا تابع ہو گا، یا اپنی عقل کے گورکھ دھندوں کا شکار ہو جائے گا۔ یا پھر کسی خانہ ساز نبوت کا پیرو ہو گا۔ الغرض وہ اسلام کے نام سے اپنی ہوائے نفس کا ایک شاہکار تصنیف کر کے اس کو دین سمجھے گا اور سمجھائے گا۔

الحمد للہ کہ اس تصور نے باوجود قلم کا بل بوتہ استعمال کرنے کے کچھ زیادہ وسعت نہیں اختیار کی اور عام مسلمانوں کے نزدیک وہی اسلام معتبر رہا جو سلف صالحین سے منقول چلا آ رہا ہے اور جو قرآن، حدیث و فقہ اسلامی پر مشتمل ہے

دوسرا تصور جو اس سے زیادہ گہرا اور معنویت کا حامل ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کی تعبیر، اسلام کا مقصود اسلام کا مدعا، اسلام کی مراد اور اسلام کا منشاء وہ نہیں ہے جو عام طور سے تسلیم چلا آ رہا ہے یہ تصور قرآن و سنت کا انکار نہیں کرتا۔ یہ فقہ اسلامی کی حیثیت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ یہ قرآن و حدیث کے الفاظ و معنی ابھی ہی کسی تغییر کا داعی نہیں ہے، لیکن یہ قرآن و سنت کے مفہوم و معنیٰ کی تعبیر و تشریح کو سلف کے معیار کے مطابق ماننے کے لئے تیار نہیں وہ اسلام کو ایک دین سے زیادہ ایک نظام کی حیثیت سے تسلیم کرانا چاہتا ہے۔ اس تصور میں دین کے تمام احکام مقصود بالذات نہیں رہتے بلکہ ایک حاضر مقصد کے تابع بن جاتے ہیں اور یہ مقصد اعلیٰ سیاسی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے، اقتصادی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے تمدنی اور معاشرتی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے تنظیمی اور اجتماعی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے اور تحریکی و انقلابی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے۔

در اصل اس تصور میں بنیادی عامل جو اصول دین کی قدر و قیمت اور افادیت متعین کرتا ہے اور حکمت عملی کا نظریہ ہے حکمت عملی کے تقاضوں کے مطابق اسی تصور میں دینی احکام اور قرآن و سنت کے قوانین جگہ پاتے ہیں اور اس کی مناسبت سے ان میں تبدیلی عمل میں لائی جاتی ہے اور انہیں ترک یا اختیار کیا جاتا ہے یا ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاتی ہے۔

اس تصور میں جو سب سے بڑا خطرہ پوشیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا ماننے والا کسی معاملہ میں دین کا حکم معلوم کرنے کے لئے مجرد اس بات پر اکتفا نہیں کر سکتا کہ سلف صالحین سے اس کے لئے قرآن و سنت کی کیا تعبیر و کیا منشاء منتقل و منقول چلا آ رہا ہے وہ اپنے مقصد اعلیٰ کی حکمت عملیوں کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے خود قرآن و سنت کے احکام کے منشاء و تعبیر کا تعین کرے گا اور اس طرح وہ خود شارع کی حیثیت اختیار کر جائے گا اور اس کی فکر و رائے ہی دین میں حجت سند و معیار کا درجہ حاصل کریگی

پہلا تصور جہاں پورے اسلام حتیٰ کہ قرآن تک کی نفی کر کے ایک نیا اسلام تصنیف کرتا ہے وہاں دوسرا تصور اصل اسلام کو اپنے مقصد اعلیٰ کی مطابقت میں جامہ پہناتا ہے۔

اسلام کی اوائل صدی میں روافض نے پہلے تصور کی طرف قدم اٹھایا تھا اور خوارج نے دوسرے تصور کی طرف ان دو تصورات نے ہر عہد میں اسلام اور مسلمانوں پر غلبہ پانے کی کوشش کی ہے اس وقت کے احوال وظروف کے مطابق آج ہی جبکہ سیاست و معیشت کے مخصوص احوال سے امت مسلمہ کو سابقہ درپیش ہے یہ دونوں تصور اپنی اپنی پیش قدمیوں کی راہ نکال رہے ہیں۔

پہلا تصور کہتا ہے کہ اسلام و قرآن کے ہر منقول جزو کل کو قطعی رد کر دو اور ایک نیا اسلام اور قرآن کا نیا مفہوم و معنیٰ تصنیف کر ڈالو۔

دوسرا تصور کہتا ہے کہ نہیں قرآن و سنت کے مفہوم و معانی میں تغییر و تبدل کی ضرورت نہیں صرف منشاء مقصود سے انکار کر دینا چاہیئے

بادی النظر میں یہ دونوں تصور ایک دوسرے کے شدید مخالف معلوم ہونے کے باوجود حقیقت نفس الامری میں کس طرح متحد ہیں کاش اس کا اندازہ اصحاب خلوص و فراست لگا سکتے

صورت دین را کہ می سازند تحسین می کنند
معنی دین را کہ می سوزند خلق آگاہ نیست (کمال)

اسلام کی سیدھی، سچی، صاف اور خطرات سے پاک راہ یہی ہے کہ کتاب و سنت کے مفہوم و معنیٰ کی وہی تعبیر، وہی تشریح، وہی منشاء وہی مراد قابل اعتبار، یقین اور لائق تسلیم و عمل ہے جو سلف صالحین سے عہد بہ عہد منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس سے ذرا سا بھی انحراف کر کے کوئی شخص و جماعت حق کی صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتی اور ہرگز منزل تک نہیں پہنچ سکتی اور نہ پہنچا سکتی ہے (کمال)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۲ ۔ رمضان ۱۹۶۴ء

عالمی سیاست ایک نیا موڑ مڑ رہی ہے

کچھ خوشگوار امیدیں ——— کچھ تشویشناک اندیشے!

دنیا کی دو عظیم جنگیں (۱۹۱۴ء کی جنگ اور ۱۹۳۹ء کی جنگ) سوائے توازن طاقت کی تبدیلی کے دنیا کو کچھ نہ دے سکیں، ہلاکتوں کے یہ دو بڑے طوفان انسانیت کے سر سے جس بیدردی کے ساتھ گزرے ہیں، ان سے عبرت پذیری کا کوئی ادنیٰ سا داعیہ بھی انسانوں کے دلوں میں نہ پیدا ہو سکا۔ البتہ ہمدردی و مروت اور صداقت و اخلاص کا جنازہ ضرور دنیا سے نکل گیا۔ آج کا انسان پچاس سال قبل کے انسان سے یکسر مختلف ہو چکا ہے اور مغربی تہذیب و ثقافت کی دو سو سالہ کاوشوں کا حاصل یہ نکلا ہے کہ انسانی شرف و مجد اور عز و وقار کے سارے تصورات ملیامیٹ ہو کر رہ گئے ہیں۔

انسانیت کی بہت بڑی بدبختی دو سو سال سے یہ ہے کہ دنیا بھر میں سیاسی تبدیلیاں، زیادہ تر اقوام یورپ کی باہمی کشمکش کے فیصلوں کے نتیجے میں عمل میں آئی ہیں۔ چنانچہ ان تبدیلیوں سے متعلقہ اقوام و ممالک کو انجام کار شدید نقصانات پہنچے ہیں۔

برطانوی اقتدار کی سیاسی حکمتِ عملی و ریشہ دوانی ہمیشہ یہ ہی ہے کہ اگر وہ کسی علاقے کو کاملاً اپنے زیر نگین نہیں کر سکا تو اس سے ملحقہ علاقوں میں اس نے چند ایسے مسئلے پیدا کر دیے جو مدمقابل طاقت کے لئے اور اس علاقہ کے لئے ہمیشہ ایک دردِ سر بنے رہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں برطانوی قوت کھوکھلی پڑ گئی تھی۔ اشتراکی روس کی طاقت ابھر کر عالمی سطح پر آ گئی تھی۔ برطانیہ کے سیاسی گھاگھوں کو یہ اندیشہ لاحق ہو گیا تھا کہ آئندہ دنیا کی فیصلہ کن قوت ان کے ہاتھ سے نکل کر اشتراکی روس کے ہاتھوں میں نہ چلی جائے۔ امریکہ ہمیشہ ناپختہ رائے سیاستدانوں کے ہاتھ میں رہا ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ وہ کسی مرحلہ پر روس کو سیاست میں آگے نکل جانے دے۔ اسی پیش بندی کی خاطر ایشیا اور افریقہ میں داخلی خود مختاریوں کا سلسلہ شروع کیا۔ اسی کی خاطر چین کا اشتراکی انقلاب انگیز کیا اور فوراً ہی برطانیہ نے نئے چین کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔

نیت چونکہ صحیح نہیں تھی، ارادے بد تھے اس لئے جہاں جہاں بھی مشرق میں آزادی و خود مختاری دی گئی ادھوری اور کاٹ چھانٹ کر دی گئی اور نو آزاد شدہ اقوام کو اتنے زیادہ داخلی و علاقائی مسائل میں الجھا دیا گیا کہ ان کے لئے ان مسائل سے عہدہ برا ہونا ہی ایک مشکل کی صورت اختیار کر گیا۔ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ افریقہ اور ایشیا کی وہ متعدد قومیں و ملک جو بیک وقت انگریز اور یورپی استعمار کے غلبہ کے تحت غلامی کی زندگی اتحاد کے ساتھ صدیوں گزار سکتی تھیں وہ آزاد ہوتے ہی نہ صرف اپنی ہمسایہ قوموں اور ملکوں کی دشمن بن گئیں، بلکہ جہاں کہیں خود ایک قوم اور ایک ملک دو یا زیادہ حصوں میں تقسیم ہوا وہ بھی باہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ کوریا میں شمالی کوریا اور جنوبی کوریا۔ ویت نام میں شمالی ویت نام اور جنوبی ویت نام۔ فارموسا میں مختلف گروپ، عرب ممالک، انڈونیشیا و ملائشیا اور افریقہ کے متعدد نو آزاد ممالک اس صورت حال کی نمایاں مثالیں ہیں کہ جب تک یہ ممالک کسی یورپی طاقت کے زیر حکمرانی تھے تو دو دو چار چار ملک ایک ہی طاقت کے تحت ایک ہی وقت میں اتحاد کے ساتھ رہ رہے تھے اور اب جبکہ آزاد ہو گئے ہیں تو اپنے ہی ہمسایوں، ہم قوموں اور ہم وطنوں کے لئے ہلاکت و غارت گری کا سبب بن رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس ہی خفیہ سازشانہ منصوبہ اور پالیسی و ڈپلومیسی کا نتیجہ ہے۔ جسے برطانیہ اور اس کے حلیف ممالک نے روس کے اثر و رسوخ کو ناکام و محدود کرنے کے لئے اختیار کیا۔ ڈر تھا کہ زیادہ دیر تک غلام بنائے رکھنے سے ان ممالک میں اشتراکی نفوذ، اندر ہی اندر پھیل جائے گا، اس لیے انہیں آزاد کر دیا جائے، یہ آزادی بطور انعام عطا کی جائے تاکہ نو آزاد اقوام اپنے آقاؤں کے مرہون منت بنے رہیں، ان نو آزاد ملکوں میں ایسا طبقہ برسر اقتدار لایا جائے جس کا فکر و ذہن حتیٰ کہ کردار تک اپنے سابق آقاؤں سے مستعار ہو اور جو مدت تک آقاؤں کی دفتری خدمات سے منسلک چلا آ رہا ہو۔ اور ہر جگہ ایسے انتظامی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی و علاقائی حالات چھوڑ دئے جائیں جو آئے دن بدنظمی، بدعنوانی، بداعتمادی کو ہوا دیتے رہیں۔ اندرونی گڑبڑیں بھی چلتی رہیں۔ اور بیرونی خطرات ابھرتے رہیں اور یہ ممالک اصلاح احوال و ضروریات کے لئے اپنے سابق آقاؤں کی طرف رجوع کرتے رہیں۔

برطانیہ اور اس کے دوستوں نے یہ پالیسی جن مقاصد کے لئے اختیار کی تھی وہ تو پورے نہ ہو سکے۔ البتہ اس سے پیدا شدہ حالات نے عالمی سیاست کو ایک نیا رخ دینا شروع کر دیا ہے۔ جو استعماری طاقتوں کے لئے حد درجہ حوصلہ شکن ثابت ہو سکتا ہے اسرائیل کا قیام عربوں کی قومی موت کے لئے عمل میں لایا گیا تھا لیکن اس سے عربوں میں وحدت قومی کا احساس اتنا شدید ہو گیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی ختم نہیں کیا جا سکا۔ اور آج اسرائیل ہی عرب اتحاد کا بنیادی سبب بن کر رہ گیا ہے

مشرق بعید کے چھوٹے چھوٹے ملک کوریا، ویٹ نام وغیرہ چین کی قوت کو محدود رکھنے کے لئے قائم کئے تھے۔ لیکن یہ تمام ملک آہستہ آہستہ چین کے حلیف بنتے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں ہندو اکثریت پر مشتمل ایک ہندو راج کی اس لئے حوصلہ افزائی کی گئی تھی کہ برما، لنکا، نیپال وغیرہ کو ملا کر ایک ایسا بلاک بنایا جائے گا جو مخالف مسلم ہونے کے ساتھ ساتھ برطانوی حکمت عملیوں کا درپردہ معاون ہوگا۔ یہ بلاک بھی نہ بن سکا البتہ ہندوستان ایک حد تک اس پالیسی کا آلۂ کار بنا ہوا ہے لیکن اس کے داخلی حالات روز بروز ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ ہمہ گیر قیادت سے محروم ہوتا جا رہا ہے اور امکان ہے کہ کسی مرحلہ پر سخت داخلی انتشار کا شکار نہ بن جائے جس کے نتیجہ میں وہاں بھی چین کی طرح کی اشتراکی طاقت غلبہ حاصل کر لے۔

یورپ میں فرانس ایک نئی برادری تشکیل دے رہا ہے ایسی برادری جو امریکہ کو بھی نظر انداز کر دینا چاہتی ہے۔ فرانس کا تازہ ترین فیصلہ کہ چین کو تسلیم کر لیا ہے اس بات کا غماز ہے کہ وہ مشرق سے اپنے تعلقات کا ایک نیا دور شروع کرنا چاہتا ہے یورپی منڈی بنا کر اس نے برطانیہ اور امریکہ کو یورپ سے بے دخل کرنا چاہا ہے اور چین سے سفارتی تعلقات قائم کر کے وہ مشرق بعید میں بھی برطانوی اور امریکی مفادات پر اثر انداز ہونا چاہتا ہے

برطانیہ کا ملائشیا کا منصوبہ جن عزائم کا حامل تھا۔ انڈونیشیا نے اس پر ضرب کاری لگا دی ہے۔ اور اب اس سے وہ فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا جس کی توقع برطانوی مدبرین نے قائم کی تھی معاہدہ بغداد بہت پہلے ناکام ہو چکا ہے سیٹو سے کبھی کوئی قابل ذکر فائدہ نہیں پہنچا۔ اب حالات کا رخ بظاہر یہ ہے کہ یورپ کی سیاست رفتہ رفتہ فرانس کے ہاتھوں میں جا رہی ہے۔

روس ایک اشتراکی ملک کم رہ گیا ہے اور ایک مملکتی قوت زیادہ بنتا جا رہا ہے جس کے اپنے مخصوص قومی و ملکی مفادات ہیں اور انہیں کے اندازے سے اب اس کی پالیسی تشکیل پاتی ہے۔

بین الاقوامی معاملات میں ہندوستان کو جس حیثیت پر برطانیہ و امریکہ دیکھنا چاہتے تھے وہ اس کے لئے اب باقی نہیں رہی ہے اور پنڈت نہرو کے بعد ڈر ہے کہ یہ ملک ماضی کی طرح گوشۂ علیحدگی میں نہ چلا جائے جہاں صرف اندرونی کشمکش و انتشار کا دور دورہ ہو یا فرقہ پرست جنونیوں کا اقتدار

عرب اتحاد ایک نئی شکل میں ابھر رہا ہے۔

عالمی سیاست کی پیچیدگیوں کے بڑھ جانے سے ممکن ہے کہ امریکہ عالمی معاملات سے بالکل ہی دست کش ہو جائے جیسا کہ پہلی جنگ عظیم کے ۵ سال بعد دست کش ہو گیا تھا۔

اشتراکیت کے جدید قائد کی حیثیت سے چین ابھر رہا ہے

اشتراکی ممالک۔۔۔ کمیونسٹ پارٹیاں ہر جگہ آج اس سوال سے دوچار ہیں کہ بین الاقوامی میدان میں چین کی رہنمائی درست ہے یا روس کی اور بیشتر ممالک میں قومی رجحان پہلی بات کی طرف پایا جاتا ہے

یہ حالات بالآخر کس موڑ کی طرف لے جائیں گے اس کے لئے ابھی کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔ البتہ اگر رفتار یہی رہی تو برطانیہ کلیتہً پس منظر میں چلا جائے گا اور مستقبل کی دنیا میں اس کے لئے بہت تھوڑی سی گنجائش رہ جائے گی۔ یقیناً برطانوی مدبر بھی اس صورت حال سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ لیکن وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ ایک تیسری جنگ عظیم کی درپردہ تخم ریزی کر دیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم بھی ان ہی کی خفیہ کرشمہ کاریوں کا نتیجہ تھیں۔

پاکستان اور اسلامیان عالم کے لئے ان حالات میں کیا امیدیں اور کیا خطرات ہیں یہ سوال ہر سوچنے و سمجھنے والے کی فکر و نظر کا مستحق ہے

امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)

حق گوئی اور ذہانت و ذکاوت کی دلچسپ مثالیں

امام ابو حنیفہ رح کے متعلق یہ غلط فہمی چلی آتی تھی کہ آپ حدیث شریف پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، ایک مرتبہ امام باقر علیہ الرحمۃ نے امام صاحب سے پوچھا کیا آپ قیاس کی بناء پر ہمارے نانا دادا کی حدیثوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا استغفر اللہ! میں اور حدیث کی مخالفت کی جراٗت کروں گا۔

امام ابو حنیفہ:۔ مرد ضعیف ہے یا عورت؟

امام باقر: عورت!

امام ابو حنیفہ:۔ وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا؟

امام باقر:۔ مرد کا!

امام ابو حنیفہ نے دریافت کیا کہ کیا نماز افضل ہے یا روزہ؟

امام باقر: نماز!

امام ابو حنیفہ:۔ اس اعتبار سے حائضہ عورت پر نماز کی قضا واجب ہونی چاہیئے۔ نہ کہ روزہ کی حالانکہ میں روزہ کی قضا کا فتویٰ دیتا ہوں۔

امام باقر مطمئن ہو گئے اور امام صاحب کو گلے لگا لیا

ایک شخص امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں کچھ روپیہ اپنے گھر میں رکھ کر بھول گیا ہوں۔ اس وقت اس کی ضرورت سخت ہے یاد نہیں آتا کوئی تدبیر بتلائیے کہ مل جائے۔

امام صاحب:۔ بھائی یہ مسئلہ فقہ کا نہیں پھر مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔

شخص:۔ یہ سچ ہے لیکن میں التجا کرتا ہوں کہ کوئی تدبیر بتائیے۔

امام صاحب:۔ اچھا تم آج تمام رات نماز پڑھو!

وہ شخص چلا گیا اور نماز پڑھنی شروع کی۔ اسی اثناء میں اسے روپے یاد آ گئے۔ خوشی خوشی امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ آپ کی تدبیر سے میرا کام ہو گیا۔

امام صاحب نے فرمایا کہ شیطان مردود یہ کب گوارا کر سکتا تھا کہ آپ تمام رات نماز پڑھتے رہیں۔

خلیفہ منصور اور اس کی ملکہ حرہ خاتون میں کچھ ناراضگی ہو گئی ملکہ کو شکایت تھی کہ خلیفہ اپنی بیگمات سے عدل نہیں کرتا۔ اس جھگڑے میں امام ابو حنیفہ ثالث قرار پائے اور آ کر بیٹھ گئے منصور نے پوچھا۔

از روئے شرع مرد کتنے نکاح کر سکتا ہے؟

امام صاحب۔ چار!

منصور نے ملکہ سے کہا سنتی ہو۔

انھوں نے کہا سنتی ہوں،

اسی اثنا میں امام صاحب رح نے فرمایا مگر یہ اجازت اس شخص کے لئے ہے جو عدل پر قادر ہو ورنہ ایک سے زیادہ نکاح کرنا مناسب نہیں خدا خود فرماتا ہے۔

وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ

اگر تمہیں بے انصافی کا خوف ہو تو ایک ہی نکاح کرو۔

یہ سن کر خلیفہ خاموش ہو گیا اور امام صاحب تشریف لے گئے۔ چند ہی لمحہ بعد ملکہ حرہ خاتون نے پچاس ہزار درہم بھیجے اور پیغام بھیجا کہ میں آپ کی حق گوئی کی نہایت ممنون ہوں۔

امام صاحب رح نے درہم واپس کر دیئے اور فرمایا میں نے جو کچھ کہا وہ روپے کے لئے نہ تھا یہ میرا فرض منصبی ہے۔

مجلس علماء میں ایک شخص نے آ کر مسئلہ دریافت کیا کہ چند آدمی ایک جگہ جمع تھے کہ دفعتاً ایک سانپ آیا۔ اور ایک کے جسم پر چڑھ گیا۔ اس نے گھبرا کر پھینک دیا وہ دوسرے شخص پر جا گرا۔ اس نے بھی اسے اضطراب سے پھینکا۔ وہ تیسرے شخص پر جا گرا اور اس کے کاٹ کھایا یہ شخص مر گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ خون کس پر لازم آئے گا؟

مجلس میں امام ابو سفیان۔ قاضی ابن ابی لیلیٰ رح بھی شریک تھے اور امام صاحب بھی موجود تھے۔ علماء نے اختلاف کیا کسی نے کہا کہ سب کو دیت دینی لازم ہو گئی۔ مگر امام ابو حنیفہ رح خاموش تھے اور مسکراتے جاتے تھے۔ آخر ان سے بھی دریافت کیا گیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟

امام صاحب نے فرمایا کہ جب پہلے شخص نے سانپ پھینکا اور دوسرے پر گرا اور وہ محفوظ رہا، تو پہلا شخص بری الذمہ ہو گیا۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرا شخص بھی اب سوال صرف تیسرے شخص کے متعلق رہا۔ اس کی دو حالتیں ہیں۔ اگر اس کے پھینکتے ہی سانپ نے مسموم کو کاٹا تو اس پر دیت لازم آئی اور اگر کچھ وقفہ کے بعد تو وہ بھی بری الذمہ ہو گا۔ کیونکہ یہ امر خود مرنے والے کی غفلت کا نتیجہ قرار دیا جائے گا۔

اس سے تمام مجمع نے اتفاق کیا اور محفل سے غلغلہ تحسین بلند ہوا

ضحاک ایک زبردست اور مشہور خارجی تھا وہ کوفہ پر قابض ہو گیا تھا۔ امام اعظم رح کے پاس آیا اور تلوار دکھا کر کہنے لگا توبہ کرو۔ امام صاحبؒ نے پوچھا کس بات سے؟

ضحاک نے کہا تمہارا عقیدہ ہے کہ علی رض نے معاویہ رض کے نزاع میں ثالثی قبول کر لی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر علی رض سچے تھے تو پھر ثالث ماننے کا کیا مطلب؟

امام صاحب نے فرمایا اگر مجھے قتل کرنا مطلوب ہے تو خیر ورنہ اگر تحقیق منظور ہے تو مجھ کو گفتگو کی اجازت دو۔

ضحاک نے کہا کہ میں بھی مناظرہ چاہتا ہوں۔

امام صاحب نے فرمایا کہ اگر ہماری بحث آپس میں طے نہ ہوئی تو پھر کیا ہو گا؟

ضحاک نے جواب دیا کہ ہم دونوں ایک تیسرے شخص کو منصف قرار دے لیں گے۔ چنانچہ اسی وقت ایک ثالث بھی قرار دیا گیا۔

امام صاحبؒ نے فرمایا بس بحث ختم ہو گئی۔ ضحاک نے کہا کہ یہ کیوں کر؟

فرمایا کہ علی رض نے بھی تو یہی کیا تھا جو تم نے کیا ہے۔ یہ سن کر ضحاک خاموش ہو گیا اور چپکے سے اٹھ کر چل دیا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ لوگ تو آپ کی نسبت عجیب عجیب باتیں کہتے ہیں لیکن آپ کو کبھی کسی کی برائی کرتے نہیں سنا گیا۔ امام صاحب رح نے فرمایا:۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ابن ہبیرہ گورنر کوفہ نے امام صاحبؒ سے عرض کیا کہ اگر آپ کبھی کبھی غریب خانہ پہ تشریف لائیں تو بڑا احسان ہو گا۔

امام صاحب نے جواب دیا آپ سے مل کر کیا کروں گا اگر مہربانی سے پیش آؤ گے تو مجھے خوف ہے کہ تمہارے دام میں نہ آ جاؤں اور عتاب کرو گے تو میری ذلت ہو گی۔ تمہارے پاس جو دولت ہے مجھ کو اس کی ضرورت نہیں اور میرے پاس جو دولت ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

ایک شخص نے امام اعظم رح سے دریافت کیا کہ فقہ حاصل کرنے میں کیا چیز مدد دیتی ہے؟

امام صاحب نے فرمایا۔ "دل جمعی"

شخص۔ دل جمعی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

امام صاحب:۔ تعلقات کے کم کرنے سے!

شخص:۔ تعلقات کس طرح کم ہو سکتے ہیں؟

امام صاحب:۔ انسان ضروری چیزیں اختیار کرے اور غیر ضروری ترک کر دے!

ایک شخص نے امام اعظم رح سے دریافت کیا۔ حضرت علی رض اور امیر معاویہ رض کے جنگوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

فرمایا۔ قیامت میں جن باتوں کی باز پرس ہو گی مجھ کو ان کا خوف لگا رہتا ہے۔ علی رض اور معاویہ رض کی نسبت خدا مجھ سے نہیں پوچھے گا۔ اس لئے مجھے ان پر توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک شخص نے پوچھا قرآن حادث ہے یا قدیم؟

امام صاحب نے فرمایا حادث ہے!

سائل نے پوچھا:۔ کس طرح؟

فرمایا۔ اس لئے کہ قرآن کریم خدا نہیں اور جو خدا نہیں وہ حادث ہے!

ناظرین ــ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اجلاس

مورخہ ۱۶ جنوری بوقت ۷½ بجے بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر سرحد، مولانا عبدالحق صاحب امیر ضلع ٹانک نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی صدارت امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب ٹانک نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے کہا۔ جب اس ملک کے اندر انگریزوں کی حکومت تھی تو اس وقت بھی اسلام کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہیں کیا گیا جو کہ ہمارے مسلمانوں کے ہاتھ سے ہو رہا ہے انگریزوں کو اس ملک سے نکالنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے ہر قسم کی قربانی دی۔

آپ نے علماء اسلام کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اسمبلیوں میں جو علماء نے خدمات کی ہیں ناقابل داد ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ملک میں اسلامی قانون کو جاری کرنے کی جد و جہد کر رہی ہے۔ اس کے بعد مقامی جماعت کی سابقہ رپورٹ اور آمد و خرچ پیش کیا۔ اور جماعتی ترقی پر غور کے مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) جناب مولانا علاء الدین صاحب امیر (۲) جناب مولانا حافظ غلام رسول صاحب خلیفہ حضرت لاہوری (۳) جناب مولانا عبدالقدوس صاحب خطیب جامع کلاں (۴) جناب ڈاکٹر مولا بخش صاحب (۵) جناب صوفی ریاض الحسن صاحب (۶) جناب حافظ محمد رمضان صاحب ٹھیکیدار (۷) حاجی حافظ اللہ بخش صاحب بزاز چیئرمین یونین ۳ (۸) حاجی خالق داد صاحب بیناری فروش (۹) جناب میاں اللہ دتا صاحب زرگر۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس۔ کلکتہ۔ قبرص۔ اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر جو بے پناہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ان کے خلاف انتہائی غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان مظالم کے خلاف موثر احتجاج کرے (۲) اسرائیل کے مقابلہ میں عرب ممالک کے اتحاد پر انتہائی مسرت کا اظہار اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔

(۳) عائلی قوانین میں اسلام کے مطابق ترمیم کرنے کا پُرزور مطالبہ کیا گیا اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ مسلمان اس قسم کا خلاف اسلام قوانین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ (رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب کے عہدیدار

اور ارکانِ شوریٰ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ جنوبی پنجاب کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب اور ناظم اعلیٰ سردار میر عالم خاں صاحب لغاری نے باہمی مشورہ سے ان حضرات کو علاقائی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔

- رحیم یار خاں:۔

مولانا غلام ربانی صاحب خطیب جامع مسجد رحیم یار خاں۔ مولانا عبدالمنان صاحب خانپور ضلع رحیم یار خاں۔ حاجی مراد خاں صادق آباد ضلع رحیم یار خاں۔

- بہاولپور

سید محمد علی شاہ صاحب بستی عثمان پور علاقہ احمد پور شرقیہ۔ مولانا قاضی قمرالدین صاحب خطیب جامع مسجد حاصل پور۔ مولوی ابوالقاسم میر محمد صاحب بہاولپور شہر۔

- بہاولنگر:۔

مولانا فضل محمد صاحب فقیر والی۔ مولانا محمد سعید صاحب ڈونگا بونگا۔ مولانا قاری نذیر احمد صاحب بہاولنگر۔ مولانا حافظ نصراللہ خاں صاحب رئیس اعظم بستی قدیر آباد۔

- ملتان:۔

مولانا خدا بخش صاحب خطیب جامع مسجد دہلی گیٹ ملتان۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان شہر۔ مولانا عبدالرشید صاحب ارشد میاں چنوں شہر۔ مولانا عبدالرشید صاحب ارشد میاں چنوں ضلع ملتان۔ مولانا سید نیاز امام شاہ صاحب گیلانی خطیب جامع مسجد تلمبہ ضلع ملتان

- مظفر گڑھ۔

سید محمد شاہ صاحب علاقہ سناواں ٹھٹھی حمزہ ضلع مظفر گڑھ۔ میاں اعجاز احمد صاحب قریشی بستی شیخ عمر۔ چوہدری شوکت علی صاحب کوٹ ادو۔

منٹگمری:۔

مولانا ضیاء الدین صاحب اوکاڑہ۔ مولانا مقبول احمد صاحب جامعہ رشیدیہ منٹگمری

- ڈیرہ غازی خاں

مولانا غلام محمد صاحب خطیب مسجد چاہ پیرے والی ڈیرہ غازی خاں۔ قاضی مولانا محمد عبیداللہ صاحب مفتی اعظم ڈیرہ غازی خاں۔ مولانا غلام فرید صاحب چیئرمین تحصیل قیصرانی۔

- صوبہ جنوبی پنجاب کے عہدیدار

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب امیر۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب محسن آباد نائب امیر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب جامع رشیدیہ منٹگمری نائب امیر۔ سردار میر عالم خاں صاحب لغاری رحیم آباد تحصیل صادق آباد ناظم اعلیٰ۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان شہر ناظم۔ الحاج خان محمد حسین خاں صاحب رئیس قصبہ مڑھل ملتان خازن۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے آنے والے بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کے لئے ابتدائی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں آنے والے انتخابات کے متعلق سوچ بچار کے بعد فیصلہ ہوا کہ یہ کام بہت جلد شروع کر دیا جائے۔ چونکہ عنقریب نئے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہونے والی ہیں ان میں تمام ممبران جمعیۃ صحیح طور پر اپنے گھر والوں اور دوسرے دوستوں کے نام لکھوائیں۔ بعد ازاں یہ تجویز پاس ہوئی کہ اراکین شوریٰ اپنے اپنے محلے کے با اثر دیندار لوگوں کی فہرستیں مرتب کریں۔ اور ناظم دفتر یہ فہرستیں وصول کر کے ناظم اعلیٰ کو اطلاع دیں۔ ناظم اعلیٰ صاحب پھر آئندہ اجلاس شوریٰ میں ان فہرستوں کو پیش کریں۔ تاکہ شوریٰ یہ فیصلہ کر سکے کہ ان میں سے کن کن حضرات کو مدعو کیا جائے۔ فیصلہ ہونے کے بعد عید الفطر سے چند دن کے بعد ان لوگوں کو بلایا جائے اور ان کو جمعیۃ کے انتخابی پروگرام سے مطلع کیا جائے۔

(۲) نشر و اشاعت کے لئے فیصلہ ہوا کہ اس کو تیزی سے شروع کیا جائے اور پاس کیا گیا کہ ضلع مردان کی جمعیۃ کی طرف سے جو پمفلٹ "جمعیۃ کی پکار" شائع کیا گیا ہے اس کو پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر تقسیم کیا جائے (چنانچہ مطلوبہ تعداد میں شائع ہو گیا ہے)

(۳) مسلمانانِ ہند و مقبوضہ کشمیر کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی اور ایک قرارداد پاس کی گئی۔

(۴) اتفاق رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ ناظم کی خالی جگہ پر کی جائے۔ حاجی عبدالرشید صاحب شیخ محمد رفیق صاحب کا نام نظامت کے لئے پیش کیا جسے اراکین نے بخوشی منظور کیا لہٰذا شیخ محمد رفیق صاحب ناظم مقرر ہو گئے ہیں۔

(۵) شیخ محمد بلال صاحب سیٹھی خازن جمعیۃ جو کہ حج پر تشریف لے جا رہے ہیں ان کے قائم مقام محمد اکرم صاحب کام کریں گے۔

(محمد رفیق ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کی تمام ماتحت شاخیں متوجہ ہوں

جناب حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب جونیجو صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے حکم کے مطابق ضلع تھرپارکر کی تمام ماتحت مقامی شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ عنقریب ماہ شوال اور ذوالقعدہ میں ضلع تھرپارکر کی ہر تحصیل میں موزوں مقام پر تحصیل جمعیۃ کا اجلاس بلایا جائیگا بعد میں جلد ہی ایک بڑا ضلعی اجلاس بلایا جائیگا لہٰذا تمام ماتحت شاخیں اپنی گزشتہ کارگزاری اور تعداد اراکین و اسمائے گرامی اراکین ضلعی جمعیۃ بمعہ پرسنل ایڈریس دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کو مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال فرمائیں۔

پتہ: ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر
مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم ملی پوسٹ
ڈھورو نارو

ایک عیسائی کا قبولِ اسلام

مورخہ ۸ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک بشیر ولد مسیح ساکن کمالیہ نے مذہب عیسائیت سے توبہ کرتے ہوئے حافظ عبدالخالق جالندھری ناظم مدرسہ منور الاسلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کا جدید نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اللہ میاں استقامت عطا فرمائیں۔

عزیز بخش گوبیروی مہتمم مدرسہ منور الاسلام چک $\frac{669}{10 \text{ R}}$ ۔ علاقہ پیر محل ضلع لائل پور

خان گڑھ میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام اور خدام الدین کا تازہ پرچہ محمد عمر سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام اور سید لئیق احمد شاہ صاحب سے خریدیں۔ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے

منور میڈیکل ہال بلاک
سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات وغیرہ
مناسب نرخوں پر مل سکتا ہے

ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کے قتل عام پر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا انتہائی رنج و غم

آج بروز جمعرات بعد از نماز عصر جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں ناظم اعلیٰ نے مخطاب فرمایا۔ مخطاب یہ ہیں:-

(۱) ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور حکومت سے پر زور مطالبہ کیا۔ کہ بھارت کی ظالم حکومت سے شدید احتجاج کیا جائے۔ اور اس بار بھی اگر وہ باز نہ آئے تو جہاد کا اعلان کیا جائے۔ کیونکہ صبر و تحمل کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ موجودہ حالات نے ہماری نیندوں کو حرام کر دیا ہے۔

(۲) ماہ رمضان شریف کے متعلق عوام سے درخواست کی کہ رمضان المبارک کا احترام کاغذی نہ ہو بلکہ عملی ہونا چاہیئے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس ماہ مبارک میں تبلیغی کام کو بڑھائیں

پاکستان کی ترقی و نجات کا دارومدار اسلام کے اپنانے پر ہے

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تقریر

تارو۔ آج موضع تارو میں جمعیت علماء اسلام تارو کا جلسہ عام ہوا۔ اس میں تحصیل بھر کے تمام عہدیداران و ارکان اور معززین حضرات کے علاوہ سینکڑوں عوام الناس نے شرکت کی۔ نائب امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل نوشہرہ مولانا مطیع اللہ صاحب نے صدارت کی۔ تلاوت سے اجلاس شروع ہوا۔ مولانا شان محمد صاحب نے پشتو لہجہ میں ایک زبردست نظم کی شکل میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں علاقہ تارو والوں کی طرف سے تمام حضرات کو بار بار ہر کلمہ راشدہ اسے مبلغانو! کی طرح تھی۔ بعد میں مولانا محمد عثمان صاحب نائب امیر ضلع پشاور کی درخواست سے مولانا سید گل بادشاہ صاحب منبر پر تشریف لائے۔ آپ نے شروع شروع میں کہا کہ ہماری محترم حکومت نے ۰۰۰۰ اس خالص مذہبی اور دینی جلسہ پر لاؤڈ سپیکر کی بلا وجہ پابندی لگا کر دین کی عام تبلیغ میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔ ہم حکام بالا سے التماس کرتے ہیں۔ کہ اس پابندی کو دور کرے اور اپنے عوام کو ناراض نہ رکھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ علماء ربانی نے ملک پاکستان کو آزاد کرانے اور اسلام کو سر بلند رکھنے میں جو قربانیاں دی ہیں وہ انگریز تو کیا تمام عالم کی تاریخ ہرگز ہرگز نہیں بھول سکتی۔ یاد رہے قرآن کا اٹل فیصلہ ہے کہ یہود نصاریٰ مذہب اسلام کے دشمن ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کا یہ نصب العین ہے۔ کہ اسلام پاکستان میں پورے طور سے رائج ہو جائے۔ جس طرح انسان کے جسم میں روح نہ ہو۔ تو جسم بے کار ہوتا ہے۔ اسی طرح ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اگر اس میں بھی اسلام کے قوانین رائج نہ ہوں۔ تو بالکل بے کار ہوگا۔

آپ نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام ایک مذہبی و سیاسی جماعت ہے۔ ہمارا مذہب قرآن و سنت اور ہماری سیاست بھی قرآن و سنت ہے۔ نہ کہ اقتدار ذاتی سیاست۔ ہماری جماعت صاف صاف اعلان کر چکی ہے۔ کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ بلکہ کنونشن پارٹی کے لیڈر مسٹر عبد العبور خان نے بھی اسمبلی میں خود حکومت کی طرف سے اعلان کیا کہ عائلی قوانین میں قرآن و سنت کے خلاف مواد موجود ہے جمعیت علماء اسلام بار بار اعلان کرتی ہے۔ کہ ترمیمی بل کو جلد از جلد پیش کر کے عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق کیا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ کشمیر کے حصول کا صرف واحد علاج جہاد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد ملک میں عام جہاد کا اعلان کرے۔ تاکہ مسلمانان کشمیر کو آئے دن کی مصیبت سے نجات ملے۔ آپ نے کلکتہ کے خون ریز فساد پر حکومت بھارت کی سخت مذمت کی۔ آپ نے تمام حضرات کو جمعیت علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے مفصل طور سے روشناس کیا۔ اور دعوت ممبریت دی۔ تقریر بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر عصر کے قریب ختم ہوئی۔ پھر دفتر دارالمطالعہ اور جمعیت علماء اسلام کے پرچم لہرانے کے لئے مولانا عثمان صاحب کے مکان پر گئے۔

جمعیت علماء اسلام کا پرچم لہرایا گیا

تارو۔ آج فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام سرحد نے موضع تارو میں جمعیت علماء اسلام کے دفتر دارالمطالعہ اور پرچم لہرانے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر نوشہرہ تحصیل بھر کی ۱۷ جمعیت کی شاخوں کے عہدیداران۔ ارکان۔ بڑے بڑے علماء دین اور معزز حضرات بڑے جوش و خروش سے دفتر کے سامنے کھڑے تھے۔ دفتر کے افتتاح کے بعد پرچم لہرایا گیا۔ تو اس وقت مسلمانوں کا یہ عالم تھا کہ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ اور جمعیت علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی اور ہر شخص ایک خاص والہانہ محبت کا اظہار کرتا تھا۔ بعد میں امیر جمعیت علماء اسلام سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے دعا کی جس میں اپنے عزیز ملک پاکستان اور جمعیت علماء اسلام کی ترقی۔ بقاء۔ استحکام کے لئے دعا مانگی۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

منڈی حاصل پور میں پندرہ روزہ اجتماع

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ العلماء اسلام منڈی کا پندرہ روزہ اجلاس ہوا۔ جس میں درج ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) قبرص کے مسلمانوں کے متعلق حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اسمبلی میں جو قرار داد پیش کی ہے۔ یہ اجلاس اس کی حرف بحرف تائید کرتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں پر حکومت ہند جو ظلم و ستم کر رہی ہے۔ یہ اجلاس اس کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جہاد کا اعلان کرے۔ تاکہ ہم اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کر سکیں

(۳) ممبر سازی کا کام شہر و دیہات میں نہایت ہی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ممبر سازی کا کام مکمل ہونے پر عہدیداران کا جدید انتخاب عمل میں لایا جائے گا

(نوٹ) یہ قرار دادیں ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء کے جمعہ میں جامع مسجد منڈی حاصل پور کے عظیم اجتماع میں حرف بحرف سنائی گئیں۔ جن کی حاضرین نے پر زور تائید کی

کارروائی ہنگامی اجلاس جمعیۃ علمائے اسلام بھیں شہید سالار جمعیت کی تعزیت

آج مورخہ ۱۵ جنوری بعد از نماز عشاء جمعیۃ علمائے اسلام بھیں تحصیل چکوال کا ہنگامی اجلاس جوانِ ہمت سالار شاہ نواز صاحب سالار جمعیۃ علمائے اسلام بھیں کے نہایت بے دردی سے قتل کئے جانے پر بسلسلۂ تعزیت منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ختم قرآن مجید سے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ بعد ازاں قاضی محمد ظہور الحسین صاحب نے درس قرآن مجید دیا جس میں جمعیتہ کے اغراض و مقاصد اور سالار موصوف کے واقعۂ قتل پر اظہار افسوس کرتے ہوئے جملہ اراکین کو صبر و شکر کی تلقین کی۔ ازاں بعد محترم سلطان خاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام بھیں نے سالار مرحوم کے جذبہ اخوت اور عالی ہمتی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم ایک نازک وقت میں ایک باہمت اور مخلص ساتھی سے محروم ہو گئے

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق منظور کی گئی جمعیۃ علمائے اسلام بھیں تحصیل چکوال کا یہ اجلاس سالار جمعیۃ سالار شاہ نواز صاحب کے بے دردی سے قتل کئے جانے پر دلی تاسف کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کی مظلومانہ موت کو ایک سانحۂ عظیم قرار دیتا ہے۔ مرحوم جمعیۃ علمائے اسلام بھیں کے روح رواں تھے۔ یہ اجلاس مرحوم کے پسماندگان بچوں اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل نصیب کرے مرحوم سیٹھ محمد شفیع صاحب ممبر مرچنٹ چکوال کے میر منشی تھے۔ سیمنٹ خریدنے کے لئے روپے لے کر راولپنڈی روانہ ہوئے تھے۔ کہ یہ حادثہ پیش آیا۔

ماہنامہ تنظیم اہل سنت لاہور کا
شیخ التفسیر نمبر

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ماہنامہ تنظیم اہل سنت لاہور قطب عالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں ایک عظیم الشان نمبر شائع کر رہا ہے

- تنظیم اہل سنت کا شیخ التفسیر نمبر مضامین کی ندرت اور واقعات و حالات کی صحت کے اعتبار سے اپنی نظیر آپ ہوگا۔
- تنظیم اہل سنت کا یہ نمبر حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ کی زندگی کے حالات کے علاوہ ملکی و ملی تحریکات کی ایک تاریخ ہوگا۔
- تنظیم اہل سنت کے اس نمبر میں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ روحانی ان کے اساتذہ اور معاصرین کا بھی تذکرہ موجود ہوگا
- اس عظیم نمبر میں اکابر علماء کرام مشائخ عظام اور نامور اہل قلم حصہ لے رہے ہیں۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود اس نمبر کی قیمت صرف چھ روپے ہوگی

ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے جلد آگاہ کریں۔

مشتہرین ماہنامہ تنظیم اہل سنت کا یہ نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے اس لیے مشتہرین کو چاہیئے کہ اپنے اشتہار کی جگہ محفوظ کرا لیں تاکہ مناسب جگہ پر شائع ہو سکے۔

مضامین نگار اس عظیم اور یادگار نمبر میں اگر آپ بھی کوئی مضمون شائع کرانا چاہیں تو جلد بھجوا دیں سائز ۸/۲۰×۳۰ کے ۷ کے قریب صفحات۔

زر بدل۔ سالانہ چھ روپے
خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

ناظم ماہنامہ "تنظیم اہل سنت"
اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

تاریخ اسلام کا ایک ورق

از منشی محمد یعقوب صاحب ڈگر تحصیل (سوات)

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے ہمیں عہد اول کے مسلمانوں کے کردار کی ایسی بلند مثالیں ملتی ہیں جن کی نظیر کسی دوسری تاریخ میں نہیں۔ شجاعت۔ دیانت۔ صداقت اخلاق فاضلہ وغیرہ صفات عالیہ پرانے مسلمانوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ صرف دو مثالیں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش ہیں۔

مساوات

مسلمانوں میں معاشرتی اونچ اور نیچ کی کوئی تمیز نہ تھی۔ مسلمانوں کے امیر سادہ زندگی بسر کرتے تھے جن کے ہاں نہ ڈانس کلب، نہ ننگے ناچ کا رواج تھا اور نہ صوفہ سٹ نہ مرغ پلاؤ۔ نہ توس نہ مکھن۔ امیر وہی کھانا کھاتے تھے جو شہر کے ایک غریب کو میسر ہوتا تھا۔ وہ لباس پہنتے تھے جو عام لوگوں کا لباس تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت میں عراق کو فتح کرنے کے لئے ابوعبیدہ کی قیادت میں فوج روانہ کی گئی۔ ایک جگہ دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے اور شہر کے رئیس نے سپہ سالار ابوعبیدہ کی دعوت کی اور عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر پیش خدمت کئے سپہ سالار نے فرمایا کہ یہ کھانا صرف میرے لئے ہے یا کہ اس قسم کا کھانا سب فوج کے لئے ہے۔ اگر صرف میرے ہی لئے ہے تو یہ تمیز ہے جس کو اسلام ختم کرنا چاہتا ہے اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ وقت کے طریق کے خلاف ہے۔ کہ میں عمدہ کھانا کھاؤں اور میرے ساتھی اس سے محروم ہوں میں سب فوج میں بیٹھ کر عام اور سادہ کھانا کھانے کو تیار ہوں۔

ایثار

یہ واقعہ جنگ یرموک کا ہے کہ میدان جنگ میں عکرمہ بن ابوجہل۔ سہیل بن عمر اور حارث بن ہشام زخموں سے نڈھال ہو کر پڑے تھے ایک مسلمان پانی لے کر عکرمہ سردار فوج کے پاس پہنچا اور پانی پینے کو عرض کی عکرمہ نے سہیل بن عمر کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے ان کو دو وہ مجھ سے زیادہ پیاسے ہوں۔ پانی والا سہیل بن عمر کی طرف آیا اور پانی پیش کیا سہیل بن عمر نے فرمایا کہ پہلے حارث بن ہشام کو دو، جو مجھ سے زیادہ پیاسے معلوم ہوتے ہیں۔ حارث بن ہشام دور پڑے تھے۔ پانی والا جب ان کے پاس پہونچا تو حارث نے فرمایا کیا عکرمہ پانی پی چکے ہیں۔ پانی والے نے کہا نہیں۔ انھوں نے پہلے آپ کو پلانے کا فرمایا۔ انہوں نے کہا نہیں پہلے عکرمہ کو پلاؤ۔ پانی والا جب عکرمہ کے پاس پہنچا تو عکرمہ اور سہیل دونوں وفات پا چکے تھے۔ پانی والا جب حارث کے پاس دوبارہ پہونچا تو وہ بھی اس دنیا فانی سے رخصت ہو چکے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سبحان اللہ یہ تھے وہ مسلمان جن کی ایک دوسرے سے اس قدر ہمدردی تھی۔ دعا ہے کہ رب العزت ہمیں بھی ان بزرگان دین کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق بخشے۔ ہمارے ذی اقتدار حضرت کو اسلام کی خدمت اور عوام کی ہمدردی کی توفیق عطا فرمائے ہمارے علماء کرام کو مذہب اسلام کی روشنی پھیلانے اور باطل کا مقابلہ کرنے کی ہمت دے اور ہمیں مغربی تہذیب سے محفوظ رکھ کر علماء کی رہنمائی میں اسلامی تہذیب اور ضابطہ اسلام کے تحت زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تبصرہ

سالکین اور خاص کر نقشبندی حضرات کو مژدہ

حضرت قدوۃ الاولیاء حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہٗ (موسیٰ زئی شریف) کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان اور ظاہری و باطنی کمالات سے کون ناواقف ہے ان کے ملفوظات۔ مکتوبات اور معمولات (فوائد عثمانیہ) کے نام سے حافظ نصر اللہ خان صاحب خاکی گورزئی گڑی افغاناں ملتان اور حضرت مفتی عطا محمد صاحب چودھوان کی مساعی جمیلہ سے چھپ کر منظر عام پر آ گئے ہیں جن کے پڑھنے سے اولیاء کرام کی صحبت کا لطف حاصل ہوتا ہے یہ کتاب علاوہ دیگر پتوں کے دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مبلغ چار روپے پر مل سکتی ہے علاوہ محصول ڈاک

مکتبہ اشاعت اسلام کے پتہ کی تبدیلی

مکتبہ اشاعت اسلام گنج مغلپورہ لاہور کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے تمام احباب سے گزارش ہے کہ اب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیا کریں

مکتبہ اشاعت اسلام حبیب بنک بلڈنگ
اردو بازار۔ لاہور

صفحہ اول کا بقیہ

غیر ممالک کا سفر کرنے والے پاکستانیوں نے سوا دو کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کیا ہے اور تقریباً چار ہزار آدمیوں کو ہر سال زرمبادلہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت ہم قتل ہو رہے ہیں۔ ہمارے بچے بوڑھے آگ میں جل رہے ہیں۔ ہمیں گھر سے نکالا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت کو چاہیئے تھا کہ وہ اعلان کرتی کہ جو مسلمان بھی جانا چاہتے۔ حج پر بلا روک ٹوک چلا جائے اور وہاں جا کر پاکستانی اور ہندی مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔ کاش کہ حکومت یہ نسخہ کبھی آزما کر دیکھتی

حکومت سے درخواست

اگر حکومت یہ نہیں کر سکتی اس کی اپنی قسمت مگر کم از کم عوامی پریشانی کو کم کرنے کے لئے اتنا تو کرے کہ مثلاً ملتان کے کمشنر صاحب نے حج بدل پہ جانے والے جن بیس بائیس آدمیوں کی درخواستیں محض ایک خانہ میں دستخط نہ کرنے کی وجہ سے رد کر دی ہیں۔ حالانکہ ان کا قرعہ بھی نکل آیا تھا۔ ان کو اجازت دیدے اور جو پہلے کے درخواست گزار باقی ہیں ان کے لئے سپیشل جہاز کا انتظام کر دے۔ اس سے کم از کم اتنا تو ہوگا۔ کہ عوامی بے چینی کم ہو جائے گی اور وہ وہاں جا کر پاکستان اور مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں گے۔

حضرت مولانا فضل الرحمن کو صدمہ

حضرت مولانا فضل الرحمن خطیب جامع مسجد محراب پور کے والد بزرگوار مولانا محمد عثمان صاحب مورخہ ۱۵ جنوری کو انتقال فرما گئے آپ مستند عالم دین تھے اور عرصہ تک تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے جملہ احباب کی طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے

حکیم مولوی عمرانی ناظم جمعیت علماء اسلام نوابشاہ

ناظرین

چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ اس میں آپ کو قریباً ۷۵ پیسے کی بچت ہوگی۔

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہوتے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجتمندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ وغیرہ

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو۔ صرف چند لڑکیاں ہوں حمل سے دو ماہ تین ماہ کے درمیان دوا کھاتی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرتی ہیں قیمت دونوں کی ملا کر ۱۸ روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالے کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا نفخ ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک سالم خوراک۔ آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند۔ پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے۔ جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک۔ بہر حال بذمہ خریدار تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا

ملنے کا پتہ: دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مزار شاہ محمد غوث لاہور

رمضان شریف میں ادویات منگوانے کا پتہ: مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ۔

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ تجوید القرآن مسجد خیر پور ٹامیوالی (بہاولپور) کا سالانہ جلسہ

مدرسہ کا سالانہ جلسہ ۲۷ – ۲۸ – ۲۹ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار ہونا قرار پایا ہے جس میں صوفیائے عظام و علماء کرام شرکت فرما کر مستفیض فرمائیں گے۔ اصحاب تاریخ نوٹ فرمالیں۔ اس مدرسہ کا سنگ بنیاد جناب صوفی اکمل جج عالم علیخاں مرحوم نے حضرت قطب العالم مولانا الحاج الحافظ شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی کی تعمیل کرتے ہوئے رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ میں رکھا تھا۔ جسے آج چھیالیس سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔

الحمد للہ مدرسہ ہذا اپنے اصلی نہج پر پوری طرح درجہ قرآن پاک فارسی اور ابتدائی عربی کا کام سرانجام دے رہا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں حفاظ فارغ ہو چکے ہیں اور ہوتے ہیں امسال بھی پانچ لڑکے فارغ ہوئے ہیں۔ پانچ مدرسین کی زیر نگرانی سوا صد طلباء بیرونی و مقامی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بیرونی طلباء کے لئے رہائش طعام وغیرہ کا بہترین انتظام ہے۔ حسب استعداد بیرونی طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں مدرسہ کے اکثر اخراجات مخیر حضرات کے عطیات سے پورے ہوتے ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ تعلیم الاسلام چنوں موم کا سالانہ امتحان

بتاریخ ۲۰ شعبان المعظم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ کا سالانہ معائنہ کیا گیا۔ مدرسہ میں طلبہ کی تعداد دس تھی اور طالبات کی تعداد پچاس ہے۔ طلبہ کی تعلیمی حالت قابل تحسین ہے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اور بچیاں نہایت شوق و ذوق سے صحت لفظی کی رعایت رکھتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت کر سکتے ہیں طلباء اردو زبان پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ مدرسہ ایک مسجد کے ساتھ ملحق ہے حافظ ذبیح علی صاحب ایک محنتی کارکن ہیں جو انتہائی محنت سے طلبہ کو کلام الٰہی حفظ و ناظرہ پڑھاتے ہیں۔ یہ مدرسین حضرات کی محنت اور اخلاص و خلوص کا نتیجہ ہے کہ طلبہ کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کمرہ جات اور اساتذہ کم ہیں۔ بیرونی طلبہ کی ضروریات کے لئے سرمایہ اور مکان کی اشد ضرورت ہے طالبات کے لئے ایک معلمہ کا علیحدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ چنوں موم اور علاقہ کے مسلمان مخیر حضرات پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس مدرسہ کی طرف اپنی توجہات مبذول کریں اور اس کار خیر میں مہتمم مدرسہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے مدرسہ کی توسیع میں اور دیگر ضروریات پوری کرنے میں کوشش کریں۔ اللہ تعالے حافظ عبد الرحمان صاحب اور دیگر اراکین مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے اور اس مدرسہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے آمین۔

(مولانا) عبد الحق (صاحب) عفی عنہ فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد ظفروال ۲۱ شعبان المعظم

(حضرت مولانا الحاج الحافظ مفتی) محمد خلیل (صاحب) (مہتمم) مدرسہ اشرف العلوم باغبان پورہ۔ گوجرانوالہ۔

(نوٹ) مدرسہ ہذا کا کوئی سفیر نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مستقل ذریعہ آمدنی ہے۔

عہد حاضر کے عظیم فتنہ انکار حدیث کی جوابدہی اور بیخ کنی کا نادر موقع

عہد حاضر کے عظیم فتنہ انکار حدیث کی کما حقہٗ جوابدہی اور بیخ کنی کے لئے طلباء علوم عربیہ کے ذہنوں میں تصحیح عقائد و تزکیہ اخلاق کی تربیت کے ساتھ ساتھ حدیث کی شایان شان اہمیت اور دین میں حدیث کے حقیقی مرتبہ و مقام کو راسخ کرانے کے لئے جامعہ مدنیہ لاہور نے اکابر علماء و ماہرین تعلیم و تدریس مدارس عربیہ کی نگرانی میں دیگر درجات کی تعلیم کے علاوہ دورۂ حدیث شریف کی تعلیم کا اس سال خصوصی انتظام کیا ہے۔ ذہین اور ذی استعداد طلباء کو چاہیئے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

داخلہ حسب شرائط وفاق المدارس محدود تعداد میں کیا جائے گا۔ دوران تعلیم ضروریات خورد و نوش کی کفیل جامعہ ہوگی۔ تمام شائقین علوم اسلامیہ کو چاہیئے کہ وہ داخلہ کے لئے ۵ رشوال سے ۱۵ شوال ۱۳۸۳ھ تک حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ناظم جامعہ مدنیہ لاہور سے رجوع کریں۔ خط وکتابت کا پتہ دفتر جامعہ مدنیہ مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور

ٹل دارالعلوم میں داخلہ

حسب معمول اس سال بھی دس شوال سے دارالعلوم عربیہ ٹل میں نئے تعلیمی سال کا افتتاح ہوگا۔ اور ۲۵ شوال تک نئے طلبہ لئے جائیں گے اس قدیم اور مشہور درس گاہ میں وفاق المدارس العربیہ کے مجوزہ نصاب کے مطابق درجہ بندی کے ساتھ درس کا انتظام ہوگا۔ اور دس تجربہ کار اساتذہ نہایت محبت اور شفقت سے تعلیم دیتے رہیں گے طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام دارالعلوم کے اندر دار الطلبہ میں کیا جاتا ہے۔ درسگاہوں میں طلبہ کے آرام کے لئے پنکھے لگائے گئے ہیں اور رہائش گاہ دورۂ حدیث کے لئے بجلی کا پنکھا۔ طعام اور قیام کے علاوہ پانچ روپیہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہ دارالعلوم وفاق المدارس کے ساتھ وابستگی رکھتا ہے اور چار سال سے مسلسل وفاق کے ساتھ امتحان میں شمولیت کرتا ہے۔ نئے طلبہ جلد از جلد داخلہ لیں یا بذریعہ خط منظوری لے لیں۔

مدرسہ تجوید القرآن فاروقی شہر کراچی

۲۴ جنوری کی اشاعت میں اس عنوان کے تحت لکھا گیا تھا کہ یہ مدرسہ ۲۳ سال سے قاری عبدالمالک صاحب مرحوم کی سرپرستی میں خدمات سرانجام دے رہا ہے اس میں کاتب کی غلطی سے ایک سطر رہ گئی تھی ناظرین یوں تصحیح کریں۔

یہ مدرسہ جناب قاری عبد المالک صاحب مرحوم کے مایۂ ناز شاگرد جناب مولانا قاری محمد حبیب اللہ خاں صاحب کی زیر سرپرستی خدمات انجام دے رہا ہے

مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان کی امداد کیلئے خصوصی

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی اپیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جملہ اسلامیان پاکستان سے بالعموم اور دین متین اور شریعت اسلامیہ کے پابند اور اس کی عظمت چاہنے والے مسلمانوں سے بالخصوص استدعا ہے کہ مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان کے ناظم اعلیٰ کی مالی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ انشاء اللہ آپ کی عطا فرمودہ رقم دینی و اسلامی علوم و فنون کی ترویج و تعلیم وغیرہ میں خرچ ہوگی۔ ہمیں اس امر کا پورا پورا خدا کی ذات سے یقین ہے کہ یہ مدرسہ اور اس کے ناظم قابل اعتماد اور قابل بھروسہ ہیں

راقم آثم احقر عبید اللہ انور دفتر انجمن خدام الدین لاہور۔ (۱۰-۷-۸۳)

نوٹ:۔ بلتستان میں اہلسنت ۲ فیصد سے بھی کم ہے اور پاکستان آنے کے لئے ہوائی جہاز کا سفر کرنا پڑتا ہے اس لئے براہ راست رقم ارسال فرما کر ادارہ کو سفری اخراجات سے محفوظ فرما دیں۔ احقر محمد سعدی ناظم

ترسیل زر کا پتہ:۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ بلتستان۔ ڈاک خانہ و غنی۔ اسکردو ایجنسی

انتقال پر ملال

جمعیۃ علماء اسلام شہر پور بٹر کے سالار حافظ محمد یحیٰ صاحب مورخہ یکم رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۵ ۳/۴ بجے صبح اس دنیا سے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جمعیۃ کے مخلص کارکن تھے اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔ مرحوم اپنے وارثوں میں ۵ بچے اور ایک بیوی چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غلام حسین ناظم جمعیۃ علمائے اسلام شہر پور بٹر
تحصیل تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب — جریان، احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب جدوار عنبری — نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ وکھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی چار روپے

تمام ادویات کی قیمت علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ہے۔

حب نشاط افزا — یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت — یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اعصاب کو طاقت دیکر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ و جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی چھ روپے

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ۸

تاریخ اسلام کے چند ضروری اعداد و شمار

۱۔ آنحضرتؐ کی ولادت شریف	۲۰ اپریل سنہ ۵۷۱ء
۲۔ ولادت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	سنہ ۵۷۳ء
۳۔ ولادت حضرت عثمان غنی رضؓ	سنہ ۵۷۵ء
۴۔ وفات حضرت آمنہ خاتون	سنہ ۵۷۷ء
۵۔ وفات حضرت عبدالمطلب	سنہ ۵۷۹ء
۶۔ ولادت حضرت فاروق اعظم رضؓ	سنہ ۵۸۲ء
۷۔ ملک شام کا پہلا سفر	سنہ ۵۸۲ء
۸۔ ملک شام کا دوسرا سفر	سنہ ۵۹۵ء
۹۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ سے نکاح	سنہ ۵۹۶ء
۱۰۔ ولادت حضرت قاسم ابن آنحضرتؐ	سنہ ۵۹۸ء
۱۱۔ ولادت حضرت زینب رضؓ بنت آنحضرتؐ	سنہ ۶۰۰ء
۱۲۔ وفات حضرت قاسم بن آنحضرتؐ	سنہ ۶۰۰ء
۱۳۔ ولادت حضرت علی مرتضیٰ رضؓ	〃
۱۴۔ تعمیر خانہ کعبہ و نصب سنگ اسود	سنہ ۶۰۵ء
۱۵۔ آغاز وحی　　(رمضان)	سنہ ۶۱۰ء
۱۶۔ ولادت حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ	سنہ ۶۱۳-۱۴ء
۱۷۔ اسلام حضرت ابوبکر رضؓ	سنہ ۱ نبوی
۱۸۔ اسلام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	〃 〃
۱۹۔ اسلام حضرت علی مرتضیٰ	〃 〃
۲۰۔ ولادت حضرت فاطمہ زہرا رضؓ	〃 〃
۲۱۔ کوہ صفا پر آنحضرتؐ کا پہلا وعظ	سنہ ۳ 〃
۲۲۔ ہجرت بجانب حبش پہلی بار	سنہ ۵ 〃
۲۳۔ حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کا قبول اسلام	سنہ ۶ 〃
۲۴۔ مقاطعۂ قریش یعنی شعب ابی طالب میں بنو ہاشم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی محصوری	سنہ ۶-۷-۸ 〃
۲۵۔ آنحضرتؐ کا سفر طائف	سنہ ۱۰ 〃
۲۶۔ وفات حضرت خدیجہ و ابوطالب	〃 〃
۲۷۔ حضرت عائشہ رضؓ و حضرت سودہ رضؓ سے آنحضرتؐ کا عقد	〃 〃
۲۸۔ واقعہ معراج اور نماز پنجگانہ کا حکم	سنہ ۹-۱۰ 〃
۲۹۔ بیعت عقبۂ اولیٰ	سنہ ۱۱ 〃
۳۰۔ بیعت عقبۂ ثانیہ	سنہ ۱۲ 〃
۳۱۔ ہجرت مدینہ منورہ ۸ر ربیع الاول مطابق ۲۰ر دسمبر	سنہ ۱ھ سنہ ۶۲۲ء
۳۲۔ تعمیر مسجد قبا	〃
۳۳۔ مدینہ کا پہلا جمعہ و پہلا خطبہ	〃
۳۴۔ آغاز تعمیر مسجد نبوی	〃
۳۵۔ یہودیوں سے معاہدے	〃
۳۶۔ ولادت حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ	〃
۳۷۔ غزوۂ بدر (رمضان)	سنہ ۲ھ
۳۸۔ وفات حضرت رقیہ رضؓ بنت آنحضرت	〃
۳۹۔ غزوۂ بنی قینقاع	〃
۴۰۔ غزوۂ سویق	〃
۴۱۔ نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضؓ	〃

۴۲۔ غزوۂ احد　　(شوال)	سنہ ۳ھ
۴۳۔ شہادت حضرت حمزہ رضؓ	〃
۴۴۔ حضرت حفصہ رضؓ و حضرت زینب رضؓ سے آنحضرت کا عقد	〃
۴۵۔ حضرت ام کلثوم رضؓ بنت آنحضرتؐ کا عقد حضرت عثمان رضؓ سے	〃
۴۶۔ ولادت حضرت حسن مجتبیٰ رضؓ	〃
۴۷۔ اعلان حرمت شراب	سنہ ۴ھ
۴۸۔ غزوۂ بنو نضیر	〃
۴۹۔ حضرت ام سلمہ رضؓ سے آنحضرتؐ کا عقد	〃
۵۰۔ ولادت حضرت حسین رضؓ شہید کربلا	〃
۵۱۔ غزوۂ مریسیع، واقعہ افک، غزوۂ احزاب	سنہ ۵ھ
۵۲۔ یہودی قبیلۂ بنی قریظہ کا خاتمہ	〃
۵۳۔ حضرت جویریہ رضؓ سے آنحضرتؐ کا عقد	〃
۵۴۔ بیعت رضوان	سنہ ۶ھ
۵۵۔ صلح حدیبیہ	〃
۵۶۔ شاہان عالم کے نام آنحضرت کے دعوتی خطوط	〃
۵۷۔ غزوۂ خیبر	〃
۵۸۔ حضرت ام حبیبہ رضؓ اور حضرت صفیہ رضؓ سے آنحضرتؐ کا عقد	〃
۵۹۔ غزوۂ موتہ، فتح مکہ، غزوۂ حنین، جنگ اوطاس و محاصرہ طائف	سنہ ۸ھ
۶۰۔ ولادت حضرت ابراہیم ابن آنحضرتؐ	〃
۶۱۔ وفات حضرت زینب بنت آنحضرتؐ	〃
۶۲۔ واقعہ ایلا، غزوۂ تبوک	سنہ ۹ھ
۶۳۔ حجۃ الوداع اور وفات حضرت ابراہیم بن آنحضرتؐ	سنہ ۱۰ھ
۶۴۔ آنحضرتؐ کی وفات کا حادثۂ ہوش ربا ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ	سنہ ۱۱ھ
۶۵۔ حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت خلافت	سنہ ۱۱ھ
۶۶۔ وفات حضرت فاطمہ زہرا رضؓ و حضرت اسامہ بن زید رضؓ کی امارت	〃
۶۷۔ فتنۂ ارتداد، مسیلمہ کذاب کا قتل۔ عراق پر فوج کشی	سنہ ۱۲ھ
۶۸۔ حضرت خالد رضؓ کی فتوحات (کاظمہ۔ مدار ولجہ، انبار، کرخ)	〃
۶۹۔ ملک شام پر فوج کشی، دمشق کا محاصرہ	سنہ ۱۳ھ
۷۰۔ وفات حضرت صدیق رضؓ اور بیعت خلافت حضرت عمر رضؓ	سنہ ۱۳ھ
۷۱۔ فتح قادسیہ، فتح دمشق و حمص	سنہ ۱۴ھ
۷۲۔ جنگ یرموک	سنہ ۱۵ھ
۷۳۔ مدائن میں اسلامی فوج کا داخلہ و فتح عراق	سنہ ۱۶ھ
۷۴۔ فتح بیت المقدس و خوزستان	〃
۷۵۔ فتح جزیرہ اور عراق عجم پر مسلمانوں کا حملہ	سنہ ۱۷ھ
۷۶۔ حضرت خالد رضؓ کی معزولی اور حرم کی توسیع	〃

۷۷۔ مسجد نبوی کی توسیع	سنہ ۱۸ھ
۷۸۔ فتح ملک شام	سنہ ۱۹ھ
۷۹۔ حضرت عمرو بن العاص رضؓ کی مصر پر فوج کشی	سنہ ۲۱ھ
۸۰۔ فتوحات رے، فارس، اسکندریہ، طبرستان، آذربائیجان و خراسان وغیرہ	سنہ ۲۲ھ
۸۱۔ کرمان اور سندھ پر مسلمانوں کا حملہ	سنہ ۲۳ھ
۸۲۔ شہادت حضرت فاروق اعظم رضؓ اور بیعت حضرت عثمان غنی رضؓ یکم محرم	سنہ ۲۴ھ
۸۳۔ ایشیائے کوچک پر حضرت معاویہ رضؓ کا تسلط	سنہ ۲۵ھ
۸۴۔ طرابلس، تیونس، مراکش اور الجزائر کی فتح	سنہ ۲۷ھ
۸۵۔ حضرت معاویہ رضؓ کا قبرص پر تسلط اور بحری بیڑہ کا آغاز	〃
۸۶۔ مصحف صدیقی کی اشاعت	سنہ ۲۸ھ
۸۷۔ ایران اور خراسان پر اسلامی قبضہ اور تعمیر مسجد نبوی	سنہ ۲۹ھ
۸۸۔ غزنہ وغیرہ پر قبضہ اور کابل تک اسلامی تسلط	سنہ ۳۰ھ
۸۹۔ فتنۂ ابن سبا کا آغاز	سنہ ۳۱ھ
۹۰۔ حضرت معاویہ رضؓ کا قسطنطنیہ پر حملہ	سنہ ۳۲ھ
۹۱۔ ابن سبا کا بصرہ سے اخراج اور مصر و کوفہ میں قیام	سنہ ۳۳ھ
۹۲۔ کوفہ سے حضرت عثمان رضؓ کے خلاف بغاوت کا آغاز	سنہ ۳۴ھ
۹۳۔ مدینہ پر باغیوں کی یورش شہادت حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کی خلافت	سنہ ۳۵ھ
۹۴۔ جنگ جمل	سنہ ۳۶ھ
۹۵۔ جنگ صفین اور واقعہ تحکیم	سنہ ۳۷ھ
۹۶۔ خوارج کا آغاز اور حضرت معاویہ رضؓ کا دعویٰ خلافت	سنہ ۳۸ھ
۹۷۔ حضرت مرتضیٰ رضؓ کی شہادت آغاز خلافت حضرت حسن مجتبیٰ رضؓ اور دست برداری بحق حضرت معاویہ رضؓ	سنہ ۴۱ھ

دینی علمی اور تصوف پر بہترین کتابیں

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت: مولانا قاضی شمس الدین صاحب قیمت ۷۵ پیسے

عالمانہ مجاہدانہ تقریریں: قومی و صوبائی اسمبلی میں عائلی قوانین پر حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کی تقریریں: قیمت ۲۵ پیسے

فوائد عثمانیہ: ملفوظات: مکتوبات: معمولات حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز: قیمت ۴ روپے

کنز الہدایت: حضرت مولانا محمد باقر لاہوریؒ قیمت ۵۰: ۲ روپے

مکاتیب شریف: حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ: 〃: ۴

مرد مومن: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات پر بہترین کتاب: قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور

نزد حضرت شاہ محمد غوث لاہور

Phane No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

VL NO 7 | 7 February 1964 22 Ramzan 1383 | NO 6 | Price 12 Paisas

عام خبریں

یمن کی خانہ جنگی ختم ہونے کی توقع

ایک اہم اطلاع ہے کہ سابق امام یمن البدر اور انقلابی حکومت میں سمجھوتے کا منصوبہ تیار ہوگیا ہے۔ قاہرہ میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں یہ منصوبہ پیش ہوا تھا۔ اور اس پر کوئی بڑا اعتراض نہیں کیا گیا۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ سابق امام یمن پر برطانیہ کا ٹوڈی ہونے کا الزام ہے اور در اصل عدن کی برطانوی حکومت کے سامنے سینہ سپر ہونے کے لئے بڑے دل گردے کی ضرورت ہے۔ اس لئے وہاں مصر کے صدر ناصر نے کسی طرح اپنی تیس ہزار فوج بھیج کر انقلاب کرا دیا اب وہاں انقلابی حکومت قائم ہے مگر امام بدر نے شمالی یمن کے قبائل کی مدد سے اپنی پوزیشن بنا لی ہے اور عرصہ سے وہاں خانہ جنگی جاری ہے عدن کی برطانوی حکومت اور سعودی حکومت امام یمن کو مدد دے رہی تھی اور مصری فوج انقلابی حکومت کے ساتھ تھی۔ ناصر نے جو کانفرنس بلائی بڑی مبارک ثابت ہوئی۔ اس میں یہ امکان بھی ہوگیا کہ یمن کی خانہ جنگی ختم ہو جائے گی منصوبہ یوں تیار ہوا ہے کہ عوامی ووٹوں سے اسمبلی منتخب ہو اور اسمبلی امام یمن کے لئے شاہی کونسل منتخب کرے۔ جن کو وزرا کہا جائے گا۔ اور اسمبلی امام یمن کے لئے شاہی کونسل منتخب کرے۔ اور امام یمن آئینی سربراہ ہوں گے (جیسے لنڈن کے بادشاہ) اور ملک کا نظم و نسق شاہی کونسل چلائے گی جس کو امامت کونسل کہا جائے گا۔ اس منصوبہ پر عمل تب شروع ہوگا جب کہ مصری تیس ہزار فوج یمن سے چلی جائے گی۔

امریکی راکٹ چاند پر اُتر گیا

امریکہ نے جو راکٹ چاند پر بھیجا تھا وہ چاند پر اُتر گیا۔ مگر کوئی خبر نہیں دے سکا۔

آں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

خان عبدالغفار خاں کی رہائی

سابق صوبہ سرحد کے مشہور لیڈر، سرخپوش تحریک کے رہنما اور انگریزی غلامی کے خلاف عرصہ تک لڑنے والے مجاہد ہری پور جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ حکومت کے اس فیصلے کا ہر جگہ خیر مقدم کیا جا رہا ہے

شیر کشمیر شیخ عبداللہ کی رہائی

لندن میں شیخ عبداللہ کا لڑکا تعلیم پا رہا ہے اس نے بیان دیا ہے کہ میرے والد کو بھارتی گورنمنٹ نے رہائی کی پیشکش کی تھی بشرطیکہ وہ سیاسیات میں حصہ نہ لیں اور عوامی قیادت نہ کریں۔ مگر شیخ عبداللہ نے اس ذلت آمیز پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

شہر پشاور میں پولیس کے تشدد کا نمونہ اور عام احتجاج

پشاور۔ ۱۰ فروری (سٹاف رپورٹر) کل شہر کی اکثر جامع مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کے رکن ملک امان اللہ خاں کے ساتھ ہشتنگری پولیس کے زدوکوب ان کے گھر میں بے جا مداخلت، ان کے محلہ کے دوکانداروں اور لوگوں کے ساتھ دہشت انگیزی اور ایک دوکاندار منور خاں کے شدید زدوکوب کئے جانے پر احتجاجی تقاریر ہوئیں۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی پشاور تشریف لائے۔ وہ آتے ہی ڈی۔ آئی۔ جی صاحب اور ایس۔ پی صاحب سے ملاقات کے لئے ان کے دفاتر گئے مگر وہ موجود نہیں تھے۔ وہ امان اللہ خاں کے دوبارہ ڈاکٹری معائنہ کے لئے جانے کے لئے سول سرجن صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب لیڈی ریڈنگ ہسپتال سے بھی ملے۔ یاد رہے اس سے پیشتر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ایک وفد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب ایس۔ ایس۔ پی صاحب سے ملاقات کر چکا ہے۔ اور وقوعہ کے روز ظلم و تشدد کے دوران ہی مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی صدر انجمن تبلیغ القرآن و سنت نے ڈی۔ ایس۔ پی صاحب سے بھی اس تشدد کے سدباب کے لئے ملاقات کی تھی۔ مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جامع مسجد قاسم علی خاں میں جمعہ کے خطبہ سے پیشتر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پولیس قوم کی خادم ہوتی ہے قوم کی جان و مال کی حفاظت کرنا اس کا اولین فرض ہے اس کے برعکس ہشتنگری پولیس نے خود ہی امان اللہ خاں اور اس کے محلہ کے دکاندار منور خاں کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا اس کی مثال ہندوستان میں مظلوم و بے کس مسلمانوں کے ساتھ بزدل اور وحشی ہندوؤں کی بربریت کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ انھوں نے کہا کہ وہ نوجوان جو کہ مظلوم کشمیریوں کو آزادی دلانے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ انہیں مقامی پولیس کا کچلنا حکومت کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ آخر میں انہوں نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکام بالا سے اپیل کی کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے اور اس ظلم میں حصہ لینے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے جامع مسجد سبز پیر میں محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جامع مسجد ملا صمدانی میں اور مولانا رحمت ہادی صاحب نے جامع مسجد گل بہار کالونی میں اس ظلم و تشدد کے خلاف تقریریں کرنے کے بعد تحقیقات کرانے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

قبرص!

جزیرہ قبرص کے ترک لوگ جو مظلوم ہوئے تھے اس کے لئے امریکہ اور برطانیہ نے تجویز کی تھی کہ نیٹو کی فوج متعین کی جائے اس کو یونانی وزیر اعظم نے قبول نہیں کیا۔ مگر یونانی وزیر اعظم اگر کسی بیرونی مداخلت کے ذریعہ امن قائم کر کے پھر یونانی اور ترکی باشندوں کے مشورہ سے کوئی سکیم نہ بنائیں گے تو پھر جزیرہ کو تقسیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔

لائل پور کے ایک عالم کا افسوسناک قتل

لائل پور میں بریلوی مکتب فکر کے عالم مولانا سردار احمد صاحب کی وفات کے بعد پسماندگان میں اختلافات رونما ہو گئے۔ ان کے فرزند صاحبزادہ محمد فضل رسول صاحب نے ان کے مدرسہ جامعہ رضویہ سے ان کے داماد مولوی عبدالقادر صاحب کو نکال دیا۔ جنھوں نے علیحدہ جامعہ قادریہ رضویہ بنا کر چلا لیا۔ سنا ہے کہ جماعت کی اکثریت داماد کے ساتھ تھی۔ — اب اچانک یہ حادثہ پیش آگیا کہ ایک آدمی عنایت علی نام سیڑھیوں میں چھپا بیٹھا تھا جب مولوی عبدالقادر صاحب وہاں سے گزرنے لگے اس نے چھرا گھونپ دیا۔ مولوی صاحب ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے۔ ملزم کو بستی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ خدا کرے پولیس اصلی واقعات معلوم کرنے میں کامیاب ہو۔ ملزم معہ آلۂ قتل موقعہ پر گرفتار کر لیا گیا ہے

روس کی ہندونوازی

روس نے اس سے پہلے بھی کشمیر کے مسئلہ میں سلامتی کونسل کے اندر اپنا حق تنسیخ ہندوستان کے حق میں استعمال کیا مگر اس وقت یہ سمجھا جا رہا تھا کہ چونکہ امریکہ پاکستان کا حلیف ہے اور روس ہندوستان کا دوست اس لئے وہ وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے ایسا کر رہا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت روس کی دوست پروری بعض حلقوں میں قابل تعریف سمجھی جاتی تھی اور ہم اپنے حلیف امریکہ کو کوستے رہتے تھے۔ مگر آج کی پوزیشن بالکل مختلف ہے آج امریکہ ہندوستان کا سرپرست ہے اور اپنے ساتھ پاؤں بحر ہند تک پھیلا رہا ہے اس موقعہ پر خروشیف کی ہندوستان کو یہ یقین دہانی کہ ضرورت ہوئی تو روس کشمیر کے مسئلہ میں ہندوستان کے حق میں حق تنسیخ (ویٹو) استعمال کرے گا کشمیر بھارت کا جزو ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ روسیوں کا کوئی مذہب اور صحیح مسلک PP

PP نہیں ہے ورنہ ایک سامراجی ملک کی حمایت جو دوسرے سامراج کو بھی لا رہا ہو اور دونوں پورے سرمایہ دار ہوں روس کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ کشمیر بھارت کا جزو ہے یہ بھی غلط اور حقیقت کے خلاف ہے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ نئے پیسے نگران :- مولانا غلام غوث ہزاروی فی پرچہ

جلد ۷ ◎ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۹

ملکی انتخابات اور سیاسی پارٹیاں

جوں جوں ملکی انتخابات قریب آرہے ہیں سیاسی پارٹیوں کا جوڑ توڑ اور دوڑ دھوپ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ہر پارٹی چاہتی ہے کہ وہ دوسروں کو نیچا دکھائے۔ اور آئندہ الیکشن میں اپنے زیادہ امیدوار کامیاب کراکر اقتدار کی کرسی تک جاپہنچے۔ حتیٰ کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں بھی یہ جذبہ کارفرما ہے۔ اور یونین کونسلوں کے امیدوار چیئرمین بننے کے لئے ابھی سے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ہنگامہ بھی زندگی کی ایک دلیل ہے۔ مگر کیا اچھا ہوتا کہ اس کا محرک کوئی صحیح جذبہ ہوتا۔ صرف یہ بات کہ اقتدار ہمیں مل جائے یا دوسرے فرد یا جماعت کو زک دے دی جائے۔ کوئی مقصد نہیں ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ہر سچے پاکستانی اور ہر مسلمان کے سامنے صرف دو ہی مقصد ہو سکتے ہیں۔ ایک ملک کو شاہراہ ترقی پر چلاکر اس کو ہمسایہ ممالک کے خطرات سے محفوظ کرنا اور اندرونی طور پر مستحکم کر دینا کہ کوئی اس کی طرف نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ کرے۔ اس کے لئے سب سے پہلا کام دفاتر اور حکومتی پرزوں کی اصلاح، اعلیٰ و ادنیٰ طبقوں میں اسلامی مساوات کا احساس اور خود غرضانہ زر اندوزی اور سرمایہ پرستی کا خاتمہ ہے دوسرے اس ملک میں پاکستان کے بنیادی تخیل کی تکمیل یعنی اسلامی تہذیب کے احیاء اور کتاب وسنت کے احکام کا اجراء ہے۔ اور دوربین نگاہ سے دیکھا جائے تو پہلا مقصد بھی اس دوسرے مقصد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور یہی ایک مسلمان کی زندگی کا صحیح مقصد ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملک کی سیاسی پارٹیاں اس شاہراہ کو نظرانداز کرکے پگ ڈنڈیوں پر چلنے کے لئے بیقرار نظر آتی ہیں۔ کونسل لیگ، کنونشن لیگ، عوامی لیگ وغیرہ سیاسی پارٹیوں کا تو وجود ہی جنگ اقتدار کا نتیجہ ہے۔ مودودی پارٹی اور نظام اسلام پارٹی دونوں سیاسی مقاصد کے ساتھ اسلام کا نام لیتی ہیں۔ اور ناواقف مسلمانوں میں اسلام کی علمبردار بننا چاہتی ہیں۔ حالانکہ یہ اسلامی مسائل اور کتاب وسنت کے احکام سے ایسی بے اعتنائی برت رہی ہیں۔ جو اس ملک میں اسلام کے مستقبل کو مخدوش کر دیتی ہے۔ مثلاً ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے ان اسلام اسلام کا شور مچانے والوں نے مسلمانوں کو مرزائی عیسائی اور ہندو ہونے کی قانونی اجازت دے کر مرتد ہونے کے قانونی جواز پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اگر یہی بات ایک سیاسی پارٹی یا ہردلعزیزی کا شوق رکھنے والی غلط کار حکومت کرتی ہے۔ تو ہم اس کے خلاف آواز اٹھا کر اس کو اسلام کے احکام کی طرف دعوت دیتے اور عوام کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوتے ہیں کہ فلاں قانون اسلام کے خلاف اور قابل منسوخ ہے۔ مگر جب یہ اسلام کے دعویدار میاں عبدالباری صاحب، مولوی فرید احمد صاحب اور مودودی صاحب کے چیلے جب مرتد ہونے کی قانونی اجازت دینے لگیں۔ تو کتنے ہی مسلمانوں کے مبتلائے فریب ہونے اور اس ملک پر عیسائیت کے بھرپور حملے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جناب حاجی ناظم الدین صاحب ماڈرن اسلام کی مخالفت کرکے پرانے صحیح اسلام کی دعوت تو دیتے ہیں۔ مگر وہ ان غلط کاروں کو گلے لگا کر لوگوں کو اپنے اخلاص میں شبہ پیدا کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

(باقی آخری صفحہ پر)

غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی
بجٹ ۱۹۶۴ء پر تقریر

(قسط نمبر ۲)

جناب والا! حجاج کے ذریعہ سے جو تمام عالم اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلم ممالک کے تعلقات مستحکم ہو سکتے ہیں۔ حج کے مبارک موقعہ سے یہ فائدہ باہمی ربط پیدا کرنے کا بآسانی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب ممالک کے مسلمان حج پر آتے ہیں۔ میری گذارش حکومت سے یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو حج پر جانے کی اجازت دینی چاہیئے۔ اس کے بعد میں ملک کے عام حالات پر بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! میں خلوص سے یہاں عرض کر دیتا ہوں۔ کہ ملک کی خراب حالت کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ ورنہ جو رقم خرچ ہوتی ہے۔ وہ ضائع ہو جائے گی۔

مسٹر سپیکر: آپ کے پانچ منٹ باقی ہیں۔ آپ کافی ملکوں کی سیر کر کے آئے ہیں۔ آپ بار بار ریڈیو کا سوال اٹھاتے ہیں۔ مگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے ریڈیو کا ذکر نہیں کیا۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ وہ تین مرتبہ کیا ہے۔

مفتی صاحب: خیر جناب والا! میں بہت سی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تاہم میں آپ کے حکم کی تعمیل میں مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔ لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کو مختلف قسم کی ضروری سہولتیں حاصل ہیں۔ (۱) بولنے کی آزادی نہیں ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کا ملک میں عام نفاذ ہے۔ کوئی ضلع ایسا نہیں ہے۔ جہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ نہ ہو (۲) پریس پر پابندی ہے (۳) لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ جب ڈی سی سے اجازت مانگتے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ آخر پہلے وقتوں میں آپ بغیر لاؤڈ سپیکر کے کیسے تقریریں کیا کرتے تھے اب بھی ویسے ہی گذارہ کر لو (۴) علماء کرام کی تقریروں پر پابندیاں عائد ہیں۔ اور جب وہ کہیں تقریریں کرتے ہیں۔ تو ان کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے۔ ابھی کا تازہ واقعہ ہے۔

مسٹر سپیکر: اسمبلی میں تو علماء کرام پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مفتی صاحب: یہ ٹھیک ہے کہ یہاں ہاؤس میں کسی پر پابندی نہیں۔ لیکن باہر تو پابندی ہے۔ جناب ملتان میں میرے ایک دوست مولوی عبدالقادر صاحب قاسمی ہیں۔ ان کو ملتان سے گرفتار کیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے وہاں تقریر کی تھی۔ اور مولانا عطاء المنعم بخاری۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء پر ملتان میں پابندی ہے۔ وہ تقریر نہیں کر سکتے۔

(۱) مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی (۲) مولانا محمد علی صاحب جالندھری (۳) مولانا نور الحسن صاحب بخاری (۴) مولانا دوست محمد صاحب قریشی (۵) مولانا عبدالستار صاحب تونسوی (۶) مولانا قائم الدین صاحب علی پوری۔

میرے ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی حالت بہت خراب ہے۔ وہاں حسب ذیل علماء کو نظر بند کیا گیا تھا۔ اور ڈھائی ماہ کے بعد ان کو وہاں سے رہا کیا گیا۔ وہ مندرجہ ذیل جگہوں پر نظر بند کئے گئے تھے۔

نام عالم	جگہ کا نام
(۱) مولانا علاؤ الدین صاحب	زرکنی میں
(۲) مولانا عبدالقدوس صاحب	مکوارہ میں
(۳) مولانا محمد یوسف صاحب	گڑوالی میں
(۴) مولانا محمد اکبر صاحب	ملانسی میں

جب انہیں ڈھائی ماہ کے بعد وہاں سے رہا کیا گیا تو انہوں نے بتایا۔ کہ ان جگہوں کی حالت پانی کی قلت کی وجہ سے بڑی خطرناک ہے۔ اور وہاں کا واقعہ بتایا گیا ہے کہ کسی آدمی کا اونٹ چور چرا کر لے جا رہے تھے۔ جب ان کا پیچھا کیا گیا۔ تو انہوں نے پیچھا کرنے والے کو مار کر زخمی کر دیا۔ اور خود بھاگ گئے۔ پکڑے نہ گئے۔ سات دوسرے علماء پر مقدمات چل رہے ہیں۔ وہاں گویا افسران نے ایک ہنگامہ بپا رکھا ہے۔ نادر شاہ کے زمانہ میں بھی ایسی حالت نہیں ہوئی تھی۔ جیسی اب ہو رہی ہے۔ وہاں گذشتہ سال سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر رکھی تھی۔ حتیٰ کہ عید میلاد النبی کے موقعہ پر بھی نافذ رہی۔ حکم یہ تھا کہ باہر سے کوئی عالم ضلع ڈیرہ میں نہیں آ سکتا۔ ضلع کی ناکہ بندی کی گئی۔ اگر بس میں کوئی داڑھی والا نظر آتا۔ تو اسے مولوی سمجھ کر پکڑ لیتے۔ اور اس سے پوچھ گچھ کرتے وہ سمجھتے تھے۔ کہ داڑھی مولوی کی علامت ہے۔ وہاں پانی کی شدید قلت ہے۔ تین سال سے حکومت کو درخواستیں دے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ انتظام نہیں کیا گیا۔ میں نے ایک تحریک التواء بھی اس کے متعلق پیش کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا۔ کہ بجٹ میں اس کے متعلق بولنا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ اس ضلع میں سوائے چند ایک مقامات کے پانی کا وجود نہیں ہے۔ لوگ پیاس کے مارے گھر چھوڑ چھوڑ کر دور دراز پانی کے کنارے جھونپڑیوں میں جا کر رہتے ہیں اس سلسلہ میں مرکز سے امداد ملی تھی۔ کچھ جگہوں پر اب ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ لیکن وہاں جہاں پانی میٹھا ہوتا ہے جہاں پانی نہیں ہے۔ وہاں ایک بھی ٹیوب ویل نہیں لگایا۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی میرا بیان جھٹلائے۔ کتنی بدبختی ہے کہ لوگ پیاس سے مر رہے ہیں۔ مگر اس کا گورنمنٹ کوئی تدارک نہیں کرتی۔ ہمارے ہاں ریل گاڑی نہیں ہے۔ صرف دو ریلوے سٹیشن ہیں۔ گل امام اور ٹانک۔ اور ایک ہفتہ بعد گاڑی جاتی ہے۔ جیسے مشرقی پاکستان کے بھائی پسماندگی کی شکایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمارا ضلع نہیں دیکھا۔ ورنہ وہ کبھی بھی اپنی پسماندگی کو نہ روتے۔ گویا ہمارا ضلع بہت پسماندہ ہے۔ حکومت کی فوری توجہ کا مستحق ہے۔

مواصلات کے ذرائع انتہائی نازک ہیں۔ میں آپ کو بتلاؤں دریا خاں جو ڈیرہ کو پنجاب سے ملانے کے لئے ایک راستہ ہے جہاں راستہ میں دریا ہے۔ اور چودہ میل کا دریائی سفر چودہ گھنٹہ میں ہی طے ہوتا ہے۔

جناب صدر! وہاں کی حالت یہ ہے۔ اسی طرح وہاں ڈاک اور تار کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ میں آپ کو بتلاؤں۔ اگر وزیر مواصلات یہاں ہوتے۔ ان کو بتاتا۔ میں پانچ یونین کونسلوں کا نام لیتا ہوں۔ مانڈہ خان محمد۔ نیپالہ۔ بند کورائی۔ شیخ یوسف اور لارل۔ ان پانچ یونین کونسلوں میں جو بالکل متصل ہیں۔ وہاں پر ایک تار گھر یا ایک ڈاکخانہ تک بھی نہیں ہے۔ چھوٹے ڈاک خانے چند جگہوں میں ہیں۔ جہاں سے صرف ڈاک جاتی ہے۔ تار وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ اسی طریقہ سے پورے ضلع میں صرف چار تار گھر ہیں اور بس۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شہر۔ دوسرا ٹانک جو تحصیل ہے۔ تیسرا کلاچی جو تحصیل ہے۔ چوتھا پہاڑپور میں۔ چار جگہوں کے سوائے باقی پورے ضلع میں کوئی تار گھر نہیں۔ آپ پوچھیں گے۔ کہ یہاں بڑی سکیمیں ہیں۔ ان سے آپ کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو میں عرض کرونگا۔ کہ ہم کو پاکستان کے منصوبوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم تو صرف انسانی حقوق چاہتے ہیں۔ ہمیں خدا کے لئے پانی دے دو۔ انسانی حقوق دینے کے بعد ترقی دینے کے لئے آپ دوسرے منصوبے بنائیں۔ ہم مر رہے ہیں۔ ہماری حیات خطرہ میں ہے۔ ہم لوگ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اور تم ترقی کے منصوبے ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ علاوہ ازیں وہاں کی تجارت تقریباً تباہ ہو چکی ہے۔ افغانی پاوندہ گان جو افغانستان سے آیا کرتے تھے۔ وہ آنا بند ہو گئے ہمارا ضلع ان کی منڈی تھی۔ ان کی بندش سے وہاں کی تجارت ختم ہو چکی ہے۔ حتیٰ کہ وہاں جو تجارت پیشہ لوگ تھے۔ وہ سب کے سب پنجاب کی طرف چلے گئے۔ اور ان کے چلے جانے کے بعد ہماری آبادی ختم ہو گئی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے پورے ضلع کے اندر B.D ممبران صرف ۴۰۰ تھے موجودہ اسکیم کے تحت ۳۵۸ ممبر ہو سکتے ہیں۔ اور ۴۰۰ سے ۳۵۸ رہ جانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہاں کی آبادی اسی تناسب سے کم ہو گئی ہے۔ جس کا سبب میں بیان کر چکا ہوں۔ یہ دلیل اس بات کی ہے۔ کہ ہمارے یہاں کے لوگ اب وہاں زندگی نہیں گذار سکتے۔ اس لئے وہاں سے بھاگ کر چلے گئے ہیں۔ تجارت وہاں ختم ہو چکی ہے۔

اب میں گھریلو صنعتوں کے متعلق عرض کروں۔ ہمارے یہاں گھریلو صنعت بھی ہوتی تھی۔ جوتی وہاں بنتی تھی جو افغانستان جایا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ صدریاں بھی وہاں بنتی تھیں۔ وہ بھی افغانستان جایا کرتی تھیں۔ یہ سب چیزیں اب بننا ختم ہو گئیں گھریلو صنعتیں بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ وہاں اگر آپ بازار میں جائیں۔ تو اُلّو بولتے ہیں۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں۔ دکانوں میں کوئی دس بیس روپے کی چیز رکھی ہوئی ہو گی۔ کوئی دکان آپ کو وہاں بھری نہیں ملے گی۔ اس وقت وہاں آپ لوگوں کی مہربانیوں سے اُلّو بول رہے ہیں۔ یہی تو ہمیں آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے انسانوں کا سا سلوک ہم سے روا نہیں رکھا

(باقی صفحہ پر)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۷؍ اگست ۱۹۶۴ء

ماضی کی سیاست کا ایک جائزہ اور آنے والے انتخابات

قیام پاکستان کے وقت مملکت پاکستان کے بانیان نے اس جدید ملک کے استحکام کی خاطر چند ایسے عناصر سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ جن کا تعلق تحریک آزادی ملت و وطن سے دور کا بھی نہیں تھا۔ جن کی عمروں کا بیشتر حصہ سابق برصغیر پاک و ہند میں برطانوی مفادات کی وفادارانہ و ملازمانہ خدمات میں گذرا تھا۔ ایسے حضرات کو اقتدار اعلیٰ میں شامل کرنے کا سب سے بڑا سبب غالباً یہ حسن ظن تھا۔ کہ ان لوگوں کو اپنی طویل برطانوی خدمات کے ریکارڈ کی بنا پر متعلقہ شعبوں میں مہارت خصوصی حاصل ہے اور نوزائیدہ مملکت میں ان شعبوں کے استحکام و ترقی کے لئے ان لوگوں کے تجربات سے فائدہ حاصل کیا جاسکے گا۔ اس پیشکش کے وقت یقیناً ان سے یہ توقع کی گئی ہوگی۔ کہ وہ اپنے متعلقہ فرائض دیانت کے ساتھ انجام دیں گے۔ قوم کے جذبات کے علی الرغم جس اتحاد کا اظہار ان پر کیا گیا ہے۔ اسے مجروح نہیں ہونے دینگے۔ اور ملک و ملت کے سیاسی دروبست پر سازشانہ اور موقع پرستانہ ہتھکنڈوں سے چھا جانے کی کوشش نہیں کرینگے۔

بانیان پاکستان کے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہیں آئی ہوگی۔ کہ یہ لوگ آگے چل کر اپنے ذاتی اور فرقہ بندانہ مفادات کو مقصود بنا کر ملک کے بنیادی معاملات و پالیسیوں میں دخیل ہوں گے اور پاکستان کی سیاسی زندگی کو سخت ابتری اور پیچیدگی میں مبتلا کرکے رکھ دیں گے۔ جس کے نتیجہ میں ملک کا صحت مندانہ ہمہ جہتی ارتقاء رک جائے گا۔ اور سیاسی وقار پامال ہوجائے گا۔ حتیٰ کہ ایسے خطرات لاحق ہوجائینگے جن کی بنا پر ملک کو مارشل لاء کی پناہ و حصار میں چلا جانا پڑے گا۔

لیکن ایسا ہوا اور ملک و ملت کے مفادات کے علی الرغم دھڑلے کے ساتھ ایسا ہوا۔ اسے ہوس اقتدار کہیئے۔ کوتاہی عمل قرار دیجئے۔ جدید ملک کے وجود و قیام کے ساتھ عدم اخلاص سمجھیئے۔ ان حضرات نے اپنے دائرہ کار سے تجاوز کیا۔ اور اس نئی مملکت میں اپنے اپنے عزائم بروئے کار لانے کے منصوبے گانٹھے۔ سیکرٹری شپ سے وزارت عظمیٰ تک اور وزارتوں سے امارت ملک تک کی جستجوئیں ان حضرات نے لگائیں۔

شہید ملت لیاقت علی خاں کے حادثہ قتل تک ان سب کی کارفرمائیاں دبی رہیں۔ لیکن ان کی اندوہناک وفات کے بعد ان میں سے ہر ایک اپنی بساط سے آگے ہاتھ پھیلانے لگا۔ افسر شاہی اور نوکر شاہی کے جبر و تسلط کا تانا بانا بنا جانے لگا۔ وزارتوں کے در و دیوار میں نقبیں لگائی گئیں۔ محلاتی سازشوں کے ذریعہ ایوان حکومت کو اپنی سرگرمیوں کا آماجگاہ بنالیا گیا۔ اب یہ باتیں قریبی لوگوں کی قلم سے ہی فاش ہو رہی ہیں۔ کہ آنجہانی غلام محمد اور اس جہانی سکندر مرزا کے عہد میں کیا کیا دوڑ دھوپ ہوئی۔ کیسے کیسے گل کھلائے جاتے رہے۔ کون کون سے گربہ ہائے مسکیں اس میں اپنے اپنے حوصلوں کے مطابق حصہ لیتے رہے۔ اور کس کس صلہ میں ملک کی وزارتیں، وزارت عظمیٰ اور صدارت و امارت حصہ رسدی کے مطابق تقسیم ہوتی رہیں۔

قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند

لیاقت علی خاں کا قتل آج تک ایک ایسا سربستہ راز ہے۔ اور اس راز پر دبیز دبیز پردے ڈالنے کے لئے ہر طرح کے جتن کئے گئے۔

تحفظ ختم نبوت کے مقدس مطالبہ کو لاہور و سابق پنجاب میں مارشل لاء لگانے کا بہانہ تراشنے کے اسباب ابھی تک زیر حجاب ہیں۔ خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ کی برطرفی کے پس پردہ جو ہاتھ کارفرما تھا۔ وہ ہاتھ آج بھی تہ دامن صحیح سلامت موجود ہے۔

پاکستان کو امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بنانے اور مغربی طاقتوں کا خیمہ بردار مقرر کرنے میں جن دماغوں نے حصہ لیا تھا۔ اور اس کے لئے جو جو سیاسی چکر دیئے گئے تھے۔ وہ ابھی تک ایک بند کتاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایک ایسا ملک جو اپنے قیام کے بعد جلد ہی خوشحالی کے دور میں داخل ہوگیا تھا۔ جہاں اشیائے صرف و اجناس کی فراوانی و ارزانی عوام کی آسودگی کی ضامن بنتی جا رہی تھی۔ اور عوام کا معیار زندگی بلند تر ہوتا جا رہا تھا۔ دفعتاً اس کی پیداوار پر ضرب لگی۔ برآمد و درآمد کا توازن ختم ہوا۔ گرانی میں بے پناہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ غربت و ناآسودگی پھیلنے و بڑھنے لگی۔ ایک محدود طبقہ ہر قسم کے ذرائع و وسائل کا اجارہ دار بن گیا۔ اور ملک کی مجموعی خوشحالی کی امیدیں سرد پڑ گئیں۔ ایسا کس طرح ہوگیا؟ اس سبب کو عوام کی نظروں میں آج تک نہیں آنے دیا گیا۔

جس ملک کے قیام سے یہ توقعات وابستہ تھیں، کہ وہاں حاکم و محکوم کے مستبدانہ امتیازات موقوف ہوں گے جہاں اقتدار عوام کا ہوگا۔ عوام کو ہر قسم کی دفتری و شہری سہولتیں حاصل ہوں گی۔ ان کو حق و انصاف کے حصول میں کوئی دقت پیش نہیں آیا کرے گی۔ وہاں یہ ہوا کہ عوام و حکومت کے محکمہ جات کے درمیان بعد و دوری بڑھتی گئی۔ حق رسی محال تر ہوگئی۔ رشوت ستانی اتنی ترقی کر گئی کہ اس کے بغیر جائز حقوق کا حاصل کرنا بھی سخت مشکل ہوگیا۔ شہری زندگی میں غنڈہ گردی اور شر پسندی کو تفوق حاصل ہوگیا۔ ہر قسم کے مفاسد وسیلۂ آسائش بن گئے۔ امن و امان اور اطمینان و بے خوفی مفقود ہوگئی۔ اور ہر چہار سو افراتفری کا نہ ختم ہونے والا دور چل پڑا۔ جن شر پسندوں نے ان غلاظتوں کو ہوا دی۔ وہ عوام کی دسترس سے محفوظ کر دیئے گئے۔ ایسے حالات میں اسلام و اخلاق کے دشمن شکاری بھی اپنے اپنے جال لے کر آگے آ گئے۔ عیسائیت کا جال۔ قادیانیت کا جال۔ فسق و فجور کا جال۔ الحاد و بے دینی کا جال۔ اسلام و دین کے نام سے خود ساختہ مدعی گروہوں کا جال۔ الغرض پوری قوم کو دین و ایمان و اخلاق سے کورا و بیگانہ کردینے کی سازشیں بروئے کار لائی جانے لگیں۔ اور اس کے پس پردہ جو زیرک دشمن کام کر رہا تھا۔ اس کے چہرہ پر نقاب پڑا رہا۔ جسے آج تک اٹھایا نہیں جا سکا۔

آخر وہ کونسی قوت تھی۔ جس نے سکندر مرزا کو اس بدبختانہ جسارت پر آمادہ کیا۔ کہ اس نے سارے ملک سے دستور و آئین کی بساط لپیٹ کر رکھ دی۔ ہنگامی حالات مسلط کر دیئے، اور ہر قسم کی سیاسی۔ عمرانی زندگی معطل کر ڈالی۔ یہ قوت ابھی تک پردۂ خفا میں ہے۔ اور اس کے وہ سیاسی مشیر و دست راست جن کے چہرے جانے پہچانے ہیں۔ آج احتساب سے محفوظ دماغوں میں ہیں۔

بلاشبہ صدر پاکستان محمد ایوب خاں کے بروقت اقدام و مداخلت نے ہوا کا رخ بدلا۔ ایک نئی صورت حالات پیدا کی۔ اور کشتی کو گرداب کے تھپیڑوں سے نکالا لیکن ملت کے جسم پر جو کاری زخم لگائے جا چکے تھے۔ ان کا پورا پورا اندمال و مداوا نہ ہوسکا۔

"تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم"

سچ تو یہ ہے کہ وہ ہاتھ اور دماغ، وہ ذہن ابھی تک سلامت ہے۔ جو ملک کی بدبختیوں کا ذمہ دار تھا۔ جس نے ایسی سازشیں جنم دیں اور پھیلائیں۔ جس نے ملک کی اسلامی سیاسی، اقتصادی و معاشرتی زندگی کو گناہ، آلودہ اور تہ و بالا کیا۔ وہ آج بھی اپنی ناآسودہ آرزوؤں، ناکام تمناؤں اور پامال حوصلوں کو پورا کرنے کی گھات میں لگا ہوا ہے۔ وہ آنے والے انتخابات میں اپنے لئے راہیں نکال رہا ہے۔ دانش مندی اور احتیاط کا تقاضا ہے۔ کہ اپنا ووٹ استعمال کرتے وقت اس عنصر سے بطور خاص ہوشیار رہا جائے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ ان پٹے ہوئے مہروں کو اپنی مات کا انتقام لینے کا موقعہ فراہم نہ کیا جائے۔ یہ عنصر دولت کی ریل پیل سے، مقامی اثر و رسوخ سے علاقائی مفادات اور برادری ازم کی جذباتی اپیل سے دین و اسلام کے حسین و پرفریب نعروں سے عوام دوستی کے اعلانات سے،

(باقی صفحہ نہم پر)

بقیہ مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر

میں کہتا ہوں کہ ہماری شکایت یہی ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ نے ہمارے انسانوں کو اُلو بنا رکھا ہے۔ ہماری گورنمنٹ کے ظلم و نظام سے آج ہمارے یہاں کے انسان حیوان بن چکے ہیں۔ انسانیت کو حیوانیت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ مزاح کی بات نہیں ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے یہاں کے انسان اس وقت انسان نما چوپائے کی زندگی گذار رہے ہیں۔ ہم اسے کوئی عیب نہیں سمجھتے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اُلو کی زندگی وہاں کے انسانوں سے بہتر ہے۔ یہ گورنمنٹ کا حسن التفات ہے۔ حکومت کی شفقت اور اس کی مہربانیوں سے وہاں کی انسانیت حیوانیت میں تبدیل ہو چکی ہے۔

مفتی محمود صاحب :۔ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان جو ایک ڈویژن کا صدر مقام ہے۔ بہت پسماندہ ہے۔ مجھے امید تھی کہ میں کچھ عرض کروں گا۔ اس لئے کہ یہاں تو آزادی ہے باہر آزادی نہیں ہے۔ غرض یہ ہے کہ ہمارے یہاں کی کمشنری کا صدر مقام ڈیرہ اسماعیل خان ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ہمارے ضلع میں یا کمشنری کے صدر ڈویژن میں کیا اس وقت تک مرکزی گورنمنٹ نے یا صوبائی گورنمنٹ نے کوئی آفس یا کوئی سرکاری کوٹھی بنائی ہے۔ کوئی ایک بھی انہوں نے مکان بنایا ہے۔ پورے ضلع میں ایک مکان وزیر تعمیرات نے بنایا ہو تو بتلا دیجئے۔ خواہ وہ کسی دفتر وغیرہ کے لئے ہو یا سرکاری افسر کی کوٹھی کی حیثیت سے ہو۔ غرض آج تک کوئی مکان یا عمارت ایک بھی تعمیر نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ بحالیات کا حال یہ ہے کہ ہمارے ہاں ۱۹۴۷ء میں ڈیرہ جل گیا تھا۔ اور وہاں کی میونسپلٹی کو سپیشل اختیارات دیئے گئے تھے۔ کہ وہ لوگوں کو دکانیں تعمیر کرنے کی اجازت دے۔ انہیں اجازت دی گئی۔ لوگوں نے تعمیر کا کام خود کرایا۔ مگر رشوت کا وہاں اتنا بازار گرم ہے کہ بہت سے کیس اگرچہ فیصلہ ہو چکے ہیں۔ مگر ڈیڑھ سو کیس اب تک باقی ہیں۔ جن کا فیصلہ نہیں ہوا۔ جنہوں نے خود دکانیں بنائی ہیں۔ وہ دکانیں نیلام کر دی گئیں۔ کسی کی دکان کسی کو دے دی گئی۔ جس نے بھی رشوت دی۔ اس کا کام بن گیا۔ جس نے رشوت نہ دی۔ اس کا کام بگڑ گیا۔ وہاں بحالیات کا مسئلہ اتنا دگرگوں ہو گیا ہے۔ کہ باوجود عرض کرنے کے ابھی نہ کوئی سنتا ہے۔ نہ بات ہوتی ہے۔ غریب مر رہے ہیں۔ ان میں طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ یہاں وزیر بحالیات کے پاس آئیں۔ ان کے پاس طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس لاہور چلے جائیں۔ وہ اب وہاں رو رہے ہیں اور چیخ رہے ہیں۔ ان کو وہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ نہ وزیر بحالیات نے وہاں جاکر کوئی دورہ کیا۔ اور نہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے وہاں دورہ کیا۔ نہ وہاں پر جانے کی ضرورت محسوس کی اور نہ وہ لوگ یہاں آسکے۔ غرضیکہ بہت تکلیفیں ہیں۔ اس لئے میری عرض ہے کہ ان تکالیف کے رفع کرنے کے سلسلہ میں آپ لوگ دھیان دیں۔ میرا ضلع بھی آخر پاکستان کا ضلع ہے۔ اس لئے آپ اس کی طرف توجہ دیں۔ میں آخر میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

بقیہ اداریہ

جمہوریت پسندی کے شور و غوغا سے انتخابی مہم کو سر کرنا چاہے گا۔ اس سے خبردار رہا جائے۔

ماضی کے واقعات و حالات کی کڑیاں باہم ملائیے۔ ان کے دامنوں پر جو جو دھبے اور چھینٹیں موجود ہیں۔ ان کو نگاہ میں رکھئے اور خیال کیجئے۔ کہ یہ پیران تسمہ پا آپ کے لئے پھر وبال جان نہ بن جائیں۔ یہ جو کچھ اپنے اولیں دور اقتدار میں کر چکے ہیں۔ عبرت و نصیحت کے لئے وہی کافی ہے۔ اگر دوبارہ انہیں پھر موقع مل جاتا ہے۔ تو اپنی شکستہ و مجروح حسرتیں پوری کرنے میں یہ کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ ملک و ملت کی کشتی کا پھر خدا ہی حافظ ہے۔

انتخابات نے پھر ایک بار یہ موقعہ مہیا کیا ہے۔ کہ آپ اپنی پسند کے نمائندے منتخب کریں۔ آئندہ آپ کے دین۔ آپ کی ملت آپ کے وطن۔ آپ کی خوشحالی و آپ کی آسودگی ملک کے صحیح انتظام و انصرام، عزت مندانہ، باوقار اور جرأت آمیز پالیسی حق و انصاف کے باسانی حصول، غنڈہ گردی شر انگیزی و رشوت ستانی سے تحفظ اور بااثر لوگوں کے ناجائز اثر و رسوخ سے نجات کا دار و مدار ان انتخابات میں اچھے نمائندوں کے منتخب ہونے پر موقوف ہے یہ پاکستان کے پہلے عام و باقاعدہ انتخابات ہیں۔ یہ انتخابات محض آپ کی صحیح فکر و نظر اور درست سوجھ بوجھ سے۔ ملک کی صحت مند سیاسی، معاشرتی، اخلاق و اسلامی زندگی کا آغاز بھی بن سکتے ہیں۔ اور آپ کی کوتاہ نظری و غلط اندیشی کی بدولت ملک میں جمود و تعطل اور انتشار و افراتفری کی افزونی کا باعث بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی فہم و فراست، غلط و صحیح میں امتیاز حق و ناحق میں تمیز۔ اچھے اور برے کی پہچان اور سچ و جھوٹ کی شناخت پر منحصر ہے اور یہ کہ آپ اپنے نمائندے کس قسم کے منتخب کرتے ہیں۔

اس وقت کا ذرا سا بھی ناروا پاس و لحاظ اور لالچ و غرض مندی ہمیشہ کے حزن و تاسف کا موجب بن جائے گی۔ اور اس وقت کی راست پسندی۔ بے غرضی ہمیشہ کے لئے خوشحالی و آسودگی کا دروازہ کھولنے والی ثابت ہو سکتی ہے۔ اپنی قوت فیصلہ و قوت تمیز کو پوری صداقت و جرأت سے کام میں لایئے۔ اور کسی بھی نااہل، زرپرست حریص۔ بے دین، بد اخلاق اور فریب دہندہ کو کامیاب نہ ہونے دیجئے۔ دین، دانش دیانت، دلیری اور دردمندی کی صفات رکھنے والے افراد کو ہر سطح پر کامیاب بنایئے پاکستان کا مستقبل روشن ہوگا۔ اور آپ کامیاب، خوشحال زندگی گذارنے کے قابل بن سکیں گے۔

اسلام کا، ملت کا اور وطن کا آپ سے یہی تقاضا ہے۔ اور یہی جمعیۃ علماء اسلام آپ سے کہتی ہے۔ ملک کی گذشتہ اور موجودہ مفاسد و غلط کاریوں کا علاج اسی طرح ہو سکتا ہے۔ (ک)

مسلم آبادی میں مرزائیوں کو مسجد بنانے سے روکا جائے

سیالکوٹ۔ ۲۲ جولائی۔ جامع مسجد بوہڑ والی نیکاپورہ میں حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب فاضل مالاکوٹی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء سیالکوٹ نے نماز جمعہ سے پہلے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ اور فرمایا کہ چھاؤنی سیالکوٹ میں مرزائی جماعت ایک ایسی جگہ اپنی مسجد کی بنیادیں رکھ رہی ہے۔ جہاں کی ساری آبادی مسلمان ہے۔ اور تقریباً وہاں پر مرزائیوں کا کوئی گھر موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں جبکہ وہاں کی ساری آبادی مسلمانوں کی ہے مرزائیوں کی یہ حرکت مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے، ان کے ایمانوں کو چیلنج دینے اور فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دینے کی ایک ناپاک کوشش ہے۔ لہٰذا ہم حکومت مغربی پاکستان اور خاص کر حکام سیالکوٹ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مہربانی فرما کر اکثریت کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے مرزائیوں کو اس حرکت سے روکیں۔ اور اس مسلم اکثریت والی آبادی میں مرزائیوں کی مسجد نہ بننے دیں۔ ورنہ جو خطرناک نتائج اس بات کے برآمد ہونگے سیالکوٹ کے حکمران اس کے ذمہ دار ہونگے

(سید ظہور الحسن شاہ ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ تحفظ سنہ ہجری کا قیام

مورخہ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ نبوی اسلامی کو دریا آباد لیاری کوارٹر کراچی میں ایک نئے ادارہ بنام جمعیۃ تحفظ سنہ ہجری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جناب محمد حسن صاحب نقشبندی سرپرست، جناب محمد رمضان صاحب میمن ناظم اور جناب عبدالکریم صاحب سیکرٹری منتخب کئے گئے۔ جمعیۃ ہذا ہجری سنہ کو رائج کرانے کی ہر ممکن جدوجہد کرے گی۔ اس سلسلہ میں تمام اسلامی اداروں کو اشتراک عمل کی دعوت عام دی جاتی ہے۔ مزید معلومات جوابی خط لکھ کر جمعیۃ کے دفتر نزد نورانی مسجد دریا آباد کراچی ۱۲ کے پتہ پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (ناظم جمعیۃ ہذا)

مولانا عبید اللہ انور کا دورہ منٹگمری

حضرت شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور ۸ر اگست بروز ہفتہ بذریعہ تیز گام منٹگمری پہنچیں گے ان کا پروگرام حسب ذیل ہے:

(۱) قیام بر مکان حکیم حاجی محمد اسحٰق صاحب محلہ بلاک گنج (۲) مجلس ذکر بعد نماز مغرب مسجد نور۔

۹ر اگست بروز اتوار (۱) درس قرآن مجید بعد نماز فجر مسجد نور (۲) ۱۰ بجے صبح۔ قیام بر مکان چوہدری تاج الدین صاحب برتنوں والے (۳) بعد نماز ظہر۔ قیام کارخانہ حاجی محمد الدین محمد لطیف پاکپتن روڈ (۴) بعد نماز عشاء صدارت سیرت کانفرنس

۱۰ر اگست بروز سوموار۔ درس قرآن مجید بعد نماز فجر۔ جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی۔ روانگی لاہور بذریعہ تیز گام ۹ بجے صبح۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں بقایاجات روانہ کر دیں۔ (ناظم دفتر)

Scanned with CamScanner

حسن ابدال میں مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کا ورود مسعود

اور سپاس نامہ

حسن ابدال (ڈاک سے) ۱۶ر جولائی ۱۹۶۴ء بروز جمعرات کو نوشہرہ سے تیز رو کے ذریعہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم حسن ابدال تشریف لائے اسٹیشن پر احباب نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ رات کو عام اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ مضافات میں اطلاعات بھجوائی گئیں متعلقین و منتسبین کے علاوہ عوام کا اجتماع ہوا۔ ۱۰½ بجے حضرت درخواستی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اصلاح معاشرہ ضرورتِ قرآن اور اہمیت ایمان پر بصیرت افروز خطاب فرمایا سامعین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ اور ہر شخص جذبہ ایثار و محبت کی تصویر بنا ہوا تھا۔ آپ نے دوران خطاب میں کئی بار ہاتھ اٹھوا کر عہد لیا۔ کہ نماز قائم کرینگے۔ آئین اسلام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں گے۔ قرآن و حدیث کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

آخر میں آپ نے جمعیت علماء اسلام میں شمول اور انتخابات میں جمعیۃ کے نمائندوں سے تعاون پر زور دیا، جس پر عوام نے یقین دلایا۔ کہ ہم ہر ممکن جمعیت سے تعاون کریں گے۔ اور ایسے افراد کو منتخب کر کے آگے بھیجنے کی کوشش کریں گے۔ جو اسلامی شعائر کا احترام کریں۔ اور ملک و ملت کے بہی خواہ ہوں۔

۱۷ر جولائی کی صبح کو حضرت مدظلہ نے درس قرآن دیا اور بارانِ رحمت کے لئے دعا فرمائی۔ ابھی دعا ختم ہونے نہ پائی تھی۔ کہ رحمتِ باراں کا نزول ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح مُردہ زمین رحمتِ باراں سے جلا حاصل کرتی ہے۔ ہر پتی پر نکھار، ہر پھول پہ بہار رقص کرتی ہے۔ اسی طرح قرآن وحدیث کی بارش سے مُردہ دلوں میں زندگی کی نمو ہوتی ہے اور ایمان کی کلی چٹکتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جو قرآن وحدیث کو اپنی زندگی کے ہر نقشے میں اتار کر قربِ خداوندی کی سعادت سے جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ خطبہ جمعہ کے فرائض بھی حضرت دامت برکاتہم نے انجام دیئے۔

نماز جمعہ کے بعد جمعیۃ طلباءِ اسلام کا ایک اجتماع ہوا حافظ عبد الرؤف قاسمی امیر جمعیۃ طلباء نے ذیل کا سپاسنامہ پڑھا:۔

سپاسنامہ

بخدمت عالیدرجت مخدوم المکرم الشیخ المعظم ترجمان القرآن والسنّت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی

امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان!

مخدومنا ومرشدنا! آپ کے قدوم سعادت لزوم سے ایک طرف اگر دفتر جمعیۃ طلباء اسلام اپنی خوش بختی پر ناز کرتا ہے تو دوسری طرف اراکین و ہمدردان جمعیۃ طلباء اسلام کے قلوب فرط مسرت سے لبریز ہیں۔ احساس مسرت وانبساط کا یہ ادنیٰ اثر ہے کہ ننھے اور نوجوان اپنے محسن کو ایک نظر دیکھنے کے لئے بیقرار ہیں۔ اور اپنے مخدوم کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہیں۔

عالیجاہا! جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام ۴ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو دفتر جمعیۃ میں نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا محمد حامد رحمانی کی موجودگی میں معرض وجود میں لایا گیا۔ جبکہ ابھی اس کی عمر سال کے پیٹے میں ہے۔ لیکن اتنے قلیل عرصے میں اراکین جمعیۃ طلباءِ اسلام کی شبانہ روز مساعی نے نونہالوں کے قلوب گرما کے رکھ دیئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول اور مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن حسن ابدال کے طلباء میں ایسی یگانگت پیدا ہو گئی۔ کہ ان کا طرز فکر اسلامی نقوش کا آئینہ دار ہے۔ ہادیِ دینِ متین! آج ہمارے سر فخر سے بلند ہیں۔ کہ ہماری نسبت ان علماء و صلحاء سے ہوئی ہے۔ جن کی زندگیاں رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش و خطوط سے متصل اور ان کے اسوہ حسنہ کے تابع ہیں۔ ہم ان علماء امت اور حضرت دامت برکاتہم کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ ہماری تمامتر خدمات اسلام کے لئے وقف۔ اور ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ادنیٰ خادم ہیں۔

آخر میں ہم حضرت مدظلہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ اپنے مشفقانہ برتاؤ کا سلسلہ ہمیشہ باقی رکھتے ہوئے ہمارے ایمانوں کو جِلا اور آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتے رہیں۔ جس پر حضرت نے فرمایا۔ قدرت کی بے انتہا نوازش ہے۔ کہ اس نے چھوٹے چھوٹے بچوں اور نوجوانوں کو دین کی خدمت کے لئے قبول فرمالیا۔ ورنہ آج کے معاشرہ میں نئی پود اسلام سے بے بہرہ ہو رہی ہے۔ فواحش و منکرات کا شکار ہے۔ دین کا نام لینے والوں کو بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے۔ ان بچوں کو اسلام کی خدمت کی توفیق مل جانا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا نتیجہ ہے۔ آپ نے دورِ صحابہ رضؓ کے چند بچوں کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ اس کے بعد جمعیۃ طلباء کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور احباب نے اپنے محبوب کو اشکبار آنکھوں سے ۳½ بجے رخصت کیا اور آپ عازم لوسر شریف ہو گئے۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال)

مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ!

لاہور۔ مورخہ ۱۰ر جولائی کو مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام فلیمنگ روڈ پر سیرت النبیؐ کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں غلام رسول خطیب سابق معلّم قادیانی جماعت نے درج ذیل قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور کی گئی مسلمانان لاہور کا یہ اجتماع مرزا غلام احمد قادیانی کی اسلام کش تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی پر گورنر مغربی پاکستان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ مطالبہ بھی پیش کرتا ہے۔ کہ ایسی تمام دوسری کتابیں بھی ضبط کر لی جائیں۔ جن سے بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہو۔

ناظم دفتر مجلس ختم نبوت لاہور

ناظم اعلیٰ کی تقریر

اور مودودی صاحب کے کفر کا پروپیگنڈا

اخبار کوہستان کی اشاعت ۱۹ر جولائی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان (ایم پی اے) نے جامع مسجد مانسہرہ میں ۱۰ر جولائی کو تقریر کرتے ہوئے مودودی صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ جس نماز باجماعت میں ایک مودودی بھی شریک ہو تو تمام مسلمانوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ پہلی بات کہ مودودی کافر ہے۔ اس کا پروپیگنڈا کچھ عرصہ پہلے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام (ایم این اے) کے بارے میں کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے کوہاٹ کے عظیم الشان جلسہ میں مودودی کو کافر قرار دیا۔ اب کوہستان کے نامہ نگار مانسہرہ نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے بارے میں یہ سفید جھوٹ شائع کر دیا۔ خدا جانے مودودیوں کو اپنے گریبان سے کفر کی بدبو کیوں آتی ہے۔ جو اپنے پیر و مرشد کے بارہ میں آئے دن کافر ہونے کا چرچا کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بیسیوں جگہ میں ان کو کافر اور مردود سمجھا جانے لگتا ہے۔ بہرحال مولانا غلام غوث صاحب نے مودودیوں کی ان باتوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال والی پیشگوئی کے بعض حصوں کی تاریخ سے غلط ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اور حضرت ابوہریرہؓ صحابی کے بارہ میں اکتوبر ۱۹۶۳ء کے ترجمان القرآن میں لکھا۔ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں سمجھے۔ پھر تفہیمات جلد دوم میں لکھا۔ کہ مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا ظلم ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے مولانا نے اس گمراہ فرقہ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اور حاضرین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تائید کی۔ کفر کے فتویٰ کا ذکر ہی نہیں ہوا۔ یہ نامہ نگار کا سفید جھوٹ ہے۔ یا مودودیوں کو خود اپنے گریبان سے کفر کی بدبو سنگھائی دیتی ہے۔ رہی دوسری بات تو اس سے بڑھ کر اور جھوٹ ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ مودودیوں کی اقتداء میں نماز جائز نہ ہونے کا فتویٰ حضرت مولانا شیخ الحدیث نصیر الدین صاحب غورغشتی نے چند سال سے دے رکھا ہے۔ جس کی تائید دوسرے علماء نے بھی کی ہے۔ مگر یہ بالکل جھوٹی بکواس ہے۔ کہ مولانا غلام غوث نے فرمایا۔ کہ کسی مودودی کے شریک ہونے سے سب کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ نہ یہ بات مولانا نے فرمائی ہے۔ اور نہ ہی یہ کوئی عالم کہہ سکتا ہے۔ کوہستان کے نامہ نگار مانسہرہ کی غیر ذمہ داری اور جھوٹ کا ملک میں بہت بڑا چرچا ہو رہا ہے۔ محترم مدیر کوہستان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کے نامہ نگاروں سے اخبار کے وقار کو تباہ نہ کریں۔

(محمد اشرف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

رسول اکرم کی پیروی سے کامیابی حاصل ہوگی

مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

میانوالی ۳۰ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کے زیر اہتمام گزشتہ شب میں بعد نماز عشاء سیرت النبی کے سلسلہ میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں افتتاحی تقریر مولانا محمد رمضان نے کی۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسوۂ حسنہ رسول اکرم کی زندگی کے کسی ایک پہلو کا نام نہیں۔ بلکہ ان کی پوری زندگی اس کی مظہر ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے خود حضور اکرم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ اور کہا کہ رسول اکرم تمہارے لئے زندگی کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ نے رسول اکرم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ حضور پاکؐ ایک ایسے انسان تھے جن کی پیروی کے لئے نہ صرف اسلام کے انقلابی عقائد کا اقرار ضروری ہے۔ ان کی فرمانبرداری اور اطاعت محض عبادت تک محدود نہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس سے کامیابی اور کامرانی حاصل کی جاسکتی ہے

مولانا نے مسلمانوں کو رسول اکرم کی پیروی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ رفتار گفتار لباس، غذا غرضیکہ زندگی کے ہر معمول میں خداوند کریم نے ہمارے لئے وہی طریقہ پسندیدہ قرار دیا۔ جس کا حضور اکرم نمونہ ہیں آپ نے فرمایا۔ کہ اخلاق وعادات میں خصائل نبویؐ کی پیروی سے ہم خود کو صحیح اور مخلص مسلمان ثابت کرسکتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارے حکمرانوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کے مطابق عدل و انصاف کریں۔ اور حضور اکرمؐ کے طریقہ کو اپنائیں۔ انشاءاللہ کشمیر کیا دہلی میں بھی ہماری حکومت ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد چکلے، شراب خانے بند کراتے ہوئے شرعی احکام نافذ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار کی بھوکی نہیں ہے۔ بلکہ ملک میں اسلامی نظام قائم کرانا چاہتی ہے۔ کہ آنے والے انتخاب میں آپ دیانتدار نمایندے منتخب کریں۔ جو کہ ملک کی صحیح خدمت کرسکیں۔ مولانا نے مودودی جماعت کے عقائد کا پول کھولتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ ان کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ یہ گمراہ کن جماعت ہے۔ آپ نے مفتی صاحب۔ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں ڈھاکہ کے اجلاس میں ارتداد کا دروازہ کھولنے والوں پر تبصرہ کرتے ہوئے [illegible] ہو گئی ہیں۔

حسرت موہانی کالونی کراچی میں

جمعیۃ کی شاخ کا قیام

کراچی ۹ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولانا حافظ محمد زکریا صاحب کی تحریک اور ان کی نگرانی میں آج حسرت موہانی کالونی کراچی میں جمعیۃ کے زیر اہتمام اجتماع ہوا۔ جس میں کیمبلپوری جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا اسفندیار صاحب، مولانا غلام ہمدانی مولانا عبدالواحد اور مولانا عبدالحق صاحب نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد اور اسلامی قوانین کی ضرورت واہمیت پر ولولہ انگیز تقریریں کیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں جب الحاد اور اشتراکیت کے منحوس سلسلے بڑھتے جارہے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں وقت کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام کا دامن مضبوطی سے تھام لیں نیز جمعیۃ علماء اسلام جو اس وقت قرآنی علوم کی عام اشاعت کے لئے میدان عمل میں آچکی ہے۔ مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ کہ زندگی کے ہر محاذ پر ان سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور ان سے تعاون کریں۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل جمعیۃ کی شاخ برپا کی گئی۔ جس کے سرپرست مولانا عبدالغنی صاحب۔ صدر مولانا عبدالجبار صاحب۔ نائب صدر عبدالرحمان و خاور خاں ناظم اعلیٰ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔ نائب ناظم سربلند خاں و مولوی عزیز الرحمان صاحب سالار میاں عبداللہ شاہ صاحب۔ اس سے پیشتر کراچی میں جمعیۃ کی تقریباً بیس انجمنیں قائم ہوچکی ہیں۔

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۴۸ ڈی ابی

ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۴۸ ڈی ابی ضلع میانوالی تحصیل بھکر کا ماہواری اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۴-۷-۶۴ منعقد ہوا۔ جس میں ملاں محمد شفیع ناظم اعلیٰ نے خدام الدین میں سے خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا اور ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں حزب اختلاف کے ان ارکان کی سخت مذمت کی گئی جنہوں نے گذشتہ دنوں مولانا مفتی محمود احمد صاحب پر گند اچھالی گئی تھی۔ قرارداد میں پاکستان کے سیاسی رہنماؤں کو [illegible] کے ارکان کو [illegible] عوام اُن کی [illegible] ہے۔

(۲) قاضی مظہر حسین صاحب چکوال سے مورخہ ۲۴-۸-۶۴ بروز ہفتہ چک مذا میں تشریف لائیں گے۔ جس میں گرد و نواح کے عوام کو دعوت ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ لوگ حاضر ہوکر حضور کی تقریر سے مستفیض ہوں۔

(محمد شفیع ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
چک نمبر ۴۸ ڈی، بی

تلہ گنگ میں مولانا غلام غوث صاحب کی آمد

تلہ گنگ ۲۰، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی براستہ لاہور تلہ گنگ تشریف لائے۔ میانوالی سے حضرت مولانا محمد رمضان بھی تشریف لائے۔ پانچ بجے شام آپ نے مسجد ترٹیراں چینجی چوک میں شہر کے معززین سے خطاب فرمایا۔ جہاں جمعیت علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا رات کو چینجی چوک میں ایک عظیم اجتماع عام ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال نے فرمائی۔ تلہ گنگ شہر میں پہلا سیاسی جلسہ تھا جو اجتماع کے لحاظ سے بھی شاندار تھا قاری میاں محمد صاحب کی تلاوت کے بعد رفیق غلام ربانی نے حضرت مولانا کی آمد پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سپاسنامہ پیش کیا جس میں مولانا کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ زاں بعد مولانا محمد رمضان نے تعارفی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے دو گھنٹہ تک ملکی حالات، عائلی قوانین ختم نبوت پر خطاب فرمایا۔ آپ نے علمائے کرام سے اپیل کی۔ کہ وہ متحد ہوکر ہی ہر برائی کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ جلسہ ایک بجے رات تک جاری رہا۔

تلہ گنگ میں جمعیۃ علماء کا قیام

تلہ گنگ۔ مسجد ترٹیراں چینجی چوک میں معززین شہر کے اجتماع میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا محمد رمضان میانوالی مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال و دیگر مقامی علمائے کرام کی موجودگی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر جماعت۔ قاری میاں محمد صاحب
خطیب مسجد [illegible] تلہ گنگ۔
ناظم [illegible] غلام ربانی [illegible] تلہ گنگ
[illegible] انتخاب کیا جائے۔

کلی مسجد رحیم یار خاں کا اجتماع

کلی مسجد رحیم یار خاں کا یہ عظیم الشان اجتماع ڈپٹی کمشنر صاحب لائلپور کے اس حکم کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کے ذریعے انہوں نے مولانا ضیاء القاسمی خطیب غلام محمد آباد کالونی لائلپور کو دو ماہ کے لئے ایک پسماندہ قصبہ میں نظر بند کر رکھا ہے۔ نیز یہ اجتماع جناب گورنر صاحب اور جناب ہوم سیکرٹری صاحب حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر مداخلت فرماکر اس حکم کو کالعدم قرار دیں۔

یہ قرارداد مورخہ ۲۴ جولائی کو پاس کی گئی۔ (غلام ربانی خطیب کلی مسجد رحیم یار خاں)

گوجرانوالہ میں جمعیۃ کانفرنس

۹،۸ اگست ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دو روزہ کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ جس میں قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ شرکت فرمائیں گے۔ ضلع کی تمام جماعتیں مطلع رہیں۔ اور جلسہ میں پابندی سے شریک ہوکر نظم کا ثبوت دیں

(احمد سعید ناظم اعلیٰ ضلع)

نہائت افسوسناک اطلاع

بندہ نہائت افسوس کے ساتھ مطلع کرتا ہے کہ مورخہ ۴-۷-۶۴ کو قبلہ وکعبہ جناب والد صاحب حاجی محاب الدین جرنیل ساکن تورڈھیر تحصیل صوابی بہ تقضائے الٰہی فوت ہوچکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کو دعا مغفرت سے نوازیں۔ (گلاب دین ولد حاجی محاب الدین تورڈھیر ضلع مردان)

(نوٹ) جرنیل محاب الدین سابق صوبہ سرحد کے ان بہادر آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے پہلے سرخپوشوں سے پھر احرار سے مل کر انگریز کے خلاف جہاد کیا۔ وہ میرے مخلص دوستوں میں سے تھے۔ اور مسلم لیگ میں جانے کے بعد بھی ہمارے اسلامی تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑ سکا۔ میں تمام دوستوں سے عرض کروں گا۔ کہ وہ اُن کے لئے دعا فرمائیں برخوردار گلاب دین اور دوسرے متعلقین سے پوری پوری ہمدردی ہے (غلام غوث)

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

جمعیتہ علماء اسلام تیہ باڑوزی کا اہم اجلاس

مورخہ ۲۵ر جولائی کو جمعیتہ علماء اسلام تیہ باڑوزی کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب بمقام غلجی کنڈ خیل ہوا۔ جس میں تجاویز ذیل متفقہ طور پر پاس ہوئیں

(۱) تیہ باڑوزی چار برانچ پر تقسیم ہوئے (۱) برانچ ریگی (۲) برانچ حنفرا (۳) برانچ سفید سنگ (۴) برانچ بنام ڈھیری و گھڑی جات

(۲) ممبران شوریٰ حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے: مولانا مولوی شمس الحق صاحب ریگی۔ مولانا مولوی نور علیم صاحب ریگی۔ میاں صاحب محمد صدیق بنام ڈھیری بالا۔ مولوی غلام اسحاق صاحب بنام ڈھیری بالا۔ میاں صاحب محمد جان غلجی کنڈ خیل۔ مولانا مولوی فضل مولا صاحب گاڑہ تابک۔ مولانا مولوی فضل رحیم صاحب مسکین موضع مالو۔ مولانا شاکر اللہ صاحب حاجی زئی۔ مولانا مولوی عبدالقیوم صاحب کوچیاں۔ مولانا عمر خطاب صاحب شاہی بالا۔ مولانا اسرائیل خاں صاحب برج ناصر خاں۔

تجویز (۳) متفقہ طور پر پاس ہو۔ کہ آئندہ انتخابات میں جمعیتہ علماء تیہ باڑوزی اپنے نمایندے مقرر کرینگے۔

آئندہ انتخابات میں دیندار لوگ منتخب کیے جائیں

مورخہ ۲۳/۷/۶۳ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بمقام زخی کھنہ تحصیل نوشہرہ میں زیر صدارت مولانا احسان اللہ جان ایک مذہبی اجتماع ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا محمد عثمان امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے تقریر شروع کی۔ دوران تقریر میں مولانا موصوف نے کہا۔ کہ آئندہ انتخابات میں ایسے لوگ منتخب کئے جائیں۔ جن کا ماضی ماغدار نہ ہو۔ قوم پرست ہونے کے ساتھ ساتھ دیندار بھی ہوں۔ تاکہ ملک کی باگ ڈور دیندار لوگوں کے ہاتھ میں آئے۔ مولانا موصوف نے کہا۔ کہ پاکستان لا الٰہ الا اللہ کے نام پر بنا ہے۔ اس میں قرآن و سنت کے مطابق قانون ہونا چاہیئے۔

مولانا موصوف نے عائلی قوانین ایک اسلامی ملک کے لئے بدنما داغ ثابت کیا۔ اور کہا۔ کہ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون قبول نہیں کیا جائے گا۔ آخر میں مولانا موصوف نے جمعیت کو کامیاب کرنے کی اپیل کی۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد مفصل بیان کئے اور مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر اعلیٰ	مولانا احسان اللہ جان
نائب امیر	شیخ محمد اسرائیل
ناظم اعلیٰ	عبدالحلیم
نائب ناظم	عبادت خاں
سالار	مسکین خاں

خزانچی محمد یوسف

ممبران۔ فضل رحمان۔ ظریف خاں۔ نظر دین۔ منیہ گل میرا محمد خاں۔ دین محمد۔ مہداین۔ رنگین خاں۔ اکرم خان زیارت گل۔ (مولانا محمد عثمان)

جمعیتہ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں

جمعیتہ علمائے اسلام مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان کا یہ ہفتہ وار اجتماع محکمہ صحت کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے۔ کہ جس نے ایک ویکسینیٹر کے خیال سے متفق ہو کر مخدوم پور کے تقریباً ۲۰۰ افراد کے چالان بعدالت جناب شیخ زبیر الدین صاحب مجسٹریٹ ملتان بھیج دیئے۔ ویکسینیٹر نے مخدوم پور کے عوام کے یہ چالان عدالت میں پیش کرا کر غریب عوام پر ظلم کیا ہے۔ اور یہ اجتماع حکام ضلع خصوصاً جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب شیخ نصیر الدین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ملتان کی خدمت میں پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ویکسینیٹر نے کثیر افراد کے ناجائز چالان کئے۔ باوجود اس کے کہ لوگوں نے اپنے بچوں کو ٹیکے لگوائے تھے۔ پھر بھی چالان کر دیئے ہیں۔ لہٰذا معاملہ کی تحقیقات خود کریں۔ یا کسی مجاز افسر کے ذریعہ کرائیں۔ تاکہ ناجائز طریقہ سے عوام کو پیسا نہ جا سکے۔ امید ہے کہ حکام بالا فوری توجہ فرما کر سینکڑوں بے گناہ افراد کو قانونی شکنجے سے بچائیں گے۔

(اراکین جمعیتہ علماء اسلام مخدوم پور)

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں ضلع بھر میں دورہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ فیصلہ ضلع سرگودھا کے انتخابی بورڈ کے ایک اجلاس میں کیا گیا ہے۔ جس کی صدارت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب صدر بورڈ نے کی۔ ضلع کو چار تحصیلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر تحصیل کے لئے ایک وفد مقرر کر دیا گیا۔ یہ وفود یکم اگست سے اپنا کام شروع کریں گے۔

پہلا مرحلہ یکم تا ۱۵ر اگست۔ دوسرا ۲۰ر اگست تا ۱۰ر ستمبر اور تیسرا ۲۰ر ستمبر تا ۵ر اکتوبر تک ہوگا۔ وفد میں مولانا قاری جلیل الرحمٰن۔ مولانا قاری عبدالسمیع۔ مولوی محمد صادق مولوی عنایت اللہ۔ حکیم شریف الدین۔ مولانا فضل الرحمٰن شاہ۔ صوفی احمد یار۔ قاری محمد شفیع۔ مولوی محمد رمضان مولانا مولا بخش۔ مولانا عبدالکریم۔ مولانا قاضی عبدالمالک و دیگر علمائے کرام شامل ہیں۔

نیز شہر سرگودھا کے مختلف مقامات پر جلسوں کا پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلم بھی شرکت کریں گے۔ (نوٹ) جمعیتہ علماء اسلام شہر سرگودھا

نے سندھ کے حالیہ طوفان زدہ لوگوں کے لئے مبلغ سات صد روپیہ کی رقم بھیج دی ہے۔ جو کہ حیدرآباد کے امیر جمعیتہ کے نام بھجوا دی گئی ہے۔ وہ مستحق لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ (محمد رفیق)

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخوں کے نام

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اپنا سابقہ حساب صاف کریں۔ جن شاخوں کے پاس یا جن عہدیداروں کے ذمے جمعیتہ کا ۶۴-۱۹۶۵ کا چندہ باقی ہے۔ وہ فوراً ادا کر دیں۔ تاکہ دفتر قرضہ کا زیر بار نہ ہو۔ اور اس مسئلہ پر بھی غور ہو رہا ہے۔ کہ ضلعی دفتر شکارپور منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مولانا غلام غوث صاحب ۲۸، ۲۹ر جولائی کو تشریف لا رہے ہیں۔

(ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر)

مدرسہ مفتاح العلوم سبی بلوچستان میں جلسہ

مورخہ ۳۱ر جولائی، پہلی اگست بروز جمعہ، ہفتہ مدرسہ مفتاح العلوم سبی میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہو گا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیتہ العلماء اسلام، حضرت مولانا شریف اللہ صاحب (رحیم یار خان) اور مولانا سلطان احمد صاحب (تو دیرو سندھ)، مولوی عبداللہ مبلغ جمعیتہ علماء سبی قوم سے خطاب فرمائیں گے۔ اس لئے تمام احباب یہ تاریخیں نوٹ کر لیں (مہتمم مدرسہ ہذا)

آہ! ڈاکٹر جمیل الرحمٰن مرحوم

بہاولپور کے علمی ادبی خاندان کے چشم و چراغ ڈاکٹر محمد جمیل الرحمٰن مرحوم پچھلے ہفتہ بہاولپور میں فوت ہوگئے۔ مرحوم حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ کے متوسلین میں سے تھے۔ اور قرآن و حدیث کے عاشق تھے۔ سیاسی اعتبار سے جمعیتہ علماء اسلام سے متعلق تھے۔ عوام میں ہر دلعزیزی کا یہ عالم کہ جنازہ گاہ میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مرحوم کی نماز جنازہ ہزارہا افراد کے سانحہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی امامت میں عیدگاہ میں ادا کی گئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

محمد حسن چغتائی

اطلاع

مکرمی قارئین "ترجمان اسلام"! عرصہ ایک ماہ سے ایک لڑکا مسمّی صغیر احمد عمر پندرہ سال قرآن کا حافظ رنگ سفید آنکھوں کی دھیری سفید گم ہوگیا ہے۔ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم سے بھاگ کر کہیں چلا گیا ہے۔ لہٰذا ناظمین مدارس عربیہ سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم جہاں ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور و ممنون فرمائیں۔ پتہ:-

غلام یوسف مستری ٹکٹ نمبر ۱۰۴/۱۰ برج ورکشاپ
جہلم

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | 7 ougest 1964 28 Rabi-ul-Awil ١٣٨٤ No. 29

بقیہ

ملکی انتخابات اور سیاسی پارٹیاں

کیا ناظم الدین صاحب کو معلوم نہیں ہے کہ مودودی نے مردوں اور عورتوں کی مخلوط سوسائٹی کے زمانہ میں زناء کی شرعی سزا کو ظلم کہہ کر کتنا کافرانہ کردار ادا کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشگوئی (دجال والی) کے آدھے حصہ کو تاریخ سے غلط ثابت کر کے کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ پھر اس کے چیلوں اور نظام اسلام والوں نے مفتی صاحب کی ترمیم کی مخالفت کر کے کفر و ارتداد کی حوصلہ افزائی کر کے لٹیا ہی ڈبو دی ہے

جمعیتہ علماء اسلام تمام پارٹیوں سے یہ اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے انتخابی منشوروں میں کتاب و سنت کے احکام کی پیروی، یورپین تہذیب کا خاتمہ، ارتداد کا انسداد اور عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ شامل کریں۔ اور اپنی سابقہ روش میں تبدیلی کر کے عوام کو اطمینان دیں۔ کہ وہ واقعی اسلام اور صرف اسلام چاہتے ہیں

ارکان جمعیت کے نام

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں جمعیت ٹکٹ جاری نہ کرے گی بعض دوستوں کو اس سے یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ گویا جمعیتہ ان ابتدائی انتخابات میں حصہ ہی نہیں لینا چاہتی۔ حالانکہ اسی فیصلہ میں یہ تصریح تھی۔ کہ ارکان جمعیتہ ہر ہر مقام پر پوری کوشش کریں۔ کہ یونین کونسلوں میں بہترین افراد کامیاب ہوں۔ تاکہ آئندہ چل کر وہ اسمبلیوں کے انتخابات میں ملک و ملت کے لئے مفید اور اہل افراد کو کامیاب بنانے میں مدد دے سکیں۔ تمام ارکان جمعیتہ پر واضح ہونا چاہیئے۔ کہ دین اسلام اور اس کے احکام کے نفاذ کے لئے بہترین تنظیم اور انتخابات میں پورا پورا حصہ لینا ہی کامیاب ذریعہ ہے۔ براہ کرم تمام ملحقہ علاقوں میں دورہ کر کے تبادل خیالات بات چیت اور افہام و تفہیم کے ذریعہ اچھے افراد کو آگے لائیں۔ جو کامیاب بھی ہو سکیں تاکہ مقدمات کے فیصلوں اور قانون سازی کے ہر ہر مرحلہ پر ہم اپنا اسلامی فرض ادا کر سکیں۔ (غلام غوث ناظم مرکزی)

مولانا غلام غوث کا دورہ

مولانا غلام غوث کے دورۂ سندھ کا پروگرام شائع ہو چکا تھا۔ اس میں سے ضلع سکھر کی دو تحصیلوں پنو عاقل اور میرپور ماتھیلو کا نیز سبی بلوچستان کا دورہ آپ نے پورا کیا۔ سکھر کی شہری جمعیۃ کی میٹنگ میں یکم اگست کو شرکت کی۔ اس کے بعد بعض کاموں کی خاطر شکارپور، کندکوٹ، کشمور لاڑکانہ، سکھر اور رتوڈیرو کا دورہ ملتوی کر کے مولانا واپس لاہور روانہ ہو کر ۲ر اگست کو دفتر میں پہنچ گئے۔ جس کے بعد آپ ہزارہ جا رہے ہیں۔ مذکورہ مقامات کے احباب آئندہ تاریخوں کا انتظار فرمائیں۔ (ناظم دفتر مرکزی)

قاضی مظہر حسین صاحب کا تبلیغی دورہ

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم و مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال کے زیر اہتمام علمائے اہلسنت والجماعت نے حسب ذیل پروگرام کے ماتحت کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔

مورخہ ۹ تا ۱۶ر جولائی علاقہ چکوال اور علاقہ سواں ضلع راولپنڈی میں مندرجہ ذیل مقامات پر جلسے ہوئے۔ ۹ر جولائی موہڑہ تحصیل چکوال۔ ۱۱ر جولائی چک بازید۔ ۱۲ر جولائی جھاٹے۔ ۱۳ر جولائی حاصل رات کو بمقام نیلا تحصیل چکوال۔ ۱۴ر جولائی موضع کرڑ ضلع راولپنڈی۔ ۱۵ر کڑاہی ضلع راولپنڈی ۱۶ر جولائی سیربال ضلع راولپنڈی۔

حضرت قاضی صاحب کے علاوہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری۔ مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد بھیں اور احقر محمد خاں راقم الحروف و کپتان غلام محمد اور حافظ عبدالمجید صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر جامع اور مفصل تقاریر ہوئیں، حضرت قاضی صاحب نے فیض محمدی کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم کی تقریر میں ملکی حالات اور ووٹ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے کمالات محمدی اور صحابہ و اہل بیعت کے کارنامے قرآن و سنت کی روشنی میں بیان فرمائے۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب نے اصلاح معاشرہ اور اسلامی زندگی پر تقریر فرمائی۔

ان تبلیغی جلسوں کی غرض و غایت اُن لوگوں کو خدا تعالیٰ کا سچا دین سمجھانا ہے۔ جو دین اسلام کو مانتے تو ہیں لیکن جانتے نہیں۔ اور دین کا جاننا روٹی کمانے حتیٰ کہ جان کی حفاظت سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ تمہارا کام دین سمجھنا ہے۔ علماء کا کام دین سمجھانا ہے۔ سیربال سے آخری جلسہ ختم کر کے سوا آٹھ بجے شام کو علمائے کرام کا یہ قافلہ پیدل ۱۷ میل کا سفر طے کرتا ہوا ۲ بجے اسٹیشن سید کسراں پر پہنچا اور منزل مقصود کو روانگی ہوئی۔

(محمد خاں مبلغ ضلعی جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم)

جمعیتہ الطلبہ عربیہ قومیہ سلہٹ

گذشتہ ۱۳ ربیع الاول بروز پنجشنبہ مدرسہ عربیہ حسینیہ رانا پنگ میں جمعیتہ الطلبہ عربیہ قومیہ سلہٹ کے زیر اہتمام اس کے داخلہ مدارس کے طلباء کا قرأت، علم نحو، علم صرف مضمون نویسی، تقریر وغیرہ اسلامی فنون میں مسابقہ امتحان منعقد ہوا۔ اور اسی دن گذری رات کو جمعیتہ مذکورہ کی سالانہ مجلس منتظمہ بصدارت حضرت مولانا عبیدالحق صاحب مدرسہ عربیہ رانا پنگ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع کے اطراف و اکناف کے بہت سے نمائندے حاضر تھے۔ اور اسی مجلس میں امتحان ہذا میں کامیاب طلبہ کے درمیان ۸۷ اسلامی کتابیں و رسائل انعام دیئے گئے۔

۲۔ غازی فضل الرحمٰن سابق محکومہ حاکم حبیب گنج ضلع سلہٹ نے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت کو تمام انبیاء علیہم السلام والصلوٰۃ کی مخالفت میں بنام آدرسوجوں چیننگ جو بنگلہ کتاب لکھی ہے۔ اس کی شدید ترین تردید کی گئی ہے۔ اور بالاتفاق آراء اس کی سخت سے سخت سزا طلب کی گئی ہے۔

ضروری اعلان بنام ایجنٹ حضرات

پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مؤتمر قاہرہ نمبر محدود تعداد میں دستیاب ہو سکتا ہے تھوڑی سی کاپیاں باقی ہیں۔ ایجنٹ حضرات جلد اطلاع دیں۔

(ناظم دفتر)

ٹیلیفون نمبر ۲۰۰۱۵، العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جاری کردہ: بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام
لاہور

نگران

قیمت: ۱۲ نئے پیسے

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
مدیر

جلد (۷) ○ جمعہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۷

میدانِ عرفات کا ایک تاریخی خطاب

جو ہر دور کے انسانوں کے لئے چراغ ہدایت اور پیغامِ مسکنت ہے

تیرہ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر چکا۔ کرۂ ارض قتل وغارت۔ فسق وفجور۔ پریشانی واضطراب کے کربناک الاؤ میں جل رہا تھا۔ رحم وکرم۔ شرافت وانسانیت اور سکون واطمینان معدوم ہوچکا تھا خدائے رحمان نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماکر۔ دکھیا انسانیت کو چین بخشا۔ گمراہوں کو ہدایت دی۔ فساق وفجار کو شرافت کا سبق سکھایا آپ نے حج ادا کیا۔ حج کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات اور منیٰ میں صحابہ کو خطاب فرمایا۔ آپ کے وہ فرمودات ہر زمانہ میں دنیا بھر کے انسانی مسائل کا حل۔ گمراہوں کے لئے پیام رشد وہدایت اور تباہ حال اقوام کے لئے کامرانی کی ضمانت ہیں آپ کے خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ اسے پڑھیئے اور آج کی زندگی پر منطبق کرکے دیکھتے جائیے، کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقعہ پر قیامت تک کی انسانیت کے نام کیا پیغام دیا اور ہم اس کا کتنا احترام کر رہے ہیں ؟

اے لوگو! میری بات سنو! شاید اس سال کے بعد میں تم سے اس مقام پر نہ مل سکوں۔ تم پر تمہارا خون اور مال قیامت تک کے لئے اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح آج کے دن (عرفہ) اور اس مہینے (ذی الحجہ) میں خون بہانا حرام ہے۔ (کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر قتل وغارت اور آپس کی لڑائی سے رک جانے پر تیار ہیں ؟) تم عنقریب اپنے رب کے سامنے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ میں نے یہ تم کو جتا دیا۔ پس جس کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو وہ اسے اس کے مالک تک پہنچا دے (کیا امانت داری کے اس اصول کا آپ احترام کرتے ہیں ؟ سوچتے جائیے)

ہر قسم کا سود ممنوع ہے۔ اپنا اصلی مال لے لو اور سود چھوڑ دو اس طرح نہ تم پر ظلم ہوگا۔ اور نہ تم دوسروں پر ظلم کرو گے۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کی سودی رقم چھوڑتا ہوں (کیا آج کے مدعیان اسلام وایمان بھی سودی اداروں کو تالا لگانے اور حلال روزی تلاش کرنے کے لئے آمادہ ہیں ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تو "ہر قسم کا سود ممنوع" کردیا۔ اور آج کے مسخرے "ماہرین اسلام" سود کو مرکب اور مفرد دو حصوں میں تقسیم کرکے دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیہودہ ترمیم کرنا چاہتے ہوں ؟)

دور جاہلیت کے تمام خونوں کے بدلے ترک کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے جو خون میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب (آنحضرت ؐ کے بھتیجے) کا ہے۔

لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا کچھ حق ہے۔ اور اسی طرح عورتوں کا بھی تم پر کچھ حق ہے تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے ناموس کی حفاظت کریں۔ کوئی کھلی ہوئی برائی نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو اللہ کی طرف سے اجازت ہے کہ انہیں اپنے سے الگ کردو۔ اور سزا دو۔ لیکن سختی سے نہیں۔ اور جب وہ باز آجائیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ وہ تمہارے ہاتھ میں بے بس اور مجبور ہیں۔ تم نے اللہ کی ضمانت پر انہیں حاصل کیا ہے اور اسی کے نام پر اپنے لئے جائز کیا ہے (کیا آج کی عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہیں ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آج کی عورت بے حیائی اور فحاشی کو "آزادی نسواں" کے بہانہ سے اختیار کرنے پر مصر ہے۔ کیا آج کی ان آوارہ منش "لیڈرات" پر کوئی شریف اور باعصمت قوم فخر کرسکتی ہے ؟ . . . . . . ذرا ان باتوں پر بھی تو غور کرلیجئے !)

لوگو! میری بات سنو۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے پس مسلمان کے لئے صرف وہی حلال ہے۔ جو اس کے بھائی نے رضا ورغبت سے اس کو دیا ہے۔ ایک دوسرے پر زیادتی مت کرو۔ (ان جملوں کے آئینہ میں اپنی زندگی کی ایک جھلک دیکھ لیجئے۔ کیا آج کے مسلمانوں میں باہمی اخوت کا تعلق ہے ؟ کیا ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی دینی یا دنیاوی ضروریات کا علم ہے ؟ ــــ اور پھر کیا ہم ایک دوسرے کی ہر قیمت پر مدد کرنے ان کی مشکلات میں کام آنے اور ان کے مصائب کو مسرتوں میں بدلنے کا عزم رکھتے ہیں ؟)

تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو تم میں سے قابل عزت اور بڑا وہی ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے (کیا آج ہم میں یہ قابل فخر عادت اور اچھائی ملتی ہے ؟ سوچیئے کہ ہم پرہیزگاری اور تقویٰ کو علامت بزرگی سمجھتے ہیں۔ یا دنیاوی جاہ ومنصب اور دولت کو ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اسلام اور دین کے پابند لوگوں کا مذاق اڑاتے ہوں اور مغرب کی نقالی کرنے والے مسخروں کا احترام کرتے ہوں ؟)

خبردار! کسی عرب کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت حاصل نہیں (کیا آج ہماری وطن پرستانہ اور قوم کی عبادت کرنے والی ذہنیتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کا احترام کرنے کے لئے آمادہ ہیں ؟)

لوگو! کل تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم کیا جواب دو گے ؟ (کیا آج کے حکمرانوں کو اس بات کا فکر ہے کہ کل اللہ تعالےٰ ان سے قیامت کے روز ان کی ذمہ داریوں کے متعلق سوال کریگا؟ کیا آج کے حکمران دنیا میں بدکاری پھیلانے زنا کے اڈے قائم رکھنے شرابوں کی اجازت دینے اور پوری قوم فسق وفجور کے حوالے کرنے جیسے جرائم کے متعلق کوئی صفائی کا جواب تیار کئے ہوتے ہیں ؟ جو کہ اللہ قہار وجبار کے دربار میں قابل قبول بھی ہو ؟)

(باقی ص۲ پر)

افراد کم خوشحالی زیادہ

دورِ جدید کے معاشی ماہرین کی تحقیق یا مسخرہ پن ؟

ڈاکٹر محمد منظور الوحیدی

بیسویں صدی کے صنعتی انقلاب اور حصولِ آزادی کے بعد مسلم ممالک میں لادینی طریقِ تعلیم رائج ہوا۔ نئے طریقہ تعلیم میں مذہب کی تعلیم حرفِ غلط کی طرح حذف کر دی گئی۔ اور بچپن سے جوان ہونے تک طلبا کو صرف دنیاوی فنون۔ زبانوں اور عیش و طرب کے کاموں میں نہ صرف پوری شدت سے مصروف کیا گیا۔ بلکہ ان کے دل میں یہ بات بٹھا دی گئی کہ اقوامِ عالم کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ سائنس۔ حساب۔ ایجادات زبانوں اور صنعتی فنون کے ہی ماہر ہوں۔ مذہب ایک جامد اور رجعت پسندانہ تصور ہے اس لئے اس کی جانب توجہ دینا ماضی بعید کی طرف ہٹ جانے کے برابر ہے۔

آج کی تعلیم گاہوں کے اس مادی طرز تعلیم کے نتیجہ میں طرح طرح کے نئے تصورات و نظریات پیدا ہوئے۔ جو کہ محض مادی جوڑ توڑ سے پیدا ہوئے اور صرف پروپگنڈہ کے ذریعہ عوام کے دماغوں میں ٹھونس دئے گئے۔ انہیں کسی قسم کی اخلاقی یا روحانی حمایت حاصل نہ تھی اور نہ ہے ان ہی غلط اور فحش نظریات میں سے ایک نظریہ ”برتھ کنٹرول“ یعنی پیدائش انسانی روکنے کا ہے۔ اس نظریہ کے علمبرداروں کے پاس اس انسان دشمن نظریہ کی تائید کے لئے جتنا بارود ہے اسے چند الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

کہ ”دنیا میں غذا کی مقدار محدود ہے۔ اور کھانے والے مقررہ کوٹہ سے زیادہ پیدا ہو گئے۔ تو قحط سالی ہو گی۔ اور دوسرے قومی ترقیاتی پروگرام روک کر محض غذا پر قومی دولت کو خرچ کرنا پڑے گا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ غذا کی مقدار کے مطابق ہی ملک میں انسانی پیدائش ہو۔ چنانچہ بدقسمتی سے یہ ایجنٹ اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ مختصر خاندان خوش حالی کی ضمانت ہے اور زیادہ افراد بدحالی اور قحط کی علامت“

مغرب و مشرق کے فساق و فجار انسانی پیدائش کو روکنے کے لئے برتھ کنٹرول، شادی پر پابندی اور اسی قسم کے دوسرے غیر انسانی اور بیہودہ ذرائع ایجاد کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو اس کی افادیت سمجھانے کے لئے کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے

ہم اس زیرِ نظر مضمون میں اس فاسقانہ نظریہ کا پوسٹ مارٹم کر کے قوم کے سامنے اس کے مکروہ اور متعفن باطن کو ننگا کر کے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن کا نظریہ

اس بدکار نظریئے کا اصل محرک انسان کا خدائے رزاق پر ”عدم اعتمادی“ ہے ایک انسان جو بچپن سے جوانی تک ایسی تعلیم حاصل کرتا ہے جو کہ اللہ پر اعتماد سے خالی ہے اور صرف مادی اسباب کو ہی کارساز قرار دیتی ہے۔ اس قسم کی تعلیم سے پرورش پانے والا انسان یقیناً ایک ایسا جانور ہے کہ جو ہرا ہرا دیکھ کر فوراً اس کو دہراتا ہے چاہے وہ دلدل میں پھنس کر رہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وضاحت سے فرمایا کہ۔

وہی ذاتِ پاک ایسی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے فائدے کے لئے جو کچھ زمین میں موجود ہے سب کا سب [illegible]

ا[illegible]ی حکم دیا کہ جب اللہ نے ہی ہر چیز پیدا کی ہے تو

سو تم ڈھونڈو واللہ کے یہاں سے روزی اور اس کی بندگی کرو۔ اور اس کا حق مانو (پ ۲۰ ع ۱۲)

اور بات صرف یہیں تک نہ رہنے دی۔ بلکہ بدظن قسم کے انسانوں کو پورا اطمینان اور تسلی دینے کے لئے صاف صاف اعلان فرما دیا کہ۔

اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو۔ اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ اور زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو۔ اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب چیزیں کتاب مبین میں ہیں (پ ۱۲ ع ۱)

اس مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف انسانوں ہی نہیں بلکہ ہر جاندار چیز کی روزی کا ذمہ لے لیا اور بتا دیا کہ ہر آدمی روزی کی جانب سے بے فکر ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی روزی کا ذمہ اٹھائے اور وہ پھر بھوکا رہے اس نظریئے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور کتنے جانور ہیں جو اٹھا نہیں رکھتے اپنی روزی۔ اللہ روزی دیتا ہے۔ ان کو اور تم کو بھی اور وہی ہے سننے والا جاننے والا (پ ۲۱ ع ۲)

ان دونوں مذکورہ آیات میں انتہائی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کو نہیں بلکہ ہر جاندار کو یقین دلا دیا۔ کہ ان کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔ انہیں فکر مند نہ ہونا چاہئے۔ لیکن افسوس آج کے مادہ پرست لوگ فانی حکمرانوں۔ بے وفا ساوی اسباب پر تو یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس ضمانت پر انہیں اعتبار نہیں۔ بلکہ بعض مسلمان ہونے کے مدعی بھی ایسے مل جاتے ہیں۔ جو یوں کہہ دیتے ہیں کہ زیادہ بچے پیدا کرنے سے قحط پڑ جائے گا گویا اگر زیادہ بچے پیدا ہو گئے۔ تو اللہ کی قوتِ رزاقی ان کے اخراجات کی متحمل نہ ہو سکے گی (نعوذ باللہ من

ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سختی سے اس تصور کی مخالفت کی اور فرمایا کہ

”اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم کو بے شک ان کا مارنا بڑی خطا ہے (پ ۱۵ ع ۴) اس میں انسان نسل کشی کی صاف مخالفت آ گئی۔ کیا کوئی ہے جو اللہ کے حکم پر ہی دھیان دے؟!

حدیث کا نظریہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔۔۔

ہم نے اعزل کے متعلق، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جو روح دنیا میں آنے والی ہے۔ وہ ضرور آئے گی۔ ہماری تدبیر سے قیامت تک (کچھ) نہ ہو گا۔

(بخاری کتاب النکاح)

اب جب صورت یہ ہے کہ انسانی پیدائش کو روکنے کے لئے ہماری تدابیر بقولِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناکام رہیں گی۔ تو ایسے بے نتیجہ کام میں روپیہ افراد اور وقت کا لگانا محض حماقت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن مغرب پرستی کا برا ہو۔ انسان اس فعل بد کی نحوست سے عقل سے بھی ہاتھ تو دھو بیٹھتا ہے اور لغو و بے نتیجہ کاموں میں قومی سرمایہ ضائع کرنے کو ”منصوبہ بندی“ جیسی ترقی پسندانہ اصطلاحات کا نام دے کر نرم سے نرم لفظوں میں مسخرہ پن کا مظاہرہ کرتا ہے مشکوٰۃ میں حضرت معقل رضی اللہ عنہ بن یسار سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس عورت سے نکاح کرو۔ جو کہ خاوند کو دوست رکھے۔ اور بہت جننے والی ہو اس لئے کہ تحقیق میں اور امتوں پر تمہاری کثرت کے سبب سے فخر کروں گا۔

ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا مہر زیادہ ہو۔ اور وہ بدخلق اور زبان دراز ہو۔ اور بانجھ ہو۔

اس مندرجہ بالا حدیث کو بار بار پڑھئے اور دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جننے والی عورت کی ترغیب دے رہے ہیں جو کہ خاوند کو دوست رکھے۔ لیکن آج کا گمراہ انسان کم بچے پیدا کرنے والی عورت کی ترغیب دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم نہ مانے گی۔ تو وہ خاوند کو دوست کیسے رکھے گی؟ شاید یہی وجہ ہے کہ آج کی بیگمات کم جننے کے باعث خاوند کی بجائے ”دوسروں“ کو دوست رکھتی ہیں۔ دوسری جگہ عورت کا بانجھ ہونا اور بدخلق ہونا منحوس ہونے کی علامت ہے۔ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ان تمام بیگمات کو منحوس سمجھیں۔ جو کہ نہ صرف خود بانجھ پن کو پسند کرتی ہیں۔ بلکہ ساری قوم کو پیدائش کم کرنے کے بہانے سے بانجھ بنانے پر اتر آئی ہیں خدا منحوس عورتوں سے پاکستان کو پاک کر دے۔

خدا پر طعن

یہ نظریہ نہ صرف قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ نظریہ خدا تعالیٰ کی توہین پر مشتمل ہے۔

آپ غور تو کیجئے کہ ایک آدمی کارخانہ چلاتا ہے۔ جس میں صرف پانچ ملازم رکھنے کی سکت ہے۔ لیکن وہی کارخانہ دار ایک سو آدمی ملازم رکھ لے۔ اور کارخانہ برباد ہو جائے۔ تو سب لوگ اسے بدعقل اور احمق سمجھیں گے۔ کہ تجھے کاروبار کی منصوبہ بندی تک نہیں آتی۔ جب کارخانہ مشکل سے پانچ آدمیوں کی تنخواہ نکال سکتا ہے تو تو نے ایک سو آدمی ملازم رکھ کر خود اپنی حماقت سے ہی کارخانہ تباہ کیا۔ ایسے ہی اگر یہ کہا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کارخانہ ”دنیا“ میں غلہ اور ضروریاتِ انسانی کم ہیں۔ لیکن اس نے حساب سے زیادہ انسان پیدا کر دئے۔ تو یہ بکواس اللہ پر طعن ہو گا کہ نعوذ باللہ اللہ کو منصوبہ بندی تک نہیں آتی۔ اور اسے یہ خبر تک نہیں۔ کہ زمین میں خوراک کم ہے اور کھانے والے زیادہ پیدا کر دیے۔

آج کے مادی انسان گویا خدا کو مادی اسباب کا محتاج سمجھتے ہیں۔ جو کہ محدود وسائل سے حاصل کی ہوئی محدود خوراک کا ہی مالک ہے،

(باقی صـ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام
جمعہ ذی الحجہ ١٣٦٣ھ

جرأت مندانہ اور قابلِ تقلید

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے یمن کا دورہ ختم کرنے کے بعد یمن کے صدر عبداللہ السلال کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ برطانیہ کو عدن اور جنوبی عرب فیڈریشن سے نکال باہر کیا جائے گا۔ دونوں سربراہوں نے عالم عرب میں برطانوی ریشہ دوانیوں پر تفصیل سے غور کیا اور اعلان کیا کہ برطانیہ کو ہرگز عدن میں قدم جمانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور عدن کے عوام کو ان انسانیت سوز حالات میں اکیلا نہیں چھوڑا جاسکتا۔ انہیں آزادی دلانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد یورپی اقوام کو خیال ہوا۔ کہ جن اسلامی قوتوں نے ایک ہزار سال تک دنیا بھر پر حکومت کی اور بارہا عیسائی شرارت پسندوں کو ان کی اسلام دشمن حرکات کی سزا دی۔ آج ان سے انتقام لینے کا اچھا موقع ہے۔ چنانچہ برطانیہ اور فرانس نے سب سے پہلے ملک گیری کی ہوس پوری کرنے اور مسلمانوں سے دیرینہ انتقام لینے کے لئے مشرق وسطیٰ پر چڑھائی کر دی دیکھتے ہی دیکھتے۔ الجزائر، مراکش، شام اور لبنان پر فرانسیسیوں نے قبضہ کرلیا۔ سوڈان۔ مصر۔ عراق۔ ایران اور ہندوستان پر انگریزی سامراج قابض ہوگیا۔ انڈونیشیا پر ہالینڈ والوں اور تیونس پر سپین نے قبضہ کیا۔ اس کے بعد افریقی اور ایشیائی ممالک کو مغربی سامراج نے دادا کی جاگیر سمجھ کر تقسیم کرلیا۔

لیکن ظلم کی عمر کبھی دراز نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ مغرب کے ظالم اور ڈاکو سامراج کا انجام بھی اسی تیزی کے ساتھ سامنے آیا جس تیزی سے یہ لوگ ابھر کر دنیا پر چھا گئے تھے۔ آج حالت یہ ہے کہ مغرب کا یہ بے رحم استعمار تقریباً تمام مشرقی ممالک سے بوریا لپیٹ کر واپس جاچکا ہے۔ البتہ جس طرح ایک چور چوری چھوڑنے کے بعد بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آتا۔ ایسے ہی مغربی استعمار ابھی تک دفاعی معاہدوں۔ شاہی مراعات اور عالمی جنگ روکنے کے بہانہ سے بعض اڈوں پر قبضہ کے ذریعہ ماضی کی ظالمانہ "چوہدراہٹ" کو قائم رکھنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ بلکہ بعض علاقے ابھی تک "نوآبادی" کے نام سے غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عدن اور بعض افریقی ممالک پر ابھی تک انگریز اور پرتگال قابض ہے۔ مشرق بعید کے ایک علاقہ پر امریکی قبضہ ہے۔ اور کئی نوآزاد ممالک کو دفاعی معاہدہ اور مغربی اڈوں کی اجازت میں باندھ رکھا ہے۔ آج اگر عرب اور مسلمان ممالک مکمل آزادی اور مغربی اقوام بالخصوص برطانیہ کو تمام عرب ممالک سے دھکا دے کر نکال باہر کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ تو ان کا جائز انسانی حق ہے۔

مشرق وسطیٰ یا ایشیائی ممالک میں برطانیہ اور فرانس کی حیثیت ایک ڈاکو سے زیادہ ہرگز نہیں۔ کیا برطانیہ عربوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ عرب لیگ برطانیہ کے ایک جزیرے مثلاً سکاٹ لینڈ پر قبضہ کرلے۔ اور یہ اعلان کردے۔ کہ سکاٹ لینڈ کی حفاظت کرنا عرب لیگ کی ذمہ داری میں داخل ہے۔ اس لئے عرب لیگ کو حق پہنچتا ہے کہ وہ سکاٹ لینڈ کی حفاظت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے لندن پر بمباری کرے۔ جیسے کہ برطانیہ نے عدن کی حفاظت کا بہانہ بنا کر یمن کے ایک شہر حریب پر بمباری کی۔

برطانیہ کو زمانہ کی نبض پر ہاتھ رکھ کر سوچنا چاہیئے۔ کہ مشرق سے برطانیہ کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اب برطانیہ کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ عزت کے ساتھ اپنے تابوت کو جزائر برطانیہ میں لے جاکر دفن کردے ورنہ آزاد ہونے والی اقوام جب اپنے حقوق حاصل کرنے پر اتر آتی ہیں تو حملہ آوروں کو کفن دفن کا موقع بھی نہیں دیتیں۔

برطانیہ نے اقوام متحدہ میں وہاں مصر کے خلاف شکایت کی ہے کہ صدر ناصر نے برطانیہ کو عرب ممالک سے نکال باہر پھینکنے کا اعلان کیا ہے۔ برطانوی حلقے صدر ناصر کے اس اعلان کو برطانیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں سے تعبیر کر رہے ہیں۔ تعجب تو اس پر ہے کہ اگر مغربی ممالک آزادی حاصل کرنے کے لئے "ناجائز قابضین" کو ملک سے نکال باہر کرنے کا اعلان کریں تو یہ حب وطن اور جنگ آزادی سے تعبیر کی جاتی ہے اور اگر کوئی مشرقی ملک یہی اعلان کرے۔ تو اسے ریشہ دوانیوں کا نام دیا جاتا ہے۔

مغربی ممالک کی اسی منافقانہ پالیسی نے دنیا بھر میں انہیں بدنام کیا ہے۔ انہیں بدنام کیا ہے انہیں ہر میدان میں ذلت و رسوائی کا سامنا ہے۔

صدر ناصر کے اس اعلان کے بعد ان ممالک کو بھی جرأت کے ساتھ ایسے بےکار دفاعی معاہدوں سے الگ ہونے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ جن کی آبادی مصر سے کہیں زیادہ ہے اور جو مصر کی نسبت امریکہ سے زیادہ دور اور اس کے خطرہ سے زیادہ محفوظ ہیں اور جنہیں ان دفاعی معاہدوں نے ہمیشہ دھوکہ دیا ہے اور فریب میں مبتلا رکھا ہے

کتوں کے دوست اور . . . . . . ؟

آج کل کتوں سے محبت کرنے والے امریکی باشندے صدر جانسن کو ہزاروں احتجاجی خطوط لکھ رہے ہیں۔ جن کا پس منظر یہ ہے۔ کہ گزشتہ پیر کو امریکی صدر نے اپنے محل کے صحن میں اخبار نویسوں کے سامنے اپنے دو کتوں کو کان سے پکڑ کر اٹھایا۔ اخبار نویسوں نے فوراً تصویریں لے کر اخبارات میں شائع کر دیں۔ مکتوب نگاروں کا خیال یہ ہے کہ کتوں کو صدر جانسن کے اس اقدام سے تکلیف ہوئی ہوگی۔

مندرجہ بالا خبر کو پڑھیئے اور کتوں سے ہمدردی کرنے والے "نرم دلوں" پر غور کیجئے کیا جاپان کے دو بڑے بڑے شہروں میں آباد لاکھوں افراد جو کہ امریکی ایٹم بم کا شکار ہوئے۔ ان کے لئے بھی ان "ہمدردوں" کے دل میں جگہ ہے؟ کیا فلسطین کے دس لاکھ خانہ بدوش عربوں کے لئے بھی کسی دل میں غم کی ایک لہر دوڑ سکتی ہے؟ قبرص میں پچھلے چند ماہ میں دس ہزار ترکوں کو شہید کر دیا گیا۔ کیا کتوں کے ان دوستوں کی زبان ان مظلومین کی حمایت میں بھی چند حروف نکال سکتی ہے؟ . . . . . . آہ . . . . ! کتوں کے یہ دوست اور انسانوں کے . . . . ؟

ہماری انتظامیہ!

مدیر کوہستان نے ہمارے لئے بڑی اہم جانب اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے ہماری سول سروس کا ڈھانچہ ابھی تک خدمت۔ دیانت اور اہلیت کے اس جوہر سے بہرہ ور نہیں ہو سکا۔ جس کا ایک اسلامی مملکت کے اندر تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے . . . کہ ہمارے ہاں سول سروس میں شمولیت کا معیار یہ ہے کہ امیدوار انگریزی زبان میں اظہار خیال پر قادر ہو۔ اور ایک عام گریجوایٹ کو مروجہ نصابی علوم سے جس حد تک آشنا ہونا چاہیئے۔ وہ اپنے مطالعے کا اس سے نسبتاً بہتر معیار پیش کر سکے ظاہر ہے۔ یہ معیار برطانوی ملوکیت کے دور کی یادگار ہے اس سے نقائص ذہنیت کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک اسلامی مملکت کے عمال کے لئے ضروری ہے کہ ان کے فکر و نظر میں اسلام ایک عقیدے کے طور پر شامل ہو۔ اور ان کی سیرت و کردار میں اسی عقیدے کی جھلک موجود ہو۔ اگر انتظامیہ کے ارکان کا ذہن اسلام کی رہنمائی سے سرشار نہیں ہوگا۔ تو وہ اسلامی مملکت کے تقاضوں کو انجام ہی نہیں دے سکیں گے اور ان کے اندر دیانت، لیاقت اور خدا خوفی کا وہ جوہر پیدا نہیں ہو سکے گا جو صرف دین حق کے ضابطہ اخلاق کی پیروی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ ص٤ ہی ہندوستان میں رہنے والے ٦ کروڑ مسلمانوں کے مستقبل کا مسئلہ بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ جن نازک مراحل سے ایشیا اور مشرق کے مسلمان ممالک کی سیاست گزر رہی ہے اس کا ایک سرسری جائزہ سطور بالا میں لیا گیا ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے مختلف پہلو ہیں۔ ایک پہلو یہ ہے کہ برطانوی سازشوں کے پھیلائے ہوئے اس جال میں خاموشی کے ساتھ اپنے آپ کو پڑا رہنے دیا جائے ظاہر ہے کہ یہ صورت حال کسی کو بھی گوارا نہیں ہوگی۔ ایک پہلو یہ ہے کہ اس صورت حال کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا جائے اس کے لئے عزم صمیم اور جرأت مردانہ کی ضرورت ہے۔ ایک پہلو یہ ہے کہ ایشیا و افریقہ کی نئی سیاسی تبدیلیوں میں مسلمان اپنے لئے ایک ایسا مقام حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ان کی اہمیت کا احساس دوسروں کو شدت سے کرا دے اپنی مذہبی اور اخلاقی قوت کے ظہور سے وہ اپنی حیثیت کو مضبوط کریں۔ بلاشبہ اس راہ کو اختیار کرنے میں کوئی ان کے مانع نہیں ہے اور اس کے بعد مقابلہ کی قوت ان کے اندر خود بخود اتنی پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ ذرا سی تیاری اور اقدام سے اس تمام صورت حال پر قابو پا سکتے ہیں۔

فکر و نظر

رفتارِ عالم اور سیاسی جائزہ

احمد حسین کمال

مغرب و مشرق کے سیاسی حالات کے درمیان ایک بہت بڑا تفاوت پیدا ہو چکا ہے۔ مغرب میں روس و امریکہ کی سیاسی آویزشوں کی ہماہمی بہت بڑی حد تک کم ہو چکی ہے یورپ کے مسائل پر انہوں نے متشددانہ پالیسیوں کو ترک کر دیا ہے اور اپنے رویہ میں مخاصمت سے زیادہ نظرانداز کر دینے کی اسپرٹ کو اپنایا ہوا ہے۔ متنازعہ فیہ امور پر وہ پہلی سی گرما گرمی نہیں دکھائی جاتی ہے۔ لب و لہجہ میں بھی ایک حد تک خاصی تبدیلی آ گئی ہے۔ بایں ہمہ منازعت کے اسباب جوں کے توں موجود ہیں۔ لیکن وہ اب ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے رویہ پر گامزن ہیں، اس کے برعکس مشرق میں سیاسی کشمکش روز افزوں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ روس و امریکہ نے اپنے اختلافات کی جنگ لڑنے کے لئے مشرق کی سرزمین کو بالواسطہ میدان بنا رکھا ہے۔ یہ میدان قبرص کے ساحل سے کشمیر کی وادی تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کی زد میں بیشتر مسلمان ممالک آئے ہوئے ہیں۔

مشرق بعید میں بھی اگرچہ لاؤس، ویٹ نام، کوریا اور فارموسا کے مسائل وجہ نزاع ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت اتنی اہم اور مختلف پہلوؤں کی حامل نہیں ہے۔ جتنی کہ قبرص، فلسطین، ملائشیا اور کشمیر کے مسائل کی ہے۔ اول الذکر کی حیثیت جدید چین کے مقابلہ میں امریکی اجارہ داری کے احساس ناکامی کی سی ہے۔ اور یہ لائن کبھی بھی ختم ہو سکتی ہے۔ اس کے ختم ہو جانے سے بین الاقوامی اعتبار سے کسی قسم کی تشویشناک حالت پیدا ہو جانے کا امکان و اندیشہ نہیں ہے۔ ان علاقوں میں وہاں کے متقابل فریق متعلقہ بڑی طاقتوں سے اپنے بعض خاص مفادات وابستہ کیے ہوئے ہیں اور وہ انہیں حاصل کرتے رہنا چاہتے ہیں۔ اس لئے حالات کو اسی نہج پر برقرار رکھنے کے درپے ہیں، ورنہ بتایا جائے کہ لاؤس کے تینوں فریق کے درمیان، جنوبی اور شمالی ویت نام کے درمیان، شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان اور چین سے فارموسا کی علیحدگی کے درمیان۔ امریکہ کے راج ہٹ اور ان علاقوں کے مفاد پرست طبقہ کی اغراض کے سوا وہ کیا بنیادی و حقیقی وجہ نزاع ہے جس کی بنا پر یہ ایک دوسرے سے جدا اور ایک دوسرے کے مدمقابل بنے ہوئے ہیں۔ اسی لئے ان علاقوں کے معاملات سے بہت بڑی حد تک، امریکہ کے سوا، یورپ کی دوسری طاقتیں مثلاً برطانیہ و فرانس کنارہ کشی اور لاتعلقی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ محض اپنے بڑے پن کے گھمنڈ میں اس ابتلاء کو اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہے۔

افریقہ کے نوآزاد علاقوں میں بھی سیاسی رفتار ایسی ہے کہ باوجود سخت خوں ریزی اور کشت کش کے یہ علاقے کسی بڑی بین الاقوامی ریشہ دوانی کے خطرے کے حامل نہیں ہیں۔ ان کے معاملات کی نوعیت خواہ کچھ بھی رہے، اور یورپین ممالک کے انفرادی مفادات کا سلسلہ و گٹھ جوڑ ابھی کچھ مدت تک اور چلتا رہے۔ لیکن فی الحال امریکہ و یورپ کو ان ممالک سے کوئی براہ راست اندیشہ لاحق نہیں ہے۔

ایشیا کے غیر مسلم ممالک مثلاً ہندوستان، برما، لنکا وغیرہ بھی ایسی پوزیشن میں ہیں کہ ان سے امریکی و برطانوی مفادات کو زیادہ خوف نہیں۔ البتہ ان کی یہ حیثیت کہ یہ مسلم ممالک کے قریب و درمیان واقع ہیں اور ان سے ایک ہزار سالہ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے شاید کبھی ان کے اثر و رسوخ کے حامل بن جائیں، امریکی و برطانوی فرانسیسی طاقتوں کی نظر میں ضرور ہے۔ ایشیا کے موجودہ سیاسی مد و جزر کی تہ میں دراصل یہ عناصر برسرکار ہیں۔

برطانیہ کی دو سو سالہ سیاسی حکمت عملی یہ رہی ہے کہ عرب و ایشیا سے مسلمانوں کے اثر و رسوخ کو کلیۃً ختم کر دیا جائے اور ان کے مقابلہ میں ایشیا و عرب کی غیر مسلم قوموں کو اتنا اونچا اٹھا دیا جائے کہ وہ ہمیشہ کے لئے قریبی مدمقابل طاقت بن کر مسلمانوں کے سامنے صف آرا رہیں۔ فلسطین کے یہودی، لبنان کے عیسائی اور ہندوستان کے ہندو ایک طاقت کی حیثیت سے اس ناپاک حکمت عملی کی تخلیق ہیں۔ یہ قومیں بارہ سو سال تک مسلمانوں کی حکومت کے سایہ تلے چین و امن و خاموشی سے زندگی بسر کرتی رہی ہیں، ان کی مستقل سیاسی حیثیت کا کبھی کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوا۔ درحقیقت ان قوتوں کی یہ حیثیت خود ان کے لئے بالآخر تباہ کن ثابت ہوگی۔ چنانچہ صدیوں تک ان قوموں نے اسی وجہ سے انہیں سیاسی حیثیت کا ادعا و مطالبہ نہیں کیا۔ برطانوی استبداد و تسلط کے عہد میں ہی مسلمان مدبرین کی ایک جماعت نے ہمیشہ اس حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ لیکن قوت و سازشوں نے رفتہ رفتہ ایسے حالات پیدا کر دئے کہ مسلمانوں کو بدرجہ مجبوری اسرائیلی سلطنت کا وجود انگیز کرنا پڑ گیا اور ہندو بھارت کی تخلیق کو برداشت کرنا پڑا۔

زمانہ کے حالات یکساں نہیں رہتے۔ ایک مسلم مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا قیام، ہندوستان کے مسلمانوں کا آخری سہارا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ہی، ہالینڈ کو جزائر انڈونیشیا سے دست بردار ہونا پڑ گیا، برطانوی سازشیں ناکام ہو گئیں اور ایک بڑی مسلم مملکت کی حیثیت سے پاکستان کا قیام، ہندوستان کے مسلمانوں کا آخری سہارا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ہی ہالینڈ کو جزائر انڈونیشیا سے دست بردار ہونا پڑ گیا برطانوی سازشیں ناکام ہو گئیں اور ایک اور بڑی مملکت وجود میں آ گئی اور پھر اس آخری تلوار کا بھی ظہور ہو گیا جس نے ایشیا میں یورپین طاقتوں کے نفوذ کی شہ رگ۔ نہر سویز کو برطانوی تسلط کے مستبد انتظامی سے کاٹ کر مصر کی تحویل میں لے لیا۔ ناصر کے اس جرأت مندانہ اقدام نے برطانوی فرانسیسی طاقت، کے دو سو سالہ اقتدار کا منہ پھیر دیا۔ سلطان ٹیپو کے بعد سے اب تک جن ناکامیوں سے عالم اسلام دوچار ہوتا رہا ہے ان کے خاتمہ کا آغاز نہر سویز پر سے برطانوی غلبہ کے خاتمہ کے ساتھ ہوا۔ عراق سے برطانیہ پرست عناصر کے خاتمہ نے صورت حال کو اور زیادہ بہتر بنا دیا۔ عرب اتحاد ایک حقیقت کی صورت میں ظاہر ہونے لگا۔ یکے بعد دیگرے مسلم ممالک میں مضبوط قیادتوں کا قیام عمل میں آ گیا۔

یہ تمام حالات ایسے ہیں جو مغربی اقتدار کے لئے ایک زبردست چیلنج کی صورت رکھتے ہیں۔ آغاز اسلام سے لے کر اب تک حقیقی جنگ دو فریقوں کے درمیان ہی رہی ہے۔ مسلمان اور صلیب پرست عیسائی۔ یہ جنگ نہ انطاکیہ اور شام قدیم کے میدانوں میں ختم ہوئی۔ نہ اس کا خاتمہ قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے ہوا۔ یہ ہر عہد میں ایک نئی شکل اختیار کر کے سامنے آتی رہی ہے۔ یورپ کے عیسائی خواہ وہ دہریت کے علمبردار ہوں یا عالمگیر انسانیت کے دعویدار اپنے مستقبل کے لئے مسلمانوں کے از سر نو احیا سے خوف کھاتے ہیں۔ اور یقیناً گزشتہ صدیوں سے مسلمانوں کو عیسائیت کی مختلف شکلوں سے جو شدید نقصان پہنچ رہا ہے اس کا احساس اور غم ہر باغیرت مسلمان کے دل میں ایک کانٹے کی طرح موجود ہے۔ اور وقت آنے پر اس خلش کا مداوا کرنا ہی پڑے گا۔

آج مغربی طاقتوں کی حکمت عملی یہ ہے کہ عرب کے مسلمان اول تو جداگانہ مفادات کے نشہ میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے رہیں اور اسرائیلی قوت کی زد میں آتے رہیں انڈونیشیا کے مسلمان ملائشیا کے خون کا شکار رہیں اور دو مسلمان قوتیں ایک دوسرے کے مدمقابل بنی رہیں۔ شمالی ایشیا کے مسلمانوں کے سروں پر بھارت کا ہندو ایک خطرہ بن کر منڈلاتا رہے گویا اس علاقہ میں طاقت کا توازن کسی حالت میں بھی مسلمانوں کی طرف نہ جھکنے پائے۔ لیکن یہ بھی صاف صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ صورت حال کو عرب میں مصر اور اس کے ساتھی اب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یمن میں صدر ناصر کے دلیرانہ اعلان نے برطانیہ کے ایوان اقتدار میں تہلکہ مچا دیا ہے اور وہ سخت جز بز ہو رہا ہے۔ انڈونیشیا نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ ملائشیا کے ایسے وجود کو ناقابل تسلیم سمجھتا ہے جس میں برطانوی فوجی اڈے موجود ہوں اور جہاں کی سیاست برطانوی مشیروں کے اثر میں ہو۔ پاکستان بھارت کی بڑھتی ہوئی طاقت کے خلاف اپنے سخت ردعمل کا اظہار کر چکا ہے۔

اس صورت میں برطانیہ اور اس کے حامیوں کی یہ امیدیں پاش پاش ہو رہی ہیں کہ ان کی برپا کردہ یہ صورت حال خاموشی کے ساتھ اپنا کام جاری رکھ سکتی۔

شیخ عبداللہ دہلی میں پنڈت نہرو کے ساتھ مذاکرات میں مصروف ہیں۔ کشمیر کا مسئلہ کس کروٹ بیٹھتا ہے اس کی بابت تو ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا اور عبداللہ نہرو گفتگو کے اصل نتائج بھی دیر سے ہی ظہور میں آئیں گے۔ البتہ اتنی یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ بھی مشرق کی ان سیاسی پیچیدگیوں کا ایک اہم حصہ ہے اور اس کے ساتھ

(باقی صـ۳ پر)

امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

مولانا اسلام اللہ صدیقی (لکھنؤ)

ولادت حضرت معاویہؓ مکہ کے معزز و محترم قبیلہ کے گوہر شب چراغ تھے۔ جو بعثت نبوی سے تقریباً ۵ سال قبل ۶۰۸ء بمقام مکہ تولد ہوئے کسے خبر تھی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر ایک عظیم الشان سلطنت کا بانی ہو گا۔ جو پرتگال سے چین تک پھیلی ہو گی۔

ان کے والد کا نام صخر ابو سفیانؓ ابن حرب تھا۔ اور والدہ کا نام ہندؓ بنت عتبہ دونوں سادات امویہ کے مشہور گھرانوں میں سے تھے اور قریش میں ان کو بڑی عزت و وجاہت حاصل تھی حضرت معاویہؓ کا سلسلہ نسب بنو عبد مناف یعنی پانچ ہی پشت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

بچپن اور جوانی بچپن ہی سے امارت و سیادت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ ایک ایرانی قیافہ شناس نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔ کہ یہ لڑکا بڑا ہونے کے بعد قوم کا سردار ہو گا (تاریخ ابن کثیر ۸/۱۱۸) ان کا لڑکپن بڑے ناز و نعم اور لاڈ و پیار سے گزرا۔ رئیسوں اور سرداروں کے بچوں کی طرح ان کی پرورش و پرداخت ہوئی۔ سن شعور کو پہنچے۔ تو سپہ گری، شہ سواری، شعر گوئی، آداب و اخلاق اور نسبی تفاخر سے دلچسپی بڑھی اسی زمانے میں حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ حق بلند فرمایا۔ اور ساری دنیا کو خدائے واحد کی بندگی کی طرف بلایا۔ پھر کیا تھا مکہ میں ایک آگ لگ گئی۔ اور باطل پرستوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شر انگیزی اور فتنہ سامانی کا طوفان اٹھا دیا جس میں حضرت معاویہؓ کے نانا عتبہ اور والد ابو سفیان بہت پیش پیش تھے۔ لیکن حضرت معاویہؓ نے جہاں یہ دیکھا۔ وہاں یہ بھی دیکھا کہ باپ اسلام کا مخالف ہے۔ تو ماں موافق، نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا تو ماموں دوست، نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں کی موافقت اور مخالفت کا اثر معاویہؓ کے ذہن اور دماغ پر کیسا پڑا۔ البتہ ہم یہ دیکھتے ہیں۔ جب کہ علامہ ابن کثیرؒ کی روایت نے ہمیں بتایا ہے کہ۔

"معاویہؓ کو اسلام سے کبھی عناد نہ تھا۔ اور اس زمانہ میں بھی جب کہ ان کے والد ابو سفیانؓ اسلام دشمنی میں پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف تھے۔ حضرت معاویہؓ کو اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ (تاریخ کامل ۴/۶)

قبول اسلام آخر تعلق کا دن بھی آ ہی گیا اور ۷ھ عمرۃ القضیہ کے موقع پر جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرضِ زیارت حرم کعبہ تشریف لائے تھے۔ حضرت معاویہؓ اپنے والدین کی نظروں سے بچ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور قبول اسلام کی سعادت حاصل کی۔ صحیح بخاری اور مسند احمد بن حنبل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ عمرۃ القضیہ کے موقع پر حضرت معاویہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو اپنے ہاتھوں سے سلجھایا۔ اور قینچی سے درست کیا۔ البتہ یہ مکہ واپس گئے تو حضرت عباسؓ ہاشمی کی طرح اپنے اسلام کو کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ کہا کرتے تھے کہ مجھے خوف تھا۔ اگر والدین سن لیں گے۔ کہ یہ مسلمان ہو گیا ہے۔ تو کھانا خرچہ بند کر دیں گے۔

(اصابہ ۶/۱۱۳)

فتح مکہ کے دن یہ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو مسکرا اٹھے۔ مبارکباد دی۔ اور اپنے قریب بٹھا لیا۔ اس وقت ان کی عمر ۲۵ سال تھی۔

غزوات فتح مکہ کے بعد کے تمام غزوات حنین، و طائف اور یمامہ میں حضرت معاویہؓ شریکِ جہاد ہوئے خصوصاً طائف میں ان کے والد حضرت ابو سفیانؓ نے تبلیغ و جہاد کی اہم خدمات پیش کیں۔ اور وہاں کے رئیس اعظم ابن الاسود کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ جس سے خوش ہو کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور ان کے والد کو کثیر مالِ غنیمت مرحمت فرمایا (طبقات ۱۲۶/۷)

مواخات فتح مکہ کے بعد ہجرت و مواخات منقطع ہو چکی تھی چونکہ حضرت معاویہؓ فتح سے دو سال قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس لحاظ سے حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات حضرت حتات مجاشعیؓ سے کرائی اور یہ وہ امتیازی و انفرادی فضیلت ہے جس میں حضرت معاویہؓ کا کوئی شریک نہیں۔

کتابت وحی اس اہم ترین خدمت کے انجام دینے والوں میں حضرت خلفائے راشدینؓ اور بعض قدیم الاسلام صحابیؓ کے علاوہ حضرت معاویہؓ بھی تھے۔ مصری فاضل حسن ابراہیم حسن لکھتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ اگرچہ معاویہؓ دیر میں مسلمان ہوئے۔ تاہم متبعین رسول میں ایمان و اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے تھے دعوتِ محمدیہؐ سے وابستگی اور اس کی طرف سے مدافعت میں بہتوں سے آگے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر بڑا اعتماد تھا۔ آپؐ نے انہیں بلا کر کتابتِ وحی کی خدمت سپرد فرمائی جسے حضرت معاویہؓ اتنے خلوص سے سرانجام دیتے رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

خدایا! معاویہؓ کو تحریر اور حساب سکھا اور انہیں عذاب سے نجات دے۔

(اعلام الاسلام ص ۲۶۵)

ان کے کاتبِ وحی ہونے پر اکثر محدثین کا اتفاق ہے اور یہ وہ بزرگی ہے جس کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بايدى سفرة كرام بررة۔

ان صفحات میں (لکھا ہوا قرآن) جس کی تعظیم کی جاتی ہے۔ بلند (مقام پر) رکھا جاتا ہے۔ اور جو پاک ہے۔ اور ان کاتبوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ذی مرتبہ اور پاک باز ہیں (سورۃ عبس)

مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت قرآن لانے والے فرشتوں اور قرآن لکھنے والے صحابیوں کی شان فضیلت ہے۔ (تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح)

بعض کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کاتب وحی نہیں تھے۔ یہ تو سرکاری فرامین لکھتے تھے گویا ان کے نزدیک فرمان رسالت وحی کے علاوہ کوئی چیز تھی۔ جس میں خدا کی مرضی شامل حال نہ تھی۔ شیعی مورخ الفخری تو یہاں تک لکھتا ہے کہ "معاویہ ان کاتبان وحی میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر لکھتے تھے۔

(آداب السلطانیہ ص ۱۴۵)

مفتی حرمین شیخ احمد بن عبداللہ بحریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ کاتب تھے۔ ان میں حضرت معاویہؓ اور حضرت زیدؓ سب سے زیادہ کام کرتے تھے (خلاصۃ السیر)

سفارت نبوی مکہ سے آنے کے بعد حضرت معاویہؓ مستقل طور پر خدمتِ نبوی میں رہنے لگے تھے۔ اور تبلیغ دین اور کتابت وحی کے لئے اپنے کو وقف کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ علامہ زرکلی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کو مقام حضر موت کی طرف بھیجا، کہ یہ وہاں کے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور اسلام سے روشناس کرائیں

(الاعلام قاموس التراجم)

خدمت نبوی جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیات رہے۔ حضرت معاویہؓ آپ کی خدمت سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ سفر و حضر میں بھی خدمت کا موقع تلاش کرتے رہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں چلے۔ تو معاویہؓ بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہو لئے۔ راستہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کی حاجت ہوئی۔ پیچھے مڑے تو حضرت معاویہؓ لوٹا لئے کھڑے۔ . . . تھے آپؐ بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ وضو کے لئے بیٹھے تو فرمانے لگے۔

معاویہؓ تم بادشاہ ہونا تو نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ اور برے لوگوں کے ساتھ درگذر سے کام لینا"، حضرت معاویہؓ کہا کرتے تھے۔ کہ اسی وقت سے مجھے امید ہو گئی تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی صادق آئے گی۔ اور میں کبھی نہ کبھی خلیفہ ہو کر رہوں گا۔ (اصابہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کی خدمت اور بے لوث محبت سے اتنے خوش تھے کہ بعض آپ خدمات کے سپرد فرما دی تھیں۔ علامہ نجیب اکبر آبادی لکھتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی خاطر و مدارت اور ان کے قیام و طعام کا انتظام و اہتمام حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دیا تھا۔ رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین

سلاجیت مصفی کے فوائد

سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ۔ زکام۔ اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو وہ دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ روپے فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خرید لیں خاص رعایت ہو گی

منیجر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ
لاہور

دینی مدارس

جمعیتہ الطلبا قاسم العلوم کا اجلاس

ملتان ۱۰ ذی قعدہ ۸۳ھ کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی سرائے مسجد میں جمعیتہ الطلبا اسلام کا ہفتہ واری اجلاس زیر سرپرستی مولینا محمد موسیٰ صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب مولانا احمد سعید صاحب اور مولانا محمد انور شاہ صاحب نے تقاریر کیں مولانا احمد سعید صاحب نے مودودیت پر روشنی ڈالی اور اسلاف پر تنقیدی عبارات پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں منطق کی خدمت و فضیلت پر ایک مباحثہ ہوا۔ عبدالرحیم ناظم۔

اعلان داخلہ

طلبا علوم عربی و اسلامی کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ منیر الاسلام ڈاکخانہ کھوکھر تعلقہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد میں داخلہ شروع ہے۔ داخلہ ۲۰ محرم تک جاری رہے گا۔ یہ مدرسہ مولینا عبدالخالق صاحب کی زیر سرپرستی چل رہا ہے۔

انجمن خدام اسلام ملتان کا انتخاب

ملتان ۲۴ ذی قعدہ ۸۳ھ کو ملتان کی انجمن خدام اسلام کا انتخاب عمل میں آیا اس اجتماع میں اختلافات ختم کرنے اتحاد اسلام اور نوجوانوں کو اسلام کی جانب مائل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولینا غلام سرور صاحب امیر مولانا شمس الدین صاحب نائب صدر اور مولانا بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے

عوام توجہ کریں

مدرسہ ام المدارس تجوید القرآن شرق پور نے اس سال مولانا غازی شاہ صاحب ہزاروی کو مدرس مقرر کیا ہے۔ چونکہ مدرسہ خود کفیل نہیں اس لئے عوام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مدرسہ سے تعاون کر کے [illegible] مدرسہ کی حوصلہ افزائی کریں محمد طالب مدرسہ ام القرآن

مدرسہ تعلیم القرآن

مدرسہ تعلیم القرآن [illegible] براستہ اوگی ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں حفظ تجوید کے علاوہ درس نظامی کی تعلیم کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے اہل خیر سے تعاون کی درخواست ہے۔

مدرسہ تجوید القرآن رحیم یار خاں

۱۰ اپریل انجمن اسلامیہ رجسٹرڈ کے زیر اہتمام مسلم لائبریری نمبر ۲ متصل ٹاؤن ہال رحیم یار خاں میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ العلمائے اسلام نے ایک دینی ادارے مدرسہ تجوید القرآن کا افتتاح فرمایا اس مبارک تقریب میں مولانا خیر محمد صاحب ملتان اور مقامی علمائے کرام شریک تھے۔

ناظم مدرسہ

دار العلوم مدنیہ چنیوٹ

دار العلوم مدنیہ حال ہی میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رح کی یادگار میں اندر والی مسجد چنیوٹ میں قائم کیا گیا ہے اس میں درس نظامی کے علاوہ فاضل عربی اور میٹرک تک کلاسیں کی گئیں اہل خیر سے تعاون کی درخواست ہے۔ ناظم مدرسہ۔

علوم دینیہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یہ دار العلوم سترہ سال سے قوم و ملت کی مذہبی علمی خدمات سر انجام دے رہا ہے امسال تین سو بیس طلبہ درجہ عربی اور پانچ سو بچے درجہ تعلیم القرآن میں اساتذہ کی نگرانی میں علوم دینیہ حاصل کر رہے ہیں نیز تجوید و قرأت اردو خط و کتابت کے لئے مستقل شعبے قائم ہیں۔ جن میں سے دو سو پچاس طلبہ کے طعام اور تمام طلبہ کی جملہ ضروریات کا انتظام ادارہ کر رہا ہے جس پر ماہوار تقریباً دس ہزار روپے خرچ ہوتا ہے دار العلوم کے شایان شان جامع مسجد اور طلباء کے لئے وسیع دار الاقامۃ ہاسٹل زیر تعمیر ہیں جن پر کئی لاکھ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ اور مدرسہ سے قربانی کی کھالوں زکوٰۃ و دیگر صدقات منجانب اراکین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ذریعے تعاون فرمائیں

بقیہ:۔ رفتار عالم اور جائزہ

اس پر صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نے جواب دیا۔

"ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا" پھر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر فرمایا۔

"اے اللہ گواہ رہیو۔ اے اللہ گواہ رہیو۔ اے اللہ گواہ رہیو!

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا کے ممبران معاونین کا اجلاس مورخہ ۱۵ مئی بروز جمعہ بوقت ۲½ بجے جناح ہال کمپنی باغ سرگودھا میں ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم۔ پی۔ اے۔ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ مہمان خصوصی ہوں گے۔

اس کے لئے مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے جس کے صدر جناب حکیم ملک واحد بخش صاحب ممبر یونین کمیٹی ناظم اعلیٰ جناب شیخ اللہ دتہ صاحب

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف قرارداد

مخدوم پہوڑاں۔ جمعیتہ العلماء مخدوم پور (ملتان)، کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت صوفی محمد شریف صاحب منعقد ہوا جس میں بالاتفاق یہ قرارداد منظور ہوئی۔

یہ اجلاس حکومت کے اس فیصلہ کو غیر دانشمندانہ قرار دیتا ہے جس کی مدد سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا ہے ڈاکٹر صاحب نے سود کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسلام سے جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اس سے ہٹا کر وہاں کسی عالم دین کو نامزد کیا جائے

اراکین جمعیتہ العلمائے اسلام مخدوم پہوڑاں۔

دعائے صحت

کہ میری بیوی دو ہمشیرہ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں اور احقر بھی عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہے میرے لئے اور میری بیوی ہمشیرہ کیلئے دعا نماز پنجگانہ کے بعد اور خصوصاً نماز جمعہ کے بعد دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور میری ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نواز کر صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ احقر الرجال حافظ عطاء الحق مدرس مدرسہ جامعہ حنفیہ تاج المدارس کرسیال کرالہ ضلع گجرات

انتقال پر ملال

آج سے چند ماہ قبل سردار محمد عزیز صاحب مزاری رکن دار العلوم روجھان کا انتقال ہوا۔ جن کا خلا پورا نہ ہوا تھا کہ ۲۰ ذی قعدہ کو مولوی اللہ دتہ صاحب بھی رحلت فرما گئے جو کہ مدرسہ کے دوسرا عظیم صدمہ ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

بقیہ:۔ افراد کم خوشحالی زیادہ

اور اس سے زیادہ خوراک مہیا کرنا گویا اس کے بس میں نہیں!

ذمہ داریوں سے راہ فرار

یہ نظریہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسی نظریہ کے بنانے والے ایک افیونچی اور پوستی کی طرح سستی کے عادی ہیں کہ جو زندگی کو محنت اور زیادہ کام کرنے کی بجائے منفی انداز میں سوچتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اگر ہمیں کمانا پڑتا ہے تو اس کا یہ طریقہ ہے کہ بجائے کمانے کے انسانوں کو ہی قتل کر دو تاکہ ذمہ داریاں قبول کرنے کی بجائے ایک پوستی کا مذہب اختیار کریں اور اسے "برتھ کنٹرول معاشی مشکلات کا حل" جیسا نام دے کر ایک فلسفہ بنا دو!

تجزیہ کی نظر میں

پاکستان بننے کے آغاز میں اس کی کل آبادی تقریباً سات کروڑ تھی اب ملک کی آبادی تقریباً دس کروڑ ہے۔ گویا تقریباً ۴۵ فیصد آبادی میں اضافہ ہوا۔ لیکن سرکاری اعلانات کو جمع کیا جائے جو کہ ہر سال شائع کئے جاتے ہیں کہ ہم نے اتنے ہزار ایکڑ نئی زمین قابل کاشت کر دی ہے فی ایکڑ پیداوار بڑھا دی کاشتکاری کے پرانے طریقے بدل دیئے۔ اتنی سیم گھٹا دی ان تمام دعووں کو جمع کیا جائے۔ تو کم از کم پیداوار میں تین گنا اضافہ معلوم ہوتا ہے گویا حساب کتاب کی رو سے بھی موجودہ خوراک سابق آبادی سے تین گنا آبادی تک کے لئے اسی شرح کافی ہونی چاہئے جیسے کہ پاکستان سے پہلے تھی لیکن کیا ایسا ہے؟ ہرگز نہیں

اس بحث سے معلوم ہو چکا کہ افراد کم یا زیادہ ہونے سے خوشحالی نہیں آتی بلکہ خوشحالی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ "جس اللہ کی سرزمین پر آپ رہتے ہیں اسی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی رکھا جائے" اگر وہ راضی ہے تو آپ کی محنت پھل لائے گی اسباب نتائج پیدا کریں گے اگر وہ ناراض ہو۔ آپ قرآن اور سنت ہر ایک کی مخالفت کر ڈالیں اور یہ توقع رکھیں کہ آپ کے "مادی وسائل" خدائی طاقت کا مظاہرہ کر ڈالیں گے۔ یہ ناممکن ہے!

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علماء کی نظربندی پر احتجاج

حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے معزز ارکان مولانا محمد یوسف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل مولانا محمد اکبر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ مولانا علاء الدین صاحب مہتمم دار العلوم نعمانیہ۔ مولانا عبد القدوس صاحب خطیب جامع مسجد ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو حکومت نے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ما بعد سا ٹھ۔ ستر ستر میل دور الگ الگ گاؤں میں نظربند کر دیا ہے ان کے لئے نہ کوئی الاؤنس مقرر کیا اور نہ ان کے طعام کا کوئی انتظام کیا گیا ہے۔ مولانا عبدالسلام صاحب آپ امیر ضلع مع دیگر رفقاء کے گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کئے گئے ہیں۔ علماء دین اسلام اس کے علمبردار اور دین حق اسلام کے مبلغ ہیں۔ ان کا وظیفہ حیات ہے خدا کی مخلوق کی خیرخواہی چاہتے ہیں۔ آج پاکستان میں اسلام صرف اور صرف علماء دین اسلام کی وجہ سے زندہ ہے۔ علماء دین اسلام کو ایک موہوم چیز کی بنا پر تکلیف دے کر پریشان کرنا موزوں اور مناسب نہیں۔ میں جمعیۃ علماء اسلام مذکورہ حضرات کی نظربندی اور گرفتاری پر انتہائی اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر رہا ہوں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے حکام کے خلاف احتجاج

۱۷ اپریل۔ مدرسہ دار الہدیٰ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جمعیۃ کا تعارف کرایا اور حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔ یہ احتجاج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے حکام کے جانبدارانہ رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث سات آدمیوں کی یک طرفہ گرفتاری اور چار مقتدر علماء کرام کو شہر بدر کیا گیا۔ اجلاس نے علماء کرام پر سے پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا۔

سینما کو شہر بدر کرو

۱۰ اپریل۔ خیرپور ٹامیوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک خصوصی اجلاس حکیم حافظ محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کا تعارف کرانے کے بعد انتخابات میں جمعیۃ سے تعاون کرنے پر زور دیا گیا۔ ہر ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکروں پر فحش گانے نشر کرنے بند کئے جائیں۔ نیز خیرپور کی شہری فضا کو فحاشی سے بچانے کے لئے سینما کو شہر سے آدھ میل دور منتقل کیا جائے۔

ایک تجویز

منڈی بورے والا۔ محترم محمد عبد الغنی صاحب نے تجویز پیش کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن حضرات جو کہ مغربی پاکستان کے ہر قصبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ترجمان اسلام کی اشاعت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ہر خریدار اس کا حلقہ اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع کرے۔ تو اسے روزنامہ اخبار کی صورت دی جا سکتی ہے۔ قارئین کرام ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مقامی جمعیۃ کے نائب ناظم محترم عبد العلیم صاحب کی کوشش سے اب یہاں بھی پرچے لگ رہے ہیں۔

عائلی قوانین خلاف سنت ہیں

حیدرآباد۔ جامع مسجد میو گارڈن متصل ریلوے سٹیشن حیدرآباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عید کے موقع پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد سلیمان صاحب امیر ضلع نے فرمایا کہ عائلی قوانین کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ نیز انہوں نے بھارت کی مسلم دشمنی اور پاکستان میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف احتجاج کیا اور عرب اتحاد پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا۔ ناظم اعلیٰ حکیم نواب دین

آئندہ انتخاب میں

عید الاضحیٰ کے موقع پر جمعیۃ علمائے اسلام حیدرآباد نے مسلمانوں کو آئندہ انتخابات میں دیندار صالح افراد کو ووٹ دینے کی تلقین کی اور انہیں بتایا کہ جمعیۃ کا مقصد ہی یہ ہے کہ صالح افراد برسر اقتدار ہوں۔

نیز طے پایا کہ آئندہ روزانہ ناظم کے مکان پر عصر سے مغرب تک صلاح و مشورہ کے لئے اجتماع ہوا کرے گا۔ ناظم اعلیٰ۔

گولڈ میڈل

طلبہ کی انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں جمعیۃ علماء اسلام کے مولانا محمد مختار احمد حسینی ایڈیٹر طلبہ کالج ہونہار ینگزین کو مرکزی وزیر صحت لال میاں نے گولڈ میڈل (ذہبی تمغہ) انعام میں دیا۔

احتجاج

میانوالی۔ جمعیۃ علماء اسلام ہر نولی۔ ضلع میانوالی نے اس فیصلہ پر احتجاج کیا ہے۔ جس کی رو سے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی قرارداد "شراب کی برائی کے مرتکب افراد کو سنگسار کیا جائے" کو صوبائی اسمبلی میں پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ڈاکٹر) دین محمد ناظم

تبلیغی دورہ

ڈیرہ غازی خاں۔ جمعیۃ علمائے اسلام اور انجمن تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ ذیل مبلغین حضرات نے تحصیل تونسہ میں ایک تبلیغی دورہ کیا۔

(۱) مولانا غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع۔

(۲) مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ

(۳) مولانا فیض محمد صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت اور صوفی محمد حسین صاحب فاضل پوری۔

مقررین حضرات نے ہر جگہ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور قادیانی فتنہ کا پردہ چاک کیا گیا۔ اور عوام کو اسلام پر چلنے کی تلقین کی نیز جمعیۃ کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

پتہ کی تبدیلی

ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب صادق آباد سے شہداد پور منتقل ہو گئے ہیں۔ ان سے خط و کتابت کا پتہ یہ ہے۔

احمد حسین کمال۔ مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن مکہ مسجد۔ شہداد پور۔ ضلع سانگھڑ

احباب نوٹ فرما لیں۔

جہلم میں جمعیۃ طلباء اسلام کا اجلاس

۱۸ ذیقعدہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد گنبد والی میں جمعیۃ الطلباء کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ قاری گل محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد حافظ محمد رفیع صاحب حضروی نے اتحاد و اتفاق کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتام جلسہ پر اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حافظ محمد رفیع صاحب حضروی صدر

حافظ محمد انور صاحب ۔ نائب صدر

حافظ قاری محمد نسیم غفرلہ ناظم اعلیٰ۔

مولوی محمد عبد الخالق صاحب کیملپوری نائب ناظم

حافظ محمد نسیم ناظم جمعیۃ الطلباء جہلم

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام

جلسہ عام

بابا گڑھی تحصیل مردان۔ حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی وفد بابا گڑھی پہنچا۔ بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا حاجی محمد شیر صاحب رکن جمعیۃ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ضلعی ناظم اعلیٰ میر مبارک شاہ صاحب نے ابتدائی تقریر کی اور فرمایا۔ ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو اسلامی معاشرہ اور اسلامی اصول سیاست و جہانبانی کے فطری احکام کو بروئے کار لانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ ان کے امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں اسلام کو عملاً رائج کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے ہم ہر پاکستانی مسلمان کو دعوتِ عمل دیتے ہیں۔ جمعیۃ کے سامنے جنگ اقتدار نہیں بلکہ صرف اور صرف حق کی حمایت اور اسلام کی سربلندی ہے۔

اجلاس میں پہلی قرارداد کے ذریعے صوبائی اسمبلی کے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کیا گیا جس کی رو سے زنا کو قابل راضی نامہ جرم قرار دیا گیا ہے۔ دوسری قرارداد میں ثقافت کے نام پر حکومت کے زیر سرپرستی تقریبات میں رقص و سرود کے اہتمام پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ ان مخرب اخلاق افعال کو بند کیا جائے۔

تیسری قرارداد میں قومی اسمبلی میں مفتی محمود صاحب کی طرف سے پیش کردہ اسلامی ترامیم (الف) پاکستان میں اسلام کے اصولوں کے خلاف تقریر و تحریر کی اجازت نہ دی جائے (ب) پاکستان میں اسلام کے اصولوں کے خلاف تقریر و تحریر کی اجازت نہ دی جائے۔ (ج) کلیدی اسامیوں پر غیر مسلم کا تقرر نہ کیا جائے، سے ممبران اسمبلی کے اتفاق نہ کرنے پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور چوتھی قرارداد کے ذریعے ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کی گرفتاری اور نظربندی پر اظہار تشویش کیا گیا اور گورنر صاحب سے مداخلت کی اپیل کی گئی۔

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کی حج سے واپسی

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم فریضہ حج سے فارغ ہو کر ۸ مئی کو کراچی پہنچ رہے ہیں مولانا موصوف دو دن کراچی میں قیام فرما کر۔ اسی گو بذریعہ تیزگام جہلم روانہ ہو جائیں گے۔

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 8- MAY 1964 25-ZAVIL-HAJUE 1383 No. :- 17

عالمی خبریں!

علماء کرام کی گورنر سے ملاقات

لاہور ۔ ۴ مئی ۔ علماء کرام کا ایک وفد جناب قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی قیادت میں گورنر صاحب سے ملا ۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک مختلف موضوع پر گفتگو ہوتی رہی ۔ وفد کے ارکان درج ذیل حضرات تھے ۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب ۔ مولانا قائم الدین صاحب تنظیم اہل سنت ۔ ڈاکٹر مناظر حسین صاحب ایڈیٹر خدام الدین قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ ۔

شیخ محمد عبداللہ پاکستان آ رہے ہیں

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیر کشمیر شیخ عبداللہ مسئلہ کشمیر پر بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نہرو اور دوسرے بھارتی رہنماؤں سے بات چیت کرنے کے بعد صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور کشمیری لیڈروں سے تبادلہ خیال کرنے عنقریب غالباً اسی ماہ کے وسط تک پاکستان آئیں گے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شیر کشمیر کے ہمراہ بھارت کے سوشلسٹ رہنما مسٹر جے پرکاش نارائن اور دوسرے لیڈر جو پاکستان اور ہندوستان کے مابین خوشگوار اور خیرسگالی کے تعلقات پیدا کرنے کے آرزومند ہیں اس دورہ میں ان کے ہمراہ ہوں گے

ملائیشیا کو تباہ کر دیا جائے

جاکرتہ ۔ انڈونیشی صدر سوئیکارنو نے ہزارہا رضاکاروں کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم ملائیشیا تنکو عبدالرحمٰن کے رویہ کے پیش نظر ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے ۔

انہوں نے کہا کہ مجھے توقع تھی کہ انتخاب میں میری کامیابی کے بعد ملائیشیا کا مسئلہ پر امن طور پر طے ہو جائے گا ۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس رہا ۔ اب یہ معاملہ خود انڈونیشیا کے باشندوں کا ہے کہ وہ ملائیشیا کو ختم کر کے رکھ دیں ۔

روس پاکستان کو ایک کروڑ ڈالر قرض دیگا

راولپنڈی ۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ سال کے دوران حقیقی غیر ملکی امداد مل جائے گی ۔ انہوں نے فرمایا کہ موجودہ سال کے دوران پاکستان کو دس کروڑ ڈالر کی امداد مل چکی ہے اس میں مزید اضافے کی توقع ہے ۔

مقررہ وقت پر انتخابات کا ارادہ

راولپنڈی ۔ یکم مئی ۔ صدر محمد ایوب خاں نے اپنی ماہانہ تقریر میں کہا ہے کہ حکومت ملک میں باقاعدگی سے اور مقررہ وقت پر انتخابات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی وہ طریق انتخاب پر بحث کا سلسلہ ختم کر دیں کیونکہ ملک کی تینوں اسمبلیاں متفقہ طور پر اس کی منظوری دے چکی ہیں ہمیں ماضی کی غلطیوں کا اعادہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ تمام سیاسی جماعتوں کو ملک کی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے متحدہ طور پر کوشش کرنی چاہیئے ۔

پاکستان ترکی اور ایران کو ریل کے ذریعے ملانے کا منصوبہ

کوئٹہ ۔ ۲۴ اپریل ۔ معاہدہ سنٹو کے تحت پاکستان ایران اور ترکی کو ریل کے ذریعے ملانے کے منصوبے پر عمل در آمد ہو رہا ہے اس کا بیشتر کام مکمل ہو چکا ہے ۔ مختلف سیکشنوں پر ریلوے لائن بچھادی گئی ہے

گداگری کے خاتمے کے لئے سروے

لاہور ۔ ۳ مئی ۔ مرکزی وزیر صحت و سماجی بہبود مسٹر عبداللہ ظہیر الدین لال میاں نے بتایا ہے کہ ملک سے گداگری کی لعنت کو ختم کرنے کی غرض سے گداگروں کے متعلق اعداد و شمار جمع کئے جائیں گے یہ کام اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا ۔ وزیر صحت نے بتایا کہ اس سلسلہ میں ایک جامع پروگرام تیار کیا جا رہا ہے ۔ سماجی برائیوں کے انسداد کے متعلق صدر نے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس کی رپورٹ پر قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں غور کیا جائے گا ۔ سب سے زیادہ اہمیت گداگری کے انسداد کے بارے میں کمیٹی کی سفارشات کو دی جائے گی

سفینہ حجاج ۸ مئی کو کراچی پہنچے گا

کراچی ۔ ۳ مئی ۔ حاجیوں کا پہلا جہاز سفینہ حجاج جس میں مغربی پاکستان کے ۲۶۷۰ حاجی سوار ہیں ۸ مئی کو یہاں پہنچ رہا ہے ۔

مصر پر شام کا الزام

دمشق ۔ ۴ مئی ۔ شام نے مصر پر فلسطین کے متعلق سربراہی کانفرنس میں شام کے موقف کو غلط انداز میں پیش کرنے کا الزام لگایا ہے اور دھمکی دی ہے کہ اگر یہ کارروائی جاری رہی تو وہ عرب سربراہی کانفرنس کی کارروائی شائع کر دے گا ۔

ریڈیو دمشق کے سیاسی مبصر نے صدر ناصر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ دھمکی دی ہے کہ صدر ناصر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مصر نے شام کی حوصلہ افزائی کے لئے سربراہی کانفرنس بلائی تھی کیونکہ چیف آف سٹاف کے ابتدائی اجلاس میں شامی وفد نے اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک اسرائیل کے حملے کے خدشہ کے پیش نظر دریائے اردن کے معاون دریاؤں کا رخ نہیں بدل سکتا ۔ صدر ناصر نے اس بات کو غلط قرار دیا کہ شام نے عربوں کو تجویز پیش کی تھی ۔

کیوبا پر جاسوس طیاروں کی پرواز جاری رہیگی

واشنگٹن ۔ امریکی دفتر خارجہ اور محکمۂ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ کیوبا پر امریکی طیاروں کی پرواز جاری رہے گی ۔ اس اعلان کے فوراً بعد کیوبا کے وزیر اعظم مسٹر فیڈل کاسترو نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسی پروازیں کیوبا کے خلاف مسلح جارحیت ہیں ۔

ہم انگریزوں کو عرب سے نکال کر دم لیں گے

لندن ۔ ۲ مئی ۔ صدر جمال عبدالناصر نے کل یوم مئی پر قاہرہ ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ ہم انگریزوں کو ہر عرب ملک سے نکال کر رہیں گے ۔ ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں گے تاوقتیکہ برطانیہ عرب ممالک سے نکل جائے جب تک عرب ممالک میں ایک انگریز بھی موجود ہوگا ہماری جدوجہد بند نہ ہوگی ۔ صدر ناصر اسی ہفتے یمن کے دورے سے واپس آئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ یمنی قدرتی طور پر برطانیہ سے عدن خالی کرنے کا مطالبہ کریں گے ہماری فوج یمن میں آزاد جمہوری حکومت قائم کرنے کے لئے موجود ہے ۔ صدر ناصر نے کہا کہ یمن نے آج دس صدی آگے چھلانگ لگائی ہے ۔ لیکن برطانیہ بے غیرتی سے یمن کے انقلاب سے جنگ آزما ہے ۔ اگر برطانیہ کہتا ہے کہ ہم اپنی فوج یمن سے واپس بلا لیں تو ہم کہتے ہیں کہ اسے عدن خالی کرنا ہوگا ۔ برطانیہ خونخوار ہے وہ عربوں کی آمدنی کھا رہا ہے ان سے ایک ارب پونڈ سالانہ وصول کرتا ہے ۔ جس میں تیل کی آمدنی بھی شامل ہے ۔

روسی وزیر اعظم ۹ مئی کو مصر پہنچیں گے

ماسکو ۔ ۳۰ اپریل ۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف غالباً اگلے بدھ کو بحری جہاز سے مصر کے ۱۶ روزہ دورے پر روانہ ہوں گے وہ ۹ مئی کو اسکندریہ پہنچیں گے

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیورات آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمٰن زرگر
دوکان نمبر ۴۷۴ - ۴۷۳
بھابڑہ بازار
راولپنڈی

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۶۶۱۵

العلماء ورثة الانبياء (الحديث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

قیمت بارہ نئے پیسے

نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۷ ○ جمعہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۸

CAMP P.O.
19 OCT 64

خریداری نمبر ۲۰۸۳
بگرامی خدمت جناب
خواجہ فیروز الدین صاحب مہتمم دارالعلوم
یادگار شہیدان ختم نبوت کا ہنہ نو
ضلع لاہور

جدید سیاست

(محمد عرفان قادری ٹنڈو آدم)

کہیں جھگڑا سیاست کا کہیں ہے فرقہ بندی کا
زمانہ خوب ہے کروٹ بدلتا خود پسندی پر
لیڈروں کے ہاتھ سے یہ خانہ بربادی
اوندا تیرے بندے [illegible] کے
کوئی مشرق میں جاگو بتا کہ میں ہوں قوم کا قائد
کوئی مغرب سے بولا اس طرف ہے زاہد و عابد
کسی نے یوں کہا میں حامی و ہمدردِ انساں ہوں
کسی نے یوں کہا میں سب زمانے سے نرالا ہوں
نہیں ہے کچھ خیال ان کو گلستانِ نبوت کا
یہ شیرازہ بکھرتا دیکھ کر خوش ہیں اخوت کا
تحریریں یہ تقریریں زمانے کی نزاکت ہے
ملے کرسی بنے بگڑی یہی ان کی سیاست ہے

عجب اس قوم کی حالت کو بدلا ٹھیکیداروں نے
مسلماں کو مسلماں ہی نہ چھوڑا غمگساروں نے
انہیں جھگڑوں میں لاکھوں چل بسے اغیار کے ہاتھوں
مسلماں کھو ہی بیٹھا خود کو اس تکرار کے ہاتھوں
یہ بہائی اور مرزائی یہ پرویزی یہ شرویزی
خدا کے ساتھ بندے کو نہیں زیبا یہ خونریزی
اسی کا نام آزادی ہے خالق سے بغاوت ہو؟
نبی کے وارثوں سے اور سنت سے عداوت ہو
اِدھر[1] ہے خوب فیاضی اُدھر[2] ہے فتنہ پردازی
عجب ان کی سیاست ہے نہ یہ راضی نہ وہ راضی
جنہوں کی شکل و صورت خود کو شرمندہ نہیں کرتی
بنے گی قادری کیا ان کے ہاتھوں قوم کی بگڑی

---

[1] پاکستان [2] ہندوستان

جگتو فرنٹ میں تدبر کا فقدان

متحدہ محاذ (جگتو فرنٹ) کے بعض لیڈروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر صدارتی انتخاب میں بڑے میاں کے مقابلہ میں بڑی بی کامیاب ہو گئیں۔ تو عام انتخابات میں تاخیر ہو جائے گی۔ اس کی وجہ ان عقلمندوں نے یہ بیان کی ہے کہ ہماری کامیابی کے بعد عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوں گے اس لئے اس سلسلہ میں سکیموں کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ اور لامحالہ عام انتخابات میں تاخیر ہوگی۔ تاخیر کی وجہ اور دلیل تو معقول ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ محاذ کا محاذ جنگ جنگی ماہرین کے مشورہ سے محروم ہے۔ اگر جگتو فرنٹ ان انتخابات کا بائیکاٹ کر کے بالغ رائے دہندگی کے لئے برائے عامہ ہموار کرتا تو بھی ایک بات تھی۔ مگر موجودہ جنگ انتخابات میں فریق جنگ بن کر سامنے آنا اور بیچاری بوڑھی ماں کے ہاتھ میں جھنڈا دے کر اس کو مخالفوں کے تیروں کا ہدف بنانا پھر اس فوج کو بددل کر دینا جس کے بل بوتے پر لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ نہ اپنی پارٹی سے وفاداری ہے۔ نہ ماں کا احترام اس کی تفصیل یا تشریح یوں سمجھیں کہ صدارتی انتخاب وہی فریق جیتے گا جس کو بنیادی جمہوریتوں کے زیادہ ممبر حضرات ووٹ دیں۔ گویا ہار جیت کا فیصلہ یونین کونسلوں کے ممبروں کے ہاتھ میں ہے۔ اب جو فریق پہلے سے ہی یہ اعلان کر دے کہ ہم یہ اختیارات ان ممبروں کے ہاتھ سے فوراً چھین لیں گے۔ یا بنیادی جمہوریتوں کے اس نظام ہی کو ختم کر دینگے۔ نہ ممبر رہیں گے نہ چیرمین۔ یہ فریق یقیناً اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہا ہے۔ بھلا جن ممبروں کو ممبری کا چسکا لگ گیا ہے۔ اور جو چیرمین اس سے لذت آشنا ہو چکے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو ووٹ دے کر کیوں اپنی موت پر دستخط کریں گے۔ چنانچہ جہاں تک ہم نے سنا ہے۔ صدر پاکستان نے ایبٹ آباد (ضلع ہزارہ) میں ضلع بھر کے چیئرمینوں کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے یہی طرز استدلال اختیار کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں رہوں گا تو تم بھی رہو گے۔ ورنہ تم بھی ختم ہو جاؤ گے۔ قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ نفسیاتی طور پر جگتو فرنٹ اور برسراقتدار فریق میں سے کس کی بات ووٹروں کو اپیل کرے گی اگر جگتو فرنٹ ذرا تدبر سے کام لیتے ہوئے یہ انداز اختیار نہ کرتا کہ اے ووٹرو! ہمیں کامیاب کرو تاکہ ہم تمہاری ممبری ختم کر دیں تو شاید پروپیگنڈے کے فن کے لحاظ سے بہتر ہوتا۔ جمہوریت کا نعرہ کونسا کم جاذب ہے کہ یہ لیڈر اِدھر اُدھر بھی بھٹکنے لگے۔ جب جمہوریت کا آپ کے ہاں اتنا بڑا درجہ ہے کافر و مرتد ہونے کی اجازت دیتے ہوئے آپ کی سچی جمہوریت (کثرت رائے) نے حضر مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی مخالفت کر ہوئے اسلام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ ا اسلامی احکام اور ارشادات رسول کی مخالف میں حکومت کے پہلو میں مدعیان اسلام (مود پارٹی اور نظام اسلام پارٹی) سمیت جماعت تو اتنی پیاری جمہوریت کا نام ہی استعمال کر ہوتے قوم کو اپنے جال میں پھنسانے کی کو کرتے رہتے۔ جمہوریت کی اسی خالی محبت نے آپ کے اسلامی بھرم کو اتنا تباہ اور آپ کو اتنا بدنام کر دیا ہے۔ کہ اس داغ کو دھو کے لئے آپ کے لیڈر حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے خلاف جھوٹ افترا اور بہتان تراشی کے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے بھی ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے اور ہیں [illegible] صاحب (زا صدر پاک [illegible] تا ہے ان کو بھی [illegible] تحریر کرتے ہوئے یہی [illegible] استعمال کر پڑے۔ حالانکہ [illegible] حصول [illegible] عوام [illegible] کی آ بعد لعنۃ اللہ علی [illegible] پڑ چکے ہیں [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کو خراب [illegible] میں یہ [illegible] مودودی پارٹی شمولیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ا میں بہتیرے افراد اچھی خاصی ش کے مالک اور تدبر میں ماہر س جاتے ہیں۔

مفتی محمود صاحب کا دورہ ملتو

مفتی محمود صاحب جو ۸ ا سے دورہ سندھ پر روانہ والے تھے۔ بعض خصوصی و مصروفیات کی بنا پر انہو دورہ ملتوی کر دیا ہے

(نذیر احمد ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ

واردات

از:- احمد حسین کمال

چرخ پر ختم ہوئی انجمنِ ناؤنوش
ڈھیر [illegible] جاتے ہیں ستارے خاموش

آبشاروں سے یہ گرتے ہوئے پانی کی صدا
جیسے [illegible] حدیثِ عشق کا [illegible] آوارہ بدوش

عارضِ گیتی پہ بکھرے ہوئے شبنم کے نشاں
جیسے پینے میں بہک جائے کوئی بادہ نوش

شورشِ کشمکشِ زیست کے یہ ہنگامے
سطحِ بحر پہ جیسے کہ ہو موجوں کا خروش

چاک سینوں میں چھپائے ہوئے ہر سو طوفاں
ایک اک پھول ہے ہنگامۂ فریاد بجوش

کسے معلوم تھا یہ حُسنِ ازل کا منشا
فطرتِ عشق ابد تک رہے گی خاموش

دل نے پائی نہ کبھی سختیٔ غم سے [illegible]
روز ہوتی رہی گو دعوتِ چشم و لب و گوش

ذوقِ تحریر [illegible] تعمیر
خرد و ہوش کے پردوں میں ہے شیطاں روپوش

وہ ہوس جس نے کیا تھا کبھی فردوس بدر
آج بھی سینۂ انساں میں ہے طوفان بدوش

نہ مٹی بندہ و آقا کی تمیز و تفریق
عادتِ نوعِ بشر آج بھی بردہ فروش

وہ جو اک فتنۂ فردا نظر آتا ہے مجھے
اس کے اٹھتے ہی نہ ہو جائے یہ دنیا خاموش

مولانا مفتی محمود صاحب و مولانا سید گل بادشاہ کا طوفانی دورہ

وت (نامہ نگار) بتاریخ ۲۴-۹-۶۴ ۔ جمعیۃ العلماء ان کے انتخابی بورڈ کے ارکان جناب مفتی محمود جمعیۃ و امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ ناظم اعلیٰ حبزادہ عبدالباری و پیر مبارک شاہ ناظم سرحد تخابات کے سلسلہ میں عوام سے رابطہ قائم کے لئے لکی مروت ایک روزہ طوفانی دورہ تشریف لائے۔ مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد سے خطاب کرتے ہوئے آئندہ بنیادی جمہوریت ت میں دیندار، دیانتدار اور نیک افراد کو کامیاب وردیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ملک میں اسلامی کے نفاذ کے لئے آپ لوگوں کے تعاون کی بے ورت ہے۔ اگر اس نازک دور میں آپ لوگوں بھی غلطی ہو گئی۔ تو عمر بھر اس کی سزا بھگتنی ی۔ اور اس ملک کی آزادی جو اسلام کے نام پر ی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ نے سیاست اور مذہب دونوں کو جزو لاینفک ا۔

مولانا مفتی محمود اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں ت پر تعجب کا اظہار کیا۔ کہ ملک کے آزاد ہونے کے ں کا دستور یہ چلا ہے کہ پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس لوگوں کو جنہوں نے ملک کی آزادی کی خاطر بہر و بان کر دیئے ہوں۔ خطابات، مراعات اور انعامات جاتے ہیں۔ اور ملک کے غداروں کو سختی سے سزائیں دی جاتی ہیں۔ لیکن پاکستان میں اس کے داروں کو غدار اور غدار کو وفادار سمجھا جاتا ہے انگریزی اردو پر تبصرہ کرتے ہوئے مصر، عرب، عراق اور ایران کی حکومتوں کا [illegible] ان کی سرکاری زبان بجائے انگریزی [illegible] زبان ہے۔ چہ جائیکہ پاکستان [illegible] اردو اور انگریزی زبان کی پرستش [illegible] انگریزی دور کے پروردہ افراد [illegible] تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہی حیران لوگ انگریزی دور میں انگریزی حکومت کے وفادار جب پاکستان بنا، تو قائد اعظم کے ساتھ مسلم لیگ کے نت کھڑے ہوئے اور جب کچھ عرصہ بعد ری پبلکن پارٹی میں آئی۔ تو یہی ڈاکٹر خان جن کو یہی لوگ غدار اور ت سمجھتے تھے کی وفاداری کا دم بھرا۔ اس کے انقلابی حکومت کی باری آئی۔ تو صدر ایوب خان فاداری کا یقین دلایا۔

بعد ازاں کنونشن مسلم لیگ پر تبصرہ کرتے ہوئے نے کہا۔ کہ اس پارٹی کی آبیاری حکومت کی طرف ہے۔ اور جب حکومت کی سرپرستی ان کے ساتھ نام الموجود جائے گی۔ آپ نے متعدد محاذ کے خواجہ ناظم الدین کو انتہائی جمہوریت کش انسان قرار دیا۔ چوہدری محمد علی کے دور حکومت کا ذکر کرتے ہوئے نیشنل عوامی پارٹی پر واضح کیا۔ کہ ون یونٹ کا توڑنا نیشنل عوامی پارٹی کا بنیادی نصب العین ہے۔ ون یونٹ کا قیام چوہدری محمد علی کے آئین میں امتیازی دفعہ تھا۔

علماء کرام سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا یہ خیال سراسر غلط ہے کہ ہماری مذہبی ذمہ داریاں صرف مسجدوں تک محدود ہیں بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں تحفظ دین و اسلام کی خاطر میدان عمل میں نکل آئیں۔ اور غریب عوام کی صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق ترجمانی کریں۔ خدانخواستہ اگر بے علم اور بے دین افراد کا انتخاب عمل میں لایا گیا تو اس کی بازپرس کے ذمہ دار آپ ہی ہوں گے۔ انہوں نے خان خوانین جو عالم دین نہ ہوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ قومی اسمبلی میں اسلامی تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر علماء کرام کے مقابلہ میں نہ آئیں۔

عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ صحیح اسلامی اور دینی تقاضوں کی خاطر علماء کرام کو کامیاب بنائیں۔ آخر میں باتفاق رائے ایک قرارداد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان لکی مروت کا یہ عظیم اجتماع پولیس افسران کا سیاسی جماعتوں کی خفیہ میٹنگوں میں آکر بیٹھنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے خفیہ ضلعی اجلاس واقع لکی مروت میں تھانہ سٹی لکی مروت کے انچارج میر حاتم خان زبردستی آکر شریک ہوئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس طرز عمل کو جمہوری اور شہری حقوق پر غاصبانہ حملہ تصور کرتی ہے۔ اس اجلاس کی نظر میں اس طرح ملکی انتخابات کی آزادی برقرار نہیں رہ سکتی۔ اور موجودہ انتخابات پر سرکاری افسران کی مداخلت سے بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ پولیس افسران کو سخت تنبیہہ کر کے انتخابات کی آزادی کو برقرار رکھے۔ اور دیانتدارانہ انتخابات کے انعقاد کے وعدوں کو پورا کرے۔

اطلاع

ضلع گوجرانوالہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک شخص مسمی محمد رفیق ہمارے مدرسہ رحیمیہ حنیفیہ کلور کوٹ ضلع میانوالی کی رسیدات چھپوا کر چندہ وصول کر رہا ہے احباب مطلع رہیں۔ ہمارے مدرسہ ہذا کا کوئی سفیر نہیں ہے۔ کہیں پکڑا جائے۔ تو پولیس کے حوالہ کر دیا جائے۔

احقر، سراج الدین مدرس مدرسہ رحیمیہ حنیفیہ
کلور کوٹ۔ ضلع میانوالی)

نائب امیر جمعیۃ ضلع سیالکوٹ کا تحصیل شکرگڑھ کا کامیاب دورہ

جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ ہمراہ حافظ محمد حنیف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۶-۹-۶۴ بروز ہفتہ موضع جھنیاں پہنچے۔ رات کو اتباع سنت، جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور ووٹ کی قدر و قیمت کے موضوعات پر تقریر فرمائی۔ ۲۷-۹-۶۴ بروز اتوار جمعیۃ قائم کی گئی۔ انتخاب حسب ذیل ہے۔

(۱) امیر۔ مولانا فقیر محمد صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد جھنیاں (۲) نائب امیر اول۔ مولانا نذیر احمد صاحب (۳) نائب امیر دوم۔ مستری جلال دین (۴) ناظم اعلیٰ۔ محمد شریف صاحب (۵) ناظم [illegible] محمد الدین صاحب (۶) ناظم [illegible] علی محمد صاحب (۷) ناظم نشر و اشاعت۔ خلیل احمد صاحب (۸) خازن۔ مولوی محمد یوسف خان صاحب (۹) سالار۔ خان محمد خان صاحب۔

حافظ صاحب موصوف نے ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پانچ پرچوں کی ایجنسی منظور کی گئی۔ جناب خلیل احمد صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام جھنیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔

اسی روز یعنی اتوار ۲۷-۹-۶۴ کو یہ دونوں حضرات جھنیاں سے گنجروڑ پہنچے۔ مولانا طالب حسین صاحب فاضل دیوبند سے ملاقات نہ ہو سکی۔ البتہ دوسرے مختلف احباب سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کی پوزیشن سمجھائی گئی۔ احباب نے عنقریب جماعت کے قیام کا وعدہ کیا پھر اسی روز جمعیۃ کے یہ دونوں مخلص اور سرگرم رہنما گنجروڑ سے فتح پور روانہ ہوئے۔ وہاں پر حاجی عبدالغفور صاحب سے ملاقات کی۔ جو فتح پور کے رئیس اعظم اور نہایت نیک فطرت بزرگ ہیں۔ انہوں نے جمعیۃ سے پوری طرح اتفاق کا اظہار کیا۔ اور ہر طرح سے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ علاوہ ازیں مولانا شاہ محمد صاحب اور مولوی محمد حفیظ صاحب سے ملاقات کی۔ انہوں نے عنقریب جمعیۃ کے قیام اور پورے پورے تعاون کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد دونوں حضرات اسی روز فتح پور سے ڈھالہ پہنچے۔ وہاں مولانا عبدالمجید صاحب سے ملاقات اور تبادلہ خیالات ہوا۔ جمعیۃ کی رکن سازی بھی ہوئی۔ مگر انتخاب فی الحال نہیں ہو سکا۔ البتہ عنقریب ہو جائے گا۔ اگلے دن (پیر) مورخہ ۲۸-۹-۶۴ حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے فضائل و ترغیب نماز کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ بعد ازاں دونوں حضرات ڈھالہ سے گمٹالہ روانہ ہو گئے وہاں پر نماز عشاء کے بعد اتباع سنت کے موضوع پر حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بھی بیان کئے۔ اور اسی وقت جمعیۃ کا انتخاب ہوا۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کا طوفانی دورہ

۲۳ ستمبر بروز بدھ وار بمقام بنوں بعد از نماز ظہر جناح پارک میں زیر صدارت شاہ صاحب مولانا جان محمد امیر ضلع جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں امیر سرحد اور مفتی محمود صاحب نے سیاسیات حاضرہ پر خوب تبصرہ فرمایا۔ دوسری نشست میں رات کو دوبارہ عظیم الشان اجتماع کو خطاب فرمائے۔ ۲۴ ستمبر کو دس بجے سرائے نورنگ تشریف لائے۔ اعلان پہلے ہی سے ہوا تھا۔ اڈہ نورنگ پر مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم ضلع جو پہلے سے انتظام کے لئے یہاں موجود تھے۔ اور استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نور صاحب اور مولانا صاحب جان نائب امیر تحصیل لکی ساکن نورنگ اور مولانا محمد شمر سمہ خیل ناظم تحصیل لکی اور مولانا سیف الرحمن ناظم دار العلوم نورنگ اور مولانا عبد الاحد نار نجیب اور مولانا عبد الملک نار تشریف لائے۔ اور دیگر علما علاقہ نار کے معزز علماء کرام اور با اثر لوگوں نے استقبال کیا۔ تھوڑی سی استراحت اور چائے نوشی کے بعد جلسہ گاہ کو تشریف لائے۔ جہاں شامیانے نصب تھے۔ اور متعدد کرسیوں کے درمیان اسٹیج بنا ہوا تھا۔ جلسہ زیر صدارت مولانا شیخ الحدیث مولانا محمد نور صاحب شروع ہوا۔ حافظ گل زمان صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی۔ ناظم ضلع نے طویل بصیرت افروز سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں علماء کرام کی دینی خدمات، ملکی آزادی، پاکستان کی بقا و استحکام کے لئے جدوجہد سراہتے ہوئے امیر سرحد کی مجاہدانہ سرگرمیاں اور مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی اسمبلیوں میں ملکی، قومی، دینی، مذہبی، اقتصادی خدمات انجام دینے کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد خود ساختہ نظم کا سپاسنامہ بھی پڑھا جس میں مفتی صاحب کی تعریف، علمی مقام، سیاستدانی، آزادی سے قبل اور بعد کے کارنامے۔ اسمبلی میں بحث بنیادی حقوق بحث۔ عائلی قوانین کی دفعات پر فاضلانہ تقریر، مودودیوں کو کذاب جھوٹے ثابت کرنے پر مشتمل تھا۔

اس کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تلاوت کے بعد عوام کی تعریف اور ذمہ داری۔ جمعیۃ کا مقصد و منشور۔ علماء کی مذہبی و سیاسی خدمات اور مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات پر تبصرہ فرمایا۔ بعد میں مفتی صاحب نے واضح فرمایا۔ کہ پاکستان کے معرض وجود میں لانے کا مقصد صرف ملک میں اسلامی قانون [illegible] کرنا تھا۔ لیکن حالات بالکل برعکس ہیں۔ ملک مسلمانوں کا، صدر مسلمان، وزراء مسلمان۔ ممبران اسمبلی مسلمان اور فیصلے انگریز کے شیطانی قانون پر۔ ہمارا فرض تھا۔ کہ پاکستان بننے کے ساتھ ہی انگریز کے تمام نشانات مٹا دیتے۔ مگر دیکھئے انگریز کے زمانے میں اتنے فواحش، ڈانس۔ مشنری تبلیغ۔ انگریزی طور و تعلیم۔ تہذیب و تمدن اتنے زوروں پر نہ تھے۔ جیسا کہ آج کل۔ مصر میں عدالتی اور دفتری زبان عربی، ایران میں فارسی یعنی انگریزی نشانات تمام مٹا دیئے ہیں۔ لیکن پاکستان میں اردو دفتری زبان نہیں ہو سکی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ پاکستان کا بقا و استحکام اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور سترہ سال تک آپ کی غفلت باعث ہلاکت ہے۔ آپ کو اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے اس طرح قربانیاں کرنی چاہئیں۔ جس طرح آپ نے پاکستان کے لئے کی ہیں۔ اگر آپ ملک میں اسلامی قانون کے خواہشمند ہیں تو آئندہ بنیادی جمہوریت کے انتخابات میں علماء دیندار اور امانت دار مستقل مزاج افراد کو کامیاب بنایئے۔

آخر میں مفتی محمود صاحب نے عظیم اجتماع سے اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کے سلسلہ میں ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا۔ جلسہ برخاست ہوتے ہی نماز ظہر ادا کر کے کھانے کا انتظام مولانا صاحب جان و مولانا محمد شمر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے کیا تھا۔ دعوت سے فارغ ہوتے ہی لکی مروت کو روانہ ہوئے لکی میں پہلے سے انتظامات شروع تھے۔ لکی میں بعد از نماز عشاء مولانا عبد الرحمن کی تلاوت قرآن سے زیر صدارت شاہ صاحب مولانا جان محمد امیر ضلع جلسہ شروع ہوا۔ مولانا محمد نواز نے اردو نظم پڑھی۔ اور امیر سرحد و مفتی محمود صاحب نے ایک بجے تک موجودہ سیاست کنونشن مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی پالیسیوں پر خوب روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان لکی مروت کا یہ عظیم اجتماع پولیس افسران کے سیاسی جماعتوں کی خفیہ میٹنگوں میں آ کر بیٹھنے کی مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ۱۳ ستمبر ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے خفیہ ضلعی اجلاس واقع لکی مروت میں تھانہ سٹی لکی مروت کے انچارج میر حاتم خان زبردستی آ کر شریک ہوئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس طرز عمل کو جمہوری اور شہری حقوق پر غاصبانہ حملہ تصور کرتی ہے۔ اس طرح ملکی انتخابات کی آزادی برقرار نہیں رہ سکتی اور موجودہ انتخابات سرکاری افسران کی مداخلت سے بے معنی ہو کر رہ جائیں گے لہذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پولیس افسران کو سخت تنبیہ کر کے انتخابات کی آزادی کو برقرار رکھے اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد کے وعدوں کو پورا کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ کا تین روزہ تبلیغی دورہ

مورخہ ۱۳/۹/۶۴ تا ۱۵/۹/۶۴ مندرجہ ذیل حضرات نے مختلف جگہ پروگرام کے [illegible] پراثر بیان سے حاضرین کو اپنے اصل مقصود کی طرف دعوت دی۔ [illegible] امیر جمعیۃ مولانا نظام الدین صاحب، حضرت مولانا محمد [illegible] صاحب امیر جمعیت ضلع میانوالی و حضرت مولانا عبد العزیز صاحب منٹگمری اور ناظم اعلیٰ و دیگر ارکان جمعیۃ صاحبان۔ ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہے کہ دین کے لئے تا زندگی سعی کرتا رہے۔

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نے عوام کو آگاہ کیا۔ کہ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رضا والے کام میں لگائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والے عالی طریقہ کو زندہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

اور فرمایا کہ پوری امت کے دنیا و آخرت کے تمام مسائل کو حل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والے عالی طریقہ میں ہے۔ جتنا ہم میں دین ہوگا۔ ہمارے حالات اچھے ہوں گے اور جتنی زندگی دین سے ہٹی ہوئی ہو گی پریشانی اور مصیبت اور حالات کو اللہ بگاڑیں گے سہ روزہ تبلیغی دورہ نہایت موثر طور پر کامیاب رہا۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام
نواں جنڈانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی ک

پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ ۲۵ ستمبر بروز جمعہ [illegible] موتی مسجد میں حسب سابق جمعیۃ علماء ا کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت م محمد امیر منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروا مولوی عبد العزیز کے تلاوت کلام پاک سے شروع کی گئی۔ صاحب صدر نے حا سے خطاب فرمایا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

یہ اجلاس مولانا عبد الستار خان نیا کی افسوسناک خبر سن کر افسوس کا اظ کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا کہ الیکشن کے قریبی دور میں کسی بھی سیا رہنما کے ساتھ اس قسم کے ناگوار واقعا کا پیش آنا ملک وملت کے لئے مضر ثابت ہوگا۔ حکومت کو ایسے لوگوں کی خاص طور نگہداشت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ عمل جمہو کے سراسر منافی اور خلاف قانون ہے۔

(محمد امیر ناظم دار المطالعہ جمعیۃ علماء
اسلام میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام تپہ شولگرہ ک

خصوصی اجلاس

[illegible]۔ جمعیۃ علماء اسلام تپہ شو [illegible] اجلاس زیر صدارت محمد یوسف صاحب آف ترناب منعقد۔ اور جماعت منعقد ہوا جس میں شولگرہ پایان اکثر علماء کرام نے شرکت فرمائی [illegible] وشنید کرتے [illegible] انہوں نے [illegible] کا بطور [illegible] ذکر کیا۔ اور ہر ایک [illegible] کہ ہم اپنی قوم [illegible] اس [illegible] دیانت [illegible] اور ملک وملت [illegible] اور وہ کل اپنے ووٹ کی قدر کو سمجھتے ہوئے ا استحکام کے لئے قرآن وحدیث کی اشاع کا پرستار ہو۔ جملہ علماء کرام نے یک آوا اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے باختیار ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کا

ایجنٹ حضرات متوجہ ہو

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے
ایجنٹوں کے ذمہ بقایا جات واجب الاد
وہ فی الفور اپنے بقایا جات دفتر کو ر
(ناظم دفتر

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۹ر اکتوبر ۱۹۶۴ء

صدارتی انتخاب کی کشمکش

برطانوی ہند میں پاکستان کی داعی جماعت مسلم لیگ جب انگریز ہندوستان کے سیاسی اقتدار سے بردار ہونے لگے، تو انہوں نے پاکستان کا دار مسلم لیگ کو ہی سونپا تھا۔ اس نئے ملک ے سیاہ و سفید کی بلا شرکت غیرے مالک مسلم لیگ ی بنی۔ ایک نیا ملک اپنے وجود، بقا، قیام اور روج کے لئے اس بات کا شدید محتاج تھا کہ س کی حکمران جماعت اس ملک کے مستقبل کو انے اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی صفوں میں ورا پورا اتحاد اور باہمی تعاون قائم رکھے۔ قیام اکستان کے وقت مسلمان عوام اپنے رہنماؤں سے اس امر کے متوقع تھے۔ لیکن اس ملک و ملت ی بدقسمتی کا یہ کیسا اندوہناک آغاز تھا کہ اول دن سے ہی، مسٹر ک[illegible] کے اندر انتشار کا ابتدا ہو گئی۔ مسٹر سہروردی جو اس جماعت کے صف اول [illegible] رہنماؤں میں سے تھے۔ علیحدہ ہو گئے [illegible]۔ اور علیحدگی و اخراج [illegible] ذمہ دار کی یہ رفتار آہستہ آہستہ ترقی پذیر ہوتی رہی۔ برطانوی ہند میں آخر آخر میں مسلم لیگ کا جماعتی برگد اتنا گھنا اور تناور ہو چکا تھا۔ کہ اس کے سایہ میں دور [illegible] تک مسلمانوں کے اندر کوئی دوسری جماعت نہیں پنپ سکی۔ اور قیام پاکستان کے بعد حکمران گروہ نے ایسے حالات پیدا کئے ہوئے قائم رکھے، کہ کوئی عوامی جماعت ہمہ گیر پیمانہ پر ملک میں منظم نہیں ہو سکی۔ ہر پھر کر مسلم لیگ ہی کی باغی شاخیں بنتی چلی گئیں۔ جن کے درمیان آویزش کا واحد سبب اقتدار کی جنگ تھی۔ مسلم لیگ کا اس طرح رو بہ زوال اور انتشار کا شکار ہوتے چلے جانا ملک کے ہر بہی خواہ کے لئے تشویشناک تھا۔ ایک تاریخی اور طاقتور جماعت جو گذشتہ پچاس سال سے مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت کی مدعی چلی آ رہی تھی، اور جو انگریزوں سے انتقال اقتدار کے وقت اس اقتدار کی وارث و امین بنی۔ وہ اب مختلف گروہوں میں بٹ گئی تھی۔ ہر گروپ کی باگ ڈور اغراض پسند افراد کے ہاتھوں میں جا چکی تھی اور سارا ملک، تمام ملت اور ان کا حال و مستقبل سیاسی طالع آزماؤں کی نرک تازیوں کا آماجگاہ بن کر رہ گیا تھا۔ یہ صورت حال اس ملک کی گذشتہ تاریخ کا ایک ایسا جزو بن چکی ہے۔ جس پر اس ملک کی آئندہ نسلیں ہمیشہ ماتم کرتی رہیں گی۔ ملک کی سیاسی نبضیں ڈوب رہی تھیں کہ مارشل لا کا اپریشن عمل میں آ گیا۔ اور ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک کے احوال بد کی رفتار مدھم پڑ گئی۔ اور اب تک تمام کارروائیاں نئے حالات کے پس منظر میں روپوش ہو گئیں۔ ظاہر ہے۔ یہ تعطل ہمیشہ قائم و باقی رہنے والا نہیں تھا۔ عہد رفتہ کی ناسعودیاں، تاک میں چھپی بیٹھی رہیں۔ اور جوں ہی تعطل و نگرانی کا یہ دور ختم ہوا۔ وہ نمودار ہونا شروع ہو گئیں

حقیقت یہ ہے کہ ملک میں جتنی بھی خرابیاں رونما ہوئیں۔ جتنے بھی سیاسی نشیب و فراز سامنے آئے۔ جتنا بھی غصب و نہب ہوا۔ جتنے بھی عوام کے حقوق پامال ہوئے۔ جتنا بھی مفاد پرستوں کو یہاں عروج حاصل ہوا۔ جتنے بھی سازشوں کے جال یہاں پھیلے۔ جتنا بھی غیر ملکی رسوخ یہاں بڑھا۔ جتنی بھی بد دینی اور بد اخلاقی کو یہاں فروغ حاصل ہوا! جتنے بھی الحاد و فساد کے فتنے یہاں اٹھے۔ جتنا بھی حاکمانہ جبر و تشدد اور نادادرسی یہاں واقع ہوئی جتنی بھی عوام میں غریبی اور معاشی بد حالی بڑھی، ان سب کا واحد اور بنیادی سبب حکمران جماعت مسلم لیگ اور اس کے باغی گروہوں کی اقتدار جویانہ اور مفاد پرستانہ باہمی آویزشیں اور سازشیں تھیں جن سے موقع پرستوں اور نوکر شاہیوں کو فائدہ اٹھانے اور چھا جانے کا خوب خوب بھرپور موقعہ ملا۔ اور بالآخر وہ ملک کے تمام در و بست اور وسائل و ذرائع پر غالب آ گئے۔ حتیٰ کہ حکومتیں تک یکے بعد دیگرے ان کے سامنے بے بس ہو کر فیل ہوتی رہیں۔ اور اپنے ان مکروہ و تباہ کن اعمال بد کی پردہ پوشی کبھی مذہبی جماعتوں پر اتہام تراشی سے اور کبھی کمیونسٹوں کو مورد الزام ٹھہرا کر کی جاتی رہی۔ کبھی اس بہانے ان جماعتوں سے انتقام لینے کی راہ نکال لی گئی۔ جو مسلم لیگ کی پالیسی سے سابق و حال میں متفق نہیں تھیں ملک کے گذشتہ اندوہناک حالات اتنے عبرتناک اور سبق آموز تھے۔ جن کو دیکھتے ہوئے یہ توقع بے جا نہیں تھی کہ یا تو مسلم لیگ اور اس کے یہ جغادری۔ زمانہ بین اور سال خوردہ لیڈران کرام کنج عافیت میں گوشہ گیر ہو جائیں گے اور نئی نسل اور نئے افراد کو ملک کے مستقبل کی تعمیر میں بلا روک ٹوک حصہ لینے دیں گے۔ یا پھر اپنے تمام غرضمندانہ اختلافات و نزاعات ختم کر کے متحد ہو جائیں گے۔ اور نہ صرف اپنے پچھلے کئے کی تلافی کر دیں گے۔ بلکہ نئے سرے سے ملک کے شاندار مستقبل کا سر و سامان مہیا کریں گے۔

مگر ایسا نہیں ہوا۔ ان میں سے ایک گروہ نے مارشل لا کے خاتمہ کے بعد پیشقدمی کر کے صدر محمد ایوب خاں کی مساعی میں حصہ دار بننے کا آغاز کر ڈالا۔ اور ایک عدد مسلم لیگ بنا کر کھڑی کر دی۔ اس کی صدارت صدر محترم کے سپرد کر ڈالی۔ ہم اسے مارشل لا کے بعد کی سب سے بڑی غلطی سمجھتے ہیں کہ اس کہنہ لیگ کو انہی ہزیمت خوردہ افراد کے بل بوتے پر از سر نو قائم کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ تاہم ملک کے حق میں کیا ہی اچھا ہوتا کہ سابق کے تمام مسلم لیگی صدر ایوب خاں کی قیادت میں ایک ہی مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتے لیکن ایسا بھی نہ ہوا۔ اور ایک دوسری مسلم لیگ بنا ڈالی گئی۔ اس دوسری مسلم لیگ نے اپنے کو شاید کمزور و تنہا پا کر چند دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر ایک متحدہ محاذ کی تشکیل کی۔ اس محاذ میں مسلم لیگ کے علاوہ جو جماعتیں شامل ہیں وہ اکثر اپنی سیاسی عمر کے لحاظ سے نابالغ و ناپختہ ہیں۔ اگر ان سب کے پیش نظر واقعی ملک و ملت کا مفاد ہوتا تو بجائے اپنی اپنی گروہ بندیوں کو الگ الگ قائم رکھنے کے یہ سب کے سب اپنے آپ کو اس دوسری مسلم لیگ میں ہی ضم کر دیتیں۔ مگر انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا ہر جماعت نے اپنا علیحدہ علیحدہ منشور بھی بنایا ہے۔ اور متحدہ محاذ میں شامل ہو کر ایک مشترکہ منشور بھی مرتب کیا۔ اور بیک وقت دو متضاد منشوروں کے داعی بن کر یہ سب میدان سیاست و انتخاب میں نکل کھڑے ہوئے اس کے باوجود ہلکی سی یہ توقع باقی تھی کہ ملک میں ابھی ایک شخصیت ایسی موجود ہے۔ جو کسی وقت اپنے اثر و رسوخ اور ہمہ گیر وقعت کے ذریعہ ان دونوں مسلم لیگوں کو ایک کر سکے گی اس لئے کہ ملک کے جمہوری و دستوری مفاد کا یہ زبردست تقاضا ہے۔ کہ یہاں ایک مضبوط وسیع اور محکم جماعت موجود رہے۔ جس کا ملک کے عوام سے براہ راست تعلق ہو۔ اور ملک

(باقی صفحہ [illegible] پر)

بقیہ اداریہ

کے حاکمانہ نظام پر بھی اثر انداز ہو سکے لیکن غلط اندیشی کی آخری حد بھی عمل میں آ گئی۔

مسٹر محمد علی جناح جو برطانوی ہند میں مسلم لیگ کے صدر رہے۔ اور قائد اعظم کہلائے۔ آخر عہد تک ان کی حیثیت ہمہ گیر رہی۔ اور وہ مسلم لیگ کے متفق علیہ شخصیت بنے رہے۔ اسی روایت کے مطابق ان کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح بھی مسلم لیگی حلقوں میں ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں عزت و احترام کا درجہ رکھتی ہیں۔ خیال تھا کہ کسی نازک وقت میں وہ اس اختلاف و انشقاق کو دور کرنے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اور کم از کم مسلم لیگ کی صفوں میں از سر نو اتحاد کی لہر دوڑ جائے گی۔

لیکن شاطرانہ سیاست کا کرشمہ کہیئے یا ملک کی بدقسمتی کہ ایسی شخصیت کو بھی گروہ بندانہ سیاست کا ایک حریف بنا کر کھڑا کر دیا گیا ہے کاش محترمہ فاطمہ جناح ایک گروہ کی جانب سے صدارتی امیدوار بننے کے بجائے مسلم لیگ کو منظم و متحد کرنے کا کام انجام دیتیں اور اپنے عظیم بھائی کی طرح اسے مضبوط بنا کر اس قابل کر دیتیں کہ وہ آئندہ پاکستان کے مستقبل کی تعمیر میں صحیح کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتی۔ ان کا یہ کام یقیناً شاندار تاریخ پاکستان میں ناقابل فراموش اور یادگار بن جاتا۔

بہرحال یہ ایک اندوہناک المیہ اس ملک کی تاریخ میں واقع ہوا ہے کہ اقتدار کی کشمکش نے بالآخر ایک ایسی شخصیت کو بھی ملوث بنا دینے کی راہ کھول دی ہے۔ جو کسی وقت مسلم لیگ کے اتحاد کا ذریعہ اور علامت بن سکتی تھی۔ اور جس کی وجہ سے آئندہ و حال کی سیاسی کشمکش و نزاع زیادہ گہری، زیادہ وسیع اور کبھی نہ ختم ہونے والی بن گئی ہے جس کے نتیجہ میں نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ملک کن کن آفتوں کا شکار بن جائے۔ اور اندرونی و بیرونی کون کون سے نئے عناصر اس ملک کی قسمت سے کھیلنے کے لئے نکل آئیں۔ ایشیا اور مشرق میں سیاسی حالات جس قسم کی نئی اور سنگین صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں ایسے موقعہ پر پاکستان کا یہ داخلی نزاع یقیناً ملک کے موقف کو شدید صدمہ پہنچائے گا۔ اگر ارباب کار کو اللہ تعالیٰ بصیرت و جرأت دے تو وہ اب بھی شریعت اسلامیہ کو کلیۃً اور فی الفور سارے ملک میں نافذ و رائج کر کے کتنے ہی بد ارادوں اور غلط عزائم کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ اور اصل اسلام کو دیکھ کر تمام قسمت آزما افراد و گروہ اپنے اپنے گوشوں میں کٹ جائیں گے۔ اور اس طرح صورت حال کی بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ک)

مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پانچواں سالانہ تبلیغی جلسہ

مورخہ ۳، ۴ جمادی الثانی مطابق ۱۰، ۱۱ اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار ہونا قرار پایا ہے جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مفکر اسلام حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب ایم اے مخزن اہلسنت، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری و دیگر علمائے کرام خطاب فرمائینگے۔ احباب تاریخ نوٹ فرما لیں۔ اجلاس صرف رات کو ہوں گے۔

(محمد عمر لدھیانوی ناظم جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات متوجہ ہوں

ایک طالب علم بنام محمد اسحاق ولد حاجی نور محمد ساکن پنو عاقل ضلع سکھر ایک ماہ سے گم ہے۔ اس سے پہلے وہ جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی میں پڑھتا تھا۔ عمر تیرہ سال بدن میں پتلا اور لمبا ہے۔ اگر کسی مدرسہ میں تعلیم کے لئے داخلہ لیا ہے یا کسی صاحب کو اس کے متعلق معلومات ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر جلد سے جلد اطلاع دیں۔ اس کے والدین سخت پریشان ہیں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر عبد الفتاح صاحب بلوچ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
پنو عاقل۔ ضلع سکھر)

ضرورت ہے

ایک حافظ قرآن بمعہ مشق تجوید چھ جماعت اردو کی تعلیم، پانچ سالہ تجربہ رکھنے والا۔ دینی مدارس میں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کے لئے معقول مشاہرہ پر ملازمت چاہنے کا خواہشمند ہے۔ ضرورت مند حضرات اپنی پہلی فرصت میں احقر سے رابطہ قائم فرمائیں۔ (حافظ جلال الدین معرفت ادارہ الاصلاح چوک تھانیوالہ)

علماء دیوبند کی صحبت، محبت اور اس کا اثر

ایک تازہ واقعہ

چوک منیانہ عرف مہنہ جھیڈ و منڈی چشتیاں سے ۹ میل دور واقع ایک قصبہ ہے۔ ماحول علمی اور دیندار طبقہ آباد ہے۔ اسی ماحول میں میاں سلطان محمود صاحب منیانہ کی شخصیت نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ موصوف نیک دل، درویش سیرت علم دوست بزرگ ہیں۔ گذشتہ دنوں یعنی مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء مدرسہ عربیہ تعلیم النساء منڈی چشتیاں کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ میاں صاحب کو بھی اطلاع۔ ملنے پر تشریف لے گئے اکابرین علماء دیوبند موجود تھے۔ بیانات ہوتے رہے۔ موصوف سنتے رہے۔ مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری کا بیان بھی میاں صاحب نے سنا، اور بہت متاثر ہوئے۔ اور مولانا کی اپیل پر مبلغ پچاس روپیہ مدرسہ کے لئے عطا فرمایا میاں صاحب کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس طرح دیوبندی مکتب فکر کے اجتماع میں آپ نے شرکت فرمائی۔ اور ایک مذہبی ادارہ کو امداد دی۔ میاں صاحب کا بیان ہے کہ جب میں اجلاس میں شمولیت کے بعد گھر پہنچا۔ تو رات کو خوابی حالت میں قرآن مجید کھولا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی پچاس روپے قرآن شریف میں رکھے ہیں۔ اسی اثنا میں ایک سفید ریش بزرگ نمودار ہوئے ہیں نے اُن کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا تو انہوں نے بتایا۔ کہ تمہارا عطیہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو چکا ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ ابھی ایک رات ہی گذری تھی۔ کہ پھر خوابی حالت میں جناب رسالتمآب علیہ السلام کی زیارت پاک سے مشرف ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا جیسا کہ آپ مجھے بیعت کر رہے ہوں۔ میاں صاحب حالت خواب میں زیارت مقدسہ سے فیضیاب ہونے کے بعد رات کے تین بجے راقم الحروف کے پاس تشریف لائے میں نے رات کو تکلیف فرمانے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے یہ سارا واقعہ کہہ سنایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ سب کچھ علماء دیوبند کی صحبت اور خدمت کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر گذار ہوں۔ جس نے ان حضرات کے طفیل اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

میاں صاحب سے یہ تمام واقعات سننے کے بعد میری زبان اس شعر کو ادا کر رہی تھی۔ (احب الصالحین ولست منھم۔ لعل اللہ یرزقنی صلاحا) اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق بخشے اور دنیا و آخرت میں نیک لوگوں کا ساتھ نصیب ہو۔

(مولانا محمد اکرم قادری الاشعری
فاضل (جامع مسجد) چک منیانہ تحصیل
چشتیاں)

مولانا محمد صادق کی وفات حسرت آیات

یہ خبر پاکستان بھر کے دینی و علمی حلقوں میں رنج و اندوہ کے ساتھ سنی جائیگی کہ بہاولپور کے مشہور اور مقتدر عالم دین حضرت مولانا محمد صادق صاحب ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی شب کو اس دار فانی کو خیرباد کہہ گئے۔ اور یکم اکتوبر کو علماء کرام عمائدین شہر اور عوام کے ایک جم غفیر نے آپ کی نماز جنازہ ادا کر کے اُن کے خاندانی قبرستان ملک شاہ میں سپرد خاک کر دیا۔

استاذ العلماء مولانا محمد صادق مرحوم و مغفور بہاولپور کے سربرآوردہ علماء میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ بے مثل عالم اور شیخ الفقہ جامع عباسیہ مفتی و ناظم امور مذہبیہ نیز رکن ڈسٹرکٹ کونسل کی حیثیت سے بے بہا دینی و ملی خدمات انجام دیں۔ بہاولپور کے شہرۂ آفاق مقدمہ مرزائیہ میں آپ کی شاندار خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ حجۃ اللہ فی الارض مولانا سید انور شاہ اور حضرت امیر شریعت کے معتمدین میں سے تھے۔ حقیقتاً مرحوم کی وفات سے مسلمانان بہاولپور کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ناظرین ترجمان اسلام دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو علیین میں جگہ دے اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (محمد حسن چغتائی بہاولپور)

مملکت اسلامیہ میں عورت کی سربراہی
اور دستور پاکستان

ے جگتو فرنٹ (اپوزیشن پارٹیوں) ی صدارت کے لئے فاطمہ جناح ے امیدوار تجویز کیا ہے۔ اس پر ے اور بحث و تمحیص ہو رہی ہے ہے۔ کہ عورت کسی طرح مملکت کی یں ہو سکتی۔ اس رائے کے حق ت ہیں اور غالباً اس مسئلہ میں ں نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی طعی فیصلہ کے لئے تو ہم جمعیۃ علما ستان کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کا انتظار مگر بعض شرعی نقطہ نظر سے قطع نظر ہیں کہ اسی سال کی بوڑھی عورت ع نو کروڑ انسانوں کی فلاح و بہبود بلکہ اور دنیا بھر سے مناسب تعلقات داری کا بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ کوئی کہتا یہ سب کچھ سوچ کر مادر ملت کو صرف پارٹی کی ماں کیوں بنانے اور اس کو میدان جرح و تعدیل اور طعن یں لانے لگے۔ کوئی کہتا ہے یہ مسٹر ی یادگار ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ خود قائد نے اس کو کوئی ذمہ داری نہیں سونپی کوئی ماں سے اپیلیں کرتے ہیں۔ کہ ں کھلاڑیوں کی آلہ کار نہ بنیں۔ بہر [illegible] ہیں۔ ادھر مادر ملت [illegible] ہوئی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں [illegible] قدم اٹھایا ہے [illegible] ہے۔ جمہوریت کے [illegible] رشوت کا زور [illegible] بھائی چاہتے ہ نہیں ہو رہی ہے۔ یہ استحکام چاہیے ہ حاصل نہیں ہے۔ میری ساٹھ ہزار ں کی قربانی اور جبری عصمت دری رائیگاں ہے۔ میں کسی طرح میدانِ جنگ سے وں گی۔ میری پشت پر قصوری فوج ظفر ہے۔ جو کمیونسٹ یا ان کی ہم خیال سہی سلام کے علمبردار مودودی بھی میری بیعت شامل ہیں۔ وہ اگرچہ علماء کے ڈر سے عورت ربراہی میں بحث کرتے ہیں۔ لیکن ان کو ی اصولوں کا اتنا پاس نہیں۔ وہ اندر (اندرونی طور پر) میرے لئے کام کریں گے۔ اگرچہ انہوں نے میرے بھائی کو روحانی یا سیاسی ابا جان نہیں مانا تھا۔ مگر مجھے ماں مان کر وہ اپنے گناہ کی تلافی کرنے اور قائد اعظم کی روح کو خوش کرنے کے لئے تیار نظر آ رہے ہیں۔ نظام اسلام پارٹی جنہوں نے اسلامی نظام کے نعرہ پر بنگالی جمعیۃ علماء اسلام کو شکست دیتے ہوئے مخالفانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ اور وہ ڈاڑھی مونڈ کر بھی متقی ہونے اور مرزائی خاندانوں سے رشتے ناطے کر کے بھی اسلام کو بچا سکنے کے داعی ہیں۔ ان کے سوا میرے بھائی کے لشکر جرار کے (جس کے بڑے حصہ نے صدر ایوب خاں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں) بعض بچے کھچے افراد یا بقیۃ السیف بھی میرے گرد ہیں۔ جناب سہروردی کا ہجوم [illegible] کچھ [illegible] بھی نواب زادہ صاحب "ابو بنتہ" ہیں [illegible] ہمارے ساتھ ہیں۔ ان حالات میں میں قوم کی خدمت نیز اس کشتی کو منجدھار سے نکالنے کے لئے اس بحر کاہل میں کود رہی ہوں۔ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

بہرحال حزب مخالف چاہے جیت نہ سکے مگر انہوں نے صدر ایوب خاں کے مقابلہ میں جلوس اور استقبال کے مظاہروں کا انتظام کر دیا ہے۔ ہماری رائے کاغذات داخل کرنے تک محفوظ ہے۔ مگر ہم دو تدبیریں اس الجھن سے نکلنے کی بتلاتے ہیں۔ یا تو مادر ملت اور صدر محمد ایوب خاں (پدر ملت) کی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ ممکن ہے یہ باہمی تبادل خیالات سے کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ یا حکومت کے بارہ میں جیسا کہ سننے میں آیا ہے اور جس کی تردید بھی کی گئی ہے کہ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں عورت کی سربراہی کے خلاف قانون بنایا جائے گا۔ اس پر عمل ہونا چاہیے اگر حکومت ایمانداری اور اسلام پسندی کے جذبہ کے تحت یہ کام کرنا چاہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ البتہ صرف عورت کی سربراہی کی مخالفت نیک نیتی نہیں سمجھی جا سکے گی۔ حکومت اسلام کے سامنے سر جھکا کر دستور میں یہ ترمیم کرائے۔

(الف) عورت کو زیب و زینت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیم عریاں لباس میں بازاروں اور عوامی جگہوں میں آنے کی ممانعت ہوگی۔

(ب) مخلوط تعلیم قطعاً ممنوع ہوگی۔

(ج) کوئی عورت کسی مردانہ ادارے (مثلاً کونسل، اسمبلی وغیرہ) کی ممبر یا وزیر یا سفیر نہ ہو سکے گی۔

(د) کوئی عورت مملکت کی سربراہ نہ بن سکے گی۔

اگر ہمارے حکمران شریعت کے ان احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسلامی جرأت کا ثبوت دیں۔ تو قومی اسمبلی کے اندر کے جو ممبر اسلام کا نام لیتے ہیں۔ وہ اس قسم کے بل کی حمایت کریں گے۔ ورنہ وہ قوم میں ذلیل۔ عوام میں شرمندہ اور خدا کے ہاں روسیاہ ہو جائیں گے۔

ہمارے نزدیک خیر القرون کے مسلمانوں نے ربع مسکون (ساری دنیا) کا اکثر حصہ اس لئے نہیں فتح کیا تھا۔ کہ انہوں نے عورتوں کو بے حیائی کی اجازت دی تھی یا ملکی عہدے سپرد کئے تھے۔ وہ اسلام کے زریں اصول پر کاربند ہونے کی وجہ سے ہی دنیا پر غالب آئے تھے۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ موجود ہے۔ اور اس کے سوا کامیابی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور یہی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(غلام غوث ہزاروی)

راولپنڈی میں حضرت سجادہ نشین خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں کی تشریف آوری

مورخہ ۳۰ر ۳۱ر اکتوبر اور یکم نومبر کو مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتار پور راولپنڈی میں زیر صدارت پیر طریقت حضرت قبلہ مولانا حافظ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں سہ روزہ جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مولانا محمد اجمل صاحب و دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے

(مولانا) عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ ہذا

EEKLY TARJUMAN-E-ISLAM
Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas
۹ راکتوبر 1964 2۔ جمادی الثانی 1384ھ No. 38

ہائے اِس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

ایک زمانہ تھا۔ جب ملک میں ظفراللہ خاں قادیانی کا طوطی بول رہا تھا۔ وہ وزیر خارجہ تھا۔ اور اس کے بل بوتے پر مرزائی ہر طرف دندناتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ اس کی وجہ سے مرزائیوں کو غیر معمولی مراعات حاصل ہو سکتی تھیں۔ عاشقانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ صورت حال بڑی تشویشناک تھی۔ ملک میں ظفراللہ خاں کی موجودگی میں کوئی قانون اسلام کے حق میں نہ بن سکتا تھا چہ جائیکہ اسلامی نظام کا خواب۔

اور ظفراللہ خاں کے اثر و اقتدار کا یہ عالم تھا کہ جب کروڑوں مسلمانوں نے خواجہ ناظم الدین صاحب وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ اس کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کر دو۔ تو انہوں نے اپنی مجبوری یوں ظاہر کی کہ پھر امریکہ پاکستان کو گندم نہ دے گا (امریکہ ناراض ہو جائیگا) اور جب کبھی وزیر اعظم باہر جاتے تو ظفراللہ خاں قادیانی قائم مقام وزیر اعظم ہو جاتے۔ آپ غور کریں کہ اس صورت حال کو کوئی ایسا مسلمان برداشت کر سکتا تھا۔ جس میں ایمان کی رتی موجود ہو۔

مگر مودودیوں کا یہ حال تھا کہ وہ تحریک ختم نبوت کی مخالفت کرتے۔ اور یوں اس پاک تحریک کو کمزور کرتے رہتے۔ کہ اسلامی نظام قائم ہوا، تو یہ سب باتیں درست ہو جائیں گی۔ شاخوں کو نہ پکڑو بلکہ جڑ کو پکڑو۔ جب ان سے کہا جاتا کہ اسلامی نظام کی راہ میں جو لوگ رکاوٹ ہوں۔ پہلے اُن کو راستہ سے ہٹانا ضروری ہے اور یہ کہ فرض کیجئے۔ اسلامی نظام بیس سال تک قائم کرانے میں ہم کامیاب نہیں ہوتے۔ تو اس وقت تک ہزاروں مسلمانوں کو مرتد ہوتے دیں ملک و ملت پر ایسے لوگوں کا مستقل قبضہ ہونے دیں۔ جو نہ مسلمان ہوں نہ اسلامی نظام چاہتے ہوں۔ بلکہ بیرونی ممالک کے ایجنٹ ہوں۔ تو مودودی کھسیانے ہو جاتے۔ مگر پرنالہ وہیں

. . . .

. . . .

. . . .

رہتا۔ اور تحریک ختم نبوت سے کوئی ہمدردی نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو تحریک ختم نبوت سے پہلے مودودی کی کوئی کتاب مرزائیوں کے خلاف نہ ملے گی۔ مگر جب تحریک ختم نبوت انتہا کو پہنچ گئی اور ان کو بھی رائے عامہ کے سامنے دب کر مجبوراً تحریک میں شریک ہونا پڑا۔ دوسری طرف سارے ملک کو اس پاک تحریک نے گھیر لیا۔ تو چودھویں صدی کے اس خود ساختہ مجتہد نے قادیانیوں کے خلاف ایک کتاب لکھ کر عام عادت کے مطابق اس سے خوب پیسے کمائے۔ پھر جب تحریک کی طوفانی لہروں کی زد میں مودودی جی آ گئے۔ تو انہوں نے عدالت میں ایسا بیان دے دیا۔ جیسے کوئی سلطانی گواہ دیا کرتا ہے۔

مودودی نے عدالت میں صاف صاف کہہ دیا۔ کہ "میں نے تحریک سول نافرمانی کی مخالفت کی تھی اور میرا ایک آدھ چیلہ جو اس میں شریک ہوا۔ اس کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور ان فسادات کی ذمہ داری میں مجلس احرار اسلام اور مجلس عمل بھی شریک ہے"۔ اس قسم کے بیان سے مسلمانوں کو پہلی بار مودودی کے ایمان و اسلام کا پتہ لگا۔ اور آخرکار امیر شریعت حضرت شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کے جلسۂ عام میں اس جھوٹ کا پول کھولا کہ یہ تو اب اپنی چمڑی بچانے کے لئے انکار کرتا ہے۔ حالانکہ یہ میٹنگ میں میرے ساتھ بیٹھا تھا

مسلمانوں پر اس کی گمراہی آشکار ہونے کے بعد جب اس کی حیثیت اور بھی گر گئی، تو یہ

کل تک جس جمہوریت اور نیشنلزم کی مخالف اور اس کو بت پرستی قرار دیتا تھا۔ اگر لوگوں میں شامل ہو کر ان کی ہاں میں اور اس خیال سے کہ متحدہ محاذ والے شاید یہ بھی برادران یوسف جگتو فرنٹ میں گھس گئے۔ اور اس کے چیلے متحدہ محاذ کے صدارت کے امیدوار منتخب کرنے بلکہ مسٹر کی قبر پر فتح کے لئے برکت حاصل کرنے نیت سے جانے تک شریک رہے۔ اب ان چیلوں نے اعلان کر دیا۔ فاطمہ جناح کی کا فیصلہ اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں اور ہم فقہ کی روشنی میں اس پر غور کر اور ساتھ ہی متحدہ محاذ کو اپنی جیب میں رکھنے لئے کہہ دیا۔ کہ باقی نو نکاتی پروگرام کے ہم حامی یعنی جمہوریت کے بت کی پوجا میں شریک بت کی پوجا اس لئے تھا کہ ڈھاکہ میں جمہوریت نے ووٹوں کی اکثریت سے اسلا حکم رد کر کے مرتد ہونے کی اجازت دی

جگتو فرنٹ والوں کو معلوم نہیں یہ سفید ہاتھی جب بھاگتا ہے۔ تو اپنی کو روندتا چلا جاتا ہے۔ مودودی صاحب نے خرقہ کی طرح متعہ کو بھی ضرورت کے لئے کر دیا تھا۔ مگر جب علماء کرام نے سرکوبی تو دوسرے پرچہ میں لکھ مارا "تم میرا نہیں سمجھے"۔ حالانکہ یہ لکھنا اور غلط فہمی کا لگانا بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔ اور ہم ثالث کے سامنے اس بددیانتی اور جھوٹ بحث کے لئے تیار ہیں۔

اب ان صالح مردوں نے پھر رنگ اور فقہی تحقیقات کے بعد صرف وقتی پر فاطمہ جناح کی حمایت کو جائز قرار دیا۔ خدا جانے یہ کل کیا کریں

العلماء ورثۃ الانبیاء ۔ الحدیث

جاری کردہ بحکم : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۷

ہفت روزہ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماھی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

نگران
مولانا غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

جنرل ایڈیٹر
غازی خدا بخش

جلد ۷	جمعہ ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۶۴ء موافق ۲۶ پوہ ۲۰۲۰ سنہ بکرمی	شمارہ ۲

مودودی صاحب معہ پارٹی کے گرفتار کر لئے گئے!

مودودی فرقہ خلاف قانون قرار دیا گیا

۶ جنوری ۱۹۶۴ء کی صبح کو یہ مصدقہ اطلاع موصول ہوئی کہ مودودی صاحب اور اس کے پندرہ ارکان عاملہ اور دوسرے بڑے بڑے مودودی گرفتار کر لئے گئے۔ ہم نے پہلے لکھا تھا کہ اتحاد العلماء کا ڈھونگ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسلامی جماعت کے نام سے ان میں کام کرنے کی تاب نہیں ہے اور نہ یہ حکومت کی چشم نمائی برداشت کر سکتے ہیں۔ کراچی اور لاہور وغیرہ میں ان کے دفتر سربمہر کر دئے گئے۔ ان کی گرفتاری قیام امن کے قانون کے تحت عمل میں آئی ہے۔

ہم نہ مودودی صاحب کی تائید کر سکتے ہیں نہ حکومت کی۔ مودودی کی تائید اس لئے نہیں کر سکتے کہ اس نے علماء دین کا وقار ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور محض اس لئے لگایا کہ وہ اپنے طبعزاد اجتہادات میں آزاد ہو جائے۔ چنانچہ اس نے دو حقیقی جڑواں بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز قرار دیا۔ زنا اور چوری کی قرآنی سزاؤں کو ظلم کہا۔

حضرت یونس علیہ السلام کے بارہ میں لکھ مارا کہ ان سے فرائض رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہوئیں (العیاذ باللہ)

حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بارہ میں لکھ دیا کہ دجال کے زمانے اور مقام کے بارہ میں آپ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ تاریخ سے غلط ثابت ہوا۔

صحابہ کرام رض بلکہ تمام سلف صالحین پر نکتہ چینیوں کا دروازہ کھولا۔ اور بخاری ومسلم کی احادیث پر اعتراض کر کے انکار حدیث کا راستہ صاف کیا۔ اس طرح کی بیسیوں گمراہیوں کے باوجود وہ زور قلم سے اصلی مسلمان بنا بیٹھا رہا اور دین سے ناواقف نوجوانوں کو گمراہ کرتا رہا۔

ہم بحیثیت مسلمان کے ایسے شخص کی عزت و توقیر بڑھا کر مسلمانوں کو اس کے جال میں پھنسانا گناہ سمجھتے ہیں اس لئے ہم نے کبھی عوام کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش نہیں کی نہ اوروں کی طرح سنہری اور روپہلی مصلحتوں کی پوجا کی۔

مودودی صاحب نے ہر ہر ضلع میں سینکڑوں روپے ماہانہ کے ایجنٹ رکھے ہوئے تھے اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا تھا۔ ہم کو معلوم نہیں ہے کہ اتنا روپیہ کہاں سے آتا تھا۔ ہم مودودی صاحب سے صرف دو چار سوال امریکہ کے بارہ میں کرتے رہے۔ جن کا جواب اس نے آخر تک نہیں دیا۔ جس سے ہمارے شکوک اور بھی بڑھ گئے

حکومت کی پالیسی ۔ ہم حکومت کی تائید دو وجہوں سے نہیں کر سکتے ایک اس لئے کہ وہ سیاسی وجوہ کی بنا پر تو مودودیوں سے باز پرس کرتی اور ان پر قدغن لگاتی ہے مگر خدا تعالےٰ کے پیارے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام کی توہین اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر دجال کے جھٹلانے نیز دیگر گمراہیوں کی وجہ سے اس کو کچھ نہیں کہتی۔ مودودی صاحب کے ترجمان القرآن ماہ اکتوبر ۶۳ء کے ایک مضمون کی وجہ سے اس کو چھ ماہ کے لئے بند کر دیا لیکن اسی اکتوبر والے پرچہ میں مودودی صاحب نے بخاری شریف اور مسلم شریف کی صحیح حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تردید کی اور حضرت ابوہریرہ رض جیسے صحابی پر نافہمی کا الزام لگایا۔ مگر سرکاری قانون حرکت میں نہ آیا یا محکمہ اطلاعات نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ہمارے نزدیک سیاسی اختلاف قابل برداشت ہے مگر صحابہ رض والے منقول اسلام میں کیڑے نکالنا، الحاد کا دروازہ کھولنا ناقابل برداشت ہے۔

دوسری وجہ جس کی بنا پر ہم حکومت کے رویہ کی تائید نہیں کر سکتے وہ یہ ہے کہ وہ مودودی صاحب اور مودودیوں کو سیاسی الزامات کی بنا پر گرفتار کرتی ہے۔ مگر اندر کے صحیح حالات سے قوم کو آگاہ نہیں کرتی۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر مودودی پر کسی بیرونی طاقت کے ایجنٹ ہونے کا الزام ہے تو وقت آ گیا ہے کہ حکومت اس کا واضح اعلان کر دے پھر ایسے شخص یا جماعت کے ساتھ حکومت جو برتاؤ بھی کرے کسی کو شکایت نہ ہوگی۔ اور اگر اندرونی سیاسی اختلافات ان احکام کی تہ میں کارفرما ہیں تو ہم اس کی تحسین کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ عیسائیوں، قادیانیوں، پرویزیوں اور مودودیوں کے خلاف اسلام لٹریچر سے مسلمانوں کو بچایا اور ان کی تبلیغ کو بند کر دیا جائے

حکومت کو ایک اور مشورہ } اگر حکومت بیرونی ایجنٹ اور جاسوسوں کے خطرات کو روکنے کی پیش بندیاں کرنا چاہتی ہے۔ تو عیسائی مشنریوں پر پہلی توجہ مبذول کرے۔ ان سب سے جاسوسی کے خطرات ہیں۔

ہم کو ایک بڑے ذمہ دار سرکاری آدمی سے معلوم ہوا کہ حکومت بعض رازوں کو ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ ہم عرض کریں گے اگر حکومت ایسا نہ کرے گی تو اس کے صحیح اقدامات بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھے جائیں گے۔ اور وہ عوام کی غلط فہمی کے مواقع خود پیدا کرے گی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حق کہنے، حق کرنے اور حق سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شانِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت و جلالت کا کیا کہنا جو خالق کا ممدوح ہو مخلوق کو اس کی تنقیص کا حق ہی کب ہے؟ لیکن زمین ایسے بدنصیبوں سے خالی نہیں جب اللہ اور اس کے رسولؐ کی شان میں لوگ گستاخیوں سے نہیں ڈرتے تو صحابہ کرام کا درجہ تو بعد کا ہے۔ لیکن یہ نہ پوچھیے کہ سلف صالحین کی کتابوں میں صحابہ کرام کی تنقیص اور سب و شتم کرنے والوں کا عبرت ناک حال پڑھ کر ان کا کیا عالم ہو جاتا ہے۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بن مو سے صدا آتی ہے کہ بیشک اللہ سے محبت رکھنے والوں، اس کی مرضی پر قربان ہونے والوں اور اس کے محبوبوں پر دشنام طرازی کرنے والوں کو اس کی طرف سے جو بھی سزا دی جائے کم ہے۔ العظمۃ للہ۔

اللہ اور اس کے رسولؐ جن کو جنت کی بشارت سنائیں جن کو اپنے رضوان و خوشنودی کا پروانہ دے انہیں برا بھلا سوا اس کے کون کہہ سکتا ہے جو خدا سے لڑنے کے لئے آمادہ ہو۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ امت کے اکابر میں ہیں شواہد النبوۃ میں جو ان کی بہت ہی مشہور کتاب ہے ارقام فرماتے ہیں۔

ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا رہنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا۔ ہمارے ساتھ ہمسفر ہوا ہم نے ہر چند اسے نصیحت کی لیکن وہ نہ مانا ہم نے اس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا چنانچہ جب ہم اس سفر سے واپس ہونے لگے تو ایک روز اسی ہمسفر کا ملازم نظر آیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر واپس چلے۔ اس نے کہا کہ ہمارے آقا کی تو عجیب حالت ہو گئی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ مثل خوک کے ہو گئے ہیں۔

پھر جب ہم اس کے پاس گئے اور اس سے گھر واپس چلنے کے لئے کہا اس نے جواب دیا کہ مجھے عجیب مصیبت پہنچی ہے اور اپنے ہاتھ آستین سے نکال کر دکھائے تو واقعتاً مثل خوک کے تھے۔ پھر وہ ہمارے ساتھ ہو لیا۔ لیکن راستے میں اس سے زیادہ عجیب تر واقعہ پیش آیا۔ ایک جگہ بہت سے خوک جمع تھے جب ہمارا قافلہ وہاں پہونچا تو وہ مرکب سے گر کر خوک کی شکل میں ہو کر انہیں کے ساتھ جا ملا۔

امام بیہقی جو حدیث کے بہت بڑے امام ہیں اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں لکھتے ہیں۔

ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے۔ اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا بھی تھا وہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا ہر چند ہم اسے منع کرتے تھے۔ لیکن وہ باز نہیں آتا تھا۔

جب ہم نزدیک یمن کے پہونچے ایک جگہ اتر کر سو رہے جب کوچ کا وقت آیا ہم نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کوفی کو بھی جگایا۔ وہ اٹھ کر کہنے لگا۔ افسوس کہ میں تم لوگوں سے جدا ہو کر اسی منزل پر رہ جاؤں گا کیونکہ ابھی ابھی میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو اس منزل میں مسخ ہو جائے گا ہم نے کہا کہ وضو کر اس نے پاؤں سمیٹے ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہوا اور دونوں پاؤں اس کے بندر کے سے ہو گئے۔ پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر سینہ اور منہ تک مسخ پہونچا اور وہ بالکل ہی بندر کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ پر باندھا اور جلد وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ٹھیک غروب آفتاب کے وقت ہمارا گزر ایک جنگل سے ہوا۔ وہاں دیکھا کہ چند بندر جمع ہیں۔ اس نے جب ان بندروں کو دیکھا رسی تڑا کر انھیں میں جا ملا۔

محب طبری ریاض النضرہ میں لکھتے ہیں

ایک جماعت اہل حلب کی صحابہ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کرتی اور سب و شتم کو روا رکھتی تھی۔ امیر مدینہ کے پاس آئی اور بہت سا مال و اسباب عمدہ عمدہ کپڑے اور مختلف قسم کے تحائف ساتھ لائی اور یہ امیر مدینہ کے سامنے یہ سارے تحائف جو ایک اہل دنیا کو موہ لینے کے لئے بہت تھے پیش کر کے عرض رساں ہوئی کہ یہ تحفے تحائف اور سیم و زر کی پیش کش قبول کر لی جائے اور اس کے صلہ میں اتنا کیا جائے کہ حجرۂ شریفہ روضۂ اطہر کا دروازہ کھلوا دیا جائے کہ وہ جماعت جسد اطہر حضرات شیخین حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو وہاں سے نکال لیجائے

امیر دنیا کہ خالص دنیادار اور زرپرست تھا۔ اس سودے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور حرم شریف کے دربان کو بلا کر حکم دیا کہ دیکھو جب اور جس وقت یہ لوگ آویں۔ دروازہ حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کریں منع نہ کیجیو۔ دربان کہتا ہے کہ جب تمام لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر رخصت ہو گئے اور دروازے حرم شریف کے حسب دستور بند ہو گئے۔ باب السلام پر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ میں نے حسب حکم امیر کے دروازہ کھول دیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ چالیس آدمی کدال اور مشعل لئے کھڑے ہیں یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور میں نے مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر رونا شروع کیا کہ یا الٰہی یہ کیا قیامت نازل ہو گئی۔ سبحان اللہ۔ اللہ کی قدرت اور صحابہ کی جلالت شان نظر آ گئی جب میں نے دیکھا کہ ابھی یہ لوگ منبر شریف کے قریب بھی نہیں پہونچے تھے کہ زمین ان تمام لوگوں کو مع ان کے مال و اسباب کے نگل گئی۔

امیر مدینہ کو قدرتاً انتظار تھا کہ جب یہ نابہنجار اپنے کام سے فراغت پا چکیں گے تو اس کے پاس ضرور جائیں گے جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا میں نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہو گیا ہے سمجھ کے کہہ کیا کہتا ہے میں نے کہا اے امیر جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا تو چل کر خود دیکھ لے ان کے بعض کپڑے ابھی تک نمودار ہیں۔

اس روایت کو بسند معتبر جذب القلوب الی دیار المحبوب میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے تاریخ کے ان عبرت ناک اور دلخراش واقعات کو محسوس کر کے بھلا کس مسلمان کا دل گردہ ہے کہ وہ مقتدیان اسلام کے خلاف سوء ظن کا ارتکاب کر سکے۔

ناظرین سے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں دیر نہ ہو۔

مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور کا تیار کردہ

سرمہ مفید نظر

ہمارا یہ سرمہ ۳۰ سالہ تجربہ شدہ ہے جو آنکھوں کی تمام تکالیف کا مجرب علاج ہے اس کا مستقل استعمال ضعف بصارت کو دور کر کے بینائی کو تیز کر دیتا ہے یہ سرمہ بہت قیمتی اجزاء سے تیار ہوتا ہے غرضیکہ جس نے ایک دفعہ منگایا ہمیشہ کا گاہک بنے گا۔ جن کی تا عمر نظر محکم رکھنے روزانہ استعمال کی عادت عینک تک چھڑا دے گی۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ تولہ کی شیشی سال بھر کیلئے تین روپے ۳/ ایضاً ۶ ماشہ کی آٹھ آنے ایک ماہ کیلئے محصول ڈاک بذریعہ پارسل رجسٹری نصف سیر تک ۱/۴ } دکانداروں کو خاص رعایت

ملنے کا پتہ

امان اللہ اینڈ برادرز جنرل سپلائرز دار الامان وسن پورہ لاہور۔

نیز رسالہ تلاش صحت مفت طلب فرمائیں

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب تحفہ جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ حب عجیب جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب جدوار عنبری نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

مندرجہ تمام ادویات کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہے

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیتی ہیں اعصاب کو طاقت دیگر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور

۲۴ شعبان

مشرق نئی سیاسی تبدیلیوں کی راہ پر

صدر ایوب نے حال ہی میں لنکا کا دورہ کیا۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی، مصر کے دورہ پر گئے اور اب الجزائر کا دورہ ختم کر کے، دوسرے افریقی ممالک کے دورے میں مصروف ہیں۔ وہ پاکستان بھی آئیں گے۔ کمبوڈیا نے امریکی امداد سے دست کشی کا اعلان کر دیا ہے۔ مشرقی ملکوں میں پنڈت نہرو کا سیاسی وقار روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ بحر ہند میں داخل ہونے والا ہے۔ قبرص میں یونانی آبادی نے ترک آبادی پر جارحانہ حملے شروع کر رکھے ہیں۔ کشمیر میں کشت و خون کا بازار پھر گرم کر دیا گیا ہے۔ مشرق کی سیاست ایک نئی صورت حال سے دوچار ہونے والی ہے۔

یورپ کا استعمار مشرق میں پھر اپنے پیر پھیلانا چاہتا ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ مستقبل میں کب اور کس طرح کی ایک نئی کشمکش کا آغاز ہو جائے جس کا بلاواسطہ اور بالواسطہ ہر دو طرح سے مسلمان ملکوں پر اثر انداز ہونا یقینی ہے۔

حالات نے اب مسلمان ملکوں کو ایک ایسے دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے کہ وہ یا تو مستقبل کی تغیر پذیر سیاست میں ایک اہم اور بادی عنصر کی حیثیت سے حصہ لے کر اپنی گزشتہ اور زائل شدہ عالمی حیثیت کو از سر نو بحال کر لیں یا تبدیلیوں کی رو میں بہتے چلے جائیں۔

مسلمان ممالک تیل کے ساحل سے صحرائے اعظم افریقہ تک اور دورۂ دانیال سے بحرۂ انڈونیشیا تک ایک نئی طاقت کی حیثیت سے ابھر آئے ہیں۔ ان کے مذہبی اور عوامی مسائل ہر جگہ یکساں صورت رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے استحکام و ترقی کے لئے جو وسائل اختیار کرنے ہیں وہ بھی قریب قریب ایک جیسے ہی ہیں۔ اور اگر وہ معاملہ فہمی اور معاملہ شناسی کی صلاحیتوں سے کماحقہ بہرہ ور ہوں، تو وقت کی موجودہ رفتار سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور عالم اسلام کے ایک نئے، خوش آئند، ترقی پذیر اور با اثر مستقبل کی تعمیر کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ امریکہ کے سابق صدر کینیڈی کے حادثہ قتل کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی جارحیت پسند طاقتیں ابھر پڑیں گی۔ اور یورپ کو پھر ایک نئی سیاست سے دوچار ہو جانا پڑے گا۔ قبرص میں یونانیوں کو ترک آبادی کے خلاف جو اشتعال دلایا گیا ہے وہ برطانیہ کی ریشہ دوانیوں سے پاک نہیں کہا جا سکتا۔ برطانوی گھاگ ان خاموش و پس پردہ تبدیلیوں سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ وہ مشرق کے دروازہ قبرص میں اپنی پوزیشن دوبارہ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس فساد کے بعد ان کی طرف سے یہ تجویز آ گئی ہے کہ قبرص میں برطانوی فوجوں کو نقل و حمل کی پوری آزادی حاصل رہے تو جزیرہ میں امن و امان بحال رہ سکتا ہے اور دونوں فریق کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

قبرص سے بحر ہند تک ایک ہی قسم کی طاقت کا اثر و رسوخ مشرق کی سیاسی تبدیلیوں کو روکنے کے لئے ایک اقدام ہے۔ اس اقدام کی ناکامی مسلمان ممالک کی دور اندیشی باریک بینی اور صحیح سیاسی رویہ پر منحصر ہے اور ان کے اپنے مستقبل کا بھی تمام تر دارومدار اس صورت حال سے جرأت مندانہ اور دانشمندانہ طور پر عہدہ برآ ہونے میں ہی ہے۔

ڈاکخانہ جات کے سپرنٹنڈنٹ صاحب توجہ کریں

دفتر اخبار ترجمان اسلام لاہور دہلی دروازہ میں اکثر اخبار نہ ملنے کی شکایات آتی رہتی ہیں۔ حالانکہ دفتر سے باقاعدہ مطبوعہ پتوں پر اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تازہ شکایت بدین اور حیدر آباد سے آئی ہے۔ ڈاکخانہ والوں سے اخبار تقسیم نہیں ہوتا۔ ممکن ہے بدین یا حیدر آباد میں کوئی مودودی ہو۔ جو تعصب کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو۔ ڈاکخانہ کے افسروں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔

(مدیر)

فکر و نظر

ایک نیا خطرہ

(احمد حسین کمال)

الحاد پسند، اشتراکیت زدہ اور مغربیت کے دلدادہ افراد و جماعتوں کے بارے میں آپ نے یہ نوٹ کیا ہوگا کہ وہ قدامت پسند مذہبی افراد و گروہوں کے مقابلہ میں جدت پسند مذہبی شخصیتوں اور جماعتوں کو زیادہ اہمیت دیتے اور زیادہ مربوط رہتے ہیں۔ اور ذہنی بعد و اختلاف کے باوجود سیاسی و عوامی دائرہ میں ان کے ساتھ مفاہمت و اتفاق کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

آپ نے کبھی سوچا کہ وہ آخر ایسا کیوں کرنے لگ جاتے ہیں، حالانکہ وہ تو خود علانیہ لادینیت کے حامی و داعی ہوتے ہیں۔ لیکن دینی نظام کے نفاذ کے ان جدت پسند علمبرداروں سے تعاون حاصل کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا۔

دراصل وہ خوب جانتے اور سمجھتے ہیں کہ جب کسی شخص اور جماعت نے مذہب کے قدیم فکر، نظریہ اور تعبیر کو رد کر دیا ہے اور اس کی جدید خود ساختہ توضیح و تشریح کے درپے ہے۔ تو اصل دین سے انحراف تو اس نے اختیار کر ہی لیا ہے اور لادینیت کی آخری منزل کی طرف ایک نئے راستہ سے وہ خود بڑھ رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جن مقاصد کو وہ لادینیت کے نظریہ و ذریعہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ شخص اور جماعت دینی نظام کے مدعیانہ ذریعہ سے حاصل کرنے کی تگ و دو میں ہیں۔ اختلاف نتیجہ کا نہیں صرف پالیسی اور قیادت کا ہے اور یہ اختلاف اپنی ایک حد رکھتا ہے۔

میں مضمون کی طوالت کے پیش نظر یہاں ایسی مثالیں پیش کرنے سے احتراز کرتا ہوں۔ ورنہ ایسے متعدد تاریخی واقعات موجود ہیں جبکہ ایک صریح بے دین فرد و گروہ کے ساتھ نام نہاد مدعی دین افراد و جماعتوں نے اتحاد و تعاون کیا اور اس کے المناک نتائج ملت اسلامیہ کو بھگتنے پڑے۔

الحاد پسندوں کے گروہ خوب سمجھتے ہیں کہ جو لوگ مذہب کی قدیم شکل و صورت اور تعبیر و توضیح پر مصر ہیں۔ شخصی، ملی اور عوامی مسائل میں دین کے قدیم نقطۂ نظر کے حامل ہیں اور اس سے ذرا سا بھی دور ہٹنا گوارا نہیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شکست دینا، انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا اور ان سے اسلام کی مراد و منشاء میں کسی تغیر و تبدیلی کی توقع کرنا محال ہے۔ چنانچہ وہ پیہم کوشش کرتے ہیں کہ اس عنصر کو آگے نہ بڑھنے دیا جائے یہ قدامت پسند طبقہ یکساں طور پر لادینی عناصر کے لئے بھی اور ایسے دین پسند عنصر کے لئے بھی جو دین میں تجدد کا داعی ہے، ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے یہ تمام گروہ اس طبقہ کے ساتھ ہیں۔ اپنے تمام باہمی افتراق و اختلافات کے باوجود متحد ہو جاتے ہیں۔

آج پاکستان میں رفتہ رفتہ دینی قدامت کے حاملین کے بالمقابل یہ اشتراکیت و اتفاق عملی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ملک کا دینی و سیاسی مستقبل کیا ہوگا۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے نام نہاد دینی اور لادینی عنصر نے اس ایک بات پر مکمل مفاہمت کر لی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سیاسی عوامی اور اجتماعی میدانوں میں اسلام کی قدیم اور سلف کی اختیار کردہ تعبیرات کی حامل شخصیتوں اور جماعتوں کو قطعاً آگے نہ بڑھنے دیا جائے اور ان کے اثر و رسوخ کو ختم کر کے رکھ دیا جائے۔

یہ گٹھ جوڑ اصل دین کے لئے ایک خطرہ ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اور اس چال کو ناکام بنانے کے لئے ضروری ہے کہ تمام حق پسند افراد اور جماعتیں اپنا ایک متحدہ پلیٹ فارم قائم کر لیں اور اسے مضبوط بنائیں۔ جمعیتہ علماء اسلام وقت کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے والا پلیٹ فارم ہے اس کا استحکام اور اس کے ساتھ مکمل تعاون ان خطرات سے عہدہ برآ ہونے کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ ورنہ یاد رکھیے کہ اب اگر غفلت کی گئی اور تساہل برتا گیا تو اسلام کی قدیم اقدار اور روایات کو سخت ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا۔ اسلام کی اصلی شکل و صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی اور اللہ کے حضور اس کی ذمہ داری اور اس کی بازپرس سے کوئی بھی بری نہیں ہو سکے گا۔

ایجنٹ حضرات کے نام دسمبر کے بل روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنے بل کی رقوم معہ بقایاجات کے جلد از جلد دفتر میں ارسال فرما کر دفتر کو مشکور فرمائیں۔

(ادارہ)

حق و باطل کی کشمکش اور اہلِ حق کی ذمہ داریاں

از جناب محمد یوسف صاحب جہلمی۔

(قسط دوم)

اب اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں خدا کا برگزیدہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) دین اسلام کو لوگوں تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہر نبی کے ساتھ ہر زمانہ میں ہوا۔ ایک جماعت ان لوگوں کی تیار ہونے لگی جو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے دین کو حق سمجھتی ہے اور آپ کی دعوت پر لبیک کہتی ہے۔ ایسے لوگوں کو شرعی اصطلاح میں مسلمان کہتے ہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا جو اس دعوت کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اپنے پرانے رسم و رواج پر چلنے کے لئے بضد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ انہیں شرعی اصطلاح میں کافر کہا گیا۔

مسلمانوں پر آزمائش کا کٹھن مرحلہ

ابتداءً جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے۔ خود قرآن پاک گواہ ہے کہ زلزلوا زلزالاً شدیداً۔ اُوذُوا فی سبیلی وقاتلوا وقُتلوا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے۔ کہ انہوں نے نہایت استقامت سے حضور اکرمؐ کا ساتھ دیا۔ اور دین حق کو غالب کرنے کے لئے اپنی جان و مال پیش کرنے میں ذرا تامل نہ کیا۔ تاآنکہ ایک وقت آپہنچا۔ جب انہیں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ بشارت سنائی گئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (القرآن) "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی"۔ یہ آیت سن کر اسلام کے سب سے بڑے جاں نثار اور یار غار پروانۂ شمع رسالت رو پڑے۔ صحابہ نے عرض کی کہ اے ابوبکر صدیقؓ! یہ رونے کا کون سا مقام ہے'۔ فرمایا کہ جب دین مکمل ہو جاتا ہے تو نبی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہو جائیں گے چنانچہ یہ پیشین گوئی درست تھی۔ سنہ ۱۱ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ اور دین اسلام اپنی اس عملی اور معنوی شکل میں جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی امت کے لاکھوں افراد کے سینہ اور عمل میں منتقل ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ کہ جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔

گویا اب دنیا کے جمیع انسانوں کے لئے ہدایت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں محصور کر دیا گیا۔ یہ مضمون قرآن مجید کی بیسیوں آیات میں وضاحت سے بیان کیا گیا

دین کی حفاظت کے اسباب

جس دین کو اللہ تعالےٰ نے اپنی حفاظت میں حضور صلی اللہ کے ذریعے اتارا۔ اس کی کامیابی کے اسباب بھی مہیا فرمائے چنانچہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی اکرم کے ہر قول و فعل کی حفاظت کرائی۔ انہیں ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق بنا دیا۔ انہوں نے اپنے دور میں دین اسلام کو اپنی پوری شان و شوکت سے دنیا کے بتکڑوں تک پہنچایا۔ حتیٰ کہ خلفائے راشدین کے دور میں اسلام دنیا کے ربع مسکون پر غالب آگیا۔

فرقہ بندی کے اسباب:

جہاں اسلام اپنی حقانیت کا داعی تھا۔ وہیں باطل قوتیں بھی برسرِ پیکار تھیں۔ جو دین اسلام کو مٹانے کے درپے تھیں۔ قیصر روم اور کسریٰ، یہود و نصاریٰ اور مشرکین اپنی ازلی بدبختی یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے ادیانِ باطل کے بچانے کی تدبیریں سوچتے رہے۔ یہ وقت بڑا نازک ترین تھا۔ کیونکہ اب اسلامی قوت کا مقابلہ میدانِ جنگ میں ناممکن نظر آتا تھا۔ اسلام کو ختم کرنے کا ایک ہی ذریعہ سوچا گیا۔ کہ یا تو اپنے عقائدِ باطلہ اسلام میں داخل کر کے اُسے لچک دار بنایا جائے یا اسلام کے بعض عقائدِ حقہ کی تحریف کر کے انہیں مسخ کر دیا جائے۔ اس فتنہ کی ابتداء عبداللہ ابن سبا ایک یہودی سے ہوئی۔ لیکن اس وقت صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت موجود تھی۔ انہوں نے اس فتنہ کو نہایت سختی سے دبا دیا۔ معتزلہ۔ خوارج اور روافض کی تحریکیں تحریف دین میں قدرِ مشترک نظر آئیں گی۔ صرف نظریات اور طریقۂ کار میں اختلاف ہوگا۔ چونکہ ان سب کو اسلام کا دعویٰ بھی تھا۔ اس لئے ان کی سازش زیادہ کامیاب رہی۔ اور انہوں نے اپنی ناکامی کے باوجود یہ محسوس کر لیا۔ کہ جنگی مقابلہ کی بجائے اس طرح کی ریشہ دوانیوں سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے فتنے ہر زمانہ میں اٹھتے رہے ہیں۔ خلافتِ صدیقی میں نبوت کے دعویداروں کا فتنہ ایک معروف واقعہ ہے۔ اگر اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر دور میں ان فتنہ پردازوں کا حال ملتا رہے گا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان فتنوں کا مقابلہ کس نے کیا۔ اسلام کے مقدس باغ کی حفاظت کس طرح ہوتی رہی۔ کیا ہمیشہ بادشاہانِ وقت نے ایسی تحریکوں کو ختم کیا۔ نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے یہ کام اُن مجاہد اور رجال فرشتہ علماء حق سے لیا۔ جو قرآن و سنت کے عالم باعمل دین اسلام کے رمز شناس اور عشق نبوی سے سرشار تھے اگر علماء حق کا وجود نہ ہوتا تو اسلام برائے نام رہ گیا ہوتا۔ اور "شد پریشاں خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا" کا مصداق ہوتا۔ مجھے یہ پڑھ کر انتہائی دکھ ہوا۔ کہ آج اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود ہمارے ملک کا مغرب زدہ برسر اقتدار طبقہ کھلے بندوں یہ اعلان کرتا پھرتا ہے کہ اسلام کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا عرب سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

(باقی ہے)

تبصرہ

مودودی کی تردید میں ایک ہزار علماء دین کے بیانات

مودودیوں کو امریکہ کی طرح پروپیگنڈے کے فن پر مہارت تامہ حاصل ہے۔ امریکہ نے بھارت کو عرصہ سے فوجی امداد دیتے ہوئے بھی پاکستان کو دھوکے میں رکھا۔ اور آج کھل کر بھارت کے گن گانے لگا۔ یہی حال مودودی اور مودودیوں کا ہے۔

مودودیوں نے اپنے قارونی خزانے سے جیسے بہت سے مولویوں کا ضمیر خریدا ہے اسی طرح انہوں نے اپنے پریس پروپیگنڈے کے زور سے اس دروغ بیانی کو عوام کے ذہن میں صحیح ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مودودی کی مخالفت صرف حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ہی کرتے ہیں (گویا باقی علماء اس کے ہم خیال ہیں) حالانکہ آئے دن اخبارات میں متعدد علماء کرام کے بیانات ان کے خلاف آتے رہتے ہیں اور ہر فرقہ کے علماء نے اس نئے مجتہد اور مدعی تجدید کی گمراہی پر کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔

مگر مودودیوں کا اصول ہے کہ جھوٹ اتنا بولتے رہو کہ وہ سچ سمجھا جائے لیکن ان کی دروغ بیانی کی انتہاء ہونے کے باوجود ایک مرد میدان حضرت مولانا منظور احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد مدنی قدیر آباد ملتان نے ایک کتاب لکھی جس میں **ایک ہزار علماء دین** کی رائیں مودودی کے خلاف درج کی ہیں۔ اس کتاب کا پہلا حصہ جس میں دو سو رائیں درج ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب مندرجہ بالا پتہ پر ڈیڑھ روپیہ میں مل سکتی ہے۔ ۵ سے زائد کے خریدار کو پچیس فیصدی اور دس سے زائد کے خریدار کو ۳۳ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ کتاب کا نام "مودودی اور ایک ہزار علماء" ہے۔

لکل داءٍ دواء وعند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا برسوں نہ بھولے

طالب علموں۔ کلرکوں۔ وکیلوں۔ مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی۔ ہلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ تیس خوراک ۴/۵۰ روپے علاوہ محصولڈاک معاف۔

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفا کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت

اس میں کتاب وسنت فقہ اور اجماع امت سے ڈاڑھی رکھنے کی فرضیت، ڈاڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت ڈاڑھی رکھنے کے فضائل بمفصل بیان کئے گئے ہیں مصنف مولانا قاضی شمس الدین صاحب قیمت ۷۵ پیسے۔ مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

مشرقی پاکستان چٹاگانگ میں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علمائے اسلام و ممبر قومی اسمبلی کی آمد

(از نمائندہ خصوصی)

۱۲ دسمبر بروز جمعرات ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی ڈھاکہ میل پر صبح سات بجے مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی کے ہمراہ ڈھاکہ سے چٹاگانگ تشریف لائے صبح نو بجے آپ نے مدرسہ مظاہر العلوم چٹاگانگ اور بعد از دوپہر مدرسہ ہاٹہزاری میں علماء اور تجار کے مجمع کو خطاب فرمایا ۔ آپ نے علماء کو احساس دلایا کہ وہ موجودہ وقت کے تقاضا کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور قوم کی راہنمائی کے لئے تیار ہو جائیں ۔ آپ نے فرمایا کہ قوم کی حالت اس وقت تک سدھر نہیں سکتی جب تک علما اور امراء اپنی حالت سدھارنے کی کوشش نہیں کریں گے ۔ کیونکہ یہ دونوں طبقے ملت کا دل و دماغ ہیں ۔ اگر یہ درست ہیں تو پوری ملت درست ہے اور اگر یہ سست ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کرتے تو ان کی اس سستی کا خمیازہ ساری ملت کو بھگتنا پڑے گا ۔

آپ نے اپنا سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے دستور میں ہماری قومی اسمبلی نے اس بات کو مان لیا ہے کہ آئندہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنے گا ۔ اور موجودہ جو غیر اسلامی قوانین ملک میں جاری ہیں ان کو بھی جلد از جلد اسلامی بنایا جائے گا ۔ لہذا اس نازک مرحلہ پر علماء کو پوری سمجھ بوجھ کے ساتھ موجودہ غیر اسلامی قوانین کا مطالعہ کر کے ان کا اسلامی حل پیش کرنا چاہیئے ۔ اور اگر یہ معاملہ صرف حکومت پر چھوڑ دیا گیا تو حکومت ان سب قوانین کو فیملی لاز والے اسلام کے ڈھانچے میں ڈھال کر پیش کرے گی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ سارے کا سارا اسلام مسخ ہو کر رہ جائیگا اور آئندہ آنے والی نسلیں علماء اور مشائخ پر لعنت کریں گی ۔ جو اپنی غیر ذمہ داری کی وجہ سے اسلام کو مسخ کروانے کا سبب بنیں گے

آپ نے مزید فرمایا کہ اس غیر اسلامی معاشرہ میں صرف مدرسہ اور خانقاہ کی زندگی پر قانع ہو جانا، الحاد اور زندقہ کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ مدرسہ اور خانقاہ اسلام کا ایک جزو ہیں مکمل اسلام نہیں اور یہ جزو اور دوسرے تمام اجزاء فرنگیت مآب اور عیسائیت زدہ طبقہ کے سبب شدید خطرہ میں ہیں اگر اس وقت ہم ان کی حفاظت کے لئے کمر بستہ نہ ہوئے تو وہ دن دور نہیں جب نہ ہمارا مدرسہ رہے گا اور نہ ہی مسجد و خانقاہ ۔

آپ نے فرمایا کہ اسپین کی تاریخ آپ کے سامنے ہے کہ وہاں دین کے کتنے بڑے بڑے مدرسے اور غرناطہ اور قرطبہ کی یونیورسٹیاں تھیں لیکن اتنے مدرسے اور یونیورسٹیاں ہونے کے باوجود بھی اسلام وہاں نہ رہ سکا صرف اس لئے کہ حکومت کی کرسیوں پر وہ طبقہ جم کر بیٹھ گیا جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا اور علماء نے ان کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہ کی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی روح کمزور سے کمزور تر ہو گئی اور عیسائیت کے ایک ہی حملہ سے سارا ملک ان کے قبضہ میں چلا گیا اور اب وہاں شاید ایک متنفس بھی ایسا نہیں ملے گا جو لا الہ الا اللہ پڑھنے والا ہو ۔

آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ ان الناس لا یزالون مستقیمین ما استقامت لھم ائمتھم وھداتھم کہ لوگ اس وقت سیدھے رہیں گے جب تک ان کے امام اور راہنما درست اور صحیح ہوں گے ۔ آپ نے فرمایا کہ اب قوم کی اصلاح اس بات میں ہے کہ ان کے راہنماؤں اور لیڈروں کو اسلام کی صراط مستقیم پر لایا جائے ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ارباب حکومت کو بھی متنبہ کرتا ہوں کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں کوئی چیز بھی مشترک نہیں ہے ۔ سوائے اسلام کے ۔ اگر اس وقت انہوں نے اسلام کے اس رشتہ کو ملک کے دونوں بازوؤں میں مضبوط بنانے کی کوشش نہ کی تو خطرہ ہے کہ ان دونوں حصوں کا موجودہ اتحاد کہیں افتراق کی شکل اختیار نہ کرے ۔

آخر میں آپ نے علماء و امراء سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور اپنے فروعی اختلافات کو خیرباد کہہ کر الحاد کے موجودہ دھارا کے سامنے بنیان مرصوص بن جائیں ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ پاکستان کے بعد قوم ہر سیاسی لیڈر کو آزما چکی ہے اور اب اس کی نگاہیں آپ پر جمی ہوئی ہیں اگر آپ نے اس کی امید بھری نظروں کا جواب امید افزا کردار سے نہ دیا تو اس کا ردعمل کوئی اچھا نہیں ہوگا ۔

آپ کی اس اپیل پر علماء پر مشتمل ایک کنوینگ کمیٹی بنائی گئی جو ضلع چٹاگانگ کے جملہ علماء کی میٹنگ بلا کر جمعیت علماء اسلام کی باقاعدہ تشکیل عمل میں لائے گی ۔

کنوننگ کمیٹی کے اراکین حسب ذیل ہیں ۔

(۱) حضرت مولانا عبدالودود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ جیری ۔ (۲) حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب ۔ ہاٹہزاری (۳) حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ ہاٹہزاری (۴) حضرت مولانا احمد حسین صاحب مہتمم مدرسہ جیری ۔ (۵) حضرت مولانا حاجی محمد یونس صاحب مہتمم مدرسہ پٹیہ (۶) حضرت مولانا حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی (۷) حضرت مولانا مسعود الحق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم چٹاگانگ (۸) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم (۹) حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب غازی مدرس مدرسہ پٹیہ ۔

امید ہے کہ چند روز میں جمعیۃ علمائے اسلام کی باقاعدہ تشکیل چٹاگانگ شہر اور ضلع میں ہو جائے گی ۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی مساعی جمیلہ

۷ ۲ رجب المرجب ۱۴ دسمبر بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب ایک ہفتہ کے پروگرام پر بھکر تشریف لائے ۔ اشتہار بھی چھپوائے گئے تھے ۲۷ رجب المرجب کو بعد نماز عشاء مسجد طوبیٰ گیٹ میں حضرت قاضی صاحب نے مختصر وقت میں اپنے مواعظ حسنہ سے عوام کو مستفیض فرمایا ۔ اگلے روز پروگرام کے مطابق منکیرہ کے محل ۳½ بجے تشریف لے گئے ۔ احقر اور مولانا عبدالمجید صاحب بھی گئے ۔ بعد از نماز فجر درس قرآن پاک ہوا ۔ بعد از نماز ظہر حضرت صاحب موصوف نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ بعد از نماز حضرت بھکر تشریف لے آئے ۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد منڈی ٹاؤن میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ اگلے روز صبح مسجد خان میں درس قرآن پاک ہوا ۔ ۹½ بجے دن حضرت دلیوالہ تشریف لے گئے ۔

۱۷ دسمبر ۱۰½ بجے دن حضرت کوٹلہ جام تشریف لے گئے ۔ احقر کے علاوہ حضرت مولانا عبدالمجید بھی ساتھ تھے ۔ بعد از نماز ظہر عید گاہ کے عام جلسہ سے خطاب فرمایا ۔ بعد از نماز عشاء خصوصی اجلاس ہوا ۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام سے خطاب فرمایا جماعتی اہمیت اور جماعت کے تقاضے اور تمام جماعتی پروگرام سے روشناس کرایا ۔

۱۸ دسمبر بروز بدھ علی الصبح درس قرآن پاک کوٹلہ جام میں ہی ہوا ۔ پھر مستورات سے خطاب فرمایا ۱½ بجے دن گڈولہ تشریف لے گئے احقر اور مولانا عبدالمجید صاحب بھی ساتھ تھے بعد نماز ظہر حضرت موصوف نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ بعد از نماز عصر بھکر تشریف لائے پروگرام کے مطابق مسجد فرقانیہ محلہ چھنی میں زیر صدارت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے عشاء کے بعد عوام سے خطاب فرمایا ۔ الحمد للہ ۔ تمام اجلاس نہایت ہی کامیاب رہے ۔ جمعرات کو ۳½ بجے حضرت واپس چکوال تشریف لے گئے ۔

(ممتاز علی ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر

مسمی سونہارا سے اظہار برأت
افسران جیکب آباد یاد رکھیں

بذریعہ اخبار وغیرہ افسران بالا کو مطلع کرتے ہیں کہ سونہارا ولد الٰہی بخش ذات اوگاہی ساکن ہیڈ بیگاری ۔ گوٹھ منو اوگاہی ۔ نزد غوث پور ہمارا قریبی رشتہ دار ہے ۔ لیکن ہم معہ اپنے والدین کے اس کے کسی قول و فعل کے ذمہ دار نہیں ہیں ۔ اگر اس سے کسی قسم کا قصور بھی ہو جائے تو حکومت کا کوئی فرد بھی اس کے بارہ میں ہمیں تکلیف نہ پہونچائے ۔ ہم اس سے بیزار ہیں ۔ لہذا بذریعہ اخبار وغیرہ الملاع روانہ خدمت ہے ۔

الملاع وبندہ نواب الدین عرف نظر محمد اختیار احمد ولد مٹھو اوگاہی متعلم مدرسہ دار الفیوض کندکوٹ ۔ ساکن مچھی بنڈ آکی گوٹھ علی اوگاہی ۔ تحصیل کندکوٹ ۔ متصل غوث پور ضلع جیکب آباد (سندھ)

جمعیۃ علماء اسلام زیدہ کا انتخاب

زیدہ ۔ ۲۳ دسمبر ۔ حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا تبلیغی وفد زیدہ پہنچا ۔ علماء زیدہ کا دین پرست طبقہ پہلے سے حاضر تھا ۔ جن کا خصوصی اجلاس زیر صدارت صوفی محمد رفیق عبداللہ صاحب منعقد ہوا ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا ۔ امیر صوفی محمد رفیق عبداللہ صاحب مسجد بڑہ خیل ۔ نائب امیر مولانا گل بادشاہ صاحب ۔ محلہ ایوب خیل ۔ ناظم اعلیٰ ۔ گل مست خان صاحب بازار زیدہ ۔ ناظم اعلیٰ ۔ گل مست خان صاحب بازار زیدہ ۔ ناظم مرزا امیر زاہد صاحب بازار کریانہ مرچنٹ ۔ ناظم (۲) جناب صدیق اکبر صاحب ۔ ناظم نشر و اشاعت جناب محمد نذیر صاحب ۔ اراکین مجلس عمومی برائے ضلعی جمعیت مندرجہ بالا عہدیداران کے علاوہ تا محمد نذیر صاحب ۔ سید محمود صاحب ۔ (ناظم دفتر)

حلقہ جنوبی پنجاب کا کامیاب دورہ

۲۶ دسمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کے ناظم شیخ محمد یعقوب صاحب نے پروگرام کے مطابق اضلاع کا دورہ شروع کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام منظفر گڑھ شہر کا ایک خاص اجلاس حکیم نور محمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا جس میں دفتر اور دار المطالعہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور منظفر گڑھ شہر میں تنظیم نو کا پروگرام مرتب ہوا۔

۱۷ دسمبر ضلع منظفر گڑھ کا ایک خاص اجتماع کوٹ ادو منعقد ہوا۔ ضلع گڑھ کے امیر مولانا محمد شاہ صاحب اتفاق رائے سے منتخب ہو گئے اور ضلع میں مرکزی فنڈ جمع کرنے اور جماعتی تنظیم کے لئے ایک خاکہ مرتب ہوا۔ یہ وفد عنقریب ضلع منظفر گڑھ کا دورہ شروع کر رہا ہے۔

۱۸ دسمبر دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان میں ضلع ملتان کی جمعیۃ علماء اسلام کا نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ تنظیم جماعت کے لئے ضلع ملتان کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور ہر حصہ کے کئے علیحدہ علیحدہ وفد مرتب کر دئے گئے جو ۲۴ دسمبر سے دورہ شروع کر رہے ہیں۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب امیر ضلع ملتان مولانا دوست محمد صاحب نائب امیر مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ۔ مولانا کلیم اللہ صاحب ناظم اور مولانا غلام محمد صاحب جہانیہ۔ مولانا خدا بخش صاحب ملتان اور مفتی محمد عبداللہ صاحب مولانا سید محمد امین شاہ صاحب اپنے اپنے وفود کی قیادت فرمائیں گے۔ تنظیم جمعیۃ کے ساتھ ساتھ یہ حضرات مرکزی فنڈ بھی جمع کریں گے۔ احباب جمعیۃ سے درخواست ہے کہ ہر مقام پر وفد سے تعاون کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کرنے کی کوشش کی جائے

۱۹ دسمبر۔ مدرسہ جامعہ رشیدیہ میں منٹگمری شہر کا اجتماع ہوا۔ انتخاب جمعیۃ کے بعد دفتر اور دار المطالعہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا

۲۰ دسمبر ضلع بہاولنگر کے دورہ میں حلقہ جنوبی پنجاب کے امیر مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب بھی شریک ہوئے عیدگاہ بہاولنگر میں ضلع کے علماء کرام اور ارکان جمعیۃ کے نمائندہ اجتماع سے خطاب کیا اور شام کو ضلع کے دفتر کا معائنہ کیا گیا۔

رات کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی بھی تشریف لائے اور ختم دورہ حدیث شریف کی مبارک تقریب میں شرکت فرمائی۔

۲۱ دسمبر کو مولانا درخواستی صاحب حاصل پور تشریف لے گئے اور شہر کے احباب سے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنے کی اپیل فرمائی جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور تنظیم نو کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔

شام کو بہاولپور شہر کے احباب سے مشورہ ہوا۔ اور ڈاکٹر جمیل الرحمٰن صاحب صدیقی کی مشفقانہ دعاؤں پر دورہ ختم ہوا۔

گوٹھ گلن خاں سندرانی میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

گوٹھ گلن خاں سندرانی میں مورخہ ۱۲ دسمبر کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حضرت مولانا مہر اللہ صاحب کھوسہ نے صبح ۱۰ بجے تا ۱½ بجے اصلاح معاشرہ اور حفاظت حدود اسلامی کے متعلق پر جوش تقریر فرمائی۔

بعد از نماز ظہر حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رتہ دیرہ نے خالص توحید الٰہی کی توضیح بدلائل بیان فرمائے آخر میں حکومتی پارٹی کی شدید مذمت کی جنھوں نے عائلی قوانین کے سلسلہ میں اسلام کے خلاف ووٹ دیے۔

آخر میں اختتامی تقریر حضرت مولانا دھنی بخش امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے کی۔ مہبران ملک و ملت اور سربراہان جمعیۃ علماء اسلام کی بیش بہا خدمات بیان کرتے ہوئے حدود اسلام سے ناواقف ممبران قومی اسمبلی کی ضمیر فروشی کی سخت مذمت کی اور آئندہ ایسے آدمیوں کو ووٹ دینے کی ممانعت فرمائی۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام میں تمام مسلم افراد کو داخل ہونے کی دعوت دی اور تعاون کی اپیل فرمائی اور اختتامی تقریر کے بعد دعا کر کے جلسہ ختم کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت

کی طرف سے مورخہ ۱۴ دسمبر بروز منگل جامع مسجد شہر بوبٹر تحصیل تونسہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلامی کے سراسر خلاف ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کو قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچایا جائے

جلسہ میں قاضی عبداللطیف صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت ملتان۔ اور صوفی اللہ وسایا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں نے شرکت کی۔

غلام حسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر بوبٹر تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں

ہم غیور قبائل عائلی قوانین کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے

ہنگو میں جلسہ

۲۷ دسمبر بروز جمعہ قبائلی اورکزئی تحصیل ہنگو خطیب جامع مسجد منڈی الحاج مولانا عبداللہ خاں امیر جمعیۃ علماء اسلام آف ہنگو نے ایک جلسہ عام میں جن میں قبائل اورکزئی بنگش خٹک علاقہ کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آپ نے اس موقعہ پر ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے عائلی قوانین پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ قوانین چونکہ سراسر خلاف شریعت محمدی ہیں۔ لہذا ہم مسلمانانِ ہنگو قبائل اورکزئی ہرگز اس قانون کے برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ مولانا نے تنسیخ کے بل پر جو حال ہی میں قومی اسمبلی کے سرکاری ممبروں نے مسترد کیا ہے۔ ممبروں کے اس رویہ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کیا یہ ممبران قیامت کے دن خداوند تعالےٰ کے سامنے رسوا اور شرمندہ نہ ہوں گے

آپ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ ہم آزادی کشمیر کے لئے جہاد کرنے اور کرانے کے لئے بروقت تیار ہیں۔ لیکن حکومت کا فرض ہے کہ وہ سارے اسلام کو نافذ کرے تب ہی جہاد میں برکت ہو سکتی ہے۔ سب لوگوں نے نعرہ ہائے تحسین کے ساتھ ہاتھ کھڑے کر کے غیور قبائل نے یہ قرارداد منظور کی کہ ہم پاکستان میں کوئی بھی قانون خلاف قرآن اور سنت برداشت نہیں کریں گے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد عائلی قوانین کو منسوخ کر کے اسلامی قانون نافذ کریں۔

احسان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل اور عائلی قوانین کے خلاف احتجاج

حضرت مولانا علی جان صاحب خطیب جامع مسجد احسان پور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ دسمبر بروز جمعہ بوقت شب آٹھ بجے موضع احسان پور تحصیل کوٹ ادو ضلع منظفر گڑھ میں ایک جلسہ زیر صدارت حاجی اللہ بخش صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالغفور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین قرآن وسنت کے خلاف ہیں لہذا ان قوانین کو منسوخ کیا جائے اور جمعیۃ علماء اسلام احسان پور کی تشکیل کی گئی۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں سرپرست مولانا محمد علی صاحب خطیب جامع مسجد گاگوشاہ امیر:۔ حاجی اللہ بخش صاحب۔ نائب امیر حافظ محمد شفیع صاحب امام مسجد میوانیاں۔ ناظم اعلیٰ۔ حافظ علی جان صاحب خطیب جامع مسجد نائب ناظم۔ جناب عبدالحکیم صاحب ٹیلہ ماسٹر خزانچی۔ چوہدری علیم الدین صاحب دوکاندار

ناظرین۔ خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضلع جیکب آباد میں مزید جمعیتوں کی تشکیل

جناب صوفی خیر محمد صاحب مبلغ ضلع جیکب آباد نے تبلیغی دورہ فرما کر مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے ممبروں کا انتخاب فرمایا ہے۔

- گوٹھ بخش خاں:۔ امیر نور محمد خاں کھوڑو ناظم فیض محمد صاحب۔ خزانچی حاجی نبی بخش صاحب۔
- گوٹھ حسن:۔ امیر مولوی عبدالغفار صاحب۔ ناظم جلیل خاں۔ خزانچی حاجی محبوب صاحب۔ ان گوٹھوں میں ممبر سازی بھی کافی کی گئی ہے۔ احمد خاں ناظم دفتر ضلعی کندکوٹ

قرارداد تعزیت

مورخہ ۲۰ دسمبر بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور مولانا محمد یونس صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ یالاکوٹ کی وفات پر قرارداد تعزیت منظور کی گئی کہ ان کی وفات سے علمی ماحول میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں بزرگوں کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

حکیم حافظ محمد طیب امیر جمعیۃ علماء اسلام قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور۔

جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری شہر کا انتخاب

حضرت مولانا محمد عبداللہ خاں صاحب خطیب بلدیہ منٹگمری امیر۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد نور نائب امیر۔ احقر مقبول احمد جامعہ رشیدیہ منٹگمری۔ ناظم اعلیٰ محترم صوفی خوشی محمد صاحب منٹگمری۔ ناظم حکیم عبدالمجید صاحب عارف۔ ناظم۔ مولانا غلام رسول صاحب۔ خازن۔

قرارداد تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری کا یہ اجلاس حضرت مولانا سید داؤد غزنوی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مولانا مرحوم کے انتقال کو قومی وملی حادثہ تصور کرتا ہے اور حضرت مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب دعائے مغفرت کرتا ہے اور حضرت کے پسماندگان وجماعت سے تعزیت کرتا ہے۔ مقبول احمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری۔

دینی مدارس

علماء کرام اور طلبہ کے نام

از حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری قدس سرہٗ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

دینی مدارس میں شعبان اور رمضان کی چھٹیاں شروع ہوچکی ہیں۔ طالبانِ علم اور اہل علم حضرات کو آجکل فرصت ہے ان ایام میں جمعیۃ علماء اسلام کے لئے بہت کچھ کام ہوسکتا ہے۔ آج دین سمٹ کر دینی درسگاہوں اور مساجد تک محدود ہوکر رہ گیا ہے۔ باطل کی ہر چھوٹی بڑی طاقت اپنے پورے سازوسامان سے مسلح ہوکر شوکت اسلام کو دل سے محو کرنے کے لئے میدان میں اتری ہوئی ہے اور اسلام کے بدترین دشمن اسلام ہی کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی کے لئے کمربستہ ہیں۔

اس دور پرفتن کا ہر نیا فتنہ اسلام کا حلیہ تبدیل کرنے میں اس قدر محو ہے کہ ان کا ہر ایک جماعتی فرد قریہ قریہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ہمہ تن مصروف و مشغول ہے۔ بخلاف اس کے اہل علم حضرات ماسوا چند بزرگوں کے اتنے ہی سست رفتار ہیں جتنے مدمقابل تیز رفتار ہے۔ اس لئے اپنے ہم مسلک علماء و طلبہ سے التجا ہے کہ یہ وقت حق اور اہل حق کے لئے انتہائی نازک ہے۔ اللہ رب العزت نے اس گروہ پر کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جن سے عہدہ برآ ہونا فرض اولین ہے علماء اور طلبہ کو اللہ نے خلوص کی ایک بے پناہ طاقت سے نوازا ہے اور اس گئے گزرے دور میں بھی علماء حق کی قدر و منزلت کرنے والے موجود ہیں۔ ان کی ادنیٰ پکار پر بھی عامۃ الناس ناموس اسلام کے تحفظ اور بقاء کے لئے سربکف میدان میں نکل سکتے ہیں۔ صرف ہمت و کوشش کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ ان تنصر اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم۔

جماعت سے دین اور اہل دین کی قوت بنتی ہے۔ اسلام پورے کا پورا جماعتی زندگی کا سبق دیتا ہے۔ نماز باجماعت کا ثواب انفرادی نماز سے کیوں زیادہ ہے۔ بلکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جو تارک جماعت ہے وہ منافق ہے۔

رمضان المبارک اجتماعی زندگی کا سبق سکھاتا ہے۔ بھوکوں اور محتاجوں کی تکلیف کا احساس دلاتا ہے اور تمام دنیا میں مقررہ مہینے میں روزے ایک ذہنی وحدت کا باعث ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایک دوسرے کے قریب کا باعث بنتی ہے اور بیت المال اس کو تنظیم سے خرچ کرتا ہے۔ حج اجتماعی زندگی کا ایک عظیم الشان نمونہ ہے۔ غرضیکہ شعائر اسلام عبادت کے ساتھ وحدت کا بھی سبق دیتے ہیں ؎

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

آپ حضرات اپنے قرب و جوار میں، اپنے شہروں اور قصبوں میں ہم خیال اور دیندار لوگوں کا جماعت سے تعلق اور رابطہ پیدا کریں۔ آپ کی جماعت بنی ہی سے حق کی ایک مضبوط طاقت بن سکتی ہے۔ ایک عالم کی آواز پورے عالم اسلام کی آواز ہوسکتی ہے۔ پرخلوص اور مجاہدانہ آواز کی قوت باطل کے قلوب و قوت پر غالب آسکتی ہے۔ امید ہے اس ناکارہ کی اپیل پر آپ حضرات توجہ فرمائیں گے اور جمعیۃ کے علماء ربانی کی قیادت میں جماعتی قوت کو بڑھانے کے لئے اس وقت کو غنیمت سمجھیں گے۔

مدرسہ حیات النبی گجرات کا سالانہ جلسہ

قبل از جمعۃ المبارک

۲۰ دسمبر کو پہلا اجلاس حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال نے مسئلہ حیات النبی پر مدلل تقریر فرمائی۔

لعد نماز جمعۃ المبارک

دوسرا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر عبد القادر صاحب صدر انجمن جامع مسجد حیات النبی منعقد ہوا جس میں مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے علماء دیوبند کے عقائد کی وضاحت فرمائی۔

لعد نماز عشاء زیر صدارت

تیسرا اجلاس مولانا محمد سرفراز خاں صاحب کا لرہ دیوان سنگھ گجرات ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ نے اخلاقِ عامہ اور اتباع سنت پر اپنے فاضلانہ مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا لال حسین اختر صدر مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔

۲۱ دسمبر کو چوتھا اجلاس بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے خلافت ربانی اور شانِ صحابہ کے موضوع پر خیالات کا اظہار فرمایا۔

۲۲ دسمبر کو پانچواں اجلاس بروز اتوار بعد نماز ظہر زیر صدارت قاضی مظہر حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبد اللطیف صاحب جہلم نے توحید و سنت پر اظہار فرمایا۔

بعد نماز عشاء زیر صدارت

چھٹا اجلاس حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ضرورت دین، اتباع سنت اور عائلی قوانین پر مفصل روشنی ڈالی۔ لاؤڈ سپیکر نہ ہونے اور سردی کے باوجود جلسہ کامیاب رہا۔

مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کا جلسہ تقسیم اسناد

راولپنڈی۔ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ راولپنڈی کا سالانہ امتحان ۱۱، ۱۲ دسمبر مطابق ۴، ۵ شعبان کو ہوا یہ امتحانات وفاق المدارس عربیہ کے اصول و قواعد کے مطابق ہوئے۔ شعبۂ قرأت کے ممتحن مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب بارکیٹ صدر۔ شعبہ حفظ کے مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی۔ حافظ اللہ یار صاحب ناظرہ قرآن کے حافظ محمد شریف صاحب کتب درجہ عربیہ میں مولانا عبد الہادی صاحب خطیب شیخاں راولپنڈی و مولانا محمد شریف صاحب فاضل دیوبند تھے۔ ان حضرات نے نہایت جانفشانی سے دو دن کام کرکے نتائج مرتب کئے۔ ۲۴ دسمبر کو بعد عشاء جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد فاروق صاحب فاضل ڈھابیل شروع ہوا۔ اول۔ دوم۔ سوئم آنے والے سب درجات کے اٹھارہ طلبا کو ناظرہ قرآن ختم کرنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کو اور دو حافظ ہونے والے طلباء کو انعامات دیئے۔ رومال کپڑے وغیرہ ۹ بجے رات کو حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے مقام صحابہؓ کے موضوع پر ۲½ گھنٹے خطاب فرمایا مولانا کی تقریر اتنی دلپذیر تھی کہ باوجود سردی کے مجمع کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مدرسہ کا انتظام قابل داد تھا مزید برآں نہایت جلی حروف میں لکھے ہوئے موٹوز نے بعض پر باب ختم نبوت۔ باب مدنی۔ قاسمی، رشیدی بخاری، عثمانی، اشرفی شیخ التفسیر وغیرہ نے عجیب حسن کا سماں پیدا کیا تھا۔ اور سٹیج کے عقب میں آویزاں کتبے تو اپنی مثال آپ تھے۔ ۱۲ بجے یہ تقریب مولانا داؤد غزنوی اور قاضی محمد یونس صاحب بالاکوٹی کی تعزیت و دعائے مغفرت پر ختم ہوئی۔

قاضی صاحب بالاکوٹ کی وفات کا سانحہ عظیم

اور مسلمانان علاقہ کی بے مثال قدردانی

حضرت مولانا قاضی محمد یونس صاحب بالاکوٹ ضلع ہزارہ کے خاندانی قاضی تھے آپ کا علمی گھرانہ تھا جس کا تعلق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلصانہ رہا۔ ہمیشہ انہوں نے دین کی مخلصانہ خدمات انجام دیں۔ قوم سواتی نے ہمیشہ اس خاندان کی قدردانی اور ان کے دینی جذبات و خدمات کی ہمت افزائی کی۔ حضرت مولانا قاضی محمد یونس صاحب نے بھی سب کے ساتھ اچھا نبھایا۔ اور اہل اسلام چاہے وہ گوجر تھے یا گڑوات یا سادات کرام سب ان سے خوش رہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ حضرت قاضی صاحب مرحوم جس قدر صاف گو اور دلبر تھے اتنے ہی دل سے صاف تھے کسی مسلمان سے ان کو کدورت نہ تھی سب کے خیرخواہ تھے نئے مذہبی فتنوں کی بھی روک تھام کرتے رہے جامع مسجد اور عیدگاہ کی خطابت تمام عمر ادا کئے۔

ان کی مقبولیت اور بالاکوٹی مسلمانوں کی قدردانی کا یہ عالم تھا کہ جب ان کا جنازہ لاہور سے بالاکوٹ رات کے ۱ بجے پہنچا اس شدید سردی میں کم و بیش ایک ہزار سوگوار مسلمان اڈے پر انتظار کر رہے تھے۔ شب ہوتے ہی دیہات کے آنے کا تانتا بندھ گیا۔ گڑھی حبیب اللہ خان سے کوائی تک کے علماء کرام اور تمام اقوام کے مسلمان تشریف لائے اور بے نظیر تاریخی اجتماع نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اس سے فارغ ہوکر آپ کے سب سے چھوٹے فرزند مولانا قاضی خلیل احمد صاحب کی دستار بندی شروع ہوئی قوم نے بڑی وفاداری کا ثبوت دیا اور محلہ داری اور علاقائی دستار بندی شروع کی۔ اور قضا و خطابت کی ذمہ داریوں کا تمام بوجھ ان کے کندھوں پر رکھ دیا گیا۔

نماز جنازہ خطیب ہزارہ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد نے پڑھائی جو سپیشل موٹر سے کر وہاں پہنچ چکے تھے۔ راولپنڈی سے حضرت مولانا عبد الحنان صاحب اور لاہور سے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے لاہور میو ہسپتال میں بھی مرحوم کی بڑی خدمت کی اور بعد میں بھی سارے کام سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ بالاکوٹی مسلمانوں کے دین و دنیا میں برکت عطا فرمائے اور مولانا قاضی خلیل احمد صاحب اور سارے فرزندان گرامی کو حضرت مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا کامیاب دورہ

محترم مولانا حافظ محمد ایوب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حسب فیصلہ مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان حلقہ امازئی اور حلقہ صوابی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا ضلعی وفد زیر سرکردگی امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب مشتمل بر امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ

رستم ۱۹ دسمبر کو رستم کے دورہ پر روانہ ہوا۔ بعد نماز جمعہ ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الستار صاحب رکن ضلعی جمعیۃ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد وفد کی طرف سے مولانا سید گل بادشاہ نے اسلام کی حقانیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ اور غیر اسلامی روایات کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ نیز ملک سے غیر اسلامی قانون ختم کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ نے عائلی قوانین کے تنسیخ کرنے کا ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا اور اعلان کیا کہ پاکستان کے مسلمان ہرگز ہرگز ایسا غیر اسلامی قوانین کو برداشت نہیں کر سکتے۔ رستم میں کامیاب جلسہ عام کرنے کے بعد وفد گلیارہ روانہ ہوا۔

گلیارہ جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی وفد گلیارہ پہنچا۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت مولانا میاں گل صاحب امیر حلقہ امازئی منعقد ہوا۔ ضلعی وفد کی طرف سے امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اراکین جمعیۃ ملک بھر میں اسلامی معاشرہ اور غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ حضرت مولانا نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ کے ممبر بنیں۔ اور اس کو ہر طرح کی امداد پہنچائیں سینکڑوں حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر جمعیۃ کے ساتھ امداد کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ۲۰ دسمبر کی صبح وفد تحصیل صوابی کے لئے مائیزئی روانہ ہوا۔

مائیزئی حسب پروگرام ضلعی وفد گلیارہ سے مائیزئی پہنچا۔ جہاں پر پہلے مولانا گل رحیم صاحب نے جلسہ عام کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا۔ چنانچہ صبح ۱۰ بجے مائیزئی کی جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تلاوت کلام پاک کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان کا استحکام اسلامی قانون پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے لیکن افسوس کہ پاکستان میں اسلام کے نام پر غیر اسلامی قوانین اور غیر اسلامی طرز معاشرہ کو رائج کرنے میں اصحاب اقتدار کوشش کر رہے ہیں۔ جو کہ عامۃ المسلمین ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جو ملک میں صحیح اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کے لئے مصروف عمل ہے۔ ضلعی ناظم اعلیٰ نے ایک قرارداد کے ذریعے عائلی قوانین کے تنسیخ کا مطالبہ کیا۔ دوسری قرارداد کے ذریعے لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا تیسری قرارداد کے ذریعے اسلامی بنیادی حقوق کا مطالبہ کیا۔ اور چوتھی قرارداد کے ذریعے پاکستان میں مسلم بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد وفد زیدہ روانہ ہوا۔

زیدہ ضلعی وفد بعد دوپہر مائیزئی سے زیدہ پہنچا۔ زیدہ میں نوجوان عاشق دین محمدی مسلم جناب گل مست خان کے زیر سرکردگی میں وفد کا شاندار استقبال کیا گیا۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت صوفی محمد رفیق عبد اللہ صاحب منعقد ہوا جمعیۃ کے دلدادہ نوجوان نعت خواں محمد نذیر صاحب کے تلاوت کلام پاک اور نعت شریف سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حاضرین کے بڑے اجتماع کے سامنے امیر صوبہ مولانا گل بادشاہ صاحب نے ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جو ملک بھر میں مسلمانوں کے دینی و دنیاوی مقاصد و مفادات کے لئے مصروف عمل ہے۔ بے دینی۔ الحاد اور دہریت کے خلاف سینہ سپر ہے۔ اسمبلیوں کے اندر و باہر عوام میں ہر طرح سے اس کے کارکن ملک کے طول و عرض میں احکام اسلام اور عوامی حقوق کے لئے مسلسل جد و جہد کر رہے ہیں۔ مرزائیت۔ پرویزیت اور مودودیت وغیرہ فتنوں کی روک تھام کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دین کی حفاظت کر رہے ہیں۔ حاضرین نے مولانا کی اپیل پر حق کی حمایت کی خاطر جمعیۃ کے ساتھ وابستگی کا اعلان کیا۔ اجلاس میں ضلعی ناظم اعلیٰ نے ایک قرارداد کے ذریعے عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کی وجہ سے ملک میں بداخلاقی پیدا ہو جائے گی۔ جبکہ ملکی قانون اس کا علمبردار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پیر مبارک شاہ نے کہا کہ عائلی قوانین کی دفعات میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ پاکستان میں اگر کوئی آدمی سات سال قید ہو جائے تو اس کی بیوی درخواست دے کر نکاح سے آزاد ہو سکتی ہے۔ اور وہ دوسری شادی کر سکتی ہے۔ اس بنا پر وہ شخص جو رہائی حاصل کر کے گھر واپس آ جائے تو اس کی بیوی دوسرے کے گھر میں ہوگی۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ضلعی ناظم اعلیٰ نے کہا کہ کیا اس شخص کی حمیت اور غیرت یہ برداشت کرے گی۔ حاضرین نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس لئے وہ شخص مشتعل ہو کر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ ہے عورتوں کے تحفظ کا نام نہاد قانون۔ چنانچہ حاضرین نے فلک شگاف نعروں میں عائلی قانون مردہ باد۔ اور اسلامی قانون زندہ باد کے نعرے لگائے۔

دوسری قرارداد میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ضلعی ناظم اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے دورہ میں اس بنا پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے لئے درخواست دی تھی کہ علماء دین تقاریر کریں گے۔ لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب مردان نے درخواست نامنظور کر دی۔ موجب کہ حاضرین کے سامنے ضلعی ناظم اعلیٰ نے ۱۴ دسمبر کا روزنامہ جنگ راولپنڈی صفحہ ۴ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں فوٹو ہے۔ جس کے نیچے تحریر ہے۔ کہ سینٹ جان چرچ پشاور میں اسقف اعظم تقریر کر رہے ہیں۔ اور اس پادری کے سامنے مائیکروفون ہے۔ کتنی تعجب کی بات ہے۔ کہ عیسائی پادری کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہے۔ اور علمائے دین کے لئے پابندی ہے۔ اس کامیاب جلسہ کے بعد صبح ۲۲ دسمبر کو وفد شاہ منصور روانہ ہوا۔ مقامی رفقا کے ساتھ تبادلہ خیال ہوا۔ اور شام کو وفد مرغز واپس ہوا۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔

مرغز جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اسلامی تعلیم و اسلامی اخلاق۔ اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ یہ جمعیۃ علماء اسلام کا لائحہ عمل ہے اور اس کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔

۲۳ ر کی صبح کو وفد دوبارہ زیدہ ہوا جہاں پر جمعیۃ علماء اسلام کا تشکیل عمل میں لائی گئی۔ اس کے بعد وفد نے دورہ مکمل کیا۔

مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم لی ضلع تھرپارکر (سندھ) میں اکابر جمعیت کا ورود

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم لی پوسٹ و صوبو نارو نے اطلاع دی ہے کہ بتاریخ ۱۹ دسمبر ۶۳ء بروز جمعرات دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم لی تحصیل عمرکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے صدر حضرت مولانا نور محمد صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا محمد شفیع صاحب تشریف فرما ہوئے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مینیجر صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر و حضرت مولانا مولوی الحاج عبد العزیز صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل عمرکوٹ و دیگر عہدیداران و اراکین کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں جمعیۃ کے کام کے متعلق اہم مشورات ہوئے اور بعد نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا نور محمد صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب نے تقریر فرمائی بعد میں حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مینیجر صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

قرارداد (۱) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ صوبائی اسمبلی میں سے ایک تجویز پاس کرائی جس کے مطابق صوبائی حکومت کو کہا گیا کہ مرکزی حکومت پر زور دے کہ وہ قومی کی اس قرارداد کو عملی جامہ پہنائے جس کے مطابق فیصلہ ہوا کہ ملک کے موجودہ قوانین قرآن و سنت کے مطابق کئے جائیں۔ حضرت مولانا کے اس اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو اپیل کی۔ کہ وہ اس قرارداد کو جلد عملی جامہ پہنائے۔

(۲) ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی۔ شراب خوری۔ سود خوری۔ زنا وغیرہ بدکاری پر سخت افسوس و رنج کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان بدکاریوں کو خلاف ضابطہ قرار دے کر فوراً بند کرے۔

(۳) ملک میں قرآن و حدیث کی تعلیم کو عام و مفت کرنے کے لئے دینی مدارس زیادہ سے زیادہ جاری کئے جائیں۔ اور موجودہ دینی مدارس کی امداد کر کے حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۴) جو خلاف شریعت قوانین انگریزی دور سے جاری ہیں وہ فوراً منسوخ کئے جائیں۔

(۵) عیسائی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی تبلیغ کے خلاف احتجاج بلند کرتے ہوئے اپیل کرتے ہیں کہ اس ارتداد کو بند کرنے کے لئے مناسب اقدام کئے جائیں۔ اور عیسائی لٹریچر جو جاہل عوام کو گمراہ کن ہے اس پر فوراً پابندی عائد کی جائے۔

بعد از نماز فجر حضرت مولانا نور محمد صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن نے درس قرآن دیا۔ اور مسلمانوں کو اپنے بچوں کو دینی تعلیم دینے کی ترغیب فرمائی۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے

سلاجیت مصفی کے فوائد

سے

کون ناواقف ہے۔ یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی

دفتر ترجمان اسلام۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جانشین حضرت شیخ التفسیر کی آمد

جامع مسجد نہر والی گنج مغلپورہ لاہور میں ۔ ۱۷ جنوری بروز جمعۃ المبارک کو حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین حضرت شیخ التفسیر تشریف لائیں گے ۔ آپ بعد نماز مغرب مجلس ذکر اور بعد از نماز عشاء بیعت فرمائیں گے ۔ شائقین علم و عرفان کے لئے نادر موقعہ ہے ۔ تمام مسلمین مستفیض ہو کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ڈھوئے والا

حضرت مولانا قاری عطا محمد صاحب ناظم ضلع میانوالی نے دورہ فرمایا اور مندرجہ ذیل تشکیل کی گئی ۔ صدر جناب حکیم عبدالکریم صاحب نائب صدر جناب ملک خان صاحب ۔ لدھر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جناب شیخ فیض رسول صاحب ناظم جناب مولانا عبدالعزیز صاحب ۔ خازن صاحب جان خان مرزت ۔ سالار ملک غلام یسین صاحب صدر مجلس شوریٰ ۔ ملک گل شیر صاحب

اچھڑیاں ضلع ہزارہ میں جمعیۃ کا قیام

محترم جناب محمود الحسن صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ اطلاع دیتے ہیں کہ آج یہاں مقامی جامع مسجد میں صاحبزادہ عبدالمتین صاحب زاہد گکھڑوی نے دجمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں بلکہ وہی جماعت ہے کہ جس کی داغ بیل شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ڈالی تھی اور جمعیۃ کے وہی نظریات ہیں جو شاہ ولی اللہ کے تھے یہ جماعت دراصل پاکستان میں تحریک ولی اللٰہی ہے ۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ ہی ایک ایسی تنظیم ہے کہ جو مسلمانانِ پاکستان کی صحیح نمائندہ ہے جمعیۃ نے ہر فرقہ باطلہ کا مقابلہ کیا جمعیۃ نے عوام کو مودودی کے غلط نظریات اور گمراہی سے آگاہ کیا اور پرویز کے ملحدانہ نظریات کی بھی تردید کی ۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ملاؤں نے کوئی کام نہیں کیا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنڈت سرسوتی کے فتنہ کا مقابلہ کس نے کیا تھا سر سید نے یا قاسم نانوتوی نے اگر قاسم نانوتوی نے کیا تھا تو پھر کیا وہ ملا نہ تھے اور مرزائی فرقہ کی ارتدادی کوششوں کا سدباب کسی سر اور خان بہادر نے کیا یا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اگر عطاء اللہ شاہ بخاری نے کیا تھا تو کیا وہ ملا نہ تھے آپ نے کہا کہ یہ نعرہ بالکل غلط نعرہ ہے اگر علماء کرام نہ ہوتے تو آج اسلام صحیح معنے میں موجود نہ ہوتا ۔ جمعیۃ علماء اسلام اچھڑیاں کا عارضی انتخاب بھی عمل میں آیا ۔

سرخ نشان

جن خریدار حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگا گیا ہے ۔ ان کا چندہ ختم ہو گیا ہے اس لئے وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں یا اپنے ارادہ سے دفتر کو فوراً مطلع فرما دیں ۔ ورنہ خاموشی کو رضامندی پر محمول کرتے ہوئے پرچہ بذریعہ وی ۔ پی ارسال خدمت ہو گا ۔ جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا ۔

ناظم ضلعی میانوالی کا دورہ

مودودیت سے بیزاری

۲۹ ۔ ۳۰ دسمبر کو جناب مولانا قاری عطا محمد صاحب ناظم ضلعی جمعیت علماء اسلام میانوالی نے سیدوالہ ۔ عباسیاں والہ ۔ ڈھوئے والہ حلقہ کلور کوٹ کا تبلیغی دورہ فرمایا ۔ مورخہ ۳۰ دسمبر کو مولانا قاری صاحب ڈھوئے والہ تشریف لائے ۔ جہاں چند حضرات جو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دام برکاتہم سے متعلق تھے ۔ اور اپنی لاعلمی کی وجہ سے جماعت اسلامی سے متفق ہو گئے تھے جس کی وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہونے میں متامل تھے ۔ بحمد اللہ تین گھنٹہ کی مسلسل بحث تمحیص کے بعد مطمئن ہو کر جماعت اسلامی سے اپنی بیزاری کا یوں اعلان فرماتے ہیں کہ

"آج مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ہم جماعتِ اسلامی سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں ۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا سلسلہ بیعت حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ سے ہے اور وہ ایک دینی جماعت جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے صدر ہیں ۔ اس لئے ہم ان کی جماعت میں شامل ہونا اپنی سعادت سمجھتے ہیں ۔

والسلام

مندرجہ ذیل اصحاب کے دستخط ہیں ۔

(۱) شیخ فیض رسول (۲) (مولانا) عبدالعزیز
(۳) مولوی محمد موسیٰ امام مسجد ڈھوئے والا

احقر محمد طاہر منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی ۔

تصحیح فرمالیں

۲۰ دسمبر کے شمارہ میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ میں کتابت کی غلطی ہو گئی تھی مولانا سید گل بادشاہ صاحب مانسہرہ کی بجائے طور و ضلع ملتان اور حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد پڑھیں

(ادارہ)

مفید اور مجرب دوائیں

کندری کی مخصوص بیماری جس سے وضو قائم نہیں رہتا ۔ کمر ٹیڑھی اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کی قیمت ۵۰/۶ روپے

اکسیر جریان و احتلام (سپرمے ٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے ۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵۰/۸ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے ۔

مقوی بدن گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۵۰/۱۱ روپے محصولڈاک ذمہ خریدار

مسعود دیسی دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابلِ اعتماد ہیں ۔ پھر قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں ۔ حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے ۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں ۔ مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصولڈاک و خرچہ پیکنگ وغیرہ

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں ۔ قیمت دس روپے ۔

نئی اور پرانی کھانسی ۔ چاہے کتنے دن کی ہو ۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے ۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب علاج ۔ قیمت پورا کورس پندرہ روپے ۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملاکر چالیس روپے اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں ۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا فٹے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے ۔ نئی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے ۔

فولادی گولیاں معدہ ۔ جگر ۔ اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں ۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے دھند رکھوے کے لئے مفید ۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار سرمہ تین شیشی سے کم بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا ۔

ملنے کا پتہ } دفتر ترجمان اسلام لاہور ۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث

دوسرا پتہ :- مینجر دواخانہ فیض عام بفہ ۔ ضلع ہزارہ

منور میڈیکل ہال بلاک ۱

سرگودھا

سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر مل سکتا ہے ۔

hane No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

l No 7 10 January 1964 24 Shaban 1383 No 2

اہم خبریں

ساتویں بار کامیابی ہوئی

جہلم ۵ جنوری

جامع مسجد گنبد والی کے خطیب مولانا محمد عبداللطیف امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم گزشتہ چھ سال سے حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بے قرار تھے مگر قرعہ اندازی میں ان کا نام کبھی نہیں نکلا تھا مگر مولانا مایوس نہیں ہوئے۔ آخر ش ان کی امید بر آئی اور ساتویں قرعہ اندازی میں ان کا نام نکل آیا۔

● چین کے اخبار پیپلز ڈیلی نے اپنے اداریئے میں حکومت لنکا کے غیر ملکی پیٹرولیم اور انشورنس کے اداروں کو قومی بنانے کے اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے قومی آزادی کی تکمیل اور قومی معیشت کے تحفظ کا اقدام قرار دیا۔ پیپلز ڈیلی نے مزید لکھا کہ لنکا کی وزیر اعظم بندرانائیکے نے اپنے سال نو کے پیغام میں یہ بالکل صحیح کہا ہے کہ ہماری سیاسی آزادی بے معنی ہو گی تاوقتیکہ ہمارے ملک کی معیشت پر سے غیر ملکی اجارہ داری دور نہ ہو۔ سامراجی طاقتیں ایشیا اور افریقہ کی نو آزاد ریاستوں میں نئے سامراجی ہتھکنڈوں خصوصاً اقتصادی کنٹرول کے ذریعے لوٹ کھسوٹ اور لوگوں کو غلام بنانے کی اشد کوشش کر رہی ہیں۔

جماعت اسلامی پر غیر ملکی امداد کا الزام

جماعت اسلامی کو غیر قانونی قرار دینے کے بعد اسکے بچے کھچے کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا اور اسکے مرکزی اور مختلف مقامی دفاتر کو سر بمہر کر دیا گیا ہے مشرقی بنگال میں بھی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اسکے دفاتر پر قبضہ کر لیا گیا۔ حکومت نے جو سرکاری اعلان شائع کیا ہے اس میں غیر ملکی امداد حاصل کرنے کے متعلق حسب ذیل بیان درج ہے۔

" جماعت اسلامی کے کردار کا ایک اور انتہائی قابل نفرین اور ناپسندیدہ پہلو یہ ہے کہ وہ نہ صرف بیرون ملک سے ہدایات حاصل کرتی ہے بلکہ حکومت کے پاس اس امر کی ٹھوس شہادت موجود ہے کہ وہ (جماعت) بعض غیر ممالک سے بڑی مقدار میں مالی امداد بھی حاصل کرتی ہے جو پاکستان کے سمت مخالف ہیں۔ اس سلسلے میں تحقیقات جاری ہے اور وقت آنے پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔"

جماعت اسلامی کے ذمہ دار رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا مگر . . . . . مولانا کوثر نیازی اور ان کے چند اور رفیق محفوظ رہے۔

انتخابات

ایبٹ آباد ۔ اتوار ۔ مغربی پاکستان کے وزیر اطلاعات و قانون مسٹر غلام نبی نے بیان کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات صوبے میں پروگرام کے مطابق ہوں گے۔ حلقہ بندی اور انتخابی فہرستوں سے متعلق قوانین کی کابینہ پہلے ہی منظوری دے چکی ہے۔

● انہوں نے بتایا کہ ملک میں اس وقت خوراک کی کوئی قلت نہیں ہے۔

امریکہ کا بحری بیڑہ

کراچی کے باخبر سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق ساتویں امریکی بحری بیڑہ کو بحر ہند میں متعین کرنے کے بارے میں امریکہ اور بھارت کے مذاکرات قریباً ختم ہو چکے ہیں اور فریقین میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ ان ذرائع کا کہنا ہے کہ جلد ہی واشنگٹن سے اس بارے میں اعلان متوقع ہے۔ جس کے تحت بھارت امریکہ کے ساتویں بیڑہ کو اپنی بندرگاہیں استعمال کرنے کی اجازت دیدے گا۔

ان ذرائع نے توقع ظاہر کی کہ جونہی اس منصوبہ کو آخری شکل دے دی جائے گی پاکستان کو بھی تفصیلات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

پاکستان کو اس بارے میں پہلی سرکاری اطلاع امریکہ کے جنرل اسٹاف کے سربراہ جنرل ٹیلر نے مہیا کی تھی اور اب حکومت پاکستان امریکہ سے اس منصوبہ کا جائزہ لینے میں مصروف ہے۔

بہرحال اس بارے میں حکومت پاکستان اپنی پالیسی کو آخری شکل اس وقت دے گی۔ جب حکومت امریکہ منصوبہ کی تفصیلات کا اعلان کر دے گی۔

کارروائی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری

مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کا انتخابی اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان منعقد ہوا۔ اجلاس کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ شروع میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تقریباً پون گھنٹہ تک تنظیم جمعیۃ کی اہمیت اور ضرورت پر مبسوط اور مفصل تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا نے دوران تقریر فرمایا کہ اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ اسلام قیامت تک کے لئے ہے اور ہر ملک کے لئے ہے اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اس میں ہدایت موجود ہے تو نظام حکومت اور ملکی سیاسیات میں ان ہی لوگوں کو آگے آنا زیادہ مناسب ہے جو اسلام سے پورے واقف ہوں۔ تقریر کے اختتام پر حسب ذیل انتخاب باتفاق رائے عمل میں آیا۔

امیر حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب اوکاڑہ

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب جامعہ رشیدیہ منٹگمری۔ نائب امیر، نائب ناظم اور خازن کا انتخاب امیر اور ناظم کے مشورہ و تدبیر پر موقوف رکھا گیا۔

اجلاس میں جزیرہ قبرص میں ترکوں پر یونانی مظالم اور سری نگر میں موئے مبارک کی چوری کے خلاف زبردست احتجاجی قرار دادیں پاس ہوئیں۔

اخیر میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ نے کشمیر، بھارتی مسلمانوں اور عربوں کے لئے دعا فرمائی

اجلاس میں صوفی خوشی محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر منٹگمری کی تحریک پر حسب ذیل قرار داد بھی پاس کی گئی۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع منٹگمری کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ریڈیو کے گانے، سینما کے شو اور دن کے وقت ہوٹلوں کے کھلے رہنے کے خلاف احکام جاری کر کے اہل اسلام کے جذبات کا احترام کرے۔

● مسٹر ایس۔ ایم اکرام ناظم اعلیٰ و سیکرٹری محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کو تبدیل کر کے ریونیو بورڈ مغربی پاکستان میں مقرر کیا گیا ہے۔ ان کا تقرر ایک نئی آسامی پر ہوا ہے

● غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق مغربی سوڈان میں بعض قبیلوں نے بغاوت کر دی ہے چنانچہ ملک کی زیادہ تر فوج اس وقت باغیوں کی سرکوبی میں مصروف ہے۔ یہ باغی قبائل اپنے لئے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ایک ضروری وضاحت

بعض دوست اخبار ترجمان اسلام اور مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے بارہ میں جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کے صادق آباد کے پتہ پر خط و کتابت کرتے ہیں حالانکہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ابھی تک صادق آباد سے بعض مضامین ارسال فرما دیتے ہیں۔ ان پر اور کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہے۔ اس قسم کی ڈاک براہ راست لاہور بیرون دہلی دروازہ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام یا ترجمان اسلام کے نام بھیجی جائے

● دمشق۔ اسلامی اوقاف کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ افریقی اور دوسرے دور دراز ملکوں میں صحیح اسلامی تعلیم پھیلانے اور اس کی تبلیغ کے لئے مذہبی مشن بھیجے جائیں۔ یہ اعلان یہاں شیخ عبدالرزاق حمصی نے کیا ہے۔ شیخ موصوف شام کے مفتی ہیں۔

● لندن۔ برطانیہ کے بڑے شہروں کی افتادہ بستیوں کے بیروزگار افراد کے لئے ریل کے ڈبوں میں تربیتی سکول کھولے جا رہے ہیں۔ یہ سکول اس خیال کے تحت کھولے جا رہے ہیں کہ متعلقہ افراد جب اپنی بستیوں سے شہر جہاں وہ ملازم ہیں، آئیں تو انہیں سفر کے دوران جو وقت خرچ کرنا پڑتا ہے اس میں حسابی مشینوں کے استعمال اور اکاؤنٹنسی سے لے کر باغبانی اور علم فلکیات تک کی تعلیم و تربیت بہم پہنچائی جائے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۰۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

جاری کردہ حکیم : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۷ ○ جمعہ ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۴

خریداری نمبر ۳۰۰۲
برائے خدمت جناب
خواجہ فیروزالدین صاحب مہتمم دارالعلوم
یادگار شیخ الاسلام فیروز پورٹ روڈ نمبر ۷
ضلع لاہور

اراکین جمعیۃ علمائے اسلام کا دورۂ مصر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کا مکتوب گرامی

جامعہ ازہر قاہرہ کے ہزار ویں سالانہ جشن میں شرکت کے لئے دنیا بھر کے چوٹی کے علماء شریک ہوئے جہاں عالم اسلام کے اجتماعی مسائل پر غور کیا گیا ۔ اس عظیم موتمر میں شرکت کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنمایان عظام کو بھی مدعو کیا گیا تھا ۔ چنانچہ جمعیۃ کے وفد کے اراکین مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی ، اور مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے اپنے دورہ کی بعض تفصیلات تحریر فرمائی ہیں جو ہدیۂ قارئین ہیں ۔ اس دورہ میں جمعیۃ کے علماء نے کئی بار صدر ناصر سے ملاقات کی (ادارہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ ہمیں افسوس ہے کہ اب تک یہاں کے حالات اور اپنے مشاغل سے آپ کو مطلع نہیں کر سکے ۔ مگر یہ غفلت سے نہیں بلکہ مجبوری سے ہوا ہم سمجھتے تھے کہ دو ہفتے کا پروگرام بہت زیادہ ہے ۔ ہمیں دو ہفتہ کے لئے جامع ازہر سے دعوت ملی تھی مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ وقت بہت تنگ ہے ۔ یہاں جامعہ ازہر کی انجمن (مجمع البحوث الاسلامیہ) کے پروگراموں کے مطابق ہمیں کام کرنا ہوتا ہے ۔ جس نے موتمر بلائی ہے ———— ان کے پروگرام بہت زیادہ تھے ۔ اور ان میں زیادہ تر تعلیمی اور تفریحی تھے جو سیاسی مقاصد بھی اپنے پہلو میں لئے ہوئے تھے جو بہر حال اسلامی مقاصد تھے ۔ پھر مہمانوں کے اعزاز میں دعوتوں نے بھی کام بڑھا دیا ۔ گورنروں، وزیروں اور مجمع البحوث الاسلامیہ کے ارکان کی طرف سے مختلف ہوٹلوں اور شہروں میں ضیافتیں ہوتی رہیں جہاں ہمیں ملکی مسائل اور مسئلہ کشمیر کی وضاحت کا کافی موقع ملتا رہا ۔ مہمانوں کو دو بڑے ہوٹلوں میں ٹھہرایا گیا ہے ہمارے ہوٹل کا نام "اطلسی" ہے ۔ پچاس ملکوں کے مندوب آئے ہوئے ہیں ۔ چار پانچ موضوعات مقرر تھے ۔ جن پر مقالات لکھنے کے لئے پہلے ہی سے بعض معروف و مشہور اہل علم کو اطلاع کر دی گئی تھی ۔ چنانچہ وہ سنائے گئے اور ہمارے دوسرے حضرات نے بھی مباحثوں میں حصہ لیا ۔ تقریر صرف عربی ۔ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں ہوسکتی تھی ۔ اس لئے ہم کو عربی میں کہنا ہوتا تھا ۔ شاید دو یا تین آدمیوں نے انگریزی استعمال کی ہوگی ۔ عام حالات دیکھ کر ہم کو پاکستانی علماء اور مدارس عربیہ کی قدر آتی تھی مہمانوں کو موتمر کے اجلاس میں لے جانے اور لانے کے لئے نیز جامع مسجد میں نماز پڑھانے اور دیگر مقامات پر تفریح کرانے کے لئے موٹریں مقرر ہیں ۔ اب تک موتمر کے اجلاسوں کے سوا مہمانوں کو موٹروں کے ذریعہ محلہ کبری کی سیر کرائی گئی جو قاہرہ سے نوے میل ہے ۔ یہاں کپڑے اور روئی کے عظیم الشان کارخانے ہیں ۔ پھر موٹروں پر ہمیں غزہ لیجایا گیا ۔ جو نہر سویز کے دوسری طرف صحرائے سینا کے بحرے پر واقع ہے ۔ نہر سویز سے یورپین ممالک کے جہاز گزرتے تھے ہر دس پندرہ منٹ کے بعد جہاز آتا تھا ۔ بڑی خوشی ہوئی کہ مشرق و مغرب کی اس عظیم شاہراہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہے اور مصریوں کی اجازت کے بغیر یہاں سے کوئی جہاز نہیں گزر سکتا اور یہودی جہاز کو تو جانے کی اجازت ہی نہیں ہے ۔ صحرائے سینا سے دو تین سو میل ریگستان سے گزر کر غزہ میں پہنچے اور مسلمانوں اور یہودیوں کی سرحد کو دیکھا ۔ اس آنے جانے میں دو دن لگ گئے ۔ ۱۹ مارچ کو اسوان بند دکھانے لے گئے جس کے لئے ہم سب کی خواہش تھی ۔ یہ جگہ قاہرہ سے جنوب کو آٹھ سو میل دور ہے ۔ یہ سفر مصری ہوائی جہاز کے ذریعہ ہوا جس نے ایک گھنٹہ میں پہنچایا ۔ آج جمعہ کا دن اور بیس مارچ ہے ۔ آج طنطہ نام ایک شہر میں جانے کا پروگرام ہے ۔ جہاں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یادگاریں ہیں ۔ واپسی میں حج بیت اللہ شریف کا ارادہ ہے ۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ، حضرت مولانا فاتح الاسلام صاحب مدظلہ سب بخیریت ہیں ۔ یہاں کی آب و ہوا اچھی ہے ۔ دریائے نیل کا پانی پیتے ہیں ۔ جس کے ساتھ اسلامی تاریخ کو بڑی وابستگی ہے ———— حضرت مولانا بنوری صاحب مدظلہ کی موجودگی سے بڑا آرام اور فائدہ ہے وہ پہلے سے یہاں کے تمدن ، عادات ومحاورات سے واقف ہیں اور تعارف بھی بہت زیادہ ہے ۔ الحمد للہ تعالیٰ پاکستانی وفد کو یہاں اچھا خاصا امتیاز حاصل ہے ۔ اور ہم پاکستانی موقف بیان کرنے میں پوری طرح کامیاب رہے ہیں ۔ ممکن ہے دو چار دن کے بعد ہم جدہ روانہ ہو جائیں ۔ باقی حالات پھر لکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ فقط (غلام غوث ہزاروی)

یروشلم سے ایک مکتوب

یروشلم میں یہودیوں کے کیمپ کے سربراہ س . ز . شراغی نے امریکہ میں یہودیوں کی عالمی تنظیم کے صدر کے نام ایک خط لکھا ہے جسے ایک امریکی یہودی اخبار "دی امیریکن زیونسٹ" نے شائع کیا ہے ۔ جس میں شراغی نے یہودی تنظیم کے صدر کی امدادی مہم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

"میں آپ کی یہود نوازی سرگرمیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں ۔ آج تک آپ ساڑھے چودہ ہزار سوالات بھیج چکے ہیں ۔ اور آئندہ بھی مزید استفسارات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ میں آپ کو ان سرگرمیوں پر مبارک باد دیتا ہوں ۔ کہ آپ نے ہر یہودی نوجوان کے دل میں فلسطین میں نیل سے لے کر فرات تک ایک "عظیم اسرائیلی حکومت" قائم کرنے کا جذبہ بیدار رکھا ۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور ایک عظیم اسرائیلی حکومت قائم کرکے رہیں ۔ موجودہ حکومت دراصل ہمارے سفر کی ایک منزل ہے' اور ہماری اصل منزل اس سے بہت آگے ہے ۔"

(شراغی — یروشلم)

[illegible]

اسلام اور رجم

(محمد منظور الوحیدی)

دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جرائم کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ سطحی قوانین کی مدد سے ملک میں امن قائم کرنے کے منصوبے بنانا محض خوش فہمی ہے۔ جس کی کوئی عقلمند بھی تائید نہیں کر سکتا۔

ہم مسلمان ہیں اور اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے قوانین عقل و منطق کے مطابق اور امن قائم کرنے کی قطعی ضمانت ہیں۔ یہ باتیں محض منطقی نہیں۔ بلکہ یہ دنیا ایک طویل مدت تک اسلامی قوانین کی اثر انگیزی کے قابل فخر مناظر دیکھ چکی ہے۔ اور آج بھی ہمیں دعوت فکر دے رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ ڈیڑھ صدی کی برطانوی غلامی نے ہمارے قلب و نظر کو اس حد تک بدل دیا کہ آج پاکستان قائم ہوئے سترھواں برس جا رہا ہے لیکن ہم اسلام کے ساتھ وفاداری کا انداز اختیار کرنے کی بجائے انحراف کی راہ پر بگٹٹ دوڑتے جا رہے ہیں۔

ہمیں یہ شکوہ ضرور ہے کہ ملک میں بدامنی رشوت ستانی، چوربازاری۔ ڈاکہ زنی قتل و غارت اور دوسری خلافِ اسلام سرگرمیاں زور شور سے جاری ہیں کسی کو سکون اور چین سے جینا نصیب نہیں۔ لیکن ہم نے کبھی ان مصائب کے منبع پر بھی غور کرنے کی زحمت گوارا کی ہے؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ مثلاً ایک فعل ہے حرام کاری۔ کتاب و سنت اسلامی معاشرہ میں ادنیٰ درجہ کی فحاشی بھی گوارا نہیں کرتی۔ کتاب اللہ کا اعلان ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ۔

"اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ اعلانیہ ہو یا خفیہ"

اور حرامکاری کے متعلق وضاحت سے اعلان فرما دیا:۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝

اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک یہ فحاشی اور بری راہ ہے۔

لیکن آج دنیا اس فعل بد کے لئے ایک زرخیز زمین کی حیثیت اختیار کئے جا رہی ہے۔ آپ ذرا اس فعل شنیع کے اثراتِ بد کی وسعت کا اندازہ تو لگائیے۔ کہ جہاں ہزاروں طوائف برسوں سے اس "کاروبار" سے منسلک ہیں۔ کیا وہاں کی بہت بڑی آبادی "ناجائز" اولاد پر مشتمل نہ ہوگی؟ اور کیا اسی نسبت سے وہاں فحاشی کے مناظر شرمناک تیزی کے ساتھ نہ بڑھیں گے؟ اور جہاں کی آبادی کا بیشتر حصہ اللہ کی نافرمانی پر تل جائے۔ تو کیا وہاں "امن" جو اللہ کے انعام کی ایک صورت ہے قائم ہوگا؟ یہ سوالات ایسے ہیں۔ کہ جن پر آج ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ اور ایک خوشحال ترقی یافتہ معاشرہ پیدا کیا جائے۔ تو ہمیں ترقی اور کامیابی کے ان اصولوں پر چلنا ہوگا۔ جن پر چل کر قرنِ اول کے مسلمانوں نے ایک طویل العمر حکومت کی نیو رکھی اور جن کی قربانیوں سے آج ہم دنیا میں اسی کروڑ کی تعداد میں ایک مؤثر اکثریت لئے ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس آج ہم پوری ڈھٹائی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو نہ صرف ٹھکرا دیتے ہیں۔ بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اسلامی تعزیرات کی کوئی صورت بھی ہمارے سامنے نہ آئے۔ تاکہ ہماری فاسقانہ سرگرمیوں اور عیش و نشاط کی شرافت دشمن محفلوں پر خوف و حیاء کا کوئی چھینٹا بھی نہ پڑے۔ چونکہ ایسا کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرانے پر مصر ہیں۔ اس لئے اتمام حجت کی خاطر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ شاید کہ ان دیوانوں کے انوکھے "عشق" کی قلعی کھل سکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا۔ کہ ایک شخص مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں زنا کا مرتکب ہو گیا۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا تا آنکہ چار بار یہی ہوا۔ جب اس نے خود اپنے خلاف چار بار گواہی دے دی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کیا تو پاگل تو نہیں؟ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں!

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا۔ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو"

آگے چل کر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سنگسار کرنے والوں میں ایک میں بھی تھا۔ ہم نے اُسے مقامِ مصلیٰ پر سنگسار کیا، جب اس پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اُسے حرہ کے مقام پر جا پکڑا آخر ہم نے اُسے سنگسار کر دیا۔ (بخاری شریف)

اسی حدیث کو امام مالکؒ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔ نیز امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ، کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ سنگسار کرنے (کا حکم) اللہ کی کتاب میں ہے۔ جو حق ہے۔ اس پر جس مرد یا عورت نے زنا کیا جبکہ وہ شادی شدہ ہو اور شہادت یا حمل یا اعتراف پایا جائے (بخاری شریف)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق منقول ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سراحہ لائی گئی جو کہ شادی شدہ عورت تھی اور زناکاری میں آئی تھی۔ تو آپ نے جمعرات کے دن تو اسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن سنگسار کروا دیا۔ (ابن کثیر سورۃ نور)

مسند احمد، سنن اربعہ اور مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنوارا کنواری سے زنا کرے تو سو کوڑے اور سال بھر کی جلاوطنی اور اگر شادی شدہ شادی شدہ عورت سے زنا کرے۔ تو رجم۔ پھر فرمایا، خدا کے حکم کے ماتحت اس حد کے جاری کرنے میں تمہیں ان پر ترس اور رحم نہ کھانا چاہیئے۔ (ابن کثیر)

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ رجم کے کے انکار کرنے کی ہلاکت سے بچنا (ابن

مندرجہ بالا احادیث و اقوالِ صحاب کو سامنے رکھئے۔ اور دیکھئے کہ آج ہم کس ڈگر پر چل رہے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کے مخالفین کے زمرہ میں جا بیٹھے ہوں. کیا زنا کے اڈے کوئی شریف غیور مسلمان کہلانے والی قوم برداشت کر سکتی ہے! کیا ہماری وہ قوم جو دنیا بھر میں اپنے متعلق سب سے زیادہ اسلام پسند اور عاشق ہونے کی دعویدار ان آیات و احادیث عمل کرنے کے لئے تیار ہے؟

ان پر عمل تو کیا ہوتا۔ بلکہ آجکل بعض ایسے مسخرے مفسرین بھی ہماری تعد میں دستیاب ہو چکے ہیں۔ جو ان شرعی سزاؤں کو مخصوص سماج کے ساتھ ہی کر چکے ہیں۔ اور موجودہ سماج پر موجود میں انہیں "ظالمانہ اقدام" تک کہہ د سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ طرز فکر اگر محض نظری غلطی ہے تو انہیں دوبارہ اسلام گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور یہ سب کچھ محض اپنے جذبہ عیش کو خوش کی خاطر کیا جاتا ہے۔ تو انہیں خدائے کے انتقام سے ڈرنا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رکھئے۔ کہ یہ سزائیں محض اسلامیہ میں ہی رائج نہیں بلکہ پہلی امتوں بھی یہ سزا جاری تھی۔ چنانچہ حضرت ابن اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرمایا، کہ حض صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور ایک یہودی (عورت) لائی گئی۔ انہوں زنا کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم اپنی کتاب کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہمار پادریوں نے اس میں چہرہ سیاہ کرنا اور گ پر سوار کرنے کا حکم ایجاد کیا (باقی ص

حرام کاری کے مرتکب افراد کو سنگسار کرنے کا مسودہ قانون

اسمبلی میں پیش نہیں ہو سکے گا!

مولانا غلام غوث ہزاروی کو صوبائی اسمبلی میں حرام کاری کے مرتکب افراد کو سنگسار کرنے کے متعلق بل پیش کرنے کی اجازت نہیں ملے گی، یہ فیصلہ جمعہ کے روز صوبائی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے یہ بل اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے قواعد کے مطابق گورنر کی پیشگی منظوری طلب کی تھی۔ کابینہ نے سفارش کی ہے کہ گورنر کو اس مسودہ قانون کو اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

(مشرق لاہور ۲۹ مارچ ۷۷ء)

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور

جمعہ - ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ

پاکستان و بھارت کے درمیان وزارتی سطح کی گفتگو

اقلیتوں کے مسائل پر وزارتی سطح پر گفتگو کی تجویز حکومت پاکستان نے منظور کر لی ہے - یہ تجویز پنڈت نہرو نے پیش کی تھی - دراصل صدر ایوب خاں کی ہی ایک سابقہ تجویز کا یہ اعادہ ہے -

بھارت میں مسلمان اقلیت کے ساتھ گزشتہ چند ماہ سے جو بہیمانہ اور بے دردانہ سلوک جاری ہے - پاکستان میں اس کے رد عمل کے اندیشے اور اپنے مجرمانہ ضمیر کی پردہ پوشی کے لئے بھارت نے یہ تجویز پیش کی ہے - وگرنہ اگر خلوص و صداقت کا جذبہ اس میں کار فرما ہوتا تو بھارت کو یہ تجویز اسی وقت قبول کر لینی چاہیئے تھی - جب اسے صدر ایوب خاں نے پیش فرمایا تھا -

اس تجویز کی کامیابی کے بارے میں ہم کسی خوش فہمانہ توقع کا اظہار کرنے سے قاصر ہیں - لیاقت نہرو معاہدہ جب مرنہ چڑھ سکا تو اس تجویز کا مستقبل بھی معلوم ہے - تاہم اس کو آزمائے جانے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے - مگر اصل بات یہ ہے کہ ہندومت کے فرقہ دارانہ جنون پر بند باندھنے میں وہاں کی قیادت قطعی ناکام ہو چکی ہے - گاندھی جی کے قتل کر دیے جانے کے بعد جس قسم کے مضبوط ہاتھوں سے اس فتنہ کو کچل دینا چاہیئے تھا - نہرو گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکی - مسلم کش پالیسی بھارت کی قومی و عوامی زندگی کا اب خاصہ بن چکی ہے - کانگریس کی قیادت بھی فرقہ پرست عناصر کے ہاتھوں میں جا رہی ہے اور وہاں کا اصلاحی عنصر بھی ہندوؤں کے جذبات تنگ نظری و عصبیت پر کوئی نمایاں اثر نہیں ڈال سکا ہے - بھارت کا ہندو، لاقانونیت کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے - وہاں کی حکومت اور رہنماؤں نے وہاں کے مسلم دشمن فسادی عنصر کی طرف سے عرصہ دراز تک چشم پوشی کی ہے اور انہیں کھل کھیلنے کے مواقع بہم پہنچائے ہیں - اس کے بعد ان سے کسی معقولیت امن کی توقع کرنا بنیادی طور پر کم فہمی کی بات ہو ہندوؤں کا احساس کہتری کبھی بھی انہیں مسلمانوں کی طرف سے فارغ نہیں بیٹھنے دے گا -

مشرق میں اینگلو امریکی ڈپلومیسی جن خطوط پر چل رہی ہے وہ بھی اس صورت حال کو ہوا دینے میں پس پردہ بہت کچھ کر رہی ہے -

وزارتی سطح کی اس گفتگو میں پاکستان کی طرف سے کسی ایسے اعتراف کا ادنیٰ ترین حصہ بھی نہ ہونا چاہیئے جو بھارت کے مجرمانہ کردار کے لئے کسی سہارے کا باعث بن سکے -

بلاشبہ بھارت کے مسلمان نہایت ہی اندوہناک حالات سے گزر رہے ہیں اور ان کو یہ خمیازہ ہماری ہی سیاسی ناعاقبت اندیشیوں کے نتیجہ میں بھگتنا پڑ رہا ہے - ہم ایک ایسے دشمن پر اعتماد کرنے کی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں جو منفقیتی بزدلی کے پاگل پن میں مبتلا ہے - جس کی تاریخ کسی اچھے ماضی کی نشان دہی نہیں کرتی ہے - ہمیں خود اپنے اندر وہ قوت پیدا کرنی چاہیے جو بھارت کے ۴ کروڑ مسلمانوں کے اعتماد کا سبب بن سکے اور تاریخ کے دھارے کو اس طرح موڑنے کی کوشش کرنا چاہیئے جس سے پورے برصغیر کا مستقبل مسلمانوں کے حق میں جا سکے -

پاکستان کا استحکام، مضبوطی اور اسلام پر اس کی ثابت قدمی سے ہی ایسا مستقبل تعمیر ہو سکتا ہے (ک، م)

بے پردگی سے فحاشی تک

پچھلے چند سالوں سے اکثر مسلمان ممالک مغربی غلامی سے آزادی حاصل کر چکے ہیں اور اب وہاں آزاد جمہوری حکومتوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان ممالک نے آزاد ہونے کے بعد قومی اور ملی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی - مغربی استعمار کے زمانہ میں ان ممالک کے عوام ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ماتحت اسلام کی تعلیم سے الگ کر دئے گئے اقتصادی لحاظ سے انہیں پسماندہ بنا دیا گیا اور اسلام کی بجائے مغربی تمدن سے آمیز تعلیم کو رائج کیا گیا - چنانچہ یہ ممالک آج بھی اسی ناپسندیدہ اور فحش طرز تمدن پر چل رہے ہیں - جس پر انہیں مغرب کی فاسق اور اسلام دشمن اقوام چلا گئیں - آزادی کے بعد مسلمانوں کا یہ طرز عمل کسی بھی ستائش کا مستحق نہیں - اسلام دوسرے مذاہب کی طرح ایسا لچکدار نہیں - کہ وہ انسان کی ہر گمراہی کا ساتھ دے - اور ہر آدمی کو خوش رکھنے کی خاطر ہر آدمی کے غلط سے غلط رویے کی بھی تائید کرتے - اسلام یقیناً ایک ٹھوس اور جامع قسم کا دین ہے - جو کہ خود بدلنے کی بجائے ماننے والوں کو بدلنے پر مجبور کرتا ہے اور جو اسلام میں ترمیم کرنے کی غلطی کرتا ہے - اُسے منافق اور فاسق کہہ کر مسترد کر دیتا ہے -

شرافت - تقویٰ اور حیاء اسلام و ایمان کا ایک قابل قدر جزو ہے - جیسے کہ حدیث میں آتا ہے کہ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے - جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان نہیں - ایمان اور حیاء کا آپس میں گہرا تعلق ہے - اور حیاء، عفت، پاک دامنی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے لئے ایسا سبب افضلیت ہے کہ جن سے غیر مسلم اقوام محروم ہیں - اس کو بچانے کے لئے اسلام نے مسلمان عورتوں پر پردہ لازم کر دیا - تانکا جھانکی - مردوں عورتوں کے اختلاط اور بے پردگی کی ہر نوع کو جرم قرار دیا - تاکہ حیاء اور عفت جو کہ ایمان کا ایک حصہ ہے اس کی بہ ترتیب پر حفاظت کی جائے -

عہد صحابہ پر نگاہ ڈالیئے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا پاک اور غیرت مند زمانہ ہے - ہر جانب فرشتہ صفت مسلمان نظر آتے ہیں - مسلمان تو الگ رہے کافر بھی عفت اور پاک دامنی کے شدید پابند ہیں -

لیکن ایسے مقدس ماحول میں صحابہ اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن مجید صاف صاف پردے کا حکم دیتا - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو ایک نابینا صحابی سے پردہ کرنے کا حکم دیا - اور جب یہ عرض کیا گیا کہ حضور یہ نابینا ہیں، تو فرمایا - تم تو نابینا نہیں ہو - تمام صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ بلکہ ہر زمانہ کے علماء و صوفیا کا اتفاق رہا ہے کہ ہر مسلمان عورت پر پردہ کرنا ضروری ہے - اور یہ چیز عورت کی پاک دامنی اور حیاء کی حفاظت کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے لیکن ہمارے ملک میں جس تیزی کے ساتھ بے پردگی کا رواج بڑھا - اس کی نظیر ملنا مشکل ہے - بے پردگی بڑھتے بڑھتے فحاشی تک آ پہنچی اور صرف سولہ برس کے بعد آج ہم دیکھتے ہیں کہ فحاشی اور غنڈہ پن کے مناظر میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے - قوم کو بے غیرتی اور فسق و فجور میں مبتلا کرنے کے اس ناسور کے ذمہ دار زیادہ تر سینما - مینا بازار فحش لٹریچر ہیں، اور حالت یہ ہے کہ ان تینوں قابل نفرت کاموں کی سرپرستی میں ہر دو لیڈر بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے - جو قوم کو اپنے سچے اور پکے "مسلمان ہونے اور "عاشق نبی" ہونے کا یقین بھی دلاتا ہے - زنانہ سکراوں اور مصوری اور فنون لطیفہ کی نمائشوں کا بھی اس میں کافی حصہ ہے -

اور آج نوبت یہاں پہنچ چکی ہے - کہ ایک دوسرے ملک کی گھٹیا بازاری عورتیں گانے بجانے اور فسق و فجور کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہاں آتی ہیں - تو ہمارے بعض "پکے اور سچے مسلمان" لیڈر ان کا استقبال کرتے ہیں -

> اور فرماتے ہیں - اس قسم کے ثقافتی تبادلوں سے دونوں ملکوں میں بہتر دوستانہ تعلقات پیدا ہوں گے - اور ان ناچ و گانے کے فحش مناظر کو دیکھ کر میں سمجھتا ہوں - کہ " ؟ " (ملک کا نام) کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہیں -

ہم نہیں سمجھتے - کہ پردہ اتار کر بد معاشی اور فسق و فجور کرنے والے اپنے ملک کی دفاعی طاقت میں کس قسم کا اضافہ کر رہے ہیں؟ اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ کاش ہمارے ملک کا نوجوان اور بوڑھا تعلیم یافتہ اور ان پڑھ سیاستدان اور بے سیاست عام شہری اس بات کا احساس کرے کہ فحاشی بے پردگی اور بے راہ روی کے مناظر میں اضافہ کر کے وہ ملک کی خدمت نہیں کر رہے ہیں - بلکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں - کاش وہ قرآن مجید کے اس اعلان پر بھی کان دھرنے کو تیار ہو جاتے -

عرب ممالک میں پاکستانی وفود

آج کل پاکستان سے کئی غیر سرکاری وفود عرب ممالک کا دورہ کر رہے ہیں - جن سے پتہ چلتا ہے - کہ برصغیر (باقی صفحہ ۱۲ پر)

فکر و نظر

اسلام عصری تقاضوں کے درمیان

احمد حسین کمال

اسلام نے اعمال کا ایک سانچہ انسانوں کے لئے تجویز کیا ہے اس سانچہ کی اہمیت وعظمت اور قدر وقیمت یقینیات اور ایمانیات کے ان اصولوں پہ مبنی ہے جو انسانی فکر و ذہن کے لئے اسلام نے مقرر کئے۔ ان اصولوں کی ان ہی تعبیرات وتوضیحات سے امت مسلمہ کی وحدت دینی واجتماعیت ملی اور ایک مسلمان کی صحت مذہبی تشکیل پاتی ہے جو اس دنیا میں صحیح طور پہ مسلمان قوم وملت کہلانے اور سچا مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔

اسلام کے مقرر فرمودہ ایمانیات کے یہ اصول افکار ونظریات کے ان اصولوں سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے جن سے کسی سوسائٹی کا ذہنی ڈھانچہ اور اس سوسائٹی میں کسی فرد کی انفرادیت کا مقام تعین پاتا ہے اسی طرح اسلام کے مجوزہ اعمال کا سانچہ بھی اخلاقیات کے اس سانچہ سے قطعی مختلف ہوتا ہے جسے ایک فرد سوسائٹی میں اپنی تمیز و اہمیت قائم کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے اور جسے ایک گروہ یا جماعت اپنی اجتماعیت کے استحکام، علو، برتری اور نظم کے لئے افراد پہ عائد کرتی ہے۔ سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، دیانت داری اختیار کرنا، یہ انفرادی اخلاق و جماعتی اخلاق دونوں کا ہی تقاضا ہوتا ہے۔ لیکن ایک فرد اور ایک جماعت دونوں ہی اسے محض اپنی اخلاقی قدر و قیمت کی خاطر بروئے عمل لاتے ہیں اور اسے اپنی کامیابی کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اسلام بھی سچ بولنے، وعدہ پورا کرنے اور دیانتداری اختیار کرنے کا اپنے پیروؤں کو حکم دیتا ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ اس سے اپنی قدر و قیمت اور کامیابی کا کام لیا جائے، بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ اس پہ عمل کرنا رضائے الٰہی کا باعث ہوگا، اور اس سے روگردانی کرنا تعزیر الٰہی کا موجب بنے گا!

یہ ہے وہ فرق جو نیکی، صداقت اور اخلاق کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر اور غیر اسلامی نقطہ نظر کے درمیان موجود ہے۔ اور اس کا لحاظ کئے بغیر، تمدن و معاشرت کے معاملات پہ اسلام کا اطلاق بے شمار غلط فہمیوں اور غلط رویوں کا سبب بن گیا ہے۔

تمدن ومعاشرت کے مسائل کا حل جن مروجہ طریقوں کے مطابق کیا جاتا ہے، یا جو مطلوبہ تبدیلیاں اس میں لائی جاتی ہیں ان کے تقاضے بیشتر اجتماعی ضرورتوں کے پیدا کردہ ہوتے ہیں اور ان ہی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قانون و اخلاق کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور اسی ڈھانچہ سے قانون و اخلاق کا وہ انفرادی و اجتماعی فلسفہ تراوش پاتا ہے جسے نظریات کا رنگ دے کر آئیڈیل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اب اگر ایک شخص یا گروہ بھی سب کچھ لے کر اس پہ اسلام کے اصول حق و صداقت چسپاں کرنے لگتا ہے اور اس کو اسلام کا نظام قرار دیتا ہے۔ تو کیا اس کی یہ کارگزاری اور اس کا یہ دعویٰ کسی اعتبار سے بھی اسلام کی روح سے مطابقت رکھے گا اگرچہ وہ ظاہری نقشہ کے اعتبار سے اسلام کا سارا پروگرام ہی کیوں نہ پیش کر دیتا ہو۔

اسلام تو چاہتا ہے کہ تم دین کی صداقتوں کا اقرار اللہ کے حضور مومن بننے کے لئے کرو، دین کے احکام پہ عمل اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو۔ دین کے ممنوعات سے باز اللہ کی ناپسندیدگی کی خاطر رہو۔ اسوۂ رسول پہ عمل، اللہ کے فرمان کی تعمیل کے لئے کرو، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ، اللہ کی فرمانبرداری کی خاطر بجا لاؤ اور تمکن فی الارض کے مقام پہ تمہیں کھڑا کر دیا جائے، تب بھی اللہ کے لئے ہی نمازیں قائم کرو۔ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ الغرض اس پورے نقشہ میں کبھی بھی احکام اسلامی کو 'شہریت' اجتماعیت اور تہذیب وتمدن کے نظام قائم کرنے کے ذریعے کے طور پر پیش نہیں کیا گیا۔

یہ تمام نظام تو انسانی ضروریات کے تابع ہیں اور ہر عہد اور ہر ماحول کے تقاضوں سے تشکیل پذیر و تغیر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ اسلامی عقائد و اعمال کی مخلصانہ بجا آوری سے یہ نظام نقائص سے پاک اور اعلیٰ منافع کے حامل بن سکتے ہیں۔

الغرض اللہ کے دین کی عظمت و اہمیت اور افادیت کا تمام تر دارومدار اس ایک بات پہ مبنی ہے کہ اسے اللہ کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے یا اپنی شخصی، اجتماعی، تمدنی، شہری، تہذیبی، ثقافتی، عمرانی و سیاسی ضروریات کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے۔ اگر پہلی صورت ہے تو اسے ہی خالص دین اور حقیقی اسلام کہا جائے گا اور اگر دوسری صورت ہے تو اس کا ظاہر کتنا بھی مذہبی دعووں اور دینی اعمال کا حامل ہو۔ وہ صرف ایک اجتماعی تحریک و منصوبہ کا حربہ اور ذریعہ ہی کہلائے گا۔ اسلام نہیں۔

اسلام انسان کو اللہ کا بندہ بنانا چاہتا ہے۔ کسی مملکت کا شہری، کسی قوم کا فرد۔ کسی جماعت کا رکن اور کسی گروہ کا ساتھی بننے کے لئے جن عوامل کی ضرورت ہے۔ ان میں اسلام کو بھی شامل کر دینا۔ اسلام کا غلط و ناروا استعمال ہے البتہ ایک سچا مسلمان ایک مملکت کا بہترین شہری، ایک قوم کا اعلیٰ فرد، ایک جماعت کا قوی و امین کارکن اور ایک گروہ کا مخلص ساتھی بھی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسلام کے بنیادی مقصد و مدعا اور اس کے مطلوب و منشاء کو نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔

بہرحال تمدنی، سیاسی اور معاشرتی ضروریات کے پیمانے ہر عہد اور ہر دور میں تبدیل ہوتے رہے ہیں اسلام کو ان پیمانوں میں نہیں تولنا چاہیئے۔ اور ان پیمانوں کو پر کرنے کے لئے اسلام کو ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ ہاں ان پیمانوں کو اسلام کے سانچے میں تشکیل دے کر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ لیکن اسلام کی مراد و منشا وہی رہے گا اور رہنا چاہیئے، جسے اللہ نے اللہ کے رسول نے صحابہ کے عمل نے اور اسلاف کے تعامل نے متعین کر دیا ہے۔ (کمال)

بقیہ صفحہ ۳

کے مسلمانوں کو عالم عرب سے کس قدر گہری عقیدت
ان میں سے ایک وفد جمیعۃ علمائے اسلام کے زع
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی حضرت
مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ومولانا محمد یوسف
پر مشتمل ہے۔ غیر سرکاری ذرائع سے اس وفد کے
اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ حقیقت ایک
ظاہر ہو چکی ہے کہ "مسلمان کا بھائی ہے" چاہے اس کے
زمانہ زبان اور جغرافیائی تقسیم کی دیواریں حائل ہوں
پاکستان کے اس وفد نے مصر کا دورہ کرنے کے بعد
حکومت کی سرحد پر واقع ایک مصری بندرگاہ غز
جلسہ عام میں مسئلہ فلسطین و کشمیر پر روشنی ڈالی۔ یہ حقیقت
کہ اس وقت یہ دونوں مسائل مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید
مسلمانوں کے اہم مسائل ہیں۔ اور اتفاق دیکھئے کہ ان
کی یہ دونوں لکیریں برطانوی بندربانٹ کی قابل نفرین یادگا
جب تک یہ زمین قائم رہے گی۔ انگریز کی سامراجیت
انسان دشمنی کو تاریخ کے خونین صفحات پہ نمایاں جگہ

قائدین جمیعۃ علماء نے اتحاد اسلامی کی اہمیت
باہمی آویزش کے مضمرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی
ہم "مسلمان کا مسلمان بھائی ہے" کے فرمان پر عملاً
جو ہمارے تنزل کا واحد علاج اور ہماری کامرانی کی

بقیہ صفحہ ۲

حضرت عبداللہ بن سلام نے عرض
اللہ کے رسول انہیں تورات
حکم دیں۔ تورات لائی گئی۔ ان میں سے ایک نے ر
پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور اس سے پہلی اور بعد والی آیت پڑھ
چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگ
کا حکم دیا اور ان دونوں کو سنگسار کر دیا (بخاری جلد ۲)

ان تفصیلات کے بعد ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی مسلمان
کی مخالفت کرے اور رجم کو مسترد کر کے معاشرہ میں
اور فحاشی کے دروازے کھول دے۔

جمہور علماء اسلام کا مذہب یہی (رجم) ہے حضرت
ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ اور مالکؒ رحمۃ اللہ علیہم اسی طرف
امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ پہلے اسے کوڑے مارے جائ
رجم کرنا چاہیئے۔ تاکہ قرآن و حدیث دونوں پہ عمل ہو جا

اس بحث کے بعد ہم ان تمام مسلمان عوام اور
وملت سے سوال رکھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ کیا وہ اسلام ک
کوئی اہانت سمجھتے ہیں؟ غلط سمجھتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا
کو جاری کر کے امن کی نیو رکھنے کو تیار ہیں؟

ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ یہ کہیں کہ "محض حدود کی
جاری کرنا پیچیدگیاں پیدا کر دے گا"۔ یہ جملہ محض پرتکلف
ہے لیکن واقعہ کے لحاظ سے یہ دعویٰ صریح مغالطہ ہ
قسم کی منطق سے اسلامی حدود کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ وہ اسلا
نہیں کر رہے ہیں کہ اس طرز عمل سے برائی کی حوصلہ افزائی

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

جمعیۃ علمار اسلام کی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے چار مقتدر علمار کا اخراج

تنظیم اہل سنت ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک اطلاع نامہ میں بتایا گیا ہے کہ مقامی حکام نے نہ معلوم کن مصلحتوں کی بنا پر چار مقتدر و امن کوش علمار کو شہر بدر کر دیا ہے ۔ اس کی وجہ سے اہالیان شہر میں غم و افسوس پھیل گیا ہے اور اس کارروائی کو ناپسند کیا جا رہا ہے ۔

انجمن اشاعت اسلام چاٹگام (مشرقی پاکستان)

انجمن اشاعت اسلام ایک دینی اصلاحی نشری ادارہ ہے ۔ دین سے عام ناواقفیت دہریت والحادیت کے اس بے پناہ سیلاب کے دور میں اس قسم کے ادارہ کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ مگر جب ایسے نازک وقت میں بھی عام طور پر اس فریضہ سے مساہلت برتی جا رہی ہو تو وقت کا تقاضا ہوگا کہ اس عنقاء صفت ادارہ کی بقا اور اس کے استحکام کے لئے کوششوں کی انتہا کر دی جائے ۔ چنانچہ جس طرح اہمیت کی پیش نظر سر و سامان کی فراہمی کا انتظار کئے بغیر محض توکلاً علی اللہ انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد ڈالی دی گئی تھی اس طرح اس کے قیام کے بعد بھی آج چار سال تک قوم و ملت کے مخلص ہمدردوں نے توقع سے زیادہ بقاء و استحکام کے لئے اپنی مساعی جمیلہ کو صرف کیا۔

آج انجمن اشاعت اسلام اور اس کی خدمات سے آپ ناواقف نہیں ہیں ۔ خدا کا بے انتہا شکر ہے کہ جن اغراض و مقاصد کی خاطر انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد ڈالی گئی تھی ۔ ان میں امید سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ۔ اس انجمن کے اغراض و مقاصد میں درج ذیل کی وضاحت شامل ہیں

۱ ۔ علوم نبوت سے اس عام ناواقفیت کے دور میں عوام و خواص کے سامنے صحیح اور اصلاحی دینی مضامین فراہم کر کے دینی معلومات میں اضافہ کرنا ۔

۲ ۔ تقاضائے ضرورت کے مطابق عدیم الفرصت مسلمانوں کے لئے اکابر علماء کی تصدیق کے ساتھ کتابچوں کی صورت میں ضروری مسائل کی فراہمی ۔

۳ ۔ علمی و دینی مضامین کو دیگر زبانوں سے بنگلہ میں منتقل کرنا ۔

۴ ۔ جا بجا تقریری محفلیں منعقد کر کے عام مسلمانوں کو راہِ حق کی طرف رہنمائی کرنا ۔

۵ ۔ درس قرآن کا انتظام بھی اس سال کے پروگرام میں شامل کر لیا گیا ہے ۔

۶ ۔ دوسرے اداروں سے تعلقات قائم کر کے ان سے اہم کتابچوں کو منگوا کر حسب تقاضا بقیمت یا مفت تقسیم کرنا ۔

چنانچہ ادارۂ ترجمان اسلام سے ترجمان اسلام اور اس کے مطبوعہ رسالے ادارہ خدام الدین اور اس ادارہ کے مطبوعہ رسالے ادارہ تبلیغ دین ملتان شہر سے اس کے مطبوعہ رسالے منگوا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں ۔ ان اداروں کے علاوہ کتب خانوں سے ضروری ضخیم کتابیں جو بغیر قیمت تقسیم نہیں ہو سکتیں ۔ ضرورت مندوں تک بقیمت پہنچائی جاتی ہیں ذیل میں انجمن اشاعت اسلام کے مفت شائع شدہ رسائل کی ہم ایک فہرست دے رہے ہیں ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ انجمن وقت کے کس قدر اہم تقاضوں کو پورا کر رہی ہے ۔

اس سال انجمن سے شائع شدہ رسائل

(۱) نقشۂ سحری و افطار ۔ ۲ ہزار ۔ (۲) مسائل رمضان بنگلہ ۔ ایک ہزار ۔ (۳) فضائل و مسائل رمضان المبارک اردو ایک ہزار (۴) مسائل احکام رمضان المبارک بنگلہ ۔ دو ہزار (۵) تصویر اسلام کی نظر میں' بنگلہ ایک ہزار (۶) سالانہ رپورٹ پانچسو (۷) طریقہ حج بنگلہ ۔ تین ہزار (۸) نماز کے متعلق ایک حدیث پانسو (۱۰) رسول کی سنتیں اردو ۔ چار ہزار (۱۱) رسول کی سنتیں بنگلہ دو ہزار (۱۲) مصائب اور اس کے اسباب اردو (۱۳) تجلیات مجدد الف ثانی دو ہزار (۱۴) چند الزامات کا جواب اردو ۔ دو ہزار (۱۵) ختم نبوت بنگلہ ۔ دو ہزار (۱۶) احکام رمضان مع ترکیب نماز عید اردو دو ہزار (۱۷) تاش و جوا ۔ دو ہزار (۱۸) مقاصد بعثت دو ہزار (۱۹) ترجمان اسلام بارہ سو (۲۰) ادارہ تبلیغ دین کے مختلف رسالے تقریباً پندرہ سو ۔

ادارۂ تبلیغ دین سے کوئی چھ ہزار رسالے مکمل قیمت ادا کر کے منگوا کر مفت تقسیم کئے گئے اور آٹھ نو ہزار رسالے صرف ڈاک خرچ بھیج کر منگوائے گئے اور مفت تقسیم ہوئے ۔

ذیل میں انجمن اشاعت اسلام کی آمد و خرچ کا ایک مختصر نوٹ پیش کرتے ہیں جس سے ہمارے معطیان کرام کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رقوم کو کس قدر بہترین مصرف میں خرچ کیا گیا ہے آمد میں صرف مجموعہ کو دکھایا جائے گا ۔ تمام معطیان کرام کے اسماء گرامی کا درج کرنا موجب طوالت و ملالت ہے ۔ البتہ اخراجات کی پوری تفصیل دی جائے گی ۔ تاکہ ناظرین کو انجمن کی کارروائی پر مکمل اطمینان ہو اور ان کی رقوم کا مصرف بھی انہیں معلوم ہو جائے ۔

کل آمد ۰ ۔ ۶ ۔ ۲۱۵۲

اور اخراجات کی تفصیل یوں ہے ۔

مذکورہ بالا رسائل کی طباعت میں کل خرچ	۶ ۔ ۱۵۱۳ ۔
ادارۂ تبلیغ دین ملتان کے رسالوں کی قیمت ڈاک خرچ	۰ ۔ ۱۴۴
ہفتہ وار ترجمان اسلام کی بارہ سو تعداد کی قیمت جو مفت تقسیم ہوئے	۰ ۔ ۱۰۸
وظیفہ مع دوسرے اخراجات آمد و رفت سواری خرچ وغیرہ	۰ ۔ ۶۴۰
تبلیغی جلسہ کی بابت	۰ ۔ ۵
مفتی محمود صاحب کو دعوت دینے کے لئے ڈھاکہ آمد و رفت کا خرچ	۰ ۔ ۷۰
متفرق	۰ ۔ ۱۲
آمد	۶ ۔ ۲۴۹۳
قرض	۰ ۔ ۳۴۱

(نوٹ) اراکین انجمن اشاعت اسلام نے ایک وفد کو علماء کی تنظیم کے سلسلہ میں حضرت مفتی محمود صاحب کو دعوت دینے کے لئے ڈھاکہ بھیجا تھا جو قومی اسمبلی کے اجلاس کے سلسلے میں ڈھاکہ آئے ہوئے تھے

جمعیۃ علمار اسلام سکھر کی میٹنگ

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ ۱۸ ۔ اپریل ۱۹۶۴ء کو دن کے ۲ بجے ہوگی ۔ تمام عہدیداران جمعیۃ سے شرکت کی درخواست ہے ۔ حساب آمد و رفت اور اسمائے اراکین بھی لے کر تشریف لائیں ۔

ایجنڈے میں الیکشن بورڈ کا قیام ۔ مالیات مبلغ حضرات کی رپورٹ اور ہر گوٹھ میں انتخابی جلسے کرنے کا پروگرام شامل ہے ۔

ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ ضلع سکھر

مکتوب قاہرہ

قاہرہ : اسرائیل کی سرحد پر واقع مشہور مصری بندرگاہ غزہ میں ایک جلسۂ عام ہوا ۔ جس میں جمعیۃ العلماء اسلام کے وفد کے اراکین حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی (ممبر صوبائی اسمبلی) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے عوام سے خطاب فرمایا : ــــ اراکین وفد نے عرب مہاجرین کے مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور قضیہ فلسطین و کشمیر کا موازنہ کر کے دونوں کو ایک ہی قسم کا مسئلہ بیان کیا ۔ نیز مفتی محمود صاحب نے اکثر جگہ اپنی تقریروں میں فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ پاکستانیوں کی ہمدردی اور مسئلہ کشمیر میں پاکستانی موقف کی وضاحت کی اور اس بات پر زور دیا ۔ کہ دنیا کے مسلمانوں کو دونوں مسئلوں پر باہمی تعاون کرنا چاہیئے اور متحد ہو کر استعماری سازشوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔

یاد رہے کہ جمعیۃ علمائے اسلام کا وفد آجکل جامعہ ازہر کی دعوت پر جامعہ ازہر قاہرہ کے ہزار سالہ جشن میں شرکت کے لئے مصر گیا ہوا ہے ۔ وفد نے مؤتمر کے اجلاسوں میں متواتر شمولیت کے علاوہ مصر کے مشہور شہروں اسوان طنطا ۔ علاقہ سویز اور غزہ کا دورہ کیا ۔ ان جگہوں پر عوامی تقریروں ۔ بیانات اور نجی ملاقاتوں میں بھارتی مسلمانوں پر بحیثیت مسلمان ہندوؤں کے مظالم اور مسئلہ کشمیر کی وضاحت کی ۔

حیدرآباد میں جلسۂ عام

۱۲ ۔ ذی قعدہ ۸۳ھ بعد نماز عشاء جامع مسجد گرس ناکہ میں پیر عبدالقدوس صاحب امیر جمعیۃ علماء حیدرآباد جلسہ عام ہوا جس میں آئندہ انتخابات میں اسلام کے پابند اور دیندار لوگوں کو ووٹ دینے پر زور دیا گیا ۔ نیز حاضرین سے اس سلسلہ میں وعدہ لیا ۔ اس کے بعد جمعیۃ کے متعلق ضروری امور زیر بحث آئے

(حکیم نواب الدین ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء)

شہداد پور

مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم القرآن شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ کی جانب سے مولانا رحمت اللہ صاحب کو جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے علاقہ سندھ کے لئے مبلغ مقرر کیا گیا ہے ۔ خواہشمند حضرات مذکورہ پتہ پر خط و کتابت کریں ۔

حکیم نواب دین ۔ ناظم جمعیۃ (حیدرآباد)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

ترجمان اسلام میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

معاصرین کے افکار

محض شر انگیزی

ہندوستانی فوج خط متارکہ کو جس بری طرح پامال کر رہی ہے۔ وہی کچھ کم اشتعال انگیز نہیں ہے۔ مگر وہ آزاد کشمیر کے شہریوں کو اغوا کر کے جس بے دردی سے قتل کر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر تو جنگ بندی کا معاہدہ ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔ پاکستان اگر اس کے باوجود خط متارکہ کا احترام کر رہا ہے اور جنگ بندی کے معاہدے پر قائم ہے۔ تو صرف اس لئے کہ اسے امن عزیز ہے۔ وہ جانتا ہے کہ امن میں سب کی سلامتی ہے اور اسے توقع ہے کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو اپنے وعدوں اور فیصلوں کے مطابق حل کرنے کی تدبیر کرے گی ہندوستان کی ہٹ دھرمی کو خاطر میں نہیں لائے گی مگر صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور امن پسندی بھی جارحانہ کارروائی کو برداشت کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ پاکستان آخر کب تک اتنی کھلی اشتعال انگیزی اور اتنی واضح جارحیت کے باوجود خاموش رہ سکتا ہے۔

ہندوستانی فوج کے یہ حملے محض ایک اتفاق قرار نہیں دئیے جا سکتے۔ وہ ایک سازش کا حصہ ہیں اور اس سازش کے مختلف پہلو خود ہندوستانی حکمرانوں نے بے نقاب کئے ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے جوش میں یہ کہہ کر ہندوستانی فوج جنگ بندی لائن عبور کر سکتی ہے۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو وہ ملکی دفاع کے لئے جنگ بندی لائن کو خاطر میں نہیں لائے گی ——— وزیر دفاع مسٹر چاون نے یہ فیصلہ سنا کر کہ ہندوستان کو جو امریکی اسلحہ مل رہا ہے وہ پاکستان کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے اور چین کی طرف سے ہندوستان پر حملے کا امکان نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان کو مزید فوج مطلوب ہے (آخر کس کے لئے؟) ——— وزیر داخلہ مسٹر نندہ نے یہ مضحکہ خیز الزام عائد کر کے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کا قتل عام یا فرقہ وارانہ فسادات، پاکستانی ایجنٹوں کی شرارت ہیں اور دوسرے ہندوستانی لیڈروں نے پاکستان کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکا کر اور اپنے ہم وطنوں کے سامنے پاکستان کی انتہائی غلط تصویر پیش کر کے۔

یہ تمام حقائق پیش نظر ہوں تو آزاد کشمیر کے سرحدی گاؤں پر ہندوستانی فوج کے حملوں کو محض شر انگیزی پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔ وہ کسی بڑی جارحانہ کارروائی کی ابتدا اور خطرے کی علامت ہیں اور اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان دشمنی کا جنون، کشمیر کو ہڑپ کر لینے کی استعماری خواہش اور غیر ملکی فوجی امداد ہندوستانی حکمرانوں کو کسی بھی حماقت پر آمادہ کر سکتی ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ واشنگٹن، لندن یا ماسکو میں ہندوستان کے جارحانہ عزائم اور توسیع پسندی کو کتنی اہمیت دی جا رہی ہے اور امریکی اور روسی مدبرین کو ان کی محدود مصلحتیں اور مفادات ہندوستان کا حقیقی روپ دیکھنے کی کہاں تک اجازت دیتے ہیں۔ مگر ہمارے لئے اس معاملے میں کسی خوش فہمی کی ذرا سی بھی گنجائش نہیں ہے اور ہم پاکستانیوں کو ہر نوع کے حالات کا مقابلہ کرنے اور ہر قسم کی آزمائش میں پورا اترنے کے لئے تیار رہنا چاہیے

(امروز)

قومی پریس ٹرسٹ

پاکستان کے چوبیس سرمایہ دار کارخانہ داروں کی طرف سے سرکار کی سرپرستی میں قومی پریس ٹرسٹ کا اعلان ہمارے نزدیک ایک بہت بڑا قومی حادثہ ہے۔ اس ملک میں حکومت وقت اور پریس کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں رہے لیکن یہ فطرتی بات ہے۔ اخبارات کے ناخوشگوار فرائض میں سے ایک فرض تعمیری نکتہ چینی بھی ہوتا ہے۔ چونکہ حکومت انسانوں کی ہوتی ہے اور انسانوں سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے اخباروں کو تعمیری نکتہ چینی کرنی پڑتی ہے۔ اخباروں کو بھی انسان ہی چلاتے ہیں اور اخباروں میں لکھنے والے بھی انسان ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن مارشل لا اٹھنے اور آئین کے نفاذ کے بعد حکومت اور اخبارات میں غلط فہمیاں اور بدگمانیاں بڑھتی ہی گئیں اور جمہوری دور میں ہم پریس آرڈی ننس، پریس ٹرسٹ، اشتہاری بورڈ اور اخبارات کو قومیانے تک کی باتیں سننے لگے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ بھی کہ مشرقی پاکستان میں پریس کے ایک حصہ نے علاقائی تعصب کے راگ الاپنے شروع کر دیئے اور دامن احتیاط و توازن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینے کی قسم کھالی اور مغربی پاکستان کے اخبارات میں بھی قومی و صوبائی اسمبلیوں کی صدائے بازگشت سنائی دینے لگی۔

گزشتہ سال ستمبر و اکتوبر میں حکومت کے گوشوں میں دردمند اور قومی شعور رکھنے والے حلقوں نے اس نازک صورت حال کو بھانپتے ہوئے حکومت اور پریس میں بات چیت اور افہام و تفہیم کا اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں صدر محترم نے بھی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے کام لیتے ہوئے پہلے پریس آرڈی ننس کو ایک ماہ کے لئے معرض التوا میں ڈال دیا اور حکومت اور اخباری صنعت کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے نمایندوں کے درمیان گفت و شنید کا نتیجہ ترمیمی پریس آرڈی ننس کی صورت میں نکلا اور پریس کے ضابطہ اخلاق کی بھی باتیں ہوتی رہیں۔

مغربی پاکستان میں قومی پریس نے ہمیشہ میانہ روی اختیار رکھی ہے اور ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ مشرقی پاکستان پریس کے ایک حصے کی نگارشات سے خود ہمیں کبھی اتفاق نہیں رہا اور ارباب اختیار کو ہم نے ان کے اس رویے پر ہمیشہ سراپا احتجاج پایا ہے۔ مشرقی پاکستان سے تعلق رکھنے والے مقامی اور مرکزی ارباب اختیار تو اپنے پریس سے ہمیشہ نالاں رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود موجودہ مرکزی سیکرٹری اطلاعات مسٹر الطاف گوہر کی مساعی جمیلہ سے مشرقی پاکستان کے ان اخبارات کے سرکاری اشتہار بحال ہو گئے لیکن اندر ہی اندر خبر نہیں کیا کھچڑی پکتی رہی اور اب پریس ٹرسٹ کے قیام کا اعلان ہو گیا ہے۔

قومی اخبارات نکالنے کے لئے پریس ٹرسٹ کا قیام کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے لیکن شرط صرف اتنی ہے کہ باقی محب وطن اور قومی اخباروں کو آزاد زندہ رہنے دیا جائے گا خدا کرے اس ضمن میں ہمارے خدشات بے بنیاد اور غلط ثابت ہوں۔ لیکن اس موقع پر ہم یہ عرض کرنے کی ضرور اجازت چاہیں گے کہ ایک مجرم کو پکڑنے کے لئے سارے قصبے کو جلا دینا اچھی پالیسی ثابت نہیں ہوگی۔ خاص طور پر مغربی پاکستان کے قومی اخبارات اپنی جگہ قومی ادارے ہیں اور قومی ادارے روز روز نہیں بنا کرتے۔ بنی بنائی چیز کو گرانا آسان ہوتا ہے اسے بنانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اتفاق سے مغربی پاکستان کے پریس اور مغربی پاکستان کی حکومت اور گورنر ملک امیر محمد خاں کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے ہیں۔ قومی پریس ٹرسٹ کے قیام سے ان پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے ہمیں یقین ہے کہ وہ مغربی پاکستان کے قومی پریس کے جائز مفاد کی حفاظت و نگہداشت کریں گے اور اب بھی افہام تفہیم کی کوئی صورت پیدا کر سکیں گے۔

باقی ہم اس ملک کے کارخانہ داروں سے کیا عرض کریں؟ اسی ٹرسٹ کے لئے چندہ دینے والوں میں سے کم سے کم ایک تہائی اخبارات کے مالک ہیں یا رہے ہیں اور اس بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ چکے ہیں۔ وہ اب بڑے شوق سے پھر اخبارات نکال کر دیکھ لیں۔ کاش اس ملک میں ان سے بھی بڑے سرمایہ دار ہوتے جو حکومت کو ان کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلانے کے لئے

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب | جریان احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاءاللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے۔

حب جلد وار عنبری | نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی چار روپے۔

حب نشاط افزا | یہ گولیاں مشک و زعفران خاص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت | یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیکر قوت باہ بڑھاتی ہیں بہترین ہاضم ہیں معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

مدارس کی خبریں

مدرسہ قاسمیہ تجوید القرآن کا افتتاح

کوٹ مرادخاں قصور کا ایک جلسہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ علیہ کی یاد میں ۲۶ ذی قعدہ مطابق ۱۳ اپریل بروز پیر، بعد نماز عشاء چوک النبی الخاتم میں زیر صدارت حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین شیخ التفسیر و نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہو رہا ہے۔

دار العلوم مدنیہ صادق آباد

کا ۳۔ ۴۔ ۵ اپریل کو منعقد ہونے والا جلسہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک پشاور

کے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب ۲۴ شوال کو منعقد ہوئی۔ شیخ الجامعہ حضرت بادشاہ گل صاحب نے بخاری شریف کی پہلی حدیث "انما الاعمال بالنیات" سے افتتاح فرمایا اور ایک نہایت ہی جامع و پرمغز تقریر کی۔ امسال حضرت بادشاہ گل صاحب ہی دورۂ حدیث پڑھائیں گے۔ سابق شیخ الحدیث مولانا عبد الرحمٰن صاحب مستعفی ہو گئے ہیں۔ حضرت بادشاہ گل مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و خلیفہ مجاز ہیں۔

مدارس کے ناظم حضرات توجہ فرمائیں

پرچے کے اخراجات میں اضافہ اور ایجنٹ حضرات کی غفلت سے پیدا ہونے والے خسارے کے باعث ادارہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے ہر ادارہ "اعلان جلسہ" کے لئے مبلغ پانچ روپے اخبار کو بھیجے۔ یہ اشتہار کی اجرت نہیں بلکہ اخبار سے تعاون سمجھا جائیگا۔ ہمیں امید ہے کہ ناظم حضرات جلسہ میں جہاں اس قدر اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ وہاں یہ حقیر سا اضافہ محض اپنے اخبار سے تعاون کرنے کی خاطر خوشی سے گوارا کر لیں گے۔

(ادارہ)

جامعہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ

پیر محل۔ ۶۔ ۷ اپریل کو پیر محل ضلع لائل پور کی دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ ہوگا جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور۔ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری۔ مولانا ضیاء القاسمی ×

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کا سالانہ جلسہ

۱۸ مارچ سنہ ۶۴ء کو مسجد قاضیاں والی میں مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا نور الحسن شاہ بخاری، قاری تاج محمد صاحب اور مولانا مجاہد الحسینی اور دیگر اکابر نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے تبلیغ و اشاعت دین نیز اسلامی تعلیم پر زور دیا۔ نیز مدرسہ سے تعاون کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا۔

ختم نبوت کانفرنس

۱۲، ۱۳ اپریل سنہ ۶۴ء کو بروز اتوار و پیر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دو روزہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا عبد الشکور صاحب۔ مولانا محمد لقمان صاحب۔ عبد الرحیم صاحب صدیقی۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ امین گیلانی اور سائیں حیات پسروری اور مرزا جانباز خطاب فرمائیں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

کے ۲۷ مارچ اجلاس میں سکھر میں منعقد ہونے والے کلچرل شو کے خلاف ایک احتجاجی قرارداد پاس ہوئی۔

حکام بالا کو تاروں اور عرض داشتوں کے ذریعہ اس خلاف دین و خلاف غیرت نمائش و تماشا سازی کو رد کرنے کی پر زور استدعا کی گئی ہے۔

وفات حسرت آیات

یہ خبر دینی اور سیاسی حلقوں میں بڑے رنج و افسوس سے سنی جائے گی کہ استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الکریم چشتی سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ موصوف نے اپنی تمام عمر اعلائے کلمۃ الحق میں گزار دی۔ مولانا موصوف ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

محمد ادریس ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر

اسرائیل کا ایک خطرناک منصوبہ

اسرائیلی حکومت عنقریب ایک دس سالہ عظیم منصوبہ پر عمل کر رہی ہے جس کے ذریعہ شام، لبنان اور اردن کے ساحلی علاقوں کا دفاع مضبوط کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ان تینوں ممالک کے سرحدی علاقوں کو آباد کیا جائے گا اور تقریباً دو ہزار میل لمبی سڑکیں بچھائی جائیں گی۔ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دو ارب پچاس کروڑ ڈالر خرچ آئے گا۔ اور یہ اخراجات ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے عوام سے حاصل کئے جائیں گے اس منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ ہمسایہ عرب ممالک کے سرحدی علاقوں پر نئے شہر بسا کر مزید یہودیوں کو آباد کیا جائے۔ یاد رہے کہ ان سرحدی علاقوں میں صرف نوجوانوں کو آباد کیا جائے گا جن کا تعلق اسرائیل کی "بے قاعدہ" فوج، پولیس اور محکمہ صحت سے ہوگا۔ تاکہ ہنگامی حالات میں بھی باقاعدہ فوج کا کام دے سکیں۔

وفاق العلماء گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس

اہم قراردادوں کی منظوری

۲۹ مارچ سنہ ۶۴ء کو گوجرانوالہ میں وفاق العلماء کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والی مصوری اور فوٹوگرافی کی نمائش پر احتجاج کیا گیا۔ یہ نمائش ۲۸ مارچ سے یکم اپریل تک ہوئی۔ وفاق العلماء نے حسب ذیل قراردادیں پاس کیں۔

۱۔ اسلام اس قسم کی نمائش کو حرام قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ ان خلاف اسلام نمائشوں میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔

۲۔ وفاق العلماء کا یہ اجلاس یوم پاکستان کے موقع پر رات کے وقت عورتوں کے ساتھ بد اخلاقی کرنے والے غنڈہ عنصر کی پرزور مذمت کرتا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان حرکات کا سبب بھڑکیلی اور جاذبیت کی خواہشمند عورتیں ہیں۔

۳۔ یہ اجلاس اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے فحش لٹریچر اور تصاویر سے نفرت کا اظہار کرتا ہے اور عوام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سینما بینی اور تصاویر سازی سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے پوری کوشش کریں۔

۴۔ یہ اجلاس بھارت میں مسلمانوں کے وحشیانہ قتل کی مذمت کرتا ہے اور بھارت کے حکمرانوں کے غیر ذمہ دارانہ بیانات کو اس کا سبب قرار دیتا ہے۔

اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ چونکہ اس کا واحد حل جہاد فی سبیل اللہ ہے اس لئے جہاد کا اعلان کر کے اپنے محصور بھائیوں کی مدد کرے۔

عبد الواحد
قیم وفاق العلماء گوجرانوالہ

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے اس سے کمر ٹیڑھی رنگ زرد۔ جان بے سر میں چکر۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

اکسیر جریان و احتلام سپرے ٹوریا یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ اور بے خطا ہیں قیمت ۱۰۰ گولی۔ دس روپے ۵۰ پیسے

فولاد گولیاں مقوی بدن دوائیاں کمزوری دور کرتے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے مایوسی کا یہ آخری علاج ہیں۔ عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے

مسعود دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

سلاجیت مصفی کے فوائد

کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گردے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ۔ نیز دفتر ترجمان بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی۔ سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ اسمیں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل شاہ محمد غوث

No : 67715 Regd. L. No. 7132

EEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisa

1 | 26 Zehaid 1383 | 10 April 1964 | No :- 14

عالمی خبریں

متحدہ عرب جمہوریہ کی نئی پارلیمنٹ سے ناصر کا طویل خطاب

قاہرہ - ۲۶ مارچ - یہاں صدر جمال عبدالناصر نے متحدہ عرب جمہوریہ کی نئی قومی اسمبلی سے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کو لازمی طور پر ہماری رہنمائی ایک ایسے منصفانہ سماج کی سمت کرنا چاہیے جس میں طبقہ داری اختلاف نہ ہو - ۳۵۰ ارکان کی نئی قومی اسمبلی کو صدر ناصر نے ڈھائی گھنٹہ تک مخاطب کیا -

افغانستان میں جمہوری نظام

کابل - اتوار - افغانستان کے وزیر اطلاعات سید قاسم رشتیہ نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان میں جمہوریت قائم کی جائے گی اور آئین کے نفاذ کے بعد تمام اختیارات عوام کے نمائندوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے - آئین کا مسودہ فرانس کے ایک ماہر کی نگرانی میں دستور کمیٹی مرتب کر رہی ہے آپ نے مزید بتایا کہ نئے آئین کے تحت عام انتخابات آئندہ سال اکتوبر میں ہوں گے سید قاسم رشتیہ نے جو پی - آئی اے کے پہلے طیارے میں کابل پہنچنے والے پشاور کے صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے مزید بتایا کہ آئین کے مطابق افغانستان کی تاریخ میں پہلی بار سیاسی جماعتوں کے قیام کی اجازت دی جائے گی -

سعودی عرب کشمیر کے سوال پر پاکستان کی حمایت کرے گا

مکہ معظمہ - ۱۳ اپریل - امیر کرمشال عبدالعزیز نے کہا ہے کہ سعودی عرب کشمیر کے سوال پر پاکستان کے موقف کی حمایت کرے گا - بدھ کے روز میر واعظ محمد یوسف کی قیادت میں کشمیری رہنماؤں کے وفد نے امیر مکہ سے ملاقات کی - اس ملاقات میں انہوں نے کشمیری رہنماؤں ٭

دارالعلوم دیوبند میں ایک علمی شعبے کا قیام

دارالعلوم دیوبند میں ایک نئے علمی ادارے کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا جو جامعۃ القرآن کے نام سے حال ہی میں قائم کیا گیا ہے جس کا مقصد علوم قرآنیہ کی ریسرچ اور تحقیقات نیز زمانۂ حال کے نئے پیدا شدہ مسائل کا قرآنی روشنی میں حل اور اسلاف دارالعلوم بالخصوص حضرت نانوتوی قدس سرہ کی حکمت کی ترتیب و تبویب اور دوسری زبانوں بالخصوص عربی زبان میں منتقل کرنے کی خدمت ہے -

شاہ سعود اور امیر فیصل

قاہرہ - اتوار - سعودی عرب کے وزیر اعظم اور ولی عہد شہزادہ فیصل نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ وہ شاہ سعود کو حکومت سے الگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں -

انہوں نے کہا کہ میں اس لئے اختیارات طلب نہیں کرتا کہ بادشاہت پر قبضہ کر لوں - بلکہ میرا اصل مقصد عرب اتحاد اور عرب عوام کی خدمت کرنا ہے - میں ان کا معیار بلند کرنا چاہتا ہوں اور اس بات کا خواہشمند ہوں کہ ضرورت پڑنے پر وہ عرب کے دشمنوں اور سامراجیوں کا مقابلہ کر سکیں -

امیر فیصل نے ان خبروں کی تردید کی کہ انہوں نے بیمار بادشاہ کو جبراً اختیارات حوالہ کرنے پر مجبور کیا ہے - انہوں نے کہا کہ شاہ سعود عوام میں بہت مقبول ہیں اور وہ خود اس بات کے خواہشمند ہیں کہ عوام کا معیار بہتر بنایا جائے -

---

۴۴ اور روس کے مابین تجارتی معاہدہ تیار ہو جائے گا سوویٹ یونین کے وزیر تجارت مسٹر نکولائی پے ٹولی چوف پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں

٭ کو سعودی عرب کی حمایت کا یقین دلایا - وفد نے سعودی عرب کے سربراہوں کو کشمیر اور ہندوستانی مسلمانوں کے حالات تفصیل کے ساتھ بتائے -

---

جانشین شیخ التفسیرؒ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب کا ارشادِ گرامی

بے دینی کے اس دور میں دین کی صحیح خدمت ہی آخرت کی ضامن بن سکتی ہے - دی
دین کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ دین کی مخالف طاقتوں کا زور توڑا جائے اور
محاذ کو مضبوط بنایا جائے جو دشمن دین قوتوں کو چیلنج کر رہا ہو -

چنانچہ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اپنی بے سروسامانی کے با
خدمت اسلام کے اس فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے - ان حالات میں کب تک
ایک جماعت بغیر سرمایہ زندہ رہ سکتی ہے، حضرت قبلہ گاہی رحمہ کی موجودگی میں جم
کی مالیات کا دارومدار ان کی توجہات پر تھا اس لیئے میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور
دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ عید قربان کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں اور
کے ذریعے جمعیۃ کو مالی تقویت پہنچائیں تاکہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد
کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے - فقط

محمد عبیداللہ انور
امیر انجمن خدام الدین - لاہور

اقلیتی امور پر غور حالیہ خط و کتابت کی بنیاد پر ہوگا -

راولپنڈی ، ۵ اپریل - اقلیتی امور پر غور کے لئے منعقد ہونے والی وزارتی سطح کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد نئی دہلی روانہ ہو رہا ہے - روانگی سے قبل وفد کے قائد وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خاں دیگر ارکان سے صلاح مشورہ کریں گے - وزیر داخلہ نے کراچی روانہ ہونے سے قبل چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان خیرسگالی کے جذبہ سے کام لے تو یہ مسئلہ بخوبی حل ہو سکتا ہے

روسی وزیر تجارت پاکستان آئیں گے

کراچی - ۵ اپریل - وزیر تجارت مسٹر وحیدالزماں نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے سوشلسٹ بلاک کے ان ممالک سے بات چیت کی ہے جن سے پاکستان کی تجارت اس وقت بہت کم ہے - ۴۴

مسٹر وحیدالزماں نے بتایا کہ جون ہی پاکستان

مغربی پاکستان طبی کانفرنس

لاہور - مغربی پاکستان طبی کانفرنس کا سالانہ اجلا
میں ۱۶ - ۱۷ اپریل ۱۹۶۴ء کو زیر صدارت الحا
محترم لال میاں صاحب وزیر صحت پاکستان
ہوگا جس میں تحقیقی مقالے پڑھے جائیں گے
انتخاب ہوگا - اور پیچیدہ مریضوں کا ایک طبی بورڈ
کرے گا - حکیم عبداللطیف شادانی

خالص سونے اور چاندی کے بہتر
زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں س
آپ کو ہر قسم کے زیورات
تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمٰن زرگر دکان
بھابڑا بازار راولپنڈی

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالیٰ
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت پچاس پیسے نفیسی
جلد ۷ ○ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۵

مجلس شوریٰ کا نہائیت اہم اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا ایک عظیم الشان اجلاس ۲۲، ۲۳ صفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۵، ۶ جولائی ۱۹۶۴ء کو شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ صدارت حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ مرکزی نے فرمائی۔ مندرجہ ذیل ارکانِ شوریٰ و مدعوئین نے شرکت فرمائی،،

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال ضلع جہلم۔ جناب مولانا محمد داؤد صاحب ٹیکسلا۔ جناب کرامت اللہ صاحب سالارِ اعظم حیدرآباد۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ جناب محمد شریف صاحب منچن آباد جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب کھڈہ کراچی۔ جناب مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ۔ جناب غلام قادر صاحب رئیس عیسیٰ خیل آف رحیم یار خاں۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان سرحد مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی۔ جناب مولانا شریف الدین صاحب سلانوالی۔ حضرت مولانا حامد میاں صاحب لاہور حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب لاہور۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال۔ مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن سندھ۔ قاری ایوب علی صاحب نعمانی سندھ۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیتہ مرکزیہ نے بذریعہ تحریر اپنے نہ آسکنے کی معذرت فرمائی۔ اور مفید مشورے اجلاس مذکورہ کی کارروائی کے لئے ارسال فرمائے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ مرکزیہ نے مفصل رپورٹ پیش کی اور ملک وملت کے تمام موجودہ مسائل پر مسلسل دو دن تک بحث وتمحیص و غور وفکر جاری رہا۔ انتخابی مسائل، تنظیمی معاملات اور بہت سے دیگر امور پر تجاویز منظور کی گئیں جن کی تفصیلات آئندہ اشاعت میں درج کی جائیگی

Scanned with CamScanner

دیوبند اور مودودیت

(ک)

اس عنوان سے ایک تبصرہ رسالہ دارالعلوم دیوبند کے جنوری ۱۹۶۴ء کے شمارہ میں تعبیر کی غلطی نامی ایک کتاب پر شائع ہوا ہے۔

مودودی صاحب کی تحریک اگرچہ احیاء و تجدید اسلام کے دعویٰ سے اٹھی تھی لیکن اس نے جو رخ اختیار کیا وہ اس قسم کی دوسری پیش رو تحریکوں کی طرح بجائے غیر مسلموں کے مسلمانوں کے ہی مختلف طبقوں کی طرف پھر گیا

تاریخ کے مختلف ادوار میں اگرچہ مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کی مکاریوں اور تاخت و تاراج کی وجہ سے متعدد بار پسپا ہونا پڑا ہے۔ لیکن اسلام کے قدم پیچھے نہیں ہٹے ہیں۔ خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں کو تین عظیم سیلابوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

صلیبی حملہ آوروں کا سیلاب جو صدیوں جاری رہا اور جس کا منہ پھیر دینے کے لئے نورالدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی نے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔

تاتاری وحشیوں کا سیلاب جس نے اگرچہ تمام عالم اسلام کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا۔ تاہم یہ فتنہ بھی بالآخر علماء کی تبلیغی کوششوں سے مبدل بہ اسلام ہوگیا۔

صلیبیان فرنگ کا ہمہ گیر و ہمہ جہتی سیلاب جس نے نہ صرف مسلمانوں کی سیاسی حشمت کو ہی شدید نقصان پہنچایا، بلکہ فکری، ذہنی معاشرتی، تمدنی اور ثقافتی اعتبار سے بھی انہیں مفلوج و ناکارہ بنا دینا چاہا۔ لیکن اسلام کے شیدائیوں اور رسالت محمدی کے متوالوں نے قہرمانی و مکاری کے دوگونہ ابتلاء کے باوجود اللہ کی کتاب، رسول کی سنت اور سلف کے طریق کو اتنی مضبوطی اور شدت سے پکڑے رکھا کہ یورپ کے دوسو سالہ جبر و تسلط کے باوجود اسلام کی حقیقتیں بے داغ رہیں اور دین اپنی پہلی سی شکل میں آج بھی موجود اور باقی ہے

مسلمان جب ان فتنوں اور سختیوں کا شکار ہوئے اور ان کو سیاسی زوال سے دوچار ہونا پڑا۔ تو ان میں کا ایک طبقہ احساس شکست کا حامل بن گیا۔ اس طبقہ نے مسلمانوں کی شکست و زوال کو اسلام کی شکست و زوال سمجھ کر اپنی فکری کاوشیں احیاء اسلام کے مزعومہ منصوبہ کی طرف موڑ دیں۔ اس کے دماغ میں یہ بات سما گئی۔ کہ جب تک اسلام کو ہی ایک نیا روپ نہیں دے دیا جاتا۔ اور اس روپ کے مطابق ایک گروہ مسلمانوں کا تیار نہیں کر لیا جاتا۔ اسلام کا احیاء اور مسلمانوں کے زوال و پستی کا علاج ممکن نہیں ہے

تجدد کی جتنی تحریکیں اب تک اٹھی ہیں ان کا ذہنی پس منظر یہ ہی احساس تھا اور اس فکر خام میں غلطاں و پیچاں ہو کر وہ تردید، تغلیط، تنقیص و تنقید کے ہتھیاروں سے مسلمانوں پر ہی اور اسلام کی تاریخ پر ہی حملہ آور ہوگئے۔

مسلمانوں کو جتنا نقصان اس صورت حال نے پہنچایا اور جس کشمکش و انتشار کا وہ اس کی بدولت شکار ہوئے، اتنا نقصان دشمنان اسلام کے حربوں اور ہتھکنڈوں سے بھی انہیں نہیں پہنچا تھا اور ایسی ابتری کا وہ سیاسی شکست کی بنا پر بھی شکار نہ بنے تھے۔

مودودی صاحب جب اپنی تحریک کا آغاز اور اپنی جماعت کی تشکیل کرنے لگے تو بہت سوں کا یہ خیال تھا کہ وہ اس غلطی کا اعادہ نہیں کریں گے۔ لیکن چونکہ ان کے افکار کی تعمیر بھی مسلمانوں کے سیاسی زوال کے اسی احساس سے ہوئی تھی۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس لئے جلد ہی ان کا رخ بھی مسلمان افراد اور گروہوں کی طرف ہوگیا۔ اور انہوں نے بھی تغلیط و تنقید کی وہی راہ اختیار کر لی۔ جو اس سلسلہ کے دوسرے پیش رووں نے اختیار کی تھی۔ آخرکار ان کی تحریک مسلمانوں کی ہی ایک مدمقابل تحریک بن کر رہ گئی۔ ان کی جماعت نے سالہا سال اسی نہج پر اپنا کام جاری رکھا۔ تاآنکہ خود اس کے اندر ہی ایک شدید ردعمل شروع ہوا۔ جو بالآخر اس پر منتج ہوا کہ جماعت سے قریب قریب سب ہی پرانے اور صاحب فکر و رائے و مقتدر اشخاص علیحدہ ہوگئے۔ اور تحریک کے ان نقائص سے آگاہ ہوگئے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مضرتوں کے حامل تھے

تعبیر کی غلطی نامی ایک کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب جماعت اسلامی کے ایک سابق رکن اعلیٰ اور عہدہ دار کی لکھی ہوئی ہے۔ اس پر رسالہ دارالعلوم دیوبند کے جنوری کے شمارے میں ایک مفصل تبصرہ شائع ہوا ہے۔ جو ناظرین کے استفادہ کے لئے یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ اس سے یہ بات سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ علماء حق کے ایک بڑے گروہ نے اول دن سے ہی اس تحریک کی مخالفت کیوں ضروری سمجھی، اور بعد میں ان کے اس اختلاف کی تائید و تصدیق خود جماعت کے نہایت کہنہ آزمودہ کار اور صاحب علم ارکان نے کی۔

چند سال اُدھر سے جماعت اسلامی پاکستان اور ہندوستان اندرونی خلفشار کا شکار ہے۔ جس کے نتیجہ میں دونوں طرف یعنی ہندوستان اور پاکستان میں جماعت کے بعض افراد "جماعت" سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں اختلاف و انقطاع کی روئداد میں رسائل، تالیفات اور مختلف تحریروں کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی جماعت اسلامی ہند سے علیحدہ ہونے والے ایک موقر رکن وحید الدین خانصاحب کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے جماعت کے افکار و نظریات پر ایک کڑی تنقید کی۔ اور ان تمام محرکات کا ذکر کیا ہے جو مولف کے لئے جماعت سے علیحدگی کا باعث بنے ہیں۔

جماعت اسلامی اپنے ابتدائی دور ہی سے علماء کی نظر میں ایک مخدوش تحریک رہی ہے۔ اور اس کا فکر و نظر دیندار حلقوں سے درست ہونے کی سند کبھی حاصل نہیں کر سکا۔ غالباً اس سلسلہ میں جماعت کے افکار و نظریات پر سب سے پہلے مضبوط اور مؤثر تنقید "دیوبند" کی طرف سے ہوئی۔ جس کو اس وقت جماعت اسلامی برداشت نہ کر سکی۔ اور مولانا مودودی صاحب کے علاوہ جماعت کے سنجیدہ ارباب فکر و نظر بھی معقول گرفت و منصفانہ تنقید پر چراغ پا ہوگئے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ دیوبند نے غلط اور گمراہ تحریکات کا ہمیشہ محاسبہ کیا۔ ابتداء میں یہ آواز غیر مانوس محسوس ہوئی۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ دیوبند کی اصابت رائے اور اس کے اندیشوں کو بروقت تسلیم کیا جاتا رہا۔

قادیانیت کس اللّے تللّے انداز میں اٹھی، دیوبند نے احتساب کیا، مخالفت ہوئی۔ لیکن دیوبند ہی کی مخالفت و گرفت کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانیت کفر و شریعت سے صریح انحراف، ضروریات دین کا علانیہ انکار کا دوسرا نام ہوگیا۔

"خاکسار جماعت" کے عسکری تنظیم کے بلند بانگ دعاوی اس شور و غوغا میں دیوبند کی آواز اور مشرقی مرحوم

(باقی آئندہ)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام ــــ لاہور

۵ جولائی ۱۹۶۴ء

آئندہ انتخابات اور ملک وملت کا مستقبل
کیا کرنا چاہیئے؟

مارشل لاء کے خاتمہ اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے قیام کے بعد جس دستوری عہد کا آغاز ہوا تھا۔ اس کے پہلے عام انتخابات جو بنیادی جمہوریتوں کے ادارے سے لے کر صدر اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے درجات تک مشتمل ہوں گے۔ ان کا مرحلہ عنقریب آنے والا ہے درا صل ملک کی کامل دستوری، آئینی، انتظامی اور سیاسی زندگی کا باقاعدہ آغاز، اُن انتخابات کے بعد ہی ہوگا۔ اگر میں یہ بات کہوں کہ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک ہمارا ملک مختلف عبوری دوروں سے گذر رہا ہے۔ اور اس کی سیاسی، آئینی و انتظامی حیثیتوں کو پورا پورا استحکام نصیب نہیں ہوا تو یہ بات غلط نہیں ہوگی۔ نظریہ وپالیسی کی تشکیل پر ہی شروع سے ہمارے یہاں اس قدر سخت آویزش رہی ہے۔ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اسلام گریز طاقتیں جو نام نہاد دین کے لباس میں ملبوس ہوکر اور لادینیت کے علانیہ اظہار تک مختلف شکلوں میں ابھرتی اور سامنے آتی رہیں۔ ابتدا سے لے کر اب تک، اس کے لئے اور اس ملک کے دین پسند عوام کے لئے ایک چیلنج وآزمائش بنی رہیں۔ کوئی ایسا موقعہ ان لوگوں نے ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جو ان کے عزائم و مقاصد کے لئے سود مند نظر آتا ہے۔ اس سے اس ملک کی رگ حیات ہی قطع ہوتی ہو۔ تا آنکہ مارشل لا نے پرانے شجر سیاست کو اکھاڑ کر دور پھینک دیا۔ اور ایک نیا سیاسی وانتظامی پودا اپنے حسب حال لگا دیا۔ اس کے باوجود حقیقت یہ ہے۔ کہ آزمائش کا وہ دور ختم نہیں ہوا۔ نیا ملک پہلے دن سے ہی بعض موقعہ شناسوں اور مفاد پرستوں کی حوصلہ مندیوں کا آماجگاہ بن گیا تھا دفتریت و نوکر شاہیت کی جو میراث انگریزوں ترکہ میں ملی تھی۔ وہ اپنے تمام مفاسد کے ساتھ پنجے گاڑ کر عوام پر مسلط رہی۔ استحصال کی جتنی بھی نئی نئی صورتیں سامنے آتی رہیں۔ ایک نہ ایک گروہ ان پر قابض ہوکر متصرف ہوتا رہا۔ زرکشی کے تمام ذرائع ایک خاص طبقہ نے اپنے لئے ہی مخصوص کر لئے۔ بے یقینی اور عدم استحکام کی فضا روز بروز وسیع تر ہوتی رہی۔ اس صورت حال سے اخلاقی رہزنوں نے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ ہر قسم کی بدتماشیاں، عیاشیاں، آوارگیاں، بے حیائیاں اور عریانیاں پروان چڑھیں۔ مرد وزن کے علانیہ اختلاط کی بے پناہ رو بہ پڑی۔ اور اخلاقی حدود و اقدار پامال ہوگئیں۔ ایسے میں دین و مذہب سے سرکشی بڑھنا ہی تھی۔ مخالف دین اور الحاد پسند عناصر کے لئے یہ سنہری موقعہ تھا۔ انہوں نے اس سے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ نوخیز و نوجوان نسل میں ضبط و تنظم سے آزاد زندگی گذارنے کا رجحان پھیلایا و بڑھایا گیا۔ انہیں علانیہ غیر دینی حرکات و اعمال پر جری کر دیا گیا۔ مغربی طرز زندگی کا دلدادہ بنا دیا گیا۔ اور ان کے اندر پاکیزہ و بلند عزائم و مقاصد کا کوئی ولولہ باقی نہیں رہنے دیا گیا۔ اعلیٰ ترین نصب العین سے خالی اور بلند ترین کردار سے تہی قوم کا ہیولیٰ تیار کرنے کی خفیہ و ناپاک سازشوں کا ایک جال غیر ملکی اثرات نے سارے ملک پر پھیلا دیا۔ اشراف کے ایک نام نہاد طبقہ نے یہاں جنم لیا۔ جس نے عوام کو خواص سے جدا کیا۔ حکومت و عوام کے درمیان خلیج حائل کی۔ عام آدمی کی آسودگی کو ختم کیا۔ اور ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ ساری خوشحالیاں اور رفعتیں اس کے لئے خاص ہوکر رہ گئیں۔ مارشل لاء کی کڑوی گولی بھی ان حالات کی مکمل اصلاح نہ کر سکی۔ تاہم ایک نیا نقشہ ملک کی آئندہ زندگی کے لئے ترتیب دے دیا گیا ہے۔ جس میں پوری طرح رنگ بھرنے کا بھرپور موقعہ آئندہ ہونے والے انتخابات مہیا کر رہے ہیں۔ جس کا دارومدار تمام تر اس سوجھ بوجھ پر موقوف ہے۔ کہ ہر سطح کے انتخابات پر کیسے افراد منتخب کئے جاتے ہیں۔

بنیادی جمہوریتیں ہی دراصل وہ انتخابی ادارہ ہیں جن کے ذریعہ ملک کی آئندہ زندگی کے نقشہ میں رنگ بھرا جائے گا۔ اس ادارہ کے لئے جو لوگ منتخب کئے جائیں گے۔ وہ خالصتاً عوام کے اندر، عوام کی سطح کے عوام سے ہر وقت ربط رکھنے والے، عوام کے جانے بوجھے اور پرکھے ہوئے لوگ ہوں گے۔ جو عوام کے براہ راست ووٹوں سے منتخب کئے جائیں گے۔ اس صورت میں تمام تر ذمہ داری عوام کی اور عوامی کارکنوں کی ہے۔ اگر عوام نے سوجھ بوجھ سے کام لیا اور عوامی کارکنوں نے اخلاص و دیانت سے کام کیا تو وہ بنیادی جمہوریتوں میں منتخب ہونے والے اسّی ہزار ایسے افراد منتخب کر سکتے ہیں۔ جو اہل، قابل اعتماد اور عوام کی مرضی و منشاء کو پورا کرنے والے ہوں۔ ملک کی بنیادی اور فوری طور پر ضروری حاصل کرنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ملک کا انتظامی، آئینی اور معاشرتی ڈھانچہ قرآن و سنت و مسلک سلف صالحین کے مطابق خالص اسلام پر تشکیل و ترتیب دیا جائے۔ یہ ایسی ضرورت ہے جس پر پاکستان کے وجود و بقا کا دارومدار ہے۔ اور اس ملک کے مسلمانوں کا اور اسلام کا مستقبل تمام تر اس ضرورت کے حصول پر موقوف ہے

ملکی انتظام سے جانبداری، رشوت خوری اور بد معاملگی کے ان اثرات کا خاتمہ جو بری طرح ملک کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے عوام بدحال، غیر مطمئن اور بدحال ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں اپنے حقوق و انصاف کے حصول میں سخت دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور وہ ان دقتوں کی بنا پر اپنے شہری و ملکی فرائض ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جس کا خمیازہ بالآخر پورے ملک کو بھگتنا پڑ جاتا ہے۔

ملک میں ایک ایسے نظام معیشت، اقتصاد و سیاست کا قیام و فروغ جس میں عوام و خواص سب یکساں طور پر حصہ دار اور یکساں مواقع کے ساتھ متمتع ہو سکیں۔

پاکستانی عوام میں اپنے دین، اپنی حریت اور اپنے ملی استقلال وہ عظیم و شدید جذبہ پیدا کرنا، جس سے ہر مخالف طاقت کا مقابلہ و دفاع آسان ہو اور جو اسلام و پاکستان کی عظمت کا حامل ہو۔

مذکورہ بالا ہر چہار مقاصد کا حصول ملت اسلامیہ پاکستان کی فوری ضروریات ہیں۔ اور ملک کے مستقبل کا نقشہ اگر ان مقاصد کے حصول کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔ تب تو ملک وملت کی سلامتی، استحکام اور وحدت کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ دشمنوں سے اپنے دین، اپنے وطن اور اپنی ملت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اور بین الاقوامی معاملات میں پاکستان موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ دوسرے مسلمان ملکوں اور نو آزاد قوموں کے لئے مثال و معیار بن سکتا ہے اور اس کا انحصار اب صرف اس بات پر ہے کہ آئندہ انتخابات میں بنیادی جمہوریتوں کی سطح سے لے کر اسمبلیوں کے درجہ تک دیندار، عوام دوست، مخلص دیانت دار، صداقت شعار، جرأت مند و باحوصلہ افراد منتخب ہو جائیں۔ اور اس سلسلہ کا اولین مرحلہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات ہیں۔ جن کے منتخب کرنے اور کرانے کی ذمہ داری براہ راست عوام کی اور عوامی کارکنوں کی ہے۔

بنیادی جمہوریتوں کے ہر حلقہ میں ووٹروں کے لئے یہ جاننا ذرا بھی مشکل نہیں ہے کہ امیدواروں میں کون سا شخص واقعی دیندار، امین و صادق اور اپنے معاملات زندگی میں کھرا اور صاف ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے حلقوں میں کسی شخص کی شخصیت بھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ خود حلقہ کے ووٹر صاحبان (باقی صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

قومی اسمبلی میں مفتی محمود صاحب کا ووٹ

حقیقت حال کا ایک جائزہ

ازقلم :- احمد حسین کمال

قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں آئین کے دوسرے ترمیمی بل پر اس کی مطابقت میں مفتی محمود صاحب نے اپنے ووٹ کا جو استعمال کیا ہے۔ اس پر بعض حلقے بڑے ہی جزبز ہوئے ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ جزبز ہونے والے حلقے خود کیا پوزیشن رکھتے ہیں۔ اور کن مخصوص اغراض کے تحت اپنے "ووٹ" اور "رائے" کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ مفتی محمود صاحب کے اس اقدام کو کس بنیاد پر غلط قرار دیا جائے۔

کیا مفتی محمود صاحب کسی ایسی جماعت کے فرد ہیں جس کا مقصود سیاسی ہر جا و بیجا معاملہ میں حکومت کی مخالفت کرنا ہے؟

کیا مفتی صاحب ایسے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ہر قیمت پر اور ہر حربے سے موجودہ حکومت کو کمزور کرے۔ اور موقعہ پاتے ہی حکومت پر قبضہ کر لے؟

کیا مفتی محمود صاحب اسمبلی میں حزب مخالف کے باقاعدہ رکن ہیں؟ اور اس کے پارٹی بازانہ فیصلوں پر عمل کرنے کے پابند ہیں؟

کیا اسمبلی میں اسلامی محاذ کا قیام اس لئے عمل میں آیا ہے کہ وہ ہر قیمت پر حکومت کی مخالفت کرتا رہے؟

کیا اسلامی محاذ اسمبلی میں کوئی جداگانہ حیثیت نہیں رکھتا ہے؟

کیا اسلامی محاذ اسمبلی میں حزب اختلاف کا محض دم چھلا اور ہمیشہ اس کی ہاں میں ہاں ملانے کا پابند ہے؟

کیا موجودہ حالات میں ملک کے اندر صحت مند سیاست کے ارتقاء کے لئے یہ ضروری ہے کہ پارٹی بازانہ چالوں اور مفادات کو ہر معاملہ پر ترجیح دی جاتی رہے؟

اگر ان سب سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو یقیناً مفتی محمود صاحب کا اپنے ووٹ کو آئین کے دوسرے ترمیمی بل کی مطابقت میں استعمال کرنا غلط و نادرست قرار دیا جاسکے گا۔

لیکن اگر ایسا نہیں ہے۔ اور حقیقتاً و واقعتاً ایسا نہیں ہے (اس لئے کہ نہ تو مفتی صاحب کسی ایسی جماعت یا گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کا سیاسی مقصود صرف یہ ہو کہ حکومت کی مخالفت برائے مخالفت کرتی رہا کرے۔ اور اس موقعہ کی تاک میں رہے۔ کہ کب حکومت کمزور ہو۔ اور وہ بڑھ کر اس پر قابض ہو جائے۔ نہ وہ اسمبلی میں حزب مخالف کے رکن ہیں۔ نہ اسلامی جمہوری محاذ کے قیام کا مقصد صرف مخالفت کرتے رہنا ہی ہے نہ یہ محاذ حزب مخالف کے خیمہ بردار کی ہی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ اپنی جداگانہ حیثیت کا مالک ہے۔ اور صرف اسلامی مفادات کی نگرانی کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اسلام کے لئے اس کا اختلاف و اتفاق حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھ یکساں طور پر ہو سکتا ہے۔ تو پھر مفتی صاحب کے ووٹ پر یہ واویلا کس منطق کی رو سے درست ہے؟

مفتی محمود صاحب جمعیتہ علماء اسلام کے معزز رکن ہیں۔ جس کا تنہا مقصد و نصب العین پاکستان کو اسلامی مملکت کی شکل میں ڈھالنا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے اس کا دست تعاون حزب اختلاف و حزب اقتدار ہر ایک کی طرف ہے۔ اور کسی سے اس کا اختلاف ہو سکتا ہے تو صرف اسلام کے لئے۔ اب نہیں بتایا جائے۔ کہ آئین کا یہ دوسرا ترمیمی بل، کس نص اسلامی کی تنسیخ کرتا ہے۔ جس کی مخالفت میں ووٹ ڈالنا مفتی محمود صاحب کے لئے ضروری تھا۔

یہ بات تو مفتی صاحب نے اپنے بیان میں صاف کر دی ہے۔ کہ اس بارے میں ان کے توجہ دلانے کے باوجود اسلامی جمہوری محاذ نے کوئی فیصلہ یا دو ٹوک موقف اختیار کرنے سے گریز کیا۔ تاہم میں یہ پوچھوں گا کہ کیا اسلامی جمہوری محاذ کا قیام، اسلامی مقاصد کے سوا حزب اختلاف کی خدمت گذاری کے لئے عمل میں آیا تھا۔ یقیناً ایسا نہیں تھا۔ تو پھر ایسے معاملات میں جن کا تعلق اسلام سے نہیں اور جو محض حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے غرض مند افراد کے مابین کشمکش و تنازعہ سے تعلق رکھتے ہیں یا ملک کی تعمیر و ترقی کے سلسلے کے ہیں۔ ان میں اسلامی جمہوری محاذ کے ارکان اپنی صوابدید کے مطابق عمل کرنے میں کیوں آزاد نہ ہوں۔ ورنہ اسلامی جمہوری محاذ کے جداگانہ قیام کی کیا ضرورت تھی۔

مفتی محمود صاحب اسلام کی خدمت کے جذبہ سے اسمبلی میں منتخب ہو کر گئے ہیں۔ ان کا جس جماعت سے تعلق ہے۔ اس کا مقصد و نصب العین بھی صرف اسلام ہے۔ ان کو جس حلقہ کے ووٹران نے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ ان کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا کہ وہ اسمبلی میں حزب اختلاف کا تتمہ بن کر رہ جائیں۔ وہ اسمبلی میں اسلام کی نمائندگی کرنے گئے ہیں۔ اور اس بارے میں ان کی دو سالہ خدمات کا قابل فخر ریکارڈ موجود ہے بجٹ کے مباحث، کشمیر کے مباحث، عائلی قوانین کے مباحث اور نظم و نسق کے مباحث میں انہوں نے ہر مرحلہ پر خالص کتاب و سنت اور اسلام کی روشنی میں مدلل گفتگو کی ہے اور حکومت کو للکارا ہے۔ اور اسلام کا جب بھی کوئی معاملہ آئے گا۔ وہ اپنا فرض ادا کرنے میں آئندہ بھی کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ لیکن ان نقطہ چینوں نے یہ کیوں فرض کر رکھا ہے۔ کہ وہ ہر معاملہ میں حزب اقتدار کی مخالفت کریں گے۔ اور حزب اختلاف کی منشا کے تابع رہیں گے۔

بلاشبہ مفتی محمود صاحب نے اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ اور اسلامی جمہوری محاذ یہاں صرف مخالفت برائے مخالفت کے لئے نہیں ہیں۔ اس شبہ کا قلع قمع کیا۔ کہ اسمبلی میں اسلامی جمہوری محاذ کی کوئی جداگانہ حیثیت نہیں۔ اور اس کے ارکان اصل میں تو حزب اختلاف کے ہی پروردہ ہیں۔ لیکن اپنے چہروں پر اسلام کا نقاب ڈال لیا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے موجودہ ووٹ سے اس بے بنیاد شک کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور اسلامی جمہوری محاذ کو ایک با وقار اور جداگانہ حیثیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ حکومت اور حزب اقتدار کے لوگ بھی یہ جان سکتے ہیں کہ جو لوگ اسلام چاہتے ہیں۔ وہ صرف اسلام ہی چاہتے ہیں۔ خواہ مخواہ کی مخالفت کرنا ان کا شیوہ نہیں ہے اور نہ وہ حزب اختلاف کے در پردہ معاون اور اس کے منشائے اقتدار طلبی کو پورا کرنے والے ہیں

لیکن عناد اور دشمنی کے جذبات کو کیا کہیئے۔ کہ مفتی محمود صاحب کا وہ قدم جو صحت مندانہ سیاست کا حامل تھا جس سے اسلامی جمہوری محاذ کے وقار میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ جو اسمبلی میں حزب اقتدار و حزب اختلاف کے مابین توازن قائم کرنے والا تھا جس سے اسلام دوستوں کے بارے میں متعدد بے بنیاد شبہات کا تدارک کیا جاسکتا تھا۔ وہی قدم نکتہ چینوں کی نظر میں غلط بن گیا

"ہنر بچشم دشمناں عیب نظری آید"

کی شاید ہی اس سے بدتر کوئی مثال ہو۔ اور یہ نکتہ چینی اس حزب اختلاف اور اس کے حامی عناصر کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جس کی صفوں سے آئے دن ان کے قابل ترین اور معتمد ترین افراد علانیہ ٹوٹ ٹوٹ کر دوسرے گروہ میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ خود اس بل پر ان کے کتنے ہی ساتھیوں نے ساتھ چھوڑا۔ جن کی اکثریت ہمیشہ سودے بازیوں میں مصروف رہتی ہے۔ ایسی حزب اختلاف جو اپنوں پر تو قابو پانے سے قاصر ہے۔ دوسروں پر بیجا اعتراض کرنے میں کیسی دیدہ دلیر ہے۔ اسے ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھنا چاہیئے۔

مفتی محمود صاحب کا یہ اقدام ملکی اور ملی سیاست کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ اس نازک وقت میں جبکہ ملک اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی زد میں ہے اور خطرات سے گھرا ہوا ہے۔ اس قسم کے اقدامات

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی عظیم الشان کانفرنس

مرکز کو دو ہزار روپے کا چیک

۱۹ اور ۲۰ جون کی تاریخیں سرگودھا کے لئے تاریخی دن تھے۔ ۱۹ کو جمعہ کے بعد ٹاؤن ہال میں زیر صدارت امیر شمالی پنجاب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اہالیان سرگودھا کا شہری اجلاس ہوا۔ جس میں تین چار سو کے درمیان معزز شہریوں نے شرکت کی۔ مولانا قاری خلیل الرحمٰن صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت پر زور دیا۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث ناظم مرکزی نے ۱½ گھنٹہ خطاب خاص فرمایا۔ رات کو کارکنان ضلع کا اجلاس اسی جگہ ہوا۔ صبح ضلعی جمعیۃ اسلام کی میٹنگ ہوئی۔ اور ۱۱ بجے کے قریب شمالی پنجاب کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا۔ جس کے بعد پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ رات کو سبزی منڈی میں عظیم الشان اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ اور حضرت مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ نے رات کے ۱۲ بجے تک تقریریں کیں۔ اور مقامی جمعیت نے مرکزی جمعیۃ کے لئے دو ہزار روپے کا چیک پیش کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام جلسئی کے ناظم اعلیٰ

واضح ہو کہ مؤتمر قاہرہ نمبر میں جمعیۃ علماء اسلام جلسئی ضلع مردان کا انتخاب شائع ہوا تھا۔ جس میں ناظم اعلیٰ کا اندراج مرتب ترجمان اسلام سے رہ گیا۔ لہٰذا جماعتی احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام جلسئی کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالغفور صاحب (ایم بی ایچ) ہے

نائب ناظم منجانب

خریداری نمبر ۲۶۵۶

کوٹ شیرا ضلع گوجرانوالہ میں جمعیت علماء اسلام کا قیام

۲۶ جون ۱۹۶۴ء کو احمد سعید ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ بروز جمعۃ المبارک کوٹ شیرا گئے۔ جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت اور ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد نماز جمعہ جمعیت کی ممبر شپ ہوئی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام کوٹ شیرا کے لئے مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع کو سرپرست اور جناب محترم بابو عابد حسین صاحب کو کنوینر مقرر کیا گیا۔ ناظم اعلیٰ ضلع کے ساتھ صوفی محمد یوسف صاحب بھی تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ جنوبی پنجاب ملتان

ملتان۔ یکم جولائی۔ صبح نو بجے جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کا اجلاس مفتی عبداللہ صاحب امیر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ بعد تلاوت قرآن مجید حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس وادی مہران میں طوفان سے پیدا شدہ صورت حال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مصیبت زدگان کی ہر طرح سے امداد کی جائے۔ اسی طرح عوام کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ طوفان زدہ علاقہ میں ہر قسم کی امداد بہم پہنچائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے مصائب اور آفات سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین۔

(۲) یہ اجلاس حکومت کو دیئے گئے وعدے یاد دلاتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قومی اسمبلی کے اسی اجلاس میں ترمیمی بل پیش کیا جائے۔ اور عائلی قوانین سے تمام وہ دفعات بدل دی جائیں جو قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ نیز پاکستان میں اسلامی تعزیرات کو نافذ کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہ مروجہ غیر اسلامی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق تبدیل کر دیا جائے گا۔ اپنی اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ اس سلسلہ میں روایتی سرد مہری سے کام لیا جا رہا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل کی رفتار کار بالکل کالعدم ہے۔ یہ نام نہاد مشاورتی کونسل سود جیسے مخصوص اور متفق علیہ مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کرنے سے ہچکچا رہی ہے اور اس طرح وقت ضائع کر رہی ہے۔ ان حالات میں اس کونسل سے منظم کام کی توقع نہیں۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کونسل کو از سر نو تشکیل دیا جائے۔ اور اس میں علماء حق کو مؤثر نمائندگی دی جائے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کو غیر جانبدارانہ منعقد کرانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ تحریر و تقریر کی مکمل آزادی دی جائے۔ لاؤڈ سپیکر پبلک جلسوں اور دفعہ ۱۴۴ کی تمام پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

(۵) یہ اجلاس پاکستان میں عیسائیت اور مرزائیت کی جارحانہ تبلیغ کو انتہائی خطرناک تصور کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔ اور ارتداد کو جرم قرار دے۔ اسلامی تبلیغ کی حوصلہ افزائی کرے۔

(۶) یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ حکومت نے مرزائیوں کی بدنام کتاب ایک غلطی کا ازالہ اور سانحہ کربلا کو ضبط کر لیا ہے۔ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کو اس جرأت مندانہ اقدام پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ دیگر وہ تمام لٹریچر جو کتاب و سنت کے خلاف اور عوام کے لئے مخرب اخلاق و حیا سوز ہے۔ اس کو بھی ضبط کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس ملک کے علما و خطباء کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے۔ کہ ملک میں عریانی، بے حیائی اور فحاشی کے خلاف منظم تحریک کریں۔ اور انتشار بین المسلمین کو ختم کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس ترمیمی بل کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی تائید کرتا ہے۔ جمعیۃ علمائے اسلام جائز اور حق بات کی حمایت اور غیر اسلامی رجحانات کی تردید کرتی رہے گی۔ چاہے یہ بات حزب اقتدار کی طرف سے ہو یا حزب اختلاف کی طرف سے۔

جمعیۃ اسلام بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں پارٹی ٹکٹ جاری کرے گی

یکم جولائی بعد نماز ظہر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی کی مجلس شوریٰ نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں جمعیۃ پارٹی ٹکٹ جاری کرے گی۔ اس غرض کے لئے ہر ضلع میں انتخابی بورڈ قائم کئے جائیں گے۔ جن میں علاقہ کے ممتاز علماء دین کو نمائندگی دی جائے گی۔ یہ بورڈ موزوں افراد کو جمعیۃ کا ٹکٹ دیگا (بشرطیکہ مرکزی جمعیۃ اسے منظور کرے) صوبائی اور مرکزی سطح پر بھی انتخابی بورڈ قائم کئے جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام قرآن حکیم کے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ کے پیش نظر صرف خدا ترس اور نیک لوگوں کو نمائندہ مقرر کرنے کے حق میں ہے۔ سیاسی جماعتوں کی جنگ اقتدار سے علیحدہ رہ کر اسلامی روایات اور ہدایات کے مطابق لائحہ عمل بنانے پر زور دیا جائے گا۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام

شاخ جمعیۃ علماء اسلام فیوچر کالونی کا افتتاح

بروز اتوار ۲۱ جون کو ٹھیک چھ بجے شام لانڈھی ۲/۱۲ فیوچر کالونی میں جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح کرتے وقت تقریر فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے دفتر پر بورڈ آویزاں فرمایا۔ نیز حضرت مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظہر العلوم اور حضرت مولانا محمد صابر صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام کراچی نے تقریر فرمائی۔ اور اپنے خیالات سے عوام کو عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کے حلقہ جات کو خصوصاً اپنے خیالات سے محظوظ کیا۔

(محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام
کراچی)

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علماء اسلام آج بھی اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم ہے ملک میں غیر شرعی قوانین کو برداشت نہیں کیا جائیگا

جمعیتہ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جنرل سیکرٹری قاضی عبداللطیف صاحب کا بیان

جمعیتہ العلماء کے فیصلہ کا خیر مقدم اور اطمینان کا اظہار

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا جو لوگ جمعیتہ کی تاریخ سے واقف ہیں۔ ان سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ جمعیتہ کا مقصد اعلاء کلمتہ الحق کے سوا اور کچھ نہیں۔ جماعت کے اکابر ہزاروں مرتبہ واضح اعلان کر چکے ہیں کہ دوسری پارٹیوں کی طرح ہمارا جنگ اقتدار کی جنگ نہیں۔ ہمارے نزدیک اختلاف برائے اختلاف اسلام ملک اور قوم سے غداری کے مترادف ہے۔ ہم ان پاکیزہ اصولوں کے احیاء کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جو دنیا کی فلاح اور کامیابی کا واحد ذریعہ اور مسلمانوں کے ایمان کا جز ہیں۔ اور جن کی بنا پر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ ہمیں کسی سے ذاتی عناد نہیں۔ اور کسی کا امتیاز کئے بغیر قرآن کریم کی واضح ہدایت تعاونوا علی البر والتقویٰ پر گامزن ہیں۔ مگر افسوس کہ بعض مطلب پرستوں نے اس اعلان حق کو سیاسی نعرہ بازی سے تعبیر کیا۔ اور دل ہی دل میں کچھ غلط توقعات پوری کرنے کے زعم باطل میں مبتلا ہے آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کی پالیسی بالکل صاف اور واضح تھی۔ لیکن اغراض پرستوں نے ان کو حقیقت دیکھنے سے اندھا کر دیا ہے

من بہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوش حالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
وز درون من نہ جست اسرار من
سر من از نالہ من دور نیست
لیک کس را گوش آں منظور نیست

آپ نے کہا کہ جمعیتہ نے پارٹی تعصب میں یہ اعلان کبھی نہیں کیا۔ کہ کنونشن لیگ اگر فرشتہ کو ٹکٹ دے گی۔ تب بھی اس کی مخالفت کی جائے گی۔ بلکہ اس کے برعکس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کلمتہ الحق ضالتہ المومن حیث وجدھا فھو احق بھا کے مطابق قلت اور کثرت سے بے نیاز شکست اور فتح سے بے پرواہ ہو کر ہر آواز حق کی حمایت کی اور کسی پر احسان بھی نہیں جتایا۔ دستور میں پہلی ترمیم بل کی کارروائی شاہد ہے کہ اس نیک مقصد کے حصول کے لئے جمعیتہ کے معزز نمائندہ مفتی محمود صاحب کو کتنے کٹھن منازل سے گذرنا پڑا۔ اور کتنے دوستوں کی خوشنودی قربان کرنی پڑی۔ یہ تلخ داستان ڈھاکہ کے اسمبلی ہال سے پوچھئے یا اسمبلی کی ضبط شدہ کارروائی میں پڑھیئے۔ اگر اس موقع پر اپنے دوست مخالفت نہ کرتے، تو آج دستور کا رنگ کچھ اور ہوتا اور آج لاکھوں مسلمانوں کے عیسائی اور مرزائی ہونے کے راستے بند ہو گئے ہوتے۔

آپ نے کہا۔ ہمیں صرف اپنے نیک مقاصد سے عشق ہے۔ جو بھی آڑے آئیگا اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ ہماری زندگی اور موت اسلامی اصولوں کی خاطر ہے۔ اکابرین جمعیتہ نے برسر اقتدار طبقہ کی اس یقین دہانی (غیر شرعی قوانین کو جلد ختم کیا جائے گا۔ عائلی قوانین میں موجودہ متن میں شریعت کے مطابق ترمیم کی جائیگی) مستحسن سمجھ کر دستور میں دوسری ترمیم کی حمائت کر کے اپنی اصول پرستی کا ثبوت دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا۔ کہ جمعیتہ کسی کی پروردہ یا زرخرید نہیں۔ کہ وہ کسی کے چشم و ابرو کے اشارہ کے انتظار میں ہوتی۔ میں جمعیتہ کے فیصلہ پر مطمئن ہوں۔ اور اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سائیں محمد حیات صاحب کو صدمہ

مشہور احرار شاعر اور مبلغ ختم نبوت سائیں محمد حیات کی والدہ ماجدہ ایک سو بتیس سال عمر پاکر، ۷ جون صبح ۴½ بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور متعلقین کو صبر عطا کرے

لائلپور میں جمعیتہ علماء اسلام کا دور جدید

مغربی پاکستان میں لاہور کے بعد لائلپور کا درجہ ہے جو صنعتی شہر ہونے کے علاوہ آبادی بے انتہا ترقی پذیر ہے۔ آس پاس کے دیہات کو شہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس میں اہل حق علماء اہلسنت کی کثیر تعداد اور متعدد مدارس ہیں۔ عام تعلیم یافتہ اصحاب صحیح العقیدہ ہیں۔ شہر میں مختلف تحریکیں جنم لیتی رہی ہیں۔ یہ شہر احرار کا بھی مرکز رہا ہے۔ اور ختم نبوت کی تحریک میں تو اس نے خاص حصہ لیا تھا

ان تمام باتوں کے باوجود جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیم یہاں عرصہ تک نامعلوم وجوہ کی بنا پر پھولتی پھلتی نظر نہیں آ رہی تھی۔ مگر درحقیقت اللہ تعالےٰ کے ہاں ہر کام کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے کوئی کام آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ بحمدہ تعالےٰ اب وہ وقت آ پہنچا۔ جبکہ لائلپور کی جمعیتہ علماء اسلام لائلپور کے شایان شان کام کرے۔ اب اس کی باگ ڈور حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب خطیب الحسینی جامع مسجد لائلپور نے سنبھال لی ہے اور ان کی اجازت و قیادت میں چند نوجوان علماء میدان عمل میں آ گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے چند ہی دنوں میں مہینوں کی مسافت طے کر لی ہے۔ اور امید ہے کہ عام ملکی انتخابات تک جمعیتہ کی نشاۃ ثانیہ اگلی پچھلی ساری کسر پوری کر دیگی۔

جدید انتخاب مندرجہ ذیل ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ ایک فعال اور متحد الخیال جماعت کی حیثیت میں کام کر رہا ہے۔

امیر:۔ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی خطیب جامع مسجد لائلپور

نائب امیر ۱:۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب

نائب امیر ۲:۔ حضرت مولانا محمد عبدالعلیم صاحب جالندہری۔

ناظم اعلیٰ:۔ فخر نوجواناں حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی۔

ناظم:۔ جناب حافظ سعید احمد صاحب ہاشمی۔

ناظم شعبہ نشر و اشاعت صاحبزادہ حافظ محمد زہیر صاحب الحسینی۔

خازن:۔ مستری عبدالرشید صاحب لدھیانوی

سالار:۔ صوفی دلدار احمد صاحب

جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے سالار اعظم کو صدمہ

محترم حاجی کرامت اللہ صاحب سالار مرکز و صوبہ سندھ کے والد صاحب جناب حاجی ہدائت اللہ صاحب بقضائے الہیٰ فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بڑی عمر کے، نمازی اور پارسا مسلمان تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے۔ تمام جمعیتہ علماء اسلام کے عہدیدار اور ارکان محترم حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم کے غم میں شریک ہیں۔ اس لئے ہفتہ وار اجتماع ملتوی کیا گیا۔ تمام ارکان جمعیتہ سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں (ادارہ)

جمعیتہ علماء اسلام علاقہ ٹکری

دلیشان و ننادھیاڑ کے نام

مورخہ ٥-٦-٦٤ کو علاقہ بھر کے علماء کرام کے نام خطوط بھیج چکا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ملک میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مورخہ ١٥-٦-٦٤ کو حلقوں کا اعلان ہو جائے گا۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ قوم کو آگاہ کریں کہ ووٹ کی حقیقت کیا ہے۔ اور ووٹ کا صحیح حقدار کون ہے۔ اسی غرض کے لئے مورخہ ١١-٦-٦٤ کو علاقہ ننادھیاڑ کے بالائی حصہ کے علماء کرام کی ایک میٹنگ بمقام ہٹہ موہڑی ہوئی۔ طے پایا کہ علماء کا ایک وفد اس تمام علاقہ کا دورہ کرے گا۔ تاکہ لوگوں سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ آئندہ انتخاب میں ان لوگوں کو ووٹ دیا جائے۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول کے عامل ہوں اور جن کا ماضی داغدار نہ ہو۔ میٹنگ میں شرکت کرنے والے مندرجہ ذیل حضرات تھے۔

مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیتہ علما اسلام ننادھیاڑ بٹگرا
مولانا حاجی طاؤس صاحب ککڑشنگ
مولانا لائق الرحمٰن صاحب ہٹہ موہڑی
مولانا فضل واحد صاحب ہٹہ موہڑی
مولانا محمد شریف صاحب جیادل۔
مولانا محمد جان صاحب راجدھاری
مولانا صوفی عبدالرحمٰن صاحب ننگری

(غلام ربانی مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن بیر ہزارہ

بقیہ — اداریہ

اور عوامی کارکناں بڑی آسانی سے ایسے فرد کو امیدوار کھڑا کر کے کامیاب بنا سکتے ہیں۔ جو دین میں، دیانت میں، دانش میں، دوست داری میں، اور دردمندی میں، دلداری میں سب پر فائق ہو۔ ایسے ہی لوگ صدر کے انتخاب میں، اسمبلیوں کے انتخاب میں صداقت اصول اور نصب العین کا پاس و لحاظ کر سکتے ہیں۔

آئندہ انتخابات کے لئے "موٹو" ہونا چاہیئے۔

"دین"۔ "دانش"۔ "دیانت" "دردمندی"۔ "دلداری"۔

جس شخص میں یہ پنجگانہ صفات پائی جائیں۔ اُسے اپنے حلقے میں منتخب کرائیے۔ پاکستان کی تمام سیاسی، مذہبی و اصلاحی جماعتوں کو اس سلسلہ میں متحدہ مساعی عمل میں لانا چاہیئے۔ اور قوم و ملت کے ہر خادم کو اس کے لئے پوری پوری تگ و دو کرنا ضروری ہے۔ اس سے ذرا سا بھی صرف نظر کرنا قوم و ملت کے ساتھ دشمنی کے مترادف ہوگا۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پاکستان اپنی تاریخ کے نازک ترین مراحل سے گذر رہا ہے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک وہ طاقتیں گھات لگائے بیٹھی ہیں۔ جن کے مفادات اس مملکت خداداد کے کمزور کرنے اور کمزور رکھنے سے وابستہ ہیں۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔ جن کے سرفہرست کارنامے ملت اسلامیہ کے جسد میں نقب لگائے اور چور دروازے بنانا ہے۔ وہ عوام دوستی اور اسلام پسندی کے لبادے اوڑھ کر خوشنما ڈھنڈھل کے ساتھ سامنے آئینگے جمہوریت اور اسلام کے نعرے ان کی زبانوں پر ہوں گے۔ لیکن حقیقت و فریب میں تمیز کرنا اب مشکل نہیں رہا ہے۔ تمام چہروں کے خد و خال دیکھے جا چکے ہیں۔ اور عوام اپنے سچے نمائندوں کو بڑی آسانی سے منتخب کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ خود جان بوجھ کر دھوکے میں مبتلا نہ ہوں۔ تعلقات و برادری کا پاس و لحاظ نہ کریں۔

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان اس سلسلہ میں دین و ملت کی خدمت کا ہر فریضہ انجام دینے کے لئے تیار ہے وما توفیقی الا باللہ ؏

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

(کمال)

بقیہ، مفتی محمود صاحب کا ووٹ

سے سیاسی انتشار کو روکا جا سکتا ہے اور ملک و ملت کے لئے وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور خدمت ہر قسم کے انتشار کو ہی روکنا ہے۔ حزب اختلاف اور اس کے غرضمند حامیوں کو یہ خیال خام نکال دینا چاہیئے۔ کہ مفتی محمود صاحب یا جمعیتہ علماء اسلام کسی گروہ کا دم چھلہ اور اس کے مفادات پورے کرنے کا آلہ بن کر رہ جائیں گے۔ جمعیتہ علماء اسلام کے نزدیک اسلام، ملت اور مفاد وطن سب سے بالا چیزیں ہیں۔ اور اس کے فیصلوں و اقدامات میں ان تینوں کے مفادات کے تقاضے ہی رہنمائی کرتے ہیں۔

مولانا مہدی الزماں کے متعلق

سیالکوٹ کی تمام جمعیتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا ضلعی دفتر لہائی بازار میں قائم ہو چکا ہے۔ ضلع کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مہدی الزماں صاحب فاضل بالاکوٹی خطیب نیکا پورہ دن کا اکثر حصہ دفتر ہی میں رہتے ہیں۔ لہذا جمعیتہ علماء اسلام کے سلسلہ میں ملنے والے ان کو جب بھی ملنا چاہیں دفتر ہی میں مل سکتے ہیں

(نوٹ) یاد رہے کہ دفتر احرار اسلام دفتر جمعیتہ علماء اسلام اور دفتر تنظیم اہلسنت تینوں ایک ہی عمارت میں ہیں جو سیالکوٹ مشہور لہائی بازار میں واقع ہے۔

دینی مدارس

مجلس شوریٰ دار العلوم سرحد کا اجلاس

۱۴ر جون ۱۹۶۴ء کو دار العلوم سرحد پشاور میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب منعقد ہوا۔ محترم حضرت مولانا محمد ایوب صاحب شوریٰ مہتمم دار العلوم سرحد نے گذشتہ سال کی آمدنی و اخراجات پیش کرتے ہوئے سال رواں کے لئے اخراجات کا مسودہ اراکین شوریٰ کو برائے منظوری پیش کیا۔ جو کہ مکمل غور و خوض کے بعد باتفاق رائے منظور کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مولٰنا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ مجھے موجودہ بجٹ پر مسرت حاصل ہے۔ اور جناب مہتمم صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ سال ۸۲ھ کا بقایا اتنا کم تھا اور کام زیادہ ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے خدائے عزوجل پر مکمل بھروسہ کر رکھا ہے۔ آگے فرماتے ہوئے بتایا کہ جس نظریہ کے تحت یہ ادارہ قائم ہوا تھا۔ الحمد للہ اسی نظریہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ بھی ہیں اور اپنے صحیح مسلک دیوبندی اہل سنت والجماعت کا تحفظ کر رہے ہیں

قیام مدرسہ انوار الفرقان

مورخہ ۲۶۔ جون ۱۹۶۴ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب ربانی مسجد، مرزا آدم خاں روڈ کراچی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے مدرسہ انوار الفرقان کے عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) صدر جناب وڈیرہ محمد عثمان صاحب

(۲) نائب صدر جناب محمد برار صاحب

(۳) ناظم اعلیٰ مولانا مولوی محمد موسیٰ صاحب

(۴) سیکرٹری جناب لعد بچایا صاحب

(۵) جائینٹ سیکرٹری :۔ جناب محمد ابراہیم صاحب

(۶) خازن :۔ جناب سیٹھ علی محمد بیکری والا۔

(۷) آڈیٹر :۔ جناب محمد حسن صاحب منیجر صابر سلیم ملز۔

باقی چھ ممبر مجلس عاملہ کے منتخب ہوئے۔

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء نے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجت مندوں کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس بیس روپے علاوہ محصول خرچ پیکنگ وغیرہ

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت چھ روپے۔

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں۔ حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے۔ دوا استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو یا ہاضمہ خراب ہو جاتے ہو جاتی ہو۔ اس کے لئے تریاق ہے فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے۔

سرمہ مقوی بصر عجیب سرمہ ہے۔ دھند پھولے کے لئے مفید ہے۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث

دوسرا پتہ :۔ منیجر دواخانہ فیض عام۔ بفہ۔ ضلع ہزارہ

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisa

l. No. 8 | 10 Jouly 1964 28 Soffar 1384 No :- 25

مرکزی مجلس شوریٰ جمعیتہ علماء اسلام کے حالیہ اجلاس کی منظور کردہ ایک نہائت اہم قرارداد

قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا موقف

نام نہاد مدعیان اسلام کی افترا پردازیاں

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کا یہ اجلاس علماءِ دین کی مخالف پارٹیوں کے اس پروپیگنڈا کی مذمت کرتا ہے۔ جو وہ دیانت و شرافت کے تقاضوں سے بالکل علیحدہ ہو کر جھوٹ اور فریب کے ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علماء اسلام کو اپنے اغراض کے لئے بدنام کرنا چاہتی ہیں۔ یہ اجلاس حضرت مفتی صاحب موصوف پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور انہوں نے ذمہ داران جمعیتہ کے مشورے سے دوسرے ترمیمی بل کی حمائت کر کے جس دیانتداری اور جرأت کا ثبوت دیا، اُس کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ یہ اجلاس اسلام کا نام لینے والی جماعتوں اور افراد کے اس طرز عمل کو اسلام سے غداری تصور کرتا ہے کہ انہوں نے ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں حضرت مفتی صاحب موصوف کی اس ترمیم کی مخالفت کی کہ مسلمانوں کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ یہ اجلاس میاں عبدالباری اور مولوی فرید احمد نیز مودودی پارٹی کی اس حرکت کو خدائے برتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے لاعلمی اور کروڑوں مسلمانوں کے جذبات سے بے اعتنائی برتنے پر محمول کرتا ہے کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کے عیسائی و مرزائی وغیرہ بن جانے کے قانونی جواز پر مہر تصدیق ثبت کر کے ڈھاکہ کے گذشتہ سیشن میں حکومت کا صریحاً و علانیہ ساتھ دیا۔ یہ اجلاس ان مدعیان اسلام کی اس کوشش کو بھی اسی دینی ناواقفیت کا نتیجہ قرار دیتا ہے کہ انہوں نے قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس راولپنڈی میں ۴ ماہ کے لئے صدارت کے اختیارات ایسے اسپیکر کے حوالہ کرنے کے جواز کے لئے جدوجہد کی جس کے لئے مسلمان ہونے کی کوئی شرط دستور میں نہیں ہے۔ حالانکہ پاکستان کی حکومت کو ۴ ماہ تک کے لئے کسی غیر مسلم (مرزائی، عیسائی یا ہندو) اسپیکر کے حوالے کرنا پاکستان کو ایسے خطرات میں ڈال دینے کے مترادف تھا جن سے ملک و مذہب دونوں کے تباہ ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا یہ اجلاس اُن تمام آئینی مساعی کو ہر شخص کا حق سمجھتا ہے۔ جو وہ اپنے خیال کے مطابق صحیح افراد کو برسر اقتدار لانے یا حکومت میں بہتر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اختیار کرے۔ مگر ایسی کوششوں میں کفر و اسلام کی حدود کو مٹا دینے اور ارتداد کا دروازہ کھولنے کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اہل اسلام کو اُن سے بچنے کی ہدائت کرتا ہے۔

انسی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے نفیسی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
قیمت بارہ پیسے
نگران مولانا غلام غوث ہزاروی
جلد ۷ ○ جمعہ ۳ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۴

ہماری اجتماعی حالت

ووٹ قوم کی مقدس امانت ہے

(قاری حافظ محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن ہزارہ)

حضرات! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ آج کا انسان اس قدر پریشان اور خستہ حال کیوں ہے؟ اور اس پر طرح طرح کی مصیبتیں اور دکھ کے پہاڑ کیوں ٹوٹتے ہیں۔ یہ مقام ہم نے اپنے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز اور طریقے کو غیر قوموں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ہماری پریشانی اور برکتی کی بیخکنی بڑی بڑی عمارات اور مال و دولت بال و عیال سے قطعاً دور نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ دور ہوگی تو صرف اسی آیت کریمہ کے تحت دور ہوگی۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ کہ بے شک تمہارے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی اور اطمینان نصیب ہوگا کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

نہ بیٹوں سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

محترم حضرات! اس وقت ہم نے اپنے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے خدا کا عذاب مول لیا ہے۔ خدا کا ارشاد ہے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

کہ تم خدا اور اس کے رسول کی تابعداری کرو۔ تاکہ تم اس جہان میں اور اس جہان میں بھی کامیابی حاصل کرو پہلے تو ہم خدا اور اس کے رسول کی تابعداری نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی کرے بھی تو ہم اس پر طرح طرح کی نکتہ چینی اور الزام تراشی کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

کہ تم لوگوں کے لئے نیکیوں کا امر کرنا اور اچھی راہ راست پر لانا اور برے راستے سے روکنے کے لئے نکالی گئی ہو۔ اسی لئے اس کی امت کو خیر اُمّۃ کا لقب نصیب ہوا۔ جس امت میں یہ دو چیزیں نہیں ہیں۔ وہ کبھی بھی خیر امۃ کے مبارک لقب سے سرفراز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خیر اُمّۃ کے لئے یہ دو شرطیں ہیں۔ لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ ہم لوگوں کو نیکیوں اور اچھائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔ تاکہ خداوند عالم ہم پر مہربان ہو۔ اور ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اطمینان کا سانس لے سکیں۔ آج کی قوم جو پہلوانوں کی کشتی کو اپنا کمال سمجھتی ہو۔ جو ورائٹی کے افتتاح کو اپنا فخر سمجھتی ہو۔ جو دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی عادی ہو۔ اور دوسروں سے امداد لے کر اس پر فخر کرنا اپنا عروج سمجھتی ہو۔ جو قوم بوسیدہ گندم کھانے کو کمال ترقی اور رفع درجات سمجھتی ہو۔ وہ قوم جو باوجود آزادی کے اپنا خیال ظاہر نہ کر سکتی ہو، تو ایسی قوم پر کل نہیں تو آج افسوس صد افسوس ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام معلوم کر کے ان پر چلیں۔ اور یہی آواز جمعیۃ علماء اسلام بلند کرتی ہے اور تا قیامت کرتی رہے گی۔ اس وقت سب سے بڑا اور نازک مسئلہ ہمارے وطن عزیز یعنی پاکستان میں ووٹوں کا ہے۔ آج کل اخبارات ان خبروں سے بھرپور نظر آتے ہیں۔ آج فلاں نے ممبری کی نمائندگی کا اعلان کر دیا اور آج فلاں نے۔ تو باوجود اتنی کوشش کے ہم لوگ اگر صحیح لوگوں کا انتخاب نہیں کریں گے تو یہ ہماری غلطی اور جہالت ہوگی۔ ووٹ جس کی قدر و قیمت تقریباً تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ ووٹ کی کتنی طاقت اور حیثیت ہے۔ اگر ہم اس کو یونہی فضول سمجھ کر برباد کر دیں۔ تو کل قیامت کے روز خداوند قدوس کے دربار میں ہم کیا جواب دیں گے۔ لہٰذا وقت ہے۔ اور اصلاح کا موقع موجود ہے سوچ سمجھ کر ووٹ ڈالیں۔ مفاد پرست۔ پیٹ پرست اور خود غرض، لالچی، بددیانت، غدار کو قطعاً آگے جانے نہ دیں۔ اور صحیح انسان، خدمتگار قوم۔ راست دیانتدار، امانت دار کو ووٹ دے کر خوشنودی خدا و رسول خرید لیں۔ ووٹ قوم کی مقدس امانت ہے اس کو ضائع نہ فرمائیں۔

آخر میں میں صدر مملکت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی پالیسی پر مبارکباد دیتا ہوں کہ جناب صدر صاحب کی پالیسی ہی کی وجہ سے پاکستان کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس سے پہلے تو ملک پاکستان کو باہر کی حکومتیں جانتی بھی نہ تھیں۔ آیا پاکستان الگ حکومت ہے یا کہ ہندوستان کے تحت کام کر رہی ہے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ متفرق نہ رہیں۔ بلکہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اجتماعیت کا نام ہی حکومت ہے۔ اور اگر ہم متفرق رہے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی سے کام لیا تو ہماری حکومت ہی نہیں۔ ہم خود بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے اور غیر حکومتوں کے سامنے منہ لگانے کے بھی نہ رہیں گے فرد واحد کی طرح رہ کر سوچ بچار سے کام لے کر حکومت کو ترقی کی طرف لے جائیں۔ اور آپس کے اختلافات ختم کر دیں۔ تاکہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں اچھی ہوں۔

[illegible] دفتر ترجمان اسلام [illegible] لاہور سے شائع کیا۔

ترقی کا صحیح راستہ

(ڈاکٹر محمد آصف قدوائی ایم اے، پی ایچ ڈی)

اصل موضوع پر کلام کرنے سے پہلے یہ بہتر ہوگا کہ ہم ترقی کے مفہوم کی بابت اپنے ذہنوں کو صاف کر لیں۔ کیونکہ ہمارے اس خوف اور لالچ کے برق رفتار عہد نے مختلف قدروں ہی میں اہم تبدیلیاں نہیں کر دی ہیں بلکہ اکثر الفاظ کے قالبوں میں نئے نئے معانی ڈال کر بقول غالب خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد رکھ دیا ہے۔ ہم کہتے کچھ ہیں اور ہمارا ذہن کسی اور طرف منتقل ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے خیالوں میں پراگندگی اور سوچنے اور سمجھنے کے طریقہ میں کجی پیدا ہوتی ہے۔

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ ترقی کے معنی آگے بڑھنے کے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کس طرف؟ ہم کس شخص یا کس قوم کو ترقی یافتہ کہہ سکتے ہیں۔ ہمارا زمانہ مغرب سے مرعوبیت کا زمانہ ہے اور اگرچہ اب مشرقی قومیں بھی اپنے صدیوں کے خواب سے چونک کر غلامی کی زنجیریں توڑ کر اپنے گرد و پیش کو تھوڑی بہت تنقیدی نظروں سے دیکھنے لگی ہیں، مگر عام حالت اب بھی یہی ہے کہ جو سکے مغربی تہذیب ڈھال کر بھیج دیتی ہے وہ بلا تکلف ہمارے یہاں رائج ہو جاتے ہیں اور ہم کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کی زحمت نہیں گوارہ کرتے۔

مغرب کا ذہن تمام تر مادہ پرست ہے اور اسے ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ثمرہ ہے رومن تہذیب کا۔ اور رومن تہذیب کی بنیاد قدیم یونانی تہذیب نے رکھی تھی جو مادی ترقی اور حظِ نفس کو مقصود بالذات سمجھتی تھی۔ چنانچہ اس کی تعمیر ہی میں اس کی خرابی کی صورت مضمر ہے

مغربی تمدن میں اولاً تو دینی شعور ہے ہی نہیں اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ زمانہ کے آگے آگے چلنے کے بجائے اس کے پیچھے چلتا ہے۔ اس تمدن کی بنیاد ابتدا میں سائنس اور صنعت و حرفت اور سیاسی جمہوریت پر رکھی گئی تھی۔ لیکن اس کی نشوونما تغلب و استعمار اور کمزور قوموں پر ظلم و استبداد کے ذریعہ حاصل کی ہوئی دولت سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور پھر جوں جوں ترقی ہوتی گئی۔ تن آسانی اور عیش پرستی کی تمام باتیں اس کا جزو بنتی گئیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ عیاشی اور نمود نے اتنا فروغ پایا ہے کہ اعلیٰ اخلاقی خصائل تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے شیدائی یہ نہیں دیکھتے کہ روحانی عنصر نہ ہونے کی وجہ سے مغربی تمدن کس تیزی سے ہلاکت کی طرف جا رہا ہے۔

ایڈورڈ گبن نے تاریخ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے "کہ تاریخ دراصل جرموں غلطیوں اور نوع انسانی کی بدنصیبیوں کے رجسٹر کے سوا کچھ بھی نہیں ہے"۔ ہم بغیر کسی تعرض یا غلط بیانی کے یہی تعریف مغربی تمدن کی تاریخ پر بھی چسپاں کر سکتے ہیں۔ دو عظیم جنگیں، فسطائیت، ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نہ جانے کتنے دوسرے فتنے اس کے بطن سے پیدا ہو چکے ہیں

ان سطور سے ہمارا مقصد مادی ترقی کی نفی کرنا نہیں ہے صرف یہ دکھانا ہے کہ اگر دنیاوی ترقی روحانی اور اخلاقی شعور کے ماتحت نہ ہو تو وہ کس درجہ خطرناک اور موجب خطرات بن جاتی ہے۔

جس طرح انسان میں جسم اور روح کا امتزاج ہے۔ اسی طرح اس کی ترقی کے بھی مادی اور روحانی دو پہلو ہیں، اور دنیاوی ترقی اسی وقت مفید ہو سکتی ہے۔ جب اسے اطاعت الٰہی کے زیرِ سایہ حاصل کیا جائے۔

جو تمدن ان دونوں میں سے کسی ایک کا ساتھ چھوڑ دے وہ غیر معتدل اور ناقص ہے۔ صحیح تمدن وہی ہے جو دونوں کے مطالبوں اور تقاضوں کو تسلیم کرے۔ اور ان میں عدل کرے اور اپنے سامنے یہ نصب العین رکھے کہ انسان کے مادہ کے ڈھیر کو انسانیت میں تبدیل کرنا ہی ترقی کا صحیح مفہوم ہے۔

لیکن اس متوازن ترقی کا راستہ صرف اسلام دکھا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک طرف مادیت کی نفی نہیں کرتا اور نہ اس کے امکانات اور تقاضوں سے صرف نظر کرتا ہے اور دوسری طرف وہ ان بنیادی روحانی اور اخلاقی قدروں کا بھی محافظ ہے جو مادہ کے ڈھیر کو انسانیت میں تبدیل کرتی ہیں۔

ہم نے سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ دنیوی علم و عمل سے دین کا رابطہ توڑ دیا ہے۔ کہیں صرف مادی اور دنیوی بہبودی پر زور ہے کہ قابل توجہ یہی چیزیں ہیں۔ اور اگر دینی اصول ان کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے نظر آئیں تو انہیں بلا جھجک قلمزد کر دینا چاہیئے۔ اور کہیں مذہب بایں معنی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے کہ قدیم تعلیم و تہذیب کے دائرہ میں محدود رہو ورنہ جدید تعلیم و تہذیب تم کو جہنم میں پہنچا دے گی نئے علوم و فنون جاننے والے طبقہ کی اکثریت اپنے قدیم تہذیبی سرمایہ سے ناواقف ہونے کے باعث دین سے عدم التفات کو ترقی کا وسیلہ سمجھتی ہے۔ اور قدیم علوم و فنون کے وارث عصری رجحانات سے بے خبری کی وجہ سے پرانی بحثوں اور فرسودہ اندازِ فکر کے اسیر ہیں۔ اور مذہب کے سانچہ میں ڈھال کر ایک ترقی یافتہ اور متوازن تمدن کی تشکیل کی ضرورت یا تو محسوس نہیں کرتے یا خود کو اس کا اہل نہیں پاتے۔

عام مسلمانوں کی اسلام سے وابستگی کی نوعیت شعوری نہیں بلکہ جذباتی ہو گئی ہے۔ اللہ اکبر کے نعروں سے جسموں میں جھرجھری اب بھی پیدا ہو جاتی ہے مسلمانوں کی زبوں حالی سے دل اب متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دل سے تو ہم اسلام کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر چلتے غیر اسلامی طریق پر ہیں اور زندگی غیر اسلامی اصولوں پر مرتب کرتے ہیں۔ بعض حضرات دین سے سیاست کا کام لینا چاہتے ہیں، بعض تجارت کا، اور زیادہ تر تو اس سے کوئی کام ہی نہیں لینا چاہیئے۔ حال و قال کا یہ بُعد ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں پر چھایا ہوا ہے۔ خدا کو مالک اور آقا مان کر کوئے غیر میں گداگری کرتے ہم کو شرم نہیں آتی۔ جھوٹ کو اُم الخبائث تسلیم کر کے چند بیگہ زمین کے لئے جھوٹا حلف اٹھا لینا ہمارے اندر الجھن پیدا نہیں کرتا۔ بڑھتی ہوئی خود غرضی اور باہمی عداوت سے رسمی طور پر مبہوت اور مدہوش ہونے کے لئے ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ لیکن اپنی روزمرہ کی زندگی میں خلوص، ایثار اور خدمت کے جذبات پیدا کرنا ہمارے لئے محال ہے۔ مالی ابتری کے باوجود محنت اور کفایت شعاری پر ہماری طبیعتیں نہیں مائل ہوتیں۔ غرض خدا اور آخرت پر ایمان اور ہماری نمازیں اور ہمارے روزے ہم کو خود غرضی، جھوٹ، قوت پرستی، دولت کی طمع اور اسی طرح کے دوسرے روحانی و اخلاقی امراض سے نجات دلانے میں کارگر نہیں ہوتے۔ حالانکہ انہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

سر چارلس لائل نے بڑے مزے کی بات کہی ہے کہ ایشیا جیسی عملی سیاست کا اسکول کہیں نہیں ہے۔ جہاں نیکی اور انصاف کے نہایت پاکیزہ اور قابل تعریف اصولوں کے ساتھ چھین لو اور دبا بیٹھو کا پرانا طریقہ اب بھی رائج ہے اور جہاں افعال اور مسلّمات کا تضاد کسی کو مطلق نہیں کھٹکتا۔

یہاں اس سے بحث نہیں کہ آیا تنہا ایشیا ہی اس الزام کا مستحق ہے اور دنیا کے دوسرے براعظم اس سے بری ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ کل ایشیا پر یہ بات صادق آتی ہو یا نہ ہو، مسلمانوں کی حالت ایسی ہی ہے۔ ان کے یہاں عقائد اور اعمال میں مناسبت ہی معدوم نہیں بلکہ اس عدم مناسبت پر ان کا ضمیر ہلکی سی چٹکی بھی نہیں لیتا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اسلام سے ان کے تعلق کی نوعیت محض طبعی، رسمی اور نسلی ہو گئی ہے۔ دینداری کے معنی چند عقائد کا اقرار اور چند رسوم کی ادائیگی سمجھ لئے گئے ہیں اور زبان سے اسلام کے دین عمل اور ضابطۂ حیات ہونے کا لاکھ دعویٰ کیا جائے۔ معاشرت میں خوفِ خدا کو راہنما بنانے پر کوئی راضی نہیں ہے۔

اسلام کی عظیم الشان عمارت کے چار ستون ہیں (۱) اعتقادات (۲) عبادات (۳) اخلاقیات اور (۴) معاملات حضور سرورِ کائنات کی رسالت کا یہی طرۂ امتیاز ہے، کہ وہ ان چاروں عنوانوں کا مجموعہ تھی۔ آپ نے یہ حقیقت بار بار دہرائی کہ ہر انسان کا ایک تعلق تو اپنے خالق کے ساتھ ہے اور دوسرا اپنے خالق کی مخلوقات کے ساتھ یعنی اس کا ایک رخ عالمِ غیب کی طرف ہے اور دوسرا عالمِ شہود کی طرف خدا اور بندے کے تعلق کے جن اجزا کا تعلق ہماری قلبی و ذہنی کیفیات سے ہے۔ ان کو اعتقادات کہتے ہیں۔ اور جن اجزا کا تعلق ہمارے جسم و جان اور مال و دولت سے ہے وہ تین ابواب یعنی عبادات اخلاق اور معاملہ میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اسلام کی تکمیل کے لئے ان چاروں کا استحکام ضروری ہے۔ نجات کا مدار ایمان اور عمل صالح دونوں پر ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں آمنوا کے ساتھ ساتھ وعملوا الصّٰلحٰت پر ہمیشہ زور دیا گیا ہے۔

دراصل اعمالِ حسنہ ہی ایمان کی پختگی کی پہچان ہیں ویسے ہی جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایمان کا تو دعویدار ہو مگر اس کے اعمال میں ایمان کے مطابق اچھائی نہ پائی جاتی ہو، تو یہ کھلی ہوئی علامت اس بات کی ہوگی۔ کہ ایمان اس کی زبان سے اتر کر اس کے دل اور اس کی شخصیت کی گہرائیوں تک نہیں پہنچا ہے۔ احادیث میں اس مضمون کی کمی نہیں۔ مثلاً

(باقی صفحہ ۶ پر)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء

قہر الٰہی کا ظہور

علمائے طبیعیات آسمانی حوادث سے پیدا شدہ تباہ کاریوں کی خواہ کچھ بھی توجیہہ و تاویل کریں لیکن داعیانِ حق نے اس کا سبب ایک ہی بتایا ہے۔ "انسانوں کا حق سے انقطاع اور حق سے سرکشی کا رویہ"۔ جب کسی قوم کے خواص و اصحابِ مقتدر، ظلم و استبداد کو اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں، اور اس کے عوام خوشامد و تذلل کی زندگی پر قانع ہو جاتے ہیں۔ تو قدرت کی طرف سے اولاً مختلف حوادث کی صورت میں تنبیہہ و امہال کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ آندھیاں آتی ہیں، طوفان اٹھتے ہیں۔ شدید بارشیں ہوتی ہیں۔ مختلف وبائی امراض پھیلتے ہیں۔ ہر طرف سے "بأسٌ شدید" کی فضا پیدا ہونے لگتی ہے۔ خوف و مایوسی مسلط ہو جاتی ہے۔ زلزلوں کے جھٹکے آنے لگتے ہیں۔ اور اگر وہ قوم ان تمام تنبیہات کے باوجود نہیں سنبھل پاتی۔ تو آخر میں وہ ہمیشہ کے لئے ذلیل و نیست و نابود کر دی جاتی ہے

اس قسم کے پیہم حوادث کا سلسلہ جب کبھی اور جس قوم پر بھی شروع ہوا۔ اگر اس نے بروقت تنبیہہ اختیار کر کے مہلت سے فائدہ حاصل کیا اور اپنے افکار و اعمال کی اصلاح کر لی۔ تو قدرت نے اسے زندہ رہنے اور غالب آنے کے مواقع عطا فرما دیئے لیکن اگر وہ ان سب کے باوجود غافل پڑی رہی، اس کے خواص خرمستیوں میں مبتلا رہے۔ اس کے عوام ذلت و نکبت خاموشی سے انگیز کرتے اور اصلاحِ احوال کے لئے کسی قسم کی جد و جہد اور حرکت عمل میں نہیں لاتے تو تاریخ کی بے شمار شہادتیں موجود ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لئے ذلت و پستی میں ڈال دیئے گئے۔ اور انجام کار فنا کے گھاٹ اتر گئے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر……

پس بارشوں کی شدت، سیلابوں اور طوفانوں کی وسعت، موسموں کے پیہم تغیرات کو محض ایک طبیعاتی عمل و تبدیلی قرار دے کر ہرگز نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اسے قدرت کی طرف سے ایک تنبیہہ اور موقع مہلت سمجھ کر اپنا محاسبہ کر ڈالنا چاہیئے۔ پاکستان کے دونوں حصے سالہا سال سے یکے بعد دیگرے سیلابوں، طوفانوں اور بارشوں کی تباہ کاریوں کی زد میں ہیں۔ امسال بھی ہر دو حصوں میں شدید بارشیں ہو رہی ہیں۔ مغربی پاکستان کے وہ حصے بھی جو ۳، ۵، ۸ انچ بارش کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے ۱۵، ۱۵ انچ شدید بارش کی زد میں آ چکے ہیں۔ بیشمار جانیں ضائع جا چکی ہیں۔ لاتعداد مکانات گر چکے ہیں۔ راستے بند ہو گئے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ اچھے خاصے کاروبار معطل ہو کر رہ گئے ہیں۔ یقیناً یہ عوام و خواص سب کے لئے سخت آزمائش و تنبیہہ کی گھڑی ہے۔ لیکن خواص، امراء اور اصحاب مقتدر کے لئے سب سے زیادہ ابتلاء کی حالت ہے۔ عوامی بہبود سے ان طبقوں نے جس طرح ایک مدت سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں، وہ کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ ملک کے وسائل و دولت پر یہ لوگ قابض و متصرف ہیں۔ ملک کی ۹۵ فیصد سے زیادہ معیشت ان کے قبضہ و تصرف میں ہے لیکن یہ سب کی سب دولت و معیشت صرف ان کی ذاتوں اور ان کی خواہشات پر صرف ہو رہی ہے نہ اس میں سے کماحقہٗ وہ اللہ کے دین کے لئے صرف کرتے ہیں۔ اور نہ غریب، نادار اور حاجتمند انسانوں کی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ اب اگر ان کے اس ناجائز تغلب پر دنیا کی کوئی طاقت ہاتھ نہیں ڈال سکتی ہے۔ تو کیا انہوں نے قدرت کو بھی بے بس بنا دیا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کے حقوق کی پامالی کو ہمیشہ کے لئے برداشت نہیں کیا کرتا، اور اس کے دین سے غداری و بے اعتنائی زیادہ دنوں تک منفعت بخش نہیں بنی رہ سکتی۔ اب بھی یہ تنبیہات ایک مہلت کا وقفہ دے رہی ہیں۔ ہم سے ہر گروہ کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ کن کن کوتاہیوں کا مرتکب ہو رہا ہے؟ خواص و عوام کے کن کن حقوق کو پامال کر رہے ہیں؟ اور عوام نے کیوں بزدلی و خوشامد کی زندگی اختیار کر لی ہے؟ اللہ کے دین کو جو خطرات اس سرزمین پر لاحق ہو رہے ہیں اس کے دفعیہ کا کیا فرض انہوں نے ادا کیا ہے؟ عوام دوستی اور خدمت خلق کے کیا کیا فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں؟ ظلم و عدوان کی جو زندگی ذمہ داروں نے اختیار کی ہوئی ہے وہ کس انتہا کو پہنچ چکی ہے؟ اللہ کی نافرمانی اور عوام کے حقوق کی پامالی اب کس حد تک ہو رہی ہے؟ اور کیا اب بھی ہم ان تمام معصیت کوشیوں سے باز آنے کے لئے تیار ہیں؟ اس کے بندوں کے حقوق بتمام و کمال ادا کرنے کے لئے آمادہ ہیں؟ اگر اب بھی ہم ایسا نہیں کریں گے تو تنبیہہ و مہلت کا یہ دور گذر جائے گا۔ اور خدا کے قہر سے ہمیں کوئی بھی نہ بچا سکے گا۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد (ک)

ایک غور طلب معاملہ

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کی آخری تاریخوں میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا، کہ مرزائی فرقہ کو اس کی تبلیغی سرگرمیوں کی خاطر حکومت کی طرف سے ۱۱ لاکھ روپیہ سے زیادہ کا زر مبادلہ مہیا کیا گیا۔

ممکن ہے بعض لوگ یہ اطلاع پڑھ کر چونک اٹھیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ موجودہ حکومت کے دور میں تو صرف گیارہ لاکھ روپیہ زر مبادلہ مہیا کرنے کی بات ہوئی ہے لیکن سابقہ حکومتوں کے دور میں تو حکومت کی پوری مشینری اس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہے اور پھر یہ سہولت کچھ مرزائیوں تک ہی محدود نہیں ہے اندرونِ ملک کتنی ہی سہولتوں سے عیسائی، بہائی وغیرہ فرقے بھی متمتع ہو رہے ہیں۔ یقیناً یہ سب کچھ مسلمانوں کی اس عام غفلت کا نتیجہ و خمیازہ ہے۔ جو سالہا سال سے ان میں چل رہی ہے۔ وہ اپنی دنیا و دین کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں دے چکے ہیں۔ جنہیں نہ تو اصل دین کا علم ہے اور نہ اس سے کوئی مس ہے۔ مغرب سے مستعار ذہن و تعلیم و تربیت رکھنے والے افراد، ملت اسلامیہ کے معاملات کے مختار بنا دیئے گئے ہیں۔ وہ بیچارے یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ اسلام کے تقاضے کیا ہیں۔ اور وہ ہم سے کیا کچھ کرنے کا مطالبہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے مغرب کے معاشرتی، سیاسی اور آئینی علوم کو حاصل کیا۔ ان کی ڈگریاں لیں اور مسلمانوں کی زندگیوں کے مختار بن کر ان کے دین، ان کی ملت اور ان کے نظریۂ حیات سے کھیلنے لگے۔

ان کی سمجھ میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کہ اگر صحیح اور حقیقی اسلام کی جگہ مصنوعی اور خود ساختہ اسلام کی تبلیغ کی جائے گی تو وہ کفر سے بھی بدتر بات ہے۔ اس لئے کہ یہ خدا کے نام پر دھوکہ دینے کی صریح کوشش ہے۔ اور مسلمان معاشرے میں مخالف اسلام مذاہب کو پھیلنے کا موقعہ دینا اللہ کے ساتھ سرکشی ہے۔ لیکن رواداری کے پُر فریب اور بھاری بھرکم اصول کے نام پر اسے جائز رکھنے میں کوئی تردد نہیں کیا جائے گا۔ خواہ اسلام کی عمارت اندر سے کھوکھلی ہوتی رہے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مشرق بعید میں امریکی سیاست کا حشر

امریکہ نے جنوبی ویت نام کے بارے میں حال ہی میں اپنی جو نئی پالیسیاں مرتب کی تھیں اور جن کا اجراء و جن پر عمل نہایت زور شور کے ساتھ شروع

(باقی صفحہ

بقیہ: ——— اداریہ

کردیا گیا تھا۔ ان کے ناکام ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ افسوس ہے کہ یہ پالیسیاں لاؤس و شمالی ویت نام کو تو کیا مرعوب کرسکتیں، خود جنوبی ویت نام داخلی استحکام سے محروم ہوگیا، اور اب وہاں شدید انتشار پھیلا ہوا ہے۔ عوام اور حکومت کے درمیان کوئی اتحاد باقی نہیں رہا ہے۔ اور امریکہ کی تمام امداد ضائع جارہی ہے۔

بدقسمتی سے امریکہ کی تمام پالیسیاں کسی حقیقت پسندی پر مبنی نہیں ہیں۔ اور پھر ان پالیسیوں کے اجزاء میں بھی کسی ٹھوس پروگرام کو بروئے کار نہیں لایا جاتا ہے۔ دوسری جنگ کے خاتمہ کے بعد سے امریکہ نے عالمی سرمایہ کا واحد اجارہ دار بننے کی تگ و دو کی ہے۔ اور اس کے سرمایہ داروں نے پوری دنیا کی منڈیوں پر چھا جانے کی کوششیں کیں۔ ہر ملک کو اقتصادی اور فوجی امداد کے جال میں پھانس کر ہمیشہ کے لئے اپنا محتاج بنا لینا چاہا۔ اس پالیسی کو بظاہر کمیونزم کے بڑھتے ہوئے اثرات کی روک تھام کا نام دیا۔ اور اسی بہانے ہر ملک کو کمیونزم کے ہوّے سے ڈرا ڈرا کر اپنا شکار بنا لینے کی کارروائیاں جاری رکھیں۔

یورپ میں بھی چند سال یہ پالیسی کامیاب ہوتی رہی۔ لیکن جلد ہی اقوام یورپ نے اس صورت حال کو بھانپ لیا، اور آہستہ آہستہ انہوں نے پیروں پر کھڑا ہونا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ فرانس جیسی شکست خوردہ قوم بھی اس سہارے پر قانع نہ رہ سکی۔

ایشیا کے نوآزاد ملکوں میں یہ داؤ زیادہ کامیاب رہا۔ یہ قومیں جو صدیوں کی غلامی کے بعد ابھی آزادی اور اپنی ترقی و خوشحالی کے لئے ایک سہارے کی ضرورت محسوس کررہی تھیں انہوں نے امریکہ کی امداد و معاونت کو غنیمت سمجھا۔ اور اس جال میں یکے بعد دیگرے پھنستی گئیں۔ اور آج ایشیا میں امریکہ سے امداد پانے والا کوئی ملک ایسا نہیں ہے۔ جو گوناگوں مشکلات و مصائب میں گرفتار نہ ہو۔ سیاسی انتشار، داخلی بدامنی، معاشی بدحالی، اخلاقی پستی اور بےدینی ایسے تحفے ہیں۔ جو مالی اور فوجی امداد کے نتیجہ میں ہر امداد چاہنے والے ملک کو ملے ہیں۔ جنوبی کوریا میں جو کچھ ہوا، لاؤس میں جو کچھ ہورہا ہے۔ اور جنوبی ویت نام پر جو کچھ بیت رہی ہے۔ وہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پاکستان کے بارے میں امریکہ کی جو دوغلی پالیسی رہی ہے۔ اسے بھی سب جانتے ہیں۔ صدر ایوب نے جس جرأت کے ساتھ اس پالیسی کو چیلنج کیا، وہ ابھی کل کا معاملہ ہے۔ بہرحال امریکہ کی دوستی ان ممالک کے لئے اتنی مہنگی پڑی ہے۔ کہ آج ان میں سے کسی بھی ملک کا مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ اور کمیونزم کا خطرہ اسی طرح موجود ہے بلکہ قریب تر ہوگیا ہے۔

نوآزاد ملکوں میں آزادی کے بعد جو ولولے ابھرے تھے۔ اور جن نئی مستحکم قیادتوں کے سامنے آجانے کی توقع تھی۔ ان امدادی چکروں نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ خود غرض وجاہت پسند اور نوکر شاہی طبقہ کو برسر اقتدار آجانے کا موقعہ مہیا کیا۔ اور تمام معاشی و اقتصادی وسائل و ذرائع ایک قلیل طبقہ کے تصرف میں چلے گئے۔ یہ بات بھی تاریخ میں المناک طریقہ پر یاد رکھی جائے گی۔ کہ سب سے بڑے جمہوریت نواز ملک امریکہ کی سرپرستی میں اس سے امداد پانے والے ممالک کے اندر جمہوریت کا جنازہ نکلا۔ اور اکثر جگہ بدترین قسم کی ڈکٹیٹرشپ قائم ہوئی بدترین قسم کے افراد کے ہاتھوں میں زمام کار آئی اور عوام بدحال بنا دیئے گئے۔

جنوبی ویت نام کے عبرت ناک حالات امریکن دوستی کا وہ پیمانہ ہیں۔ جس میں حال و مستقبل کے وہ تمام خدوخال دیکھے جاسکتے ہیں جو دوسرے امریکی امداد پانے والے ممالک کے چہروں پر بھی آئندہ ابھرنے والے ہیں۔ (ک)

ہندوستان پنڈت نہرو کی وفات کے بعد

آج کل ہندوستان میں جس قسم کا غذائی بحران آیا ہوا ہے۔ وہ دراصل وہاں کے مستقبل کی زبردست تبدیلیوں کا ایک پیش خیمہ ہے۔ پنڈت نہرو کی وفات کے بعد کانگرس پارٹی نے جس یکجہتی کے ساتھ اپنے ملک کی قیادت کا فیصلہ کیا۔ وہ وہاں کے بہت سے حلقوں کی نظروں میں، اور دنیا کی بڑی طاقتوں کی نگاہ میں امید کے خلاف تھا۔ عام طور سے یہ اندیشہ محسوس کیا جاتا تھا کہ پنڈت نہرو کے بعد ہندوستان کی حکومت سخت تزلزل کا شکار ہوگی۔ اور اس کی داخلی و خارجی پالیسیوں میں انتشار انگیز تبدیلیاں رونما ہونے لگیں گی نیز کانگرس پارٹی بھی دم واپسیں کے قریب پہنچ جائے گی۔ لیکن صدر کانگرس مسٹر کامراج کے بروقت مصلحت اندیشانہ اقدام نے فوری طور پر ملک اور جماعت کو انتشار سے بچا لیا یہ بات ہندوستان سے ہمدردی رکھنے والوں کے لئے تو غنیمت تھی۔ لیکن ملک کی وہ جماعتیں جو حکومت کے زوال اور کانگرس کے انتشار پر اپنے اقتدار کی امیدیں لگائے بیٹھی تھیں ان کے لئے ایک چیلنج بن گئی۔ اور بیرونی ہند [illegible] ہندوستان [illegible] کی مفادات کی آس لگائے بیٹھی ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ صورت حال خلاف توقع بن گئی۔ یہ غذائی بحران جو سامنے پیدا ہوگیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ملک میں دو گروہ کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ ایک ہندو فرقہ پرست جماعتوں کا گروہ اور دوسرا کمیونسٹوں اور بائیں بازو کی جماعتوں کا گروہ۔ دراصل ہندوستان اس وقت ان دو رجحانات میں گھرا ہوا ہے۔ ہندو فرقہ پرستی کا رجحان اور اشتراکی لادینیت کا رجحان اور یہ دونوں رجحان اپنے اپنے حق میں غذائی بحران کے اس انتشار سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اعتدال پسند مذہبی اور غیر مذہبی و سیاسی جماعتیں باوجود قابل ترین افراد رکھنے کے ان دونوں رجحانات کے سامنے بے بس ہوکر رہ گئی ہیں۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ امریکہ و روس کی ہمدردیاں علی الترتیب ہندو فرقہ پرستی کے رجحان اور اشتراکی رجحان کے حق میں ہوں گی۔ اور یہ دونوں ہی طاقتیں بوجوہ اس ملک کے جمہوری ڈھانچہ کو بدستور باقی رہنے دینا چاہتی ہیں۔ ورنہ شاید ان کی ریشہ دوانیاں دوسرے راستے اختیار کر لیتیں۔ بہرحال اب ہندوستان نہایت ہی دوررس تبدیلیوں کی زد میں آنے والا ہے غذائی بحران کا شاخسانہ اس کے سیاسی نظریات و قومی پالیسیوں پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اس صورت حال اور ان اندیشوں سے ہماری دلچسپی صرف اس حد تک ہے کہ وہاں کے مسلمانوں پر ان کے مذہب اور ان کی معاشرت پر اور ان کے معاشی و اقتصادی حالات پر کیا بیتے گی۔ اور ہم پاکستانی ان کے لئے کیا کچھ کرسکیں گے (ک)

مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا جلسہ

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ستمبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو جامع مسجد بلاک ۲ میں مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا جلسہ ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا غلام غوث ہزاروی، مفتی محمود صاحب، علامہ خالد محمود صاحب اور مولانا محمد اجمل صاحب کے علاوہ دیگر علمائے کرام بھی شرکت فرمائیں گے۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ وہ فی الفور اپنے بقایا جات روانہ کردیں۔

(ناظم دفتر)

ریڈیو کا غلط استعمال

دنیا کی تباہی و بربادی کے لئے سینما اور ٹیلی ویژن کے اڈے کافی تھے۔ کہ اب ریڈیو کے غلط استعمال نے اس میں اور اضافہ کردیا ہے۔ جس سے شہر، قصبہ، گاؤں، گلی کوچے بلکہ گھر گھر گانے بجانے کی لعنت مسلط ہوگئی ہے۔ رات دن یہی مشغلہ ہے۔ دکان کھول کر سن لیں۔ کہ گانا اور بجانا اور اس کا سننا جس طرح بلا ریڈیو کے حرام ہے ایسے ہی ریڈیو پر بھی حرام ہے۔ ریڈیو سے اچھا خاصا کام لیجئے۔ قرآن و سنت کی معلومات اور اس کی اشاعت و ترویج کی کوشش کیجئے۔ غیروں کو دین اسلام سے آشنا کرائیے۔ بیرونی ممالک کے حالات معلوم کیجئے۔ تعلیمی و اصلاحی تعمیری پروگرام نشر کیجئے۔ جہاد کی ترغیب دیجئے۔ مگر اپنے گھروں کو ناچ گھر نہ بنایئے۔ اگر ڈانس اور سینما اور گھر گھر ریڈیو کے باجے گاجے کا یہی سلسلہ رہا تو بہت جلد تباہی اور بربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور یوم محشر خدائے قدوس برتر و اعلیٰ کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ پیرس، لندن، برلن، ماسکو، ٹوکیو، یوگوسلاویہ جن ملکوں اور شہروں نے اس میں ترقی کی تھی۔ خدا نے اُن پر اپنا قہر نازل کیا۔ ان کا تماشہ جنگ کے زمانہ میں دیکھ چکے ہو۔ ہزاروں شہر عالیشان عمارتوں اور آسمان سے باتیں کرنے والے محلات کی کیسے بربادی ہوئی۔

خدارا اپنے ملک اپنی ملت و قوم اور اپنے گھروں کو بربادی سے بچائیں۔ نبی ختم المرسلین آقائے نامدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

> "کہ جب گانے والیوں کی کثرت ہوجائے ہر جگہ باجے اور گاجے کا ظہور ہو شرابیں خوب پیئیں اپنے بزرگوں کو لعنت کریں تو اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنسنے صورتوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے اور اور پھر قیامت کے آنے کا انتظار کرو۔ (رواہ الترمذی)

(محمد عمر سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

پاکستان میں اسلامی دستور حیات کا نفاذ ہی ہماری نجات کا باعث ہوسکتا ہے

چمن کوٹ کی سالانہ سیرت النبیؐ کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی تقریر

چمن کوٹ۔ ۱۳، ۱۳ اگست (نامہ نگار) چمن کوٹ (آزاد کشمیر) کی دو روزہ سیرت النبیؐ کانفرنس میں جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب کے امیر و ناظم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب و حضرت مولانا الحاج عبداللطیف صاحب جہلمی و صاحبزادہ بھوئی شریف ہزارہ و مولانا عبدالرشید خاں صاحب مانسوی نے شرکت کی۔ کانفرنس کے پہلے روز مولانا عبدالرشید خاں صاحب نے اسلام کے بنیادی عقائد پر ایک مدلل تقریر کی۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب نے ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے ملک کے اندر بڑھتی ہوئی گرانی، فحاشی اور دین سے بے بہرگی پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا کہ اسلامی دستور حیات کا نفاذ ہی ہماری نجات کا باعث ہوسکتا ہے آپ نے کہا کہ شر پسند اور شہرت پسند عناصر کے چکر میں نہ آئیں وہ محض اپنی ہوس اقتدار کی خاطر سیدھے سادے عوام کو گمراہ کر دیتے ہیں

دوسرے روز پہلے ہیڈ ماسٹر مطیع اللہ خاں صاحب نے اتحاد و وحدت پر ایک مدلل تقریر کی۔ اور کہا کہ آپس کے انتشار کے باعث ہم دوسروں کی نظروں میں ذلیل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب نے تقریر کا آغاز کیا۔ تقریر کے دوران انہوں نے بتایا کہ اے لوگو اگر تم اپنے اللہ اور رسول کو خوش کرنا چاہتے ہو۔ تو سیرت النبیؐ کو اپناؤ۔ کیونکہ یہی سیرت اللہ کو پسند ہے۔ اور اسی میں تمہاری دینی اور دنیاوی ترقی کا راز مضمر ہے۔ سیرت صحابہ و بزرگان دین کی روشنی میں لوگوں کو دعوت عمل دی۔

جمعیتہ علماء اسلام تارو کا اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام تارو کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عثمان صاحب بمقام تورڈہات منعقد ہوا۔ جس میں پانچ ارکان کو غلطی سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ اور پانچ صاحبان عذریہ درخواستوں کے ذریعہ اجلاس سے غیر حاضر تھے۔ ایک صاحب چونکہ استعفیٰ دے چکے ہیں کو دعوت نہیں دی گئی اجلاس میں مولانا محمد عثمان۔ عبدالستار۔ مولانا نور خان حاجی حضرت گل۔ سید رزاق۔ ثمین جان۔ مصری خان حاجی نیاز محمد۔ رحیم اللہ۔ صفر اللہ۔ غلام حسین۔ شہزادہ مغفران غلام حبیب۔ جنیس خان اور محمد گل صاحبان نے شرکت کی ایجنڈا کے مطابق اجلاس شروع ہوا۔ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے ووٹ اور اس کے استعمال پر مدلل تقریر فرمائی اور لوگوں کو سمجھایا کہ ووٹ ایک قومی امانت ہے۔ بلکہ پاکستان میں ایک مذہبی امانت ہے۔ مورخہ ۱۶؍۸؍۶۴ کی رات کو چوک یادگار میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کے اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کے ضلعی وفد مشتمل امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب اور ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ صاحب نے تحصیل صوابی میں حلقہ اتمان کے مواضعات لاہور، جلبئی۔ جلبئی اور جہانگیرہ کا دورہ کیا۔ تمام مقامات میں عظیم الشان جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے ضلعی ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ۔ مولانا جمال الدین صاحب امیر تحصیل صوابی اور مولانا عبدالحنان جہانگیروی نے بھی ابتدائی تقریریں کیں۔ ملکی اور سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ نے کہا۔ کہ پاکستان کا قیام ایک خاص نظریہ اور ایک خاص نظام حیات کو بروئے کار لانے کے لئے عمل میں آیا ہے۔ وہ نظریہ اسلام ہے۔ اور اسلامی نظام حیات ہے۔ لیکن افسوس کہ برسر اقتدار لوگوں کی وعدہ شکنی اور ذاتی اغراض کی بنا پر گذشتہ سترہ سال میں اس طرف کوئی ایک قدم بھی نہ اٹھایا گیا۔ اور کونسی برائی کونسی بے حیائی اور کونسی بے غیرتی ہے۔ جو ہمارے ہاں نہیں پائی جاتی۔ معاشی اور اقتصادی بدحالی کے ساتھ ساتھ عوام دشمنی کا ہر اقدام بے باکی و آزادی سے روا رکھا جا رہا ہے۔ مرزائیت، پرویزیت اور انکار سلف کے فتنوں نے حلقہ اسلام میں جگہ جگہ شگاف ڈال رکھے ہیں۔ ان حالات میں امید کی ایک ہلکی سی کرن آئندہ انتخابات سے وابستہ ہے۔ ضرورت ہے کہ انتخابات کے وقت صرف اس بات کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ امیدوار دیندار۔ دین کا عالم، دیانتدار اور امانت دار ہو۔ اسی پر ہی قوم و ملت کی نجات کا دارو مدار ہے۔ (حامد شاہ ناظم حلقہ اتمان)

دعا کی اپیل

سمندری۔ یکم ستمبر ۱۹۶۴ء کو مستری محمد علی ملازم چاند فیکٹری نے اپنی اغوا شدہ نو سالہ حبیب اختر کے لئے دعا کی اپیل کی ہے۔ جبکہ تمام سہارے ختم ہو گئے۔ پولیس کی کوشش بھی جاری ہے مگر اب ایک ہی سہارا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دربار عالیہ میں دعا کی جائے۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سال قبل جبکہ ایک عورت اور مرد دونوں مستری محمد علی کے ساتھ اکٹھا کاروبار کرنے لگے۔ اور چند ماہ کے بعد مستری محمد علی کی نو سالہ بچی کو ورغلا کر لے گئے۔ تمام کوششوں سے مایوس ہو کر دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ دردمند مسلمان اس مظلوم بچی حبیب اختر کی واپسی کی دعا فرمائیں۔ تاکہ اس کے والدین کی پریشانی دور ہو جائے۔ (محمد علی جانباز سمندری)

جمعیتہ علماء اسلام کلاچی میں عظیم الشان جلسہ

۲۹ اگست کو پانچ بجے عصر حضرت مفتی محمود صاحب بمعیت حضرت مولانا غلام غوث صاحب عظیم الشان استقبال سے مدرسہ نجم المدارس رونق افروز ہوئے۔ رات کو جلسہ عام زیر صدارت مولانا نور الحق صاحب آف کڑی شموزئی مسجد شیخاں حالی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مفتی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سلطان عالمگیر رحمتہ اللہ کے زمانہ میں مجلس علماء نے قوانین فقہ قرآن و سنت سے استنباط کر کے عالمگیری مدون کی۔ اسی طرح شامی قاضی خان وغیرہ کتب کو علماء کے قانون ساز ادارہ نے تدوین کئے۔ اگر اس وقت بھی اسمبلی جو ایک قانون ساز ادارہ ہے۔ جس میں غالب اکثریت غیر علماء کی ہے۔ قوانین مرتب کر کے اسلام کے نام پر رائج کر دیں تو آنے والی نسلیں اس کو عین اسلام سمجھ کر اس پر عمل کریں گی۔ فرمایئے اس کی ذمہ داری علماء اور پاکستان کے عوام پر نہ ہوگی؟ جو دیندار اور جید علماء کو منتخب نہیں کریں گے جس کی بنیاد بنیادی جمہوریت کے ممبروں سے شروع ہوتی ہے آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک مدلل و موثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی نے بڑے موثر انداز میں جیسے کہ آپ کی عادت مبارکہ ہے ایک بجے تک تقریر فرمائی۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہی تھی۔ جلسہ بحمد للہ بڑا کامیاب رہا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں :-

(۱) اخبارات کی یہ خبر کہ گورنر مغربی پاکستان نے آرڈیننس کے ذریعہ چکلوں وغیرہ کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا ہے۔ جمعیتہ کا یہ اہم اجلاس اس اسلامی اعلان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور آپ سے درخواست کرتا ہے کہ دوسرے فواحش بھی کو ختم فرمائیں۔

(۲) عائلی قوانین کو آنے والے اجلاس میں مفتی صاحب کے ترمیموں کی روشنی میں پیش فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ ورنہ ہم کسی قیمت پر بھی اس غیر اسلامی قوانین پر رضامند نہ ہونگے اجلاس ہذا نے ترمیمات میں اس تاخیر کو باعث پریشانی قرار دیا

(۳) اسلامی مشاورتی کونسل کا ہر قسم کے سود کو حرام قرار دینے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت کی اس ہدایت کو کہ نظر ثانی کی جائے۔ کیونکہ سود کی ہر قسم کو ممنوع قرار دینا ناقابل عمل ہے۔ اسلام کے خلاف ایک جرأت تصور کرتا ہے حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس کی وضاحت کرے۔

(۴) مرزائیوں کو کثیر زر مبادلہ دیگر غیر اسلامی پروپیگنڈا کی ہمت افزائی کرنا نا روا ہے۔ حکومت کو پہلی فرصت میں اس پر غور کر کے غیر مسلموں اور باطل پرست تحریکوں کو صرف وہی رعائتیں دینے پر اکتفا کرے۔ جو اسلام نے انہیں دی ہیں اس میں ملک کی بھلائی ہے۔

(۵) گندم کا نرخ بڑھتا جا رہا ہے۔ حکومت سے پرزور درخواست ہے کہ غلہ بذریعہ ڈپو سستے داموں فراہم کیا جائے۔

(از دفتر جمعیتہ علماء اسلام کلاچی)

بقیہ: ترقی کا صحیح راستہ

"مومنوں میں اسی کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"۔ (سنن ابی داؤد)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں جب تک وہ اپنے بھائی یا پڑوسی (راوی کو شک ہے) کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے"۔ (بخاری)

"جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں"

"اچھے خلق ہی کو اسلام کہتے ہیں"۔

"قیامت کی ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی اور چیز نہ ہوگی"۔

"خوش اخلاق دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا"۔

"بخل اور بد اخلاقی دو ایسی چیزیں ہیں جو مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں"۔

"جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے وہ زیادہ اچھا آدمی ہے"۔

"جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں وہ مسلمان نہیں"۔ (کنز العمال)

مختصر یہ کہ اسلام اور زندگی میں ایک نہ ٹوٹنے والا رابطہ اور علاقہ ہے اور اس کی ہمہ گیر تعلیم کے ثمرات سے ہم تب ہی اپنی جھولیاں بھر سکتے ہیں۔ جب ہم اس کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کرلیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی ترقی کا دار اپنے اندر سچا مذہبی جذبہ بیدار کرنے پر ہے تاکہ ہمارے تمدن کی بنیاد ابدی اخلاقی قدروں پر ہو۔ وہ طرز زندگی اور وہ تمدن جو مادی اغراض سے مغلوب ہو کر منشائے حق کو پس پشت ڈال دیتا ہے خود بھی برباد ہو جاتا ہے اور انسانیت کو بھی کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اس کی تعمیر ریت کی دیوار جیسی ہوتی ہے۔ اور جب وہ اپنے ہی پیدا کئے ہوئے مصائب کے بوجھ سے بیٹھنے لگتا ہے جیسا کہ ضروری ہے۔ تو ہمسایوں کو بھی تباہ کر ڈالتا ہے۔ یہی تاریخ کا فیصلہ ہے۔ لیکن جن کی آنکھیں مغرب کی جگمگاہٹ سے خیرہ ہو گئی ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کی عمر ابھی صرف ڈیڑھ سو سال ہی ہے اور اتنی ہی عمر میں جو تاریخی اعتبار سے کچھ بھی نہ ہوئی۔ اس میں انحطاط کی علامتیں پیدا ہو گئی ہیں اور اس کے مستقبل کی بابت سخت اندیشے ظاہر کئے جا رہے ہیں۔

تہذیب اپنے عروج کو نہیں پہنچ سکتی جب تک انسان اپنی زندگی کا رشتہ رضائے الٰہی سے نہ جوڑے، اور مادی ترقی صرف اسی وقت مفید ہو سکتی ہے جب روحانی اور اخلاقی اقدار سے اس کا رشتہ قائم رہے۔ ایک متوازن اور عادلانہ نظام تمدن تشفی نفس نہیں، بلکہ احتساب نفس ہی کے سہارے وجود میں آ سکتا ہے اور مسلمان کسی اور ذہنی فضا میں مسلمان کی حیثیت سے ترقی نہیں کر سکتے۔

ہم کو چاہیئے کہ اسلام کے آب حیات سے اپنے معاشرہ کو سیراب کریں۔ ہم میں ایک ایسی جماعت ہو جو اسلام کے عقائد اور اصولوں کو لے کر علم و عمل کے میدان میں آگے بڑھے۔ اور زندگی کے نشیب و فراز اور اس کے ہمیشہ بدلتے ہوئے حالات اور مسائل میں ان کو برت کر دکھائے تاکہ قوم کو صحیح عملی ہدایت ملے۔ اور قومی مزاج میں پختہ دینی شعور اور خود اعتمادی پیدا ہو۔ یہی چیز ہمیں ترقی کے صحیح راستہ پر لگا سکتی ہے اور اسی کی اس وقت ضرورت ہے۔ اور اگر نظر کو ذرا وسیع کر کے دیکھا جائے تو قرآن کی اس آیت میں بھی ہم کو یہی حکم ملے گا۔

ولتکن منکم اُمّۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون علی المنکر و اولئک ھم المفلحون۔ (آل عمران)

(ترجمہ) اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونا چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور انہیں اچھے کام کرنے کی ترغیب دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

یہ عمل جس طرح ہماری فلاح اخروی کا ضامن ہے۔ دنیوی فلاح و ترقی کے صحیح راستہ پر پڑنا بھی اسی پر موقوف ہے۔

ہم نے بدقسمتی سے اسلام کی سماجی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اور یہ نہیں دیکھا کہ یہی وہ صفت تھی جس نے اسلام کو روایتی مذاہب سے ممتاز کر کے اُسے ایک تاریخی حقیقت بنا دیا تھا۔

ہماری تاریخ کے نازک دوروں میں ایسی عظیم المرتبت شخصیتیں ضرور ابھریں جنہوں نے معاشرہ کے بارے میں اپنے فرض کی ادائیگی میں اپنی جانوں تک کی بازی لگا دی۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام اندر و باہر کے بے شمار خطروں کا مقابلہ کر کے آج بھی ایک زندہ مذہب کی حیثیت سے قائم ہے۔ لیکن عام طور پر ہمارے دینی رہنماؤں کی اکثریت نے اس ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا نہ ذہنی اور علمی سطح پر اور نہ عمل کے میدان میں، مسجدوں، مدرسوں اور خانقاہوں اور گھروں، کالجوں، کھیتوں اور کارخانوں کی درمیانی خلیج پر پُل بنانے کی کوشش ادھوری ہی سہی، اور زندگی کو دین سے اور دین کو زندگی سے قوت کی لہریں جیسی کہ پہنچنی چاہیئے تھیں نہیں پہنچ سکیں انجام کار دین دنیا کی تفریق اور اس بارے میں افراط و تفریط پوری قوم کا مزاج بنا ہوا ہے جو ہزار خرابیوں کی جڑ ہے۔

اسلام کی وسعت کے اندر انسان کی پوری زندگی کے کام داخل ہیں۔ جن کے بحسن و خوبی انجام دینے کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ دراصل اسلام آیا اسی لئے تھا کہ اپنے پیروؤں کے پاؤں کے نیچے دونوں جہانوں کی بادشاہی رکھ دے۔ (سیرت ابن ہشام جلد اوّل) یہ ہماری کم نصیبی ہے کہ ہم اس سے یہ کام نہیں لیتے۔ جب تک ہم نے اسلام کی روح سے اپنی روحوں کو منسلک رکھا دنیا نے اس صداقت کا حیرت انگیز مظاہرہ دیکھا لیکن خلافت راشدہ کے بعد جب یہ رشتہ کمزور پڑ گیا۔ اور ملک گیری مسلمانوں کے فعال طبقہ کا نمایاں مقصد بن گئی۔ تو اسلام ایک سیاسی قوت کی طرح دنیا کے بڑے حصہ پر تو چھایا رہا، مگر اس کے جسم سے اس کی روح جدا ہو گئی۔ یہ کوئی اچھی شکل نہ تھی۔ اور انجام اس کا وہی ہوا۔ جو ہر ایسی طاقت کا بالآخر ہوتا ہے جو اچھے اخلاقی اصولوں سے تربیت نہیں لیتی روحانی امراض نے معاشرہ کو کھوکھلا کر دیا زندگی کے عناصر کمزور پڑ گئے اور رفتہ رفتہ دولت و حکومت بھی جاتی رہی۔

ہماری بہبودی اسی میں ہے کہ ہم روحانیت اور مادیت کے امتزاج کی اسلامی تشریح و توضیح کو اپنی اجتماعی زندگی میں جذب کرلیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ ہم ترقی سے یوں محروم رہیں گے جیسے کہ آج ہیں۔ (بشکریہ الفرقان لکھنؤ)

جلسہ عام

خان گڑھ میں ۱۵ رستمبر ۱۹۶۴ء بمطابق ۱۰ رجمادی الاول بمقام جامع مسجد تھلہ والی میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوگا۔ جس میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور اور حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب اور حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتانی جلسہ عام سے خطاب فرمائینگے۔

جمعیۃ الطلباء لاہور کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۳ رستمبر بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد یٰسین صاحب و دیگر طلباء نے تقاریر کیں۔

تبصرہ

حضرت معاویہؓ بن سفیانؓ

حضرت معاویہؓ جلیل القدر صحابی ہیں اور صحابہ کرام پر اعتراضات کرنے والے انہی کی ذات سے شروع کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف محترم مولانا سلام اللہ صاحب صدیقی لکھنوی نے یہ کتاب لکھ کر حضرت معاویہؓ کی شان بیان فرمائی اور ان کے کارناموں کو واضح کیا۔ سنی مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے صفحات ۱۱۰۔ قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ انسانی برادری سعادت گنج لکھنؤ۔

ملفوظات مولانا احمد علی صاحبؒ

یہ کتاب انجمن خدام الدین کی مطبوعات میں سے ایک ہے۔ محترم محمد عثمان غنی صاحب بی، اے نے حضرت قطب الاقطاب کی تقاریر کے اقتباسات جمع کر کے متوسلین کے لئے دائمی فیوض کا انتظام کر دیا ہے۔ یہ اقتباسات حضرت قدس سرہ کے وہ شاہ پارے ہیں۔ جن کے لئے لوگ ہزاروں میل سے سفر کر کے بالمشافہ سنا کرتے تھے۔

صفحات ۲۲۴۔ قیمت مجلد تین روپیہ

پتہ: دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

مودودی شاہ پارے

ادارہ تحفظ پاکستان نے اس نام سے مودودی صاحب اور اس کے صالحین کے وہ جملے وہ عبارتیں اور وہ گالیاں اکٹھی کر کے حروف ابجد کی ترتیب سے شائع کی ہیں۔ جن سے اس کے اسلام و ایمان کی حقیقت پوری طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ ہر عبارت کا حوالہ موجود ہے۔ ۸۰ صفحات اور قیمت ۲۵ پیسے ہے

پتہ (۱) ناظم ادارہ تحفظ پاکستان سول کوارٹرز
پشاور صدر
(۲) ناظم ادارہ۔ پوسٹ بکس ۸۲۴ کراچی

حاجی شوق محمد صاحب رحلت فرما گئے

قبلہ والد بزرگوار حاجی میاں شوق محمد صاحب بقضائے الٰہی رحلت فرما چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۹/۹/۶۴ کو رسم قل ہوگی۔ (ظہور احمد ولد حاجی میاں شوق محمد صاحب سرگانہ باگڑ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان براستہ عبدالحکیم)

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ ۲۸ر اگست بروز جمعہ صبح ۸ بجے موتی مسجد میں جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد امیر صاحب منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے حاضرین کو جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمیں حضور اکرم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا چاہیئے اور جمعیتہ میں شامل ہو کر علماء کی قیادت میں ملک و ملت کی خدمت کرنی چاہیئے۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع لائلپور کی تبلیغی مہم

کمالیہ۔ ضلعی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق امیر ضلع لائلپور مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی نے علماء کے ایک سہ رکنی وفد کے ساتھ ضلع کے مختلف مقامات کا تبلیغی اور تنظیمی دورہ شروع کر دیا ہے۔ یہ جماعت ۲۸ر اگست بروز جمعتہ المبارک ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچی۔ ٹوبہ کے نواحی موضع چک نمبر ۳۲۵ میں بھی جمعیتہ کی شاخ موجود ہے۔

جمعیتہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اراکین نے ضلعی وفد علماء کو خوش آمدید کہا۔ اور صدر جمعیتہ علماء اسلام ٹوبہ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی نے یقین دلایا کہ مقامی طور پر جمعیتہ کے مقاصد کی تبلیغ اور تکمیل کے لئے اراکین پوری پوری کوشش کرینگے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ مقامی طور پر ممبر سازی تیزی سے جاری ہے اراکین کی میٹنگ کے اختتام پر ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی جمعیتہ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مفتی محمود صاحب کی مساعی اور دین کی سربلندی کے لئے تگ و دو پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا گیا

نماز عشاء کے بعد جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلسہ عام ہوا۔ امیر ضلع لائلپور نے فرمایا کہ ملک اس وقت بہت سے مسائل سے دوچار ہے۔ جن میں اخلاق اور ایمان کی حفاظت سب بڑا مسئلہ ہے۔ غیر مسلم قوتیں مختلف طریقوں سے ہمارے عوام کے ایمان کو خریدنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جن میں عیسائی مشنریوں کا مسئلہ سرفہرست ہے۔ اور اندرون ملک ایسی تنظیمیں موجود ہیں۔ جو اپنے اوپر اسلام کا لیبل لگا کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ (محمد زبیر الحسینی ناظم ضلعی شعبہ نشر و اشاعت کمالیہ)

علاقہ مجنی دوآبہ میں جمعیتہ علماء کا انتخابی جرگہ

بتاریخ ۲۸ر اگست بروز جمعتہ المبارک علاقہ مجنی میں جمعیتہ العلماء کا انتخابی جرگہ زیر صدارت جناب محترم میاں محمد جان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام علاقہ بارُوزئی منعقد ہوا۔ جناب مولانا عبدالسلام صاحب اور دیگر علماء کرام نے تقاریر فرمائیں۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کا جلسہ

قریہ صابھو تحصیل عمرکوٹ میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۴ء ایک شاندار اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دینداری مولانا عبدالقادر صاحب آزاد ناظم اعلیٰ اسلامی مشن بہاولپور مولانا محمد اسحاق صاحب صدر جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر، مولانا عبدالسمیع صاحب مفتی جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر۔ مولانا الحاج عبدالعزیز صاحب صدر جمعیتہ علماء اسلام تحصیل عمرکوٹ و دیگر معزز اراکین و عہدیداران جمعیتہ نے شرکت فرمائی۔ (ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام ضلع تھرپارکر)

دار المطالعہ اور دفتر کا افتتاح

عثمان آباد کراچی کے علاقہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے دفتر اور دار المطالعہ کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا افتتاح مولانا جبید اللہ صاحب نے کیا۔ مدرس مدرسہ تنظیم العلوم مولانا جبید اللہ صاحب نے عصر کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ تک جمعیتہ کے اغراض و مقاصد اور اصلاح معاشرہ کے موضوع پر تقریر کی۔

حاضرین نے جمعیتہ کے اغراض و مقاصد سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے جمعیتہ کے رہنماؤں کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس اجلاس میں جمعیتہ کے دیگر اراکین کے علاوہ جمعیتہ کی نشریات کا ناظم اعلیٰ مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی نے بھی شرکت کی

موضع پیر قلعہ میں جمعیتہ علماء اسلام

بتاریخ ۳۱۔ اگست موضع پیر قلعہ میں زیر صدارت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب صدر جمعیتہ العلماء اسلام علاقہ مجنی کا جلسہ عام ہوا حضرت مولانا عبدالسلام صاحب نائب صدر جمعیتہ العلماء اسلام ضلع پشاور نے تقریر فرمائی اور جمعیتہ العلماء اسلام کے اغراض و مقاصد بالتفصیل بیان کئے۔ اور تقریر جاری رکھتے ہوئے خطاب فرمایا۔ کہ عام مسلمانوں اور خصوصاً علماء کو اس موقع پر خاموش بیٹھنا جرم عظیم ہے۔ اس موقع پر دین کی خدمت جہاد عظیم ہے۔ بعد میں مولانا فضل ربی صاحب نائب صدر جمعیتہ العلماء اسلام نے بھی تقریر فرمائی

امیر صوبہ و ضلعی وفد کی تحصیل صوابی میں سرگرمیاں

مانکی (حلقہ اتمان) ۲۶، ۲۷، اگست کو ضلعی وفد زیر قیادت امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب حلقہ اتمان کے دورہ پر آیا جس میں امیر ضلع کے علاوہ ناظم اعلیٰ ضلع مولانا پیر مبارک شاہ صاحب اور امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے شرکت کی۔ حسب پروگرام پہلا جلسہ عام موضع لاہور میں منعقد ہوا۔ ضلعی وفد کے استقبال کے لئے لاہور میں پہلے حلقہ اتمان کے ناظم اعلیٰ و امیر حلقہ مولانا فیض الرحمان صاحب جلبئی و امیر تحصیل مولانا جمال الدین صاحب بیکوی و مولانا غلام حیدر صاحب نائب امیر حلقہ لاہوری اور مولانا عبدالواحد صاحب نائب ثانی امیر جلبئی و دیگر رفقاء موجود تھے۔

۲۶۔ اگست بعد نماز ظہر جلسہ کی صدارت امیر حلقہ اتمان مولانا فیض الرحمان صاحب جلبئی نے ادا کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا جمال الدین صاحب امیر تحصیل نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے علماء کی ذمہ داری پر تبصرہ کیا۔ بعد ازاں جلسہ عام کو امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام ملک میں شریعت محمدی کو عملاً نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور آئندہ انتخابات میں دین پسند تقویٰ دار اور دیانتدار افراد کو کامیاب کرنے کی اپیل کی

جلبئی میں بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام زیر صدارت مقامی امیر مولانا عبدالمالک صاحب جلبئی منعقد ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ ضلع مولانا پیر مبارک شاہ صاحب اور امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جلسہ عام سے خطاب کیا۔

۲۷۔ اگست کو نماز ظہر ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت مقامی امیر قاضی صاحب جلبئی منعقد ہوا۔

۲۷/۲۸۔ اگست کی درمیانی شب موضع جہانگیرہ بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیروی منعقد ہوا۔ جس میں امیر صوبہ نے جماعت کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تک پاکستان میں شریعت محمدی نافذ نہ ہوگی۔ اس وقت تک جمعیتہ علماء اسلام اپنی جدوجہد جاری رکھیگی اور شریعت کو نافذ کر کے ہم دم لیں گے۔ ہم حکومت کے خیرخواہ ہیں۔ اور صدر مملکت کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ آج سے ہی اعلان کر دے کہ پاکستان کا آئین شریعت محمدی ہوگا۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ پاکستان لادینی مذہب بن کر رہ جائے گا۔

اسلامیان منٹگمری کا اجتماع

۱۲ر اگست کو اسلامیان منٹگمری کا ایک اجتماع جامع مسجد عیدگاہ میں ایک اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

اسلامیان منٹگمری کا یہ عظیم اجتماع مرزا غلام احمد کی "ایک غلطی کا ازالہ" کی واگذاری پر حکومت مغربی پاکستان سے پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور اپنے شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ رسوائے عالم مرزا غلام احمد کی یہ کتاب انتہائی اشتعال انگیز اور حضور خاتم النبیین علیہ السلام کی شان میں بیحد گستاخ رسالہ ہے۔ مسلمان کسی صورت میں ایسی دل آزار کتاب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ حکومت کا فرض ہے اور ہم گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ فوراً حکم واگذاری پر نظر ثانی کر کے ایسی گندی کتاب کو پھر ضبط کر لے اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل نہ ہونے دے۔ ورنہ اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی یا امت مرزائیہ پر۔

قطعہ!

——از ساحر ابنادی ہرنولی (میانوالی)

تو دلِ برباد کو آباد کر
بندگیٔ غیر سے آزاد کر
مال و دولت کام کچھ نہ آئیگا
ہر دم اے ساحر خدا کو یاد کر

Scanned with CamScanner

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۱۱ ستمبر | 1964 | ۳ جمادی الاول 1384ھ | No. 34

فواحش و عریانی

ملک و ملت کے لئے باعث ننگ

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ اللّٰہم جنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن

ایک زمانہ تھا کہ گانا بجانا ناچنا اور اجنبی مرد و عورت کا آمنے سامنے بے حجاب بے پردہ بیٹھنا مذہبًا بہت بڑا جرم اخلاقاً سخت معیوب تہذیب سے کوسوں بعید سمجھا جاتا تھا حکمران اور اونچے طبقہ کے لوگ تو کیا ادنےٰ درجہ کے لوگ بھی اس کو سخت بے حیائی اور انتہائی ذلت سمجھا کرتے تھے۔ اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ درجہ کے مفلس جو کوئی ایسے افعال و کردار سے دوچار ہوتے۔ اس کو دین و ملت کا باغی اور خاندانی سوسائٹی کے لئے باعث ننگ و عار سمجھتے تھے۔ اس وقت کس شرم وحیا اجازت نہ دے سکتی تھی کہ اس کی بہو بیٹی غیروں کے سامنے ناچے گائے اور بے حجاب دوسروں کے سامنے چلے پھرے۔ لیکن آج ایک دو نہیں۔ کئی کئی سینما ہیں۔ اور دن میں کئی کئی شو ہوتے ہیں۔ اور عورتوں مردوں بچوں کے غول کے غول نظر آتے ہیں۔ شریف زادیاں خود ایکٹریس کے پارٹ ادا کرتی ہیں۔ گندے مخش قصوں کی اداکاری میں غیر مردوں کے سامنے نہایت بے باکی سے حصہ لیتی ہیں۔ انسانیت شرم وحیا آن پر رولتی ہے مگر بڑے بڑے گروہ مردوں عورتوں کے انہیں داد دیتے ہیں۔ اخلاق وحیا تہذیب شرافت مذہب کا مضحکہ اڑا رہے ہوتے ہیں کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انہیں عصمت مآب خواتین اور پردہ نشین بہو بیٹیوں کو اپنے ساتھ لے کر سینما ڈانس مخش تماشے اور گانے سنائے جاتے ہیں۔ حسرت کا مقام ہے کہ حضور خاتم النبیین سرور کائنات محبوب دو عالم سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں۔

"کہ خدا نے مجھے ہدایت کے واسطے رسول بنایا اور حکم دیا ہے کہ تمام جہان سے راگ باجا مٹا دوں"۔ دوسری جگہ فرمایا کہ "میری اُمت سے ایک قوم آخر زمانہ میں مسخ ہو کر سؤر بندر ہو جائیں گے"۔

صحابہؓ نے پوچھا کہ لوگ مسلمان ہونگے یا کون؟ تو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ہاں یہ سب مسلمان ہوں گے خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتے ہوں گے۔ روزہ بھی رکھتے ہوں گے مگر آلات لہو و لعب یعنی باجا دف بجانے کے شائق ہوں گے اور گانا سنیں گے شراب پئیں گے تو مسخ کر دیئے جائیں گے۔ (رواہ مسند ابن حبان عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے تمام ضلعی امیروں سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی شاخوں کے تمام عہدیداران کی فہرست اور اپنے دفتروں کے مکمل پتے تحریر فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر جلد روانہ فرما دیں۔

پتہ: حکیم نواب دین ناظم ڈویژن۔ رشید ہوٹل تیسری منزل اسٹیشن روڈ حیدرآباد سندھ)

دعا کی درخواست

حضرت مولانا الحاج حافظ محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹہ لیاں لاہور کچھ عرصہ سے شدید بیمار چلے آرہے ہیں۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں پُر زور التماس کی جاتی ہے کہ اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائیں۔ آمین!

(ادارہ ترجمان)

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت اور قومی اسمبلی کے ارکان پر یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ دستور پاکستان میں صدر مملکت کے لئے جس طرح مسلمان ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح قائم مقام صدر، اسمبلی کے سپیکر، وزراء اور دیگر اقتدار اور تمام کلیدی اسامیوں کے لئے مسلمان ہونا ضروری قرار دیا جائے۔ اور اس مسئلہ کو خالص اسلامی مسئلے کی حیثیت سے دیکھا جائے۔

(ب) دستور میں مسلمان ہونا لازم ہے۔ مگر مسلمان کی تعریف نہیں کی گئی۔ جس سے مرزائی، قادیانی یا کسی قسم کا مرتد بھی امیدوار بن کر باعث نزاع بن سکتا ہے۔ اور شرطِ اسلام کے مفاد کو ضائع کرسکتا ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمان کی تعریف کر کے اپنی اس آئینی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو

(ج) یہ اجلاس قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ جس کی رو سے وہ عائلی قوانین میں ضروری ترامیم کا بل پیش کرنا چاہتی اور اس کا مسودہ حضرت مفتی محمود صاحب کے مشورہ سے تیار کر رہی ہے

از دار الافتاء ڈسٹرکٹ مفتی پونچھ

مسماۃ عزیزہ بیگم دختر بالا خاں قوم مدھن ساکن ملوٹ سائلہ

بنام

محمد یوسف خاں ولد نور دین قوم نارمہ ساکن جنگلوڑی مسئول علیہ

دعویٰ تنسیخ نکاح برائے اقرار نامہ شرعیہ

سمن بنام مسئول علیہ

ہرگاہ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ عنوان بالا دار الافتاء ہذا میں دائر ہو چکا ہے۔ چپراسی دفتر ہذا کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ مسئول علیہ کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی مشکل ہے۔ وہ کہیں پاکستان میں تلاش روزگار کے لئے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ عنوان بالا کی تاریخ پیشی ۲۵ ستمبر ۱۹۶۴ء مقرر ہوئی ہے۔ تاریخ ہذا پر اصالتاً یا مختاراً حاضر ہو کر جوابدہی کریں۔ بصورت غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جا کر فتویٰ جاری کر دیا جائے گا۔ تاکید ہے۔

آج ہمارے دستخط اور مہر دار الافتاء سے جاری ہوا۔ تحریر ۲۶ اگست ۱۹۶۴ء

محمد عبد المتین مفتی ضلع پونچھ

اکسیر زندگی حاذق حکماء کا معمول مطب ہے۔ جملہ شکایات کو نیست و نابود کرنے والی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان و احتلام کا دفعیہ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

مفرح یاقوتی اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ کسی کبھی مزاج کے ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کر کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔ پورے کورس کیلئے پندرہ روپیہ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر طحال ضعف جگر، عظم جگر، ضعف عظم طحال خرابی شکم، پرانے بخار اور بگڑی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس بیاسٹھ روپے محصول ڈاک علاوہ

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی ہے۔ موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بیخطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے بیس روپے

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزا سے تیار کردہ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے

قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصول ڈاک تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

بیت الشفاء مکان نمبر ۱۴۵ سکیم نمبر ۲ گلستان کالونی دھرمپورہ — لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء الحدیث رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
بیادگار: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران: غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۳ پیسے
جلد ۷ ○ ۴ شعبان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۷

یہ دیانتداری اور اقامت دین کے دعوے

"شرم تم کو مگر نہیں آتی"

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ حاصل کرکے، عورت کی سربراہی کے جواز کے لئے جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے ۔ اور اصل فتوے میں جس طرح کی قطع برید کی گئی ہے ۔ اس سلسلے میں ایک وضاحتی اعلان دارالعلوم دیوبند کے دفتر اہتمام کی طرف سے شائع ہوا ہے ۔ جو مدینہ بجنور ۲۱ نومبر میں شائع ہوا ہے ۔ یہاں بھی نقل کیا جارہا ہے ۔ پڑھیئے، عبرت حاصل کیجئے ۔ اور ان حیا بکدستیوں کی داد دیجئے ۔ جن کے ذریعہ جیسا کچھ اسلامی نظام یہ لوگ یہاں قائم کرسکیں گے

(ادارہ)

ہفتہ وار اخبار "شہاب" لاہور مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم کا ایک فتویٰ عورت کے سربراہ مملکت بننے کے سلسلے میں شائع کیا گیا ہے اس فتویٰ کا آخری جز جو حضرت مفتی صاحب نے تحریر فرمایا تھا اخبار میں نقل نہیں کیا گیا، اور قطع برید کرکے پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات میں فائدہ اٹھانے اور دارالعلوم کو پاکستان کی سیاست میں ایک فریق بنا کر پیش کرنے کی مذموم سعی کی گئی ہے، جبکہ دارالعلوم دیوبند کا بحیثیت تعلیم گاہ اور بحیثیت عوامی دینی مرکز ہدایت بیان مسئلہ فرض ہے ۔ جس میں وقتی سیاسی مصالح کو پاسداری کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ۔ اور پھر کمال ہوشیاری یہ کی گئی ہے کہ استفتاء بھی پورا نقل نہیں کیا گیا ہے بلکہ اپنی منشاء کے مطابق استفتاء کا حاصل لکھدیا گیا ہے ۔ قارئین کو دارالعلوم کے اس موقف اور دارالعلوم کے فتوے سے غلط سیاسی فائدہ اٹھانے والوں کے خود غرضانہ موقف کا اصل استفتاء اور مکمل فتوے سے بخوبی اندازہ ہو سکے گا جو درج ذیل ہے:-

سوال:- "کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج کل مرد اور عورت سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں حالانکہ عورت کے متعلق تو حکم ہے کہ اذا کان امورکم الیٰ نسائکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا ـــــ دوسری طرف مردوں میں سے جو حصہ لے رہے ہیں اُن میں اکثر وبیشتر محرف دین ہیں کہ قرآن کے اندر تحریف، اور سنت کو آئینی حیثیت دینے سے انکار پر مصر ہیں، کیا چند سیاسی مصلحتوں کی خاطر جس میں چند پہلو دینی بھی ہیں امورکم الیٰ نسائکم ترک کرکے عورت کو میدان میں آنا چاہیئے ۔ یا عورت کو میدان میں لایا جائے اور اھون البلیتین پر عمل کیا جائے یا دونوں سے اعلان بیزاری کیا جائے، یا ان دونوں میں سے کسی کی اعانت وحمایت کی جائے ۔

الجواب:- جب عورت کے حصہ لینے میں دینی مصالح بھی مضمر ہیں تو عورت کا حصہ لینا مباح ہے، بشرطیکہ عورت پردے میں رہے ۔ بیشک یہ صحیح ہے کہ عورت کو اپنے اوپر حاکم

(باقی صفحہ ۱۲

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عامہ کا اجلاس

۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ کو صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں آخری فیصلہ کیا جائیگا

۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ملتان مدرسہ قاسم العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عامہ (جنرل کونسل) کا اجلاس ہوگا ۔ جس میں موجودہ ہنگامی حالات کے پیش نظر صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں آخری فیصلہ ہوگا ۔

اس سے قبل اہم ترین مسئلہ پر غور کرنے کیلئے مرکزی انتخابی بورڈ کا اجلاس ۱۱ دسمبر کی صبح کو خانپور میں منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو منقح کرکے تجویز مرتب کی جائے گی اور اس تجویز کو ۲۰ دسمبر کے ملتان کے اجلاس میں اجلاس میں برائے منظوری پیش کیا جائے گا ۔ تمام ارکان مجلس عمومی سے التماس ہے کہ وہ ۲۰ دسمبر کی صبح تک ملتان مدرسہ قاسم العلوم پہنچیں ۔

(گرم بستر ہمراہ لادیں)

ہفت روزہ آئین اور ترجمان اسلام کے دس سوالات

★

مودودی صاحب کی جماعت کے "نئے آرگن" ہفت روزہ "آئین" کی ۲۸ر نومبر کی اشاعت میں، میرے ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ترجمان اسلام کے ۲۰ر نومبر کے شمارے میں شائع ہوئے تھے ــــ ہو

فاضل جواب نگار نے ایک لمبی سی تمہید کے ساتھ اپنے جوابات میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ "جمہوریت پہلے قائم ہو جانے دو پھر اسلام آجائے گا۔" یعنی "پہلے جمہوریت اور بعد میں اسلام"۔ درحقیقت یہ ان سوالات کا کوئی جواب نہیں ہوا۔ شق وار ان دسوں سوالوں کا جو کچھ تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس سے بھی صرف اتنی ہی بات عیاں ہوتی ہے کہ "جمہوریت کے ذریعہ، اور متحدہ حزب اختلاف کے نونکاتی منشور کی تکمیل سے، اسلام کا نظام قائم ہو جائے گا"۔ ظاہر ہے کہ ان سوالات سے اس تجزیہ کو بھی کوئی نسبت نہیں ہے۔ تاہم مناسب سمجھتا ہوں کہ جمہوریت اور نونکاتی منشور کے سلسلے میں بھی چند گذارشات پیش کر دوں ــــ

بلاشبہ موجودہ اقتدار کے ساتھ ہمارا سب سے بڑا اختلاف یہی ہے کہ اس نے قرآن وسنت کے قطعی خلاف، عائلی قوانین نافذ کئے۔ اور بار بار کے احتجاجات و مطالبات کے باوجود ان قوانین کو ختم کرنے کے لئے وہ آمادہ نہیں ہوئی۔ اسی طرح اور بھی من مانی کارروائیاں اس نے کیں، ہمارے نزدیک اس صورت حال کی تبدیلی کا واحد و موثر ذریعہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ یہاں خالص اسلامی نظام کے قیام کو بروئے کار لانے کی براہ راست جدوجہد کی جائے اور اس کے لئے دینی جماعتیں، دینی ادارے اور دیندار مسلمان اپنی تمام طاقتیں یکجا کر کے تدابیر اختیار کریں۔ آپ کے نزدیک اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمہوریت حاصل کی جائے۔ پھر اس کی کوشش کی جائے۔ لیکن قطع نظر اس کے کہ واقعی جمہوریت کے ذریعہ اسلام کا قیام و نفاذ عملاً وقوع میں آسکے گا پہلا لطیفہ تو یہ ہے کہ جمہوریت کے حصول کے لئے جو اول قدم آپ نے اٹھایا ہے وہی قرآن وسنت کے احکام و منشاء کے خلاف، ایک عورت کو سربراہ بنانے کا قدم ہے۔ اور اس کا اضطراری جواز ثابت کرنے کے لئے آپ کو جس طرح کی کدو کاوش اور تاویل در تاویل کرنی پڑ رہی ہے وہ بجائے خود اسلام کے ساتھ ظلم سے کم نہیں ہے۔ باوجودے کہ خود مودودی صاحب کے اس سلسلے کے کتنے ہی سابقہ صریح اقوال اور فیصلے موجود ہیں۔ جو اس کے حرام و ناجائز ہونے پر دال ہیں، تو اب ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ جس جمہوریت کے حصول کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جب اس کا آغاز ہی ایک ایسی بات سے ہو رہا ہے جو دین وشریعت کی رو سے ممنوع و حرام ہے تو یہ جمہوریت کامیاب ہو کر برسر اقتدار آنے کے بعد کیا کیا گل نہیں کھلائے گی۔ قوموں اور ملتوں کی اجتماعی زندگی تو ہمیشہ ہی کسی نہ کسی خطرے سے دوچار رہتی ہے۔ اضطرار کا عذر ہر وقت موجود رہے گا اور کتنے ہی حرام حلال بنائے جاتے رہیں گے۔ پھر بتائیے کہ ایسی جمہوریت سے جس کا پہلا قدم ہی غلط اور اسلام کے خلاف اٹھا ہو، اس سے اسلام کے قیام و نفاذ کی کس طرح توقع کی جائے بلکہ اس کے برعکس الٹے وہ تو اسلام کے لئے ایک خطرہ عظیم سمجھا جائے گا۔

عورت کے سربراہ بنائے جانے کے فیصلے سے ایک یہ ہی خلاف دین اقدام عمل میں نہیں آرہا ہے بلکہ موجودہ اقتدار کے سب سے بڑے مخالف دین و شریعت کارنامے، یعنی عائلی قوانین، کی ہی بالواسطہ تائید و حمایت ہو گئی ہے، عائلی قوانین کا منشاء یہی تو ہے کہ شریعت نے عورتوں پر جو تحدید قائم کی ہے وہ باقی نہ رہے، عورت کو سربراہ بنانے کے جواز پر اپنی مہر ثبت کر کے آپ نے عائلی قوانین کے اس منشاء کی توثیق کر دی ہے۔ اس طرح آپ نے جوش عداوت میں اپنے حریف کو ہی زبردست اخلاقی قانونی و سیاسی فائدہ پہنچایا ہے۔ اب میں اسے سادہ لوحی قرار دوں یا دانستہ فریب خوردگی کہ اس جمہوریت کے ذریعہ آپ اسلامی نظام کے قیام کی امیدیں باندھ رہے ہیں اور امیدیں دلا رہے ہیں ــــ ہو

نونکاتی منشور کے بارے میں صرف اتنا ہی سوال کروں گا کہ آپ اور آپ کے دوسرے رفقاء و آرگن اسلام کی مطابقت میں اس کی جو تشریح کر رہے ہیں، کیا اس تشریح کو متحدہ حزب اختلاف کی دوسری جماعتیں بھی تسلیم کر رہی ہیں؟ کیا آپ کی صدارتی امیدوار نے بھی اپنی کسی تقریر یا بیان میں کوئی ایک جملہ بھی ایسا کہا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ جمہوریت کے ذریعے کتاب وسنت کے قوانین کا نفاذ یہاں عمل میں لایا جائے گا غیر اسلامی قوانین اور عائلی قوانین منسوخ کر دئے جائیں گے۔ آپ کی طرف سے تو یہ تشریحیں ہوں اور آپ کے دوسرے شرکار حتی کہ آپ کی متفقہ صدارتی امیدوار کی طرف سے، ان امور پر اتنی گہری پر اسرار خاموشی جاری ہے۔ ... اس عمل سے جس امر کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔

۴۔ نونکاتی منشور کی واقعی حقیقت کیا ہے۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی بتایئے اس کی قانونی حیثیت کیا ہے، اور جمہوریت کی تاریخ کی کوئی ایک نظیر بھی ایسی موجود ہے۔ .... جس میں اس طرح کے منشور، تکمیل تک پہنچا دئے گئے ہوں۔ منشور تو ایسی دستاویز ہے۔ جس پر عمل کرانے کے لئے بڑی سے بڑی عدالت کے ذریعہ بھی، کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

خوش نما امیدیں باندھنا نہایت آسان ہے لیکن عمل کی دنیا نہایت تلخ، سنگین اور بے لچک واقع ہوئی ہے۔ جمہوریت اور جمہور میں بڑا فرق ہے اور اس فرق کو امریکہ اور برطانیہ جیسے سب سے بڑے جمہوری ملکوں میں بھی نہیں مٹایا جا سکا ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہوتا تو امریکہ اور برطانیہ میں جہاں کے نوے فیصد باشندے عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لادینی اور سیکولر نظام کے بجائے۔ عیسائیت کو بالادستی حاصل ہوتی، "جمہوریت" کی برطانوی اور امریکی شکلیں اور لادنیت و الحاد ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جمہوریت کی پوری تاریخ میں انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکا ہے۔ آپ اس پر یہ اضافہ فرما رہے ہیں کہ اسلام کو بھی ان دونوں کے حوالے کئے دے رہے ہیں۔ جمہوریت اور جمہور اگر ایک ہوتے تو ان خالص جمہوری ملکوں میں عوام اور غریبوں پر گنتی کے چند امیر اور سرمایہ دار چھائے ہوئے نہیں ہوتے۔ وہاں زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی جمہور کو، خواص کے برابر کا درجہ حاصل ہوتا۔ اتنی واضح حقیقت کے سامنے ہوتے ہوئے یہ توقع باندھنا کہ جمہوریت میں جمہور کی رائے کا احترام اور ان کے فیصلوں کو تسلیم کیا جائے گا اور اس طرح اسلامی نظام قائم ہو جائے گا۔ خود فریبی کوتاہ فہمی اور ناواقفیت کی افسوسناک مثال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ نے ہماری سیاسی و معاشرتی حیثیت کو ہی مجروح نہیں کیا بلکہ ذہن و فکر کو بھی متاثر و مسخ کر دیا تھا کہ آج ہم اس کے وضع کردہ پارلیمنٹری جمہوری نظام کو نہ صرف اپنے ملک وملت کے لئے تریاق سمجھ رہے ہیں، بلکہ اللہ کے دین کے قیام کو بھی اس کا محتاج ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

غلامانہ ذہنیت اور احساس کمتری کا یہ کیسا اندوہناک مظاہرہ ہے۔ پھر اس کے بعد اسلام

(باقی صفحہ پر)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۱۱ دسمبر ۱۹۶۴ء

کل کی ذمہ داریاں

صدارتی انتخاب میں جمعیتہ علماء اسلام کے امیدوار کو حصہ لینے سے نہایت ہوشیاری کے ساتھ روکدیا گیا۔ اس سے دونوں مدمقابل پارٹیوں کے ان افراد کو اطمینان حاصل ہوگیا ہوگا - جو بوجوہ اس بات پر چیں بجبیں تھے کہ جمعیتہ، اسلامی محاذ بناکر ایک تیسرا امیدوار کیوں کھڑا کر رہی ہے اور دونوں گروہوں کے ان طبقوں نے تو بڑی ہی خوشی محسوس کی ہوگی، جو نہیں چاہتے ہیں کہ اس ملک میں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور... طریق سلف صالحین کے مطابق نظام حکومت و معاشرت قائم ہو اور فرنگی طرز زندگی کے مقابلہ میں اسلامی طرز زندگی فروغ پائے اور غالب آئے۔

البتہ ان حضرات کو ضرور صدمہ و رنج ہوا ہوگا جو بہرقیمت یہ چاہتے ہیں کہ اسلام اور دین کا کلی غلبہ اس ملک میں قائم ہوجائے۔ تاہم اس پر مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے - آزمائش عمل کے یہ مواقع اکثر دینی جدوجہد کے میدان میں پیش آیا ہی کرتے ہیں اور بعض اوقات فتح مبین، بظاہر شکست میں تبدیل سی نظر آنے لگتی ہے - جنگ احد کا واقعہ حضرت عثمان کی شہادت، کربلا کی ناکامی، اور ماضی قریب میں بالاکوٹ کا حادثہ، ایسے واقعات ہیں جن سے ایمان و یقین کی گرمی رکھنے والے قلوب امید و حوصلہ کی روشنی پاسکتے ہیں - اس طرح کی ظاہری ناکامیوں سے ان کی قوتِ عمل اور توانائی حاصل کرلیتی ہے۔ وہ اپنی اجتماعی طاقت کو اور مضبوط بنالیتے ہیں، ان کی صفوں میں اور زیادہ استحکام آجاتا ہے اور تاریخ نے ہمیشہ یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسی ناگہانی مشکلات سے دوچار ہونے والے بالآخر کار اپنی دعوت اپنے مشن اور اپنے پروگرام میں کامیاب ہوئے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی راہ عمل پر حوصلہ اور یقین کے ساتھ گامزن رہیں۔

بہرحال اب حقیقی مقابلہ دو بڑے گروہوں کے صدارتی امیدواروں کے درمیان ہے۔ اور ملک و ملت کی آئندہ کی فلاح و بہبود اور مستقبل میں اسلام کے نفع و نقصان کی براہ راست ذمہ داری، ان دونوں گروہوں اور ان کے عمائدین پر ہی عائد ہوتی ہے بالخصوص وہ لوگ اور وہ جماعتیں جو ان دونوں فریق کی حمایت، اسلام کے نام سے کر رہی ہیں، مستقبل میں عوام کو اور اسلام کو پہنچنے والے نفع و ضرر کی ملت کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی وہ جوابدہ ہوں گی - حزب اختلاف اگر کامیاب ہوکر، اسلام کی بالادستی کو قائم نہیں کرتی، دینی احکام و قوانین کو نافذ و جاری نہیں کرتی، انگریزی عہد کے غیر شرعی قوانین اور موجودہ دور کے خلاف اسلام عائلی قوانین کو منسوخ نہیں کرتی، عوام کو معاشی خوشحالی، اقتصادی مساوات اور سیاسی و شہری آزادیوں سے اپنے نعروں اور دعووں کے مطابق، بہرہ ور نہیں بناتی تو اسے ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور ان میں کا ہر ہر فریق اس کے لئے جواب دہ اور ذمہ دار ہوگا۔ اسی طرح موجودہ اقتدار اگر، برسراقتدار رہتا ہے، تو اس نے اسلام کے نام پر اس دوران جتنے وعدے وعید کئے ہیں۔ اور عوام کو جیسی کچھ خوش امیدیاں دلائی ہیں، ان کا پورا کرنا اس کا فرض ہوگا، اور اگر اس نے بھی لیت و لعل اور انحراف کی راہ اختیار کی تو آئندہ کا زیان و وبال اس کی گردن پر ہوگا۔

بہرحال اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص حکمتوں اور مصلحتوں کے تحت، مخالفین کے مکر کو کامیاب ہوجانے دیا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام اور ملک کے دیندار اسلام دوست طبقوں کو ایک نئی آزمائش میں فی الحال پڑنے سے بچالیا ہے۔ تاکہ وہ مزید تیاریاں کرسکیں، اپنے آپ کو اور مستحکم... مضبوط اور آپس میں زیادہ مربوط بناسکیں ملک و قوم کو مہلت دی ہے کہ جن چہروں کے حقیقی خدوخال پہچاننے میں اشتباہ ہے۔ انہیں اور پہچان لیں - جن پر بھروسے اور اعتماد کی ابھی اور امیدیں باندھ رکھی ہیں۔ انہیں اور آزمالیں جن کے نعروں، دعوؤں اور وعدوں کی دل فریبیاں اور ہیجان انگیزیاں، انہیں مسحور کر رہی ہیں — ان کے جادو بھی سر پر چڑھاکر دیکھ لیں تاکہ دوست دشمن اور حق و باطل کے درمیان امتیاز نہ کر سکنے کا عذر باقی نہ رہے، اللہ کی حجت اپنے بندوں پر پوری ہوجائے اور وہ گھڑی بھی آجائے جس کے لئے کہا گیا ہے کہ

"یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء" (ک)

خطرے سے بچنے کے لئے خودکشی

دین کو قائم کرنے اور خطرات سے بچانے کی یہ نرالی تدبیر کہ اس کے بعض اصول تبدیل کردے جائیں اور بعض حرمتوں کو جائز قرار دیدیا کچھ ایسی ہی تدبیر ہے جیسے کسی قلعے کو دشمنوں کی یلغار کے خطرے سے بچانے کے لئے خود مسمار کردیا جائے۔ ڈوبتے ہوئے آدمی سے کہا جائے کہ وہ ڈوب جانے کے ڈر سے بچنے کی خاطر اپنا گلا گھونٹ لے اور مخالفین میں گھرے ہوئے آدمی کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اپنے خنجر سے خود اپنی گردن کاٹکر پھینک دے۔ شاید اس تدبیر میں یہ حکمت پنہاں ہو کہ جب قلعہ مسمار ہوجائے گا تو پھر دشمن اس پر یلغار کرنے ہی نہیں آئے گا۔ جب ڈوبتا ہوا آدمی گلا گھونٹ لے گا۔ تو پھر غرقابی کی وجہ سے موت واقع ہوجانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اور جب مخالفین میں گھرا ہوا آدمی اپنی گردن آپ کاٹ کر پھینک دے گا۔ تو حملہ آور بھی نادم ہوکر واپس چلے جائیں گے۔

خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے خودکشی کرلینے کی، یہ "تراکیب"، اتنی نادر ہیں کہ پوری انسانی تاریخ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔

پاکستان کے جن بلند بانگ مفکرین نے اسلام کو خطرات سے بچانے کے لئے یہ بےمثال فارمولا وضع کیا ہے۔ ان کے نکتہ رس دماغوں کو داد نہ دینا بڑی ناانصافی ہوگی۔ اسلام کے ساتھ اس کے بعض دوست اور دشمنوں نے گذشتہ صدیوں میں جو کچھ سلوک کیا ہے، اور اس کے احکام میں تغیر و تبدل کی جیسی راہیں تلاش کی ہیں۔ ان سب میں یہ راہ اپنا بلند و خاص مقام رکھتی ہے۔

رہا یہ کہ اسلام کے ...... اصول ہی جب بدل جائیں گے اس کی حرمتیں اور ممنوعات ہی جب حلال ہوکر رائج ہوجائیں گے تو اس طرح اس کا قیام، نفاذ اور تحفظ کس طرح ہوسکے گا۔ یہ عام انسانی عقل کے معیار پہ سمجھنے کی بات نہیں ہے، یہ تو فلسفۂ حکمت عملی کا وہ عمیق نکتہ ہے جسے صرف ایک ہی نابغہ عصر سمجھ سکتا ہے، باقی لوگوں کے لئے تو اس پر بلاچوں و چرا ایمان لے آنا فرض ہے۔

(باقی صفحہ پر)

ایک اقامت دین کی تحریک اور اس کا ماضی و حال

"اقامت دین"، "نظام اسلام" اور "حکومت الٰہیہ" کے جب نعرے بلند کئے گئے تھے تو یہ سمجھا گیا تھا کہ مغربی سیاست کے طور طریقوں سے علیحدہ خالصتاً قرآن و سنت کی بنیادوں پر، نظام حکومت و ریاست قائم کی جائے گی۔ اس وقت آزادی و حق خود اختیاری کے نام سے جس طرز کے نظام حکومت و اقتدار کے مطالبہ کی تحریکیں جاری تھیں، ان کا مقصود و منتہا یہی تھا کہ یورپ کی طرح کا ہمارے ملک میں بھی جمہوری نظام قائم ہو جائے۔ یہاں بھی سیاسی پارٹیاں ہوں ان کو حریفانہ انتخابی مقابلوں کے مواقع حاصل ہوں وہ قوم کے نام پر جلسے، جلوس اور مظاہرے کرسکیں انہیں قانون ساز اداروں کی رکنیت حاصل ہوں وہاں وہ حزب اقتدار و حزب اختلاف تشکیل دے سکیں۔ عوامی حاکمیت کا علم بلند کرسکیں۔ اس طرح یہ ملک بھی لندن، واشنگٹن کی طرح کا، جمہوریت کا نمونہ بن سکے۔

لیکن اقامت دین اور حکومت الٰہیہ کی بلند بانگ تحریک نے ان سب کی سختی کے ساتھ تردید کی اس نے برملا کہا کہ یہ حاکمیت عوام، قطعی کافرانہ مطالبہ ہے۔ اسلام تو صرف "حاکمیت الٰہ" کا قائل ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ جمہوریتیں اور قانون ساز ادارے و اسمبلیاں، خدا کے ساتھ بغاوت کا ارتکاب ہیں۔ قانون سازی کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔ اس نے خبردار کیا کہ یہ سیاسی پارٹی بندیاں، یہ انتخابی معرکے یہ احتجاجی جلوس اور مظاہرے یہ عوامی جلسے۔ یہ سپاسنامے یہ استقبال اور یہ نعرے بازیاں یہ سب کے سب اسلام کی منشا کے قطعی خلاف ہیں۔ دین حق کے صریح مخالف ہیں۔ ان سب باتوں کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ کے دین کی راہ اس سے قطعی جداگانہ ہے۔ اور یہ سب باتیں، بے دینی، الحاد، خدا سے بغاوت مذہب سے انکار اور مغربی سیاست کے ملحدانہ نظریات کی پیدا کردہ اور پروردہ ہیں۔

یہ دعوے اور یہ صدائیں، سالہا سال تک، ملک کے سیاسی ہنگاموں کے متوازی گونجتی اور دہرائی جاتی رہیں۔ تا آنکہ ایک سیاسی عہد بیت گیا اور دوسرا سیاسی عہد شروع ہو گیا۔ مسلمانوں کا ایک جداگانہ وطن معرض وجود میں آگیا۔ پھر بھی اقامت دین کی تحریک کچھ زیادہ شدت سے ہی اپنی آواز بلند کرتی رہی، اس کی تنقیدیں برابر جاری رہیں۔ ملک میں مغربی تہذیب کے مغربی سیاست کے بازی گر۔۔ اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ لیکن اندیشناک تھے کہ کہیں، واقعی اسلام، اس تہذیب و سیاست کا شدید مخالف بن کر غالب نہ آجائے۔۔ دفعتاً ایک عجیب انقلاب حال دیکھنے میں آیا۔ اگرچہ اس کا اندازہ حقیقت شناسوں کو تو بہت پہلے ہی ہو چکا تھا اور وہ خبردار کر بھی چکے تھے، مگر عام مسلمانوں نے بھی دیکھ لیا کہ اب وہی اقامت دین اور اور حکومت اسلامیہ کی مدعی تحریک، جمہوریت ڈیماکریسی پارلیمنٹری نظام حکومت، انتخابی معرکہ آرائی، سیاسی پارٹی بازی کی سب سے بڑی داعی و حامی بن کر نمودار ہوئی ہے اب سارا معاملہ ہی بدل گیا اور پورا رخ ہی پھر گیا۔ اب وہی جلسے، وہی جلوس، وہی مظاہرے وہی ہڑتالیں، وہی استقبالی تقریبیں۔ وہی سپاسنامے جنہیں کل تک خالص مغربی تہذیب، خدا سے باغی سیاست کی علامت کہا جاتا رہا تھا۔ آج اسی تحریک کی سرپرستی میں پروان چڑھنے لگے۔ اور اسلام کی رو سے ان کے حق اور درست ہونے کے فتوے وہی مودودی فرقہ دینے لگا۔

مستقبل کے مورخ کے لئے اس انقلاب ماہیت کی توجیہہ کرنا بڑا ہی دشوار ہوگا۔ کہ ایک ایسی تحریک جو دعوے تو کیا لے کر اٹھی تھی۔ عمل کے میدان میں آ کر ان سے قطعی مختلف و متضاد رنگ اختیار کر گئی اور اس طرز عمل پر بھی وہ شاید بڑا حیران ہو کہ کل تک جن افراد کو ان کے طرز سیاست و فکر دین پر یہ تحریک مطعون کرتی رہی، آج اپنی تبدیلی کے ثبوت میں ان سے منسوب صحیح یا غلط تحریروں سے اپنے حق میں استدلال فراہم کر رہی ہے۔ یا للعجب (ک)

بقیہ:- اداریہ نوٹ

ورنہ انہیں اسلام سے نابلد دین کی حکمتوں سے ناآشنا، کانگریس کے وظیفہ خوار، اقتدار کے حامی اور تنخواہ دار اور اس قسم کی کتنی ہی بے شمار اصطلاحات سے نوازا جائے گا جو وضع کر کے اسٹاک میں رکھی ہوئی ہیں اور جنہیں وقت ضرورت کتنے ہی "عارف" و "رموز خاص" کے شناسا قلم کی سنگینوں پر چڑھا چڑھا کر، تابڑ توڑ پوچھاڑیں کر سکتے

ہیں ـــــ

وقت کے متوقع اقتدار کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر، اسلام کے مستقبل کو پاکستان میں جن خطرات کے حوالے کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے، یہ اس ملک کی تاریخ کا الم انگیز باب ہے۔ جس پر اسلام کا مورخ ماتم کئے بغیر نہیں رہے گا۔ (ک)

بقیہ:- ہفت روزہ آئین و ترجمان اسلام

کہاں باقی رہ جائے گا۔ جس کے قیام و سربلندی کی امیدوں میں آپ خود بھی مبتلا ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔

موجودہ اقتدار کے حامی ہوں یا متوقع اقتدار کے حامی ہوں، ہم تو دونوں سے ہی یہ کہیں گے کہ اگر تم اس ملک میں دین حق کو کامیاب و سرافراز دیکھنا چاہتے ہو، تو کوئی سا بھی سیاسی نظام ہو۔ امریکی صدارتی یا برطانوی پارلیمانی سب سے الگ ہو کر، اسلام کا حقیقی نظام نافذ کرنے کے لئے اپنی کوششیں وقف و خاص کرو اور یہ گمراہانہ کوشش نہ کرو کہ جمہوریت کے نام پر اسلام کو ان نظاموں کا تابع و محتاج بنا کر رکھدو۔ اس کا نتیجہ سوائے اسلام کی مکمل تباہی کے کچھ نہیں نکلے گا اور جو کام انگریز آخر تک اپنے ہاتھوں سے انجام دینے میں کامیاب نہیں ہوا، وہ اب اس طرح ہمارے ہاتھوں سے تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ (ک)

بقیہ:- ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی

مولانا شبیر حسین شاہ صاحب۔ جناب نذیر احمد صاحب۔ شیخ محمد صدیق صاحب پنساری۔ شیخ معراج الدین صاحب۔ بستی جوڑانہ میں حافظ محمد ایوب صاحب۔ منڈی میکلوڈ گنج میں جمعیۃ کے نمائندے حافظ عبدالعزیز صاحب نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

محترم رحیم بخش صاحب زبیر کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ اسمٰعیل کے ناظم دفتر جناب رحیم بخش صاحب زبیر اطلاع دیتے ہیں کہ بعض مقامی اخبارات نے شہر ڈیرہ کے بارے میں غلط خبر شائع کی ہے کہ شہر ڈیرہ میں جمعیت نے صرف چھ نشستیں حاصل کی ہیں آپ نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے کامیاب ہونے والوں کے اسماء گرامی بھی لکھے ہیں اور فرمایا ہے کہ ضلع میں بہتر فیصدی امیدوار جمعیت کے کامیاب ہوئے ہیں۔ ناظم دفتر صاحب موصوف نے تمام افواہوں کی تردید کرتے ہوئے حق کی فتح کا یقین ظاہر کیا۔

ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی

ضلع سانگھر

ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ کے ۲۶ امیدوار کامیاب ہوئے۔ (تفصیل کالم ۳ پر دیکھیں)

ضلع نواب شاہ

جمعیۃ کے ۱۸ امیدوار کامیاب ہوئے۔

ضلع رحیم یار خاں

جمعیۃ کے ۱۸۸ امیدوار کامیاب ہوئے۔

ضلع سیالکوٹ

محمد نذیر صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ بھی اپنے حلقہ سے کامیاب ہوئے۔

کاکاخیل

مولانا ولایت شاہ صاحب فرزند جناب میاں مسرت شاہ کاکاخیل، اپنے حلقے سے کامیاب ہوگئے۔

چکوال شہر

حاجی عبدالعزیز صاحب اور میاں کرم الٰہی کامیاب ہوئے۔

پشاور

پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگان کی کامیابی:۔

حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب
جناب نصراللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ پشاور شہر
جناب لقمان عبدالحکیم صاحب
الحاج محمد عظیم صاحب
جناب دین محمد صاحب
خان عبدالرشید خاں صاحب
محمد اکبر خاں صاحب
غلام رسول صاحب
محمد شریف صاحب
واجد گل خاں صاحب
مولانا رحمت ہادی صاحب

ان حضرات کے علاوہ بھی متعدد ممبران جمعیۃ سے وابستگی رکھتے ہیں۔

حیدرآباد

حیدرآباد میں جمعیۃ کے ۲۶ امیدوار کامیاب ہوئے جن میں ۴ امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہوئے۔

منگبین کانٹر

جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ محمد خاں کامیاب ہوئے

پڈعیدن

مولانا تاج دین صاحب سیل کامیاب ہوئے علاوہ ازیں مولانا عبدالخالق صاحب امیر جمعیۃ پڈعیدن نے اپنے حلقہ سے ۴ امیدوار کامیاب بنائے۔

ضلع کوہاٹ

علاقہ تیراہ قبائل اور مرکزی ملحقہ تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ سے ۲۵ سے زائد ممبران جمعیۃ علماء اسلام کے کامیاب بلامقابلہ ہوگئے ہیں جن میں بعضوں کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں:۔

مولانا عبداللہ خان امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو
مولانا عبدالاحد امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ تیراہ
حافظ گل سرور صاحب
مولانا عبدالرحیم صاحب
الحاج صاحبزادہ سجادہ نشین محمد سعید صاحب
صاحبزادہ فضل حمید صاحب
صاحبزادہ انبیاء۔ صاحبزادہ عبدالجلیل
مولانا زرین شاہ صاحب۔ مولانا محمد امین شاہ صاحب۔

ضلع بنوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے کامیاب ممبران تحصیل بنوں کے مندرجہ ذیل ممبران کامیاب ہوئے

حکیم مولوی جان مندوری سورانی خوقانی
مولوی عبداللہ جان سورانی ولہ خیل
مولوی عبدالصمد سورانی خوقانی
سید غلام علی شاہ اسماعیل خیل
ملک قمر زمان خوجڑی

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی کے کامیاب ممبران

ثناء اللہ خان شہباز خیل
منشی دین محمد صاحب زنگی خیل
شیخ محمد افضل شاہ منڈرہ خیل لکی مروت
مولوی عبدالمبین مینوڑہ 〃
اکبر زمان اباخیل 〃
میر عباس خیل 〃
مولانا حبیب پہاڑخیل 〃
ارسلا خان نادر خیل 〃

ٹھنڈا کوئی

ٹھنڈا کوئی میں سید صدیق اکبر صاحب کافی اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

تفصیل ضلع سانگھر

ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ سے وابستہ کامیاب ہونے والے ممبران بنیادی جمہوریت کی تعداد اس وقت تک کی اطلاع کے مطابق ۲۶ تک ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

شہر سانگھڑ:۔	۲	عدد
تعلقہ سنجھورا:۔	۴	〃
شہدادپور:۔	۱	〃
تعلقہ شہدادپور:۔	۷	〃
کھپرو:۔	۲	〃
ٹنڈو آدم:۔	۱	〃
بیرانی:۔	۲	〃
تعلقہ سانگھڑ:۔	۳	〃
جھول و مضافات:۔	۲	〃
مضافات کھپرو:۔	۲	〃

امید کی جاتی ہے کہ حیدرآباد ڈویژن میں کم از کم سو سے زیادہ جمعیۃ کے حامی افراد، بنیادی جمہوریتوں میں کامیاب ہوئے ہیں۔

دوسرے ڈویژنوں اور اضلاع سے کامیاب ہونے والوں کی مکمل فہرست جلد ہی تیار کی جارہی ہے۔

ملتان شہر

ملتان شہر سے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حلقہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے مولانا محمود اختر صاحب مدرس ہذا نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ نیز کمہار منڈی ملتان چھاؤنی سے مولانا عبدالمنان صاحب اور خیر المدارس ملتان سے حافظ رشید احمد صاحب کامیاب ہوئے ہیں اور مولانا محمد یاسین صاحب بھی کامیاب ہوئے ہیں جن کی کامیابی نے مخالفین کی کمر توڑ دی ہے۔

تلمبہ ضلع ملتان

علاقہ تلمبہ ضلع ملتان سے جمعیۃ علماء اسلام کے بہت سے نمائندے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ادھگڑ والا بھی جمعیۃ کے نمائندے اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

ضلع جیکب آباد

ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل بنیادی جمہوریت میں ممبران منتخب ہوئے۔

(۱) میر صبح صادق خانصاحب کھوسہ دیہ سلیمانی
(۲) میر علی نواز خانصاحب کھوسہ دیہ مانجھی
(۳) میر یار محمد خانصاحب کھوسہ دیہ مانجھی ڈیکن
(۴) میاں احمد شاہ صاحب
(۵) میاں محمد یوسف شاہ صاحب
(۶) حاجی محمد نواز صاحب
(۷) حفیظ اللہ خاں صاحب کھوسہ دیہ کرٹی
(۸) مولانا دھنی بخش صاحب
(۹) حاجی محمد عثمان خاں صاحب کھوسہ
(۱۰) مولانا صدرالدین صاحب کھوسہ
(۱۱) حاجی علی محمد صاحب بھیڑ
(۱۲) حاجی عبدالعزیز صاحب بھیوڑ
(۱۳) مولانا عبدالرزاق صاحب کھوسہ
(۱۴) مولانا نورالدین صاحب بھلکانی
(۱۵) چوہدری عبدالرحمٰن صاحب میرپور برڑو
(۱۶) مولانا غلام رسول صاحب بجارانی تنگ مدرسہ دارالفیوض کنسہ کوٹ (بلا مقابلہ)
(۱۷) مولانا رشید احمد صاحب سیال تنگ تھانہ مسجد کندہ کوٹ (بلامقابلہ)

نوٹ:۔ مزید رپورٹ ملنے پر ضلع ہٰذا کے ممبران کی تعداد ارسال کروں گا۔ ضلعی دفتر کو پوری پوری رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر کندکوٹ

حاصل پور

حاصل پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے تقریباً ۷۔۸ نمائندے کامیاب ہوئے ہیں۔

کوٹ ادو

کوٹ ادو میں جمعیۃ علماء اسلام کے چودہ میں سے آٹھ نمائندے کامیاب ہوئے ہیں۔

ضلع بہاولنگر

ضلع بہاولنگر میں جمعیۃ کی طرف سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کی تعداد اب تک کی موصولہ اطلاعات کے مطابق (۸۰) ہے۔ یہ تعداد چشتیاں آباد۔ منڈی میکلوڈ گنج وگرد و نواح اردن آباد، فقیر والی وگرد و نواح بہاولنگر وچشتیاں وغیرہ کے علاقوں سے موصول ہوئی ہیں۔

شہر بہاولنگر میں جمعیۃ کے کامیاب امیدواروں کے نام درج ذیل ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

متفرقات

دینی مدارس:-

صدقۂ جاریہ کا بہترین مصرف

مدرسہ اشرفیہ سکھر ایک علمی اور دینی درسگاہ ہے جو دس سال سے دین قیم کی ٹھوس خدمات بجالا رہی ہے۔ خداوند قدوس کے فضل و کرم سے مدرسہ کے فیض یافتہ حضرات کا حلقہ پورے مغربی پاکستان کو محیط ہے۔ اور سندھ کے علاقہ میں یہ ادارہ عوام و خواص میں شرف قبولیت سے سرفراز ہے۔

دو سال سے مدرسہ کی جدید عمارت بن رہی ہے جس کی وجہ سے اخراجات کافی بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے مخیر حضرات سے خصوصی گذارش ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں اس صدقہ جاریہ کو بھی یاد رکھیں۔

محمد احمد تھانوی۔ مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ

۲۶ر نومبر کو جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الہادی صاحب شاہ منصوری اور حضرت مولانا رحمت ہادی صاحب خطیب جامع مسجد گل بہار کالونی (پشاور) مدعو کئے گئے تھے۔ جلسہ قریباً ۱۲ بجے رات تک جاری رہا۔ اس کے بعد دعاء خیر سے اختتام پذیر ہوا۔

عبد الصمد ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ امتحانات

اکوڑہ خٹک۔ یکم دسمبر۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے ناظم انتخابات نے اعلان کیا ہے کہ جامعہ کے سالانہ سندی امتحانات مورخہ ۱۷ر شعبان ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء بروز پیر شروع ہو رہے ہیں۔ دورہ احادیث، فاضل دینیات، کے امیدوار تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے جامعہ اسلامیہ پہنچ جائیں۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور امتحانی ضروریات ہمراہ لانا ضروری ہے۔ یہ امتحانات تحریری ہوں گے۔

راحت گل۔ ناظم نشریات

مولانا سید ابوذر بخاری بری کر دئے گئے

ملتان۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا سید ابوذر بخاری صاحب فرزند حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ باعزت طور پر بری کر دئے گئے ہیں۔ آپ گزشتہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر تقریر پر پابندی کے خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔

قبول اسلام

اکوڑہ خٹک ۲۰ نومبر بعد نماز جمعہ بدست شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم حقانیہ حضرت مولانا محمد عبد الحق صاحب ایک عیسائی مشرف باسلام ہوا۔ جس کا نام عیسائی دین میں صادق مسیح تھا اور اب اس کا نام محمد صادق رکھا گیا ہے۔

عبد الخالق صادق متعلم دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

تلاش گمشدہ

محمد ابراہیم ولد میرولی ساکن اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ۔ ہزارہ۔ کراچی میں ایک عزیز کے پاس حفظ قرآن کے لئے ٹھہرا تھا لیکن سات ماہ ہوتے وہاں سے غائب ہے۔ کسی دینی مدرسہ میں ہوگا۔ خود پڑھے یا کوئی اور دوست اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مولانا فضل حق صاحب اچھڑیاں
تحصیل مانسہرہ۔ ہزارہ

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۹×۲۲/۸ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت
قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولائتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

واردات

(از ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال آل شہدادپور ضلع سانگھڑ)

*

ہلاک فریب وفا ہو رہے ہیں
گرفتار، رنج و بلا ہو رہے ہیں

گرے ہیں ثریا سے، تحت الثریٰ میں
وہ کل کیا تھے اور آج کیا ہو رہے ہیں

نشیمن تھا جس شاخ پر اس کو کاٹا
سزاوار دست قضا ہو رہے ہیں

نہ رستہ ہے کوئی، نہ منزل ہے کوئی
چلے جا رہے ہیں، ہوا ہو رہے ہیں

سیاست کی دیوی سر بزم نکلی
سیاسی پجاری فدا ہو رہے ہیں

خزاں آفریں ہیں بہاریں چمن کی
شگوفے چٹک کر فنا ہو رہے ہیں

کسی در پہ خم ہو سکے تھے نہ اب تک
وہ سر آج تن سے جدا ہو رہے ہیں

حقیقت بیانی نہیں ہے گوارا
سنا ہے، وہ ہم سے خفا ہو رہے ہیں

کمال

تصحیح

گذشتہ ۲۷ر نومبر کے شمارہ میں "تبصرہ" عنوان کے تحت ایک کتاب جس کا عنوان ہے "کیا مس فاطمہ جناح صدارت کا عہدہ سنبھال سکتی ہیں" اس کی صحیح قیمت ۶ر آنے۔ فی سینکڑہ ۲۸ روپے ہے۔ ایک کاپی ۴۴ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر منگوائی جاسکتی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ العالی کا ضلع میانوالی کا دورہ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان نے ہماری درخواست پر ضلع میانوالی کا دورہ کیا اس کے لئے ضلع کو دس مقامات پر تقسیم کیا گیا۔ ۱۶ر نومبر کو بھکر، . . . . ر نواں جنڈانوالہ اور کلور کوٹ ۱۷ر نومبر کو ہرنولی، پپلاں اور کندیاں میں جلسے ہوئے۔ ۱۸ر نومبر کی صبح حضرت مولانا خان محمد صاحب، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی دعوت پر حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور رفقاء سفر خانقاہ سراجیہ تشریف لے گئے۔ جہاں سے روانہ ہو کر بارہ بجے کے قریب عیسے خیل پہنچے۔ عیسیٰ خیل اور کھگلا نوالہ میں جلسے ہوئے۔ ۱۹ر نومبر کو موسیٰ خیل اور میانوالی میں حضرت نے خطاب فرمایا۔

بھکر کے جلسہ میں حضرت جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان نے بھی خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب اکثر مقامات پر ساتھ رہے اور عام اجتماعات کو اپنے ارشادات سے مستفیض فرمایا۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے کندیاں کے جلسے کی صدارت فرمائی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی، جناب سردار غلام قادر خان صاحب اسٹیٹ عیسے خیل (رحیم یار خان) جناب نصراللہ خان صاحب مولانا غلام محمد صاحب ہزاروی، مولانا محمد سلیمان صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی خان شہباز خان صاحب نائب سالار جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی اور احقر راقم السطور بھی دورہ بھی حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی معیت سے مشرف ہوئے۔

محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام۔ ضلع میانوالی

•

ترجمان اسلام کا مطالعہ علم دوستی کا ثبوت ہے

جمعیتہ علماء اسلام کراچی کا فیصلہ

صدر دفتر کے لئے جمعیتہ کا شاندار پروگرام

۲۹ر نومبر۔ کراچی۔ جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجتماع جاکیواڑہ کراچی میں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظہر العلوم کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں ارکان جمعیتہ کے علاوہ کئی نیک دل اور دیندار حضرات نے شرکت کی۔ جس میں بی ڈی کے ممبران بھی مدعو تھے

اس اجتماع میں مولانا حافظ زکریا صاحب نے کراچی کی جمعیتہ کے لئے صدر دفتر کی ضرورت پر ارکان کو متوجہ کیا۔ اس سلسلہ میں حاجی دلمراد صاحب بلوچ۔ محترم عبداللہ خیر محمد صاحب۔ جناب حافظ محمد قاسم صاحب نے ایک دفتر تعمیر کرنے کا ذمہ اپنے اوپر لیا۔ اور جاکیواڑہ میں ہی ایک شاندار دفتر کے لئے زمین حاجی دلمراد صاحب سے حاصل کی گئی۔ نیز تعمیر کے سلسلے میں اخراجات کی کفالت جناب عبداللہ خیر محمد صاحب، اور محترم حافظ محمد قاسم صاحب نے قبول کی نیز جمعیتہ کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اور کراچی میں جمعیتہ کے پیغام کو ہمہ گیر بنانے کے سلسلے میں مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی۔ مولانا حافظ زکریا صاحب حضرت مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب دیرمانی۔ حافظ محمد اشرف وغیرہم نے اپنی خدمات پیش کیں۔

اس اجتماع میں گولیمار کا وہ ادارہ جو جمعیتہ علماء کراچی کے زیر سایہ بن رہا ہے اس کے لئے ایک ٹرسٹی بورڈ تجویز کیا گیا، جو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی تولیت اور نگرانی میں اس کے نصاب اور تعلیم کا جائزہ لے گا۔

سپاسنامہ

بحضور حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

(از ماہر کرنالی ہرنولی)

آج قسمت سے ملی صبحِ نشاط افزا ہمیں
حضرتِ درخواستی نے شرف ہے بخشا ہمیں

اے متاعِ افتخار اے شیرِ ملّت السلام
شادماں آمد سے تیری آج ہیں سب خاص و عام

تیرے ساتھ اب حضرتِ مولانا رمضان آئے ہیں
اور عبداللہ[۲] و شہباز[۳] و سلیمان آئے ہیں

اب تری ذاتِ مقدس گویا گلدستہ بنی
دوسرے لفظوں میں ہر اک کی جگر بستہ بنی

دل سے رنج و غم کے بادل چھٹ گئے ہیں دور دور
تیری آمد فی الحقیقت بن گئی وجہ سرور

تیری ہستی قوم کو سرمایۂ صد ناز ہے
تیری آمد بھی ہمارے واسطے اعزاز ہے

ایک عرصہ سے تیرے ہم تشنۂ دیدار تھے
وقفِ رنج و غم تھے اور لذّت کشِ آزار تھے

غنچۂ قسمت سے اپنی آج تو مل ہی گیا
غنچۂ دل اپنا آخر آج تو کھل ہی گیا

بادۂ عیش و طرب سے آج ہم مخمور ہیں
آج اے پیرِ طریقت! ہم بہت مسرور ہیں

حضرت درخواستی صاحب کے زیرِ اہتمام
ہے جمعیت ارتقاء کی راہ پر محوِ خرام

حضرتِ درخواستی اور دوسرے رفقائے کار
ملک میں قانونِ حق کے واسطے ہیں بیقرار

وہ جمعیت کے لئے دن رات محوِ کار ہیں
اس کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہیں

اے مسلمانو! جمعیت کی ہے تم سے التماس
دل میں ہو احساس قوم اور کچھ مذہب کا پاس

ملک میں گر چاہتے اسلام کا قانون ہو
دست بستہ التجا ہے ساتھ جمعیت کا دو

اب تو جمعیت کا خادم ماہر بے دم بھی ہے
داستاں جس کی تحیّر خیز اور پُر غم بھی ہے

جمعیتہ علماء اسلام شہر کمالیہ

نے ۲۷ر نومبر کے اپنے اجلاس میں اس بات پر سخت احتجاج کیا ہے کہ صدارتی انتخاب کے لئے امیدواروں کی نامزدگی کے لئے قبل از وقت کی تاریخ رکھ کر، اور بعض دفتری رکاوٹیں ڈال کر جمعیتہ کے نامزد امیدوار کو انتخاب میں حصہ لینے سے بے بس کر دیا ہے۔

اس قسم کے احتجاجی مراسلے، پیغامات ریزولیشن ملک کے کثیر حصہ سے موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

گوٹھ تاج محمد وریاہ ضلع سانگھڑ میں

جمعیتہ کا قیام

امیر:۔ مولانا محمد صدیق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا عبدالواحد صاحب

ناظم:۔ محمد عمر صاحب

خزانچی:۔ محمد اسماعیل صاحب

(حکیم نواب دین۔ ناظم حیدرآباد ڈویژن)

مشرقی پاکستان میں جمعیتہ علماء اسلام کے کاموں کی رفتار

گوائن گھاٹ تھانہ (محکومہ صدر سلہٹ) میں جمعیتہ قائم ہوئی۔ اور مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا

امیر:۔ مولانا حبیب اللہ صاحب

ناظم:۔ مولانا محمد ادریس صاحب۔ نائب ناظم حضرت مولانا مدثر احمد صاحب۔ دیگر اراکین کے نام یہ ہیں:۔ مولانا محفوظ علی صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب مولانا رحمت اللہ صاحب۔ مولانا فیض الکریم صاحب

(۲) گولاب گنج تھانہ میں بھی جمعیتہ قائم ہو گئی ہے۔

از جناب مولانا اشرف علی صاحب مہتمم بشونا تھ دار العلوم

پوسٹ آفس: [illegible]۔ ضلع سلہٹ

Phone No: 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۷؍ شعبان المبارک ۱۳۸۴ھ — 1964 — ۱۱؍ دسمبر | No. 47

بقیہ:۔ صفحہ اوّل

مقرر کرنا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ لیکن دینی مصالح کا لحاظ کرتے ہوئے مقرر کرنا مباح ہوگا۔ بشرطیکہ دینی مصالح کا ... حصول یقینی ہو ورنہ عورت کو بنا بر حدیث مذکور کے حاکم بنانا جائز نہیں، صرف وہم پر بنانا حدیث مذکور کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم

دستخط
حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب
مفتی دار العلوم دیوبند
۱۹ - ۶ - ۱۳۸۴ھ

شہاب، نے اس فتوے کا آخری پیراگراف "بشرطیکہ دینی مصالح کا حصول یقینی ہو" آخر تک بالکل حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ پیراگراف بھی اس فتوے کا ایسا لازمی جز ہے کہ جس کے بغیر نہ مستفتی پر وضاحت حق ہوتی ہے اور نہ مفتی اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتا ہے اور اسی قسم کی علمی قطع برید ماضی میں تفریق بین المسلمین کا بارہا سبب ہو چکا ہے۔

(مولانا) محمد عبد الحق
انچارج دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند

صدق جدید لکھنؤ سے ایک اقتباس

الکشنی بحران:۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان مولانا مودودی کی ایک الکشنی تقریر کا اقتباس:۔

"تمام حالات میں اصول کے مطابق صدر مرد ہونا چاہیئے۔ لیکن اصل چیز جمہوریت کی بحالی ہے۔ اگر ایک طرف کسی امیدوار میں کوئی اور خامی نہ ہو سوا اس کے کہ وہ عورت ہے اور دوسری طرف مرد امیدوار میں کوئی خوبی نہ ہو سوا اس کے کہ وہ مرد ہے تو اس صورت میں اس کے کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا کہ خاتون امیدوار کی حمایت کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دے رہے ہیں۔"

سادہ لفظوں میں رکھیئے، تو یہ عبارت تین دعوؤں کا مجموعہ نظر آئے گی۔

(۱) اصل اور اہم ترین مقصود جمہوریت کی بحالی ہے! ——— اقامت دین۔ حکومت الٰہیہ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ وغیرہ کے بجائے گویا اب نصب العین "جمہوریت" قرار پا گیا!

(۲) محترمہ ہر عیب سے خالی عملاً معصوم ہیں۔ بجز ایک عیب طبعی اور غیر اختیاری یعنی اپنی نسائیت کے ——— صالحیت و تقویٰ و اتباع سنت کا یہ نیا ماڈل بیسویں صدی میں خوب ہاتھ آگیا۔

(۳) صدر موجودہ ہر خوبی سے خالی ہیں بجز ایک امر طبعی اور غیر اختیاری یعنی ... مذکر ہونے کے ——— گویا اگر دجال نہیں تو اس کے نقیب و مقدمۃ الجیش تو ضرور ہیں۔

یہی وہ مولانا مودودی ہیں جن کی شہرت اب تک ان کے ہر تحریری و تقریری بیان کے احساس ذمہ داری (و شرعی ذمہ داری) کی تھی! ——— اللہ اکبر! الکشنی جذبات کا انتقامی بحران ان کے سے ذمہ دار شخص کو بھی کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے! انا للہ...

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے!

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کے نام

- ملک میں کامیاب ہونے والے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی ایک بہت بڑی تعداد جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق حضرات کی ہے۔ جو ہزاروں تک تجاوز کر گئی ہے۔ مقامی جمعیتوں کے عہدے دار اور کارکن ان ممبران سے فی الفور رابطے قائم کریں۔ ان حضرات کے نام، پتے اور مکمل کوائف، جمع کر کے ضلعی دفتر کو ارسال کر دیں۔ ضلعی دفاتر اپنے ہاں ان کا رکارڈ رکھ کر ان کی فہرست مرکزی دفتر کو روانہ کر دیں۔
- کامیاب ہونے والے ممبران بنیادی جمہوریتوں میں جو جمعیۃ کے باقاعدہ ممبر نہیں ہیں، مگر دیندار ہیں۔ ملک میں دین کو سربلند دیکھنا چاہتے ہیں ان تک پہنچنے اور ان سے ملنے کے لئے، ہر ضلعی و مقامی جماعت انتظام کرے۔ اور ان سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھا جائے۔
- بنیادی جمہوریت کے نئے منتخب ممبران جمعیۃ علماء اسلام کے آخری فیصلہ کا انتظار کریں۔ جو ۲۰؍ دسمبر کو ہوگا۔

ناظم مرکزی دفتر
بحکم ناظم اعلیٰ

ضروری وضاحت

۳۰؍ نومبر میں شائع شدہ ایک بیان کی تردید

قائم الدین صاحب ناظم دفتر جمعیۃ بہاولنگر کی طرف سے

کوہستان۔ ۳۰؍ نومبر میں ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں میری طرف منسوب کر کے یہ بات کہی گئی ہے کہ "جمعیۃ علماء اسلام اب مس فاطمہ جناح کی حمایت کرے گی"۔ یہ سراسر غلط اور شر انگیز بات ہے۔" میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ "جمعیۃ علماء اسلام، قلت وقت اور دیگر مشکلات و رکاوٹوں کی بنا، پر اسلامی محاذ کی طرف سے صدارتی امیدوار کھڑا نہیں کر سکی۔ آئندہ وہ کیا طرز اختیار کرے گی۔ اس کے لئے ایسے تبدیل شدہ حالات پر غور و خوض کر کے اسلام کے حق میں جو بات زیادہ مفید ہو، اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ اور ساری جماعت اس فیصلہ کی پابند ہوگی۔" میں نے نہ تو [illegible] فاطمہ جناح کی حمایت کرنے کو کہا اور نہ ایوب خان کی حمایت کے لئے رائے دی۔ میں انفرادی طور پر، یا جمعیۃ کی جانب سے مرکزی فیصلہ کی روشنی میں ہی کوئی بات کہہ سکتا ہوں۔ دوسری باتیں مجھ سے غلط منسوب کی گئی ہیں۔

قائم الدین، بہاولنگر

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۷ ○ ۳۰ محرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۲

خریداری نمبر ۳۰۶۳ [illegible]

PAKISTAN پاکستان 1 PAISA
PAKISTAN پاکستان 1 PAISA

11 JUN 64

نہرو کی یہ ارتھی ہے بڑی دھوم سے نکلے!

جواہر لال کی شخصیت

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ جسے چاہے غالب کر دے اور جسے چاہے کمزور بنا کے رکھ دے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو اتنی عزت افزائی اور اکرام و احترام کراتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ موت کے بعد بھی ان کی شہرت کو ترقی ہوتی اور ان کی اور ان کی عزت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو دیکھئے۔ ایک وکیل اور بیرسٹر تھا۔ ایک بڑے اونچے ہندو گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ اس کے باپ موتی لال نہرو نے کانگریس کے لئے لاکھوں روپوں کی کوٹھی وقف کر دی۔ اس کا گھر انگریزی راج کے خلاف حریت پسندوں کا مرکز بن گیا اس کے بیٹے کا نام جواہر لال تھا۔ اس نے دنیا کی سیاحت کی اقتصادی مساوات اور سوشلزم کا سبق سیکھا مگر آزاد دنیا نے اسے اپنے دھرم سے بیگانہ کر دیا۔ کچھ بھی ہو جواہر لال نہرو ہندوستان کی جنگ آزادی کا سپاہی پھر لیڈر اور آزاد ہندوستان کا وزیر اعظم بن گیا۔ دنیا میں اس کا بڑا چرچا ہوا۔ تقریباً سبھی نے اسے اونچا سیاستدان اور دنیا کے بڑے لوگوں میں شمار کیا۔ اگرچہ وہ ہندوستانی مسلم اقلیت کے ساتھ انصاف کرانے میں کامیاب نہ ہو سکا اور نہ ہی اس کے ناخن تدبیر نے کشمیر کی گتھی سلجھائی۔ اور تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی کہ اتنا بڑا اور مانا ہوا مدبر سیاستدان اور ہر دل عزیز وزیر اعظم اپنے ملک کے اندر کے اتنے ضروری اور اہم مسائل حل نہ کر سکا۔ جس کو قدرت نے مسلسل سولہ سال تک مہلت بھی دی۔

دنیوی وجاہت کی آخری حد

آخر کار وہ وقت قریب آ گیا۔ جب کہ ہر عظمت ختم اور ہر طاقت سلب ہو جاتی ہے۔ نہرو پر خطرناک امراض کے حملے ہوئے۔ پھر افاقہ ہوا۔ اس نے دو دن پہلے اخبار نویسوں سے کہا۔ میں ابھی نہیں مروں گا۔ جیسے مرنا جینا اس کے اختیار میں ہو۔ یہ غلطی ایسے شخص سے کوئی تعجب خیز نہیں ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا سورج (آگ کے عظیم گولے کی شکل میں) جو لاکھوں برس سے ایک سیکنڈ کا فرق کئے بغیر انتہائی باقاعدگی سے مقررہ راہوں پر چکر لگاتا، اور دنیا میں ہونے والی انتظامی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ خود بخود بن گیا ہے اور کائنات کا یہ مکمل اور باقاعدہ نظام خود رو اور خود مختار ہے۔ اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے۔ پانی کا ایک بے شعور قطرہ خود بخود بال کھال۔ پوست گوشت دل و دماغ۔ آنکھ، ناک اور بیسیوں کارخانوں کا مجموعہ بن کر انسانی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ بہرحال وہ وقت آ پہنچا جب کہ انسانی محدود عقل کے بعد والی سرحد شروع ہوتی ہے اس وقت ادھر کی آنکھیں بند اور ادھر کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ نہرو نے بہت بڑی بات کی تھی کہ میں ابھی نہیں مروں گا۔ اس لئے موت و حیات قدرت نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اس نے نہرو سے پہلی بار اپنی ہستی اور اختیار و اقتدار منوایا۔ کاش کہ نہرو اپنے اختیار کے زمانہ میں اپنے اختیار سے اس واجب الوجود پر ایمان لا کر اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو قبول کر لیتا۔ مگر تقدیر غالب ہے اتنے بڑے آدمی کو اتنی بات بھی سمجھ میں نہ آئی۔ سچ ہے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ "اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔"

بہرحال نہرو کو دنیا کے ماہر ترین ڈاکٹر موت کے پنجہ سے نہ بچا سکے۔ نہرو کو مرنا تھا اور وہ مر گیا۔ مرنے کے بعد دنیا والوں نے اس کا جتنا اعزاز کیا۔ اس سے پہلے تاریخ میں اس کی شہادت نہیں ملتی۔ مخالف اور موافق سبھی نے اس کی تعریف کی تعزیتی قراردادیں پاس ہوئیں۔ سوگ منانے کے اعلانات ہوئے حکومتوں نے جھنڈے سرنگوں کئے۔ تعزیتی پیغامات بھیجے گئے اور اظہار ہمدردی۔ غم میں شریک ہونے اور بذاتِ خود اس کی ارتھی کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تمام بڑے بڑے ممالک کے نمائندے ہوائی جہاز پر دہلی پہنچ گئے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو — امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک روس کے نائب وزیر اعظم   برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ڈگلس۔ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے اور مصر کے وزیر خارجہ مسٹر   نے اس تقریب میں شرکت کی۔ مسٹر جناح، مصطفیٰ کمال پاشا، سٹالن وغیرہ مشاہیر عالم کے وقت بھی ایسا نہیں ہوا۔

بے شک دنیا کے بدلتے ہوئے حالات گندی اور منافقانہ سیاست کے تقاضوں نے نہرو کی موت کے بعد بھی اس کی دنیوی وجاہت کا غیر معمولی سامان مہیا کیا۔ مگر افسوس کہ ان تمام دوستوں اور بہی خواہوں نے اس کو اپنے سامنے نذر آتش کر دیا۔ اس پر آگ کے شعلے بھڑکے اور دوسرے دن اخباروں میں اس کی راکھ اکٹھی کرنے کی تصویریں دنیا دیکھ رہی تھی۔ نہرو کی بہن بیٹی اور رشتہ دار سوسائٹی کے بندھنوں کے خلاف اس کو آگ سے نہ بچا سکے۔ تو آگے چل کر رب کائنات کے اٹل قانون اور قطعی فیصلوں کے مطابق پاداش عمل سے کون بچا سکے گا۔ کاش آج کل کے عوام و حکمران اس سے عبرت حاصل کریں۔

اگر اسلام دین حق ہے اور یقیناً حق ہے تو رب کائنات جل وعلا اور اس کے پاک بندے اور رسول حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر دل سے ان کی غلامی قبول نہ کرنے والوں کا انجام نہایت خطرناک ہے۔

گھر اور گھر والوں کی حیات کلام الٰہی کیساتھ ہے

دروازہ پر آنے کی دیر ہے بخشش میں دیر نہیں !

مرتب مولوی محمد حسین - کراچی

امیر جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان حضرت مولانا درخواستی برکاتہم نے ۸ محرم الحرام کو مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ (کراچی) میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعہ کے فضائل، علم دین کی اہمیت اور صبر واستقلال کے متعلق پر مغز اور موثر تقریر فرمائی۔ ادارۂ ترجمان اسلام نے حضرت امیر جمعیۃ دامت برکاتہم کا خطبہ جمعہ بالالتزام شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ یہ اسی سلسلہ کی پہلی کڑی ہے (مدیر)

امیر جمعیۃ مدظلہ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید کی مندرجہ ذیل تلاوت کی:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَاب ٥ وَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ تعالےٰ عنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَابُنَيَّ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَكَلَامِ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَ بِمَاءِ الْمَطَرِ ٥ .

برکات روز جمعہ

قدرت کے کرشمے ہیں - مہینہ بھی مبارک ہے۔ دن بھی مبارک جگہ بھی مبارک۔ کلام جو پڑھا گیا وہ بھی مبارک ہے - دعا کریں اللہ تعالےٰ ہم سب کو بھی مبارک بنائے۔ آج جمعہ کا دن مبارک ہے۔ حضور نے فرمایا۔ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ "ہفتہ میں سب سے اچھا دن جمعہ کا ہے، اس دن کی فضیلت کیوں ہے۔ فرمایا فِيْهِ خُلِقَ آدَم - حضرت آدم علیہ السلام اسی دن میں پیدا کئے گئے وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ اسی دن میں بہشت میں داخل کئے گئے - وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔

جمعہ کا دن جب آتا ہے تمام چیزیں دہشت میں ہوتی ہیں۔ کہ قیامت کا دن تو نہیں آگیا ! اِلَّا الثَّقَلَيْن مگر جن اور آدمی۔ یہ غافل ہیں۔ خدا کی پیشی کا دن کو فکر نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو بھی آگے کا فکر نصیب کرے۔ حضور نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتے مسجد جامع کے دروازے پہ دفاتر لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو نماز کے لئے پہلے آتے ہیں ان کے نام دفتروں میں درج کرتے ہیں۔ جب خطیب خطبہ شروع کرتا ہے۔ فرشتے دفاتر لپیٹ کر خطبہ سننے کے لئے آ جاتے ہیں۔

فرمایا، جو رب کو منانے کے لئے جاتے ہیں فرشتے راہ میں کہتے ہیں تیرا جانا مبارک۔ تو رب کے منانے کے لئے جا رہا ہے آہستہ آہستہ قدم رکھ۔ ہر قدم پر نیکی لکھی جائے گی مسجد میں جب قدم رکھتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ رحم کر میں گنہگار ہوں۔ آواز آتی ہے قدم رکھنے کی دیر ہے رحمت کے دریا میں غوطہ دے کر بخش دینے میں دیر نہیں۔

جہاں تلاوت قرآن ہوتی ہے :- یہ جامع مسجدیں رب کے منانے کی جگہیں ہیں۔ ان جگہوں میں تجلیات باری کا نزول ہوتا ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رب کے منانے کے لئے آتے ہیں [illegible]

ساتھیوں نے مطالبہ کیا کہ جمعہ اور علم کی فضیلت کا مضمون سناؤ۔

کوئی امیر ہیں کوئی غریب، کوئی اچھے لباس والے ہیں۔ کوئی معمولی لباس والے۔ نصیب سب کا اچھا ہے جو اس نے سب کو مسلمان بنایا۔ سب کہو الحمد للہ۔

تمام نعمتوں سے تین نعمتیں اعلیٰ ہیں ! اسلام (۲) قرآن مجید ایسی شان والی کتاب اللہ تعالےٰ نے بھیجی اس کتاب نے جس گھر میں ڈیرہ لگایا وہ گھر بھی شان والا۔ جن آنکھوں نے اس کتاب کو پڑھا وہ آنکھیں بھی شان والی۔ جس زبان نے اس کلام کو پڑھا وہ زبان بھی شان والی جن کانوں نے اس کتاب کو سنا وہ کان بھی شان والے۔ جس بچے نے اس کتاب کو پڑھا وہ بھی اور اس کے والدین بھی شان والے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اپنے بچوں کو قرآن پڑھاتے اور یاد کراتے ہیں۔ قیامت کے دن رب فرمائے گا اس بچہ کے والدین کو لاؤ جنھوں نے اپنے بچے کو قرآن یاد کرایا ان کو ایسا تاج سر پہ رکھا جائے گا کہ ضَوْءُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ اُس تاج کی چمک سورج کی چمک سے زیادہ ہوگی

یہ مدرسہ مظہر العلوم پرانا مدرسہ ہے یہ بہت پہلے کراچی میں قائم کیا گیا۔ کبیر نی مَوْتُ الْكُبَرَاءِ بڑوں کی موت نے ہم جیسوں کو بھی بڑا بنا دیا۔

حریفاں بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند

احباب کچھ دن ہوائیں کھا کر دنیا سے چلے گئے۔ میخانہ کو خالی چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ مدرسہ مولانا محمد صادق صاحب مرحوم نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اسیر مالٹا کی یاد میں قائم کیا مولانا محمد صادق صاحب مرحوم کے اخلاص کی برکت ہے کہ مدرسہ اب بھی چل رہا ہے۔ کامیابی چاہتے ہو تو تم بھی نیکوں کے ساتھ مل جاؤ۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْن ."اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کی رفاقت اختیار کرو،

قرآن کریم پڑھتے اور سنتے رہیے | یہ ایسی کتاب ہے کہ لا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ - بار بار پڑھنے سے پرانی نہیں ہوتی ؛ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ - اس کتاب کے پڑھنے علماء کبھی سیر نہیں ہوتے - جب بھی پڑھتے ہیں نئے نئے مضامین القاء ہوتے ہیں۔ اور فرمایا مَنْ قَالَ بِهٖ صَ جس نے اس قرآن کے ساتھ بات کہی سچ کہا - وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ - جس نے اس کتاب پر عمل کیا اجر دیا جائے گا وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ جس نے اس کتاب کو فیصل بنایا اس نے عدل کیا - وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ فَقَدْ هُدِيَ اِ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم - جس نے اس کتاب کی طرف بلایا وہ راست کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔ فرمایا اَلْبَيْتُ الَّ يُقْرَءُ فِيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ كَالْحَيِّ وہ گھر جس میں اس کتاب پڑھا گیا وہ گھر آباد ہے - گھر کی حیات گھر والوں کی حیات الٰہی کے ساتھ ہے۔ دل کی صفائی قرآن مجید کے ساتھ ہے

حضور نے فرمایا اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ [illegible] - دلوں اوپر بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے پہ۔ جب اس لگ جاتے " قِيْلَ وَمَا جِلَاءُهَا - عرض کیا گیا اللہ اس زنگ کو کیسے دور کیا جائے - فرمایا كَثْرَةُ ذِ الْمَوْتِ وَ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰن - موت کو اکثر یاد کیا کرو اس سے دلوں کی میل دور ہوتی ہے - اور قرآن مجید کی تلا کیا کرو - خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رات دن قرآن پڑ ہیں پڑھاتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جا رہے ہیں کان میں ایک جم سے قرآن مجید کی آواز آ رہی ہے سواری سے اتر پڑتے خادم نے کہا حضرت گرمی کا وقت ہے فرمانے لگے میں قر سن لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ بے ادبوں کی فہرست میں میرا نام لکھ دیا جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کو بھیجا کہ کوفہ جاؤ اور لوگوں کو قرآن سکھاؤ - کئی سال کے بعد ابو موسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت ہو اس وقت کوفہ میں دس ہزار حافظ قرآن ہو چکے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فلسطین بھیجا۔ حضر ابو الدرداء کو تعلیم قرآن کے لئے دمشق بھیجا۔ حضرت الدرداء نے جامع دمشق میں درس قرآن جاری فرمایا۔ گیا کہ کتنے طالب علم مسجد میں پڑھتے ہیں - فرمایا سولہ ہز طالب علم ایک مسجد میں موجود ہیں

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج پاکستان میں قرآن پڑھنے والے کم ملتے ہیں - ناامی اب بھی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو قرآن پڑھنے پڑھانے شوق دے۔

آج کل لڑانے والے بہت ہیں جوڑنے والے نہیں ہم کو لڑائی جھگڑوں سے بچائے۔ مسلمانوں کو اتفاق کی دو نصیب فرمائے۔ نصیبہ اچھا ہو تو بوڑھے بھی قرآن وا بن جاتے ہیں۔

میں رمضان شریف میں کراچی آیا۔ میری تقریر کا مضم فضیلت قرآن مجید تھا۔ میں نے کہا کہ رمضان میں فضی قرآن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں فضیلت خود مو

(باقی صہ ۶

(۷۸۶)

ھفت روزہ ترجمان اسلام - لاھور

جمعہ ۱۳ ۱۳۸۴ھ

جون 12/6/64

معاشرتی برائیاں اور ریت کے بند

ہر شرافت پسند حکومت کا فرض ہے کہ ملک میں ایک مثالی معاشرہ کی تشکیل کرے۔ اور جرائم پسند ذہنیت کا قطعی طور پر انسداد کر کے عوام کو اطمینان کی زندگی گزارنے کا موقع دے۔ ایک کامیاب اور فلاحی حکومت کی علامت ہی یہ ہے۔ کہ وہاں کے عوام کی بنیادی ضروریات عزت مند طریقہ سے پوری ہو سکیں۔ اور ملک کامل سکون و اطمینان کے ساتھ بہتر سے بہتر مستقبل کی جانب بڑھ رہا ہو۔

لیکن ہمارے ہاں پچھلے سترہ برس سے عوامی چین و سکون کو جس طرح تارپیڈو کیا جا رہا ہے اور دن بدن جس طرح فحاشی۔ باہمی نفرت معاشرتی بے اطمینانی اور نئی نسل کی آوارگی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس پر جس قدر تشویش کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ ملک میں جو طبقہ برسر اقتدار آیا۔ اس نے عنان اقتدار سنبھالتے وقت عدوں اور عزائم کی ایک طویل فہرست ضرور نشر کر دی لیکن ایفائے عہد ہی ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کو ان حضرات نے جاننے کی کوشش نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قوم ہر کرسی نشین سے مایوس ہو گئی اور ملک کے مختلف طبقات مخالف راہوں پر چلنے لگے۔ اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امت مسلمان تو کہلاتی ہے۔ لیکن ایک بڑا طبقہ اسلام سے انحراف کر کے اور خود ساختہ دین و تمدن کو اپنانا جا رہا ہے۔

اسلام کے دعویداروں کا یہ تساہل اللہ کے ہاں یقیناً قابل مواخذہ ہے۔ جب یہ لوگ ملک بنانے کے لئے ووٹ طلب کریں۔ تو ان کے اعلانات کچھ اس قسم کے ہوں۔ "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔" لیکن جب ملک بن گیا۔ اقتدار کی کنجیاں کلمہ گو مسلمانوں کے ہاتھ میں آگئیں تو دینی ریاست بنانے کے لئے سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔ ملک کے عوام نے چونکہ "اسلام" کے نام پر ووٹ دیئے تھے۔ اس لئے انہیں بجا طور پر یہ مطالبہ کرنے کا حق تھا۔ کہ "پاکستان میں کتاب و سنت کے مطابق حکومت قائم ہو"۔ جانشین اپنے اپنے نظریہ پر جم گئے اور عرصہ دراز تک متفقہ دستور نہ بن سکا اور نہ ہی ہم ابھی تک . . . . . انگریز کے بنائے ہوئے قانون سے پیچھا نہ چھڑا سکے۔ کھلے لفظوں میں ہم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو پورا نہ کر سکے۔

کتاب و سنت سے "انحراف" اور فرنگی تعلیم و تہذیب ساختہ "عشق" نے ہماری قومی زندگی کے ہر شعبہ کو بری طرح متاثر کیا۔ ملک میں فحاشی اور رقص و سرود کے مراکز قائم ہیں چکلے موجود ہیں۔ منشیات کا کاروبار زور و شور سے جاری ہے اسلامی تعزیرات معطل ہیں . . . .

ختم نبوت کا انکار کر کے ارتداد کو پھیلایا جا رہا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو انکار حدیث کے پردے میں غیر معتمد بنایا جا رہا ہے۔ ہر آدمی کو زر و زن کا لالچ دے کر ارتداد کی راہوں پر چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کتاب و سنت کی بنیاد پر قائم ہونے والی ریاست میں اس قسم کا فکری اور قومی انتشار سخت خطرناک ہے۔

ان تمام برائیوں کا مقابلہ اس رقم کے قوانین کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ جو قانون سے زیادہ "پابندی" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کو ماضی نے ہمیشہ قانونی کارروائی کی بجائے انتقامی یا حفاظت کرسی کی کارروائی ثابت کیا ہے۔ چنانچہ 3/6/64 ۳ جون کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں جمعیۃ علمائے اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے ناپسندیدہ اشخاص کے خلاف کارروائی کے ترمیمی آرڈیننس پر بحث کرتے ہوئے فرمایا "جرائم کا انسداد ہر حکومت کا فرض ہے لیکن یہ معاملہ محض آرڈیننس سے ختم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے معاشرے میں جس شدت سے برائیاں کار فرما ہیں ان کے استیصال کے لئے بنیادی نقائص دور کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں شراب خوری پر پابندی ہے لیکن اگر یہ کلبوں میں پی جائے تو جرم نہیں رضامندی سے زنا کرنے کی اجازت ہے لیکن اگر کوئی سڑک پر کسی لڑکی کو چھیڑے تو قابل گرفت ہے۔ قمار بازی غیر قانونی ہے لیکن ریس کا جوا حکومت کی نگرانی میں ہوتا ہے۔

کلبوں میں

مولانا نے فرمایا۔ کہ قانون ہر ایک کے لئے یکساں ہونا چاہیئے۔ اسلام کی رو سے تعزیری قانون کا اصول یہ ہے کہ کسی بے گناہ کو تکلیف نہ پہنچے اور کسی مجرم کو معاف نہ کیا جائے۔ (مشرق ۴ جون ۶۴ء)

مولانا کے یہ الفاظ اس حقیقت کو خوب واضح کرتے ہیں کہ سماجی برائیاں ختم کرنے اور انسداد جرائم کے لئے جزوی قسم کے آرڈیننس کوئی مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتے اگر ہم دیانتداری سے معاشرہ کو برائیوں اور جرائم سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں "کامل طہارت" حاصل کرنے کے لئے "کامل اسلام" کی ضرورت ہے جب تک ہم کتاب و سنت کی رہنمائی میں "کامل اسلام" جاری کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تب تک معاشرتی تقدس کے خواب دیکھنا احمقوں کی جنت میں رہنے کے برابر ہے۔ چکلے میں زنا کر لو۔ لیکن فلاں جگہ چھیڑ چھاڑ نہ کرو۔ کلب میں شراب پی لو۔ باہر نہ پیو۔ ریس میں جوا کھیل لو۔ اور اس کے باہر نہ کھیلو۔ X

صوبائی اسمبلی میں سندھیوں کی زبردست حمایت

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی ایم۔ پی۔ اے نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں سندھی مسلمانوں پر ٹیکس لگانے کی سخت مخالفت کی بات یہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے آرڈیننس کے ذریعہ غلام محمد بیراج کے ان مالکان اراضی پر ٹیکس لگا دیا ہے جو باپ دادا سے ان زمینوں کے مالک چلے آرہے تھے۔ اور یہ ٹیکس ساڑھے سولہ لاکھ ایکڑ زمین کے ان مالکوں پر نہیں لگایا جا رہا جن کے نام زمینیں الاٹ ہوئی ہیں اور ان میں فوجی ملازم وغیرہ ہیں۔ یہ آرڈیننس منظوری کے لئے صوبائی اسمبلی میں پیش ہوا۔

اپوزیشن ممبروں نے اس کی مخالفت کی اور آخر میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس کے خلاف مدلل تقریر کرتے ہوئے سندھی بھائیوں کی پوری پوری نمائندگی کی۔ جس پر محترم محمد حنیف صاحب صدیقی ایم۔ پی۔ اے نے فرمایا کہ آپ نے سندھیوں کا کیس نہایت عمدگی سے پیش کیا۔ مولانا کی تقریر کا متن یہ ہے۔

مولانا غلام غوث ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا۔ کہ اب تک اس اسمبلی میں اس قسم کا آرڈیننس یا بل پیش نہیں ہوا یہ کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ع دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

اس آرڈیننس کے ذریعہ سندھیوں کی حق تلفی ہوتی ہے جب سندھ میں غلام محمد بیراج پر زمینیں بنیں، نہریں جاری ہوئیں عربی مقولہ ہے الحق للقریب ثم للبعید کہ حق قریبی کا ہے اس کے بعد دور والے کا، فارسی والے کہتے ہیں۔ "اول خویش بعد درویش" کہ پہلے اپنوں کا حق ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول تھا کہ جب کسی صحابی کو عامل (گورنر) بنا کر بھیجتے تو ارشاد فرماتے کہ ان کے مالداروں سے لے کر انہی کے مستحقین پر خرچ کرو۔ سندھ میں بہت بڑے زمیندار اور مالدار بھی ہیں مگر عام آبادی غریبوں کی ہے۔ اگر حکومت سندھ کی زمین انہیں سندھیوں پر تقسیم کر دیتی تو آج سارے سندھی

(باقی صفحہ پر)

X آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔ کہ جس شخص کو آج کا معاشرہ ایک "مخصوص جگہ" میں جا کر زنا۔ شراب اور جوئے کی چاٹ لگا لینے کی اجازت دیتا ہے۔ تو کیا بد پرہیزی کا یہ عادی مریض دوسرے مقامات پر اپنی عادت سے مجبور نہ ہوگا اگر آپ ایک انسان کو چاہے کسی بند کمرے میں ہی بدکاری کی راہ پر لگائیں گے۔ تو پھر اس سے باہر آ کر تقوے اور پرہیزگاری کی درخواست کرنا بھی ضابطہ اخلاق کا تمسخر اڑانا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ فحاشی اور بے راہ روی کے سیلاب کے مقابلہ میں جزوی قوانین محض ریت کے بند ہیں۔ ان کا استیصال صرف کتاب و سنت کے قوانین نافذ کرنے اور زندگی کے ہر شعبہ کو اسلام کے حوالہ کر دینے میں مضمر ہے۔

خدا کرے ہر برسر اقتدار طبقہ کو اللہ کے اس فرمان پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے۔ آمین۔

بقیہ اداریہ (صفحہ ۳)

ون یونٹ گورنمنٹ پہ جانیں قربان کرتے۔ اگر حکومت نے یہ اسی طرح باہر والوں پہ تقسیم کرنی تھیں تو ہزارہ کے گوجروں اور تناول کے مزارعین کو یہاں آباد کیا جاتا جہاں بیروزگاری انتشار ہے۔

حکومت نے یہاں فوجیوں پہ زمینیں تقسیم کیں۔ فوجیوں کی خدمات کی قدر کرنی چاہیئے مگر جن فوجیوں نے تبریز کے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے ان کو زمینیں کس انعام میں دی گئیں۔ ان پہ تو مقدمات چلانے چاہئیں۔ ہاں پاکستان کی خدمت کرنے والے فوجی ضرور عزت افزائی کے مستحق ہیں۔ مگر وہ خوش قسمت ہیں۔ تنخواہیں بھی لے رہے ہیں اور مربے بھی الاٹ ہو گئے۔ اگر سندھیوں پر خوش حیثیتی ٹیکس لگایا گیا ہے تو ان پہ خوش قسمتی ٹیکس لگانا چاہیئے۔

حکومت کی پالیسی ایک طرح کی نہیں ہے سندھ میں پرانے زمینداروں پہ ٹیکس لگایا جاتا ہے اور ضلع ہزارہ کے پرانے زمینداروں اور خانوں کو ہزاروں مسلمانوں کا واحد مالک قرار دیا جاتا ہے۔ اگر ورکے ہزاروں آبادی کی اراضی کا واحد مالک حکومت نے ایک شخص کو قرار دیا اپر تناول کی ساہوڑ ہزاروں آبادی کو ایک نواب کا مزارع بنا ڈالا۔ اور ان کے لیڈر میاں فتاح اللہ صاحب کاکاخیل کو غنڈہ ایکٹ میں گرفتار کر کے جیل میں ڈالدیا ہے۔ سندھ میں ان زمینداروں اور پرانے مالکوں پہ ٹیکس لگایا جاتا ہے جب کہ نئے مالکوں پر نہیں لگایا گیا۔

قانون اس لئے بنتا ہے تاکہ کسی پہ زیادتی نہ ہو سکے اور سب کو اس قانون کے لحاظ سے یکساں حقوق حاصل ہوں۔ مگر تعجب ہے کہ حکومت پرانے سندھیوں پہ ٹیکس لگاتی ہے اور نئے مالکوں پہ نہیں لگاتی۔ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ خراب زمین پہ نہ لگایا جاتے۔ یا غریبوں پر نہ لگایا امیروں پہ لگا دیا۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ایک ہی ضلع ہے ایک ہی طرح کی زمین ہے سندھیوں پہ ٹیکس لگایا اور دوسروں پہ نہ لگایا۔ ایک اور مصیبت اس قانون میں یہ ہے کہ اس کے تحت متعلقہ افسروں نے جو ٹیکس تجویز کیا اس کے خلاف دیوانی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر پانی رک جائے زمینوں کو نہ ملے۔ حکومت اس ذمہ داری لینے کو تیار نہیں کہ اس ٹیکس کو واپس کرے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اگر ٹیکس ادا کرنے میں دیر ہو تو پھر اس کا سود بھی دینا پڑے گا۔ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ اس قانون کے ذریعہ سندھیوں کے حقوق کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ یہ قانون ملک دار اور قوم وار سوال کو ہوا دینے والا اور ون یونٹ کے خلاف نفرت پیدا کرنے والا ہے۔ پھر سود والی بات خود سرکاری قانون کے خلاف ہے قومی اسمبلی نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بنایا جائے گا۔ مگر یہاں سود کا قانون پاس کر کے شریعت اسلامیہ کے صریح خلاف ورزی ہو رہی ہے اگر حکومت خود اپنے قانون کا احترام نہ کرے تو دوسروں سے وہ احترام کرائے گی۔

بہر حال میں اس آرڈی ننس کو خلاف انصاف سمجھتا اور اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ تقریر کے بعد مختلف ممبروں نے مولانا کو اس تقریر پہ داد دی خاص کر سندھی ممبروں نے ⁂

کتاب "مودودی مذہب" سے متعلق ایک ضروری تصحیحی اعلان

قارئین کرام مطلع رہیں کہ میری ایک تالیف "مودودی مذہب" میں ص۳۸ کا نمبر ۵ ص۳۹ کا نمبر ۶ ص۱۱۰ کا نمبر ۷ اور ص۱۴۴ کا نمبر ۱۰ کے اقتباسات جو مودودی صاحب کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ ان کے متعلق مولانا حافظ خالد محمود مدرس کے جی اسلامیہ سکول لاہور نے مورخہ ۷ محرم الحرام ۸۴ھ کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی کہ یہ عبارات براہ راست مودودی کی نہیں ہیں" قارئین مطلع رہیں کہ یہ عبارات مودودی پارٹی کے رکن مولوی صدر الدین اصلاحی کی ہیں جو ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۵۰ھ سے نقل کی گئیں اور غلطی سے مودودی صاحب کی طرف منسوب کر دی گئیں۔

چنانچہ ۱۶ محرم الحرام ۸۴ھ کو ایک ضروری تصحیح کے عنوان سے یہ الا
اخبارات میں بھیج دی گئی۔ نیز حافظ
صاحب کے خط کا جواب بھی ۱۹ محرم کو د
گیا۔

(۲) اب چونکہ اخبارات کو مطلع
کئی روز بعد بعض مودودی حضرات کے
موصول ہوئے انہیں اطلاع دے دی
کہ میں ان حوالہ جات کو مودودی کی
منسوب کرنے سے رجوع کر چکا ہوں۔
مودودی صاحب نے ان عبارتوں
رسالہ ترجمان قرآن میں نقل کیا ہے
ان کی تردید بھی نہیں کی اس لئے غلط
یہ خود مودودی کی طرف منسوب
مودودی مذہب کی حقیقت لکھ
لئے کتاب کی باقی عبارتیں بہت کا
(مولانا قاضی) مظہر حسین غفرلہ

۱۹ محرم مدنی جامع مسجد

(نوٹ) ہمارے اخبار ترجمان اسلام
ڈاک ہر ہفتہ شائع نہیں کی جا سکتی
اخبار ہونے کی وجہ سے جو دیر ہوئی ہے
قاضی صاحب سے اس کی معافی چا
(

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجت مندوں کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ] کا مجرب علاج۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس بیس روپے علاوہ محصول خرچ پیکنگ وغیرہ

جریان۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں قیمت چھ روپے

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا] کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد] کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے دوا استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو یا ہاضمہ خراب ہو یا تے ہو جاتی ہو اس اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے

فولادی گولیاں معدہ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالےٰ درست ہو جاتا ہے دردوں کیلئے مفید اور مقوی ہیں عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت سو گولی دس روپے

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند کھوے کے لئے مفید ہے آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا

دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث
دوسرا پتہ:۔ منیجر دواخانہ فیض عالم۔ بفہ۔ ضلع ہزارہ

مولانا نذیر اللہ صاحب کو صد

گجرات ۲۴ مئی ۶۴ء کو حضرت مولانا
خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات ا
گجرات کے والد محترم جناب مولانا فق
صاحب اپنے گاؤں پنج وڑیاں تحصیل
میں وفات پا گئے۔ آپ ایک خدا پرس
انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت
میں جگہ عطا فرمائے۔ ادارہ ترجمان اس
حضرت مولانا صاحب کے غم میں برابر کا
ہے۔ تمام احباب مرحوم کے لئے دعائے
فرمائیں۔

دینی علمی اور تصوف پر بہترین

داڑھی کی شرعی حیثیت۔ مولانا قاض
صاحب قیمت ۷۵ پیسے

عالمانہ مجاہدانہ تقریریں: قومی و صو
میں عائلی قوانین پر حضرت مفتی محمود
قومی اسمبلی و حضرت مولانا غلام غو
ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کی تقریریں:
فوائد عثمانیہ: ملفوظات، مکتوب، معمو
خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ
ملنے کا پتہ مکتبہ ترجمان اسلام بیرون د
نزد حضرت شاہ محمد غوث

حبشہ اور کینیا (۲)

افریقی ممالک کے خلاف عیسائی اور یہودی سامراج کے اڈے

شیخ ابراہیم حاشی محمود — جمہوریہ صومالیہ

جمہوریہ صومالیہ کے خلاف آخری حملہ اس بہانہ سے کیا کہ صومالیہ حبشہ کے علاقہ میں بغاوت کرانے کے لئے لوگوں کو اکسا رہا ہے اور عوام کو مقامی حکومت کے خلاف، حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ لڑائی حبشہ کے مسلمانوں کی آزادی کی آواز ہے۔ صومالیہ کے علاقہ میں قتل و غارت اور خون کی ندیاں بہانے کا رد عمل ہے۔ جہاں ایک طرف ہیل سلاسی اپنی فوجی طاقت سے سامراج قائم رکھنا چاہتا ہے اور دوسری طرف، اہل حق اپنا حق آزادی، مانگ رہے ہیں یہ جنگ دراصل دس لاکھ مربع میٹر زمین اور پچیس لاکھ حریت پسندوں کے آزادی کی جنگ ہے جو کہ جمہوریہ صومالیہ کے ساتھ الحاق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں یہودیت

حبشی سامراج کے اس مختصر تعارف کے بعد میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے مشرقی افریقہ میں یہودیت اور مشنری سرگرمیوں پر روشنی ڈالوں۔

حبشہ کے اسرائیلی حکومت کے ساتھ سیاسی۔ تجارتی اور فوجی معاہدات ہیں اور یہودیوں کے وفد اس ناپاک حکومت کے ذریعہ مشرقی افریقہ میں نفوذ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں۔ نیز اسرائیلیوں کو بحیرۂ احمر میں شریک کرنے کے لئے حبشہ یہود نواز کردار ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح فرانسیسی حکومت نے جبوتی کی بندرگاہ یہودی حکومت کے لئے کھول ڈالی کر انہیں تجارتی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ مزید برآں اس بندرگاہ میں حبشہ اور اسرائیل کی ایک مشترکہ میٹ کمپنی (گوشت کا کاروبار کرنے والی) ہے۔ اس بندرگاہ کے ذریعہ یہ کمپنی جانوروں کی کثیر تعداد اسرائیل بھیجتی ہے نیز پچھلے دنوں کی لڑائی میں یہ راز فاش ہو گیا۔ کہ حبشہ کی فوج میں یہودی افسروں، انجینیروں۔ جنگجوؤں کی ایک بڑی تعداد ہے اور یہودی حکومت۔ جنگی جہازوں، پائلٹوں، توپوں اور دیگر اسلحہ سے حبشہ کی مدد کر رہی ہے۔ بلکہ کینیا نے بھی اسرائیلی حکومت کے ساتھ اس قسم کے تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ یہ دونوں حکومتیں صومالیہ کی پڑوسی ہیں۔ اور ان دونوں کے ساتھ صومالیہ کے سرحدی تنازعات جاری ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں کینیا اور حبشہ دونوں نے صومالیہ کے خلاف ایک فوجی معاہدہ کیا اور جمہوریہ صومالیہ نے آج تک اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ نہیں کیا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اسرائیل ایک غاصب اور ناجائز حکومت ہے جو کہ فلسطین کے اصل باشندوں عرب مسلمانوں کو بے وطن کر کے قائم کی گئی ہے۔ اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اسے جلد ختم کر کے عرب مسلمانوں کو واپس اپنے وطن میں بسانا چاہیئے۔ جلد ختم کر کے عرب مسلمانوں کو واپس اپنے وطن میں بسانا چاہیئے۔

اے معزز ممبران! حبشہ نے افریقہ میں بالکل ایسا ہی قابل نفرت کردار پیش کیا ہے۔ جیسے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ ایک ناجائز حکومت کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مصنفین نے حبشہ کو "افریقہ کا اسرائیل" لکھا ہے اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ حبشہ کی اس روش میں کینیا بھی اس کا ساتھی بن چکا ہے اور یہ دونوں علاقے افریقی وحدت کے دشمن ہیں۔ افریقہ میں یہودی عزائم کی یہ مختصر تصویر ہے اور اس بات کا واقعی خطرہ ہے۔ کہ کہیں کل افریقہ میں یہودی مشنری اسلام کے لئے خطرہ نہ بن جائے۔

صومالیہ میں مشنری سرگرمیاں

جنوبی صومالیہ میں جہاں اٹلی کا قبضہ تھا۔ آج سے پچاس برس پہلے کیتھولک (عیسائی فرقہ) کا ایک بہت بڑا گرجا تعمیر ہوا۔ اس گرجے کی نگرانی میں کئی ایک ادارے مدارس۔ اور مکتبے کھولے گئے اور یہ کام اس زور شور سے ہوا۔ کہ کچھ ہی مدت بعد کئی ایک گرجے تعمیر کر دیئے گئے اس علاقہ سے افریقہ کے تمام ممالک کی جانب مشنری وفد بھیجے جانے لگے۔ آخر جنگ عظیم ثانی شروع ہوئی۔ ۱۹۴۰ء میں برطانیہ نے اٹلی کو شکست دے کر اس علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ برطانوی اور امریکی مشنریوں نے اس علاقہ پر مقابلہ کے انداز میں کام شروع کر دیا۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مشنریوں نے اسی علاقہ پر اپنے اثرات ڈالنے کے لئے لالچ اور دھمکی کا ہر حربہ استعمال کیا۔ لیکن عیسائی سامراج کو ماضی کی طرح بدبختی کا سامنا کرنا پڑا اور صومالی لوگوں نے اللہ کی توحید کے بابرکت عقیدہ کی بدولت انہیں ناکام بنا دیا۔

اب حبشہ نے بھی ادیس ابابا میں "ریڈیو انجیل کی آواز" کے نام سے ۱۰۰ کیلوواٹ کا ایک ریڈیو سٹیشن قائم رکھا ہے۔ جو کہ مختلف زبانوں میں عیسائیت کا پرچار کرتا ہے۔

یہ ریڈیو اسٹیشن افریقہ اور باقی دنیا میں عیسائیت کا پرچار کرنے کا اڈہ ہے نیز حبشہ کی حکومت نے اہل ملک میں ایک ہی ٹیون کے ریڈیو تقسیم کر رکھے ہیں۔ جن سے ادیس ابابا کے ریڈیو سٹیشن کے علاوہ کسی اور سٹیشن سے نشریات نہیں سنی جا سکتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صومالیہ کے تمام باشندے مسلمان ہیں ایک زبان بولتے ہیں۔ زندگی اور عادات میں یکساں ہیں اور ایک ہی مسلک رکھتے ہیں۔ صومالیہ کے تمام باشندے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار ہیں۔

تعلیمی ادارے عیسائیت کا ایک ہتھیار

مشنری اداروں نے حبشہ کے تعاون سے مقبوضہ صومالیہ اور حبشہ میں مشنری سکول کھول دیئے اور مقامی آبادی کو اکسانے لگے۔ کہ وہ بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے مشنری سکولوں میں بھیجیں۔ چنانچہ ان معصوم بچوں کو پادریوں کے ہمراہ عیسائی طریقہ پر عبادت کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور برملا تثلیث کی تبلیغ کی گئی۔ اس واقعہ سے صومالی قبائل اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے پادریوں کے خلاف شدید ترین مظاہرے کئے۔ علمائے اسلام نے اس تحریک میں مسلمانوں کو عیسائیت سے بچانے کے لئے زبردست احتجاج کیا۔ جگہ جگہ جلسے ہوئے اور ملک بھر میں مشنری سرگرمیوں کے خلاف ایک لہر دوڑ گئی۔ بالآخر ۱۹۶۲ء کا ایک دن ایسا آیا۔ کہ مقدیشوہ میں جو کہ اطالوی صومالیہ کا دارالحکومت ہے ایک امریکی انگریزی سکول میں زیر تعلیم صومالی طلباء کی شام کی کلاس جاری تھی کہ سکول کا پرنسپل ایک لڑکے کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اور اسے عیسائیت کا پرچار کرنے لگا۔ اچانک اسی وقت ایک عالم دین بھی سکول میں آیا۔ اس نے یہ منظر دیکھا۔ تو خنجر سے پرنسپل کو قتل کر دیا۔ عالم دین گرفتار ہوا۔ اس پر اطالوی عدالت میں مقدمہ چلا اور سزائے موت دی گئی۔ لیکن تاحال اس پر عمل نہیں ہو سکا اور نہ ہی آئندہ ہو گا۔ کیونکہ اس پر عمل کرنے کا مطلب ملک بھر میں دوبارہ فسادات کی آگ بھڑکانا ہے۔

اس واقعہ کے بعد حکومت نے مجبور ہو کر پارلیمنٹ میں ایک بل پاس کیا کہ صومالیہ میں دین اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کی دعوت دینے کی اجازت نہیں۔ اس بل کی پرزور تائید کی گئی اور بالاتفاق یہ بل پاس ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صومالیہ میں تمام مشنری ادارے بند ہو گئے۔ اور وہ تمام ادارے افریقہ کے دوسرے علاقوں کی طرف منتقل کر دیئے گئے۔

ہم نے اس مسئلہ پر اس طرح قابو پایا۔ اگر ہم انہیں اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دیتے تو یہ مرحلہ کبھی طے نہ ہوتا۔

اے برادران اسلام یہ مختصر طور پر میرے معروضات تھے جو کہ میں نے موتمر عالم اسلامی میں پیش کر دیئے تاکہ آپ حضرات کو اس علاقہ کے مسائل اور مشکلات کا علم ہو سکے اور اس علاقہ سے تعاون کرنے کے لئے آپ کے سامنے راہ عمل متعین ہو جائے۔

علمائے

عالم دین

دین

سلاجیت مصفیٰ کے فوائد

سے کون ناواقف ہے۔ یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ۔ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اصلی سلاجیت

آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔

قیمت

فی تولہ دو روپے۔ فی سیر ۱۲۰ روپے
حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوتی

منیجر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

اب آپ یہ لکھے لیتے ہیں خدا کرے بہتر ہے تو دہرائے سجدہ محمد کا بیڑا نہیں ہو سکتا

سرگودہا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس سرگودہا دفتر جمعیتہ تاریخ ۲۰ جون بروز ہفتہ صبح نو بجے منعقد ہوگا۔ جس میں شمالی پنجاب کے اضلاع میں آنے والے انتخابات کے متعلق جائزہ لیا جائے گا۔ اور اہم فیصلے کئے جاویں گے۔ تمام اراکین کو بذریعہ خطوط اطلاع دے دی گئی۔ اگر کسی صاحب کو خط نہ ملے تو اسی اطلاع کو کافی سمجھیں۔ (قاری عبدالسمیع ناظم جمعیتہ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب)

تلاش گمشدہ

فضل احمد موچی سفید ریش۔ میانہ قد۔ دبلا پتلا جو پرانا احرار کا رکن ہے۔ عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہے۔ جن صاحب کو ان کی اطلاع ہو یا بابا فضل خود پڑھیں فوراً اس پتہ پر اطلاع دیں۔ گھر والے سخت پریشان ہیں۔ (داعی سعید۔ مسجد زرگراں۔ میانوالی شہر)

سیالکوٹ کے احباب توجہ فرمائیں

ضلع سیالکوٹ کی تمام جمعیتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۶ جون ۱۹۶۴ء کو بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد بوہڑی والی محلہ نیکا پورہ سیالکوٹ میں ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں ضلعی جمعیت کی تشکیل کی جائے گی۔ نیز دوسرے جماعتی مسائل پر بھی غور ہوگا۔ اس لئے ہر جمعیتہ اپنے اپنے نمائندے منتخب کرکے اجلاس میں شمولیت کے لئے بھیجیں۔ جن حضرات کو بذریعہ خط اطلاع نہ ملے تو وہ اسے کافی اطلاع سمجھیں۔ (حکیم مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور عبدالرحمن امیر جنیؔ (مرحوم)

نرخنامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم عام ۔/۵

〃 〃 آخری صفحہ ۔/۶

دنوٹ پورا صفحہ یا باقاعدہ معاہدہ کے تحت میعادی اشتہارات چھوٹی مصنوعات قومی اداروں اور کتب خانوں کو خاص رعایت

سرکولیشن مینجر

ٹیکسلا میں ترجمان اسلام اور دیگر دینی رسالے

روشن دین نیازی ریلوے روڈ ٹیکسلا سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۲۲ مئی ۱۹۶۴ء کو جناب شیر خاں صاحب چیف انجینئر محکمہ انہار بہاولپور مہتمم صاحب مدرسہ فقیروالی کی دعوت خصوصی پر تشریف لائے۔ آپ نے مدرسہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ مہتمم صاحب نے انہیں مدرسہ کا کتب خانہ دکھایا۔ جس میں بائیبل کے مختلف زبانوں کے ۱۸ ایڈیشن موجود ہیں۔ چیف انجینئر صاحب نے کہا مجھے مدرسہ دیکھنے کا اتفاق ہوا مسرت ہوئی۔ کہ موجودہ دور میں جبکہ یکیڈیٹ ایجوکیشن ہائی سکولوں اور کالجوں میں عیسائی مسلمان تیار کر رہی ہے۔ وہاں اس دور میں یہ ادارہ اسلام کی اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (دستخط ایس کے بلوچ چیف انجینئر محکمہ انہار)

عیسائی کنبہ کا قبول اسلام

۲۹ مئی ۶۴ء بروز جمعہ حضرت مولانا محمد عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد پرانی مارکیٹ سمن آباد لاہور کے دست حق پرست پر سات افراد پر مشتمل ایک پورا کنبہ مسلمان ہوا۔ ان کے اسلامی نام مندرجہ ذیل رکھے گئے۔ برکت اللہ۔ بشیر احمد۔ نذیر احمد۔ لیاقت علی۔ زینب بی بی۔ فاطمہ بی بی۔ ہاجرہ بی بی۔

اعلان عام

حضرت مولانا غلام سرور صاحب شجاع آبادی کے تبلیغی دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔ ۱۲ جون جمعہ سے پہلے جامع مسجد قدیم لوکو شیڈ مدہڑی اور رات کو بعد از عشاء مسجد رحمانی۔ مغلپورہ مدہڑی ۱۳ جون کو بعد از عشاء جامع مسجد علیپوران ۱۴ ۱۵ جون کو جامع مسجد بسم اللہ اور ۱۶ ۱۷ ۱۸ جون دوسری مختلف مساجد میں خطاب فرمائیں گے۔

درخواست دعائے صحت

میرے چچا کے فرزند ارجمند صوفی مہر محمد صاحب کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین ترجمان اسلام سے التماس ہے کہ موصوف کے لئے صحت کاملہ کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر محمد غزنوی۔ دارالمطالعہ جمعیتہ علمائے اسلام۔ سرگودہا)

حضرت درخواستی کا خطاب

بقیہ صفحہ ۲

ام کو میں نے دیکھا نہ تھے کپڑوں میں آگے مصلے پر کھڑا تھا۔ کئی سرمایہ دار پیچھے کھڑے تھے۔ میں نے کہا۔ قرآن کی فضیلت دیکھو تو ایک مسکین کو آگے کھڑا کر دیا۔ اور سرمایہ دار پیچھے کھڑے ہیں۔

اللہ سے مانگتے رہو

کامیابی چاہتے ہو۔ تو قرآن مجید کو ساتھی بناؤ۔ اللہ سے دعائیں کرتے رہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضورؐ ایک مرتبہ دعا مانگ رہے تھے۔ اور یہ الفاظ دعا میں پڑھ رہے ہیں۔ ان تعذبھم فانھم عبادک یا اللہ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم آپ ان کو معاف فرما دیں تو غالب اور حکمت والے ہیں۔ آپ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔ حضورؐ کیسے وفادار تھے ہر وقت امت کا خیال تھا۔ افسوس ہم نے حضورؐ کی تعلیم کو بھلا دیا۔ رب ہر وقت ہے رب کو منالو۔ دروازہ پر آنے کی دیر ہے۔ بخشنے میں دیر نہیں۔ جو مسجد میں آئے ہیں اپنا کمال نہ سمجھیں رب کی مہربانی سمجھو کہ تم کو اپنے دروازے پر آنے کی توفیق دی۔ آواز آ رہی ہے کہ لاکھوں جو گناہوں میں پڑے ہوئے تھے۔ آج ان کی بخشش ہوگی۔ رب کو منانا ہے تو ہاتھ پھیلاؤ۔ بندہ کے ہاتھ پھیلانے کی دیر ہے۔ رحمت کے دریا میں غوطہ دیکر بخشنے کی دیر نہیں بخاری شریف میں ہے۔ من لم یسئل اللہ یغضب علیہ۔ جو اللہ سے مانگتا نہیں اللہ اس سے روٹھ جاتے ہیں۔ بندہ کا کام ہے مانگتا رہے دینے میں دیر نہیں۔ بخاری شریف میں ہے جب سے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ رب کے خزانہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ مانگنے والے مانگتے رہے وہ دیتا رہا۔ تم یہ نہ سمجھو کہ ہم رب سے مانگتے ہیں۔ بلکہ یسئلہ من فی السموات والارض۔ اللہ سے جو چیزیں آسمان زمین میں ہیں سب مانگتی رہتی ہیں مانگنے میں جو مزہ ہے ان سے پوچھیں۔ جو رات دن مانگتے رہتے ہیں۔

جس سے محبت اسی کا ساتھ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو جماعت تھی ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی محبت کی وجہ سے بچا دیا۔ ثم انجینا موسیٰ ومن معہ اجمعین۔ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو نجات دی جو نیکوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ وہ بچ جائیں گے ہمارے مرشد ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ المرء مع من احب۔ جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔ حضرت نے یہ بات سنی فرمایا ہم کو خوشی اس بات سے کیونکہ ہم حضورؐ سے محبت رکھتے تھے ہم کو حضور کی محبت نصیب ہوگی۔ حدیث میں ہے رب فرماتے ہیں۔ حقت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی۔ میری محبت ان لوگوں پر غالب ہو گئی۔ جو میری رضا کیلئے بیٹھتے ہیں۔ اور میری رضا کیلئے محبت کرتے ہیں۔

مقام شہید

محرم کے مہینے کی فضیلت کی وجہ حضورؐ نے بیان فرمائی میں نے اہل بیت میں ایک جماعت کو اللہ شہادت نصیب کرے گا۔ (باقی آئندہ)

مفید اور مجرب دوائیں

کمارن

یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی اکسیر مجرب دوا ہے یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے اس سے کمر درد رنگ زرد جلن۔ سر میں چکر۔ گھبراہٹ بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بانجھ دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ عورتوں کے حسن وشباب کی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان و احتلام دسپرے ٹوپیاں

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کرکے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے یہ دوا مردوں اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج۔ زن و مرد دونوں کیلئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

مقوی بدن فولادی گولیاں

کمزوری کرنے صحت کو قائم رکھنے کیلئے آپ کیلئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت گولی

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا نے انتخابی بورڈ کے ناموں کا اعلان کر دیا

(۳ جون) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر ضلع دفتر جمعیۃ میں ہوا۔ جس کا آغاز مولوی محمد صادق صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب نے سابقہ کارروائی پڑھ کر سنائی۔ بعد میں مرکزی جمعیۃ کے فیصلہ کے مطابق آئندہ انتخابات میں ہر سطح پر حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا اور ایک ضلعی انتخابی بورڈ تشکیل کیا گیا۔ انتخابات کے متعلق جملہ کارروائی اسی بورڈ کے زیر ہدایت عمل میں لائی جاوے گی۔ مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل حضرات کو انتخابی بورڈ کا ممبر منتخب کیا۔

تحصیل سرگودہا:- مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد جمیل الرحمٰن، حکیم شریف الدین، حکیم واحد بخش، قاری عبدالسمیع، چوہدری حاجی محمد ابراہیم، قریشی عبدالغفور۔

تحصیل خوشاب:- مولانا محمد اسماعیل۔ مولانا سراج احمد، چوہدری عبدالعزیز، حاجی مستی خاں۔

تحصیل بھلوال:- چوہدری حاجی احمد یار صاحب۔ شیخ محمد اسماعیل، مولانا عبدالغفور، مولانا محمد خلیل۔

تحصیل شاہ پور:- مولانا عبدالکریم، مولانا محمد بخش، قاری عبدالشکور، مولانا قاضی عبدالمالک صاحب۔

ایک ذیلی کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے ممبر مفتی صاحب۔ مولانا جمیل الرحمٰن۔ قاری عبدالسمیع، حکیم شریف الدین۔ حکیم واحد بخش ہونگے۔ بورڈ کے صدر و ناظم علی الترتیب مفتی صاحب اور جمیل الرحمٰن، قاری عبدالسمیع ہونگے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مورخہ ۱۹، ۲۰ جون کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب مولانا مفتی محمود صاحب کی سرگودہا میں تشریف آوری کے موقعہ پر ہر دو حضرات کا شاندار استقبال کیا جائے۔ اور دورہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنایا جائے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودہا کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ضلع سرگودہا میں ملک کے نامور علماء کرام پر پابندیاں عائد کرنے پر جن علماء نے اپنی عمریں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہیں ان پر پابندیاں برقرار رکھنے کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ ان علماء کرام مولانا قاضی عبدالشکور، مولانا سید احمد شاہ بخاری، مولانا فضل النبی کی پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ تمام علماء کرام کی پابندیاں فوری ختم کرے۔

"فحاشی اور رقص پاکستان کی پیشانی پر بدنما داغ ہے"

(ایجنسی) ۱۰ مئی۔ جامع گوجرانوالہ کے قصبہ الحبیب آباد میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ پاکستان میں جب تک اسلامی آئین کتاب و سنت کی روشنی میں بحال نہ ہوگا۔ وہ اپنی کوشش جاری رکھے گی۔ اور اس کے اراکین کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہاں پر فحاشی بے حیائی اور رقص و سرود کی حوصلہ افزائی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی توہین اور اس کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ حکومت ایسے اڈوں پر فوراً پابندی لگائے۔ جو اسلام اور حکومت کی بدنامی کا باعث ہوں۔ آپ نے ملک کی مختلف جماعتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شکست خوردہ ہیں۔ اور دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کی آرزو میں سرگرداں ہیں۔ ان کو اپنے اقتدار کا وقت بھول گیا ہے۔ جبکہ یہ خود گذشتہ اقتدار کے وقت جمہوریت اور عوامی رائے کا جنازہ نکال چکے ہیں۔ اب عوام ان کی نعرہ بازی اور وعدوں پر اعتماد نہیں کریں گے۔ ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کوئی نیا دستور اور پروگرام لے کر نہیں آئی۔ بلکہ اس کے پاس تو وہی پروگرام ہے جو حضور علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و سلف صالحین و بزرگان دین کا پیش کیا ہوا دستور و آئین ہے۔

آپ نے عائلی قوانین پر کڑی نکتہ چینی کی اور انہیں اسلام کے خلاف ثابت کیا۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنے اور ممبر بننے کی عوام سے اپیل کی۔ عوام نے تعاون کا پورا یقین دلایا۔

(راقم صوفی محمد یوسف رکن جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودہا کی تمام شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودہا کا اجلاس منعقدہ ۵ اپریل ۱۹۶۴ء کے فیصلہ کے مطابق ۱۵ مئی کو جو عہدہ داروں کا اجلاس ہونا تھا وہ بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب یہ اجلاس مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۴ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جناح ہال سرگودہا میں ہوگا۔ اجلاس میں تمام عہدیداروں کی شرکت لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے تمام عہدہ دار حضرات ۱۹ جون شام چھ بجے تک دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودہا میں پہنچ جاویں۔ مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم پی اے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ خطاب فرماویں گے۔ اس سلسلہ میں تمام امراء کے نام اطلاعی خطوط ارسال کر دیئے گئے۔ اگر کسی جگہ خط نہ پہنچے تو اس اطلاع کو کافی سمجھیں۔

(حکیم شریف الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودہا)

اراکین سرگودہا توجہ فرمائیں

جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین و متفقین کا ایک اجلاس مورخہ ۱۹ جون بروز جمعہ بوقت ۴ بجے جناح ہال سرگودھا میں ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم پی اے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہونگے۔ مجلس استقبالیہ تشکیل کی گئی ہے۔ جس کے صدر جناب حکیم ملک واحد بخش ممبر یونین کمیٹی ۱۲ اور ناظم اعلیٰ شیخ اللہ دتہ منتخب ہوئے۔ ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے۔ (محمد رفیق ناظم دفتر)

جانشین امیر شریعت کو رہا کرو

دار التوحید کوگاپ بلوچستان میں جانشین امیر شریعت سید عطاء المنعم بخاری کی گرفتاری پر زبردست احتجاج کیا گیا۔

کتاب و سنت کے مطابق قانون بناؤ

۹ مئی کو میرپور خاص میں حضرت مولانا محمد صالح صاحب امیر ضلع کے زیر اہتمام اجتماع ہوا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ملک میں جلد از جلد کتاب و سنت کے مطابق قانون بنا کر ملک کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔ نیز اجلاس نے جھڈو ڈویژن کی بعض شاخوں میں پانی کی کمی پوری کی جائے۔ اور عشرہ محرم میں ایس پی صاحب کے انتظامات کی تعریف کرتا ہے۔ نیز مطالبہ کرتا ہے۔ کہ فصل کی چوری کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

انجمن شبان الاسلام لائل پور کا انتخاب

۲۲ مئی۔ لائل پور کی انجمن شبان المسلمین نے بالاتفاق جناب محمد ابوبکر صاحب کو صدر منتخب کیا۔ ان کے علاوہ محمد طفیل صاحب نائب صدر، عبدالرشید صاحب ناظم اعلیٰ، محمد افضال صاحب نائب ناظم، بشیر احمد صاحب خازن مقرر ہوئے۔

"بدعات محرم" کی ضبطی

ضلع سیالکوٹ ۳ جون مورخہ ۶ جمعیۃ علماء اسلام حزب موم کا اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی:-

یہ اجلاس بدعات محرم (مصنفہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور) کی ضبطی پر بڑے رنج کا اظہار کرتا ہے کہ ایسے رسالہ کا ضبط کرنا جو محض اصلاحات کے لئے شائع کیا گیا ہو اور کافی عرصہ سے شائع ہوتا رہا ہو۔ اور کبھی انتشار کا باعث نہ بنا ہو۔ حد سے زیادہ حسرت و افسوس کا باعث ہے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلہ پر ہمدردانہ غور فرما کر ضبطی کا حکم منسوخ فرما کر بدعتوں کے انسداد میں تعاون فرماویں۔

یہ اجلاس علماء اسلام کی بے جا گرفتاریوں پر احتجاج اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر جو پابندی ہے اس پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ

۔۔ اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر جو پابندی ہے اس پر بھی اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ بعض جگہ پر تو جمعہ کے لئے استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ یہ تضاد بھی افسوسناک ہے کہ قرآن سنانے کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جائے تو انسان مجرم ہو جاتا ہے۔ ریڈیو کے گانے تمام گاؤں والوں کو سنائے جائیں تو کوئی جرم نہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی پابندی کو ختم کیا جائے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام حزب موم ضلع سیالکوٹ)

حیات النبیؐ کا خاص نمبر

مدرسہ حیات النبیؐ گجرات نے جو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پمفلٹوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی ایک خاص اشاعت کا اہتمام کیا ہے جو احباب متعلقہ موضوع سے متعلق نظمیں، مضامین اور دیگر قسم کا مواد خواہ وہ مطبوعہ ہو ارسال فرمائیں گے شکریہ کے ساتھ شریک اشاعت کیا جائے گا یہ امر ضرور خیال میں رکھیں کہ تمام مواد قرآن و سنت کے مطابق ہو۔ پتہ۔ چوہدری محمد خلیل پرنسپل رائل الیکٹرک کالج کالری دروازہ

لاہور

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ نئے پیسے

چھ ماہ سے کم کے لئے جاری نہیں کیا جاتا

(منیجر)

No : 67715 Regd. L. No. 7132

EKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

12 june 1964 3. Muharram 1384 No. :- 22

خبریں

تمام اختلافی مسائل کا حل ڈھونڈا جا سکتا ہے

راولپنڈی۔ ۷ جون۔ صدر محمد ایوب خاں نے ہندوستان کے نئے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کو وزیر اعظم منتخب ہونے پر ایک پیغام تہنیت میں مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان موجودہ کشیدگی ختم کر کے تعلقات بہتر بنانے میں تعاون کریں۔ خیر سگالی کے جذبہ سے کام لیا جائے تو کشیدگی دور ہو سکتی ہے دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات کی بحالی نہ صرف برصغیر کی تاریخ کا بہت بڑا کارنامہ ہوگی بلکہ اس سے عالمی امن قائم کرنے میں بھی کافی مدد ملے گی۔

صدر ایوب نے پیغام میں اپنی ماہانہ نشری تقریر کا بھی ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کی طرف ہمدردی کا ہاتھ بڑھایا تھا اور مسٹر شاستری کو اختلافات ختم کرنے اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی دعوت دی تھی۔

پاکستان اور مصر ٹیلی ویژن پروگراموں کا تبادلہ کریں گے

کراچی۔ ۷ جون۔ ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل جناب ظہور آذر نے بتایا ہے کہ مصر اور پاکستان عنقریب ٹیلی ویژن کے پروگراموں اور فنی معلومات کا تبادلہ شروع کریں گے۔ وہ آج مختلف ملکوں کے دورہ سے واپسی پر ہوائی اڈہ پر نامہ نگاروں سے گفتگو کر رہے تھے۔ جناب ظہور آذر نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدہ کے تحت ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ترقی کی بڑی تعریف کی۔ ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹر جنرل نے بتایا کہ انھوں نے ایران۔ عراق اور لبنان میں بھی متعلقہ حکام سے نشریات کے تبادلہ اور دوسرے امور میں تعاون کے بارے میں گفتگو کی انہوں نے پاکستان سے تعاون کا یقین دلایا۔

اراکینِ جمعیۃ کے نام ایک ضروری اعلان

جناب کو اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ آئندہ انتخابات کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اسلام کا درد رکھنے والا ہر مسلمان یقیناً اس بات کا شدت سے خواہش مند ہے کہ ملک کی باگ ڈور اسلام پسند اور دیندار حضرات کے ہاتھ میں آئے جمعیۃ علمائے اسلام بھی اسی بات کے لئے تگ و دو کر رہی ہے کہ نیک اور دین پسند صحیح خدمت اور حق و صداقت کی حمایت کے دلدادہ ہیں۔ ایسے حضرات کو ہی اسمبلیوں میں بھیجا جاتے۔ کیونکہ کفر و الحاد اور اسلام دشمنی کی اس آندھی میں جہاں یہ ضروری ہے کہ اسمبلی سے باہر دین و مذہب کا دفاع کیا جاتے۔ وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ اسمبلیوں میں بھی ایسے افراد کو بھیجا جائے۔ جو کہ درون خانہ " رہنمایان قوم کی ذہنی تربیت بھی کریں اور غلط عناصر کے مقابلہ میں ہر محاذ پر اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کریں۔ آج کے دور میں "اسمبلی میں جانا" بھی ایک موثر اور کارگر ہتھیار ہے

اب چونکہ ملک میں حلقہ بندیاں ہو رہی ہیں۔ بنیادی جمہوریتوں اور یونین کونسلوں کے انتخابات کے لئے حلقے مقرر کئے جا رہے ہیں۔ نیز ووٹروں کی فہرستیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ اس سارے انتخابی امور میں سرگرم حصہ لیں۔ تاکہ نہ تو غلط حلقہ بندی ہو اور نہ ہی مستحق ووٹر اندراج سے رہ جائیں اور نہ ہی غیر مستحق اور فرضی لوگ ووٹر بن سکیں۔ اسی طرح اسمبلیوں کے لئے بھی صحیح آدمی کامیاب کرنے کے لئے جمعیۃ علمائے اسلام کی مساعی میں ہاتھ بٹائیں اور جماعتی ہدایات پہ کاربند رہیں۔ فقط

غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان

حضرات کو جو کہ کتاب و سنت کی روشنی میں ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ رکھتے اور ملک و ملت کی

چین کو تسلیم کئے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا !

پیرس ۷ جون۔ صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین کو بین الاقوامی برادری کا رکن تسلیم کئے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ وہ فرانس میں چین کے پہلے سفیر سے کاغذات تقرری قبول کر رہے تھے۔

صدر ڈیگال نے کہا کہ دنیا کا ہر شخص امن چاہتا ہے لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ایک دوسرے سے دوستی اور باہمی افہام و تفہیم بڑھے۔ انھوں نے چینی سفیر کو خوش آمدید کہتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ اس سے دونوں ملک اس سے دونوں ملک اور قریب آئیں گے

صدر ایوب لندن جا رہے ہیں

لندن۔ پاکستانی ہائی کمیشن کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتایا کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے صدر ایوب ۵ جولائی کو لندن پہنچیں گے کانفرنس ۸ جولائی سے شروع ہوگی۔ صدر ایوب ۱۶ جولائی کو آئرلینڈ کے دورہ پر روانہ ہوں گے اور وہاں ۱۸ جولائی تک قیام کریں گے

ناظرین۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مدیر)

روسی ٹریکٹر پاکستان

کراچی۔ معلوم ہوا ہے کہ پا
سے جو بھاری ٹریکٹر خریدے گ
گدو بیراجوں میں زرعی ترقی
کئے جائیں گے یہ ٹریکٹر دوسر
منصوبے کے آخری سال میں
کے روسی قرضے سے خرید
روس سے ڈھائی سو ٹریکٹر در آ
میں ڈیڑھ سو گدو بیراج میں
محمد بیراج میں استعمال ہوں
جو بل ڈوزر کی قسم کے ہوں گے
علاقوں کے لئے بہت سود

امریکہ بھارت کو دس کروڑ ڈا

واشنگٹن۔ امریکہ نے بھار
المیعاد فوجی امداد کے پروگرا
۱۰ کروڑ ڈالر سالانہ امداد دینا
ئیے اس سلسلہ میں دونوں ملکوں
ہوا تھا اس کا منفقہ کو واشنگٹ
میں اعلان کیا گیا تھا۔

عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ

بیروت عراق کی انقلابی حکومت
حکم جاری کیا ہے جس کے تحت
کے تین افسروں کو متحدہ عرب
عراق کی صدارتی کونسل میں شامل
گئے ان افسروں کا عہدہ وزرائے

خالص سونے اور چاندی
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں
کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر
مل سکتے ہیں
عبد الرحمٰن زرگ
دوکان نمبر ۴۸۷-
بھابڑا بازار۔ راولپ

شاخ اسلامی مشن محمی بازار بہاولپور ۱۱/ع

العلماء ورثة الأنبياء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ء

نگران
غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

پبلشر
قاضی خدا بخش

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
ترجمانِ اسلام
لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۷ | ۲۸ شوال ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۶۴ء موافق یکم چیت ۲۰۲۰ بکرمی | شمارہ ۱۰

Rashid Ahmad Noon Dari

رشید احمد نون دری

منصب نبوّت کی اجمالی تشریح

(از حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری)

یہ تحریر تقریباً ۲۳ برس پہلے کی ہے۔ مگر اب تک چھپی نہ تھی، اس کی حیثیت مکمل مضمون کی نہیں بلکہ ایک گرانقدر تمہید کی ہے۔ کاش مصنف کے قلم سے اس کی تکمیل ہو سکے ——— (غ۔م)

نبوّت کی حقیقت

نبوت کی اصلی حقیقت تو اسی رب العزت قدوس وسبوح جل ذکرہ کو معلوم ہے جس نے نظام عالم کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لئے اس ربانی عطیہ کی سنت عالم میں جاری کردی تھی یا پھر اس کو جو اس عطیہ الٰہی سے سرفراز کیا گیا ہو کسی اور پر اس کی پوری حقیقت کا روشن ہونا حقیقت سے بعید ہے اس لئے کہ انسان کے پاس حقائق "اشیا" کے معلوم کرنے کے لئے عقل ہے اور نبوت ایک ایسی حقیقت ہے جو عقل سے وراء الورا ہے۔ عقل و عقلیات کی سرحد جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے نبوت کی سرحد شروع ہوتی ہے لیکن محققین اسلام نے اور اکابر امت نے قرآن کریم کی روشنی میں اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے آثار و احوال کے مشاہدہ و علم کے بعد جو تحقیقات پیش کی ہیں وہ یقیناً ایک حد تک اس حقیقت کبریٰ کی جلوہ نمائی کے لئے کافی ہیں اور ان کی عقول سلیمہ نے اس حقیقت کی تفہیم میں جو عقلی پیرائے اختیار کئے ہیں اور نظائر و شواہد سے اس کو سمجھایا ہے وہ ہمارے "علم کلام" کا اہم ترین جزء ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری، ابن حزم ظاہری، قاضی ابوبکر باقلانی، ابواسحاق اسفرائینی، ابو یعلیٰ۔ ابوالمعالی امام الحرمین عبدالکریم شہرستانی، امام غزالی، فخرالدین رازی، سیف الدین آمدی، ابن خلدون۔ عزالدین بن عبدالسلام ابن تیمیہ وغیرہ وغیرہ محققین اسلام نے تیسری صدی ہجری کے وسط سے لے کر آٹھویں صدی کے وسط تک اس موضوع پر گرانبہا علمی جواہرات کا ایک نادر ترین ذخیرہ چھوڑا ہے۔ محققین ہند اور متاخرین علماء اسلام میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کے اسمائے گرامی اس سلسلہ کی صف اول میں درج ہونے چاہئیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس موضوع پر جو جواہر پارے شاہ دہلی نے پیش کئے ہیں اس کی ہمسری کرنے کے لئے قدماء میں سوائے حجۃ الاسلام امام غزالی کے کوئی دوسری ہستی نہ یا دہ نمایاں نظر نہیں آتی۔ یا تو یہ واقعہ ہے یا ہماری نظر کا قصور ہوگا یہ دوسری بات ہے کہ ایک ہزار برس کی تحقیقات کا عطران کے سامنے موجود تھا اور ان کی تحقیقات کی تیز شعاعوں میں منزل مقصود کی رہنمائی آسان ہوگئی۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے حقائق کی تفہیم و افہام کے لئے جس سرچشمہ کی ضرورت تھی شاہ دہلی خود اس سے سرشار تھے۔ امام غزالی کی کتابوں میں یہ بحث "المنقذ من الضلال" و معارج القدس میں سب سے عمدہ شکل میں موجود ہے۔ امام رازی کی "تفسیر کبیر" و "مطالب عالیہ" میں کافی سامان ہے۔ شاہ دہلی نے چند کتابوں میں اس کی پوری تحلیل اور کامل تجزیہ کیا ہے۔ بالخصوص اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی پہلی جلد کے مختلف ابواب میں نبوت کی حقیقت منصب نبوت کی تشریح، نبوت کے خواص و لوازم، انبیاء و مصلحین کے فروق وغیرہ کو خوب واضح کیا ہے۔ امیر یمانی کے ایثار الحق علی الخلق میں اس موضوع میں کافی لمبی بحث موجود ہے۔ ابن تیمیہ کی اس موضوع پر "کتاب النبوات" تقریباً تین سو صفحات میں موجود ہے لیکن حق یہ ہے کہ ابن تیمیہ نے باوجود علمی تبحر و تدقیق اور باوجود جلیل القدر محقق ہونے کے اس موضوع کا حق نہیں ادا کیا۔ غزالی کے چند ورق کو میں اس ساری کتاب پر ترجیح دیتا ہوں چند ضمنی فوائد و نکات کے سوا اس میں کوئی اہم بات یا علمی تحقیق اس موضوع پر نہیں جس کی ان سے توقع تھی مجھے اس وقت نبوت کی عقلی تشریح کرنی منظور نہیں کیونکہ اس کی تشریح سے پہلے "روح" کی حقیقت سمجھانی ہوگی جو بجائے خود ایک مستقل دقیق و غامض علمی مضمون ہے جس میں ارسطو نے کتاب النفس لکھی ہے اور اس کی تلخیص و تراجم و شروح ثامسطیوس، لامقیدوروس، استیلفوس، اسکندر افرودسی، ابن بطریق وغیرہ وغیرہ نے کی ہیں[2]

اسلامی دور میں ابوالعباس احمد سرخسی (المتوفی ۲۸۶ھ) صدقہ بن منجا الدمشقی (۲۶۶ھ) مورخ مشہور مسعودی (۳۴۶ھ) امام غزالی (۵۰۵ھ) امام رازی (۶۰۶ھ) ابن القیم (۷۵۱ھ) برہان الدین بقاعی (۸۸۵ھ) وغیرہ وغیرہ متکلمین اسلام نے اور علماء امت نے "روح" پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے معارج القدس غزالی کی اور کتاب الروح ابن القیم کی اور سر الروح بقاعی اور کتاب المفتوح لمعرفۃ احوال الروح بعض علماء عصر کی و الطاف القدس شاہ ولی اللہ کی ہمارے سامنے مطبوعہ موجود ہیں، کہنا یہ ہے کہ حقیقت نبوت کی تشریح کے لئے "حقیقت روح" بیان کرنا ضروری ہوگی اس وقت ان غامض و دقیق علمی موضوعات کی طرف جانا نہیں اور نہ فیصلہ کرنا ہے، صرف اپنے سلف صالحین کے چند علمی کارناموں سے طلبہ کو واقف کرانا تھا۔ کوئی مشکل سے مشکل دقیق سے دقیق علمی موضوع اور خصوصاً جس کا تعلق دین اسلام سے ہو ایسا نہیں ہوگا جس پر کہ ہمارے اکابر نے اپنی تحقیقات کا ذخیرہ جمع نہ کیا ہو۔ اس وقت مقصود صرف اتنا ہے کہ یہ بتلایا جائے کہ "نبی" (پیغمبر) کسے کہتے ہیں؟ اور قرآن کریم میں "انبیا" اور نبوت کے کیا کیا خواص بتلائے گئے ہیں؟ تاکہ آیات بینات کی روشنی میں ایک مسلمان صحیح عقیدہ کو سمجھ سکے اور جب کسی کی نبوت ثابت ہو جائے مسلمان کے لئے ان کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہوگا اور جب ایمان لایا گیا اس وقت "نبی ایک امتی کے لئے ایک برگزیدہ ہستی ہوگی۔

(باقی باقی)

---

[1] بعض قدماء معتزلہ اور قدماء شیعہ کی بھی اس موضوع پر مستقل تصانیف ہیں چونکہ جمہور امت محمدیہ کے مسلک کے وہ خلاف ہیں اور نیز یا دتران کا طرز اس موضوع میں محض فلسفیانہ ہے اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

[1] ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ کے حسب ذیل ابواب۔ ذکر الملاء الاعلیٰ ص ۱۲، باب التکلیف ص ۱۵، انشقاق التکلیف من التقدیر ص ۱۶، اقتضاء التکلیف من المجازات ص ۱۹، اختلاف الناس فی جبلتہم ص ۲۰، حقیقۃ السعادہ ص ۳۹، اختلاف الناس فی السعادۃ ص ۵۱، الحاجۃ الی ہداۃ السبل ص ۶۵، حقیقۃ النبوۃ ص ۶۶، کیفیت الاستنباطات ص ۳۰ و ۳۱ باب الارتفاقات الاولی ص ۳۸۔ [2] ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے کشف الظنون ج ۲ ص ۲۷۸ و ۳۰۴۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر امیر المومنین کا سفر شام

اور بیت المقدس کی فتح

(از ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ)

جنگ یرموک سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوعبیدہ اللہ نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اور شہر بیت المقدس کے باشندوں کو تحریری پیغام بھیجا جس میں آپ نے لکھا کہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مان لو، اگر اس طرح تم ایمان لے آئے اور اسلام کے مطیع بن گئے تو دنیا و آخرت کی بھلائیاں تمہارے لئے ہیں، یا تم ایسا نہیں کر سکتے ہو تو اسلام کے ماتحت رہ کر جزیہ دو۔ اگر تم نے یہ بھی قبول نہیں کیا تو یاد رکھو تمہارے مقابلے میں ایسے شخص موجود ہیں جو تمہارے محبوب ترین کھانے اور پینے سے زیادہ موت کو پسند کرتے ہیں۔"

حضرت ابوعبیدہ رض کے پیغام کے جواب میں بیت المقدس کے بڑے پادری نے سپہ سالار اسلام کو تحریری جواب بھیجا کہ "یہ مقدس جگہ ہے جو شخص بھی اس پر حملہ کرتا ہے وہ خدا پر حملہ کرتا ہے اور تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اس پر حملہ کرنے سے باز آؤ اور یہ گناہ مت مول لو۔ یاد رکھو جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم اس مقدس مقام کی حفاظت کریں گے۔" حضرت ابوعبیدہ رض پر اس جواب کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ بدستور محاصرے کے خیال سے قائم رہے۔

عیسائی پادری کی درخواست

بیت المقدس کے محاصرہ کو پورے چار مہینے گزر گئے۔ ان چار مہینوں میں تقریباً ہر روز عیسائیوں سے لڑائیاں ہوتی رہیں۔ لیکن عیسائی بدستور محصور ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ آخر تنگ آ کر بڑے پادری نے دیوار کے اوپر سے حضرت ابوعبیدہ رض سے صلح کی گفتگو شروع کر دی۔

پادری :- کیا تم نہیں جانتے کہ یہ مقدس گھر ہے۔ جو اس کو صدمہ پہنچاتا ہے وہ قہر الٰہی میں مبتلا ہو جاتا ہے ؟

حضرت ابوعبیدہ رض نے جواب دیا۔ کہ ہم کو معلوم ہے کہ یہ جگہ مقدس ہے۔ جہاں انبیاء کرام کے مزارات ہیں لیکن تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے نبی صلعم یہیں سے معراج کے لئے آسمان پر گئے اس لئے ہم اس مقام کی حفاظت و خدمت کے زیادہ مستحق ہیں۔ ہم اس وقت تک محاصرہ نہیں اٹھائیں گے جب تک اللہ تعالےٰ ہم کو اس مقدس سرزمین پر قبضہ نہ کرا دے۔ پادری نے سمجھ لیا کہ مسلمان فتح کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ تو اس نے مجبور ہو کر کہا کہ ہم تمہیں اس شہر پر قبضہ دینے کو تیار ہیں کہ تمہارے خلیفہ شرائط نامہ پر یہاں آ کر خود دستخط کریں اور ہم سے قبضہ لیں۔

حضرت ابوعبیدہ رض نے فوراً قاصد کو مدینہ شریف روانہ کیا اور تمام حالات سے امیر المومنین کو آگاہ کیا اور لکھا کہ آپ یہاں تشریف لے آئیں تو جنگ کے بغیر بڑی آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عمر رض نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، تو حضرت عثمان غنی رض نے فرمایا کہ عیسائی اب مغلوب ہو چکے ہیں۔ چند دن میں خود ہی بیت المقدس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جائے گا آپ کے جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر حضرت علی رض نے فرمایا کہ آپ کو ضرور جانا چاہیئے اس سے اسلامی لشکر پر بھی اچھا اثر پڑے گا اور عیسائی بھی متاثر ہوں گے۔ خود حضرت عمر فاروق رض کی بھی یہی رائے تھی۔ چنانچہ آپ ضروری انتظامات کر کے اور مدینہ میں اپنی جگہ حضرت علی کو حاکم مقرر کر کے روانہ ہو گئے۔

خلیفہ اسلام فاروق اعظم رض کی سادگی

اس باعظمت خلیفہ کے مزاج میں کس قدر سادگی تھی اس کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ آپ جب روانہ ہوئے تو نہ آپ کے ساتھ فوج تھی اور نہ ہی محافظ دستہ۔ صرف ایک اونٹ تھا جو خلیفہ اور غلام دونوں کے لئے کافی تھا کبھی آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو غلام مہار پکڑ کر ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ کبھی غلام اونٹ پر سوار ہو جاتا اور آپ مہار پکڑے۔ دکھائی دیتے تھے۔ سامان سفر میں ایک پانی کا مشکیزہ اور ایک تھیلا جس میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں۔ آپ کے جسم پر جو لباس تھا وہ نہ صرف بالکل سادہ تھا بلکہ پھٹا ہوا بھی تھا جس میں جا بجا پیوند لگے ہوئے تھے یہ اس بلند مرتبہ امیر المومنین کا رخت سفر تھا۔ جس سے روم اور ایران کی سلطنتیں لرزتی تھیں۔ آپ جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو آپ اونٹ کی مہار پکڑ کر پیدل چل رہے تھے اور غلام اونٹ پر سوار تھا۔ غلام نے چاہا بھی کہ آپ اونٹ پر سوار ہوں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ اب تمہاری باری ہے۔ اس لئے تم سوار رہو۔ جب اسلامی لشکر کے سالار آپ کے استقبال کو پہنچے تو انہوں نے محسوس کیا کہ جب عیسائی ہمارے خلیفہ کو ایسے ادنیٰ لباس میں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ آپ کی خدمت میں اعلیٰ لباس اور ایک ترکی نسل کا گھوڑا پیش کیا تاکہ آپ لباس تبدیل کر لیں اور گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا۔ کہ خدا نے ہمیں جو عزت دی ہے وہ صرف اسلام کی وجہ سے ہے یہی عزت ہمارے لئے کافی ہے۔ ظاہری بناوٹ اور ساز و سامان کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کی نظر چند اسلامی سرداروں پر پڑی اور ان کو قیمتی لباس میں دیکھا تو آپ بہت ناراض ہوئے فرمایا افسوس تم نے تھوڑے ہی دنوں میں عجمیوں کی عادتیں اختیار کر لیں۔

بیت المقدس کی فتح

حضرت عمر فاروق رض جب بیت المقدس پہنچے تو عیسائی پادری اور امرا آپ کو معمولی لباس میں دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ عیسائیوں میں یہ پیشین گوئی چلی آتی تھی کہ عمر نامی ایک شخص نہایت ہی سادہ لباس میں ہوگا جو بیت المقدس پر قبضہ کرے گا۔ حضرت عمر رض جب لشکر اسلام میں پہنچے تو ایک معمولی خیمے میں فروکش ہو گئے۔ اور فرش پر بیٹھ گئے۔ جب عیسائی خلیفہ اسلام کی زیارت کے لئے چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے تو مسلمانوں کو اندیشہ ہوا کہ کوئی ناگوار حادثہ نہ پیش آ جائے۔ اس لئے انہوں نے عیسائیوں کو روکنا چاہا۔ لیکن حضرت عمر رض نے منع فرما دیا۔ چنانچہ عیسائی خیمہ کے اندر باہر اور ہر طرف جمع ہو گئے۔ عیسائیوں کے بڑے پادری نے نہایت ادب سے جھک کر خلیفہ اسلام کی خدمت میں بیت المقدس کے دروازوں کی چابیاں پیش کر دیں۔

حضرت عمر رض نے چابیاں لے لیں اور نہایت نرمی سے پیش آئے اور اس کے بعد عہد نامہ مرتب ہوا جس میں عیسائیوں کو پوری آزادی دی گئی۔

عہد نامہ کی تکمیل کے بعد حضرت عمر رض خلیفہ اسلام بیت المقدس کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ سب سے پہلے مسجد اقصیٰ گئے اور سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر عیسائیوں کے گرجاؤں کی سیر فرمائی۔ آپ ایک گرجا ہی میں تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ جب آپ نے نماز پڑھنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو پادری نے عرض کی کہ گرجا میں نماز پڑھ لیں۔ آپ نے گرجا میں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر مشرقی دروازہ میں جو سیڑھی تھی اس پر نماز ادا فرمائی

(باقی صفحہ پر)

مرد مسلماں سے

حافظ نور محمد صاحب

مسلماں خود میں تو اسلاف کی سی شان پیدا کر
جہاں تک ہو سکے اسلام میں کچھ جان پیدا کر

جہاد فی سبیل اللہ پہ ہو کر کمر بستہ
شہادت کا مزہ لے قلب میں ایمان پیدا کر

پھریرا دین کا لہرائیگا پھر سارے عالم میں
تو اپنے دل میں پہلے جوہر ایمان پیدا کر

مئے حُبِ نبی کا جام پی چھا جا زمانے پر
مٹا دے ظلمت باطل کو وہ ایقان پیدا کر

تری شمشیر سے لرزاں ہو کفر و شرک کی دنیا
تو اپنے بازوؤں میں قوت ایمان پیدا کر

بھلا بیٹھا ہے تو اپنے سلف کے کارناموں کو
تو کھا نانِ جویں اور مرتضیٰ کی شان پیدا کر

سُنا ہے وادیٔ کشمیر میں مسلم پریشاں ہے
پریشاں حال وادی میں تو اطمینان پیدا کر

تری آنکھوں سے گزرے انقلابات جہاں انور
تو اب اپنے سفر کے واسطے سامان پیدا کر

مسلم ممالک میں بیداری کی لہر

مسلم ممالک میں بیداری کی عام لہر پیدا ہو چکی ہے۔ مغرب کا سیاسی رعب محدودے چند یورپ زدہ افراد و گروہوں کے سوا عامۃ الناس کے دلوں سے اٹھتا جا رہا ہے۔ پے در پے ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کوئی اعتماد مغربی طاقتوں پر باقی نہیں رہا ہے۔ الحمد للہ قریب قریب سب ہی مسلمان ممالک اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی سعی و جہد میں مصروف ہیں اور اس دوران عالم اسلام میں اہم شخصیتیں بہت زیادہ ابھر کر منظر عام پر آ گئی ہیں۔ مصر کے صدر جمال عبد الناصر، انڈونیشیا کے صدر احمد سوئیکارنو، پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں، اور عراق کے صدر مارشل عارف۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد بھی خلافت عثمانیہ کے سقوط کے موقع پر قوت و شوکت کے اعتبار سے۔ عالم اسلام کے اندر چار شخصیتیں ابھر کر سامنے آ گئیں تھیں۔ ٹرکی کے مصطفےٰ کمال پاشا، افغانستان کے امان اللہ خاں، ایران کے رضا شاہ پہلوی اور نجد کے سلطان ابن سعود۔ اغیار کی ریشہ دوانیوں نے جلد ہی ان چاروں شخصیتوں کے دائرہ کار اور اثر و رسوخ کو محدود و کمزور تر کر دیا اور عالم اسلام کے اتحاد و یک جہتی۔ استحکام و سربلندی کے لئے انہیں کچھ نہیں کرنے دیا، امان اللہ خاں کے عزائم کچھ زیادہ ہی اونچے تھے۔ انھیں تو سازشوں اور شورشوں کے ذریعے تاج و تخت تک سے محروم کر ڈالا۔ مصطفےٰ کمال پاشا جلد ہی مغربیت کا شکار ہو گئے۔ رضا شاہ اور ابن سعود نے بادشاہتوں پر قناعت اختیار کر لی اور عالم اسلام پر گہری یاس و بددلی کا غلبہ چھا گیا۔ البتہ علماء دین کی جد و جہد کا میدان گرم رہا۔ اور وہ عوام کے جذبۂ اسلامیت کو آتشین بنانے میں لگے رہے۔ تا آنکہ دوسری جنگ عظیم نے نہ صرف یہ کہ دنیا کا سیاسی جغرافیہ ہی بدل ڈالا۔ بلکہ فکر و عمل اور طور و طریق کا ایک نیا نہج پیدا کر ڈالا۔ ایک نئے عہد کا آغاز ہوا۔ اور نئے دام و درم کا سلسلہ چل پڑا۔ دنیا سمٹ سمٹا کر امریکہ و روس کی جھولی کا مال بننے لگی، اور دنیا کے سارے مسائل لے دے کر روس اور امریکہ کی ذہنی و سیاسی کشمکش میں محصور ہو کر رہ گئے۔ بس یہ انتظار باقی رہ گیا کہ ان دونوں میں سے کون غالب آ کر تمام دنیا کا مالک و مختار بنتا ہے۔ اور دوسری قوموں و ملکوں کے سامنے بس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں رہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی متابعت اختیار کریں۔ یہ صورت حال اسی طرح جاری تھی کہ دفعتاً مصر کے مرد عظیم، صدر ناصر نے، اقوام یورپ کی متاع دیرینہ و اولین یعنی نہر سویز۔ جو دو سو سال تک تمام مشرق کی غلامی کا سبب بنی رہی، اور جس کے راستے سے ایشیاء کی دولت ہی نہیں بلکہ آزادی و خود مختاری بھی سلب و ہضم ہو کر یورپ و امریکہ کی طرف منتقل ہوتی رہی، جہاں کی ساری آسودگیاں غصب ہو ہو کر لندن پہنچتی رہیں۔ اس نہر سویز کو، یورپ کے قبضۂ دیرینہ سے چھین کر، مصر کے ہاتھوں میں لے لیا، جرأت و عزیمت کا یہ اقدام، برطانیہ اور اس کے حلیفان مغرب کے منہ پر ایسا طمانچہ تھا جس نے دو سو سالہ فرنگی سیاست کا منہ پھیر دیا۔ تھوڑی دیر کے لئے ساری دنیا دم بخود ہو کر رہ گئی چھوٹی قوموں اور ملکوں نے اس اقدام سے اپنے اندر عزت نفس کا احساس انگڑائیاں لیتے ہوئے پایا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے۔ ایشیاء و افریقہ کی کتنی ہی پسماندہ قوموں نے مغربی اقتدار کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔ اور چند سال بعد ہی مسلمان ممالک اس پوزیشن میں آ گئے ہیں کہ آج ان کی ایک بین الاقوامی حیثیت قائم ہو چکی ہے۔ وہ اب اپنی اہمیت کا لوہا منوا سکتے ہیں، مصر میں، پاکستان میں، انڈونیشیا میں، عراق میں ان کی جرأت مندانہ قیادتیں غالب ہیں، مشرق و ایشیاء کی قریب قریب تمام قومیں ان کے شانہ بشانہ ہیں۔ اسرائیل اور بھارت کی ہندوانہ ذہنیت کے سوا، تمام ایشیاء مغرب کا مخالفانہ مرکز ہے۔ اس مرکز کی رہنمائی کے لئے ان چار بڑے مسلمان ملکوں کو مواقع حاصل ہیں۔ یہ چار بڑے اگر اپنی فراخدلانہ اور مدبرانہ مساعی سے تمام مسلمان ملکوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر دیتے ہیں اور خالص اسلامیت کو اپنا نصب العین بنا کر، مشرق کی دوسری قوموں کو اپنے ہمراہ لے لیتے ہیں، تو یہ توقع غلط نہیں ہوگی کہ اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے پہلے نہ صرف یہ کہ مغربی طاقتیں ہمیشہ کے لئے پسپا ہو جائیں گی بلکہ دنیا کی امامت و قیادت ایک بار اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں آ جائے گی۔ وقت کے سیاسی تغیرات کا یہ مطالبہ ہے۔

کیا سلف صالحین پر تنقید کی اجازت دی جا سکتی ہے

مرکزی وزیر اطلاعات، جناب عبد الوحید خاں صاحب نے حال ہی میں، خاتون پاکستان کے پیغام عید پر ایک بیان دیا تھا ملک میں متعدد حلقوں کی طرف سے اس بیان پر گرفت کی گئی اور بیشتر اور زیادہ اخبارات کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ بانیٔ پاکستان کی ہمشیرہ ہونے کی بناء پر، خاتون پاکستان کی شخصیت تنقید سے بالاتر رہنی چاہیے اور بعض ثقہ ترین اخبارات کی رائے ہے کہ قومی و وطنی استحکام و وقار کے پیش نظر، ان کی رائے سے 'اظہار اختلاف' درست نہیں۔ حالانکہ عبد الوحید خاں نے اپنے بیان میں خاتون پاکستان کا تمام تر احترام ملحوظ رکھتے ہوئے۔ مسئلہ انتخابات سے متعلق ان کی رائے کو نادرست کہا تھا اور وہ بھی نہایت ہی معروضانہ انداز میں۔ مگر قوم و ملت کے بہت سے کبار و صغار کو ناگوار گذرا۔

دراصل جب کسی شخصیت کو قومی مظہر کی حیثیت دے دی جاتی ہے۔ تو اس کی عزت و تکریم کا لحاظ ہر بات پر مقدم ہوتا ہے، حالانکہ اس کی ذات معصوم تو کجا۔ محفوظ تک نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات، اس کے اقوال و اعمال اور اس کی نجی زندگی، دین و اخلاق کی رو سے سخت قابل مواخذہ ہوتی ہے۔ لیکن مصالح قومی و وطنی کی اہمیت کے پیش نظر ان سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے۔ تنقید و نکتہ چینی کی کسی کو اجازت نہیں دی جاتی۔ حتیٰ کہ ضرورتاً بلند نظری، بلند کرداری کے من گھڑت افسانے تراش کر ان سے منسوب کر دئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ قومی شرف، وطنی استحکام اور ملی مرکزیت کے تقاضوں کا یہ مطالبہ ہوتا ہے۔

اب ذرا اسی نقطۂ نظر سے دین و مذہب کی عظمت و استحکام اور شرف و وقار کے مسئلہ پر غور کیجئے۔ اگر قومی لیڈروں اور رہنماؤں پر تنقید اس لئے ناروا اور قابل ملامت سمجھی جاتی ہے کہ اس سے ایک قوم کے شرف و استحکام کے مجروح ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جبکہ ان لیڈروں اور رہنماؤں کی نجی زندگیاں اور رہن سہن متعدد پہلوؤں سے ناگفتنی اور ناقابل تقلید ہوتے ہیں۔ لیکن تنقید کی زد میں آ جانے سے ملت کے اعتماد و مرکزیت کو نقصان پہنچ جائے گا۔ تو دین و مذہب کی حامل شخصیتوں پر انگلی اٹھانے اور ان پر حرف گیری و تنقید کرنے کو کیسے گوارا کر لیا جائے۔ جبکہ ان حضرات کی نجی زندگیاں ایک کھلی کتاب کی طرح عوام کے سامنے موجود اور صاف و بے داغ ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص یا جماعت اپنی جودتِ طبع اور کاوشِ ذہن سے انبیاء کرام، صحابۂ عظام و سلف صالحین کے اقوال کو نشانۂ تنقید بنا لیتا ہے تو کیا وہ عوام میں دین و اخلاق کی قدروں کو مجروح کرنے اور دینی رہنماؤں اور پیشواؤں پر سے عوام کے اعتماد کو زائل کرنے کا بداندیشانہ ارتکاب نہیں کر رہا ہے۔ اب اگر ایسے لوگوں سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس سے باز رہیں۔ ایسی باتوں کو خارج کر دیں۔ ان سے رجوع کا اعلان کریں تو یہ مطالبہ کیوں نادرست و غیر صحیح قرار دیا جائے۔

کیا دین کی عظمت و اہمیت قوم و وطن اور ملت و جماعت کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی؟

کیا مصالح دین و اخلاق مصالح جماعت کے درجہ کے بھی نہیں ہیں۔؟

مدرسہ جامعہ ناصر الاسلام فتحپور ضلع چاٹگام

مشرقی پاکستان کا سالانہ جلسہ ۱۵ مارچ ۶۴ء مطابق ۳۰ شوال روز یکشنبہ بہت زور و شور کے ساتھ مقرر ہوتی ہے۔ جملہ مسلمانوں کو دعوت دی جاتی ہے۔

محمد اسمٰعیل۔ مہتمم مدرسہ ہذا

مولانا سیّد محمد دہلوی کی خدمتِ بابرکت میں

آپ کے مطالبہ میں بجائے خود علیحدیت کا مغز موجود ہے

یکم مارچ کے تمام روزناموں میں شیعہ علماء کنونشن کے سربراہ مولانا سید محمد دہلوی کی طرف سے ایک بیان چھپا ہے جس میں انھوں نے اپنے ہمنواؤں کی طرف شیعہ طلبا کے لئے دینیات کا علیحدہ نصاب رائج کرنے کے مطالبہ کا اعادہ کیا ہے یہ مطالبہ پارسال بھی ہوا تھا، لیکن محرم کے افسوسناک فساد نے اس مطالبے کو کھٹلا دیا۔ اور مطالبہ طاق نسیاں پر چلا گیا - اب یہ مطالبہ سید محمد دہلوی صاحب کی بدولت دوبارہ سامنے آیا ہے - جو اسی غرض سے لاہور میں تشریف فرما ہیں اور اس سے پہلے کراچی میں کنونشن بلا چکے ہیں۔ فی الجملہ لاہور ان کی سرگرمیوں کا خاص مرکز ہے - خوانندگان محترم واقف ہیں کہ ہم بڑی احتیاط سے کوئی بات عرض کرتے ہیں۔ مختلف فرقوں کے علماء سے متعلق ہمیں خوشگوار تجربہ نہیں۔ ملک و قوم کے حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم ان مسائل سے "چٹان" کو ملوث نہ ہونے دیں۔ جن مسائل کی وجہ سے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کو آنچ ہو، یا کسی ایک کی دلآزاری ہو۔ یہ قلم و قرطاس کا مسلک ہی نہیں۔ منبر و محراب کا مسلک ہے، ہم ماضی مرحوم کے واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہیں۔ تاہم جو بات ملک و ملت اور توحید و رسالت کے حق میں جاتی ہو، یا جس میں اسلام کی آبرو ہو، اس کی حمایت و اشاعت ہمارا فرض ہے۔ اس معاملہ میں ہم حکومت کے بالکل ساتھ ہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے کسی فرقہ کو فتنہ و فساد کی راہ پر ڈالے یا اس اتحاد کو ضائع کرنے کا خواہاں ہو جو ملت اسلامیہ کی وحدت کا ناگزیر حصہ ہے اس کو سختی سے دبا دینا حکومت کا فرض ہے - ہم شروع سے یہ مشورہ دیتے آئے ہیں۔ کہ نتائج پر کارروائی کرنے سے پہلے اگر اسباب ہی کو ختم کر دیا جائے تو قضیہ ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو کچھ ماضی میں ہوتا رہا حکومت اس سے باخبر ہے اور اس کا یہ فیصلہ مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے شرپسند مذہبی عناصر کو کچل دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

سید محمد دہلوی کی یہ تجویز جو ایک اخبار نویس کے سوال پر سامنے آئی۔ غور کے قابل ہے کہ ملکی استحکام اور ملی وحدت کے لئے ان تمام کتابوں کو تلف کر دیا جائے۔ جن میں مسلمانوں کے فرقوں کے خلاف قابل اعتراض مواد موجود ہے۔ ان کے اپنے الفاظ بحوالہ روزنامہ "مشرق" یہ ہیں:-

" دونوں فرقوں کے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا جائے وہ بورڈ جس چیز پر اعتراض کرے اسے حذف کر دیا جائے "

ہم اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی ایسی تجویز نہیں، کہ اس پر عمل کا امکان ہو، کیونکہ ان معاملات میں علماء کا اجتماع ذرا مشکل سے ہوتا ہے۔ پھر جس آسانی سے سید صاحب نے بات کہی ہے اتنی آسانی سے علماء جمع نہیں ہوتے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ علماء کے بورڈ کی ضرورت ہی نہیں۔ قابل اعتراض مواد خود بولتا ہے۔ حکومت کا محکمہ احتساب اس کے لئے کافی ہے۔ البتہ تجویز کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ جانبین کی کتابوں میں جہاں جہاں سب و شتم اور دشنام و تبرا خفی یا جلی موجود ہو۔ اس کو نہ صرف تلف کر دیا جائے۔ بلکہ آئندہ اس قسم کی کوشش کی جائے کہ کوئی فرقہ ایسی بات نہ کہے جو باہمی دل آزاری کا باعث ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ کام حکومت ہی سر انجام دے سکتی ہے۔ علماء اتحاد و ایمان ہی کا درس دیں؟ تو غنیمت ہے۔

سید محمد صاحب نے جس غرض سے یہ پریس کانفرنس منعقد کی اس کا لب لباب ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ

شیعہ و سنی بچوں کو ان کے عقائد کے مطابق تعلیم دی جائے تو کسی فرقے کو یہ اعتراض کرنے کا موقع نہیں ملے گا کہ اس کی دل آزاری ہوئی ہے۔ (اس غرض سے شیعہ طلباء کے لئے علیحدہ دینیات کا نصاب مقرر کیا جانا ضروری ہے)"

"مشرق" یکم مارچ ۶۴ء

ہمیں افسوس ہے اور ہم بڑے ادب کے ساتھ سید محمد صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ

(۱) آپ کے اس مطالبہ میں بجائے خود علیحدیت کا مغز موجود ہے

(۲) آپ کے سامنے پچھلے محرم کے واقعات بھی ہوں گے۔ عاشورے میں اڑھائی تین ماہ باقی ہیں اور حکومت کی مساعی مشکورہ سے فضا صاف ہو رہی ہے لیکن آپ نے ان قریبی ایام ہی میں اس مطالبہ کا اعادہ فرمایا ہے۔

(۳) لاہور کی عمومی آب و ہوا کو زیادہ خوشگوار بنانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اس مطالبہ کے لئے لاہور ہی کو کیوں منتخب فرمایا اور اخبارات کو اس طرح کا بیان داغ ڈالا

(۴) یہ مطالبہ کراچی میں بھی ہو سکتا تھا۔ اخبارات میں بیان دینے کی کیا ضرورت تھی؟ صوبہ کے گورنر صاحب سے آپ مل چکے ہیں۔ صدر مملکت سے بھی ملاقات ہو سکتی ہے ان کے گوش گذار کر دینا کافی تھا۔ خواہ مخواہ اپنی علیحدیت کا ناد پھونکنا۔ مسئلہ کو حل نہیں خراب کرتا ہے۔

(۵) سید صاحب بہ صراحت فرما دیتے۔ کہ کونسی دینیات ہیں جس سے ان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ یا جس پر انہیں اعتراض ہے۔ آخر اس اعتراض کا چہرہ بھی تو سامنے آ جانا چاہیئے۔

الفاظ کا گورکھ دھندا انسانوں کو دھوکا نہیں دے سکتا، کیا ہمارے ہاں کوئی ایسا نصاب ہے جو توحید و رسالت کے خلاف ہو، یا جس سے صحابہ و اہل بیت کا استخفاف ہوتا ہو۔ یہ مسلمانوں کی حکومت ہے۔ دینیات مسلمان مرتبین کے قلم سے مرتب ہوتے ہیں۔ آخر وہ کونسی چیز ہے جو آپ کے نزدیک قابل اعتراض ہے اور اس قابل اعتراض کے معنی کیا ہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ سید محمد صاحب نے صورت حال کے مختلف پہلوؤں پر غور نہیں کیا! پھر یہ مطالبہ اب ہی کیوں سامنے آ رہا ہے، انگریزوں کے عہد میں علیحدہ علیحدہ دینیات تھے؟ جواب اثبات میں ہے تو کہاں تھے؟ ہم نے پاکستان میں کبھی نہیں سنا۔ اگر دینیات کے یہ مختلف نصاب موجود ہوں تو ہمیں بھی آگاہ فرمایا جائے۔ ہم یہ کسی ایک فرقے کی حمایت یا کسی دوسرے فرقہ کی تردید میں نہیں لکھ رہے۔ ہماری گزارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ مذہب سے پہلے ہی برگشتہ ہو رہے ہیں۔ نوجوان پود میں ان جھمیلوں نے تنفر پیدا کر دیا ہے۔ اگر اس قسم کے ناٹک رچائے گئے۔ تو ممکن ہے کچھ دنوں جہلا میں علماء کا سکہ چلتا رہے، بالآخر نہ بانس رہے گا نہ بانسری بجے گی۔ ضروری نہیں کہ ہر چیز کے لئے پریس کانفرنس کی جائے یا اخبارات ہی کو اختلافات کا ذریعہ بنایا جائے۔ حکومت اپنی ہے تو بات بھی اپنے طور پر کہی جا سکتی ہے۔ پھر جو بات اس ملک کے جلیل القدر شیعہ زعما کی زبانوں پر نہیں آئی اور نہ کبھی ہم نے ان کی زبانوں سے یہ سنا ہے وہ سیاسی مقاصد کے تحت یا اپنی شخصی وجاہت کے لئے اس طرح دہراتے رہنا ہمارے نزدیک ملک و قوم کی مصلحتوں کے منافی ہے۔ اس سے پہلے اسی قسم کے مطالبوں کا نتیجہ ہوا کی تلخی تھی۔ بسا اوقات کلمہ حق بھی مقصد باطل کو پروان چڑھاتا ہے

سید محمد دہلوی لاہور تشریف لائے۔ دیدہ و دل فرش راہ۔ لیکن لاہور کے معدے میں ابھی ثقل ہے اور وہ بھی جانتے ہیں۔ یہاں بڑے بڑے شیعہ راہنما موجود ہیں۔ آخر وہ بھی تو ان معاملات کی نزاکت کو سمجھتے ہیں۔ حافظ کفایت حسین ہیں۔ ان کے دست و بازو ہیں، نواب مظفر علی قزلباش ہیں۔ مولانا مظہر علی اظہر ہیں، حکومت کے بڑے بڑے مناصب پر بعض بلند مرتبت لوگ فائز ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سبھی بزرگ اپنے فرقے کی دینی روایات کو برقرار رکھنے میں بڑی حد تک مخلص ہیں اور ان کے سامنے کوئی کاروبار نہیں۔ اب اگر ہمارے شیعہ بھائیوں کی دینیات کا کوئی الگ وجود یا مطالبہ ہے تو انھیں بھی اس کا احساس ہے۔ آپ جس طرح جس مرحلہ اور جس اعادہ و تکرار کے ساتھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ نہ صرف موقع و محل کے اعتبار سے غلط ہے۔ بلکہ ہم نئی پود کی نبض پر ہاتھ رکھ کر یہ بھی کہہ سکتے کہ انہی کھکھیڑوں نے اسے مذہب کی اصل روح سے بہت دور کر دیا ہے۔ اور نتائج سب کے سامنے ہیں

(چٹان ۹ مارچ ۶۴ء)

مفید اور مجرب دوائیں

کندن! یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر ٹیڑھی۔ رنگ زرد۔ جلن۔ سر میں چکر۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق و سل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے علاوہ محصولڈاک۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا) یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کیمیائی ٹانڈ۔ طاقت و توانائی، صحت و تندرستی کا واحد علاج زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے

مسعود یہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا اہم اجلاس

پشاور (سٹاف رپورٹر) یکم مارچ کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کا اہم اجلاس جو خاص طور پر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی ہدایت پر طلب کیا گیا تھا — زیر صدارت مولانا عبدالسلام صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور منعقد ہوا — اجلاس میں ذیل کے حضرات نے شرکت فرمائی مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی — صاحبزادہ عبدالباری صاحب — مولانا محمد ایوب صاحب بنوری — مولانا عبدالسلام صاحب، مولانا محمد حسین صاحب، مولانا سید امام شاہ صاحب۔ ملک عبداللہ جان صاحب نصراللہ جان اعوان صاحب سالار گل محمد صاحب — صفدر علی صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی — فضل سلیمان صاحب — مولانا محمد عثمان صاحب۔ مولانا عبدالرحیم صاحب مولانا عبدالرشید صاحب — مولانا شمس الحق صاحب، سید حسن شاہ صاحب، عبدالحق صاحب اور محمد اسمٰعیل صاحب نے شرکت کی اجلاس میں جمعیۃ کے تنظیمی امور اور ملک کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض کیا گیا اور ذیل کی قرار دادیں پاس کی گئیں —

(۱) یہ اجلاس مسئلہ کشمیر کے متعلق چینی وزیر اعظم کے حالیہ اعلان کو ملک کی کامیاب خارجہ پالیسی سے تعبیر کرتا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں اہالیان کشمیر کی جد و جہد آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ چین کی طرح اور افریشائی ممالک کو بھی مسئلہ کشمیر کے بارے میں ہمنوا بنائے

امیر جمعیۃ علماء اسلام کا کامیاب دورہ

۲۹ فروری کو حضرت مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے موضع اکبر پورہ — موضع شیخان اور موضع خوش مقام کا کامیاب دورہ کیا —

ہر جگہ امیر صاحب نے لوگوں کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی اور فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کا دارو مدار قرآن و سنت کے اپنانے میں ہے — اگر خدانخواستہ احکام شریعت اپنانا چھوڑ دیا — تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور ملک ترقی نہ کر سکے گا۔

مولانا نے عائلی قوانین پر بھی تبصرہ فرمایا اور اسے حرف بحرف قرآن کے خلاف قرار دیا — اور فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کسی بھی خلاف قرآن و سنت قانون کو برداشت نہیں کر سکتی۔ خطابات کے علاوہ ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل بھی کی گئی — جو درج ذیل ہے

● موضع اکبر پورہ :—

امیر — مولانا مطیع اللہ صاحب — نائب امیر اول — مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب (۲) ظریف خان صاحب — ناظم اعلیٰ مولانا حاجی سید گل احمد شاہ صاحب — ناظم — مولانا ستر علی صاحب۔ خازن مولانا حاجی زاہد گل صاحب۔

● موضع شیخان —

امیر۔ مولانا نعمت گل صاحب۔ نائب امیر (۱) میاں شاہ محمد صاحب (۲) مصنف شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ تاج اکبر صاحب ناظم درویش گل صاحب۔ خازن تاج محمد صاحب سالار۔ مومن گل صاحب۔

● موضع خوش مقام

امیر مولانا شاہ محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا بادشاہ گل صاحب (۲) مولانا عبداللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ نور علی شاہ صاحب ناظم شمس الکمال صاحب۔ خازن عجب نور صاحب سالار رحمت گل صاحب۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ممبران منتخب ہوئے عبدالرحمٰن عجب خان۔ رحیم اللہ۔ خان محمد۔ عبدالغنی رشید دل۔ سعید شاہ محمد اللہ۔ زعفران۔ رشید افضل۔ رائف گل۔ خلیل الرحمٰن اور حکمت خان صاحبان —

شہر بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

شہر بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام نے وارڈ وار تنظیمی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں — پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد قاری نذیر احمد صاحب حافظ رفیع الدین صاحب۔ حافظ سلیم الدین صابر علی صاحب۔ شیخ سلیم الدین وغیرہ صاحبان۔ رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے وارڈ وار انتخابات اور عہدہ داران کا چناؤ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ وفد بڑی پابندی اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا اجلاس

۱۵ رشوال مطابق ۲۹ فروری ہفتہ کو جمعیت علماء اسلام ہرنولی کا اجلاس زیر صدارت مولوی محمد لیسین صاحب بمقام دارالمطالعہ جمعیۃ بعد از نماز عشا منعقد ہوا پہلے میاں اسلام الدین کرنالی نے درس قرآن دیا — درس قرآن کے بعد میاں اسلام الدین صاحب نے کارکنان جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے نکتہ نگاہ سے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم عالیہ انتخاب میں ایسے نمائندے منتخب کریں جو ملک کے ساتھ ساتھ اسلام سے بھی پوری محبت اور اسلام کے لئے دل میں درد رکھتے ہوں۔ جلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) اجلاس ہفتہ وار دارالمطالعہ میں ہوا کرے گا۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو حق دیا جائے کہ وہ بالغ رائے دہی سے مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے نمائندے خود چن سکیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عیسائیوں کی چیرہ دستی بہت بڑھ چکی ہے اور یہ بار بار ایسی کتابیں اور پمفلٹ شائع کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں — حکومت کو ایک ایسا بورڈ قائم کرنا چاہئے جو کہ ان کی کتابوں اور پمفلٹوں کے شائع ہونے سے پہلے پوری طرح چھان بین کرے

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئیندہ ملک پاکستان میں مرتد ہونا جرم قرار دیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس قومی اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ مارچ کے اجلاس میں ترمیمی بل پیش کر کے عائلی قوانین سے خلاف قرآن و سنت تمام قوانین نکال کر صحیح طور پر اسلامی قوانین کے مطابق بنائیں

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کی ضلعی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے علماء کرام و کارکنان نے شرکت کی اجلاس میں ایک قرار داد کے ذریعہ میر دریا خان کھوسہ کے رویہ پر سخت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ گزشتہ الیکشن میں جمعیۃ کے بعض کارکنوں نے اس وعدہ پر اس کو ووٹ اور امداد دی تھی کہ وہ عائلی قوانین کی مخالفت کرے گا۔ مگر یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ انہوں نے کھلم کھلا عائلی قوانین کی حمایت کی ہے۔ بہر صورت ان کے اس رویہ نے مسلمانوں کے دل کو عموماً اور جمعیۃ کے اراکین کے دلوں کو خصوصاً سخت مجروح کیا ہے۔ اجلاس نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۲ رفروری۔ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب مولانا شمس الدین صاحب نائب صدر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں —

۱ — یہ اجلاس ممبران اور اراکین جمعیۃ کے رویہ کی تعریف کرتا ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں پر فرقہ وارانہ مظالم ہوتے ہوئے یہاں امن قائم رکھا اور حکومت پاکستان کی دینی پالیسی حفاظت اقلیت کو پورا کیا — امید ہے کہ آئندہ بھی اراکین جماعت اسی طرح دینی اصول قائم رکھیں گے —

(۲) یہ اجلاس حکومت ہند کے ظالمانہ و انسانیت سوز مظالم اور ان کے طرز عمل پر اظہار مذمت کرتا ہے — اور شہداء کے لئے دعا مغفرت کرتا ہے

(۳) جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس عمال حکومت ضلع تھرپارکر اور خاص طور پر افسران پولیس کو اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ دیہات میں بڑھتی ہوئی چوریوں کا انسداد کریں اور عام طور پر مال مسروقہ کی واپسی سارعان بھنگ لے کر واپس کرتے ہیں۔ اس مصیبت سے غریبوں کو نجات دلائیں کیونکہ جس غریب کو بھنگ دینے کی طاقت نہیں ہوتی اس کا مال واپس نہیں ملتا اور غریب غربت کا شکار ہو جاتا ہے امیر بھنگ کی وجہ سے مال واپس کرا لیتے ہیں اور ان کی پولیس رپورٹ نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے چوروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

(۴) یہ اجلاس جناب مولانا محمود صاحب کی اس پیش کش کی حمایت کرتا ہے جس میں آپ نے حکومت پاکستان کو حصول کشمیر اور استحکام پاکستان کے لئے ایک لاکھ مجاہدین کی پیش کش کی ہے

(۵) یہ اجلاس ممبران و اراکین کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جماعت کے دستور کی پابندی کریں۔

اجلاس بعد از دعا برخاست ہوا۔

سرخ نشان آپ کے چندہ ختم ہونے کی علامت ہے — آپ چندہ بذریعہ منی آرڈر جلد روانہ کریں۔ یا اپنے ارادہ سے دفتر کو فوراً اطلاع دیں تاکہ آپ کی خاموشی سے۔ دفتر وی۔ پی نہ کرے

سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد کا کوہاٹ میں ورود مسعود

پندرہ مارچ ۱۹۶۴ء کو سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سابق صوبہ سرحد کوہاٹ تشریف لائیں گے جو ایک اجلاس میں "تنظیم و ترقی جمعیۃ" کے موضوع پر تمام عہدے داران و اہل شوریٰ ضلع کوہاٹ کو خطاب فرمائیں گے۔

از ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ

* * *

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کا اجلاس

حسب الحکم امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ مولانا نعمت اللہ صاحب تمام جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کی شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے نمائندے پندرہ مارچ کو بوقت ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ میں بھیجیں جس میں صوبائی امیر جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب بھی تشریف لائیں گے۔ اگرچہ تمام شاخوں کو فرداً فرداً اطلاع دی گئی ہے تاہم اگر کسی کو اطلاعی خط نہ ملا ہو تو یہ اطلاع کافی سمجھ کر وقت مقررہ پہ حاضری فرمائی جائے۔

محمد نعیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس

مردان۔ حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے مندوبین نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حسب ایجنڈا مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نے جماعتی رفتار کار کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی ششماہی رپورٹ مجلس عمومی کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی ملک بھر میں وہ واحد جماعت ہے جو ملک میں اسلامی اصولوں کے ماتحت عادلانہ نظام کو بروئے کار لانے کے لئے کوشاں ہے۔ اسی طرح امیر صوبہ جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا عبد الحنان صاحب۔ مولانا حافظ گل رحیم صاحب۔ و دیگر حضرات نے جمعیۃ کی ترقی کے بارہ میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اجلاس نے تنظیمی و توسیعی پروگرام کے بارہ میں فیصلہ کیا کہ ضلع بھر کا دورہ کیا جائے اور ضلعی جمعیۃ عوام کو حالات حاضرہ سے روشناس کرے۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ حسب ہدایت مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے اب سے تیاریاں شروع کر دی جائیں۔ اس سلسلہ میں امیر ضلع و ناظم اعلیٰ کی زیر نگرانی ایک سب کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

پہلی قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جو اصحاب قرعہ اندازی کی وجہ سے کئی سالوں سے فریضۂ حج ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں ان کے لئے جہازوں کا بندوبست کیا جائے

دوسری قرار داد میں ڈھاکہ کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی خالص اسلامی قرار داد مسلمان کو مرتد ہونے سے روکنے کلیدی اسامیوں پر غیر مسلموں کا تقرر نہ کرنا وغیرہ کے خلاف ممبران قومی اسمبلی کا ووٹ دینے پر اظہار افسوس کیا گیا۔

تیسری قرار داد میں سلامتی کونسل سے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کی درخواست کی گئی اور بھارت میں مسلمانوں کے پر امن زندگی اور محفوظ طریقہ سے رہنے کے مواقع مہیا کرنے پر زور دیا گیا۔

پانچویں قرار داد میں صدر مسلم لیگ پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قوانین کا ترمیمی بل قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کر کے مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے

نیز صوبائی اسمبلی کے حالیہ فیصلہ پر اظہار افسوس کیا گیا۔ جس کی رو سے زنا بالا رادہ کا جرم قابل راضی نامہ قرار دیا گیا۔

چھٹی قرار داد میں اخباروں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ قرآن و حدیث کی عبارت کا احترام کرتے ہوئے اخبارات میں عبارت تحریر کریں ان کے ترجمے اور مفہوم تحریر کریں۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

دو روزہ تبلیغی اجتماع سالانہ

مورخہ ۱۴۔ ۱۵ مارچ کو کمیٹی باغ سمندری میں سالانہ دو روزہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا عبد الرحمٰن صاحب لدھیانوی۔ مولانا محمد لقمان صاحب۔ مولانا محمد شریف صاحب بھاولپوری مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب اختر شاعر ختم نبوت سائیں محمد حیات صاحب پسروری سید امین گیلانی۔ محمد شریف صاحب وامن شرکت فرمائیں گے علاقہ کے مسلمانوں سے التماس ہے کہ شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ناظم تبلیغی اجتماع کمیٹی۔ سمندری ضلع لائل پور

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ہنگامی اجلاس

پشاور ۲۰۔ مارچ (نامہ نگار) آج رات جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا محمد حسین صاحب، دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد، مولانا صاحبزادہ عبد الباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ اور جناب مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد نے بھی شرکت کی

مقامی حضرات میں مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر، مولانا قاری فضل کریم صاحب امیر کریم پورہ وارڈ۔ الحاج مولانا میر الیاس صاحب امیر گنج وارڈ، جناب مولانا نصر اللہ جان صاحب اعوان ناظم اعلیٰ پشاور، مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم پشاور۔ جناب صفدر علی خان صاحب ناظم پشاور، جناب محمد یوسف صاحب نائب امیر آسیہ وارڈ، جناب سید حسن شاہ صاحب، جناب ملک آزاد خان صاحب، جناب محمد اسمٰعیل صاحب، جناب محمد الیاس صاحب، جناب ملک نصر اللہ جان صاحب، جناب ملک امان اللہ جان صاحب، عبد العزیز صاحب، بشیر احمد صاحب۔ نور محمد صاحب، ملک سعد اللہ خان صاحب۔ نور احمد صاحب، مولانا الحاج فضل الرحمٰن صاحب، غلام سرور خاں صاحب، غلام صابر خاں صاحب وغیرہ۔ شہر کی تمام ضمنی شاخوں کے نمایندوں نے شرکت کی۔ جناب قاری فضل کریم صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا افتتاح کیا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اسمبلیوں میں علمائے کرام کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں آئندہ بنیادی جمہوریت کے انتخاب میں زیادہ سے زیادہ مخلص اور دیندار لوگوں کو منتخب کرانا چاہیئے۔ جو دنیاوی فائدے سے قطع نظر صرف اسلام کی خاطر کلمۂ حق کہہ سکیں۔

مولانا نے فرمایا انتخاب میں مخلص دیندار لوگوں کو جو آگے چل کر چند ٹکوں کے عوض اپنے ایمان کو فروخت نہ کریں۔ کامیاب بنانے کی تیاری کے لئے غور و فکر کے بعد طے ہوا۔ کہ پشاور کی جمعیۃ کی تمام ضمنی شاخیں علیحدہ علیحدہ اجلاس طلب کریں۔ اور پھر ہر حلقہ میں جلسوں کا بندوبست کیا جائے۔

اہالیان شیخان تحصیل نوشہرہ کا مطالبہ

معززین موضع شیخان تحصیل نوشہرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور سے ایک درخواست کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ان کا گاؤں کافی آبادی رکھتا ہے اس لئے اسے بنیادی جمہوریت کے انتخابی حلقہ میں "جلوزئی" میں مدغم نہ کیا جائے درخواست میں یہ بھی کہا گیا کہ عرصہ سے ان کے موضع جلوزئی والوں کے ساتھ تنازعات چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے اگر آئندہ بدستور سابق جلوزئی کے ساتھ شامل کیا گیا تو ہم سابق اہالیان شیخان کو انتخابات کا بائیکاٹ کرنا پڑے گا۔ التماس کنندگان کے چند نام۔

(۱) میاں شاہ محمد (۲) میاں محمد اکبر (۳) میاں عبد الحنان (۴) مولانا خان نعمت گل (۵) میاں برکت گل (۶) میاں گندیر شاہ (۷) میاں صاحب حسین شاہ (۸) میاں تمور شاہ (۹) میاں مرسلین (۱۰) میاں سید اکبر (۱۱) میاں نوشیروان۔

جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۴۸ ڈی بی ضلع میانوالی

مورخہ ۸ مارچ کو جمعیۃ کا پندرہ روزہ اجلاس جامع مسجد چک ۴۸ ڈی بی بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ جنڈانوالہ سید صادق حسین شاہ صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ سامعین نے خوشدلی سے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔

ایک قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قوانین منسوخ کر کے شرعی قانون جاری کیا جائے۔ (محمد شفیع ناظم اعلیٰ چک نمبر ۴۸ ڈی۔ بی حلقہ جنڈانوالہ تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی)

انجمن خدام الدین لاہور کے نسخہ
قرآن عزیز
شائع جدید
عکسی طباعت سے مزین
مرتبہ:
حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ھدیہ
مجلد قسم اول آفسٹ پیپر ۲۰/- روپے
مجلد قسم دوم کرنافلی سفید کاغذ ۱۲/- روپے
مجلد قسم سوم نیوز پرنٹ کاغذ ۹/- روپے
محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
ناشر: شعبہ مطبوعات انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو اور آپ کو شکایت کا موقع نہ آئے۔

حقائق و معارف

دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کا دلچسپ ذخیرہ

از حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپور

۲

حضرت ابوہریرہؓ ایک مرتبہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرکے فرمانے لگے کیا کہنے ابوہریرہؓ آج کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ مجھے وہ زمانہ بھی یاد ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر اور حجرہ کے درمیان میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اور لوگ مجنون سمجھ کر پاؤں سے گردن دباتے تھے حالانکہ جنون نہیں تھا۔ بلکہ بھوک تھی۔ یعنی بھوک کی وجہ سے کئی کئی دن فاقہ ہو جاتا تھا بے ہوشی ہو جاتی تھی اور لوگ سمجھتے تھے کہ جنون ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں جنون کا علاج گردن کو پاؤں سے دبانے سے کیا جاتا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ بڑے صابر اور قانع لوگوں میں تھے۔ کئی کئی روز فاقہ میں گزر جاتے تھے۔

حضورؐ کے بعد اللہ نے فتوحات فرمائیں تو ان پر تونگری آئی۔ اس کے ساتھ ہی بڑے عابد تھے۔ ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کھجور کی گٹھلیاں بھری رہتی تھیں اس پر تسبیح پڑھا کرتے۔ جب وہ تھیلی خالی ہو جاتی تو باندی اس کو بھر کر پھر پاس رکھ دیتی ان کا یہ بھی معمول تھا کہ خود اور بیوی اور خادم تین آدمی رات کے تین حصے کر لیتے۔ نمبروار ایک شخص تینوں میں سے ایک شخص عبادت میں مشغول رہتا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

④

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے یہاں کپڑے کی تجارت ہوتی تھی۔ اور اسی سے گزر اوقات تھی۔ جب خلیفہ بنائے گئے۔ تو حسب معمول صبح کو چند چادریں ہاتھ پر ڈال کر بازار میں فروخت کے لئے تشریف لے چلے۔ راستہ میں حضرت عمرؓ ملے۔ پوچھا کہاں چلے۔ فرمایا بازار جا رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اگر تجارت میں مشغول رہو گے تو خلافت کے کام کا کیا ہو گا۔ فرمایا پھر اہل و عیال کو کہاں سے کھلاؤں۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ابوعبیدہؓ جن کو حضورؐ نے امین ہونے کا لقب دیا ہے ان کے پاس چلیں وہ آپ کے لئے بیت المال سے کچھ مقرر کر دیں گے دونوں حضرات ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے ایک مہاجر کو جو اوسطاً ملتا تھا اس سے نہ کم نہ زیادہ مقرر فرما دیا۔

ایک مرتبہ بیوی نے درخواست کی کہ کوئی میٹھی چیز کھانے کو دل چاہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میرے پاس تو دام نہیں کہ خرید دوں اہلیہ نے عرض کیا کہ ہم اپنے روز کے کھانے میں سے تھوڑا تھوڑا روز بچا لیا کریں۔ کچھ دنوں میں اتنی مقدار ہو جائے گی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ اہلیہ نے کئی روز میں کچھ تھوڑے سے پیسے جمع کئے۔ آپ نے فرمایا کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ اتنی مقدار ہمیں بیت المال سے زیادہ ملتی ہے اس لئے جو اہلیہ نے جمع کیا تھا وہ بھی بیت المال میں جمع فرما دیا۔ اور آئندہ کے لئے اتنی مقدار جتنا انہوں نے جمع کیا تھا۔ اپنی تنخواہ میں سے کم کر دیا۔

⁂

اتنے بڑے خلیفہ اور بادشاہ پہلے سے اپنی تجارت بھی کرتے تھے اور وہ ضروریات کو کافی بھی تھی۔ جیسا کہ اس اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ جو بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ میری قوم کو یہ بات معلوم ہے کہ میرا پیشۂ تجارت میرے اہل و عیال کے خرچ کو ناکافی نہیں تھا۔ لیکن اب خلافت کی وجہ سے مسلمانوں کے کاروبار میں مشغولی نہیں ہے اس لئے بیت المال سے میرے اہل و عیال کا کھانا مقرر ہو گیا۔ مگر اس کے باوجود جب حضرت ابوبکرؓ کا وصال ہونے لگا تو حضرت عائشہؓ کو وصیت فرمائی۔ کہ میری ضرورتوں میں جو چیزیں بیت المال کی ہیں وہ میرے بعد آنے والے خلیفہ کے حوالے کر دی جائیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی دینار یا درہم نہیں تھا ایک اونٹنی دودھ کے لئے۔ ایک پیالہ ایک خادم تھا۔ بعض روایت میں ایک اوڑھنا ایک بچھونا بھی آیا ہے۔ یہ اشیاء جب حضرت عمرؓ کے پاس پہنچیں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائیں کہ اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال گئے۔

(فتح القدیر)

⑤

حضرت عمرؓ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ جب خلیفہ بنائے گئے تو بیت المال سے وظیفہ مقرر ہوا۔ مدینہ طیبہ میں لوگوں کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں تجارت کیا کرتا تھا۔ اب تم لوگوں نے اس میں مشغول کر دیا۔ اس لئے اب گزارہ کی کیا صورت ہو۔ لوگوں نے مختلف مقداریں مقرر کیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چپ بیٹھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ توسط کے ساتھ جو تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو کافی ہو جائے۔ حضرت عمرؓ نے اس رائے کو پسند فرمایا۔ اور قبول کر لیا۔ اور متوسط مقدار تجویز ہو گئی۔ اس کے بعد ایک مرتبہ ایک مجلس میں خود حضرت علیؓ بھی تھے۔ اور حضرت عثمانؓ۔ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ شریک تھے۔ یہ ذکر آیا کہ حضرت عمرؓ کے وظیفہ میں اضافہ کرنا چاہئے کیونکہ گذر میں تنگی ہوتی ہے۔ مگر ان سے عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس لئے ان کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ جو حضور کی بیوی ہونے کی وجہ سے ام المومنین بھی تھیں۔ ان کی خدمت میں یہ حضرات تشریف لے گئے۔ اور ان کے ذریعہ سے حضرت عمرؓ کی اجازت اور رائے معلوم کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ہم لوگوں کے نام معلوم نہ ہوں۔

حضرت حفصہؓ نے جب حضرت عمرؓ سے اس کا تذکرہ کیا تو چہرہ پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے نام دریافت کئے۔ حضرت حفصہؓ نے عرض کیا کہ پہلے آپ کی رائے معلوم ہو جائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام معلوم ہو جاتے تو میں ان کے چہرے بدل دیتا۔ یعنی ایسی سخت سزائیں دیتا کہ ان کے منہ پر نشان پڑ جاتے تو ہی بتا کہ حضورؐ کا تیرے گھر میں عمدہ سے عمدہ لباس کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ دو کپڑے گیروی رنگ کے جن کو حضورؐ جمعہ کے دن یا کسی وفد کی وجہ سے پہنتے تھے پھر فرمایا کہ کونسا کھانا تیرے یہاں عمدہ سے عمدہ کھایا۔ عرض کیا کہ ہمارا کھانا جو کی روٹی تھی۔ ہم نے گرم گرم روٹی پر گھی کے ڈبہ کی تلچھٹ الٹ کر اس کو ایک مرتبہ چپڑ دیا۔ تو حضورؐ خود بھی اس کو مزے لے کر نوش فرما رہے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ فرمایا کہ کون سا بستر عمدہ ہوتا تھا جو تیرے یہاں بچھاتے تھے عرض کیا کہ ایک موٹا سا کپڑا تھا۔ گرمی میں اس کو چوہرا کرکے بچھا لیتے تھے۔ اور سردی میں آدھے آدھے کو بچھا لیتے اور آدھے کو اوڑھ لیتے۔ فرمایا حفصہؓ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دے کہ حضورؐ نے اپنے طرز عمل سے ایک اندازہ مقرر فرما دیا۔ اور امید (آخرت) پر کفایت فرمائی ہے میں بھی حضورؐ کا اتباع کروں گا

⁂

میری مثال اور میرے دو ساتھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مثال ان تین شخصوں کی سی ہے جو ایک راستہ پر چلے۔ پہلا شخص ایک توشہ لے کر چلا اور مقصد کو پہنچ گیا دوسرے نے بھی پہلے کا اتباع کیا اور اسی کے طریقہ پر چلا اور وہ بھی پہلے کے پاس پہنچ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے چلنا شروع کیا۔ اگر وہ ان دونوں کے طریقہ پر چلے گا تو ان کے ساتھ مل جائے گا۔ اور اگر ان کے خلاف چلے گا تو کبھی بھی ان کے ساتھ نہیں مل سکے گا۔ یہ اس شخص کا حال ہے۔ جس سے دنیا کے بادشاہ ڈرتے تھے۔ کانپتے تھے کہ کس زاہدانہ زندگی کے ساتھ عمر گزار دی۔ ایک مرتبہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کی لنگی میں بارہ پیوند تھے۔ جن میں سے ایک چمڑے کا بھی تھا۔ ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لانے میں دیر ہوئی تو آتے ہی معذرت فرمائی کہ مجھے اپنے کپڑے دھونے میں دیر ہوگی۔ اور ان کپڑوں کے علاوہ اور تھے نہیں (اشہر)

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کھانا نوش فرما رہے تھے۔ غلام نے آ کر عرض کیا کہ عتبہ بن ابی فرقد حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت فرمائی اور کھانے کی تواضع فرمائی وہ شریک ہو گئے۔ تو ایسا موٹا کھانا تھا کہ نگلا نہ گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ چھنے ہوئے آٹے کا کھانا بھی تو ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب مسلمان میدہ کھا سکتے ہیں عرض کیا کہ سب تو نہیں کھا سکتے۔ فرمایا کہ افسوس تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی ساری لذتیں دنیا ہی میں ختم کر دوں۔ (اسد الغابہ)

اس قسم کے سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں واقعات ان حضرات کرام کے ہیں ان کا اتباع نہ اب ہو سکتا ہے نہ ہر شخص کو کرنا چاہئے کہ قویٰ ضعیف ہیں

(باقی صہ پر)

Rashid Ahmad Noor Puri

رشید احمد نور پوری

بقیہ صفحہ ۷

جس کی وجہ سے تحمل بھی ان کا اس زمانہ میں دشوار ہے اس وجہ سے اس زمانہ میں مشائخ تصوف ایسے مجاہدوں کی اجازت نہیں دیتے جس سے ضعف پیدا ہو کہ قوتیں پہلے ہی ضعیف ہیں۔ ان حضرات کو اللہ جل شانہ نے قوتیں بھی عطا فرمائی تھیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اتباع کی خواہش اور تمنا ضرور رکھنا چاہیئے کہ اس کی وجہ سے آرام طلبی میں کچھ کمی واقع ہو اور نگاہ کچھ تو نیچی رہے اور اس زمانہ کے مناسب اعتدال پیدا ہو جائے کہ ہم لوگ ہر وقت لذات دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں اور ہر شخص اپنے سے زیادہ مال و دولت والے کی طرف نگاہ رکھتا ہے اور اس حسرت میں مرا جاتا ہے کہ فلاں شخص مجھ سے زیادہ وسعت میں ہے۔

حضرت بلال سے ایک صحابی نے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی تھی۔ حضرت بلال نے فرمایا کہ حضورؐ کے پاس کچھ جمع تو رہتا ہی نہیں تھا۔ یہ خدمت میرے سپرد تھی کہ اگر کوئی مسلمان بھوکا آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما دیتے۔ میں کہیں سے قرض لے کر اس کو کھانا کھلا دیتا کوئی ننگا آتا تو مجھ سے ارشاد فرما دیتے ہیں کسی طرح سے قرض لے کر اس کا کپڑا بنا دیتا یہ صورت ہوتی رہتی تھی ایک مرتبہ ایک مشرک مجھے ملا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے وسعت اور ثروت حاصل ہے تم کسی سے قرض نہ لیا کرو۔ جب ضرورت ہوا کرے مجھ ہی سے قرض لے لیا کرو۔ میں نے کہا اس سے بہتر کیا ہوگا۔ اس سے قرض لے آیا کرتا اور ارشاد والا کی تعمیل کر دیتا۔

ایک مرتبہ میں وضو کر کے اذان کہنے کے لئے کھڑا ہی ہوا تھا کہ وہی مشرک ایک جماعت کے ساتھ آیا اور کہنے لگا " او حبشی! " میں ادھر متوجہ ہوا تو ایک دم بے تحاشہ گالیاں دینے لگا اور بُرا بھلا جو منہ میں آیا کہا اور کہنے لگا کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟

میں نے کہا قریب ختم کے ہے۔

کہنے لگا چار دن باقی ہیں۔ اگر مہینہ کے ختم تک میرا سب قرضہ ادا نہ کیا تو تجھے اپنے قرضہ میں غلام بنا لوں گا اور اسی طرح بکریاں چراتا پھرے گا۔ جیسا پہلے تھا۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔

حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ مجھ پر دن بھر جو گذرنا چاہیئے تھا وہی گزرا۔ تمام دن رنج و صدمہ سوار رہا اور عشاء کی نماز کے بعد حضورؐ کی خدمت میں تنہائی میں حاضر ہوا اور سارا قصہ سنایا اور عرض کیا یا رسول اللہ نہ آپ کے پاس اس وقت ادا کرنے کا کوئی فوری انتظام کر سکتا ہوں وہ ذلیل کرے گا۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو جب تک قرض ادا ہونے کا انتظام ہو میں کہیں روپوش ہو جاؤں۔ جب آپ کے پاس کچھ آ جائے گا میں حاضر ہو جاؤں گا۔ یہ عرض کر کے میں گھر آیا تلوار لی ڈھال اٹھائی جوتہ اٹھایا۔ یہی سامان سفر تھا۔ اور صبح ہونے کا انتظار کر رہا تھا کہ صبح کے قریب کہیں چلا جاؤں گا۔

صبح ابھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک صاحب دوڑے ہوئے آئے کہ حضورؐ کی خدمت میں جلدی چلو۔ میں حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کہ چار اونٹنیاں جن پہ سامان لدا ہوا تھا بیٹھی ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ خوشی کی بات سناؤں کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے قرضہ کی بے باقی کا انتظام فرما دیا۔ یہ اونٹنیاں بھی تیرے حوالے اور ان کا سب سامان بھی۔

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خوشی خوشی ان کو لے کر گیا اور سارا قرضہ ادا ہو گیا۔

میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ حضورؐ اللہ کا شکر ہے کہ حق تعالےٰ شانہ نے سارے قرضہ سے آپ کو سبکدوش کر دیا اور اب کوئی چیز بھی قرضہ کی باقی نہیں رہی حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ سامان میں سے کچھ باقی ہے؟

میں نے عرض کیا جی ہاں۔ کچھ باقی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ اسے بھی تقسیم ہی کر دے تاکہ مجھے راحت ہو جائے۔

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا پرائمری سالانہ جلسہ

جو ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ کو منعقد ہو رہا تھا بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ جلسہ ان تاریخوں کو نہ ہوگا۔ اس جلسہ کا اعلان بعد میں کیا جائے۔ اطلاعاً عرض ہے

محمد شفیع مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
ملتان

⁂

نقد و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں ——— مدیر

تعارف - جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

از۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب
ناشر۔ مکتبہ تعمیر حیات حبیب بنک بلڈنگ
اردو بازار۔ لاہور

طباعت دیدہ زیب۔ کتابت دل فریب۔ سرورق دلکش دورنگہ کاغذ کرنافلی قیمت ۲۵ پیسے

ڈاکٹر احمد حسین کمال مشہور اہل قلم ہیں "ترجمان اسلام" کے قارئین ان سے بخوبی واقف ہیں کہ آپ کا قلم کس انداز اور پیرائے میں اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ زیر تبصرہ کتابچہ ان ہی کی ذہنی و فکری کاوش کا نتیجہ ہے۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد۔ اصل اسلام کیا ہے۔ اللہ کی بادشاہت و حکمرانی کا صحیح مطلب۔ نصب العین ادائیگی فرض۔ ادائیگی فرض کے لئے جمعیۃ کیا کرنا چاہتی ہے۔ دین کو خطرہ۔ مسلمانوں کے اندر بگاڑ پیدا ہونے کے اسباب۔ جمعیۃ کی دعوت۔ نظام اسلامی کے مدعیان کا طریقہ عمل۔ ابتدائی جمعیتوں کا بنیادی کام۔ جمعیۃ کی دینی، سیاسی اور عوامی اصلاحات کا پروگرام اور نظم و نسق وغیرہ۔ کتابچہ ہر لحاظ سے مطالعہ کے لائق ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنی چاہیے ۲۵ پیسے کے ٹکٹ ارسال کرنے سے ایک عدد اور ایک صد کے لئے بیس روپے ارسال کر کے مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایک عیسائی خاندان کا قبول اسلام

چک نمبر ۴۳۳ گ ب رتو وال ڈاکخانہ پیر محل تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

اہالیان دیہہ حضرات کی موجودگی میں ایک عیسائی خاندان نے برضاء و رغبت حضرت مولانا مولوی حکیم حافظ علی احمد صاحب چشتی صابری کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور یہ حضرات اب باقاعدہ مولانا صاحب مذکور سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور پانچوں وقت کی نماز جماعت سے مسجد آ کر ادا کرتے ہیں ناظرین اس خاندان کی بہبودی اور استقامت علی الحق کی دعاء فرما دیں۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

بقیہ فتح بیت المقدس

پھر آپ نے پادری سے فرمایا کہ اگر ہم گرجا میں نماز پڑھ لیتے تو میرے جانے کے بعد مسلمان اسے توڑ کر مسجد بنا لیتے۔ اس لئے ہم نے گرجا میں نماز پڑھنے سے احتراز کیا۔ اس کے باوجود آپ کے جانے کے بعد مسلمانوں نے اس سیڑھی کو توڑ کر مسجد تعمیر کر لی اور یہی وہ مسجد جو کہ مسجد عمر کے نام سے مشہور ہے۔ آج بھی بیت المقدس میں موجود ہے۔ مسلمانوں کو بیت المقدس پر فتح ۱۶ ہجری سن ۶۳۷ عیسوی میں ہوئی۔

کاش پاکستان میں جمہوریت کا نعرہ لگانے والے اس آئینے میں اپنا منہ دیکھ لیتے۔

سابق نام	اسلامی نام
رلا ولد سادھو	محمد رمضان
ٹھقیر ولد رلا	فقیر محمد
زوجہ فقیر یا مسمات پیاری	سردار بی بی
عطری زوجہ رلا	فاطمہ
بچنا ولد رلا	نور محمد
عاشق ولد فقیریا	عاشق حسین
شونکا ولد فقیریا	محمد علی
کاکی دختر فقیریا	غفوراں
رجنو ولد فقیریا	منظوراں
پیو ہو	غلام رسول

(علی محمد جالندھری خادم مدرسہ عربیہ رحیمیہ

یاد رکھیئے ترجمان اسلام چھ ماہ سے کم میعاد کے لئے جاری نہیں کیا جاتا۔

سلاجیت مصفّیٰ کے فوائد

سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ۔ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے فی سیر ۱۲۰ روپے

حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی

مینیجر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر کا

اکتیسواں سالانہ جلسہ

تقسیم اسناد و دستار بندی بتاریخ ۲۸ر ۲۹ر مارچ ۱۹۶۴ء مطابق ۱۳ر ۱۴ر ذیقعد ۱۳۸۳ھ بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام کمپنی باغ کوہاٹ میں منعقد ہوگا۔ جس میں (۱) حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی خطیب پاکستان کراچی۔ (۲) حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر تحفظ ختم نبوت پاکستان خطاب فرمائیں گے۔ نیز (۳) حضرت مولانا سید محمد ہاشم صاحب مجددی نقشبندی ٹنڈو سائیں داد حیدرآباد سندھ۔ (۴) حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ المحدثین غورغشتی (۵) حضرت مولانا سید گلبادشاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء سابق سرحد (۶) حضرت مولانا محمد منیر صاحب بجلی گھر پشاور (۷) حضرت مولانا رسول خان صاحب عارف باللہ ڈھوڈہ کوہاٹ (۸) حضرت مولانا صاحبزادہ محمد سلیم صاحب بلوسی کوہاٹ۔ (۹) حضرت مولانا اخوندزادہ حاجی محمد سعید صاحب تیراہ (۱۰) حضرت مولانا محمد زمان صاحب ڈھگین کوہاٹ (۱۱) حضرت مولانا حاجی عبدالہادی صاحب کربوغہ شریف کوہاٹ (۱۲) حضرت مولانا حاجی نجم الدین صاحب کربوغہ شریف کوہاٹ۔ (۱۳) حضرت مولانا مفتی محمد یحییٰ صاحب کربوغہ شریف کوہاٹ (۱۴) حضرت مولانا صابر الحق صاحب چونترہ کرک کوہاٹ انشاءاللہ تعالیٰ شمولیت فرما رہے ہیں۔ استدعا ہے کہ جوق در جوق شامل ہوکر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوکر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نوٹ) کمپنی باغ میں خیمہ جات و بجلی کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔ نیز حافظ عبدالعزیز صاحب اردو میں اور عبدالہادی صاحب پشتو میں وقتاً فوقتاً نعت شریف پیش کریں گے۔

المشتہر:۔ حاجی محمد ابراہیم پراچہ جنرل سیکرٹری دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر۔

ایجنٹوں کے نام

ترجمان اسلام ایک آزاد قومی ادارہ ہے جسے کسی سرمایہ دار کی سرپرستی حاصل نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ ابتک اپنے محدود وسائل اور مخلص سرپرستوں کی سرپرستی کے باعث زندہ ہے لیکن ہمارے بعض ایسے کرم فرما ہیں جنہوں نے ادارہ کے ساتھ تعاون کے برعکس اخبار کی بڑی بڑی رقمیں بار بار کی یاددہانی کے باوجود ادا نہیں کیں۔ ایسے حضرات کو ایک بار پھر موقعہ دیا جاتا ہے کہ اپنے بقایاجات جلد از جلد ادا فرمائیں تاکہ دفتر مالی مشکلات میں مبتلا ہوکر سخت قدم اٹھانے پر مجبور نہ ہو۔

دینی مدارس

ابتدائی طلبہ کے لئے بہترین درس گاہ

مدرسہ ترغیب القرآن ڈوالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ میں ابتدائی کتابیں فارسی۔ صرف ترکیبیں، نحو۔ فقہ پوری محنت اور بہترین طریقہ سے پڑھائی جاتی ہیں۔ اور امام الصرف والنحو حضرت باباجی صاحب مرحوم کامرہ والے کے طریق پر صیغے، جملوں، ترکیبوں کا بھی پوری صحت سے کرایا جاتا ہے۔ طلبہ کے لئے صابن، حجامت، کپڑا۔ لکھنے کے لئے کاپی سب انتظام مدرسہ کی طرف سے ہے۔ شائقین اور محنتی طلبہ جلدی تشریف لائیں۔ مکمل پتہ:۔ مدرسہ ترغیب القرآن ڈوالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سیالکوٹ۔

نیز مولانا محمد صابر حسین صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کی سعی جمیلہ سے جمعیۃ کی شاخ بھی قائم ہوگئی ہے۔

دارالعلوم حنفیہ چکوال کا داخلہ

مدرسہ دارالعلوم حنفیہ کا داخلہ شروع ہے۔ اور ماہ شوال تک جاری رہے گا۔ علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے سنہری موقع ہے۔ دارالعلوم میں درس نظامی حفظ و ناظرہ کا معقول انتظام ہے۔ طلبہ کی رہائش، خوراک اور کتب کا مدرسہ خود کفیل ہے۔ (مولانا) حافظ غلام حبیب مہتمم دارالعلوم حنفیہ چکوال۔

مرکز تجوید و قرأت مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ انوار الہدایہ

دین پور شریف متصل بہاول نگر

مدرسہ ہذا کی بنیاد حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب بہاول نگری نے حضرت مولانا الشاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کے خاص ایماء سے باقاعدہ طور پر ۱۳۴۵ھ میں رکھی تھی۔ الحمدللہ تقریباً ۳۸ سال سے مدرسہ دینی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ نیز گزشتہ سال سے حضرت مولانا قاری عبدالقادر صاحب جو استاد القراء قاری عبدالمالک صاحب کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں باحسن طریق کام کر رہے ہیں جس کے تعلیمی معیار بلند سے بلند ہوتا جا رہا ہے۔

اس سال مدرسہ ہذا کا داخلہ آخری شوال تک رہے گا۔ اور بیرونی طلبہ درجہ حفظ قرآن مجید تجوید و قرأت اور درجہ کتب میں داخل کئے جائیں گے۔ اور طلبہ کی خوراک کتب و رہائش وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

خوش خبری

بفضلہ تعالیٰ مدرسہ حنفیہ انوارالعلوم پرانی سبزی منڈی جہلم کا داخلہ از ۱۵ر شوال المکرم تا ۱۵ر ذیقعد جاری رہے گا۔ خواہشمند طلبہ فوری طور پر اس نادر موقع سے مستفید ہوں۔ مسافر و غریب طلبہ کے لئے قیام و طعام و دیگر اخراجات بذمہ مدرسہ ہذا ہوں گے۔ مدرسہ میں قرآن کریم حفظ و ناظرہ کا مکمل انتظام ہے۔

گوٹھ باغ خاں جتوئی میں مدرسہ شمس الہدیٰ کی تشکیل

گوٹھ باغ خاں جتوئی تحصیل سانگھڑ میں مدرسہ شمس الہدیٰ زیر سرپرستی مولانا مولوی شیر محمد جتوئی صاحب کے کھل گیا ہے۔

مدرسہ ہذا میں مولانا عبدالحکیم مہر صاحب عربی۔ فارسی۔ اردو اور قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم دے رہے ہیں۔ طالب علموں کی رہائش، خوراک، کپڑے بقدر وسعت دیئے جاتے ہیں۔ طالب علموں کو چاہیئے کہ مدرسہ ہذا میں تعلیم پاکر دینی تعلیم کا بول بالا کریں۔ تاج محمد عزیز اللہ جتوئی۔ مہتمم شمس الہدیٰ گوٹھ باغ خاں جتوئی تحصیل سانگھڑ۔

داخلہ کا اعلان

مدرسہ عربیہ انوار القرآن زیر اہتمام انجمن خدام الاسلام چوک تھانہ قریشی تحصیل و ضلع مظفرگڑھ حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم کی دعاؤں سے اور حضرت مولانا عبدالمالک دامت برکاتہم صاحب کی زیر سرپرستی روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ کتب درسیہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب فاضل وفاق المدارس، فاضل عربی پنجاب یونیورسٹی و فارغ التحصیل مدرسہ قاسم العلوم ملتان انجام دیتے ہیں۔ شائقین طلبہ علوم و فنون عربیہ کو داخلہ کی اطلاع دی جاتی ہے کہ جلد از جلد داخلہ لیں۔ علاوہ ازیں مخیر حضرات سے امداد کی اپیل کی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ خصوصاً تعمیرات اور کتب کی فراہمی کے سلسلے میں توجہ درکار ہے۔

مہتمم مدرسہ فقیر عبدالرحمٰن عفی عنہ۔

طلبہ علوم عربیہ کیلئے خوشخبری

حسب دستور سابق مورخہ ۵ر شوال المکرم سے مدرسہ مخزن العلوم کا داخلہ شروع ہوکر آخر شوال المکرم تک رہے گا۔ دورہ حدیث شریف کے اسباق حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ ہذا و استاذ العلماء والفضلاء حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ہذا کے پاس رہیں گے۔

نیز اس سال اراکین مدرسہ ہذا نے فلسفہ و معقول و دیگر علوم و فنون کے واسطے جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا واحد بخش صاحب مدظلہ العالی سکنہ کوٹ مٹھن شریف و سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی خدمات حاصل کرلی گئی ہیں۔ داخل شدہ طلبہ کے واسطے قیام و طعام و کتب و صابون وغیرہ کا منجانب مدرسہ ہذا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ جملہ شائقین علوم دینیہ جلد از جلد داخلہ لے کر علمی فیوضات سے مستفیض ہوں۔ (ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور۔

طلبہ علوم اسلامیہ کو خوشخبری

دی جاتی ہے کہ مغربی پاکستان کے ایک مرکزی شہر کیمبل پور میں دینی علوم کی تدریس کے لئے ایک درس گاہ کا اجراء کیا گیا ہے جس میں تعلیم القرآن الحکیم حفظ، با ترجمہ کے علاوہ درس نظامی کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ بیرونی طلبہ کے قیام۔ طعام۔ لباس، کتب اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ چونکہ ابتدائی حالات میں داخلہ محدود تعداد میں ہوگا۔ اس لئے شائقین حضرات جلد از جلد اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ مزید معلومات کے لئے پتہ ذیل پر رجوع فرمائیں۔ (محمد سلیمان قادری ناظم نشریات جامعہ مدنیہ کیمبل پور)۔

اعلان حضرت مولانا مولوی قاری محمد امیر الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام چوک سرائے ۲۲ مارچ کو برائے ادائے فریضہ حج بیت اللہ شریف عرب تشریف لیجا رہے ہیں لہٰذا تمام اہل اسلام ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حج مقبول منظور فرمائے۔ آمین۔

Phane No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Qate - LAHORE

volume : 7 | 13 March 1964 | 28 Shawwal 1383 | No 10 | Price 12 Paisas

علماء کرام کا قاہرہ میں مسعود ورود

قاہرہ ۶ - مارچ - نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا وفد جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام (رکن قومی اسمبلی) حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان رکن صوبائی اسمبلی - حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نیو ٹاؤن کراچی - شریک ہیں گذشتہ شب ۱۰ بجے کراچی سے [illegible] ایئر [illegible] کے ایک خصوصی طیارہ میں روانہ ہوکر صبح قاہرہ پہنچ گیا جہاں اہل علم کرام - معززین شہر جامع ازہر کے علماء کی بہت بڑی تعداد نے ان کا استقبال کیا - وفد میں مشرقی پاکستان کے حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب بھی شریک تھے مختصر تعارف کے بعد پاکستانی وفد کے ارکان نے نماز فجر قاہرہ میں ادا کی -

وفد کے ارکان جامع ازہر کی خصوصی دعوت پر جامع کی ہزار سالہ برسی میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں - جہاں پندرہ دن تک وہ کئی تقریبات میں شریک ہوں گے اس وقت تک قاہرہ میں ساری دنیا سے علماء اسلام کی ایک بہت بڑی تعداد پہنچ چکی ہے - جن میں پاکستانی علماء کا وفد ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے -

ایک ملاقات میں ارکان وفد نے بتایا کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے سامنے پاکستانی نکتہ نگاہ پیش کرنے کا یہ ایک اچھا موقعہ ہے اور ہم عام ملاقاتوں - اخباری بیانات اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ اپنے ملک کا نظریہ ہندوستانی مسلمانوں کی مظلومیت اور قتل عام اور کشمیر میں جابرانہ بھارتی قبضہ اور پاکستانی نکتہ نگاہ سے کشمیر کے مسئلہ کی وضاحت کریں گے -

چوں کفر از کعبہ برخیزد … !

نئی دہلی ۱۰ مارچ - آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر جناب محمد اسماعیل نے کل میسور میں دعویٰ کیا ہے × کہ کشمیر مکمل طور پر بھارت کے حصے کی حیثیت رکھتا ہے اور کشمیر نام کا کوئی مسئلہ موجود نہیں ہے (انجام ۱۰ مارچ)

عالمی خبریں

ملتان میں آٹھ علماء کے داخلہ پر پابندی

ملتان - ہفتہ (نمائندہ خصوصی) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت پندرہ دن کے لئے آٹھ علماء کے ملتان میں داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے - ان علماء میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی بھی شامل ہیں - یہ تمام علماء مدرسہ خیر المدارس کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرنے والے تھے -

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ قدم پولیس کی سفارش پر اٹھایا جس میں کہا گیا تھا کہ مولانا احتشام الحق تھانوی مولانا ابوذر بخاری صاحب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری، مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے ملتان میں داخلہ اور تقریر کرنے پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ یہ حضرات مدرسہ خیر المدارس کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرنے والے ہیں اور ان کی تقریروں سے فرقہ وارانہ منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے

تین دن کے اندر سیالکوٹ کی سرحد پر بھارتی فوج کا تیسرا حملہ

سیالکوٹ - ہفتہ (نمائندہ خصوصی) بھارتی فوج نے جموں اور سیالکوٹ کی سرحد پر واقع ایک قبرستان پر قبضہ کرنے کے لئے آج پھر پیش قدمی کی لیکن سٹیلج رینجرز نے جوابی کارروائی کر کے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا - بھارتی فوج نے گذشتہ دو دن کی طرح آج بھی پاکستانی علاقہ پر زبردست فائرنگ کی اور ایک پاکستانی گاؤں پر شیل بھی پھینکے جس سے ایک نوجوان محمد خاں شہید ہوگیا - معلوم ہوا ہے کہ کل اور پرسوں سٹیلج رینجرز کی جوابی کارروائی سے بھارتی فوج کے نو سپاہی ہلاک ہوئے

عالمی باکسنگ چیمپین

نیویارک - ہفتہ باکسنگ کے نئے چیمپین کاسیس کلے کا اسلامی نام محمد علی رکھا گیا تھا - کلے کا یہ نام امریکی نیگرو مسلمانوں کے روحانی پیشوا عالی جاہ محمد نے رکھا تھا - کاسیس کلے جس نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا - کل اپنا نیا نام اختیار کرنے کے بعد کہا کہ میں اسے اپنے لئے بہت بڑا اعزاز تصور کرتا ہوں

اسرائیل کے دوست ملکوں کو سعودی تیل کی سپلائی بند کر دی جائیگی

قاہرہ ۷ - مارچ - سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیراعظم امیر فیصل نے اعلان کیا ہے - کہ حکومت سعودی عرب ان تمام ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کرنے کے لئے تیار ہے جن کے اسرائیل کے ساتھ قریبی دوستانہ روابط ہیں - امیر فیصل نے یہ اعلان مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کیا - امیر فیصل نے سمندر کے پانی کو میٹھے پانی میں بدلنے کے اسرائیلی منصوبہ میں تعاون کرنے پر امریکہ پر خاص طور پر تنقید کی اور اسے عرب مفاد کے منافی قرار دیا -

امیر فیصل نے صدر ناصر کے اس مطالبہ کی حمایت کی کہ مشرق وسطیٰ کے ارد گرد واقع تمام برطانوی فوجی اڈے ختم کر دیئے جائیں - انھوں نے جنوبی عرب کی ریاستوں کی آزادی کے مطالبہ کی حمایت کی اور کہا کہ وہاں برطانوی اقتدار کو ختم کر دیا جائے -

ڈھاکہ میں اقوام متحدہ کی کانفرنس ملتوی کر دی گئی

اقوام متحدہ - ڈھاکہ میں ہونے والی اقوام متحدہ کی کانفرنس ملتوی کر دی گئی کیونکہ پاکستان نے ڈنمارک کے یہودی ماہر پروفیسر اینڈرسن کو ویزا دینے سے انکار کر دیا تھا - اس انکار کی سیاسی وجوہ کی تو بیاں تعریف کی گئی ہے مگر اقوام متحدہ کے حلقوں کا یہ تاثر ہے کہ ان وجوہ کی بنا پر اقوام متحدہ کی فنی تنظیم کے کام میں رکاوٹ نہیں پڑنی چاہیئے (ہمدرد)

اسلامیہ کالج میں مقابلہ حسن قرأت

لاہور ۷ مارچ - مجلس اسلامیہ کالج سول لائنز کے زیر اہتمام کل مغربی پاکستان حسن قرأت کا مقابلہ منعقد ہوا - علامہ علاؤالدین صدیقی نے صدارت کی - قاری اظہار احمد تھانوی - قاری علی حسین صدیقی اور قاری غلام رسول نے منصف کے فرائض انجام دیئے اور قاری عبدالقادر نے اول قاری ظفر احمد نے دوسرا - قاری محمد یونس نے تیسرا انعام حاصل کیا - حوصلہ افزائی کے دو انعامات مصطفےٰ محمد ترک اور قاری محمد عابد کو دیئے گئے -

پاکستانی وفد کی اسلامی ممالک کو روانگی

پاکستان کا ایک غیر سرکاری وفد ۷ مارچ کو مختلف اسلامی ممالک کے دورے پر روانہ ہوگیا جہاں وہ اہل کشمیر کی جدوجہد آزادی سے متعلق رائے عامہ کو آگاہ کرے گا اور اس سلسلے میں پاکستان کے موقف کی وضاحت کرے گا - وفد کی قیادت میر واعظ یوسف کر رہے ہیں -

مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ ختم نبوت کو صدمہ

علی پور سے اس خبر کے موصول ہونے پر بہت ہی صدمہ ہوا کہ مولانا لقمان صاحب مبلغ ختم نبوت کے والد بزرگوار اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مبلغین ختم نبوت کے اجلاس منعقدہ دفتر ختم نبوت میں مرحوم و مغفور کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا مانگی گئی - ناظم دفتر

خالص سونے اور چاندی کے بہترین
زیورات
کی بااعتماد دوکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں -
عبدالرحمان زرگر
دوکان نمبر ۷۷۴ - ۴۷۳
بھابڑہ بازار - راولپنڈی

غازی خدا بخش صاحب ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۰
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
بحکمہ جلیلہ کرمہ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
قیمت ۱۲ پیسہ
نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
نفیس
جلد ۷ ○ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۸

اچھے ڈپٹی کمشنر

عرصہ دراز سے جب پاکستان میں لوٹ کھسوٹ رشوت، سفارش، بلیک اور بد دیانتی کا بازار گرم ہوا، تو ہر سمجھدار مسلمان کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا۔ پاکستان کا کیا بنے گا۔ یہ سوال فطری اور اہم تھا۔ اس لئے کہ جب ملک میں ابتری اور افراتفری پھیل جائے۔ عوام پریشان ہوں۔ حکومت کی اصلاحی کوششیں ناکام رہ جائیں۔ حکومت کے سرکاری اداروں میں بھی شیطان گھس جائے۔ خوشحالی اور آبادی کی امیدیں ختم ہو جائیں۔ اور اہل ملک مسلسل بربادی کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ تو لوگ بربادی کے امکانات پر سوچتے اور اندازے لگاتے ہیں۔ کہ اس بربادی کا آخری سرا کیا ہوگا۔ اور کب ہوگا۔

ہم نے اس زمانہ میں سرکاری افسروں کو بھی یہ کہتے سنا تھا۔ کہ پاکستان کا کیا بنے گا؟ آخر کار ملک میں فوجی انقلاب آیا۔ اور مرزا اسکندر اور اس کی ذریت سے اللہ تعالیٰ نے ملک کو نجات بخشی۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۲ء تک یہ دور رہا ۱۹۶۲ء میں فوجی حکومت نیم جمہوری نظام میں تبدیل ہوئی۔ جس کو اس کے مخالف آمریت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اب پھر ملک میں یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ پاکستان کا کیا بنے گا؟

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس صورت حال کی ذمہ داری صدر مملکت، گورنروں اور وزیروں پر کہاں تک عائد ہوتی ہے بہر حال یہ شکائت بہت پہلے سے ہے۔ اور جب ہمارے معزز وزیر ملک قادر بخش صاحب ابھی وزیر نہیں بنے تھے انہوں نے اسمبلی میں فرمایا تھا۔ کہ مجھے خطرہ بیرونی دشمنوں سے نہیں ہے حقیقی خطرہ ان مار آستینوں سے ہے۔ جنہوں نے ملکی نظم ونسق کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ شرابی یہ رشوت خور یہ بدکردار اہلکار جب تک درست نہ ہوں گے ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم کہتے ہیں۔ ترقی تو رہی درکنار ملک ان گندوں کے ہاتھوں تباہ ہونے کے خطرات میں گھرا ہوا ہے، ہر مسلمان حاکم اور رعایا کے ہر فرد کو اس کا احساس ہے کہ اس صورت حال کی اصلاح ضروری ہے۔

ہم سولہ سال کے تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ جب تک انگریزوں کی تیار کی ہوئی یہ نسل باقی ہے۔ اور جب تک دفتری نظام اسی طرح سرخ فیتے کا نظام ہو۔ اور جب تک مذہب کے اصول کی اہمیت خوف خدا اور محاسبہ کا تصور پیدا نہ ہو۔ اس حالت کی تبدیلی مشکل ہے۔ اس قسم کے نظام میں کوئی اچھا آدمی آجائے۔ تو وہ کھپ نہیں سکتا۔ اس کا نبھاؤ مشکل ہو جاتا ہے۔ فرض کیجئے۔ ایک چھوٹا افسر شریف اور دیانتدار آجائے۔ رشوت نہ لے کام باقاعدگی سے کرنا چاہے۔ اس کے ماتحت اس سے تنگ ہو جائیں گے۔ کہ یہ کدھر کا مسلمان آگھسا۔ سارے کام چور پریشان ہوں گے۔ کیونکہ یہ ان سے پورا کام وقت پر کرانا چاہتا اور رشوت سے روکتا ہے۔ دوسری طرف اوپر کا افسر بھی اس کے خلاف ہو جاتا ہے۔ یہ اس کو کوئی رقم دے کر راضی نہیں رکھ سکتا۔ جس کی چاٹ اس کو پہلے افسروں نے لگا دی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ چھوٹا دیانتدار افسر چکی کے دو پاٹوں میں آکر پس جاتا ہے۔

لے سے کے ڈی سی جیسے افسر دونوں طرف کے دباؤ سے اپنے کو بچا سکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی بہتر ڈپٹی کمشنر آجائے۔ تو حالات بڑی حد تک سدھرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے، کہ حکومت زیادہ احتیاط ڈپٹی کمشنروں کے تقرر میں کرے۔

اس وقت چند ڈپٹی کمشنر ایسے ضرور موجود ہیں جو ملک کے لئے بے حد مفید اور ان کی خوبیاں ان کی غلطیوں پر غالب ہیں۔ جن سے رعایا خوش اور ان کو دیانتدار سمجھتی ہے۔ اور دراصل اسی قسم کے افسر ملک وملت کے سچے خیر خواہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ یہاں ہم چند ایسی باتوں کا ذکر کر دیں۔ جو تمام افسروں اور خاص کر ڈپٹی کمشنروں میں ہونی لازمی ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے۔ وہ اپنے سرکاری فرائض سے پورا واقف اور تجربہ کار ہو۔ اس بات کی رعائت تو حکومت کو کرنی ہی پڑتی ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ وہ گورہ شاہی دماغ نہ رکھے۔ بلکہ ملنسار اور عوام کا خیر خواہ ہو۔ صرف دفع الوقتی اور ٹائم پاس کرنے والا نہ ہو۔

(۳) ملاقات کے لئے اس کے دروازے سب کے لئے بلا تفریق طبقات یکساں کھلے ہیں۔ اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت ہو۔ چاہے مسلسل نہ ہو۔

(۴) وہ کسی افسر کے خلاف شکایت میں پرسٹیج کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ فوراً غیر سرکاری یا جس طرح زیادہ مناسب ہو، فوراً تحقیقات کرائے۔ اور تدارک کے لئے کسی قسم کی کارروائی سے پس وپیش نہ کرے۔ اسی ایک طریقہ سے ضلع بھر کے افسر کام چوری اور غلط کاری سے رک سکتے ہیں اور افسروں کی درستگی ہی عوامی مفادات کے حفاظت کی ضامن ہو سکتی ہے۔

(۵) وہ خوش اخلاق ہو۔ اور افسروں کی طرح عوامی نمایندوں اور پرانے تجربہ کار لوگوں سے بھی مل کر ملکی ضروریات میں مشورہ کرے۔

(۶) وہ عوام سے تعلق رکھے۔ مساجد اور مجامع میں حاضر ہوا کرے۔

(۷) وہ ہر بات میں صرف ماتحت افسروں کی رپورٹوں پر دارومدار نہ رکھے۔ بلکہ کسی فریق کے توجہ دلانے پر خود بلا واسطہ بھی حقیقت حال تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

(۸) وہ پارٹی بازی سے بالاتر رہے۔ سب سے بڑے عیب سے کہ افسر بڑے لوگوں کے آلہ کار ہو جاتے ہیں بچا رہے۔

(۹) وہ اس بات کی نگرانی کرے۔ کہ ضلع میں کوئی مقامی افسر کسی پارٹی یا بڑے آدمی کا

(باقی آخری صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

حسن ابدال میں دو روزہ جمعیتہ کانفرنس

• مذہب اسلام نے خدا کی ذات کا جو تصور پیش کیا ہے مذہب باطلہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتے۔ ادیان باطلہ دین حق کی عظمت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آج بھی دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے چیلنج کا مقابلہ نہیں کر سکتی

(مفکر اسلام علامہ خالد محمود)

• ملک کے بہی خواہ وہی تصور ہوں گے جو اسلامی شعائر کے احیاء اور قوم کی بقا کا جذبہ رکھتے ہوں۔ آج ملک صحیح قیادت کا متلاشی ہے۔ عوام اپنے احساسات کو بیدار کریں۔

(مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی)

• ہر جماعت اقتدار برائے اقتدار کی خواہاں ہے۔ جبکہ اقتدار برائے اسلام کا جذبہ ہونا ضروری ہے جمعیتہ علماء اسلام ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ملک میں اسلامی آئین کو نافذ العمل دیکھنا چاہتی ہے۔ ملک کو زناکاری شراب نوشی، سود خوری کی لعنت سے پاک کیا جائے۔

(مولانا غلام غوث ممبر صوبائی اسمبلی)

حسن ابدال (ڈاک سے) ۷، ۸ر جولائی ۱۹۶۴ء کو دو روزہ جمعیتہ کانفرنس کا پہلا اجلاس بعد از نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ جس میں مولانا عبدالعزیز خطیب زراعتی فارم منٹگمری نے سیرت مصطفےٰ کے عنوان پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ سیرت رسولؐ کا بیان اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ ہم اپنے اندر سیرت رسولؐ کے ہر پہلو کو اتارنے کی کوشش کریں۔ ورنہ محض دعوی کسی خصوصیت کا حامل نہیں۔

آپ کا انداز بیان ایسا شگفتہ تھا۔ کہ ہر بات دل پر نقش ہو رہی تھی۔ نماز عصر تک یہ اجلاس جاری رہا۔ دوسرا اجلاس بعد از نماز عشاء شاعر حریت مرزا غلام نبی جانباز کی ولولہ انگیز نظموں سے شروع ہوا۔ آپ کے کلام نے مردہ رگوں میں تحریک پیدا کر دی۔ اور فضا نعرۂ تکبیر کی صدا سے گونج اٹھی۔ آپ کے بعد مفکر اسلام علامہ خالد محمودؒ نے خطبہ مسنونہ کے بعد اسلام اور فرقِ باطلہ کا ایک اچھوتے انداز میں نقشہ کھینچا۔ آپ نے عیسائیت کے عقیدۂ تثلیث ہندو دھرم کے اوتار اور بدھ مت کے عقائد باطلہ پر ناقدانہ روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ خدا کی ذات کا جو تصور اسلام اور داعی اسلام نے پیش کیا۔ مذاہب باطلہ اس کی ادنیٰ نظیر بھی نہیں رکھتے۔ اور ادیانِ باطلہ جو خالق و مخلوق کا جوڑ لگایا۔ اس میں خالق اور مخلوق میں تمیز کرنا مشکل ہو گئی۔ بلکہ خالق کبھی مخلوق کے لباس میں اور مخلوق کبھی خالق کے مقام پر نظر آنے لگی۔ اور یہ ارتباط ناممکن اور محال ہے۔ اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے خالق و مخلوق کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے خالق کو خالق اور مخلوق کو مخلوق کے درجہ میں رکھا۔ اور یہ اسلام کی عظمت کا زندہ نشان ہے۔ اس پر آپ نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس ایک بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا

تیسرا اجلاس ۸ر جولائی بعد از نماز ظہر تلاوت کلام پاک اور جانباز کی نظموں سے شروع ہوا۔ جس میں مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹولیاں لاہور نے مناقب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلافت راشدہ کے عنوان پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔

چوتھا اجلاس بعد از نماز عشاء تلاوت کلام پاک اور جانباز کے کلام سے شروع ہوا۔ مولانا محمد اجمل صاحب نے جمعیتہ علماء اسلام کا پُر اثر اور پُرزور الفاظ میں تعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا۔ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان میں وہی دَور پیدا کرنا چاہتی ہے۔ جو خلافت راشدہ کے وقت تھا یہاں کی معاشرت، معیشت، تہذیب و تمدن، بود و باش کلچر، سوسائٹی اسلام کے خطوط کا آئینہ دار ہو۔ اس کے بعد مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی نے بصیرت افروز خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ ملک کی سالمیت اسی میں ہے۔ کہ جب یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں قوانین شرعی کا نفاذ ہو۔ اور ان قوانین کو جو خلاف شرع ہوں منسوخ قرار دیا جائے۔ اور سودی کاروبار جو ہر لحاظ سے ناجائز ہے۔ فی الفور منسوخ کیا جائے۔ اس پر آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں سودی کاروبار کی حرمت کی وضاحت فرمائی۔

ازاں بعد مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی نے پرجوش انداز میں ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور بدکرداری کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ملک میں چکلوں کی بہتات اور شراب خانوں کی کثرت اخلاقی بے راہ روی کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ ان کا قلع قمع کیا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ شرعی قوانین کا نفاذ ہو۔ اس لئے عوام کو چاہیئے۔ کہ اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کریں آپ نے عیسائی مشنریوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کے لئے بھی حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ ان کو شتر بے مہار کی طرح آزاد نہ چھوڑا جائے۔ اور نہ ہی کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت ہو۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام حسن ابدال کا یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ انہوں نے "ایک غلطی کا ازالہ" اور "پس منظر کربلا" نامی دو کتابوں کو بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم صادر فرما کر اسلام دوستی کا ثبوت دیا

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ عائلی قوانین کو جو سراسر اسلام کے منافی ہیں۔ فی الفور منسوخ قرار دے کر اہل اسلام کے جذبات کا احترام کرے۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی کو بنظر حقارت دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے، اور شراب، زناء نیز سودی کاروبار کو جو اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ قانوناً بند کر کے شعائر اسلام کا احترام کرے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس ملک میں قوانین اسلامی کا نفاذ کر کے اسلام کے حقیقی بہی خواہ ہونے کا ثبوت دے۔

(۵) یہ اجلاس مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی اور مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے۔ کہ ان کے ہر فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے ان سے مکمل طور پر تعاون کیا جائے گا۔ جلسہ بعد از دعا ترقی اسلام و استحکام پاکستان ۱½ بجے شب ختم ہوا۔

(ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام حسن ابدال)

جمعیتہ علماء اسلام منڈی حاصل پور

جمعیتہ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب قاضی محمد قمر الدین خطیب و صدر مبلغ مدرسہ مدینۃ العلوم منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور باتفاق پاس ہوئے۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی زعماء کے خصوصاً مفتی محمود صاحب کے فیصلوں کی تائید اور تصویب کرتا ہے۔ اور نام نہاد اسلامی نظامیوں کی شورش کو بہ نگاہ نفرت دیکھتا ہے

(۲) یہ اجلاس عالیجناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ کہ رسوائے زمانہ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" اور "پس منظر کربلا" پر پابندی لگا کر اسے ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا صاحب کی دوسری کتابوں پر بھی پابندی لگائی جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام منڈی حاصل پور)

اظہار تشکر

محترم حکیم نواب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام حیدر آباد کے والد ماجد کی وفات پر دوستوں کو عموماً اور ارکان جمعیتہ علماء اسلام کو خصوصاً صدمہ پہنچا۔ سب نے ہمدردی اور دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے محترم حکیم صاحب موصوف نے ایک مکتوب کے ذریعہ تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں خطوط لکھے ہیں۔

اعلان

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب علوی خطیب جامع مسجد اکال گڑھ راولپنڈی کا اٹھارہ سالہ نوجوان بھانجا نہر میں ڈوب کر انتقال کر گیا حضرت مولانا اطلاع ملتے ہی ملکوال (ضلع گجرات) تجہیز و تکفین میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعید الرحمٰن راولپنڈی)

Scanned with CamScanner

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء

حکومت اور مذہب

رسالہ الرحیم حیدرآباد کی تنقید پر تبصرہ

رسالہ الرحیم حیدرآباد کے محترم مدیر نے ۷ جولائی ۱۹۶۴ء کے شمارہ میں شذرات کے ذیل میں موتمر قاہرہ کے تاثرات و حالات پر تبصرہ فرمایا۔ جس کے چند مندرجات یہ ہیں :-

(۱) اس وفد کے معزز رکن مولانا غلام غوث ہزاروی نے صدر جمال عبدالناصر کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے :-

(ل) اس نے جامعہ ازہر کی عمارت کے لئے ۸ کروڑ روپیہ منظور کر کے علم دوستی کا ثبوت دیا ہے

(ب) اس نے ایک ریڈیو سٹیشن کو قرآن تلاوت کے لئے خاص کر کے قرآن کی بہترین خدمت کی۔

(ج) اس نے مسجدوں کے لئے مفت بجلی اور پانی مہیا کر کے دنیائے اسلام کے لئے بہترین نظیر قائم کی۔

اس کے بعد محترم مدیر الرحیم لکھتے ہیں کہ مولانا غلام غوث صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ مصری حکومت یہ دینی خدمات کیسے انجام دے سکی ہے۔ پھر خود ہی اس کی وجہ بتاتے ہیں (۱) کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی تمام مساجد وزارت اوقاف کے تحت ہیں۔ ان کا نظم و نسق ان کے آئمہ وغیرہ کا تقرر بھی اس کے ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اوقاف کی اجازت کے بغیر کوئی شخص وعظ بھی نہیں کر سکتا۔

(۲) وہاں ازہر اور اوقاف کے عہدہ دار ڈاکٹر (پی۔ ایچ۔ ڈی) ہیں۔

(۳) جامعہ ازہر کے لئے جو مدینۃ الجامعہ بن رہا ہے اس میں طلبا و طالبات کے لئے الگ الگ مختلف فنون کے کالج ہوسٹل۔ لائبریری۔ اسمبلی ہال۔ کھیل کے میدان رلیستوران۔ بازار۔ پارک۔ تیرنے کے تالاب غرضیکہ ہر وہ چیز ہوگی جس کی ضرورت یونیورسٹی کے طلبا کو ہوتی ہے

(۴) وہاں وعظ و ارشاد وزارت اوقاف کی ذمہ داری ہے۔ اور دینی تعلیم ایک انفرادی کاروبار نہیں بلکہ ایک مستقل شعبہ ہے۔ جس کی نگران خود حکومت ہے۔ پھر ڈاکٹر لوگ بھی دینی شعبوں کے انچارج ہیں۔

(۵) مصر نے تو جدیدیت کو سب سے پہلے اپنایا ہے۔ اب تو یمن اور سعودی عرب جیسے دقیانوسی ملک بھی پرانا چولہ اتارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور وہاں بھی جدیدیت کی لہر آ گئی ہے۔

(۶) محترم پروفیسر محمد سرور صاحب نے یہ نصیحت فرمائی ہے۔ کہ ہمارے ان بزرگوں کو یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیئے کہ جب تک محافظین اور عصریین میں پورا تعاون نہیں ہوگا اور راسخ العقیدگی اور جدیدیت میں موافقت پیدا نہ ہوگی۔ نہ اسلام کی عظمت ماضی کا احیاء ہوگا۔ نہ شاندار مستقبل کی تعمیر۔

(۷) آخر میں محترم نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ ناصر کی تعریف تو کی۔ لیکن تعریف کی جو وجہ تھی (جدیدیت کو اپنانا اور مذہبی امور حکومت کے حوالہ کرنا) اس کا ذکر ہی ارکان وفد نے نہیں کیا۔

یہ خلاصہ اس تنقید کا ہے۔ جو محترم پروفیسر محمد سرور صاحب نے پاکستانی وفد کے ان ارکان پر کیا ہے۔ جو مصر گئے تھے۔ اور جنہوں نے وہاں کے حالات بیان کئے ہیں۔ اہل اسلام خود خیال کریں۔ کہ جب پروفیسر صاحب موصوف جیسے اسلام کو سمجھنے والے اور علم دوست بزرگ مسلمانوں کو یورپین تہذیب کی دعوت دیں۔ تو پھر اور کس سے گلہ کیا جائے۔ کم از کم شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے نام سے ایسا کیا جانا زیادہ افسوسناک ہے۔

ہم پروفیسر صاحب کی نیک نیتی کو مشکوک نہیں سمجھتے۔ مگر افسوس کہ ان کے ان خیالات سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہم نمبر وار آپ کے خیالات کے بارہ میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

(۱) ہم آپ کی پہلی بات کے قطعاً مخالف نہیں ہیں اسلامی حکومت تمام اسلامی حدود کو قائم رکھنے اور دینی نظام کی درستگی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اور اسی لئے اسلامی حکومت کا قیام اور نصب امام واجب ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں انگریزی حکومت گذری ہے۔ جس پر اعتماد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور خاص کر دین کا معاملہ اس کے سپرد کرنا تو دینی عمارت ڈھانے کے مترادف تھا۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آزادی کے بعد بھی ابھی تک کسی حکومت و وزارت کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کہ وہ دستور میں اعلان کر دے۔ کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ جبکہ مصری گورنمنٹ نے ابھی ابھی نئے دستور میں ایسا اعلان کیا ہے۔ پھر یہاں بہت سے مرتد بھی مسلمانوں میں ملے ہوئے ہیں۔ اور کہ ابھی تک پاکستان گورنمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا۔ جن کے لئے ہزاروں جانیں مسلمانوں نے قربان کیں۔ اس کے سوا یہاں کی وزارتوں کے سابقہ اعمال کے پیش نظر یہ خطرات یقینی معلوم ہوتے ہیں کہ وہ دینی اداروں کو اپنی خواہشوں کے بھینٹ چڑھانے کی کوشش کریں گے۔ آج پاکستان میں جب بعض افسر برسر اقتدار آ سکتے ہیں۔ وہ اپنے فرقہ کے لئے تمام غیر قانونی حرکات کرتے اور دوسروں کا گلا دباتے ہیں۔

یہاں پرویز جیسے منکر حدیث اور ملحد کو ماضی قریب میں لاکھوں روپیہ ملتا رہا ہے۔ اور سنا ہے کہ ابھی حال میں ہزارہ کے ایک مرزائی کو حکومت کے خرچ پر باہر (غالباً تبلیغ کیلئے) بھیجا گیا تھا۔ جبکہ مصر میں قادیانیت خلاف قانون ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مصری حکومت کی ساری باتیں سو فیصدی درست ہیں۔ مگر وہاں اسلامی اصول و روایات کے بارہ میں باوجود مبینہ جدیدیت کے انکار یا نکیر کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی شخص ایسی غلطی کر دے تو دوسرے اس کی تردید کر دیتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ یہاں اللہ تعالےٰ ہماری حکومت کو ملک کو اسلامی بنیادوں پر چلانے کی توفیق دے۔ پھر کون مسلمان ہوگا۔ جو اپنا سب کچھ اس پر نثار کرنے کو تیار نہ ہو۔ لیکن جب تین طلاق کے بعد راضی نامہ کا قانون بنایا جائے۔ اور عدت کی میعاد قرآن پاک کے تین قروء کی بجائے نوے دن مقرر کی جائے۔ اور صاف و صریح احکام اسلام کے خلاف منکرات و فواحش کو اسلامی ثقافت اور شخصی آزادی کی سند دیکر مستحسن قرار دیا جائے تو ان حالات میں پروفیسر صاحب کے مشورہ کو کون قبول کرے گا۔

(۲) وہاں ازہر اور اوقاف میں بڑے عہدوں پر بے شک ڈاکٹر ہیں۔ مگر وہ ڈاکٹر جامع ازہر کے فارغ ہیں اور ہمارے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی طرح امریکہ کینیڈا پاس نہیں ہیں۔ کہ سود کو حلال کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔

(۳) مدینۃ الجامعہ (ازہر) اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو ایک یونیورسٹی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر یہ باتیں اسلامی حدود کے اندر ہوں۔ تو اُن کی کون مخالفت کرتا ہے لیکن اگر نہانے کے تالابوں میں جوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی تیراکی کی مشق کریں۔ تو نہ ہم اس کے حق میں ہیں۔ نہ اس کو کسی جگہ بھی صحیح کہہ سکتے ہیں۔ چاہے مصر میں ہو۔ چاہے حجاز میں۔ اور غالباً پروفیسر صاحب بھی اس کو برا ہی سمجھیں گے۔ یہی حال باقی امور کا ہے۔

(۴) چوتھی بات کے بارہ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ حکومت اسلامی حدود کی پابند ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے وعظوں اور ٹریکٹوں کی اجازت ہو۔ اور ان کی جوابی سرگرمیوں کو فرقہ وارانہ النام میں بند کیا جائے۔ تو اس قسم کی فضا میں ایسا نظام کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہے ہمارے ملک میں مختلف فرقوں کی موجودگی اور حکومت میں ان کے اثرات اس قسم کے اقدامات سے مانع ہیں۔

(۵) پروفیسر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یمن و سعودی عرب دقیانوسیت کا پرانا چولہ اتارنے پر

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بقیہ:۔ اداریہ

مجبور ہوئے۔ اس کی توقع ان کی ذات سے نہ تھی۔ اگر کوئی ملک اسلامی صلابت پر قائم رہا۔ تو یہ عزیمت ہے دقیانوسیت نہیں ہے۔ اور اگر اس پر دشمنان اسلام کی تہذیب اثرانداز ہونے لگی ہے تو یہ افسوسناک ہے نہ کہ قابل فخر۔ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قرن اول کے عربوں نے ترقی یافتہ سلطنتوں (روم و ایران وغیرہ) کو حق کے سامنے بے سروسامانی کے باوجود جھکایا تھا تو وہ ان کی جدیدیت کے ہتھیاروں سے نہیں تھا۔ بلکہ اسلامی صلابت اور دینی پختگی کا نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی قدرتوں اور نصرتوں پر یقین اور اس کے منشا کے مطابق عمل کرکے اس کے وعدہ کے مطابق اس کی نصرت سے سرفراز ہونا تھا۔ آپ کی جدیدیت کے بغیر تقریباً ایک ہزار سال تک اسلام کی دھاک دنیا کے دلوں پر بیٹھی رہی آج یہ حقیقت باقی نہیں رہی۔ تو بناوٹی اور غیر فطری اصول سے خانہ پری کی جارہی ہے اور فرنگی عہد غلامی کے منحوس اثرات نے اس درجہ ذہنی غلامی میں اہل ملک کو مبتلا کر رکھا ہے کہ اب تک قومی زبان کے مقابلہ میں انگریزی پر فخر کیا جارہا ہے۔ جبکہ مصر نے تمام دنیا میں عربی مراکز کھول رکھے ہیں

(۶) اور (۷) نمبر میں پروفیسر صاحب گلہ کرتے ہیں کہ مصر کے ان اقدامات کی اصل وجہ ذکر کرنی چاہیئے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ فرماتے ہیں کہ علماء کو یہ حقیقت جان لینی چاہیئے کہ شاندار ماضی کے احیاء اور بہتر مستقبل کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ محافظین و جدیدین میں مکمل تعاون ہو۔

ہم محترم پروفیسر صاحب کے مبنی برخلوص مشورہ کی قدر کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ جدیدیت سے اگر مراد یہ ہو کہ:۔

(۱) ملک کی آئندہ نسل کو فنون کی تعلیم دی جائے۔ انجینئرنگ سکھائی جائے۔ جدید آلات زراعت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بجلی مہیا کی جائے۔ اور اس سے ملک کو ہر طرح سے فائدہ پہنچایا جائے۔

(۲) بعض طلباء کو غیر ملکی زبان تجارت یا سیاسی ضروریات کے تحت سکھائی جائے۔

(۳) ملک میں فیکٹریاں قائم کی جائیں

(۴) ہتھیار بنائے جائیں۔ ہوائی اور بحری بیڑے کو مضبوط تر کیا جائے۔

(۵) نہریں کھودی جائیں۔ بند باندھے جائیں

(۶) جنگی بیڑا مضبوط کیا جائے۔ عوام کی سہولت کے لئے سڑکیں اور پل تیار کئے جائیں

(۷) غیر ملکی مصنوعات کی بجائے ملک کو خود کفیل کیا جائے۔

(۸) فوجی ٹریننگ دی جائے۔ دفاع کو مضبوط کیا جائے۔

(۹) بین الاقوامی روابط و تعلقات میں مفید تر پارٹ ادا کیا جائے۔

(۱۰) راکٹ، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تیار کئے جائیں۔ تو جمعیۃ علماء اسلام بلکہ کسی عالم دین کو اس سے اختلاف نہیں ہوسکتا۔ بلکہ حالات کے مطابق تیاری کرنی فرض ہے۔ اور علماء اسلام اس میں ہر ممکن امداد کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر جدیدیت اور عصریین سے تعاون کرنے کا مطلب یہ ہو کہ:۔

(۱) عریاں ناچ۔ عریاں تصاویر۔ عریاں اور فحش لٹریچر کو رائج کیا جائے۔

(۲) جوئے کے اڈے قائم ہوں۔ لاٹری کو فروغ ہو۔ اور ریسوں کے مواقع پر جوئے بازی کے مظاہرے کئے جائیں۔

(۳) شراب نوشی، شراب فروشی اور شراب سازی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۴) جرائم کی کثرت ہو۔ شخصی آزادی کی آڑ میں زناء اور شراب وغیرہ کی آزادی ہو

(۵) سیاست میں دورنگی اور بے اصولی کی روش اور غیروں کی نقالی اور اسلاف سے بیزاری اختیار کی جائے۔

(۶) سودی کاروبار میں روز افزوں ترقی اور اس کے جواز کے لئے دلائل کی تلاش ہو۔

(۷) مخلوط تعلیم ہو۔ جواں مردوں اور جواں عورتوں کا بن ٹھن کر خلوت و جلوت میں محبت کی پینگیں بڑھائی جائیں۔ اور محرم و نامحرم کی تمیز اٹھا کر اور حسن و آرائش کا مظاہرہ کرتے ہوئے زندگی کو یورپ کے طرز پر پرلطف بنانے کی کوشش کی جائے۔

(۸) اخلاقی انحطاط پر فخر۔ ٹیڈی لباس کی تعریف اسلامی اور قومی تمدن و معاشرے کی جگہ مغربی تہذیب کو اپنایا جائے۔ شکل و صورت اور لباس و رہائش میں ان کی مکمل پیروی ہو۔

(۹) مذہب سے بیزاری یا کم از کم عام آزادی ہو۔ کوئی مسلمان کسی حکم قرآنی اور عقیدہ آسمانی کے لئے مجبور نہ کیا جاسکے۔ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔ جس عقیدے اور رکن اسلامی پر چاہے پھبتی اڑائے۔

(۱۰) نئی پود کو عیسائی مشن کے حوالہ کر دیا جائے۔ اردو بولنے سے شرم آئے اور انگریزی پر فخر کرے دفتروں میں سرخ فیتے کو رواج دیا جائے اور ہر کلرک صاحب بہادر بنا بیٹھا رہے۔

(۱۱) جمہوریت کے نام سے خدا و رسول کے احکام کو رد کر دیا جائے۔

اگر جدیدیت سے یہ مراد ہے اور عصریین حضرات سے تعاون کرنے کا مطلب یہ ہے تو ہم جناب پروفیسر صاحب سے عرض کریں گے۔ کہ یہ جدیدیت اور ترقی اس کے عاشقوں کو مبارک ہو۔ ہم تو اس کو ملک و ملت کی تباہی۔ قوم کی موت اور اسلام سے بیزاری کے سوا اور کچھ نہیں سمجھ سکتے۔

اگر مصر میں یہ جدیدیت ہو۔ اور اگر یمن اور سعودی عرب اس کو اپنا رہے ہوں تو اس سے نہ یہ جائز ہوسکتی ہے نہ مفید۔ اور علماء اسلام مجبور ہیں کہ وہ اسلام کے خلاف اس سازش کو ختم کرنے کے لئے میدان میں آئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے وفد نے مصر اور قاہرہ کی جن باتوں کو قابل تعریف سمجھا انہی کی تعریف کی۔ اگر وہ باتیں حکومت کی ذہنی اپج سے ہوئی ہیں۔ پھر بھی قابل تعریف ہیں۔ وہاں ایک قوم ہے۔ قرآن پاک کا چرچا ہے۔ غلط فرقوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ حکومت کی بنیاد اسلام پر ہے۔ اگر پھر بھی مذکورہ جدیدیت یا اور قسم کی کوئی غلطی ہو رہی ہے۔ تو علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف تبلیغی جہاد کریں اور اگر وہ نہیں کرتے یا نہیں کرسکتے۔ تو یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے ملکوں کے علماء اسلام ان کی تقلید میں اچھائی کو برائی یا برائی کو اچھائی کہنے لگ جائیں۔ ہم پروفیسر صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ شاندار ماضی کا احیاء خیر القرون اور بعد کے غلبۂ اسلام کے زمانہ کو مشعل راہ بنانے سے ہوگا۔ اور اسلامی مستقبل کی تعمیر بھی انہی بنیادوں پر ہوسکیگی۔ ورنہ جو شاخ اپنی جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ وہ سرسبز نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالے ہمیں لندن، واشنگٹن، ماسکو اور پیکن کی تقلید کی جگہ اسلامی اخلاق اسلامی کردار اور اسلامی سادہ زندگی کی دولت سے مالامال فرمائے آمین

کیا آپ کی جدیدیت مذکورہ منکرات و خرافات کے بغیر دین کے ساتھ تعاون نہیں کرسکتی۔ کیا علم و حکمت کی باتوں کو مان لینے اور بقاء و ارتقاء کے لئے زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے کتاب و سنت کی صریح مخالفت اور مشار الیہ گندہ معاشرہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو سائنس یا جدیدیت کا نام لیکر کیوں اسلام کی مخالفت کی جاتی ہے۔ کیا جب تک ایک نامحرم جوڑا مل کر نہ ناچے ہوائی جہاز نہیں بن سکتے یا جب تک شراب کی بوتل نہ چڑھائی جائے فیکٹری قائم نہیں ہوسکتی۔ یا جب تک بے پردہ جوبن کی نمائش نہ ہو۔ کالج نہیں چل سکتا۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

مفید اور مجرب
آزمودہ دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن۔ سر میں چکر، گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے۔ اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان، احتلام (سپیرمٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کرکے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۶/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے۔

مقوی بدن فولادی گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲/۵۰ روپے

ذیابیطس (شوگر کی بیماری) کی مجرب دوا قیمت فی شیشی ۱۵/ روپے

دوائے دمہ کامیاب اور مکمل کورس۔ قیمت ۲۰/ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ
لاہور

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

کراچی میں جمعیتہ علماء اسلام کی برانچیں

کراچی میں جمعیتہ علماء اسلام کی بارہ ۱۲ برانچیں قائم ہو چکی ہیں۔ ممبر سازی کا کام پوری رفتار سے جاری ہے۔ اس وقت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب بلوچ کی سرپرستی میں جمعیتہ علماء اسلام پوری تندہی سے منظم ہو رہی ہے۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل۔ مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مولانا علی محمد قصرقندی۔ مولانا اسفندیار صاحب مولانا عبد اللہ صاحب ایرانی۔ مولانا محمد صابر مولانا قاری عبد الحئی اور مولانا قاری عبد الرشید صاحب کی تگ ودو اور دلچسپی کے باعث جمعیتہ علماء کا کام روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ بہت جلد لانڈھی میں ایک اسکول اور دار المطالعہ کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جس کا سنگِ بنیاد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رکھ رہے ہیں۔ جمعیتہ کی کارگذاری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پمفلٹ جمعیتہ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں: "جمعیتہ علماء اسلام کا اجمالی پروگرام" اور "ہم کیا چاہتے ہیں"۔ یہ پمفلٹ کراچی میں مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ جن حضرات کو ان پمفلٹوں کی ضرورت ہو۔ وہ مولانا اللہ دیا ‌لو صاحب بروہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام کراچی سے حاصل کر سکتے ہیں نیز منگھو پیر میں مولانا محمد یعقوب شاہ صاحب۔ مولانا الحاج غلام مصطفیٰ صاحب بروہی۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب بھی جمعیتہ علماء اسلام کے معاملہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

خیال ہے۔ بہت جلد وسط کراچی میں جمعیتہ کی جانب سے ایک اعلیٰ پیمانے کی تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مولانا قاضی مظہر الدین صاحب چکوال۔ مولانا عبید اللہ صاحب انور۔ مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا عبد الواحد صاحب گوجرانوالہ سے رابطہ قائم رکھ کر عنقریب اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

(محمد زکریا ناظم جمعیتہ علماء کراچی)

حافظ محمود اسعد ہالیجی شریف کا بیان

اکثر لوگ ہم سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ہم کونسی سیاسی جماعت میں شامل ہوں، اور کونسی جماعت کے امیدوار کو اپنا ووٹ دیں حضرت علیہ الرحمتہ بھی اکثر اپنے مریدوں کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ جمعیتہ علماء اسلام میں شامل رہو۔ اسی کے نمایندوں کو اپنا ووٹ دو۔ اور دامے درمے سخنے مالی امداد بھی کرو۔ میں بھی حضرت کے تمام لواحقین مریدین اور اپنے دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اپنے ووٹ بھی جمعیتہ علماء اسلام کے نامزد کردہ امیدوار کو دیں۔ اور اس جماعت کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد بھی کریں۔

(محمود اسعد ہالیجوی)

مولانا محمد ہارون صاحب کا بیان

ہمارے بزرگوں کی توجہ زیادہ تر جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ رہی ہے۔ اور ہمارے تمام بزرگ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ ہی وابستہ رہے ہیں۔ میں خود بھی جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہوں۔ اور اپنے تمام دوستوں کو بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ اور اُس ہی کے نامزد کردہ امیدوار کو ووٹ دیں۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی زیادہ سے مالی امداد بھی کریں۔

(محمد ہارون بھٹو بجانی ضلع سکھر)

جمعیتہ القراء تحصیل مانسہرہ کا اجلاس

مورخہ ۲ ۶۴ بوقت عشاء بمقام غندت میں جمعیتہ القراء علاقہ پکھلی و اگرور وغیرہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ جمعیتہ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے ماتحت ہوگی۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کے ہر حکم پر لبیک کہے گی۔

(۲) یہ جمعیتہ قرآن کے مدارس بنائیگی اور قراء حضرات کا وہاں تقرر کریگی۔

(۳) یہ جمعیتہ ان علاقوں میں جہاں عوام علم تجوید سے ناآشنا ہیں جیسے کونش اگرور والائی (جدید پاکستان) میں علم تجوید کی ضرورت سے لوگوں کو باخبر کریگی اور علم تجوید کی تڑپ پیدا کرنے کی کوشش کریگی۔

(۴) یہ جمعیتہ اپنے علاقہ میں اختلافی مسائل کو مٹانے کے لئے یہ کوشش کرے گی کہ فریقین جھگڑنے کی بجائے دیوبند کی طرف رجوع کریں۔

(۵) یہ جمعیتہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی وجناب سیٹھی محمد یوسف صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ ان حضرات کی کوششوں نے تحصیل مانسہرہ کے کئی جوانوں کا تعلق سینماؤں اور کالجوں کی بجائے قرآن اور مسجد سے قائم کیا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج مانسہرہ سے لے کر الائی تک تقریباً پانچ ہزار طالب علم حفظ و تجوید کے سیکھنے میں مشغول ہیں۔

(گل رحمان ناظم جمعیتہ و مدرس مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ پور ہزارہ)

جمعیتہ طلبہ الاسلام کا کیمبلپور میں قیام

گورنمنٹ کالج، گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول، جامعہ مدنیہ اور دیگر مختلف مدارس کے طلباء کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیتہ اتحاد القراء پاکستان و صدر مدرس جامعہ مدنیہ کیمبلپور منعقد ہوا جس میں طلباء کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران طلباء میں تبلیغی شوق، دینی رجحان۔ علوم اسلامیہ سے گہرا لگاؤ اور اسلامی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے پیش نظر طلباء کی ایک بین المدارس تنظیم بنام جمعیتہ طلبہ الاسلام کی تشکیل کی گئی۔ اور حسب ذیل طلبا بالاتفاق عہدیدار منتخب ہوئے:۔

سرپرست:۔ مولوی محمد سلیمان صاحب قادری مدرس جامعہ مدنیہ کیمبل پور۔

صدر:۔ عبد الخالق صاحب سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر گورنمنٹ کالج کیمبلپور

نائب صدر اول:۔ ماسٹر محمد سلیم صاحب متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

نائب صدر دوم:۔ طاہر جمیل سٹوڈنٹ سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر گورنمنٹ کالج۔

جنرل سیکرٹری:۔ عبد الرحیم صاحب صدیقی سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر گورنمنٹ کالج

جائینٹ سیکرٹری:۔ محمد ریاض صاحب چودھری متعلم ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول۔

ناظم نشر و اشاعت:۔ قاضی محمد ارشد الحسینی متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

خزانچی:۔ محمد سلیم صاحب چودھری متعلم ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول۔

پراپیگنڈہ سیکرٹری:۔ رازق الٰہی صاحب صابری متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

علاوہ ازیں سولہ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ اور چار ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور طارق خٹک سٹوڈنٹ بی اے فائنل گورنمنٹ کالج کیمبلپور کو بالاتفاق مجلس عاملہ کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ جمعیتہ کا ہفتہ وار اجلاس جمعیتہ کے صدر دفتر واقع جامعہ مدنیہ کیمبلپور میں ہوا کرے گا۔ جس میں ہر ممبر کی شرکت لازمی ہوگی۔

اجلاس کے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مدارس میں دینی اور اخلاقی تعلیم کا مناسب انتظام نہ ہونے کی بنا پر طلباء میں اخلاقی بے راہ روی اور روز بروز جرائم کی رفتار میں اضافے کے رجحان کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم کا معقول اور ٹھوس بنیادوں پر انتظام کرے۔

ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ مخرب اخلاق لٹریچر، فحش فلموں، عریاں اور بیہودہ لباس پر فوری پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(قاضی محمد ارشد الحسینی کیمبلپور)

خدا ترس اور اسلام پسند امیدواروں کو کامیاب بنائیے

چکوال۔ الحاج مولانا حافظ غلام حبیب خطیب نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ سیاسی دھڑے بندیوں سے آزاد ہو کر اور ووٹ کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے آیندہ انتخابات میں اسلامی قوانین کے ماننے والوں اور خدا ترس لوگوں کو ووٹ دیں۔ جو آیندہ اسمبلیوں میں پہنچ کر ملکی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھال سکیں۔

مولانا نے کہا۔ یہی وہ آخری وقت ہے جبکہ ہمیں صحیح امیدواروں کو منتخب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا ترس امیدواروں کو کامیاب بنانا رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے آئندہ دیانتدار لوگ منتخب کیجئے۔

حافظ عبد الرحمٰن قاسمی ناظم شعبہ
نشر و اشاعت دار العلوم حنفیہ
چکوال (جہلم)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایاجات ہیں۔ وہ پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات بھیج دیں (ناظم دفتر)

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | 31 July 1964 21 Rabi-ul-Awil. | ۱۳۸۴ No. 28

ترجمانِ اسلام کو

روزنامہ کرنے کی تجویز

جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۵، ۶ جولائی ۱۹۶۴ء میں یہ بات منظور کر لی ہے کہ ہفتہ وار "ترجمان اسلام" کو روزنامہ کر دیا جائے اور اس کو شرکت کے طور پر چلایا جائے۔ جس کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس کے دس دس روپے کے حصے مقرر کر دیئے جائیں۔ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام نے سَو حصے لینے منظور کئے۔ اور دوست بھی حصے لے رہے ہیں۔ مانسہرہ کے مولوی غلام سرور صاحب کریانہ مرچنٹ اور مشہور ڈاکٹر غلام صاحب نے بیس بیس حصے لینے کی اطلاع دی ہے۔ تمام دوستوں سے عرض ہے کہ جتنے حصوں میں شریک ہو سکیں۔ دفتر کو اطلاع دیں اور رقوم روانہ کر دیں۔ جمعیتہ علماء کا یہ فیصلہ سخت ضرورت کے تحت ہوا ہے۔ آج کل کوئی جماعت اخبار کے بغیر نہیں چل سکتی مگر آج دنیا والے جتنے دین سے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی تناسب سے وہ علماء دین اور اُن کی خبروں سے بھی لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ اتنے پر بس نہیں کہ ان کی خبریں کم شائع کی جاتی ہیں بلکہ ان کے خلاف بالکل من گھڑت اطلاعات لادینی سازش کے تحت شائع کی جاتی ہیں۔ تمام دینی غیرت رکھنے والے بھائیوں کا فرض ہے کہ روزنامہ "ترجمان اسلام" کے خریدار بنیں اور اس کے حصے خریدیں۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

بقیہ:۔ اچھے ڈپٹی کمشنر

آلہ کار بن کر ظلم تو نہیں کرتا۔ یا اس کے نام سے وہ کوئی بڑا آدمی غریبوں کو مرعوب تو نہیں کرتا۔

(۱۰) وہ اسلامی احکام اور ملکی رواج کے مطابق پردہ کرنے والا ہو۔ اور حتی الامکان بمعہ بیگم کے ان مجامع سے (مثلاً کلب وغیرہ) دور رہے۔ جہاں اس کو کوئی آدمی یا پارٹی اپنا سکے یا اپنانے کا پروپیگنڈا کر کے اس کے نام سے رشوتیں لیں۔

(۱۱) کبھی کبھار رسائی والے آدمی کمشنر یا کسی اوپر والے افسر سے کوئی حکم حاصل کر لیتے ہیں۔ ڈی سی اس کی بھی نگرانی کرے۔ اگر خدانخواستہ اوپر والے افسر کو دھوکا دیا گیا ہو۔ یا کسی کی حق تلفی ہو رہی ہو۔ تو ڈی سی جرأت سے افسر بالا کو حقیقت حال سے آگاہ کرے۔

یہ مختصر چند باتیں ہیں۔ اگر ہمارے محترم افسر اور خاص کر ڈی سی حضرات جو ضلع کے سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں ان کا خیال رکھیں۔ تو سارا ملک ہفتوں میں نہیں تو مہینوں میں بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حکام و حکومت کو بصیرت عطا فرمائے۔ آمین!

محترم حکیم نواب الدین صاحب کا انتباہ!

محترم حکیم نواب دین صاحب حیدرآباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ جب سے مودودیوں کو بزرگانِ دین کی توہین اور دین میں دخل دینے کی سزا ملی ہے۔ وہ اتحاد العلماء کے نام سے ڈھونگ رچا کر مودودی پارٹی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ علماء کرام اور اہل اسلام ان سے ہوشیار رہیں۔

مولانا عبدالشکور دین پوری کی تشریف آوری

سمندری ۲۵ ربیع الاول بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بخاری چوک قاسم روڈ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مولانا عبدالشکور دین پوری تقریر بیان فرمائیں گے۔

(محمد علی جانباز صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری)

حیدرآباد ڈویژن کے ارکان جمعیتہ کا دورہ

جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کی جانب سے مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن۔ مولانا حبیب اللہ صاحب نائب امیر ضلع۔ مولانا عبدالرحمان صاحب امیر جھان۔ حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن گوٹھ گل حسن خان تالپور شادی میں شرکت کے بعد نماز عشاء کے وقت مولانا حبیب اللہ صاحب نے حاضرین کو جمعیتہ کے مقاصد بتلائے۔ اور بڑھتی ہوئی بے حیائی کی مخالفت اور آنے والے انتخاب میں دیندار اور صالح لوگوں کو ووٹ دینے پر زور دیا۔ حاضرین نے جمعیتہ میں شرکت کا یقین دلایا۔ یہ وفد دوسرے روز سجاول پہنچا۔ مقامی حضرات اور کارکنان جمعیتہ سے انتخاب اور جمعیتہ کے متعلق صلاح مشورہ نیز دفتر جمعیتہ کا معائنہ ہوا۔ تیسرے روز سجاول سے بمعہ مولوی حاجی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ ٹھٹھہ پہنچے۔ اکثر دیندار اور اچھے خیال کے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دوران ملاقات مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیتہ ڈویژن نے آنے والے انتخاب میں دیندار لوگوں کو ووٹ دینے اور جمعیتہ میں شرکت کی دعوت دی۔

چودھری شیر علی صاحب کی علالت

محترم چودھری شیر علی صاحب گوجر یوچی والی ضلع مظفر گڑھ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔

پیارے نبی کی پیاری زبان

"عربی"

بذریعہ خط و کتابت صرف چھ ماہ میں سیکھنے کے لئے پندرہ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تفصیلات طلب کریں۔

پتہ:۔ ادارہ فروغ عربی کھوکھر و پار (تھرپارکر)

(غازی خدا بخش ایڈیٹر۔ پرنٹر۔ پبلشر نے تعلیمی پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
بیادگار:- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت
جلد ۷ ○ ۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۳

زمانہ کے انقلابات

مودودی صاحب اور اُن کی جماعت کا نیا رُخ

یہ بھی زمانہ کے انقلابات ہیں کہ وہ مودودی صاحب جو آج سے ۲۴ سال قبل، جب انگریز کے اقتدار کا سایہ ظلمت و استبداد، ہند و بیرون ہند، مسلمان عوام اور مسلمان ممالک پر چھایا ہوا تھا، اور مسلمان علماء و قائدین کی جماعتیں اس تاریکی کو مٹانے کی جدوجہد میں سرگرمی کے ساتھ منہمک تھیں۔ انگریزی استبداد کی بیڑیاں توڑ ڈالنا چاہتی تھیں ملک میں تحریک پاکستان اور جنگ آزادی کا شور تھا تو اس طنطنہ کے ساتھ ایک جماعت بنا کر اٹھے تھے کہ وہ خالص اسلام سے کم کسی بات پر بھی راضی نہیں ہیں — ان کے نزدیک انگریز کے خلاف آزادی جنگ بھی اس لئے غیر اسلامی تھی کہ اس سے دین کی سربلندی کا منشاء ہرگز پورا نہیں ہوتا تھا — غیر ملکی حاکموں کی جگہ ملکی حاکموں نے لے لینی تھی — وہ جمہوریت و ڈیماکریسی کو بھی ایک طاغوتی نظام ٹھیراتے تھے — جس کے اندر حاکمیت الٰہ کی جگہ حاکمیت عوام کا نظریہ کارفرما تھا — وہ تحریک پاکستان کو بھی اسلام کی تحریک نہیں قرار دیتے تھے — کہ اس طرح مسلمانوں کی فاسقانہ حکومت بننے والی تھی اور جب ان سے یہ عرض کیا گیا کہ حضرت یہ تمام چیزیں بری ہی سہی لیکن انہیں اس لئے، اضطراراً اختیار کرنا پڑ رہا ہے کہ انگریز کی حکومت کی برائی ان سب سے بڑی ہے اور اس کے دفعیہ کی صورت ان چھوٹی چھوٹی برائیوں کو اختیار کئے بغیر ممکن نہیں، تو انہوں نے صاف صاف اور دوٹوک فرمادیا تھا کہ وہ برائیوں کے درمیان اس قسم کی تفریق کو صحیح نہیں سمجھتے، وہ اھون البلیتین اور اضطرار کے مسئلہ کو محض بے بنیاد بات سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک اسلام کے اصول غیر متغیر ہیں اور انہیں کسی حالت میں بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا چنانچہ انہوں نے نہ تو مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کا ساتھ دیا۔ نہ جمعیۃ علماء و احرار کی تحریک آزادی کی ہمنوائی کی — نہ کانگریس کی حصول آزادی و قیام جمہوریت کی جدوجہد کی رفاقت گوارا فرمائی — بلکہ ان سب کے برعکس اپنی علیحدہ ایک چھوٹی سی جماعت لئے ان سب پر تنقید اور ان سب کی تنقیص فرماتے رہے — ان کے نظریات دینی کے معیار پر اس وقت نہ قائد اعظم محمد علی جناح، نہ مولانا ابوالکلام آزاد نہ مولانا حسین احمد مدنیؒ، نہ سید سلیمان ندوی، نہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، نہ مولانا الیاس صاحب دہلویؒ پورے اترے اور وہ ان سب پر کم یا زیادہ اعتراضات کرتے رہے — ان کی تحریک ہائے آزادی پاکستان، جمہوریت، اتحاد مسلمین وغیرہ کو غلط خلاف دین و ناقص ثابت کرنے میں لگے رہے۔

لیکن آج ۲۴ سال کے بعد اب ان کے نزدیک جمہوریت یعنی حاکمیت عوام ہی عین اسلام کے مطابق ہے، بعض اسلامی اصولوں میں تغیر و تبدل بھی روا اور عین اسلام کی منشاء کے موافق ہے — اضطرار کا مسئلہ بھی قابل عمل ہے — اھون البلیتین بھی درست ہے اور کل تک مسٹر جناح کی قیادت سے انہیں اس لئے انکار تھا کہ وہ فاسقانہ قیادت ہے لیکن آج ان کی ہمشیرہ فاطمہ جناح کی قیادت تسلیم کرنے میں وہ نہ صرف پیش پیش ہیں بلکہ اسے اسلام کے عین مطابق بتا رہے ہیں — آہ

صورتِ مذہب کہ می سازند تحسیں می کنند
معنیِ دیں را کہ می سوزند خلقے آگاہ نیست

آخر یہ زمانہ کا عجیب غریب انقلاب اور اندوہناک ٹریجڈی نہیں تو کیا ہے کہ مودودی صاحب اپنی جماعت کو لئے آج اس کارواں کی خدمت گذاری کرتے ہوئے افتاں و خیزاں چلے جارہے ہیں — جس کی سربراہ ایک خاتون اور محمد علی جناح کی ہمشیرہ ہیں، جس کارواں کے سالاروں میں سرخ پوش، کمیونسٹ، الحاد پسند، لادینیت کے داعی اور فاسقانہ قیادتوں کے پروردہ افراد و گروہ شامل ہیں — جن میں سے بیشتر کے لئے خود مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے قلم نے یہ فیصلے کئے ہیں — مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد نے ہمیشہ ان لوگوں پر زبان طعن دراز کی ہے جنہوں نے کسی مشترکہ قومی و وطنی مقصد کے لئے، غیر اسلامی افراد یا جماعتوں کا جزوی ساتھ

(باقی ص ۵ پر)

واردات

(از ڈاکٹر احمد حسین کمال)

پلا پلا مجھے ساقی جنوں کا پیمانہ
ہوا ہے مصلحت اندیش آج فرزانہ
جھکی جھکی سی ہیں نظریں تمام رندوں کی
اداس اداس ہوئی ہے فضائے میخانہ
خموش پیر مغاں ہے، تہی ہیں جام و سبو
یہ رنگ لایا ہے اب انقلاب میخانہ
بدل رہا ہے زمانہ، بدل رہے ہیں مزاج
حریف حسن ہوئی ہے نگاہ مستانہ
جنوں کی شورش مستی، خرد کی آفت ہوش
مٹایا دونوں نے انسانیت کا کاشانہ
رہا خلوص نہ رندی، نہ پارسائی میں
بھرا ہوا ہے، ریاکاریوں سے پیمانہ
فریب عقل کی باطل پسندیاں، توبہ
بنا دیا ہے، حرم کو بھی مثل بتخانہ
فریب خود سے، خدا سے، خدا کے بندوں سے
خدا رکھے مجھے، ایسی خرد سے بیگانہ
ان آنسوؤں کی حکایت سے کچھ نہیں حاصل
جو ہو سکے تو لکھو، خون دل سے افسانہ
بہت ہی سادہ ہیں، مردان حق طلب کی صفات
جلال ان کا امیری، روش فقیرانہ
اگرچہ خوب ہے زاہد کی پاک دامانی
مگر کہاں وہ شہادت کا ذوق رندانہ
گنہگار ہوں بے شک خدا معاف کرے
مگر بنا نہ سکا مسجدوں کو بتخانہ
یہ جانتا ہوں کہ برہم ہیں صوفی و واعظ
میں کیا کروں کہ طبیعت مری ہے رندانہ
بہت گراں ہیں مقامات عبدیت اس پر
ہوا جو اپنی حقیقت سے آپ بیگانہ
یقیں کے شعلوں سے دل کا چراغ روشن کر
خدا کو چھوڑ کر اپنے سے ہو نہ بیگانہ

کمال زیست ہے شعلوں کی گود میں جینا
یہ کیا کہ شمع پہ مر جائیں مثل پروانہ

Scanned with CamScanner

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ، ۱۳ نومبر ۱۹۶۴ء

گھٹاٹوپ اندھیروں میں روشنی کی جھلک

اب تقریباً یہ بات سارے مسلمان سمجھ چکے ہیں کہ کسی ملک کی سربراہی کے لئے عورت کا انتخاب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صاف و صریح فرمان سے کافرانہ بے اعتنائی برتنا ہے۔ آپ نے صاف کہدیا کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنے امور کی زمام اختیار کسی عورت کے حوالہ کردے۔

اس سلسلہ میں مودودیوں کی قلابازیوں نے مودودی صاحب کی مذہبی حیثیت اور بلند بانگ اسلامی دعوؤں کی قلعی کھول کے رکھدی ہے بریلوی جمعیۃ العلماء، علماء دیوبند کی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف اور حضرت مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی جماعت نیز جمعیۃ مشائخ پاکستان وغیرہ ذمہ دار جماعتوں اور افراد نے بالاتفاق اس امر کا فیصلہ کردیا ہے کہ عورت کو نو کروڑ مسلمانوں کی سربراہی کے لئے منتخب کرنا اپنی نا اہلی کا اقرار — سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے فرار اور اسلام کے معروف و مشہور اور مسلمہ مسئلہ سے روگردانی کے مترادف ہے۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے سروں پر ایک عورت کو خود مسلط کرکے کہتے ہیں کہ ہم دو مصیبتوں میں پھنسے ہوئے ہیں لہذا ان میں سے جو آسان ہے اس کو قبول کیا جائے۔ آپ کے گلے پر کس نے چھری رکھی ہے کہ آپ ضرور عورت کو سربراہ بنائیں — کیا مودودی صاحب یا ہیچ قسم لیڈر یہ مانتے ہیں کہ وہ ملک و ملت اور اسلام کے لئے فاطمہ جناح سے بہت کم مفید بلکہ نا اہل ہیں۔ اگر محمد ایوب خان اچھے نہیں تو آپ کسی اچھے آدمی کو لاکر کیوں ان کے مقابلہ میں ڈٹ نہیں جاتے۔ آپ ایک باطل کا مقابلہ دوسرے باطل سے کیوں کرتے ہیں۔ آپ باطل کے مقابلہ میں حق کی آواز کیوں بلند نہیں کرتے۔ یہ تو حالات کی ایک تصویر ہے۔ دوسری طرف محمد ایوب خان صاحب کے حامی ہیں کہ پرانے اقتدار کی بحالی میں ان کو کوئی مفسدہ نظر نہیں آتا۔ حالانکہ عائلی قوانین کے نفاذ۔ عورتوں کو سر پر چڑھانے کے طوفان بدتمیزی۔ شراب وسود بلکہ فحش و بدکاری کے فروغ سے دین کا جو حشر ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ اور دنیوی و سیاسی لحاظ سے خانصاحب موصوف کے بعض کارنامے قابل تعریف سہی لیکن عوام کی زندگی کا دوبھر ہو جانے اور ملکی نظم ونسق میں رشوت اور عدم توازن سے کون ناواقف ہے۔ ان حالات میں صرف چڑھتے سورج کی پرستش کرنا پارٹی بازی اور سیاسی شطرنج تو کہلاسکتا ہے مگر یہ ملک و ملت اور دین کی کوئی صحیح خدمت نہیں ہے۔ بفضلہ تعالےٰ ان گھٹاٹوپ اندھیروں میں روشنی کی جھلک جو نظر آئی وہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے یہ فیصلہ کردیا کہ مختلف مکاتبِ فکر کے اسلامی محاذ کی طرف سے تیسرا امیدوار صدارت کے لئے کھڑا کیا جائے۔ یہی وہ حق کی آواز ہے جس کا وقت تقاضا کررہا ہے اور عوام منتظر ہیں۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ مجلس احرار اسلام، جمعیۃ علماء اسلام حضرات اہل حدیث اور بعض بریلوی احباب آپس میں مکالمات کرکے ایک کنونشن کی تجویز کررہے ہیں۔ جس میں پانچ حضرات مشرقی پاکستان کے شریک ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو حق کہنے حق کے لئے کام کرنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اکابر جمعیۃ ضلع سکھر کا دورہ

حضرت مولانا ابوالمنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف ناظم اعلیٰ خیرپور ڈویژن اور حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب امیر حلقہ خیرپور ڈویژن اور مولانا عبدالواحد صاحب مہر امیر ضلع سکھر علاقہ بھر کا دورہ کر رہے ہیں جس کے بفضلہ تعالےٰ بہترین نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی

بعض مقامات سے آمدہ اطلاعات حسب ذیل ہیں۔

سرگودھا

سرگودھا میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب (خلف رشید حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب) ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب بھاری اکثریت سے میاں خان پارٹی (کنونشن لیگ) کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے اور بھی بہت سے ارکان جمعیت منتخب ہوئے۔

ضلع سرگودھا کے قصبہ روڈہ کے امیر جمعیت مولانا الحاج حافظ عبدالرحیم صاحب بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔

قصور ضلع لاہور

قصور شہر کے خطیب جامع مسجد مولانا قاری محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

لکی مروت ضلع بنوں

لکی مروت ضلع بنوں میں مولانا عبدالمتین صاحب مٹورہ ۳۱ر اکتوبر کے پولنگ میں کامیاب ہوئے۔ باقی کا انتظار ہے۔

مردان

جمعیۃ علماء اسلام مردان (سرحد) کے امیر مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کامیاب ہوئے۔ حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان بلامقابلہ کامیاب ہوئے۔

پشاور

پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام نے کامیاب مقابلہ کیا۔ تفاصیل موصول نہیں ہوئیں۔ البتہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں تحصیل نوشہرہ موضع زڑہ میانہ سے مولانا شاہ سید صاحب بھاری اکثریت سے جیتے۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جو حضرات بلامقابلہ منتخب ہوئے۔ وہ یہ ہیں:۔ مولانا عبدالرؤف صاحب خلف رشید حضرت مولانا عبدالعلی صاحب مرحوم قصبہ گلی امام حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب ساکن ملنگ تحصیل کلاچی —— مولانا فقیر نذیر احمد صاحب موضع صدرہ تحصیل ڈیرہ اسماعیل خاں

جناب شیر محمد خان صاحب پنیالہ تحصیل ڈیرہ اسماعیل خاں ——

(باقی دوسرے صفحہ پہ ملاحظہ فرمائیں)

Scanned with CamScanner

ضلع بہاول نگر

ضلع بہاول نگر میں بلامقابلہ منتخب ہونے والے

محترم صمد خان صاحب موضع کھلا والا
حاجی کرامت علی صاحب موضع نجیب والا
جناب فضل خان صاحب چک ۹۴ چشتیاں

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی کامیاب ہوئے باقی حالات کا انتظار ہے۔

جہلم

چوہدری محمد انور پاشا سالار جمعیۃ
چوہدری نور محمد صاحب
غازی عبدالرحمٰن صاحب
کرنل منظور الٰہی صاحب خواجہ
محمد فاضل صاحب ساکن بھیں ضلع جہلم
فضل خان سیٹھ 〃 〃 〃

راولپنڈی

صوفی غلام نقشبند صاحب عیدگاہ
مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب موتی مسجد
باقی ناموں کا انتظار ہے۔

لاہور

چودھری محمد خلیل صاحب سالار جمعیت گنج مغل پورہ — مولانا قاری رضی الرحمٰن صاحب وحدت کالونی — جناب ظہور الدین صاحب مسلم ٹاؤن۔

ان کے سوا لاہور۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ سے جمعیۃ اور مجلس احرار اسلام کے کافی ممبر کامیاب ہوئے ہیں اطلاعات کا انتظار ہے۔

ضلع سکھر

ضلع سکھر میں چھ آدمی بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ دو آدمی تحصیل شکارپور سے اور دو آدمی گڑھی لیسین سے۔ ایک آدمی گوٹھ یاگو ڈیرہ تحصیل گوٹکی سے اور ایک آدمی بستی سید عثمان شاہ تحصیل اباوڑہ سے جناب سید مظہر علی شاہ صاحب بلامقابلہ منتخب ہوئے۔

سرکاری اعلان

مختلف قسم کی خبروں میں ایک حق بات بھی شیخ مسعود صادق صاحب وزیر خزانہ کی زبان سے نکل گئی۔ انہوں نے حسب اندراج اخبار مشرق ۸ر نومبر صفحہ ۱۱ پر یہ اعتراف کرلیا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں ایک سو بہتر (۱۷۲) سیٹوں پر جمعیۃ علماء اسلام نے قبضہ کرلیا ہے۔

باقی اضلاع کی تفاصیل کا انتظار ہے۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کی اپیل بھی مسترد

انتخاب میں دھاندلی کی ایک مثال؟

ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی نے یونین ۳۶ وارڈ ۲۲۶۸ میں درخواست نامزدگی داخل کی۔ افواہ ہے کہ جانچ پڑتال والے روز مخالف پارٹی نے جو علاقہ کے تمام زمینداروں کی مشترکہ جماعت سے تائید کنندہ کو اپنے قبضہ میں لیکر زر کثیر کا لالچ دے کر منحرف ہونے کی درخواست ریٹرننگ آفیسر کو دے دی۔ حکیم صاحب نے ریٹرننگ آفیسر کو گواہ پر جرح کرنے کی اجازت طلب کی لیکن اس نے اجازت نہ دی۔ بلکہ درخواست مسترد کردی۔ اپیل کی اجازت مانگی تو بڑی مشکل سے نقل دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل دائر کی گئی تو ڈپٹی کمشنر نے معمولی سی جرح سننے کے بعد درخواست مسترد کردی گئی۔ اس سے پہلے مخالف پارٹی نے حکیم صاحب کے ووٹ پر اعتراض کیا تھا اس وقت کے ایس ڈی ایم جو آجکل راجن پور میں تعینات ہیں مخالف زمینداروں کی کافی چیخ و پکار کے باوجود نہ سنی۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا آپ نے کمزور آدمی کو کیوں مؤید لکھایا — (مدیر)

ناظم اعلیٰ ضلع بنوں کا چار روزہ دورہ

۲۱ر اکتوبر کو مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں تحصیل بنوں کے چار روزہ دورہ پر روانہ ہوئے۔ جس میں انتخابی مہم کا جائزہ لیا گیا۔ مبارک پور جاکر علاقہ ناد کا دورہ مولانا فیض اللہ اور مولانا نعیم خان کے سپرد کیا۔ پھر براستہ نورڑ وغر طبقا خیل وزیرستان موضع طورہ زنبیرک پہنچے جو وزیر زمی خیل کے با اثر اشخاص ہیں رات کو اجتماع عظیم کو سیاست حاضرہ کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد۔ گزشتہ کارنامے۔ عائلی قوانین کا نفاذ اور اس کا ردعمل اور اس کا ردعمل اسمبلیوں میں علماء کرام کے دینی خدمات پر خوب تبصرہ فرمایا۔ وزیر لوگ بہت متاثر ہوئے نیز صدارتی امیدوار کے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کا مؤقف بھی ان پر واضح فرمایا انہوں نے پرجوش وعدے فرمائے۔

۲۲ر اکتوبر کو صبح پہاڑی گھاٹیوں پر بارہ میل پیادہ سفر کے بعد علاقہ ممشی خیل مولانا محمد رحمان کے ہاں پہنچے۔ بعد از نماز ظہر ضروری خطاب فرمایا۔ اور علاقہ ممشی خیل کا گشت مولانا محمد رحمان و مولانا میر سردار داؤد شاہ کے حوالے کیا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مؤقف تمام علاقہ پر واضح کریں۔ یہاں سے مولانا میر صالح شاہ پٹی کیلئے پہنچا۔ اس کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر بحث فرمائی۔ اور علاقہ کا دورہ ان کے سپرد کیا۔ پھر نماز عصر بنوں میں ادا کر کے شام تک مدرسہ انوار العلوم میرا خیل گیا۔ مولانا علی اکبر مہتمم کے ساتھ رات گئے تک علماء کرام کی ذمہ داریاں جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت بیان فرمائی۔ ۲۳ر اکتوبر صبح برفاقت متعلم عبدالجلیل خوجڑی پہنچے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں کے ساتھ مسرت افروز ملاقات ہوئی۔ ۲۴ر اکتوبر صبح کو ایک اجلاس کی دعوت دی جس میں کافی علماء اور معززین نے شرکت کی۔

جلسہ ملتوی

جامع مسجد انجمن خدام الاسلام حنفیہ قادریہ باغبانپورہ میں مورخہ ۱۴ر نومبر کو جو جلسہ ہونا قرار پایا تھا۔ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر ملتوی کردیا گیا ہے۔ آئندہ انعقاد جلسہ کی اطلاع بذریعہ اخبار شائع کردی جائے گی۔

(مولوی مفتی) محمد اسحاق
امیر انجمن خدام الاسلام۔ جی۔ ٹی روڈ
باغبانپورہ۔ لاہور

نوٹ:۔ بیت الشفا مکان ۶ گلی نمبر ۲۶ میں منتقل ہوگیا ہے۔

سوکھے بچوں کی دوائی:۔ جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کرکے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بخط نسخہ ہے مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ قیمت بیس روپے

نسوانی:۔ مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی البصر:۔ قیمتی اجزا سے تیار کردہ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے قیمت فی ڈبی فی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک، تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف

دماغی:۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ، مرض نسیان کو دور کرتی ہے۔ سر اور آنکھوں کی ایک سو بیماریوں کے لئے تیر بہدف۔ قیمت مکمل کورس بارہ روپے۔

اکسیر فولادی:۔ حاذق حکماء کا معمول مطب ہے جملہ شکایات کو نیست و نابود کرنے والی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان و احتلام کا دفعیہ کرکے قابل اولاد بناتی ہے مکمل کورس بیس روپے محصولڈاک علاوہ

مفرح یاقوتی:۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ کسی بھی مزاج کو ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کرکے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ پورے کورس کے لئے پندرہ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر طحال:۔ ضعف جگر، عظم جگر، ضعف عظم طحال، خرابی شکم، پرانے بخار اور کمی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے مکمل کورس سات روپے محصولڈاک علاوہ

حب اٹھرا:۔ بچوں کا مختلف بیماریوں سے ضائع ہوجانا، یا لڑکیوں کا ہی پیدا ہونا۔ قیمت فی کورس انیس روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ بیت الشفا مکان نمبر ۶ گلی نمبر ۲۶ دھرپورہ لاہور

پیارے نبیؐ کی پیاری زبان

"عربی"

بذریعہ خط و کتابت صرف چھ ماہ میں بمعہ گرامر گھر بیٹھے سیکھنے کیلئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تفصیلات طلب کریں

پتہ:۔ ادارہ فروغ عربی۔ کھوکھراپار تھرپارکر

دینی مدارس

مدرسہ جامعہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور

حضرات یہ مدرسہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے جاری کیا ہے۔ اس میں دیندار دیانتدار محنتی مدرسین کے رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے یہاں دور دور سے طالب علم پڑھنے آتے ہیں۔ اس سال مدرسہ کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ طلباء کی تعداد زیادہ رہی اور آمدنی کم ہوئی۔ اور مدرسہ کی ضروری کتابیں بھی خریدی گئیں۔ اس لئے مدرسہ پر ستر کا نوّے روپے قرض ہوگیا ہے۔ ہمدردان دین، امراء و شرفاء سے گذارش ہے کہ مدرسہ ہٰذا کی مالی امداد فرما کر قرضہ اتارنے اور آئندہ سال کا خرچہ عنایت کرنے میں مدرسہ کا تعاون فرمائیں۔ جزاک اللہ۔ آج کل ہر جگہ شرپسند لوگ دینی مدارس کے خلاف پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔ اور مدارس کو ترقی و کامیابی بخشے۔ آمین۔

عبدالکریم غفرلہٗ مہتمم مدرسہ حنفیہ کریمیہ۔ صدر شاہ پور ضلع سرگودھا

عظیم الشان جلسہ

۱۳ر اکتوبر بعد از نماز عشاء مسجد سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ میں مدرسہ دارالعلوم محمدیہ شہیدیہ" کے زیر اہتمام جناب حضرت مولانا قاضی خلیل احمد صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ شہیدیہ بالاکوٹ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی فاضل دارالعلوم دیوبند خطیب جامع مسجد ساہی سرائے عالمگیر ضلع گجرات امیر جمعیۃ العلماء اسلام نے ووٹ کی اہمیت اور اس کی شرعی حیثیت کے موضوع پر نہایت ہی مکمل مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی۔

ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم محمدیہ بالاکوٹ۔ ضلع ہزارہ

اعلان

ضلع رحیم یار خاں بستی مولویان مدرسہ شمس العلوم میں دورۂ قراءۃ و میراث ۵ر شعبان ۸۴ھ سے شروع ہو کر ۲۷ر رمضان المبارک ۸۴ھ کو ختم ہوگا۔ آنے والے حضرات پہلے خط و کتابت کریں۔

المعلن:۔ محمد شریف اللہ ڈاکخانہ تاجگڑھ۔ بستی مولویان۔ اسٹیشن رحیم یار خاں

مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی شہر کا بارہواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۳، ۱۴ر نومبر ۶۴ء بروز جمعہ، ہفتہ بمقام مولیٰ مسجد میانوالی شہر میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں ملک کے مشہور مقتدر حضرات شرکت فرما کر اپنے ارشادات عالیہ سے مستفیض فرمائیں گے۔

المشتہر:۔ احمد سعید ناظم دفتر مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی شہر سٹریٹ زرگراں

مدرسۃ العلوم الشرعیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۰ و ۲۱ر نومبر ۶۴ء کو بفضلہٖ تعالےٰ جلسہ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام تشریف لائیں گے۔

(۱) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی
(۲) مولانا محمد علی صاحب جالندھری
(۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
(۴) حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب دین پوری
(۵) مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر
(۶) مولانا قاضی محمد عبداللطیف صاحب جہلمی
(۷) مولانا محمد عبدالشکور صاحب ترمذی ساہیوال
(۸) نعت خوان جناب محمد بخش صاحب چشتی

المعلن:۔ سید صادق حسین مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر

مدرسہ سراج العلوم کبیر والہ کا سالانہ عظیم الشان جلسہ

مدرسہ سراج العلوم کبیر والہ کا جلسہ سالانہ ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ر نومبر کو انشاء اللہ ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت درخواستی صاحب، حضرت پیر احمد شاہ چوکیرا اور تنظیم اہلسنت کے حضرات تشریف لا رہے ہیں۔

محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم کبیر والہ

بقیہ:۔ صفحہ اوّل

بھی دیا ہے اور ایسے لوگوں کو الحاد زدہ و اشتراکیت زدہ اور تخریب پسند گردانا ہے۔ لیکن آج جس ملکی رفاقت کے ساتھ وہ ایسے لوگوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں ان کے لئے ان کی رہنمائی میں اور ان کے نام سے اپنی سیاسی خدمات کا جو ریکارڈ قائم کر رہے ہیں کیا وہ ہزار عبرت اور ہزار ندامت کے قابل نہیں؟ شاید ہی کسی فرد یا جماعت نے اپنے مؤقف، اپنے دعوؤں، اور اپنے مقصد و نصب العین کی اس طرح بلا پس و پیش خود اپنے عمل سے تغلیط و تردید کی ہوگی۔

اس معاملہ کا ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے کہ باوجود اس تضاد عمل اور تقاضا کے وقت کے مطابق تغیر و تبدل کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی روش ایک معاملہ میں ہمیشہ یکساں اور غیر متبدل رہی ہے اور وہ یہ کہ جس تحریک و محاذ اور جماعت میں علماء دین شامل رہے مودودی صاحب اور ان کی جماعت نہیں معلوم شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر اس سے علیحدہ رہے یا علیحدہ ہوگئے، اور ہمیشہ اس تحریک، محاذ و جماعت کی مخالفت کرتے رہے، قیام پاکستان سے قبل، تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں علماء کرام کے بڑے بڑے گروہ شامل تھے، تو مودودی صاحب ان تحریکوں سے نہ صرف علیحدہ رہے بلکہ مخالفانہ طرز عمل اختیار کئے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگ میں بعض علماء پیش پیش آ گئے تو یہی مودودی صاحب اس کے خلاف مورچہ لگائے رہے تحریک ختم نبوت جس میں تمام فرقوں کے علماء شامل تھے بڑے تردد کے بعد اس میں مودودی صاحب بچتے بچاتے شامل ہوئے لیکن جلد ہی گرفتاری کے بعد عدالت میں اس سے اپنی علیحدگی بلکہ بیزاری تک کا اعلان کر دیا۔ اور ساری ذمہ داری احرار اور مجلس عمل پر ڈالی۔ جو ایک سرکاری گواہ کا کردار ہو سکتا ہے اب مارشل لاء کے زمانہ میں نئے حالات کے پیش نظر جب بعض مخلص علماء نے چاہا کہ علماء خالصتاً آگے بڑھ کر اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام میں کوشاں ہوں تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو یہ بات بڑی گراں گذری اور جیسے جیسے ملک میں سیاسی حالات پر علماء دین اثر انداز ہونے لگے۔ مودودی صاحب ان سے گریزاں ہوتے ہوئے سہروردی صاحب، بھاشانی صاحب اور اسی قسم کے لیڈروں سے قریب ہونے لگے حتیٰ کہ کمیونسٹ افراد سے بھی راہ و رسم بڑھنے لگی اور جب ان سب کا گٹھ جوڑ قائم ہوگیا تو خود... مودودی صاحب بھی مع اپنی جماعت کے اس میں شامل ہوگئے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ علماء دین جن تحریکوں سے وابستہ ہوں یا جو تحریکیں و جماعتیں علماء دین کی قیادت و شمولیت سے قائم و جاری ہوں تو مودودی صاحب ان سے تو دور اور ان کے مخالف رہیں، اور ایسی تحریکیں، جماعتیں و محاذ جس میں لادین، کمیونسٹ اور اشتراکی ذہن کے افراد و گروہ تک شامل ہوں ان سے، علماء کی جماعت کے برخلاف تعاون تک کرنے لگیں۔ کیا ان تمام اقدامات میں صرف علماء کرام سے ہی کسی "ضد" کا خفی محرک کام کر رہا ہے؟ یا کوئی اور خاص خفیہ عامل کارپرداز ہے؟ ماہرین نفسیات ہی اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ (ک)

مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ

مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ میں جو جلسہ مورخہ ۱۵ر ۱۶ر رجب المرجب ۸۴ھ میں منعقد ہونے والا تھا۔ وہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے اعلان ثانی کا انتظار فرماویں۔

عمر دین نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ۔ ضلع جیکب آباد

مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام چک ۲۳/۱۰۲ نزد کچہ کھوہ کا پہلا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام چک ۲۳/۱۰۲ نزد کچہ کھوہ کا پہلا سالانہ جلسہ بوجہ عذر خاص کے ۶، ۷، ۸ر نومبر کے بجائے ۲۶، ۲۷، ۲۸ر نومبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں بڑے بڑے جید علماء شرکت فرمائیں گے۔

المعلن:۔ محمد عبدالغفور مہتمم مدرسہ عربیہ مدنیہ تعلیم الاسلام چک ۲۳/۱۰۲ نزد کچہ کھوہ تحصیل خانیوال۔ ضلع ملتان

متفرقات

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان

آج مورخہ ۱۰/۶۴ بروز ہفتہ پاکستانی چوک میں زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان، ایک اجلاس عام منعقد ہونا طے تھا۔ اس اجلاس کو خطاب کرنے کے لئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت کی درخواست پیش کی گئی تھی۔ جو بغیر کسی اعتراض جناب P-S صاحب کے روبرو لائی گئی۔ صاحب موصوف نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس درخواست پر اختلافی نوٹ لکھا۔ اور اراکین مجلس ختم نبوت کو اپنے ناروا رویہ سے پریشان کئے رکھا۔ اور وفد کو سٹی تھانے جانے اور O-H-S صاحب سے درخواست کا جواب حاصل کرنے کے لئے حکم دیا۔ جہاں سے معلوم ہوا کہ صاحب موصوف نے مذکورہ اجلاس کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کرنے کی سفارش کی ہے۔ لہذا لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اجلاس نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کر کے جلسہ احتجاجاً ملتوی کر دیا۔

مسلمانان ڈیرہ غازیخان کا یہ اجتماع سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیرہ غازیخان کے اس ناروا رویہ پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کے معزز وفد کو امروزہ اجلاس عام میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت کے سلسلہ میں کئی گھنٹوں تک پریشان کئے رکھا۔ درخواست پر اختلافی نوٹ لکھ کر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دئے جانے میں روڑے اٹکائے رکھے۔

یہ اجلاس صاحب موصوف کے اس رویہ کو شہری آزادی اور بنیادی حقوق کے سراسر خلاف قرار دیتا ہے اس لئے احتجاجاً اس مذہبی جلسہ کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

غلام قاسم۔ ناظم اعلیٰ
مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ڈیرہ غازیخان

پانچ نکاتی منشور

ایک بزرگ کو کسی دوسرے بزرگ نے خواب میں یہ منشور بتایا جس کو ان کی فرمائش سے شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) صرف ایک خدا کی عبادت کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں کسی انسان یا ذی روح اور غیر ذی روح کو شریک نہ ٹھہرانا۔ صرف اللہ کی ذات سے ڈرنا اور اس کی بادشاہی کا اعلان کرنا۔

(۲) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین کے لائے ہوئے آئین اسلام کا مکمل نفاذ کرنا اور تمام غیر اسلامی رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کا خاتمہ کرنا اور ہر برائی کی جڑ کو کاٹ ڈالنا۔

(۳) اسلام کا وہ صحیح اور مکمل اقتصادی اور معاشرتی نظام قائم کرنا جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی ازم نہ کر سکے۔ دولت کی مساوی تقسیم اس طرح کرنا کہ ملک میں کوئی باشندہ بھوکا ننگا بے روزگار بے گھر نہ رہے۔ اور کوئی بے علاج نہ رہے اور انصاف بغیر اجرت کے حاصل ہو سکے اور ہر باشندہ وہ آزادی حاصل کر سکے جو انسان کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ اس نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے وہ آزادی نہیں جو لوگوں کو سترہ سال سے حاصل ہے۔ وہ آزادی کہ انسان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا ڈر نہ ہو۔

(۴) ملک پر مسلط کئے گئے کال کا خاتمہ کرنا۔

(۵) دنیا کے کونے کونے تک اسلام اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا پیغام پہنچانا ——— ایک اللہ کا بندہ

محمد انور کہاں ہے

ایک لڑکا محمد انور ولد عبدالغنی جو کہ قرآن پاک سارا حفظ کر چکا ہے تقریباً چار ماہ سے مدرسہ فتحیہ تجوید القرآن بلاک نمبر ۴ سے بھاگ گیا ہے۔ اگر کسی کو اس بچہ کا علم ہو یا کسی مدرسے میں پہنچ گیا ہو تو مذکورہ بالا مدرسہ کے پتہ پر اطلاع دیں مہربانی ہوگی اس بچہ کی عمر بارہ سال کے قریب ہے اور رنگ سانولا ہے۔

فضل حق عفی عنہ مدرسہ فتحیہ تجوید القرآن
بلاک ۴ متصل لیاقت مارکیٹ سرگودہا

جمعیتہ کے فیصلہ کا خیر مقدم

مرکزی جمعیتہ کا فیصلہ کہ اپنا صدارتی امیدوار کھڑا کرے گی۔ یہ اقدام نہایت ہی قابل صد احترام ہے اور حوصلہ مندانہ بھی جس سے دینی حلقوں میں حلقوں میں اکابرین جمعیتہ کے لئے دلوں سے ہر وقت دعائیں نکلتی ہیں کہ رب العزت ان حضرات کو اپنے پروگرام میں کامیاب و کامران کرے۔ کامیابی تو قدرت کاملہ کے ہاتھ ہے۔ مگر یہ فیصلہ سب سے بڑی کامیابی کی دلیل ہے۔ عبدالحلیم

ایم جان محمد محمد شریف آڑھتیان
غلہ منڈی بوری والہ۔ ضلع ملتان

جمعیتہ الطلبا مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مورخہ ۲۲ ؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو مذکورہ اجتماع میں طلباء نے درجہ بدرجہ اپنے اپنے مضمون کو بہت احسن طریقے سے بیان فرمایا۔ یہ اجتماع جمعیتہ العلماء اسلام کے اس کارنامے پر جو کہ انہوں نے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور رب العزت سے استدعا کرتا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے کیونکہ جو بھی اور جس زمانہ میں بھی برسر اقتدار آیا۔ اسی نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ اور کرسیٔ اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر رہ گیا۔ جو کچھ ملک پر بیت گیا یا اب بیت رہا ہے آپ کے سامنے ہے۔

یہ اجتماع عوام الناس سے درخواست کرتا ہے کہ جس طرح جمعیتہ علماء اسلام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام کے لئے بہتر آدمی برسر اقتدار لائے۔ اسی طرح ہر مسلمان مرد و عورت پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنا قیمتی ووٹ جمعیتہ العلماء اسلام کو دے کر کامیاب بنائیں اور خدا اور خدا کے پیغمبر صلی اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے وفائی نہ خود نہ کریں نہ کرنے والوں کا ساتھ دیں۔

عطاء اللہ شاہ شیرازی ہزاروی ناظم اعلیٰ
جمعیتہ الطلباء مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اہل خیر حضرات سے اپیل

موتی مسجد میانوالی سے ملحقہ پلاٹ مسجد کی توسیع اور مدرسہ کی عمارت کے لئے مبلغ سات ہزار روپے سے کچھ زائد رقم پر حاصل کر لیا گیا ہے۔

اہل خیر اور دین دار حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ نقد رقم یا بصورت کلیم پلاٹ مذکورہ کی قیمت ادا کرنے میں اعانت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

المشتہر (مولانا) محمد رمضان صاحب
خطیب موتی مسجد و مہتمم مدرسہ عربیہ
تبلیغ الاسلام ——— میانوالی شہر

مودودی جماعت اور عورت کی صدارت

مرتبہ حافظ مولانا خالد محمود

صفحات ٥٢ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ۳۷ پیسے۔ فی سینکڑہ ۲۸ روپے۔ چوالیس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائی جا سکتی ہے۔

ناشر۔ مکتبہ تعمیر حیات اردو بازار لاہور

یہ کتاب بہتوں کی آنکھیں کھول دے گی اس میں جہاں مودودی صاحب کے حال و ماضی کے فتوے اور فیصلے نیز خدا تعالیٰ کے حرام و حلال میں جو مداخلت کی گئی ہے۔ ان کی تفصیل کے سوا ابتدا میں مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کا مفصل جراحیہ اور جاندار تبصرہ درج ہے اور آخر میں کوثر نیازی کا بھیانک کردار سے پردہ اٹھایا گیا ہے جس سے پہلی بار آغا شورش کاشمیری نے قوم کو آگاہ کیا ـــ

ضرورت ملازم

ایک دیانتدار محنتی ملازم کی ضرورت ہے جو دواخانہ میں کام سرانجام دے۔

لقمان حکیم حافظ محمد طیب لقمانی دواخانہ
۱۹ نکلسن روڈ لاہور ٹیلیفون ۶۵۵۶۷

بقیہ مودودی صاحب کی گل افشانی

ساتھ دیا۔ تو مودودی صاحبان تتر بتر ہو گئے اور ایک بیچارہ بہت بوکھلا گیا۔ مگر مسلمان آم جیسی ڈاڑھیوں اور انگریزی باتوں کی عجیب و غریب تقویم پر اب دھوکا نہیں کھاتے یہ لوگ۔ اپنے قول کے مطابق قرآن کے قطعی احکام اور حدیث رسول کی تصریحات کو بھی ہوائے نفس کی خاطر یا کسی قسم کی زمانی مصلحتوں کی خاطر تبدیل کرنے میں باک محسوس نہیں کرتے۔

سرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرم چندہ ارسال فرمائیں یا وی۔پی بھیجنے کی اجازت دیں۔
ناظم دفتر ترجمان اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے مختلف علاقوں سے امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہو گئے

سکھر۔ (نمائندہ ترجمان اسلام) ضلع سکھر کے مختلف علاقوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے ۶، امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ جس میں شکارپور تعلقہ سے ۲، آدمی بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں گڑھی یاسین تعلقہ سے ۲، آدمی بلامقابلہ گوٹھ یا گودیرہ تحصیل گھوٹکی سے ایک آدمی۔ بستی سید عثمان شاہ تحصیل اباوڈہ سے ایک آدمی سید منظر علی شاہ بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام موجودہ حالات کے مطابق ۷۰ سیٹوں پر قبضہ کرے گی انشاء اللہ العزیز۔ خیرپور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ جناب ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی خلیفہ احمد دین صاحب امیر حلقہ خیرپور ڈویژن اور ضلع شہر کے امیر جناب مولانا عبدالواحد صاحب مہر برابر دورے کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی کوششیں کامیاب ثابت ہوں گی۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے تمام ضلعوں کے نام

خیرپور ڈویژن میں جمعیۃ علماء اسلام کی جس جس ضلع میں شاخ قائم ہے اور دفاتر قائم ہیں، برائے مہربانی وہ اپنے ضلع کے عہدیداروں اور خط، کتابت کے پتوں سے مرکزی دفتر خیرپور ڈویژن سکھر کو اطلاع دیویں۔ اور جن ضلعوں کے پاس رپورٹ فارم۔ دستور کی کاپیاں موجود نہیں ہیں وہ بھی ڈویژن کے دفتر کو تحریر کیا جائے۔

ابوالمنیر پیر محمد شاہ امروٹی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
حلقہ خیرپور ڈویژن ۔ سکھر

جمعیۃ علماء اسلام ٹانڈلیانوالہ کا اجلاس
تیسرا صداراتی امیدوار

آج مورخہ ۱۶ر اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ٹانڈلیانوالہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر ٹانڈلیانوالہ کا یہ اجلاس عام جمعیت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ (صدر محمد ایوب خان اور مس فاطمہ جناح کی ہم صدارت کے لئے غیر موزوں سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنا صداراتی امیدوار کھڑا کریں گے) کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ یقین کرتا ہے کہ یہ عوام المسلمین کے دل کی آواز ہے۔ لہٰذا ہم مرکزی مجلس شوریٰ کو اس فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہمارا ہر قسم کا تعاون جمعیت کے ساتھ ہے۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام علاقہ ٹانڈلیانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ہم نہ کسی عورت کی صدارت کے حامی ہیں اور نہ کسی بے دین مرد کے بلکہ ہم تو محمدی قانون کے حامی ہیں

صدر شاہ پور۔ مدرسہ جامع حنفیہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کسی عورت کی صدارت کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قرآن، حدیث اور تاریخ اسلام کے خلاف ہے۔ اور فرمایا کہ کیا پاکستان میں مرد کوئی نہیں رہا۔ کہ عورتوں کو صدر بنائیں۔ اور ہم ایسے مرد کی صدارت کے بھی خلاف ہیں جو عائلی قوانین جیسے گندے قوانین نافذ کرنے میں بھی تامل نہ کرے۔ فرمایا ووٹ نیک آدمی کو دینے چاہئیں جو عالم معتمد متقی ہو۔ فرمایا ہم تو محمدی قانون کے حامی ہیں۔ اور فرمایا ملک میں بے اندازہ فتنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ کئی لوگ مجتہد بن گئے ہیں جو دین کو اپنی اغراض کے لئے بدلتے رہتے ہیں۔ اور چند حروف لڑکوں کو پڑھا سکھا کر گستاخ بنا کر مدارس و مساجد میں فتنے برپا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بچو ورنہ عذاب الٰہی کا خطرہ ہے۔ اکابر اسلاف علماء دین و بزرگان اسلام کا ادب ایمان کی نشانی ہے — اور فرمایا ایک فتنہ حلوائی کا بھی ہے جو اپنا مقصد حلوا ہی سمجھتے ہیں اور قوم کو لڑاتے ہیں۔ فرمایا آنحضورؐ کے سچے شیدائی بنو۔ حلوائی نہ بنو۔

آخر میں فرمایا کہ جمعیۃ العلماء اسلام دین اور عوام کا درد لے کر اٹھی ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صداراتی امیدوار نیک مخلص کھڑا کر کے کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

محمد عبدالکریم خطیب مسجد حنفیہ و
مہتمم مدرسہ حنفیہ کریمیہ۔ صدر شاہ پور
ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد سندھ نے ایک پمفلٹ جمعیۃ علماء اسلام کا تاریخی فیصلہ شائع کیا ہے۔ جس سے مخالفین اور غلط پروپیگنڈا کرنے والے مودودیوں کے دانت کھٹے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد نے ارکان جمعیت کو تیسرے امیدوار کھڑا کرنے کے فیصلے پر مبارکباد دی ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ دیندار مسلمان فیصلے کے مطابق امیدوار کے سخت منتظر ہیں۔

حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء
اسلام حیدرآباد

لیاقت پور میں مودودی صاحب کی گل افشانی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام لیاقت پور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے یہاں سے گزرتے ہوئے فرمایا۔ فاطمہ جناح میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اور صدر ایوب میں خامیاں ہی خامیاں۔ ان دونوں میں سے ابھی کسی کی کامیابی یقینی نہیں ہے۔ اپنے مقلدوں سے کہا کہ معاشرہ کی اصلاح کرو۔ جب ایک مسلمان نے کہا کہ مودودی صاحب تو تفہیمات حصہ دوم کے ص ۲۸۱ پر لکھتے ہیں کہ عورتوں مردوں کی مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہے قرآن پاک کے احکام کو ظلم کہنے والے اور سوسائٹیوں کو دیکھ دیکھ کر قرآن کے احکام بدلنے والے معاشرہ کی کیا اصلاح کریں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں مسلمانوں کے مرتد ہونے کی قانونی اجازت دے کر کفر نوازی میں حکومت کا

(باقی برصــ)

قصور میں جمعیۃ علماء اسلام کا سالانہ انتخاب

شہر قصور کے علمائے کرام و معززین حضرات کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے صدر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور جن حالات کے تحت جمعیت نے اس نازک دور میں ملکی سیاسیات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے، نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین سے پرزور اپیل کی کہ وہ اسلام کی سربلندی اور ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اجلاس میں جمعیت کی تشکیل کی گئی اور حسب ذیل اراکین بالاتفاق منتخب ہوئے

امیر:۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی خطیب مسجد کوٹ مردان خان قصور
نائب امیر:۔ حضرت مولانا محمد یار صاحب منظفر گڑھی
نائب امیر دوم:۔ جناب قاری رحمت اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ جناب قاری محمد شریف صاحب حسینی قصوری
ناظم:۔ جناب قاری حبیب اللہ صاحب
پبلسٹی سکریٹری:۔ حافظ محمد حسن صاحب مرادکوٹی
خزانچی:۔ حکیم خوشی محمد صاحب۔
ناظم نشر و اشاعت:۔ جناب مستری محمد رمضان صاحب

اسماء اراکین شوریٰ

(۱) جناب حاجی محمد دین صاحب (۲) جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب (۳) جناب مولوی عبدالسلام صاحب (۴) بخاری حاکم علی صاحب (۵) جناب محمد دین صاحب

علاوہ اس کے بارہ اراکین پر مشتمل ورکنگ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس اپنا صداراتی امیدوار کھڑا کرنے کے فیصلے کو وقت کا اہم فیصلہ قرار دیتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور اس سلسلے میں جمعیۃ کو پورے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

۲۔ ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دنیا کی عظیم اسلامی سلطنت ہونے کی حیثیت سے ملک میں شراب، سود اور قمار بازی اور دیگر خلاف شرع کاروبار پر فی الفور مکمل پابندی عائد کی جائے۔

Scanned with CamScanner

Phone No: 67715

Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

Vol No 7

13 نومبر 1964

No. 43

اہم خبریں

شام کی سرحد پر عراقی فوج کا اجتماع

عراق اور شام میں بڑی کشمکش ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق عراقی فوج شام کی سرحد پر جمع ہو گئی ہے۔ شام کی حکومت پر بعث پارٹی کا قبضہ ہے یہ الحاد پسندوں کا گروہ ہے اور ان کا لیڈر ایک عیسائی ہے ممکن ہے عنقریب شام میں کوئی عظیم تبدیلی رونما ہو۔

شاہ افغانستان چین میں

آج کل بادشاہوں صدروں اور وزیروں کو عالمی دورے کرنے کے دورے پڑے ہوئے ہیں۔ ظاہر شاہ والی کابل بھی بمعہ اپنی ملکہ کے پیکنگ (چین) پہنچ گئے ہیں۔ ہم ان کی بیداری اور سیاسیات پر قابو پانے کی مساعی پر خوش ہیں مگر خواتین کو بے پردگی کی حالت میں ساتھ پھرانا نہ اسلامی شریعت کے مطابق ہے نہ افغانی قوم کی غیورانہ رواج کے اللہ تعالیٰ ہی ہمارے سربراہوں کو ہدایت کرے۔

یمن کی خانہ جنگی بند

تازہ اطلاع یہ ہے کہ مصر اور سعودی حکومت کی مساعی سے جمہوریہ یمن اور امام بدر شاہ یمن کے درمیان دو سال کے لئے جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا ہے۔

چین و روس

خروشیف کے زوال کے بعد جیسے کہ امید تھی چین اور روس دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ دونوں کے وزراء ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کر رہے ہیں ـــ اس سے عالمی سیاست پر اچھا اثر پڑے گا۔

(باقی آخری کالم میں دیکھیں)

مشرقی پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی مراجعت

۲۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہوئے وہاں حضرت مولانا شمس الحق صاحب کے ہاں قیام کیا۔ ۲۳ اکتوبر کو عشاء کے وقت مقامی علماء کی میٹنگ ہوئی جس میں آئندہ کا پروگرام طے ہوا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کو کراچی سے ۲۳ اکتوبر کو ڈھاکہ جانا تھا مگر اس تاریخ کو ۹ بجے صبح روانہ ہونے والا جہاز ملتوی ہو گیا۔ اور مولانا موصوف نہ جا سکے۔ آپ نے وفد کو اپنی رائے سے بذریعہ تار مطلع فرمایا۔

۲۳ اکتوبر کی میٹنگ کے مطابق جمعیت کا یہ وفد حضرت مولانا شمس الدین صاحب مدرس مدرسہ امداد العلوم ڈھاکہ کی رفاقت میں دورہ پر روانہ ہوا۔ چنانچہ ۲۸ اکتوبر تک وفد نے برہمن باڑیہ ضلع چاٹگام۔ سلہٹ اور کشور گنج ضلع میمن سنگھ کا دورہ کر کے اکابر علماء سے مشورے کئے اور عربی مدارس کے علماء و طلبہ کے اجتماعات کو خطاب کیا۔ اور پروگرام کے مطابق ۲۸ اکتوبر کو ڈھاکہ میں حضرت مولانا پیر عبداللطیف صاحب ساکن ضلع کھلنا کی صدارت میں اکابر علماء مشرقی پاکستان کی میٹنگ ہوئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ماہ نومبر ۱۹۶۴ء میں مغربی پاکستان میں ہر دو حصہ ملک کے اکابر و نمائندگان مکاتب مختلفہ کا کنونشن ہو گا۔ جس میں صدارت پاکستان کا آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

وفد کا یہ دورہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اور خوش آیند مستقبل کے لحاظ سے بڑا ہی کامیاب رہا۔

وفد ۲۹ اکتوبر کو ڈھاکہ سے بذریعہ طیارہ پی آئی اے دو گھنٹہ ۲۵ منٹ میں لاہور واپس آیا۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے مختلف مکاتب فکر سے تبادل خیالات کیا۔

آزمائش

خدا نہ کرے کوئی ظالم آپ کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے جکڑ کر علیحدہ کمرے میں بند کر دے۔ پھر وہاں خوش قسمتی سے قریب ہی آپ کو تیز دھار چھری پڑی ہوئی مل جائے تو آپ اس چھری سے کیا کام لیں گے؟ آیا اس سے رسیوں کو کاٹ کر قید سے نجات حاصل کریں گے؟ یا اسے اپنے ہی پیٹ میں گھونپ دیں گے؟ بلاشبہ آپ اس غیبی امداد کو اپنی رہائی کے لئے ہی استعمال کریں گے ـــــ آپ چاہیں تو **ووٹ** کی پرچی کی تیز نوک سے

مم

بھارت کی پریشانی

اس سے بھارت کو بھی پریشانی لاحق ہو رہی ہے ایک تو چین نے ایٹم بم کا تجربہ کر لیا۔ جبکہ امریکہ عادت کے مطابق اس کو ٹرخاتا ہی رہا۔ دوسری طرف چین کے لئے روسی سیاست مفید ہو گئی۔

الیکشن پر دھاندلیاں

مغربی پاکستان کے الیکشن کو اب کوئی آدمی صحیح اور غیر جانبدار الیکشن نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے اوپر کی سطح کے سیاستدان اس میں آلودہ نہ ہوں مگر مقامی افسروں یا پولنگ افسروں نے جو کردار ادا کیا ہے بعض مقامات پر وہ انتہائی ذلیل اور قابل اعتراض ہے۔ حتیٰ کہ سرگودھا لائل پور وغیرہ مقامات پر الیکشن صرف بدمعاشوں اور غنڈوں کی زور آزمائی کا اکھاڑہ بن گیا ہے۔ جس کی تفصیلات آئندہ شائع کی جا سکیں گی۔

محترمہ بیگم محمودہ سلیم کا قول و فعل

ہم مستورات کی ممبری۔ وزارت۔ سفارت و صدارت بلکہ بے پردگی کو خلاف شریعت سمجھتے ہیں مگر پھر بھی یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں وزیر صحت محترمہ بیگم محمودہ سلیم دوسری خواتین سے بعض خوبیوں میں امتیاز رکھتی ہیں۔ اس بار حج بھی کر آئی ہیں۔

انہوں نے لاہور کے ایک جلسہ میں خواتین کو خطاب فرمایا ہے کہ وہ اسلامی قدروں کی پابندی کریں۔ ہم محترمہ سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات آپ دل سے کہتی ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو ملک میں جوان لڑکوں اور نیم برہنہ جوان لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کالجوں میں کیوں جاری رکھی ہوئی ہے۔ کیا اس سے اسلامی اور اخلاقی قدریں باقی رہ سکتی ہیں۔

مم

ظالم، شریر اور بددیانت لوگوں کو اپنی گردنوں سے اتار سکتے ہیں۔

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

۲۰۰

Scanned with CamScanner

۱۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۱
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس

جلد ۷ ○ جمعہ ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۵

آپ عید کیسے گزاریں!

بے شک ہر قوم کا تہوار، اس کی خوشیوں اور مسرتوں کا ایک دن ہوتا ہے۔ اسے حق حاصل ہے کہ وہ اس روز کو حقیقی شادمانی اور انبساط سے گزارے۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جائے کہ یہ تہوار اور اس روز کا طرزِ عمل قوم کے اخلاق و دیانت کا ترجمان بھی ہوتا ہے۔ کسی قوم کے تہوار کا انداز دیکھ کر آسانی سے اس کی اخلاقی اور دینی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ قوم انسانیت و شرافت سے کس قدر قریب یا دور ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کے ایام مقرر کر دیئے۔ ابوداؤد رو نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔ تو اسی زمانہ میں اہلِ مدینہ کے دو دن تھے۔ جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔ کہ ایام جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگ ان دنوں میں خوشیاں مناتے اور کھیلتے کودتے تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تم کو ان سے بہتر دو دن دیئے۔ (۱) عید الاضحیٰ (۲) عید الفطر!

لیکن اسلام نے اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ کہ مسلم قوم اپنے تہوار منانے کے انداز خود مقرر کرے۔ اور جس طرح دوسری جاہل اور گمراہ اقوام نے فسق و فجور آوارگی۔ شراب و زنا کی مجالس قائم کرنا ہی تفریح سمجھ رکھا ہے ایک مسلمان کو تفریح اور مسرت کے من مانے طریقے کرنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے۔ تو اسلام اُسے فاسق سمجھ کر مقرر کردہ شرعی سزاؤں سے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ —— ایک مسلمان کی حقیقی خوشی کا دن وہ ہے۔ کہ جس روز وہ اللہ کی کوئی نافرمانی نہ کرے اور نیک اعمال سے اللہ کی رضا حاصل کرلے —— اسی لئے اسلام کے ہر تہوار میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر حقیقی خوشی یعنی رضائے اللہ حاصل کرنے کے لئے عبادات کی راہ دکھائی۔ مثلاً عرفہ کے دن یعنی ۹ ذی الحجہ کے دن اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اتنی تعداد میں آگ سے نجات ملتی ہے۔ کہ دوسرے کسی دن میں اتنی تعداد میں نجات نہیں ملتی (مسلم) اور جو لوگ حج پر نہ جا سکیں۔ انہیں بھی سعادت حاصل کرنے کا موقع دیا، عن ابی قتادة رضی الله عنه قال: سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم عرفة، قال: یکفر السنة الماضیة والباقیة" رواہ مسلم امام مسلم نے حضرت ابوقتادہ رض کی روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا (عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا) گزشتہ سال اور آئندہ (سال کے گناہ) کا کفارہ ہے۔ اور عید کی رات کے متعلق فرمایا: مَن اَحْیَا اللّیَالِی الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ لَیْلَةَ التَّرْوِیَةِ وَ لَیْلَةَ عَرَفَةَ وَ لَیْلَةَ النَّحْرِ وَ لَیْلَةَ الْفِطْرِ وَ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔ امام صبہانی نے حضرت معاذ بن جبل رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (رات بھر اللہ کی عبادت کرے) اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (۱) ترویہ کی رات یعنی ۸ ذی الحجہ کی رات (۲) عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ کی رات (۳) نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ عید قربانی کی رات (۴) عید فطر کی رات (۵) اور شعبان کی پندرویں رات۔

ایسے ہی عید کے دن کے متعلق بھی بتایا، کہ عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے (موطا) تاکہ اللہ کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے خوب اچھی طرح جسمانی صفائی حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد فرمایا کہ بقرہ عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کریں (مشکواۃ) کہ یہ عبادت ہے۔ گویا مسلمان اگر گوشت کھانا چاہتا ہے۔ تو اُسے بھی عبادت یعنی حصول رضائے الٰہی کا رنگ دے کر دائمی اور حقیقی فرحت کی راہ دکھائی —— عیدگاہ میں جس راستے سے جائیں واپسی پر راستہ بدل کر آئیں (بخاری)

عید کے روز اللہ کی رضا اس قدر عام کر دی۔ کہ جن پر کسی وجہ سے نماز ساقط ہو گئی۔ انہیں بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی اس یوم فرحت میں اللہ کی رحمتوں سے حصہ پانے کے لئے عیدگاہ میں آئیں۔ حضرت ام عطیہ رض کہتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا۔ کہ ہم (سب عورتوں کو گھروں سے) نکالیں حتیٰ کہ حیض والیوں اور پردہ والیوں کو (بھی) دونوں عیدوں میں تاکہ (سب) حاضر ہوں۔ مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور ان کی دعامیں اور (فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) الگ رہیں حیض والیاں اپنے مصلیٰ سے (یعنی وہ نماز نہ پڑھیں لیکن مسلمانوں کی دعاؤں اور تکبیروں میں شامل رہیں تاکہ خدا کی رحمت و بخشش سے حصہ پائیں) ایک عورت نے عرض کیا۔ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ (تو پھر وہ کیسے عیدگاہ میں جائے) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اس کو اس کی ساتھ والی عورت چادر اوڑھا دے (یعنی چادر کسی دوسری عورت سے عاریتاً لے کر جائے) (بخاری و مسلم)

۹ ذی الحجہ کی صبح کی نماز سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے:-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

Scanned with CamScanner

کیا قربانی کرنا ضروری ہے؟

ڈاکٹر محمد منظور الوجیدی

پچھلی صدی ہم نے برطانیہ کی غلامی میں کیا گزاری کہ ہم اپنا سب دل و دماغ ہی اغیار کو دے بیٹھے۔ مغربی تعلیم اور دینی شعائر کو نسلاً بعد نسلاً چلی آنے والی ایک رسم قرار دے کر اس کی اہمیت کو کم کرتے گئے۔ یہاں تک کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ملک میں ہر روز ایک نیا فتنہ ابھرتا ہے۔ اور اس کے ماننے والے ایک جماعت کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ حیرت تو اس پر ہے کہ یہ سب اپنے آپ کو اسلام کے خیر خواہ اور اسلام ہی سے وابستہ سمجھتے ہیں۔ انگریز نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق یہاں کی ہر مذہب کی آبادی کو اپنے دینی بزرگوں اور مذہب و ملت کے بنیادی اصولوں سے ناواقف رکھنے کی پوری کوشش کی۔ زبان بدل دی۔ تہذیب بدل دی۔ نظام تعلیم ایسا دیا کہ جسے پڑھنے کے بعد ایک آدمی تعلیم یافتہ اور مستند حضرت کہلانے لگا۔ لیکن اُسے اسلام و مذہب سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہوتی وہ صرف حساب جغرافیہ دستکاری اور انگریزی زبان سے واقفیت حاصل کر لینے پر یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں سب سے زیادہ سمجھدار اور صاحب علم ہوں۔

اور یہ غلط فہمی یہاں تک جا پہنچی ہے کہ وہ اسلاف کے علوم کا نہ صرف ناواقف بلکہ منکر بن کر یہ دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ کہ دورِ جدید نے ہی دنیا کو عقل و دانش سکھائی ہے اور آج کا انسان ہی ارتقاء کی منازل طے کر کے کامل طور پر ترقی یافتہ تہذیب کا مالک ہے۔ چونکہ پہلے ادوار کا انسان غیر مہذب تھا۔ اس لئے اس کے نظریات اور معمولاتِ زندگی بھی غیر سائنٹفک اور بدعقلی کا مظہر تھے۔

جب مغرب پرستی اور اسلام سے جہالت اس مقام پر جا پہنچتی ہے کہ تو نئے نئے نظریات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ آجکل ہر دن ایک نیا دین لے کر نکلتا ہے۔ اور ہر شب ایک ہر شب ایک نیا فتنہ برپا کر جاتی ہے۔ ان جدید اسلام دشمن فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "قربانی کے جانوروں پر جو رقوم خرچ کی جاتی ہیں۔ انہیں سماجی بھلائی کے اداروں۔ قومی ترقی کے کاموں۔ ہسپتالوں اور تعلیم پر خرچ کیا جائے۔ تاکہ یہ روپیہ برباد ہونے سے بچ جائے۔" زیرِ نظر مضمون میں ہم اسی خبیث فتنہ پر روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چند باتیں

اس سلسلہ میں چند باتوں کو سب سے پہلے ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

ا۔ اسلام ایک آسمانی دین ہے۔ اس کے اصول و نظریات اور احکام و نواہی بالواسطہ یا بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔ اسلام ایک ایسا نظریہ نہیں کہ جسے ماضی کے زمانہ کے چند انسانوں نے مل کر گھڑ لیا ہو اور جس میں بعد کے دانشوروں کو ترمیم و تنسیخ کا حق حاصل ہو۔۔ یہ حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

ب:۔ اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ ہر آدمی پر دین اسلام نازل نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کی اشاعت کے لئے ایک عظیم الشان شخصیت حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا اور انہوں نے اسلام کی بنیاد یعنی قرآن مجید کی تشریح اقوال و افعال کے ذریعہ پوری وضاحت سے کر دی۔

ج: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صرف نظری تعلیم نہیں دی۔ بلکہ اس پر عمل کر کے اور عمل کرنے والوں کی ایک جماعت (جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو عملی تربیت دے کر کے اسلام کے نظریات و احکام کو نہ صرف قابلِ عمل ثابت کیا۔ بلکہ پوری انسانی تاریخ نے گواہی دی۔ کہ ان اصولوں پر عمل کرنے والی قوم (صحابہؓ) کو جس قدر دنیا و آخرت میں قابلِ رشک کامیابی ہوئی۔ اس کی نظیر ملنا محال ہے

د: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آنے والی نسلوں کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات پوری دیانتداری اور وضاحت سے پیش کر دیں۔ اور آئمہ اربعہ کی صورت میں فقہی فیضان کو عام کر دیا۔

قربانی قرآن کی نظر میں

ان مذکورہ باتوں کو سامنے رکھ کر دیکھئے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا :۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

اس کی تشریح کرتے ہوئے ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ

"مراد نحر سے قربانیوں کا ذبح کرنا ہے"

سورۃ انعام میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا :۔

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی
للہ رب العالمین۔

"تو کہہ میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کی طرف ہے۔ جو صاحب ہے سارے جہانوں کا۔"

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے نسک کا مطلب قربانی بتایا ہے اس کے علاوہ بھی کئی آیاتِ مبارکہ ہیں۔ ہم اختصار کے پیش نظر صرف انہیں ہی پیش کرتے ہیں۔ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھئے۔

قربانی حدیث کی نظر میں

مسند احمد میں ہے کہ صحابہ رضا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت" پوچھا۔ ہمیں اس میں کیا ملتا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ ہر بال کے بدلے ایک نیکی، دریافت کیا اور اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ اون کے ہر روئیں کے بدلے ایک نیکی (ابن کثیر)

اس حدیث میں قربانی کو سنتِ ابراہیم قرار دیا اور بتایا کہ ملت ابراہیم میں ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد تازہ رکھی جائے۔

چنانچہ قربانی کی ترغیب دیتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل بھی خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا۔ اور وہ قیامت کے روز اس کے سینگ، اس کے بال اور اس کے کھر تک لائے گا۔ اور (قربانی کے جانور) کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے جی کو ان کے ذریعہ خوش کرو۔ (خوب قربانی دو)۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم اس روز (عید کی ابتدا) تو اس طرح کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، پھر واپس آکر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے یہ کام کیا۔ اس نے ہماری سنت حاصل کر لی، اور جس نے (نماز) سے پہلے ذبح کر دیا۔ تو وہ گوشت ہے۔ جو اس نے اپنے گھر والوں کو مہیا کیا اور یہ قربانی کچھ بھی نہ ہوئی (بخاریؒ کتاب الاضاحی)

مسلم شریف میں ایک روایت میں بتایا گیا۔ جبکہ بعض صحابہ رضا نے غلط فہمی سے پہلے قربانی کر لی۔ تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا" جس نے (عید کی نماز) سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ وہ دوبارہ قربانی کرے (مسلم باب وقت الاضحیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بتایا "ہم نے نماز عید جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے۔ تو آپ کے سامنے ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپ نے اسے ذبح کیا۔ اور یہ دعا پڑھی :۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ (مسند احمد۔ ابوداؤد ترمذی)

"اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے
اے اللہ یہ میری جانب سے اور میری امت
کے اس کی جانب سے جس نے قربانی (مجبوری)
کی وجہ سے نہیں کی۔"

مسند احمد میں حضرت ابی رافع رضا سے ایک روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الاضحی کا موقعہ آتا۔ تو دو موٹے فربہ بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے خریدتے۔ پس جب آپ نماز پڑھتے اور لوگوں کو خطبہ دے لیتے تو آپ کے سامنے ایک لایا جاتا۔ جبکہ آپ ابھی اپنی جائے نماز میں ہی کھڑے ہوتے تو آپ اسے خود ذبح فرماتے۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کرتے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا۔ (بخاری کتاب الاضاحی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص استطاعت رکھتا ہو۔ پھر قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال تک مدینہ میں قیام فرمایا (اور آپ ہر سال) قربانی کرتے رہے۔

خلاصہ احادیث

مندرجہ بالا آیات و احادیث پر غور کیجئے۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ

ا۔ اللہ تعالیٰ نے قربانی کرنے کا حکم دیا ہے۔

ب۔ قربانی کو ایک عبادت بتایا ہے۔ اور حکم دیا ہے

(باقی ص ۹ پر)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۴ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ

کچھ اپنوں کی خدمت میں !

اسلام کی پوری تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ جب بھی کسی غیر مسلم کی جانب سے اسلام پر حملہ کیا گیا، علماء کرام نے اسلام کا دفاع کیا۔ اور معترض کو دندان شکن جواب دیا۔ یہ علمائے کرام ہی ہیں۔ کہ جنہوں نے اقتصادی تکالیف اور افلاس کو خوش آمدید کہہ کر اسلام کی تعلیم حاصل کی اور مستقبل کی پرواہ کئے بغیر اللہ کے دین کے حصول اور اس کی اشاعت میں مصروف ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علما کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ "بے شک اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علما کو انبیا کا وارث قرار دیا۔ اور بتایا کہ سمندروں کی مچھلیاں اور بلوں میں رہنے والی کیڑیاں تک علماء کے لئے دعا کرتی ہیں۔

بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانہ تک ہر خلیفہ عالم بھی ہوتا تھا۔ کیونکہ اُس زمانہ میں تمام غیر سرکاری اور سرکاری مدارس میں کتاب و سنت کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اس وقت تعلیم حاصل کرنے کا مطلب ہی یہ تھا۔ کہ یہ آدمی علوم شرعیہ سے خوب واقف ہے۔ اور حساب زبان دانی اور دوسرے فنون کو علم کہہ کر علوم کا استہزا نہ کیا جاتا تھا۔ جیسے آجکل ہو رہا ہے اس لئے بعض دنیا پرستوں کی غلط روی کے باوجود دینی عوام کا تعلق علوم کے ذریعہ اسلام سے اچھی طرح قائم تھا۔

لیکن آجکل بہت کم والدین یہ سوچتے ہیں کہ ہمارے بچے کے لئے اسلامی تعلیم ایک فریضہ ہے جس سے غفلت برت کر ہم دنیا و آخرت میں ضرور رسوا ہوکر رہیں گے اور اپنے بچے کو اسلام سے دور بھگانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس لئے آج اس بات کی ضرورت ہے کہ عوام کا علماء اسلام سے رابطہ مضبوطی سے قائم کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ انسان جس ماحول اور سوسائٹی میں زیادہ وقت گزارے گا۔ اس پر اس کے اچھے یا بُرے اثرات ضرور پڑیں گے۔

اس وقت ملک میں کئی سیاسی جماعتیں ہیں۔ جو اپنے اپنے نظریات کی خاطر عوام کو اپنے دام فریب میں لانے کے لئے کسی قسم کا کوئی حربہ بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتیں ان کی "باوقار" کاغذی سکیمیں، اخباری اور پریس پروپیگنڈا۔ لٹریچر بازی۔ نشر و اشاعت کے ذرائع اور شان و شوکت کے دیگر مظاہرے دن رات عوام کے ذہن کو متاثر کرتے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کو ہر میدان میں بالادستی حاصل ہو اور ملک کی زمام اقتدار صالح افراد کے ہاتھ میں آئے۔ تو ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم عوام کو اُس طبقہ کے قریب لائیں جس کے تقوے کا گواہ خود خدا ہے۔ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث انبیاً قرار دیا۔ جس نے دنیا پرستوں کی طرح جاہ و مرتبہ اور روپیہ کمانے والی ڈگریاں حاصل کرنے کی بجائے فقر و فاقہ کو خوش آمدید کہا اور اسلام کا پرچم سربلند کرنے کا تہیہ کر لیا۔

برصغیر کی آزادی اور انگریز کو مشرقی دنیا سے نکال کر جزائر برطانیہ کی جانب لوٹانے کا سہرا علماء ہی کے سر پر ہے۔ یہی وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے انگریز اور انگریزیت سے مصالحت کرنے کی بجائے اسے کھل دینے اور اُسے یہاں سے نکال باہر کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور پاکستان بن جانے کے بعد انہوں نے ہی ختم نبوت کے "دشمن فرقہ" کے عزائم کو مٹی میں ملا دیا

آج بھی اگر ہم دیانتداری سے اسلامی انقلاب کے خواہشمند ہیں۔ تو ہمیں "جمعیۃ علمائے اسلام" سے ہی تعاون کرنا چاہیئے جو کہ ملک بھر میں صحیح العقیدہ علماء اسلام کا واحد ادارہ ہے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) آپ خود جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنیں۔ اس کے بعد دوسرے لوگوں سے ملیں انہیں علماء سے رابطہ قائم رکھنے کی اہمیت کا احساس دلائیں اور بتائیں۔ کہ غیر مسلم جماعت یا فاسق و فجار کی تنظیم سے یہ امید رکھنا کہ وہ "اسلامی حکومت قائم کرے گی" محض احمقانہ خوش فہمی ہے اور تاریخ نے اس

(باقی صفحہ ۸ پر)

شیخ عبداللہ کی رہائی اور کشمیر

۸ / اپریل کو بھارت کی حکومت کی خفیہ اجازت پر مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے شیخ عبداللہ کو جو گذشتہ ۱۱ سال سے گرفتار چلے آرہے تھے رہا کر دیا ہے۔

شیخ عبداللہ کی شخصیت کو کشمیر میں جو عزت و عظمت حاصل ہے وہ سب دنیا پر ظاہر ہے اور کشمیری عوام کے لئے ان کی سیاسی خدمات کا ریکارڈ بھی ناقابل چیلنج ہے یقیناً وہ حریت کشمیر کی تاریخ کے متفقہ ہیرو ہیں۔

کشمیر کے مظلوم و غلام عوام و مسلمانوں کے حق آزادی کی آواز آج سے تیس بتیس سال قبل بلند ہوئی۔ یہ آواز جو خالص حق انسانیت پر مبنی آواز تھی۔ اس کا ایک خاص پس منظر بھی ہے۔ کشمیر کا یہ سیدھا سادا انسانی مسئلہ جسے بہت پہلے حل ہو جانا چاہیئے تھا اور جس میں کسی اختلاف یا ایک سے زیادہ رایوں کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ جدوجہد آزادی کشمیر کی تاریخ سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ایک خاص گروہ نے اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی خاطر اسے پُر پیچ، طویل اور ناقابل حل بنا کر رکھ دیا۔ یہ کیسی بدقسمتی تھی کہ آج سے بتیس سال قبل برطانوی ہند میں جس گروہ نے اس کے حل کو اپنی اغراض سے متاثر کرنا چاہا تھا، اس گروہ نے بار دگر قیام پاکستان کے بعد بھی اس کے حل کو طول دیا اور اس کے رخ کو اپنے حق میں استعمال کرنا چاہا۔

یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ کشمیری مسلمانوں کے حق آزادی کا یہ کانٹا اُس دور میں اگر برطانوی ہند کی مجلس احرار نے کر نہ کھڑی ہو جاتی اور اسے ایک عوامی اور بیرونی کشمیر کے مسلمانوں کی ہمہ گیر تحریک کی شکل نہ دے دیتی تو شاید آج تک یہ مسئلہ ہی نہ اٹھ سکتا۔ اور بہت سے مقامات کے مسلمانوں کے مسائل کی طرح اس سے قطعی بے خبر رہتی۔

مجلس احرار نے آج سے تیس سال قبل کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کے مسئلہ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی عوامی تحریک بنایا، اس کے لئے جدوجہد کی، چالیس ہزار سے زیادہ افراد نے اپنے آپ کو قید و بند کے لئے پیش کیا۔ سیکڑوں افراد شہید ہوئے۔ شیخ عبداللہ کی قیادت اسی پس منظر سے ابھری اور آج تک جتنی بار بھی جہاں جہاں اس مسئلہ کے بارے میں آواز بلند ہوئی، وہ سب اسی ابتدائی تحریک کی صدائے بازگشت تھی۔

افسوس ہے کہ تقسیم ملک کے وقت جن جن مسائل سے غفلت برتی گئی جو بعد میں پاک و ہند کے مسلمانوں کے مستقبل پر اثر انداز ہوئے اور پاکستان کے لئے ایک چیلنج بن گئے ان مسائل میں سرفہرست کشمیر کا مسئلہ تھا۔

شیخ عبداللہ نے کشمیر کے بارے میں جو موقف قیام پاکستان کے وقت اختیار کیا تھا وہ پاکستان کے حق میں نہیں تھا۔ ان کی گرفتاری کی یہ طویل مدت قابل ہمدردی ضرور ہے لیکن اس کے باوجود، ان کی طرف سے کبھی بھی اپنے موقف کا اظہار واضح طور پر پاکستان کے حق میں نہیں ہوا ہے۔ گرفتاری سے قبل وہ انڈین موقف کے حامی تھے۔ اور پھر گرفتار ہو گئے۔ اس گرفتاری کے دوران پاکستان میں بھی ان کو سراہا جانے لگا، تا آنکہ رفتہ رفتہ کشمیر کے مسئلہ پر ان کا مقام اور ان کی شخصیت فیصلہ کن بتائی جانے لگی۔ اور دونوں اطراف کے لوگ بہ یک زبان ان کی اہمیت کا اعلان کرنے لگے، ان سے اپنی اپنی منشاؤں کے مطابق امیدیں وابستہ کر بیٹھے۔ چنانچہ آج وہ اس حیثیت کے ساتھ رہا ہوئے ہیں کہ پاکستان میں بھی ان کی رہائی کا پرزور خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور ہندوستان میں بھی ان کی رہائی کو خوش آمدید کہا جا رہا ہے۔

خدا کرے کہ ان کی رہائی کے پیچھے صداقت کارفرما ہو۔ لیکن جس قسم کی بین الاقوامی اہمیت کے مقام پر انہیں پہنچا کر رہا کیا گیا ہے، اتنا اونچا رہتے ہوئے وہ اس کے سودیں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ کوئی شخص بھی ان کے آیندہ رویہ کے بارے میں کوئی بھی دو ٹوک پیشین گوئی نہیں کر سکتا

شیخ عبداللہ کی رہائی سے کشمیر کا مسئلہ اب اور نازک مرحلہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اور اس مسئلہ کے مضمرات نہایت باریک بن گئے ہیں۔ یہ بات تو کہی جا سکتی ہے کہ اب جلد ہی اس مسئلہ کا کوئی حل سامنے آجائے گا۔ لیکن یہ حل کس حد تک پاکستان کے تقاضوں سے قریب ہوگا اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا

آزادی کی جدوجہد کے ایک اہم سپاہی کی حیثیت سے شیخ صاحب کا احترام کرتے ہوئے ہم یہ عرض کریں گے کہ ان کی رہائی سے پاکستان کے موقف پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔

کشمیری مسلمانوں کی آزادی اور کشمیر کا پاکستان سے الحاق ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں پاکستان کے مسلمانوں کے لئے یہ ہی ایک صورت خواہ کسی عنوان سے سامنے آئے قابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ ورنہ کشمیر کے مسئلہ کے حل کی اب بھی وہی ایک راہ ہے جس کا بارہا ان صفحات پر اعادہ کیا جا چکا ہے "مظلوموں کی حمایت کے لئے اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانیوں کے ساتھ کھڑا ہو جانا" اس کے سوا کوئی اور راہ نہیں۔ "وما علینا الا البلاغ" (کمال)

فضائل و مسائل عید الاضحیٰ

مولانا
عبد الجلیل
انصاری

فضائل قربانی

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قربانی کے ایام میں کوئی (نفلی) عبادت اتنی پسندیدہ نہیں جتنا قربانی کا خون ہے۔ ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم (مشکوٰۃ ص ۱۲۸) (۲) عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فمالنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۹) حضرت زید فرماتے ہیں کہ صحابہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قربانی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے صحابہ نے پوچھا حضرت ہمارے لئے کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی ہے صحابہؓ نے کہا حضرت (اون والے جانور) کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے (۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یکم تاریخ سے ۹ تاریخ (ذی الحجہ) تک دن کو روزے رکھنا بہت محبوب ہے اور رات کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا ہو (یعنی عبادت کرنا) لیلۃ القدر کے برابر ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ (بعض خصوصیت کی بنا پر) یہ ایام اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک (رمضان کے علاوہ) تمام سال کے ایام سے افضل ہیں۔ مشکوٰۃ ص ۱۲۸ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ رہے ہر سال قربانی کرتے رہے مشکوٰۃ ص ۱۲۹) اس روایت سے معلوم ہوا کہ منکرین حدیث کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ قربانی فقط حج کے موقعہ پر ہے کسی اور جگہ نہیں۔

مسائل قربانی

قربانی ہر اس مرد و عورت پر واجب ہے جو عاقل و بالغ اور مقیم ہونے کے علاوہ ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا کوئی اور زیور یا تجارتی اور ضرورت سے زائد سامان رکھتا ہو۔

اگر کوئی شخص مقروض ہے تو قرضہ کی رقم ملوکہ رقم سے نفی کر دی جائے بقایا رقم اگر نصاب کی رقم کو پہنچ جائے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں نابالغ۔ مجنون۔ مسافر۔ اور اس غریب پر قربانی واجب نہیں جو مقدار نصاب کا مالک نہ ہو

اگر قربانی کے ایام میں نابالغ بالغ ہو جائے اور مجنون عاقل ہو جائے یا مسافر مقیم ہو جائے تو ان پر قربانی واجب ہے اس طرح جو شخص پہلے غریب تھا۔ قربانی کے ایام میں مالدار ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہے کیونکہ قربانی کے نصاب میں سال گزرنا شرط نہیں۔

اونٹ، گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ (نر و مادہ) کی قربانی درست ہے ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو اور گائے بھینس دو سال سے کم نہ ہو اور بکری وغیرہ ایک سال سے کم عمر جائز نہیں البتہ بھیڑ دنبہ جو چھ مہینے کا موٹا تازہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اس کی قربانی جائز ہے مشکوٰۃ ص ۱۲۷

بھیڑ بکری وغیرہ صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے۔ البتہ اونٹ گائے بھینس میں سات آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں (مشکوٰۃ ص ۱۲۷) لیکن یہ شرط ہے کہ وہ مسلمان ہوں کوئی مرزائی یا منکر حدیث یا ضروریات دین کا منکر نہ ورنہ کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شریک کی نیت قربانی یا عقیقہ کی نہ ہو بلکہ فقط گوشت کھانے کی ہو تو بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی ہدایہ آخرین ص ۴۵۳

عیب دار کی (یعنی جس کی آنکھ۔ کان دُم۔ زبان تہائی یا زیادہ بیکار ہو ایسے جانور کی) قربانی درست نہیں۔

لاغر اور کمزور جانور جس میں گوشت نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں اسی طرح جو اتنا لنگڑا ہو کہ چل بھی نہ سکتا ہو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں یا ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست ہے۔ البتہ اگر جڑ سے ٹوٹ کر گوشت کو نقصان پہنچا ہو تو قربانی درست نہیں۔

جس جانور کے اکثر دانت ٹوٹ گئے ہوں اس کی قربانی بھی درست نہیں۔ البتہ اگر زیادہ باقی ہوں تو درست ہے۔

جانور خریدنے کے بعد ایسا عیب دار ہو گیا کہ قربانی کے قابل نہ رہا تو اگر یہ صاحب نصاب نہیں تو اسی جانور کو قربانی کر دے اور اگر صاحب نصاب ہے تو دوسرا بے عیب جانور قربانی کرے یہ کافی نہ ہوگا۔

قربانی کے جانور ذبح کرنے سے پہلے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں۔ مثلاً بوجھ لادنا رہٹ میں یا ہل وغیرہ میں چلانا وغیرہ۔ البتہ اگر اس کے گھاس و دانہ پر اپنی جیب سے رقم خرچ کرتا ہے تو اس کی اون اور دودھ سے نفع اٹھانا جائز ہے (فتاویٰ عالمگیری)

دس ذوالحج کی صبح سے بارہ ذوالحج کے سورج غروب ہونے تک قربانی کا وقت ہے، ہدایہ آخرین ص ۴۵۱۔

شہر والوں کی قربانی نماز عید سے پہلے جائز نہیں اگر کسی نے کی ہے تو وہ دوبارہ کرے گاؤں میں (یعنی جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی) طلوع فجر کے بعد بھی قربانی جائز ہے (در مختار)

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا مستحب ہے۔ دوسرے مسلمان سے ذبح کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں (ہدایہ اخیرین ص ۴۵۱) مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں ایک حصہ اپنے لئے دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لئے۔ تیسرا حصہ غرباء و مساکین کے لئے ہو البتہ ضرورت کے وقت زیادہ استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے (ہدایہ اخیرین ص ۴۵۲)۔

قربانی کی کھال کو صدقہ کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے۔ اور اس رقم کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے بالخصوص وہ دینی مدارس زیادہ مستحق ہیں جن میں مسافر طلباء علم دین حاصل کر رہے ہوں۔ جبکہ حکومت کی طرف سے اسلامی مدارس کی کوئی خاطر خواہ امداد و سرپرستی بھی نہ کی جاتی ہو۔ کیونکہ عالم اسباب میں اسلامی اقدار اور دینی تعلیم کی بقا و حیات دینی مدارس پر ہی موقوف ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ اور قربانی کی کھال دیتے وقت ناظم مدرسہ کو وکیل بنایا جائے اور اسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ قربانی کی کھال کی رقم ہے۔ وہ مناسب جگہ پر اس سے خرچ کرنے کا پابند ہوگا۔ اس رقم کو اجرت امامت۔ اذان اقامت یا تعمیر مسجد پر صرف کرنا جائز نہیں۔

خاوند اور بیوی اگر دونوں مالدار رہیں تو ہر ایک پر علیحدہ قربانی واجب ہے اسی طرح گھر میں جو بھی عاقل بالغ مقیم صاحب نصاب ہے باپ ہو یا بیٹا ہر ایک پر مستقل قربانی واجب ہے۔ صرف ایک قربانی تمام سے کافی نہ ہوگی

جو شخص صاحب نصاب ہو کر قربانی نہ کرے حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔ فرمایا ہماری عیدگاہ میں بھی نہ آئے (ابن ماجہ ص ۲۲۶)

مسائل عید

نویں تاریخ کی نماز فجر سے تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ تکبیر تشریق پڑھے (عورت آہستہ پڑھے)۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (در مختار ص ۱۱۷ ج ۱)

عیدگاہ میں آتے ہوئے اور جاتے ہوتے بھی تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

مستحب ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ بلکہ اپنی قربانی سے کھائے درمختار (ص ۱۱۶ ج ۱)

عیدگاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل کرنا مستحب ہے (بخاری ص ۱۳۴ ج ۱)

ترکیب نماز

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر سبحانک اللّٰھم تمام پڑھیں۔ اس کے بعد تین تکبیریں کہیں۔ پہلی اور دوسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں تیسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لیں۔ حسب معمول رکعت ہوگی۔

دوسری رکعت میں الحمد و سورت کے بعد چار تکبیریں کہیں۔ تین تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں۔ پھر حسب معمول نماز پوری کریں (در مختار ص ۱۱۶ ج ۱)

عید کا خطبہ بھی خاموشی سے سننا فرض ہے۔ پڑھنا اگرچہ سنت ہے۔ اگر کسی عام عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے دس تاریخ کو نماز عید قربان نہ پڑھی جائے (باقی ص ۸ پر)

قربانی کی کھالیں

اس نازک دور میں جب کہ باطل قوتیں پراپگنڈا کے زور سے اسلامی قدروں کو مٹا دینے کے لئے خطرناک حربے استعمال کر رہی ہیں **جمعیۃ علماء اسلام** بے سروسامانی اور صبر آزما مشکلات کے باوجود پاکستان کے ہر گوشے میں پیغام حق پہنچا رہی ہے۔ جمعیۃ کے درویش صفت رہنما اور مخلص کارکن باطل کی آندھیوں کا مقابلہ نہایت بے جگری سے کر رہے ہیں۔ یہ نیک کام پروردگار کی خوشنودی کے لئے اسی کے سہارے پہ ہو رہا ہے۔ وہ حضرات جن کے دل حق کی حمایت اور دین کے مقدس جذبہ سے سرشار ہیں۔ اگر ہماری دردمندانہ اپیل پر توجہ فرمائیں اور قربانی کی کھالیں جمعیت علماء اسلام کے سپرد کریں تو جمعیت کو مالی مشکلات سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ چرم قربانی کی سب سے زیادہ مستحق جمعیت علماء اسلام ہے جمعیت کا ہاتھ بٹائیے

تاکہ دین قیم کی بیش از بیش خدمت ہو سکے

اپیل کنندگان

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی
امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب
نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری
نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام
ممبر قومی اسمبلی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام ممبر صوبائی اسمبلی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت
مدنی رح - امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام
سرحد

حضرت مولانا عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام
گوجرانوالہ

ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ۔ لاہور

معاشرہ کی برائیاں ختم کرنے کیلئے علوم دینیہ کا حصول ضروری ہے

وقت کے مصائب کا واحد علاج خوف خدا ہے

علماء کرام کو وقت کی نزاکت کا احساس کرکے ملک و ملت کی خدمت کرنی چاہیئے

۱۰ر اپریل۔ مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے سالانہ اجلاس میں جہاں ملک کے مایۂ ناز علماء کرام کے علاوہ ضلع بھر کے علماء کرام، معززین شہر اور ہزاروں دین دوست مسلمانوں نے شرکت فرماکر والہانہ محبت کا ثبوت دیا۔ خطیب پاکستان حضرت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے معاشرہ کی اصلاح اور مصائب سے نجات کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے تین سبق پڑھائے ہیں۔ اعتقادات، عبادات، معاملات۔ اگرچہ اعتقاد بنیاد ہے اسی کی صحت پر اعمال کا دارومدار ہے۔ لیکن تاہم میں کہوں گا کہ عملی طور پر سب سے مقدم درجہ معاملات کا ہے۔ سرتاج انبیاء فداہ ابی و امی نے نبوت سے پہلے ہی صادق اور امین کا نہ مٹنے والا خطاب معاملات کی صداقت اور صفائی سے حاصل کر لیا تھا۔ حتےٰ کہ نجاشی کے دربار میں دشمن کو بھی یہ شہادت ادا کرنی پڑی۔

آپ نے فرمایا کہ کامیابی کا راز یہی ہے کہ علوم دینیہ حاصل کرکے سب سے پہلے اپنے آپ کو سچا اور امین ثابت کریں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ملک و ملت کی مشکلات کا واحد علاج خوفِ خدا ہے جب تک ہم خدا سے ڈرتے تھے ساری دنیا ہم سے ڈرتی تھی۔ لیکن خوفِ خدا چھوڑ کر اب ساری دنیا کی پریشانیاں اور خوف ہم پر مسلط ہے۔ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضؓ نے چند حاضرین کے سامنے جن میں ایک بڑھیا بھی تھی۔ فرمایا کہ دل چاہتا ہے کہ مہر کی مقدار مقرر کر دیں تاکہ کوئی اپنی وسعت سے زیادہ مہر مقرر نہ کرے یہ سننا تھا کہ بڑھیا کا ایمان جوش میں آیا اور فوراً کھڑی ہو کر فرمایا کہ "اے عمر! جس چیز کی حد خدا نے مقرر نہیں فرمائی تو کون ہے مقرر کرنے والا"۔

حضرت فاروق رضؓ نے فرمایا کہ اگر میں مقرر کر دوں تو آپ کیا کریں گی؟

بڑھیا نے جوش ایمانی سے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں اپنے جوتے سے تیرے بل نکال دوں گی۔ مجسمۂ حقانیت حضرت فاروق نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں ابتک ایسے لوگ موجود ہیں جو عمر کے بل نکال سکتے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ کو دین میں مداخلت کی اجازت نہیں۔ تو اور کون ہے جو دین میں کمی بیشی کرے۔ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اور مکمل رہے گا۔ اس کی طرف ٹیڑھی نگاہ کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔

آپ نے علماء سے اپیل کی کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوتے ملک و ملت کی خدمت کریں۔ اگر علماء صحیح طریقہ پر ملک کی رہنمائی کا حق ادا نہ کریں گے تو خدانخواستہ یہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ اور اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

جلسہ کے اختتام پر دو حافظوں کی دستار بندی حضرت العلام جناب قاضی مظہر حسین صاحب کے دستِ مبارک پر کرائی گئی۔ اور دو قراردادیں اتفاق رائے سے پاس کی گئیں ایک قرارداد میں ڈیرہ شہر سے علماء کرام کے اخراج پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور یہ کہ اس سے ضلع کی فضا سنبھلنے کے بجائے اور خراب ہوگی۔ اس اقدام سے لوگوں میں حکومت کی نیک نامی نہیں ہوئی۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس اخراج پر نظر ثانی کی جائے۔ اور جب تک یہ حضرات وہاں ہیں ان کو باقاعدہ الاؤنس دیا جائے۔

دوسری قرارداد میں بھارتی مسلمانوں پر جبر و تشدد۔ اور ان کے اخراج پر سخت پریشانی اور نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے درخواست کی گئی کہ بھارت کو اس درندگی سے روکنے کے لئے موثر اقدام کرے۔

قبولِ حق

مظفر گڑھ۔ سلیمان ڈاڈھی اور اس کے پانچ بچوں نے شیعہ مذہب ترک کرکے عقیدہ اہل سنت قبول کر لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری شیر علی۔ موچی وال ضلع مظفر گڑھ

چرم قربانی کی وصولی کے لئے

ضروری ہدایات

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن رسید دے کر چرم قربانی وصول کریں۔ یہ رسیدیں آپ ان رسید بکوں سے کاٹ کر دیں جو آپ کے پاس موجود ہیں۔ جن دفاتر میں رسید بکیں موجود نہ ہوں وہ دفتر کی مہر لگا کر سادہ کاغذ پر رسیدیں جاری کریں اور معطی حضرات کی مکمل فہرست دفتر مرکزیہ میں بھیجدیں تاکہ مرکز سے پختہ رسیدیں بھیجی جا سکیں۔

(۲) قربانی کے تین دن میں مقامی دفاتر میں جس قدر کھالیں وصول ہوں انہیں مقامی طور پر روزانہ فروخت کرکے مرکز کو روزانہ اطلاع دیجئے کہ کتنی رقم فراہم ہوئی ہے۔

(۳) خطباء حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعہ کے خطبہ سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد جیسا مناسب سمجھیں نمازیوں سے اپیل کریں کہ وہ امسال چرم قربانی جمعیۃ علماء اسلام کو دیں تاکہ مرکزی دفتر فرائض کی بجاآوری میں باحسن وجوہ عہدہ برآ ہو سکے۔

(۴) قربانی کی کھالیں فراہم کرنے کے لئے رضاکاران اسلام کو مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ ایسے دردمند حضرات بہت کم ہوتے ہیں جو ان کھالوں کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں خود پہنچاتے ہیں رضاکاروں کو خود گھوم پھر کر کھالیں فراہم کرنا چاہئیں۔

کھالوں کی فروخت سے جمع کی ہوئی رقوم دفتر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر فوراً بھجوا دیجئے تاکہ مرکز معطی حضرات کے نام پختہ رسیدیں بھیج سکے۔

آخری گذارش

ہمدردان جمعیۃ علماء اسلام عید الضحیٰ کے موقعہ پر اگر ذرا ہمت سے کام لیں تو مرکزی جماعت تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانے پر جاری کر سکتی ہے عید کے تین دن وابستگان جمعیۃ کو اس کار خیر کے لئے وقف کر دینا چاہئیں پروردگار آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ آمین۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

ضرورت ہے

دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام میں ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ قابلیت میٹرک یا منشی فاضل یا ادیب فاضل ہونا ضروری ہے۔ جو دفتری کام سے خوب واقف ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ رہائش دفتر میں ہوگی مقامی حضرات دفتر کے اوقات میں خود ملاقات کریں۔ اور باہر کے حضرات درخواست مع واپسی لفافہ بھیجیں۔

ناظم دفتر ترجمان اسلام
سرکلر روڈ۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل
شاہ محمد غوث۔ لاہور

مغربی پاکستان طبی کانفرنس

لاہور۔ مغربی پاکستان طبی کانفرنس کی مجلس عاملہ و استقبالیہ کا اجلاس ۱۰ر اپریل کو ۲½ بجے بعد دوپہر دفتر طبی کانفرنس میں منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تشریف لاکر مشکور فرمائیں۔ آنریری جنرل سکرٹری

ایجنٹ حضرات

سے گذارش ہے کہ بل ارسال خدمت کئے جا چکے ہیں۔ جلد از جلد رقوم دفتر کو ادا فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں جن حضرات کے ذمہ سابقہ حساب باقی ہے وہ بھی ادا فرمائیں۔ (ناظم دفتر)

احتجاج

۲۷ مارچ جامع مسجد گمل ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ہنگامی اجلاس ہؤا۔ جس میں ڈیرہ اسماعیل خاں کے علمائے کرام کی نظربندی اور ضلع بدر کرنے پر احتجاج کیا گیا۔ اجلاس نے اس حکم کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔

اسماعیل خاں ناظم اعلیٰ حلقہ گمل

ہفتہ واری اجلاس

حیدرآباد۔ ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ پیر عبدالقدوس صاحب منعقد ہؤا۔ جس میں ۲۲ ذی قعدہ کو ٹنڈوآدم میں جمعیۃ کے منعقد ہونے والے عظیم اجتماع کے انتظامات پر سوچ بچار کیا گیا۔ اور شہر کی مختلف مساجد میں درس دینے کے لئے مولانا عبداللہ صاحب بن قاری محمد علی صاحب کو مقرر کیا گیا۔ نیز اجلاس نے مولانا چشتی صاحب کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

حکیم نواب دین ناظم

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف قرارداد

مخدوم پور پھوڑاں۔ جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور (ملتان) کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت صوفی محمد شریف صاحب منعقد ہؤا۔ جس میں بالاتفاق یہ قرارداد منظور ہوئی۔

یہ اجلاس حکومت کے اس فیصلہ کو غیر دانشمندانہ قرار دیتا ہے۔ جس کی رو سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سود کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسلام سے جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اس سے ہٹا کر وہاں کسی عالم دین کو نامزد کیا جائے۔

اراکین جمعیۃ علمائے اسلام مخدوم پور پھوڑاں

گوٹھ علیسو ٹانوری (حلقہ سکھر)

سکھر۔ ۸ مارچ ۶۴ء کو گوٹھ علیسو ٹانوری (حلقہ سکھر) میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں مولانا عبدالغفور صاحب امیر جمعیۃ۔ مولانا ڈتی بخش صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے کام پر روشنی ڈالی۔ اور عوام کو جمعیت میں شرکت کرنے اور آئندہ انتخاب میں جمعیۃ کے نمائندوں کو ووٹ دینے کی ترغیب دی نیز اس اجلاس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ اب عائلی قوانین کی ترمیم میں جید علماء سے مشورہ لیا جائے۔

۲۔ کتاب و سنت کے خلاف تمام قوانین کو منسوخ کر دیا جائے

۳۔ غیر اسلامی تعلیم ختم کی جائے۔ نیز آئندہ انتخاب میں صالح امیدواروں کو ووٹ دئے جائیں۔

عبدالغفور صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام (تعلقہ سکھر)

جمعیۃ علمائِ اسلام کی خبریں

ٹنڈوآدم میں سندھ کی علاقائی جمعیتوں کا ایک اہم اجتماع

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن و خیرپور ڈویژن کے اضلاعی عہدہ داروں، چیدہ چیدہ نمائندوں کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا شیر محمد صاحب ۲۲ ذی قعدہ مطابق ۵ اپریل بروز اتوار، ٹنڈوآدم میں منعقد ہؤا۔

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال نے دو گھنٹہ تک اپنی ابتدائی تقریر میں قائدین جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب کے دورۂ قاہرہ و مصر کے واقعات و پس منظر پر مفصل روشنی ڈالی اور جمعیۃ کے مقاصد و کارگزاریوں کا بیان کیا۔ اور تقریباً ۴ گھنٹے تک ان امور پر مندوبین حضرات نے باہم گفتگو اور مذاکرہ کیا۔ مندرجہ ذیل حضرات نے بحث و گفتگو میں حصہ لیا۔

قاری محمد ایوب صاحب سانگھڑ، حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری، ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب میمن سکھر مولانا نور محمد صاحب سجاول۔ غلام حیدر صاحب خیرپور، مولانا تاج الدین صاحب پڈعیدن۔ حافظ محمد ادریس صاحب سکھر۔ مولانا محمد سلیمان صاحب حیدرآباد۔ حاجی کرامت اللہ صاحب حیدرآباد۔ حافظ محمد اکبر صاحب سانگھڑ۔ شیخ ممتاز صاحب میرپور خاص۔ مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر، سید عبداللہ شاہ صاحب سکھر۔ مولانا اللہ بخش صاحب نواب شاہ، عبدالشکور صاحب میرپور خاص اور دیگر موجودین حضرات نے بھی اپنی آراء کا اظہار کیا۔

بعد میں بالاتفاق یہ طے پایا کہ ان دونوں ڈویژنوں پر مشتمل ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی جائے جو قائدین جمعیۃ کی مصر و حجاز سے واپسی پر سندھ کے مرکزی مقامات میں جلسہ ہائے عام کرائے، اور قائدین حضرات کی ان جلسوں میں تقریریں کرائی جائیں۔

نیز یہ بھی طے پایا کہ سابق سندھ کے پورے علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کاموں کو از سر نو منظم کرنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ جس میں ہر دو ڈویژنوں کے امراء اعلیٰ ناظمین اعلیٰ، سالار اعظم شامل کئے گئے اور مزید دو دو نمائندے ہر ضلع سے لئے گئے۔

اجتماع نے درخواست کی ان دونوں منصوبوں کو عملی صورت دینے کے لئے اس کی مستقل نگرانی اور نظم کار کا اہتمام ڈاکٹر احمد حسین کمال کریں۔ اس کا مرکزی دفتر حیدرآباد میں قائم کیا جائے۔ اور ڈاکٹر کمال صاحب پروگرام ترتیب دیں۔

چنانچہ استقبالیہ کمیٹی اور رابطہ کمیٹی کا اجلاس ۱۸ اپریل کو حیدرآباد میں بلانا طے ہوا، تاکہ ان تجاویز اور منصوبوں کو آخری شکل دے کر اس پر عملدرآمد کا پروگرام بنا لیا جائے۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال سے اس میں شامل ہونے کے لئے خاص طور پر کہا گیا۔

رات کو دس بجے یہ اجتماع مولانا پیر عبدالقدوس صاحب حیدرآبادی کے دعائیہ کلمات پر ختم ہؤا۔

داعیان اجتماع حافظ عبدالغفور صاحب۔ ٹنڈوآدم
قاری محمد ایوب صاحب۔ شہدادپور

اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے اراکین و متفقین کا جو اجلاس یکم مئی کو جناح ہال سرگودھا میں ہونا تھا۔ اب ۱۵ مئی کو ہوگا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا جائے گا۔ (ناظم دفتر)

ایک تصحیح

پچھلی اشاعت میں موتمر عالم اسلامی میں جو ہندوستانی علماء شریک ہوئے۔ ان میں قاری طیب صاحب کے علاوہ مولانا منت اللہ صاحب رحمانی اور مولانا سعید احمد اکبرآبادی بھی شامل تھے۔ پچھلی بار× ×ان کا نام شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس

۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علمائے اسلام کے عہدہ داران کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دفتر جمعیۃ میں منعقد ہؤا۔ مولانا عبدالشکور صاحب۔ مولانا صالح محمد صاحب مولانا جلیل الرحمٰن صاحب۔ حکیم شریف الدین صاحب۔ قاری عبدالسمیع صاحب اور مولانا محمد صادق صاحب شریک ہوئے۔

کارروائی سننے کے بعد طے ہوا۔ کہ مولوی صالح محمد صاحب کو مبلغ اور محصل مقرر کیا جائے

۲۔ ماتحت جمعیتوں کے امراء و نظماء مع نائبین کا سہ ماہی اجتماع ۱۵ تاریخ (قمری) ہؤا کرے۔

۳۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۴ء کے خاص اجلاس جناح ہال سرگودھا میں مولانا غلام غوث صاحب کو مدعو کیا جائے۔

۴۔ آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ایک انتخابی بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے

۵۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد و پروگرام کا خاکہ" دو ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے۔

آخر میں اجلاس نے فحاشی۔ عریانی کے خلاف نیز رقص و سرود کی محفلوں اور مشنریوں سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ مشنریوں کو اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اجلاس نے ڈیرہ اسمٰعیل سے بدر کئے جانے والے علماء کرام و اراکین جمعیۃ کے متعلق حکام ضلع کے خلاف شدید احتجاج کیا اور گورنر مغربی پاکستان سے مداخلت کا مطالبہ کیا۔

نیز اجلاس نے بھارتی حکومت کی مسلم کشی کی مذمت کی۔ مسلمانان کشمیر سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور آزاد خارجہ پالیسی کی حمایت کی۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ ملک کے قوانین کو جلد سے جلد اسلامی بنایا جائے۔ اور امریکی رسالہ "ٹائم" پر پابندی لگا دی جائے)

سرگودھا میں
جمعیۃ علماء اسلام کی امداد کیلئے
قربانی کی کھالیں دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں پہنچا کر رسید حاصل کریں

بقیہ اداریہ

خوش فہمی کو ہمیشہ غلط ثابت کیا ہے۔ دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم برپا کرنے کے لئے ہمیشہ جانشین نبیؐ کے پاس آنا چاہیئے۔ فساق و فجار یا غیر مسلموں سے ایسی توقعات رکھنا اگر بددیانتی نہیں تو بدعقلی ضرور ہے۔

۲- اخبار ایک جماعت کی زبان - اس کے تعارف کا موثر ذریعہ اور دور جدید میں نشر و اشاعت کا ایک عصری ہتھیار ہے اخبار سے تعاون کرنا، اس کا خریدار بننا، دوسروں کو اس کا خریدار بننے کی ترغیب دینا اخبار کا بل بروقت ادا کرنا بھی جمعیت سے تعاون اور اسلام دوستی کا ایک ثبوت ہے اور اخبار کے بل روک کر اس ادارہ کو پریشان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہم جمعیۃ علمائے اسلام کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ اسلامی انقلاب کی علمبردار جماعت کو اغیار کے مقابلہ میں کمزور کرنا اسلام کی خدمت نہیں بلکہ کچھ "اور" ہے۔

(۳) علماء کرام اپنی تقاریر کے ذریعہ اور تجار و صنعت کار اپنی شخصیت کے اثر سے عید کے موقع پر قربانی کی کھالیں جمعیت کو دلوا کر اس سے تعاون کریں اور صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو۔ کہ وقتی تحائف، عام صدقات سے بھی جمعیت سے تعاون کیا جائے۔ جب تک جماعت کو مالی استحکام حاصل نہ ہوگا۔ تب تک جمعیۃ زندگی کے ہر میدان میں باطل طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی سرمایہ زندگی کے ہر میدان میں ایک مبدء حرکت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے پاکستان کے ہر خوش حال آدمی کا یہ دینی فریضہ ہے۔ کہ وہ ملک میں اسلامی انقلاب لانے کی داعی جماعت "جمعیۃ علمائے اسلام" کے مالی استحکام کا خیال رکھے۔ اور امکان بھر اسی سے تعاون کرے۔

۴- ہر مسلمان خود دینی اور مذہبی معلومات حاصل کرنے اور دوسروں کو اسلام کی تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کرے اور یہ سمجھائے کہ ہماری دنیا و آخرت کی پریشانیوں کا واحد حل اسلام کی تعلیم اور اسلام کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی پوشیدہ ہے۔

اور اگر ہم نے اسلام کی تعلیم سے غفلت برتنے اور صرف دنیا کمانے کی تعلیم ہی کو حاصل کرنے پر اصرار کیا۔ تو حقائق کے اعتبار سے ہم میں اور دوسرے غیر مسلموں میں صرف "عنوان" کا فرق ہوگا۔ اور یہ چیز اسلام سے متضاد بلکہ اس سے فرار کی راہ ہے!

آخر میں ہم ہر مسلمان سے ایک بار پھر درخواست کرتے ہیں کہ چونکہ جمعیۃ علماء اسلام ہی تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کا واحد اجتماعی پلیٹ فارم ہے جو باطل اور بوسیدہ نظام کی علمبردار طاقتوں کا ہر میدان میں مقابلہ کر رہا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ دینی فریضہ ہے۔ اس اجتماعی پلیٹ فارم کو مضبوط کرے۔ اور عام مسلمانوں کو علمائے اسلام سے قریب لانے کے لئے اسی تنظیم میں شامل کرے۔ کیونکہ اگر عام مسلمانوں اور علمائے اسلام کا رابطہ ٹوٹ گیا اور عام مسلمانوں نے اسلام سے جاہل لیڈروں سے رہنمائی حاصل کرنا شروع کر دی۔ تو یہ حرکت مسلمانوں کی بربادی اور طاغوت کو بالادستی عطا کرنے پر منتج ہوگی۔

بقیہ صفحہ ۹

کر دیجئے۔ قربانی بند کرنے سے سال میں صرف ایک بار ہی صرف لاکھوں روپیہ کی بچت ہوگی لیکن مندرجہ بالا قسم کی چیزوں کو بند کر کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ کی روزانہ بچت ہوگی دوسرے کا اخلاق سدھرے گا۔ جرائم میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

کیا ہمارے ملک میں تقریباً ایک کروڑ روپیہ روزانہ سینما گھروں پر ضائع نہیں کیا جاتا؟ کیا روزانہ لاکھوں کی روپیہ کی شراب نہیں پی جاتی؟ کیا روزانہ لاکھوں روپیہ دوسرے فحاشی کے کاموں پر خرچ نہیں کئے جاتے؟ اگر یہ درست ہے اور یقیناً درست ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم سال بھر کے بعد صرف ایک دن لاکھوں روپیہ اللہ اور اس کے تمام انبیاء و تمام نیک لوگوں کو خوش کرنے کے لئے قربانی پر نہیں لگا سکتے لیکن شیطان اور اس کے قابل نفرت ایجنٹوں بدمعاشوں غنڈوں، شرابیوں، اچکوں کو خوش کرنے کے لئے ہم روزانہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ سینما، شراب، مسکرات۔ ناچ گانے اور دوسری فحاشی کی مجلسوں پر لگا دیتے ہیں۔

آج ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ دعوائے اسلام کرنے کے بعد بھی ایک طبقہ اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی اطاعت کی بجائے شراب اور حرامکاری کو ہی ذریعہ ترقی و کامرانی تصور کرتا ہے۔ اور اسے تفریح قرار دے کر ہر حالت میں جاری رکھنے پر اصرار کرتا ہے۔ کیا ایک مسلمان کی تفریح تلاوت قرآن مجید، اطاعت خدا و رسول اور خدمت اسلام کی بجائے شراب و بدکاری ہو سکتی ہے؟

نیز ہسپتال اور رفاہی کاموں کو قربانی کا بدل قرار دینے سے فساد کی ایک ختم نہ ہونے والی راہ نکل آئے گی اور شر پسند عناصر یہ مطالبہ کرنے لگیں گے۔ کہ ملک کا ایک کروڑ آدمی روزانہ نماز پڑھتا ہے۔ تو کم از کم ڈیڑھ کروڑ گھنٹہ روزانہ کا یہی وقت کیوں نہ ملک میں صنعتی پیداوار بڑھانے پر خرچ کیا جائے۔ اگر ملک میں ایک ماہ روزہ رکھا جاتا ہے تو اس کی بجائے ذہنی ساقہ کر کے ایک ماہ کو کیوں نہ ملک کی ترقیاتی سکیموں میں صرف کیا جائے۔ یہ فساد بڑھتے بڑھتے سارے اسلام کا ڈھانچہ بدلنے کی کوشش کرے گا۔ کہ کیا آپ اُسے کسی بھی دلیل سے قائل کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اسلام کے ہر زمانہ کے ہر امت کے ہر نبیؐ کے مسلمہ اصولوں اور معمولات کو ختم کرنا اسلام کا انکار اور تحریف تو ضرور ہے۔ لیکن یہ منافقانہ مشغلہ اسلام کی خدمت ہرگز نہیں کہلا سکتا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں دین حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ و اصحابہ وبارک وسلم۔

سوات کی نئی سٹیٹ کونسل

سوات۔ ریاست سوات کی نئی سٹیٹ کونسل کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ نامہ نگار نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مشاورتی کونسل کے پچیس ممبر ہیں۔ جنہیں سٹیٹ کونسل میں شامل کیا گیا ہے

نیز مختلف یونین کونسلوں کے پانچ چیئرمینوں کو بھی کونسل میں شامل کیا گیا اور اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے دس ممبروں کو نامزد کیا گیا۔ اس طرح سرکاری اور غیر سرکاری کل چالیس ممبر نئی کونسل کے ارکان ہوں گے۔

بقیہ صفحہ ۴

تو بارھویں تک پڑھی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں دسویں تاریخ کو زوال سے قبل قربانی جائز نہ ہوگی۔ عید کی نماز کا وقت اشراق کے وقت سے زوال تک ہے۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعلانات و اطلاعات

مجلس حسن قرأت کا مقاطعہ

ملتان میں ہر سال مقابلہ حسن قرأت کی مجلس منعقد ہوتی ہے۔ لیکن اس سال اس کے انعقاد کے لئے مرزائیوں سے بھی چندہ لیا گیا۔ اس لئے مدرسہ دعوت الحق ملتان نے اس مجلس سے بائیکاٹ کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ جب تک مجلس حسن قرأت مرزائیوں کا مقاطعہ نہ کرے گی تب تک مدرسہ کا کوئی قاری اس میں حصہ نہیں لے گا۔

محمد سلیم ناظم مدرسہ دعوت الحق

طلباء کے لئے خوشخبری

نوشکی دار العلوم افضل المدارس نوشکی ضلع چاغی میں مولانا عبدالمجید صاحب فاضل دار العلوم کراچی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں طلباء کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد داخلہ کے لئے تشریف لے آئیں۔ (مہتمم دار العلوم)

وفات حسرت آیات

بنزارہ۔ اراکین ترجمان اسلام کو یہ سن کر صدمہ ہوگا۔ کہ علاقہ کونسل بالا کے پریذیڈنٹ بنزارہ صاحب ۳۰ مارچ کو فالج کے اچانک حملہ سے رحلت فرما گئے۔

مرحوم علمائے دیوبند کے بے حد عقیدتمند تھے ادارہ ان کے لئے دست بدعا ہے اور پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔

غلام ربانی مدرسہ تعلیم القرآن بنیرہ ہزارہ

چکوال میں تبلیغی جلسہ

چکوال۔ دار العلوم حنفیہ کے زیر اہتمام ۲، ۳ اپریل ۱۹۷۴ء کو شہر میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سید نور الحسن شاہ بخاری مولانا ضیاء القادری اور صوفی محبوب حسین صاحب نے عوام سے خطاب کیا۔

مقررین نے "حقانیت اسلام" اور "نجات کا مدار اعمال صالحہ پر ہے" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

مفت

عیسائیت کے متعلق معلوماتی لٹریچر یہاں سے حاصل کریں۔

۱- فرزندان اسلام کو غیرت ایمانی کی صدا

۲- اسلام اور نصرانیت

سات پیسے کے ٹکٹ ارسال کرنے لازمی ہیں

ادارہ تبلیغ اسلام بیت الحمد نندو الٰہ یار

کیا قربانی کرنا ضروری ہے ؟

(بقیہ ص۲)

کر یہ کہو " کہ میری قربانی . . . محض اللہ کے لئے ہے "

ج - حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنا سنتِ ابراہیمی بتایا اور اس کے ہر ہر بال بلکہ چمڑے کے ہر ہر روئیں پر نیکی ملنے کا یقین دلایا۔

د : حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز قربانی کرنا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل بتایا اور زمین پر خون کا پہلا قطرہ گرنے سے بھی پہلے اس کی قبولیت کی شہادت دی۔

س : حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی سنت بتایا اور دھمکی دی کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

ص : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام خود ہر سال کیا۔ مدینہ منورہ میں کیا اور صحابہ کو اس کی سخت تاکید فرمائی۔

قربانی سفر میں بھی !

صرف یہی نہیں بلکہ آپ نے سفر کی حالت میں بھی قربانی کا ناغہ نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار عید الاضحیٰ سفر میں پیش آگئی۔ تو (قربانی کے لئے) گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے (ترمذی نسائی)

قربانی ہر امت میں !

یہ بھی یاد رکھئے کہ قربانی کا حکم صرف امتِ محمدیہ پر ہی نہیں بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے کر آج تک ہر امت پر یہ حکم نافذ رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے متعلق قرآن مجید میں تذکرہ ملتا ہے۔

واتل علیهم نبا ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم یتقبل من الآخر۔

اور آپ ان کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنائیے۔ جب کہ دونوں نے (قربانی) کی نیاز پیش کی۔ پس ان میں سے ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔

(قرآن مجید)

اس آیت میں صراحت سے معلوم ہوا کہ ایک کی قربانی مقبول ہوئی اور دوسرے کی قربانی کو شرفِ قبولیت نہ ملا۔ حضرت ابراہیم کی قربانی کا تذکرہ تو ہر مسلمان کو معلوم ہی ہے۔

ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقهم من بهیمة الانعام الخ

" ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں، تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر نامِ خدا لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں "

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں لکھا ہے کہ " فرمان ہے - کہ کل امتوں میں ہر مذہب میں ہر گروہ کو ہم نے قربانی کا حکم دیا تھا۔ ان کے دن عید کا مقرر تھا۔ وہ بھی خدا کے نام ذبیحہ کرتے تھے۔

اس آیت مذکورہ میں صاف بتایا گیا ہے کہ ہر امت قربانی کرتی رہی ہے۔ وہ کام جس پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت ابراہیم علیہ سلام تک اور ان سے لے کر حضور (اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آج تک تمام صحابہ رضؓ، ائمہ رحؒ اور علماء کرام رحؒ تک سب کا اجماع و اتفاق رہا ہو۔ اُسے غلط اور فضول قرار دینا صریح طور پہ صداقت، دیانت اور ایمان کی تکذیب ہے۔

صحابہؓ کا عمل

اسوۂ صحابہؓ بھی اسی جانب رہنمائی کرتا ہے

بخاری شریف میں حضرت ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے تھے۔ اور عام مسلمان بھی انہیں خوب فربہ کرتے تھے۔

ابن ازہر کے مولیٰ حضرت ابی عبید سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں کے روزے سے منع فرمایا ہے۔ ایک روزوں کے بعد فطر (کی عید) کا دن اور دوسرا وہ دن کہ جس روز تم اپنی قربانیوں میں سے کھاتے ہو (بخاری کتاب الاضاحی)

قربانی فقہا کی نظر میں

فقہائے امت نے بھی بالاتفاق قربانی کو ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ شہروں بستیوں والے مقیم خوشحال لوگوں پر قربانی کرنا واجب ہے۔ (احکام القرآن ج ۳ ص ۴۰۳)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو گاؤں والوں پر عید کی نماز ہی نہیں۔ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ طلوعِ فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتے ہیں۔ (ابن کثیر)

درمختار جلد ۴ ص ۲۱۹ میں ہے کہ قربانی کرنا واجب ہے۔ یعنی عملی طور پر جانوروں کا ذبح کر کے، خون بہانا نہ کہ صرف اعتقادی طور پر!

اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مسافر اور مقیم سب پر قربانی کرنا واجب ہے، اور جس نے بغیر کسی عذر (شرعی) کے ترک کیا، اس نے بہت برا کیا (احکام القرآن ج ۳ ص ۳۰۶)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری ج ۱۰ ص ۳ پر فرمایا ہے:-

" اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بقر عید کی قربانی شرائع دین میں سے ہے۔ شافعیوں اور جمہور کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے . . . . . شافعیہ میں ایک دوسری رائے یہ ہے کہ فرض کفایہ ہے۔ امام مالکؒ کی رائے بھی ایک روایت کی رو سے یہی ہے . . . . امام احمد بن حنبل کی رائے یہ ہے۔ کہ قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنا مکروہ ہے اور ان کا دوسرا قول یہ ہے کہ قربانی کرنا واجب ہے۔

امام محمد کہتے ہیں۔ کہ قربانی ایک ایسی سنت ہے۔ کہ جسے چھوڑنے کی اجازت نہیں

اس سلسلہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال بھی دیکھ لیں فرماتے ہیں کہ " عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ملتِ حنیفی کے امام (حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ) کی سیرت سامنے آجاتی ہے۔ اور اس بات کا سبق ملتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی کس صبر اور مردانگی سے دینی چاہیئے۔ نیز ہماری قربانی سے حجاج کے اعمال سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ اور بیت اللہ کی زیارت مناسک حج کی ادائیگی کے لئے دل میں امنگ، شوق اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ صفحہ ۲۴۰)

حرفِ آخر

مندرجہ بالا آیات و احادیث نیز اقوال صحابہ و فقہاءؒ کو سامنے رکھا جائے تو حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں (۱) قربانی کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

۲ - حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر زمانہ میں ہر گروہ اور ہر امت میں قربانی پر عمل ہوا۔

۳ - صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قربانی دی۔ بعد کے تابعین اور آئمہ مجتہدین نے قربانی کو واجب سمجھا اور اس پر عمل کیا۔

بعد کے زمانہ کے تمام فقہاء، علماء اور مفسرین و محدثین نے قربانی کو واجب سمجھا۔ بعض نے فرض کفایہ تک کہا۔

اب آپ ہی سوچئے کہ جس مسئلہ میں تمام انبیاء علیہم السلام تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تمام آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور تمام محدثین و مفسرین اور علماء و صوفیاء کا اتفاق ہوا اور ہر زمانہ میں اتفاق رہا ہو۔ اس میں کسی قسم کی ترمیم کرنا کیا صریحاً اسلام سے، تمام انبیاء سے خود اللہ تعالیٰ کی کتاب سے غداری نہیں! اور اگر ایک ایسا متفق علیہ مسئلہ بھی اختلافی بن سکتا ہے تو اسلام کے باقی مسائل نماز روزہ حج، زکوٰۃ یہاں تک کہ کتاب اللہ کے متعلق بھی اختلافات کی راہ کھولی جا سکتی ہے۔ اگر اسلام دوستی کا یہی عالم ہے تو پھر اسلام دشمن اور کفر کسے سمجھا جائے ؟

ایک اعتراض کا جواب

جدید تعلیم سے متاثرین لوگ خصوصاً جو پرویز جیسے جہلا سے منسلک ہیں۔ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہر سال عید کے موقع پر مسلمان لاکھوں روپیہ قربانی پر خرچ کرتے ہیں۔ کیوں نہ اس روپیہ کو بچا کر اس سے ہسپتال تعمیر کئے جائیں۔

یہ اعتراض بھی دینی جہالت اور مغرب کے غیر اسلامی افکار کے ہجوم کا نتیجہ ہیں۔ قربانی کے جانور ذبح ہو کر سمندر میں نہیں پھینکے جاتے بلکہ یہ انسانوں کی خوراک بنتے ہیں۔ اور انسانوں کو بہتر خوراک مہیا کرنا کسی بھی مذہب یا قانون کے تحت قابل ملامت نہیں۔ بلکہ یہ کام لائق ستائش ہے البتہ ایسی غذا یا تفریح جو انسان کی صحت اور اخلاق کو تباہ کر دے۔ اس غذا و تفریح سے قوم کو بچانا اصل نیکی ہے۔ اس لئے اگر آپ ہسپتالوں اور رفاہی اداروں کے لئے روپیہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ تو عوام کے منہ سے بہتر غذا چھیننے، نیز اسلام کے ایک مسلمہ اصول پر کلہاڑی چلانے کی بجائے سینما، سگریٹ، چائے، فحاشی کے اڈے، شراب اور دیگر مسکرات، ہوا خانے، مصوری کا فضول اور بے ہودہ کام بند

(باقی ص ۹ پر)—

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisa

Vol. No. 7 | 17 April 1964 4 Zavil-Hajja ۱۳۸۳ | No. :- 15

شیخ عبداللہ کی رہائی

جموں ۔ ۸ر اپریل ۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور ان کے ۲۵ ساتھیوں کو جموں جیل سے رہا کر دیا گیا وہ نام نہاد مقدمہ سازش کے سلسلہ میں گیارہ سال سے جیل میں تھے ۔

رہا ہونے والوں میں مرزا افضل بیگ عبدالرشید کابینہ کے وزیر مال ۔ خواجہ علی شاہ نائب وزیر مال اور صوفی محمد اکبر رکن پارلیمنٹ بھی تھے ۔ عدالت سے باہر آنے پر شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقا کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا اور ایک بڑے ہجوم نے جو عدالت کے باہر ان کا منتظر تھا ۔ شیخ محمد عبداللہ زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا ۔

● جموں ۹ر اپریل ۔ شیخ محمد عبداللہ نے آج صبح یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام سے استصواب رائے کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ اور اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا ان کا اپنا کام ہے ۔

جموں کے جلسہ عام سے خطاب

۱۰ر اپریل ۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ ہندوستان کا یہ دعوے کہ کشمیری عوام ماضی میں نام نہاد عام انتخابات کے دوران رائے شماری کا حق استعمال کر چکے ہیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ' حقیقت یہ ہے کہ کشمیریوں نے آج تک رائے شماری کا حق استعمال نہیں کیا ۔ کیونکہ جو انتخابات ہوتے ان میں سخت قسم کی دھاندلی کی گئی ۔

شاستری کی دھمکی

نئی دہلی ۔ ہفتہ

مسٹر لال بہادر شاستری نے جنھیں بھارت کے قائم مقام وزیراعظم کا درجہ حاصل ہے شیخ عبداللہ کے حالیہ بیانات پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ انہیں " حد سے بڑھنے " کی اجازت نہیں دی جائیگی آج لوک سبھا میں بیان دیتے ہوئے مسٹر شاستری نے شیخ صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے موقف کے بارے میں خود ہی کوئی نہ کوئی رائے قائم کر لیں اپنے ساتھیوں سے مشورہ نہ کریں ۔

عالمی خبریں

شام اور مسئلہ کشمیر

دمشق ۔ ۱۰ر اپریل

شام نے کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف اور کشمیری عوام کے لئے حق خود ارادیت کی پوری حمایت کا اعلان کیا ہے یہ بات غیر سرکاری کشمیری وفد کے قائد میر واعظ محمد یوسف شاہ نے اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں بتائی انھوں نے کہا کہ شام کے رہنما اور اعلیٰ حکام کے خیال میں کشمیر اور فلسطین کے مسئلے ایک جیسے ہیں ۔

کینیا پاکستان کے موقف کی حمایت کر رہا ہے

نیروبی ۔ ۱۰ر اپریل ۔ کینیا کے وزیر انصاف و آئینی امور اور حکمران کینیا افریقن نیشنل یونین کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹام میربا نے کہا ہے کہ میرا ملک ہمیشہ حق کی حمایت کرے گا ۔ اور میں مسئلہ کشمیر کی بات چیت یا اقوام متحدہ کے ذریعہ پُرامن تصفیہ کا خواہشمند ہوں ۔

شیخ عبداللہ بھی صدر ایوب سے ملنے کے خواہشمند ہیں

جموں ۔ ۱۱ر اپریل ۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ جس طرح بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو سے میرے ملنے میں کوئی حرج نہیں ،

اسی طرح پاکستان کے صدر ایوب سے میری ملاقات میں بھی کوئی حرج نہیں جبکہ کشمیر میں تین فریق ہیں ۔ یعنی پاکستان بھارت ۔ اور کشمیر میں مسلمانوں کے مفادات کا سودا بھارت سے اور غیر مسلموں کا سودا پاکستان سے نہیں کروں گا

پاک بھارت کانفرنس ملتوی ہوگئی

نئی دہلی ۔ ۱۱ر اپریل ۔ اقلیتوں کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے وزراء داخلہ کی کانفرنس ملتوی ہوگئی ہے ۔ جلد ہی نئی دہلی یا راولپنڈی میں کانفرنس پھر ہوگی ۔ پانچ روزہ ✗

✗ وزارتی کانفرنس کے اختتام (بلیو پرنٹ بنکے) ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے دونوں ملکوں کے وفد اس بات پر متفق ہیں ۔ کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنا ضروری ہے اطلاع کے مطابق دونوں وفود میں بعض امور پر اتفاق رائے ہو گیا ہے اور دوسرے امور پر اگلی کانفرنس میں پھر غور کیا جائے گا ۔

پاکستان کے خلاف بھارت کی ناپاک مہم!

نئی دہلی ۔ بھارت نے پاکستان کے خلاف ایک ناپاک مہم شروع کی ہے جس کا مقصد عیسائیوں کو پاکستان کے خلاف برانگیختہ کرنا اور مغربی ممالک کی حمایت حاصل کرنا ہے ۔ سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے دنیا بھر کے سفارتخانوں اور مذہبی عیسائی لیڈروں کو مشرقی پاکستان سے عیسائیوں کی نام نہاد بے دخلی کے بارے میں مراسلے بھیجے ہیں ۔

ان مراسلوں میں پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہاں ہندو ہی نہیں ' عیسائی بھی محفوظ نہیں

انڈونیشیا سامراجیوں سے مرعوب نہیں ہوگا

صدر سوکارنو کا اعلان

جکارتہ ۔ انڈونیشیا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کبھی مشروط امداد قبول نہیں کرے گا ۔ انہوں نے کہا کہ سامراجی ممالک انڈونیشیا کو دھمکیاں دے رہے ہیں ۔ کہ اگر ہم نے ملائشیا کی مخالفت جاری رکھی تو ہماری اقتصادی امداد بند کر دی جائے گی ہم ان ملکوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں ۔ کہ انڈونیشیا ایسے ملکوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا

صدر سوکارنو نے کہا انڈونیشیا جنگ اور خون خرابہ نہیں چاہتا ۔ ملائشیا کا تنازعہ ہم پُرامن بات چیت کے ذریعہ طے کرنا چاہتے ہیں ۔

اطلاع

ایجنٹ حضرات و قارئین کرام مطلع رہیں کہ ہفت روزہ ترجمان اسلام کا آئندہ شمارہ دفتر میں تعطیلات عیدالاضحیٰ کی وجہ سے شائع نہ ہوگا ۔ نوٹ فرمالیں

کردوں کی جائداد واپس کردیجائے گی

بغداد ۔ جمعہ ۔ حکومت عراق نے ملا مصطفیٰ برزانی اور ۴۰۰ دوسرے کرد رہنماؤں کی ضبط شدہ جائداد واگزار کرنے کا اعلان کیا ہے ۔

امریکی یکم مئی کو زنجبار سے نکل جائیں گے

زنجبار ۔ ۱۲ر اپریل ۔ صدر عابد کرومے نے کہا ہے کہ امریکی اور سامراجی یکم مئی کو زنجبار سے نکل جائیں گے ۔ آپ کل یہاں مظاہرین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے ۔ اس مظاہرہ کا انتظام انقلابی تجارتی انجمنوں کی فیڈریشن نے زنجبار میں امریکیوں کی طرف سے "مرکزی سٹیشن" کے قیام کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کیا تھا ۔ گزشتہ تین دنوں میں امریکیوں کے خلاف یہ دوسرا مظاہرہ تھا ۔ پیمبا کے جزیرہ سے بھی اسی قسم کے احتجاج کی اطلاع ملی ہے ۔

خالص سونے اور چاندی کے بہترین
زیورات
کی با اعتماد دوکان جہاں سے
آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر
تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمٰن زرگر دکان ۴۷۴/۴۷۳
بھابڑا بازار راولپنڈی

Scanned with CamScanner

۱۰

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ ایل ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام لاہور

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
پبلشر
قاضی خدا بخش

جلد (۷) | ۲۹ رمضان مبارک سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۶۴ء موافق ۳ پھاگن سنہ ۲۰۲۰ بکرمی | شمارہ ۷

اسلام کے نام سے جھوٹ

ترجمان اسلام اسلامی احکام کے بیان میں سیدھے سبھاؤ کہنے کی بجائے شف شف کرے تو وہ اسلام کا ترجمان کیسے ہو۔ الحمد للہ تعالےٰ کہ ترجمان اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کی ہے اور اسلام کی طرف سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو باحسن وجوہ نبھانے کی کوشش کی ہے بعض مودودی ہم سے ناراض ہیں کہ ہم نے مودودی صاحب کی مخالفت کیوں کی۔ لیکن وہ مودودی صاحب سے ناراض نہیں ہوتے کہ اس نے خدا و رسول کی مخالفت کیوں کی۔

مودودیوں کی قساوت قلبی! (۱) اگر مودودی صاحب کہیں کہ مردوں اور عورتوں کی مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا ظلم ہے اور خدا نے ایسے وقت کے لئے یہ حکم دیا ہی نہیں (دیکھو تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱) اس طرح بہانہ جو طبائع کو اسلامی حدود و قصاص نہ جاری کرنے کا موقعہ مہیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کو ظلم اور اس پر بہتان باندھے کہ یہ حکم ایسی سوسائٹی کے لئے اللہ نے دیا ہی نہیں دیا۔ حالانکہ اسلامی احکام قیامت تک کے لئے ہر قوم و ہر ملک کے لئے ہیں۔ تو ہمارے ان بھولے بھالے مودودی دوستوں کو تکلیف نہیں ہوتی۔

(۲) جب مودودی صاحب اللہ کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد (کہ ڈاڑھیاں بڑھاؤ) کے خلاف کہہ کر ڈاڑھیاں خشخشی کرنے کی اجازت دے کر ۱۴ سو سال کے اجماعی مسئلہ کو تبدیل کریں۔ تو یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

(۳) اور جب وہ اکتوبر ۱۹۶۳ء کے ترجمان القرآن میں سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں لکھے کہ حضرت ابوہریرہؓ (صحابی) حضور کی مراد نہیں سمجھے۔

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ امام ربانی مجدد سرہندی، و امام غزالی جیسے بزرگانِ دین کی غلطیاں نکالے اور تصوف کو اسلام کے خلاف کہے جیسے (تجدید و احیاء دین) تو یہ خوش ہوں اور جب ہم مودودی صاحب کی غلطیوں سے امت کو واقف کریں تو یہ آگ بگولہ ہو جائیں۔

قومی اسمبلی کی کارروائی اب قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں مودودیوں نے اسلام کے بنیادی مسائل سے جو غداری برتی ہے اس کو ہم نے گزشتہ اشاعت میں لکھ کر ان کے اسلامی آئین کی قلعی کھول کر قوم کو عظیم دھوکہ سے بچانے کی سعی کی ہے تو یہ دوست پھر بوکھلا گئے ہیں اور ہمارے پاس بعض مقامات سے اطلاعات آئی ہیں کہ وہاں کے مودودی کہتے ہیں کہ یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ان لوگوں کا عجیب ایمان ہے چور پر غصہ نہیں آتا۔ چور کی نشان دہی پر آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ کیا ایک ذمہ دار جماعت کا ذمہ دار اخبار قومی اسمبلی کی کارروائی غلط شائع کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے مودودی ممبر اس کی تردید کیوں نہیں کرتے۔ ہم ان دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر اسمبلی کی کارروائی کی اصل نقل بتا دی جائے تو کیا پھر آپ ان کی جماعت سے توبہ کر دیں گے۔ اگر جرأت ہے تو اپنے ممبروں کو لکھ کر اس کی تردید کرا دیں۔

اسلام کے نام پر جھوٹ سچی بات یہ ہے کہ ہم نے آج تک اسلام اسلام کہہ کر لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے اور صاف و صریح جھوٹ بول کر اپنا الو سیدھا کرنے والی جماعت ان سے بڑھ کر پہلے نہ دیکھی نہ سنی۔

عید مبارک

مسلمانوں کے لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دو عیدیں مقرر فرمائی ہیں۔ پہلی عید یہی ہے جو رمضان مبارک کے خاتمہ پر یکم شوال کو ہوتی ہے۔ واقعی وہ دن بہت بڑی خوشی کا دن ہے۔ جب کہ اللہ تعالےٰ کے بندے تعمیل حکم میں بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے پورے تیس دن (یا پورا مہینہ) سارا دن بھوک اور پیاس سے گزارتے ہیں۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ چھوٹے اور سرد دنوں میں روزے کی کیا اہمیت ہے یا ان لوگوں کو روزے کے کیا فوائد مل سکتے ہیں جو دن کو بھوکے رہ کر رات کو دوگنا یا اس سے بھی زیادہ کھا لیتے ہیں۔ وہ در اصل روزے کی اصل حکمت نہیں سمجھتے۔ عبادات میں جہاں اور ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں سب سے بڑی اہم و اقدم حکمت یہ ہوتی ہے کہ بندہ آقا کا حکم مانتا ہے یا نہیں۔ یہاں زیادہ یا کم کھانے کی بحث نہیں ہے۔ بلکہ حکم ماننے نہ ماننے کی بحث ہے مانا کہ آج کل گرمی نہ ہونے کی وجہ سے روزے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی یا بعض لوگ رات کو زیادہ کھا لیتے ہیں مگر یہی لوگ باوجود اس کے دن میں کئی بار کھاتے اور چائے پیتے رہتے ہیں فروٹ کھاتے اور عیش و عشرت میں مصروف رہتے ہیں صبح سے شام تک محض اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشوں کو دبا دینے کی اللہ تعالےٰ کے ہاں بڑی قدر ہے اگرچہ کم کھانے یا تکلیف سے روزہ رکھنے میں زیادہ ثواب اور فوائد ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ کی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے اس کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے اپنے رسول کی زبانی اعلان کیا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی میں ہی جزا دوں گا۔ اس لئے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو تیس دن راتوں کو جاگے یا نماز میں قیام کیا اور دن کو روزے رکھے۔ گناہوں سے پاک ہوئے جہنم سے ان کی براءت کا وعدہ ہے۔ بے شک یہ عید ہے اور سچی عید ہے۔ اگر کسی مسلمان سے خدانخواستہ کوئی کمی یا کمزوری ہوئی ہو تو جمعۃ الوداع آخری جمعہ ہے اور ممکن ہے رمضان المبارک کا آخری دن ہو۔ اس سے متبرک دن اور کونسا ہو سکتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ سے

(باقی ص ۷ پر)

جھوٹ کی دو مثالیں سنیئے۔ مودودی صاحب نے جو ان کے امیر المومنین ہیں پہلے جھوٹ بولا کہ کتاب ماضی کا جائزہ میری نہیں۔ بعد میں اقرار کر لیا کہ ہاں میرے ہی مضمون ہیں۔ اسی طرح اس جھوٹ سے بڑھ کر کون سا جھوٹ ہو سکتا ہے۔ کہ کالجوں اور سکولوں میں اسلامی جمعیۃ الطلبہ کا مودودی سے تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کھلی حقیقت ہے کہ اسلامی جمعیۃ الطلبہ مودودیوں کی جماعت تھی انہوں نے بنائی تھی اور وہی اس کی سرپرستی کرتے اور چلا رہے تھے اور یہ محکمہ تعلیم کے افسروں کی نالائقی تھی۔ کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کا داخلہ کالجوں اور سکولوں میں برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر مودودیوں کی جماعت اسلامی جمعیۃ الطلبہ کو قائم اور ان کا پروپیگنڈا کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ ممکن ہے وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے صحیح اسلام سمجھ کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوں۔ مگر دنیا حیران ہے کہ اتنے بڑے مدعی اسلام اتنا بڑا جھوٹ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ ہم یہ سطریں نہ لکھتے اگر مودودی اپنا الحاد چھپانے کے لئے قومی اسمبلی کی اصلی کارروائی کا انکار نہ کرتے۔

ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر یہ کارروائی غلط ہے تو تم اصلی صحیح کارروائی منظر عام پر لا کر ترجمان اسلام کو جھٹلاؤ ورنہ اب بھی وقت ہے خدا تعالےٰ سے توبہ کرو۔ یہ امریکی قسم کا اسلام ہرگز نہیں چل سکے گا

فکر و نظر

پاکستان کا قیام اس صدی کا عہد آفریں انقلاب بن سکتا ہے

محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کا حقیقت آموز بیان

انقلاب فرانس اور انقلاب روس تاریخ کے دو اہم ترین واقعات قرار دیے جاتے ہیں۔

پہلا اس لئے کہ اس نے ملکیت و اقتدار کے قدیم شہنشاہی نظام کی جگہ دنیا کو جمہوری نظام کا تحفہ عطا کیا۔

اور دوسرا اس لئے کہ اس نے قدیم جاگیر دارانہ اور سرمایہ دارانہ اقتصادی اور معاشی نظام کی جگہ، اشتراکی و اشتمالی مساوات پر مبنی اقتصادی و معاشی نظام کی راہ دنیا میں کھولی۔

فرانس اور روس نے ان انقلابات سے کیا حاصل کیا۔ اس کی کوئی سیاسی و عالمی اہمیت نہیں ہے۔ ان کی عالمی و سیاسی اہمیت صرف اس حیثیت سے قائم ہے کہ انھوں نے جمہوری و اشتراکی تصورات و نظریات کو بروئے کار لانے کی داغ بیل ڈالی اور دنیا کی متعدد قوموں اور ملکوں نے انہیں اختیار کیا۔

پاکستان کا قیام بھی اس اعتبار سے دنیا کا ایک اہم ترین انقلابی واقعہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ اسلامی نظام کے قیام کی آواز بلند ہوئی۔

جمہوریت نے دنیا کو کیا دیا، اور اشتراکیت سے دنیا کو کیا حاصل ہوا، اس بارے میں ایک سے زیادہ رائیں ہو سکتی ہیں اور ہیں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تاریخ انسانی پر ان دونوں انقلابات سے بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

آج یہ دونوں انقلابات اپنے نقطۂ عروج و کمال پر پہنچ کر، ایک دوسرے پر غالب آنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ یہ تگ و دو انھوں نے زندگی کے ہر میدان میں شدت سے قائم کر رکھی ہے فیصلہ کس کے حق میں ہوگا۔ اس کی پیشین گوئی آسان نہیں ہے۔ تاہم ان کی کشمکش نے پاکستان کے قیام کے اسلامی مقاصد کو بروئے کار لا کر ایک تیسرے نظام کی داغ بیل ڈالنے کا زریں موقع فراہم کر دیا ہے۔

دراصل یہ دونوں نظام جمہوریت و اشتراکیت انسانی فکر کے ارتقائی پیداوار ہیں اور بڑھتے ہوئے بے شمار انسانی مسائل کی ناقابل حل پیچیدگیوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ دونوں نظام انسان کی سیرت سازی کی صلاحیتوں سے قطعی عاری ہیں۔ اور یہ دونوں نظام صورتاً متخالف ہونے کے باوجود معناً ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

جمہوریت نے شخصی شہنشاہیتوں کی جگہ قومی شہنشاہیتوں کے قیام کا دروازہ کھولا۔

اور اشتراکیت نے انفرادی سرمایہ داری کی جگہ اجتماعی اور ملکیتی سرمایہ داری کی بنیاد ڈالی۔

اس طرح یہ دونوں انقلاب حقیقتاً عالمگیر انسانی مفاد کے نقطۂ نگاہ سے قطعی افادیت کے حامل ثابت نہیں ہوئے ایسے میں پاکستان کا قیام اگر اسلامی نظام حیات کے رائج کرنے کا ذریعہ ثابت ہو جاتا اور عدل عمرانی کے وہ اصول جنھیں قرآن اور اسوۂ رسول نے مقرر فرمایا تھا عملاً نافذ کر دیئے جاتے تو دنیا کے لئے یہ اندازہ لگانا آسان ہو جاتا کہ جمہوریت و اشتراکیت کے نام سے اسے جو کچھ مل رہا ہے اسلام اس سے کہیں زیادہ اسے دے سکتا ہے۔ اور اس کے دامن میں انسان کی تمام محرومیوں اور بدنصیبیوں کے ازالے کا پورا پورا سامان موجود ہے پاکستان کے قیام کی اہمیت اسی میں مضمر تھی کہ جب اسلام کے نام پر اس کا وجود عمل میں آیا۔ اسے بلا کم و کاست اس ملک میں رائج کر دیا جاتا۔

یقیناً ایک ایسی دنیا میں جبکہ انفرادی زندگیوں کو مذہبی سانچے میں ڈھالنا دقیانوسیت، رجعت پسندی اور تاریک خیالی قرار دیا جاتا تھا۔ ایک مملکت و ریاست اور ایک وطن و قوم کا قیام۔ دین و مذہب کے نام پر عمل میں لایا جائے۔ نہایت اہم بات تھی۔

ایک ایسے عہد میں جب کہ لادینیت کو ایک بڑی روشن خیالی اور وجہ افتخار سمجھا جاتا ہو۔ دینی نظام پر مبنی ایک وطن و ملت کا قیام بہت بڑی حوصلہ مندی اور جرأت کا کام تھا اور اس اعتبار سے پاکستان کا قیام، انقلاب روس اور انقلاب فرانس سے بھی زیادہ اہمیت و عظمت کا حامل ہو جاتا ہے بشرطیکہ دین و مذہب کے وہ تمام تقاضے عمل میں لے آئے جائیں جن کو تحریک پاکستان کی اساس بنایا گیا تھا۔

فرانس کے جمہوریت پسند انقلابی اگر اپنے ملک میں جمہوریت قائم نہ کرتے، روس کے اشتراکیت پسند انقلابی اگر روس میں اشتراکیت کو رائج نہ کرتے تو آج ان کے اس انقلاب کی کیا اہمیت رہ جاتی۔ دنیا اسے کیوں اہم ترین واقعات میں شمار کرتی۔ کیوں اس سے قومیں اور ملک اپنے لئے رہنمائیاں حاصل کرتے۔ ایسی سیاسی اور علاقائی تبدیلیاں اور ہنگامے ہمیشہ ہی انسانی تاریخ میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں۔ قومیں بنتی ہیں اور مٹ جاتی ہیں۔ ملک، قائم ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔ حکومتیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ اقتدار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

ثبات و دوام صرف اس بات کو ہے کہ جن اصولوں اور مقاصد کو اپنی جدوجہد کا مدعا بنایا تھا۔ انھیں قائم کیا گیا، پھیلایا گیا اور ان کے غلبہ کی راہ ہموار کی گئی۔ یہ ہی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی باقی رہ جانے والی خصوصیات ہیں اور انھیں پر ایک قوم و ملت کے بقا کا انحصار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر پاکستان کا قیام، اسلام کے تقاضوں کو تمام و کمال پورا کرنے والا ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں کا محض فکری اور لسانی نہج ہی نہیں بلکہ دستوری آئینی اور عملی نہج بھی عین اسلام کے مطابق بن جاتا ہے۔ یہاں کے باشندگان اسلام کے عطا کردہ انسانی حقوق سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھل جاتی ہیں تو مورخ کا قلم اور دنیا کی زبان اس اعتراف پر مجبور ہو گئی کہ پاکستان کا قیام دنیا کی تاریخ اور ہمارے دور کا سب سے زیادہ اہم اور عہد آفریں واقعہ ہے اور مستقبل کی دنیا میں پاکستان کے قائم کردہ اسلامی نظام کے مقابلہ میں جمہوریت و اشتراکیت کے نظام اپنے لئے مزید کوئی گنجائش نہیں پائیں گے۔

ورنہ یہ بات کہ پاکستان، برطانوی عہد حکومت کے ایک خاص دور کی ہندو مسلم نزاع و کشمکش کے نتیجہ میں قائم ہوا ہے ہماری دینی امنگوں، ملی عظمتوں اور وطنی و قومی حوصلوں کے حق میں کسی بلند نظری کی حامل نہیں۔ یہ تو ایک ایسی چھوٹی سی حدبندی پر قانع ہو جانے والی بات ہے جیسے کی خیرات حاصل کر لینے والے سائل کی ہوتی ہے۔

میں اسے پاکستان اور پاکستانی مسلمان کی عظمت سے بہت ہی فروتر درجہ کی بات سمجھتا ہوں۔ اور مستقبل کی سرافرازی کے منافی جانتا ہوں۔

میں اسے پاکستان اور پاکستانی مسلمان کی عظمت سے بہت ہی فروتر درجہ کی بات سمجھتا ہوں اور مستقبل کی سرفرازی کے منافی جانتا ہوں۔

پاکستان کسی سیاسی کشمکش کی پیداوار اور کسی ملکی تغیر کا حاصل نہیں ہے۔ جو لوگ اس کا دامن کسی خاص سیاسی دور کسی خاص گروہ اور کسی ایک شخصیت سے باندھنے پر مصر ہیں ان کے نظر و حوصلہ کی یہ بے مائگی قابل رحم ہے وہ اس طرح پاکستان کی تغلیط اور اس کے وجود کی نفی کے عظیم جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ اپنی اجتماعی حیثیت، طاقت اور واقعیت سے بے خبری کیا ہو سکتی ہے۔

پاکستان کا قیام اس برصغیر سے مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ گہری وابستگی کا حاصل ہے۔ ایسی وابستگی کا حاصل ہے۔ ایسی وابستگی جو بے حد و حساب وسعتوں اور گہرائیوں کی حامل ہے۔ جس کا دامن درۂ خیبر سے راس کماری تک۔ گنگ و جمن سے گوداوری اور کرشنا تک دریائے سندھ سے دریائے نربدا و ہگلی تک خلیج فارس سے خلیج بنگال تک بحیرۂ عرب سے کوہ ہمالہ تک، سندھ کے ریگستانوں سے بندھیاچل کے سلسلۂ کوہ دمن تک پھیلا ہوا ہے۔ جس کی سوتیں حجاز عرب سے پھوٹی ہیں۔ جس کا سرچشمۂ علم و عمل اللہ کی کتاب مقدس قرآن حکیم اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ ہے۔

ایسا پاکستان مستقبل کی دنیا کے لئے امامت و قیادت کا منصب سنبھال سکتا ہے اور اسی طرح پاکستان کے قیام کے انقلاب کو انقلاب فرانس اور انقلاب روس سے زیادہ اہم ترین اور عہد آفریں واقعہ کہا جا سکتا ہے اور جمہوریت و اشتراکیت پہ فائق و غالب لایا جا سکتا ہے۔ ورنہ مغرب کی تقلید کا اندھا دھند دور دورہ جس شدت سے آج ہمارے معاشرہ میں نفوذ کر رہا ہے اور رائج ہو رہا ہے۔ اور ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں کی تشکیل جس ذوق و شوق اور تن دہی سے مغربی طرز زندگی اور ذہن و فکر مستعار لے کر کر رہے ہیں وہ بحیثیت مسلمان اور پاکستانی کے ہمارے ملی و قومی وجود کو بے معنی بنا دینے والے ہیں۔

فلک کے تاروں سے کیا دور ہوگی ظلمت شب
جب اپنے گھر کے چراغوں سے روشنی نہ ملی

⁂

کشمیر! کشمیر!! کشمیر!!!

مظلوم کو ملی ہے محاذِ حیات میں ، اپنے لہو کو چاٹ کے طاقت کبھی کبھی

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہے۔ کشمیر کے عوام حصول آزادی کی خاطر اپنے سروں سے کفن باندھ کر اور اپنی ہتھیلیوں پر سر رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ گذشتہ سترہ سال سے ہی نہیں بلکہ ایک صدی سے زیادہ سے کشمیر کے مسلمان کا خون اس جنت نظیر وادی کے چپہ چپہ پر اپنا شوق شہادت پورا کر رہا ہے۔ برطانوی استبداد اور ڈوگرہ تسلط کے آتشیں شکنجوں سے گزر کر اب بھارتی تعصب کی بیڑیوں میں کشمیر کا مسلمان اپنی زندگی کے صبح و شام گزارنے پر مجبور رہا ہے۔

ظلم و ستم کی یہ داستان کشمیر کے مسلمان پر ہی نہیں ختم ہو رہی ہے بلکہ اس میں بھارت کے ۵ کروڑ مسلمانوں کی محرومیوں، بے بسیوں ناچاریوں اور بہیمانہ ہلاکتوں اور پامالیوں کا بھی حصہ شامل ہے اور ہندو سامراج کی قہرمانیوں کے آتشیں شعلوں کی لپٹ۔ پاکستان کی سرحدوں تک بھی پہنچ رہی ہے۔

جو لوگ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ جن کی نظریں عالمی انصاف کے ضمیر کی آواز پر لگی ہوئی ہیں۔ جن کا خیال ہے کہ دنیا کی رائے عامہ ہمارے دشمن کو اس بات پر مجبور کر دے گی کہ وہ حق رسی کا اہتمام کرے، جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ایک دن دوسروں کی حمایت کے بل بوتہ پر کشمیر کو آزاد کرا لیں گے ہندوستان کے مظلوم و مقہور مسلمانوں کے لئے حق و انصاف حاصل کر لیں گے اور بھارت کو پاکستان کے ساتھ بہتر، خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے پر آمادہ و رضامند کر سکیں گے۔ وہ ایک ایسے فریب اور دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ جس کا حقیقت و صداقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ تاریخ عالم میں کوئی ایسی مثال و نظیر نہیں ملتی جبکہ حق کی خاطر، ایک باطل کے مقابلہ میں دوسرے باطل نے حق کی حمایت کی ہو۔ یہ ایک ایسی انہونی ہے۔ جس کے پورا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہم اس ناممکن کے پیچھے گذشتہ سولہ سال سے لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ اس پر قربان کر چکے ہیں۔

عرب کو فلسطین کا مسئلہ اور پاکستان کو کشمیر کا معاملہ اپنے خدا کے بھروسے سے اور اپنی قوت بازو کے اعتماد پر ہی حل کرنا ہوگا اگر آج پاکستان کے خواص و عوام، اپنے ذاتی مفادات اپنی انفرادی و امتیازی حیثیات۔ اپنا مال۔ اپنی دولت، اپنا جاہ، اپنی ثروت، اور اپنی جانیں اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، اپنا سب کچھ ملت و وطن کے اس نازک و پرخطر موقعہ کے لئے وقف کر دیں اور سرفروشانہ عزم کے ساتھ بنیان مرصوص بن کر کھڑے ہو جائیں۔ اپنی زندگی کی تمام ساعتیں اللہ کی رضا کے حصول کے لئے خاص کر دیں اپنے تمام معمولات زندگی کو منشاء الٰہی کا تابع بنا ڈالیں۔ منکرات دین سے باز آجائیں معروفاتِ دین کو اپنا معمول بہ قرار دے لیں۔

تو پھر کونسا مقصد ہے جو انہیں حاصل نہیں ہو سکتا۔ کونسی طاقت ہے۔ جو انہیں شکست دے سکتی ہے۔ کس کا حوصلہ ہے کہ وہ ان کا مقابل بن کر سامنے آئے۔ تاریخ فتح و کامرانی کی ایسی کتنی ہی مثالیں اپنے صفحات کے دامن میں رکھتی ہے۔

کیا اہل پاکستان جہاد و شہادت کی یہ زندگی اختیار کرنے کے لئے آمادہ ہیں؟

اس سوال کے جواب پر ہی ان کے مستقبل کی تمام عقدہ کشائیوں کا انحصار ہے۔

سلامتی کونسل سے آمدہ اطلاعات کے مطابق، بھارت کے نمائندے نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ "بھارت کسی حال میں بھی۔ استصواب رائے کا پابند نہیں ہے۔ اور وہ بھارت میں کشمیر کے الحاق کو ایک امر مسلمہ اور غیر متنازعہ فیہ سمجھتا ہے"۔

"چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

اس کے بعد پاکستان کے لئے بھی راہ صاف ہو جاتی ہے کہ وہ مفاہمت جنگ بندی اور خط متارکۂ جنگ کا پابند نہ رہے بھارتی نمائندے کا یہ اعلان سلامتی کونسل کی گزشتہ تمام قراردادوں اور معاہدوں کو قطعی مسترد کر دینے کے مترادف ہے کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی اور بھارت کے پائمال مسلمانوں کی معاونت کے لئے پاکستانی مسلمانوں کو براہ راست جدوجہد کا موقعہ دیا جانا چاہیے۔ ورنہ بھارت میں مسلم خون کی یہ ارزانی پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بھی گراں ثابت ہوگی اور مستقبل کی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

اس فضا میں تجھ کو جینا ہے تو اے طائر ذرا
تیز رکھ منقار و ناخن بال و پر کافی نہیں

ویٹ نام اور جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل

فرانس اور امریکہ کے تازہ اقدامات کی روشنی میں

فرانس کے صدر، ڈیگال نے امریکی سیاست کے برعکس پہلا قدم تو یہ اٹھایا کہ اشتراکی چین کی حکومت کو تسلیم کیا اور دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کے لئے غیر جانبداری کی تجویز پیش کی۔

بلاشبہ یہ تجویز جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کی پیچیدہ اور خونین سیاست کے سلجھانے کے لئے نہایت مفید اور ٹھوس تھی۔ اس کے نتائج نہ صرف متعلقہ علاقہ کے حق میں بلکہ آخرکار پورے مشرقی ایشیا کے لئے اور بالواسطہ طور پر عالمی سیاست کے حق میں کارآمد اور ممد امن ثابت ہوتے۔

لیکن جو دماغ کینیڈی کے قتل کے پس پشت کارفرما تھے بھلا وہ کب یہ تجویز گوارا کرنے والے تھے۔ اب ان کا خفیہ اشارہ کب خالی جانے والا تھا۔ امریکہ کا نیا صدر، اپنے پیشرو کے علانیہ دن دھاڑے قتل کر دیے جانے کے بعد اس تجویز کو قبول کرنے کی کب جرأت دکھلا سکتا تھا۔ چنانچہ صدر جانسن نے ڈیگال کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔

جنوبی ویت نام کا دوسرا فوجی انقلاب، اس استرداد کی عملی تشریح ہے۔

ڈیگال کی اس تجویز کا اثر اولاً ویت نام پر ہی پڑنے والا تھا اس تجویز کی قبولیت کے بعد شمالی ویت نام و جنوبی ویت نام متحد ہو کر ایک غیر جانبدار ملک بن جاتے اور اس طرح پھر یہ سلسلہ شمالی کوریا و جنوبی کوریا۔ فارموسا وغیرہ کے اتحاد اور غیر جانبداری تک جا پہنچتا اور اس علاقہ میں پائیدار و مستقل امن قائم ہو جانے کی سبیل نکل آتی۔ لیکن دنیا کے سب سے بڑے امن کے علمبردار امریکہ کو یہ تجویز منظور نہیں ہے۔ غالباً اس کے عزائم بروئے کار لانے کے لئے جنوبی ویٹ نام کا پہلا فوجی انقلاب زیادہ بہتر نہیں ہو سکتا تھا اس لئے دوسرے فوجی انقلاب کی داغ بیل ڈال دی گئی۔ نئے انقلاب کے سربراہوں نے پہلا اعلان یہی کیا ہے کہ وہ جلد ہی کمیونسٹوں سے جنگ شروع کر دیں گے۔

دراصل امریکہ نئے چین کو ہر چہار طرف سے محصور کر دینے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہے۔ جنوبی ویت نام، جنوبی کوریا فارموسا۔ تھائی لینڈ اور اب بھارت کو شامل کر کے یہ چوگوشہ محاذ اس نے قائم کیا ہے۔

چین کو اس سے واقعتاً کوئی نقصان پہنچ سکے گا؟ اس کا جواب دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ جس شخص کا بھی مطالعہ اس علاقہ کی سیاست و تاریخ پر گہرا ہوگا وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اس سے طویل و خونریز کشمکش تو برپا رہے گی لیکن چین کی شکست اس وقت تک ناممکن ہے جب تک چین کے اندر ہی کوئی داخلی سازش دگرگوں کامیاب نہیں ہو جاتی۔ شاید امریکہ کے بزرجمہران کو ابھی تک یہ امید باقی ہے۔

اس مسئلہ کا جو زیادہ تشویشناک پہلو ہے وہ یہ ہے کہ اس علاقہ کے وہ بیسیوں ممالک جنہیں اس جھگڑے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اور جن میں ہمارا وطن عزیز پاکستان بھی شامل ہے وہ بھی اس کشمکش کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔ ان کا سیاسی اور علاقائی استحکام خطرے میں پڑ رہا ہے اور انھیں بھی غیر متوقع پرخطر حالات پیش آجانے کا اندیشہ درپیش ہے۔ اس صورت حال سے ذمہ داران حکومت و ارباب سیاست کو غافل نہیں رہنا چاہیئے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب روبصحت ہیں

جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب (سرگودھا) بحمداللہ روبصحت ہیں۔ حضرت مفتی صاحب پر رمضان المبارک سے چار روز قبل فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ ابھی کمزوری باقی ہے احباب حضرت کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رفیق ناظم دفتر

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم پی اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی پریس کانفرنس

۱۔ قرعہ اندازی میں ناکام عازمین حج کے لئے خاص جہازوں کا بندوبست کیا جائے۔
۲۔ عائلی قوانین میں ترمیم سے قبل علماء سے مشورہ کریں۔
۳۔ قومی اسمبلی میں کالعدم اسلامی جماعت نے اسلامی اصول کی مخالفت کر کے اہل اسلام کو پورا پورا مایوس کر دیا۔
۴۔ میں قاہرہ (مصر) میں کشمیر کے بارہ میں پاکستانی مفاد کی پوری پوری وضاحت کروں گا۔
۵۔ یو۔ این۔ او (اقوام متحدہ) اب دنیا میں امن و امان کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتی۔
۶۔ انتخابات میں امیدواروں کے لئے اسلام کی شرائط کی ضرورت ہے۔
۷۔ مہنگائی دور کرنے کے لئے حکومت توجہ کرے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ۶ر فروری ۱۹۶۴ء کو شام کے وقت دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مندرجہ بالا خیالات کا اظہار کیا

مولانا کے بیان کا پورا متن حسب ذیل ہے۔

حج ۔ لاہور۔ جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے حکومت پر زور دیا کہ جو اصحاب قرعہ اندازی کی وجہ سے کئی سال سے فریضہ حج ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں ان کے لئے اس سال خاص جہازوں کا بندوبست کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں کی درخواستیں معمولی ٹیکنیکل غلطیوں کی وجہ سے مسترد ہو چکی ہیں، انہیں بھی حج پر جانے کی اجازت دی جائے

مولانا نے فرمایا کہ حکومت پاکستان سیر و سیاحت پر جانے والے لوگوں کو دو کروڑ روپے زرمبادلہ دیتی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ عازمین حج پر کوئی پابندی لگائی جائے۔ اس ضمن میں زرمبادلہ کا بہانہ بے معنی ہے حکومت کو حاجیوں کو سیر و سیاحت کی مد سے بھی زرمبادلہ دینا چاہیئے آپ نے کہا کہ ہزاروں لوگ کئی سال سے حج کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ لیکن وہ قرعہ اندازی میں ناکام رہتے ہیں۔ حکومت کو ایسے اصحاب کے لئے اس سال خاص جہازوں کا بندوبست کرنا چاہیئے اور تمام ناکام امیدواروں کو فریضہ حج کی سعادت حاصل کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ اس مرتبہ ملتان ڈویژن کے بیس عازمین حج کی درخواستیں محض اس وجہ سے مسترد کر دی گئیں کہ انھوں نے فارم کے ایک خانہ میں دستخط نہیں کئے تھے۔ اس سال نئے فارم استعمال کئے گئے۔ متذکرہ اصحاب کے نام قرعہ اندازی میں نکل آئے تھے اور انہوں نے رقوم گذشتہ سال جمع کرا دی تھیں۔ اب محض ایک خانہ میں دستخط نہ کرنے کی ٹیکنیکل غلطی پر ان کو حج کی سعادت سے محروم نہیں کرنا چاہیئے

خان عبدالغفار خاں] مولانا نے سرخ پوش لیڈر خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس طرح عوام میں حکومت کی مقبولیت بڑھے گی۔ حکومت کو باقی تمام سیاسی نظربندوں کو بھی رہا کرنا چاہیئے۔ تاہم جو لوگ پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہے ان سے کوئی نرمی نہیں ہونی چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ دوسرے ممالک میں پاکستان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں جرأت مندانہ پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں صدر ایوب کے بیانات حوصلہ افزا ہیں۔

عائلی قوانین] آپ نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی سے اپیل کی ہے کہ عائلی قوانین کا ترمیمی بل پیش کرنے سے قبل ملک کی رائے عامہ کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ آپ نے کہا کہ عائلی قوانین کے ترمیمی بل پیش کرنے سے پہلے اس کے بارے میں علماء دین سے مشورہ لیا جانا ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ عائلی قوانین کے ترمیمی بل کے بارے میں جو افواہیں سنی جا رہی ہیں ان سے کنونشن لیگ کے وقار کو دھکا لگے گا۔ ایسی صورت میں اس امر کا خطرہ ہے کہ ترمیمی بل لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے گا اور ہماری معاشرتی زندگی کا یہ اہم مسئلہ مزید پیچیدہ ہو جائے گا۔

کالعدم اسلامی جماعت کا خلاف اسلام رویہ] مولانا نے قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی جانب سے پیش کردہ بنیادی حقوق کی ترمیمات کے متعلق کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان کے طرز عمل پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ مفتی محمود صاحب نے یہ ترامیم پیش کی تھیں کہ پاکستان میں کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ اسلام کے اصولوں کے خلاف تقریر و تحریر کی آزادی نہ دی جائے۔ علاوہ ازیں ملک کی کلیدی آسامیوں پر غیر مسلموں کا تقرر نہ کیا جائے نہ ہی قاضی کے عہدوں پر فائز کیا جائے۔ آپ نے کہا کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان نے ان ترامیم کی مخالفت کر کے حکومت کا بے جا ساتھ دے کر اسلامی جذبہ کے خلاف عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمود نے یہ تحریک بھی پیش کی تھی کہ اسلامی مشاورتی کونسل موجودہ قوانین کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ پانچ سال کے اندر پیش کر دے تاکہ ان قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جا سکے لیکن افسوس ہے کہ کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان نے اس تحریک کی بھی مخالفت کی۔

جہاد کے لئے رضاکار] حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے اعلان کیا ہے کہ ایک لاکھ مجاہدین تمام وسائل سمیت جہاد کے لئے تیار ہیں ان رضاکاروں کی پیشکش جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر مولانا مفتی محمود صاحب نے کچھ عرصہ قبل کی تھی۔ آپ نے یہ بتایا کہ یہ تمام مجاہدین ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کی اسلام پر مرمٹنے کی روایات انگریزی عہد سے مشہور چلی آ رہی ہیں۔

کشمیر اور سلامتی کونسل] آپ نے کہا کہ اگر اس بار بھی سلامتی کونسل کشمیر کا مسئلہ حل نہ کر سکی تو یہ سمجھنا درست ہوگا کہ یہ عالمی ادارہ دنیا میں امن قائم رکھنے میں ناکام ثابت ہو چکا ہے اور وہ امن قائم کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتا آپ نے کہا کہ قبرص۔ کلکتہ اور مقبوضہ کشمیر میں موئے مبارک کی چوری اور مسلمانوں کے قتل عام نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اب بھی جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون رائج ہے۔

تشکیل حکومت] مولانا نے کہا کہ اسلام میں کسی طریق انتخاب و تشکیل حکومت کے لئے کوئی مخصوص طریقہ متعین نہیں کیا گیا ہے لیکن پھر بھی عوامی تائید کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ خلافت راشدہ کا عمل ہمارے سامنے ہے۔ وہاں پہلی مرتبہ مجلس شوریٰ نے امیر کا انتخاب کیا۔ دوسری بار ایک کمیٹی کے ذریعہ انتخاب کیا گیا ان دونوں موقعوں پر عوامی تائید کے لئے لوگوں سے بیعت لی گئی۔ موجودہ صورت حال میں جبکہ رائے عامہ کا کوئی لحاظ کئے بغیر قانون سازی کے کام کئے جا رہے ہوں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ عوام کی رائے کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دی جائے۔ اور اس کے لئے بلاواسطہ انتخابات موزوں ترین ہیں۔ مولانا نے اس رائے کو محدود کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ رائے صرف اسمبلیوں کے انتخاب کے لئے ہے۔

صدارتی انتخاب] مولانا نے کہا کہ صدر کے انتخاب کے لئے میری رائے میں اسلامی طریقہ یہ ہے کہ امیر یا صدر مملکت کے انتخاب کے لئے قوم ایک ایسی مجلس کا انتخاب کرے جس میں امیدوار کے علم و عمل و دیانت و امانت اور اہلیت او تجربہ کی کچھ شرائط عائد کر دی جائیں۔ یہ مجلس خواہ ملک کی تمام اسمبلیاں ہوں یا قومی اسمبلی کو ہی یہ اختیار دے دیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ صحیح نمائندے منتخب ہوئے ہوں گے اور یہ سوچ سمجھ کر صدر کا انتخاب کر سکیں گے اور نتیجہ اس سے بہتر ہوگا کہ دس کروڑ باشندے صدر کا انتخاب کریں کیونکہ مشرقی پاکستان سے صدارت کے امیدوار سے مغربی پاکستان میں لوگ پوری طرح واقفیت نہ رکھتے ہوں گے۔ اس طرح مغربی پاکستان کے امیدوار کو مشرقی پاکستان کے لوگ پوری طرح نہ جانتے ہوں گے جس کا نتیجہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اشیائے خوردنی کی گرانی] مولانا نے اشیائے خوردنی خصوصاً گندم اور چاول کی گرانی پر شدید نکتہ چینی کی اور حکومت کو یاد دلایا کہ عوام کو اس گرانی سے شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہے اور ان کو گذر اوقات کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
سے ہر قسم کی ادویات و میڈیکیجات مناسب نرخوں پر
مل سکتے ہیں۔

نقد و نظر

قطب عالم شیخ التفسیر کے سوانح حیات

کتاب "مرد مومن" چھپ گئی

اعلیحضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کے حالات زندگی ولادت سے وفات تک جس عمدگی سے محترم عبدالحمید خاں صاحب (فیروز سنز لمیٹڈ) نے مرتب کئے ہیں اور تمام ضروری امور کو جس طرز پر کتاب کی ایک ہی جلد میں سمو دیا ہے۔ یہ انہیں کا حصہ ہے۔ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔

کتاب میں مؤلف نے حضرت رح کی تعلیم و تربیت، سیاسی و مذہبی خدمات ارشاد و ہدایت اعمال و عملیات، وظائف و اوراد، کشوف و کرامات اور آپ کی مخصوص خصائل بمع مجرب طبی نسخہ جات کے سب کچھ بہتر ترتیب سے جمع کر دیا ہے۔ زبان سلیس کاغذ عمدہ ہے۔ ان سب باتوں میں حضرت قدس سرہ سے عقیدت کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ کتاب ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ کتاب کا نام "مرد مومن" ہے صفحات ۲۶۸۔ قیمت ساڑھے چار روپے (۴/۵۰)

فیروز سنز لمیٹڈ۔ راولپنڈی سے منگائیں یا لاہور سے

انوارِ ولایت

حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کی یہ سوانح عمری محترم ماسٹر لال دین صاحب انگر نے بہترین عاشقانہ رنگ میں لکھی ہے اور حضرت قدس سرہ سے رشتہ داری کی وجہ سے انگر صاحب راز دار اور اس خدمت کے اہل ہیں۔ کاغذ طباعت عمدہ ہے۔ دیکھنے اور پڑھنے سے روح کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے۔ قیمت ساڑھے تین روپے (۳/۵۰)

ملنے کا پتہ دفتر خدام الدین لاہور

خصوصیات رمضان المبارک

اس نام کا ایک رسالہ مکتبہ تعمیر حیات۔ حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور نے شائع کر کے مسلمانوں پر احسان کیا ہے اس رسالہ میں رمضان مبارک کی خصوصیات ذکر کر کے روح مومن کو جلا کرنے کا سامان پیدا کیا گیا ہے۔ یہ مضمون در اصل وہ بلند پایہ علمی و فکری مقالہ ہے جو فخر العلماء راس الاتقیاء حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے ایک اجتماع میں پڑھا۔ مذکورہ بالا پتہ سے ۱۲ پیسوں کے عوض خرید کر یا ۱۹ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگا کر پڑھیں

ایک لاکھ سربکف مجاہدین کی پیشکش

ہم مذہب اور سیاست میں تفریق کے قائل نہیں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی پریس کانفرنس

ڈیرہ اسماعیل خاں۔ قومی اسمبلی کے رکن نائب امیر جمیعۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے مقبوضہ کشمیر اور بھارت میں مسلمانوں پر مظالم کی سخت مذمت کی ہے اور ان مظالم کو انسانیت کے لئے ننگ و عار قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ پیدا کیا جائے

مولانا مفتی محمود صاحب نے اگلے روز یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی جو کارروائی کی ہے اور اپنی درخواست میں ناقابل تردید حقائق کو جس تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے وہ ایک مثبت اور بروقت اقدام ہے اور پوری قوم جناب وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی طرف دیکھ رہی ہے کہ وہ بھارت کے مسلمانوں پر مظالم اور بھارت سے مسلمانوں کے انخلاء کی روک تھام میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لوگ یہ بھی دیکھنے کے متمنی ہیں کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے بارے میں ۱۹۴۸ء کی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے اور بھارت کو ان قرار دادوں کی خلاف ورزی سے روکنے کے لئے کیا مؤثر قدم اٹھاتی ہے۔ لیکن یہ ہماری مشکلات کا حل نہیں۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ ملک میں ایسے حالات پیدا کرے جس سے سیاسی ابتری ختم کی جائے جمہوری اصولوں کو فروغ دیا جائے۔ سیاسی جماعتوں کو پوری آزادی سے کام کرنے کا موقعہ دیا جائے اور پاکستان کے بنیادی نظریہ "اسلام" کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے سیاست اور مذہب کو جدا جدا رکھنے کے نعرے ختم کر دئے جائیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا مذہب ہے ہم مذہب اور سیاست میں تفریق کے قائل نہیں مفتی صاحب نے فرمایا لوگوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا جائے میں اس سلسلے میں جمیعۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک لاکھ سربکف مجاہدین کی پیشکش کا اعادہ کرتا ہوں۔ خان عبدالغفار خاں کی حالیہ رہائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مفتی صاحب نے امید ظاہر کی کہ ہماری حکومت حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے دوسرے سیاسی اسیروں کو بھی رہا کر دے گی۔ ضلع کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تصفیہ کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے جلی ہوئی دکانیں تعمیر کرنے والوں سے نہ بازاری رقم حسب فیصلہ لی جائے اور انہیں پریشان نہ کیا جائے۔ ضلع میں چوری۔ ڈکیتی کی وارداتوں کا انسداد کیا جائے ڈیرہ اور دریا خاں کے درمیان ذرائع آمد و رفت کو بہتر بنایا جائے اور دریا سندھ کو عبور کرنے کے لئے سٹیمر اور مؤثر لانچ منگوا کر عوام کی تکلیف کو رفع کیا جائے اور موجودہ پوسٹ آفس کا درجہ بڑھا کر اپ گریڈ کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ ڈویژن کا صدر مقام ہے۔ ذرائع مواصلات بہتر ہونے چاہئیں۔

آخر میں آپ قومی جمہوری محاذ میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم صرف جمہوریت کی بقاء کے لئے اس میں شامل ہوں گے اور ہم بقائے پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔

حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی کو صدمہ

ہمشیر صاحبہ کی افسوسناک موت

چند دن ہوئے جمیعۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے امیر محترم جناب حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی ساکن ذریرآباد کی دو ہمشیرگان موٹر پر جا رہی تھیں۔ اتفاقاً حادثہ پیش آگیا جس میں دونوں شدید زخمی ہوگئیں۔ مگر ان بلند پایہ اور اللہ والی خواتین نے جس بلند حوصلگی اور استقامت سے اس صدمہ کو سہا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ انہوں نے ذرا بھر شکایت نہیں کی صابر و شاکر رہیں سنت کے مطابق وصیت کی اور اس حالت میں بھی تیمم سے نماز ادا کرتی رہیں اللہ تعالیٰ ایسی نیک خواتین تمام مسلم خاندانوں کو نصیب فرمائے۔ اس ناگہانی اطلاع سے کہ ایک ہمشیرہ جاں بحق ہوگئیں ہمیں سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ حافظ نصر اللہ خاں صاحب اور تمام متعلقین کو اجر جزیل اور صبر جمیل اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں شہداء کی رفاقت عطا کریں۔ آمین۔

(غلام غوث)

عید مبارک

(بقیہ صفحہ اوّل)

رو رو کر اور گڑ گڑا کر معافی مانگو۔ اپنے گناہ بخشواؤ خدا جانے پھر یہ مبارک مہینہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ ان چند لمحوں کو بھی غنیمت سمجھو۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں۔ گناہوں سے توبہ کرو۔ معافی مانگو۔ اور اس وقت اپنے وطن عزیز اور اسلامی برادری کو یاد کرو۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستان میں اسلام کا بول بالا کر، یہاں اسلامی احکام نافذ فرما۔ ہمارے وطن کو تمام مشکلات و مصائب سے نجات دے۔ ہمارے حکام و عوام کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرما۔

اے اللہ ہم گنہگار ہیں مگر آپ مولائے کریم اور رب غفور ہیں ہمارے حال پر رحم فرما کر کشمیری اور ہندی مسلمانوں کو دشمنوں کے مظالم سے ہمیشہ کے لئے نجات دے اور قبرص کے ترکوں کی مدد فرما۔ اے اللہ اے ہمارے آقا و مولیٰ۔ ہمارے ملک کو رشوت، سود، بے حیائی اور بے دینی کے سیلاب سے اور ارتداد و الحاد کے فتنوں سے نجات عطا کر کے یہاں صحابہ کرام رض اور بزرگان دین کے ارشادات کی روشنی میں کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ رمضان کی بقیہ گھڑیوں کو غنیمت سمجھو پھر عید کے اجتماعات میں بھی یہی کرو۔ اور یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ سمیع الدعا اور مجیب الدعا ہیں وہی ہماری بگڑی بنا سکتے ہیں۔ اس موقعہ پر جمیعۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کریں ـــــ آخر میں ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے ہم تمام قارئین اور ارکان جمیعۃ علماء اسلام اور تمام مسلمانوں کو عید مبارک کہتے ہیں۔

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے۔

حب عنبر جدوار زری نزلہ۔ زکام۔ کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں رفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے۔ تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا

حب نشاط افزا۔ یہ گولیاں مشک، زعفران، نرعبر سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ۸

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــ کی تفسیر

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

(ترجمہ) بے حد مہربان اور نہایت رحم والا۔

اگرچہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں۔ لیکن رحمت کے دو مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں۔

الرَّحْمٰن کے وہ معنی جس میں رحمت ہے اور الرحیم کے معنی وہ ذات جس میں نہ صرف رحمت ہے بلکہ جس سے ہمیشہ رحمت کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور ہر آن و ہر لحہ کائنات خلق اُس سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ رحمٰن بہت زیادہ رحمت کرنے والا۔ خدا نے آپ کے لیے بغیر کسی معاوضہ کے زمین، سمندر، درخت، سورج، چاند بنا دیئے۔ پھر آپ کو ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، عقل و دماغ دیا تاکہ آپ ان سے فائدہ اٹھائیں، یہ اس کی رحمانیت ہے۔ رحیم اسے کہتے ہیں جس کی مہربانی ہمیشہ رہے۔ آپ ایک دانہ بوتے ہیں مگر اس سے سو دانہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا کی رحیمی یہ ہے کہ وہ محنت کرنے والوں کو اُن کی محنت سے بہت زیادہ انعام دیتا ہے۔ آپ رحمانیت سے سبق لے کر کائنات کی ہر چیز سے خود رحمت حاصل کریں اور اپنے تعلق داروں کو رحمت پہنچائیں۔ آپ رحیمیت سے سبق لے کر خوب عمل و جہاد کریں اور اس کائنات سے خود بھی زیادہ سے زیادہ نفع اُٹھائیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔ رحمان (بروزن فعلان) جس کے معنی زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔ رحیم آدمی کو کہہ سکتے ہیں رحمٰن نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ حد سے زیادہ رحمت اُسی کا کام ہے اور جو کوئی رحمت کرتا ہے کسی نہ کسی غرض سے کرتا ہے۔ خواہ دنیا و دین کی بھلائی ہو یا زوال حُبّ مال۔ لفظ رحمٰن غیر منتہائے رحمت پر دلالت کرتا ہے۔ لفظ رحمٰن میں اپنی رحمت کو عامہ و تامہ بُرے بھلے سب کے لیے قرار دیا اور لفظ رحیم خدا تعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کے لئے خاص کیا گیا۔ جس طرح تمام اشیاء کا وجود رحمٰن کی طرف سے ہے۔ اسی طرح اُن کی بقا بھی محض اُس کی رحمتِ کاملہ کا نتیجہ ہے

۱۔ قل لمن ما فی السمٰوات والارض، قل للہ، کتب علیٰ نفسه الرَّحمة (پ ۷ ع ۸)

ترجمہ: پوچھ کہ کس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں۔ کہہ دے اللہ کا ہے اُس نے لکھی ہے اپنے ذمہ مہربانی۔ جب تمام آسمان و زمین میں اُسی خدا کی حکومت ہے جیسا کہ مشرکین کو بھی اقرار تھا تو جھٹلانے والے اور ٹھٹھا کرنے والوں کو فوری سزا سے کہاں پناہ مل سکتی ہے؛ یہ صرف اس کی رحمتِ عامہ ہے کہ مجرم کو دیکھ کر فوراً سزا جاری نہیں کرتا۔

۲۔ ورحمتی وسعت کل شیءٍ (پ ۹ ع ۹)

ترجمہ: اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شاید حضرت موسیٰ نے اپنی امت کے حق میں دُنیا و آخرت کی بھلائی جو مانگی، مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم اور فائق رہیں، دُنیا اور آخرت میں، جواباً خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقہ پر مخصوص نہیں۔ سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت عامہ سب مخلوق کو شامل ہے۔

حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا اس آیت میں اسم اعظم ہے:۔

والٰهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم۔

۳۔ قل من یکلؤکم بالیل والنهار من الرحمٰن۔ (پ ۱۷ ع ۴)

ترجمہ: تو کہہ کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات میں اور دن میں رحمٰن سے۔

یعنی رحمان سے غصہ اور عذاب سے تمہاری حفاظت کرنے والا دوسرا کون ہے؛ محض اُس کی رحمت واسعہ ہے جو فوراً عذاب نازل نہیں کرتا۔ لیکن ایسے رحمت والے حلیم اور بردبار کے غصہ سے ڈرنا بھی بہت چاہئیے۔

۴۔ وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین (پ ۱۸ ع ۶)

ترجمہ: اور تو کہہ اے رب مُعاف کر اور رحم کر اور تُو ہے بہتر سب رحم والوں سے۔

۵۔ فانظر الیٰ اثر رحمت اللہ کیف یحی الارض بعد موتها (پ ۲۱ ع ۸)

ترجمہ: سو دیکھ لے اللہ کی مہربانی کی نشانیاں، کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو اُس کے مر گئے پیچھے؟

یعنی چند گھنٹے پہلے ہر طرف خاک اُڑ رہی تھی اور زمین خشک، بے رونق اور مردہ پڑی تھی۔ ناگہاں اللہ کی مہربانی سے زندہ ہو کر لہلہانے لگی۔ بارش نے اس کی پوشیدہ قوتوں کو کتنی جلدی ابھار دیا۔ یہی حال روحانی بارش کا سمجھو اس سے مردہ دلوں میں جان پڑے گی اور خدا کی زمین ظهر الفساد فی البحر والی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ ہر طرف رحمت الٰہی کے نشان اور دین کے آثار نظر آئیں گے۔ جو قابلیتیں مُدت سے مٹی میں مل رہی تھیں۔ باران رحمت کا ایک چھینٹا اُن کو اُبھار کر نمایاں کرے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے بعثتِ محمدی کے ذریعہ سے یہ جلوہ دنیا کو دکھلا دیا۔

۶۔ ربنا وسعت کل شیءٍ رحمة وعلما (پ ۲۴ ع ۶)

ترجمہ: اے پروردگار ہمارے! ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں۔

یعنی فرشتے بارگاہِ احدیت میں یوں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! آپ کا علم اور رحمت ہر چیز کو محیط ہے پس جو کوئی تیرے علم محیط میں برائیوں کو چھوڑ کر سچے دل سے تیری طرف رجوع ہوا اور تیرے راستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہو۔ اگر اس سے بمقتضائے بشریت کچھ کمزوریاں اور خطائیں سرزد ہو جائیں آپ اپنے فضل و رحمت سے اس کو مُعاف فرما دیں۔ نہ دُنیا میں اُن پر دار و گیر ہو اور نہ دوزخ کا منہ دیکھنا پڑے۔

۷۔ أولم یروا الی الطیر فوقهم صٰفّٰت ویقبضن ما یمسکهن الا الرحمٰن۔ انه بکل شیءٍ بصیر ۵ (پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: اور کیا نہیں دیکھتے ہوا اُڑتے ہوئے جانوروں کو اپنے اوپر، پر کھولے ہوئے اور پر جھپکتے ہوئے ان کو کوئی نہیں تھام رہا رحمان کے سوا۔ اُس کی نگاہ میں ہے ہر چیز۔ خدا کی قدرت دیکھو پرند سے زمین و آسمان کے درمیان کبھی پر کھولے ہوئے اور کبھی بازو سمیٹتے ہوئے کس طرح اُڑتے رہتے ہیں اور باوجود جسم ثقیل مائل الی المرکز ہونے کے نیچے نہیں گر پڑتے۔ نہ زمین کی قوتِ جاذبہ اس ذرا سے پرندے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ بتلاؤ رحمٰن کے سوا کس کا ہاتھ ہے؟ جس نے اُنہیں فضا میں تھام رکھا ہے۔ بے شک رحمٰن نے اپنی رحمت و حکمت سے اُن کی ساخت ایسی بنائی اور اس میں وہ قوت رکھی جس سے وہ بے تکلف ہوا میں گھنٹوں ٹھہر سکیں۔ وہی ہر چیز کی استعداد کو جانتا ہے اور تمام مخلوق کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے۔ اللہ آسمان سے عذاب بھیجنے پر قادر ہے اور کفار اپنے کفر و شرارت سے اُس کے مستحق بھی ہیں۔ لیکن جس طرح رحمٰن کی رحمت نے پرندوں کو ہوا میں روک رکھا ہے عذاب بھی اُسی کی رحمت سے رُکا ہوا ہے

۸۔ أمّن یهدیکم فی ظلمٰت البر والبحر ومن یرسل الریٰح بشرا بین یدی رحمته (پ ۲۰ ع ۱)

ترجمہ: بھلا کون راہ بتاتا ہے تم کو اندھیروں میں جنگل کے اور دریا کے۔ اور کون چلاتا ہے ہوائیں خوشخبری لانے والیاں اُس کی رحمت سے پہلے۔ یعنی باران رحمت سے پہلے ہوائیں چلاتا ہے۔ جو بارش کی آمد آمد کی خوشخبری سناتی ہیں۔ اسی طرح خشکی اور دریا کی اندھیریوں میں ستاروں کے ذریعہ سے تمہاری رہنمائی کرتا ہے۔ خواہ بلا واسطے یا قطب نما وغیرہ آلات کے ذریعے سے ربوبیت اور اس کا نظام کیا ہے؟ کائنات ہستی کی پرورش ہے لیکن کائنات ہستی میں صرف پرورش ہی نہیں ہے۔ پرورش سے بھی ایک زیادہ بنانے سنوارنے اور فائدہ پہنچانے کی حقیقت کام کر رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی فطرت میں بناؤ ہے۔ اُس کے بناؤ میں خوبی ہے اُس کے مزاج میں اعتدال ہے۔ اُس کے افعال میں خواص ہیں۔ اُس کی صورت میں حُسن ہے۔ اُس کی صداؤں میں نغمہ ہے۔ اس کی بُو میں عطر بیزی ہے اور اس کی کوئی بات نہیں جو اس کارخانہ کی تعمیر و درستگی کے لیے مفید نہ ہو۔ پس یہ حقیقت جو اپنے بناؤ اور فیضان میں ربوبیت سے بھی زیادہ وسیع اور عام ہے قرآن کہتا ہے کہ رحمت ہے اور خالق کائنات کی رحمانیت رحیمیت کا ظہور ہے۔

(باقی باقی)

مولانا مودودی کا اعتکاف

اخبار نوجوان سرحد ہری پور ہزارہ نے ۳۰ رجنوری کے شمارہ میں عنوان بالا کے تحت یہ لکھا ہے ”مولانا مودودی کی گرفتاری نے انھیں اس گوشہ نشینی آرام اور استراحت کا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ جوان کی مشقتوں کے پیش نظران کا حق ہے۔ وہ خود مولوی ہیں انھیں مشورہ دینا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے تاہم ہماری آرزو ہے کہ وہ ذکر وفکر کی زندگی اختیار فرمائیں۔ دنیا کے تمام پروگراموں سے زیادہ قریب موت اور عاقبت ہے۔ وہ خود جانتے ہیں کہ سعادت مند وہ ہے جسے عاقبت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو حرص آخرت کا آرزومند ہو ہم اس کی کھیتی کو بابرکت بناتے ہیں۔ اور جو دنیا کی کھیتی ہی میں اپنے دھیان کو کھپائے رکھے۔ اسے دنیا سے اس کا حصہ دنے ہی دیا جائے گا لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو مولویوں کی کتابوں ہی سے حاصل کر کے ہم ایک مولوی کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اگر انھیں یہ باتیں پسند ہوں تو بہتر ورنہ بیکار بیٹھنے سے یہی بہتر ہے۔ کہ غلاف کعبہ اور موئے مبارک کے تاریخی حالات پر ایک جامع ومبسوط کتاب لکھ ڈالیں۔ جس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا“ (اور پسماندگان مولوی چراغ وغیرہ کے اقتصادیات درست ہونگے۔ نیز کتب فروشی کا مشغلہ تازہ رہے گا)

ہماری درخواست ۔ اخبار نوجوان سرحد کا مضمون معہ الحاقی ضمیمہ کے ایک قسم کا مزاح ہے۔ مگر ہم ایمانداری سے مودودی صاحب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ اس میں محض ان کی اور اسلام کی ہمدردی مطلوب ہے۔ غرض یہ ہے کہ مودودی صاحب ان تمام غلط باتوں سے صدق دل سے توبہ کریں جوان کی خوبصورت تحریروں میں زہر کی طرح پھیلی ہوئی ہیں اور فیصلہ کریں کہ علماء حق ان کی جن باتوں کو غلط کہتے ہیں وہ کتابوں سے نکال دیں گے۔ بزرگان دین صحابہ کرام رضوان اور انبیاء علیہم السلام پر تنقیدیں کرنے سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور پھر ذکر وشغل میں مصروف ہوں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ اگر اسلام کی خدمت کرنی ہے تو علماء دین کی مخالفت کر کے اس میں کیسے کامیابی ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب کو توبہ کرنے کی توفیق دے آمین۔

مراسلات:-

حکومت پاکستان کا مستحسن اقدام

حکومت پاکستان نے مودودی صاحب کی تحریک کو خلاف قانون قرار دینے کا جو مستحسن اقدام فرمایا ہے۔ جماعت محمدی سوات اس اقدام کو قابل ستائش اور ملک ومذہب کی کامرانی کا باعث سمجھتا ہے۔ اس لئے کہ جیسے ملاوٹ ہر چیز میں قانوناً ممنوع ہے اسی طرح چنداں زائد اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ ایک جرم عظیم ہے۔ اور یقیناً اس ملاوٹ سے مودودی صاحب کا تمام لٹریچر لبریز ہے۔ بلکہ اس تحریک کا خاکہ اس شعر میں واضح طور پر پیش کیا جاسکتا ہے ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

چنانچہ یہ تحریک جدید اسلام کے خوابوں سے بھرپور پائی جاتی ہے اور حصول اقتدار کے سوا مودودی صاحب پر ساری دنیا اندھیری اور تاریک بن چکی ہے۔ اس لئے وہ صرف کانسٹیٹیوشن کا مسئلہ رٹ رہے ہیں اور ہر معاملے کے متعلق نہیں مانیں گے کا فتوے دیتے ہوئے جماعت اسلامی کا سٹیمپ لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ سلف صالحین کے متعلق بدظنی اور بدعقیدگی تو ان کی فطرت ثانوی بن گئی ہے۔ کیونکہ لفظ صالحین کا حرف حرف اپنے لئے مخصوص بنا چکے ہیں۔

ادھر ہوس اقتدار میں ایسے رفو چکر ہوئے ہیں کہ کسی فرشتے کی قیادت کو بھی گوارا نہیں فرمایا جاتا اور منصور کی طرح انا الحق انا الحق پکار پکار کر اپنے آپ کو اولو الامر کہنے پر صابر نہیں پاسکتے بلکہ سرحد کے مسلمانوں کو نقلی مسلمانوں سے تعبیر فرما رہے ہیں ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(مولوی غفران الدین ناظم جماعت محمدی سوات
وخان عبدالقادر خادمان جماعت

ناظرین چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجئے اس سے آپکو محصول وی۔پی بچ جائے گا۔

افسوسناک موتیں

مورخہ ۱۱ رجنوری کو جمعیۃ علماء اسلام کا ہفت روزہ اجلاس ہوا جس میں چند قرارداد یں پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس جناب خان محمد نصر اللہ خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی ہمشیرہ صاحبہ کی وفات پر اظہار غم وافسوس کرتا اور مرحومہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

(۲) حضرت مولانا عبدالحق صاحب دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرماگئے۔ آپ ایک بہت بڑے عالم دین دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ مدرسہ نادرشاہ ضلع بہاولنگر میں تقریباً ۵۴ سال تک درس وتدریس کے کام کو سرانجام دیتے رہے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اراکین جمعیۃ علماء اسلام مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

قائم الدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر

ایک نیک فطرت رئیس کی وفات

مورخہ ۲۸ رجنوری مطابق ۱۲ ررمضان المبارک علاقہ کے مشہور ومعروف زمیندار الحاج خان شاہ حسے خان خاکوکا رئیس اعظم باڑہ بھوار خاں تحصیل بہاولنگر اس عالم فانی سے عالم بقا کو رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عوام کے سچے خادم اور محبوب تھے بالخصوص مہاجروں کی خدمت کرنے میں بے مثال تھے۔ ہر وقت زیارت حرمین کے مشتاق رہتے تھے۔ موجودہ زمانہ میں حاتم طائی تھے اور مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم کے سرپرست تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کے جنازے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی ؎

روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

غمزدہ حاجی محمد عالم الدین قاسمی مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم۔ باڑہ بھوار خاں ضلع بہاولنگر

تلاش گمشدہ حافظ غلام محمد ولد حاجی بشیر احمد صاحب بستی ڈمبرہ علاقہ خان گڑھ قد پانچ فٹ رنگ گندمی عمر بیس سال حافظ قرآن ہے اور آنکھوں سے دھندلی آتی ہے اس کی والدہ سخت بیمار اور قریب المرگ ہے اگر کسی مسجد میں امام یا مدرسہ میں زیر تعلیم ہو تو مہتمم مدرسہ یا مسجد جلد از جلد متباع مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔ (سید لئیق احمد شاہ بزاز متولی مسجد اللہ والی خان گڑھ ضلع مظفرگڑھ)

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل تعریف ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ وغیرہ۔

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت صرف دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہوکر مرجاتے ہوں یا اسقاط ہوجاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر ۴۰ روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہوجاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ، جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہوجاتا ہے دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت۔ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند۔ پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث
دوسرا پتہ:- مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ۔ ضلع ہزارہ

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE.

VL NO7 | 14 February 1964 29 Ramzan 1383 | NO7 Price 12 Paisa

عام خبریں

چودھری ظفر اللہ خاں مرزائی کا انکار

چودھری ظفر اللہ خاں نے ایک مشہور مقولے پر عمل کر رکھا ہے کہ "ایک نہ اور سو سکھ" بعض باتوں کے انکار کر دینے سے بہت سے بکھیڑوں سے بچت ہو جاتی ہے۔ ایک ہندوستانی اخبار میں بھارتی ہائی کمشنر نے الزام لگایا تھا کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے مشرقی پنجاب کے فسادات کے وقت کہا تھا کہ قائد اعظم نے پاکستان کا مطالبہ کر کے غلطی کی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد جب اس سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے یہ کہا کہ میں اپنی رائے پر قائم ہوں۔ اب جب کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے عالمی عدالت سے علیحدہ کر دئے گئے اور وہ کراچی پہنچے اور اخبار والوں نے اس بات کے بارہ میں دریافت کیا تو مکر گئے کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ میں تو قائد اعظم کا بیٹا ہوں۔

مجلس احرار کے ذمہ تحریک ختم نبوت کی انکوائری کورٹ نے اس تنقیح کا ثبوت عائد کیا تھا کہ ظفر اللہ خاں نے ایبٹ آباد کے خطیب حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کے سامنے کہا تھا کہ میں کافر حکومت کا مسلمان ملازم ہوں" اور احرار نے اس کا زبانی ثبوت پیش کر دیا تھا (اور آج بھی مولانا موصوف زندہ ہیں۔ مدیر) مگر ظفر اللہ خاں انکوائری کورٹ میں صاف مکر گئے۔

بھارتی نمائندہ | حفاظتی کونسل میں بھارتی نمائندہ چھاگلا صاحب نے جو خیر سے محمد علی نام رکھتے ہیں کہا کہ چین کی مدافعت بھارت نہ کرے تو چین کی جارحیت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ گویا اس طرح وہ امریکہ اینڈ کو چینی ہوا سے اور ڈراتے ہیں۔ انھوں نے بھارت میں ظلم قتل عام سے بھی انکار کیا۔

پاکستانی نمائندہ | پاکستانی نمائندے نے کہا اگر ایسا ہے تو ایک بین الاقوامی کمیشن تحقیقات کے لئے کیوں نہ چلا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا تو تیس کروڑ باشندگان برصغیر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ بھارت نے استصواب رائے عامہ سے صاف انکار کر دیا ہے۔

قبرص | جزیرہ قبرص میں یونانیوں اور ترکوں کے درمیان پھر فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ برطانیہ قیام امن کے لئے فوجیں بھیج رہا ہے۔ ترکی حکومت نے کہا ہے اگر مسلمانوں پر ظلم بند نہ ہوئے تو ترکی حکومت مداخلت کرنے پر مجبور ہوگی۔

روسی وزیر اعظم خروشیف نے امریکہ برطانیہ۔ ترکی۔ فرانس وغیرہ کو تنبیہ کی ہے کہ قبرص کے معاملہ میں مداخلت نہ کریں ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے۔

افسوس ناک حادثہ | لاہور میں ایک بس اور ایک جیپ میں ٹکر ہو گئی۔ اس کے نتیجہ میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تین لڑکیاں جو سردار شوکت حیات خاں کی صاحبزادیاں تھیں زخمی ہو گئیں اور ان میں سے ایک بیچاری نرین حیات نے جو سکول کی طالبہ تھیں۔ ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ یہ محترمہ بیگم محمودہ سلیم خان وزیر صحت کی بھتیجی تھی۔ کاش کہ ہماری حکومت ایکسیڈنٹوں پر قابو پا لیتی۔

برطانوی بٹالین | وزارت دفاع نے آج رات بتایا کہ مالٹا میں مقیم ایک برطانوی بٹالین کل قبرص روانہ ہو جائے گی یہ بٹالین ڈیوک آف ایڈنبرا کی رائل رجمنٹ سے تعلق رکھتی ہے۔

چینی وزیر اعظم کو آزاد کشمیر آنے کی دعوت

راولپنڈی۔ جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے صدر راجہ غلام حیدر خاں نے چینی وزیر اعظم مسٹر چواین لائی کو آزاد کشمیر کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ راجہ غلام حیدر نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کے عوام چینی وزیر اعظم کا پر جوش خیر مقدم کریں گے

پاک و ہند مصالحتی گروپ | پاک و ہند مصالحتی گروپ کے چیئرمین مسٹر جے پرکاش نرائن صدر ایوب کو ایک خط لکھ رہے ہیں۔ جس میں صدر ایوب سے مصالحتی گروپ کی ملاقات کی اجازت طلب کریں گے۔ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے حالیہ الم ناک واقعات کے باعث مصالحتی گروپ نے یہ محسوس کیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تمام متنازعہ مسائل کا باعزت اور باوقار حل تلاش کرنے کی کوششیں دوچند کر دی جائیں۔

اعلان تعطیل

عید الفطر کے احترام میں ترجمان اسلام کے دفاتر بند رہیں گے اس لئے آئندہ شمارہ (۲۱ فروری) تعطیل عید الفطر کے باعث شائع نہیں ہو سکے گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (ناظم دفتر)

مولانا علی اکبر کی نظر بندی

مولانا علی اکبر مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم میرا خیل بنوں کو حکومت نے تین ماہ کے مسکن پابند کیا ہے۔ پابندی کی وجہ حکومت کے خلاف باغیانہ تقاریر بیان کی جاتی ہیں

تفسیر قرآن مجید کا ختم

حافظ الحدیث مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان نے اپنے مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں ساڑھے تین سو علماء کرام کو حسب سابق پونے دو ماہ میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھائی۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر نے ختم نبوت، تردید عیسائیت، تردید مرزائیت اور تردید پرویزیت کے مضامین پڑھائے۔ ۲۴ رمضان المبارک نماز جمعہ کے بعد امتحان میں کامیاب علماء کرام کو عیدگاہ خانپور کے عظیم اجتماع میں سندات دی گئیں۔ حضرت درخواستی مدظلہ نے اشاعت وحفاظت اسلام کی اہمیت بیان فرمائی اور علماء کرام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے علاقوں میں اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد کی تبلیغ فرمائیں۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کو جامعہ ازہر مصر جانے کی دعوت

قاہرہ سے جامعہ ازہر مصر کے ریکٹر نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو تار کے ذریعہ دعوت دی ہے کہ آپ اس افتتاحی تقریب میں ۶ مارچ ۱۹۶۴ء کو شریک ہوں جو قاہرہ میں جامعہ ازہر کے اندر شعبۂ تحقیقات اسلامیہ قائم کرنے کے سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے اور تار کے ذریعہ جواب طلب کیا ہے تاکہ سیٹ ریزرو کی جا سکے۔ حضرت مولانا نے پاسپورٹ کے لئے درخواست دے دی ہے اور ریکٹر کو بذریعہ تار مطلع کر دیا ہے کہ وہ تقریب میں انشاء اللہ شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے اس سفر کو مبارک کرے۔ آمین

جموں میں پولیس سے خونریز تصادم

نئی دہلی ۔ ۷ فروری۔ جموں کی مسلمان آبادی اور مقبوضہ کشمیر پولیس کے درمیان کل ایک خونریز تصادم ہوا۔ جس میں سینکڑوں مسلمان شدید زخمی ہو گئے پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

ہنگامہ کی ابتدا ایک جلسہ سے ہوئی۔ جس سے بخشی غلام محمد خطاب کرنے والے تھے۔ جب بخشی نے تقریر شروع کی تو لوگوں نے ان کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ جب مظاہرین کے خلاف پولیس نے کارروائی شروع کی تو مظاہرین اور پولیس کے درمیان دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔

انجمن خدام الدین لاہور کے نسخہ
قرآن عزیز
بحاشیہ جدید
عکسی طباعت سے مزین
مرتبہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ھدیہ
مجلد قسم اول آفسٹ پیپر ۲۰/- روپے
مجلد قسم دوم کریم لی سفید کاغذ ۱۲/- روپے
مجلد قسم سوم مکینیکل گلیزڈ کاغذ ۹/- روپے
محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
ملنے کا پتہ: انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

ناظم خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

رجسٹرڈ ایل ۱۳۲
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
ڈیکلیئر
قاضی خدا بخش

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمان اسلام لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد (۷) | ۲۹ رمضان مبارک سنہ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۶۴ء موافق ۳ پھاگن سنہ ۲۰۲۰ بکرمی | شمارہ ۷

اسلام کے نام سے جھوٹ

ترجمان اسلام اسلامی احکام کے بیان میں سیدھے سبھاؤ کہنے کی بجائے شف شف کرے تو وہ اسلام کا ترجمان کیسے ہو۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ ترجمان اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کی ہے اور اسلام کی طرف سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو باحسن وجوہ نبھانے کی کوشش کی ہے بعض مودودی ہم سے ناراض ہیں کہ ہم نے مودودی صاحب کی مخالفت کیوں کی۔ لیکن وہ مودودی صاحب سے ناراض نہیں ہوتے کہ اس نے خدا و رسول کی مخالفت کیوں کی۔

مودودیوں کی قساوت قلبی!

(۱) اگر مودودی صاحب کہیں کہ مردوں اور عورتوں کی مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا ظلم ہے اور خدا نے ایسے وقت کے لئے یہ حکم دیا ہی نہیں (دیکھو تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱) اس طرح بہانہ جو طبائع کو اسلامی حدود و قصاص نہ جاری کرنے کا موقعہ مہیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کو ظلم اور اس پر بہتان باندھے کہ یہ حکم ایسی سوسائٹی کے لئے اللہ نے دیا ہی نہیں دیا۔ حالانکہ اسلامی احکام قیامت تک کے لئے ہر قوم و ہر ملک کے لئے ہیں۔ تو ہمارے ان بھولے بھالے مودودی دوستوں کو تکلیف نہیں ہوتی۔

(۲) جب مودودی صاحب اللہ کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد (کہ ڈاڑھیاں بڑھاؤ) کے خلاف کہہ کر ڈاڑھیاں خشخشی کرنے کی اجازت دے کر ۱۴ سو سال کے اجماعی مسئلہ کو تبدیل کریں۔ تو یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

(۳) اور جب وہ اکتوبر سنہ ۶۳ء کے ترجمان القرآن میں سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں لکھیں کہ حضرت ابوہریرہؓ (صحابی) حضور کی مراد نہیں سمجھے۔

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ امام ربانی مجدد سرہندیؒ، امام غزالیؒ جیسے بزرگان دین کی غلطیاں نکالے اور تصوف کو اسلام کے خلاف کہے جیسے (تجدید و احیاء دین) تو یہ خوش ہوں اور جب ہم مودودی صاحب کی غلطیوں سے امت کو واقف کریں تو یہ آگ بگولہ ہو جائیں۔

قومی اسمبلی کی کارروائی

اب قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں مودودیوں نے اسلام کے بنیادی مسائل سے جو غداری برتی ہے اس کو ہم نے گزشتہ اشاعت میں لکھ کر ان کے اسلامی آئین کی قلعی کھول کر قوم کو عظیم دھوکہ سے بچانے کی سعی کی ہے تو یہ دوست پھر بوکھلا گئے ہیں اور ہمارے پاس بعض مقامات سے اطلاعات آئی ہیں کہ وہاں کے مودودی کہتے ہیں کہ یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ان لوگوں کا عجیب ایمان ہے چور پر غصہ نہیں آتا۔ چور کی نشان دہی پر آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ کیا ایک ذمہ دار جماعت کا ذمہ دار اخبار قومی اسمبلی کی کارروائی غلط شائع کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے مودودی ممبر اس کی تردید کیوں نہیں کرتے۔ ہم ان دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر اسمبلی کی کارروائی کی اصل نقل بتا دی جائے تو کیا پھر آپ ان کی جماعت سے توبہ کر دیں گے۔ اگر جرأت ہے تو اپنے ممبروں کو لکھ کر اس کی تردید کرا دیں۔

اسلام کے نام پر جھوٹ

سچی بات یہ ہے کہ ہم نے آج تک اسلام اسلام کہہ کر لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے اور صاف و صریح جھوٹ بول کر اپنا الو سیدھا کرنے والی جماعت اس سے بڑھ کر پہلے نہ دیکھی نہ سنی۔

جھوٹ کی دو مثالیں سنیئے۔ مودودی صاحب نے جو ان کے امیر المومنین ہیں پہلے جھوٹ بولا کہ کتاب ماضی کا جائزہ میری نہیں۔ بعد میں اقرار کر لیا کہ ہاں میرے ہی مضامین ہیں۔ اسی طرح اس جھوٹ سے بڑھ کر کون سا جھوٹ ہو سکتا ہے۔ کہ کالجوں اور سکولوں میں اسلامی جمعیۃ الطلبہ کا مودودی سے تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کھلی حقیقت ہے کہ اسلامی جمعیۃ الطلبہ مودودیوں کی جماعت تھی انہوں نے بنائی تھی اور وہی اس کی سرپرستی کرتے اور چلا رہے تھے اور یہ محکمہ تعلیم کے افسروں کی نالائقی تھی۔ کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کا وعظ کالجوں اور سکولوں میں برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر مودودیوں کی جماعت اسلامی جمعیۃ الطلبہ کو قائم اور ان کا پروپیگنڈا کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ ممکن ہے وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے صحیح اسلام سمجھ کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوں۔ مگر دنیا حیران ہے کہ اتنے بڑے مدعی اسلام اتنا بڑا جھوٹ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ ہم یہ سطریں نہ لکھتے اگر مودودی اپنا الحاد چھپانے کے لئے قومی اسمبلی کی اصلی کارروائی کا انکار نہ کرتے۔

ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر یہ کارروائی غلط ہے تو تم اصلی صحیح کارروائی منظر عام پر لا کر ترجمان اسلام کو جھٹلاؤ ورنہ اب بھی وقت ہے خدا تعالیٰ سے توبہ کرو۔ یہ امریکی قسم کا اسلام ہرگز نہیں چل سکے گا۔

عید مبارک

مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عیدیں مقرر فرمائی ہیں۔ پہلی عید یہی ہے جو رمضان مبارک کے خاتمہ پر یکم شوال کو ہوتی ہے۔ واقعی وہ دن بہت بڑی خوشی کا دن ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے بندے تعمیل حکم میں بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے پورے تیس دن (یا پورا مہینہ) سارا دن بھوک اور پیاس سے گزارتے ہیں۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ چھوٹے اور سرد دنوں میں روزے کی کیا اہمیت ہے یا ان لوگوں کو روزے کے کیا فوائد مل سکتے ہیں جو دن کو بھوکے رہ کر رات کو دوگنا یا اس سے بھی زیادہ کھا لیتے ہیں۔ وہ دراصل روزے کی اصل حکمت نہیں سمجھے۔ عبادات میں جہاں اور ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں سب سے بڑی اہم اور اقدم حکمت یہ ہوتی ہے کہ بندہ آقا کا حکم مانتا ہے یا نہیں۔ یہاں زیادہ یا کم کھانے کی بحث نہیں ہے۔ بلکہ حکم ماننے نہ ماننے کی بحث ہے مانا کہ آج کل گرمی نہ ہونے کی وجہ سے روزے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی یا بعض لوگ رات کو زیادہ کھا لیتے ہیں مگر یہی لوگ باوجود اس کے دن میں کئی بار کھاتے اور چائے پیتے رہتے ہیں فروٹ کھاتے اور عیش و عشرت میں مصروف رہتے ہیں صبح سے شام تک محض اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشوں کو دبا دینے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر ہے اگرچہ کم کھانے یا تکلیف سے روزہ رکھنے میں زیادہ ثواب اور فوائد ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے اس کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے اپنے رسول کی زبانی اعلان کیا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی میں ہی جزا دونگا۔ اس لئے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو تیس دن راتوں کو جاگے یا نمازیں قیام کیا اور دن کو روزے رکھے۔ گناہوں سے پاک ہوئے جہنم سے ان کی برأت کا وعدہ ہے۔ بے شک یہ عید ہے اور سچی عید ہے۔ اگر کسی مسلمان سے خدانخواستہ کوئی کمی یا کمزوری ہوئی ہو تو جمعۃ الوداع آخری جمعہ ہے اور ممکن ہے، رمضان المبارک کا آخری دن ہو اس سے متبرک دن اور کونسا ہو سکتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ سے

(باقی صفحہ پر)

فکر و نظر

پاکستان کا قیام اِس صدی کا عہد آفریں انقلاب بن سکتا ہے

محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کا حقیقت آموز بیان

انقلاب فرانس اور انقلاب روس تاریخ کے دو اہم ترین واقعات قرار دیے جاتے ہیں۔

پہلا اس لئے کہ اس نے مملکت و اقتدار کے قدیم شہنشاہی نظام کی جگہ دنیا کو جمہوری نظام کا تحفہ عطا کیا۔

اور دوسرا اس لئے کہ اس نے قدیم جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ اقتصادی اور معاشی نظام کی جگہ، اشتراکی و اشتمالی مساوات پر مبنی اقتصادی و معاشی نظام کی راہ دنیا میں کھولی۔

فرانس اور روس نے ان انقلابات سے کیا حاصل کیا۔ اس کی کوئی سیاسی و عالمی اہمیت نہیں ہے۔ ان کی عالمی و سیاسی اہمیت صرف اس حیثیت سے قائم ہے کہ انھوں نے جمہوری و اشتراکی تصورات و نظریات کو بروئے کار لانے کی داغ بیل ڈالی اور دنیا کی متعدد قوموں اور ملکوں نے انہیں اختیار کیا۔

پاکستان کا قیام بھی اس اعتبار سے دنیا کا ایک اہم ترین انقلابی واقعہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ اس کے ذریعہ اسلامی نظام کے قیام کی آواز بلند ہوئی۔

جمہوریت نے دنیا کو کیا دیا، اور اشتراکیت سے دنیا کو کیا حاصل ہوا، اس بارے میں ایک سے زیادہ رائیں ہو سکتی ہیں اور ہیں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تاریخ انسانی پر ان دونوں انقلابات سے بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

آج یہ دونوں انقلابات اپنے نقطۂ عروج و کمال پر پہنچ کر، ایک دوسرے پر غالب آنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ یہ تگ و دو انھوں نے زندگی کے ہر میدان میں شدت سے قائم کر رکھی ہے فیصلہ کس کے حق میں ہوگا۔ اس کی پیشین گوئی آسان نہیں ہے۔ تاہم ان کی کشاکش نے پاکستان کے قیام کے اسلامی مقاصد کو بروئے کار لا کر ایک تیسرے نظام کی داغ بیل ڈالنے کا زرین موقع فراہم کر دیا ہے۔

دراصل یہ دونوں نظام جمہوریت و اشتراکیت انسانی فکر کے ارتقائی پیداوار ہیں اور بڑھتے ہوئے بے شمار انسانی مسائل کی ناقابل حل پیچیدگیوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ دونوں نظام انسان کی سیرت سازی کی صلاحیتوں سے قطعی عاری ہیں۔ اور یہ دونوں نظام صورتاً متخالف ہونے کے باوجود معناً ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

جمہوریت نے شخصی شہنشاہیتوں کی جگہ قومی شہنشاہیتوں کے قیام کا دروازہ کھولا۔

اور اشتراکیت نے انفرادی سرمایہ داری کی جگہ اجتماعی اور مملکتی سرمایہ داری کی بنیاد ڈالی۔

اس طرح یہ دونوں انقلاب حقیقتاً عالمگیر انسانی مفاد کے نقطۂ نگاہ سے قطعی افادیت کے حامل ثابت نہیں ہوئے ایسے میں پاکستان کا قیام اگر اسلامی نظام حیات کے رائج کرنے کا ذریعہ ثابت ہو جاتا اور عدل عمرانی کے وہ اصول جنھیں قرآن اور اسوۂ رسول نے مقرر فرمایا تھا عملاً نافذ کر دیئے جاتے تو دنیا کے لئے یہ اندازہ لگانا آسان ہو جاتا کہ جمہوریت و اشتراکیت کے نام سے اسے جو کچھ مل رہا ہے اسلام اس سے کہیں زیادہ اسے دے سکتا ہے۔ اور اس کے دامن میں انسان کی تمام محرومیوں اور بدنصیبیوں کے ازالے کا پورا پورا سامان موجود ہے۔

پاکستان کے قیام کی اہمیت اسی میں مضمر تھی کہ جس اسلام کے نام پر اس کا وجود عمل میں آیا۔ اسے بلا کم و کاست اس ملک میں رائج کر دیا جاتا۔

یقیناً ایک ایسی دنیا میں جبکہ انفرادی زندگیوں کو مذہبی سانچے میں ڈھالنا دقیانوسیت، رجعت پسندی اور تاریک خیالی قرار دیا جاتا تھا۔ ایک مملکت و ریاست اور ایک وطن و قوم کا قیام، دین و مذہب کے نام پر عمل میں لایا جائے۔ نہایت اہم بات تھی۔

ایک ایسے عہد میں جب کہ لادینیت کو ایک بڑی روشن خیالی اور وجہ افتخار سمجھا جاتا ہو۔ دینی نظام پر مبنی ایک وطن و ملت کا قیام بہت بڑی حوصلہ مندی اور جرأت کا کام تھا اور اس اعتبار سے پاکستان کا قیام، انقلاب روس اور انقلاب فرانس سے بھی زیادہ اہمیت و عظمت کا حامل ہو جاتا ہے بشرطیکہ دین و مذہب کے وہ تمام تقاضے عمل میں لے آئے جائیں جن کو تحریک پاکستان کی اساس بنایا گیا تھا۔

فرانس کے جمہوریت پسند انقلابی اگر اپنے ملک میں جمہوریت قائم نہ کرتے، روس کے اشتراکیت پسند انقلابی اگر روس میں اشتراکیت کو رائج نہ کرتے تو آج ان کے اس انقلاب کی کیا اہمیت رہ جاتی۔ دنیا اسے کیوں اہم ترین واقعات میں شمار کرتی۔ کیوں اس سے قومیں اور ملک اپنے لئے رہنمائیاں حاصل کرتے۔ ایسی سیاسی اور علاقائی تبدیلیاں اور ہنگامے ہمیشہ ہی انسانی تاریخ میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں۔ قومیں بنتی ہیں اور مٹ جاتی ہیں۔ ملک قائم ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔ حکومتیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ اقتدار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

ثبات و دوام صرف اس بات کو ہے کہ جن اصولوں اور مقاصد کو اپنی جدوجہد کا مدعا بنایا تھا۔ انھیں قائم کیا گیا، پھیلایا گیا اور ان کے غلبہ کی راہ ہموار کی گئی۔ یہ ہی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی باقی رہ جانے والی خصوصیات ہیں اور انھیں پر ایک قوم و ملت کے بقا کا انحصار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر پاکستان کا قیام، اسلام کے تقاضوں کو تمام و کمال پورا کرنے والا ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں کا محض فکری اور لسانی نہج ہی نہیں بلکہ دستوری آئینی اور عملی نہج بھی عین اسلام کے مطابق بن جاتا ہے۔ یہاں کے باشندگان اسلام کے عطا کردہ انسانی حقوق سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھل جاتی ہیں تو مورخ کا قلم اور دنیا کی زبان اس اعتراف پر مجبور ہوگی کہ پاکستان کا قیام دنیا کی تاریخ اور ہمارے دور کا سب سے زیادہ اہم اور عہد آفریں واقعہ ہے اور مستقبل کی دنیا میں پاکستان کے قائم کردہ اسلامی نظام کے مقابلہ میں جمہوریت و اشتراکیت کے نظام اپنے لئے مزید کوئی گنجائش نہیں پائیں گے۔

ورنہ یہ بات کہ پاکستان، برطانوی عہد حکومت کے ایک خاص دور کی ہندو مسلم نزاع و کشمکش کے نتیجہ میں قائم ہوا ہے ہماری دینی امنگوں، ملی عظمتوں اور وطنی و قومی حوصلوں کے حق میں کسی بلند نظری کی حامل نہیں۔ یہ تو ایک ایسی چھوٹی سی حدبندی پر قانع ہو جانے والی بات ہے جیسے کی خیرات حاصل کر لینے والے سائل کی ہوتی ہے۔

میں اسے پاکستان اور پاکستانی مسلمان کی عظمت سے بہت ہی فروتر درجہ کی بات سمجھتا ہوں۔ اور مستقبل کی سرفرازی کے منافی جانتا ہوں۔

میں اسے پاکستان اور پاکستانی مسلمان کی عظمت سے بہت ہی فروتر درجہ کی بات سمجھتا ہوں اور مستقبل کی سرفرازی کے منافی جانتا ہوں۔

پاکستان کسی سیاسی کشمکش کی پیداوار اور کسی مملکتی تغیر کا حاصل نہیں ہے۔ جو لوگ اس کا دامن کسی خاص سیاسی دور کسی خاص گروہ اور کسی ایک شخصیت سے باندھنے پر مصر ہیں ان کے نظر و حوصلہ کی یہ بے مائگی قابل رحم ہے وہ اس طرح پاکستان کی تغلیط اور اس کے وجود کی نفی کر کے عظیم جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ اپنی اجتماعی حیثیت، طاقت اور واقعیت سے بے خبری کیا ہو سکتی ہے۔

پاکستان کا قیام اس برصغیر سے مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ گہری وابستگی کا حاصل ہے۔ ایسی وابستگی کا حاصل ہے۔ ایسی وابستگی جو بے حد و حساب وسعتوں اور گہرائیوں کی حامل ہے۔ جس کا دامن درۂ خیبر سے راس کماری تک۔ گنگ و جمن سے گوداوری اور کرشنا تک دریائے سندھ سے دریائے نربدا و ہگلی تک خلیج فارس سے خلیج بنگال تک بحیرۂ عرب سے کوہ ہمالہ تک، سندھ کے ریگستانوں سے بندھیاچل کے سلسلۂ کوہ ردمن تک پھیلا ہوا ہے۔ جس کی سوتیں حجاز عرب سے پھوٹی ہیں۔ جس کا سرچشمۂ علم و عمل اللہ کی کتاب مقدس قرآن حکیم اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ ہے۔

ایسا پاکستان مستقبل کی دنیا کے لئے امامت و قیادت کا منصب سنبھال سکتا ہے اور اسی طرح پاکستان کے قیام کے انقلاب کو انقلاب فرانس اور انقلاب روس سے زیادہ اہم ترین اور عہد آفریں واقعہ کہا جا سکتا ہے اور جمہوریت و اشتراکیت پر فائق و غالب لایا جا سکتا ہے۔ ورنہ مغرب کی تقلید کا اندھا دھند دور دورہ جس شدت سے آج ہمارے معاشرہ میں نفوذ کر رہا ہے اور رائج ہو رہا ہے۔ اور ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی حیثیتوں کی تشکیل جس ذوق و شوق اور تن دہی سے مغربی طرز زندگی اور ذہن و فکر مستعار لے کر کر رہے ہیں وہ بحیثیت مسلمان اور پاکستانی کے ہمارے ملی و قومی وجود کو بے معنیٰ بنا دینے والے ہیں۔

فلکِ کے تاروں سے کیا دور ہوگی ظلمتِ شب
جب اپنے گھر کے چراغوں سے روشنی نہ ملی

* * *

ہفت روزہ ترجمان اسلام۔ لاہور

٢٩ رمضان المبارک ١٣٨٣ھ

کشمیر! کشمیر!! کشمیر!!!

مظلوم کو ملی ہے محاذِ حیات میں
اپنے لہو کو چاٹ کے طاقت کبھی کبھی

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہے۔ کشمیر کے عوام حصول آزادی کی خاطر اپنے سروں سے کفن باندھ کر اور اپنی ہتھیلیوں پہ سر رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ گزشتہ سترہ سال سے ہی نہیں بلکہ ایک صدی سے زیادہ سے کشمیر کے مسلمان کا خون اس جنت نظیر وادی کے چپہ چپہ پر اپنا شوق شہادت پورا کر رہا ہے۔ برطانوی استبداد اور ڈوگرہ تسلط کے آتشیں شکنجوں سے گزر کر اب بھارتی تعصب کی بیڑیوں میں کشمیر کا مسلمان اپنی زندگی کے صبح و شام گزارنے پہ مجبور رہا ہے۔

ظلم و ستم کی یہ داستان کشمیر کے مسلمان پر ہی نہیں ختم ہو رہی ہے بلکہ اس میں بھارت کے ۵ کروڑ مسلمانوں کی محرومیوں، بے بسیوں، ناچاریوں اور بہیمانہ ہلاکتوں اور پامالیوں کا بھی حصہ شامل ہے اور ہندو سامراج کی قہرمانیوں کے آتشیں شعلوں کی لپیٹ، پاکستان کی سرحدوں تک بھی پہنچ رہی ہے۔

جو لوگ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ جن کی نظریں عالمی انصاف کے ضمیر کی آواز پہ لگی ہوئی ہیں۔ جن کا خیال ہے کہ دنیا کی رائے عامہ ہمارے دشمن کو اس بات پہ مجبور کر دے گی کہ وہ حق رسی کا اہتمام کرے، جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ایک دن دوسروں کی حمایت کے بل بوتہ پہ کشمیر کو آزاد کرا لیں گے ہندوستان کے مظلوم و مقہور مسلمانوں کے لئے حق و انصاف حاصل کر لیں گے اور بھارت کو پاکستان کے ساتھ بہتر، خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے پر آمادہ و رضامند کر سکیں گے۔ وہ ایک ایسے فریب اور دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ جس کا حقیقت و صداقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ تاریخ عالم میں کوئی ایسی مثال و نظیر نہیں ملتی جبکہ حق کی خاطر، ایک باطل کے مقابلہ میں دوسرے باطل نے حق کی حمایت کی ہو۔ یہ ایک ایسی انہونی ہے۔ جس کے پورا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہم اس ناممکن کے پیچھے گزشتہ سولہ سال سے لگے ہوئے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ اس پہ قربان کر چکے ہیں۔

عرب کو فلسطین کا مسئلہ اور پاکستان کو کشمیر کا معاملہ اپنے خدا کے بھروسے اور اپنی قوت بازو کے اعتماد پہ ہی حل کرنا ہوگا اگر آج پاکستان کے خواص و عوام، اپنے ذاتی مفادات اپنی انفرادی و امتیازی حیثیات، اپنا مال، اپنی دولت، اپنا جاہ، اپنی ثروت، اور اپنی جانیں اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، اپنا سب کچھ ملت و وطن کے اس نازک و پرخطر موقعہ کے لئے وقف کر دیں اور سرفروشانہ عزم کے ساتھ بنیان مرصوص بن کر کھڑے ہو جائیں۔ اپنی زندگی کی تمام ساعتیں اللہ کی رضا کے حصول کے لئے خاص کر دیں اپنے تمام معمولات زندگی کو منشاء الٰہی کا تابع بنا ڈالیں۔ منکرات دین سے باز آجائیں معروفات دین کو اپنا معمول بہ قرار دے لیں۔

تو پھر کونسا مقصد ہے جو انہیں حاصل نہیں ہو سکتا۔ کونسی طاقت ہے۔ جو انہیں شکست دے سکتی ہے۔ کس کا حوصلہ ہے کہ وہ ان کا مقابل بن کر سامنے آئے۔ تاریخ فتح و کامرانی کی ایسی کتنی ہی مثالیں اپنے صفحات کے دامن میں رکھتی ہے۔

کیا اہل پاکستان جہاد و شہادت کی یہ زندگی اختیار کرنے کے لئے آمادہ ہیں؟

اس سوال کے جواب پر ہی ان کے مستقبل کی تمام عقدہ کشائیوں کا انحصار ہے۔

سلامتی کونسل سے آمدہ اطلاعات کے مطابق، بھارت کے نمایندے نے دو ٹوک الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ "بھارت کسی حال میں بھی استصواب رائے کا پابند نہیں ہے۔ اور وہ بھارت میں کشمیر کے الحاق کو ایک امر مسلمہ اور غیر متنازعہ فیہ سمجھتا ہے"۔

"چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

اس کے بعد پاکستان کے لئے بھی راہ صاف ہو جاتی ہے کہ وہ مفاہمت جنگ بندی اور خط متارکہ جنگ کا پابند نہ رہے بھارتی نمایندے کا یہ اعلان سلامتی کونسل کی گزشتہ تمام قرار دادوں اور معاہدوں کو قطعی مسترد کر دینے کے مترادف ہے کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی اور بھارت کے پامال مسلمانوں کی معاونت کے لئے پاکستانی مسلمانوں کو براہ راست جد و جہد کا موقعہ دیا جانا چاہیے۔ وگرنہ بھارت میں مسلم خون کی یہ ارزانی پاکستان کے مسلمانوں کے لئے بھی گراں ثابت ہوگی اور مستقبل کی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

اس فضا میں تجھ کو جینا ہے تو اے طائر ذرا
تیز رکھ منقار و ناخن بال و پر کافی نہیں

ویٹ نام اور جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل

فرانس اور امریکہ کے تازہ اقدامات کی روشنی میں

فرانس کے صدر، ڈیگال نے امریکی سیاست کے برعکس پہلا قدم تو یہ اٹھایا کہ اشتراکی چین کی حکومت کو تسلیم کیا اور دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کے لئے غیر جانبداری کی تجویز پیش کی۔

بلاشبہ یہ تجویز جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ کی پیچیدہ اور خونین سیاست کے سلجھانے کے لئے نہایت مفید اور ٹھوس تھی۔ اس کے نتائج نہ صرف متعلقہ علاقہ کے حق میں بلکہ آخر کار پورے مشرقی ایشیا کے لئے اور بالواسطہ طور پہ عالمی سیاست کے حق میں کار آمد اور ممد امن ثابت ہوتے۔ لیکن جو دماغ کینیڈی کے قتل کے پس پشت کار فرما تھے بھلا وہ کب یہ تجویز گوارا کرنے والے تھے۔ اب ان کا خفیہ اشارہ و نیز کب ٹالی جانے والا تھا۔ امریکہ کا نیا صدر اپنے پیش رو کے علانیہ دن دھاڑے قتل کر دیے جانے کے بعد اس تجویز کو قبول کرنے کی کب جرأت دکھلا سکتا تھا۔ چنانچہ صدر جانسن نے ڈیگال کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔

جنوبی ویت نام کا دوسرا فوجی انقلاب، اس استرداد کی عملی تشریح ہے۔

ڈیگال کی اس تجویز کا اثر اولاً ویت نام پر ہی پڑنے والا تھا اس تجویز کی قبولیت کے بعد شمالی ویت نام و جنوبی ویت نام متحد ہو کر ایک غیر جانبدار ملک بن جاتے اور اس طرح پھر یہ سلسلہ شمالی کوریا و جنوبی کوریا۔ فارموسا وغیرہ کے اتحاد اور غیر جانبداری تک جا پہنچتا اور اس علاقہ میں پائیدار و مستقل امن قائم ہو جانے کی سبیل نکل آتی۔ لیکن دنیا کے سب سے بڑے امن کے علمبردار امریکہ کو یہ تجویز منظور نہیں ہے۔ غالباً اس کے عزائم بروئے کار لانے کے لئے جنوبی ویٹ نام کا پہلا فوجی انقلاب زیادہ بہتر نہیں ہو سکتا تھا اس لئے دوسرے فوجی انقلاب کی داغ بیل ڈال دی گئی۔ نئے انقلاب کے سربراہوں نے پہلا اعلان یہی کیا ہے کہ وہ جلد ہی کمیونسٹوں سے جنگ شروع کر دیں گے۔

دراصل امریکہ نئے چین کو چہار طرف سے محصور کر دینے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہے۔ جنوبی ویت نام، جنوبی کوریا، فارموسا، تھائی لینڈ اور اب بھارت کو شامل کر کے یہ چو گوشہ محاذ اس نے قائم کیا ہے۔

چین کو اس سے واقعتاً کوئی نقصان پہنچ سکے گا؟ اس کا جواب دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ جس شخص کا بھی مطالعہ اس علاقہ کی سیاست و تاریخ پہ گہرا ہوگا وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اس سے طویل و خونریز کشمکش تو برپا رہے گی لیکن چین کی شکست اس وقت تک ناممکن ہے جب تک چین کے اندر ہی کوئی داخلی سازش و گڑبڑ کامیاب نہیں ہو جاتی۔ شاید امریکہ کے بزرجمہران کو ابھی تک یہ امید باقی ہے۔

اس مسئلہ کا جو زیادہ تشویشناک پہلو ہے وہ یہ ہے کہ اس علاقہ کے وہ بیسیوں ممالک جنہیں اس جھگڑے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اور جن میں ہمارا وطن عزیز پاکستان بھی شامل ہے وہ بھی اس کشمکش کی لپیٹ میں آ رہے ہیں۔ ان کا سیاسی اور علاقائی استحکام خطرے میں پڑ رہا ہے اور انہیں بھی غیر متوقع پر خطر حالات پیش آ جانے کا اندیشہ درپیش ہے۔ اس صورت حال سے ذمہ داران حکومت و ارباب سیاست کو غافل نہیں رہنا چاہیے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب روبصحت ہیں

جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب (سرگودھا) بحمداللہ روبصحت ہیں۔ حضرت مفتی صاحب پر رمضان المبارک سے چار روز قبل فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ ابھی کمزوری باقی ہے احباب حضرت کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رفیق ناظم دفتر

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ایم پی اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی پریس کانفرنس

۱۔ قرعہ اندازی میں ناکام عازمین حج کے لئے خاص جہازوں کا بندوبست کیا جائے ۔
۲۔ عائلی قوانین میں ترمیم سے قبل علماء سے مشورہ کریں ۔
۳۔ قومی اسمبلی میں کالعدم اسلامی جماعت نے اسلامی اصول کی مخالفت کر کے اہل اسلام کو پورا پورا مایوس کر دیا ۔
۴۔ میں قاہرہ (مصر) میں کشمیر کے بارہ میں پاکستانی مفاد کی پوری پوری وضاحت کروں گا ۔
۵۔ یو۔ این۔ او (اقوام متحدہ) اب دنیا میں امن و امان کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتی ۔
۶۔ انتخابات میں امیدواروں کے لئے اسلام کی شرائط کی ضرورت ہے ۔
۷۔ مہنگائی دور کرنے کے لئے حکومت توجہ کرے ۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ۶ر فروری ۶۴ء کو شام کے وقت دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مندرجہ بالا خیالات کا اظہار کیا

مولانا کے بیان کا پورا متن حسب ذیل ہے ۔

حج ۔ لاہور ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے حکومت پر زور دیا کہ جو اصحاب قرعہ اندازی کی وجہ سے کئی سال سے فریضہ حج ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں ان کے لئے اس سال خاص جہازوں کا بندوبست کیا جائے ۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں کی درخواستیں معمولی ٹیکنیکل غلطیوں کی وجہ سے مسترد ہو چکی ہیں ۔ انہیں بھی حج پر جانے کی اجازت دی جائے

مولانا نے فرمایا کہ حکومت پاکستان سیر و سیاحت پر جانے والے لوگوں کو دو کروڑ روپے زرمبادلہ دیتی ہے ۔ کوئی وجہ نہیں کہ عازمین حج پر کوئی پابندی لگائی جائے ۔ اس ضمن میں زرمبادلہ کا بہانہ بے معنی ہے حکومت کو حاجیوں کو سیر و سیاحت کی مد سے بھی زرمبادلہ دینا چاہیئے آپ نے کہا کہ ہزاروں لوگ کئی سال سے حج کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں لیکن وہ قرعہ اندازی میں ناکام رہتے ہیں ۔ حکومت کو ایسے اصحاب کے لئے اس سال خاص جہازوں کا بندوبست کرنا چاہیئے اور تمام ناکام امیدواروں کو فریضہ حج کی سعادت حاصل کرنے میں مدد دینی چاہیئے ۔

آپ نے فرمایا کہ اس مرتبہ ملتان ڈویژن کے بیس عازمین حج کی درخواستیں محض اس وجہ سے مسترد کر دی گئیں کہ انھوں نے فارم کے ایک خانہ میں دستخط نہیں کئے تھے ۔ اس سال نئے فارم استعمال کئے گئے ۔ متذکرہ اصحاب کے نام قرعہ اندازی میں نکل آئے تھے اور انہوں نے رقوم گزشتہ سال جمع کرا دی تھیں ۔ اب محض ایک خانہ میں دستخط نہ کرنے کی ٹیکنیکل غلطی پر ان کو حج کی سعادت سے محروم نہیں کرنا چاہیئے

خان عبدالغفار خاں مولانا نے سرخ پوش لیڈر خان عبدالغفار خان کی رہائی کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس طرح عوام میں حکومت کی مقبولیت بڑھے گی ۔ حکومت کو باقی تمام سیاسی نظربندوں کو بھی رہا کرنا چاہیئے ۔ تاہم جو لوگ پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہے ان سے کوئی نرمی نہیں ہونی چاہیئے ۔

آپ نے کہا کہ دوسرے ممالک میں پاکستان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں جرأت مندانہ پالیسی اختیار کرنی چاہیئے ۔ اس ضمن میں صدر ایوب کے بیانات حوصلہ افزا ہیں ۔

عائلی قوانین آپ نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی سے اپیل کی ہے کہ عائلی قوانین کا ترمیمی بل پیش کرنے سے قبل ملک کی رائے عامہ کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔ آپ نے کہا کہ عائلی قوانین کے ترمیمی بل پیش کرنے سے پہلے اس کے بارے میں علماء دین سے مشورہ لیا جانا ضروری ہے ۔ آپ نے کہا کہ عائلی قوانین کے ترمیمی بل کے بارے میں جو افواہیں سنی جا رہی ہیں ان سے کنونشن لیگ کے وقار کو دھکا لگے گا ۔ ایسی صورت میں اس امر کا خطرہ ہے کہ ترمیمی بل لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے گا ۔ اور ہماری معاشرتی زندگی کا یہ اہم مسئلہ مزید پیچیدہ ہو جائے گا ۔

کالعدم اسلامی جماعت کا خلاف اسلام رویہ مولانا نے قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی جانب سے پیش کردہ بنیادی حقوق کی ترمیمات کے متعلق کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان کے طرز عمل پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ مفتی محمود صاحب نے یہ ترامیم پیش کی تھیں کہ پاکستان میں کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ دی جائے ۔ اسلام کے اصولوں کے خلاف تقریر و تحریر کی آزادی نہ دی جائے ۔ علاوہ ازیں ملک کی کلیدی آسامیوں پر غیر مسلموں کا تقرر نہ کیا جائے نہ ہی قاضی کے عہدوں پر فائز کیا جائے ۔ آپ نے کہا کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان نے ان ترامیم کی مخالفت کر کے حکومت کا بے جا ساتھ دے کر اسلامی جذبہ کے خلاف عمل کا مظاہرہ کیا ہے ۔ آپ نے کہا کہ حضرت مولانا مفتی محمود نے یہ تحریک بھی پیش کی تھی کہ اسلامی مشاورتی کونسل موجودہ قوانین کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ پانچ سال کے اندر پیش کر دے تاکہ ان قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جا سکے لیکن افسوس ہے کہ کالعدم جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے قومی اسمبلی کے ارکان نے اس تحریک کی بھی مخالفت کی ۔

جہاد کے لئے رضاکار حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے اعلان کیا ہے کہ ایک لاکھ مجاہدین تمام وسائل سمیت جہاد کے لئے تیار ہیں ان رضاکاروں کی پیشکش جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر مولانا مفتی محمود صاحب نے کچھ عرصہ قبل کی تھی ۔ آپ نے یہ بتایا کہ یہ تمام مجاہدین ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کی اسلام پر مرمٹنے کی روایات انگریزی عہد سے مشہور چلی آ رہی ہیں ۔

کشمیر اور سلامتی کونسل آپ نے کہا کہ اگر اس بار بھی سلامتی کونسل کشمیر کا مسئلہ حل نہ کر سکی تو یہ سمجھنا درست ہو گا کہ یہ عالمی ادارہ دنیا میں امن قائم رکھنے میں ناکام ثابت ہو چکا ہے اور وہ امن قائم کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتا آپ نے کہا کہ قبرص ، کلکتہ اور مقبوضہ کشمیر میں موئے مبارک کی چوری اور مسلمانوں کے قتل عام نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اب بھی جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون رائج ہے ۔

تشکیل حکومت مولانا نے کہا کہ اسلام میں کسی طریق انتخاب و تشکیل حکومت کے لئے کوئی مخصوص طریقہ متعین نہیں کیا گیا ہے لیکن پھر بھی عوامی تائید کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے ۔ خلافت راشدہ کا عمل ہمارے سامنے ہے ۔ وہاں پہلی مرتبہ مجلس شوریٰ نے امیر کا انتخاب کیا ۔ دوسری بار ایک کمیٹی کے ذریعہ انتخاب کیا گیا ان دونوں موقعوں پر عوامی تائید کے لئے لوگوں سے بیعت لی گئی ۔ موجودہ صورت حال میں جبکہ رائے عامہ کا کوئی لحاظ کئے بغیر قانون سازی کے کام کئے جا رہے ہوں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ عوام کی رائے کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دی جائے ۔ اور اس کے لئے بلاواسطہ انتخابات موزوں ترین ہیں ۔ مولانا نے اس رائے کو محدود کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ رائے صرف اسمبلیوں کے انتخاب کے لئے ہے ۔

صدارتی انتخاب مولانا نے کہا کہ صدر کے انتخاب کے لئے میری رائے میں اسلامی طریقہ یہ ہے کہ امیر یا صدر مملکت کے انتخاب کے لئے قوم ایک ایسی مجلس کا انتخاب کرے جس میں امیدوار کے علم و عمل دیانت و امانت اور اہلیت اور تجربہ کی کچھ شرائط عائد کر دی جائیں ۔ یہ مجلس خواہ ملک کی تمام اسمبلیاں ہوں یا قومی اسمبلی کو ہی یہ اختیار دے دیا جائے ۔ انھوں نے کہا کہ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ صحیح نمائندے منتخب ہوئے ہوں گے اور یہ سوچ سمجھ کر صدر کا انتخاب کر سکیں گے اور نتیجہ اس سے بہتر ہو گا کہ دس کروڑ باشندے صدر کا انتخاب کریں کیونکہ مشرقی پاکستان سے صدارت کے امیدوار سے مغربی پاکستان میں لوگ پوری طرح واقفیت نہ رکھتے ہوں گے ۔ اس طرح مغربی پاکستان کے امیدوار کو مشرقی پاکستان کے لوگ پوری طرح نہ جانتے ہوں گے جس کا نتیجہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے ۔

اشیائے خوردنی کی گرانی مولانا نے اشیائے خوردنی خصوصاً گندم اور چاول کی گرانی پر شدید نکتہ چینی کی اور حکومت کو یاد دلایا کہ عوام کو اس گرانی سے شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہے اور ان کو گزر اوقات کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا
سے ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات مناسب نرخوں پر
مل سکتے ہیں ۔

نقد و نظر

قطب عالم شیخ التفسیر کے سوانح حیات

کتاب "مرد مومن" چھپ گئی

اعلحضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کے حالات زندگی ولادت سے وفات تک جس عمدگی سے محترم عبدالحمید خاں صاحب (فیروز سنز لمیٹڈ) نے مرتب کئے ہیں اور تمام ضروری امور کو جس طرح پر کتاب کی ایک ہی جلد میں سمو دیا ہے ۔ یہ انہیں کا حصہ ہے ۔ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے ۔

کتاب میں مؤلف نے حضرت رح کی تعلیم و تربیت ، سیاسی و مذہبی خدمات ارشاد و ہدایت اعمال و عملیات ، وظائف و اوراد ۔ کشوف و کرامات اور آپ کی مخصوص خصائل بمعہ مجرب طبی نسخہ جات کے سب کچھ بہتر ترتیب سے جمع کر دیا ہے ۔ زبان سلیس کاغذ عمدہ ہے ۔ ان سب باتوں میں حضرت قدس سرہ سے عقیدت کار فرما ہے ۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے ۔ کتاب ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے ۔ کتاب کا نام "مرد مومن" ہے صفحات ۲۶۸ ۔ قیمت ساڑھے چار روپے (۴/۵۰)

فیروز سنز لمیٹڈ ۔ راولپنڈی سے منگائیں یا لاہور سے

انوارِ ولایت

حضرت قطب عالم مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کی یہ سوانح عمری محترم ماسٹر لال دین صاحب اخگر نے بہترین عاشقانہ رنگ میں لکھی ہے اور حضرت قدس سرہ سے رشتہ داری کی وجہ سے اخگر صاحب راز دار اور اس خدمت کے اہل ہیں ۔ کاغذ و طباعت عمدہ ہے ۔ دیکھنے اور پڑھنے سے روح کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے ۔ قیمت ساڑھے تین روپے (۳/۵۰) ملنے کا پتہ دفتر خدام الدین لاہور

خصوصیات رمضان المبارک

اس نام کا ایک رسالہ مکتبہ تعمیر حیات ۔ حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور نے شائع کر کے مسلمانوں پر احسان کیا ہے اس رسالہ میں رمضان مبارک کی خصوصیات ذکر کر کے روح مومن کو جلا کرنے کا سامان پیدا کیا گیا ہے ۔ یہ مضمون در اصل وہ بلند پایہ علمی و فکری مقالہ ہے جو فخر العلماء راس الاتقیا حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے ایک اجتماع میں پڑھا ۔ مذکورہ بالا پتہ سے ۱۳ پیسوں کے عوض خرید کر یا ۱۹ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگا کر پڑھیں

ایک لاکھ سر بکف مجاہدین کی پیشکش

ہم مذہب اور سیاست میں تفریق کے قائل نہیں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی پریس کانفرنس

ڈیرہ اسماعیل خاں ۔ قومی اسمبلی کے رکن نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے مقبوضہ کشمیر اور بھارت میں مسلمانوں پر مظالم کی سخت مذمت کی ہے اور ان مظالم کو انسانیت کے لئے ننگ و عار قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ پیدا کیا جائے

مولانا مفتی محمود صاحب نے اگلے روز یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی جو کارروائی کی ہے اور اپنی درخواست میں ناقابل تردید حقائق کو جس تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے وہ ایک مثبت اور بر وقت اقدام ہے اور پوری قوم جناب وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی طرف دیکھ رہی ہے کہ وہ بھارت کے مسلمانوں پر مظالم اور بھارت سے مسلمانوں کے انخلاء کی روک تھام میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں ۔ پاکستان کے لوگ یہ بھی دیکھنے کے متمنی ہیں کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے بارے میں ۱۹۴۸ء کی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے اور بھارت کو ان قرار دادوں کی خلاف ورزی سے روکنے کے لئے کیا مؤثر قدم اٹھاتی ہے ۔ لیکن یہ ہماری مشکلات کا حل نہیں ۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ ملک میں ایسے حالات پیدا کرے جس سے سیاسی ابتری ختم کی جائے جمہوری اصولوں کو فروغ دیا جائے ۔ سیاسی جماعتوں کو پوری آزادی سے کام کرنے کا موقعہ دیا جائے اور پاکستان کے بنیادی نظریہ "اسلام" کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے سیاست اور مذہب کو جدا جدا رکھنے کے نعرے ختم کر دئے جائیں ۔ آپ نے کہا کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا مذہب ہے ہم مذہب اور سیاست میں تفریق کے قائل نہیں مفتی صاحب نے فرمایا لوگوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا جائے میں اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک لاکھ سر بکف مجاہدین کی پیشکش کا اعادہ کرتا ہوں ۔ خان عبدالغفار خاں کی حالیہ رہائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مفتی صاحب نے امید ظاہر کی کہ ہماری حکومت حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے دوسرے سیاسی اسیروں کو بھی رہا کر دے گی ۔ ضلع کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تصفیہ کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے بنی ہوئی دوکانیں تعمیر کرنے والوں سے نہ بازاری رقم حسب فیصلہ لی جائے اور انہیں پریشان نہ کیا جائے ضلع میں چوری ۔ ڈکیتی کی وارداتوں کا انسداد کیا جائے ڈیرہ اور دریا خان کے درمیان ذرائع آمد و رفت کو بہتر بنایا جائے اور دریا سندھ کو عبور کرنے کے لئے سٹیمر اور موٹر لانچ منگوا کر عوام کی تکلیف کو رفع کیا جائے اور موجودہ پوسٹ آفس کا درجہ بڑھا کر اپ گریڈ کر دیا جائے ۔ کیونکہ یہ ڈویژن کا صدر مقام ہے ۔ ذریعہ مواصلات بہتر ہونے چاہئیں ۔

آخر میں آپ قومی جمہوری محاذ میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم صرف جمہوریت کی بقاء کے لئے اس میں شامل ہوں گے اور ہم بقائے پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے ۔

حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی کو صدمہ

ہمشیرہ صاحبہ کی افسوسناک موت

چند دن ہوئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے امیر محترم جناب حافظ نصر اللہ خاں صاحب خاکوانی ساکن ذریر آباد کی دو ہمشیرگان موٹر پر جا رہی تھیں ۔ اتفاقاً حادثہ پیش آ گیا ۔ جس میں دونوں شدید زخمی ہو گئیں ۔ مگر ان بلند پایہ اور اللہ والی خواتین نے جس بلند حوصلگی اور استقامت سے اس صدمہ کو سہا وہ اپنی نظیر آپ ہے ۔ انہوں نے ذرا بھر شکایت نہیں کی صابر و شاکر رہیں سنت کے مطابق وصیت کی اور اس حالت میں بھی تیمم سے نماز ادا کرتی رہیں اللہ تعالےٰ ایسی نیک خواتین تمام مسلم خاندانوں کو نصیب فرمائے ۔ اس ناگہانی اطلاع سے کہ ایک ہمشیرہ جاں بحق ہو گئیں ہمیں سخت صدمہ ہوا ۔ اللہ تعالےٰ حافظ نصر اللہ خاں صاحب اور تمام متعلقین کو اجر جزیل اور صبر جمیل اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں شہداء کی رفاقت عطا کریں ۔ آمین ۔

(غلام غوث)

عید مبارک

(بقیہ صفحہ اوّل)

رو رو کر اور گڑ گڑا کر معافی مانگو ۔ اپنے گناہ بخشواؤ خدا جانے پھر یہ مبارک مہینہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں ۔ ان چند لمحوں کو بھی غنیمت سمجھو ۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں ۔ گناہوں سے توبہ کرو ۔ معافی مانگو ۔ اور اس وقت اپنے وطن عزیز اور اسلامی برادری کو یاد کرو ۔ اے اللہ تعالےٰ ہمارے پاکستان میں اسلام کا بول بالا کر ، یہاں اسلامی احکام نافذ فرما ۔ ہمارے وطن کو تمام مشکلات و مصائب سے نجات دے ۔ ہمارے حکام و عوام کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرما ۔

اے اللہ ہم گناہگار ہیں مگر آپ مولائے کریم اور رب غفور ہیں ہمارے حال پر رحم فرما کر کشمیری اور ہندی مسلمانوں کو دشمنوں کے مظالم سے ہمیشہ کے لئے نجات دے اور قبرص کے ترکوں کی مدد فرما ۔ اے اللہ اے ہمارے آقا و مولی ۔ ہمارے ملک کو رشوت ، سود ، بے حیائی اور بے دینی کے سیلاب سے اور ارتداد و الحاد کے فتنوں سے نجات عطا کر کے یہاں صحابہ کرام رض اور بزرگان دین کے ارشادات کی روشنی میں کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے ۔ رمضان کی بقیہ گھڑیوں کو غنیمت سمجھو پھر عید کے اجتماعات میں بھی یہی کرو ۔ اور یقین کرو کہ اللہ تعالےٰ سمیع الدعا اور مجیب الداعین ہیں وہی ہماری بگڑی بنا سکتے ہیں ۔ اس موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کریں ——— اخیر میں ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے ہم تمام قارئین اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام اور تمام مسلمانوں کو عید مبارک کہتے ہیں ۔

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے ۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے ۔ مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے ۔

حب عنبر جدوار ی نزلہ ۔ زکام ۔ کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں رفع ہو جاتا ہے ۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں ۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے ۔ تمام ادویات کا محصولڈاک علاوہ ہوگا

حب نشاط افزا ۔ یہ گولیاں مشک ، زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں ۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں ۔ بہترین ہاضم ہیں ۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں ۔ درد کمر کو مفید ہیں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں ۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۴ روپے

احمد یونانی دواخانہ ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ ۔ لاہور ۸

الرحمٰن الرحیم کی تفسیر

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

(ترجمہ) بے حد مہربان اور نہایت رحم والا۔

اگرچہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں۔ لیکن رحمت کے دو مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں۔

الرحمٰن کے وہ معنی جس میں رحمت ہے اور الرحیم کے معنی وہ ذات جس میں نہ صرف رحمت ہے بلکہ جس سے ہمیشہ رحمت کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور ہر آن و ہر لحمہ کائنات خلق اُس سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ رحمٰن بہت زیادہ رحمت کرنے والا۔ خدا نے آپ کے لیے بغیر کسی معاوضہ کے زمین، سمندر، درخت، سورج، چاند بنا دیئے۔ پھر آپ کو ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، عقل و دماغ دیا تاکہ آپ ان سے فائدہ اٹھائیں، یہ اس کی رحمانیت ہے۔ رحیم اسے کہتے ہیں جس کی مہربانی ہمیشہ رہے۔ آپ ایک دانہ بوتے ہیں مگر اس سے سو دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ خدا کی رحیمی یہ ہے کہ وہ محنت کرنے والوں کو اُن کی محنت سے بہت زیادہ انعام دیتا ہے۔ آپ رحمانیت سے سبق لے کر کائنات کی ہر چیز سے خود رحمت حاصل کریں اور اپنے تعلق داروں کو رحمت پہنچائیں۔ آپ رحیمیت سے سبق لے کر خوب عمل و جہاد کریں اور اس کائنات سے خود بھی زیادہ سے زیادہ نفع اُٹھائیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔ رحمان (بروزن فعلان) جس کے معنی زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔ رحیم آدمی کو کہہ سکتے ہیں رحمٰن نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ حد سے زیادہ رحمت اُسی کا کام ہے اور جو کوئی رحمت کرتا ہے کسی نہ کسی غرض سے کرتا ہے۔ خواہ دنیا و دین کی بھلائی ہو یا زوال حُبِ مال۔ لفظ رحمٰن غیر منتہائے رحمت پر دلالت کرتا ہے۔ لفظ رحمٰن میں اپنی رحمت کو عامہ و تامہ بُرے بھلے سب کے لیے قرار دیا اور لفظ رحیم خدا تعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کے لئے خاص کیا گیا۔ جس طرح تمام اشیاء کا وجود رحمٰن کی طرف سے ہے۔ اسی طرح اُن کی بقا بھی محض اُس کی رحمتِ کاملہ کا نتیجہ ہے

۱۔ قل لمن ما فی السمٰوٰت والارض ط قل للہ ط کتب علیٰ نفسہ الرحمۃ ط (پ ۷ ع ۸)

ترجمہ: پوچھ کہ کس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں۔ کہہ اللہ کا ہے اُس نے لکھی ہے اپنے ذمہ مہربانی۔ جب تمام آسمان و زمین میں اُسی خدا کی حکومت ہے جیسا کہ مشرکین کو بھی اقرار تھا تو جھٹلانے والے اور ٹھٹھا کرنے والوں کو فوری سزا سے کہاں پناہ مل سکتی ہے؟ یہ صرف اس کی رحمتِ عامہ ہے کہ جرائم کو دیکھ کر فوراً سزا جاری نہیں کرتا۔

۲۔ ورحمتی وسعت کل شیٔ (پ ۹ ع ۹)

ترجمہ: اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شاید حضرت موسیٰ نے اپنی امت کے حق میں دُنیا و آخرت کی بھلائی جو مانگی، مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم اور فائق رہیں۔ دُنیا اور آخرت میں، جواباً خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقہ پر مخصوص نہیں۔ سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت عامہ سب مخلوق کو شامل ہے۔

حضرت اسماء رضہ کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا اس آیت میں اسم اعظم ہے:۔

والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم۔

۳۔ قل من یکلؤکم باللیل والنھار من الرحمٰن۔ (پ ۱۷ ع ۴)

ترجمہ: تو کہہ کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات میں اور دن میں رحمٰن سے۔

یعنی رحمان سے غصہ اور عذاب سے تمہاری حفاظت کرنے والا دوسرا کون ہے؟ محض اُس کی رحمتِ واسعہ ہے جو فوراً عذاب نازل نہیں کرتا۔ لیکن ایسے رحمت والے حلیم اور بردبار کے غصہ سے ڈرنا بھی بہت چاہیئے۔

۴۔ وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین (پ ۱۸ ع ۶)

ترجمہ: اور تو کہہ اے رب مُعاف کر اور رحم کر اور تُو ہے بہتر سب رحم والوں سے

۵۔ فانظر الیٰ اثر رحمت اللہ کیف یحی الارض بعد موتھا ط (پ ۲۱ ع ۸)

ترجمہ: سو دیکھ لے اللہ کی مہربانی کی نشانیاں، کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو اُس کے مر گئے پیچھے؟

یعنی چند گھنٹے پہلے ہر طرف خاک اُڑ رہی تھی اور زمین خشک، بے رونق اور مردہ پڑی تھی۔ ناگہاں اللہ کی مہربانی سے زندہ ہو کر لہلہانے لگی۔ بارش نے اس کی پوشیدہ قوتوں کو کتنی جلدی ابھار دیا۔ یہی حال روحانی بارش کا سمجھو اس سے مردہ دلوں میں جان پڑے گی اور خدا کی زمین ظھر الفساد فی البحر والی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ ہر طرف رحمت الٰہی کے نشان اور دین کے آثار نظر آئیں گے۔ جو قابلیتیں مُدت سے مٹی میں مل رہی تھیں۔ باران رحمت کا ایک چھینٹا اُن کو اُبھار کر نمایاں کرے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے بعثتِ محمدی کے ذریعہ سے یہ جلوہ دنیا کو دکھلا دیا۔

۶۔ ربنا وسعت کل شیٔ رحمۃ وعلما (پ ۲۴ ع ۶)

ترجمہ: اے پروردگار ہمارے! ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں۔

یعنی فرشتے بارگاہِ احدیت میں یوں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! آپ کا علم اور رحمت ہر چیز کو مُحیط ہے پس جو کوئی تیرے علم محیط میں برائیوں کو چھوڑ کر سچے دل سے تیری طرف رجوع ہو اور تیرے راستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہو۔ اگر اس سے بمقتضائے بشریت کچھ کمزوریاں اور خطائیں سرزد ہو جائیں آپ اپنے فضل و رحمت سے اس کو مُعاف فرما دیں۔ نہ دُنیا میں اُن پر دارو گیر ہو اور نہ دوزخ کا منہ دیکھنا پڑے۔

۷۔ اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفّٰت ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن۔ انہ بکل شیٔ بصیر ۵ (پ ۲۹ ع ۲)

ترجمہ: اور کیا نہیں دیکھتے ہو اُڑتے ہوئے جانوروں کو اپنے اوپر پَر کھولے ہوئے اور پر جھپکتے ہوئے ان کو کوئی نہیں تھام رہا رحمان کے سوا۔ اُس کی نگاہ میں ہے ہر چیز۔ خدا کی قدرت دیکھو پرندے زمین و آسمان کے درمیان کبھی پر کھولے ہوئے اور کبھی بازو سمیٹتے ہوئے کس طرح اُڑتے رہتے ہیں اور باوجود جسم ثقیل مائل الی المرکز ہونے کے نیچے نہیں گر پڑتے۔ نہ زمین کی قوتِ جاذبہ اس ذرا سے پرندے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ بتلاؤ رحمٰن کے سوا کس کا ہاتھ ہے؟ جس نے اُنہیں فضا میں تھام رکھا ہے۔ بے شک رحمٰن نے اپنی رحمت و حکمت سے اُن کی ساخت ایسی بنائی اور اس میں وہ قوت رکھی جس سے وہ بے تکلف ہوا میں گھنٹوں ٹھہر سکیں۔ وہی ہر چیز کی استعداد کو جانتا ہے اور تمام مخلوق کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے۔ اللہ آسمان سے عذاب بھیجنے پر قادر ہے اور کفار اپنے کفر و شرارت سے اُس کے مستحق بھی ہیں۔ لیکن جس طرح رحمٰن کی رحمت نے پرندوں کو ہوا میں روک رکھا ہے عذاب بھی اُسی کی رحمت سے رُکا ہوا ہے

۸۔ امّن یھدیکم فی ظلمٰت البر والبحر ومن یرسل الریٰح بشرًا بین یدی رحمتہ (پ ۲۰ ع ۱)

ترجمہ: بھلا کون راہ بتاتا ہے تم کو اندھیروں میں جنگل کے اور دریا کے۔ اور کون چلاتا ہے ہوائیں خوشخبری لانے والیاں اُس کی رحمت سے پہلے۔ یعنی باران رحمت سے پہلے ہوائیں چلاتا ہے۔ جو بارش کی آمد آمد کی خوشخبری سناتی ہیں۔ اسی طرح خشکی اور دریا کی اندھیریوں میں ستاروں کے ذریعہ سے تمہاری رہنمائی کرتا ہے۔ خواہ بلا واسطے یا قطب نما وغیرہ آلات کے ذریعہ سے ربوبیت اور اس کا نظام کیا ہے؟ کائنات ہستی کی پرورش ہے لیکن کائنات ہستی میں صرف پرورش ہی نہیں ہے۔ پرورش سے بھی ایک زیادہ بنانے سنوارنے اور فائدہ پہنچانے کی حقیقت کام کر رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی فطرت میں بناؤ ہے۔ اُس کے بناؤ میں خوبی ہے اُس کے مزاج میں اعتدال ہے۔ اُس کے افعال میں خواص ہیں۔ اُس کی صورت میں حُسن ہے۔ اُس کی صداؤں میں نغمہ ہے۔ اس کی بُو میں عطر بیزی ہے اور اس کی کوئی بات نہیں جو اس کارخانہ کی تعمیر و درستگی کے لئے مفید نہ ہو۔ پس یہ حقیقت جو اپنے بناؤ اور فیضان میں ربوبیت سے بھی زیادہ وسیع اور عام ہے قرآن کہتا ہے کہ رحمت ہے اور خالق کائنات کی رحمانیت رحیمیت کا ظہور ہے۔ (باقی ہے)

مولانا مودودی کا اعتکاف

اخبار نوجوان سرحد ہری پور ہزارہ نے ۳۰ر جنوری کے شمارہ میں عنوان بالا کے تحت یہ لکھا ہے "مولانا مودودی کی گرفتاری نے انھیں اس گوشہ نشینی آسام اور استراحت کا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ جوان کی مشقتوں کے پیش نظر ان کا حق ہے۔ وہ خود مولوی ہیں انھیں مشورہ دینا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے تاہم ہماری آرزو ہے کہ وہ ذکر و فکر کی زندگی اختیار فرمائیں۔ دنیا کے تمام پروگراموں سے زیادہ قریب موت اور عاقبت ہے۔ وہ خود جانتے ہیں کہ سعادت مند وہ ہے جسے عاقبت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص آخرت کا آرزو مند ہو ہم اس کی کھیتی کو بابرکت بناتے ہیں۔ اور جو دنیا کی کھیتی ہی میں اپنے دھیان کو کھپائے رکھے۔ اسے دنیا سے اس کا حصہ دنے ہی دیا جائے گا لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو مولویوں کی کتابوں ہی سے حاصل کر کے ہم ایک مولوی کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اگر انھیں یہ باتیں پسند ہوں تو بہتر ورنہ بیکار بیٹھنے سے یہی بہتر ہے۔ کہ غلاف کعبہ اور موئے مبارک کے تاریخی حالات پر ایک جامع و مبسوط کتاب لکھ ڈالیں۔ جس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا" (اور پسماندگان مولوی چراغ وغیرہ کے اقتصادیات درست ہونگے۔ نیز کتب فروشی کا مشغلہ تازہ رہے گا)

ہماری درخواست ۔ اخبار نوجوان سرحد کا مضمون معہ الحاقی ضمیمہ کے ایک قسم کا مزاح ہے۔ مگر ہم ایمانداری سے مودودی صاحب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ اس میں محض ان کی اور اسلام کی ہمدردی مطلوب ہے غرض یہ ہے کہ مودودی صاحب ان تمام غلط باتوں سے صدق دل سے توبہ کریں جو ان کی خوبصورت تحریروں میں زہر کی طرح پھیلی ہوئی ہیں اور فیصلہ کریں کہ علماء حق ان کی جن باتوں کو غلط کہتے ہیں وہ کتابوں سے نکال دیں گے۔ بزرگان دین صحابہ کرامؓ اور انبیاء علیہم السلام پر تنقیدیں کرنے سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور پھر ذکر و شغل میں مصروف ہوں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ اگر اسلام کی خدمت کرنی ہے تو علماء دین کی مخالفت کر کے اس میں کیسے کامیابی ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب کو توبہ کرنے کی توفیق دے آمین۔

مراسلات:-

حکومت پاکستان کا مستحسن اقدام

حکومت پاکستان نے مودودی صاحب کی تحریک کو خلاف قانون قرار دینے کا جو مستحسن اقدام فرمایا ہے۔ جماعت محمدی سوات اس اقدام کو قابل ستائش اور ملک و مذہب کی کامرانی کا باعث سمجھتی ہے۔ اس لئے کہ جیسے ملاوٹ ہر چیز میں قانوناً ممنوع ہے اس سے چنداں زائد اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ ایک جرم عظیم ہے۔ اور یقیناً اس ملاوٹ سے مودودی صاحب کا تمام لٹریچر لبریز ہے۔ بلکہ اس تحریک کا خاکہ اس شعر میں واضح طور پر پیش کیا جا سکتا ہے ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

چنانچہ یہ تحریک جدید اسلام کے خوابوں سے بھرپور پائی جاتی ہے اور حصول اقتدار کے سوا مودودی صاحب پر ساری دنیا اندھیری اور تاریک بن چکی ہے۔ اس لئے وہ صرف کانسٹیٹیوشن کا مسئلہ رٹ رہے ہیں اور ہر معاملے کے متعلق نہیں مانیں گے کا فتوے دیتے ہوئے جماعت اسلامی کا سٹیمپ لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ سلف صالحین کے متعلق بدظنی اور بدعقیدگی تو ان کی فطرت ثانوی بن گئی ہے۔ کیونکہ لفظ صالحین کا حرف اپنے لئے مخصوص بنا چکے ہیں۔

ادھر ہوس اقتدار میں ایسے رفو چکر ہوئے ہیں کہ کسی فرشتے کی قیادت کو بھی گوارا نہیں فرمایا جاتا اور منصور کی طرح انا الحق انا الحق پکار پکار کر اپنے آپ کو ابوالاعلیٰ کہنے پر صابر نہیں پا سکتے بلکہ سرحد کے مسلمانوں کو نقلی مسلمانوں سے تعبیر فرما رہے ہیں ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(مولوی غفران الدین ناظم جماعت محمدی سوات
و خان عبدالقادر خادمان جماعت

ناظمین چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجئے اس سے آپ کو محصول وی پی بچ جائے گا۔

افسوس ناک موتیں

مورخہ ۳۱ر جنوری کو جمعیۃ علماء اسلام کا ہفت روزہ اجلاس ہوا جس میں چند قرار دادیں پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس جناب خان محمد نصر اللہ خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی ہمشیرہ صاحبہ کی وفات پر اظہار غم و افسوس کرتا اور مرحومہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

(۲) حضرت مولانا عبدالحق صاحب دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما گئے۔ آپ ایک بہت بڑے عالم دین دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ مدرسہ نادر شاہ ضلع بہاولنگر میں تقریباً ۲۵ سال تک درس و تدریس کے کام کو سرانجام دیتے رہے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اراکین جمعیۃ علماء اسلام مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

قائم الدین ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر

ایک نیک فطرت رئیس کی وفات

مورخہ ۲۸ر جنوری ۶۴ء مطابق ۱۲ر رمضان المبارک علاقہ کے مشہور و معروف زمیندار الحاج خان شاہ صاحب خان عاکوکا رئیس اعظم باڑہ سجوار خان تحصیل بہاولنگر اس عالم فانی سے عالم بقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم عوام کے سچے خادم اور محبوب تھے بالخصوص مہاجروں کی خدمت کرنے میں بے مثال تھے۔ ہر وقت زیارت حرمین کے مشتاق رہتے تھے۔ موجودہ زمانہ میں حاتم طائی تھے اور مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم کے سرپرست تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کے جنازے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی ؎

روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

غمزدہ حاجی محمد عالم الدین قاسمی مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم باڑہ سجوار خان ضلع بہاولنگر

تلاش گم شدہ

حافظ غلام محمد ولد حاجی بشیر احمد صاحب بستی ڈھیرہ علاقہ خان گڑھ قد پانچ فٹ رنگ گندمی عمر بیس سال حافظ قرآن ہے اور آنکھوں سے دھندلی آتی ہے اس کی والدہ سخت بیمار اور قریب المرگ ہے اگر کسی مسجد میں امام یا مدرسہ میں زیر تعلیم ہو تو مہتمم مدرسہ یا مسجد جلد از جلد اطلاع مندرجہ ذیل پتہ پر دے کر مشکور فرما دیں۔ (سید لئیق احمد شاہ بزاز متولی مسجد اللہ والی خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ)

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصول ڈاک و خرچہ پیکنگ وغیرہ۔

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت صرف دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر ۱۴ روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ، جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت۔ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند، پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث
دوسرا پتہ:- مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ۔ ضلع ہزارہ

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE.

VL NO7 | 14 February 1964 29 Ramzan 1383 | NO 7 Price 12 Paisa

عام خبریں

چودھری ظفر اللہ خاں مرزائی کا انکار

چودھری ظفر اللہ خاں نے ایک مشہور مقولے پر عمل کر رکھا ہے کہ "ایک نہ اور سو سکھ" بعض باتوں کے انکار کر دینے سے بہت سے بکھیڑوں سے بچت ہو جاتی ہے۔ ایک ہندوستانی اخبار میں بھارتی ہائی کمشنر نے الزام لگایا تھا کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے مشرقی پنجاب کے فسادات کے وقت کہا تھا کہ قائد اعظم نے پاکستان کا مطالبہ کر کے غلطی کی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد جب اس سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے یہ کہا کہ میں اپنی رائے پر قائم ہوں۔ اب جب کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے عالمی عدالت سے علیحدہ کر دئے گئے اور وہ کراچی پہنچے اور اخبار والوں نے اس بات کے بارہ میں دریافت کیا تو مکر گئے کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ میں تو قائد اعظم کا بیٹا ہوں۔

مجلس احرار کے ذمہ تحریک ختم نبوت کی انکوائری کورٹ نے اس تنقیح کا ثبوت عائد کیا تھا کہ ظفر اللہ خاں نے ایبٹ آباد کے خطیب حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کے سامنے کہا تھا کہ میں کافر حکومت کا مسلمان ملازم ہوں" اور احرار نے اس کا زبانی ثبوت پیش کر دیا تھا (اور آج بھی مولانا موصوف زندہ ہیں مدیر) مگر ظفر اللہ خاں انکوائری کورٹ میں صاف مکر گئے۔

بھارتی نمائندہ حفاظتی کونسل میں بھارتی نمائندہ چھاگلا صاحب نے جو خیر سے محمد علی نام رکھتے ہیں کہا کہ چین کی مدافعت بھارت نہ کرے تو چین کی جارحیت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ گویا اس طرح وہ امریکہ اینڈ کو چینی ہوا سے اوڑاتے ہیں۔ انھوں نے بھارت میں ظلم قتل عام سے بھی انکار کیا۔

پاکستانی نمائندہ پاکستانی نمائندے نے کہا اگر ایسا ہے تو ایک بین الاقوامی کمیشن تحقیقات کے لئے کیوں نہ چلا جائے

آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا تو ساٹھ کروڑ باشندگان برصغیر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ بھارت نے استصواب رائے عامہ سے صاف انکار کر دیا ہے۔

قبرص جزیرہ قبرص میں یونانیوں اور ترکوں کے درمیان پھر فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ برطانیہ قیام امن کے لئے فوجیں بھیج رہا ہے۔ ترکی حکومت نے کہا ہے اگر مسلمانوں پر مظالم بند نہ ہوئے تو ترکی حکومت مداخلت کرنے پر مجبور ہوگی۔

روسی وزیر اعظم خروشیف نے امریکہ برطانیہ۔ ترکی۔ فرانس وغیرہ کو تنبیہ کی ہے کہ قبرص کے معاملہ میں مداخلت نہ کریں ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے۔

افسوس ناک حادثہ لاہور میں ایک بس اور ایک جیپ میں ٹکر ہو گئی۔ اس کے نتیجہ میں جیپ میں بیٹھی ہوئی تین لڑکیاں جو سردار شوکت حیات خاں کی صاحبزادیاں تھیں زخمی ہو گئیں اور ان میں سے ایک بیچاری زرین حیات نے جو سکول کی طالبہ تھیں۔ ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ یہ محترمہ بیگم محمودہ سلیم خان وزیر صحت کی بھتیجی تھی۔ کاش کہ ہماری حکومت ایکسیڈنٹوں پر قابو پا لیتی۔

برطانوی بٹالین وزارت دفاع نے آج رات بتایا کہ مالٹا میں مقیم ایک برطانوی بٹالین کل قبرص روانہ ہو جائے گی یہ بٹالین ڈیوک آف ایڈنبرا کی رائل رجمنٹ سے تعلق رکھتی ہے۔

چینی وزیر اعظم کو آزاد کشمیر آنے کی دعوت

راولپنڈی۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر راجہ غلام حیدر خاں نے چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو آزاد کشمیر کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ راجہ غلام حیدر نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کے عوام چینی وزیر اعظم کا پرجوش خیر مقدم کریں گے

پاک و ہند مصالحتی گروپ پاک و ہند مصالحتی گروپ کے چیئرمین مسٹر جے پرکاش نرائن صدر ایوب کو ایک خط لکھ رہے ہیں۔ جس میں صدر ایوب سے مصالحتی گروپ کی ملاقات کی اجازت طلب کریں گے۔ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے حالیہ المناک واقعات کے باعث مصالحتی گروپ نے یہ محسوس کیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تمام متنازعہ مسائل کا باعزت اور باوقار حل تلاش کرنے کی کوششیں دوچند کر دی جائیں۔

جموں میں پولیس سے خونریز تصادم

نئی دہلی۔ ۷ فروری۔ جموں کی مسلمان آبادی اور مقبوضہ کشمیر پولیس کے درمیان کل ایک خونریز تصادم ہوا جس میں سیکڑوں مسلمان شدید زخمی ہو گئے پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

ہنگامہ کی ابتدا ایک جلسہ سے ہوئی۔ جس سے بخشی غلام محمد خطاب کرنے والے تھے۔ جب بخشی نے تقریر شروع کی تو لوگوں نے ان کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ جب مظاہرین کے خلاف پولیس نے کارروائی شروع کی تو مظاہرین اور پولیس کے درمیان دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کو جامعہ ازہر مصر جانے کی دعوت

قاہرہ سے جامعہ ازہر مصر کے ریکٹر نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو تار کے ذریعہ دعوت دی ہے کہ آپ اس افتتاحی تقریب میں ۶ مارچ ۶۴ء کو شریک ہوں جو قاہرہ میں جامعہ ازہر کے اندر شعبۂ تحقیقات اسلامیہ قائم کرنے کے سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے اور تار کے ذریعہ جواب طلب کیا ہے تاکہ سیٹ ریزرو کی جا سکے۔ حضرت مولانا نے پاسپورٹ کے لئے درخواست دے دی ہے اور ریکٹر کو بذریعہ تار مطلع کر دیا ہے کہ وہ تقریب میں انشاء اللہ تعالیٰ شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے اس سفر کو مبارک کرے۔ آمین

اعلان تعطیل

عید الفطر کے احترام میں ترجمان اسلام کے دفاتر بند رہیں گے اس لئے آئندہ شمارہ (۲۱ فروری) تعطیل عید الفطر کے باعث شائع نہیں ہو سکے گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (ناظم دفتر)

مولانا علی اکبر کی نظر بندی

مولانا علی اکبر مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم میرا خیل بنوں کو حکومت نے تین ماہ کے مسکن پابند کیا ہے۔ پابندی کی وجہ حکومت کے خلاف باغیانہ تقاریر بیان کی جاتی ہیں

تفسیر قرآن مجید کا ختم

حافظ الحدیث مفسر قرآن حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم امیر جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان نے اپنے مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں ساڑھے تین سو علماء کرام کو حسب سابق پونے دو ماہ میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھائی۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر نے ختم نبوت، تردید عیسائیت، تردید مرزائیت اور تردید پرویزیت کے مضامین پڑھائے۔ ۲۲ رمضان المبارک نماز جمعہ کے بعد متحان میں کامیاب علماء کرام کو عیدگاہ خانپور کے عظیم اجتماع میں سندات دی گئیں۔ حضرت درخواستی مدظلہ نے اشاعت و حفاظت اسلام کی اہمیت بیان فرمائی اور علماء کرام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اشاعت و حفاظت اسلام

انجمن خدام الدین لاہور کے نسخہ
قرآن عزیز
بہ تحشیہ جدید
عکسی طباعت سے مزین
مرتبہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہدیہ

مجلد قسم سوم	مجلد قسم دوم	مجلد قسم اول
مکینیکل گلیز کاغذ	کرنافلی سفید کاغذ	آفسٹ پیپر
۹/- روپے	۱۲/- روپے	۲۰/- روپے

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے نظامی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ نئے پیسے

نگران :- مولانا غلام غوث ہزاروی

نفیس

جلد ۷ ○ ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۴ اگست سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۰

ترجمان اسلام کو

روزنامہ کرنے کی تجویز

جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۵ - ۶ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء میں یہ بات منظور کرلی ہے کہ ہفتہ وار "ترجمان اسلام" کو روزنامہ کردیا جائے۔ اور اس کو شرکت کے طور پر چلایا جائے جس کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس کے دس دس روپے کے حصے مقرر کر دیئے جائیں۔ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام نے سو حصے لینے منظور کئے۔ اور دوست بھی حصے لے رہے ہیں۔ مانسہرہ کے مولوی غلام سرور صاحب کریانہ مرچنٹ اور مشہور ڈاکٹر غلام نبی صاحب نے بیس بیس حصے لینے کی اطلاع دی ہے تمام دوستوں سے عرض ہے کہ جتنے حصوں میں شریک ہوسکیں دفتر کو اطلاع دیں اور رقوم روانہ کردیں۔ جمعیتہ علماء اسلام کا یہ فیصلہ سخت ضرورت کے تحت ہوا ہے۔ آج کل کوئی جماعت اخبار کے بغیر نہیں چل سکتی۔ مگر آج دنیا والے جتنے دنیا سے بیگانہ ہوتے جارہے ہیں۔ اسی تناسب سے وہ علماء دین اور اُن کی خبروں سے بھی لاتعلق ہوتے جارہے ہیں۔ اتنے پر ہی بس نہیں کہ ان کی خبریں کم شائع کی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے خلاف بالکل من گھڑت اطلاعات لادینی سازش کے تحت شائع کی جاتی ہیں۔ تمام دینی غیرت رکھنے والے بھائیوں کا فرض ہے کہ روزنامہ "ترجمان اسلام" کے خریدار بنیں اور اس کے حصے خریدیں۔

جن دوستوں نے حصے خریدے ہیں اُن کی فہرست الگ شائع کی جارہی ہے۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

حکومت کو دو خیر خواہانہ مشورے

چونکہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ جو مسلمان سود خوری سے باز نہ آئیں گے۔ اُن سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی ہوگی۔ قرآن کے الفاظ یہ ہیں۔ یَاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے مسلمانو! سود لینے سے باز آجاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تم سے اعلان جنگ ہوگا۔ اور چونکہ پاکستان میں بھی سودی لین دین جاری ہے۔ اور پاکستان میں ایسے حوادث بھی آیا کرتے ہیں۔ جن سے بہت سا مالی نقصان ہو جاتا ہے۔ اور کچھ جانی نقصان بھی ہو جاتا ہوگا۔ جیسا کہ تھوڑے دن ہوئے کہ سندھ میں طوفان آیا اور ایک نئی خبر اخباروں میں پڑھی گئی ہے کہ مشرقی پاکستان میں دریائے گومتی کے بند میں شگاف پڑ جانے سے پٹ سن کی کھڑی فصل کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس نقصان کا اندازہ چار کروڑ روپیہ لگایا جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ حوادث آسمانی جن سے بہت سا مالی اور جانی نقصان ہو جاتا ہے خدا اور رسول کی اس لڑائی کے مبادی ہوں۔ جس کا اعلان قرآن کریم میں سود خوار مسلمانوں کو فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا حکومت پاکستان اور مسلمانانِ پاکستان کا اسلامی فرض ہے کہ وہ اولین فرصت میں سودی لین دین کو بند کر دیں۔ کیونکہ جتنا نفع سود کی آمد سے خیال کیا جاتا ہوگا۔ اس کے قریب قریب ان حوادث آسمانی کے سبب سے نقصان بھی تو ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سود کو بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان حوادث آسمانی سے بھی ملک بچ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانانِ پاکستان سے راضی ہو جائیں۔ واللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ

(۲) دوسرا مشورہ یہ چونکہ اخباروں میں پڑھا گیا ہے کہ ہمارے صدر پاکستان افغانستان، ایران اور ترکی میں تشریف لے گئے۔ تاکہ ان چاروں ممالک اسلامیہ پاکستان وغیرہ مذکورہ کا مشترکہ مرکز قائم ہو جائے۔ تو یہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اس میں برکت دے اور ان چاروں کے علاوہ خدا کرے کہ دنیا کے تمام ممالک اسلامیہ آپس میں متفق اور متحد ہو جائیں (آمین) لیکن اس کے علاوہ ہم ایک ضروری مشورہ اپنی حکومت پاکستان اور دوسرے ممالک اسلامیہ کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ خداوند تعالیٰ خالق کائنات کو بھی اپنے ساتھ ملا لینا چاہیئے۔

خداوند تعالیٰ کا علم اور قدرت اور ارادہ اور مشیت تو ہر وقت ہر شخص اور ہر چیز کے ساتھ ہے۔ اسی واسطے اس نے فرمایا۔ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَلَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَلَاۤ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ

یعنی تم اگر تین آدمی مل کر سرگوشی کرو گے۔ تو چوتھا خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور اگر تم پانچ ہوگے تو چھٹا خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور اس سے کم و بیش جتنا تم ہوگے خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔

کوئی چیز اور کوئی فرد اور کوئی گروہ اور کوئی جماعت اس کے علم اور قدرت، ارادہ اور مشیت سے باہر نہیں لیکن ضرورت ہے اس کی نصرت اور امداد کی۔ تو اس کی نصرت اور امداد خاص لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور وہ خاص لوگ اور خاص بندے وہ ہیں۔ جن کا اس آیت شریف میں ذکر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ النحل ۱۲۶

نیز اس آیت میں یَاۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

(سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۶)

پہلی آیۃ شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور معونت اور امداد متقی لوگوں کے ساتھ اور محسن لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور دوسری آیۃ شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی امداد کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری امداد فرمائے گا۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہیں ثابت قدم رکھیگا۔ تو لہٰذا مملکت پاکستان کو اور دوسرے ممالک اسلامیہ کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے متقی اور نیکوکار بندے اور خدا تعالیٰ کے دین کے امدادی بن جائیں۔

خلاصہ یہ کہ تمام ممالک اسلامیہ اپنے اپنے ملک میں اسلامی قوانین کو جاری کریں۔ اور قانون اسلامی کی خلاف ورزی کرنے والوں پر اسلام کے مقرر کردہ حدود اور تعزیرات قائم کریں۔ جب یہ ہو جائے گا۔ تو اس سے وہ خدا تعالیٰ کے متقی بندے اور محسن بندے اور انصار اللہ یعنی دین الٰہی کے امدادی بن جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ مطابق اپنے وعدہ کے اپنے ان متقی بندوں اور محسن بندوں اور دین الٰہی کے امدادی بندوں کی امداد فرمائے گا۔ اور جب وہ امداد فرمائے گا۔ تو کوئی غیر مسلم دشمن ان پر غالب نہ ہو سکے گا۔ بلکہ یہ اپنے غیر مسلم دشمنوں پر غالب رہیں گے۔ جیسا کہ خداوند عالم کا وعدہ ہے۔ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ۔

(ترجمہ) اگر خداوند عالم تمہاری امداد فرمائے تو کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے گا۔

(عبد الخالق مظفر گڑھی)

جمعیۃ الطلبا مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

کا تیرھواں ہفتہ وار اجلاس

جمعیۃ الطلبا مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا ہفتہ وار تیرھواں عظیم الشان اجلاس ۲۳ رجولائی ۱۹۶۴ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد نور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام نے بڑے زور شور اور ذوق شوق کے ساتھ تقریریں فرمائیں۔

سب سے پہلے حضرت مولانا حافظ عبد المتین خان زاہد نے خطاب فرمایا۔ حضرت موصوف نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کی اسمبلی میں حضرت مفتی محمود صاحب نے جو ترمیم پیش کی تھی۔ کہ مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ نظام اسلام پارٹی اور مودودیوں نے اس کی مخالفت کر کے اسلام سے غداری کی ہے۔ اور پھر یہ اپنی کفر نوازی چھپانے کے لئے حضرت مفتی صاحب کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈا کر کے اپنا خبث باطن ظاہر کر رہے ہیں

اس کے بعد حضرت مولانا حافظ عبد الباسط صاحب کیمبلپوری نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سورۂ احزاب کی چند آیتیں پڑھیں اور تشریح فرمائی۔

اس کے بعد حافظ شیر محمد صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے نماز کے متعلق خوب تشریح فرمائی۔ پھر حضرت مولانا سید علی اکبر صاحب سواتی نے خطاب فرمایا۔ پھر حضرت مولانا محمد یوسف ہزاروی نے تقریر فرمائی۔ اور پھر حضرت مولانا غلام نبی صاحب کشمیری نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کیمبلپوری نے فرمایا۔ کہ اس وقت فتنوں کا دور دورہ ہے۔ اور ہر ایک کوشش کر رہا ہے۔ کہ علمائے حق کو مٹا دیں

اس کے بعد بندہ خادم الطلبا عبد الحق کشمیری نے اپنے موضوع اسلامی رواداری کے متعلق ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبد الرشید صاحب آزاد کشمیری نے تقریر فرمائی۔

مولانا علی احمد صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں جو مصائب پیش آئے۔ اُن کو اگر کتابی شکل دی جائے تو قیامت تک پورے نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد مولانا محمد انور صاحب نے فرمایا کہ خداوند کریم نے والدین کے حقوق کو اپنے حقوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب کشمیری اور حافظ خلیل الرحمٰن صاحب جاج نے تقاریر فرمائیں

اس کے بعد حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب ہزاروی نے تنگی وقت کی بنا پر صرف خطبہ پر ہی اکتفا کیا اور گذشتہ اجلاس کی رپورٹ سنائی۔

آخر میں صدر جمعیۃ الطلبا مدرسہ نصرۃ العلوم نے نہایت ہی پرسکون انداز میں سامعین کو خطاب فرمایا۔ حضرت موصوف نے حقیقت موت پر تبصرہ فرمایا۔ آخر میں حضرت موصوف نے دعا فرمائی۔ اور ٹھیک ایک بجے اجلاس پرامن طریقہ سے برخاست ہوا۔ (عبد الحق کشمیری سیکرٹری و ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ الطلبا مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۴ اگست ۱۹۶۴ء

عالم اسلام کا اتحاد

حال ہی میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی مساعی سے پاکستان، ایران اور ترکی کا جو قریبی اتحاد عمل میں آیا ہے۔ وہ یقیناً ایک تاریخی واقعہ بن سکتا ہے۔ عالم اسلام کا اتحاد مسلمانان عالم کی بڑی ہی دیرینہ اور مقدس آرزو ہے یہ محض ایک جذباتی تمنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی دینی وحدت و حقیقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ جس کے پورا کئے جانے کی راہ ہموار کرنا مسلمان سربراہان ملت و مملکت کے اولین فرائض میں شامل ہے۔

آج بھی دنیا میں تنہا مسلمان ملت ہی ایک ایسی ملت ہے۔ کہ اگر اس کی تفریق و تقسیم کی وہ حدیں جو دشمنان اسلام کی قائم کردہ ہیں۔ ختم کر دی جائیں۔ تو اس کے ایک وحدت میں مدغم ہو جانے کی راہ میں کوئی رکاوٹ بھی پیش نہیں آسکتی۔ اسلامی تہذیب و تمدن مسلمان اقوام میں اس طرح رچ بس گیا ہے۔ کہ وہ خواہ کسی غیر مسلم اکثریت کے درمیان رہ رہے ہوں۔ خواہ الحاد و دہریت کے ماحول میں جی رہے ہوں۔ خواہ اسلامی اخلاق سے ہماری زندگی بسر کر رہے ہوں۔ لیکن ان کا مسلمان ہونا دبا اور چھپا نہیں رہ پاتا۔ دین کی بنیاد پر ان کے درمیان جو معاشرتی رابطہ قائم ہیں۔ وہ ہزار فساد انگیزیوں کے باوجود مٹنے نہیں پاتے اس لئے ان کا ایک ملی وحدت میں تشکیل پا جانا کوئی امر محال نہیں ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ان مصنوعی حدبندیوں اور تفریقوں کو ختم کر دیا جائے۔ جو سیاسی مصالح کی خاطر ان کے درمیان انگریز نے قائم کر دی تھیں جس کے بارے میں اقبالؒ نے نہایت ہی دردناک و حسرتناک لہجے میں کہا تھا کہ ؎

حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

مسلمانوں کو باہم دگر اپنے علاقوں میں جانے آنے کی سفری سہولتیں حاصل ہوں۔ ان کے درمیان آزادانہ تجارت کے راستے کھلے ہوں۔ وہ باہم معاشرتی رابطہ قائم کر سکتے ہوں ان کے مذہبی اجتماعات و تقاریب باہمی اشتراک سے عمل میں آنے لگیں۔ ان کے درمیان مواخات کے جذبات کو ترقی دی جائے تو نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں کایا پلٹ سکتی ہے۔ اور نیل کے ساحل سے تا بہ حدِ کاشغر مسلمان ایک ہو سکتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ضروریات وقت کے مطابق جو بھی معاہدات و شرائط باہم طے پائیں۔ لیکن بنیادی بات جس پر یہ اشتراک و ربط مستحکم طور پر استوار ہو سکتا ہے۔ وہ اللہ کی کتاب اور رسولِ خاتمؐ کی سنت ہے۔ ایسے تمام امور میں اس کو مشعلِ راہ اور سنگِ بنیاد بنایا جائے۔ اس کے ذریعہ ہی دیرپا اور نہ ٹوٹ سکنے والا اتحاد حاصل کیا جا سکتا ہے کتاب و سنت پر مبنی دستوری رشتہ پورے عالم اسلام میں بآسانی پھیلایا جا سکتا ہے۔ عجم و عرب کی تفریق اس کے ذریعہ ہی مٹائی جا سکتی ہے۔ اور قومیت و وطنیت کے مہلک اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ (ک)

انتخابات کی تیاری

ملک میں انتخابات کی گرم بازاری شروع ہو چکی ہے اس کے لئے زور و شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس موقعہ پر ہر قسم کے عناصر ہمدرد و خلائق بن کر نمودار ہو رہے ہیں۔ دین، وطن، ملت، انسانیت، خدمت کے نعرے ہر زبان پر جاری ہیں۔ ہر امیدوار فرد و گروہ اپنے کو سب سے زیادہ معصوم، سب سے زیادہ اہل اور سب سے لائق و فائق بنا کر پیش کر رہا ہے اور پیش کرے گا۔ یہ انتخابات ملک و ملت کے لئے بڑی ہی سخت آزمائش کا مرحلہ ہے۔ اول دن سے ہماری ملی، دینی اور سیاسی زندگی جن خطرات کی آماجگاہ بنی رہی ہے۔ جن دشوار گذار گھاٹیوں سے ہمیں اپنی گذشتہ ۱۷ سالہ قومی زندگی میں گذرنا پڑا ہے۔ اور مسلسل ایک نہایت ہی نازک عبوری دور ہم پر مسلط رہا ہے۔ اس سے کلیتہً نجات کا موقعہ ان انتخابات کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس آنے والے انتخابات کے نتائج ہی یہ متعین کریں گے کہ اس ملک میں اسلام کی حکومت ہوگی یا لادینیت کی؟ یہاں اسلامی تہذیب پھلے پھولے گی یا فرنگی معاشرت؟ یہاں اقتصادی و معاشی استحصال کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یا عوامی بہبود اور خوشحالی کا دور بھی آئے گا؟ یہاں کے وسائل و ذرائع ایک خاص طبقہ کے ہاتھ میں ہوں گے یا عوام کے ہاتھ میں؟ یہاں کا نظم و نسق خرابیوں اور ناانصافیوں سے پاک ہو سکے گا یا نہیں؟ یہاں ایک بہتر اسلامی معاشرے کے قیام کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

بنیادی جمہوریتوں میں منتخب ہونے والے افراد کی دیانت، دینداری، دانشمندی، دردمندی اور دلیری پر ہی یہ موقوف ہے۔ کہ آئندہ کا نظام امانت و خدمت کی بنیاد پر قائم ہو۔ اور یہ عوام رائے دہندگان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا ووٹ ایسے امیدوار کے حق میں استعمال کرتے ہیں یا نہیں؟ وقت اب اس فیصلے کا انتظار کر رہا ہے۔ قدرت بار بار مہلت نہیں دیا کرتی ہے۔ آج کا عمل آپ کے کل کی تشکیل کریگا۔ اچھے اور برے کا انتخاب آج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کل اگر آپ اپنی غلطی پر پچھتائیں گے تو اس سے کوئی تلافی نہیں ہو سکے گی۔ اور مستقبل کی خرابیوں و بے دینیوں کی تمام ذمہ داری آپ کی ہوگی۔ اس لئے آج سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کیجئے۔ (ک)

قومی اسمبلی کا اجلاس

قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے۔ یہ اجلاس بھی سابقہ اجلاس کی طرح امید ہے کہ ہنگامہ خیز ہوگا۔ حکومت کی طرف سے انتخابات وغیرہ سے متعلق بعض بل منظوری کے لئے پیش کئے گئے۔ اور حزب اختلاف کے سابقہ رویہ کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ ان بلوں کے حسن و قبح سے قطع نظر وہ مخالفت برائے مخالفت کے اصول کے مطابق اپنی مخالفت جاری رکھے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال کسی طرح بھی خوش آیند اور تعمیری نہیں کہی جا سکتی ہے۔ یہ سراسر ملک کے لئے سخت نقصان دہ رویہ ہے۔ بے شک اگر حکومت کی غلطی کا ارتکاب کرتی ہے۔ کسی دھاندلی اور من مانی کارروائی پر اصرار کرتی تو اس کا سختی سے احتساب کیا جانا چاہیئے۔ اور اس کے ایسے منصوبوں کو یکسر رد کر دینا چاہیئے۔ یا وہ کوئی صریح غیر اسلامی اقدام کرتی ہے۔ تو اس کی بھی قطعی حمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک ملک کی دستوری اور سیاسی زندگی و مسائل کا تعلق ہے۔ اس باب میں محض اختلاف کے جذبہ سے بلند ہو کر خالص دین و ملت کے مفادات کے نقطہ نگاہ سے ایسے معاملات پر نظر ڈالنی چاہیئے اور صحیح فیصلہ دینا چاہیئے۔ خواہ وہ اپنے حزبی مفادات کے خلاف ہی ہو۔

اس سے قبل قومی اسمبلی میں دو بار ترمیمی بل سامنے آئے ہیں۔ اور دونوں مرتبہ حزب اختلاف کا رویہ دین و ملت کے مفاد کے مطابق نہیں رہا۔ پہلی بار جب بنیادی حقوق کا بل سامنے آیا۔ تو اس کی مذہبی آزادی کے حق کی دفعہ میں اسلام سے مرتد ہو جانے کی کھلی چھٹی کا جواز بھی نکلتا ہے۔ اس رخنہ کے بند کئے بغیر اس بل کی منظوری اسلامی مفادات کے خلاف تھی۔ لیکن حزب اختلاف نے بشمول اسلامی محاذ کے مفتی محمود صاحب کے اس بل کے حق میں ووٹ دیا اسی طرح دوسرے مرحلہ پر ایک ایسی ترمیم کی مخالفت میں کمربستہ ہوئے۔ جو اگر منظور نہ ہوتی۔ تو دستور میں ایک بہت بڑا خلا اور خطرہ باقی رہ جاتا۔ ممکن تھا۔ کہ کسی موقعہ پر ایک غیر مسلم اسپیکر صدر مطلق بن کر ملک کے سیاہ و سپید کا مالک بن جاتا۔ یا ایک نااہل صدارتی امیدوار اپنے مدمقابل اہل امیدوار کو کسی طرح راستہ سے ہٹا کر بلا مقابلہ پوری مملکت کا صدر بن جاتا۔ دوسری ترمیم سے یہ رخنے اور شگاف بند ہو جاتے تھے۔ لیکن حزب اختلاف بشمول اسلامی محاذ نے ان خطرات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنا اختلاف جاری رکھا۔ اور اسے دو چند بنا ڈالا۔ اور اس موقعہ پر بھی مفتی محمود صاحب نے ہی حزب اختلاف اور اسلامی جمہوری محاذ میں رہتے ہوئے بکمال جرأت اس مفید ترمیم کے حق میں اپنا ووٹ دیا۔ آئندہ اجلاس میں بھی اس قسم کے مواقع پیش آنے والے ہیں۔ ہم بڑی ہی دل سوزی کے ساتھ حزب اختلاف سے گذارش کریں گے۔ کہ وہ ملک و ملت اور د

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

Scanned with CamScanner

بقیہ:۔ اداریہ

مذہب کے اعلیٰ مفادات کو پیش نظر رکھ کر اپنی پالیسیاں مرتب کرے۔ محض اختلاف برائے اختلاف کے رویہ پر گامزن نہ ہوا اس سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس طرح سیاسی انتشار میں اضافہ ہی ہوتا رہیگا

مخالف جماعتوں کا اتحاد

ڈھاکہ میں مخالف جماعتوں کے رہنماؤں کا جو حالیہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں انہوں نے جو نونکاتی پروگرام تجویز کیا ہے۔ وہ اخبارات میں شائع ہوگیا ہے۔ اور اس کی تفصیلات سے ایک حد تک عوام واقف ہو چکے ہیں۔

مخالف جماعتوں کے اس اتحاد کی واقعی کوئی اہمیت ہے۔ اور ملک میں اسے کوئی حقیقی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس پر کچھ لکھنا بے سود ہے۔ ہر صاحب نظر کو اس حقیقت کا اچھا خاصہ علم ہے۔ یہاں صرف یہ بات توجہ میں لانی ہے کہ اس نونکاتی مشترکہ پروگرام میں جو نکات شامل ہیں۔ ان کا وطن وملت کے مفادات سے کیا تعلق ہے۔

ان نکات میں صدارتی نظام کے بجائے پارلیمانی نظام کی تبدیلی اور صوبوں کے لئے مکمل خودمختاری کا حصول کے نکتے قابل غور ہیں۔ کہ ان سے ان نکتہ نوازوں کی مراد آخر کیا ہے؟ وہ صدارتی نظام کو پارلیمانی نظام میں کیوں تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور صوبوں کے لئے مکمل خودمختاری سے ان کا کیا مقصد ہے؟ کیا اس نکتہ میں سابق صوبوں کی بحالی کی آرزو بھی پوشیدہ ہے؟ درحقیقت یہ نکات کسی بھی تعمیری رجحانات کی نشان دہی نہیں کرتے۔ بلکہ سراسر ایک متوازی نقطۂ نگاہ کے حامل ہیں۔ جس سے سیاسی انتشار کا دروازہ کھل جانے کا اندیشہ ہے دیانتدارانہ راہ تو یہ تھی کہ اگر یہ حضرات موجودہ دستور و نظام سے متفق نہیں ہیں تو کلیتہً اس سے لاتعلقی اختیار کرنے کا اعلان کرتے اور اس کی عطا کردہ مراعات سے فائدہ نہ اٹھاتے اس کے بعد پھر رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرتے۔ لیکن ایک کشتی میں سوار ہو کر اس میں ہی چھید کرنے کی کوشش اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبنے کے مترادف ہے۔ ملک کے لئے تعمیری اور راستی کی راہ یہی ہے کہ بتدریج ترقی و تعمیر کا راستہ ہموار کیا جائے۔ اور ایک پرامن و مفاہمت پسندانہ ماحول میں یہاں کا سیاسی ارتقاء جاری رہے۔ لیکن کشمکش برپا کرکے اپنے مفید مطلب تبدیلیوں کے حصول کی کوشش ملک کے حق میں سخت مضرت کا باعث ثابت ہوگی۔ کشمکش اقتدار سے بلند و بالا رہ کر ہی ملک کی صحیح سیاسی خدمت انجام دی جاسکتی ہے طے شدہ سوالات کو از سر نو اٹھانا ملک کو نئے سرے سے افراتفری میں مبتلا کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

اس سلسلہ میں ایک بات اور قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ ان نونکات میں معمولی سے ذکر کے سوا اسلام کو کوئی حیثیت دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کہ آیا اس ملک کی تبدیلیوں میں اسلام کا بھی کوئی تعلق واسطہ ہے یا نہیں اور لطف یہ ہے کہ اس اتحاد میں ملک کی وہ سابق جماعت بھی شامل ہے۔ جس کا آوازۂ اسلام چہار دانگ عالم میں بزعم خویش گونجتا رہا ہے اور جسے اس دور میں تنہا اسلام کا داعی ہونے کا ادعا بھی ہے۔ اس جماعت کے معزز نمائندوں نے بھی اس نونکاتی پروگرام پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس کو قطعی ضروری نہیں سمجھا۔ کہ صرف ایک ہی نکتہ کے طور پر ان نکات میں اسلام کی بالادستی کا بھی ذکر آ جاتا۔ جی ہاں یہ وہی جماعت ہے جس نے فرنگی اقتدار کے دور میں حریت طلبوں کا ساتھ دینے سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ ان کے پروگرام میں اسلام سرفہرست نہیں ہے۔ لیکن آج وہ اس نونکاتی پروگرام میں زیر فہرست بھی اسلام کی بالادستی کا نام لینے کی روادار نہیں ہوئی

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

زبانی اور تحریری تعلیوں کو جب عملی حقائق سے سابقہ پڑتا ہے۔ تو ان کی قلعی اور واقعیت یوں کھل جاتی ہے۔

نہیں معلوم وہ بند آنکھیں کب کھلیں گی جن پر خوش فہمیوں کے گہرے پردے ہنوز پڑے ہوئے ہیں۔ (ک)

جمعیۃ علماء ڈلیوالہ تحصیل بھکر کا انتخاب

امیر	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
نائب امیر	میاں عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ	حکیم میاں شیخ احمد صاحب
ناظم	میاں گل حسین صاحب
خازن	حافظ غلام حسن صاحب

جمعیۃ علماء پاکستان کا موقف

امین آباد میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

امین آباد (نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی نے اعلان کیا کہ میری جماعت کا مقصد اعلیٰ صرف یہ ہے کہ ملک میں ایسے قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔ آپ نے کہا۔ کہ دوسری جماعتیں اقتدار کی جنگ لڑتی ہیں۔ لیکن جمعیۃ علماء پاکستان یہ چاہتی ہے۔ کہ پاکستان امیر اور غریب کے لئے حصول عدل و انصاف کی ایک عدالت ہو۔ قوم میں یک جہتی پیدا کی جائے۔ رشوت ستانی دور کی جائے۔ نماز لازمی قرار دی جائے دفتروں میں انگریزی کی بجائے اردو زبان کو رائج کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملک کا اخلاق بلند کیا جائے۔

مولانا نے کہا۔ کہ ہمیں غیروں پر ہرگز بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ اور رسول صلعم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات ان کے سپرد کر دینے چاہئیں۔

آپ نے کہا۔ امریکہ تو یہ چاہتا ہے۔ کہ چین کے خلاف پاک و ہند متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔ لیکن ہماری حکومت اب اس فریب کاریوں میں نہیں آئے گی۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ آئندہ انتخابات میں ایسے نمائندے منتخب کریں۔ جو اسمبلی میں جا کر عوام کی صحیح نمائندگی کر سکیں۔ اور قرآن وسنت کے مطابق قوانین نافذ کرنے پر زور دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں حضرت مولانا پیر طریقت قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) ہفت روزہ دورہ فرمائیں گے۔ ۱۵ر اگست ۶۴ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء کمیٹی گراونڈ بھکر میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب خطاب فرمائیں گے۔

ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
بھکر ضلع میانوالی

مجلس شوریٰ تحصیل ہنگو کا انتخاب

ہنگو۔ ۶ر اگست۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کی ہدایت پر آئندہ انتخابات کے لئے جماعتی کام کو تیزی سے جاری کرنے کی غرض سے تحصیل ہنگو کی مجلس شوریٰ کیلئے جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نے فرمائی مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا:

امیر۔ حضرت مولانا حافظ فخر الاسلام صاحب شناوڑی

نائب امیر۔ مولانا عبدالجبار صاحب ہنگو

ناظم۔ مولانا مولوی محمد رفیق صاحب

خزانچی۔ صوبیدار نوبران گل صاحب

ایک وفد مقرر کیا گیا۔ جو کہ ۱۶ر اگست سے بعد تحصیل بھر کے مواضعات کا دورہ کریگا جس میں جماعتی تنظیم کے لئے جلسے منعقد کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد بھی اس دورہ میں شمولیت فرمائیں گے۔ تنظیم کا کام زور وشور سے شروع کر دیا گیا ہے

(محمد رفیق ناظم جمعیۃ علماء تحصیل ہنگو)

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی صاحبزادی کی وفات

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی دختر نیک اختر کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ مورخہ ۲۹؍۷؍۶۴ کو واصل بحق ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے جنازے میں مقامی لوگوں کے علاوہ جمعیۃ کے اکثر ارکان شامل تھے۔

ٹنڈو الہ یار میں آٹھ عیسائیوں کا قبول اسلام

مورخہ ۲۷ر جولائی بعد نماز مغرب ۸ بجے حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی استاذ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار کے دست پر آٹھ عیسائی اپنے مذہب سے توبہ کرکے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مندرجہ ذیل اسلامی نام رکھے گئے! عبداللہ۔ عبدالرحمان۔ زینب۔ فاطمہ۔ حبیبہ محمد صفدر۔ محمد بشیر۔ محمد احمد۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ٹنڈو الہ یار)

تجلیاتِ مجدد الف ثانیؒ

مکتوبات کے آئینے میں!

ترجمہ —— از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

مکتوب (۴۰) خواجہ حسام الدین احمد دہلویؒ کے نام

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ احوال و اوضاع اس طرف کے فقراء کے مستوجب حمد ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی سلامتی و عافیت مطلوب ہے۔ صحیفہ شریفہ جو ازروئے شفقت و مہربانی اس فقیر کے نام تحریر فرمایا تھا اس کے مطالعے سے مشرف ہوا۔ آپ نے اس میں اس بات کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ کہ حرمین شریفین (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک مقام میں اپنے متعلقین سمیت متوطن و اقامت پذیر ہو جائیں اور وہاں ہی مدفون ہوں۔ مخدوما و مکرما! متعلقین کا جانا نظر (نظر کشفی) میں نہیں آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ منع مفہوم ہو۔ اگر آپ تنہا جائیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اور امید ہے کہ سلامتی کے ساتھ پہنچیں گے۔ والامر الی اللہ سبحانہ۔

مکتوب (۴۱) ایک نیک خاتون کے نام (عورتوں کو ضروری نصیحتیں)

قال اللہ تبارکَ وتعالیٰ۔ یا ایہا النبی اذا جاءکَ المومنات یبایعنکَ علیٰ ان لا یشرکن باللہِ شیئًا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتانٍ یفترینہ بین ایدیھنّ وارجلھن ولا یعصینکَ فی معروفٍ فبایعھن واستغفر لھنّ اللہ اِن اللہَ غفورٌ رحیمٌ۔

(اے پیغمبرؐ جب کہ ایمان والی عورتیں آپ کے پاس بیعت ہونے کی غرض سے اس شرط پر آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی۔ زناء نہ کریں گی۔ اپنی اولاد کو (بموافق رواج جاہلیت) قتل نہ کرینگی ایسا بہتان نہ لائیں گی۔ جس کو انہوں نے اپنی طرف سے گڑھا ہو۔ اور وہ آپ کی کسی کار نیک میں نافرمانی نہ کرینگی تو آپ اُن کو بیعت کر لیجئے۔ اور ان کے لئے اللہ سے طلب مغفرت کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے)

یہ آیۃ کریمہ فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہو گئے تو آپ نے عورتوں کو بیعت کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو بیعت کرنا قول کے ذریعہ تھا۔ آپ کا دستِ مبارک ہرگز بیعت ہونے والی عورتوں کے ہاتھوں تک نہیں پہنچا۔ چونکہ عورتوں میں نقص اخلاق بمقابلہ مردوں کے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کو بُرے اخلاق سے منع فرمایا ہے (عورتوں سے بیعت کی) پہلی شرط یہ ہے کہ کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ بنایا جائے۔ وجوبِ وجود میں بھی اور استحقاقِ عبادت میں بھی۔ جس شخص کے اعمال دکھاوے اور سناوے کی آمیزش سے صاف اور غیر خدا سے طلب اجر کے گمان سے۔ اگرچہ قولاً ہی کیوں نہ ہو پاک نہ ہوں گے۔ وہ شخص دائرہ شرک سے باہر اور توحید پرست نیز اخلاص والا نہ ہوگا۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شرکِ اصغر سے پرہیز کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضور شرکِ اصغر کیا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ریاکاری شرک اصغر ہے۔ مراسم شرک اور ایام کفر کی تعظیم کو بھی شرک میں بڑا دخل حاصل ہے۔ اور دو مذہبوں کی تصدیق کرنے والا بھی اہل شرک ہی سے ہے۔ نیز احکامِ اسلام اور احکامِ کفر پر مشترکہ عمل کرنے والا بھی مشرک ہی ہے۔ کفر سے بیزاری شرط اسلام ہے۔ اور آلودگیٔ شرک سے نفرت شرط توحید ہے۔ بیماریوں کے دور کرنے کے لئے بتوں اور شیطانوں سے مدد طلب کرنا، جیسا کہ جاہل مسلمانوں میں رائج ہو گیا ہے عین شرک و ضلالت ہے۔ ناکارہ سنگہائے تراشیدہ سے طلب حاجات کرنا عین کفر اور واجب الوجود کا انکار ہے اللہ تعالیٰ بعض گمراہوں کے حال کی شکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یُریدُونَ ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد اُمِروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یُضلّھم ضلالاً بعیدًا

(وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مقدمات طاغوت (غیراللہ) کے پاس لے جائیں۔ حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن کے معتقد نہ ہوں۔ اور شیطان چاہتا ہی یہ ہے کہ اُن کو بہت زیادہ گمراہ کر دے)

بہت سی (مسلمان) عورتیں اپنی انتہائی جہالت کی بنا پر ایسی چیزوں سے مدد طلب کرتی ہیں۔ جن سے منع کیا گیا ہے۔ اور بلا و مصیبت کا دفعیہ اُن اسماء سے کرتی ہیں۔ جن کا کوئی مسمّٰی نہیں۔ نیز وہ مراسم شرک و اہل شرک میں گرفتار ہیں۔ عورتوں سے یہ بات۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد خاص طور پر چیچک کا مرض جس کو سیتلہ بھی کہتے ہیں۔ عارض ہونے پر۔ ظاہر و محسوس ہوتی ہے۔ بہت کم عورتیں ہوں گی۔ جو اس شرک کی باریکیوں سے خالی ہوں اور چیچک کے رسوم میں سے کسی نہ کسی رسم کا ارتکاب نہ کرتی ہوں۔ بس اللہ ہی جس کو محفوظ رکھے وہ ہی بچتی ہوگی۔ غیر مسلموں کے معظم ایام کی تعظیم کرنا اور اُن کے مشہور رسوم بجا لانا بھی مستلزم شرک اور مستوجب کفر ہے۔ چنانچہ ایام دِوالی میں جاہل مسلمان خصوصاً اُن کی عورتیں غیر مسلموں کے رسوم ادا کرتے ہیں۔ اور ان دنوں میں عید کی سی خوشی مناتے ہیں۔ اور اہل شرک کی طرح اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو ہدایا روانہ کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں اپنے برتنوں کو کفار رنگین کرتے ہیں۔ اور اُن کو سرخ چاولوں سے بھر کر بھیجتے ہیں۔ اور اس زمانے کو قابل اعتبار و توجہ سمجھتے ہیں یہ باتیں شرک کی اور دین اسلام سے انکار کی ہیں — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا یُؤمِنُ اَکثَرُھُم بِاللہِ اِلَّا وَھُم مُشرِکُونَ۔

(ان میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ وہ بغیر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کئے ہوئے خالص طریقے پر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہیں)

حیوانات کو جو نذر مشائخ کرتے ہیں۔ اور ان بزرگوں کی قبروں کے سرہانے اُن حیوانات کو ذبح کرتے ہیں۔ فقہ کی روایتوں میں اس عمل کو بھی داخل شرک قرار دیا گیا ہے۔ اور اس بارے میں بہت کچھ ممانعت کی گئی ہے نیز اس ذبح کو "ذبائح جن" میں سے شمار کیا ہے۔ جو کہ ممنوعِ شرعی ہے۔ اور شرک کے دائرے میں آتا ہے لہٰذا اس عمل سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس میں بھی آمیزش شرک ہے۔ نذر کی اقسام بہت سی ہیں۔ یہ کیا ضرور ہے کہ کسی حیوان کے ذبح کرنے کی نذر کریں اور عمل ذبح کا ارتکاب کر کے اُس کو "ذبائح جن" کے ساتھ لاحق کر دیں۔ اور جنات کے پجاریوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اور اسی (شرک کے) قبیل سے ہے۔ عورتوں کا روزہ رکھنا پیروں اور بیبیوں (حضرت فاطمہؓ و حضرت مریمؑ وغیرہا) کی نیت سے۔ عورتیں بہت سے پیروں کے نام اپنی طرف سے تراش کر اُن کے نام کا روزہ رکھتی ہیں۔ اور ہر روزے کے افطار کے وقت ایک خاص قسم کا کھانا مخصوص وضع کے ساتھ متعین کرتی ہیں۔ اور اُن روزوں کے لئے تعین ایام بھی کرتی ہیں۔ نیز اپنی حاجات کے پورا ہونے کو اُن روزوں کے ساتھ وابستہ کرتی ہیں۔ ان روزوں کے توسل سے پیروں اور بیبیوں سے اپنی حاجتیں مانگتی ہیں۔ اور حاجت برآری کو ان کی ذات سے جانتی اور سمجھتی ہیں۔ یہ بات عبادت کے اندر شرک ہے اور عبادتِ غیر اللہ کے ذریعے غیر اللہ سے اپنی حاجات کو طلب کرنا ہے۔ اس فعل کی خرابی کو بھی خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ درآنحالیکہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلصَّومُ لِی وَاَنَا اَجزِی بِہٖ یعنی روزہ میرے ہی لئے مخصوص ہے۔ میرے غیر کی اس عبادت میں کوئی شرکت نہیں۔ میں ہی اس روزے کی جزا دوں گا۔ اگرچہ کسی عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا جائز نہیں۔ مگر روزے کی تخصیص اُس کے اہتمام شان کی وجہ سے ہے۔ اور مقصود تاکید کے ساتھ اس عبادت میں شرکت کی نفی کرنا ہے۔ اور یہ محض بہانہ بازی ہے۔ جو بعض عورتیں اس قسم کے

(باقی صفحہ ۶ پر)

شرکیہ روزوں کی خرابی ظاہر کرنے کے وقت کہا کرتی ہیں کہ ہم تو ان روزوں کو اللہ تعالیٰ کے واسطے رکھتے ہیں۔ اور ان کا ثواب پیروں کو بخشتے ہیں۔ اگر اس بات میں وہ سچی ہیں تو پھر یہ دنوں کا مخصوص و مقرر کرنا کس واسطے ضروری ہوا؟ اور تخصیص طعام اور افطار میں مختلف قسم کی غلط اور خراب رسموں اور وضعوں کا تعین کس لئے ہے؟ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ افطار کے وقت ارتکاب محرمات کرتی ہیں۔ اور فعل حرام کے ذریعے افطار کرتی ہیں۔ یعنی بلا ضرورت (ڈھکے کے طور پر) سوال و گدائی کرکے اس سے افطار کرتی ہیں۔ اور اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کو اس حرام فعل یعنی بھیک کے ساتھ مخصوص سمجھتی ہیں۔ یہ خود عین ضلالت اور شیطان لعین کا فریب ہے۔ بس اللہ ہی محفوظ رکھنے والا ہے۔

دوسری شرط جو بیعت نساء کے وقت درمیان میں لائی گئی ہے۔ وہ چوری سے باز رہنا ہے۔ چوری کبیرہ گناہ میں سے ہے۔ اور چونکہ یہ خصلت بد اکثر عورتوں میں (کسی نہ کسی صورت میں) پائی جاتی ہے اور کم عورتیں ہونگی جو اس بری عادت کی باریکیوں سے خالی ہوں۔ اس لئے اس ذمیمہ سے نہی بھی اُن کی بیعت کے لئے ضروری ہوئی۔ وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کے مالوں میں بغیر اُن کی اجازت کے تصرف بیجا کرتی ہیں۔ اور بے تحاشا خرچ کرتی ہیں سارقوں ہی میں داخل اور سرقے کے گناہ کا ارتکاب کرنے والی ہوتی ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بات عورتوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ یعنی خیانت کا مرض ان کے عام افراد میں موجود ہے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہو۔ کاش وہ اس بات کو گناہ شمار کریں۔ اور بُرا سمجھیں۔ جب عورتوں کے اندر اپنے شوہروں کے اموال کو بار بار (ناجائز طریقے پر) لینے کی وجہ سے ملکۂ خیانت پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اموال غیر میں تصرف کرنے کی قباحت اُن کی نظر سے زائل ہو جاتی ہے۔ تو پھر بعید نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنے شوہروں کے علاوہ دوسروں کے املاک میں بھی بیجا تصرف کریں۔ اور دوسروں کے مالوں میں بھی خیانت و سرقہ کی مرتکب ہوں — امید ہے کہ میری یہ بات تھوڑے سے تامل کے بعد واضح ہو جائے گی۔ پس ثابت ہو گیا کہ سرقے سے منع کرنا عورتوں کے حق میں امور ضروریہ اسلام میں ضروری ترین امر ہے۔ (اسی ضمن میں یہ بھی لکھتا ہوں کہ) ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے دریافت فرمایا۔ جانتے ہو سب چوروں سے زیادہ چور کون ہے؟ یعنی بدترین چور کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم کو معلوم نہیں۔ آپ ارشاد فرما دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے بدتر چور وہ ہے۔ جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ اور ارکان نماز تمام و کمال ادا نہیں کرتا (لہٰذا) اس سرقے سے بھی پرہیز ضروری ہوا تاکہ بدترین چوروں میں شمار نہ ہو۔ حضور دل کے ساتھ نیت نماز کرلی چاہیئے۔ اس لئے کہ بغیر حصول نیت کے عمل صحیح نہیں ہوتا ہے۔ قرآن کو درست پڑھنا چاہیئے۔ رکوع و سجود کو اطمینان کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔ قومہ و جلسہ کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ یعنی رکوع کے بعد ٹھیک طریقے پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور ایک تسبیح کی بقدر کھڑے ہونے میں دیر کرنی چاہیئے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بھی صحیح طریقے پر بیٹھنا چاہیئے۔ اور ایک تسبیح کی بقدر بیٹھنے میں بھی توقف کرنا چاہیئے۔ تاکہ قومہ و جلسہ میں اطمینان میسر ہو۔ جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ اپنے آپ کو "قطار سارقان" میں داخل کرتا ہے۔ اور خود کو محل وعید بناتا ہے

تیسری شرط جو بیعت نساء کے سلسلے میں نص قرآن سے ثابت ہے۔ زنا سے نہی ہے۔ اس شرط کی تخصیص بیعت نساء کے ساتھ اس بنا پر ہے کہ زنا کا حصول زیادہ تر عورتوں کی رضامندی حاصل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور عورتیں اپنے نفسوں کو مردوں پر پیش کرتی ہیں۔ پس اس عمل میں سابق تر ہوتی ہیں۔ اور ان کی رضامندی اس عمل زناء کے حاصل ہونے میں معتبر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس عمل سے نہی عورتوں کے حق میں مؤکد ہوگی۔ اور مرد اس عمل میں عورتوں کے تابع ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت حق سبحانہٗ نے اپنی کتاب مجید میں زانیہ عورت کو زانی مرد سے مقدم رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے:-

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔

((بے شادی شدہ) زانیہ عورت اور (بے شادی شدہ) زانی مرد ان دونوں کے سو سو کوڑے مارو۔)

یہ زناء کی خصلت بد، دنیا و آخرت دونوں جگہ نقصان پہنچانے والا ہے۔ اور تمام مذاہب میں اس کو برا سمجھا گیا ہے۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! زنا سے پرہیز کرو۔ اس لئے کہ اس میں چھ بری صفتیں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ وہ تین جو دنیا میں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ زانی (کے چہرے) سے رونق اور نورانیت زائل ہو جاتی ہے۔ دوسری یہ ہے کہ زنا مفلسی کا سبب ہے۔ اور تیسری یہ کہ زنا عمر کو گھٹاتا ہے۔ اور وہ تین باتیں جو زانیوں کے لئے آخرت میں پیش آنے والی ہیں۔ اُن سے ایک خدا کا غضب ہے۔ دوسری حساب آخرت کی خرابی ہے تیسری عذاب نار ہے۔"

یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ حدیث نبویؐ میں آیا ہے۔ "نظروں کا زنا نامحرم عورتوں کی طرف نظر کرنا ہے۔ اور ہاتھوں کا زنا نامحرموں کا ہاتھ پکڑنا ہے۔ اور پاؤں کا زنا نامحرم کی طرف چلنا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ —

(آپ مومنین سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ تر اور مفید تر ہے)

اور (عورتوں کے متعلق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(اے رسول آپ ایمان والی عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں)

جاننا چاہیئے۔ کہ دل آنکھ کے تابع ہے۔ تاوقتیکہ آنکھ محرمات سے بند نہیں رکھی جائے گی دل کی محافظت مشکل ہے۔ جب آنکھ گرفتار ہوتی ہے دل کی محافظت دشوار ہو جاتی ہے۔ اور جب دل گرفتار ہوتا ہے شرمگاہ کی محافظت سخت دشوار ہو جاتی ہے۔ پس آنکھ کا محرمات سے بند رکھنا ضروری ہوا تاکہ محافظت شرمگاہ میسر آجائے اور خسارت دینی و دنیوی تک بات نہ پہنچے۔ قرآن مجید میں عورتوں کو اس بات سے منع فرمایا گیا ہے کہ وہ بیگانہ مردوں سے کلام نرم و ملائم، بدکار عورتوں کی طرح کریں اس طرح کہ وہ بدکار مردوں کو وہم بد میں مبتلا کر دیں۔ اور ان کے دل میں بُری طمع حاصل ہو جائے۔ بلکہ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مردوں سے (بوقت ضرورت) ایسے قول معروف و حسن کے ساتھ بولیں۔ جس سے مردوں کو وہم طمع نہ پیدا ہو — نیز قرآن مجید میں اس کی نہی آئی ہے کہ عورتیں اپنی زینت اور حسن کا مظاہرہ مردوں کے سامنے کریں ... اور مردوں کو خواہش میں ڈال دیں — اور قرآن مجید میں اس کی بھی نہی آئی ہے۔ کہ وہ اپنے پاؤں (چلنے کے وقت) اس انداز سے زمین پر ماریں کہ اُن کی زینت پوشیدہ ظاہر ہو جائے۔ مثلاً پازیب اور اس قسم کے زیور حرکت میں آجائیں۔ اور اُن سے آواز نکلنے لگے۔ کیونکہ اس سے بھی مردوں کا میلان عورتوں کی طرف ہو جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو بات فسق و فجور تک پہنچانے والی ہے۔ وہ ممنوع اور بری ہے۔ اس کی احتیاط کی جائے۔ کہ مقدمات و مبادی محرمات کا بھی ارتکاب نہ ہونے پائے۔ تاکہ نفس محرمات سے سلامتی میسر آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کاموں سے بچانے والا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۔

(اور نہیں ہے مجھے توفیق مگر اللہ کے ذریعہ سے اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں) (باقی آئندہ)

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا دور جدید

یہ خبر دینی علمی اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام سے ملحقہ حلقوں میں انتہائی مسرت سے سنی جائے گی کہ ایک طویل صبر آزما دور کے بعد مرکزی دفتر کے لئے سراپا صدق و اخلاص مجسّم جہاد و عمل الحاج قاری نذیر احمد صاحب کی مستقل خدمات حاصل کرلی گئی ہیں۔ موصوف کی آمد کے بعد دفتر میں بنیادی و نمایاں خوش آیند تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ اور بلاشبہ دفتر کا یہ دور جدید احباب کے لئے انتہائی مسرت و اطمینان کا باعث ہو گا۔

(مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹولیاں لاہور)

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

جمعیتہ علماء اسلام بہاولنگر کا اجلاس

دفتر چوک بازار بہاولنگر میں جمعیتہ علماء اسلام کا ایک ہفت روزہ اجلاس ہوا۔ جس میں معززین شہر بہاولنگر نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں جمعیتہ علماء اسلام کی انتخابی مہم کو تیز کرنے کے لیے الیکشن بورڈ تشکیل دیا گیا یہ بورڈ وارڈ وار امیدوار کھڑے کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ جمعیتہ علماء اسلام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں نیک اور مخلص اسلام پسند آدمیوں کو کامیاب کرانے میں مقدور بھر کوشش کریگی۔ اجلاس میں سابق امیر کو جماعتی پالیسی کے خلاف اقدام کرنے کی بنا پر بھرے اجلاس میں عدم اعتماد کا ووٹ دلا کر جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ جس کی جگہ امیر کا انتخاب کیا گیا۔

امیر۔ مولانا عبدالباقی صاحب مفتی عیدگاہ بہاولنگر
نائب امیر۔ جناب حاجی محمد عبداللہ صاحب بزاز
الیکشن بورڈ میں ۱۲ افراد نامزد کئے گئے

(۱) مولانا عبدالباقی صاحب (۲) پیر مصدق حسین صاحب حاجی قمرالدین صاحب۔ حاجی امام الدین صاحب۔ حافظ سلیم الدین صاحب۔ قاری نذیر احمد صاحب۔ حاجی عبداللہ صاحب۔ کمال الدین صاحب زرگر۔ حاجی محمد امیر صاحب میاں علی محمد صاحب۔ مولانا عبداللطیف۔ صابر علی صاحب محمد امین صاحب کریانہ مرچنٹ۔ حاجی محمد الدین صاحب حافظ رفیع الدین صاحب۔

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۴ء دفتر چوک بازار جمعیتہ علماء اسلام بہاولنگر کے ہفت روزہ اجلاس میں ریلوے ملازمین پی، ڈبلیو، آر یونین رحلیٹ دو کے مطالبہ کی زبردست حمایت کی گئی۔ جس میں جمعیتہ علماء اسلام نے ریلوے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی حکومت سے پرزور اپیل کی اجلاس میں کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ مہنگائیوں اور ضروریاتِ زندگی کی وسعت اور ریلوے ملازمین کی کم تنخواہوں کے سبب ملازمین اپنی ضروریاتِ زندگی کے مسائل پورے کرنے اور اپنے بچوں کو آسانی سے تعلیم دینے میں بڑی پریشانی محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان تنگ دست ریلوے ملازمین کی تنخواہوں میں جلد از جلد اضافہ فرما کر غریب ملازمین کو ضروریاتِ زندگی سے مطمئن کیا جائے۔

(قائم الدین ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام بہاولنگر)

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور کی قراردادیں

(۱) جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ انتخابات، آزادانہ اور منصفانہ فضا میں کرائے جائیں۔ کسی قسم کی دھاندلی اور بدعنوانی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

(۲) جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ملک میں کلچر اور ثقافت کے نام پر جو بے حیائی کے پروگرام ملک میں ہو رہے ہیں۔ ان پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ اور اس کے بجائے اخلاقی اقدار کو روشن کرنے کے لئے انتظامات کئے جائیں

(۳) ریڈیو پاکستان سے یہ مجلس مطالبہ کرتی ہے کہ فلمی گانوں کی بجائے مجاہدین اسلام اور خلفاء راشدین کے کارنامے نشر کئے جائیں۔

(۴) جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ایسا لٹریچر جو دل آزار، اسلام کے خلاف اور دینی شعور کے برعکس ہو۔ اس کو ضبط کیا جائے۔ اور ان کے مصنفوں پر مقدمہ چلایا جائے

۵۔ جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ حیدرآباد اور میرپور کے سیلاب زدہ افراد سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ ہم ان کے غم میں شریک ہیں۔ اور اگر یہ سیلاب سازش کے تحت کرایا گیا ہو۔ تو اس کی فوری طور پر تحقیقات کر کے ملزموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ (دبیر محمد شاہ ناظم اعلیٰ خیرپور ڈویژن)

مجلس شوریٰ جمعیتہ علماء اسلام کا اہم اجلاس

حسب الحکم حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ۱۶ اگست اتوار کو صبح ۸ بجے دفتر جمعیتہ علماء اسلام سرحد میں ہوگا۔ اجلاس میں مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلےٰ مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ ۱۶۔ اگست رات کو چوک یادگار میں جلسہ عام بھی ہوگا۔

(صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء سرحد)

ادھی وال مرتضیٰ پور ضلع جھنگ میں جمعیتہ کا انتخاب

جھنگ۔ حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب نے دورہ فرمایا جمعیتہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور فرمایا کہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی سلامتی علماء حق سے منسلک ہونے میں ہے۔ چنانچہ جمعیتہ کا انتخاب فرمایا۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب قادری
ناظم اعلیٰ۔ صوفی خدا بخش صاحب
خازن۔ حافظ عبدالرحیم صاحب

(محمد یٰسین ناظم اعلیٰ جھنگ صدر)

جمعیتہ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجتماع

۹/۱۰ جولائی کی درمیانی رات کو جمعیتہ علماء اسلام کا پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ ملکی اور جماعتی حالات پر تبصرہ ہوا بنیادی جمہوریت کا مقصد سمجھایا گیا۔ اور نیک لوگوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ خود امید دیگر نیک اور اچھے لوگوں کو منتخب کریں۔ کیونکہ بنیادی جمہوریت کا ملک کے مستقبل میں بڑا دخل ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) عائلی قوانین کو آنے والی اسمبلی میں منسوخ کیا جائے۔ یا شریعت کے مطابق ترمیم کی جائے۔

(۲) کھاڑ رستی داخلی کلاچی کے مسمی اللہ داد کے لڑکے مسمی عبدالغفار کے بے گناہ قتل پر اظہار افسوس کیا گیا اور حکام بالا سے التماس کی گئی۔ کہ مقتول کے بے گناہ قتل کی پوری دلسوزی سے تحقیق کی جائے۔ اور مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲۳/۲۴ جولائی کی درمیانی شب کو جمعیتہ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ امیر جمعیتہ نے ملکی اور جماعتی حالات سنائے۔ بعد ازاں نیا عہد کیا گیا۔ کہ چغلخوری سے اجتناب کریں گے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مشاورتی کونسل کے سود کو از قسم مفرد و مرکب حرام قرار دینے کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور حکومت کے اس رویہ اور ہدایت کو کہ اس وقت یہ ناقابل عمل ہے لہٰذا مشاورتی کونسل کو دوبارہ غور کرنے کی ہدایت کو احکام اسلام کی توہین اور پاکستان کے مقصد کے خلاف سمجھتا ہے

(۲) ایک قرارداد میں علامہ خالد محمود صاحب پر ڈیرہ میں دو ماہ تک پابندی پر احتجاج کیا گیا۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۴ء کو ایک عیسائی مسمی عنایت مسیح نے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد انارکلی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس کا نام عنایت مسیح کی بجائے عنایت اللہ رکھا گیا۔ (قاری نذیر احمد ناظم جمعیتہ علماء انارکلی لاہور)

اکابر علمائے کرام کی تصانیف

کتاب	مصنف	قیمت
اصول دعوت اسلام۔	قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	۲/۲۵
اسلام اور معجزات۔	مولانا شبیر احمد عثمانی رح	۱/۵۰
النبی الخاتم	مولانا مناظر احسن گیلانی رح	۲/۰
ہدایۃ الشیعہ	مولانا رشید احمد گنگوہی رح	۱/۱۲
الشہاب الثاقب	مولانا حسین احمد مدنی رح	۱/۷۵
عقائد اسلام	مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح	۲/۵۰
امام اعظم	مولانا شبلی نعمانی رح	۴/۰
مسلمان عورت	مولانا ابوالکلام آزاد رح	۳/۰
مسافر آخرت	حضرت میاں اصغر حسین رح	۰/۱۲
فضائل امت محمدیہ	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رح	۲/۵۰
خطبات مدراس	مولانا سلیمان ندوی رح	۳/۰
پوتے کی میراث	مفتی محمد شفیع صاحب کراچی	۰/۲۵

مکتبہ ندائے حرم ۴۲ حبیب بنک بلڈنگ
اردو بازار — لاہور

Phone No: 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | 14 اگست 1964 5 ربیع الثانی | No. 30

تحفۂ نظم

بخدمت علماء دیوبند

حضرت مدنی حسین احمدؒ دا ابرورشان ودھایا
مومن مسلم لاکھاں کو جسے ہند وچ بیٹھ کے پڑھایا
دشمن لوگ ہزاراں تھے جسے سر تے نال نبھایا
غازی مرد مجاہد بن کر جسے دیوبند درس جھکایا
عارف شاہ ولی اللہؒ اس نے علم دا باغ رہایا
شاہ عبدالعزیزؒ تے عبدالقادرؒ کوں ٹھیک سلجھایا
شاہ اسماعیلؒ نے سیدؒ احمد خون بہا پلوایا
شیخ الہند محمدؐ قاسمؒ مالی بن کر شان دکھلایا
انور شاہؒ عبیداللہؒ اوہیں باغ کوں آبرسایا
باغ حدیث قرآن والے کوں خوش تھیا دیکھ رعایا

(حافظ عبدالستار سکنہ والی ضلع رحیم یار خاں)

فہرست حصہ داران برائے سرگودھا روزنامہ ترجمان اسلام لاہور

نام حصہ دار	تعداد حصص
(۱) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا	۳۰
(۲) 〃 محمد صالح صاحب 〃	۱۰
(۳) قاری جلیل الرحمان صاحب 〃	۵
(۴) عبدالقیوم صاحب 〃	۱۰
(۵) حاجی محمد ابراہیم 〃 〃	۱۰
(۶) عبدالغفور 〃 〃	۴
(۷) حکیم واحد بخش 〃 〃	۵
(۸) خواجہ محمد عمر 〃 〃	۵
(۹) محمد اکرم صاحب 〃	۳
(۱۰) خواجہ لیاقت علی 〃 〃	۲
(۱۱) شبیر احمد صاحب 〃	۱۰
۱۲ عبدالرحمٰن صاحب 〃	۱۰

جمعیۃ طلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا ہفتہ وار اجلاس

اسلام کو یورپ کے آئینے میں دیکھنے والے ملک میں اسلامی قوانین رائج کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ ملک وملت کے حق میں یہ عظیم قربانی جمعیۃ علماء اسلام ہی دے سکتی ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر مصلحاء امت کے خلاف لب کشائی برداشت نہیں کی جائے گی (مولوی محمد وارث صاحب نائب صدر جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور)

مورخہ ۶؍ اگست بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا اجلاس زیر صدارت مولوی عبداللطیف صاحب ہزاروی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقررین طلباء کرام نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریریں کیں

(۱) قاری فخرالدین صاحب ہزاروی تلاوت قرآن پاک (۲) مولوی صبغۃ اللہ صاحب (۳) مولوی محمد سعید صاحب ہزاروی (۴) مولوی عبدالواحد صاحب ہزاروی (۵) مولوی عبدالحلیم صاحب (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول توی ہری پور ہزارہ (۶) مولانا محمد عبداللہ صاحب آزاد (۷) دل محمد صاحب (۸) مولوی عبدالحی صاحب ہزاروی (۹) حافظ ثناء اللہ صاحب (۱۰) مولوی محمد الیاس صاحب (۱۱) مولوی عبداللطیف صاحب صدر جمعیۃ۔

اجلاس کے آخر میں مولوی محمد وارث صاحب (نائب صدر جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور) نے نئے پیش آمدہ مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں۔ جو اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا یہ اجلاس جمعیۃ القراء تحصیل مانسہرہ کی اُن تجاویز کا جو انہوں نے ۲۴؍۷ کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ماتحت رہ کر مدارس کے اجراء، ترقی علم تجوید اور اختلافی مسائل کو ختم کرنے کے بارے میں منظور کیں خیر مقدم کرتا ہے۔ اور انہیں مبارکباد دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اجلاس ضلع ہزارہ کے علماء کرام سے بالخصوص اور عوام الناس سے بالعموم یہ اپیل کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کر کے جمعیۃ کو ملک وملت کی صحیح طور پر خدمت کرنے کا موقع دیں۔

(۲) جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا یہ اجلاس ضلع ہزارہ کے ان حلقوں سے جو جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک ہیں پرزور اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اس پسماندہ ضلع کے گوشے گوشے میں جمعیۃ کے دفاتر قائم کر کے ملک وملت کی خدمت کا شرف حاصل کریں

(سیکرٹری)

منڈی حاصل پور میں سیرت کانفرنس

بروز بدھ ۱۲؍ ربیع الاول کو منڈی حاصل پور کی جامع مسجد میں عظیم الشان سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ افتتاح خطیب شہر قاضی قمر الدین صاحب نے فرمایا۔ جملہ مقامی افسران نے شرکت فرمائی۔ آپ نے پیارے انداز میں سیرت النبیؐ بیان کی۔ عوام و افسران کو اسلامی طرز زندگی اپنانے کی دعوت دی۔ بعد از نماز جامع مسجد میں صاحبزادہ محمود الحسن ڈانگہ و حضرت مولانا سعید احمد صاحب امیر جمعیۃ ہارون آباد نے ولولہ انگیز بیان فرمایا۔ رات کو مولانا احمد سعید کبیر والا نے بیان فرمایا۔ آخر میں قاضی صاحب نے قائدین جمعیۃ پر اسلامی نظامیوں کی یورش کی مذمت کی۔ اور رقت انگیز دعا پر خاتمہ ہوا۔ حاضری پانچ ہزار کے قریب تھی۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
منڈی حاصل پور)

سوکھے بچوں کی دوائی

بچوں کی بیماری سوکھا مسان کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس موذی مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور بچے فربہ ہو جاتے ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے بے خطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس کی قیمت جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ بیس روپیہ

بیت الشفا مکان نمبر ۴۶۵ سکیم سی گلستان کالونی دھرمپورہ۔ لاہور

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور
قیمت
پیسے
جلد ۷ ○ جمعہ ۹ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۹

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کریگی

دینی محاذ کی تجویز —— مجلس شوریٰ کا تاریخی فیصلہ

ملتان۔ ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء کو ملتان کے اسلامی اور تاریخی شہر میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس زیر صدارت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر مرکزی جمعیتہ منعقد ہؤا۔ بعض اکابر جمعیتہ کی رائے تھی، کہ پاکستان کی صدارت کے مسئلہ پہ بحث اس ماہ کے بعد مجلس شوریٰ غور کرے، کہ مخالفین کے پروپیگنڈا اور تازہ حالات کے پیش نظر ذمہ داران جمعیت نے ہنگامی اجلاس ... بلانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ارکان شوریٰ کو تاروں کے ذریعہ دعوت دی گئی۔ حضرت امیر حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی خدمت میں خصوصی طور پر آدمی بھیجا گیا تھا چنانچہ وہ سارا پروگرام چھوڑ کر ملتان پہنچے، اگرچہ اُن کی تشریف آوری ذرا دیر سے ہوئی۔ مگر انہوں نے تمام کارروائی کی منظوری دی اور بہترین مشوروں اور دعاؤں سے نوازا۔

اجلاس میں بلوچستان، کراچی، سندھ، سابق ریاست بہاولپور، سرحد، جنوبی اور شمالی پنجاب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور ایک فیصلہ کیا جو پاکستان میں نیا اور تاریخی دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ مجلس شوریٰ نے پورے غور وخوض کے بعد مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس موجودہ ملکی حالات اور صدارتی انتخاب پر کتاب و سنت کی روشنی میں کافی غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ سترہ سال تک پاکستان میں مختلف حکومتوں اور وزارتوں نے اسلام جیسے مذہب سے **مجرمانہ بے اعتنائی** برتی ہے۔ اور اسلامی جمہوری اقدار کو موجودہ اور گذشتہ تمام قیادتوں نے بُری طرح پامال کیا ہے۔ سترہ سال کی غلط کار قیادت سے ملک میں سیاسی اور دینی شعور کا خاتمہ ہو چکا ہے وہ ملک جو اسلام کے مقدس نام سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ فرنگی تہذیب و تمدن کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور معاشرہ کو بے حیائی، عریانی اور فحاشی کی عمیق غار میں دھکیل کر ملک و ملت سے غداری کا کھلا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اسلامی نظام کے قیام اور شرعی قوانین کی ترویج میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ موجودہ قیادت نے عائلی قوانین کے آرڈیننس کو نافذ کر کے کتاب و سنت کی واضح تعبیر اور اجماع امت کے صریح شرعی حکم میں تحریف کر دی ہے۔ جمہوریت کے نام سے عورتوں کو غیر شرعی فوقیت دے کر معاشرہ کو زہر آلود کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف یہ کہ یہ قیادت مسلم لاز فیملی آرڈیننس کے نفاذ کو اپنے دور کا ایک نمایاں کارنامہ... سمجھ رہی ہے۔ جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے پولیس آرڈیننس، یونیورسٹی آرڈیننس، لاؤڈ سپیکر آرڈیننس، کریمنل لا قسم کے کالے قوانین نافذ کر کے پاکستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ اب تک سینکڑوں آزاد شہری قید و بند اور مصیبت کی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ اور انہیں صرف سیاسی حریف ہونے کی وجہ سے سزائیں مل رہی ہیں علاوہ ازیں اس دور حکومت میں غریب عوام ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ اور دولت سمٹ سمٹا کر چند خوش بخت گھرانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ کہ اپوزیشن پارٹیوں کا متحدہ محاذ چند ایسے عناصر سے مرکب ہے۔ جن میں سے بعض تو اس ملک کو لا دینی ریاست بنانے کے مکمل حامی ہیں۔ اور وہ اسلام کا نام سننے کے روادار نہیں ہیں۔ اور بعض اسلام اسلام پکارتے ہوئے بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے مخالف ہیں۔ اور طبع زاد قسم کا ماڈرن اسلام پاکستان میں لانا چاہتے ہیں جنہوں نے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں مسلمانوں کو مرتد ہونے کا بنیادی حق ادا کر کے اسلام سے غداری کی۔ بعض وہ عناصر بھی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے اس متفقہ جمہوری مطالبہ کو جو کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور ظفراللہ خاں کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے کو ٹھکرا کر جمہوریت کو پامال کیا اور جمہور مسلمین کی آواز کو تپتی ہوئی گولیوں

(باقی آخری صفحہ پر)

قاضی ضیاء الحق ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے نقلی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

(قائد جمعیت حضرت مفتی محمود صاحب)

اگر آپ دیندار حضرات کو منتخب کرینگے تو ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو سکتا ہے

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے والی جماعت جمعیۃ العلماء اسلام ہی تھی (مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب)

جب ملک کے آٹھ کروڑ مسلمانوں نے مرزائیت کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا تو اس وقت خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے ہی مسلمانوں کو شہید کرایا تھا (مولانا محمد رمضان صاحب)

ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

مورخہ ۲۹، ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی دو روزہ سیاسی کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ اس کا پہلا اجلاس بعد از نماز عصر میونسپل پارک میں زیر صدارت مولانا عبدالقدوس صاحب خطیب جامع مسجد کلاں ہوا۔ اس کانفرنس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا عبدالباری صاحب۔ پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا صالح محمد صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی سرحد عبدالقیوم پوپلزئی نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بڑی خوشی اس بات کی ہے۔ کہ آپ حضرات سے بڑی مدت کے بعد ملاقات ہوئی۔ اور آپ سے خطاب کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو دین سے گہرا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی مزید توفیق عنایت کرے۔ جمعیۃ کی کانفرنس کا یہ پہلا اجلاس ہے آپ کے سامنے مجھے حکم ملا ہے کہ آپ سے خطاب کروں۔ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں ہے۔ جس کا تعارف کرایا جائے تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اچھی طرح سے اس بات کا واقف ہوگا جب ہندوستان پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ اس وقت سے کر اب تک جمعیۃ علماء اسلام کفر کا مقابلہ کرتی رہی ہے۔ آپ نے ۱۸۵۷ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کون لوگ تھے۔ جن کو پھانسی دی گئی اور گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ علماء حق ہی تھے۔ آپ نے کہا علماء حق کی قربانیاں دوسری جماعتوں سے بہت زیادہ ہیں حقیقت میں آزادی کا سبق علماء نے ہی دیا۔ دنیا آزادی سے ناآشنا تھی انہوں نے جہاد کا سبق دے کر کفر کا مقابلہ کرایا۔ علماء حق نے ہندوستان کی آزادی کے لئے تن من کی بازی لگا دی۔ اللہ کے فضل و کرم سے انگریزوں سے اس ملک کو پاک کرایا۔ جمعیۃ علماء کے اکابرین نے ہر وقت کفر کا مقابلہ کیا۔ اور دین کی حفاظت و خدمت کی۔ کوئی بھی قوم ان جیسی خدمات پیش نہیں کر سکتی جمعیۃ علماء کے سامنے دو مقصد تھے۔ ایک تھا ملک سے انگریزوں کو نکالنا۔ دوسرا اس میں قرآن و سنت کے قانون کا احیاء۔ اللہ کے فضل سے ایک مقصد پورا ہوا۔ انگریز اس ملک سے چلا گیا۔ دوسرے مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کام کر رہی ہے اور تا زیست کرتی رہے گی۔ جمعیۃ کے دستور میں بھی یہی ہے۔ جب تک ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری نہ ہو۔ اس وقت تک یہ دین کے پروانے آرام سے نہیں بیٹھینگے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کروانا ہے۔ لیکن پاکستان کو وجود میں آئے سترہ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن انگریزوں کے جاری کئے ہوئے قوانین ابھی تک ہمارے سروں پر مسلط ہیں اس لئے جمعیۃ علماء کے اکابرین نے سمجھا کہ دین کی خدمت اسمبلیوں کے اندر اور باہر کرو۔ کیونکہ قانون اسمبلیوں میں بنتا ہے۔ اگر وہاں پہ اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا۔ تو وہی قانون ہوں گے جو پہلے تھے۔ علماء نے اسمبلیوں میں جا کر دین کی خدمت کی۔ آج سے پہلے کسی بھی اسمبلی میں اسلام کی آواز نہیں آئی۔ یہ علماء کرام ہی تھے۔ جنہوں نے اسلام کا نام اسمبلیوں میں بلند کیا۔ انہوں نے حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اور کہا کہ جب مارشل لا گورنمنٹ نے خلاف اسلام قوانین ہم پر نافذ کئے۔ تو کوئی طاقت بھی گورنمنٹ کے آگے سر اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔ یہ طاقت خدا نے صرف علماء کو دی۔ انہوں نے لاہور میں ملک کے علماء کو جمع کیا اور عائلی قوانین کی دفعات پر تبصرہ کیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ اس آرڈیننس کی تمام دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے جلسہ عام میں کہا تھا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اسلام پر کوئی حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ کون تھے۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام ہی کے نمائندے تھے۔ اور انہوں نے اسمبلیوں میں جا کر اس خلاف اسلام قانون کے خلاف تقریریں کیں اور تحریکیں پیش کیں۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر بھی حکومت کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس میں ہم ترمیم کریں گے۔ ان کو معلوم تھا کہ اس تحریک کو علماء لے کر اٹھے ہیں۔ اگر اس کو پورا نہ کیا تو ہماری خیر نہیں۔ اب اس میں حضرت مفتی صاحب کے کہنے پر اس میں ترمیم ہو گئی ہے۔

مولانا کے بعد مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دو مجاہد اسمبلیوں میں گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت اور ایوان میں لرزا بپا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ پھر ملک کے اندر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ملک کے اندر جمہوریت ہو۔ انہوں نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا کہ جب ملک کے آٹھ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیت کو الگ امت قرار دو اور سر ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرو۔ تو آپ نے جمہور کا مطالبہ ٹھکرا کر ان کے مطالبہ کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور پھر جمہوریت کے نام پر اقتدار چاہتے ہو۔ جو قانون اور دستور انگریزوں کے وقت تھے۔ وہ آج بھی رائج ہیں ہماری ترقی کا راز اس میں پوشیدہ ہے کہ ہم ملک کے اندر اسلام کا قانون رائج کریں۔ ہم نے کہا کہ ملک آزاد ہوگا۔ اور ہماری ہر چیز آزاد ہوگی۔ لیکن نہ آج ہماری تعلیم آزاد ہے اور نہ تمدن۔ ہماری ہر بات انگریزوں کی پیروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق نے ہر دور میں کفر کا مقابلہ کیا ہے۔ اور علماء حق کے خلاف الزام بازی کرنے والے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ دوسری نشست بعد از نماز عشاء میونسپل پارک میں زیر صدارت حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ منعقد ہوئی۔ اور اس میں اجلاس کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دامت برکاتہ نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ایک تو بیمار ہوں۔ دوسرا پرانے خیال کا مولوی ہوں۔ میں نے جو آیت پڑھی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے :۔ کہ امانت اس کے اہل تک پہنچا دو۔ اگر امانت کی حفاظت نہ ہوئی حق والے کو حق نہ ملا۔ اور امانت کے اٹھ جانے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتائی ہے۔ جب امانت کسی نا اہل کے سپرد ہو جائے تو سمجھ لو کہ قیامت کے آثار ہیں۔ اگر لوہار کو کپڑے دو کہ وہ ان کو دھوئے تو وہ بجائے صاف کرنے کے ان کو خراب کرے گا۔ اس طرح امانت اس کے اہل کے سپرد کرو۔ دین بھی ایک امانت ہے اور یہ امانت مسلمانوں کے لئے مخصوص کر رکھا ہے اس امانت کا بوجھ کوئی بھی نہ اٹھا سکا۔ لیکن اللہ نے اس کو مومن کے سینہ میں رکھ دیا۔ اسی طرح ہم تک یہ امانت آئی۔ انگریز جب ہندوستان میں آیا۔ تو اس نے دین کو ختم کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جب ملک آزاد ہوا۔ ہم نے کہا۔ جب تک انگریزوں کے پجاری موجود ہیں اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ نہیں ہو سکتا۔ آج کل ملک میں بے حیائی اور عریانی کا زور ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ یہ پاکستان کی پیداوار ہے۔ میں تو گھر میں رہتا ہوں کہ خدایا اگر یہی حال رہا۔ تو آئندہ آنے والی نسل اسلام سے دور ہو جائیگی اس لئے اس امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میدان میں آئی۔ خدا کرے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا کہ آپ حضرات نے عورتوں کو وزیر و سفیر بنایا اور ان کو مردوں کے برابر حقوق دیئے تو پھر کیوں روتے ہو کہ عورت ہمارے مقابلے میں آ گئی ہے۔ یہ اسلام کی مخالفت کرنے کا بدلہ ہے۔ اسلام نے عورتوں کو گھر کی ملکہ بنایا ہے

(باقی صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء

امریکہ ویت نام میں کیا کھیل کھیل رہا ہے

امریکہ ویت نام میں جو کچھ کر رہا ہے، وہ اس کی فرزانگی کی نہیں بلکہ سیاسی دیوانگی کی دلیل ہے۔ ایک ملک ابتداءً دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور اس کے ایک حصہ کو امریکہ نے ایک مدت تک اپنے اثر و قابو میں رکھا۔ لیکن اس کے باوجود وہاں امن، استحکام اور خوشحالی کا دور دورہ نہ ہو سکا۔ اور اس درجہ خود غرضانہ آویزشیں بڑھ گئیں کہ وہ باہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ بار بار خونریز انقلابات حکومت ہو رہے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سا خطہ داخلی طور پر خود اپنی سلامتی سے محروم ہو کر رہ گیا ہے کاش امریکی مدبر اپنی ڈپلومیسی کی اس موت پر ماتم کناں ہوتے۔ کاش وہ لوگ عبرت حاصل کرتے جنہوں نے امریکہ کی دوستی اور مدد کو اپنے مستقبل کی عافیت سمجھا ہوا ہے۔

بلاشبہ امریکہ کی سیاست دور اندیشی کے تمام عزائم سے خالی ہے۔ دنیا کے امن و امان کے لئے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا نو آزاد اور چھوٹے ملکوں کو بالخصوص اس سلسلے میں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ کہ امریکہ کی غیر ذمہ دارانہ کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں سے اس کا داخلی استحکام اور آزادی کس طرح پُرخطر حالات کی زد میں آ سکتا ہے یہ صورت حال تمام تر اشتراکیت کے حق میں جانے والی ہے۔ اگر چین و روس کی درپردہ کشمکش مانع نہ بن جاتی۔ مشرق بعید کے حالات بہت ہی بدتر ہو چکے ہوتے۔ اور اشتراکیت کے قدم بہت آگے تک جا چکے ہوتے۔ بہرحال خطرات اب تمام ایشیائی اور مشرقی ممالک کو درپیش ہیں۔ اور امریکی ڈپلومیسی نہیں معلوم آئندہ کن کن ملکوں کا بیڑا غرق کر دینے والی ہے۔ یہ حالات خود امریکہ کی بین الاقوامی حیثیت اور مقاصد کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہر مشرقی ملک کو اپنے تحفظ و استحکام کی خود فکر کر لنی چاہیئے۔ اور علاقائی سلامتی کے لئے اپنا اثر و رسوخ کام میں لانا چاہیئے۔

(ک)

ہندوستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی حقیقت

ہندوستان کے ساتھ تعلقات کا مسئلہ گذشتہ ۱۷ سال سے پاکستان کے لئے تشویشناک بنا ہوا ہے بار بار دوستی اور مفاہمت کی آوازیں ہر دو جانب سے بلند ہوتی ہیں اور حالات و واقعات کی شدت میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ کوئی تدبیر جو دوستی کی اس خواہش کو بروئے کار لانے اور پائدار بنانے والی ہو، کارگر نہیں ہونے پاتی۔ خوف اور بداعتمادی کی فضا دونوں جانب اتنی شدید ہے۔ کہ کوئی بھی کسی پر بھروسہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اہل پاکستان تو شاید اعتماد کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ لیکن ہندوستان کا رویہ بالکل یاس انگیز ہے۔ در اصل تقسیم ملک کا محرک اعظم بھی بے اعتمادی اور عدم رواداری کا ہی جذبہ تھا۔ جس نے مستقبل کے آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو بے یقینی کے اندیشوں میں ڈال دیا تھا۔

دراصل ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کی ناخوشگواری، دو ہمسایہ ملکوں کی ناخوشگواری نہیں ہے، دو قوموں کی سیاسی آویزش نہیں ہے۔ دو مملکتوں کا سرحدی تنازعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ سراسر دو مذہبوں، دو تہذیبوں، دو معاشروں اور دو نظریوں کا تصادم ہے۔ برطانوی ہند میں انگریزی سیاست کی زیرک کاریوں نے ہندو ازم کو ایک ایسی حیثیت دے دی تھی۔ جو اسلام اور مسلمانوں کا مدمقابل دین، مدمقابل تہذیب اور مدمقابل معاشرہ بن گیا تھا۔ اور جس کے بقاء و وجود کا انحصار اس پر تھا کہ مسلمانوں کو مٹا دیا جائے موجودہ ہندویت جو برطانوی عہد کی پیدا کردہ ہے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی پیداوار اور جارحانہ ذہنیت کی پروردہ ہے۔ اس ہندوانہ جارحیت کا متواتر شکار آج تک ہندو بھارت میں باقی رہ جانے والے ۶ کروڑ مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ ہی جارحیت پاکستان کے ساتھ دوستانہ اور مفاہمانہ تعلقات میں مانع ہے اور پاکستان کے وجود و بقاء کے لئے خطرہ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیا یہ جارحیت پسندانہ ذہن کبھی ختم ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے ختم ہوئے بغیر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مستقل دوستی کا مسئلہ حل ہی نہیں ہو سکتا، اور اس کے خاتمہ کے کوئی آثار ابھی تک نمایاں نہیں ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ چین کے نزاع نے ایک موقعہ مہیا کیا تھا کہ ہندو قوم اپنے مستقبل کے تحفظ کی خاطر ہی اپنے وطن میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ آشتی کا سلوک شروع کر دیگی اور اس طرح پاکستان و ہندوستان کے درمیان بھی مفاہمت کی راہ کھلنے لگے گی۔ لیکن اس خطرے کے باوجود مسلمانوں کے بارے میں ہندو قوم کا من حیث المجموع رویہ نہیں بدلا۔ آج بھی ہندوستان میں مسلمان مظلوم و مقہور ہیں اور ان کی جانیں، آبروئیں اور املاک غیر محفوظ ہیں اس کے بعد کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی جارحانہ ذہنیت تبدیل ہو جائیگی اور وہ پاکستان کے حق میں دوستی کا مخلصانہ رویہ اختیار کر سکیں گے۔ ۱۹۴۷ء کے سیاسی سمجھوتے ایک ایک کر کے پامال کئے جا چکے ہیں اگر خلوص و صداقت کارفرما ہوتے تو ان کی بنیادوں پر ہی دوستانہ تعلقات استوار کئے جا سکتے تھے۔ اور نزاع و کشمکش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تقسیم کے وقت مسلمانوں نے ہندوؤں کو ان کے حصے سے کہیں زیادہ دیا تھا۔ پنجاب و بنگال کی تقسیم سراسر ہندو مفاد کے حق میں تھی۔ بڑی بڑی مسلمان ریاستوں کا سقوط ان کی جھولی میں اضافہ کا موجب ہوا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو فرانس کی آبادی کے برابر ہے ان کے ملک میں ایک حقیر اقلیت کی حیثیت سے ہمیشہ کے لئے بے اثر بن کر رہ گئی۔ اس کے باوجود وہ اب بھی پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کشمیر کے مسلم اکثریت کے علاقہ کو غاصبانہ طور پر اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ ان کی اسی جارحانہ ذہنیت کی کرشمہ کاری ہے۔ اور اگر ہم ان کی طرف سے دوستی کی آس باندھتے ہیں۔ اس کے لئے ان سے استدعا کرتے ہیں تو ہماری احمقانہ سادہ لوحی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا۔ بے شک دو ہمسایہ ملکوں کی حیثیت سے ہم ان کے ساتھ بعض جزوی سمجھوتے اور معاہدے کر سکتے ہیں۔ لیکن کامل دوستی اور مفاہمت اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں بن سکتی جب تک وہ جارحانہ ذہنیت ہندوؤں میں سے نہیں نکل جاتی۔ جس کا اظہار وہ اندرون ملک بسنے والے مسلمانوں پر تشدد بیجا کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں۔ اور پاکستان کے بارے میں اپنے

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ:۔ ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

وہ تو ہر چیز کی وارث ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام حق والوں کی جماعت ہے۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ علماء کو کرسیوں کی ضرورت نہیں۔ ان کو خدا نے یہ ایک ایسی کرسی دی ہے کہ کوئی ان سے چھین نہیں سکتا۔ ہم اسلام چاہتے ہیں آپ حضرات اسمبلیوں میں جائیں ہم کو ضرورت نہیں۔ لیکن اسلام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اور اس لئے جمعیۃ علماء اسلام سے مشورہ کرنا ہوگا

حضرت نے عوام سے اپیل کی کہ آپ جمعیۃ سے تعاون کریں۔ تو تمام اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا۔ کہ ہم جمعیۃ کے ساتھ ہیں

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ لوگ ہر مقرر کے کہنے پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں کہ ہم اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو احساس تک بھی نہیں ہے۔ آج ملک کو سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزوں کے وضع کردہ قانون اور دستور نافذ ہیں۔ آپ حضرات کی کوشش سے ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے اندر احساس پیدا کریں تاکہ جو انگریزوں کے جاری کردہ قانون ہم پر رائج ہیں۔ ان کو ختم کر کے اسلام کے قانون کو جاری کریں۔ اگر آپ لوگوں کا طریقہ یہی رہا جو سترہ سال کے عرصہ میں رہا ہے تو آپ کا اور پاکستان کا خدا حافظ۔ پاکستان کا اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ رہا۔ جو شکل و صورت میں انگریزوں کی نسل تھے۔ اور انگریزوں کے وفادار رہتے۔ جو انگریزوں کا وفادار ہو وہ وطن کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ملک تو آزاد ہوا۔ لیکن ہمارا ذہن غلامی میں مبتلا ہے۔ اگر ملک کی آزادی مطلوب تھی۔ تو اس ملک سے انگریزوں کے ہر نشان کو ختم کر دیتے۔ لیکن افسوس صد افسوس انگریزوں کے ہر نشان کو زیادہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کے اندر جو بے حیائی عریانی ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ لیکن یہ ان کی پیدا کردہ نسل کے وقت عام ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں تو آپ حضرات ایسے نمائندے منتخب کریں، جو دیندار اور اہل علم ہوں۔ جو اسمبلیوں میں جا کر اسلام کے مطابق قانون بنائیں۔ جو خلاف اسلام ہوں ان کو ختم کریں۔ آپ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور دوسرا کام جمعیۃ کے اکابرین کریں گے۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ملک کے اندر دو سیاسی طاقتیں ہیں۔ ایک کنونشن لیگ اور دوسرا متحدہ محاذ۔ جو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا مجموعہ ہے۔ کنونشن لیگ اقتدار کے بل بوتے پر ہے۔ اور یہ اقتدار کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اگر اس کو اقتدار کا پانی نہ ملے تو یہ ختم ہو جائے گی۔ میں اس جماعت کو جماعت ہی تصور نہیں کرتا۔ اس لئے میں بغیر تنقید کے اس کو چھوڑتا ہوں۔ اس کو جماعت نہیں مانتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس جماعت سے صدر ایوب آج ہی ہاتھ اٹھائے۔ تو یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ اس ملک کے اندر کثرت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم برسر اقتدار کے ساتھ ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ ری پبلکن پارٹی کا آج ملک میں نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس پارٹی میں بھی یہی لوگ شامل تھے جو اب اقتدار والوں کے ساتھ ہیں۔ اس لئے اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اب میں متحدہ محاذ کی طرف آتا ہوں۔ یہ آگ اور پانی کا ملاپ ہے۔ اگر پانی غالب آ گیا۔ تو آگ ختم۔ اور اگر آگ غالب تو پانی ختم۔ اس میں جماعت اسلامی، کونسل لیگ، عوامی پارٹی نظام اسلام پارٹی ہیں۔ انہوں نے کہا، کہ خواجہ ناظم الدین صاحب جو بہت جمہوریت نواز ملک کے اندر نظر آ رہے ہیں۔ ان سے زیادہ جمہوریت کو ذبح کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سے ۸ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا، تو اس نے ان کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور شہداء ختم نبوت کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا۔ اس کے بعد جلسہ ڈیڑھ بجے رات ختم ہوا۔ دوسرے دن جلسہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ عصر کے وقت بارش ہو گئی تھی۔

(رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

سرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرام چندہ ارسال فرمائیں یا وی، پی۔ بھیجنے کی اجازت دیں۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

قبرص کے جھگڑے کے پس پردہ مقاصد

قبرص کے معاملہ کی ایک حیثیت تو یہ ہے کہ وہاں میکاریوس اور اس کے گروہ نے ترک آبادی کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے، وہ کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جبر و تشدد کے مظاہر ہر اعتبار سے قابل مذمت ہیں اور ترکوں کو اور ترکی حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس سے بچاؤ کے لئے ہر طرح کی کارروائی عمل میں لائیں۔

لیکن اس معاملہ کی اصل حقیقت کیا ہے اور ایک طے شدہ معاملہ کو در پردہ کس کے اشارے پر از سر نو کھڑا کیا گیا ہے؟ تنہا میکاریوس یا یونان کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس زور شور کے ساتھ اس معاملہ کو پھر کھڑا کرتا برطانیہ کو قبرص کے معاملات میں ایک تیسرے فریق کی حیثیت سے جو مراعات و قوت حاصل ہے۔ اس کو پوری طرح استعمال میں لانے اور مداخلت کرنے سے وہ کیوں خاموش رہا؟ اگر وہ چاہتا تو فوراً ہی یہ بات ختم ہو سکتی تھی نیٹو کی فوجی تنظیم نے کیوں نہیں اس سلسلے میں کوئی نوٹس نہیں لیا؟ عرب حکومتیں اس سلسلے میں کیوں چپ ہیں؟ نہ سعودی عرب کی حکومت نہ اردن، لبنان، شام اور عراق کی حکومتیں ہی اس سلسلے میں لب کشا ہوئیں۔ بلکہ حکومت مصر نے تو ایک حیثیت سے میکاریوس کے دعوے کی حمایت کی ہے اور میکاریوس حکومت مصر سے ملنے مصر گیا یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں۔ جنہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ بلاشبہ اس جھگڑے کا کوئی بہت گہرا پس منظر ہے۔ اور کسی ایسی ہی بھگت کا نتیجہ ہے۔ جس کا مقصد مسلم ممالک کی خارجہ پالیسیوں کو ہم آہنگ ہونے سے روکنا اور مسلم ممالک کے عوام کے اندر اشتعال و ہیجان پیدا کر کے بعض مخفی اور دور رس سیاسی مقاصد حاصل کرنا ہے۔ اس بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے دامن کو بے داغ نہیں کہا جا سکتا۔ سب کو معلوم ہے کہ اسرائیل کے وجود کے بارے میں عربوں اور ترکوں کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ ترکوں نے اسرائیل کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کیا اور تسلیم کئے ہوئے ہے۔ نہر سویز کے قضیہ میں بھی ترک پالیسی عرب پالیسی کے مخالف تھی۔ میکاریوس اور اس کی جماعت نے مصر پر برطانیہ، فرانس، اسرائیل کے سہ طاقتی کے دوران اس حملہ کی مذمت کی تھی۔ یونان کا رویہ عربوں کی موافقت میں تھا۔ ایسے وقت میں [illegible] کی سیاسی نزاکت سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا مستقبل میں پیش آنے والے معاملات پر اس کا اثر یقینی تھا۔ چنانچہ عزائم جو اس جھگڑے کے محرک مخفی ہیں کسی طرح بھی مغربی طاقتوں کے مفاد میں جاتے ہیں تو یقیناً عربوں کے لئے شدید خطرہ کا باعث بن سکتے ہیں مسلم ممالک کا اتحاد ایک [illegible] مشترکہ دشمن اس اتحاد کی بے پناہ طاقت کو سمجھتا ہے اور اسے سبوتاژ کرنے کے ترکیب بھی خوب واقف ہے۔ وہ اپنا سٹ ترکیبوں اور فریب آفرینیوں میں ماہر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قبرص کا معاملہ اس طرح طے ہو جائے کہ ترکوں پر جو مظالم ہوئے ہیں۔ ان کی تلافی ہو۔ انہیں ان کے پورے پورے حقوق واپس ملیں۔ اور ترکوں و عربوں کے درمیان عداوت کی خلیج گہری نہ ہونے پائے۔ عربوں بالخصوص مصر کو قبرص کی کسی تبدیلی سے جو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کا بھی سدباب ہو جائے مصر و ناصر کے خلاف مسلم ممالک میں بدگمانی کی جو فضا پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور جس میں بارہا برطانیہ و یورپ کی کوششوں کو ناکامی ہوئی۔ اس واقعہ سے اسے ہوا دینے اور پھیلانے میں پھر یورپ کے ایجنٹ [illegible] کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور اس جھگڑے کی تہ میں جو بد مقاصد بڑی طاقتوں کے پوشیدہ ہیں وہ بارآور نہ ہو سکیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ پرائے شگونوں میں اپنی ناک کٹوا دینے والے افراد و گروہ جو مسلمانوں میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ ناصر کے خلاف، مصر کے خلاف عربوں کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکال نکال کر مسلم ممالک کے اتحاد کے راستہ کو کانٹوں سے بھر دینے سے باز نہیں رہیں گے۔ اور یہی وہ مقصد ہے۔ جو برطانیہ اور صلیبیان فرنگ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ قبرص کے جھگڑے کا ایک بڑا مضمر مقصد ان طاقتوں کے پیش نظر یہی ہے۔ (ک)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے ذمہ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایا جات دفتر کو بھیج دیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کر دی جائیگی۔

(ناظم دفتر)

کچھ غمِ این و آں

ناسعادت اطوار اظہار رمزی کا بدمقسوم — ہائے کرسی، ہائے اقتدار، ہائے امارت،
ایک نیا متجدّد — نقل ادنیٰ مطابق نقلِ اعلیٰ

(رمزشکن کے قلم سے)

مودودی جماعت "ٹن ٹن عام" ہفت روزہ "شہاب" ۲۰ ستمبر کا پرچہ زیر نظر آیا۔ پڑھ کر گمان گذرا کہ کہیں مدیر شہاب کے کسی پروردۂ خاص نے ان کے داخل ہسپتال ہوجانے کے بعد اپنے چہرہ پر "اظہار رمزی" کا گھونگھٹ ڈال کر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی سے "ناز و انداز" کا سلسلہ نہ شروع کر دیا ہو۔ اور مفتی محمود صاحب کے آگے "بازی بازی با بابا، باریش ہم بازی" کا شوق پورا کرنا چاہا ہو۔ اور چونکہ عرصہ سے ان حضرات کا اپنی ہری بھری کھیتی امریکہ بہادر بواسطہ سعودی عرب سے کوئی خاص رابطہ باقی نہیں رہا ہے اس لئے مولانا غلام غوث ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کا واویلا مچا کر اور اسے راستہ سے ہٹا کر اب اس ملک میں ہی از سر نو اپنے لئے چراگاہیں بنانا چاہتے ہوں گے

رمزشکن کا خیال تھا۔ کہ مولانا ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کی زد ان حضرات کی "جوانی کے پیروں" تک ہی محدود ہوگی۔ لیکن "شہاب" کا یہ صفحہ پڑھ کر رنج ہوا کہ اس کی زد تو ان حضرات کی "کھوپڑیوں" تک پہنچ چکی ہے اور دماغ کا ایسا "بھرکس" نکلا ہے کہ حواس باختہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور ہر معقول بات کو "آئیں بائیں شائیں" سے زیادہ نہیں سمجھ پاتے۔ بچہ سہر کوبیدہ کی مانند "ٹائیں ٹائیں فش" کرکے رہ گئے ہیں اپنی جھینپ مٹانے اور پہلو بچا کے نکل جانے کی کوشش "شہاب" کے اس صفحہ کی خصوصیت ہے۔

رمزشکن نے ان کی جن جن دکھتی رگوں پر اپنا نیشتر رکھا ہے۔ وہ سب اس طرح پچک کر رہ گئی ہیں کہ بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلا کہ:

واہ "اظہار رمزی" صاحب آپ بھی اپنے قائد اعلیٰ کی طرح غیر ضروری اور فالتو دماغ کے بوجھ کے حامل نکلے۔ اس پر یہ غرہ کہ مولانا ہزاروی کے یونہی مولوی ہونے کے مقابلے میں مودودی صاحب کے مولوی ہونے کا بھی ادعا۔

رمزشکن کو بیچارے اظہار رمزی کے اس غم ناکامی پر بڑی ہمدردی ہے کہ انہوں نے مفتی صاحب پر فروخت ہوجانے کا اتہام تراش کر ایک جذباتی فضا پیدا کرکے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ایک اعلان کے خلاف اخباری برادری کو اکسانے کی سعی نامنجارہ انجام دی تھی۔ لیکن کسی اخبار نے بھی شنوائی نہ کی۔ اور اب اپنی اس نابخت عاجلانہ وطفلانہ چیخ و پکار کے ضائع چلے جانے سے جو "خفت" ان پر طاری ہو رہی ہے تو وہ "پرک پرک" کر اور اپنے اس صفحہ میں ادھر ادھر کی ہانک ہانک کر بات بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیچارے یہ بتا کر کہ کون کون سے سوٹ سطے ہوجانے کے بعد پہلے ترمیمی بل کے حق میں جس سے ارتداد کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ان کے ممدوحین نے ووٹ دیئے تھے۔ کیسے اپنا بھانڈا خود اپنے ہاتھوں سے پھوڑ سکتے ہیں۔ وہ تو صرف اسی رمز کا اظہار کرسکتے ہیں کہ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں مفتی محمود صاحب نے جو ووٹ دیا وہ فروخت ہو کر دیا ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو مری قسمتِ خراب میں ہے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی "پر ترجمان اسلام" کی جو سنگین چڑھی ہوئی ہے۔ اس کی ہفتہ وار جراحت سے بیچارے سنبھلنے نہیں پائے تھے کہ مولانا نے اسے روزنامہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ اب ہر روز کی ضرب کا دھڑکا لگ گیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اس کے خلاف پوری اخباری برادری کو ہمنوا بنانے کا جتن کیا۔ لیکن کسی نے نہ سنی۔ رمزشکن سفارش کرتا ہے کہ اس آڑے وقت کوئی تو کام آئے۔ قومی پریس کو ان بیچاروں کے ساتھ ایسی بھی بے اعتنائی نہیں برتنا چاہیئے تھی۔

اس صفحہ کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ رمزی صاحب کو مولانا کی بڑھاپے کی لاٹھی کا ہی غم نہیں ہے۔ ان کی "پکی روٹی" کا بھی دکھ ہے۔ مودودی صاحب کی باتیں شاید زیادہ "تر چپڑی روٹی" کی سند پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس سے اکثر "مروڑ" ہو جایا کرتے ہیں اس کے بعد "پکی روٹی" بھی فائدہ مند نہیں نظر آتی۔ اس لئے بیچارے اس سے بھی "سہم" جاتے ہیں۔

اے برادر رمزی صاحب! آپ ذرا **ہینگ اور پھٹکڑی** ملا کر چاٹئے۔ تو آپ کی سمجھ میں آئے گا۔ کہ مولانا غلام غوث صاحب جو حقیقت بیان کرتے ہیں۔ وہ کتنی دو ٹوک ہے انگریزی استعمار سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کے عین دوران حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا کر جس طرح علیحدہ رہنے اور اس جدوجہد کی راہ میں سنگ گراں بننے کی سعادت جن لوگوں کو نصیب ہوئی۔ وہ انگریز کی ہی صنعت خاص کا طفیل تھا۔ اور یہ بھی انگریز کا ہی عطیہ ہے۔ کہ ایک مسلمان مملکت میں براہ راست اسلامی نظام کے بجائے لندن کے پارلیمنٹری نظام کے احیاء و بحالی کی کوشش کو "جہاد عظیم" قرار دیا جائے تو بھائی یہ وہ چور دروازہ ہے۔ جو آپ کے ہاتھوں کھل جانے کے بعد اسلام کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کر دینے کا آسان ذریعہ ثابت ہوگا۔ پھر کہاں انبیائے کرام، صحابۂ کبار اور آئمہ عظام کا دین۔ پھر تو لنکن، برک، لائڈ جارج اور چرچل کا پارلیمنٹری دین، قیام اقامت دین۔ آپ کے مبارک ہاتھوں سے قائم ہو جائے گا۔ یہ ہی تو انگریز کی وہ صنعت خاص تھی۔ جو پاکستان میں بروئے کار آنے کیلئے سولہ سال سے ماہ ڈھونڈ رہی ہے۔ اور اسی فریب نے برطانوی ہند میں سالہا سال تک مسلمانوں کو حیران و ششدر بنائے رکھا مگر اب مسلمانوں کو اسلام کے نام سے زیادہ دنوں تک بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا۔ اسلام کی آڑ میں اقتدار کے حصول کی کوشش اور اصل اسلام کو غالب لانے کی کوشش کے درمیان مسلمان فرق و امتیاز کرنے کے قابل بن گئے ہیں۔ ہزار میں سے نوسو ننانوے نسلی مسلمان ۲۵ سال بعد بآسانی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ وہ چند نام نہاد اصلی مسلمان جو اسلامی نظام کے داعی بن کر اٹھے تھے۔ ان کی دعوت کا انجام برطانوی پارلیمنٹری نظام کی بحالی کی سعی بلیغ تک آن پہنچا ہے۔ بیچاری مسلمان قوم نے یہ ہاتھ کی صفائی اپنی پوری تاریخ میں بھی کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے لئے ان دھڑا دھڑ مودودی اور پرویزی کچی روٹیوں سے وہ "پکی روٹی" ہی ہزار غنیمت ہے۔

پھر خدارا ذرا آنکھیں کھول کر یہ تو دیکھئے بھائی رمزی صاحب کہ دور و نزدیک مقبول ہونے والی اور دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ ہونے والی کتابوں کے معاوضہ میں جو "حق الخدمت" دور و نزدیک سے مل رہا ہے۔ کہیں وہ اس لئے تو نہیں مل رہا ہے۔ کہ آج کا مسلمان اپنے اسلاف کے علمی ذخیرہ اور ان کی اسلامی تعبیر و تشریح سے بے پروا اور بے تعلق ہو کر انہیں غیر ضروری سمجھنے لگے۔ اور اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کو ہی اصل اسلام سمجھ کر بیٹھ رہے۔ آخر اسی پیمانہ پر پرویز صاحب کی کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں، ترجمہ کی جا رہی ہیں۔ اور ان کا حق الخدمت انہیں دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرز پر مرزائیوں کا لٹریچر بھی ایک صدی سے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ دور و نزدیک پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ان کو بھی اس کا حق الخدمت مل رہا ہے۔ تو بھائی رمزی صاحب ایسے حق الخدمت اور "نمائشی رزق" کے مقابلہ میں وہ سوکھی روٹیاں زیادہ بہتر ہیں۔ جو اپنی قوم و ملت کے اعتماد سے حاصل ہو جائیں۔

لندن میں مقیم نئے مدعی و کاذب پاکستانی نبی صاحب بھی انگریز کی ایسی ہی خاص صنعتوں کا حاصل ہیں۔ یہ صنعت بڑی وسیع ہے۔ "دعوائے نبوت"۔ "دعوائے احیائے دین" اور "ادعائے تجدید ملت" وغیرہ سب اسی صنعت کے کرشمے ہیں ان صنعتوں کی بدولت جلد ہی ایک نئی جماعت بن جایا کرتی ہے ملت میں ایک نیا گروہ کھڑا ہو جایا کرتا ہے۔ وہ دین کا واحد ٹھیکیدار بھی بن جاتا ہے۔ وہ دین کے نام سے اپنی کتابیں، اپنے رسالے، اپنا لٹریچر فروخت کرنے لگتا ہے۔ وہ بیت المال قائم کرکے اس میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور چندے سیلاب فنڈ

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ — اداریہ

یہ اداروں کو کبھی کبھی ظاہر کرتے رہتے ہیں بے شک ہندوستان میں ہندوؤں کا ایک طبقہ ضرور ایسا ہے۔ جو ہندوؤں کی اس جارحانہ ذہنیت کو درست نہیں سمجھتا لیکن وہ طبقہ اپنے ملک میں قطعی بے اثر ہے اور اس نے خود اپنی قوم کے اندر اس سلسلے میں کوئی سنجیدہ اور مسلسل کوشش نہیں کی ہے۔

ہمارے نزدیک اس مسئلہ کا صحیح حل یہی ہے کہ پاکستان کو عوامی حیثیت سے مستحکم، مضبوط اور خوشحال بننا چاہیئے اور دینی اعتبار سے اسلام کا سچا حامل ہو جانا چاہیئے۔ اگر پاکستان ایک ایسے معاشرہ کو وجود میں لے آتا ہے۔ جو دولت مندوں اور مترفین کی لوٹ کھسوٹ سے پاک، حاکمانہ اقتدار پسندی کے استبداد سے منزہ اسلامی مساوات پر قائم، اسلامی شریعت پر عامل، ظلم و ستم اور بدعنوانیوں سے مبرا، اخوت اسلامی کا علمبردار اور جہاد کے لئے تیار رہنے والا ہو۔ تو نہ صرف ہندوستان کا خطرہ ہی بے حقیقت بن جائے گا بلکہ عین ممکن ہے کہ پاکستان کی صحیح اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ کو دیکھ کر خود ہندوستان کے اندر زبردست سماجی تبدیلیاں، سیاسی تغیرات اور فکرو نظر میں انقلاب برپا ہو جائے۔ دین حق کی توسیع و اشاعت کا ایک نیا دروازہ کھل جائے۔

لیکن کیا ہمارے ارباب جاہ و ثروت اصحاب اقتدار و عظمت، مقلدین افرنگ اور طالبان مال و زر ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور وطن و ملت کو اس معیار پر پہنچنے دیں گے؟ اس سوال کا جواب کون دے۔ در اصل اس سوال کے جواب پر ہی ہمارے مستقبل کا بھی انحصار ہے۔ اور حال و مستقبل کے خطرات کا حل اس سوال کے صحیح جواب میں پنہاں ہے۔

یا مجیب کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات
وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

(ک)

بقیہ۔ کچھ غم این آں

وغیرہ وصول کرتا رہتا ہے۔ وہ پوری مسلمان ملت کے اندر اپنی ایک جداگانہ ملت بنا لیتا ہے۔ اور یوں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتا رہتا ہے اور پھر فخر کرتا پھرتا ہے کہ دیکھو ہمیں کتنا شاندار رزق مل رہا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وحدت ملت کو پارہ پارہ و مجروح کرنے کے بجائے محض کتابوں کی دکان کھول کر بھی اپنا رزق حاصل کر سکتا تھا۔

تو سمجھے نا سعادت اطوار صاحبزادے رمزی صاحب۔ امید ہے کہ اب طبیعت ٹھیک ہو گئی ہو گی۔ اگر مولانا غلام خوث صاحب کے بڑھاپے کی لاٹھی کی ضربات سے بدن درد کر رہا ہو تو کسی خیراتی و گشتی شفاخانہ سے جواب کھلنے شروع ہو گئے ہوں گے "اسپرو" کی چار گولیاں لے کر کھا لینا۔

دعا، ذکر اور تسبیح کے تو قائل ہی نہیں ہو نگے۔ اس لئے کہ یہ تو آپ کے لئے مارفیا کے انجکشن اور چنیا بیگم ہیں۔

اچھا رخصت۔ رسید سے مطلع فرمایئے گا

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ کا
سالانہ عظیم الشان جلسہ

زیر صدارت حضرت قبلہ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ راولپنڈی

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو مدرسہ ہذا کے وسیع و عریض صحن میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علمائے کرام مشائخ عظام اور مقررین آتش بیاں تشریف لا کر عوام الناس کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔ جن میں حضرت خطیب اعظم پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی مجاہد اعظم محافظ سنت حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خصوصیت کے ساتھ شرکت فرما رہے ہیں۔ مسلمانان پاکستان سے جلسہ میں شمولیت کی استدعا ہے۔

(عبد الغفور ماجد ناظم دفتر مدرسہ
فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ
راولپنڈی)

اہلسنت والجماعت جکر کا
تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء اہلسنت والجماعت جکر ضلع جہلم کا تیسرا سالانہ ایک روزہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں باوجود لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ملنے کے عوام کا جم غفیر بے تابانہ دوش بدوش حضرات علمائے کرام کی زبانوں سے زبان رسالت کے نکلے ہوئے گراں مایہ موتی حاصل کرنے کے لئے وقت مقررہ پر مسجد میں منتظر نظر آ رہے تھے۔ چنانچہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس میں حافظ قاری محمد یونس صاحب براہوالی، حافظ غلام محمد صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، قاری محمد اختر صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے تلاوت قرآن حکیم فرمائی۔ اور بعد ازاں مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم حافظ عبد الحمید صاحب تلہ گنگ نے نعت رسول سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ پھر مختصر وقت میں مبلغانہ اور تعمیرانہ انداز کو استعمال فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد خاں صاحب مبلغ جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم نے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد فاضل نوجوان حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات نے محققانہ انداز میں مدققانہ رنگ کو استعمال فرماتے ہوئے حقانیت مسلک اہلسنت والجماعت کے موضوع پر مسلسل تین گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

پھر حضرت محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ لاہور نے نہایت مختصر وقت میں اپنے مخصوص خطیبانہ اور عاشقانہ انداز میں جو ان ہی کا حصہ ہے۔ بسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے فرمایا کہ اپنے اندر سیرت یا عشق محمدی صلعم کے دعووں کے بجائے عملی رنگ میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع محبت، عظمت کو جگہ دو۔ ان میں سے کسی ایک کو اگرچہ ہم عملی رنگ میں لائیں۔ لیکن پھر بھی سچا محب اور عاشق نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ان تینوں کو عملی رنگ میں نہ ڈھالے اور باعث تسکین جان و دل سمجھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر آرڈیننس اور عائلی قوانین کی مذمت کی گئی اور تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض رشید احمد ارشد نے انجام دیئے۔

(رشید احمد ارشد قریشی جکر ضلع جہلم)

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام کی ایجنسی

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام مندرجہ ذیل پتہ پر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صوفی محمد علی مدرسہ حنفیہ جامع مسجد
جڑانوالہ — ضلع لائل پور

مفید اور مجرب
آزمودہ دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن، سر میں چکر گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب اور لیکوریا کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرمٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۶/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا آزمودہ علاج ہے۔ اور زن و مرد دونوں کے لئے یکساں اکسیر ہیں۔ یہ طاقت سے بھرپور ہیں۔ جو ہر موسم میں تھکان، سستی، کمزوری، بھوک کی کمی، خون کی کمی اور عام بے حسی، بدن اور جوڑوں کے درد کے لئے بہترین اور قابل اعتماد ٹانک ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے پچاس پیسے ہے۔

دوائے دمہ بارہا کا آزمودہ اور کامیاب علاج ہے۔ قیمت فی کورس بیس روپے

سرمۂ خاص۔ بہترین دوائے چشم اور قیمتی اجزا سے تیار کردہ بہترین سرمہ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ بہترین شدہ سلاجیت قیمت تین روپے فی تولہ (نوٹ) تمام دواؤں میں محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔

مسعودی دواخانہ معرفت ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ لاہور

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام سرحد کے کامیاب دورے

جمعیتہ علماء اسلام کے زعماء مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ، مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد، صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام سرحد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام سرحد نے انتخابات کا جائزہ لینے کے لئے عظیم الشان دورہ کیا۔ ۹ ار ستمبر کو تار سبید تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں عظیم الشان علاقہ جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولانا پیر مبارک شاہ۔ مولانا عبدالباری صاحب قاضی عبدالسلام صاحب۔ نصراللہ جان صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ رات کو نوشہرہ صدر میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مفتی محمود صاحب۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔

۲۰ ستمبر کو جمعیتہ علماء اسلام کا پُر رونق قافلہ نوشہرہ سے مردان روانہ ہوا۔ مردان سے مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان مولانا عبدالقدوس صاحب، مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب ناظم ضلع مردان بھی ساتھ ہوئے۔ ۱۱ بجے زیدہ تحصیل صوابی پہنچا۔ ۳ بجے زیدہ میں عظیم الشان علاقہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مفتی محمود صاحب مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ وہاں سے قافلہ جمعیتہ تورڈھیر تحصیل صوابی پہنچا۔ رات کو عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مفتی محمود صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ ۲۱ ستمبر تحصیل صوابی میں میونسپل پارک میں ۳ بجے عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مفتی محمود صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ وہاں سے جمعیتہ کا قافلہ ڈاگی تحصیل صوابی پہنچا۔ مسلمانان ڈاگی نے عظیم الشان استقبالی دروازے بنائے تھے ہزاروں مسلمانوں نے استقبال کیا۔ رات کو عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ مولانا حمداللہ صاحب نائب امیر تحصیل صوابی نے عربی میں استقبالیہ پیش کیا۔

۲۲ ستمبر ڈاگی سے قافلہ ۹ بجے پشاور پہنچا۔ وہاں مجلس مشاورت ہوئی۔ پشاور سے قافلہ کوہاٹ روانہ ہوا۔ کوہاٹ میونسپل پارک میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ رات کو پھر دوسری نشست جامع مسجد کوہاٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب مفتی محمود صاحب۔ مولانا فخر الاسلام صاحب نائب امیر ضلع مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ نے تقریر کی۔

۲۳ ستمبر کو پروقار اور بارونق قافلہ بنوں روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے ڈومیل علاقہ وزیر کے مرکزی مقام میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ ۳ بجے بنوں شہر کے میونسپل پارک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور دوسری نشست رات کو منعقد ہوئی جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے تقریریں کیں

۲۴ ستمبر جمعیتہ کا پُر وقار قافلہ نورنگ سرائے پہنچا۔ ۱۰ بجے جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ شروع ہوا۔ جس میں امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

نورنگ سرائے سے قافلہ لکی مروت پہنچا۔ [illegible] اڈہ پر علماء اور عامتہ المسلمین نے پرجوش استقبال کیا۔ رات کو گراؤنڈ میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت امیر ضلع بنوں صاحبزادہ جان محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

۲۵ ستمبر کو جمعیتہ علماء اسلام کا یہ پر رونق قافلہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں روانہ ہوا۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو ضلع جمعیتہ علماء اسلام کا نفرنس منعقد ہوا۔ کانفرنس میں استاذ العلماء مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، مفتی محمود صاحب، صاحبزادہ عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع میانوالی اور ضلع کے کل علماء نے شرکت کی۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

(محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور)

مجلس احرار اسلام بہاولپور کی قراردادیں

مجلس احرار اسلام بہاولپور کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس گورنر صاحب مغربی پاکستان کے مجریہ آرڈیننس پر جس کی رو سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جانا منظور کیا گیا ہے اظہار مسرت کرتے ہوئے ملک کے علمی و دینی حلقوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ حکومت کی علوم دینی کی سرپرستی کے اس اہم اقدام سے کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اس یونیورسٹی کو اپنے اعلیٰ ترین معیار پر پہنچا کر دنیائے اسلام میں پاکستان کو امتیازی حیثیت کا مالک بنانے میں مدد دیں گے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی ان خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتا ہے۔ جو انہوں نے بحیثیت معلم و شیخ الفقہ جامع عباسیہ اور مفتی و ناظم امور مذہبیہ و رکن ڈسٹرکٹ کونسل انجام دیں۔ یہ اجلاس مولانا مرحوم کی اُن خصوصی مساعی کو جو انہوں نے مقدمہ مرزائیہ کے سلسلے میں بروئے کار لائیں اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اور ان کے فرزندان و دیگر متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی سے اُن کے لئے توفیق صبر جمیل و اتباع سلف کا متمنی ہے۔

ڈھوڈیال میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

۷ اکتوبر کو حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب بالاکوٹی مقامی لوگوں کی دعوت پر تشریف لائے۔ رات کو جامع مسجد ڈنڈ میں تقریر ہوئی صبح کو آپ کی دعوت پر ڈھوڈیال کے تمام علماء کرام اور عوام جامع مسجد بازار والی میں جمع ہوئے۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی ممبر شپ ہو کر تشکیل ہوئی۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر: حضرت مولانا قاضی عبدالحکیم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ملکال

نائب امیر: حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ارغشال

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب امام مسجد محلہ چوکنہ۔

نائب ناظم (۱) حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب امام مسجد یاراخیل ارغشال

(۲) محمد اجون خاں صاحب محلہ ملکال

ناظم مال: حضرت مولانا محمد صاحب دکاندار محلہ ارغشال

ناظم نشر و اشاعت: جناب محمد عمران خاں صاحب محلہ ملکال

سالار: حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب امام مسجد۔ محلہ ارغشال۔

(محمد عمران ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام ڈھوڈیال ضلع ہزارہ)

امیر جمعیتہ الشبان ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا بیان

ڈیرہ اسمٰعیلخاں - امیر جمعیتہ الشبان ڈیرہ نے ایک بیان میں مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمات جلیلہ پر دلی شکریہ کا اظہار کیا ہے اور مخالفین کے غلط پروپیگنڈے کی تردید کرتے ہوئے اپنی پوری پوری حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

(غلام فرید محمدی امیر جمعیتہ الشبان ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

سلاجیت مصفّیٰ

کے فوائد سے کون ناواقف ہے۔ یہ قیمتی دھاتوں اور پتھر کا قدرتی جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے، پیشاب کی کثرت۔ معدہ، جسم کی کمزوری، طاقت و توانائی، سردی کا نزلہ، زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ارزاں، نقلی اور سستی سلاجیت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام یفہ، دفتر ترجمان اسلام اور مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام سے مل سکتی ہے۔ جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی صاف اور تیار ہوتی ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ تھوک فی سیر ۱۲۰/ روپے۔ دو تولہ سے کم نہیں بھیجی جاتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا معرفت ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

Phone No: 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۱۶ر اکتوبر 1964 | ۷ر جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ | No. 39

بقیہ صفحہ اول

سے خاموش کرا کر دس ہزار مسلمانوں کو شہید کروایا۔ اس محاذ کے برسرِ اقتدار آنے سے اسلامی نظام اور جمہوریت کے احیاء کی کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اسی محاذ نے صدارتی محاذ نے صدارتی امیدوار کے لئے ایسی کمزور عورت کو نامزد کیا ہے۔ جو شرعی حیثیت سے نااہل ہونے کے علاوہ اس اہم عہدہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی متحمل نہیں ہے۔ بنابریں جمعیتہ علماء اسلام حکومتی پارٹی اور متحدہ محاذ دونوں کے صدارتی امیدواروں کی حمایت کو ملک و ملت کے لئے مفید نہیں سمجھتی۔ اور جمعیت اس طرح کے مجرمانہ تعاون کے لئے تیار نہیں اور جمعیتہ مذہبی اداروں اور جماعتوں سے مشورہ کر کے ایک اسلامی محاذ بنانے کی کوشش کرے گی اور اس محاذ کی طرف سے بہتر اور موزوں صدارتی امیدوار کھڑا کر کے اپنا شرعی فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حق طلب ووٹروں کیلیے راہ عمل تجویز کرے گی۔ جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ ملک میں اسلامی اور شریعت محمدیہ قوانین کے نفاذ کو ضروری سمجھنے والے مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے بلا خوف و خطر جمعیتہ علماء اسلام کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں جمعیتہ کا ساتھ دیں۔ اور حکومتی پارٹی کی دھونس دھاندلی اور تشدد، نیز اپوزیشن پارٹیوں کے ہنگامی تند و تیز مظاہروں سے مرعوب نہ ہوں۔ عامتہ المسلمین کا یہ عزم انشاء اللہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوری ریاست بنانے کا ذریعہ ثابت ہو گا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے صدارتی فیصلہ کا خیر مقدم

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے مورخہ ۷، اکتوبر کو ملتان میں اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں جو قرارداد پاس کی تھی۔ لاہور مورخہ ۱۰، اکتوبر جمعہ میں علماء اور عوام نے جمعیتہ کے اس اقدام کو سراہا۔ اور اس جرأت مندانہ اور دیندارانہ رویہ کی پر زور حمایت کی ہے۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ یہ عظیم الشان اجتماع جمعیتہ علماء اسلام کے اس فیصلہ کا کہ جمعیتہ علماء اسلام صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی نیز تمام مذہبی جماعتوں کا ایک دینی محاذ بنایا جائے گا کے اقدام کو سراہتا ہے۔ اور خیر مقدم کرتا ہے۔ اور جمعیت علماء اسلام کو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام نے یہ یقین کر کے ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اسلام پسند لوگوں کے جذبات کا بجا طور پر اقدام کیا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ ۹ر اکتوبر۔ جمعیتہ علماء اسلام میانوالی نے اپنے پندرہ روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد کے ذریعہ مرکزی جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں مرکزی شوریٰ نے محترمہ فاطمہ جناح اور صدر ایوب کے علاوہ صدارتی انتخاب میں اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے

(محمد امیر ناظم دار المطالعہ جمعیتہ علماء اسلام میانوالی)

اراکین جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا دورہ ضلع سکھر

امیر جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن حضرت جناب خلیفہ احمد دین صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب پیر محمد شاہ صاحب امروٹی اور مولانا دوست محمد صاحب مرزا پوری نائب ناظم خیرپور ڈویژن و حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر ضلع سکھر و ناظم جمعیت ضلع سکھر نے یکم اکتوبر سے ضلع سکھر کے دیہات کا دورہ شروع کیا ہے تاکہ لوگوں کو الیکشن کی اہمیت اور جمعیتہ علماء اسلام کی حمایت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ان بزرگوں کی تقاریر پر لوگوں نے نہایت پرجوش فضا میں جمعیتہ کی حمایت کا وعدہ کیا۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام ملقہ خیرپور ڈویژن)

ترجمان اسلام کی نئی ایجنسیاں

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ مندرجہ ذیل مقامات سے دستیاب ہو سکتا ہے:۔

(۱) محترم حافظ عبدالرحمان صاحب نائب امیر ضلعی جمعیتہ ریلوے روڈ سیالکوٹ ضلعی دفتر جمعیتہ۔

(۲) محترم منشی محمد داؤد صاحب ٹھیکیدار ڈھڈیال ضلع ہزارہ

(۳) بابو فضل داد صاحب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام جبوڑی ضلع ہزارہ۔

(۴) محترم جلیل احمد صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام بھٹیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ

(۵) محترم رشید احمد صاحب دکاندار ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام گھماٹہ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔

(۶) محترم حافظ عبدالرحمان صاحب نائب ضلعی امیر ضلعی دفتر جمعیتہ علماء ریلوے روڈ سیالکوٹ۔

(۷) محمد حیون صاحب احسان ہوٹل اڈہ لاریاں جوہر آباد۔

(۸) صوفی محمد علی صاحب مدرسہ امینیہ رجسٹرڈ جامع مسجد جڑانوالہ

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بیخطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے قیمت بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی، ومکمل علاج، مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزاء سے تیار کردہ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف

دماغی۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ مرض نسیان کو دور کرتی ہے۔ سر اور آنکھوں کی ایک سو بیماریوں کیلئے تیر بہدف۔ قیمت مکمل کورس بارہ روپے۔

اکسیر زندگی۔ حاذق حکما کا معمول مطب ہے جملہ شکایات کو نیست و نابود کرنیوالی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان و احتلام کا دفیعہ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔ محصول علاوہ

مفرح یاقوتی۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ، کسی بھی مزاج کے ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کر کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ پورے کورس کیلئے پندرہ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر طحال ضعف جگر، عظم جگر، ضعف عظم طحال خرابی شکم، پرانے بخار اور کمی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس سات روپے۔ محصولڈاک علاوہ

حب اٹھرا۔ بچوں کا مختلف بیماریوں سے ضائع ہو جانا، یا لڑکیوں کا ہی پیدا ہونا۔ قیمت فی کورس ۱۹ روپے

بیت الشفاء مکان نمبر ۶۵ ۴ سکیم ۳
گلستان کالونی دھرمپورہ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
ٹیلیفون نمبر ۷۰۰۰۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
قیمت ۱۲ آنئے پیسے
جلد ۷ ○ ۲ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۸

اخوّت اسلام سے سیکھئے!

انسانوں اور جانوروں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جانور آپس کی محبت اور الفت سے کم و بیش ناواقف ہوتے ہیں۔ بعض میں محبت ہوتی ہے اور بعض میں نہیں۔ لیکن انسان طبعاً ہی مانوس ہونے اور ایک دوسرے کے ساتھ خاندانی اور سماجی انداز میں رہنے کا عادی ہے۔ انسان علیحدگی کو ناپسند کرتا ہے۔

اسلام جو کہ خدائے علیم و خبیر کا بھیجا ہوا دین ہے۔ انسانوں کو آپس کی محبت اور دوستی و اتحاد کا درست ترین انداز سکھاتا ہے۔ اسلام کے سوا دوسرے کسی بھی مذہب میں انسانی اتحاد اور باہمی اخوت کا ایسا معیار نہیں ملتا جو کہ انسانی برادری کو مضبوط ترین اخوت اور بھائی چارہ کا سبق دے سکے۔ اور ان میں اس شدت سے ایکا اور ہمدردی بھر دے کہ تمام انسان ایک ہی جسم و جان بن جائیں۔ آپ دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو باہمی محبت کا کس انداز میں درس دیا۔ اہل اسلام کو مثال دے کر سمجھایا۔ کہ جس طرح ایک جسم کے مختلف اعضا ہوتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی جسم ہیں اور افراد اسلام مختلف الاعضاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب بدن کے ایک حصہ میں تکلیف ہو۔ تو سارا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس شدت کا ایکا پن صرف اسلام میں ہی ملتا ہے۔

دوسرے مذاہب نے اپنے ماننے والوں کی قوم۔ وطن یا زبان کی حدبندی کے اندر رہتے ہوئے اتحاد کا سبق دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ برطانیہ جرمنی سے لڑ رہا ہے۔ جرمنی، برطانیہ سے برسرِ پیکار ہے۔ گورا کالے کا گلا کاٹ رہا ہے اور کالا گورے کے خلاف بندوق لئے کھڑا ہے۔ اسلام نے اخوت کا وسیع تر طریقہ بتایا۔ اسلام نے بتایا کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس میں نہ زمانہ کی قید ہے۔ نہ زبان یا وطن کی حدبندی ہے۔ گویا اسلام کے نزدیک ہر زمانے کا مسلمان قیامت تک پیدا ہونے والے ہر مسلمان کا بھائی ہے چاہے وہ کسی دور میں ہو۔ کسی بھی وطن میں رہتا ہو۔ کوئی سی زبان بولتا ہو۔ اور کوئی سا بھی رنگ رکھتا ہو۔

اسلام نے محبت اور اتحاد کا یہ عقیدہ ڈنڈے یا تلوار کے ذریعے نہیں ٹھونسا بلکہ ایک ایسا ہمہ گیر سبق دیا کہ انسان کے قلب و ضمیر کو بدل کر رکھ دیا۔ اور اسے سمجھایا۔ کہ وہ جہاں اور جس ملک یا زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدائے علیم و خبیر اس کے ساتھ ہے۔ وہ اس کی ہر ہر حرکت دیکھ رہا ہے اور اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ

"اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اس دن سایہ دے گا جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے دو آدمی وہ ہوں گے جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھیں۔"

گویا اگر وہ ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں۔ جن میں آپس کی محبت کا ذریعہ زبان۔ وطن یا کوئی دوسرا نہیں ہے تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے اگر بسا کریں گے۔ تو انہیں قیامت کے گرم دن سایۂ عاطفت میسر آئے گا۔ جب انسان ہر کام صرف خوشنودیٔ رب کے لئے کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔ تو پھر ایسا معاشرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جن کی باہمی اخوت کا مدّاح خود خدا ہوتا ہے۔ جیسے کہ سورت فتح میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ نے "آپس میں نہایت رحم کرنے والے" بتایا۔

باہمی الفت و محبت کو انعام کا نام دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔
"کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ لا تؤمنوا حتیٰ تحابوا "تم تب تک صحیح مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ رکھو"۔

اسلام نے نہ صرف محبت و الفت کا درس دیا۔ بلکہ ایسی تمام حرکات سختی کے ساتھ ممنوع قرار دے دیں، جن کے باعث مسلمانوں کے افتراق اور باہمی خلفشار کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اسلام نے کسی کی غیبت کرنے۔ چغلی کھانے۔ اس پر بہتان باندھنے سے منع کیا۔ کیونکہ ان سے باہم ناچاقی پیدا ہوتی ہے اور یہ نفرت بڑھتے بڑھتے جنگ کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔

اسلام نے حکم دیا۔ کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو ہتھیار دکھا کر یا گھور کر نہ ڈرائے جو ایسا کرے گا۔ اُسے قیامت کے دن اللہ ڈرائے گا۔ اسلام نے حکم دیا۔ کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو گالی نہ دے۔ دوسرے پر لعن طعن نہ کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیاں دینا منافق ہونے کی ایک علامت بتایا۔ اور فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور غنڈہ گردی ہے۔ اس کی اس سختی سے ممانعت فرمائی کہ حکم صادر فرما دیا کہ بعد میں آنے والے پہلوں پر نہ لعنت کریں اور نہ گالیاں دیں اور ایسے لوگوں کی پُرزور مذمت کی جو پہلوں پر سب و شتم کرتے ہیں۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو باہمی محبت اور دوستی کو محض قرآن اور حدیث کی اساس پر قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو۔ تو اُسے اللہ اور اس کے رسول کے پاس پیش کر دو یعنی قرآن مجید،

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسلام نے مسلمانوں کی باہمی محبت اور دوستی کی صحیح قرآن مجید اور حدیث نبوی کو فیصل قرار دو۔ اور اگر اسلام کے ان دو ماخذوں سے بات واضح نہ ہو سکتی

Scanned with CamScanner

مقامِ صحابہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نظر میں

ڈاکٹر محمد منظور الوجیدی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہود کی بدکرداریوں اور مظالم کے باعث ان سے نبوت کا انعام چھین لیا۔ اور بنی اسرائیل پہ اپنا فضل فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی اسماعیل میں مبعوث فرمایا۔ یہودی لوگ تو صرف اسی پہ جلے بیٹھے تھے کہ نبوت ہمارے خاندان سے نکل کر بنو اسماعیل میں کیوں چلی گئی۔ چنانچہ یہود کی اکثریت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقتاً پہچان لینے کے باوجود ایمان قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کے برعکس کفار و مشرکین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف منافقانہ پالیسی پر عمل پیرا رہے۔ مدنی زندگی میں یہودیوں کے معرکوں کی ایک طویل داستان ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں عرب کے جزیرے سے نکال باہر کر دیا گیا۔

عرب کے علاقے سے جلاوطنی ان کے لئے دوسرا صدمہ تھا۔ چنانچہ اس بدبخت قوم نے اسلام کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ ان میں ظاہری طور پہ سیاسی اور مادی قوت تو نہ تھی۔ چنانچہ پوشیدہ طور پہ اسلام قبول کیا۔ اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے اس نے ایک غلیظ قسم کا جھوٹ اور افترا ایجاد کیا۔ یعنی پہلے تینوں خلفاء پر زبانِ بکواس کھول دی۔ صحابہ کرام پہ مسلمانوں کا اعتماد نہ رہے گا۔ تو پھر اسلام کے ان دو بڑے ماخذوں قرآن و حدیث کا انکار آسان ہو جائے گا۔ اس وقت امت مسلمہ کا ہر فرد، قرآن و حدیث پہ ایمان رکھتا ہے۔ ہم قرآن پاک کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام دیکھتے ہیں۔ کہ کیا ہے اور ہمیں ان پہ کیوں اعتماد کرنا واجب ہے؟

صحابہؓ کو ایمان محبوب ہے

سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح فرماتے ہوئے بتایا۔ اے دنیا والو یاد رکھو کہ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان

"لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دیدی"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضہ کے متعلق ضمانت دے دی کہ میں نے انہیں ایمان کی محبت عطا کی۔ جسے اللہ تعالیٰ ایمان کی محبت عطا کرے۔ کیا وہ منافق ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا مان لیا جائے تو یہ خدا تعالیٰ کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توہین سے بچائے آمین۔

آیت کے دوسرے حصے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کفر۔ برے کام اور نافرمانی سے نہ صرف بچا لیا۔ بلکہ ان کاموں سے متنفر ہی کر دیا۔ سبحان اللہ کیا شانِ صحابہ رضہ ہے کہ جن کے ایمان سے محبت اور نافرمانی سے نفرت کا گواہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

صحابہؓ کا تقویٰ

بلکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح میں ان کا کمالِ تقویٰ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المومنین والزمھم کلمۃ التقویٰ و کانوا احق بھا و اھلھا وکان اللہ بکل شیئ علیماً ٥

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا۔ اور وہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور اس کے اہل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"

اس آیت میں فرمایا۔ کہ صحابہ رضہ ہی (معیاری) تقویٰ کے اہل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں بتا دیا۔ کہ یہ نہ سمجھو کہ میں ویسے ظاہر کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں۔ بلکہ "اللہ تعالیٰ ہر چیز کے باطن تک کو خوب جانتا ہے"

صحابہؓ سے اللہ راضی ہے

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اپنی رضامندی کا صاف صاف اور واضح اعلان کیا ہے۔ سورۃ الفتح میں فرمایا:- کہ

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (ترجمہ) اللہ ان مسلمانوں سے خوش ہوا۔ جب کہ یہ لوگ آپؐ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے"

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "کہ یہ بیعت کرنے والے (صحابہ رضؓ) چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ اور یہ درخت ببول کا تھا۔ جو حدیبیہ کے میدان میں تھا۔ ..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپؐ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ کر خود ہی بیعت کر لی"

ان اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت علی اور دوسرے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سب شریک تھے۔ جو کہ قرآن اور حدیث کے راوی ہیں اور جن سے یہ دونوں ماخذ مروی ہیں۔

سورۃ توبہ میں فرمایا:-

والسّٰبقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام ہی مہاجر و انصار صحابہ کرام سے رضامندی کا اعلان فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ بتایا۔ کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیرو ہیں اور خلوص کے ساتھ ان سے محبت رکھتے ہوئے ان کے دین پہ چلنے والے ہیں۔ ان پہ بھی اللہ راضی ہے۔ ان آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پوزیشن صاف اور واضح ہے کہ صحابہ رضہ کو ایمان محبوب ہے۔ کفر اور نافرمانی سے نفرت ہے۔ یہ لوگ متقی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضؓ سے بالکل راضی ہے . . . . بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے بھی راضی ہے کہ جو صحابہ کے پیروکار ہیں البتہ جو صحابہ رضہ کے دشمن ہیں۔ ظاہر ہے خدا ان کا دشمن ہے

ابن کثیر رح لکھتے ہیں کہ صحابہ رضہ کے متعلق جب اللہ تعالیٰ نے "قرآن میں اپنی رضامندی کی سند دے دی۔ تو پھر کس منہ سے وہ قرآن پہ ایمان لانے کا دعوے کرتے ہیں (جو صحابہ رضہ کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں) اب قرآن پہ ایمان ہی کہاں رہا۔ اور اہل سنت ان (صحابہ رضہ) کی قدر کرتے ہیں اور ان سے راضی ہیں۔ جن سے کہ اللہ راضی ہے۔"

ابوبکرؓ قرآن کے الفاظ میں صحابی ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی عنہ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کے صحابی ہونے کا اعلان کیا۔ سورۃ توبہ میں فرمایا:-

اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔

" جبکہ آپؐ کو کافروں نے جلاوطن کر دیا تھا۔ جبکہ دو آدمیوں میں سے ایک آپؐ تھے۔ جس وقت کہ دونوں غار میں تھے۔ جب کہ آپؐ اپنے صحابی (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ) کو کہہ رہے تھے غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"

اس آیت کے متعلق بعض مفسرین کا قول ہے۔ کہ ابوبکر صدیق عنہ کی صحابیت کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اس لئے ان کے صحابی ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ ان کی صحابیت کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے۔

صحابہؓ جیسا ایمان ہی مقبول ہے

اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضہ پہ رضامندی ظاہر کرتے ہوئے۔ تمام دنیا والوں کو حکم دیا کہ:

فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا ۚ وان تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ ۚ وھو السمیع العلیم ٥

"اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم ایمان لائے ہو تب تو وہ بھی راہ پہ لگ جاویں گے اور اگر وہ روگردانی کریں تو وہ لوگ برسرِ مخالفت ہیں ہی تو آپؐ کی طرف سے عنقریب ہی نپٹ لیں گے ان سے اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔"

سورت النساء میں فرمایا

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیراً ٥

"اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امرِ حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر

(باقی صفحہ پر

(۷۸۶)

ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۔ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

ناموسِ اسلاف کی حفاظت کیجئے

امت مسلمہ پر جس جماعت کا سب سے زیادہ احسان ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہیں۔ یہی وہ جماعت ہے کہ جس نے تیرہ برس مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں ایسی ایسی کرب ناک اذیتیں سہیں۔ جن کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ گرم ریت پر ننگے بدن لیٹنا سینے پر گرم پتھر برداشت کرلینا۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لیٹ کر اپنے جسم کے پسینہ اور چربی سے انہیں بجھا دینا۔ سولی پر لٹک جانا۔ درے کھانا۔ بوریوں میں بند ہو کر اذیتیں سہنا انہیں حضرات کا حوصلہ تھا۔ اور یہ سب کچھ صرف اس لئے ہو رہا تھا کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ پر ایمان لائے۔ کتاب اللہ پر ایمان لائے اور شرک وکفر سے تائب ہوئے۔

مدینہ شریف کو ہجرت کرنے کے بعد امتحان اور مشکلات کا نیا انداز شروع ہوا۔ مشرکین ہر سال مدینہ پر حملہ کرتے ہیں۔ اور مسلمان اپنے عشق ومحبت کا امتحان دینے کے لئے اپنے ہی باپوں۔ بیٹوں اور بھائیوں کے خلاف تلوار اٹھا کر اللہ تعالےٰ سے سند رضا حاصل کرتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی

حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا کے کسی استاذ کے شاگرد بھی اس قدر جاں نثاری اور قربانی کا ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ صحابہ کرام کی عظمت اور عشق وقربانی کے کارنامے رہتی دنیا تک پڑھنے والوں کو محو حیرت رکھتے رہیں گے۔ یہ صحابہ اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور پروردہ تھے جن کا استاد خود خدا ہے۔ جن کی مدح اور تعریف کے الفاظ ح محفوظ پر لکھے ہیں۔

قرآن مجید فی لوح محفوظ ۰

قرآن مجید لوح محفوظ پر ہے

د تعالےٰ نے ان کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

زرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوی
علی سوقه یعجب الزراع ۔

جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا۔ پھر اس کی کمر مضبوط کی، پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر، خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو۔

صحابہ کرام کی کھیتی کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اور اسی کھیتی کو تربیت دے کر پروان نے والے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت نے بتایا کہ اس کھیتی یعنی اللہ اور اس کا رسول دونوں کو یہ جماعت خوش لگتی ہے۔

قرآن کے ان الفاظ نے عظمت صحابہ رض کو ابد تک وہ برتری بخشی جس کا تصور بھی کسی ن کے بس میں نہیں۔ صحابہ کرام نے جان و مال پیش کر کے اسلام کی آواز دنیا کے کونے نے میں پہنچادی۔ انجام کار دنیا ہی نہیں بلکہ ابد تک ہر مسلمان کی گردن میں صحابہ کرام کے احسانات ا بار رہے گا۔ ان کی اہمیت اسی سے واضح ہے کہ صالحین کا یہی گروہ قرآن کا راوی ہے سلام پر چلنے والی پہلی جماعت ہے۔ ان کی ہر حرکت، ان کا ہر قول قانون اور سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

لیکن خلفائے راشدین کے بعد جب غیر مسلموں نے دیکھا کہ فوجی یا اخلاقی میدان میں اسلام کا مقابلہ ناممکن ہے۔ تو انھوں نے "میدان نفاق" کو اختیار کیا۔ اور عبداللہ بن سبا ایک یہودی نے منافقانہ طور پر اسلام قبول کر کے اسلام کو کمزور کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے دیکھا کہ صحابہ کرام کی جاں فروشیوں نے ہی اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلایا ہے یہی لوگ کتاب وسنت کے پہلے علمبردار ہیں۔ ان کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنے کے بعد مسلمانوں کو آسانی کے ساتھ اسلام سے ہٹایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن سبا نے خلفائے ثلاثہ کے متعلق اپنے مشہور اور قابل نفرت افکار کا پرچار شروع کر دیا۔ گویا اسلام میں گروہ بندی اور نفرت کا آغاز اسی نظریہ کی بدولت ہوا۔ ہمیں ٹھنڈے دل کے ساتھ اس غلط نظریے پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ کہ اگر صحابہ رض پر اعتماد ختم کر دیا جائے۔ تو آخر ہمارے پاس صداقت قرآن کی کونسی ایسی دلیل رہ جاتی ہے؟ کہ جس کے ذریعہ ہم غیر مسلموں کو قائل کر سکیں۔

پاکستان بن جانے کے بعد اس بات کی شدید ترین ضرورت ہے۔ کہ اسلام کے پہلے راویوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں اور اس جماعت کی اہمیت اور عظمت کی حفاظت کی جائے۔ جن کو قرآن نے اللہ اور اس کے رسول کی کھیتی قرار دیا۔ انہیں رضا الہٰی کی سند بخشی اور ان کی طرح ایمان لانے کو ضمانت ہدایت قرار دیا۔

ہمارا ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے۔ یہ ہمارا دینی و اخلاقی اور قومی فریضہ ہے کہ ہم سرکاری سطح پر تمام بزرگان دین۔ سلف صالحین اور صحابہ عظام کے ناموس کی حفاظت کریں اور کسی فرقے یا جماعت کو اسلاف اسلام کی عزت سے کھیلنے کی اجازت نہ دیں۔

اہل سنت صحابہ کرام اور اہل بیت دونوں کو اپنا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ دونوں کا احترام کرنا ایمان کا جزو سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک کسی ایک کی توہین کرنا ایمان کی بربادی کا سبب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کی جانب سے فرقہ داریت اور باہمی مناقشت پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو لوگ صحابہ کرام کے متعلق غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرتے ہیں۔ اور ملک کی عظیم اکثریت کے محترم بزرگوں کے متعلق نامناسب انداز میں کلام کرتے ہیں۔ انہیں اپنے اس طرز عمل کو بدلنا چاہیئے۔

آخر آپ خود ہی سوچیئے کہ اگر ہم مسلمان ہو کر خود ہی اسلام کے راویوں کے خلاف محاذ قائم کریں۔ تو غیر مسلموں سے کس قسم کی توقعات رکھی جا سکتی ہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ ملک کے رہنے والے تمام مسلمان فرقے کسی کے اسلاف کے خلاف زبان و قلم کو حرکت نہ دیں۔ بلکہ اس پر عمل کریں۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

اور سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور الگ الگ نہ ہو جاؤ

کلاچی کی جمعیت کا قابلِ تقلید پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے زیر اہتمام ہر پندرہ روز کے بعد "اصلاح معاشرہ" کا اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ جمعیۃ نے اپنے سابق اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ اپنے علاقہ کے عام مسلمانوں کو منظم طور پر اسلام کی تبلیغ کی جائے اور ان سے اس بات کا وعدہ لیا جائے۔ کہ

" عائلی قوانین کی بعض دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہر ایسی تقریب سے بائیکاٹ کریں گے۔ کہ جو خلاف اسلام قواعد کے مطابق ترتیب دی جائے۔ نیز جوئے۔ بینڈ باجے۔ رقص وسرود۔ کتوں کو لڑانے کی مجالس سے الگ رہیں گے۔ نماز کا تلفظ درست کریں گے انگریزی بال نہ رکھیں گے۔ اور اپنے بچوں کو بھی اسلامی معاشرت کا پابند بنائیں گے۔ "

کلاچی کی جمعیت نے ان چند باتوں سے تبلیغ اسلام کا آغاز کیا ہے اور اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ آہستہ آہستہ تبلیغ کا کام پوری وسعت سے شروع کیا جائے۔ کلاچی کی جمعیۃ کا یہ کام از حد قابل تحسین اور لائق تقلید ہے۔ اگر پاکستان بھر کی تمام شاخیں اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے چند "مراحل" مقرر کر کے پوری تنظیم کے ساتھ کام کریں۔ لوگوں کو اسلام کے قریب تر لانے کے لئے اشتہارات۔ کتابچے۔ تقاریر۔ نجی ملاقاتیں اور ہر قسم کے دوسرے ممکن وسائل استعمال کریں۔ اور یہ سمجھیں کہ اسلام کی تبلیغ کرنا اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون پر آمادہ کرنا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عاید کردہ فریضہ ہے تو یقیناً اس کے دور رس نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ اور عوام کی دینی و اخلاقی حالت میں تیزی سے انقلاب آسکتا ہے۔ جمعیۃ کی تمام شاخوں کو اس پر ضرور عمل کرنا چاہیئے بلکہ اگر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی آئندہ اجلاس میں تمام اضلاع میں بنیادی طور پر دعوت وارشاد کا طریق کار متعین کر دیا جائے اور ہر شاخ اپنی سرگرمیوں اور اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو "ترجمان اسلام" میں شائع کرنے کے لئے ارسال فرمائیں۔ اس طرح تبلیغی میدان میں نہ صرف ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ بلکہ باہمی مشوروں سے

[illegible]

[illegible]

بقیہ شذرات

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء عبرت اور ندامت

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کا دن ہمیشہ ایک صدی کی طویل غلامی کا آغاز اور انگریز قوم کی چیرہ دستیوں اور انسان دشمن مظالم کی یادگار رہے گا۔ ۱۰ مئی کی صبح تھی کہ میرٹھ میں ۸۵ سپاہیوں نے انگریز کے جبر و ظلم کے خلاف احتجاج کیا۔ ان سے ہتھیار چھین لئے گئے اور کورٹ مارشل کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ پھر ان پر غلط الزامات لگا کر طویل سزائیں دی گئیں۔

برطانیہ کے ان وحشی درندوں نے سمجھا کہ اس دھمکی سے ہندوستانی مرعوب ہو جائیں گے۔ لیکن اس کا الٹا اثر ہوا اور دس مئی کو اس واقعہ نے بغاوت کی صورت اختیار کر لی۔ بالآخر جنگ آزادی کی یہ لہر سارے ہندوستان میں پھیل گئی لیکن بغاوت غیر منظم تھی اس لئے جلد ہی فرو ہو گئی اور ۲۰ ستمبر کو ہندوستان کے بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون بھیج دیا گیا۔

اس کے دو بیٹوں اور ایک پوتے کو بادشاہ کے سامنے گولی سے اڑا دیا گیا۔

ان ایام میں انگریزی فوج نے ہندوستانیوں پر ایسے ایسے ظلم کئے کہ جن کے سامنے دنیا کی ظالم ترین قوم کی چیرہ دستیاں بھی ہیچ ہیں۔ فتح پوری کی جامع مسجد سے لے کر ضلع تک کئی سو پھانسیوں کی ایک قطار لگا دی گئی۔ جگہ جگہ موت کا بازار گرم کیا۔ کئی مقامات پر مسلمانوں کے گلے میں رسے ڈال کر درختوں سے لٹکا دیا۔ توپوں کے دہانوں سے باندھ کر انہیں گولے سے اڑا دیا۔ غرض سارے ہندوستان کو انسانی ذبح خانہ بنا کر رکھ دیا۔ جب تک یہ دنیا قائم رہے گی آنے والا مورخ برطانوی قوم کو انسانوں کی قصاب قوم کے نام سے یاد کرتا رہے گا۔ ظلم اور منافقت میں انگریز قوم اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا کا کوئی شریف اور دیانتدار مورخ ایسی کم ظرف اور خونخوار قوم کو عقیدت کا ایک لفظ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اس قوم کا یہ ظلم جاری رہا اور گذشتہ ایک صدی میں اس قوم نے ہندوستان کے کم از کم تین کروڑ انسانوں کو جنگ عظیم اول اور دوم کی بھینٹ چڑھایا اور باقیوں سے شرافت۔ اسلام اور انسانیت چھین کر انہیں جانوریت کا عادی بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کا دن ہر سال صدی بھر کے مظالم کو تازہ کرتا ہے جو اہل پاکستان کے لئے باعث عبرت ہیں اور اہل برطانیہ کے لئے باعث ندامت!

متفرقات

مولانا سید عطاء المنعم بخاری کی گرفتاری

ملتان ۔ ۸ مئی ۱۹۶۷ء ۔ مولانا سید عطاء المنعم بخاری کو تحفظ امن عامہ کے قانون کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

مولانا کو گرفتاری کے موقع پر ہتھکڑی لگائی گئی اور عدالت میں پیش کیا گیا۔ سٹی مجسٹریٹ صاحبزادہ نصیر بخش نے مولانا کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ مولانا نے عید کے دن حکومت کی اجازت کے بغیر تقریر کی۔ وکیل صفائی سردار عبدالجبار خاں نے کہا ہے کہ مولانا نے عید کے روز کسی قسم کی تقریر نہیں کی جس سے ان پر تقریر نہ کرنے کی پابندی کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔ انہوں نے عید کے روز صرف خطبہ عید دیا جو کہ ایک امام کا فرض ہے۔

ملتان کے علماء کرام نے اس واقعہ پر سخت احتجاج کیا ہے کہ مولانا سید عطاء المنعم بخاری کو ہتھکڑی لگا کر افسران نے عوام سے علماء کرام کا وقار گرانے کی کوشش کی ہے۔ افسروں کا یہ رویہ امن قائم کرنے اور اتحاد قائم رکھنے کے خلاف ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخ اظہار الحق نے مولانا کے لئے جیل میں بی کلاس کی سفارش کی ہے۔

اطلاع عام

رانا مقبول حسین ولد میاں فیروز الدین مرحوم سکنہ کوٹ پنڈی داس تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ جو کہ ہمارے پریس میں بطور منشی کام کرتا تھا مورخہ ۲۹/۴/۶۷ سے اسے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اب وہ پریس کے نام پر کسی قسم کا لین دین کرنے کا مجاز نہیں

مینیجر تعلیمی پریس لاہور۔ فون نمبر ۸۴۶۸

مودودیت سے اعلان بیزاری

مردان: مودودی فرقے نے عوام کو اعتماد دلانے کے لئے اتحاد العلماء کے نام سے ایک ذیلی جماعت بنا رکھی ہے تاکہ عوام یہ سمجھیں کہ اس فرقے کو بھی علماء کی تائید حاصل ہے صرف نام کی وجہ سے مردان کے مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا عبدالمالک صاحب اور مولانا رحمان الدین نے اس میں شمولیت اختیار کر لی۔ لیکن چند روز کے بعد ہی ان کے سامنے اس جماعت کا فریب سامنے آگیا اور ان دونوں علمائے کرام نے اس پر فریب جماعت سے استعفیٰ دے دیا۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مودودی فرقہ اسلام کے لباس میں اسلام کے خلاف قادیانی اور پرویزی فرقہ سے زیادہ فتنہ انگیز ثابت ہو چکا ہے علماء حق نے اس باطل فرقہ کا پوری قوت سے مقابلہ کیا۔ آخر یہ جماعت بری طرح ناکامی کے غار میں گر پڑی۔ ہم ان کی خباثت کو سمجھتے ہوئے ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں اور جمعیۃ علمائے اسلام سے الحاق کرتے ہیں۔ پاکستان میں جمعیۃ علمائے اسلام ہی علمائے حق کی جماعت ہے۔ اب ہم ان شاء اللہ پوری جان و مال اور قوت کے ساتھ مودودی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوشش کریں گے

(مولانا) عبدالمالک (مولانا) رحمان دین مردان

تبصرہ

(نوٹ: تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (مدیر)

نام کتاب: ذکرہ وفات منظوم (پنجابی) شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح

قیمت: پچاس پیسے

مصنف: نواب شاہ ہاشمی۔

ملنے کا پتہ: خطیب جامع مسجد گاکھڑہ ضلع گجرات۔

زیر نظر کتاب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی منظوم پنجابی میں تاریخ ہے جس میں مصنف نے مرد مجاہد اور شیخ التفسیر رح کی زندگی کو شستہ اور سلیس پنجابی میں پیش کیا ہے۔ حضرت رح کی زندگی برصغیر کی داستان جہاد کا نام ہے۔ مصنف نے انتہائی محنت اور کامیابی کے ساتھ حضرت رح کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں حضرت کا شجرہ روحانی بھی لگا دیا گیا ہے

پاکستان میں اسلامی قانون جاری کیا جائے

جامعہ حمیدیہ کے افتتاح پر حضرت مولانا درخواستی کا خطاب

سرائے مغل ۔ ۱۰ مئی کو جامع حمیدیہ سرائے مغل بھائی پھیرو میں مسلمان بچوں کی ایک بہت اہم دینی اور دنیاوی تعلیم کی مثالی درس گاہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ درس گاہ لاہور سے تیس میل دور واقع ہے۔ جہاں کہ طلباء کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے گی۔ اس جامعہ میں درجہ پرائمری اور درجہ ثانوی میں ذریعہ تعلیم اردو ہوگا۔

درجہ ابتدائیہ میں اول تا پانچویں تک منظور شدہ نصاب کے علاوہ قرآن پاک ناظرہ مع تجوید عربی زبان کی ابتدائی تعلیم مسائل و احکام اسلام سکھائے جائیں گے اور آخری پارہ حفظ کرایا جائے گا

درجہ ثانیہ میں منظور شدہ نصاب کے علاوہ ترجمہ قرآن پاک ۔ عربی بول چال ۔ ادب ۔ سیرت اور تاریخ اسلام کا مطالعہ شامل ہوگا۔

اس مثالی جامعہ میں فی الحال ایک سو طلباء کا داخلہ ہوگا اساتذہ کا تقرر ہو چکا ہے۔ افتتاحی تقریب کی صدارت امیر جمعیۃ علمائے اسلام حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی نے فرمائی۔ آپ نے سوا گھنٹہ تقریر میں مسلمانوں کے لئے اسلامی تعلیم کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس گھر میں قرآن پاک کی تعلیم نہ ہو۔ اس گھ [illegible] نہیں ہوتی۔

آپ نے فرمایا کہ جب پاک [illegible] تو ہم سے اسلام کی حکومت کا وعدہ ک [illegible] لیکن آج تک یہ وعدہ شرمندہ تعبیر نہ [illegible] قرآن کا نظام آج تک یہ وعدہ نا شر [illegible] نہیں ہوا۔ قرآن کا نظام آج تک ہمار [illegible] میں نافذ نہیں ہوا۔ انھوں نے کہ [illegible] نعروں سے کام نہیں چلے گا۔ آج [illegible] سے کام چلے گا۔ حضرت درخواست [illegible] کی تقریر کا مکمل متن اگلے شمارہ میں ملاحظ [illegible]

حضرت درخواستی کے علاوہ مولا [illegible] احسان احمد شجاع آبادی۔ حضرت مولا [illegible] محمد ادریس کاندھلوی نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اجلاس میں قاری محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند اور دیگر معزز علمائے کرام نے شرکت کی

Scanned with CamScanner

صحابہؓ اور قرآن حکیم

جمع و ترتیب اور نشر و اشاعت کے تاریخی اصول

عبدالمومن فاروقی۔ لکھنؤ

دنیا میں کون مسلمان ہے جس کو یہ نہیں معلوم کہ قرآن اسلامی تعلیم کا اصلی سرچشمہ، باغ اسلام کا حقیقی گلدستہ اور مذہب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل الاصول ہے۔ کسی کلمہ گو کا یہ اعتقاد نہیں کہ قرآن دین و ایمان کی بنیاد اور جڑ ہے؟ اور کون اس سے بے خبر ہے۔ ہم اہل اسلام کے نزدیک قرآن کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ قابل عمل اور لائق تقلید ہے۔ اس کے ہر حکم کے آگے دنیا کے تمام احکام منسوخ، اس کی ہر دلیل کے سامنے عالم کے تمامی امور بیکار۔ الغرض اللہ جس کتاب کی وقعت اس قدر مسلمانوں کے دل میں ہو۔ پھر کون مسلمان اس کی امکانی خدمت سے دریغ کر سکتا ہے؟ نہ کہ صحابۂ کرامؓ کہ جو درحقیقت قرآن حکیم کے مخاطب اول اور دنیا میں اس کے امین و پاسبان تھے۔ یوں تو صحابۂ کرامؓ نے قرآن کی جس قدر خدمت کی، اس کی شہادت کے لئے آج تاریخ کے صفحات کافی و شافی ہیں لیکن ان کی سب سے اہم اور نہایت عظیم الشان خدمت میں سے ترتیب قرآن اور اس کی نشر و اشاعت ہے کہ جس نے ان کو دنیا کے تمام دیگر اولوالعزم پیغمبروں کے اصحاب پر امتیاز و تفوق کے درجہ پر فائز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب کو اپنے آخری نبیؐ پر نازل فرما چکا ہے۔ حضور صلعم اس دنیائے فانی سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ قرآن ایسی مقدس اور اہم کتاب لکڑیوں کے تختوں پر، اونٹوں کی ہڈیاں پر کھجور کے پتوں پر منتشر ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگوں کو کچھ سورتیں کسی کو ربع قرآن کسی کو نصف اور کسی کو اس سے زائد یاد ہے۔ اور بعض ایسے خوش قسمت بزرگ ہیں جو آنحضرت کی زندگی ہی میں کل کا کل قرآن پاک حفظ کر کے آپ کو سنا چکے ہیں۔ ان میں سے حضرت زید بن ثابتؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ عبداللہ بن مسعودؓ۔ سالمؓ اور معاذ بن جبلؓ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جیسا کہ خود بخاری شریف میں عمرو بن العاصؓ کے واسطہ سے روایت موجود ہے۔ وہ یہ کہ

خذوا القرآن من اربعة من عبد اللّٰہ بن مسعودؓ وسالمؓ ومعاذ وابی بن کعبؓ۔

(بخاری جلد ۲ باب القراء من اصحاب النبی صلعم)

یعنی چار حضرات سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعودؓ، معاذؓ، سالمؓ اور ابیؓ سے۔

یہ سب کچھ تھا لیکن قرآن پاک کا کوئی مجموعہ ایسا مرتب نہ ہو سکا تھا جس سے ہر خاص و عام ہر وقت فائدہ حاصل کر سکتا اور نہ کوئی اس میں خاص نظم و ترتیب تھی کہ جس سے پڑھنے میں سہولت ہوتی۔ خطابی نے اس کی وجہ یہ سمجھی ہے کہ چونکہ ناسخ و منسوخ وغیرہ کا خیال تھا۔ اس لئے آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں اس کو مرتب نہیں کرایا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں تمام فضیلتوں سے سرفراز فرمایا تھا وہاں ایک جمع قرآن کی بھی فضیلت تھی۔ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں۔

اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر رحمة اللّٰہ علی ابی بکر ھو اول من جمع کتاب اللّٰہ (اتقان)

مصاحف میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق ابوبکرؓ ہیں اللہ ان پر رحمت نازل کرے وہ اللہ کی کتاب کے سب سے پہلے جمع کرنے والے ہیں۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب حضرت ابوبکر رضؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو یمامہ کی ایک بہت بڑی مہم پیش آئی۔ آپ نے صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کو اس مہم کے سر کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ جو بیشتر حفاظ قرآن اور دیگر کبار صحابہؓ پر مشتمل تھی سوء اتفاق وہ سب حفاظ قرآن شہید ہو گئے۔ تب حضرت عمرؓ کو قرآن پاک کے مدون کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ وہ خلیفۂ وقت سیدنا صدیق اکبرؓ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اگر لڑائیوں میں اسی طرح حفاظ قرآن شہید ہو گئے۔ تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے میری رائے ہے کہ آپ قرآن کے جمع و ترتیب کا حکم صادر فرما دیجئے۔ چونکہ یہ ایسا کام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں کرایا نہ تھا اس لئے پہلے پہل انہوں نے اس کی شدت کے ساتھ مخالفت کی لیکن بالآخر حضرت عمرؓ کے اصرار سے وہ اس پر راضی ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے زیدؓ کو جو عہد نبوی کے ممتاز کاتب وحی تھے اور ان کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپ کی حیات مبارک ہی میں انہوں نے پورے قرآن کو ایک سے زائد بار سنا دیا تھا طلب فرمایا۔ اور اس اہم خدمت کو ان کے سپرد کرنا چاہا۔ اولاً انہوں نے بھی شدت سے انکار کیا۔ بالآخر حضرت ابوبکرؓ کی طرح ان کو بھی شرح صدر کا شرف بخشا۔ انہوں نے اس ایمان و ہدایت کے ذریں ٹکڑوں کو ایک ایک کر کے جمع کرنا شروع کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ کا حکم تھا۔ کہ صرف وہ آیتیں و سورتیں جمع کی جائیں جو لکھی ہوئی ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت خزیمہ انصاریؓ نے سورۂ براءت کی آخری آیتوں کو پیش کیا۔ تو آپ نے ان کے لکھنے میں تامل کیا۔

اس اہم کام کی ابتدا اس طرح کی گئی کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ و زید بن ثابتؓ کو حکم دیا۔ کہ وہ مسجد کے دروازہ پر بیٹھ جائیں۔ اور جو لوگ قرآن کی آیات پیش کریں۔ ان سے بغیر دو گواہ لئے ہوئے قبول نہ کریں۔ اس حکم پر اس قدر شدت سے عمل کیا گیا۔ کہ ایک بزرگ نے آیت رجم پیش کی تو حضرت عمرؓ نے اس کو رد کیا۔ کیونکہ اس کا کوئی گواہ نہ تھا۔ (اتقان)

غرض اس احتیاط و اہتمام سے یہ کلام (قرآن) لوگوں کے سینوں سے لکڑیوں اور کھجور کی چھالوں سے جمع کیا گیا۔ جیسا کہ خود حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے قرآن کی جستجو کی اور کھجور کی چھال لکڑیوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کیا۔ (بخاری جلد ۲)

لیکن اب بھی اس میں اس بات کی کمی رہ گئی کہ سورتیں مرتب نہیں ہونے پائیں تھیں۔ جب یہ مجموعہ تیار ہو گیا۔ تو اس کو حضرت ابوبکرؓ بہت ہی احتیاط سے اپنے پاس رکھے رہے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے قبضے میں خلافت کے ساتھ یہ بھی آیا۔ قرآن پاک ایک حد تک مرتب ہو ہی چکا تھا۔ اس لئے آپ نے اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں محسوس فرمائی۔ بلکہ اس سے زیادہ اہم امر کی طرف آپ نے اپنی کوششوں کی باگ کو پھیرا۔ (یعنی قرآن کے حفظ و اشاعت کی طرف)، تمام ممالک مفتوحہ میں اس کا درس جاری کرایا۔ معلموں اور حفاظ کی تنخواہیں اور وظائف مقرر کئے۔ ابو سفیان نامی ایک شخص کو چند لوگوں کے ساتھ قبیلہ قبیلہ اور دیہات دیہات پھرنے پر مقرر کیا۔ تاکہ وہ ہر شخص کا امتحان لے اور جس کو قرآن نہ یاد ہو اسے سزا دے۔

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں صحابہؓ کے پانچ مشہور حفاظ قرآن موجود تھے حضرت معاذؓ، ابیؓ، ابو ایوبؓ۔ عبادہ بن صامتؓ اور ابو الدرداءؓ۔ آپ نے ان سب کو بلوایا اور فرمایا کہ آپ لوگ شام جائیے اور وہاں کے مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات سے سرفراز فرمائیے۔ حضرت ابیؓ اور ابو ایوبؓ نے بیماری کا عذر کیا۔ اور بقیہ بزرگوں نے امیر المومنینؓ کے فرمان کو بخوشی منظور کر لیا۔ پہلے یہ لوگ حمص گئے جب وہاں تعلیم جاری ہو گئی تو عبادہؓ وہیں ٹھہر گئے۔ ابو الدرداءؓ دمشق اور معاذؓ بیت المقدس کو روانہ ہوئے۔ ان حضرات کی تعلیم کا یہ اثر تھا۔ کہ ایک بار ابو الدرداءؓ کے شاگرد شمار کئے گئے۔ تو ان کی تعداد ۱۶ سو نکلی۔ حضرت عمرؓ نے قرآن کی اشاعت کے لئے اور بہت سی تدابیر اختیار فرمائی تھیں۔ چنانچہ عمال سلطنت کو لکھ بھیجا تھا کہ جو قرآن یاد کرے۔ اس کی تنخواہ مقرر کر دی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند ہی سال میں ناظرہ خوان کے علاوہ حفاظ کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ چنانچہ سعد ابن وقاصؓ نے حضرت عمرؓ کے ایک خط کے جواب میں اپنی فوج کے حفاظ کی تعداد تین سو بیان کی ہے۔

یہ سب کچھ تھا لیکن چونکہ مسلمانوں کی روز بروز فتوحات ہوتی جاتی تھیں عجم و عرب کے ہزارہا افراد حلقہ بگوش اسلام ہوتے جاتے تھے۔ قرآن کی جلدیں ان کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے قرأت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو حضرت حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ اگر قرأتوں کا انسداد نہ کیا گیا تو کچھ روز کے بعد اس کی بھی توریت و انجیل جیسی تحریف ہو جائے گی۔ تب حضرت عثمانؓ نے صدیقیؓ نسخے کو حضرت حفصہؓ سے منگوا لیا۔ سورتوں کی ترتیب وغیرہ قائم کرنے کے لئے علماء صحابہ کی ایک کمیٹی قائم کی جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ زید بن ثابتؓ۔ عبداللہ بن زبیرؓ۔ سعید بن العاصؓ عبدالرحمان بن الحارثؓ۔ ان کو دربار خلافت سے یہ حکم تھا۔ کہ وہ سورتوں کی ترتیب قائم کریں۔ اور اس کو قریش کی زبان پر لکھیں چنانچہ ان بزرگوں نے جب اپنا کام پورا کر دیا۔ تو اس پہلے مجموعہ کو آپ نے حضرت حفصہؓ کو واپس کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے ان نقل شدہ نسخوں کو مکہ۔ شام۔ یمن۔ بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی طرف روانہ کر دیا۔ اور اس طرح پر صحابۂ کرامؓ نے اسلام کی دو اہم اور نازک خدمات (اشاعت و ترتیب قرآن) کو نہایت ہی حسن و خوبی کے ساتھ انجام فرمایا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

Scanned with CamScanner

بقیہ صفحہ اوّل

تو یہ ہدایت یافتہ ہیں۔ گویا صداقت کی تلاش کے لئے صحابہؓ کی انتہائی پوزیشن اور حقیقت کو قول فیصل قرار دو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے متعلق فرما دیا ہے کہ میرے سبھی صحابہ رضؓ ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس ستارے کے پیچھے چلو گے اپنے آپ کو ہدایت یافتہ پاؤ گے۔ گویا اتباع صحابہ رضؓ ہدایت یافتہ ہونے کی ضمانت ہے۔

صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر کی کمائی اور ۲۳ برس کی محنت کا پھل ہیں۔ ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ کہ میرے صحابہ کے بارہ میں اللہ سے ڈرنا۔ آپ نے فرمایا۔ جس نے ان (صحابہؓ) سے محبت کی اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی۔ اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے دشمنی کی اس لئے آنحضرت نے مسلمانوں کو صحابہ عظام تمام علمائے کرام وصوفیائے عالی مقام کا احترام کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ میرے صحابہ رضؓ کے بارہ میں اللہ سے ڈرنا آپ نے فرمایا جس نے ان (صحابہؓ) سے محبت کی اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی۔ اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے دشمنی کی اسی لئے آنحضرت مسلمانوں کو صحابہ عظام۔ تمام علمائے کرام وصوفیائے عالی مقام کا احترام کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آئندہ نسلوں تک پہنچاتے رہے انھیں حضرات کی قربانیوں سے دین کی آواز ہم تک پہنچی۔ ہم ان سب بزرگان دین کے احسان مند ہیں۔

اسلام نے نہ صرف اپنے زمانہ کے مسلمانوں سے محبت کا سبق سکھایا۔ بلکہ ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں بلکہ ہر جاندار سے محبت اور شفقت کا درس دیا۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے اس کی مدد کرنے اور ملاقات کے وقت السلام علیکم یعنی تم سلامت رہو جیسی اعلیٰ دعا کرنے کا سبق دیا جس سے اتحاد کی راہیں کھلتی ہیں۔ اور مسلمان ایک دوسرے کے نہ صرف واقف بلکہ گہرے دوست ہو جاتے ہیں۔

آج بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اخوت اور باہمی محبت کا سبق اسلام سے سیکھیں۔ ایک دوسرے کے ہمدرد بنیں۔ نفرت اور فتنہ کے محرکات سے علیحدہ رہیں۔ ایک دوسرے پر سلامتی کی دعا کریں۔ اپنے بزرگوں اور نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ اور شاگردوں کے تابع فرمان ہوں۔ اور ہر اس آدمی کا دل سے احترام کریں جس کی وجہ سے ہم تک دین اسلام کی نورانی کرن پہنچی۔

ہمارا فرض ہے کہ اپنی خداداد توانائی کو باہم دست و گریبان ہو کر ضائع کرنے کی بجائے غیر مسلموں پر خرچ کریں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ رحماء بینھم ؑ آپس میں رحم دل جیسی وہ صفات پیدا کریں جن سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین متصف تھے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲

دوسرے رستہ ہو لیا۔ تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے جانے کی

ان دونوں مذکورہ آیات میں اللہ تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ گے۔ تب ہی ہدایت یافتہ سمجھے جاؤ گے۔ اور اگر صحابہ رضؓ کے طریقہ پر ایمان نہ لائے اور صحابہ رضؓ سے بغض رکھا تو یہ لوگ بدبخت ہوں گے۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ جو صحابہ کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے۔ ہم اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ اللھم احفظنا من جھنم۔

صحابہؓ کی شان و شوکت | سورہ فتح میں صحابہ کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب انداز فرمایا۔ اس سورت کے آخر میں فرمایا "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحابہٖ وبارک وسلم) اللہ رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ (صحابہ) ہیں۔ زور آور ہیں کافروں پر۔ نرم دل ہیں آپس میں۔ تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدہ میں ڈھونڈتے ہیں اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی خوشی۔ نشانی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ شان ہے ان کی تورات میں اور مثال ہے۔ ان کی انجیل میں۔ جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا۔ پھر کھڑا ہو گیا اپنی نال پر۔ خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ جلائے ان سے جی کافروں کا"

اس آیت میں اللہ تعالےٰ کی زبان سے مدح صحابہ رضؓ اس عروج پر ہے۔ کہ جس کا تصور تک بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ آیت اپنی شرح خود ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ اللھم صل علی سیدنا ومولٰنا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم کما تحب وترضی عدد ما تحب وترضی۔

مرزائیوں کو دعوتِ مناظرہ

ایک مخلص مسلمان بھائی مرزائیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے حضرت مناظر اعظم مولانا لال حسین صاحب اختر کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران گفتگو میں انہوں نے کہا ہے چند دن ہوئے مجھے ایک مرزائی نے کہا تھا کہ اب ہماری جماعت کی پالیسی یہ ہے کہ تقریری مناظرہ نہ کیا جائے بلکہ تحریری مناظرہ ہو حضرت مولانا مدظلہ نے فرمایا کہ میں نے بارہا مرزائیوں سے کہا ہے کہ ہمارے اکابر اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب و تحریرات موجود ہیں میری تحریر اپنے اکابر کی تحریرات سے زوردار نہیں اور مجھے گمان ہے کہ کسی مرزائی مناظر کی تحریر مرزا آنجہانی سے بہتر نہیں ہو سکتی جب مجدد سے اور موجودہ قادیانی مناظرین سے زیادہ بلند پایہ تحریریں موجود ہیں تو ان کی موجودگی میں ان کی نسبت میری اور مرزائی مناظر کی گھٹیا تحریر کی کیا وقعت ہوگی؟ اور اس کی کیا ضرورت ہے ہمارے اکابر اور مرزا غلام احمد کی بیسیوں کتب ہیں موجود ہیں۔ جنہیں مطالعہ کا شوق ہو وہ فریقین کی کتابیں حاصل کر کے پڑھ سکتا ہے ہاں اگر کوئی مرزائی مناظر مجھے یہ لکھ دے کہ میری تحریر مرزا غلام احمد کی تحریر سے بہتر ہوگی۔ تو میں اس سے فوراً تحریری مناظرہ کروں گا۔ اب تک کسی مرزائی مناظر کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ لکھ دے کہ میری تحریر اپنے نبی کی تحریر سے زوردار ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مولانا نے فرمایا کہ اختلافی مسائل پر بہتر طریقہ یہی ہے کہ کسی مرکزی مقام پر ایک فیصلہ کن تقریری مناظرہ کر لیا جائے جس میں فریقین کے ایک ایک سو افراد شامل ہوں کسی غیر جانبدار مسلمہ فریقین کو صدر مناظرہ مقرر کیا جائے صدر صاحب دو اردو شارٹ ہینڈ جاننے والوں کو مناظرہ قلمبند کرنے کے لئے مقرر کریں اور فریقین کی تقریروں کو ٹیپ ریکارڈ کیا جائے مناظرہ ختم ہونے کے بعد شارٹ ہینڈ لکھنے والے مناظرہ کی تقریریں صاف اردو میں لکھ دیں اگر اس میں کسی لفظ میں اختلاف ہو تو انہیں ٹیپ ریکارڈ کے مطابق کر کے فریقین کے مساوی خرچ سے دس ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا جائے اس طرح مناظرہ تقریری ہوگا اور تقریریں من و عن شائع ہو جائیں گی اور ٹیپ ریکارڈ ملک بھر ہمیشہ کے لئے سنے بھی جا سکیں گے میرا تجربہ ہے کہ مرزائی مناظر موت کو شاید قبول کر لیں لیکن یہ مناظرہ قبول نہ کریں گے۔

رحیم یار خاں کے عامۃ المسلمین مدارس اور کالج طلباء کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا مرزائیوں کے دجل آمیز لٹریچر پڑھنے سے بچیں اور جب کبھی آپ کے ایمان کو متزلزل کرنے کی ناپاک کوشش کی جائے تو آپ مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خاں کی طرف رجوع فرمائیں ہمارے پاس اس متعدی مرض اور ایمان سوز فتنہ کا مکمل علاج ہے اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے اور آپ کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

۲ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ یکم اپریل ۱۹۶۴ء
مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خاں

مفید اور مجرب دوائیں

کندن — عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا (سیلان الرحم) کی آزمودہ مجرب دوا

یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے جس سے کمر درد۔ رنگ زرد۔ چہرہ بے رونق۔ سر میں چکر۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے قیمت پورا کورس ۵۰/۸ روپے محصول ڈاک علاوہ

صلاحیت پلز — طاقت و توانائی

صحت و تندرستی کا واحد علاج زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ

مسعود یہ دوا خانہ بذریعہ ترجمان اسلام لاہور
بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ کی خبریں۔

بلاسُود بنکاری نظام کا مطالبہ

۲۹ اپریل۔ کراچی میں جمعیۃ العلمائے اسلام کے پندرہ روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ڈاکٹر اقبال مشیر اقتصادیات اور مسٹر ارشاد ڈائرکٹر کوآپریٹو بنک اور مسٹر ایم۔ ڈی ڈائرکٹر نیشنل کمرشل بنک کا یہ ارشاد کہ بلاسُود بنک کاری انسانیت کے لئے باعث رحمت ہے اور بنکوں کا منافع منافع نہیں بلکہ سُود ہی ہے ان حضرات کا یہ کہنا کہ اس کو ختم کرتے ہی سے ایک صحت بخش مالیاتی نظام ملک میں قائم ہو سکتا ہے۔ اس اجتماع کی نظر میں ملک کی اخلاقی اور اسلامی حیثیت کے لئے نیک شگون ہے۔ اب حکومت کو بلاتاخیر ان کی آراء پر عمل کر کے ایک مثالی بلاسُودی بنک کا مانہ نظام جاری کرنا چاہیئے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمان کو اسلامی مشاورتی کونسل کے لئے نامزد کرنے پر اس اہم اجتماع کو انتہائی افسوس ہے یہ اجتماع پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو سُود مفرد کو جائز سمجھتا ہے جو وصال کے بعد حضورؐ کے اقوال کو واجب الاطاعت نہیں سمجھتا جس کے نزدیک نماز پنجگانہ کے اوقات ضروری نہیں ہیں ایسے اہم عہدہ سے بلاتاخیر ہٹا دینا چاہیئے۔ اور کسی مسلّمہ علمی شخصیت کو اسلام کی ترجمانی کے لئے مقرر کر کے ملت اسلامیہ پاکستانیہ کو مطمئن کیا جائے۔

(۳) مخرب اخلاق کھیل کے خلاف شہر کے معززین کا پارٹی طیاری سے بالاتر ہو کر متفقہ درخواست دینے کو جمعیۃ کا یہ اہم اجلاس شہر کی اخلاقی ترقی کے لئے نیک فال تصور کرتا ہے۔

(۴) شیخ محمد عبداللہ کے جرأت مندانہ اعلانات کو بنظر تحسین دیکھتا ہے۔ اور اس کے دوبارہ خطرہ گرفتاری پر حکومت پاکستان سے ایک موثر اقدام کا مطالبہ کرتا ہے۔

نیز یہاں کی جمعیت نے اصلاح معاشرہ کے متعلق اشتہارات بھی تقسیم کیئے۔ (محمد امان اللہ جمعیۃ علماء اسلام شہر کراچی)

جمعیۃ العلمائے اسلام لکھی کا اجلاس

سکھر یکم مئی۔ مولوی عبدالقادر صاحب کے زیر انتظام جمعیت العلماء اسلام کا ایک اجلاس لکھی میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ اور نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

اسلامی حکومت قائم کرنا ضروری ہے

جھنگ ۲ مئی۔ جمعیۃ العلماء اسلام شمالی پنجاب کے مقتدر اراکین حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ۔ مولانا [illegible] رمضان صاحب نائب امیر مولانا قاضی مظہر حسن صاحب ناظم اعلیٰ نے جھنگ میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس سے خطاب کیا۔ معزز حضرات نے ملک سے فحاشی ختم کرنے۔ باہمی اتحاد قائم کرنے اور اسلامی حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ملک کے اندر صرف جمعیۃ العلمائے اسلام واحد جماعت ہے جو کہ صرف اسلام کی حکومت قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اور اس کا مقصد دین اسلام کو بالادستی عطا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں، ایک اسلامی حکومت علمائے اسلام کی قیادت میں ہی قائم ہو سکتی ہے۔ اور جو لوگ اسلام سے جاہل ہیں۔ ان سے اسلامی حکومت کی توقع رکھنا محض وقت ضائع کرنا ہے۔

مودودی جماعت کا نیا حربہ

حیدر آباد۔ جماعت اسلامی کے ذمہ داران کی گرفتاری کے بعد یہاں سے مودودی پارٹی نے اپنے بورڈ اٹھا لئے ہیں۔ اور ایک نئی فرضی سی جماعت بنا لی ہے۔ اور جمعیۃ العلمائے اسلام کے متعلق پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ کہ یہ جماعت سرکاری ہے۔ علمائے کرام کو چاہیئے۔ کہ اس فتنہ پرور جماعت کو عوام کے سامنے ایک بار پھر ننگا کر دیں۔

(حکیم نواب دین)

جمعیۃ العلمائے اسلام مخدوم پور کا اجتماع

مخدوم پور۔ ۲ مئی ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ العلمائے اسلام مخدوم پور پہوڑاں کا اجتماع ہوا۔ جس میں ملتان میں ہونے والے ورائٹی شو کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجتماع نے مطالبہ کیا۔ کہ پاکستان ایک مسلمان کہلانے والی ریاست ہے۔ اس لئے اس فسق و فجور کی مجالس کی قطعی ممانعت کی جائے۔ نیز بیوگان اور چھوٹے طبقہ کی مالی مشکلات حل کرنے میں ملک کے سرمایہ دار طبقہ اور حکمرانوں کو تعاون کرنا چاہیئے۔

لکھا ہُوا کاغذ پھینکنے سے پہلے

یہ دیکھ لیں۔ کہ کہیں کاغذ پر اللہ تبارک و تعالیٰ یا اس کے رسول یا نیک بندہ کا نام تو نہیں لکھا ہُوا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اُسے زمین پر پھینکنا اللہ اور اس کے رسول کی توہین ہے۔ آئندہ سے آپ اخبارات کی ردی بیچ کر چند پیسوں کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کے لکھے ہوئے اسماء کی توہین نہ کیجئے۔ بلکہ اس ردی کو دفن کر دیجئے۔ علمائے کرام سے بھی اس مشکل کے متعلق درخواست رہنمائی ہے۔ (جمال الدین سلانوالی)

ملک سے بدکاری کے اڈے ختم کرو۔

عمرکوٹ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ العلمائے اسلام عمرکوٹ کا عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں پاکستان سے بدکاری کے اڈے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ ملک میں غیر اسلامی قوانین ختم کر کے کتاب و سنت کے مطابق قوانین رائج کئے جائیں۔ اجلاس نے سکولوں میں دینی تعلیم لازمی کرنے۔ رشوت ستانی کی لعنت ختم کرنے اور عمرکوٹ تک ریل اور سڑک بچھانے کا مطالبہ کیا۔ نیز اجلاس نے بھارت میں مسلمانوں کے خلاف ہونے والے مظالم اور اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے "زنا پر سنگساری" کے بل پیش نہ کرنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اجلاس نے عائلی قوانین منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور زعمائے جمعیۃ کے دورہ مصر کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

امیر جمعیۃ ضلع ملتان سے اپیل

واہڑی منڈی میں کسی بھی جماعت کا وجود نہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے۔ کہ دورے کے موقع پر واہڑی کو بھی پروگرام میں زیر نظر رکھیں۔ بلکہ وقت نکال کر یہاں جمعیۃ علمائے اسلام کی تشکیل کریں۔

(حافظ خیرالدین چک نمبر ۲۲۶ رسول پور۔ ڈاکخانہ و براستہ واہڑی۔)

مولانا سید محمد صادق شاہ توجہ فرمائیں

حضرت مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام نراں جنڈانوالہ ضلع میانوالی کی خدمت میں گزارش ہے کہ سفر میں تشریف لے جانے کے بعد آپ نے کوئی اطلاع نہیں دی جماعتی دوست پریشان ہیں فوری طور پر اپنی خیریت کی اطلاع دیں یا خود پہنچیں۔

محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام میانوالی۔

جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا کا تبلیغی دورہ

جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا کے حلقہ شمالی کا وفد زیر قیادت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب جھنگ لائلپور شیخوپورہ اور سیالکوٹ کا دورہ کر چکا ہے۔

وفد نے ۴ مئی کو عیدگاہ شیخوپورہ کی عیدگاہ کی عیدگاہ میں جلسہ عام منعقد کیا۔ جس میں مولانا محمد رمضان صاحب اور مولانا قاضی مظہر حسین نیز مولانا محمد یعقوب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا مقررین حضرات نے ملک کی سترہ سالہ تاریخ پر تبصرہ کیا۔ قادیانیت۔ پرویزیت اور مودودیت جیسے فتنوں پر روشنی ڈالی۔ نیز جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کو وضاحت سے پیش کیا۔

۵ مئی کو مولانا مفتی محمد شفیع نے تقریر کی ان کے بعد قاضی صاحب نے ضلعی جماعتوں کی تنظیم و توسیع کے متعلق جماعتی کارکنوں سے خطاب کیا۔ ۵ مئی کو وفد سیالکوٹ روانہ ہوا

عبدالرحمٰن۔

سمندری میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام۔ ہفت روزہ دعوت۔ ہفت روزہ خدام الدین۔ اور ہفت روزہ لولاک۔ مولانا محمد علی جانباز قاسم روڈ چوک، جامعہ مسجد محمدیہ سے حاصل کریں۔

اعلان اور اپیل

انجمن اشاعت اسلام چاٹگام اپنی بے سروسامانی کے باوجود خدمت اسلام کے فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے ان حالات میں بھی تک انجمن اشاعت اسلام چاٹگام بغیر سرمایہ زندہ رہ سکتی ہے اس لئے ہم تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے سربراہوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ چندہ اور صدقات کے ذریعہ انجمن اشاعت اسلام چاٹگام کو مالی تقویت پہنچائیں تاکہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر والحاد اور باطل کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔

پتہ نذیر احمد ناظم انجمن اشاعت اسلام چاٹگام بمعرفت الیاس کارپوریشن ۵ ایم۔ اے جناح روڈ چاٹگام

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

ol. No. 7 | 15 MAY 1964 2 MUHARRAM 1384 No.:- 18

عالمی خبریں

پانچ جریدوں پر پابندی لگا دی گئی

لاہور ۷ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے آج لاہور سے جاری ہونے والے پانچ جریدوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ جریدے شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دے رہے تھے۔ ان پانچ جریدہ کے نام یہ ہیں۔ ہفت روزہ رضاکار جس کے ایڈیٹر شیخ محمد صدیق ہیں۔ اور پنجاب پریس میں شائع ہوتا ہے۔ پیام اسلام جس کے ایڈیٹر حافظ طالب حق ہیں اور تعلیمی پریس میں شائع ہوتا ہے۔ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث جس کے ایڈیٹر حافظ بدر الرحمٰن امرتسری ہیں اور مغربی پاکستان پرنٹنگ پریس میں چھپتا ہے۔ پندرہ روزہ شہید جس کے ایڈیٹر جعفر علی میر ہیں اور پنجاب پریس میں شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ معارف اسلام جس کے ایڈیٹر شیخ غیاث الدین ہیں اور تعلیمی پریس میں شائع ہوتا ہے "تنظیم اہلحدیث" شہید اور معارف اسلام پر پابندی کا حکم ۷ مئی کو جاری کیا گیا ہے۔ جب کہ رضاکار اور پیام اسلام پر پابندی کا حکم ۴ مئی کر دیا گیا تھا۔

ہلال پاکستان ۲ ماہ کیلئے بند کر دیا گیا

لاہور ۷ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے آج سے دو ماہ کے لئے روزنامہ ہلال پاکستان کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے سرکاری اعلان کے مطابق اس اخبار میں کچھ ایسے اداریے شائع ہوئے تھے جو تحفظ امن عامہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء کی دفعہ ۷ کے تحت قابل گرفت تھے۔ چنانچہ حکومت نے اس آرڈیننس کے تحت اس اخبار پر پابندی عاید کر دی ہے۔

مسٹر خروشیف سکندریہ پہنچ گئے

ریڈیو قاہرہ کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف متحدہ عرب جمہوریہ کے سہ روزہ دورہ پر آج ماسکو سے سکندریہ پہنچ گئے۔ صدر ناصر اور ان کے رفقا نے ان کا استقبال کیا۔ مسٹر خروشیف نے امید ظاہر کی کہ اس قسم کے دوروں سے مختلف ممالک کے درمیان مفاہمت میں اضافہ ہوگا۔

شیر کشمیر ۱۳ مئی کو سرینگر واپس چلے جائیں گے

نئی دہلی ۹ مئی۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور بھارتی لیڈروں کے درمیان بات چیت کا تیسرا دور غالباً آج دہلی میں شروع ہوگا۔ سیاسی مبصرین کا بیان ہے کہ پہلے دو دور ناکام رہے ہیں اور ان میں کوئی ٹھوس بات سامنے نہیں آئی۔ شیخ عبداللہ بدھ ۱۳ مئی کو نئی دہلی سے واپس سری نگر روانہ ہو جائیں گے۔

مولانا کوثر نیازی کی زباں بندی

لاہور ۹ مئی۔ مقامی سیاسی کارکن مولانا کوثر نیازی کی آج سے دو ماہ کے لئے زباں بندی کر دی گئی۔

شیخ عبداللہ نے دعوت قبول کر لی

نئی دہلی ۔ مئی شیخ عبداللہ نے کشمیر کے مسئلے پر صلاح مشورہ کرنے کی غرض سے پاکستان آنے کے لئے صدر ایوب کی دعوت قبول کر لی ہے۔

ضروری اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے اراکین کا جو اجلاس مورخہ ۱۵ مئی بعد نماز جمعہ ہونا تھا جناح ہال کی اجازت نہ ملنے اور دیگر چند مجبوریوں کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے لیکن جو اجلاس صرف عہدہ داران ضلع سرگودھا کا مورخہ ۱۵ مئی بعد نماز عشا ہونا ہے وہ بدستور ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ ضلع سرگودھا

نیٹو ممالک میں نا اتفاقی پر اظہار تشویش

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ایک طرف جنوب مشرقی ایشیا میں اشتراکیت کی یلغار بڑھتی چلی جاتی ہے اور دوسری طرف آزاد دنیا کے حلیف ممالک مخالف کیمپ سے تعلقات استوار کر رہے ہیں۔

یونان کا دہشت پسند لیڈر

قبرص کے میکاریوس یونان کی دہشت پسند تنظیم ایوکا کے سرغنہ جنرل جارج گریواس سے گٹھ جوڑ کر رہے ہیں۔ صدر میکاریوس کی پوری کوشش ہے کہ قبرص کے مسلمانوں کی نسل کشی کے لئے جنرل گریواس کو یونان سے واپس بلا لیا جائے۔

جنرل گریواس کی شکل سے وحشت و بربریت برستی ہے اس کی خصوصاً آنکھیں کالی اور مونچھیں خون چکاں معلوم ہوتی ہیں۔

ایوکا تنظیم میں انتہائی ظالم اور تربیت یافتہ لوگ شامل ہیں۔ جنرل گریواس عرصہ دراز تک قبرص اور یونان کے الحاق کی مہم چلاتے رہے اور قبرص میں ترکوں کے قتل عام کی تحریک [illegible] انہوں نے ہی چلائی ہے

جب قبرص میں ترکوں کی خونریزی شروع ہوئی تو وہ پھر صف اول کے سیاست دان بن گئے۔ اور قبرص کے دہشت پسندوں نے مطالبہ شروع کر دیا کہ انہیں قبرص واپس بلا لیا جائے۔

شاہ حسین جمہوریہ یمن کو تسلیم نہیں کریں گے

عمان اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ وہ یمن کی جمہوری حکومت کو تسلیم کرنے کا سردست کوئی ارادہ نہیں رکھتے البتہ اردن یمن کے صدر سلال سے عرب لیگ کے توسط سے پورا تعاون کرے گا اور جب یمن میں خانہ جنگی ختم ہو جائے گی تو اردن یمن کی حکومت کو تسلیم کرنے کے سوال پر غور کرے گا۔

شیخ عبداللہ کے فارمولے پر غور

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کانگریس پارلیمانی پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ عبداللہ نے جو فارمولا پیش کیا ہے میں مخالفت کی پروا کئے بغیر اس پر غور کر رہا ہوں

مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس

نئی دہلی ۷ مئی۔ ہندوستان کے پارلیمانی امور کے وزیر مسٹر ستیہ نرائن نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ مئی کو پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر غور کیا جائے گا۔

آواز سے تیز رفتار بھارتی طیارے

کراچی ۷ مئی۔ ہندوستان کے اخبار انڈین ایکسپریس کی اطلاع کے مطابق "ہندوستان ایئر کرافٹ کمپنی" اتوار کو بنگلور میں آواز سے تیز رفتار جیٹ طیارے ہندوستانی فضائیہ کے سپرد کرے گی یہ طیارے ہندوستان ہی میں تیار ہوتے ہیں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	۳/۵۰

خالص سونے اور چاندی کے

بہترین زیورات

کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں

عبدالرحمٰن زرگر

دکان نمبر ۴۷ ۴ — ۴۷۳

بھابڑا بازار راولپنڈی

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت

جلد ۷ ○ جمعہ ۹ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۹

خریداری نمبر ۳۰۰۳
برائے خدمت جناب
خواجہ فیروز الدین صاحب مہتمم دار العلوم
یادگار شہیداں
ضلع لاہور

CAMP P.O. L...
15 OCT 64

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کریگی

دینی محاذ کی تجویز ـــــــ مجلس شوریٰ کا تاریخی فیصلہ

ملتان۔ ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء کو ملتان کے اسلامی اور تاریخی شہر میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس زیر صدارت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر مرکزی جمعیتہ منعقد ہوا۔ بعض اکابر جمعیتہ کی رائے تھی، کہ پاکستان کی صدارت کے مسئلہ پر بحث اس ماہ کے بعد مجلس شوریٰ غور کرے، کہ مخالفین کے پروپیگنڈا اور تازہ حالات کے پیش نظر ذمہ داران جمعیت نے ہنگامی اجلاس ... بلانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ارکان شوریٰ کو تاروں کے ذریعہ دعوت دی گئی۔ حضرت امیر حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی خدمت میں خصوصی طور پر آدمی بھیجا گیا تھا چنانچہ وہ سارا پروگرام چھوڑ کر ملتان پہنچے، اگرچہ ان کی تشریف آوری ذرا دیر سے ہوئی۔ مگر انہوں نے تمام کارروائی کی منظوری دی اور بہترین مشوروں اور دعاؤں سے نوازا۔

اجلاس میں بلوچستان، کراچی، سندھ، سابق ریاست بہاولپور، سرحد، جنوبی اور شمالی پنجاب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور ایک فیصلہ کیا جو پاکستان میں نیا اور تاریخی دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ مجلس شوریٰ نے پورے غور وخوض کے بعد مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس موجودہ ملکی حالات اور صدارتی انتخاب پر کتاب و سنت کی روشنی میں کافی غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ سترہ سال تک پاکستان میں مختلف حکومتوں اور وزارتوں نے اسلام جیسے مذہب سے مجرمانہ بے اعتنائی برتی ہے۔ اور اسلامی جمہوری اقدار کو موجودہ اور گذشتہ تمام قیادتوں نے بُری طرح پامال کیا ہے۔ سترہ سال کی غلط کار قیادت سے ملک میں سیاسی اور دینی شعور کا خاتمہ ہوچکا ہے وہ ملک جو اسلام کے مقدس نام سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ فرنگی تہذیب و تمدن کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور معاشرہ کو بے حیائی، عریانی اور فحاشی کی عمیق غار میں دھکیل کر ملک وملت سے غداری کا کھلا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اسلامی نظام کے قیام اور شرعی قوانین کی ترویج میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ موجودہ قیادت نے عائلی قوانین کے آرڈیننس کو نافذ کر کے کتاب و سنت کی واضح تعبیر اور اجماع امت کے صریح شرعی حکم میں تحریف کر دی ہے۔ جمہوریت کے نام سے عورتوں کو غیر شرعی فوقیت دے کر معاشرہ کو زہر آلود کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف یہ کہ یہ قیادت مسلم لاز فیملی آرڈیننس کے نفاذ کو اپنے دور کا ایک نمایاں کارنامہ سمجھ رہی ہے۔ جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے پولیس آرڈیننس، یونیورسٹی آرڈیننس، لاؤڈ سپیکر آرڈیننس، کریمنل لا قسم کے کالے قوانین نافذ کر کے پاکستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ اب تک سینکڑوں آزاد شہری قید و بند اور مصیبت کی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ اور انہیں صرف سیاسی حریف ہونے کی وجہ سے سزائیں مل رہی ہیں علاوہ ازیں اس دور حکومت میں غریب عوام ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ اور دولت سمٹ سمٹا کر چند خوش بخت گھرانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کا متحدہ محاذ چند ایسے عناصر سے مرکب ہے۔ جن میں سے بعض تو اس ملک کو لادینی ریاست بنانے کے مکمل حامی ہیں۔ اور وہ اسلامی نظام سننے کے روادار نہیں ہیں۔ اور بعض اسلام اسلام پکارتے ہوئے بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے مخالف ہیں۔ اور طبع زاد قسم کا ماڈرن اسلام پاکستان میں لانا چاہتے ہیں جنہوں نے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں مسلمانوں کو مرتد ہونے کا بنیادی حق ادا کر کے اسلام سے غداری کی۔ بعض وہ عناصر بھی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے اس متفقہ جمہوری مطالبہ کو جو کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور ظفراللہ خاں کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے کو ٹھکرا کر جمہوریت کو پامال کیا اور جمہور مسلمین کی آواز کو تپتی ہوئی گولیوں

(باقی آخری صفحہ پر)

(قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب)

اگر آپ دیندار حضرات کو منتخب کرینگے تو ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو سکتا ہے

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کیخلاف جہاد کرنے والی جماعت جمعیۃ العلماء اسلام ہی تھی (مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب)

جب ملک کے آٹھ کروڑ مسلمانوں نے مرزائیت کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا تو اس وقت خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے ہی مسلمانوں کو شہید کرایا تھا (مولانا محمد رمضان صاحب)

ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

مورخہ ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی دو روزہ سیاسی کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی اس کا پہلا اجلاس بعد از نماز عصر میونسپل پارک میں زیر صدارت مولانا عبدالقدوس صاحب خطیب جامع مسجد کلاں ہوا۔ اس کانفرنس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا عبدالباری صاحب۔ پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا صالح محمد صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی سرحد عبدالقیوم پوپلزئی نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بڑی خوشی اس بات کی ہے۔ کہ آپ حضرات سے بڑی مدت کے بعد ملاقات ہوئی۔ اور آپ سے خطاب کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو دین سے گہرا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی مزید توفیق عنایت کرے۔ جمعیۃ کی کانفرنس کا یہ پہلا اجلاس ہے آپ کے سامنے مجھے حکم ملا ہے کہ آپ سے خطاب کروں۔ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں ہے۔ جس کا تعارف کرایا جائے تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اچھی طرح سے اس بات کا واقف ہوگا جب ہندوستان پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک جمعیۃ علماء اسلام کفر کا مقابلہ کرتی رہی ہے۔ آپ نے ۱۸۵۷ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کون لوگ تھے۔ جن کو پھانسی دی گئی اور گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ علماء حق ہی تھے۔ آپ نے کہا۔ علماء حق کی قربانیاں دوسری جماعتوں سے بہت زیادہ ہیں حقیقت میں آزادی کا سبق علماء نے ہی دیا۔ دنیا آزادی سے نا آشنا تھی انہوں نے جہاد کا سبق دے کر کفر کا مقابلہ کرایا۔ علماء حق نے ہندوستان کی آزادی کے لئے تن من کی بازی لگا دی۔ اللہ کے فضل و کرم سے انگریزوں سے اس ملک کو پاک کرایا۔ جمعیۃ علماء کے اکابرین نے ہر وقت کفر کا مقابلہ کیا۔ اور دین کی حفاظت و خدمت کی۔ لہٰذا کوئی بھی قوم ان جیسی خدمات پیش نہیں کر سکتی جمعیۃ علماء کے سامنے دو مقصد تھے۔ ایک تھا ملک سے انگریزوں کو نکالنا۔ اور دوسرا اس میں قرآن و سنت کے قانون کا احیاء اللہ کے فضل سے ایک مقصد پورا ہوا۔ انگریز اس ملک سے چلا گیا۔ دوسرے مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کام کر رہی ہے اور تا زیست کرتی رہے گی۔ جمعیۃ کے دستور میں بھی یہی ہے۔ جب تک ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری نہ ہو۔ اس وقت تک یہ دین کے پروانے آرام سے نہیں بیٹھینگے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کروانا ہے۔ لیکن پاکستان کو وجود میں آئے سترہ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن انگریزوں کے جاری کئے ہوئے قوانین ابھی تک ہمارے سروں پر مسلط ہیں اس لئے جمعیۃ علماء کے اکابرین نے سمجھا کہ دین کی خدمت اسمبلیوں کے اندر اور باہر کرو۔ کیونکہ قانون اسمبلیوں میں بنتا ہے۔ اگر وہاں پر اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا۔ تو وہی قانون ہوں گے جو پہلے تھے۔ علماء نے اسمبلیوں میں جا کر دین کی خدمت کی۔ آج سے پہلے کسی بھی اسمبلی میں اسلام کی آواز نہیں آئی۔ یہ علماء کرام ہی تھے۔ جنہوں نے اسلام کا نام اسمبلیوں میں بلند کیا۔ انہوں نے حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اور کہا کہ جب مارشل لا گورنمنٹ نے خلاف اسلام قوانین ہم پر نافذ کئے۔ تو کوئی طاقت بھی گورنمنٹ کے آگے سر اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔ یہ طاقت خدا نے صرف علماء کو دی۔ انہوں نے لاہور میں ملک کے علماء کو جمع کیا اور عائلی قوانین کی دفعات پر تبصرہ کیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ اس آرڈیننس کی تمام دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے جلسہ عام میں کہا تھا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اسلام پر کوئی حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ کون تھے۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام ہی کے نمائندے تھے۔ اور انہوں نے اسمبلیوں میں جا کر اس خلاف اسلام قانون کے خلاف تقریریں کیں اور تحریکیں پیش کیں۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر بھی حکومت کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس میں ہم ترمیم کریں گے۔ ان کو معلوم تھا کہ اس تحریک کو علماء لے کر اٹھے ہیں۔ اگر اس کو پورا نہ کیا تو ہماری خیر نہیں۔ اب اس میں حضرت مفتی صاحب کے کہنے پر اس میں ترمیم ہو گئی ہے۔

مولانا کے بعد مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دو مجاہد اسمبلیوں میں گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت اور ایوان میں لرزا بپا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ پھر ملک کے اندر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ملک کے اندر جمہوریت ہو۔ انہوں نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا کہ جب ملک کے آٹھ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیت کو الگ امت قرار دو اور سر ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرو۔ تو آپ نے جمہور کا مطالبہ ٹھکرا کر ان کے مطالبہ کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور پھر جمہوریت کے نام پر اقتدار چاہتے ہو۔ جو قانون اور دستور انگریزوں کے وقت تھے۔ وہ آج بھی رائج ہیں ہماری ترقی کا راز اس میں پوشیدہ ہے کہ ہم ملک کے اندر اسلام کا قانون رائج کریں۔ ہم نے کہا کہ ملک آزاد ہوگا۔ اور ہماری ہر چیز آزاد ہوگی۔ لیکن نہ آج ہماری تعلیم آزاد ہے اور نہ تمدن۔ ہماری ہر بات انگریزوں کی پیروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق نے ہر دور میں کفر کا مقابلہ کیا ہے۔ اور علماء حق کے خلاف الزام بازی کرنے والے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔

دوسری نشست بعد از نماز عشاء میونسپل پارک میں زیر صدارت حضرت مولانا علاؤالدین صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ منعقد ہوئی۔ اور اس میں اجلاس کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دامت برکاتہم نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ایک تو بیمار ہوں۔ دوسرے پرانے خیال کا مولوی ہوں۔ میں نے جو آیت پڑھی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔ کہ امانت اس کے اہل تک پہنچا دو۔ اگر امانت کی حفاظت نہ ہوئی حق والے کو حق نہ ملا۔ اور امانت کے اٹھ جانے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتائی ہے۔ جب امانت کسی نا اہل کے سپرد ہو جائے تو سمجھ لو کہ قیامت کے آثار ہیں۔ اگر لوہار کو کپڑے دو کہ وہ ان کو دھوئے تو وہ بجائے صاف کرنے کے ان کو خراب کر دے گا۔ اس طرح امانت اس کے اہل کے سپرد کرو۔ دین بھی ایک امانت ہے اور یہ امانت مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی ہے اس امانت کا بوجھ کوئی بھی نہ اٹھا سکا۔ لیکن اللہ نے اس کو مومن کے سینہ میں رکھ دیا۔ اسی طرح ہم تک یہ امانت آئی۔ انگریز جب ہندوستان میں آیا۔ تو اس نے دین کو ختم کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جب ملک آزاد ہوا۔ ہم نے کہا۔ جب تک انگریزوں کے پجاری موجود ہیں اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ نہیں ہو سکتا۔ آج کل ملک میں بے حیائی اور عریانی کا دور ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ یہ پاکستان کی پیداوار ہے۔ میں تو گھر میں روتا ہوں کہ خدایا اگر یہی حال رہا۔ تو آئندہ آنے والی نسل اسلام سے دور ہو جائیگی اس لئے اس امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میدان میں آئی۔ خدا کرے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا کہ آپ حضرات نے عورتوں کو وزیر و سفیر بنایا اور ان کو مردوں کے برابر حقوق دیئے تو پھر کیوں روتے ہو کہ عورت ہمارے مقابلے میں آ گئی ہے۔ یہ اسلام کی مخالفت کرنے کا بدلہ ہے۔ اسلام نے عورتوں کو گھر کی ملکہ بنایا ہے

(باقی صفحہ

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۶- اکتوبر ۱۹۶۴ء

امریکہ ویت نام میں کیا کھیل کھیل رہا ہے

امریکہ ویت نام میں جو کچھ کرا رہا ہے، وہ ی فرزانگی کی نہیں بلکہ سیاسی دیوانگی کی دلیل ۔ ایک ملک ابتداءً دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اس کے ایک حصہ کو امریکہ نے ایک مدت اپنے اثر و قابو میں رکھا۔ لیکن اس کے ود وہاں امن، استحکام اور خوشحالی کا دور ہ نہ ہو سکا۔ اور اس درجہ خود غرضانہ آویزشیں ہ گئیں کہ وہ باہم ایک دوسرے کے خون پیاسے ہو گئے۔ بار بار خونریز انقلابات حکومت رہے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سا خطہ داخلی طور خود اپنی سلامتی سے محروم ہو کر رہ گیا ہے ش امریکی مدبر اپنی ڈپلومیسی کی اس موت پر ماتم ں ہوتے۔ کاش وہ لوگ عبرت حاصل کرتے وں نے امریکہ کی دوستی اور مدد کو اپنے مستقبل عافیت سمجھا ہوا ہے۔

بلاشبہ امریکہ کی سیاست دوراندیشی کے عزائم سے خالی ہے۔ دنیا کے امن و ت کے لئے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا زاد اور چھوٹے ملکوں کو بالخصوص اس لے میں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ کہ امریکہ یرذمہ دارانہ کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں اس کا داخلی استحکام اور آزادی کس پُرخطر حالات کی زد میں آ سکتا ہے ورت حال تمام تر اشتراکیت کے حق میں نے والی ہے۔ اگر چین و روس کی درپردہ ش مانع نہ بن جاتی۔ مشرق بعید کے حالات ت ہی بدتر ہو چکے ہوتے، اور اشتراکیت دم بہت آگے تک جا چکے ہوتے۔ بہرحال ت اب تمام ایشیائی اور مشرقی ممالک کو ھا ہیں۔ اور امریکی ڈپلومیسی نہیں معلوم ہ کن کن ملکوں کا بیڑا غرق کر دینے ہے۔ یہ حالات خود امریکہ کی بین الاقوامی ت اور مقاصد کے خلاف ہیں۔ اس لئے مشرقی ملک کو اپنے تحفظ و استحکام ر فکر کرنی چاہیئے۔ اور علاقائی سالمیت لئے اپنا اثر و رسوخ کام میں لانا چاہیئے

(م ک)

ہندوستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی حقیقت

ہندوستان کے ساتھ تعلقات کا مسئلہ گذشتہ ۱۷ سال سے پاکستان کے لئے تشویشناک بنا ہوا ہے بار بار دوستی اور مفاہمت کی آوازیں ہر دو جانب سے بلند ہوتی ہیں اور حالات و واقعات کی شدت میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ کوئی تدبیر جو دوستی کی اس خواہش کو بروئے کار لانے اور پائدار بنانے والی ہو، کارگر نہیں ہونے پاتی۔ خوف اور بد اعتمادی کی فضا دونوں جانب اتنی شدید ہے۔ کہ کوئی بھی کسی پر بھروسہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اہل پاکستان تو شاید اعتماد کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ لیکن ہندوستان کا رویہ بالکل یاس انگیز ہے۔ در اصل تقسیم ملک کا محرک اعظم بھی بے اعتمادی اور عدم رواداری کا ہی جذبہ تھا۔ جس نے مستقبل کے آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو بے یقینی کے اندیشوں میں ڈال دیا تھا۔

دراصل ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کی ناخوشگواری، دو ہمسایہ ملکوں کی ناخوشگواری نہیں ہے۔ دو قوموں کی سیاسی آویزش نہیں ہے۔ دو مملکتوں کا سرحدی تنازعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ سراسر دو مذہبوں، دو تہذیبوں، دو معاشروں اور دو نظریوں کا تصادم ہے۔ برطانوی ہند میں انگریزی سیاست کی زیرک کاریوں نے ہندو ازم کو ایک ایسی حیثیت دے دی تھی۔ جو اسلام اور مسلمانوں کا مدمقابل دین، مدمقابل تہذیب اور مدمقابل معاشرہ بن گیا تھا۔ اور جس کے بقاء و وجود کا انحصار اس پر تھا کہ مسلمانوں کو مٹا دیا جائے موجودہ ہندویت جو برطانوی عہد کی پیدا کردہ ہے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی پیداوار اور جارحانہ ذہنیت کی پروردہ ہے۔ اس ہندوانہ جارحیت کا متواتر شکار آج تک ہندو بھارت میں باقی رہ جانے والے ۶ کروڑ مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ ہی جارحیت پاکستان کے ساتھ دوستانہ اور مفاہمانہ تعلقات میں مانع ہے اور پاکستان کے وجود و بقاء کے لئے خطرہ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیا یہ جارحیت پسندانہ ذہن کبھی ختم ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے ختم ہوئے بغیر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مستقل دوستی کا مسئلہ حل ہی نہیں ہو سکتا، اور اس کے خاتمہ کے کوئی آثار ابھی تک نمایاں نہیں ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ چین کے نزاع نے ایک موقعہ مہیا کیا تھا کہ ہندو قوم اپنے مستقبل کے تحفظ کی خاطر ہی اپنے وطن میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ آشتی کا سلوک شروع کر دیگی اور اس طرح پاکستان و ہندوستان کے درمیان بھی مفاہمت کی راہ کھلنے لگے گی۔ لیکن اس خطرے کے باوجود مسلمانوں کے بارے میں ہندو قوم کا من حیث المجموع رویہ نہیں بدلا۔ آج بھی ہندوستان میں مسلمان مظلوم و مقہور ہیں اور ان کی جانیں، آبروئیں اور املاک غیر محفوظ ہیں اس کے بعد کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی جارحانہ ذہنیت تبدیل ہو جائیگی اور وہ پاکستان کے حق میں دوستی کا مخلصانہ رویہ اختیار کر سکیں گے۔ ۱۹۴۷ء کے سیاسی سمجھوتے ایک ایک کر کے پامال کئے جا چکے ہیں اگر خلوص و صداقت کارفرما ہوتے تو ان کی بنیادوں پر ہی دوستانہ تعلقات استوار کئے جا سکتے تھے۔ اور نزاع و کشمکش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تقسیم کے وقت مسلمانوں نے ہندوؤں کو ان کے حصے سے کہیں زیادہ دیا تھا۔ پنجاب و بنگال کی تقسیم سراسر ہندو مفاد کے حق میں تھی۔ بڑی بڑی مسلمان ریاستوں کا سقوط ان کی جھولی میں اضافہ کا موجب ہوا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو فرانس کی آبادی کے برابر ہے ان کے ملک میں ایک حقیر اقلیت کی حیثیت سے ہمیشہ کے لئے بے اثر بن کر رہ گئی۔ اس کے باوجود وہ اب بھی پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کشمیر کے مسلم اکثریت کے علاقہ کو غاصبانہ طور پر اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ ان کی اسی جارحانہ ذہنیت کی کرشمہ کاری ہے۔ اور اگر ہم ان کی طرف سے دوستی کی آس باندھتے ہیں۔ اس کے لئے ان سے استدعا کرتے ہیں تو ہماری احمقانہ سادہ لوحی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا۔ بے شک دو ہمسایہ ملکوں کی حیثیت سے ہم ان کے ساتھ بعض جزوی سمجھوتے اور معاہدے کر سکتے ہیں۔ لیکن کامل دوستی اور مفاہمت اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں بن سکتی جب تک وہ جارحانہ ذہنیت ہندوؤں میں سے نہیں نکل جاتی۔ جس کا اظہار وہ اندرون ملک بسنے والے مسلمانوں پر تشدد ہنسا کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں۔ اور پاکستان کے بارے میں اپنے

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ:- ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

وہ تو ہر چیز کی وارث ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام حق والوں کی جماعت ہے۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ علماء کو کرسیوں کی ضرورت نہیں۔ ان کو خدا نے یہ ایک ایسی کرسی دی ہے کہ کوئی ان سے چھین نہیں سکتا۔ ہم اسلام چاہتے ہیں آپ حضرات اسمبلیوں میں جائیں ہم کو ضرورت نہیں۔ لیکن اسلام کی حفاظت کرنی ہوگی، اور اس لئے جمعیۃ علماء اسلام سے مشورہ کرنا ہوگا

حضرت نے عوام سے اپیل کی کہ آپ جمعیۃ سے تعاون کریں۔ تو تمام اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا۔ کہ ہم جمعیۃ کے ساتھ ہیں

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ لوگ ہر مقرر کے کہنے پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں کہ ہم اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو احساس تک بھی نہیں ہے۔ آج ملک کو سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزوں کے وضع کردہ قانون اور دستور نافذ ہیں۔ آپ حضرات کی کوشش سے ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے اندر احساس پیدا کریں تاکہ جو انگریزوں کے جاری کردہ قانون ہم پر رائج ہیں۔ ان کو ختم کر کے اسلام کے قانون کو جاری کریں۔ اگر آپ لوگوں کا طریقہ یہی رہا جو سترہ سال کے عرصہ میں رہا ہے تو آپ کا اور پاکستان کا خدا حافظ۔ پاکستان کا اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ رہا۔ جو شکل و صورت میں انگریزوں کی نسل تھے۔ اور انگریزوں کے وفادار رہتے۔ جو انگریزوں کا وفادار ہو وہ وطن کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ملک تو آزاد ہو گیا لیکن ہمارا ذہن غلامی میں مبتلا ہے۔ اگر ملک کی آزادی مطلوب تھی۔ تو اس ملک سے انگریزوں کے ہر نشان کو ختم کر دیتے۔ لیکن افسوس صد افسوس انگریزوں کے ہر نشان کو زیادہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کے اندر جو بے حیائی عریانی ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ لیکن یہ ان کی پیدا کردہ نسل کے وقت عام ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں تو آپ حضرات ایسے نمائندے منتخب کریں، جو دیندار اور اہل علم ہوں۔ جو اسمبلیوں میں جا کر اسلام کے مطابق قانون بنائیں۔ جو خلاف اسلام ہوں ان کو ختم کریں۔ آپ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور دوسرا کام جمعیۃ کے اکابرین کریں گے۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ملک کے اندر دو سیاسی طاقتیں ہیں۔ ایک کنونشن لیگ اور دوسرا متحدہ محاذ۔ جو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا مجموعہ ہے۔ کنونشن لیگ اقتدار کے بل بوتے پر ہے۔ اور یہ اقتدار کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اگر اس کو اقتدار کا پانی نہ ملے تو یہ ختم ہو جائے گی۔ میں اس جماعت کو جماعت ہی تصور نہیں کرتا۔ اس لئے میں بغیر تنقید کے اس کو چھوڑتا ہوں۔ اس کو جماعت نہیں مانتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس جماعت سے صدر ایوب آج ہی ہاتھ اٹھا لے۔ تو یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ اس ملک کے اندر کثرت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم ہر اقتدار کے ساتھ ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ ری پبلکن پارٹی کا آج ملک میں نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس پارٹی میں بھی یہی لوگ شامل تھے جو اب اقتدار والوں کے ساتھ ہیں۔ اس لئے اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اب میں متحدہ محاذ کی طرف آتا ہوں۔ یہ آگ اور پانی کا ملاپ ہے۔ اگر پانی غالب آ گیا، تو آگ ختم۔ اور اگر آگ غالب تو پانی ختم۔ اس میں جماعت اسلامی، کونسل لیگ۔ عوامی پارٹی نظام اسلام پارٹی ہیں۔ انہوں نے کہا، کہ خواجہ ناظم الدین صاحب جو بہت جمہوریت نواز ملک کے اندر نظر آ رہے ہیں۔ ان سے زیادہ جمہوریت کو ذبح کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سے ۸ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا، تو اس نے ان کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور شہداء ختم نبوت کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا۔ اس کے بعد جلسہ ڈیڑھ بجے رات ختم ہوا۔ دوسرے دن جلسہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ عصر کے وقت بارش ہو گئی تھی۔

(رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان)

سرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرام چندہ ارسال فرمائیں یا وی، پی، بھیجنے کی اجازت دیں۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

قبرص کے جھگڑے کے پس پردہ مقاصد

قبرص کے معاملہ کی ایک حیثیت تو یہ ہے کہ وہاں میکاریوس اور اس کے گروہ نے ترک آبادی کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے، وہ کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جبر و تشدد کے مظاہر ہر اعتبار سے قابل مذمت ہیں اور ترکوں کو اور ترکی حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس سے بچاؤ کے لئے ہر طرح کی کارروائی عمل میں لائیں۔

لیکن اس معاملہ کی اصل حقیقت کیا ہے اور ایک طے شدہ معاملہ کو درپردہ کس کے اشارے پر از سر نو کھڑا کیا گیا ہے؟ تنہا میکاریوس یا یونان کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس زور شور کے ساتھ اس معاملہ کو لے کر کھڑا ہو جاتا برطانیہ کو قبرص کے معاملات میں ایک تیسرے فریق کی حیثیت سے جو مراعات و قوت حاصل ہے۔ اس نے پوری طرح استعمال میں لانے اور مداخلت کرنے سے وہ کیوں خاموش رہا؟ اگر وہ چاہتا تو فوراً ہی یہ بات ختم ہو سکتی تھی نیٹو کی فوجی تنظیم نے کیوں نہیں اس سلسلے میں کوئی نوٹس نہیں لیا؟ عرب حکومتیں اس سلسلے میں کیوں چپ ہیں؟ نہ سعودی عرب کی حکومت نہ اردن، لبنان، شام اور عراق کی حکومتیں ہی اس سلسلے میں لب کشا ہوئیں۔ بلکہ حکومت مصر نے تو ایک حیثیت سے میکاریوس کے دعوے کی حمایت کی ہے اور میکاریوس حکومت مصر سے ملنے مصر گیا یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں، جنہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ بلاشبہ اس جھگڑے کا کوئی بہت گہرا پس منظر ہے۔ اور کسی ایسی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ جس کا مقصد مسلم ممالک کی خارجہ پالیسیوں کو ہم آہنگ ہونے سے روکنا اور مسلم ممالک کے عوام کے اندر اشتعال و ہیجان پیدا کر کے بعض مخصوص اور دور رس سیاسی مقاصد حاصل کرنا ہے۔ اس بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے دامن کو بے داغ نہیں کہا جا سکتا۔ سب کو معلوم ہے کہ اسرائیل کے وجود کے بارے میں عربوں اور ترکوں کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ ترکوں نے اسرائیل کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کیا اور تسلیم کئے ہوئے ہے۔ نہر سویز کے قضیہ میں بھی ترک پالیسی عرب پالیسی کے مخالف تھی۔ میکاریوس اور اس کی جماعت نے مصر پر برطانیہ، فرانس، اسرائیل کے سہ طاقتی حملہ کے دوران اس حملہ کی مذمت کی تھی۔ یونان کا رویہ عربوں کی

موافقت میں تھا۔ یہ ایسے واقعات ہیں جو
کی سیاسی نزاکت سے صرف نظر نہیں کیا جا
مستقبل میں پیش آنے والے معاملات پر ان
کا اثر یقینی تھا۔ بہرحال عزائم جو اس جھگڑے
کے محرک خفی ہیں کسی طرح بھی مغربی طاقتوں
کے مفاد میں چلے جاتے ہیں تو یقیناً عربوں
لئے شدید خطرہ کا باعث بن سکتے ہیں۔ مسلم
ممالک کا اتحاد ایک بڑا ہی نازک مسئلہ ہے
دشمن اس اتحاد کی بے پناہ طاقت کو
ہے اور اسے سبوتاژ کرنے کے
بھی خوب واقف ہے۔ وہ بالواسطہ
اور فریب آفرینیوں میں ماہر ہے۔
ہیں کہ قبرص کا معاملہ اس طرح طے ہو
کہ ترکوں پر جو مظالم ہوئے ہیں۔ ان کی
ہو۔ انہیں ان کے پورے پورے حقوق
واپس ملیں۔ اور ترکوں۔ و عربوں کے درمیان
عداوت کی خلیج گہری نہ ہونے پائے۔ عربوں
بالخصوص مصر کو قبرص کی کسی تبدیلی سے جو
لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کا بھی سدباب
مصر و ناصر کے خلاف مسلم ممالک میں بدگمانی
کی جو فضا پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور جس
بارہا برطانیہ و یورپ کی کوششوں کو ناکامی
ہوئی۔ اس واقعہ سے اسے ہوا دینے
پھیلانے میں پھر یورپ کے ارباب
کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور اس جھگڑے
میں جو بد مقاصد بڑی طاقتوں کے پوشیدہ
وہ بار آور نہ ہو سکیں۔ ورنہ اندیشہ ہے
کہ پرائے شگون میں اپنی ناک کٹوانے والے
افراد و گروہ جو مسلمانوں میں ہر جگہ پائے
ہیں۔ ناصر کے خلاف، مصر کے خلاف
کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکال
مسلم ممالک کے اتحاد کے راستہ کو
سے بھرنے سے باز نہیں رہیں گے۔
وہ مقصد ہے۔ جو برطانیہ اور صلیبیان
کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ قبرص کے جھگڑے
کا ایک بڑا مضمر مقصد ان طاقتوں کے پیش
یہ رہا ہے۔ (ک)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے ذمہ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات دفتر کو بھیج دیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کر دی جائیگی۔

(ناظم دفتر)

کچھ غمِ این و آں

— ناسعادت اطوار اظہار رمزی کا بد مقسوم — ہائے کرسی، ہائے اقتدار، ہائے امارت
— ایک نیا متجدد — نقل ادنیٰ مطابق نقل اعلیٰ

— (رمز شکن کے قلم سے) —

ودودی جماعت "ٹُن ٹُن عام" ہفت روزہ "شہاب" ہرکا پرچہ زیر نظر آیا۔ پڑھ کر گمان گذرا کہ کہیں مدیر شہاب ی پروردۂ خاص نے ان کے داخل ہسپتال ہو جانے کے پنے چہرہ پر "اظہار رمزی" کا گھونگھٹ ڈال کر مولانا غلام غوث ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی سے "نازو انداز" کا سلسلہ وع کر دیا ہو۔ اور مفتی محمود صاحب کے آگے "بازی بازی باریش ہم بازی" کا شوق پورا کرنا چاہا ہو۔ اور چونکہ ے ان حضرات کا اپنی ہری بھری کھیتی امریکہ بہادر سعودی عرب سے کوئی خاص رابطہ باقی نہیں رہا ہے ئے مولانا غلام غوث ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کا واویلا دارا سے راستہ سے ہٹا کر اب اس ملک میں ہی از سر نے لئے چراگاہیں بنانا چاہتے ہوں گے

رمز شکن کا خیال تھا۔ کہ مولانا ہزاروی کے بڑھاپے کی ی زد ان حضرات کی "جوانی کے پیروں" تک ہی محدود ۔ لیکن "شہاب" کا یہ صفحہ پڑھ کر رنج ہوا کہ اس کی زد تو ن حضرات کی "کھوپڑیوں" تک پہنچ چکی ہے اور دماغ کا ایسا یس" نکلا ہے کہ حواس باختہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور ہر معقول کو "آئیں بائیں شائیں" سے زیادہ نہیں سمجھ پاتے۔ مرکوبیدہ کی مانند "ٹائیں ٹائیں فش" کر کے رہ گئے ہیں عیب مٹانے اور پہلو بچا کے نکل جانے کی کوشش ب" کے اس صفحہ کی خصوصیت ہے۔

رمز شکن نے ان کی جن جن "دکھتی رگوں" پر اپنا نشتر رکھا ۔ وہ سب اس طرح پچک کر رہ گئی ہیں کہ بغلیں جھانکنے کے کوئی چارہ باقی نہیں رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر بے اختیار زباں نکلا کہ :۔

واہ "اظہار رمزی" صاحب آپ بھی اپنے قائد اعلیٰ کی طرح ملا اور خالی دماغ کے بوجھ کے حامل نکلے۔ اسی پر یہ کہ مولانا ہزاروی کے یونہی مولوی ہونے کے مقابلے ودودی صاحب کے مولوی ہونے کا بھی ادعا۔

رمز شکن کو بیچارے اظہار رمزی کے اس غم سابر بڑی ہمدردی ہے کہ انہوں نے مفتی صاحب پر فروخت ے کا اتہام تراش کر ایک جذباتی فضا پیدا کر کے مولانا غوث صاحب ہزاروی کے ایک اعلان کے خلاف ی برادری کو اکسانے کی سعی نامنجار انجام دی تھی۔ لیکن تجار نے بھی شنوائی نہ کی۔ اور اب اپنی اس نابخت عاجلانہ ملانہ چیخ و پکار کے ضائع چلے جانے سے جو "خفت" ان ا ہو رہی ہے تو وہ "بیرک بیرک" کر اور اپنے اس صفحہ ادھر اُدھر کی ہانک ٹانک کر بات بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیچارے یہ بتا کر کہ کون کون سے سودے طے ہو جانے کے بعد پہلے ترمیمی بل کے حق میں جس سے ارتداد کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ان کے ممدوحین نے ووٹ دیئے تھے۔ کیسے اپنا بھانڈا خود اپنے ہاتھوں سے پھوڑ سکتے ہیں۔ وہ تو صرف اسی رمز کا اظہار کر سکتے ہیں کہ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں مفتی محمود صاحب نے جو ووٹ دیا وہ فروخت ہو کر دیا ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو مری قسمتِ خراب میں ہے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی "پر ترجمان اسلام" کی جو سنگین چڑھی ہوئی ہے۔ اس کی ہفتہ وار جراحت سے بیچارے سنبھلنے نہیں پائے تھے کہ مولانا نے اسے روزنامہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ اب ہر روز کی ضرب کا دھڑکا لگ گیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اس کے خلاف پوری اخباری برادری کو ہمنوا بنانے کا جتن کیا۔ لیکن کسی نے نہ سنی۔ رمز شکن سفارش کرتا ہے کہ اس آڑے وقت کوئی تو کام آئے۔ قومی پریس کو ان بیچاروں کے ساتھ ایسی بھی بے اعتنائی نہیں برتنا چاہیئے تھی۔

اس صفحہ کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ رمزی صاحب کو مولانا کی بڑھاپے کی لاٹھی کا ہی غم نہیں ہے۔ ان کی "پکی روٹی" کا بھی دُکھ ہے۔ مودودی صاحب کی باتیں شاید زیادہ "ترپکی روٹی" کی سند پر مبنی ہوتی ہیں۔ اسی سے اکثر "مروڑ" ہو جایا کرتے ہیں اس کے بعد "پکی روٹی" بھی فائدہ مند نہیں نظر آتی۔ اس لئے بیچارے اس سے بھی "سہم" جاتے ہیں۔

اے برادر رمزی صاحب! آپ ذرا ہینگ اور پھٹکڑی ملا کر چاٹئے۔ تو آپ کی سمجھ میں آئے گا۔ کہ مولانا غلام غوث صاحب جو حقیقت بیان کرتے ہیں۔ وہ کتنی دو ٹوک ہے انگریزی استعمار سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کے عین دوران حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا کر جس طرح علیحدہ رہنے اور اس جدوجہد کی راہ میں سنگ گراں بننے کی سعادت جن لوگوں کو نصیب ہوئی۔ وہ انگریز کی ہی صنعت خاص کا طفیل تھا۔ اور یہ بھی انگریز کا ہی عطیہ ہے۔ کہ ایک مسلمان مملکت میں براہ راست اسلامی نظام کے بجائے لندن کے پارلیمنٹری نظام کے احیاء و بحالی کی کوشش کو "جہاد عظیم" قرار دیا جائے تو بھائی یہ وہ چور دروازہ ہے۔ جو آپ کے ہاتھوں کھل جانے کے بعد اسلام کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کرنے کا آسان ذریعہ ثابت ہو گا۔ پھر کہاں انبیائے کرام، صحابہ کبار اور آئمہ عظام کا دین۔ پھر تو لنکن، برک، لائڈ جارج اور چرچل کا پارلیمنٹری دین، قیام اقامت دین آپ کے مبارک ہاتھوں سے قائم ہو جائے گا۔ یہ ہی تو انگریز کی وہ صنعت خاص تھی۔ جو پاکستان میں بروئے کار آنے کیلئے سولہ سال سے راہ ڈھونڈ رہی ہے۔ اور اسی فریب نے برطانوی ہند میں سالہا سال تک مسلمانوں کو حیران و ششدر بنائے رکھا مگر اب مسلمانوں کو اسلام کے نام سے زیادہ دنوں تک بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ اسلام کی آڑ میں اقتدار کے حصول کی کوشش اور اصل اسلام کو غالب لانے کی کوشش کے درمیان مسلمان فرق و امتیاز کرنے کے قابل بن گئے ہیں۔ ہزار میں سے نوسو ننانوے نسلی مسلمان ۲۵ سال بعد بآسانی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ وہ چند نام نہاد اصلی مسلمان جو اسلامی نظام کے داعی بن کر اٹھے تھے۔ ان کی دعوت کا انجام برطانوی پارلیمنٹری نظام کی بحالی کی سعی بلیغ تک آن پہنچا ہے۔ بیچاری مسلمان قوم نے یہ ہاتھ کی صفائی اپنی پوری تاریخ میں بھی کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔ اس کے لئے ان دھڑا دھڑ مودودی اور پرویزی کچی روٹیوں سے وہ "پکی روٹی" ہی ہزار غنیمت ہے۔

پھر خدارا ذرا آنکھیں کھول کر یہ تو دیکھئے بھائی رمزی صاحب کہ دور و نزدیک مقبول ہونے والی اور دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ ہونے والی کتابوں کے معاوضہ ہیں۔ جو "حق الخدمت" دور و نزدیک سے مل رہا ہے۔ کہیں وہ اس لئے تو نہیں مل رہا ہے۔ کہ آج کا مسلمان اپنے اسلاف کے علمی ذخیرہ۔ اور ان کی اسلامی تعبیر و تشریح سے بے پروا اور بے تعلق ہو کر انہیں غیر ضروری سمجھنے لگے۔ اور اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کو ہی اصل اسلام سمجھ کر بیٹھ رہے۔ آخر اسی بنا پر پرویز صاحب کی کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں، ترجمہ کی جا رہی ہیں۔ اور ان کا حق الخدمت انہیں دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرز پر مرزائیوں کا لٹریچر بھی ایک صدی سے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ دور و نزدیک پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ان کو بھی اس کا حق الخدمت مل رہا ہے۔ تو بھائی رمزی صاحب ایسے حق الخدمت اور "نمائشی رزق" کے مقابلہ میں وہ سوکھی روٹیاں زیادہ بہتر ہیں۔ جو اپنی قوم و ملت کے اعتماد سے حاصل ہو جائیں۔

لندن میں مقیم نئے مدعی و کاذب پاکستانی نبی صاحب بھی انگریز کی ایسی ہی خاص صنعتوں کا حاصل ہیں۔ یہ صنعت بڑی وسیع ہے۔ "دعوائے نبوت"۔ "دعوائے احیائے دین" اور "ادعائے تجدید ملت" وغیرہ سب اسی صنعت کے کرشمے ہیں ان صنعتوں کی بدولت جلد ہی ایک نئی جماعت بن جایا کرتی ہے ملت میں ایک نیا گروہ کھڑا ہو جایا کرتا ہے۔ وہ دین کا واحد ٹھیکیدار بھی بن جاتا ہے۔ وہ دین کے نام سے اپنی کتابیں اپنے رسالے، اپنا لٹریچر فروخت کرنے لگتا ہے۔ وہ بیت المال قائم کر کے اس میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور چندے سیلاب فنڈ

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ ۔ اداریہ

بد ارادوں کو کبھی کبھی ظاہر کرتے رہتے ہیں بے شک ہندوستان میں ہندوؤں کا ایک طبقہ ضرور ایسا ہے۔ جو ہندوؤں کی اس جارحانہ ذہنیت کو درست نہیں سمجھتا لیکن وہ طبقہ اپنے ملک میں قطعی بے اثر ہے اور اس نے خود اپنی قوم کے اندر اس سلسلے میں کوئی سنجیدہ اور مسلسل کوشش نہیں کی ہے۔

ہمارے نزدیک اس مسئلہ کا صحیح حل یہ ہی ہے کہ پاکستان کو عوامی حیثیت سے مستحکم، مضبوط اور خوشحال بنا چاہیئے اور دینی اعتبار سے اسلام کا سچا عامل ہو جانا چاہیئے۔ اگر پاکستان ایک ایسے معاشرہ کو وجود میں لے آتا ہے۔ جو دولت مندوں اور مترفین کی لوٹ کھسوٹ سے پاک، حاکمانہ اقتدار پسندی کے استبداد سے منزہ اسلامی مساوات پر قائم، اسلامی شریعت پر عامل، ظلم و ستم اور بدعنوانیوں سے مبرا، اخوت اسلامی کا علمبردار اور جہاد کے لئے تیار رہنے والا ہو۔ تو نہ صرف ہندوستان کا خطرہ ہی بے حقیقت بن جائے گا بلکہ عین ممکن ہے کہ پاکستان کی صحیح اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ کو دیکھ کر خود ہندوستان کے اندر زبردست سماجی تبدیلیاں، سیاسی تغیرات اور فکر و نظر میں انقلاب برپا ہو جائے۔ دین حق کی توسیع و اشاعت کا ایک نیا دروازہ کھل جائے۔

لیکن کیا ہمارے ارباب جاہ و ثروت اصحاب اقتدار و عظمت، مقلدین افرنگ اور طالبان مال و زر ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور وطن و ملت کو اس معیار پر پہنچنے دیں گے؟ اس سوال کا جواب کون دے۔ دراصل اس سوال کے جواب پر ہی ہمارے مستقبل کا بھی انحصار ہے۔ اور حال و مستقبل کے خطرات کا حل اس سوال کے صحیح جواب میں پنہاں ہے۔ ؏

کیا عجب ہے کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم
(ک)

بقیہ ، کچھ غم این و آں

وغیرہ وصول کرتا رہتا ہے۔ وہ پوری مسلمان ملت کے اندر اپنی ایک جداگانہ ملت بنا لیتا ہے۔ اور یوں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتا رہتا ہے اور پھر فخر کرتا پھرتا ہے کہ دیکھو ہمیں کتنا شاندار رزق مل رہا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وحدت ملت کو پارہ پارہ و مجروح کرنے کے بجائے محض کتابوں کی دکان کھول کر بھی اپنا رزق حاصل کر سکتا تھا۔

تو سمجھے نا سعادت اطوار صاحبزادے رمزی صاحب۔ امید ہے کہ اب طبیعت ٹھیک ہو گئی ہوگی۔ اگر مولانا غلام غوث صاحب کے بڑھاپے کی لاٹھی کی ضربات سے بدن درد کر رہا ہو تو کسی خیراتی و گشتی شفاخانہ سے جو اب کھلنے شروع ہو گئے ہوں گے "اسپرو" کی چار گولیاں لے کر کھا لینا۔

دعا، ذکر اور تسبیح کے تو قائل ہی نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ تو آپ کے لئے مارفیا کے انجکشن اور چنیا بیگم ہیں۔

اچھا رخصت۔ رسید سے مطلع فرمایئے گا

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ کا سالانہ عظیم الشان جلسہ

زیر صدارت حضرت قبلہ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ راولپنڈی کا مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو مدرسہ ہذا کے وسیع و عریض صحن میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علمائے کرام مشائخ عظام اور مقررین آتش بیان تشریف لا کر عوام الناس کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔ جن میں حضرت خطیب اعظم پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد اعظم محافظ سنت حضرت مولانا عبد الشکور دین پوری۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خصوصیت کے ساتھ شرکت فرما رہے ہیں۔ مسلمانان پاکستان سے جلسہ میں شمولیت کی استدعا ہے۔

(عبد الغفور اجمل ناظم دفتر مدرسہ
فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ
راولپنڈی)

اہلسنت والجماعت جکھڑ کا

تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء اہلسنت والجماعت جکھڑ ضلع جہلم کا تیسرا سالانہ ایک روزہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں باوجود لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ملنے کے عوام کا جم غفیر بے تابانہ روش لے کر حضرات علمائے کرام کی زبانوں سے زبان رسالت کے نکلے ہوئے گراں مایہ موتی حاصل کرنے کے لئے وقت مقررہ پر مسجد میں منتظر نظر آرہے تھے۔ چنانچہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس میں حافظ قاری محمد یونس صاحب براہوالی، حافظ غلام محمد صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، قاری محمد اختر صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے تلاوت قرآن حکیم فرمائی۔ اور بعد ازاں مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم حافظ عبد الحمید صاحب تلہ گنگ نے نعت رسول سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ پھر مختصر وقت میں مبلغانہ اور تعمیرانہ انداز کو استعمال فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد خان صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد فاضل نوجوان حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات نے محققانہ انداز میں مدققانہ رنگ کو استعمال فرماتے ہوئے حقانیت مسلک اہلسنت والجماعت کے موضوع پر مسلسل تین گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

پھر حضرت محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ لاہور نے نہایت مختصر وقت میں اپنے مخصوص خطیبانہ اور عاشقانہ انداز میں جو ان ہی کا حصہ ہے۔ بسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے فرمایا کہ اپنے اندر سیرت یا عشق محمدیؐ کے دعووں کے بجائے عملی رنگ میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع محبت، عظمت کو جگہ دو۔ ان میں سے کسی ایک کو اگرچہ ہم عملی رنگ میں لائیں۔ لیکن پھر بھی سچا محب اور عاشق نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ان تینوں کو عملی رنگ میں نہ ڈھالے اور باعث تسکین جان و دل سمجھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر آرڈیننس اور عائلی قوانین کی مذمت کی گئی اور تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض رشید احمد ارشد نے انجام دیئے۔

(رشید احمد ارشد قریشی جکھڑ ضلع جہلم)

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام کی ایجنسی

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام مندرجہ ذیل پتہ پر سے حاصل کیا جا سکتا ہے:-
صوفی محمد علی مدرسہ امینیہ جامع مسج
جڑانوالہ ۔ ضلع لائل پور

مفید اور مجرب
آزمودہ دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن، سر میں چکر گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق و سل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب اور لیکوریا کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرمیٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۶/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا آزمودہ علاج ہے۔ اور زن و مرد دونوں کے لئے یکساں اکسیر ہیں۔ یہ طاقت سے بھرپور ہیں۔ جو ہر موسم میں تھکان، سستی، کمزوری، بھوک کی کمی خون کی کمی اور عام بے حسی، بدن اور جوڑوں کے درد کے لئے بہترین اور قابل اعتماد ٹانک ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے پچاس پیسے ہے۔

دوائے دمہ۔ بارہا کا آزمودہ اور کامیاب علاج ہے۔ قیمت فی کورس بیس روپے

سرمۂ خاص۔ بہترین دوائے چشم اند
اجزا سے تیار کردہ بہترین سرمہ۔ قیمت فی
ایک روپیہ۔ بہترین شدہ سلاجیت قیمت تین
فی تولہ (نوٹ) تمام دواؤں میں محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔

مسعودی دواخانہ معرفت ترجمان اسلا
بیرون دہلی دروازہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

یۃ علماء اسلام سرحد کے کامیاب دورے

جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء مفتی محمود
مبر پارلیمنٹ، مولانا سید گل بادشاہ
امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد، صاحبزادہ
اری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد
یر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء
سرحد نے انتخابات کا جائزہ لینے کے
یم الشان دورہ کیا۔ ۹ر ستمبر کو تارسجید
نوشہرہ ضلع پشاور میں عظیم الشان علاقہ
علماء اسلام کانفرنس منعقد ہوئی جس میں
ید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، مولانا
مود صاحب۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولانا پیر
شاہ۔ مولانا عبدالباری صاحب قاضی
سلام صاحب۔ نصراللہ جان صاحب
ب کی کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔
نوشہرہ صدر میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔
تی محمود صاحب۔ مولانا سید گل بادشاہ
نے تقریریں کیں۔

۲۰ر ستمبر کو جمعیۃ علماء اسلام کا پُر رونق
نوشہرہ سے مردان روانہ ہوا۔ مردان سے
لف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان
بدالقدوس صاحب، مولانا حافظ محمد ایوب
ظم ضلع مردان بھی ساتھ ہوئے۔ ۱۱ بجے
یل صوابی پہنچا۔ ۳ بجے زیارہ میں
شان علاقہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں
سلمانوں نے شرکت کی۔ مفتی محمود صاحب
ید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں
ل سے قافلہ جمعیۃ تورڈھیر تحصیل صوابی
ت کو عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مفتی
حب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب
یں کیں۔ ۲۱ر ستمبر تحصیل صوابی میں
پارک میں ۳ بجے عظیم الشان جلسہ ہوا
تی محمود صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ
نے تقریریں کیں۔ وہاں سے جمعیۃ کا قافلہ
یل صوابی پہنچا۔ مسلمانان ڈاگی نے
ان استقبالی دروازے بنائے تھے
لمانوں نے استقبال کیا۔ رات کو
ن جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالواحد
ر منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ
مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ مولانا حمداللہ صاحب نائب امیر تحصیل صوابی نے عربی میں استقبالیہ پیش کیا۔

۲۲ر ستمبر ڈاگی سے قافلہ ۹ بجے پشاور پہنچا۔ وہاں مجلس مشاورت ہوئی۔ پشاور سے قافلہ کوہاٹ روانہ ہوا۔ کوہاٹ میونسپل پارک میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ رات کو پھر دوسری نشست جامع مسجد کوہاٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب مفتی محمود صاحب۔ مولانا فخر الاسلام صاحب نائب امیر ضلع مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ نے تقریر کی۔

۲۳ر ستمبر کو پُر وقار اور بارونق قافلہ بنوں روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے ڈومیل علاقہ وزیر کے مرکزی مقام میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ ۳ بجے بنوں شہر کے میونسپل پارک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور دوسری نشست رات کو منعقد ہوئی جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے تقریریں کیں

۲۴ر ستمبر جمعیۃ کا پُر وقار قافلہ نورنگ سرائے پہنچا۔ ۱۰ بجے جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ شروع ہوا۔ جس میں امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

نورنگ سرائے سے قافلہ لکی مروت پہنچا۔ ۴ بجے اڈہ پر علماء اور عامۃ المسلمین نے پرجوش استقبال کیا۔ رات کو گراؤنڈ میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت امیر ضلع بنوں صاحبزادہ جان محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

۲۵ر ستمبر کو جمعیۃ علماء اسلام کا یہ پُر رونق قافلہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں روانہ ہوا۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ر ستمبر کو ضلع جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہوا۔ کانفرنس میں استاذ العلماء مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ مفتی محمود صاحب، صاحبزادہ عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع میانوالی اور ضلع کے کل علماء نے شرکت کی۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

(محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء
اسلام ضلع پشاور)

مجلس احرار اسلام بہاولپور کی قراردادیں

مجلس احرار اسلام بہاولپور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس گورنر صاحب مغربی پاکستان کے مجریہ آرڈیننس پر جس کی رو سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جانا منظور کیا گیا ہے اظہار مسرت کرتے ہوئے ملک کے علمی و دینی حلقوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ حکومت کی علوم دینی کی سرپرستی کے اس اہم اقدام سے کما حقہٗ فائدہ اٹھاتے ہوئے اس یونیورسٹی کو اپنے اعلیٰ ترین معیار پر پہنچا کر دنیائے اسلام میں پاکستان کو امتیازی حیثیت کا مالک بنانے میں مدد دیں گے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی ان خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتا ہے۔ جو انہوں نے بحیثیت معلم و شیخ الفقہ جامعہ عباسیہ اور مفتی و ناظم امور مذہبیہ و رکن ڈسٹرکٹ کونسل انجام دیں۔ یہ اجلاس مولانا مرحوم کی اُن خصوصی مساعی کو جو انہوں نے مقدمۂ مرزائیہ کے سلسلے میں بروئے کار لائیں اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اور ان کے فرزندان و دیگر متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی سے اُن کے لئے توفیق صبر جمیل و اتباع سلف کا متمنی ہے۔

ڈھوڈیال میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۷ر اکتوبر کو حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب بالاکوٹی مقامی لوگوں کی دعوت پر تشریف لائے۔ رات کو جامع مسجد ڈونڈ میں تقریر ہوئی صبح کو آپ کی دعوت پر ڈھوڈیال کے تمام علماء کرام اور عوام جامع مسجد بازار والی میں جمع ہوئے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی ممبرشپ ہو کر تشکیل ہوئی۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحکیم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ملکال

نائب امیر۔ حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ارغشتال

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا با[illegible] صاحب امام مسجد محلہ چوکنڈہ۔

نائب ناظم (۱) حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب امام مسجد یاراخیل ارغشتال

(۲) محمد اجون خاں صاحب محلہ ملکال

ناظم مال: حضرت مولانا محمد صاحب دکاندار محلہ ارغشتال

ناظم نشر و اشاعت: جناب محمد عمران خاں صاحب محلہ ملکال

سالار: حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب امام مسجد محلہ ارغشتال۔

(محمد عمران ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء
اسلام ڈھوڈیال ضلع ہزارہ)

امیر جمعیۃ الشبان ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا بیان

ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ امیر جمعیۃ الشبان ڈیرہ نے ایک بیان میں مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمات جلیلہ پر دلی شکریہ کا اظہار کیا ہے اور مخالفین کے غلط پروپیگنڈے کی تردید کرتے ہوئے اپنی پوری پوری حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

(غلام فرید محمدی امیر جمعیۃ الشبان
ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

سلاجیت مصفّیٰ

کے فوائد سے کون ناواقف ہے۔ یہ قیمتی دھاتوں اور پتھر کا قدرتی جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے، پیشاب کی کثرت، معدہ، جسم کی کمزوری، طاقت و توانائی، سردی نزلہ، زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ارزاں، نقلی اور سستی سلاجیت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام یفہ، دفتر ترجمان اسلام اور مسعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام سے مل سکتی ہے۔ جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی صاف اور تیار ہوتی ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ تھوک فی سیر ۱۲۰/ روپے۔ دو تولہ سے کم نہیں بھیجی جاتی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا معرفت ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

Phone No : 67713

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

No. 7 | ۱۶/ اکتوبر | 1964 | ۷/ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ | No. 39

بقیہ صفحہ اول

سر خاموش کرا کر دس ہزار مسلمانوں کو ہلاک کرایا۔ اس محاذ کے برسر اقتدار آنے سے اسلامی نظام اور جمہوریت کے احیاء کی کس طرح امید کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اسی محاذ نے صدارتی محاذ نے صدارتی امیدوار کے لئے ایسی کمزور عورت کو نامزد کیا ہے۔ جو شرعی حیثیت سے نااہل ہونے کے علاوہ اس اہم عہدہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی متحمل نہیں ہے۔ بنابریں جمعیتہ علماء اسلام حکومتی پارٹی اور متحدہ محاذ دونوں کے صدارتی امیدوار والوں کی حمایت کو ملک و ملت کے لئے مفید نہیں سمجھتی۔ اور جمعیت اس طرح کے مجرمانہ تعاون کے لئے تیار نہیں اور جمعیتہ مذہبی اداروں اور جماعتوں سے مشورہ کر کے ایک اسلامی محاذ بنانے کی کوشش کرے گی اور اس محاذ کی طرف سے بہتر اور موزوں صدارتی امیدوار کھڑا کر کے اپنا شرعی فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حق طلب ووٹروں کیلیے راہ عمل تجویز کرے گی۔ جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ ملک میں اسلامی اور شریعت محمدیہ قوانین کے نفاذ کو ضروری سمجھنے والے مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے بلا خوف و خطر جمعیتہ علماء اسلام کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں جمعیتہ کا ساتھ دیں۔ اور حکومتی پارٹی کی دھونس دھاندلی اور تشدد، نیز اپوزیشن پارٹیوں کے ہنگامی تند و تیز مظاہروں سے مرعوب نہ ہوں۔ عامتہ المسلمین کا یہ عزم انشاء اللہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوری ریاست بنانے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے صدارتی فیصلہ کا خیر مقدم

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے مورخہ ۷/ اکتوبر کو ملتان میں اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں جو قرارداد پاس کی تھی۔ لاہور مورخہ ۱۰/ اکتوبر جمعہ میں علماء اور عوام نے جمعیتہ کے اس اقدام کو سراہا، اور اس جرأت مندانہ اور دیندارانہ رویہ کی پر زور حمایت کی ہے۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ یہ عظیم الشان اجتماع جمعیتہ علماء اسلام کے اس فیصلہ کا کہ جمعیتہ علماء اسلام صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی نیز تمام مذہبی جماعتوں کا ایک دینی محاذ بنایا جائے گا کے اقدام کو سراہتا ہے۔ اور خیر مقدم کرتا ہے۔ اور جمعیت علماء اسلام کو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام نے یہ یقین کر کے ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اسلام پسند لوگوں کے جذبات کا بجا طور پر اقدام کیا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی - ۹/ اکتوبر - جمعیتہ علماء اسلام میانوالی نے اپنے پندرہ روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد کے ذریعہ مرکزی جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں مرکزی شوریٰ نے محترمہ فاطمہ جناح اور صدر ایوب کے علاوہ صدارتی انتخاب میں اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے

(محمد امیر ناظم دارالمطالعہ جمعیتہ علما اسلام میانوالی)

اراکین جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا دورہ ضلع سکھر

امیر جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن حضرت جناب خلیفہ احمد دین صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب پیر محمد شاہ صاحب امروٹی اور مولانا دوست محمد صاحب مرزا پوری نائب ناظم خیرپور ڈویژن و حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر ضلع سکھر و ناظم جمعیت ضلع سکھر نے یکم اکتوبر سے ضلع سکھ کے دیہات کا دورہ شروع کیا ہے تاکہ لوگوں کو الیکشن کی اہمیت اور جمعیتہ علما اسلام کی حمایت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ان بزرگوں کی تقاریر پر لوگوں نے نہایت پر جوش فضا میں جمعیتہ کی حمایت کا وعدہ کیا۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن)

ترجمان اسلام کی نئی ایجنسیا

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ مندرجہ ذیل مقامات سے دستیاب ہو سکتا ہے:-

(۱) محترم حافظ عبدالرحمان صاحب نائب امیر ضلعی جمعیتہ ریلوے ر سیالکوٹ ضلعی دفتر جمعیتہ۔

(۲) محترم منشی محمد داؤد ٹھیکیدار ڈھڈیال ضلع ہزارہ

(۳) بابو فضل داد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علما اسلام ج ضلع ہزارہ۔

(۴) محترم جلیل احمد صاحب نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اس بھٹیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالک

(۵) محترم رشید احمد صاح دکاندار ناظم نشر و اشاعت جم علماء اسلام گھگالہ تحصیل ش ضلع سیالکوٹ۔

(۶) محترم حافظ عبدالرحمان نائب ضلعی امیر ضلعی دفتر جمع ریلوے روڈ سیالکوٹ۔

(۷) محمد جیون صاحب ا ہوٹل اڈہ لاریاں جوہر آباد۔

(۸) صوفی محمد علی صاحب ایجنیہ رجسٹرڈ جامع مسجد جڑانو

جملہ شکایات کو نیست و نابود کرنیوالی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان و احتلام کا دفعیہ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔ محصولڈاک علاوہ

مفرح یاقوتی - اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ، کسی بھی مزاج کے ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کر کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ پورے کورس کیلئے پندرہ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر طحال ضعف جگر، عظم جگر، ضعف، عظم طحال خرابی شکم، پرانے بخار اور کمی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس سات روپے۔ محصولڈاک علاوہ

حب اٹھرا۔ بچوں کا مختلف بیماریوں سے ضائع ہو جانا، یا لڑکیوں کا ہی پیدا ہونا۔ قیمت فی کورس ۱۹ روپے

بیت الشفاء مکان نمبر ۶۵/۴ سکیم ۳ گلستان کالونی دھرمپورہ لاہور

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بخطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے قیمت بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزا سے تیار کردہ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف

دماغی۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ مرض نسیان کو دور کرتی ہے۔ سر اور آنکھوں کی ایک سو بیماریوں کیلئے بہتر ہے۔ قیمت مکمل کورس بارہ روپے۔

اکسیر زندگی۔ حاذق حکما کا معمول مطب ہے

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت

نئے پیسے

جلد ۷ ○ جمعہ ۹ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۹

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان صدارت کے لئے اپنا امیدوار کھڑا کریگی

دینی محاذ کی تجویز —— مجلس شوریٰ کا تاریخی فیصلہ

ملتان - ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء کو ملتان کے اسلامی اور تاریخی شہر میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس زیر صدارت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر مرکزی جمعیتہ منعقد ہوا۔ بعض اکابر جمعیتہ کی رائے تھی، کہ پاکستان کی صدارت کے مسئلہ پر بحث اس ماہ کے بعد مجلس شوریٰ غور کرے، کہ مخالفین کے پروپیگنڈا اور تازہ حالات کے پیش نظر ذمہ داران جمعیت نے ہنگامی اجلاس ... بلانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ارکان شوریٰ کو تاروں کے ذریعہ دعوت دی گئی۔ حضرت امیر حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی خدمت میں خصوصی طور پر آدمی بھیجا گیا تھا چنانچہ وہ سارا پروگرام چھوڑ کر ملتان پہنچے، اگرچہ اُن کی تشریف آوری ذرا دیر سے ہوئی۔ مگر انہوں نے تمام کارروائی کی منظوری دی اور بہترین مشوروں اور دعاؤں سے نوازا۔

اجلاس میں بلوچستان، کراچی، سندھ، سابق ریاست بہاولپور، سرحد، جنوبی اور شمالی پنجاب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور ایک فیصلہ کیا جو پاکستان میں نیا اور تاریخی دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ مجلس شوریٰ نے پورے غور وخوض کے بعد مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس موجودہ ملکی حالات اور صدارتی انتخاب پر کتاب و سنت کی روشنی میں کافی غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ سترہ سال تک پاکستان میں مختلف حکومتوں اور وزارتوں نے اسلام جیسے مذہب سے **مجرمانہ بے اعتنائی** برتی ہے۔ اور اسلامی جمہوری اقدار کو موجودہ اور گذشتہ تمام قیادتوں نے بُری طرح پامال کیا ہے۔ سترہ سال کی غلط کار قیادت سے ملک میں سیاسی اور دینی شعور کا خاتمہ ہو چکا ہے وہ ملک جو اسلام کے مقدس نام سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ فرنگی تہذیب و تمدن کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور معاشرہ کو بے حیائی، عریانی اور فحاشی کی عمیق غار میں دھکیل کر ملک وملت سے غداری کا کھلا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اسلامی نظام کے قیام اور شرعی قوانین کی ترویج میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ موجودہ قیادت نے عائلی قوانین کے آرڈیننس کو نافذ کر کے کتاب و سنت کی واضح تعبیر اور اجماع امت کے صریح شرعی حکم میں تحریف کر دی ہے۔ جمہوریت کے نام سے عورتوں کو غیر شرعی فوقیت دے کر معاشرہ کو زہر آلود کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف یہ کہ یہ قیادت مسلم لاز فیملی آرڈیننس کے نفاذ کو اپنے دور کا ایک نمایاں کارنامہ... سمجھ رہی ہے۔ جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے پریس آرڈیننس، یونیورسٹی آرڈیننس، لاؤڈ سپیکر آرڈیننس، کریمنل لا قسم کے کالے قوانین نافذ کر کے پاکستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ اب تک سینکڑوں آزاد شہری قید و بند اور مصیبت کی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ اور انہیں صرف سیاسی حریف ہونے کی وجہ سے سزائیں مل رہی ہیں علاوہ ازیں اس دور حکومت میں غریب عوام ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ اور دولت سمٹ سمٹ کر چند خوش بخت گھرانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ کہ اپوزیشن پارٹیوں کا متحدہ محاذ چند ایسے عناصر سے مرکب ہے۔ جن میں سے بعض تو اس ملک کو لا دینی ریاست بنانے کے مکمل حامی ہیں۔ اور وہ اسلام کا نام سننے کے روادار نہیں ہیں۔ اور بعض اسلام اسلام پکارتے ہوئے بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے مخالف ہیں۔ اور طبع زاد قسم کا ماڈرن اسلام پاکستان میں لانا چاہتے ہیں جنہوں نے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں مسلمانوں کو مرتد ہونے کا بنیادی حق ادا کر کے اسلام سے غداری کی۔ بعض وہ عناصر بھی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے اس متفقہ جمہوری مطالبہ کو جو کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور ظفراللہ خاں کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے کو ٹھکرا کر جمہوریت کو پامال کیا اور جمہور مسلمین کی آواز کو تپتی ہوئی گولیوں

(باقی آخری صفحہ پر)

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے نقشی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

(قائد جمعیت حضرت مفتی محمود صاحب)

اگر آپ دیندار حضرات کو منتخب کرینگے تو ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو سکتا ھے

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کیخلاف جہاد کرنے والی جماعت جمعیۃ العلماء اسلام ھی تھی (مفتی سرحد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب)

جب ملک کے آٹھ کروڑ مسلمانوں نے مرزائیت کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا تو اس وقت خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے ھی مسلمانوں کو شہید کرایا تھا (مولانا محمد رمضان صاحب)

ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی دو روزہ سیاسی کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی اس کا پہلا اجلاس بعد از نماز عصر میونسپل پارک میں زیر صدارت مولانا عبد القدوس صاحب خطیب جامع مسجد کلاں ہوا۔ اس کانفرنس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مفتی سرحد مولانا عبد القیوم پوپلزئی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا عبد الباری صاحب۔ پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا صالح محمد صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی سرحد عبد القیوم پوپلزئی نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بڑی خوشی اس بات کی ہے۔ کہ آپ حضرات سے بڑی مدت کے بعد ملاقات ہوئی۔ اور آپ سے خطاب کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو دین سے گہرا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی مزید توفیق عنایت کرے۔ جمعیۃ کی کانفرنس کا یہ پہلا اجلاس ہے آپ کے سامنے مجھے حکم ملا ہے کہ آپ سے خطاب کروں۔ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں ہے۔ جس کا تعارف کرایا جائے تاریخ کا مطالعہ کرنے والا اچھی طرح سے اس بات کا واقف ہوگا جب ہندوستان پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ اس وقت سے کر اب تک جمعیۃ علماء اسلام کفر کا مقابلہ کرتی رہی ہے۔ آپ نے ۱۸۵۷ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کون لوگ تھے۔ جن کو پھانسی دی گئی اور گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ علماء حق ہی تھے۔ آپ نے کہا علماء حق کی قربانیاں دوسری جماعتوں سے بہت زیادہ ہیں حقیقت میں آزادی کا سبق علماء نے ہی دیا۔ دنیا آزادی سے ناآشنا تھی انہوں نے جہاد کا سبق دے کر کفر کا مقابلہ کرایا۔ علماء حق نے ہندوستان کی آزادی کے لئے تن من کی بازی لگا دی۔ اللہ کے فضل و کرم سے انگریزوں سے اس ملک کو پاک کرایا۔ جمعیۃ علماء کے اکابرین نے ہر وقت کفر کا مقابلہ کیا۔ اور دین کی حفاظت و نصرت کے لئے کوئی بھی قوم ان جیسی خدمات پیش نہیں کر سکتی جمعیۃ علماء کے سامنے دو مقصد تھے۔ ایک تھا ملک سے انگریزوں کو نکالنا۔ دوسرا اس میں قرآن وسنت کے قانون کا احیاء اللہ کے فضل سے ایک مقصد پورا ہوا۔ انگریز اس ملک سے چلا گیا۔ دوسرے مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کام کر رہی ہے اور تا زیست کرتی رہے گی۔ جمعیۃ کے دستور میں بھی یہی ہے۔ جب تک ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری نہ ہو۔ اس وقت تک یہ دین کے پروانے آرام سے نہیں بیٹھینگے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کروانا ہے۔ لیکن پاکستان کو وجود میں آئے سترہ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن انگریزوں کے جاری کئے ہوئے قوانین ابھی تک ہمارے سروں پر مسلط ہیں اس لئے جمعیۃ علماء کے اکابرین نے سمجھا کہ دین کی خدمت اسمبلیوں کے اندر اور باہر کرو۔ کیونکہ قانون اسمبلیوں میں بنتا ہے۔ اگر وہاں پر اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا۔ تو وہی قانون ہوں گے جو پہلے تھے۔ علماء نے اسمبلیوں میں جا کر دین کی خدمت کی۔ آج سے پہلے کسی بھی اسمبلی میں اسلام کی آواز نہیں آئی۔ یہ علماء کرام ہی تھے۔ جنہوں نے اسلام کا نام اسمبلیوں میں بلند کیا۔ انہوں نے حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اور کہا کہ جب مارشل لا گورنمنٹ نے خلاف اسلام قوانین ہم پر نافذ کئے۔ تو کوئی طاقت بھی گورنمنٹ کے آگے سر اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔ یہ طاقت خدا نے صرف علماء کو دی۔ انہوں نے لاہور میں ملک کے علماء کو جمع کیا اور عائلی قوانین کی دفعات پر تبصرہ کیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ اس آرڈیننس کی تمام دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ اور انہوں نے جلسہ عام میں کہا تھا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اسلام پر کوئی حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ کون تھے۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام ہی کے نمائندے تھے۔ اور انہوں نے اسمبلیوں میں جا کر اس خلاف اسلام قانون کے خلاف تقریریں کیں اور تحریکیں پیش کیں۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر بھی حکومت کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس میں ہم ترمیم کریں گے۔ ان کو معلوم تھا کہ اس تحریک کو علماء لے کر اٹھے ہیں۔ اگر اس کو پورا نہ کیا تو ہماری خیر نہیں۔ اب اس میں حضرت مفتی صاحب کے کہنے پر اس میں ترمیم ہو گئی ہے۔

مولانا کے بعد مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دو مجاہد اسمبلیوں میں گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت اور ایوان میں لرزا پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ پھر ملک کے اندر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ملک کے اندر جمہوریت ہو۔ انہوں نے خواجہ ناظم الدین سے پوچھا کہ جب ملک کے آٹھ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیت کو الگ امت قرار دو اور سر ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرو۔ تو آپ نے جمہور کا مطالبہ ٹھکرا کر ان کے مطالبہ کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور پھر جمہوریت کے نام پر اقتدار چاہتے ہو۔ جو قانون اور دستور انگریزوں کے وقت تھے۔ وہ آج بھی رائج ہیں ہماری ترقی کا راز اس میں پوشیدہ ہے کہ ہم ملک کے اندر اسلام کا قانون رائج کریں۔ ہم نے کہا کہ ملک آزاد ہو گا۔ اور ہماری ہر چیز آزاد ہو گی۔ لیکن نہ آج ہماری تعلیم آزاد ہے اور نہ تمدن۔ ہماری ہر بات انگریزوں کی پیروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق نے ہر دور میں کفر کا مقابلہ کیا ہے۔ اور علماء حق کے خلاف الزام بازی کرنے والے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ دوسری نشست بعد از نماز عشاء میونسپل پارک میں زیر صدارت حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ منعقد ہوئی۔ اور اس میں اجلاس کی افتتاحی تقریر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دامت برکاتہم نے کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ایک تو بیمار ہوں۔ دوسرا پرانے خیال کا مولوی ہوں۔ میں نے جو آیت پڑھی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ امانت اس کے اہل تک پہنچا دو۔ اگر امانت کی حفاظت نہ ہوئی حق والے کو حق نہ ملا۔ اور امانت کے اٹھ جانے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتائی ہے۔ جب امانت کسی نا اہل کے سپرد ہو جائے تو سمجھ لو کہ قیامت کے آثار ہیں۔ اگر لوہار کو کپڑے دو کہ وہ ان کو دھوئے تو وہ بجائے صاف کرنے کے ان کو خراب کر دے گا۔ اس طرح امانت اس کے اہل کے سپرد کرو۔ دین بھی ایک امانت ہے اور یہ امانت مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے اس امانت کا بوجھ کوئی بھی نہ اٹھا سکا۔ لیکن اللہ نے اس کو مومن کے سینہ میں رکھ دیا۔ اسی طرح ہم تک یہ امانت آئی۔ انگریز جب ہندوستان میں آیا۔ تو اس نے دین کو ختم کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جب ملک آزاد ہوا۔ ہم نے کہا۔ جب تک انگریزوں کے پجاری موجود ہیں اس ملک میں اسلام کا قانون نافذ نہیں ہو سکتا۔ آج کل ملک میں بے حیائی اور عریانی کا زور ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ یہ پاکستان کی پیداوار ہے۔ میں تو گھر میں رہتا ہوں کہ خدایا اگر یہی حال رہا۔ تو آئندہ آنے والی نسل اسلام سے دور ہو جائیگی اس لئے اس امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میدان میں آئی۔ خدا کرے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو۔ انہوں نے کہا کہ آپ حضرات نے عورتوں کو وزیر و سفیر بنایا اور ان کو مردوں کے برابر حقوق دیئے تو پھر کیوں روتے ہو کہ عورت ہمارے مقابلے میں آ گئی ہے۔ یہ اسلام کی مخالفت کرنے کا بدلہ ہے۔ اسلام نے عورتوں کو گھر کی ملکہ بنایا ہے

(باقی صفحہ پر

Scanned with CamScanner

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء

امریکہ ویت نام میں کیا کھیل کھیل رہا ہے

امریکہ ویت نام میں جو کچھ کر رہا ہے، وہ اس کی فرزانگی کی نہیں بلکہ سیاسی دیوانگی کی دلیل ہے۔ ایک ملک ابتداءً دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور اس کے ایک حصہ کو امریکہ نے ایک مدت تک اپنے اثر و قابو میں رکھا۔ لیکن اس کے باوجود وہاں امن، استحکام اور خوشحالی کا دور دورہ نہ ہو سکا۔ اور اس درجہ خود غرضانہ آویزشیں بڑھ گئیں کہ وہ باہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ بار بار خونریز انقلابات حکومت ہو رہے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سا خطہ داخلی طور پر خود اپنی سلامتی سے محروم ہو کر رہ گیا ہے کاش امریکی مدبر اپنی ڈپلومیسی کی اس موت پر ماتم کناں ہوتے۔ کاش وہ لوگ عبرت حاصل کرتے جنہوں نے امریکہ کی دوستی اور مدد کو اپنے مستقبل کی عافیت سمجھا ہوا ہے۔

بلاشبہ امریکہ کی سیاست دوراندیشی کے تمام عزائم سے خالی ہے۔ دنیا کے امن و امان کے لئے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا نوآزاد اور چھوٹے ملکوں کو بالخصوص اس سلسلے میں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ کہ امریکہ کی غیرذمہ دارانہ کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں سے اس کا داخلی استحکام اور آزادی کس طرح پُرخطر حالات کی زد میں آ سکتا ہے یہ صورت حال تمام تر اشتراکیت کے حق میں جانے والی ہے۔ اگر چین و روس کی دربردہ کشمکش مانع نہ بن جاتی۔ مشرق بعید کے حالات بہت ہی بدتر ہو چکے ہوتے۔ اور اشتراکیت کے قدم بہت آگے تک جا چکے ہوتے۔ بہرحال خطرات اب تمام ایشیائی اور مشرقی ممالک کو درپیش ہیں۔ اور امریکی ڈپلومیسی نہیں معلوم آئندہ کن کن ملکوں کا بیڑا غرق کر دینے والی ہے۔ یہ حالات خود امریکہ کی بین الاقوامی حیثیت اور مقاصد کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہر مشرقی ملک کو اپنے تحفظ و استحکام کی خود فکر کرنی چاہیئے۔ اور علاقائی سالمیت کے لئے اپنا اثر و رسوخ کام میں لانا چاہیئے

(ک)

ہندوستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی حقیقت

ہندوستان کے ساتھ تعلقات کا مسئلہ گذشتہ ۱۷ سال سے پاکستان کے لئے تشویشناک بنا ہوا ہے بار بار دوستی اور مفاہمت کی آوازیں ہر دو جانب سے بلند ہوتی ہیں اور حالات و واقعات کی شدت میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ کوئی تدبیر جو دوستی کی اس خواہش کو بروئے کار لانے اور پائدار بنانے والی ہو، کارگر نہیں ہونے پاتی۔ خوف اور بد اعتمادی کی فضا دونوں جانب اتنی شدید ہے۔ کہ کوئی بھی کسی پر بھروسہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اہل پاکستان تو شاید اعتماد کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ لیکن ہندوستان کا رویہ بالکل یاس انگیز ہے۔ دراصل تقسیم ملک کا محرک اعظم بھی بے اعتمادی اور عدم رواداری کا ہی جذبہ تھا۔ جس نے مستقبل کے آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو بے یقینی کے اندیشوں میں ڈال دیا تھا۔

دراصل ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کی ناخوشگواری، دو ہمسایہ ملکوں کی ناخوشگواری نہیں ہے، دو قوموں کی سیاسی آویزش نہیں ہے۔ دو مملکتوں کا سرحدی تنازعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ سراسر دو مذہبوں، دو تہذیبوں، دو معاشروں اور دو نظریوں کا تصادم ہے۔ برطانوی ہند میں انگریزی سیاست کی زیرک کاریوں نے ہندو ازم کو ایک ایسی حیثیت دے دی تھی۔ جو اسلام اور مسلمانوں کا مدمقابل دین، مدمقابل تہذیب اور مدمقابل معاشرہ بن گیا تھا۔ اور جس کے بقاء و وجود کا انحصار اس پر تھا کہ مسلمانوں کو مٹا دیا جائے موجودہ ہندویت جو برطانوی عہد کی پیدا کردہ ہے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی پیداوار اور جارحانہ ذہنیت کی پروردہ ہے۔ اس ہندوانہ جارحیت کا متواتر شکار آج تک ہندو بھارت میں باقی رہ جانے والے ۶ کروڑ مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ اور یہ ہی جارحیت پاکستان کے ساتھ دوستانہ اور مفاہمانہ تعلقات میں مانع ہے اور پاکستان کے وجود و بقاء کے لئے خطرۂ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیا یہ جارحیت پسندانہ ذہن کبھی ختم ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ اس کے ختم ہوئے بغیر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مستقل دوستی کا مسئلہ حل ہی نہیں ہو سکتا، اور اس کے خاتمہ کے کوئی آثار ابھی تک نمایاں نہیں ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ چین کے نزاع نے ایک موقعہ مہیا کیا تھا کہ ہندو قوم اپنے مستقبل کے تحفظ کی خاطر ہی اپنے وطن میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ آشتی کا سلوک شروع کر دیگی اور اس طرح پاکستان و ہندوستان کے درمیان بھی مفاہمت کی راہ کھلنے لگے گی۔ لیکن اس خطرے کے باوجود مسلمانوں کے بارے میں ہندو قوم کا من حیث المجموع رویہ نہیں بدلا۔ آج بھی ہندوستان میں مسلمان مظلوم و مقہور ہیں اور ان کی جانیں، آبروئیں اور املاک غیر محفوظ ہیں اس کے بعد کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی جارحانہ ذہنیت تبدیل ہو جائیگی اور وہ پاکستان کے حق میں دوستی کا مخلصانہ رویہ اختیار کر سکیں گے۔ ۱۹۴۷ء کے سیاسی سمجھوتے ایک ایک کر کے پامال کئے جا چکے ہیں اگر خلوص و صداقت کارفرما ہوتے تو ان کی بنیادوں پر ہی دوستانہ تعلقات استوار کئے جا سکتے تھے۔ اور نزاع و کشمکش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تقسیم کے وقت مسلمانوں نے ہندوؤں کو ان کے حصے سے کہیں زیادہ دیا تھا۔ پنجاب و بنگال کی تقسیم سراسر ہندو مفاد کے حق میں تھی۔ بڑی بڑی مسلمان ریاستوں کا سقوط ان کی جھولی میں اضافہ کا موجب ہوا۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو فرانس کی آبادی کے برابر ہے ان کے ملک میں ایک حقیر اقلیت کی حیثیت سے ہمیشہ کے لئے بے اثر بن کر رہ گئی۔ اس کے باوجود وہ اب بھی پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کشمیر کے مسلم اکثریت کے علاقہ کو غاصبانہ طور پر اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ ان کی اسی جارحانہ ذہنیت کی کرشمہ کاری ہے۔ اور اگر ہم ان کی طرف سے دوستی کی آس باندھتے ہیں۔ اس کے لئے ان سے استدعا کرتے ہیں تو ہماری احمقانہ سادہ لوحی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا۔ بے شک دو ہمسایہ ملکوں کی حیثیت سے ہم ان کے ساتھ بعض جزوی سمجھوتے اور معاہدے کر سکتے ہیں۔ لیکن کامل دوستی اور مفاہمت اس وقت تک نتیجہ خیز نہیں بن سکتی جب تک وہ جارحانہ ذہنیت ہندوؤں میں سے نہیں نکل جاتی۔ جس کا اظہار وہ اندرون ملک بسنے والے مسلمانوں پر تشدد بیجا کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں۔ اور پاکستان کے بارے میں اپنے

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ: ڈیرہ اسماعیل خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کی دو روزہ کانفرنس

وہ تو ہر چیز کی وارث ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام حق والوں کی جماعت ہے۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ علماء کو کرسیوں کی ضرورت نہیں۔ ان کو خدا نے یہ ایک ایسی کرسی دی ہے کہ کوئی ان سے چھین نہیں سکتا۔ ہم اسلام چاہتے ہیں آپ حضرات اسمبلیوں میں جائیں ہم کو ضرورت نہیں۔ لیکن اسلام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اور اس لئے جمعیۃ علماء اسلام سے مشورہ کرنا ہوگا

حضرت نے عوام سے اپیل کی کہ آپ جمعیۃ سے تعاون کریں۔ تو تمام اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا۔ کہ ہم جمعیۃ کے ساتھ ہیں

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ لوگ ہر مقرر کے کہنے پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں کہ ہم اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو احساس تک بھی نہیں ہے۔ آج ملک کو سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزوں کے وضع کردہ قانون اور دستور نافذ ہیں۔ آپ حضرات کی کوشش سے ملک کے اندر اسلام کا قانون جاری ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے اندر احساس پیدا کریں تاکہ جو انگریزوں کے جاری کردہ قانون ہم پر رائج ہیں۔ ان کو ختم کر کے اسلام کے قانون کو جاری کریں۔ اگر آپ لوگوں کا طریقہ یہی رہا جو سترہ سال کے عرصہ میں رہا ہے تو آپ کا اور پاکستان کا خدا حافظ۔ پاکستان کا اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ رہا۔ جو شکل و صورت میں انگریزوں کی نسل تھے۔ اور انگریزوں کے وفادار رہتے۔ جو انگریزوں کا وفادار ہو وہ وطن کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ملک تو آزاد ہوا۔ لیکن ہمارا ذہن غلامی میں مبتلا ہے۔ اگر ملک کی آزادی مطلوب تھی۔ تو اس ملک سے انگریزوں کے ہر نشان کو ختم کر دیتے۔ لیکن افسوس صد افسوس انگریزوں کے ہر نشان کو زیادہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کے اندر جو بے حیائی عریانی ہے۔ یہ انگریزوں کے وقت نہ تھی۔ لیکن یہ ان کی پیدا کردہ نسل کے وقت عام ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ اس ملک کے اندر اسلام کا قانون چاہتے ہیں تو آپ حضرات ایسے نمائندے منتخب کریں، جو دیندار اور اہل علم ہوں۔ جو اسمبلیوں میں جا کر اسلام کے مطابق قانون بنائیں۔ جو خلاف اسلام ہوں ان کو ختم کریں۔ آپ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور دوسرا کام جمعیۃ کے اکابرین کریں گے۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ملک کے اندر دو سیاسی طاقتیں ہیں۔ ایک کنونشن لیگ اور دوسرا متحدہ محاذ۔ جو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا مجموعہ ہے۔ کنونشن لیگ اقتدار کے بل بوتے پر ہے۔ اور یہ اقتدار کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اگر اس کو اقتدار کا پانی نہ ملے تو یہ ختم ہو جائے گی۔ میں اس جماعت کو جماعت ہی تصور نہیں کرتا۔ اس لئے میں بغیر تنقید کے اس کو چھوڑتا ہوں۔ اس کو جماعت نہیں مانتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس جماعت سے صدر ایوب آج ہی ہاتھ اٹھالے۔ تو یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ اس ملک کے اندر کثرت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم ہر اقتدار کے ساتھ ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ ری پبلکن پارٹی کا آج ملک میں نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس پارٹی میں بھی یہی لوگ شامل تھے جو اب اقتداروں کے ساتھ ہیں۔ اس لئے اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اب میں متحدہ محاذ کی طرف آتا ہوں۔ یہ آگ اور پانی کا ملاپ ہے۔ اگر پانی غالب آگیا۔ تو آگ ختم۔ اور اگر آگ غالب تو پانی ختم۔ اس میں جماعت اسلامی، کونسل لیگ، عوامی پارٹی نظام اسلام پارٹی ہیں۔ انہوں نے کہا، کہ خواجہ ناظم الدین صاحب جو بہت جمہوریت نواز ملک کے اندر نظر آ رہے ہیں۔ ان سے زیادہ جمہوریت کو ذبح کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سے ۸ کروڑ عوام نے مطالبہ کیا، تو اس نے ان کا جواب گولیوں سے دیا۔ اور شہداء ختم نبوت کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا۔ اس کے بعد جلسہ ڈیڑھ بجے رات ختم ہوا۔ دوسرے دن جلسہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ عصر کے وقت بارش ہو گئی تھی۔

(رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

سرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرام چندہ ارسال فرمائیں یا وی، پی۔ بھیجنے کی اجازت دیں۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور

قبرص کے جھگڑے کے پس پردہ مقاصد

قبرص کے معاملہ کی ایک حیثیت تو یہ ہے کہ وہاں میکاریوس اور اس کے گروہ نے ترک آبادی کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے۔ وہ کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جبر و تشدد کے مظاہرہ ہر اعتبار سے قابل مذمت ہیں اور ترکوں کو اور ترکی کی حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس سے بچاؤ کے لئے ہر طرح کی کارروائی عمل میں لائیں۔

لیکن اس معاملہ کی اصل حقیقت کیا ہے اور ایک طے شدہ معاملہ کو در پردہ کس کے اشارے پر از سر نو کھڑا کیا گیا ہے؟ تنہا میکاریوس یا یونان کی یہ ہمت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس زور شور کے ساتھ اس معاملہ کو پھر کھڑا کر دیتا۔ برطانیہ کو قبرص کے معاملات میں ایک تیسرے فریق کی حیثیت سے جو مراعات و قوت حاصل ہے۔ اس کے پوری طرح استعمال میں لانے اور مداخلت کرنے سے وہ کیوں خاموش رہا؟ اگر وہ چاہتا تو فوراً ہی یہ بات ختم ہو سکتی تھی نیٹو کی فوجی تنظیم نے کیوں نہیں اس سلسلے میں کوئی نوٹس نہیں لیا؟ عرب حکومتیں اس سلسلے میں کیوں چپ ہیں؟ نہ سعودی عرب کی حکومت نہ اردن، لبنان، شام اور عراق کی حکومتیں ہی اس سلسلے میں لب کشا ہوئیں۔ بلکہ حکومت مصر نے تو ایک حیثیت سے میکاریوس کے دعوے کی حمایت کی ہے اور میکاریوس حکومت مصر سے ملنے مصر گیا یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں۔ جنہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ بلاشبہ اس جھگڑے کا کوئی بہت گہرا پس منظر ہے۔ اور کسی ایسی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ جس کا مقصد مسلم ممالک کی خارجہ پالیسیوں کو ہم آہنگ ہونے سے روکنا اور مسلم ممالک کے عوام کے اندر اشتعال و ہیجان پیدا کر کے بعض مخفی اور دور رس سیاسی مقاصد حاصل کرنا ہے۔ اس بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے دامن کو بے داغ نہیں کہا جا سکتا۔ سب کو معلوم ہے کہ اسرائیل کے وجود کے بارے میں عربوں اور ترکوں کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ ترکوں نے اسرائیل کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کیا اور تسلیم کئے ہوئے ہے۔ نہر سویز کے قضیہ میں بھی ترک پالیسی عرب پالیسی کے مخالف تھی۔ میکاریوس اور اس کی جماعت نے مصر پر برطانیہ، فرانس، اسرائیل کے سہ طاقتی کے دوران اس حملہ کی مذمت کی تھی۔ یونان کا رویہ عربوں کی موافقت میں تھا۔ یا ایسے وقت میں جب کہ سیاسی نزاکت سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا مستقبل میں پیش آنے والے معاملات پر اس کا اثر یقینی تھا۔ پھر وہ عناصر جو اس جھگڑے کے محرک خفی ہیں کسی طرح بھی مغربی طاقتوں کے مفاد میں چلے جاتے ہیں تو یقیناً عربوں کے لئے شدید خطرہ کا باعث بن سکتے ہیں۔ مسلم ممالک کا اتحاد ایک بنیادی نکتہ ہے۔ مشترکہ دشمن اس اتحاد کی بے پناہ طاقت کو جانتا ہے اور اسے سبوتاژ کرنے کے ذرائع بھی خوب واقف ہے۔ وہ بالواسطہ ترکیبوں اور فریب آفرینیوں میں ماہر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قبرص کا معاملہ اس طرح طے ہو جائے کہ ترکوں پر جو مظالم ہوئے ہیں۔ ان کی تلافی ہو۔ انہیں ان کے پورے پورے حقوق دلائے جائیں۔ اور ترکوں و عربوں کے درمیان عداوت کی خلیج گہری نہ ہونے پائے۔ عربوں بالخصوص مصر کو قبرص کی کسی تبدیلی سے جو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس کا بھی سد باب ہو جائے۔ مصر و ناصر کے خلاف مسلم ممالک میں بدگمانی کی جو فضا پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور جس میں بارہا برطانیہ و یورپ کی کوششوں کو ناکامی ہوئی۔ اس واقعہ سے اسے ہوا دینے اور پھیلانے میں پھر یورپ کے ارباب شر کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور اس جھگڑے کی تہ میں جو بد مقاصد بڑی طاقتوں کے پوشیدہ ہیں وہ بار آور نہ ہو سکیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ پرائے شگونوں میں اپنی ناک کٹوا دینے والے افراد و گروہ جو مسلمانوں میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ ناصر کے خلاف، مصر کے خلاف عربوں کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکال نکال کر مسلم ممالک کے اتحاد کے راستہ کو کانٹوں سے بھر دینے سے باز نہیں رہیں گے۔ اور یہی وہ مقصد ہے۔ جو برطانیہ اور صلیبیان فرنگ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ قبرص کے جھگڑے کا ایک بڑا محرک مقصد ان طاقتوں کے پیش نظر یہ بھی ہے۔ (ک)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے ذمہ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات دفتر کو بھیج دیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کر دی جائیگی۔

(ناظم دفتر)

کچھ غمِ این و آں

ناسعادت اطوار اظہار رمزی کا بدمقسوم — ہائے کرسی، ہائے اقتدار، ہائے امارت،
ایک نیا متجدّد — نقل ادنیٰ مطابق نقلِ اعلیٰ

(رمزشکن کے قلم سے)

مودودی جماعت "ٹُن ٹُن عام" ہفت روزہ "شہاب" ۲۰ ستمبر کا پرچہ زیر نظر آیا۔ پڑھ کر گمان گذرا کہ کہیں مدیر شہاب کے کسی **پروردۂ خاص** نے ان کے داخل ہسپتال ہو جانے کے بعد اپنے چہرہ پر "اظہار رمزی" کا گھونگھٹ ڈال کر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی سے "ناز و انداز" کا سلسلہ نہ شروع کر دیا ہو۔ اور مفتی محمود صاحب کے آگے "بازی بازی با بابا، باریش ہم بازی" کا شوق پورا کرنا چاہا ہو۔ اور چونکہ عرصہ سے ان حضرات کا اپنی ہری بھری کھیتی امریکہ بہادر بواسطہ سعودی عرب سے کوئی خاص رابطہ باقی نہیں رہا ہے اس لئے مولانا غلام غوث ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کا واویلا مچا کر اور اسے راستہ سے ہٹا کر اب اس ملک میں ہی از سر نو اپنے لئے چراگاہیں بنانا چاہتے ہوں گے

رمزشکن کا خیال تھا۔ کہ مولانا ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کی زد ان حضرات کی "**جوانی کے پیروں**" تک ہی محدود ہوگی۔ لیکن "شہاب" کا یہ صفحہ پڑھ کر رنج ہوا کہ اس کی زد تو ان حضرات کی "کھوپڑیوں" تک پہنچ چکی ہے اور دماغ کا ایسا "**بھرکس**" نکلا ہے کہ حواس باختہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور ہر معقول بات کو "**آئیں بائیں شائیں**" سے زیادہ نہیں سمجھ پاتے۔ بچۂ سحر کوبیدہ کی مانند "ٹائیں ٹائیں فش" کر کے رہ گئے ہیں اپنی جھینپ مٹانے اور پہلو بچا کے نکل جانے کی کوشش "شہاب" کے اس صفحہ کی خصوصیت ہے۔

رمزشکن نے ان کی جن جن دکھتی رگوں پر اپنا نیشتر رکھا ہے۔ وہ سب اس طرح پچک کر رہ گئی ہیں کہ بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلا کہ:۔

واہ "اظہار رمزی" صاحب آپ بھی اپنے قائد اعلیٰ کی طرح غیر ضروری اور فالتو دماغ کے بوجھ کے حامل نکلے۔ اس پر یہ غرّہ کہ مولانا ہزاروی کے **یونہی مولوی** ہونے کے مقابلے میں مودودی صاحب کے **مولوی** ہونے کا بھی ادعا۔

رمزشکن کو بیچارے **اظہار رمزی** کے اس غم ناکامی پر بڑی ہمدردی ہے کہ انہوں نے مفتی صاحب پر فروخت ہو جانے کا اتہام تراش کر ایک جذباتی فضا پیدا کر کے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ایک اعلان کے خلاف اخباری برادری کو اکسانے کی سعی ناہنجار انجام دی تھی۔ لیکن کسی اخبار نے بھی شنوائی نہ کی۔ اور اب اپنی اس **نابخت عاجلانہ و طفلانہ** چیخ و پکار کے ضائع چلے جانے سے جو "**خفت**" ان پر طاری ہو رہی ہے تو وہ "**پرک پرک**" کر اور اپنے اس صفحہ میں ادھر اُدھر کی ہانک ہانک کر بات بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیچارے یہ بتا کر کہ کون کون سے سودے طے ہو جانے کے بعد پہلے ترمیمی بل کے حق میں جس سے ارتداد کا دروازہ کھل گیا ہے۔ ان کے ممدوحین نے ووٹ دیئے تھے۔ کیسے اپنا بھانڈا خود اپنے ہاتھوں سے پھوڑ سکتے ہیں۔ وہ تو صرف اسی رمز کا اظہار کر سکتے ہیں کہ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں مفتی محمود صاحب نے جو ووٹ دیا وہ فروخت ہو کر دیا ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو مری قسمتِ خراب میں ہے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی "ترجمان اسلام" کی جو سنگین چڑھی ہوئی ہے۔ اس کی ہفتہ وار جراحت سے بیچارے سنبھلنے نہیں پائے تھے کہ مولانا نے اسے روزنامہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ اب ہر روز کی ضرب کا دھڑکا لگ گیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اس کے خلاف پوری اخباری برادری کو ہمنوا بنانے کا جتن کیا۔ لیکن کسی نے نہ سنی۔ رمزشکن سفارش کرتا ہے کہ اس آڑے وقت کوئی تو کام آئے۔ قومی پریس کو ان بیچاروں کے ساتھ ایسی بھی بے اعتنائی نہیں برتنا چاہیئے تھی۔

اس صفحہ کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ رمزی صاحب کو مولانا کی بڑھاپے کی لاٹھی کا ہی غم نہیں ہے۔ ان کی "**پکی روٹی**" کا بھی دکھ ہے۔ مودودی صاحب کی باتیں شاید زیادہ "**تہ پکی روٹی**" کی سند پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس سے اکثر "مروڑ" ہو جایا کرتے ہیں اس کے بعد "پکی روٹی" بھی فائدہ مند نہیں نظر آتی۔ اس لئے بیچارے اس سے بھی "سہم" جاتے ہیں۔

اے برادر رمزی صاحب! آپ ذرا **ہینگ اور پھٹکڑی** ملا کر چاٹیئے۔ تو آپ کی سمجھ میں آئے گا۔ کہ مولانا غلام غوث صاحب جو حقیقت بیان کرتے ہیں۔ وہ کتنی دو ٹوک ہے انگریزی استعمار سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کے عین دوران حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا کر جس طرح علیحدہ رہنے اور اس جدوجہد کی راہ میں سنگ گراں بننے کی سعادت جن لوگوں کو نصیب ہوئی۔ وہ انگریز کی ہی صنعت خاص کا طفیل تھا۔ اور یہ بھی انگریز کا ہی عطیہ ہے۔ کہ ایک مسلمان مملکت میں براہ راست اسلامی نظام کے بجائے لندن کے پارلیمنٹری نظام کے احیاء و بحالی کی کوشش کو "**جہاد عظیم**" قرار دیا جائے تو بھائی یہ وہ چور دروازہ ہے۔ جو آپ کے ہاتھوں کھل جانے کے بعد اسلام کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کر دینے کا آسان ذریعہ ثابت ہوگا۔ پھر کہاں انبیائے کرام، صحابۂ کبار اور آئمہ عظام کا دین۔ پھر تو لنکن، برک، ایڈ، جارج اور چرچل کا پارلیمنٹری دین، قیام اقامت دین۔ آپ کے مبارک ہاتھوں سے قائم ہو جائے گا۔ یہ ہی تو انگریز کی وہ صنعت خاص تھی۔ جو پاکستان میں بروئے کار آنے کیلئے سولہ سال سے راہ ڈھونڈ رہی ہے۔ اور اسی فریب نے برطانوی ہند میں سالہا سال تک مسلمانوں کو حیران و ششدر بنائے رکھا مگر اب مسلمانوں کو اسلام کے نام سے زیادہ دنوں تک بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ اسلام کی آڑ میں اقتدار کے حصول کی کوشش اور اصل اسلام کو غالب لانے کی کوشش کے درمیان مسلمان فرق و امتیاز کرنے کے قابل بن گئے ہیں۔ ہزار میں سے نوسو ننانوے نسلی مسلمان ۲۵ سال بعد بآسانی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ وہ چند نام نہاد اصلی مسلمان جو اسلامی نظام کے داعی بن کر اٹھے تھے۔ ان کی دعوت کا انجام برطانوی پارلیمنٹری نظام کی بحالی کی سعی بلیغ تک آن پہنچا ہے۔ بیچاری مسلمان قوم نے یہ ہاتھ کی صفائی اپنی پوری تاریخ میں بھی کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اس کے لئے ان دھڑا دھڑ مودودی اور پرویزی کچی روٹیوں سے وہ "پکی روٹی" ہی ہزار غنیمت ہے۔

پھر خدارا ذرا آنکھیں کھول کر یہ تو دیکھئے بھائی رمزی صاحب کہ دور و نزدیک مقبول ہونے والی اور دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ ہونے والی کتابوں کے معاوضہ میں جو "**حق الخدمت**" دور و نزدیک سے مل رہا ہے۔ کہیں وہ اس لئے تو نہیں مل رہا ہے۔ کہ آج کا مسلمان اپنے اسلاف کے علمی ذخیرہ اور ان کی اسلامی تعبیر و تشریح سے بے پروا اور بے تعلق ہو کر انہیں غیر ضروری سمجھنے لگے۔ اور اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کو ہی اصل اسلام سمجھ کر بیٹھ رہے۔ آخر اسی پیمانہ پر پرویز صاحب کی کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں، ترجمہ کی جا رہی ہیں۔ اور ان کا حق الخدمت انہیں دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرز پر مرزائیوں کا لٹریچر بھی ایک صدی سے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ دور و نزدیک پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ان کو بھی اس کا حق الخدمت مل رہا ہے۔ تو بھائی رمزی صاحب ایسے حق الخدمت اور "نمائشی رزق" کے مقابلہ میں وہ سوکھی روٹیاں زیادہ بہتر ہیں۔ جو اپنی قوم و ملت کے اعتماد سے حاصل ہو جائیں۔

لندن میں مقیم نئے مدعی و کاذب پاکستانی نبی صاحب بھی انگریز کی ایسی ہی خاص صنعتوں کا حاصل ہیں۔ یہ صنعت بڑی وسیع ہے۔ "دعوائے نبوت"۔ "دعوائے احیائے دین" اور "ادعائے تجدید ملت" وغیرہ سب اسی صنعت کے کرشمے ہیں ان صنعتوں کی بدولت جلد ہی ایک نئی جماعت بن جایا کرتی ہے ملت میں ایک نیا گروہ کھڑا ہو جایا کرتا ہے۔ وہ دین کا واحد ٹھیکیدار بھی بن جاتا ہے۔ وہ دین کے نام سے اپنی کتابیں اپنے رسالے، اپنا لٹریچر فروخت کرنے لگتا ہے۔ وہ بیت المال قائم کر کے اس میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور چندے سیلاب فنڈ

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ — اداریہ

بد ارادوں کو کبھی کبھی ظاہر کرتے رہتے ہیں بے شک ہندوستان میں ہندوؤں کا ایک طبقہ ضرور ایسا ہے۔ جو ہندوؤں کی اس جارحانہ ذہنیت کو درست نہیں سمجھتا لیکن وہ طبقہ اپنے ملک میں قطعی بے اثر ہے اور اس نے خود اپنی قوم کے اندر اس سلسلے میں کوئی سنجیدہ اور مسلسل کوشش نہیں کی ہے۔

ہمارے نزدیک اس مسئلہ کا صحیح حل یہی ہے کہ پاکستان کو عوامی حیثیت سے مستحکم، مضبوط اور خوشحال بننا چاہیئے اور دینی اعتبار سے اسلام کا سچا حامل ہو جانا چاہیئے۔ اگر پاکستان ایک ایسے معاشرہ کو وجود میں لے آتا ہے۔ جو دولت مندوں اور مترفین کی لوٹ کھسوٹ سے پاک، حاکمانہ اقتدار پسندی کے استبداد سے منزہ اسلامی مساوات پر قائم، اسلامی شریعت پر عامل، ظلم و ستم اور بدعنوانیوں سے مبرا، اخوت اسلامی کا علمبردار اور جہاد کے لئے تیار رہنے والا ہو۔ تو نہ صرف ہندوستان کا خطرہ ہی بے حقیقت بن جائے گا بلکہ عین ممکن ہے کہ پاکستان کی صحیح اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ کو دیکھ کر خود ہندوستان کے اندر زبردست سماجی تبدیلیاں، سیاسی تغیرات اور فکر و نظر میں اختلاف برپا ہو جائے۔ دین حق کی توسیع و اشاعت کا ایک نیا دروازہ کھل جائے۔

لیکن کیا ہمارے ارباب جاہ و ثروت اصحاب اقتدار و عظمت، مقلدین افرنگ اور طالبان مال و زر ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور وطن و ملت کو اس معیار پر پہنچنے دیں گے؟ اس سوال کا جواب کون دے۔ دراصل اس سوال کے جواب پر ہی ہمارے مستقبل کا بھی انحصار ہے۔ اور حال و مستقبل کے خطرات کا حل اس سوال کے صحیح جواب میں پنہاں ہے۔

یا محبت کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

(ر۔ ک)

بقیہ۔ کچھ غم ایں آں

وغیرہ وصول کرتا رہتا ہے۔ وہ پوری مسلمان ملت کے اندر اپنی ایک جداگانہ ملت بنا لیتا ہے۔ اور یوں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتا رہتا ہے اور پھر فخر کرتا پھرتا ہے کہ دیکھو ہمیں کتنا شاندار رزق مل رہا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وحدت ملت کو پارہ پارہ و مجروح کرنے کے بجائے محض کتابوں کی دکان کھول کر بھی اپنا رزق حاصل کر سکتا تھا۔

تو سمجھے نا سعادت اطوار صاحبزادے رمزی صاحب۔ امید ہے کہ اب طبیعت ٹھیک ہو گئی ہو گی۔ اگر مولانا غلام غوث صاحب کے بڑھاپے کی لاٹھی کی ضربات سے بدن درد کر رہا ہو تو کسی خیراتی و گشتی شفاخانہ سے جو اب کھلنے شروع ہو گئے ہوں گے "اسپرو" کی چار گولیاں لے کر کھا لینا۔

دعا، ذکر اور تسبیح کے تو قائل ہی نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ تو آپ کے لئے مارفیا کے انجکشن اور چینیا بیگم ہیں۔

اچھا رخصت۔ رسید سے مطلع فرمایئے گا

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ کا

سالانہ عظیم الشان جلسہ

زیر صدارت حضرت قبلہ مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ راولپنڈی مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو مدرسہ ہذا کے وسیع و عریض صحن میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علمائے کرام مشائخ عظام اور مقررین آتش بیان تشریف لا کر عوام الناس کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے۔ جن میں حضرت خطیب اعظم پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی مجاہد اعظم محافظ سنت حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خصوصیت کے ساتھ شرکت فرما رہے ہیں۔ مسلمانان پاکستان سے جلسہ میں شمولیت کی استدعا ہے۔

(عبدالغفور ماجد ناظم دفتر مدرسہ
فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ
راولپنڈی)

اہلسنت والجماعت جہلم کا

تیسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء اہلسنت والجماعت جہلم ضلع جہلم کا تیسرا سالانہ ایک روزہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں باوجود لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ملنے کے عوام کا جم غفیر بے تابانہ روش سے کر حضرات علمائے کرام کی زبانوں سے زبان رسالت کے نکلے ہوئے گراں مایہ موتی حاصل کرنے کے لئے وقت مقررہ پر مسجد میں منتظر نظر آ رہے تھے۔ چنانچہ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس میں حافظ قاری محمد یونس صاحب براہوالی، حافظ غلام محمد صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، قاری محمد اختر صاحب متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے تلاوت قرآن حکیم فرمائی۔ اور بعد ازاں مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم حافظ عبدالحمید صاحب تلہ گنگ نے نعت رسول سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ پھر مختصر وقت میں مبلغانہ اور تعمیرانہ انداز کو استعمال فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد خاں صاحب مبلغ جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم نے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد فاضل نوجوان حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات نے محققانہ انداز میں مدققانہ رنگ کو استعمال فرماتے ہوئے حقانیت مسلک اہلسنت والجماعت کے موضوع پر مسلسل تین گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

پھر حضرت محمد اجمل صاحب خطیب تلہ گوجر سنگھ لاہور نے نہایت مختصر وقت میں اپنے مخصوص خطیبانہ اور عاشقانہ انداز میں جو ان ہی کا حصہ ہے۔ بسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے فرمایا کہ اپنے اندر سیرت یا عشق محمدیؐ کے دعووں کے بجائے عملی رنگ میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع محبت، عظمت کو جگہ دو۔ ان میں سے کسی ایک کو اگرچہ ہم عملی رنگ میں لائیں۔ لیکن پھر بھی سچا محب اور عاشق نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ان تینوں کو عملی رنگ میں نہ ڈھالے اور باعث تسکین جان و دل سمجھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر آرڈیننس اور عائلی قوانین کی مذمت کی گئی اور تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض رشید احمد ارشد نے انجام دیئے۔

(رشید احمد ارشد قریشی جہلم ضلع جہلم)

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام کی ایجنسی

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام مندرجہ ذیل پتہ پر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صوفی محمد علی مدرسہ حنفیہ جامع مسجد
جڑانوالہ — ضلع لائل پور

مفید اور مجرب
آزمودہ دوائیں

کندن — یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن، سر میں چکر گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق و سل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب اور لیکوریا کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرمٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۶/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ

طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا آزمودہ علاج ہے۔ اور زن و مرد دونوں کے لئے یکساں اکسیر ہیں۔ یہ طاقت سے بھرپور ہیں۔ جو ہر موسم میں تھکان، سستی، کمزوری، بھوک کی کمی، خون کی کمی اور تمام بے حسی، بدن اور جوڑوں کے درد کے لئے بہترین اور قابل اعتماد ٹانک ہے قیمت سو گولی دس روپے پچاس پیسے ہے۔

دوائے دمہ۔ بارہا کا آزمودہ اور کامیاب علاج ہے۔ قیمت فی کورس بیس روپے

سرمۂ خاص۔ بہترین دوائے چشم اور قیمتی اجزا سے تیار کردہ بہترین سرمہ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ بہترین شدہ سلاجیت قیمت تین روپے فی تولہ (نوٹ) تمام دواؤں میں محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔

مسعودی دواخانہ معرفت ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ لاہور

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام سرحد کے کامیاب دورے

جمعیتہ علماء اسلام کے زعما مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ، مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد، صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام سرحد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام سرحد نے انتخابات کا جائزہ لینے کے لئے عظیم الشان دورہ کیا۔ ۹ ار ستمبر کو تارسجیہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں عظیم الشان علاقہ جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولانا پیر مبارک شاہ۔ مولانا عبدالباری صاحب قاضی عبدالسلام صاحب۔ نصراللہ جان صاحب نے شرکت کی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ رات کو نوشہرہ صدر میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مفتی محمود صاحب۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔

۲۰ ستمبر کو جمعیتہ علماء اسلام کا پُر رونق قافلہ نوشہرہ سے مردان روانہ ہوا۔ مردان سے مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان مولانا عبدالقدوس صاحب، مولانا حافظ محمد الیاس صاحب ناظم ضلع مردان بھی ساتھ ہوئے۔ ۱۱ بجے زیدہ تحصیل صوابی پہنچا۔ ۳ بجے زیدہ میں عظیم الشان علاقہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مفتی محمود صاحب مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ وہاں سے قافلہ جمعیتہ تورڈھیر تحصیل صوابی پہنچا۔ رات کو عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مفتی محمود صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ ۲۱ ستمبر تحصیل صوابی میں میونسپل پارک میں ۳ بجے عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مفتی محمود صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ وہاں سے جمعیتہ کا قافلہ ڈاگی تحصیل صوابی پہنچا۔ مسلمانان ڈاگی نے عظیم الشان استقبالی دروازے بنائے تھے ہزاروں مسلمانوں نے استقبال کیا۔ رات کو عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ مولانا محمداللہ صاحب نائب امیر تحصیل صوابی نے عربی میں استقبالیہ پیش کیا۔

۲۲ ستمبر ڈاگی سے قافلہ ۹ بجے پشاور پہنچا۔ وہاں مجلس مشاورت ہوئی۔ پشاور سے قافلہ کوہاٹ روانہ ہوا۔ کوہاٹ میونسپل پارک میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ رات کو پھر دوسری نشست جامع مسجد کوہاٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب مفتی محمود صاحب۔ مولانا فخر الاسلام صاحب نائب امیر ضلع مولانا نعمت اللہ صاحب امیر ضلع کوہاٹ نے تقریر کی۔

۲۳ ستمبر کو پُر وقار اور بارونق قافلہ بنوں روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے ڈومیل علاقہ وزیر کے مرکزی مقام میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔ ۳ بجے بنوں شہر کے میونسپل پارک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور دوسری نشست رات کو منعقد ہوئی جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے تقریریں کیں

۲۴ ستمبر جمعیتہ کا پُر وقار قافلہ نورنگ سرائے پہنچا۔ ۱۰ بجے جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ شروع ہوا۔ جس میں امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

نورنگ سرائے سے قافلہ لکی مروت پہنچا۔ [illegible] اڈہ پر علماء اور عامۃ المسلمین نے پرجوش استقبال کیا۔ رات کو گراؤنڈ میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت امیر ضلع بنوں صاحبزادہ جان محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مفتی محمود صاحب نے تقریریں کیں۔

۲۵ ستمبر کو جمعیتہ علماء اسلام کا یہ پُر رونق قافلہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں روانہ ہوا۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ۲۵ ر ۲۶ ر ستمبر کو ضلع جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس منعقد ہوا۔ کانفرنس میں استاد العلماء مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، مفتی محمود صاحب، صاحبزادہ عبدالباری صاحب، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع میانوالی اور ضلع کے کل علماء نے شرکت کی۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

(محمد یعقوب قاسمی ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور)

مجلس احرار اسلام بہاولپور کی قراردادیں

مجلس احرار اسلام بہاولپور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس گورنر صاحب مغربی پاکستان کے مجریہ آرڈیننس پر جس کی رو سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جانا منظور کیا گیا ہے اظہار مسرت کرتے ہوئے ملک کے علمی و دینی حلقوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ حکومت کی علوم دینی کی سرپرستی کے اس اہم اقدام سے کما حقہٗ فائدہ اٹھاتے ہوئے اس یونیورسٹی کو اپنے اعلیٰ ترین معیار پر پہنچا کر دنیائے اسلام میں پاکستان کو امتیازی حیثیت کا مالک بنانے میں مدد دیں گے۔

(۲) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج واندوہ کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی ان خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتا ہے۔ جو انہوں نے بحیثیت معلم و شیخ الفقہ جامع عباسیہ اور مفتی و ناظم امور مذہبیہ و رکن ڈسٹرکٹ کونسل انجام دیں۔ یہ اجلاس مولانا مرحوم کی ان خصوصی مساعی کو جو انہوں نے مقدمۂ مرزائیہ کے سلسلے میں بروئے کار لائیں اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اور ان کے فرزندان و دیگر متعلقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی سے اُن کے لئے توفیق صبر جمیل و اتباع سلف کا متمنی ہے۔

ڈھوڈیال میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

۱۷ اکتوبر کو حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب بالاکوٹی مقامی لوگوں کی دعوت پر تشریف لائے۔ رات کو جامع مسجد ڈنڈ میں تقریر ہوئی صبح کو آپ کی دعوت پر ڈھوڈیال کے تمام علماء کرام اور عوام جامع مسجد بازار والی میں جمع ہوئے۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی ممبر شپ ہو کر تشکیل ہوئی۔ جس کے مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

امیر۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحکیم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ملکال

نائب امیر۔ حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب خطیب جامع مسجد محلہ ارغشال

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب امام مسجد محلہ چوکنہ۔

نائب ناظم (۱) حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب امام مسجد یاراخیل ارغشال

(۲) محمد اجون خاں صاحب محلہ ملکال

ناظم مال: حضرت مولانا محمد صاحب دکاندار محلہ ارغشال

ناظم نشر و اشاعت: جناب محمد عمران خاں صاحب محلہ ملکال

سالار: حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب امام مسجد محلہ ارغشال۔

(محمد عمران ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام ڈھوڈیال ضلع ہزارہ)

امیر جمعیتہ الشبان ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا بیان

ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ امیر جمعیتہ الشبان ڈیرہ نے ایک بیان میں مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمات جلیلہ پر دلی شکریہ کا اظہار کیا ہے اور مخالفین کے غلط پروپیگنڈے کی تردید کرتے ہوئے اپنی پوری پوری حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

(غلام فرید محمدی امیر جمعیتہ الشبان ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

سلاجیت مصفّیٰ

کے فوائد سے کون ناواقف ہے۔ یہ قیمتی دھاتوں اور پتھر کا قدرتی جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گردے پڑنے، پیشاب کی کثرت۔ معدہ، جسم کی کمزوری، طاقت و توانائی، سردی نزلہ، زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ارزاں، نقلی اور سستی سلاجیت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دوا خانہ فیض عام لیفہ، دفتر ترجمان اسلام اور مسعودیہ دوا خانہ بذریعہ ترجمان اسلام سے مل سکتی ہے۔ جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی صاف اور تیار ہوتی ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ تھوک فی سیر ۱۲۰/ روپے۔ دو تولہ سے کم نہیں بھیجی جاتی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا معرفت ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۱۶ر اکتوبر 1964 ۹ر جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ | No. 39

بقیہ صفحہ اول

سے خاموش کرا کر دس ہزار مسلمانوں کو شہید کرایا۔ اس محاذ کے برسر اقتدار آنے سے اسلامی نظام اور جمہوریت کے احیاء کی کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اسی محاذ نے صدارتی محاذ نے صدارتی امیدوار کے لئے ایسی کمزور عورت کو نامزد کیا ہے۔ جو شرعی حیثیت سے نااہل ہونے کے علاوہ اس اہم عہدہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی متحمل نہیں ہے۔ بنا بریں جمعیتہ علماء اسلام حکومتی پارٹی اور متحدہ محاذ دونوں کے صدارتی امیدوار کی حمایت کو ملک و ملت کے لئے مفید نہیں سمجھتی۔ اور جمعیت اس طرح کے مجرمانہ تعاون کے لئے تیار نہیں اور جمعیتہ مذہبی اداروں اور جماعتوں سے مشورہ کر کے ایک اسلامی محاذ بنانے کی کوشش کرے گی اور اس محاذ کی طرف سے بہتر اور موزوں صدارتی امیدوار کھڑا کر کے اپنا شرعی فرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حق طلب ووٹروں کیلئے راہ عمل تجویز کرے گی۔ جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ ملک میں اسلامی اور شریعت محمدیہ قوانین کے نفاذ کو ضروری سمجھنے والے مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے بلا خوف و خطر جمعیتہ علماء اسلام کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں جمعیتہ کا ساتھ دیں۔ اور حکومتی پارٹی کی دھونس دھاندلی اور تشدد، نیز اپوزیشن پارٹیوں کے ہنگامہ تند و تیز مظاہروں سے مرعوب نہ ہوں۔ جماعتہ المسلمین کا یہ عزم انشاء اللہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوری ریاست بنانے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے صدارتی فیصلہ کا خیر مقدم

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے مورخہ ۷ر اکتوبر کو ملتان میں اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں جو قرارداد پاس کی تھی۔ لاہور مورخہ ۱۰ر اکتوبر جمعہ میں علماء اور عوام نے جمعیتہ کے اس اقدام کو سراہا۔ اور اس جرأت مندانہ اور دیندارانہ رویہ کی پرزور حمایت کی ہے۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ یہ عظیم الشان اجتماع جمعیتہ علماء اسلام کے اس فیصلہ کا کہ جمعیتہ علماء اسلام صدارتی انتخاب کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی نیز تمام مذہبی جماعتوں کا ایک دینی محاذ بنایا جائے گا کے اقدام کو سراہتا ہے۔ اور خیر مقدم کرتا ہے۔ اور جمعیت علماء اسلام کو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام نے یہ یقین کر کے ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اسلام پسند لوگوں کے جذبات کا بجا طور پر اقدام کیا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ ۹ر اکتوبر۔ جمعیتہ علماء اسلام میانوالی نے اپنے پندرہ روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد کے ذریعہ مرکزی جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں مرکزی شوریٰ نے محترمہ فاطمہ جناح اور صدر ایوب کے علاوہ صدارتی انتخاب میں اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے

(محمد امیر ناظم دارالمطالعہ جمعیتہ علماء اسلام میانوالی)

اراکین جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا دورہ ضلع سکھر

امیر جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن حضرت جناب خلیفہ احمد دین صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب پیر محمد شاہ صاحب امروٹی اور مولانا دوست محمد صاحب مرزا پوری نائب ناظم خیرپور ڈویژن و حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر ضلع سکھر و ناظم جمعیت ضلع سکھر نے یکم اکتوبر سے ضلع سکھر کے دیہات کا دورہ شروع کیا ہے تاکہ لوگوں کو الیکشن کی اہمیت اور جمعیتہ علماء اسلام کی حمایت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ان بزرگوں کی تقاریر پر لوگوں نے نہایت پرجوش فضا میں جمعیتہ کی حمایت کا وعدہ کیا۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن)

ترجمان اسلام کی نئی ایجنسیاں

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ مندرجہ ذیل مقامات سے دستیاب ہو سکتا ہے:۔

(۱) محترم حافظ عبدالرحمان صاحب نائب امیر ضلعی جمعیتہ ریلوے روڈ سیالکوٹ ضلعی دفتر جمعیتہ۔

(۲) محترم منشی محمد داؤد صاحب ٹھیکیدار ڈھڈیال ضلع ہزارہ

(۳) بابو فضل داد صاحب قریشی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام جبوڑی ضلع ہزارہ۔

(۴) محترم جلیل احمد صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام بھٹیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ

(۵) محترم رشید احمد صاحب دکاندار ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام گمٹالہ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔

(۶) محترم حافظ عبدالرحمان صاحب نائب ضلعی امیر ضلعی دفتر جمعیتہ علماء ریلوے روڈ سیالکوٹ۔

(۷) محمد جیون صاحب احسان ہوٹل اڈہ لاریاں جوہر آباد۔

(۸) صوفی محمد علی صاحب مدرسہ امینیہ رجسٹرڈ جامع مسجد جڑانوالہ

سوکھے بچوں کی دوائی جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے بہترین نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے، قیمت بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج، مکمل کورس پندرہ روپے۔

سرمہ مقوی بصر قیمتی اجزا سے تیار کردہ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی بڑی شیشی تین روپے علاوہ محصولڈاک تین شیشی کے خریدار کو محصولڈاک معاف

دماغی۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ مرض نسیان کو دور کرتی ہے۔ سر اور آنکھوں کی ایک سو بیماریوں کیلئے تیر بہدف۔ قیمت مکمل کورس بارہ روپے۔

اکسیر زندگی۔ حاذق حکما کا معمول مطب ہے جملہ شکایات کو نیست و نابود کرنیوالی لاجواب اکسیر جو مزمنہ جریان و احتلام کا دفعیہ کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ مکمل کورس بیس روپے محصول علاوہ

مفرح یاقوتی۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ، کسی بھی مزاج کے ناموافق نہیں۔ مزمنہ امراض سے بدن کو پاک کر کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ پورے کورس کیلئے پندرہ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر طحال ضعف جگر، ورم جگر، ضعف ورم طحال خرابی شکم، پرانے بخار اور کمی خون کے لئے نہایت زود اثر ہے۔ مکمل کورس سات روپے محصولڈاک علاوہ

حب اٹھرا۔ بچوں کا مختلف بیماریوں سے ضائع ہو جانا، یا لڑکیوں کا ہی پیدا ہونا۔ قیمت فی کورس ۱۹ روپے

بیت الشفاء مکان نمبر ۴۵ ڈی سکیم ۲
گلستان کالونی دھرمپورہ لاہور

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
۷۱ ۷۸ ۷۱ [illegible]

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
ترجمانِ اسلام
لاہور
بحکم جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
مینجنگ ایڈیٹر
قاضی خدا بخش

ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد (۷) | جمعہ یکم رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء موافق ۴ ماگھ ۲۰۲۰ سنہ بکرمی | شمارہ ۳

2 PAISA
PAKISTAN
POSTAGE

مسلمانوں پر نازک وقت
کلکتہ میں مسلمانوں کا قتلِ عام

چند دن پہلے جزیرہ قبرص میں یونانی وحشیوں نے ترکوں پر حملے کر کے سینکڑوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور اب تک فسادات کا سلسلہ جاری ہے اور سری نگر کشمیر میں درگاہ حضرت بل سے موئے مبارک کی چوری پھر اتنی سینہ زوری کہ کشمیری مسلمانوں کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی ردیا۔ اور اب تک فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کلکتہ میں ندوؤں نے تقریباً پانچ سو مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ گاؤں کے گاؤں ویران ہو گئے۔ مسجدوں و شہید اور بچوں کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ عصمتوں پر حملے اس کے سوا ہیں۔ حضور صلے اللہ عالے علیہ وسلم کا یہ ارشاد من و عن پورا ہو رہا ہے کہ:

یُوْشِکُ اَنْ تَدَاعیٰ عَلَیْکُمُ الْاُمَمُ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلیٰ قَصْعَتِہَا وَاَنْتُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ قِیْلَ اَمِنْ قِلَّتِہٖ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ کَثِیْرٌ وَلٰکِنْ مِنْ وَہْنٍ قِیْلَ وَمَا الْوَہْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ (او کما قال)	ایسا وقت آنے والا ہے کہ قومیں تم پر یلغار بل پڑیں گی جیسے کھانے والوں کو پلیٹ پر اکٹھا کیا جاتا ہے اور تمہاری مثال سیلاب کے جھاگ کی طرح ہوگی۔ آپ سے پوچھا گیا۔ کیا اس وقت ہم کم ہونگے آپ نے فرمایا تمہاری تعداد بہت ہوگی مگر تم میں وہن آ جائے گا۔ دریافت کیا گیا کہ وہن کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت کا خوف (او کما قال)

آج کفر نے اسلام پر یورش کر دی ہوئی ہے۔ تعداد ہماری ستر کروڑ سے اوپر ہوگی۔ گر حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آج ہم دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے نہ شہادت کا شوق دنیا کی محبت کا معنی یہ ہے کہ اس میں اتنے فنا ہو جائیں کہ سوائے نیوی زیب و زینت مال و منال۔ قیمتی لباس عمدہ طعام۔ موٹر اور بنگلے اور کوئی مقصد ہی نہ رہے۔ زر اندوزی کے شوق میں حلال و حرام کی تمیز مٹ جائے۔ رات دن لہو و لعب انے بجانے سینما اور ریڈیو سننے دیکھنے میں گزریں۔ نہ خالق کائنات کی طرف توجہ ہو نہ اپنے ل کا اندیشہ اور جب قوم اس طرح مادہ پرستی اور مادہ پسندی کی شکار ہو جائے وہ کس طرح موت کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ موت کا خوف بھی ہونا چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی موت یاد کر کے اچھے اعمال کرنے لگ جائے اور خدا کے سامنے جوابدہی کے ڈر سے اپنے فرائض زندگی کی تکمیل شروع کر دے اور موت سے محبت سے بھی لازم ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ یہ اپنی جان و مال کو اپنا نہ سمجھے بلکہ اللہ تعالے کی دی ہوئی نعمت تصور کرتا رہے اور اس کے لئے ہر وقت تیار ہو کہ وہ جب چاہیں ہم جان و مال ان کے حوالہ کر دیں گے۔

اللہ تعالے نے انسانی جان کا اتنا احترام کیا ہے کہ کسی عبادت شرعی کی ادائیگی میں اگر جان کا خطرہ ہو اس کو اس وقت ترک کر دینے کا حکم ہے۔ مگر جب یہ جان بخشنے والے مالک حقیقی ہی جان طلب فرمائیں تو فوراً جان، جان آفرین کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔ اس نے ایسا کرنے والوں کو شہداء کا خطاب دیا ہے۔ جو مرنے کے بعد زندہ ہوتے ہیں ان کو روزی ملتی رہتی ہے۔ خیر القرون کے مسلمانوں میں یہی جذبہ کارفرما تھا اور اسی لئے وہ مٹھی بھر ساری دنیا پر غالب آ گئے تھے۔

برادران اسلام! کیا مسلمانوں پر اس سے زیادہ نازک وقت آ سکتا ہے کیا قرآن پاک نے نہیں فرمایا۔ کہ:

مَا لَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ الخ	تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان مغلوب و کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر میدان جنگ میں نہیں اترتے جو دعائیں کرتے ہیں

کہ اے اللہ ہمیں ان بستیوں کے ظالموں سے نجات عطا فرما۔

اے وہ دردمند مسلمانو جو کہا کرتے تھے کہ ہم ہندو کو ڈنڈے کے زور سے درست کر دیں گے خدارا میدان میں آؤ۔ ساری قوم آپ کے ساتھ ہے۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ آج کوئی بھی آپ کا مخالف نہیں ہے۔ جس مسلمان کے دل میں خشخاش کے برابر بھی غیرت و ایمان ہے وہ مساجد کی ویرانی۔ بچوں کے مارنے، آبادیوں کی تباہی اور مسلمانوں کے قتل عام کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ مسلم خواتین کی عصمت دریوں کے قصے نہیں سن سکتا۔ وہ قرآن پاک اور جان سے پیارے رسول ؐ کی شان میں گستاخی پر بے قرار ہے۔

اب خدارا تمام پرانی تلخیوں کو پس پشت ڈالیں اور عنانِ قیادت سنبھالتے ہوئے اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ صرف پاکستانی مسلمان ہی بلکہ اللہ تعالے کی غیر مرئی قوتیں آپ کا ساتھ دیں گی۔ اس کے فرشتے آپ پر تحسین کے پھول برسائیں گے۔ سمندروں کی مچھلیاں اور ہوا کے پرندے آپ کے لئے دعائیں مانگیں گے۔ اللہ تعالے کی رحمت و نصرت آپ کو گھیرے گی۔ اسلام کا بول بالا اور دشمنوں کا منہ کالا ہوگا۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

اصلی سلاجیت مصفےٰ کی خاص رعایت

پھر افسوس ہو گا اگر اصلی سلاجیت مصفی ختم ہو گئی۔ یہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے ہاں قابل اعتماد مل سکتی ہے۔ تھوک سیر بھر کی قیمت ایک سو بیس روپیہ صرف حکیموں کے لئے سو روپیہ۔ خرید کر رکھ لیں۔

فکر و نظر

"پاکستان کو کس طرح اسلامی مملکت بنایا جا سکتا ہے"

احمد حسین کمال

پاکستان جب ایک مسلمان ملک اور اسلامی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا تو اس کے بعد ہونا یہ چاہیے تھا کہ اربابِ اقتدار، خواص و عوام، سیاسی و مذہبی قائدین اور جماعتیں سب مل کر اس کوشش میں مصروف ہو جاتے کہ فرنگ کی غلامی کے دور کی پیدا شدہ غیر ملکی اور غیر دینی رسوم و طرق کلیتہً ختم ہوں اور ان کی جگہ دینی و ملی رواج و طریقے بحال کئے جائیں ۔

انگریزوں نے اپنے عہد حکومت میں اگرچہ اس ملک کے باشندوں کا مذہب بالجبر نہیں تبدیل کرایا ۔ لیکن جو اصول اور طریقے وہ یہاں رائج کر گئے ۔ وہ تبدیل مذہب سے زیادہ نقصانات کے حامل تھے ۔

انھوں نے یہاں کے باشندوں کے فکر و ذہن کے زاویوں کو بھی بدلا اور اخلاقی روایات، معاشرتی آداب دینی رجحانات کو بھی تبدیل کر کے رکھ دیا ۔

ہر قدیم چیز کو ترک کرنے اور جدید چیز کو اختیار کرنے پر نوخیز نسل کو ابھارا اور اسے ترقی پسندی اور روشن خیالی کا نام دیا ۔

مسلمانوں کی نئی نسل کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے اپنی بود و باش ۔ اپنا رہن سہن، اپنی وضع قطع ۔ اپنی نشست و برخاست، اپنا میل جول، اپنا سلوک و رویہ ۔ اپنے مشاغل و تفریحات ۔ انگریزی طرز زندگی کے سانچے میں ڈھالے ۔ اپنی معیشت و سیاست کے طور طریقے انگریزی طرز تمدن کے مطابق اختیار کیے ۔ اور صورت حال اس حد تک پہنچ گئی کہ گھریلو انتظام، تجارتی انتظام ۔ شہری انتظام، ملکتی انتظام ۔ جماعتوں اور اداروں کے اجتماعی انتظام، سب کے سب اس طرز پر مدون کیے گئے جس طرز پر مغربی ممالک میں وہ رائج ہیں ۔ حتیٰ کہ ذہن و فکر نے ہر معاملہ پر سوچنے سمجھنے کا وہ زاویہ قبول کر لیا ہے جسے مغربی معاشرت و تمدن سے پیدا شدہ افکار نے ترتیب دیا ہے اور مذہب تک کے بارے میں بھی سوچنے سمجھنے کا وہی انداز اپنا لیا ہے جو مغرب میں رائج ہے ۔

جب ہم سیاست کے بارے میں مغربی جمہوریت سے آگے کچھ نہیں سوچ سکتے ۔

جب ہم حکومت کے بارے میں پارلیمنٹری یا صدارتی نظاموں سے آگے نہیں جا سکتے ۔

جب ہم اجتماعی تنظیموں میں نظم و ضبط کے ان اصولوں کی ہی پیروی کو منشا کے کمال سمجھتے ہیں جنہیں مغرب کی تنظیموں نے جنم دیا ۔

جب ہم تجارتی، اقتصادی اور معاشرتی میدانوں میں یورپ کے طریقوں کو ہی نمونہ و مثال جانتے ہیں ۔ تو مذہب و دین کے بارے میں کب ہمارا فکر ان کے مذہبی فکریں کے نظریات سے آگے بڑھ سکتا ہے ؟

یورپ کے مذہب پسندوں نے مذہب کو انسان کی تہذیبی ارتقاء کا ایک نظام سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے ۔ اسی نقطہ نظر سے وہاں مذہب کی تشریح کی جاتی ہے اور فرد کی تمدنی و اجتماعی زندگی میں اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

مسلمانوں کے تجدد پسند افراد اور گروہوں نے بھی مذہب کی ان حیثیات کو اپنا منتہا مقصود بنایا اور معاشرہ کو پیش کرنے والی ایک ایک ضرورت اور ایک ایک خرابی کا علاج مذہب کے اندر سے نکال لینا چاہا ۔ اس کے لئے مذہب کے اصول و فروع میں اگر کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت پڑی تو اس سے بھی انہیں احتراز نہ ہوا ۔ حتیٰ کہ دین کی تعبیر و منشاء کو بھی انھوں نے اپنے نظریات کے مطابق ڈھال لینا چاہا ۔

کسی نے سوچا کہ مسلمانوں کی مجلسی زندگی کمزوریوں کا شکار ہے تو اس نے اسلام کو ایک تہذیبی مذہب کے طور پر پیش کیا ۔

کسی نے خیال کیا کہ مسلمان اقتصادی اعتبار سے پست ہیں تو اس نے اسلام کو اقتصادی اور معیشی حیثیت کا مذہب قرار دیا ۔

کسی نے سمجھا کہ مسلمان غلبہ و اقتدار سے محروم ہو گئے ہیں تو اس نے اسلام کو ایک عسکری تنظیم کی صورت دے دینی چاہی ۔

کسی کی نظر میں مسلمانوں کا سیاست و حکومت سے بے دخل ہو جانا ہی ان کے زوال کا باعث ہوا، تو اس نے اسلام کو حصول ریاست و حکومت کے ذریعے اور ایک سیاسی تنظیم کے طور پر تعبیر کیا ۔

اور چونکہ یہ سب یورپ کے افکار سے مغلوب تھے ۔ زندگی کے دوسرے میدانوں میں وہ ان افکار کی علمی برتری کو قبول کر چکے تھے اس لیئے مذہب کے میدان میں بھی انہیں اس قسم کے افکار تسلیم کر لینے میں کوئی تردد نہیں ہوا اس سلسلے میں جس زیادتی کے وہ مرتکب ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے ان غلط رجحانات کو اسلام کی حقیقت کا نام دے دینا چاہتے ہیں ۔ قرآن و حدیث کو ان رجحانات کا تابع بنا کر اس کی تشریح کر رہے ہیں اور دین کا مدعا و مقصود یہی قرار دے دینا چاہتے ہیں ۔

حق پسند مسلمان جب ان کے سامنے یہ اصول رکھتے ہیں کہ اسلام کی وہی تعبیر و تشریح درست ہو گی جسے صحابہ کرام و سلف صالحین نے ہر دور میں اختیار کیا اور جس کی داعی ہر زمانہ میں حق پرست علماء دین کی جماعت کثیر رہی تو وہ اس اصول کو تسلیم کرنے سے ابا کرتے ہیں اور مختلف تاویلات کا سہارا لے کر وہ اپنے مبنی برحق ہونے کا ثبوت دینے لگ پڑتے ہیں ۔

ایسے لوگ جب یہ کہتے ہیں کہ "رسول خدا کے سوا ہم کسی کو معیار حق نہیں مانتے" ۔ تو دراصل اس سے مقصود ان کا یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی حدیث کو تو ہم زور بیان و کلام سے اپنی پسند کے معنیٰ پہنا سکتے ہیں ۔ لیکن اگر اقوال صحابہؓ اور طریق سلف کو بھی معیار بنا لیا گیا تو پھر اس کی گنجائش کہاں رہ جائے گی ۔

ایسے لوگ رسول خدا کے سوا تو کسی کو معیار حق تسلیم نہیں کرتے ۔ لیکن رسولؐ خدا کے نام سے علماء سلف و خلف کی بات رد کرنے کا حق حاصل کر کے خود اپنی بات کو معیار حق بنا کر پیش کرنے کا راستہ نکال لیتے ہیں

مذہب کے بارے میں یہ انداز فکر بھی مغربی نظریات کی اثر آفرینی کا ہی نتیجہ ہے ۔

پاکستان کی آزاد مملکت میں اسلام کے نام پر مختلف عناصر جو مہم چلا رہے ہیں، اس کی دلفریبی اور خوش نظری خواہ کتنی ہی بانظر آتی ہو ۔ پروپیگنڈے کے حربوں نے اسے کتنا ہی مقدس و عظیم تر درجہ دے رکھا ہو، وہ اپنی تنظیمی اور اشاعتی حیثیتوں میں کتنی ہی پلیش پلیش ہو، لیکن اگر وہ دین کے بارے میں مسلک سلف اور علماء حق کے فیصلوں کو معیار نہیں تسلیم کرتے تو ان کی اسلام دوستی
ہرگز شک و شبہ سے خالی نہیں ہو سک
اگر ہم دیانت داری کے سا
کو ایک صحیح اسلامی مملکت بنانا چاہ
اگر ہم یہاں کے مسلمان باشندو
پختہ مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں، تو ہ
عہد حکومت کی اپنی تمام فکری، ذ
سیاسی، مذہبی اور گروہی کاوشوں
کرنا ہو گا ۔ اور اس عہد میں جس چیز کو
کسی عارضی ضرورت کی بناء پر اسلا
نام سے اختیار کیا ۔ لیکن حقیقت
اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔ تو ا
وہی مسلک اختیار کرنا ہو گا جسے صحابہ
سلف صالحین نے اور علماء حق کی اک
نے عہد بہ عہد اختیار کیا ۔ اور از
زندگی اور معاشرہ کے ہر شعبہ کو ا
میں ڈھالنا ہو گا ۔ دگرنہ

کیں رہ کہ تو میروی بہ کفرستان ا

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط

مفید اور مجرب دوا
کندن ۔ یہ عورتوں کی مخصوص بیما
سے وضو قائم نہیں رہتا ۔ کمر درد اور
ہو جاتا ہے، مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ
معلوم کریں پورے کورس کی قیمت ۵۰/
اکسیر جریان و احتلام دسپرے
یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض
آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو
دیتا ہے ۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص
کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے ۔ قیمت پور
۵۰/۴ روپے
سلاجیت ملیزہ کمپاؤنڈ } طاقت صحت
کا واحد علاج ۔ زن و مرد دونوں کے
کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہو
قیمت سو گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے
مقوی بدن گولیاں }
اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آب
کا آخری علاج ہیں ۔ قیمت ۰۰ اگولی
محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا ۔
مسعودیہ دواخانہ بذریعہ
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

پاکستان کی جدید تعلیم یافتہ مسلمان عورت

رحیم یار خاں کے ایک سنار نے یہ واقعہ سنایا۔ کہ ی میں ایک نوعمر خاتون ان کی دکان پر تشریف لائیں اور مذکور کو ایک خاص قسم کا زیور بنانے کا آرڈر دیا۔ سنار مذکور زیور کی اس خاص قسم کو اچھی طرح نہ سمجھ سکا خاتون نے اسے دس روپیہ دیئے اور کہا کہ فلاں میں فلاں فلم چل رہی ہے۔ اس میں فلاں ایکٹرس اس زیور پہن کر فلاں پارٹ ادا کر رہی ہے، اسے دیکھ آؤ میرے لئے اس قسم کا زیور تیار کر دو۔

متعدد خیاط صاحبان بتاتے ہیں کہ بیشتر نوجوان و کمسن لڑکیاں، جب اپنے لئے لباس سلوانے آتی ہیں لباس کی تراش وخراش و فیشن کے لئے کسی فلم کا حوالہ ر فرمائش کرتی ہیں کہ اس میں فلاں ایکٹرس نے جیسی شلوار س، کوٹ وغیرہ پہن رکھا ہے ہمارے لئے بھی ایسا ی کر دو۔

ایک گرلز مڈل سکول میں۔ ریڈ کراس کی تقریبات پر اور فیشن شو کا انعقاد ہوا، اس کی تیاری کے لئے نے والی منتخب لڑکیوں کا ایک "بیچ" چند دن متواتر فلمیں دیکھنے جاتا رہا۔ تاکہ ڈرامہ اور فیشن شو میں پارٹس ادا کرنے کے لئے جاذب و رنگین لباس وضع اور انداز اداکاری اخذ کر سکے۔

ایک نوعمر طالبہ نے ایک بار مجھ سے شکایت کی کہ ری معلمہ نے کلاس کے دوران میرے سادہ اور لباس کو دیکھ کر مجھ سے بھری کلاس میں کہا کہ اس لباس کون لڑکا پسند کرے گا اور کلاس کی تمام لڑکیوں کو ترغیب بھڑک دار لباس اور شوخ وضع قطع کے ساتھ رہا تاکہ لڑکوں کی نظر میں جاذب و پرکشش بن سکو۔

یہ واقعات صرف ایک چھوٹے سے شہر کے ماحول علوم ہوئے ہیں۔ پورے ملک میں کیا ہو رہا ہے اور ب کچھ کس پیمانہ پر انجام دیا جا رہا ہے، اس کا تو اندازہ یں کیا جا سکتا۔

یہ ذہنیت جو گھروں کے اندر اور تعلیم گاہوں میں پرورش ہے، وہ ہماری نوخیز نسل کو بے میلانات و خواہشات وہ بنا دینا چاہتی ہے۔ اس ذہنیت کو اگر اسی طرح فروغ دیا گیا، تو ہمارے معاشرہ کا اخلاقی ماتم کمال کے آج ہی کر لینا چاہیئے۔ یہ خطرہ جس کی نشان دہی بالا میں کی گئی ہے۔ پاکستان کی ملت اسلامیہ کے ودر پیش ہے۔ ہمارے ملک میں رائج تعلیمی نظام رنگی اقتدار کا ترکہ و ورثہ ہے اس نے ہمارے ں کو بھی حب دینی بلند کردار عطا نہیں کیا۔ بلکہ ہمارے معاشرہ کی صدہا سالہ اخلاقی و دینی روایات سے انہیں باغی بنا کر بے راہ روی کر کے رکھ دیا ہے تو ہماری خواتین کو کب یہ نظام تعلیم ایک مثالی مسلمان عورت بنا سکتا ہے۔

ممکن ہے کہ رائج الوقت نظام تعلیم کو کسی حد تک مردوں کے لئے تو گوارا کر لیا جائے لیکن عورتوں کے لئے اس کی افادیت کا کوئی پہلو بھی آج تک نمایاں نہ ہو سکا — اونچے درجے کی بیگمات سے لے کر نچلی سطح کی عام خواتین تک موجودہ تعلیم نظام کی پروردہ و تربیت یافتہ طبقہ اناث نے ملت کی اسلامیت و پاکستانیت کو کیا وقیع فائدہ پہنچایا ہے۔ سوائے اس کے کہ تعیش پسندی وسہل انگاری کو زیادہ سے زیادہ ان کے ذریعہ ہوا ملی ہے۔ ہماری ملت کو تو ایسی خواتین کی ضرورت تھی جن کی آغوش تربیت میں پرورش پا کر نکلنے والی مستقبل کی مسلمان نسل۔ اللہ کے دین کی خاطر جینے اور مرنے والی اور پاکستان کی عظمت کو چار چاند لگانے والی ہوتی اور ان کی مادرانہ خصوصیت

" در آغوش شبیرے بگیری

ہوتی۔ لیکن یہ گنہگار آنکھیں جو تماشا دیکھ رہی ہیں اور معاشرہ کا جو حال سامنے ہے اس کے پیش نظر آج کی عورت اور مستقبل کی عورت کی آغوش میں پرورش پانے والے بچے بچیاں، دلیپ کمار، اشوک کمار اور صبیحہ و ثریا تو بن جائیں گی۔ لیکن شبیر و طارق اور اسماء و رابعہ نہیں بن سکتیں۔

ستم یہ ہے کہ بڑے بڑے دیندار افراد اور گھرانے کسی تردد و اندیشے کے بغیر اپنی اولاد کو اس تعلیمی نظام کی قتل گاہوں میں بھیج رہے ہیں۔ اور شتر مرغ کی طرح بدانجام نتائج سے آنکھیں بند کر کے بے خبر بنے رہنا چاہتے ہیں۔

جن تعلیم گاہوں میں ڈرامے اسٹیج کئے جاتے ہوں فیشن شو منعقد ہوتے ہوں۔ سینما بینی کی تلقین کی جاتی ہو۔ اظہار زیب و زینت کی ترغیب دی جاتی ہو، دل لبھانے، اور دید و نظر بازی کے انداز سکھائے جاتے ہوں، رومانی ادب پڑھایا جاتا ہو۔ لباس و آرائش کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہو۔ کھیل کود کی کامیابیاں اور لہو و لعب کی شوخیاں فوقیت کا درجہ رکھتی ہوں؛ ان تعلیم گاہوں سے درس و تربیت پا کر نکلنے والی لڑکیاں دین، ملت اور وطن کو کب ایسے سپوت دے سکتی ہیں جو مذہب، قوم اور معاشرہ کے لئے مردانہ وار قربان ہو جائیں۔

کاش ہمارے ارباب کار اور عقدہ کشایان قوم اور کچھ نہ کرتے اس ملک میں تعلیم نسواں کا ایسا نظام قائم کر دیتے جو باایمان، باحیا، باغیرت، باجرأت اور صالح کردار کی مائیں اس بدنصیب ملت کو عطا کر دیتا، وہ عورتیں دو فرزندوں،

ہوٹلوں، بازاروں، کلبوں، ہوائی، بحری و زمینی سفروں، تفریح گاہوں، جیمخانوں، سینماؤں اور تھیٹروں کی رونق نہ بن سکتیں، سبا کی پری بننے کا شوق نہ رکھتی ہوتیں، بلکہ صرف سادہ سی خاتون خانہ بن کر ہمیں ایک حسین بن علی، ایک طارق، ایک محمد بن قاسم۔ ایک عمر بن عبدالعزیز، ایک صلاح الدین، ایک محمود غزنوی، ایک شہاب الدین غوری، ایک اورنگ زیب عالمگیر، ایک سلطان ٹیپو، ایک سید احمد شہید۔ ایک اسمٰعیل شہید، پرورش کر کے دے دیتیں۔ تو آج ہمارے تمام ملی اور قومی دلدر دور ہو چکے ہوتے۔

لیکن جو نسل آج ہمارے معاشرہ میں پرورش پا رہی ہے۔ اور ہمارے اسلامیت و دین پسندیت کے بڑے بڑے دعووں کے سایہ میں پرورش پا رہی ہے اسے دیکھ کر تو یہی کہنا پڑتا ہے کہ

" ان چراغوں سے تو اٹھتے ہیں دھوئیں کے بادل
اک اندھیرا ہی اندھیرا سر بام آیا ہے دکھائی،

ہمارے نادان دوست اور ہماری پولیس

ہمارے دوستوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہماری ڈاک سنسر ہوتی رہتی ہے۔ بلکہ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ جو ڈاک ہم بھیجتے ہیں وہ بھی سنسر ہوتی ہے۔ ہم نے اس سے پہلے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ نوٹ نہیں شائع کیا۔ تاکہ چند سال کے مسلسل تجربہ کے بعد ہماری مہربان پولیس اور حکومت کو پوری طرح ہمارے اور ہمارے دوستوں کے خیالات کا علم ہو جائے۔

اب مجبوراً یہ لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے نادان دوست یہ مہربانی نہ کریں کہ لفافہ میں نوٹ بند کر کے بھیج دیں۔ اس طرح ان نوٹوں کے ضائع ہونے کا بھی امکان ہے۔ اور یہ غلط تاثر بھی لیا جا سکتا ہے کہ بھیجنے والے نے ڈاک کی فیس بچانے کے لئے یہ حرکت کی ہے (ایسا ایک واقعہ ہوا ہے)۔

اگرچہ دفتر پر اس طرح کی حرکات کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم بھیجنے والے کی کسی تحریر یا کسی چیز کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ یہ بات ہمارے بس کی ہے اور نہ ہی دوست و دشمن میں تمیز ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا کوئی دوست کسی خلاف قانون حرکت کا ارتکاب نہ کیا کرے۔

سنسر والوں سے بھی عرض ہے کہ اپنی ڈیوٹی بجا لاتے ہوئے دو مہربانیاں کریں۔ ایک تو خط ضائع نہ ہو۔ اور جلدی پہنچ جائے۔ دوسرے اس کو دوبارہ بند کرنے کے لئے سخت قسم کی سریش نہ لگائیں۔ دفتر کو لفافہ کھولنے میں دقت ہوتی ہے۔ اور ایک آدھ واقعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ سنسر کے بعد خط مکتوب الیہ کو نہیں دیا گیا۔ جس کا علم عرصہ کے بعد خط لکھنے والے سے معلوم ہوا۔

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے ششماہی تین روپے پچاس پیسے

حق و باطل کی کشمکش اور اہلِ حق کی ذمہ داریاں

از جناب محمد یوسف صاحب جہلمی

(قسط سوم)

حضرات! دین اسلام کی مثال ایک پر رونق باغ کی ہے۔ جس میں رونقیں اسی کے سرمایہ پوشیدہ ہیں۔ اس باغ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار جسے اللہ تعالیٰ نے بنیانٌ مرصوص فرمایا، تیار کرائی۔ درحقیقت جس دیوار کی اینٹیں معمار انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ ہوں اس کو کفر و باطل کے سیلاب کیسے مٹا سکیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ قیصر و کسریٰ جیسی طاغوتی طاقتیں جب مقابلہ کو اٹھیں تو پاش پاش ہو کر رہ گئیں صحابہ کرام کی مقدس جماعت کے بعد ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے باغ اسلام کی حفاظت کا انتظام فرمایا کیونکہ دنیا کا ہر سلسلہ عالم اسباب کا محتاج بنا دیا گیا۔ عالم اسباب میں گلشن اسلام کی حفاظت کے لئے مجاہدین اسلام صوفیائے کرام اور علمائے حق کو بطور "باڑ" کے پیدا فرمایا۔ جس طرح کھیت کے گرد باڑ لگانے سے کسان کا مقصد کھیتی کی حفاظت ہوتا ہے۔ اور کھیتی کو نقصان پہنچانے والے کا دامن خاردار کانٹوں سے الجھ کر رہ جاتا ہے اسی طرح علمائے حق اور مجاہدین اسلام گلزار محمدی کی حفاظتی "باڑ" یا دیوار ہیں جب کوئی دشمن اسلام۔ حیوانیت کا مارا اسلامی حدود کو پھاندنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو علماء حق اور مجاہدین اسلام انہیں ختم کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ گویا وہ زبان حال سے یہ اعلان کرتے ہیں

یہ غلامان محمد کی پرانی رسم ہے
سر کٹا دیتے ہیں اور چڑھتے ہیں اکثر دار پر

ظاہر ہے کہ یہ باڑ یا دیوار جتنی زیادہ مضبوط ہوگی دشمن کا مقابلہ اتنی ہی شدت سے ہو سکے گا۔ اسے یقیناً شکست فاش ہوگی اور ان کی ہزیمت ضرب المثل بن جائے گی۔ تو دشمن باغ کے اندر گھس کر ہر درخت اور ہر پھل اور میوے کو توڑ موڑ کر خراب کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ گلزار اسلام کو اس ابتلاء سے محفوظ فرمائے۔

ہاں یہ عرض کر دیا جائے کہ بعض اوقات چور اور ڈاکو رکھوالوں میں شامل ہو کر باغ میں گھس کر باغ کی رونق کو تباہ کرنے کے درپے ہوتے ہیں یہ سازش نہایت ہی خطرناک ہوتی ہے۔ سترھویں صدی کے اواخر میں عیار فرنگی نے اسلام کو ختم کرنے کے لئے اسی سازش سے کام لیا۔

انگریز نے مسلمان حکمرانوں کی نااتفاقی اور عام مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑے ہی عرصہ میں عالم اسلام کو تہ و بالا کر ڈالا دیگر ممالک سے صرف نظر کرتے ہوئے پاک و ہند کو ہی دیکھیں۔ یہاں انگریز نے اپنی حکومت کو مستحکم کرنے اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے سازشوں کا جال بچھا دیا۔

اس وقت سیل شیطانی کو روکنے کے لئے ہزاروں علمائے حق اور لاکھوں مجاہدین نے اپنی جانیں پیش کیں انگریز نے علماء کو تختۂ دار پر لٹکایا ملک کی معاشی حالت کو تباہ کیا۔ ملک کا نظام تعلیم یکسر بدل دیا۔ عیسائی مشنریوں اور منہ پھٹ پادریوں کا جال پھیلایا۔ لیکن پھر بھی اُسے بہت کم کامیابی نصیب ہوئی تو اس نے تحریف دین کے لئے غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی۔ پرویز کی ذہن کی آبیاری کی۔ جنہوں نے تجدید دین کے خوش کن نعروں سے ایک عرصہ تک مسلمانوں میں مقبولیت حاصل کی۔ اور پھر اپنے مخصوص نظریات کا اظہار دھڑلے سے شروع کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے علمائے حق کے ذریعہ ان فتنوں کا سدباب فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے علمائے حق کی قربانیاں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ پرویزی تحریک جو اہل قرآن کے دلفریب نام سے کھڑی کی گئی تھی اس کے خلاف مارشل لاء جیسے نازک دور میں پاک و ہند کے ایک ہزار علمائے حق نے کفر کا فتویٰ مرتب کر کے عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا۔

تحریف دین کا ایک منصوبہ

جہاں علمائے حق اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ وہاں باطل بھی نئے نئے ڈھنگ روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے ماضی قریب میں ایک تحریک جماعت اسلامی کے نام سے ہمارے ملک میں کھڑی کی گئی۔ جس کے امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی ہیں۔ یہ تحریک اقامت دین اور تجدید اسلام کے خوش کن نعروں سے اور لٹریچر کی جھنکار میں گونجتی اور دندناتی ہوئی نمودار ہوئی۔ حقیقت شناس نگاہوں نے تو ایک ہی نظر میں بھانپ لیا کہ یہ تحریک بھی جو نیا معیار کرانتی ہے اسلامی اور محمدی معیار پر اترنے والی نہیں۔ بلکہ دور [illegible] اسلام کی ایک کڑی ہے۔ لیکن عام مسلمانوں نے اسلام اسلام کے نعروں سے متاثر ہو کر قدرے موافقت کی۔ علمائے حق نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ کہ یہ "گوبر پر کھانڈ ہے" تو جماعت کے امیر نے چند سالوں میں جب کتب کی اشاعت کے اسباب مہیا کر لئے۔ تو ذرا کھل کر اسلام کی حجامت وقفہ بوقفہ شروع کی۔ کہیں لکھا۔ کہ رسول خدا کے سوا کسی کو معیار حق نہ بنائیے کہیں ارشاد فرمایا۔ کہ مخلوط سوسائٹی میں شرعی سزاؤں کو جاری کرنا ظلم ہے۔

یہی نہیں بلکہ آپ نے تنقید کو تقاضہ مرغوب قرار دے کر دین قیم کے ہر مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہر طبقہ کا محاسبہ کیا۔ اسلام کے ہر رکن پر تبصرہ کیا۔ ہر قرن کے ہر شخص کو پرکھا۔ یہ بات حسن ظن پر مبنی نہیں بلکہ جماعت کے دستور کی دفعہ میں پرکھنے کا ضابطہ مقرر کیا۔ پھر اُسی معیار پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام کو اپنی تنقید غلیظ کا نشانہ بنایا صحابہ کرام کے تقدس۔ بزرگان دین ائمہ دین اور مجددین اسلام کے کاموں میں کیڑے نکالے۔ لیکن ہائے افسوس کہ وہ اور آگے بڑھے۔ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر تنقید بالواسطہ حضور پر ہی تنقید تھی۔ لیکن مودودی نے تنقیدی ایٹم بم سے رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بلاواسطہ بھی نشانہ بنایا جس سے ملت اسلامیہ کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوگئے۔ صرف چند حوالے سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

دجال کے متعلق

ایک تیرہ سو سال کی تاریخ نے ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مودودی عقائد و نظریات پر ایک تنقیدی نظر مؤلفہ مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ ارشد حضرت مدنی و امیر جمعیۃ علمائے جہلم۔

علمائے حق کی ذمہ داری اور مودودی کی بوکھلاہٹ۔

یہاں یہ بھی عرض کر دیا جائے کہ بقول رئیس احمد جعفری [illegible] تک تو امیر جماعت اسلامی اسلامی وضع کے پابند تھے سر پر انگریزی تراش کے بال ڈاڑھی برائے نام مونچھیں بھی خشخشی ہوتی تھیں بوٹ سوٹ کے مغربی تقاضوں کے پابند تھے۔ پھر جوں ہی جماعت اسلامی کے روپ میں نمودار ہوئے ۱۹۴۱ء کے بعد اسلامی وضع قطع اختیار کر لی لیکن ڈاڑھی خشخشی کرنے کی اجازت بھی دے رکھی اور مٹھی کی مقدار مقرر کرنے کو بدعت کہا۔ اور جب ماننے والوں نے جو ہر کسی کو مانا ہی کرتے ہیں امیر مان لیا تو اب اس بدعت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

مودودی صاحب کا تخ
گزر گئی۔ اور جس نے اپنے تو
اسلام کا لبادہ پہنا شروع ک
نے اپنی ذمہ داریوں سے
اُسے دعوت دی کہ وہ اپ
نظریات و عقائد سے۔ توبہ
کرے۔ لیکن مودودی صاحب
کا نعرہ لگاتے ہوئے ذمہ
غلط سمجھنے اور خود صالح بنے
جو کر اہل حق کے خلاف قلم کو
علماء نے جب مودودی عق
کی تو بوکھلا اٹھے۔ اور اس کے
نے اسلاف امت پر تنقید کی
آج مودودی پر تنقید سے گھ
ہائے اس زود پشی
اب اخبارات میں اپنی صاحب
اور عصمت انبیاء کی آ نکھوں
بیانات شائع کرائے جاتے
بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے
نزدیک حضرت ابراہیم علیہ
یونس علیہ السلام۔ حضرت
صحابہ کرام ائمہ دین۔ اسلا
امام ولی اللہ ہوئی۔ کوئی بھی مع
مودودی کو آخر بالا تر تنقید ہونے
ہو گیا؟ اگر حضرت موسیٰ علیہ
مودودی صاحب ایک بت
تو مودودی صاحب کی گمراہی جو
واضح کرتے ہیں۔ تو مسکر بند
آیا ہے۔ تیرہ سو سال کی اسل
تردید کر کے ان کے گھنڈر
صاحب گمراہی کے شہر لب نا
کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔
سے زیادہ پیارا نہیں مودود
یہی وہ خطرناک کارروائی ہے
نے جاری رکھتے ہوئے اسلام
ذہن تیار کیا۔ خوش نصیب ہ
صاحب اور حکیم عبدالرحیم صا
جنہوں نے بروقت علیحدہ ہو کر
بچا لیا۔
آخر میں علمائے حق سے گز
تعالیٰ کی طرف سے امت مسلمہ کو ا
راستوں سے بچا کر دین محمدی پر
آپ حضرات کے سر ہے۔ امت
کرتے ہیں کہ آپ شہید کربلا
امام احمد بن حنبل۔ حضرت مجدد الف
اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہو
پرانے فتنوں اور ہر طرح کے دجل و فر
کو بچانے کے لئے بڑی قربانی سے

جماعتی سرگرمیاں

زندہ باد مسلمانان کندکوٹ

مورخہ ۵-۱۲-۶۳ بروز خمیس بعد نماز مغرب شہر کندکوٹ کی میٹنگ زیر صدارت جناب حضرت مولانا فقیر محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن شریف کے ساتھ میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی۔ امیر جماعت حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نے ایک دلفریب اور پُرجوش تقریر فرمائی۔ جمعیۃ کے فنڈ کے لئے پرزور اپیل کی۔ ۵۰۰ روپے جو جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کے ذمہ ضلع نے لگائے تھے، جس میں عوام نے جذبہ شوق میں مقررہ فنڈ جمعیۃ کندکوٹ پانچ سو روپے اسی میٹنگ میں فوراً فراہم کر کے امیر جمعیۃ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب کی خدمت میں پیش کر دئے گئے۔ مولانا نے جذبہ دینی کے تحت تمام مسلمانوں کو خراج تحسین ادا کی اور امید ظاہر فرمائی کہ آیندہ کے لئے بھی دین کی خاطر اپنی جانی مالی خدمت میں کوئی فرو گذاشت نہیں چھوڑیں گے؟

ضلعی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام گنج مغلپورہ وارڈ کی قراردادیں

محترم حکیم کلیم اللہ خاں صاحب حکیم حاذق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ علاقہ گنج مغل پورہ کے مسلمانوں کا عظیم اجتماع ہوا۔ اور اس میں ناظم اعلیٰ کے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان کشمیر پر مظالم کے خلاف شدید احتجاج اور موئے مبارک کی گمشدگی اور ان سب کے انسداد کے لئے حکومت پاکستان سے اعلان جہاد کرنے کا مطالبہ۔

(۲) قبرص میں ترکوں پر یونانیوں کے مظالم کی مذمت اور حکومت پاکستان سے درخواست کہ اقوام متحدہ میں ترکی زاویہ نگاہ کی حمایت کرے۔

(۳) حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رح کی وفات پر اظہار افسوس اور دعائے مغفرت۔

مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کا دورہ

سہجو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں تشکیل جمعیت

حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سہجو کے ضلع سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب ۵ جنوری ۱۹۶۴ء کی شام کو آئے اور ۶ جنوری کو صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) حاجی خوشی محمد صاحب امیر (۲) محمد عثمان خاں صاحب ممبر یونین کونسل نائب امیر (۳) محمد سلیم خاں صاحب خازن (۴) گل بادشاہ خطیب ناظم اعلیٰ (۵) چوہدری عبدالحق صاحب ناظم (۶) چوہدری معراج خاں صاحب سالار۔

مجلس شوریٰ

(۱) چوہدری ماکھے خاں صاحب (۲) چوہدری ولی محمد خاں صاحب (۳) محمد مصطفےٰ خاں صاحب (۴) خوشی محمد صاحب دکاندار (۵) حیات محمد صاحب مستری (۶) عبدالغفور صاحب حوالدار (۷) چوہدری محمد شفیع صاحب (۸) چوہدری محمد نواز خاں صاحب (۹) چوہدری محمد مسعود خاں صاحب (۱۰) چوہدری محمد اقبال خاں صاحب (۱۱) مستری احمد دین صاحب۔

یہ بھی پاس ہوا کہ چوہدری عبدالحق صاحب ناظم کے نام پانچ پرچے کی ایجنسی جاری کرائی جاوے۔

جمعیت علمائے اسلام تحصیل صوابی کا اجلاس

۱۰ جنوری دس بجے صبح مسجد اڈا میں تمام تحصیل صوابی کا اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان منعقد ہوا۔ اجلاس میں علاقہ رزڑ۔ علاقہ اتمان بلاق۔ علاقہ آبا خیل کے ارکان عمومی شریک تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ملک میں شرعی نظام کا قیام۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مذہبی قیادت۔ مسلمانوں کا اسلامی معاشرہ اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے اتحاد اور مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کیا۔ اور پاکستان کے استحکام اور مذہب کی بقاء اور اجرائیہ جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین اور پروگرام کی وضاحت کی۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے ضلعی پروگرام اور تحصیل صوابی میں جمعیۃ کی کارکردگی کا پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا جمال الدین صاحب سابق استاد دارالعلوم دیوبند۔ بیکی۔ نائب امیر مولانا حمد اللہ صاحب ڈاگی۔ ناظم اعلیٰ مولانا حافظ گل رحیم صاحب بامیزی۔

تجاویز

(۱) جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صوابی کا یہ اجلاس مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوابی کی وفات پر اظہار غم کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

(۲) یہ اجلاس مقبوضہ کشمیر کی درگاہ حضرت بل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی گمشدگی کی منظم سازش اور کشمیری مسلمانوں پر بھارتی فوج اور ہندو فرقہ پرستوں کے مظالم کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ اور بھارتی حکومت کی مسلم کش پالیسیوں کے خلاف غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ بھارت کو واشگاف طریقہ سے بتا دے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کے نتائج اس کے حق میں اچھے نہ ہوں گے۔ نیز یہ اجلاس اپنی حکومت کو یقین دلاتا ہے۔ کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو بھارت کی غلامی سے نجات دلانے میں ہر قسم کا تعاون اور امداد کرے گا۔

(۳) یہ اجلاس قبرص میں یونانیوں کی بربریت پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ اور اپنی حکومت کے وزیر خارجہ کے اس بیان کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ جس میں انہوں نے قبرص میں ترکوں اور یونانیوں کے تنازعہ میں جمہوریہ ترکیہ کے ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے اور صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ پر زور ڈالے کہ وہ قبرص میں ترکوں کے قتل عام کو روکنے کے لئے موثر قدم اٹھائے۔

جمعیۃ علماء اسلام قلعہ گوجر سنگھ کا حکومت اور علماء سے اہم مطالبہ

بروز اتوار ۵ جنوری ۱۹۶۴ء جمعیۃ علمائے اسلام قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت حکیم حافظ محمد طیب صاحب لاہور منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا جائے کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں ریڈیو پاکستان سے گانے وغیرہ کا پروگرام بند کر کے ان کی جگہ قرآن پاک کی تلاوت اور ضروری مسائل کی اہمیت بیان کئے جانے کا انتظام کیا جائے کیونکہ پاکستان۔ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس مبارک مہینے میں قرآن پاک اور رمضان المبارک کے احترام کا سرکاری طور پر انتظام کیا جائے۔ نیز پاکستان کے تمام علماء کرام خصوصاً خطباء اور دین سے محبت رکھنے والے حضرات سے پرزور درخواست ہے کہ وہ ہمارے اس مطالبہ کی تائید فرمائیں۔ علاوہ ازیں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک کے احترام کے لئے کوشش کریں۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور

میلسی ضلع ملتان میں جمعیت کی تشکیل!

میلسی۔ مورخہ ۱۰ جنوری کو مسجد مائی والی میلسی میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان منعقد ہوا۔ آپ نے جماعت کو منظم فرمانے کی تلقین فرمائی اور عوام کے سامنے جماعت کے نصب العین کے متعلق پوری پوری روشنی ڈالی اور آپ کی صدارت میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا محمد کلیم اللہ صاحب مفتی و خطیب جامع مسجد تحصیل والی۔ نائب امیر۔ مولانا حافظ غلام نبی صاحب صدر مدرس و خطیب جامع مسجد مائی والی۔ نائب امیر (۲) مولانا ماسٹر نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد بگی۔ ریلوے روڈ۔ ناظم اعلیٰ حکیم محمد عبدالصمد صاحب۔ نائب ناظم مولانا محمد محبوب عالم (قدوالے) خزانچی ملک غلام رسول صاحب ملتانی مالک پٹرول پمپ ملتان روڈ۔ سالار حاجی محمد عارف صاحب سویٹ مرچنٹ (خیرپوری)

اراکین مجلس شوریٰ

(۱) مولانا محمد امان اللہ صاحب خطیب جامع مسجد واپڈا کالونی (۲) مولانا نور الحسن خطیب جامع مسجد مدنی۔ میاں محمد شریف قاسمی اکنٹنٹ کوہستان۔ صوفی محمد عظیم خادم بخاری۔ میاں عبدالعزیز کلاتھ مرچنٹ میاں واحد بخش صاحب ہوٹل والا۔ شیخ عبدالرحیم صاحب۔ قاری خلیل الرحمٰن صاحب نائب مدرس۔

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ
جامع مسجد محمدیہ قاسم روڈ بخاری
چوک سمندری سے
ہر وقت مل سکتا ہے جو موجودہ حالات میں حدیث قرآن کے [illegible] ایمانوں کو بچانے کا واحد ذریعہ ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت پر سارے ملک میں یوم احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا احتجاج

۲۰ جنوری کو غلہ منڈی کے اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان غلہ منڈی کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے اور ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو این او میں تحریک پیش کرے

(۲) نیز کشمیر سری نگر میں حضرت بل سے موئے مبارک کی چوری پر جس سے لاکھوں مسلمانوں میں شدید اضطراب ہے بھارتی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ہند سے مطالبہ کیا جائے کہ موئے مبارک کے چوروں کو قرار واقعی سزا دی جائے ورنہ اس کی تمام ذمہ داری بھارتی حکومت پر پڑے گی جس کا علاج جہاد [illegible]

(۳) نیز حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کی وفات حسرت آیات پر یہ اجتماع رنج و غم کا اظہار کرتا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

چکوال میں احتجاج

مرکزی جمعیت علماء اسلام کے اعلان کے مطابق مدنی جامع مسجد چکوال میں عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج پر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام شمالی پنجاب نے نہایت جذباتی انداز میں تقریر فرمائی اور عائلی قوانین کو شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا اور ان خلاف شریعت قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ مدنی جامع مسجد چکوال کے عظیم اجتماع نے بالاتفاق اس کی تائید کی۔

قرارداد

یوم الجمعہ مدنی جامع مسجد چکوال میں اہل اسلام کا یہ اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف شدید غم و غضب کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے اور ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو این او میں تحریک پیش کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام جکڑ ضلع میانوالی

حافظ شاہنواز علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ جنوری بروز جمعہ بمقام جکڑ ضلع میانوالی مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اعلان کے مطابق حضرت بل اور قبرص کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے فرمایا کہ وادی کشمیر میں موئے مبارک کی چوری نے ہمارے دل ہلا دیئے۔ یہ معمولی واقعہ نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ مسلمانوں کو اس سلسلہ میں صرف احتجاج ہی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ناموس رسالت کی خاطر میدان عمل میں کود پڑنا چاہیے۔ ہمیں اپنے حکمرانوں سے یہ گلہ ہے کہ اس روح فرسا واقعہ نے ان کی غیرت و حمیت کو نہ جھنجھوڑا اور تم خواب غفلت میں پڑے رہے تو قیامت کے دن اس کملی والے کے سامنے کس منہ سے جاؤ گے اس اجلاس میں موئے مبارک اور قبرص کے متعلق قراردادیں پاس ہوئیں۔

جمعیت علماء اسلام لودھراں کی طرف سے یوم قبرص

آج مورخہ ۲۴ جنوری کو جمعیت العلماء اسلام کی طرف سے ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا رشید احمد صاحب امیر جمعیت منعقد ہوا جس میں قبرص میں ترکوں پر یونانیوں کے وحشیانہ مظالم کے خلاف قرارداد پیش کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے عملی تعاون کی اپیل کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر

بھارتی وحشیوں کو اپنے جرم کا مزہ چکھانے کے لئے حکومت سے [illegible] پاکستانی ہندوؤں کو تنبیہ [illegible] میں مظلوم مسلمانوں پر ظلم و ستم [illegible] ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک [illegible] کے تحت [illegible] کشمیر کے مظلوم [illegible] واقعہ [illegible] جمعیۃ علماء اسلام [illegible] حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ [illegible] پاکستانی مسلمانوں کو کشمیر کی آزادی کے واسطے جہاد [illegible] انہوں نے کہا کہ مسلمانان پشاور ظلم کو برداشت کر سکتے ہیں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے جس کا ثبوت کشمیری مسلمانوں کے مظاہرے [illegible] نیز قبرص کے مظلوم مسلمانوں پر یونانی وحشیوں کی درندگی [illegible] اس کے انسداد کے لئے حکومت پاکستان مثبت قدم اٹھائے۔

کوٹ ادو کی تمام مساجد میں موئے مبارک کی گمشدگی پر یوم احتجاج

کوٹ ادو ۲۴ جنوری مسجد غلہ منڈی، مسجد مدینہ، نالہ والی مسجد، توحیدیہ مسجد، مسجد [illegible] میں ایک زبردست احتجاجی جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ ادو منعقد ہوا جس میں ہندوستان کی پولیس اور [illegible] حکومت نے جس مذموم [illegible] کا ارتکاب کر کے تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح ہی نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا ہے، اس اجلاس میں بھارت کے اس مذموم حرکت پر نفرت کا اظہار کیا گیا، اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا [illegible]

داؤد خیل اور تمام ضلع میانوالی میں احتجاج

مولانا حبیب اللہ صاحب [illegible] جمعیت علماء اسلام ضلع [illegible] قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر افسوس کرتے ہوئے [illegible] مظالم کا سلسلہ [illegible] اس سے تمام عالم اسلام میں [illegible] فرمایا تمام مہذب ممالک کا اخلاقی اور عالم اسلام کا مذہبی فرض ہے کہ وہ یونانیوں کے اس ظالمانہ [illegible] سختی سے مذمت کر کے ترک قوم کی پوری امداد کریں۔

نوٹ: [illegible] اس طرح کے [illegible] پاس کئے گئے۔

سمندری میں احتجاج

۲۴ جنوری جامع مسجد محمدیہ سمندری میں دیگر کاروائی کے علاوہ قبرص کے ترک مسلمانوں پر مظالم اور کشمیری مسلمانوں پر ظلم و ستم اور سرینگر کے مظلوم مسلمانوں پر ظلم و ستم کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے جن وارڈوں میں تنظیم ہو چکی ہے ان کو چاہیئے کہ ہر ہفتے اپنی میٹنگ (اجتماع) کیا کریں جس میں درس قرآن حالات حاضرہ پر تبصرہ اور ترجمان اسلام کی خبریں پڑھ کر ممبروں کو سنائی جائیں۔ ہر ماہ اپنے علاقے کے تمام ممبروں کا اجتماع بلایا جائے اور اس میں درس قرآن کے جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

جمعیت علماء اسلام کے تمام عہدیدار باہم مل جل کر کام کریں اور نیز ہر ہفتے اپنی رپورٹ شہری مرکزی جمعیت علماء اسلام کو روانہ فرما دیں۔

(مولانا) عبدالحی عباسی۔ ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام۔ شہر سکھر

ضلع جمعیت علماء اسلام سکھر کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ فوراً ضلعی دفتر میں تشریف لائیں!

عرصہ تین ماہ سے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ نے ضلع سکھر کی جمعیت علماء اسلام کے دفتر سے رابطہ قائم نہیں کیا ہے لہٰذا ڈاکٹر موصوف جہاں بھی ہوں فوراً دفتر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر میں تشریف لے آویں۔

(ناظم نشر و اشاعت۔ ابو خالد)

مرکزی دفتر کی امداد کی ایک بہتر تجویز

جناب مولانا حمید اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۸ر دسمبر بعد از نماز ظہر جامع مسجد مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام سٹی ٹانک کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا فتح خاں صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم ٹانک منعقد ہوا۔ جس میں مولانا فتح خاں صاحب۔ احقر حمید اللہ صاحب امیر سٹی ٹانک۔ قاضی عطاء اللہ صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک، ملک بازگل خاں محمود، مولانا سعدالدین صاحب۔ مولانا میاں خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن مولانا امام دین خاں صاحب محمود نے شرکت کی اور حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ۱۳ دسمبر والے ایک ضروری الاعلان اور اکابر مرکزی جمعیت کی مشترکہ اپیل جمعیت کے مرکزی فنڈ کی فراہمی کے متعلق منعقد ہوا ہے اعلان کرتا ہے۔ کہ جمعیۃ علماء سٹی ٹانک مرکزی جمعیۃ کو بطور امداد اپنی حقیر سی رقم دس روپے ماہوار ہر مہینہ پیشگی ادا کرنے کا اعلان کرتی ہے اور امید کرتی ہے۔ کہ ماتحت متحرک اور فعال جماعتیں بھی حسب توفیق مرکز کی مضبوطی کے لئے باقاعدہ ماہانہ تعاون کر کے اپنے ایک اہم فریضہ سے سبکدوش ہونگی۔

محرک مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب خطیب — موئید ملک بازگل خان غازی کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس اور اہم کارروائی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ایجنڈا ۱۰ دسمبر کو جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ نے فرمائی۔ حضرت مولانا [illegible] صاحب مدظلہ امیر شہر گوجرانوالہ و ناظم مرکزیہ نے تمام احباب کو جماعت کی تنظیم پر مزید توجہ کرنے کی تاکید کی اور تجویز فرمایا کہ ہر جماعت ممبر شپ کی کاپیاں مکمل کرے اور پرشدہ کاپیاں مکمل کرے اور پرشدہ کاپیاں واپس کی جائیں۔

ملک عبدالقیوم صاحب اختر، مولانا غلام محمد صاحب نے تجویز پیش کی کہ ضلع بھر میں بزرگوں کا تبلیغی پروگرام ہو۔ مسعود احمد بٹ صاحب اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی نے جماعتی لٹریچر مہیا کرنے پر زور دیا۔

حضرت امیر ضلع نے تجویز فرمایا کہ جمعیۃ کی طرف سے جماعتی تعارف پر مضمون بصورت پمفلٹ شائع کیا جائے۔ یہ کام امیر ضلع اور امیر شہر کے سپرد کیا گیا۔

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد سعید صاحب نے اخبار ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت پر احباب کو متوجہ کیا اور تمام احباب کو مقامی جماعتوں کے لئے اخبار جاری کرنے کا مشورہ دیا تاکہ ملک میں جماعتی کلام کا اندازہ تمام دوستوں کو ہو سکے۔ چنانچہ بعض احباب نے فرمایا کہ اخبار کے دفتر کو اطلاع کر دیں کہ اخبار وی۔پی کر دیا جائے۔

آخر میں ایک ریزولیشن عائلی آرڈیننس کے سلسلہ میں ان مرکزی ممبروں کی مذمت کا پاس کیا گیا۔ جنھوں نے عائلی قوانین کی بحالی کے حق میں ووٹ دے کر اپنے مسلمان ووٹروں اور اسلام سے غداری کی۔

شکارپور میں جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ جناب محمد شریف اشرف صاحب کا ورود

خیرپور ڈویژن کے ناظم جناب محمد شریف اشرف نے شکارپور کا تین روزہ دورہ کیا۔ موصوف نے وہاں پر جمعیت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اس بے دینی اور الحاد کے دور میں ملک میں جمعیت علماء اسلام جیسی جماعت کا وجود نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس جماعت کو ملک کے تمام علماء حق کی حمایت حاصل ہے یہ جماعت اس ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو رائج کرنا چاہتی ہے۔ اس جماعت کے امیر مرکزی حافظ الحدیث الحاج مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ہیں اور نائب امیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب ہیں۔ اس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہیں جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ موصوف نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کی مساعی پر جو ان ہر دو حضرات نے ابھی تک اسمبلیوں میں کی ہیں روشنی ڈالی اور وہاں کے لوگوں سے عہد لیا کہ ہم اپنا آئندہ ووٹ صرف اسلام کے حق میں دیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی جانب سے دستخط سکھاؤ مہم

حضرت مولانا داؤد غزنوی کی یاد

سکھر۔ جمعیت علماء اسلام شہر سکھر نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ناخواندہ حضرات کو جو اپنا نام لکھنا نہیں جانتے ان کو دستخط کرنے سکھائے جائیں۔ تاکہ اگلے الیکشن تک کوئی شخص انگوٹھا لگانے والا نہ رہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حاجی حفیظ الدین صاحب اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے وارڈوں میں دستخط سکھاؤ کی مہم شروع کریں۔ ضلع سکھر اور خیرپور ڈویژن کی تمام شاخیں بھی ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اس مہم کو رائج کریں۔

مولانا داؤد غزنوی کی وفات پر تعزیتی قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کا یہ اجتماع حضرت مولانا داؤد غزنوی کی وفات حسرت آیات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

داڑھی کی اسلامی حیثیت

اس میں کتاب و سنت، خلفاء اربعہ اور اجماع امت سے داڑھی رکھنے کی فرضیت داڑھی کی شرعی اور سیاسی حیثیت۔ داڑھی رکھنے کے فضائل مفصل بیان کئے گئے ہیں مصنفہ مولانا قاضی شمس الدین صاحب قیمت ۷۵ پیسے

مکتبہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام بورے والا کا انتخاب

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بورے والا مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا ضلع ملتان سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا ہے۔

امیر حافظ عبدالرحیم صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ نائب امیر شیخ محمد رفیق صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبدالغنی صاحب۔ ناظم (مولانا) عبدالحکیم (صاحب) ناظم نشر و اشاعت میاں قمرالدین صاحب۔ خازن۔ چوہدری سردار احمد صاحب۔

جمعیۃ کے اجلاس میں عائلی قوانین کے خلاف پر زور احتجاج کیا گیا۔

لکل داء دواء و عند اللہ شفاء (الحدیث)

آج کا یاد کیا ہوا سبق نہ بھولے

طالب علموں، کلرکوں، وکیلوں، مقرروں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ برہمی۔ ہلیلہ۔ بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزاروں افراد استعمال کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے رہے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔

تیس خوراک ۴/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک لہٰذا طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف

شعبہ دواسازی ماہنامہ الشفاء

کہروڑپکا (مغربی پاکستان)

جمعیت علماء اسلام کی خبریں

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا اہم اجلاس

۱۶ دسمبر کوٹ ادو - جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ کا ضلعی اجلاس زیر صدارت جناب میاں محمد صاحب اعجاز صاحب قریشی منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض کیا گیا (۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب (۲) مرکزی فنڈ (۳) ضلعی فنڈ و تنظیم۔

(۱) ضلع کے لئے امیر کا انتخاب بعد بحث و تمحیص سید مولوی محمد شریف صاحب وهشی محمود کوٹ کو ضلع کی جماعت کا امیر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا۔

(۲) مرکزی فنڈ کے لئے چار ممبران میاں اعجاز احمد صاحب قریشی سید محمد شاہ صاحب۔ چوہدری شوکت علی صاحب۔ حافظ محمد صدیق صاحب محمود کوٹ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو تمام ضلع کا دورہ کر کے فنڈ کی فراہمی کا بندوبست کرے گی نیز متفقہ طور پر دو قرارداد (۱) یہ پاس ہوئیں یہ اجلاس حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی جمعیۃ امیر عالم خاں صاحب بخاری سے مطالبہ اور اپیل کرتا ہے کہ وہ ضلع مظفر گڑھ کا ہنگامی دورہ فرمائیں تاکہ ضلع کی تنظیم مضبوط ہو (۲) یہ اجلاس حکومت کے اس فیصلہ پر انتہائی تشویش کرتا ہے کہ مغربی پاکستان میں شرح آبیانہ ٹیکس بڑھا کر ڈیوڑھا کر دیا ہے اس شرح کو ختم کیا جاوے یہ عوام کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا دورہ

مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ سرگودھا نے مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کے سلسلہ میں تنظیمی دورہ کیا۔ ۱۵ دسمبر اتوار کے دن [illegible] شام کے [illegible] صاحب ناظم [illegible] ڈاکٹر دین محمد صاحب امیر [illegible] اسلام [illegible] جمعیۃ [illegible] عشاء کے بعد [illegible] عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے [illegible] عوام کو جمعیۃ کی دعوت دی [illegible] اس کے بعد جمعیۃ کا ذیلی تشکیل کا دوبارہ ذیل انتخاب ہوا۔ امیر۔ حافظ امتیاز احمد صاحب۔ ناظم عبدالرحیم کا تقرر ہوا۔ خزانچی چوہدری علی احمد [illegible]۔

(۲) ۱۶ دسمبر بروز جمعہ ایک بجے بعد دوپہر خوشاب پہنچا۔ وہاں احباب جمعیۃ سے اور خصوصی طور پر مولانا قاضی اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ خوشاب سے تنظیمی سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع مردان حلقہ رزڑ میں اجتماعات

مردان۔ حسب فیصلہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان حلقہ رزڑ و تحصیل صوابی میں امیر حلقہ مولانا عبدالواحد صاحب ڈاگئی کی زیر سرکردگی مولانا حبیب اللہ صاحب ڈاگئی۔ مولانا شمس الدین صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ رزڑ اور امیر حلقہ پر مشتمل وفد نے ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو مواضعات پرمولی۔ شیوہ۔ کالو خان۔ اور ادینہ میں عام اجتماعات منعقد کئے وفد کے اراکین نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور عائلی قوانین پر تقریریں کیں۔ عوام نے ملک سے غیر اسلامی قوانین ختم کرنے کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام پر عمل کرنے کا اظہار کیا

پرمولی میں حسب ذیل انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ نائب امیر۔ قاضی حبیب الحق صاحب۔ ناظم اعلیٰ قاضی عبداللطیف صاحب۔ ناظم میاں غلام نبی صاحب۔

اراکین۔ فضل الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمود صاحب۔

موضع شیوہ میں سابق تشکیل جماعت کو برقرار رکھا۔

موضع کالو خان میں انتخاب جدید ہوا

امیر۔ مولوی محمد امین صاحب۔ نائب امیر مولوی عبدالمالک صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی نور الحکیم صاحب۔ ناظم گل سید بادشاہ صاحب خازن۔ سردار خان صاحب۔

موضع ادینہ میں بھی انتخاب جدید ہوا

امیر۔ مولانا فضل رحیم صاحب۔ نائب امیر مولوی عبدالوہاب صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی رحمت شاہ صاحب۔ ناظم حافظ جنت سید صاحب خازن۔ غلام مکی صاحب۔

مانیری میں جمعیۃ کا جلسہ عام

مانیری میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام مولانا فضل حسین صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پروگرام کے مطابق امیر علاقہ سرحد مولانا سید گل بادشاہ امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مہتمم آدگلیاڑی میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد صبح ۲ بجے شرکت کی۔

جامع مسجد مانیری میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ علماء سرحد کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور ملک کے تمام علماء کو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہماری جماعت کی سیاست میں اور دیگر سیاسی جماعتوں کی سیاست میں بنیادی فرق ہے۔ کیونکہ دیگر سیاسی جماعتوں کا منتہائے مقصد صرف حصول اقتدار ہوتا ہے چاہے وہ جس طرح سے بھی حاصل ہو جائے اور ہماری سیاست صرف قرآن و سنت ہے جو سلف صالحین کے ذریعہ سے چودہ سو سال سے لے کر اب تک چلی آ رہی ہے۔ آپ نے عائلی قوانین کے متعلق کہا کہ یہ قوانین قطعی طور پر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ جو مسلمان قوم کے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔

آپ نے کہا کہ چند افراد مغربی تہذیب سے ایسے مغلوب ہو چکے ہیں۔ کہ اب اس ملعون تہذیب کو دس کروڑ مسلمانوں کے سر پر زبردستی ٹھونس دینے کے جذبہ سے ملک و قوم کی رائے عامہ سے بھی بے نیاز ہو چکے ہیں۔ آپ نے جمہوریت کے متعلق فرمایا کہ ہم اس ملک میں اسلامی جمہوریت کی بحالی کے لئے مہم چلا رہے ہیں جس میں بالادستی صرف قرآن و سنت کو حاصل ہو۔ مطلق جمہوریت ہمارے منشاء کو پورا نہیں کر سکتی اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ آخر میں آپ نے مسلمانوں اور علماء کرام سے اپیل کی کہ اس نازک دور میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر اقامت دین کی جدوجہد کریں۔ آپ نے کہا کہ اسلام کی خدمت آج تک کسی مستشرق یا مغرب زدہ نے نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے دیندار مسلمانوں نے علماء کی رہنمائی میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر ایک چھ فٹ انسان اپنے بدن پر شریعت جاری نہیں کر سکتا تو وہ لیڈر بن کر اسلام کی خدمت کیا کر سکتا ہے۔ آپ نے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر میں تاریخی حوالہ جات پیش کئے۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے تحفظی بل کے منظور ہونے پر اظہار مذمت کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ موجودہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہرگز ہرگز قابل عمل نہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کے دینی جذبات کا احترام کرے

(۲) یہ اجلاس ملک میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی کا پر زور مذمت کرتے ہوئے اس حکم کو آزادی تقریر کے منافی قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس حکم کو منسوخ کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ باشندگان پاکستان کو ملکی بنیادی حقوق کی ضمانت آئین میں دی جائے اور ان حقوق کے تحفظ کا اختیار پاکستانی عدالتوں کو سونپ دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حق بالغ رائے دہی کو تسلیم کرتا اور اسلامی روشنی کے مطابق جمہوریت کا مطالبہ کرتا ہے۔

تحصیل صوابی کے ارکان جمعیۃ کا اجتماع

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۶۷ء کو بروز جمعرات بمقام صوابی اڈہ مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صوابی کے ارکان کا ایک خاص اجتماع بوقت ۱۰ بجے صبح منعقد ہوگا جس میں تحصیل بھر میں جمعیۃ کی دعوت اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے وسیع اور جامع پروگرام مرتب کیا جائے گا لہٰذا تمام رفقاء جمعیۃ کو اس اجتماع میں بلا عذر شرعی شرکت کرنا لازمی ہے۔

مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی

نائب امیر خیرپور ڈویژن ایک ہفتہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا کریں۔

چوہدری شبیر علی صاحب علیل ہیں

دوستوں سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری شبیر علی صاحب گوجر موچی والا ضلع مظفر گڑھ علیل ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں۔

بہاولپور ڈویژن میں عائلی قوانین
کے خلاف غم و غصہ

عائلی قوانین کے خلاف مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت کے مطابق یوم احتجاج منایا گیا۔ ضلع رحیم یار خان کی جمعیتوں نے تمام بڑے شہروں میں خصوصاً رحیم یار خان کی ۱۲ جامع مساجد اور صادق آباد کی [illegible] جامع مساجد اور خانپور کی آٹھ جامع مساجد اور لیاقت پور کی جامع مساجد اور دیگر قصبات میں قرار دادیں منظور کرا کر محترم صدر ایوب خان صاحب کو تار دیا اور قومی اسمبلی پاکستان کو بھجوا کر ارسال کی گئیں۔ اور عائلی تشدد و بیوہ تاریں ارسال کی گئیں۔ قرار داد میں عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے ترمیمی بل جاری [illegible] مسترد کر دیا گیا۔ اور عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دینے والوں پر شدید غصہ و نفرت کا اظہار کیا گیا۔

کوٹ سنجر خاں میں عائلی قوانین
کے خلاف آواز

نائب ناظم صاحب جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں ضلع رحیم یار خاں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو احقر کے مکان پر کوشی بلوچ برادری کا اجتماع ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر سب نے عائلی قوانین کے خلاف سخت غصے اور دکھ کا اظہار کیا اور کئی ایک قومی مسائل جو عائلی قوانین سے متعلق ان کی پیچیدگیوں کا اظہار کیا اور اس امر کی صراحت کی کہ عورتوں کی آزادی قومی غیرت کے بالکل منافی ہے اور سولہ سال تک لڑکی بٹھانا کسی طرح ممکن نہیں۔ قرآن و سنت سے ٹکرانے والے قوانین کبھی بھی برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ ہم اپنی حکومت سے اپیل کرتے ہیں۔ اور ممبران کے خلاف ایک نعرہ لگاتے ہیں۔ کہ وہ عائلی قوانین کی تنسیخ کے بارے میں دین پسند طبقہ کی حمایت کریں۔ اور ملکی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں۔

مولانا عبدالصبور صاحب ارشد کا دورہ

مورخہ جمعہ مورخہ ۲۷/۱۲ کو مولانا عبدالصبور صاحب ارشد نے محبوب کوشی کا دورہ کیا۔ اور سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقریر فرمائی کافی اجتماع تھا۔ تمام لوگوں نے عائلی قوانین کے خلاف احتجاج کیا۔ اور حکومت و ممبران سے جلد از جلد منسوخ کرنے کی اپیل کی۔ مجمع نے زوردار لفظوں میں قرآن و سنت کے قوانین کے اجراء کا مطالبہ کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں یوم قبرص

کل بحکم جناب مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماء اسلام نے شہر ڈیرہ اسماعیل خاں میں یوم قبرص منایا گیا۔ اور شہر کی تمام جامع مساجد میں وہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔

قرار داد:- مسلمانان شہر ڈیرہ اسماعیل خاں کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ یو۔ این۔ او [illegible] میں ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو۔ این۔ او میں تحریک پیش کرے۔ جن مساجد میں یہ قرار داد پاس ہوئی وہ یہ ہیں (۱) جامع مسجد کلاں ڈیرہ خطیب حضرت الحاج مولانا عبدالقدوس صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ محمدیہ۔

(۲) جامع مسجد صالح احمد مرحوم خطیب حضرت الحاج مولانا علاؤ الدین صاحب مہتمم مدرسہ عثمانیہ صالحیہ۔

(۳) جامع مسجد غازی مرزی خطیب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب والا نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام شہر ڈیرہ۔

(۴) جامع مسجد چھوٹا بازار خطیب حضرت مولانا محمد اکبر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام شہر ڈیرہ اسماعیل خاں۔

مخدوم پور پہوڑاں میں یوم احتجاج

۱ - مسلمانان مخدوم پور پہوڑاں کے علاقہ کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ یو۔ این۔ او میں ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کا تدارک کرنے کے لئے یو۔ این۔ او میں تحریک پیش کرے۔

۲ - یہ اجتماع عام حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر میں مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لئے مناسب کارروائی کی جائے۔ اور یہ اجتماع عام جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں حکومت کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

پد عیدن میں یوم احتجاج

آج مورخہ ۳ر جنوری کو جمعہ نماز سے قبل جمعہ اعلان سو کوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق ان کا احتجاج کیا گیا۔ جس میں حضرت مولانا [illegible] احمد صاحب [illegible] نے مختصر تبصرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرار دادیں پڑھ کر سنائیں جو کہ متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان علاقہ پد عیدن کا یہ عظیم اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر جو کہ یونانی وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نہ صرف یو۔ این۔ او میں ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے۔ بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو۔ این۔ او میں تحریک پیش کرے۔

(۲) یہ اجلاس مقبوضہ کشمیر میں جو موئے مبارک چوری ہوئے۔ پھر مسلمانوں پر گولیاں چلانے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس کا واحد علاج جہاد ہے۔

(۳) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب سندھی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو حضرات کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جمعیت جنوں موم کا احتجاج

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اعلان کے مطابق کل یہاں یوم قبرص اور یوم موئے مبارک منایا گیا۔ خطبہ جمعہ میں حافظ عبدالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ نے حاضرین کو دنیا کے مختلف علاقوں مثلاً قبرص، کشمیر اور بھارت وغیرہ میں مسلمانوں کی بے بسی سے آگاہ کیا۔ اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم اور تاریخی قسم کی سیاسی اور مذہبی سازشوں کا نقشہ کھینچا۔ حاضرین نے قبرصیوں، یونانیوں، ہندو سامراج اور مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے رویہ کے خلاف نہایت شدید غم و غصہ اور کرب و اضطراب کا اظہار کیا۔ کشمیر اور دیگر غلام مسلم علاقوں کی آزادی کی دعائیں کی گئیں۔

ڈویژن حیدرآباد میں اکابر جمعیۃ کا کامیاب دورہ

حضرت مولانا انور محمد صاحب امیر صوبہ سندھ و حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ کا ہفت روزہ دورہ ہوا جو کہ بڑا کامیاب رہا۔ دورہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پیش کئے گئے۔ اور عوام الناس کو جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کے متعلق اور اسلامی دستور کو ملک میں نافذ کرنے کے متعلق متنبہ کیا گیا۔ الحمد للہ ہر مقام پر جمعیۃ کے خصوصی و عمومی اجتماع بڑے کامیاب رہے۔ اور ہر ضلعی و تحصیلی جا کر بیدار و چوکس کیا گیا۔

اب خدا کے فضل و کرم سے ڈویژن حیدرآباد میں جمعیۃ بڑے زور شور سے کام کر رہی ہے وہاں بات پر زور دیا گیا کہ ضلعی امیر ضلع میں جلدی جلدی دورے رکھیں۔ اور پبلک کو حالات حاضرہ سے واقف کریں اور آئندہ آنے والے انتخاب میں اچھے نیک آدمیوں کا چناؤ کیا جائے۔ جن مقامات پر دورہ کیا گیا۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔ [illegible] جو ذیل

مندرجہ ذیل مقامات میں مندرجہ ذیل حضرات کے ہاں ٹھہر [illegible] ان کے ذریعہ کام کیا گیا ۱۸ر دسمبر کو گرو شہ محمد عالم ہی مولانا محمد اسحٰق صاحب امیر تعلقہ

[illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب امیر [illegible]

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ حب عجیب جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب دار عنبری نزلہ، زکام، کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ، کھانسی چند روز میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ ہر قسم مردانہ کمزوری کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

مندرجہ تمام ادویات کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہے۔

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک، زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیتی ہیں، اعصاب کو طاقت دیکر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ [illegible] استعمال کا خاص تحفہ ہے۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے۔

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور ۸

ضلع جہلم کی مقتدر شخصیت مولانا امت رسول انتقال فرما گئے

حضرت مولانا امت رسول صاحب جو کہ ضلع جہلم کی بزرگ شخصیت فاضل دیوبند اور جمعیۃ علماء اسلام حکمہ کے امیر تھے پچھلے دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حافظ محمد اسحاق قریشی جہلم

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ

مورخہ ۱۲/۱۲/۶۳ کو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الرزاق صاحب امیر جمعیۃ کلور کوٹ منعقد ہوا اجلاس کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے اجلاس سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ علماء حق ہر دور میں تختۂ مشق بنتے رہے ہیں۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے کبھی حق سے منہ نہ موڑا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت بلند مراتب دیئے ۱۹۵۶ء کی کنونشن کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ بعض غیر اسلامی تحریکیں مسلمانوں کو گمراہ کر رہی تھیں وہ بظاہر اسلام کا نام لیتی تھیں مگر حقیقتاً ان کا مقصد اسلام کی سربلندی نہیں تھا۔ مولانا نے چوہدری محمد علی کا آئین اور اس کی خامیاں بیان فرماتے ہوئے مودودی جماعت کی مذمت کی انہوں نے اس پر مبارک باد دیں اور اسے اپنی کوششوں کا ثمر بتلایا آپ نے جمعیۃ اور مودودی جماعت کے آئین اور مطالبہ کا فرق بتایا اور فرمایا کہ آج سے پہلے جماعت اسلامی سے بارہ میں لوگ غلط فہمی میں مبتلا تھے مگر اب عوام پر ان کا پول کھل چکا ہے۔ تحریک پاکستان مسلم لیگ کے وعدوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ جس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا آج اس میں اسلام کا نام باقی نہیں حالانکہ یہ تحریک لا الٰہ الا اللہ پر چلائی گئی تھی بعد ازاں ترجمان اسلام اور خدام الدین کی اشاعت بڑھانے پر غور ہوا اور رانا جمیل احمد صاحب نے ان کی ایجنسی لینا قبول فرمائی کام اور تیز کرنے کی غرض سے مولانا نے ناظم کو ہر ماہ کی رپورٹ ضلع کو بھیجنے کا حکم دیا اور ضلعی اجلاس کی کاروائیوں کا خلاصہ بتایا بعد ازاں دعائے خیر جلسہ برخاست ہوا۔

محمد اصغر طاہر منصور۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ پوسٹ ۱۹۶۳ء

مدرسہ انوار اسلام جامع مسجد مہاجرین اکال گڑھ

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدرسہ انوار الاسلام کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے سلسلہ میں تشریف فرما ہوئے مدرسہ کے حق میں قوم سے مندرجہ ذیل اپیل کی "جامع مسجد مہاجرین کے ساتھ مدرسہ انوار الاسلام کے سنگ بنیاد کے سلسلہ میں اکال گڑھ حاضری کا شرف حاصل ہوا یہ مدرسہ کتاب و سنت کی تعلیم و تدریس کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے تمام حساس مسلمانوں سے بالعموم اور اہالیان اکال گڑھ سے بالخصوص استدعا ہے کہ اس مدرسہ کی دامے درمے قدمے سخنے اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں نیز اہل علاقہ سے یہ اپیل بھی کی جاتی ہے کہ اپنے بچوں کو بھی اس دینی مکتب میں بھیج کر دینی تعلیم سے روشناس اور متعارف کرائیں تاکہ آئندہ نسل زیادہ سے زیادہ ملت اسلامیہ اور بالخصوص پاکستان کے لئے مفید ثابت ہو"

دعاگو، احقر عبید اللہ انور مصدقہ و نوشتہ

احقر الانام محمد اجمل جامعہ رحمانیہ لاہور

جمعیۃ العلماء اسلام نور پور تحصیل ضلع سرگودھا کا قیام

۱۵/۱۲/۶۳ بروز اتوار محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ سرگودھا، ڈاکٹر دین محمد آفریدی ناظم جمعیت ہرنولی۔ میاں اسلام الدین رکن جمعیت ہرنولی نور پور تھل پہنچے۔ اور لوگوں کے سامنے جمعیت العلماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مورخہ ۱۶/۱۲/۶۳ بروز سوموار کو ممبر سازی شروع کی۔ اور جمعیۃ العلماء اسلام کی تشکیل ہو گئی۔ امیر جمعیۃ العلماء اسلام نور پور تھل حافظ محمد ممتاز امام مسجد مہاجرین۔ ناظم اعلیٰ اسلام نور پور تھل چوہدری عبد الرحیم کلاتھ مرچنٹ۔ خازن چوہدری عبد الغنی آڑھتی۔

جمعیت العلماء اسلام کی ممبر سازی کے وقت ایک مودودی فرقہ والے صاحب علماء اسلام کے کارکنوں سے بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران اس مودودیہ نے سنت رسول صلعم کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ عرب والوں کے ڈاڑھیاں تو ضرور ہوتی ہیں۔ مگر بیا کا گھونسلا نہیں ہوتا۔ اور مودودی (میرے پیر و مرشد) نے داڑھی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ سو فی صد درست ہے۔ مگر صرف پانچ منٹ کے اندر اندر یہ ماننے پر مجبور ہو گیا کہ مودودی نہ عالم نہ مجتہد ہے۔ صرف سیاسی لیڈر ہے۔ (ہمارے خیال میں سیاسی لیڈر کہاں سے بنا۔ جنگ آزادی کے وقت اس نے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کی مخالفت کی۔ جس سے صرف فرنگی کو فائدہ پہنچ سکتا تھا) الحمد اللہ جمعیۃ العلماء اسلام کے کارکن کامیاب سے لوٹے۔

(ع ا) بیا ایک جانور کا نام ہے جو کہ چڑیا جتنا چھوٹا ہوتا ہے اور اس کا آشیانہ گول اور کافی لمبا اور درختوں پر لٹکتا ہوا ہوتا ہے۔

دار العلوم عربیہ گجرات کیلئے مزید اراضی کی پیشکش

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موضع گجرات کے حکمت خاں کریانہ مرچنٹ نے دار العلوم کی مزید تعمیری سلسلہ کی سعی شروع فرمائی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں صاحب موصوف نے کئے دورے فرمائے الحمد للہ ان کا دورہ کنگر خط بہت کامیاب رہا کنگر خط کے ایک نیک سیرت فیاض شخصیت الحاج محمد یوسف خاں صاحب نے اڑھائی ہزار ۲۵۰۰ کے کثیر رقم پر ۲ کنال اراضی برائے تعمیر دار العلوم خرید کر دار العلوم عربیہ گجرات کے نام وقف فرما دی ہے اس معاہدہ بیع میں الحاج شیر حسن خاں صاحب ساکن کوٹلہ نے چیئرمین یونین کونسل الحاج فقیر احمد خاں صاحب کے دفتر الحاج محمد یوسف خاں صاحب کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے کاغذات بیع مرتب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اس صدقہ جاریہ کا حقیقی اجر کامل عطا فرمائے آمین (ادارہ سعید الرحمٰن علی)

اجمالی تذکرہ اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا شہر قابل قدر کارگزاری

جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بتاریخ ۲۸/۱۲/۶۳ بروز جمعہ بوقت بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودہا میں زیر صدارت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔

(۱) جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد ایجنڈا کے مطابق ماہ نومبر۔ دسمبر کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔

۲ شہری جمعیۃ کی سالانہ رپورٹ جنوری تا دسمبر مولوی محمد صادق صاحب نے پڑھ کر سنائی جس میں دس اشیا کو بالخصوص ذکر کیا گیا (۱) عام جلسے

(۲) اجتماعات ہفتہ واری (۳) عائلی قوانین
متعلق کارگذاری (۴) خدمت خلق
اشاعت (۶) دار المطالعے (۷) ملاقات
ڈاک (۹) اجلاس ہائے مجلس شوریٰ
معائنہ جات

(۱) دار المطالعہ کے متعلق رپورٹ
گیا کہ اس سال جماعت نے دو دار المطالعہ
جن میں یکصد کے قریب روزانہ مطالعہ کیلئے
ہیں دار المطالعوں میں ۱۸۰ کتب مطالعہ
موجود ہیں۔ ۱۹ روزنامے ہفتے روزنے
آتے ہیں۔ آج تک رجسٹر کے اعداد و شمار
۳۹۰ حضرات نے کتب کا گھر لے جا کر
روزانہ مطالعہ کرنیوالوں کی تعداد
کے لگ بھگ ہے اور اب تک کل مطالعہ
والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد
(۲) شہر کے مختلف بلاکوں میں ایک درجن
جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں جماعتی تعارف
(۳) ہر جمعہ کے روز دار المطالعہ شہر کے
درس قرآن مجید کا انتظام کیا گیا جو کافی
تک رہا لیکن دفعہ ۱۴۴ کے باعث التوا
(۴) عائلی قوانین کی تنسیخ کے سلسلہ میں شہری جمعیۃ
بہت شاندار طریق سے حصہ لیا۔ عام جلسے
دستخطی مہم خوب احسن طریق سے انجام دی
(۵) خدمت خلق کے سلسلہ میں شہری جمعیۃ نے
ہزار کے قریب روپیہ جمع کر کے مشرقی پاکستان
سیلاب زدہ بھائیوں کی خدمت کے لئے بھیجا
(۶) جماعتی دعوت کو عام کرنے کیلئے
نامی پمفلٹ شائع کیا گیا مولانا قاضی عبد الکریم
کتاب جمعیۃ کا مختصر تعارف بکثرت عوام میں
اسمبلی میں مجاہدانہ تقریروں کو چار ہزار
کیا گیا۔ دعوت عمل پوسٹر شائع کیا۔
(۷) معززین شہر سے ملاقاتیں کی گئیں جن میں
ممبر نشنل اسمبلی۔ قریشی فاکہ ممبر نیشنل اسمبلی
خصوصاً ذکر کیا گیا۔ (۸) ڈاک کے سلسلہ میں دفتر
اچھا انتظام ذکر کیا گیا جس میں کارڈ لفافے دیگر خطوط
دو ہزار کے قریب ہے (۹) اس سال میں ۱۱۹ اجلاس
کے منعقد ہوئے دیگر ہنگامی اور وقتی اجلاس
(۱۰) سال کے دوران مندرجہ ذیل حضرات نے دفتر
کے معائنے کئے۔ (۱) حضرت درخواستی مدظلہ مولانا
صاحب مدظلہ۔ مولانا عبید اللہ صاحب۔ مولانا قاضی
مولانا صاحبزادہ محمد جان صاحب مولانا قاضی عطاء اللہ
محمد رمضان صاحب دغیرہم سالانہ حساب پیش کیا گیا
کے خرچ کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا گیا مالی کمیٹی جو کہ
میں تشکیل کی گئی تھی اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کی جس
حضرات کام کر رہے ہیں رپورٹ میں بتایا گیا کہ مالی کمیٹی نے
دعوے بیان کئے یہ رپورٹ صرف ماہ رجب کی ہے
المبارک میں اس سے زائد کام ہونیکی توقع ہے
لیھم جماعت کی طرف سے ایک جلسہ عام کرنے

اہل باطل کی تبلیغ کے سلسلے میں ترجمان اسلام کی تصدیق

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ترجمان اسلام مورخہ ۸ شعبان مطابق [illegible] جنوری ۱۹۷۳ء کے صفحہ اول پر زیر عنوان "مرزائیوں کا مبلغ اور مسلمانوں کی مساجد" مضمون پڑھا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ موجودہ وقت کے لئے ترجمان اسلام اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان لوگوں پر حجت پوری کرنے کا فریضہ ادا کر رہا ہے کہ گمراہی میں ڈوبے ہوئے روز محشر یہ عذر نہ پیش کر سکیں کہ اے اللہ تیرے کسی بندے نے ہمیں گمراہیوں سے آگاہ نہیں کیا، ورنہ ہم صحیح راہ پر چلتے۔

اب مجھے آپ کی تحریر شدہ سطور کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ صفحہ اول کالم ۳ میں "پہلے تو ہم علامہ صاحب علامہ علاؤ الدین صدیقی سے عرض کریں گے کہ آپ اپنے کالج کی چار دیواری کے مشاغل اور ذمہ داریوں سے اتنے فارغ نہیں ہیں کہ یورپ جیسے ملک میں مرزائیوں کی تبلیغ کا صحیح جائزہ لے سکیں۔ آج کل پروپیگنڈا کا زمانہ ہے۔ ایک فرقہ یا ایک پارٹی اگر سرمایہ دار ہے تو وہ چھپنے چھپانے رسالوں، کتابوں، اور اخباروں کے ذریعے اپنے جھوٹ کو سچ اور بے عملی کو عظیم کردار ثابت کر سکتی ہے۔ اور پروپیگنڈا نہ ہو تو عظیم کردار کی جائے وہ خدا تعالیٰ کے ان گنت ہی اجر کی مستحق کیوں نہ ہو، عوام کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ عوام اس کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے اور یہی حال مرزائیوں کی تبلیغ کا ہے۔"

یہ جو آپ نے مذکورہ بالا سطور میں تحریر کیا ہے کہ "سرمایہ کے ذریعے جھوٹ کو سچ اور بے عملی کو عظیم کردار ثابت کیا جاتا ہے" اس کی تائید کرتے ہوئے، اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہوں۔ یعنی آنکھوں دیکھی کانوں سنی بات۔

بات یوں ہے کہ ۱۹۶۱ء میں مجھے لندن جانے کا اتفاق ہوا۔ (میرا پاسپورٹ اب بھی میرے پاس موجود ہے) لندن میں مقیم تھا۔ تو ایک روز لندن کی "پٹنی مسجد" جو قادیانی مرزائیوں نے بنوائی تھی کے امام کو ٹیلیفون کیا۔ کہ مجھے آپ سے ملنا ہے۔ وقت دیجئے کوئی جواب نہ ملا۔ تین چار بار تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ٹیلیفون کرتا رہا۔ تو جواب ملا کہ کون صاحب ہیں؟ میں نے اپنا نام بتایا تو کنکشن توڑ دیا گیا۔ دوسرے روز پھر ٹیلیفون کیا تو جب مجھ سے دریافت کیا گیا "کون ہیں آپ"۔ تو بجائے اس کے کہ میں اپنا نام بتاتا۔ یہ کہا کہ مجھے لاہور سے آپ کی جماعت کے ایک صاحب نے لکھا تھا۔ کہ لاہور واپسی سے پہلے تم ایک دفعہ پٹنی مسجد (لندن) کے امام صاحب سے ملاقات کر کے آنا۔ لہٰذا وقت ملاقات مقرر کریں۔

بہرحال دوسرے روز پٹنی مسجد پہنچا۔ یہ مسجد شہر سے کافی فاصلہ پر واقع ہے۔ مسجد کے قریب سے ہی ٹاؤن گزرتی ہے۔ وہاں پہنچ کر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی شہر کی آبادی سے باہر کسی بنجر میدان میں پہنچ جائے۔

میرے ذہن میں مسجد کی تعمیر کا نقشہ یہ تھا کہ دور سے اس کے مینار دکھائی دیں گے۔ بڑے شان و شوکت کی عمارت ہوگی۔ مگر میرے تعجب کی انتہا نہ رہی، جب مسجد دیکھی تو قریب قریب وہی نقشہ تھا جیسا کہ گورنمنٹ جنرل لاہور کے قریب [illegible] کے دوسری طرف مہاجروں کا جھونپڑا سا بنا ہوا ہے۔

الغرض یہ کہ امام صاحب سے ملاقات ہوئی، رسمی تعارف کے بعد میں نے جاننا چاہا کہ آپ کی یہاں ایک بڑی سی جماعت ہوگی۔ دوران گفتگو میں نے دریافت کیا کہ گزشتہ روز آپ نے ٹیلیفون پر نام بتانے پر "ریسیور" ہاتھ سے رکھ دیا، کیوں؟ جواب میں امام صاحب نے کہا۔ کہ بات یہ ہے کہ پنجاب کے اچھے گھرانوں کے لڑکے لندن میں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اور نواب زادے یہاں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ گھر سے وصول شدہ سرمایہ ختم کر چکتے ہیں۔ تو جب خالی جیب ہو جاتے ہیں تو یہاں آ دھمکتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ دو دن گزار کر چلے جائیں گے۔ مگر جانے کا نام نہیں لیتے۔ اگر سختی سے کہا جائے تو شور و غل اور جھگڑا کرتے ہیں۔ اور ہم بدنامی کے باعث خاموش ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے بھی سنایا جا رہا ہے۔ لہٰذا میں نے کہا کہ مجھے اس قسم کی کوئی غرض نہیں۔ ایسے ہی اتفاقاً ملنے اور مسجد دیکھنے کا شوق تھا۔

مسجد سے واپسی پر میری ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو مسجد کے آس پاس کا رہنے والا تھا۔ اس سے باتیں ہوئیں۔ تو معلوم ہوا کہ اس مسجد میں اتوار کو مجمع ہوتا ہے، غریب لوگ یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اپنے بال بچوں کو بھی ساتھ لے آتے ہیں۔ دو رکعت نماز اور کچھ تقریر سننے کے بعد ان سب کو یہی کھانا کھلایا جاتا ہے۔ یہ لوگ بڑے مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ پھر چائے چلائی جاتی ہے۔ (جنھیں لندن دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا) اور ایسے لوگ جو صاحب بہادر کا نام سن کر رعب کھا جاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ وہاں بھی غریب لوگ موجود ہیں۔ معلومات کے اضافہ کے لئے عرض کرتا ہوں کہ غریبوں کے علاوہ لندن میں بھکاری بھی موجود ہیں۔ وہ بھی ناک پر انگلی رکھ کر گاتے اور تھرکتے ہیں۔ البتہ وہاں ڈفلی کی جگہ پیانو بجتا ہے۔ لوگ کھڑکیوں سے سر نکال کر پیسے (پنس) بھی پھینکتے ہیں۔

یہاں چوہے بھی پائے جاتے ہیں۔ (یعنی چھوٹے سر والے انسان) جیسے کچھ نے سر والے شاہ دولا کے چوہے ہوتے ہیں۔ اور ایسے غریب بھی ہیں جو ہاتھ میں نوک دار چھڑی لئے فٹ پاتھ پر چلتے چلتے بڑی صفائی سے فٹ پاتھ پر جلے ہوئے سگریٹ کے ٹکڑے چھڑی کی نوک سے اٹھا لیتے ہیں۔ اور تمباکو نکال کر پائپ میں ڈال کر کش لگاتے ہیں!

بات یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ غریب لوگ جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے ہیں تو ان کی فوٹو لی جاتی ہے۔ (یہ پٹنی مسجد کا ذکر کر رہا ہوں) اور ایسی فوٹو ہندوستان بھیج دی جاتی ہیں فوٹو کے نیچے لکھا جاتا ہے کہ یہ خاندان یعنی میاں بیوی اور بچوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ گویا یورپ میں عیسائی دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔

بس ایسی خبریں پڑھ کر عام مسلمانوں پر رعب چھا جاتا ہے۔ کہ دیکھو مرزائی فرقہ یورپ میں کتنی تبلیغ کر رہا ہے۔ یہ سب پروپیگنڈے کا کرشمہ اور سرمایہ کی کرامت۔

× نیز اس شخص نے مجھے یہ بھی بتایا کہ یہاں کے امام صاحب کے لئے

× لازمی ہے کہ وہ سر پر سبز رنگ کی پگڑی باندھے۔ جب امام صاحب شارع عام پر چلتے پھرتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے کرتے آوازے کستے ہیں۔ آواز یہ ہوتی ہے۔ "پیرٹ، پیرٹ" یعنی "طوطا طوطا" (سبز پگڑی دیکھ کر۔)

ان الفاظ کے ساتھ آپ کے بیان کردہ مضمون کی تائید کرتا ہوں اور ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کے دشمنوں سے محفوظ رکھے اور جماعت مودودی صاحب کو گمراہی سے نکالے آمین ثم آمین

مودودیوں کا توبہ نامہ

ہم مسمیان مندرجہ ذیل (۱) صوفی بشیر احمد (۲) صوفی محمد منشا خاں (۳) خوشی محمد (۴) نمبردار نذیر محمد (۵) تنویر بیگ (۶) محمد علی (۷) مشتاق احمد چک ۲۹ ڈی۔بی ضلع سرگودھا عرصہ [illegible] ماہ سے مودودی صاحب کے عجیب و غریب جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور ان کی جماعت کی تعاون اور سرپرستی کی خدمات کرتے رہے ہیں۔ ہم مولانا سید محمد [illegible] شاہ صاحب چک ۴۸ ڈی۔بی کے احسان عظیم کو کبھی نہیں بھلا سکیں گے۔ جنھوں نے مودودی صاحب کے غیر اسلامی نظریات اور قرآن و سنت کے خلاف مضامین ان کی اپنی ہی کتابوں سے دکھا کر ہم کو راہ راست پر لائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انشاء اللہ ہم وعدہ کرتے ہیں ہم دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی مودودیت کے فتنے سے روکنے کی کوشش کریں گے۔

دستخط: خوشی محمد۔ مشتاق محمد۔ تنویر بیگ۔ نمبردار نذیر محمد
محمد علی۔ صوفی محمد منشا خاں۔ صوفی بشیر احمد

مودودیت سے توبہ

عرض خدمت ہے ہم دو آدمی مسمیان (۱) شمشاد علی خاں ولد داؤ خان محمد خاں چک نمبر ۱۲ ایم۔ایل تحصیل و ضلع میانوالی (۲) حافظ میاں محمد صاحب امام مسجد چک ۱۲ ایم ایل تحصیل و ضلع میانوالی۔

مورخہ [illegible] ۲۸ کو جماعت اسلامی کے متفقین کے فارم پُر کئے تھے۔ لیکن اب ہمیں روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ یہ جماعت صرف سیاسی جماعت ہے اور ہم مذہبی اور سیاسی جماعت سمجھ کر شامل ہوئے تھے کہ ملک و ملت کی ہم اس جماعت میں شامل ہو کر خدمت کر سکیں گے۔ لیکن اب ہم اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لہٰذا مناسب خیال کیا ہے کہ آپ کے اخبار کے ذریعہ ہم اعلان کر دیں کہ آئندہ ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

شمشاد علی بقلم خود (۲) میاں محمد بقلم خود

سرخ نشان — جن خریدار حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگا دیا گیا ہے، ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں یا اپنے ارادہ سے دفتر کو فوراً اطلاع دیں ورنہ خاموشی کو رضامندی پر محمول کرتے ہوئے ان کے نام وی پی کر دیا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

دینی مدارس

مخیر حضرات سے اپیل

حضرات! جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا عرصہ چوبیس سال سے پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں نہایت ہی اچھے پیمانہ پر دینی خدمات انجام دے رہا ہے ہر سال جامعہ میں طلباء کی ایک کثیر تعداد موجود ہوتی ہے۔ جامعہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ محض اہل ثروت اصحاب کی توجہ سے یہ دینی درسگاہ اللہ کے فضل و کرم سے چل رہی ہے جامعہ کا سالانہ خرچ چالیس ہزار روپیہ ہے۔ ملک کے تمام دیندار مسلمان اس دینی اور قدیم درسگاہ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد صادق خادم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک شعبۂ دارالعلوم حقانیہ کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد

۵ جنوری۔ مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک شعبہ دارالعلوم حقانیہ کی جدید عمارت کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شہر کے معزز حضرات نے سینکڑوں کی تعداد میں شمولیت کی۔ شہر کے علماء کرام۔ خوانین۔ سادات۔ خدام نمبردار اور محلے کے اکابرین بالخصوص چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی الحاج خان محمد اعظم خان صاحب نے شرکت کی۔ اس مدرسہ میں عرصہ ستائیس سال سے مروجہ پرائمری تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کو قرآن مجید ناظرہ۔ نماز اور دیگر ضروری مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پانصد بچے ہر سال پڑھتے ہیں۔ اب تک یہ مدرسہ کرایہ کے ایک مکان میں تھا۔ مگر بچوں کی کثرت تعداد کے بنا پر ایک وسیع عمارت کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ محترم الحاج خان محمد اعظم خان صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی نے دارالعلوم حقانیہ کے شرقی جانب ایک کنال اس مدرسہ کی عمارت کے لئے وقف فرمایا۔ جو تقریباً ساڑھے چار ہزار روپے کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے سامعین کو خطاب فرمایا اور مدرسہ تعلیم القرآن کی خدمات کا تذکرہ فرماتے ہوئے مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث سے آگاہ کرکے اپنے لئے نجات دارین کا ذریعہ بنائیں۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نے دعا فرمائی۔ اور ایک معصوم بچے کے ہاتھ سے سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یاد رہے کہ اس مدرسہ کا افتتاح ۱۳۶۰ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔

(محمود قمر ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم حقانیہ)

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا سالانہ امتحان

درجہ عربی فارسی کا نتیجہ ۹۰ فی صد اور درجہ حفظ و پرائمری کا ۱۰۰ فی صد رہا۔ مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا سالانہ امتحان ۱۱، ۱۲، ۱۳ شعبان کو ہوا درجہ عربی و فارسی کے لئے حضرت مولانا حکیم صاحب مفتی مدرسہ سراج العلوم بنوں تشریف لائے درجہ حفظ کا امتحان حافظ قاری غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک نے لیا اور درجہ پرائمری کا جناب ماسٹر غلام حسین صاحب ہیڈ مدرس مدرسہ تجویدی گل امام۔ ہر سہ حضرات نے امتحانات کے نتائج کو قابل تحسین قرار دیا۔ طلبہ کی حاضری ریکارڈ کی گئی تھی۔

مدرسہ تعلیم القرآن باغ کی امداد کیجئے

مدرسہ ہذا ایک غریب اور پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں۔ عوام زیادہ تر غریب مفلوک الحال ہیں۔ مدرسہ میں اس وقت ایک سو طالب علم قرآن و حدیث اور دیگر فنون عربیہ کی تعلیم بطرز درس نظامی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حفظ وغیرہ کے لئے ایک ماہر استاد قاری صاحب جو قرأت سبعہ کے ماہر فاضل ہیں مقرر ہیں۔ چار اساتذہ درس نظامی کی تعلیم فرما رہے ہیں۔ مدرسہ کا خرچ ماہانہ آٹھ صد تک ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات اور برمحل مصرف پر خدمت کے منتظر حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ ماہ رمضان شریف جو برکات اور فیوضات کا مہینہ ہے اس میں مدرسہ ہذا کی مالی امداد بصورت زکوٰۃ۔ صدقہ، خیرات۔ فطرہ وغیرہ سے فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ترسیل زر بنام

حافظ محمد عبداللہ خان ناظم مدرسہ تعلیم القرآن باغ
آزاد کشمیر

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

مدرسہ انوار العلوم الاسلامیہ ڈھک منڈی خیل لکی مروت

ضلع بنوں

الحمدللہ کہ علاقہ مروت میں قبل از تقسیم علمی دینی خدمات درس و تدریس کی شکل میں اس ادارہ نے منصۂ شہود پر لائی ہیں جبکہ اب اسی ادارہ نے ایک منظم مدرسہ کی شکل میں اپنی جدوجہد بدستور علم دین کی خدمت میں جاری رکھی ہے۔ جو محتاج بیان نہیں۔ حضرت مہتمم صاحب کی شہرۂ علاقہ مروت کی آفاق گیر ہے چنانچہ حضرت موصوف کو استاذ العلماء کے لقب سے موسوم کیا جاتا ہے ادارہ ایک پسماندہ علاقے میں ہے لیکن حضرت مہتمم صاحب کی شب و روز انتھک کوششوں سے مدرسہ اس حد تک پہنچی ہے کہ سالانہ امتحان کے متعلق ممتحنین حضرات حضرات نے جو اظہار رائے کیا ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ مدرسہ نے تھوڑے عرصہ میں کتنی ترقی کی ہے۔ حضرت مولانا امیر محمد صاحب فاضل دیوبند و پنجاب یونیورسٹی۔ حضرت مولانا محترم نوجوان مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب سالار جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی۔ رئیس المبلغین مولانا احمد جان صاحب غزنی خیل ضلع بنوں۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کراچی کھڈہ اور رئیس المحققین قدوۃ العارفین حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی نے مختلف اوقات میں اس مدرسہ کے بارہ میں بہترین رائے کا اظہار فرمایا۔ امید ہے کہ تمام احباب اخلاص نیت اور مزید توفیق کے لئے دعا فرمائیں گے۔

العبد نور کمال مہتمم مدرسہ انوار العلوم ڈھک منڈی خیل

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں دیر کی شکایت سے معاف فرمائیں۔

سرمہ مفید نظر

اماں اللہ جنرل سپلائرز دارالامان لاہور
رسالہ ازالۃ بصحت مفت طلب فرمائیں

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا جلسہ سالانہ

بتاریخ ۳-۴-۵ اپریل ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار۔ بمقام کمپنی باغ سرگودھا منعقد ہوگا۔ مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کو دعوت دی گئی ہے۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رکن مؤتمر عالم اسلام و مہتمم مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین حضرت لاہوری قدس سرہ۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ چکوال۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر علماء سرحد۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ شیخ الاسلام میانوالی۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامعہ رحمانیہ لاہور۔ قاری عبدالحنان صاحب لائل پور۔ الحاج سید امین صاحب گیلانی شیخوپورہ۔

احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں

عبدالسمیع ناظم جامعہ ہذا

لکل داء دواء و جعل اللہ شفاء (الحدیث)
آج کا یاد کیا ہوا برس نہ بھولے
طالب علموں، کلرکوں، وکیلوں، مقررین اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر تحفہ۔ برہمی۔ اطریفل بادام و دیگر مقوی دماغ ادویات کا مرکب ہے۔ عرصہ بیس سال سے ہزارہا افراد استعمال کرکے فائدہ حاصل کر چکے ہیں ان حضرات کے لئے جن کا چہرہ مرجھا چکا ہے دل و دماغ جگر مثانہ کام کرنے سے جواب دے بیٹھے ہوں ان کے لئے بے نظیر تحفہ ہے قیمت خوراک چار روپے پچاس پیسے۔ علاوہ محصول ڈاک طلباء عربی مدارس کو محصول ڈاک معاف
شعبۂ دواسازی ماہنامہ الشفاء
کہروڑ پکا (مغربی پاکستان)

مسئلہ ختمِ نبوّت

ایم عبد الرحمٰن لودھیانوی۔ شیخوپورہ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پ۲۲ ع۲

(ترجمہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مُہر سب نبیوں پر۔ آپ تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ کیونکہ آپ کی اولاد میں دو لڑکے ہوئے جو بچپن میں فوت ہو گئے اور بعض اس آیت کے نزول کے وقت پیدا ہی نہیں ہوئے یا بیٹیاں تھیں جن میں سے حضرت فاطمہ کی ذریت دنیا میں پھیلی رکسی کو اس کا بیٹا نہ جانو۔ ہاں وہ اللہ کا رسول ہے اس حساب سے سب اس کے روحانی بیٹے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پہ مہر لگ گئی۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جس کو ملنی تھی مل چکی۔ اسی لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی اخیر زمانہ میں بحیثیت آپ کے ایک امتی کے آئیں گے خود ان کی نبوت و رسالت کا عمل اُس وقت جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پہ موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام زمین پہ زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیتِ عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پہ ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم ہو جاتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔ (ختم نبوت کا منکر قطعاً کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے) حق تعالےٰ نے تم پہ اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ایسے عظیم الشان پیغمبر اور پیغمبروں کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا۔ اس پہ اُس کا شکر ادا کرو اور منعم حقیقی کو کبھی نہ بھولو۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے رات، دن، صبح، شام ہمہ اوقات اس کو یاد رکھو۔

زید بن حارث آپ کا متبنیٰ تھا۔ زید نے اپنی بیوی حضرت زینب رض کو طلاق دے دی۔ انھوں نے رسول کریمؐ سے شادی کر لی۔ لوگ طعنہ دینے لگے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے طعن کا جواب دیتا ہے محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ اُس وقت فاطمۃ الزہرا اور بعض صاحبزادیاں تھیں۔ وہ مرد نہ تھیں اور صاحبزادے قاسم و طیب وغیرہ لڑکپن ہی میں انتقال کر چکے تھے رہے حسن و حسین علیہما السلام گو وہ حقیقی بیٹے نہ تھے بلکہ نواسے تھے مگر مرد یعنی بالغ نوجوان وہ بھی اس وقت نہ تھے بچے تھے۔ مطلب یہ کہ زید کے آپ باپ نہیں پھر کس وجہ سے طعن کرتے ہو۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ان کی نبوت کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں۔ ابن عامر و عاصم نے خاتم کو بفتح تا پڑھا ہے جس کے معنی مہر کے ہیں۔ یہ کہ آپ سب نبیوں کی مہر ہیں۔ جب کسی چیز پہ بند کر کے مہر لگا دیتے ہیں تو اس میں اور نہیں داخل ہوتی اسی طرح آپ پر سلسلہ نبوت کو تمام کر کے اس پہ مہر کر دی گئی کہ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور دوسرے قراء نے بکسر تا اسم فاعل قرار دیا ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

احادیث صحیحہ میں بھی تصریح آ گئی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قصر نبوت میں ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی سو وہ اینٹ آپ ہیں۔ اس کو بخاری و مسلم و احمد و ترمذی وغیرہ نے مختلف صحابیوں سے روایت کیا ہے۔ مختلف عبارات میں اور اسی پر تمام امت کا اتفاق ہے اور اجماع۔ اور دلیل عقلی اس پہ یہ ہے کہ آپ سے پہلے سینکڑوں انبیاء دنیا میں آئے اور گمراہی کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ طرح بہ طرح احکام کے تبدل و تغیر کرنے سے اصلاحیں ہوتی رہیں آخر جو کچھ باقی رہ گئی تھی وہ آپ کے عہد میں پوری کر دی گئی یہی نئی پیش آنے والی ضرورتیں، ان کی تدبیر بھی کتاب و سنت میں رکھ دی گئی ہے۔ وقتاً فوقتاً مجدد یا مجتہد یا حکیم اُمت کتاب و سُنت سے وہ حاجت برآری کر سکتے ہیں۔ نئے نبی بھیجنے میں سیاستِ ملکیہ میں بڑا انقلاب واقع ہوتا ہے جس میں ہزاروں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس مشقت اور زحمت کو اپنے بندوں سے دور کر دیا۔ جس کی طرف وکان [illegible] بکل شیء علیما میں اشارہ ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (ترجمہ) آج میں پورا کر چکا تمھارے لئے دین تمہارا اور میں نے تم پہ اپنا احسان پورا کیا۔ اور میں نے تمھارے واسطے دین اسلام کو پسند کیا۔

(تفسیر) یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ زندگی کے ہر شعبہ اور علوم میں ہدایت کے ہر باب کے متعلق اصول و قواعد تیار ہو چکے تھے اور فروع و جزئیات کا بیان بھی اتنی کافی تفصیل اور جامعیت سے کیا جا چکا تھا کہ پیروانِ اسلام کے لئے قیامت تک قانون الٰہی کے سوا کوئی دوسرا قانون قابل توجہ نہیں رہا تھا۔ نبی کریمؐ کی تربیت سے ہزاروں سے زیادہ خدا پرست جانباز اور سرفروش عابدوں اور معلموں کی ایسی عظیم الشان جماعت تیار ہو چکی تھی جس کو قرآنی تعلیم کا مجسم نمونہ کہا جا سکتا تھا۔ مکہ معظمہ فتح ہو چکا تھا۔ صحابہ کامل وفاداری کے ساتھ خدا سے عہد و پیمان پورے کر رہے تھے شیطان جزیرۃ العرب کی طرف سے ہمیشہ کے لئے مایوس کر دیا گیا تھا۔ کہ دوبارہ وہاں اس کی پرستش ہو سکے۔ اعلان ہوا کہ آج کفار اس بات سے مایوس ہو گئے کہ تم کو تمھارے دین قیم سے ہٹا کر پھر اصنام و اوثان وغیرہ کی طرف لے جائیں۔ دین اسلام کو مغلوب کر لینے کی توقعات باندھیں یا احکام دینیہ میں کسی تحریف و تبدیل کی امید قائم کریں۔ آج تم کو کامل و مکمل مذہب مل چکا جس میں کسی ترمیم کا امکان نہیں۔ خدا کا انعام تم پر پورا ہو چکا جس کے بعد تمھاری جانب سے اس کے ضائع کر دینے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ خدا نے ابدی طور پہ اسی دین اسلام کو تمھارے لئے پسند کیا۔ اس لئے اب کسی ناسخ کے آنے کا بھی احتمال نہیں (حضرت عثمانیؒ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دیگر انبیاء پہ چھ امور سے فضیلت عطا کی گئی (۱) مجھے الفاظ جامع عطا کئے گئے۔ (۲) صرف رُعب سے میری امداد کی گئی (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ (۴) تمام زمین کو میرے سجدے کی جگہ اور پاک کر دیا گیا (۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے مبعوث کیا گیا (۶) مجھ پہ سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا گیا۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

حضرت جبیر بن مُطعم کہتے ہیں حضور والا نے ارشاد فرمایا میرے بہت نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ احمد ہوں۔ ماحی ہوں میرے ذریعے خدا کفر کو محو کر دے گا۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں حضور اقدس اپنے چند نام بیان کرتے تھے فرماتے تھے میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفی ہوں (سب انبیاء سے پیچھے آنے والا) حاشر ہوں نبی التوبہ ہوں۔ نبی الرحمت ہوں۔

مندرجہ ذیل آیات قرآنی مسئلہ ختم نبوت پہ مزید روشنی ڈالتی ہیں:۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ پ۹

(ترجمہ) ان تمام لوگوں کو کہہ دو کہ میں نہ ایک دو کے لئے نہ کسی خاص قوم کے لئے اور نہ ہی کسی ملک کے لئے) دنیا کے ہر ایک گوشے کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے مبعوث ہو کر آیا ہوں۔

علامہ ابن کثیر تحت آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے اس امت پر کہ اس نے ان کے لئے دین کو کامل فرمایا۔ اس لئے وہ اب نہ کسی دین کے محتاج ہیں اور نہ کسی دوسرے نبی کے سوائے اپنے نبی کے۔ یہ اس لئے کہ خدا تعالے نے آپ کو خاتم الانبیاء فرمایا۔ (باقی)

چھوٹی چھوٹی اور مفید کتابیں
بچوں کا علاج بچوں کی ہر مرض کے لئے مفید نسخہ جات لکھے گئے ہیں مجلد ۱۲ غیر مجلد ۸
برکات العملیات اس کتاب میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے انتخاب کئے ہوئے تعویذات عملیات درج ہیں جو از روئے شریعت مفید، بے خطا ہیں۔ قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶
مجربات سنیاسی اس میں کشتہ سازی لکھی گئی ہے مختلف دھاتوں سونا، چاندی تانبہ وغیرہ کی۔ قیمت ۸ مجلد ۱۲ اکسیر بو علی سینا معہ مجربات یونانی ۲ سچی کہانی مجید کا انجام ۸ حضرت تمیم انصاری کے عجیب حالات ۵ محصولڈاک علاوہ
محمد [illegible] اینڈ کمپنی تاجوران۔ لاہور

ne No : 67715 Regd. [illegible] 7132

EEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

VL NO 7 17 January 1964 1 Ramzan 1383 Price 12 Paisas NO 3

کوثر نیازی صاحب گرفتار نہیں ہوئے

ترجمان اسلام میں مودودی فرقہ کے خلاف حکومت کے تازہ اقدامات کی اطلاعات کے آخر میں لکھا گیا تھا کہ کوثر نیازی ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ۔ اس پر عوام و خواص نے چہ میگوئیاں شروع کر دی ہیں ۔ ایک افواہ یہ ہے کہ کوثر نیازی صاحب نے جاسوسی کے فرائض انجام دیے اور پانچ سو صفحات کی رپورٹ (مودودی فرقہ کے اندرونی رازوں پر مشتمل) حکومت کو پیش کی ۔ ایک افواہ یہ ہے کہ اس نے اس فرقہ سے توبہ کر لی ہے ۔ یا معافی مانگ لی ہے ایک افواہ یہ ہے کہ اس نے توبہ نہیں کی صرف حکام کی آنکھوں میں دھول ڈال دی ہے ورنہ درپردہ وہ اب بھی اس فرقہ کا کلمہ پڑھتا ہے جس کی دلیل اس کے اخبار کا رویہ ہے ۔

ہم تیسری بات کو قرین دلیل سمجھتے ہیں کہ منافقت یا بزدلی سے کام لے کر اپنا الو سیدھا کیا جائے ۔ آخر انسان صرف پیٹ کے دوزخ کا ایندھن فراہم کرنے کے لئے تو پیدا نہیں ہوا ۔ اس لئے اس افواہ پر زیادہ کچھ کہنا بے ضرورت ہے ۔

یہ پہلی دونوں افواہیں اگر درست بھی ہوں تو قابل اعتراض نہیں ہیں ۔ گورنمنٹ نے سی آئی ڈی اور انٹیلی جنس کے محکمات کھولے ہیں اور ہر بیدار حکومت کو ایسا کرنا چاہئے ۔ اور اس میں بھرتی ہونے والے بھی مسلمان ہی ہیں اور اگر وہ صحیح ڈائریاں دیں تو یہ بھی دوسروں کی طرح سرکاری ملازم ہیں ۔ اس میں بھرتی ہونے سے کوئی اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا ۔

دوسری افواہ کہ کوثر صاحب نے توبہ کر لی ہے اگر واقعی انہوں نے مودودی فرقہ سے توبہ کر لی ہے تو ہم ان کی تعریف کریں گے ۔ مقصد تو مذہب کی خدمت کرنا ہے ۔ مودودی کی ذات سے چمٹا رہنا دین کا کوئی حصہ نہیں ہے ۔ خاص کر جب اس کے عقائد و خیالات کو تمام اسلامی فرقوں کے علماء نے غلط اور اہل سنت کا مخالف قرار دیا ہو ۔ ہاں اگر فرقہ سے توبہ محض ہوا دیکھ کر اپنی چمڑی بچانے کے لئے تو بحر تحریر کا یا زبانی کرتی ہو تو اس سے ایک دو دن کی سیاسی زندگی دیکھ کر اعتماد ختم ہو سکتا ہے ۔ بہرحال ہم افواہوں پر اعتماد کرنے کے قابل نہیں ہیں ۔ ہاں اگر کوئی ثبوت × ثبوت موجود ہو تو اس کی روشنی میں رائے قائم کی جا سکتی ہے ۔

مغربی بنگال میں قیامت برپا ہو گئی

آخر جس کا ڈر تھا وہ دن آ پہنچا ۔ کم حوصلہ ، بد طینت ، شر پسند ، اور متعصب ہندو دھرم کے خبث باطن کا کھلم کھلا اظہار شروع کر دیا ۔ کلکتہ میں خطرناک فساد ہوا ۔ فساد کیا ہوا ایک آتشیں طوفان امڈ آیا ۔ ہزارہا مسلمان مرد اور عورتیں تہ تیغ کر دی گئیں ۔ سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دیا گیا ۔ ریل گاڑیوں پر حملے شروع ہو گئے ۔ مسلمانوں کو ڈبوں سے اتار اتار کر ذبح کیا گیا ۔ پولیس نے سینکڑوں بار گولی چلائی مگر فساد رکنے میں نہ آیا ۔ آخر شہر کلکتہ کو فوج کے حوالہ کیا گیا ۔ مگر فوج بھی قیام امن میں کامیاب نہیں ہو سکی ۔ پینتیس ہزار لٹے پٹے مسلمان ہجرت کر کے کسی نہ کسی طرح جان بچا کر مشرقی پاکستان (جیسور) پہنچ چکے ہیں ۔ کھلنا میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں پہنچ رہے ہیں

بنگالی مسلمانوں پر قیامت برپا ہو گئی ہے اور ہم صرف بیانات پر اکتفا کئے بیٹھے ہیں ۔ کیا اقوام متحدہ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ بھارت پر کوئی دباؤ ڈال سکے گی یا کسی حکومت کو آیا جی گھبرا کر دہائی دینے سے ہم اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کر سکتے ہیں ۔

پاکستانی مسلمانو! خدارا اٹھو ، خدا کو یاد کرو ۔ دیوثی اور بے غیرتی کے سارے کاموں سے توبہ کرو ۔ رنگ رلیوں کا وقت گزر چکا ۔ جوا [illegible] اور عیاشی سے ہم زندہ نہیں رہ سکتے ۔ ہم سر ہتھیلی پر رکھ کر اور کفن سر پر باندھ کر ہی آج اسلام اور مسلمانوں کی عزت بچا سکتے ہیں ۔ پاکستان بنانا اتنا مشکل نہ تھا جتنا ہندوؤں کے انتقامی خبیث اقدامات سے بچنا مشکل ہے ۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ شریف دشمن سے نہیں ہے جو کسی معاہدہ کے تحت قرارداد قرار پائے قائم رہے یا وہ انسانی عہد و پیمان کی عزت کا حامل ہو وقت آ گیا ۔ کہ پاکستان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے ۔ تمام سینماؤں ، ناچ گھروں اور شراب خانوں کو بند کر کے جہاد کی تیاری میں مصروف ہو جائے ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ و تبارک وھو خیر الناصرین ۔

حکومت اور مودودی کے سلسلہ میں جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کا بیان

۱۲ جنوری ۶۴ء کو بمقام خان پور ضلع رحیم یار خاں حضرت مولانا حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی صدارت میں جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے عہدیداران کا اجلاس ہوا اجلاس نے مودودی جماعت کے سلسلہ میں حکومت کے طرز عمل پر پورے غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل بیان دیا ہے ۔

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان حکومت کے ان اقدامات کے جواز کو سمجھنے سے قاصر ہے جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے ارکان سالہا سال سے مودودی صاحب کے خیالات و عقائد کی مخالفت کرتے رہے ہیں جو اسلام اور اہل سنت کے خلاف ہیں لیکن حکومت نے اپنے تازہ اقدامات مذہبی خرابیوں کی وجہ سے نہیں کئے ۔ ورنہ وہ دوسرے غلط کار فرقوں کے خلاف بھی اقدامات کرتی ۔ اور حکومت نے اپنے اقدامات کے جواز میں جو بیان دیا ہے ۔ کہ یہ پارٹی بیرونی اور پاکستان دشمن ملکوں سے امداد حاصل کرتی ہے اگر یہ بات قطعی طور پر ثابت کر دی جائے ۔ تو ان اقدامات کے جواز کی صورت نکل سکتی ہے ۔ ورنہ جب تک حکومت اپنے اس یقین کے اسباب کو اہل ملک کے سامنے لا کر پوزیشن واضح نہ کرے گی ۔ حکومت کے ان اقدامات کو سیاسی اختلاف پر مبنی سمجھا جائے گا ۔ جو حکومت کے دعویٰ جمہوریت کے خلاف ہے

سلاجیت مصفی کے فوائد سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے ۔ گرنے پڑنے ۔ پیشاب کی کثرت ۔ معدہ اور جسم کی کمزوری ۔ سردی ۔ نزلہ ۔ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز ترجمان اسلام لاہور سے مل سکتی ہے ۔ قیمت فی تولہ دو روپے ۔ فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی ۔ دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
قیمت ۱۲ نئے پیسے نگرانی: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نفیس
جلد ۷ ○ ۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۶

دستور کا دوسرا ترمیمی بل اگر پاس نہ ہوتا؟
تو ملک کی صورت کیا بنتی؟
ایک لمحۂ فکریہ

ایسے لوگوں سے تخاطب۔ تو قطعی بے کار ہوگا۔ جو یہ فیصلہ ئے ہوئے ہیں کہ دستور کے دوسرے ترمیمی بل کی حمایت میں وٹ ڈالنے کے واقعہ کو مفتی محمود صاحب اور جمعیتہ علماء سلام کے خلاف نادر حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یسے لوگوں کے جذبات نہایت ہی قابل رحم ہیں۔ اس لئے نکے معاملہ کو تو خدائے دانا و بینا کے حوالے کر دینا چاہیئے لبتہ وہ حضرات جو اس معاملہ کی صحیح حقیقت و حیثیت معلوم رنا چاہتے ہیں۔ اس کے پس منظر و پیش منظر سے واقف ونا چاہتے ہیں۔ اور غیر جانبدارانہ نقطۂ نظر سے مذہب و ت کے اعلیٰ ترین مفادات کی روشنی میں اسے سمجھنا چاہتے ہیں ن کے لئے مندرجہ ذیل سطور کافی ہوں گی۔

اولاً تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ دوسرا ترمیمی بل کیا تھا۔ ں کی مخالفت و حمایت کا یہ بازار گرم ہوا۔

دراصل واقعہ یہ تھا۔ کہ غیر ترمیم شدہ دستور کے تحت صدر اپنی میعاد ختم کرنے کے بعد اپنا یہ عہدہ قومی اسمبلی کے سپیکر کے حوالے کر دینے کا پابند تھا۔ اور اسپیکر صدر کی یثیت سے ۱۲۰ یوم تک یعنی چار ماہ تک اس عہدہ پر ورے اختیارات کے ساتھ فائز رہتا۔ اس دوران دوسرے صدر کا انتخاب عمل میں آتا۔ اور پھر منتخب شدہ صدر کو یہ عہدہ والے کیا جاتا۔ نیز یہ کہ صدارت کے دو امیدواروں میں سے گر ایک دفعتاً فوت ہو جاتا یا فوت کر دیا جاتا تو دوسرا امیدوار بلامقابلہ صدر مقرر ہو جاتا۔

بدقسمتی سے یہ دونوں صورتیں ملک و ملت کے لئے خطرناک حیثیت اختیار کر سکتی تھیں۔ اس لئے کہ دستور میں اسپیکر کے لئے مسلمان ہونے کی شرط نہیں۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ کسی وقت کوئی غیر مسلم یا مسلم نما غیر مسلم قومی اسمبلی کا اسپیکر ہو۔ اور وہ صدر کے عہدہ کی میعاد کے ختم ہونے پر صدارت کو سنبھال لے۔ اس دوران اگر ملک میں کوئی ہنگامی حالت یا بیرون ملک سے کوئی اندیشہ لاحق ہو جاتا، تو معاملات کی تمام باگ ڈور اس غیر مسلم عارضی صدر کے ہاتھ میں ہوتی۔ واقعات دوسرے مستقل صدر کے انتخاب کا انتظار کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ اور یہ غیر مسلم صدر ہنگامی حالت میں بہت کچھ کر سکتا تھا جس سے ملک کے وجود و بقا تک خطرے میں پڑ سکتا تھا۔ اب ترمیمی بل میں یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ عہدہ کی میعاد کے خاتمہ کے ساتھ ہی فوراً صدر منتخب کر لیا جائے گا۔ اور اسمبلیوں کے انتخابات اس کے بعد ہوں گے۔ اب ہر غیر جانبدار اور صاحب بصیرت انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پہلی صورت ملک کے لئے درست تھی یا دوسری صورت مفید ہے

اسی طرح دو امیدواران صدارت کے مقابلہ میں اگر ایک امیدوار کو کسی دشمن ملت جماعت نے کھڑا کیا ہو۔ وہ شخص قطعی نااہل ہو۔ اور یہ توقع ہو کہ انتخابات میں رائے دہندگان اس دوسرے نااہل اور مضر امیدوار کو منتخب نہیں کریں گے لیکن قضائے الٰہی سے یا کسی اور حربہ سے پہلا اہل و نیک امیدوار فوت ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے نااہل امیدوار کو بلا کسی مقابلہ کے عہدۂ صدارت مل جاتا۔ اور وہ آئندہ پوری مدت کے لئے ملک و ملت کے ساتھ جو بھی سلوک کرنا چاہے کر سکتا تھا اس کا خمیازہ بھی بالآخر قوم غریب کو ہی بھگتنا پڑتا۔ لیکن دوسرے ترمیمی بل نے اس موقعہ کو ختم کر دیا ہے۔ اب پہلے امیدوار کی وفات کے بعد از سر نو کاغذات نامزدگی طلب کئے جائیں گے اور صدارتی انتخاب کے لئے مقابلہ کرنا ہوگا۔

آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس ترمیمی بل کی حمایت ملک و ملت کے لئے مفید تھی یا مخالفت اور اسلام و مسلمانوں کا مفاد کس میں تھا۔ مفتی محمود صاحب نے اس بل کی حمایت میں ووٹ دیا اور جمعیتہ علماء اسلام نے اس کے لئے انہیں ہدایت دی تو کیا برا کیا۔

یہ کیسا اندھا پن ہے۔ کہ مخالفت کے جوش میں دین و ملت اور قوم و وطن کے بنیادی مفادات کا بھی لحاظ نہ کیا جائے۔ اور بہر صورت اس بات پر اصرار کیا جائے کہ ہر قیمت پر مخالفت جاری رہے گی۔

اسلام کے مفاد کے تقاضے بڑے نازک ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو۔ تو پہلے ترمیمی بل کے موقعہ پر جسے بنیادی حقوق کا بل کہا گیا تھا۔ اولاً حزب اختلاف نے اس کی شدید مخالفت کی اسلامی جمہوری محاذ نے بھی مخالفت کی۔ سردار بہادر خاں قائد حزب اختلاف نے اسمبلی میں علانیہ اس اختلاف کا اظہار کیا لیکن اندر کی بحث وریز کے بعد کونسل لیگ کے قائد خواجہ بلند بام ناظم الدین صاحب نے اپنی جماعت کے ارکان کو ہدایت جاری کر دی کہ اس بل کی حمایت کی جائے۔ چنانچہ حکومت کے اس بل کے حق میں ووٹ ڈالے گئے اور تابع مہمل کی

(باقی آخری صفحہ ۱۱ پر)

دیوبند اور مودودیت

(قسط ۲)

کے فکر و عمل پر تنقیدی جائزہ گو بے وقت کی راگنی معلوم ہوئی۔ لیکن "تذکرہ" نے علماء دیوبند کے اندیشوں کو صحیح کر دیا۔ اور اس طرح علماء دیوبند کی اصابت رائے کا لوہا ایک مرتبہ پھر مان لیا گیا۔

جماعت اسلامی نے دین کی خدمت ہزاروں ہزار صفحات میں کی، سینکڑوں گمراہ نوجوانوں کو راہ پر لگا دیا کیمونزم پر ضرب کاری لگائی۔ انکار حدیث کے فتنہ پر بڑھ کر حملہ کیا۔ قادیانیت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ نئی تعلیم کے دیئے ہوئے شبہات جو ذہنوں میں کانٹوں کی طرح چبھ رہے تھے، نوک قلم سے چن لئے۔ قرآن حکیم کی ایک نئی تشریح، مسائل کا نیا اور مقبول حل، نئے مسائل پر نئے زاویوں سے غور و فکر، خدمات کی اسی طول طویل فہرست میں اچانک دیوبند کے ارباب علم کا محاسبہ، تنقید، جائزہ کب قابل قبول ہوتا۔ جمود و تقلید کے طعنے ناقص علم کی پھبتی، مسائل کے حل سے انحراف کا الزام۔ جماعت کے وسیع حلقہ اثر سے رقابت کی تہمت، فتویٰ بازی کا شوق اور تحریک سے ناواقفیت بلکہ مریدوں کے جمع کردہ اقتباسات پر شرعی فیصلوں کا اتہام خود جماعت کے ذمہ دار متاثرین، دیوبند سے ناراض حلقے اسی طرح کی آوازوں سے گونج اٹھے پوری چابکدستی سے دیوبند کی تنقید کو بے اثر کرنے کے لئے جو الزام تراشے گئے۔ اس میں سب سے بڑی تہمت یہی تھی۔ کہ جماعت کے لٹریچر سے پوری ناواقفیت کے باوجود چند تراشوں پر یہ نقد و احتساب ہے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ فتاویٰ ہمیشہ تحریروں کے اقتباسات ہی دیئے جاتے رہے ہیں۔ اس کے خلاف کوئی اور صورت فتویٰ نویسی کے لئے کبھی ضروری نہیں سمجھی گئی۔

بہرحال اب جماعت میں جو انتشار اور جس طرح اساطین جماعت، تحریک سے علیحدہ ہو رہے ہیں، وہ دیوبند کی اصابت رائے کا پھر ایک قدرتی اعلان ہے اور سب سے زیادہ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ دیوبند نے اولین لمحوں میں جماعت کے پورے مزاج پر جو حکم لگایا تھا آنے والوں کا قلم، امت کو تحریک اسلامی سے بدگمانی کے اسباب میں اس سے زیادہ کچھ نہیں دیتا۔ آیئے اس تبصرہ میں آپ بھی دیوبند کی گرفت و تنقید کی درستگی کا ایک مکمل جائزہ لے لیجئے۔

جماعت اسلامی کے دیئے ہوئے فکر و نظر پر دیوبند کا سب سے بڑا الزام یہ تھا۔ کہ اس نئے فکر نے دین کی روح کچل ڈالی۔ وحشت انگیز قلمی تعبیریں پورے دین کو مسخ کر رہی ہیں۔ "صاحب البیت ادریٰ بما فیہ" وحید الدین صاحب سے سنیئے۔ لکھتے ہیں کہ:۔

> مولانا مودودی کے لٹریچر میں دین کی جو تشریح کی گئی ہے۔ اس کے متعلق میرا شدید احساس ہے کہ وہ دین کے صحیح تصور سے ہٹی ہوئی ہے۔ اس تشریح کے اجزاء ترکیبی تو وہی ہیں جو اصلاً خدا کے دین کے ہیں۔ مگر نئی ترکیب میں اس کا حلیہ اس طرح بگڑ گیا ہے کہ وہ بجائے خود ایک نئی چیز نظر آنے لگا ہے اور دین کی اصل حیثیت اس میں بری طرح مجروح ہو گئی ہے" (ص ۱۷)

بلکہ مصنف لکھتے ہیں کہ خود قرآن مجید اس فکر کی تائید نہیں کرتا جو جماعت اسلامی کے قلم نے تراش کر امت کے سامنے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں کہ:۔

> "قرآن کے مطالعہ کے دوران میں شدت سے مجھ پر یہ احساس طاری ہوا، کہ قرآن میرے اس تصورِ دین کی تصدیق نہیں کر رہا ہے۔ جس کو میں اب تک اسلام کا صحیح ترین تصور سمجھ رہا تھا۔ (ص ۲۰)

قلم اور پریس کی پوری قوت، مولانا مودودی کے قلم سے نکلے ہوئے ان مضامین و مقالوں، کتابوں اور تالیفات کی افادیت پر پروپیگنڈا کرتی ہے کہ دین کو جدید طبقوں اور روشن خیال نوجوانوں میں قابل قبول بنانے اور دین سے وحشت دور کر کے ذہناً و عملاً مسلمان بنانے کا کام، جماعت اسلامی کے قائد مولانا مودودی انجام دے رہے ہیں۔ لیکن آپ حیرت سے سنیئے اور پھر دیوبند کی بروقت تنقید و گرفت کی حق پسندی کے حدود کا مطالعہ کیجئے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ:۔

> "اصل میں میرا احساس یہ ہے، کہ مولانا مودودی کا موجودہ لٹریچر جو جماعت اسلامی کے مکتبہ سے شائع ہو رہا ہے۔ وہ دین کو صحیح رنگ میں پیش نہیں کرتا۔ کسی وجہ سے اس پر خاص طرح کا سیاسی رنگ غالب آگیا۔" (ص ۱۲۹)

اور:۔

> "مولانا مودودی نے جس انداز سے دین کی تشریح کی ہے۔ میرا شدید احساس ہے کہ وہ صحیح تشریح نہیں ہے۔ میرا یہ احساس ان کی کسی ایک کتاب یا کسی کتاب کے چند پیراگراف کے بارے میں نہیں ہے بلکہ تقریباً سارے ہی دعوتی لٹریچر کے بارے میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا مودودی کی غلطی کوئی جزوی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ دین کا مجموعی فکر قائم کرنے میں وہ گرگ
> ہیں۔ اس لئے دین کے سارے ہی اجزا کی حیثیت ان کے ذہن میں بدل گئی۔ اور اس طرح دین کے بارے میں ان کی تمام تشریحات اس سے متاثر ہوئیں"۔ (ص ۱۵۱)

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ جس کی اشا
تبلیغ کابراعن کابر یعنی ایک طبقہ سے دوسرے
ہوتی رہی ہے۔ یہ محفوظ اشاعت کے طریقے د
ہمیشہ امت کی نظر میں معتمد رہے ہیں بلکہ قرآن
کے اشارے ان حفاظتی و اشاعتی ذرائع کی
و مامونیت پر بڑی حد تک راہنما تھے۔ ان ستو
بے اعتباری پر پورے دین کو غیر معتبر ٹھہرانے
ہم معنی ہے، جماعت اسلامی کی اس بھیانک غل
خمیازہ تمام مسلمانوں کو یقیناً بھگتنا پڑے گا کہ
و ذرائع یعنی امت کے صالح ترین اسلاف پر
اعتمادی ظاہر کر کے پورے دین کو مشکوک کر دیا۔
نے سب سے پہلے جماعت کو اس کی ایسی فاش غلطی
کیا تھا۔ لیکن اس وقت اس آواز حق کو پر
پوری قوت کو حرکت میں لاکر دبا دیا گیا۔ وقت گ
اور آج ایک واقف کار ہی کے قلم سے ہم یہ سُ
ہیں کہ:۔

> اس تعبیر کے تحت پیدا شدہ لٹریچر زبانِ
> حال سے اور اس کی بعض عبارتیں مثلاً
> قرآن کی چار بنیادی اصطلاحوں کا دیبا
> زبان قال سے اس بات کا اعلان
> کہ اسلاف نے دین کو صحیح شکل میں
> سمجھا۔ اس تعبیر کی نظر سے دیکھئے تو پو
> سو برس کی ساری تاریخ میں کوئی ایک
> بھی ایسی تحریک نہیں ملتی۔ جس نے اس
> کے مطابق مکمل معنوں میں تجدید و احیا
> دین کا کام کیا ہو۔ اگرچہ اس حلقہ ک
> کچھ ذہین افراد نے اسلامی تاریخ کے
> بعض واقعات کو اس حیثیت سے پیش
> کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس طر
> کی کوششیں قطعی طور پر تاریخ سازی ہ
> نہ کہ "تاریخ نگاری"۔ اس طرح یہ تعبی
> گویا اپنے پورے وجود کے ساتھ اس
> کے تصور دین کے بارے میں ایک
> کی بے اعتمادی ہی کا اظہار ہے (ص ۶

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوسرے ترمیمی بل کا پس منظر

اور

جمعیتہ علماء اسلام کا موقف

قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں ملکی دستور میں دوسری ترمیم کا بل پاس ہوا ل کی حمایت اور مخالفت میں ملک بھر میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں، جمعیتہ علماء اسلام ے متعلق بعض خود غرض قسم کے لوگ خوفِ خدا سے بے نیاز ہو کر غلط اور گمراہ ن پروپیگنڈا کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔

خود میری ذات کے متعلق شر انگیز جھوٹ اور اتہام تراشی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے مجبوراً قدم اٹھانا پڑا۔ اور حالات سے پردہ اٹھانا از بس ضروری لوم ہوا۔ تاکہ عوام جان سکیں کہ بل میں کیا تھا۔ جمعیتہ علماء اسلام نے بایں ہمہ اس کی حمایت کیوں کی؟

دوسرے ترمیمی بل کے اہم نکات:-

(۱) یہ کہ صدر کا انتخاب اسمبلیوں کے انتخاب سے قبل ہو۔ اور ۲۲ر مارچ ۱۹۷۷ء تک صدارتی انتخاب مکمل ہو جائے۔

(۲) صدر کے عہدہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد جدید صدر کے انتخاب تک یم صدر کام کرتا رہے۔ جدید صدر کے منتخب ہوتے ہی قدیم صدر اس کو چارج دیدے۔

(۳) اگر دو امیدوار صدارتی انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔ نامزدگی کے کاغذات اخل ہو چکے ہیں۔ کنویسنگ جاری ہے۔ اس اثنا میں اگر ایک امیدوار فوت و جائے تو دوسرا بلامقابلہ صدر نہ قرار دیا جائے۔ بلکہ پھر از سر نو کاغذات مزدگی طلب کئے جائیں۔

نکتۂ اولیٰ کے سلسلہ میں یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ دستور میں اگر یہ ترمیم نہ ھی ہوتی۔ تو اس بات کی گنجائش تھی۔ کہ صدر کا انتخاب پہلے اور اسمبلیوں کے عد میں ہو۔ دستور میں اسمبلیوں کے انتخاب کی میعاد ۸ر فروری سے ۸ر جون تک ی۔ اس عرصہ میں اسمبلیوں کا انتخاب ضروری تھا۔ اور صدر کا انتخاب ۸ر اپریل ے ۸ر اگست تک لازمی تھا۔

اس طرح اس بات کی پوری گنجائش تھی کہ صدارتی انتخاب اپریل کے آخر تک مکمل ہو جائیں اور مئی میں اسمبلیوں کے انتخابات ہوں۔

اب اس ترمیم کے ذریعہ سے اتنی بات ہوئی۔ کہ صدارتی انتخاب کے تقدم کی بالوضاحت تصریح کر دی گئی۔

صدارتی انتخاب کے تقدم میں جو مفاسد مضمر ہیں یا جن حضرات کو مفاسد نظر آتے ہیں۔ ان کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی ترمیم ان مفاسد کی ذمہ دار نہیں ہے۔ ترمیم کے بغیر بھی دستور میں صدر کو پہلے منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) ترمیم سے قبل صدارتی عہدہ کی میعاد ختم ہونے پر صدر اپنی ذمہ داریاں قومی اسمبلی کے اسپیکر کے سپرد کرنے پر مجبور تھا۔ ۱۲۰ کے اندر دوسرے صدر کا انتخاب ضروری تھا۔ دوسرے صدر کے انتخاب پر اسپیکر اس کو چارج دیتا۔ اب ترمیم کے ذریعہ سے چار ماہ کے عبوری دور میں سپیکر قائم مقام صدر نہیں ہوگا بلکہ پہلا صدر اس عبوری دور میں بھی کام کرتا رہے گا۔

اس ترمیم کو جمہوری اور اسلامی لحاظ سے جو اہمیت حاصل ہے وہ آپ سمجھ لیں۔ جمہوری لحاظ سے سپیکر کو صدارتی ذمہ داریاں اس آزادی کے ساتھ چار ماہ تک سپرد کرنا بالکل غیر صحیح اور ناموزوں امر ہوگا۔

جب ملک کے ۹۵ فیصد اختیارات اس دستور میں صدر کو حاصل ہیں اب جس شخص (سپیکر) کو قوم نے ان ذمہ داریوں کے لئے منتخب نہیں کیا اور قوم نے انہیں چنا نہیں۔ تو کیوں وہ یہ ذمہ داری سنبھالے۔ اور صدر جسے قوم نے ہی ان ذمہ داریوں کے لئے چنا، اس پر اعتماد لیا۔ جس نے پانچ سال تک ملک کو چلایا۔ اب چار ماہ اور بھی اگر وہ اس عہدہ پر کام کرے تو کیا مصیبت آ جائے گی۔

مذہبی لحاظ سے یہ جاننا ضروری ہے کہ ہمارے دستور میں صدر کے لئے مسلمان

ہونا شرط ہے۔ سپیکر کے لئے نہیں۔ اب اگر سپیکر کوئی غیر مسلم ہو۔ اور چار ماہ کے لئے اس کو صدر بنا دیا جائے۔ تو ایک اسلامی ملک کا صدر غیر مسلم ہو گا۔ جس کا اسلامی اصول کے لحاظ سے غلط ہونا اظہر من الشمس ہے۔

(۳) تیسری ترمیم بھی بڑی اہم ہے۔ اتنی عظیم ذمہ داریوں کو جس شخص کے سپرد کیا جائے۔ اس پر قوم کو بھرپور اعتماد ضروری ہے۔ فرض کیجئے دو شخص صدارتی مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک انتہائی مقبول اور پاپولر ہے اور دوسرا انتہائی غیر مقبول اگر انتخاب ہو جاتا۔ تو شاید دوسرے کو ایک بھی ووٹ نہ ملتا۔ اب جب اتفاق سے پہلا فوت ہو گیا۔ تو اس کی موت سے فائدہ اٹھا کر ایک انتہائی غیر موزوں شخص خود بخود ملک کا صدر بن جائے۔ کتنے اچنبھے کی بات ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس طرح کسی کو آسانی سے اور مفت میں یہ ذمہ داری نہ سونپی جائے۔ بلکہ از سر نو انتخاب کا کام شروع کیا جائے۔

یہ ترامیم ایسی نہ تھیں۔ جس میں اسلام اور کفر کی کوئی بات ہو۔ نہ ان کا تعلق صدر محمد ایوب خاں کی ذات سے ہے بلکہ یہ تو دستور میں کچھ اصولی باتوں سے متعلق ترامیم تھیں۔

پھر لطف یہ ہے کہ خود مخلوط اپوزیشن پارٹی نے بھی ان ترامیم کی حمایت پر پوری آمادگی ظاہر کی۔ اگر صدر ایوب خاں اُن کی ایک شرط مان لیں۔ کہ انتخابات براہ راست ہوں۔ اگرچہ وہ محدود رائے دہی کی بنیاد پر ہی کیوں نہ ہوں۔ مودودی جماعت والوں کی تو ایک ہی شرط تھی۔ کہ جماعت سے پابندی ہٹالی جائے تو وہ اس بل کی حمایت کریں۔ جب ان کا یہ سودا نہ ہو سکا۔ تو انہوں نے محض ایک سیاسی ترمیمی بل کو کفر اور اسلام کا مسئلہ بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ اور میرے اور میری جماعت کے خلاف طرح طرح کے الزامات تراشنے شروع کر دیئے۔ کہ میں نے ایوب خاں کی بیعت کر لی۔ یا میں نے مالی منفعت کے لئے یہ کیا۔ میں ان کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ فیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون۔ ان ظالموں کو بہت جلدی معلوم ہو جائے گا کہ اُن کا انجام کیا ہے

نیز میں یہ بھی واضح کر دوں کہ دوسرے ترمیمی بل میں حکومت کی حمایت محض چند بے ضرر سیاسی امور میں اگر اتنا گناہ عظیم ہے۔ جس طرح کہ وہ سمجھ رہے ہیں تو پہلے ترمیمی بل میں جو گذشتہ دسمبر کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ اور جس کے ۱۰۴ ووٹوں کی ایسی ہی ضرورت تھی۔ جس طرح کہ اس بل میں تھی۔ اس میں مودودی جماعت، نظام اسلام اور مسلم لیگ کونسل والوں نے بل کی حمایت کیوں کی

پہلے ترمیمی بل سے متعلق

پہلے ترمیمی بل میں جو ڈھاکہ میں پاس ہوا۔ کچھ بنیادی حقوق طے ہوئے تھے ان حقوق میں ایک عنوان تھا —— "مذہبی آزادی"۔ جس میں درج تھا کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ اس کی تبلیغ کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صاف ظاہر ہے کہ اس سے ایک مسلمان کو عیسائی، ہندو، مرزائی بننے کا بنیادی حق مل رہا تھا۔ اور یہ ارتداد کا دروازہ کھولنا تھا۔ میرے لئے یہ بالکل ناقابل برداشت تھا۔ چنانچہ میں نے چند ترامیم کا نوٹس دیا۔ میری ایک ترمیم مندرجہ بالا دفعہ سے متعلق تھی۔ ترمیم یہ تھی کہ اس دفعہ کے بعد یہ استثنائی جملہ اضافہ کر دیا جائے۔ "اِلّا یہ کہ مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہو گی" میں نے جب یہ ترمیم پیش کی۔ تو ان اسلام اسلام الاپنے والوں نے میری ترمیم کی حمایت تو کیا کی۔ اُلٹا انہوں نے میری ترمیم گر جانے کے بعد اصل دفعہ پر جس میں ارتداد اور تبلیغ ارتداد کی کھلی اجازت تھی۔ حکومت کو ووٹ دیا۔ اور اس طرح ارتداد کے دروازے مسلمانوں پر کھول دیئے یہ بھی یقینی تھا۔ کہ اگر اسلامی جمہوری محاذ کے یہ مودودیئے اور نظام اسلام کے دعویدار حکومت کو ووٹ نہ دیتے تو ۱۰۴ ووٹ حاصل ہونا ناممکن تھا۔ اس لئے کہ ان ارکان اسلام کے ووٹوں کے ساتھ کل ووٹ ۱۰۵ یا ۱۰۶ بنے تھے۔ میں نے الگ پارٹی میٹنگ میں انہیں یہ بات پورے وثوق سے بتلائی تھی۔ کہ یہ بعض دفعات محض کفر ہیں۔ ان کی حمایت نہ کی جائے۔ لیکن میاں عبد الباری صاحب قائد محاذ نے لا اکراہ فی الدین سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر ایک شخص مرتد ہوتا ہے۔ تو ہم اسے کس طرح شرعاً مجبور کر سکتے ہیں۔ اور فرمایا کہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ ہم یہاں عیسائی مشنریوں کو تبلیغ عیسائیت سے روک دیں۔ میں نے کہا۔ بالکل ضروری ہے کہ تبلیغ عیسائیت کو روکا جائے۔ تو فرمایا کہ اس کا ردعمل یہ ہو گا۔ کہ عیسائی ملک اپنے ممالک میں اسلامی تبلیغ روک دینگے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر وہ اسلام کی تبلیغ روک دیں۔ تو یہ ذمہ داری اُن کی ہے۔ ہم سے اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرمائیں گے۔ لیکن ہم اپنے اختیار اپنی رضا و رغبت سے کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت دینگے تو خود ہمارے ایمان کی خیر نہیں۔ بلکہ ایک گفتگو میں تو میاں صاحب نے یہاں تک فرمایا۔ کہ مرزائی جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ہم کس طرح اُن کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ آیت پڑھی، ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا۔ جو تمہیں سلام کہے اُن کو کافر نہ کہو۔

پہلے ترمیمی بل میں یہ بھی تھا۔ کہ کسی شخص کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔ میں نے ترمیم یہ پیش کی۔ کہ کسی شخص کی بجائے کسی شہری کا لفظ قائم کیا جائے۔ یعنی کسی پاکستانی کو خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی غلام نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن دوسرے

نعیم 76

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام —— لاہور

۱۷ر جولائی ۱۹۶۴ء

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے حالیہ اجلاس میں منظور شدہ فیصلے اور کارروائی

۵، ۶ر جولائی کو جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ ملک کے دور دراز گوشوں سے اراکین شوریٰ اور بعض خصوصی مدعوئین نے شرکت فرمائی آزادانہ گفتگو، اظہار رائے۔ بحث و تمحیص اور متفقہ طور پر فیصلوں تک پہنچنے کی خوشگوار فضا اختتام اجلاس تک جاری رہی۔ اجلاس متعدد نشستوں میں منعقد ہوا۔ اور امیر جماعت حضرت مولانا عبدالله صاحب درخواستی نے قریب قریب ہر نشست کی صدارت فرمائی۔

انتخابات کے دن جوں جوں قریب آتے جا رہے ہیں۔ ملک میں ہماہمی اور سرگرمی کا زور بڑھ رہا ہے۔ ہر گروہ اور طبقہ ہاتھ پیر مار نے میں مصروف ہے۔ جمہوریت اور عوام دوستی کے غلغلوں کو بلند بانگ کر دیا گیا ہے اسلامیت کے پر فریب نعروں کی گونج بھی بڑھ رہی ہے۔ انتخابات کے ایام تک فضا کے حد درجہ کشیدہ ہو جانے کا اندیشہ اور امکان ہے۔ ان حالات میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ سنجیدگی اور قوت فیصلہ کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جایا کرتا ہے اور بسا اوقات آدمی ایسی ہنگامہ خیز فضا میں صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح سمجھ کر اختیار کر بیٹھتا ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام جو در اصل ملک میں اسلام اور علماء حق کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اس صورت حال سے غافل نہیں رہ سکتی تھی۔ اس کا یہ دینی اور ملی فریضہ تھا کہ وہ اس سلسلہ میں صحیح رہنمائی انجام دے۔ انتخابات میں حصہ لینے کی اس کی پوزیشن خواہ کچھ بھی رہے۔ لیکن عوام کے سامنے ان صحیح مقاصد کو رکھ دینا اس کے لئے ضروری تھا۔ جن کے پیش نظر دین و ملت کی فلاح کے نقطۂ نظر سے امیدوار کھڑے کئے جائیں اور ووٹ دے دیئے جائیں۔

پاکستان کے مسلمانوں کے لئے اپنے دین کے استحکام و تحفظ کے لئے اور ملک و ملت کی ترقی و بہبود کے لئے کیا انتخابی منشور ہونا چاہیئے؟ کیا طرز عمل اختیار کیا جانا چاہیئے؟ کس حیثیت سے ہونے والے الیکشن میں حصہ لینا چاہیئے۔ اسلام و ملت کے وہ کیا کیا تقاضے ہیں؟ جنہیں بہر حال مقدم و پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ان سب کی وضاحت جمعیتہ علماء اسلام پر لازم تھی۔ مجلس شوریٰ کے حالیہ اجلاس میں اس تمام صورت حال پر غور و خوض کیا گیا۔ اور جو کچھ کارروائی عمل میں آئی و فیصلے کئے گئے۔ ان کو ترجمان کے اس شمارے میں اشاعت کے لئے دیا جا رہا ہے۔ انتخابی منشور علیحدہ شائع ہو رہا ہے اور جمعیتہ کا نظرثانی شدہ دستور بھی چھپ رہا ہے۔

الحمدللہ اجلاس بڑا ہی کامیاب رہا۔ اور اس سے خوشگوار و دوررس نتائج حاصل ہونے کی توقع ہے۔ (ک)

اجلاس کی کارروائی ۲۲ر صفر مطابق ۵ر جولائی بروز اتوار صبح ۸ بجے شیرانوالہ گیٹ میں شروع ہوئی۔ بیشتر شمولیت کرنے والے حاضر ہو گئے تھے۔ حضرت امیر صاحب گاڑی لیٹ ہو جانے کی وجہ سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے۔

اجلاس حضرت امیر صاحب مدظلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد حضرت امیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور جناب ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ایک مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں ایجنڈے میں بیان کردہ تمام امور کا ذکر کیا گیا تھا، اور اس کے بعد دفعہ وار بحث و گفتگو کا آغاز ہو گیا۔

(۱) جمعیتہ کے الحواہیں ترامیم منظور کی گئیں

(۲) جمعیتہ کی تنظیم کے سلسلے میں چند فیصلے کئے گئے

(۳) صوبائی اور مرکزی اسمبلی میں نمایندگان جمعیتہ کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔

(۴) عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق تبدیل کرانے کی جد و جہد کے بارے میں فیصلہ ہوا۔

(۵) اسلامی قوانین کے نفاذ کی عملی تدابیر زیر بحث آئیں۔

(۶) نمایندگان جمعیتہ کے دورۂ قاہرہ و مصر کے حالات کی رپورٹ پر غور و خوض ہوا۔

(۷) احیاء و بقاء اسلام کے سلسلہ میں سرکاری طریق کار کا جائزہ لے کر پروگرام تشکیل دیا گیا۔

(۸) آنے والے ملکی انتخابات میں جمعیتہ کو کیا کرنا چاہیئے اس کے متعلق فیصلہ ہوا

(۹) ملک میں فرقہ وارانہ منافشات اور ان کے ازالہ کی تدابیر پر غور کیا گیا۔

(۱۰) نیز اور بھی متعدد دیگر امور زیر بحث آئے اور ان کے فیصلے کئے گئے

مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) قاہرہ اور مصر کے حالات کی رپورٹ اور نتائج پر غور

جمعیتہ کے نمایندگان کی اس رپورٹ پر جو کہ انہوں نے مجمع البحوث الاسلامیہ منعقدہ مصر میں شمولیت کے بعد پیش کی یہ قرارداد پاس ہوئی۔

مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس صدر ناصر اور حکومت مصر کو اس کامیاب جد و جہد پر جس کے تحت مصر نے اپنی آزادی اور تحفظ کے لئے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اور اس سے زائد یہ کہ عالم اسلامی کے مندوبین کو جمع کر کے مسلمانوں کو اپنی مشکلات میں اجتماعی طور پر اکٹھا ہونا اور حل تلاش کرنے کے لئے رابطہ باہمی کی راہ استوار کی ہے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور امید رکھتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ انہیں اس ارتباط باہمی کو مزید ترقی دینے کے لئے مستقل طور پر ایک ادارہ اسلامی عالمی سطح پہ قائم کیا جائے جس میں اسلامی ممالک کے مقتدر اور جید علماء شامل کئے جائیں۔ جو ملک گیر الجھے ہوئے مسائل کا حل کریں۔ نیز یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ محترم امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا درخواستی صاحب مضمون بالا کے سلسلہ میں مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

(۲) احیاء و بقاء اسلام کے سلسلہ میں سرکاری اور غیر سرکاری طریق کار کا جائزہ:۔

جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس مرکزی و صوبائی اسمبلی کی ان قراردادوں اور تجاویز کو استحسان کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ مثلاً

(۱) راولپنڈی میں قومی اسمبلی نے یہ طے کیا ہے۔ کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف وضع نہیں کیا جائے گا۔

(۲) صوبائی اسمبلی نے مرکز سے یہ درخواست کی ہے کہ موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے اور اس کے لئے ایک علماء کا بورڈ مقرر کیا جائے۔

(۳) قومی اسمبلی نے ڈھاکہ میں دستور پاکستان کے اندر یہ ترمیم کی ہے۔ کہ موجودہ مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجتماع ان تمام تجاویز پر اراکین اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ جلد از جلد ان تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ نیز ساتھ ہی یہ اجلاس اسمبلیوں اور حکومت کی اس ٹال مٹول کو ملک و ملت کے لئے مضر تصور کرتا ہے۔ اور اس پر استعجاب کرتا ہے۔ جو وہ ملک سے شراب، بے حیائی اور سودی کاروبار کو بند کرنے کے سلسلہ میں اختیار کئے ہوئے ہے یہ اجلاس پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ فرنگی زدہ طبقہ کی خاطر اصلاحی کام میں تاخیر کی پالیسی ترک کر کے عوام کے جذبات کا احترام کیا جا کر اسلام کے احکام کی تعمیل کی جائے۔

فرقہ دارانہ منافشات کا جائزہ اور اُن کی روک تھام کی صحیح تجاویز:۔

جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت کے جذبہ اسلامی

کو ملک کے لئے فال نیک تصور کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے امسال محرم میں گزشتہ سالوں کی نسبت کامل امن وامان رہا۔ اور اس سلسلہ میں مزید توجہ دلاتا ہے۔ کہ فتنہ وفساد کی جو جڑ ہے۔ اس کی پوری طرح بیخ کنی کی جائے۔ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ ہر فرقہ مخصوص مراسم کو اپنے معابد میں اس انداز سے انجام دے۔ جس سے کسی فرد یا جماعت کی دل آزاری نہ ہو۔

یہ اجلاس حکومت پر واضح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ ملک کے اندر بعض ذمہ دار افسران انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرکے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ اور وہ ملک وملت کے اعلیٰ مفاد اور حکومت پاکستان کے اصول وہدایات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے۔ جب تک ایسے افسران کے خلاف تحقیقات کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی جائے گی ملک کا امن خطرے میں رہیگا اس سلسلہ میں یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کو خاص کر ڈیرہ اسمٰعیلخاں، راولپنڈی اور چکوال کے پولیس افسروں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جنہوں نے معاہدات کی خلاف کرائی بپا کرنے دی۔

یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اکثریتی فرقہ کے جذبات کو کچلنا اور افسروں کا غلط استعمال ہونا قیام امن کا قطعاً صحیح طریقہ نہیں ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کا یہ اجلاس علماء دین کی مخالف پارٹیوں کے اس پروپیگنڈے کی مذمت کرتا ہے جو وہ دیانت وشرافت کے تقاضوں سے بالکل علیحدہ ہوکر جھوٹ اور فریب کے ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیت علماء اسلام کو اپنے اغراض کے لئے بدنام کرنا چاہتی ہیں۔

یہ اجلاس حضرت مفتی صاحب موصوف پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا اور انہوں نے ذمہ داران جمعیتہ کے مشورہ سے دوسرے ترمیمی بل کی حمایت کرکے جس دیانتداری اور جرأت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔

یہ اجلاس اسلام کا نام لینے والی جماعتوں اور افراد کے اس طرز عمل کو اسلام سے غداری تصور کرتا ہے۔ کہ انہوں نے ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں حضرت مفتی صاحب موصوف کی اس ترمیم کی مخالفت کی کہ مسلمانوں کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

یہ اجلاس میاں عبدالباری اور مولوی فرید احمد اور مودودی پارٹی کی اس حرکت کو خدائے برتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے لاعلمی اور کروڑوں مسلمانوں کے جذبات سے بے اعتنائی برتنے پر محمول کرتا ہے کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی اور مرزائی بننے کے قانونی جواز پر مہر تصدیق ثبت کرکے ڈھاکہ میں حکومت کا ساتھ دیا۔

یہ اجلاس ان مدعیان اسلام کی اس کوشش کو بھی اسی دینی ناواقفیت کا نتیجہ قرار دیتا ہے کہ انہوں نے قومی اسمبلی کے اجلاس راولپنڈی میں ۴ ماہ کے لئے صدارت کے اختیارات ایسے سپیکر کو حوالہ کرنے کے جواز کے لئے [illegible] کی جس کے لئے مسلمان ہونے کی کوئی شرط دستور میں نہیں ہے۔ حالانکہ پاکستان کی حکومت کو ۴ ماہ کے لئے کسی غیر مسلم (مرزائی، عیسائی یا ہندی) سپیکر کے حوالہ کرنا پاکستان کو ایسے خطرات میں ڈال دینے کے مترادف ہے جن سے ملک ومذہب دونوں کے تباہ ہوجانے کا مترادف ہوتا۔

یہ اجلاس ان تمام آئینی مساعی کو ہر شخص کا حق سمجھتا ہے۔ جو وہ اپنے خیال کے مطابق صحیح افراد کو برسر اقتدار لانے یا حکومت میں بہتر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اختیار کرے۔ مگر ایسی کوششوں میں کفر واسلام کے حدود کو مٹا دینے اور ارتداد کا دروازہ کھولنے کی شدید مذمت کرتا اور اہل اسلام کو ان سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔

ہرگاہ کہ پاکستان اسلام کے نام سے بنا ہے اور پاکستانی عوام کا اٹل مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون جلد از جلد رائج کیا جائے۔ اور ہرگاہ کہ پاکستان کی ۹۵ فیصدی آبادی اہل سنت والجماعت مسلمان ہیں۔ بنا بریں یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اقلیتی فرقوں کے اس غیر جمہوری رجحانات ومساعی کو ختم کیا جائے جو وہ حکومت کو گھیرے میں رکھنے اور کلیدی آسامیوں پر فائز ہوکر اکثریت کے مسلمہ قوانین کو نافذ ہونے سے روکنے کے لئے کرسکتے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ ملک وملت کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ ۹۵ فیصدی آبادی کے اعتماد کو دھکا نہ لگے۔ جذبات مجروح نہ ہوں۔

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حیدرآباد ڈویژن کے اضلاع تھرپارکر، سانگھڑ وغیرہ کے حالیہ طوفان بادوباراں کے شکار مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ افراد کی تباہی وبربادی پر اپنے گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے اس سلسلہ میں کراچی کی جمعیتہ علماء نے جو بروقت امدادی قدم اٹھایا ہے۔ اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور ملک کے مخیر حضرات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ علاقہ مذکور کے مصیبت زدگان کی پوری پوری امداد ومعاونت کریں نیز حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے۔ کہ سرکاری طور پر زیادہ سے زیادہ مستحق افراد کو امداد دی جائے۔

چنانچہ مرکزی مجلس شوریٰ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ سندھ کے سیلاب زدہ علاقہ میں جمعیتہ کا ایک وفد بھیجا جائے۔ جو مصیبت زدگان سیلاب کے حالات کا معائنہ اور مناسب امداد کی صورتوں پر غور کرکے رپورٹ پیش کرے۔ اس وفد کے لئے۔

(۱) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول امیر جمعیتہ علما اسلام حیدرآباد ڈویژن (۲) حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم جمعیتہ مرکزیہ (۳) قاری محمد ایوب صاحب نعمانی بریا روڈ (۴) مولانا تاج الدین صاحب بسمل (۵) میر صبح صادق خان صاحب۔ اس وفد کے امیر حضرت مولانا نور محمد صاحب ہوں گے۔

جمعیتہ علما اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا یہ اجلاس صدر محترم پاکستان کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے کہ پاکستان، افغانستان، ایران وترکستان کو ملا کر ایک وفاق بنایا جائے۔ یہ اقدام آئندہ کے عالم اسلام کے اتحاد کے لئے نہایت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن جمعیتہ اس وفاق کے قیام کے لئے یہ تجویز کرتی ہے کہ اسے اسلام کی اساس پر تشکیل دیا جائے۔ اگر شریعت اسلامیہ کا قانون یکساں طور پر ان ممالک میں باہمی اشتراک سے نافذ کردیا جائے۔ اور اس کو وفاق کے بنیادی قانون کی حیثیت دے دی جائے۔ تو ایسا وفاق مستحکم بھی ہوگا۔ اور مختلف مسلمان ممالک کے درمیان پختہ یگانگت پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ اس سے پورے عالم اسلام کے اتحاد کی راہ ہموار ہوجائے گی۔

ہرگاہ ملک میں انتخابی کمیشن حکومت نے مقرر کیا ہوا ہے۔ اور اس کی زیرنگرانی پورے ملک میں حلقہ بندیاں اور فہرست رائے دہندگان تیار کی جارہی ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ قابل افسوس صورت حال سامنے آئی ہے کہ بعض مخفی اثرات کے تحت حلقہ ہائے انتخابات باربار توڑے اور بدلے گئے فہرستوں کی تیاری میں بعض رائے دہندگان کے ناموں کو تبدیل حذف اور اضافہ کیا گیا۔

یہ طرز عمل سراسر دھاندلی ہے۔ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے دعووں کے منافی ہے۔ یہ اجلاس اس صورت حال کی پوری پوری مذمت کرتا ہے۔ اور ذمہ دار حضرات سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لیں۔ اور فی الفور اس کا تدارک عمل میں لائیں۔

جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس کشمیریوں کو ان کی ہمت واستقامت پر مبارکباد دیتا ہے۔ جو وہ آزادی کشمیر کے سلسلہ میں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کو اپنی پوری ہمدردی اور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

یہ اجلاس کشمیری بھائیوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ خدارا باہمی اختلافات میں اپنی طاقت ضائع نہ کریں۔ اور شیخ عبداللہ کی قیادت میں اپنی تحریک جاری رکھیں۔

جمعیتہ علماء اسلام بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں پورا پورا حصہ لے گی۔ اگرچہ وہ اس مرحلہ پر جماعتی ٹکٹ جاری نہیں کرے گی۔ لیکن وہ ان دینداروں کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے گی۔ جو جمعیتہ علماء اسلام کے انتخابی منشور سے متفق اور نسبتاً بہتر ہوں۔ اس مقصد کے لئے علاقائی اور ضلعی جمعیتوں کو اختیار دیتی ہے۔ کہ وہ مرکز کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی کے زیر ہدایت اپنے اپنے علاقوں میں اس کا انتظام کریں۔

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کا یہ اجلاس قومی اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ڈھاکہ کے اس فیصلے پر اسمبلی اور حکومت پاکستان کو مبارکباد دیتا ہے۔ کہ ملک کے موجودہ مروجہ غیر اسلامی قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق کیا جائے گا۔ اور ساتھ ہی صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ کہ قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے علماء کا ایک بورڈ بنایا جائے گا۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد اس کو عملی جامہ پہنا کر پاکستان کے لئے حقیقی فلاح وترقی کی راہیں کھولے۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

ں کافر ملک کے جنگی قیدیوں کو غلام بنایا جانا قرآن کریم کا ایک دائمی صریح حکم ہے ں کی مخالفت دستور میں کرنا صریح قرآن کی مخالفت ہے۔

یری اس ترمیم کو جب میں نے پیش کیا۔ تو اس پر بھی آن اسلام پسندوں یرا ساتھ نہ دیا اور اصل دفعہ کی حمائت میں ووٹ دیا۔

پہلے ترمیمی بل میں اسلامی مشاورتی کونسل کے فرائض کے سلسلہ میں ایک دفعہ جس میں یہ درج تھا، کہ مشاورتی کونسل ہر سال جنوری کی پچیس تاریخ تک شتہ دسمبر کو ختم ہونے والے سال کی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کرے گی صدر اسمبلی کے سامنے پاس کرانے کے لئے پیش کریگا۔

یں نے اس دفعہ میں یہ ترمیم پیش کی۔ کہ صدر اس رپورٹ کو اسمبلی کے نے والے قریبی اجلاس میں پیش کرے گا۔

یرا مقصد ترمیم سے صرف یہ تھا۔ کہ مروّجہ اور موجودہ غیر اسلامی قوانین تاب وسنت کے مطابق بنانے کے لئے مشاورتی کونسل کی یہ سالانہ رٹ جب ۲۵ر جنوری کو صدر کے سامنے پیش ہو۔ تو صدر کو معرض التواء نہ ڈال دے۔ بلکہ دستور میں اس پر لازم کر دیا جائے۔ کہ وہ رپورٹ پیش نے کے بعد آنے والے قریبی اجلاس میں لازماً اسمبلی کے سامنے پیش کرے یہ کتنی ضروری اور اہم ترمیم تھی۔ اور اس ترمیم کے نہ ہونے سے اصل نہ میں کتنا خلا موجود تھا۔ لیکن یہ اسلامی قانون اسلامی قانون کی رٹ لگا کر ن کو گمراہ کرنے والے یہاں بھی میرا ساتھ دینے سے قاصر رہے۔ اور اصلی نہ میں حکومت کی حمائت میں خوشی سے ووٹ دیئے۔ میں محاذ کے ارکان میں کیلا بیٹھا رہا۔ اور ان کی اسلام دشمنی پر دو دو چار چار آنسو بہاتا رہا۔ لیکن لام کو اقتدار کا زینہ بنانے والوں کو کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا۔ اور حکومت کے ووٹ پورے کرائے۔

یری اور بھی کچھ ترمیمیں تھیں۔ جن کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا۔ جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ میری سب ترمیمیں اسلام کے اجتماعی اور بنیادی عقائد سے تھیں۔

اس ترمیمی بل میں صریح کفر اور اسلام میں حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنیوالوں ئی پوچھے۔ کہ اس وقت تم نے کیوں حکومت کے ہاتھ مضبوط کر کے ارتداد دروازے کھولے۔ اور کیوں اسلامی قوانین کی تدوین میں التوا کی صورت ی۔ اب دوسرے ترمیمی بل میں، جو محض ایک سیاسی قسم کا بل تھا۔ جس کا تعلق ہار کی جنگ سے تو ہو سکتا ہے۔ لیکن گناہ اور ثواب سے نہیں۔ کیوں چلا رہے ہے۔ باتیں اندر کی بہت ہیں۔ اگر سب کو صاف کر کے عوام سامنے رکھوں گا، تو ان کی پوری حقیقت سامنے آجائیگی۔ مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیئے۔ اگر ضرورت پڑی تو بہت کچھ اور بھی ظاہر کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔ اب مزید دو اہم امور کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) کیا جمعیتہ علماء اسلام کے خادم کی حیثیت سے میں نے اپنا فرض پورا نہیں کیا

(۲) کیا اسلامی جمہوری محاذ کے ممبر کی حیثیت سے میں نے محاذ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ جمعیتہ علماء اسلام کے اکابر کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے میں ۴ر جون ۱۹۶۴ء کو جب بل پر بحث ہو رہی تھی بذریعہ ہوائی جہاز لاہور آیا۔ ناظم اعلےٰ اور ایک نائب امیر یہاں موجود تھے۔ امیر اعلیٰ کو خانپور ٹیلیفون کیا، تاکہ وہ بھی تشریف لاکر ہماری رہنمائی فرمائیں۔ لیکن خانپور سے معلوم ہوا کہ آپ تشریف فرما نہیں۔ کہیں تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہاں پر جو مشورہ ہوا اس کو لے کر میں ۵ر جون کو واپس پنڈی چلا گیا۔ وہاں حالات کا مزید جائزہ لینے کے بعد ۷ر جون کو پھر ایک میٹنگ بذریعہ ٹیلیفون بلائی۔ ۷ر جون کو محلہ ورکشاپی راولپنڈی کے مدرسہ حنفیہ عثمانیہ میں میٹنگ ہوئی۔ مرکزی جمعیتہ علماء کے ذمہ دار حضرات ناظم اعلیٰ، دو نائب امیر عاملہ کے بعض ارکان۔ سرحد جمعیتہ کے امیر اور ناظم شریک ہوئے۔ بل کے مقاصد اور محاسن پر غور کیا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ میں بل کی حمایت میں ووٹ دوں۔ میں نے اسی دن اخبارات میں بیان دیا۔ کہ جمعیتہ علماء اسلام کی ہدائت پر میں اس بل کی حمائت کروں گا۔ چنانچہ "کوہستان" ۹ر جون میں پہلے صفحہ پر میرا واضح بیان چھپ چکا ہے۔ خود جمعیتہ علماء اسلام اس ذمہ داری کو قبول کرنے کا بار بار اعلان کر چکی ہے اور جمعیتہ کے آرگن ہفتہ وار ترجمان اسلام کے اوراق اس کے شاہد عدل ہیں۔ جماعت کی واضح ہدایت کے بعد میری انفرادی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں جماعتی فیصلہ کا احترام کروں۔ میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ چنانچہ پہلے ترمیمی بل کے موقعہ پر ڈھاکہ میں اپوزیشن پارٹی نے سردار بہادر خاں کی صدارت میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ بل کی مخالفت کرے گی۔

اس کے بعد خواجہ ناظم الدین نے بحیثیت صدر مسلم لیگ کونسل اپوزیشن میں اپنے جماعتی ارکان کو ہدایت کی کہ وہ بل کی حمایت میں ووٹ دے کر حکومت کا ساتھ دیں۔ چنانچہ اس واضح فیصلہ کے باوجود سردار بہادر خاں اور دوسرے مسلم لیگی کونسلروں نے حکومت کا ساتھ دیا۔ اور اسی وجہ سے سردار بہادر خاں کو اپوزیشن کی لیڈرشپ سے مستعفی ہونا پڑا۔

اسلامی جمہوری محاذ کے رکن کی حیثیت سے میں یہ بات بالکل ذمہ داری کے ساتھ لکھ رہا ہوں اور محاذ کے ارکان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس میں سے کسی بات کو بھی اگر جھٹلا سکیں تو بے شک جھٹلائیں اور دریغ نہ کریں یکم جون کو جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا تھا۔ میں اسمبلی ہال پہنچا۔ پہلے

پہلے میری ملاقات میاں عبدالباری سے ہوئی۔ جو محاذ کے لیڈر تھے۔ میں نے پہلی بات اُن سے یہ کہی کہ میاں صاحب آج ہی محاذ کی میٹنگ بلا لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بلائیں گے۔ دوپہر کو میں نے دوبارہ عرض کیا، تو فرمایا کہ اچھا شام کو اپوزیشن پارٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اُن کی میٹنگ کے بعد ہم بھی بیٹھ کر اپنی میٹنگ کر لیں گے چنانچہ میں شام کو آیا۔ تو اپوزیشن کی میٹنگ قریب الختم تھی۔ میں تھوڑی دیر بیٹھا مغرب کی اذان ہوئی۔ نماز پڑھی تو دیکھا کہ سب حضرات تشریف لے گئے۔ اور ایک منٹ بھی محاذ کے ارکان اکٹھے ہو کر نہ بیٹھے اور نہ کوئی مشورہ ہوا۔ اب یہ راگ الاپنے کی میٹنگ مشترک تھی۔ وہ ہماری بھی میٹنگ تھی مضحکہ خیزی کی بدترین مثال نہیں تو اور کیا ہے ہم نہ اپوزیشن کی کولیشن سے متعلق ہیں۔ نہ اپوزیشن سے کوئی رسمی یا غیر رسمی تعلق ہے کبھی اُن کے ساتھ مشترکہ میٹنگ نہیں ہوئی اور نہ اس کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے دن صبح میاں صاحب نے اسمبلی میں بل کی مخالفت پر زوردار تقریر فرمائی۔ پھر مولوی فرید نے ایک تقریر جھاڑ دی۔ اس پر ہم نے اعتراض کیا کہ بغیر محاذ کے فیصلہ کے کیوں مخالفت کی گئی۔ حمایت یا اختلاف کچھ بھی ہوتا۔ محاذ کے فیصلہ سے ہوتا۔ کیا میاں یا مولوی فرید صاحب یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ محاذ کے ڈکٹیٹر ہیں۔ اور کیا ان کی رائے محاذ کی رائے ہے مشورہ کئے بغیر مخالفت کرنا یا موافقت کرنا دونوں محاذ کے مفاد میں نہیں ہے اس سے مخالفت کی بنیاد پڑی۔

اس کے بعد محاذ کے فیصلہ سے مایوس ہونے پر مجھے مجبوراً اپنی جماعت جمعیتہ علماء اسلام کے مشورہ کی شدید ضرورت محسوس ہوئی اور میں نے جماعت کا مشورہ حاصل کر کے اس پر عمل کیا۔ ہاں یہ بھی بتلادوں کہ ۸، جون کو بل پر ووٹنگ ہوئی۔

یکم جون سے ۸ر جون تک کوئی میٹنگ نہ ہوئی۔ ۱۱ر جون تک ووٹنگ مختلف مراحل میں ہوتی رہی۔ ۱۱ر جون کو آخری اور تیسری خواندگی پر جب ووٹنگ ہونے میں تھوڑا وقت باقی تھا۔ اس وقت یار لوگوں نے محاذ کی میٹنگ طلب کی جس کا مقصد ہمارے خلاف انضباطی کارروائی کرنا تھا۔ اس میٹنگ میں اور چودھری محمد افضل چیمہ صاحب نے یہ سوال اٹھایا۔ کہ محاذ کا کوئی فیصلہ جب ہوا نہیں اور میٹنگ بلائی نہیں گئی تو کس طرح ڈسپلن کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ آخر کار وہ ہمارے سوال کا جواب دینے سے جب عاجز آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انضباطی کارروائی میاں عبدالباری کی واپسی تک ملتوی کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ میاں عبدالباری ۱۱ر جون کی صبح کو لائلپور ضمنی الیکشن میں نظام اسلام امیدوار کے حق میں کنویسنگ کرنے گئے تھے۔ اور اُن کے ایماء اور حکم پر یہ میٹنگ اُن کی غیر حاضری میں بلائی گئی تھی۔ اس میٹنگ میں انہوں نے ہم سے یہ بھی کہا۔ کہ ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ آخری خواندگی میں بل کے خلاف ووٹ دیں ہم نے ہنس کر کہا کہ آپ مزاح کیوں کر رہے ہیں۔ تین چار دن بل کے حق میں ووٹ دینے کے بعد آج اس کی مخالفت کس طرح کی جا سکتی ہے۔ اس وقت ووٹنگ کی گھنٹی بھی شروع ہو چکی تھی۔ چنانچہ ہم نے جا کر بل کے حق میں آخری دفعہ ووٹ دے دیا۔

اس کے بعد ان اسلام پسندوں نے طرح طرح کے الزامات تراشنے شروع کئے اور
ملک میں ہمارے خلاف پروپاگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں۔ مولوی فرید نے ایک تحر
بیان ایک پریس کانفرنس میں دیا۔ کہ میں نے اور چیمہ صاحب نے قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر
حلف اٹھایا تھا کہ ہم بل کی مخالفت کریں گے اور ہم نعوذ باللہ حلف سے پھر گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ذرہ برابر موجود نہیں۔ ورنہ وہ
قسم کے جھوٹے الزامات تراشتے وقت کچھ ندامت محسوس کرتے۔ آخر میں انہوں
ایک اور ناشائستہ حرکت کی کہ ۱۳ر جون ۱۰ بجے صبح میاں عبدالباری کی قیامگاہ پر
کی میٹنگ بلائی۔ مجھے تو اطلاع ہو گئی۔ لیکن چیمہ صاحب کو اطلاع ہی نہیں دی گ
میں ٹھیک ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر پہنچا۔ باقی اصحاب آئے ہوئے تھے۔ میری موجودگی
چند منٹ آپس کی بات چیت کے بعد وہ سب اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے میاں صاحب
سے عرض کیا۔ کہ یہ کیوں چلے گئے۔ میٹنگ کس لئے بلائی تھی۔ فیصلہ کیا ہوا۔ کیا بات
انہوں نے ٹال مٹول کر کے بتانے سے گریز کیا۔ فی الحقیقت وہ ڈرامائی انداز میں میرے آ
سے قبل غالباً پانچ منٹ میں کوئی فیصلہ کر چکے تھے۔ میں نے میاں صاحب سے واضح الفا
میں کہا۔ کہ اگر آپ لوگوں نے ہماری عدم موجودگی میں ہمارے خلاف کوئی فیصلہ کر لیا
تو یاد رکھئے ہم کورٹ میں اسے چیلنج کریں گے۔ چنانچہ میاں صاحب پریشان ہوئے، او
انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ خدا کے لئے آپ ان لوگوں کو شام کے وقت پھر میرے پاس
بلا لیں۔ میں نے کہا کہ قمر الاحسن کے نام آپ ایک خط لکھ دیں۔ میں کامران ہوٹل میں ان
پہنچا دوں گا۔ وہ پھر سب حضرات کو جمع کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور مجھے اور چیمہ صا
کو بھی اطلاع کر دیں۔ شام کو پھر میٹنگ ہو گی تو ہم اس میں شریک ہو کر خود صورت
حال سے نپٹ لیں گے۔ میں میاں صاحب کا خط لے کر کامران ہوٹل میں دے آیا۔
نے اس لفافہ کی پشت پر اپنی قیامگاہ کا پورا پتہ لکھ دیا۔ تاکہ مجھے اطلاع دینے میں اُن
وقت کا سامنا نہ ہو۔ یا اطلاع نہ دینے کے لئے کوئی بہانہ نہ تراش سکیں۔ مجھے پ
کوئی اطلاع نہ ملی۔ اور نہ معلوم کہ پھر کوئی اجلاس ہوا یا نہیں۔ لیکن اخبارات میں میا
صاحب کی طرف سے یہ بیان شائع ہوا کہ ہم دونوں کو محاذ سے نکال دیا گیا۔ اور یہ بھی
گیا کہ میری موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا۔ اور یہ کہ ہم نے یکم جون کو مخلوط اپوزیشن کے فیصلہ ک
خلاف ورزی کی ہے۔ کتنی بے شرمی اور دریدہ دہنی ہے کہ برملا جھوٹ بولیں اور حیا
آنکھیں تک نیچی نہ ہوں۔ میں عنقریب جناب چیمہ صاحب سے مشورہ کر کے ان کے اس فیصل
کو کورٹ میں چیلنج کروں گا۔ پھر پورے حقائق عوام کے سامنے آ جائیں گے۔

آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ پہلے ترمیمی بل میں محاذ نے واضح فیصلہ ترمیم کی حمایت
کیا تھا۔ میں نے اس فیصلہ کی کھلی خلاف ورزی کی اور بل کی حمایت نہ کی اکیلے بیٹھا رہا۔ یہ اسل
پسند حمایت کے جذبہ میں سرشار ہو کر حکومت کے ہاتھ مضبوط کر رہے تھے۔ اس وقت انہوں
میرے خلاف انضباطی کارروائی کیوں نہیں کی۔ جبکہ میں واقعی اسلام کے صریح حکم کی وجہ
خلاف ضابطہ جرم کا مرتکب ہو رہا تھا۔ اور جب محاذ کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تو یہ خلاف اخلا
خلاف قانون ناجائز انضباطی کارروائی کے لئے کیوں اتنے مصر ہیں۔ اس کی وجہ صرف
ہے کہ ان مودودیوں اور چودھری محمد علی کے مریدوں نے اس بل کی حمایت میں جب کفر کا
دیا تھا۔ اُن کا ضمیر انہیں غائبانہ ملامت کرتا ہو گا۔ اور یہ خوف بھی تھا کہ میں پھر ان کی حقیق

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی تشکیل

سیالکوٹ۔ امیر ضلع حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری خلیفہ اعظم حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ۱۶ رجون ۱۹۶۲ء کو بروز منگل بعد نماز عشاء ضلع سیالکوٹ کی تمام قائم شدہ جمعیتوں کا ایک اجتماع جامع مسجد بوہڑ والی نیکا پورہ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب قاسمی امیر شہر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا اور جمعیت کے اغراض و مقاصد پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنے کے بعد آپ نے عوام سے مطالبہ کیا کہ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین جاری ہوں۔ ملک کا پورا نظام قرآن و سنت کی منشاء کے مطابق چلے۔ موجودہ گندہ اور خراب معاشرہ (جو اہل ملک کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے) تبدیل ہو کر ایک نیک اور صالح معاشرہ وجود میں آئے، تو پھر ان کو چاہیئے۔ کہ ان مقاصد جلیلہ کو روبہ کار لانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا پورا پورا تعاون کریں۔ آپ نے حضرت مولانا عہدی الزمان صاحب بالاکوٹی اور حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب کی کوششوں اور اخلاص کو سراہا۔ حضرت مولانا کی تقریر کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی انتخاب ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار سال رواں کے لئے چنے گئے

امیر: حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور

نائب امیر (۱) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب سمبڑیال (۲) حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب خطیب چونڈہ سوم

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا عہدی الزمان فاضل بالاکوٹی خطیب نیکا پورہ

نائب ناظم:۔ (۱) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب بالاکوٹی (۲) جناب محمد یوسف صاحب اماحی یعقوب۔

ناظم نشر و اشاعت (۱) جناب ماسٹر محمد حیات صاحب پسروری (۲) سید ظہور الحسن شاہ صاحب خطیب رنگپورہ

ناظم مال: حضرت مولانا محمد علی اکبر ایسٹ روڈ

جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب قاضی محمد قمر الدین صاحب خطیب ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس مولانا عبد القادر قاسمی ملتان کی گرفتاری پر احتجاج کرتا ہے کہ جبکہ جمہوری دور میں آزادی فکر کی بارہا صدر مملکت یقین دہانی فرما چکے ہیں۔ تو صحت مندانہ تنقید پر یہ گرفتاری کیوں ہوئی۔

(۲) مختلف مقامات پر علماء پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ انہیں فی الفور ہٹایا جائے۔

ڈاکٹر محمد شریف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور

منکیرہ ضلع میانوالی میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل

بروز ہفتہ بتاریخ ۹ رصفر المظفر ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۰ رجون ۱۹۶۲ء کو بعد نماز عشاء طلباء مدرسہ انوار الاسلام منکیرہ ضلع میانوالی نے جمعیۃ طلباء کی تشکیل کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں درج ذیل عہدیدار چنے گئے

ناظم اعلیٰ:۔ نور محمد صدیقی

امیر جماعت:۔ محمد اکرم کیفی

نائب امیر جماعت۔ عبد الرحمٰن ہزاروی

سیکرٹری:۔ جمیل احمد انصاری

نائب سیکرٹری:۔ محمد صدیق آزاد

جمعیۃ کا چندہ استاد حضرت مولانا فتح الدین صاحب کے پاس جمع ہوگا۔

پروپگنڈہ پارٹی:۔ (۱) عزیز الدین انصاری (۲) محمد رمضان (۳) محمد اختر خان (۴) عمر فاروق

گولیمار کراچی میں جمعیۃ علماء کا اجتماع

کراچی۔ گولیمار کراچی میں جمعیۃ کے ناظم مولانا حافظ محمد زکریا صاحب کی تحریک پر ایک اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظہر العلوم کراچی حضرت مولانا اسفندیار صاحب خطیب مسجد بکرا پیڑی اور حضرت مولانا محمد صابر صاحب امیر جمعیۃ کراچی نے جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت اور ضرورت پر تقریریں کیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا۔ کہ آج ہمارا ملک جس سیاسی راستہ پر جا رہا ہے۔ ہم سب کا مجموعی فریضہ ہے کہ اس ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے مل کر کام کریں۔ دین و شریعت کی روشنی میں ہم پر جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش کریں۔ اس کے بعد وہاں جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ اور وہاں کے لوگوں نے جمعیۃ علماء اسلام کراچی سے اپنے ہر طرح کے تعاون اور امداد کا یقین دلایا۔

(اللہ ورایو برقی ناظم نشریات جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

بقیہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی کارروائی

یہ اجلاس بعض مدعیان اسلام کی اس کوشش کو دینی ناواقفیت کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ کہ انہوں نے قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس راولپنڈی میں چار ماہ کے لئے صدارت کے اختیارات ایسے سپیکر کے حوالہ کرنے کے جواز کے لئے جدوجہد کی جس کے لئے دستور میں مسلمان ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے حالانکہ مملکت پاکستان کو چار ماہ کے لئے کسی غیر مسلم (مرزائی، عیسائی یا ہندو) سپیکر کے حوالے کرنا پاکستان کو ایسے خطرات میں ڈال دینے کے مترادف تھا۔ جن کے لئے ملک و مذہب دونوں کے تباہ ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ یہ اجلاس ان تمام آئینی مساعی کو ہر شخص کا حق سمجھتا ہے جو وہ اپنے خیال کے مطابق صحیح افراد کو برسر اقتدار لانے یا حکومت میں بہتر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اختیار کرے۔ مگر ایسی کوششوں میں کفر و اسلام کے حدود کو مٹا دینے اور ارتداد کا دروازہ کھولنے کی شدید مذمت کرتا اور اہل اسلام کو ان سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔

ہرگاہ کہ پاکستان اسلام کے نام سے بنا ہے اور پاکستانی عوام کا اٹل مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون جلد سے جلد رائج کیا جائے۔ اور ہرگاہ کہ پاکستان کی ۹۵ فیصد آبادی اہلسنت والجماعت مسلمان ہیں۔ بنا بریں یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اقلیتی فرقوں کے ان غیر جمہوری رجحانات و مساعی کو ختم کیا جائے۔ جو وہ حکومت کو گھیرے میں رکھنے اور کلیدی اسامیوں پر فائز ہو کر اکثریت کے مسلمہ قوانین کو نافذ ہونے سے روکنے کے لئے کرتے یا کر سکتے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے۔ کہ ملک و ملت کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ ۹۵ فیصدی آبادی کے جذبات مجروح نہ ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام صدر ناصر اور حکومت مصر کو اس کامیاب جدوجہد پر جس کے تحت مصر نے اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور جامعہ ازہر کے شعبہ مجمع البحوث الاسلامیہ کے ذریعہ تمام عالم اسلامی کے علماء کرام کی موتمر بلا کر مشکلات کو حل کرنے کے لئے رابطہ باہمی کی راہ استوار کی۔ یہ اجلاس مجمع البحوث الاسلامیہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ تمام مسلم ممالک کے جید علماء پر مشتمل شعبہ تحقیقات کا انتظام کرے۔ جو الجھے ہوئے مسائل کے حل کے لئے جمع ہوا کریں۔

انتخابی بورڈ

یہ اجلاس انتخابی امور کے نظم و نسق اور قابل و بہتر نمایندوں کو منتخب کرانے کی مساعی کے لئے ایک مرکزی انتخابی بورڈ کا تقرر ضروری سمجھتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل پانچ افراد کو منتخب کرتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا سید گل بہادر شاہ صاحب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب۔ اس بورڈ کے ناظم مولانا غلام غوث صاحب اور صدر حضرت مفتی صاحب ہوں گے۔

وفات حسرت آیات

مورخہ ۵ رجون بروز جمعۃ المبارک والدہ ماجدہ حضرت مولانا محمد سعید صاحب امام شاہی مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا اس دار فانی سے عالم بقاء کو سدھار گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک بہت بڑی عالمہ فاضلہ شب زندہ دار تھیں۔ آخری عمر میں باوجود بیماری و عوارض جسمانیہ کے بچیوں کو تعلیم قرآن دیتی رہیں جنازے میں ہزاروں افراد موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور حضرت مولانا اور ان کے دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

No. 26 17 July 1964 6 Rabi-ul-Awill. 1384 No. :- 7

دستور کا دوسرا ترمیمی بل اگر پاس نہ ہوتا

(صفحہ اوّل سے آگے)

کی طرح اسلامی جمہوری محاذ کے معزز اسلامی ارکان نے بھی ووٹ ڈال دیئے۔ اس موقعہ پر مفتی محمود صاحب نے اس بل کے حق میں ووٹ نہیں ڈالا۔ اس لئے کہ اسلام کے مفادات کا تقاضا یہی تھا۔ دراصل اس مذکورہ پہلے ترمیمی بل میں ایک دفعہ یہ تھی کہ "مذہب و عقیدہ کی آزادی ہر شخص کو حاصل رہے گی" مفتی محمود صاحب نے ترمیم پیش کی کہ اس شرط کے ساتھ کہ "مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہیں ہوگی"۔ لیکن اس ترمیم کو نہ تو حزب اختلاف نے اور نہ اسلامی جمہوری محاذ کے ارکان نے قابل اعتنا سمجھا بلکہ ترمیم کی مخالفت کا ساتھ دے کر اس بل کی منظوری میں معاون بنے۔ اور ایک اسلامی مملکت میں ارتداد کا دروازہ چوپٹ کھول دینے کا موقعہ فراہم کر دیا۔ مفتی صاحب ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

حیرت ہوتی ہے کہ حزب اختلاف اور مخالفت کرنے والے دوسرے ارکان نے اپنا معیار ردو قبول کیا بنایا ہے۔

جس بل سے ارتداد کا دروازہ کھلتا ہے۔ غیر مسلم فرقوں کو تبلیغ و اشاعت کے سنہرے مواقع حاصل ہو جاتے ہیں۔ مرزائی، بہائی عیسائی وغیرہ فرقے اپنے دام زریں دور دور تک پھیلا سکتے ہیں۔ اس بل کی تو انہوں نے حمایت کی اور جس بل کی رو سے ملک و ملت کا تحفظ و استحکام وابستہ ہے۔ جو بل عہدۂ صدارت کو غیر مسلم اور نا اہل شخص کے ہاتھ میں چلے جانے کے مواقع کا بڑی حد تک سدباب کرتا ہے۔ اس بل کی مخالفت میں سرگرمی دکھائی جاتی ہے۔ اور جن لوگوں نے دین و ملت کا مفاد عزیز تر جانتے ہوئے اس کے حق میں ووٹ ڈالے۔ ان کے خلاف افترا پردازیوں اور تہمت طرازیوں کی مہم چلا رکھی ہے۔

این چہ بوالعجبی است

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

کاش یہ لوگ غلام محمد اور سکندر مرزا کے دور کے حالات سے عبرت حاصل کرتے۔ یہ دونوں شخص ایسے ہی چور دروازوں سے کسی کے مروانے کے بعد اور کسی کی علیحدگی کے بعد برسر اقتدار آئے تھے۔ اور پھر ملک میں ان دونوں نے جو کچھ کیا۔ اس کا حال سب کو معلوم ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان دونوں کے عہد اقتدار میں چودھری محمد علی صاحب کو وزیر اعظم بننے کا موقعہ ملا۔ اور ایک بار مولوی فرید احمد صاحب کو بھی کسی کابینہ میں وزیر بننے کا موقعہ مل گیا تھا۔ شاید اسی کی یاد نے ہی ان دونوں بزرگوں کو اس پر آمادہ کیا ہو کہ اگر یہ بل پاس نہ ہو۔ تو پھر ویسے ہی حالات دوبارہ پاکستان میں عود کر سکتے ہیں۔ اور شاید وزیر اعظم اور وزیر بن جانے کا ان دونوں کو پھر موقعہ مل جائے۔ انسان کے نفسیاتی محرکات سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ یہ بل باوجود شدید مخالفت کے پاس ہو گیا ہے۔ اور اس کے پاس نہ ہونے کی صورت میں دین و ملت اور قوم و وطن کو جو خطرہ پیش آ سکتا تھا۔ اس کا دفعیہ ہو گیا ہے۔ مفتی محمود صاحب نے اس کے حق میں ووٹ دے کر اسی طرح اپنا دینی اور ملی فریضہ ادا کیا ہے۔ جس طرح پہلے ترمیمی بل کے حق میں ووٹ نہ دے کر ادا کیا تھا۔ ملک و ملت ان کے شکر گذار ہیں۔ اور اس شر انگیز مخالفت کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتے ہیں۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچا ہی کرتی ہے۔ عوام پر حقیقت واضح ہوتی جا رہی ہے اور مفسدانہ پروپاگنڈا کے بادل چھٹتے رہے ہیں۔ مفتی صاحب کا بے داغ اور جرأت مندانہ کردار جمعیۃ علماء اسلام اور ملک کے دینی طبقوں کے لئے باعث فخر ہے۔ عوام میں مغالطہ انگیزی اور سوء ظن کی یہ مہم پھیلانے کا موقعہ اس لئے ملا کہ نہ تو عوام کو یہ سمجھنے کا موقعہ دیا گیا کہ دستور کی جس دفعہ میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اس کا کیا منشا ہے۔ اور ترمیم سے اس میں کیا خوشگوار تبدیلی عمل میں آ جائے گی۔ ملک و ملت کے نفع و نقصان کا ان صورتوں سے کیا تعلق ہے؟ بس ایک نفسیاتی فضا تیار کی گئی ہے کہ ہر قیمت پر مخالفت کی جائے خواہ اس سے پورا ملک، ملت اور دین و مذہب تباہ ہو کر رہ جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ رویہ کوئی بھی سچا مسلمان اور محب وطن اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ دین و ملت اور قوم و وطن کا نفع سب باتوں پر مقدم ہے۔ اور مفتی محمود صاحب و جمعیۃ علماء اسلام نے اس کو مد نظر رکھا ہے

ہم نے مندرجہ بالا سطور میں دستور کی سابقہ دفعہ کا خلاصہ بیان کر کے اس سے پیدا ہونے والے اندیشوں اور خطرات کی بھی نشان دہی کر دی ہے۔ اور ترمیم سے ان خطروں اور اندیشوں کا جس طرح ازالہ ہو گیا ہے۔ اس کی بھی وضاحت کر دی ہے اس کی روشنی میں آپ بخوبی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ مفتی محمود صاحب کا طرز عمل کس حقیقت پر مبنی تھا۔ اور مخالفت کرنے والوں کے بے بنیاد و شر انگیز اختلاف کی کیا اصلیت ہے (د ک)

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ جمعہ صبح سات بجے موتی مسجد میں پندرہ روزہ اجلاس جمعیۃ العلماء اسلام میانوالی کا حسب سابق منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ماسٹر غلام رسول صاحب نے کی۔ اجلاس میں کافی حضرات نے شمولیت فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی مولوی عبدالعزیز کے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جس میں مقامی جمعیۃ کے صدر مولانا محمد امیر صاحب و ضلع کے امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے حاضرین جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے روشناس کیا۔ اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ جس کا حاضرین پر بڑا اثر ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ العلماء اسلام کا یہ اجلاس میانوالی کے حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ جبکہ اسلامی جلسوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دی جاتی تو شادی کے موقعوں پر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت کیوں دی جاتی ہے۔ جبکہ فحش گانے گائے جاتے ہیں۔ حتی کہ نماز کے اوقات میں بھی بند نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے نماز میں خلل آتا ہے۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شادی و دیگر مواقع پر ریکارڈ و فحش گانے کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ عوام کا اخلاق خراب نہ ہو۔

(۲) نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جبکہ ابھی فصل اٹھائی گئی ہے اور اتنی زیادہ مہنگائی ہو گئی ہے، اس گرانی کا فوری سدباب کیا جائے۔ اور سستے داموں پر اشیاء خوردنی مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

جن ایجنٹ صاحبان کی طرف ادارہ کی بقایا رقوم ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ از راہِ مہربانی پہلی فرصت میں بقایاجات روانہ فرما دیں۔ ان کرمفرماؤں کی بدولت ادارہ مقروض ہو چکا ہے۔ ادارہ اگر ان مشکلات میں مبتلا رہا تو ایسے کرمفرماؤں کے بنڈل روک کر اخبار میں ان

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور
قیمت بارہ نئے پیسے
نگران: مولانا غلام غوث ہزاروی
نفیس
جلد ۷ ○ جمعہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۵

صدر مملکت کو چاندی میں تولنا

اخبارات میں یہ خبر چھپی ہے کہ کراچی کے شہریوں نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب صدر پاکستان کو ان جلیل القدر خدمات کے صلہ میں چاندی میں تولا جائے۔ جو انہوں نے دولت مشترکہ کانفرنس اور استنبول میں مسلمان سربراہوں کی کانفرنس میں امتیازی طور پر انجام دی ہیں۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی بھی شریک تھے۔ گو کراچی کے بعض اخباروں میں پڑھا کہ مولانا موصوف نے اپنے بیان میں اس طرز بیان کو ناپسند فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ (یا وہ بھی) چاندی میں تولنے کے محرک تھے۔ مولانا نے لکھا ہے کہ چاندی میں "تلنا یا تولنا حاکمانہ وقار کے زیادہ مناسب نہیں ہے۔ نہ ہی وہ اس کے محرک ہیں صرف شہریوں کے اجلاس میں وہ بھی مدعو تھے۔ مولانا موصوف نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ محترم صدر محمد ایوب خاں خود اس تجویز سے انکار کر دیں گے۔ اس سے بہتر تھا، کہ اہل شہر روپیوں کی تھیلی پیش کر دیتے جسے صدر صاحب رفاہ عام کے کاموں میں خرچ کر دیتے اب محترم صدر صاحب نے مستونگ (قلات) میں اس تجویز کو خود مسترد فرماتے ہوئے کہا ہے کہ بجائے اس کے اتنی مقدار کی تھیلی پیش کر دی جائے، تو وہ اُسے اچھے کاموں کے لئے دے دینگے۔ ہمیں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب کے بیان اور محترم صدر صاحب کی حقیقت شناسی سے خوشی ہے۔ ہمیں ان چند عاشقانِ ایوب خاں پر افسوس ہے۔ جنہوں نے چاندی میں تولنے کی تجویز پیش کی۔ ظاہر ہے کہ کوئی مصلحت پسند دنیادار بھی ہے جن میں ایسی تجویز کی مخالفت کر کے (بزعم خود) اپنے سیاسی حریفوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب ہی خاموش ہو گئے ان کی یہ خاموشی کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ ان کو ایوب خاں سے پوری ہمدردی کرتے ہوئے اور ان کی اچھی خدمات کو سراہتے ہوئے بھی اس تجویز کی مخالفت کرنی چاہیئے تھی۔ چاندی سونے میں تولنے یا تلنے کی سنت آغاخانی سنت ہے۔ ہم صدر محترم کو تُلوانا نہیں چاہتے۔ ہم کہتے ہیں۔ جو صدر مملکت کا حق ہے۔ وہ اس کو دو، جو ملک و قوم کا حق ہے وہ اُسے دو۔ اور جو رب کائنات کا حق ہے۔ وہ رب کائنات جل و علا کو دو۔ ہم مولوی فرید احمد وغیرہ کی اس پالیسی کو قطعاً ناپسند کرتے ہیں کہ سارے ملک میں دورہ کر کے صدر کی ذات کو موضوع بحث بنایا جا کر حملے جاری رکھے جائیں۔ اور تمام تحریک دورے اور پروپیگنڈے کا مقصد وحید صرف اقتدار کا حصول اور زوال ہو۔ ورنہ جب ڈھاکہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مسلمانوں کے عیسائی اور مرزائی ہونے کو جرم قرار دینے کے لئے ترمیم پیش کی تھی؛ تو مودودی پارٹی اور مولوی فرید احمد صاحب وکیل کی نظام اسلام پارٹی کیوں اسلام کے اس اہم مقصد کی مخالفت کر کے کفر نوازی میں حکومت کا ساتھ دیتی — لیکن ہم خوشامد اور غیر اسلامی طریقوں کے حامی بھی نہیں ہیں۔ آپ محترم صدر مملکت کی خارجہ پالیسی کی تعریف کریں۔ مسلم ممالک سے تعاون و تناصر کو سراہیں۔ ان کی دیگر ترقیاتی کاموں میں جو آپ ملک و ملت کے لئے پسند کرتے ہیں ان کا ہاتھ بٹائیں مگر خوشامد کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔ نہ اپنے زریں اصول کو ترک کر کے بادشاہ کو حقیقت کا مقام دینے میں کوئی خوبی ہے۔ جناب صدر محترم کا حقیقی دوست وہ ہے۔ جو ان کے اچھے کاموں میں امداد کرے حکومت کا ہاتھ بٹائے۔ اور بجائے تولنے کے زیادہ سے زیادہ رقم خدمت دین اور رفاہ عامہ کے لئے ان کی خدمت میں پیش کرے۔ جیسے کہ خود صدر محترم نے فرمایا۔ اور ساتھ ہی بحیثیت ایک انسان کے ان سے جو بھول چوک یا غلطی ہو یا ہونے لگے۔ ان سے خیر خواہانہ طور پر عرض کیا جا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً ہم نے ہمیشہ کہا ہے۔ اور اب پھر کہتے ہیں کہ مرزائیوں اور امریکہ کے ایجنٹوں پر اعتماد کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے، اسی طرح اسلامی ملک میں مسلمانوں کی ۹۵ فیصد اکثریت کے مذہبی جذبات کا احترام اور شریعت حقہ کے احکام کا نفاذ ہی تمام مسلمانوں کے باہمی بہترین تعلقات اور استحکام پاکستان کا حقیقی سبب ہو سکتا ہے۔ تمام سنجیدہ طبقوں اور بلند پایہ افراد کا فرض ہے۔ کہ جس سے بھی یہ ممکن ہو، وہ خوش اسلوبی اور نیک نیتی سے اس فرض کو انجام دیں۔ آخر میں اہل کراچی کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ آپ کو تولنے کی سوجھی تو چاندی پر کیوں موقوف رکھا آپ نے سونے اور جواہرات میں تولنے کی تجویز کیوں نہ کی۔ ہمارے خیال میں جو حکومت واقعی اسلام کے احکام جاری کرے، اسلام کو سربلند کرے۔ اور عالم اسلام کے اتحاد کی کوشش کرے۔ اس حکومت کو تولا جائے۔ تولا جائے یا نہیں۔ مگر یہ کارنامہ بلاشبہ زر و جواہر میں تولنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حکومت کو اور حکام و عوام کو اس کی توفیق دیں۔ تاکہ وہ سمجھیں۔ کہ ایک ہزار سال تک اسلام اور اہل اسلام کی جو دھاک دنیا پر بیٹھی تھی۔ وہ سچی محبت اسلامی اخوت اور کتاب و سنت سے وابستگی کی وجہ سے تھی۔ اور آج بھی ہم اسی راہ پر گامزن ہو کر لیلائے مراد تک پہنچ سکتے ہیں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر

ہدائت اور فلاح یافتہ کون لوگ ہیں؟

سورۂ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیتوں میں مذکورہ سوال کا جواب حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے خوب بیان فرمایا ہے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی سورہ بقرہ ہے جو ۲۸۶ آیات پر مشتمل ہے۔ اس میں ہزاروں احکام اور حقائق و معارف ہیں۔ اسی لئے اس کو سنام القرآن بھی کہتے ہیں۔

اس سورۃ کی سب سے پہلی آیت یعنی الٓمّٓ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے درمیان ایک راز اور رمز ہے جس کے معنی کسی حکمت بالغہ کی بنا پر اُمت کو نہیں بتلائے گئے۔ اور نہ اُمت کے لئے مناسب ہے کہ اس کی کھوج میں لگے حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ کہ ہر کتاب میں کوئی راز ہوتا ہے۔ اور قرآن کا راز اوائل سورۃ میں حروفِ مقطعات ہیں

(۲) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(ترجمہ) یہ کتاب ایسی ہے۔ جس میں کوئی شبہ نہیں۔ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ ہدائت کے عام درجہ کے اعتبار سے اگرچہ قرآن سارے جہان کے لئے ہدایت ہے۔ لیکن ہدایت کا دوسرا مخصوص درجہ صرف مومنین و متقین کا حصہ ہے۔ اور یہاں اسی ہدایت کا بیان ہے۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں جو دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں کی گئی تھی۔ اسی دعا کی مقبولیت کا بیان اس آیت میں ہے۔ کہ ہم نے تمہاری یہ دعا سُن لی اور قرآن بھیج دیا۔ جو ہدایت کا آفتاب ہے۔ جو ہدایت چاہتا ہے قرآن کو پڑھے اور دیکھے۔ پھر اس کے احکام پر عمل کرے۔ اس کے بعد کی تین آیتوں میں متقین کی مخصوص صفات بیان کرکے یہ تبلادیا۔ کہ یہ جماعت ہدایت یافتہ ہے۔ انہیں کا راستہ صراطِ مستقیم ہے۔ جس کو سیدھا راستہ مطلوب ہو۔ اس جماعت میں شامل ہو۔ ان کے ساتھ رہے۔ اُن کے عقائد و نظریات کو، اُن کے اعمال و اخلاق کو اپنا نصب العین بنائے۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(ترجمہ) (متقین) وہ لوگ ہیں۔ جو بن دیکھی باتوں پر یقین لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے اُن کو معدی [illegible] ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ہدایت یافتہ جماعت یعنی مومنین و متقین کی جو صفات اور علامات بیان کی گئی ہیں۔ ان کے ضمن میں ایمان کی تعریف اور اس کی پوری حقیقت کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

ایمان کی تعریف:

پہلا مسئلہ ایمان کی تعریف ہے۔ جس کو قرآن نے یومنون بالغیب کے صرف دو لفظوں میں پورا بیان کردیا۔ لفظ ایمان اور غیب کے معنی سمجھ لئے جائیں تو پوری حقیقت اور تعریف سمجھ میں آجاتی ہے۔

لغت میں کسی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔ اس لئے محسوسات و مشاہدات میں کسی کے قول کی تصدیق کرنے کو ایمان نہیں کہتے۔ لفظ غیب لغت میں ایسی چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو نہ بدیہی طور پر انسان کو معلوم ہوں۔ اور یہ انسان کے حواس خمسہ اُس کا پتہ لگا سکیں۔ یعنی نہ وہ آنکھ سے نظر آئیں۔ نہ کان سے سنائی دیں نہ ناک سے سونگھ کر یا زبان سے چکھ کر ان کا علم ہو سکے۔ اور نہ ہاتھ سے چھو کر ان کو معلوم کیا جاسکے۔ قرآن میں لفظ غیب سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں۔ جن کی خبر رسول اللہ نے دی ہے۔ اور ان کا علم بداہت، عقل اور حواس کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات بھی آجاتی ہیں۔ تقدیری امور، جنت و دوزخ کے حالات، قیامت اور اس میں پیش آنے والے واقعات بھی، فرشتے اور تمام آسمانی کتابیں اور انبیائے سابقین بھی۔

تو یہاں ایمان بالغیب کے معنی یہ ہوگئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایات و تعلیمات لے کر آئے۔ اُن سب کو یقینی طور پر دل سے ماننا، شرط یہ ہے کہ اس تعلیم کا رسول اللہ سے منقول ہونا قطعی طور پر ثابت ہو۔ جمہور اہل ایمان کے نزدیک ایمان کی یہی تعریف ہے۔

ماننے کا نام ایمان ہے۔ محض جاننے کو ایمان نہیں کہتے کیونکہ جہاں تک جاننے کا تعلق ہے۔ وہ تو ابلیس و شیطان اور بہت سے کفار کو بھی حاصل ہے۔ کیونکہ اُن کو آنحضرتؐ کے صدق کا یقین تھا۔ مگر اُس کو مانا نہیں۔ اس لئے وہ مومن نہیں ہوئے۔

دوسرا مسئلہ اقامت صلوٰۃ کا ہے اقامت صلوٰۃ کے معنی محض نماز پڑھنے کے نہیں بلکہ نماز کو ہر جہت اور ہر حیثیت سے درست کرنے کا نام اقامت ہے۔ جس میں نماز کے تمام فرائض، واجبات، مستحبات اور پھر ان پر دوام و التزام، یہ سب کچھ آگیا۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس جگہ نماز سے کوئی خاص نماز مراد نہیں۔ بلکہ فرائض و واجبات اور سب نفلی نمازوں کو یہ لفظ شامل ہے۔

خلاصہ مضمون یہ تھا کہ وہ لوگ جو نمازوں کی پابندی بھی تو علیہ شرعیہ کے مطابق کرتے ہیں۔ اور ان کے پورے آداب بھی بجالاتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ہے۔ اس میں بھی صحیح اور تحقیقی بات جس کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے یہی ہے کہ ہر قسم کا خرچہ جو اللہ کی راہ میں کیا جائے داخل ہے خواہ فرض زکوٰۃ ہو۔ یا دوسرے صدقات واجبہ یا نفلی صدقات و خیرات۔ کیونکہ قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ انفاق استعمال ہوا۔ عموماً نفلی صدقات ہی یا عام معنی میں استعمال کیا گیا ہے زکوٰۃ فرض کے لئے عموماً لفظ زکوٰۃ ہی آیا ہے۔

اس مختصر جملہ میں لفظ "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ" پر غور کیجئے۔ تو ایک طرف یہ لفظ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ایک قوی داعیہ شریف انسان کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو کچھ مال ہمارے پاس ہے۔ یہ سب خدا ہی کا عطا کردہ اور اس کی امانت ہے۔ اگر ہم اس تمام مال کو بھی اللہ کی راہ میں اس کی رضا کے لئے خرچ کر دیں تو حق اور بجا ہے۔ اس میں بھی ہمارا کوئی احسان نہیں ہے۔

جان دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس پر مزید اضافہ "مِمَّا" نے کر دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے دیئے ہوئے مال کو بھی پورا خرچ کرنا نہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ خرچ کرنا ہے۔

اس مسئلہ کے ضمن میں ایک اور مسئلہ لفظ رَزَقْنٰا سے نکل آیا۔ کیونکہ رزق اصطلاح شرع میں اُس مال کو کہا جاتا ہے۔ جو حلال طریقہ سے حاصل ہو۔ حرام مال کو رزق نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے اس لفظ سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ حرام مال سے صدقہ درست نہیں۔ اور ایسا صدقہ اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔

ان آیات میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے اول ایمان بالغیب کا ذکر فرما دیا گیا۔ پھر اقامتِ صلوٰۃ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا۔

ایمان کی اہمیت تو سب کو معلوم ہے کہ وہی اصل الاصول اور سارے اعمال کی مقبولیت کا مدار ہے۔ لیکن جب ایمان کے ساتھ اعمال کا بیان کیا جائے۔ تو ان کی فہرست طویل اور فرائض و واجبات کی تعداد کثیر ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اعمال میں سے صرف دو عمل نماز اور انفاقِ مال کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیا راز ہے؟

اس میں غالباً اس طرف اشارہ ہے۔ کہ جتنے اعمال انسان پر فرض یا واجب ہیں۔ اُن کا تعلق یا تو انسان کی ذات اور بدن سے ہے یا اُس کے مال سے۔ بدنی اور ذاتی عبادت میں سب سے اہم نماز ہے۔ اس کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا اور مالی عبادات سب کی سب لفظ انفاق میں داخل ہیں۔ اس لئے درحقیقت یہ تنہا دو اعمال کا ذکر نہیں بلکہ تمام اعمال و عبادات ان کے ضمن میں آگئے۔ اور پوری آیت کے معنی یہ ہو گئے۔

کہ متقین وہ لوگ ہیں۔ جن کا ایمان بھی کامل ہے اور عمل بھی۔ اور ایمان و عمل کے مجموعہ کا نام ہی اسلام ہے گویا اس آیت میں ایمان کی مکمل تعریف کے ساتھ اسلام کے مفہوم کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

(۷۸۶)
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۸ ستمبر ۱۹۶۴ء

مسلم حکومتوں کے لئے لمحۂ فکریہ

دشمنانِ اسلام کی سازشیں

(از:- غلام غوث ہزاروی)

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اس وقت دنیا بھر میں بے چینی ہے۔ بڑی طاقتیں آپس میں دست و گریباں ہیں۔ ہوتی رہیں۔ ان سے ہمیں کیا سروکار۔ ان میں قیامت تک بغض و عناد کی آگ بھڑکانے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے وَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ (اور ہم نے ان کے درمیان بغض و عناد کو قیامت تک کے لئے بھڑکا دیا ہے) اُن کا آپس میں دست و گریباں ہونا مسلمانوں کے لئے رحمت ہے۔ ورنہ اگر آج دنیائے کفر باہم مکمل اتحاد کرلیتی، تو مسلم ممالک کی دشواریوں میں چند در چند اضافہ ہو جاتا۔

بہرحال ہمیں مسلم ممالک کے باہمی تعلقات کے لئے سوچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضؓ پر احسان جتایا ہے کہ تم آپس میں دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دئے۔ اور تم بفضلہ تعالیٰ بھائی بھائی ہو گئے۔ دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ایمان والے بھائی بھائی ہیں۔ جب تک مسلمانوں میں یہ اخوت اسلامیہ دینیہ، روحیہ قائم رہی۔ وہ دنیا میں سب سے بڑی طاقت اور دشمنان اسلام ان کے مقابلہ میں ذلیل و خوار تھے دشمنوں نے بھی اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی کامرانی اور قوت کا راز اسی اتحاد و اخوت میں سمجھا چنانچہ انہوں نے ان میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی سب سے پہلی شرارت اس سلسلہ میں جس شخص نے کی وہ عبداللہ بن سبا تھا۔ اسی خناس نے اسلامی بھیس میں اسلام کو نقصان پہنچایا اور آج جو بھی سنی شیعہ مناقشات ہیں۔ یہ سب اسی کے کھلتے بین ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی آویزش کا بانی مبانی یہی تھا چنانچہ جنگ جمل، جنگ صفین جیسے خطرناک معرکے مسلمانوں میں پیش آ گئے۔ مگر باوجود اس کے چونکہ یہ واقعات صرف غلط فہمی پر مبنی اور محض نیک نیتی کی وجہ سے ہو رہے تھے۔ اس لئے دشمنان اسلام کو مسلمانوں کے معاملات میں دخل دینے کی راہ نہ مل سکی۔

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی دو جدا جدا حکومتیں قائم ہو گئی تھیں۔ شاہ روم نے جو عربوں کے ہاتھوں پٹ کر خطرناک شکستیں کھا چکا تھا۔ اس نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر حضرت معاویہؓ کو خط لکھا کہ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں میں آپ کی ہر طرح امداد کرنے کو تیار ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے اس کو جو جواب دیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے اہل باطل کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے لکھا۔ اے رومی کتے اگر تو حضرت علیؓ کے خلاف لڑے گا۔ تو ان کی طرف سے پہلا سپاہی لڑنے والا میں ہوں گا۔

مگر چند صدیوں کے بعد یہ حالات باقی نہ رہے اور دشمنان اسلام کو مسلم ممالک میں ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل گیا۔ اور یہی بات ہمارے ضعف و اضمحلال اور انحطاط کا سبب بنی

بہت پرانی باتوں کو چھوڑیئے۔ ماضی قریب میں انگریزوں نے عربوں کو ترکوں کے خلاف اُکسایا۔ شریف حسین (گورنر مکہ مکرمہ) نے ترکوں سے بغاوت کر دی۔ شریف حسین کو یہ سبز باغ دکھایا گیا۔ کہ تم عربوں کے بادشاہ بن جاؤ گے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ ترکوں اور عربوں میں مستقل مخالفت قائم ہو گئی۔ عرصہ تک ترکوں نے حج بند کر دیا۔ اور دوسری طرف عرب بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ بجائے ایک سلطنت کے عراق، شام، اردن، حجاز، بحرین کویت وغیرہ چھوٹی چھوٹی اٹھائیس حکومتیں قائم ہو گئیں۔ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے عربوں اور ترکوں میں دشمنی ڈال کر انگریزوں نے فلسطین میں یہودی حکومت قائم کر دی۔ جو آج تک عربوں کے سینہ میں ناسور بنا ہوا ہے۔ مگر فلسطین کی اسرائیلی حکومت کو کسی عرب ملک نے تسلیم نہیں کیا۔ مگر ترکوں نے فوراً تسلیم کر لیا۔ کاش ترک عربوں سے ہزار ناراض ہوتے۔ مگر یہودی حکومت کو تسلیم نہ کرتے۔ جو غلطی اس وقت ترکوں نے کی ہے۔ وہی غلطی آج مصر کر رہا ہے۔ جبکہ جزیرہ قبرص میں ترک آبادی پر عرصۂ حیات یونانی وحشیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ اور یونانی اور ترک حکومتوں میں خاص کر قبرص کی حکومت سے جنگ کا خطرہ ہے، مصر کا رویہ ترکوں کے خلاف اسلامی اخوت اور اسلامی عالمی سیاست کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ مگر ہمیں یہاں جس بات پر روشنی ڈالنی ہے وہ یہ ہے کہ عالم اسلام میں ہر جگہ دشمنوں نے اپنی ریشہ دوانیوں سے مسلمانوں کو مبتلائے آلام کر رکھا ہے۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کا جھگڑا نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ انڈونیشیا مشرق بعید میں تازہ آزاد شدہ بڑی طاقت ہے۔ جو امریکہ اور برطانیہ کو کسی طرح پسند نہیں ہے۔ اس کشمکش میں ان کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ برطانیہ نے انڈونیشیا کے مقابلہ میں ملائیشیا کی امداد کا اعلان کر دیا ہے اور انڈونیشیا روس سے اسلحہ حاصل کر رہا ہے

یہی حال فلسطین کا ہے۔ عرب سارے پریشان ہیں۔ اور یہودی امریکی طاقت کے بل بوتے پر عربوں کے سینے پر مونگ دل رہا ہے۔ عرب ممالک اس کے مقابلہ میں روس سے تعلق جوڑے ہوئے ہیں۔

یہی حال قبرص کا ہے۔ امریکہ چونکہ ترکی کا حلیف ہے (اگرچہ عادت کے مطابق منافقت سے کام لے رہا ہے) اس لئے روس نے یونان کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ گویا قبرص میں ترکی اڈے کو روس امریکی سیاست کا مہرہ سمجھتا ہے۔ جبکہ بحیرہ روم میں امریکہ کا چھٹا بحری بیڑا موجود ہے۔ امریکہ اور روس کی یہی رقابت اور مسلم ممالک کے اپنے اپنے مقامی مفادات مسلم ممالک کے اندر گروہ بندی کا سبب بنے ہوئے ہیں، ترک یہ سمجھ رہے ہیں کہ روس کے حملے کا جواب وہ بغیر امریکی تعاون کے نہیں دے سکتے عرب ممالک سمجھ رہے ہیں کہ روسی حمایت کے بغیر عرب ممالک کی آزادی خطرہ میں ہے اور وہ اسرائیلی خطرہ کا کماحقہٗ انسداد نہ کر سکیں گے اس لحاظ سے اس وقت پاکستان کی خارجہ سیاست کا رخ بہتر ہے۔ ہمارا معاہدہ امریکہ سے بھی ہے اور اس کی خوشنودی یا ناراضگی سے قطع نظر کر کے ہم چین اور روس سے بھی معاہدات کر رہے ہیں ہم کو نہ امریکہ کی دوستی عربوں کے خلاف کر سکتی ہے۔ نہ روسی اور چینی تعلق ترکوں کے خلاف اُکسا سکتا ہے۔ کاش کہ مسلم ممالک سوچتے۔ اور وہ جس سے بھی معاہدہ کرتے اور جو کچھ بھی صحیح سمجھتے، کرتے۔ مگر دیگر مسلم ممالک کے ساتھ اسلامی اخوت کا رشتہ قائم رکھتے کسی مسلمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے، اور ہر ایک کی فتح کو اپنی فتح قرار دیتے۔ اس سے سب کا وقار بھی قائم رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد بھی دستگیری کرتی۔ اللہ تعالیٰ تمام ممالک اسلامیہ کو یہ سوچنے سمجھنے کی توفیق دیں۔ آمین!

کیا پہلے ترمیمی بل کے حق میں ووٹ دینے والے بھی فروخت ہو گئے تھے

"شہاب" کے کالم نگار اظہار رمزی صاحب کا ایک بالواسطہ دعویٰ

(از قلم رمز شکن)

"رمزیت" کے مظہر کوئی "اظہار رمزی" صاحب ہیں۔ جو ہفت روزہ "شہاب" لاہور میں "رموز خفی" سے پردہ ہٹا کر اظہار علمی فرمایا کرتے ہیں۔ اور "اظہار رمزی" کے نام سے اسم بامسمیٰ بن کر پاکستان کے خاص و عام پر ظاہر و فاش ہونے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی ملحوظ رکھنے کی ہے کہ آپ مولانا غلام غوث صاحب کے ان پڑھ لکھنے والے مریدوں کے برعکس مودودی صاحب کے پڑھے لکھے لکھنے والے مرید ہیں۔

۶ ستمبر ۱۹۶۴ء کے "شہاب" میں آپ نے اپنے آپ کو ظاہر فرمانے کے لئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب کو بطور خاص ہدف "اظہار" بنایا ہے۔ اور مولانا غلام غوث صاحب کی "گاؤ زبان" کے مقابلہ میں اپنی "بنفشہ" پیش فرمائی ہے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں کی جوانی کے پاؤں، مولانا غلام غوث صاحب کے بڑھاپے کی لاٹھی نے جس بری طرح قطع کئے ہیں۔ اس کا درد و غم ان لوگوں کے سینے میں تہ تک بیٹھ گیا ہے۔ اور یہ ہی ان کا وہ "رمز خفی" ہے۔ جو پیچ و تاب کھا کھا کر مختلف الزام تراشیوں اور خانہ ساز دروغ بافیوں کی صورت میں "اظہار رمزی" بن بن کر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ آخر شکست خوردہ ذہنیت اور بڑھتا ہوا احساس کمتری اس کے سوا اور کر ہی کیا سکتا ہے۔

اسلام کے نام سے ان بے چاروں نے تمام علماء سلف و خلف کی پگڑیاں اچھال اچھال کر صحابہ کرام کے گریبانوں پر ہاتھ ڈال ڈال کر اور انبیاء علیہم السلام پر حرف گیریاں کر کر کے جس طمطراق کے ساتھ اپنا کاروبار سجایا تھا۔ اسے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے بڑھاپے کی لاٹھی کی چند ہی ضربوں نے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اب یہ حضرات اس لاٹھی کی طرف منتقمانہ حاسدانہ اور سہمی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں تو کیا کریں۔ پھر اس پر یہ ستم اور ہوا ہے کہ مولانا کے بڑھاپے کی یہ لاٹھی اب انتخابات کے عصا کی صورت میں ہر فرعون کے سر کے لئے ضرب کلیم بن کر نکل پڑی ہے۔ اور سب جادوگروں و سامریوں کو اندیشہ لاحق ہو گیا ہے، کہ انہیں اپنی اپنی رسیاں سمیٹنے اور اپنے اپنے ساختہ بچھڑے کو سٹینے پر مجبور نہ ہو جانا پڑے۔ آخر یہ اسی کا ہی تو دھڑکا ہے۔ جس نے ان بے چاروں کو اس حد تک لاچار کر دیا ہے کہ اب یہ مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف پورے قومی پریس کو اکسانے اور اس کے نام کی دہائی دینے پر اتر آئے ہیں۔

ویسے رمزی صاحب بڑے ہی رمز شناس معلوم ہوتے ہیں آپ نے ایک اور گہرے رمز پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ وہ یہ کہ موجودہ اسمبلیوں میں ترمیمی بلوں کے حق میں جو ووٹ ڈالے گئے ہیں وہ فروخت ہو کر اور قیمت وصول کر کے ڈالے گئے ہیں۔ دوسرے ترمیمی بل کے حق میں مفتی محمود صاحب نے جو ووٹ ڈالا وہ فروخت ہو کر اور قیمت وصول کر کے ڈالا اور ان کی اس منطق کے مطابق پہلے ترمیمی بل کے حق میں عباس علی صاحب، یوسف صاحب، مولوی فرید احمد صاحب وغیرہ نے جو ووٹ ڈالا تھا وہ بھی فروخت ہو کر اور قیمت وصول کر کے ڈالا تھا۔ دوسرے ترمیمی بل کے وقت غالباً مناسب قیمت نہیں ملی۔ اس لئے ان حضرات نے اس کے خلاف ووٹ ڈالا۔ لیکن چونکہ پہلے ترمیمی بل کے موقعہ پر پوری پوری قیمت وصول ہو گئی تھی۔ اس لئے باوجود اس کے کہ اس کے پاس ہونے سے ارتداد کا دروازہ کھلتا تھا اور مفتی محمود صاحب اس کے انسداد کے لئے ترمیم بھی پیش کر رہے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے نہ مفتی صاحب کی ترمیم کی پرواہ کی نہ مسلمانوں کے مرتد ہونے کے مرتد ہونے کے اندیشہ کو خاطر میں لائے اور پہلے ترمیمی بل کے حق میں ووٹ دے دیا۔ اور فروخت ہونے و قیمت وصول کرنے کی رسم کے بانی مبانی بنے۔ یقیناً اسمبلی کے رازوں میں یہ سب سے بڑا اور سب سے پیارا راز ہے۔ جو شاید ہمیشہ کے لئے راز ہی رہے کہ وہ کیا قیمت تھی۔ جسے وصول کر کے اور خود کو بیچ کر پہلے ترمیمی بل کی جو تبدیلی مذہب کے حق کے نام پر مسلمانوں کو بھی مرتد ہو جانے کی اجازت دیتا ہے۔ مفتی محمود صاحب کی مخالفت کے باوجود ان حضرات نے حمایت کی۔ ہم جانتے ہیں کہ رمزی صاحب اس راز پر سے پردہ اٹھانے کی قیامت تک بھی اظہار جرأت نہ کر سکیں گے۔ ہم انہیں چیلنج کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ پہلے ترمیمی بل کی اس دفعہ کی جس میں تبدیلی مذہب کی عام اجازت کا حق دے کر مسلمانوں کے مرتد ہو جانے کی … اجازت شامل ہے اس کے حق میں ان کے اسلام پسندوں نے کیوں ووٹ دیا تھا؟ اور کتنی قیمت پہ اس کے لئے فروخت ہوئے تھے؟ اور کیا قیمت وصول کر کے مفتی محمود صاحب کی اس ترمیم کی کہ "مسلمانوں کو تبدیلی مذہب کی اجازت نہیں ہوگی"۔ مخالفت کی تھی؟ کاش ان رموز پر سے بھی کبھی رمزی صاحب پردہ اٹھا سکیں۔

رہی یہ ڈینگ کہ مدیر "شہاب" مولانا ہزاروی کو مودودی صاحب کے علمی اور شخصی پائے کا آدمی نہیں سمجھتے۔ تو اس سے مولانا ہزاروی کی عظمت میں کیا فرق آتا ہے۔ اس ملک میں ایسے بھی افراد بستے ہیں۔ جو مودودی صاحب کو پرویز اور مرزا بشیر وغیرہ کے علمی و شخصی پائے کا آدمی نہیں سمجھتے۔ تو کیا ان کا ایسا سمجھنا آپ کو تسلیم ہے۔ اگر تسلیم ہے تو اعلان فرمائیں۔ پھر ہم آپ کی اس ڈینگ کو بھی تسلیم کر لیں گے۔

رمزی صاحب نے اپنی تحریر میں جگہ جگہ دریدہ دہنی، دشنام طرازی اور سوقیانہ پن سے بھی کام لیا ہے۔ اور مولانا ہزاروی و مفتی محمود صاحب کے لئے بازاری زبان تک استعمال فرمائی ہے۔ فی الحال ہم اس کے ترکی بہ ترکی جواب سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس لئے کہ رمزی صاحب سے ہمارا یہ پہلا تعارف ہے۔ اور ان کے مغلظات کا یہ پہلا نمونہ ہمارے سامنے آیا ہے۔ البتہ اگر رمزی صاحب نے اپنی اس مشق ناز کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا تو انشاءاللہ ان کی تواضع اور خاطر داری کا مزید سر و سامان ان کی شایان شان مہیا کر دینگے۔

اصل میں اس قسم کی مذبوحی حرکات کی تہ میں بعض نفسیاتی عوامل کارفرما ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کیوں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مفتی محمود صاحب ان لوگوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان لوگوں نے ایک مدت تک اپنے اس منصوبہ پر محنت کی تھی کہ عام مسلمان، علماء حق سے کٹ کر صرف ان کے پیش کردہ اور خود ساختہ اسلام کی طرف راغب ہوں۔ سیاسی حالات کے پیہم تغیرات اور برطانوی اقتدار کی مصلحت بینیوں نے ان کے اس منصوبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ انہیں امید تھی کہ وہ بالآخر مسلمان قوم کو اسلام کے نام سے اپنے پیچھے لگا کر ایک دن عروج و اقتدار کی آخری سیڑھی پر جا پہنچیں گے ملک میں، ایوان حکومت میں، اسمبلیوں میں وہی اسلام کے نمائندے سمجھے جائیں گے۔ انہیں کی ماری حلال اور انہیں کا کہا جائز تصور کیا جائے گا۔ لیکن مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی صاحب اور ان کے رفقاء کی پیہم کوششوں سے ان کا یہ خواب پاکستان میں پورا ہوتے ہوتے رہ گیا۔ مسلمان پھر سے علماء حق کی طرف رجوع کرنے لگے ہیں۔ ان کا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے جڑتا جا رہا ہے۔ وہ ان کے خود ساختہ اسلام اور صحابہ و سلف صالحین سے منتقل ہوتا ہوا آنے والے اسلام کے مابین امتیاز کرنے لگے ہیں۔ حقیقت حال واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اصل و نقل میں امتیاز قائم ہو گیا ہے۔ ان کے دعووں کی قلعی کھل رہی ہے۔ حتیٰ کہ ان کے خلاف توقع ہر دو حضرات نے صوبائی و قومی اسمبلیوں میں بھی صحابہ و سلف صالحین سے منقول اصل اسلام جا پیش کیا ہے۔ اور ان کے خود ساختہ اسلاموں کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اس حقیقت کو سب سمجھنے لگے ہیں۔ اور ان کے تمام کئے کرائے پر پانی پھرتا جا رہا ہے۔ شکست خوردگی کے احساس نے ان کے اندر جھنجھلاہٹ اور کھسیانہ پن پیدا کر دیا ہے۔ اور اب یہ لوگ اتہام تراشیوں و الزام سازیوں پر اتر آئے ہیں۔ مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمود صاحب کے خلاف من گھڑت باتیں پھیلا کر اپنے دل کے جلے پھپھولے پھوڑنا چاہتے ہیں۔ جس کا ادنیٰ نمونہ ۶ ستمبر کے "شہاب" میں شائع شدہ اظہار رمزی صاحب کی تحریر ہے۔ ان کی یہ قابل رحم حالت لائق عبرت ہے۔ اللہ ہی اس گرداب ذہنی سے انہیں نجات دے تو دے ورنہ خانہ ساز دروغ بافیوں کا یہ سلسلہ ابھی نہ جانے کب تک یہ لوگ جاری رکھیں گے۔

حبطت اعمالہم وحسرات علیہم کی یہ بڑی ہی دردناک کیفیت ہے۔ جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں۔ اللہ رحم فرمائے۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ہمارا ایجنٹ حضرات سے التجا کی جاتی ہے کہ جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایا جات ارسال کر دیں۔

(ناظم دفتر)

Scanned with CamScanner

عشق کے ہیں نئے نئے انداز

گھر کا دروازہ بند ہے۔ صاحب خانہ، اس کی بیوی اور فرزند بیٹھے ہیں۔ باہر سے جانی پہچانی آواز آتی ہے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

سلام کرنے والا جواب نہیں سنتا۔ صاحب خانہ نے بہت دھیمی آواز میں جواب دیا۔ وہ سلام کرنے والے کو اپنے جواب کی آواز سنانا نہیں چاہتا تھا۔ اتنے میں ایک بار پھر وہی دلکش آواز آئی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

جواب پھر نہیں سنائی دیا۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہی صدائے سلامتی کی حسین آواز آئی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

جواب پھر بھی نہیں سنائی دیا۔ سلام کرنے والا تین بار جواب نہ پاکر اُلٹے پاؤں واپس ہونے لگا۔ اس کا معمول ہی تھا کہ تین آوازوں کے بعد بھی جواب نہ آتا تو وہ واپس ہو جاتا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق واپس ہونے لگا، مگر اندر صاحب خانہ کا فرزند کچھ تعجب اور کچھ خفگی کی ملی جلی آواز میں بول اٹھا:

"اباجان! آپ یہ آواز نہیں پہچانتے۔ یہ کون سلام کر رہا ہے آپ خاموش بیٹھے ہیں اور اندر نہیں بلاتے؟"

فرزند کا اعتراض بالکل بجا تھا۔ جانے پہچانے آدمی کے سلام کو جواب دینا اور اسے اندر بلانا اخلاقی فرض ہے۔ سلام کرنے والا جتنی بلند شخصیت ہوگی، اس سے بے رخی برتنے والا اتنا ہی زیادہ گستاخ، بے ادب اور بدتمیز تصور کیا جائے گا۔ پھر ایک بار نہیں۔ تین تین بار۔ سہواً یا غفلتاً نہیں۔ جان بوجھ کر عمداً اور قصداً۔ فرزند نے باپ سے کوئی بے جا سوال نہ کیا تھا۔ کوئی غلط اعتراض نہ کیا تھا۔ مگر قربان جائیے اس انوکھے باپ کے۔ بیٹے کے جواب میں کچھ کہا اور تیزی سے باہر آیا۔ سلام کرنے والے نے ابھی چند ہی قدم کا فاصلہ طے کیا تھا۔ صاحب خانہ دوڑ کر اس سے لپٹ گیا۔ اس کے نورانی جسم کو بار بار چوما اور کہنے لگا۔

"مجھ پر میرے ماں باپ صدقے، میں سلام کا جواب بہت دھیمی آواز میں دے رہا تھا۔ غرض یہ تھی کہ تیری پاکیزہ زبان سے بار بار ہمارے لئے سلامتی کی دعا السلام علیکم۔ نکلے"۔

صاحب خانہ کی اس ادا پر کائنات کا ذرہ ذرہ وجد میں آگیا عمل بظاہر جتنا زیادہ مکروہ اور ناپسندیدہ تھا نیت اتنی ہی پاکیزہ اور بلند تھی۔ نیت حسین ہو تو فعل قبیح بھی بلکہ حسن بن جاتا ہے۔ آنے والے کو صاحب خانہ کی یہ ادا اتنی پسند آئی۔ کہ اس نے ایک بار پھر سلامتی کی دعا دی اور اس کے گھر کے اندر واپس آگیا۔

یہ صاحب خانہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور یہ سلامتی کی دعا کرنے والا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

صحن مسجد میں بھی کسی کا منتظر ہے۔ اس لئے کہ مخبر صادقؐ نے جبریلؑ کی زبانی یہ اطلاع دی ہے۔ کہ "اللہ کا مہمان آنے والا ہے"۔ تمام اہل مجلس کی نظریں کبھی دروازے کی طرف اور کبھی خبر دینے والے کے روشن چہرے کی طرف اٹھتی ہیں۔

یکایک ایک نوجوان آتا دکھائی دیا۔ پریشان حال پریشان بال۔ اس کی ساری کائنات کمبل کے دو ٹکڑے تھے۔ ایک بدن پوشی کا کام دے رہا تھا اور دوسرا ستر پوشی کا۔

مخبر صادقؐ نے اٹھ کر استقبال کیا اور گلے سے لگایا۔ اس کے بعد وہ چبوترے والوں (اصحاب صفہ) میں داخل ہو گیا۔ کچھ محنت مزدوری کرتا اور باقی سارا وقت دین سیکھنے میں لگا دیتا۔

اس کا باپ مر چکا تھا۔ چچا اس کا ولی تھا اور شقاوت میں ابوجہل سے بھی آگے تھا۔ اس کا سارا ترکہ اس کے چچا کے قبضہ میں تھا۔ اس نوجوان نے کہیں ایک دن یہ کہہ دیا۔ "چچا جان! میں اپنے دل میں فرزند عبداللہ سے ملنے کا اشتیاق محسوس کر رہا ہوں"۔ اس شوق کا ظاہر ہونا تھا کہ ظالم چچا نے کھجور کی سونٹی سے خبر لینی شروع کی۔ اتنا مارا کہ بدن پہ دھجیاں پڑ گئیں۔ کپڑے چھین لئے اور وہ برہنگی کی حالت میں ماں کے پاس پہنچا۔ اس نے رحم کھا کر ایک کمبل کے دو ٹکڑے جسم پوشی و ستر پوشی کے لئے دے دیئے۔ اسی حالت میں منزلیں طے کرتا ہوا وہ منزل مقصود پر آگیا اور اصحاب صفہ میں داخل ہو گیا۔

اسے قرآن سے عشق تھا۔ اکثر بلند آواز میں قرآن پڑھا کرتا بعض لوگوں کو یہ ناگوار بھی گزرتا، مگر وہ خاموش رہتے۔ فرزند خطاب نے اسے کئی بار سمجھایا کہ صاحبزادے! تمہاری قرأت سے دوسروں کو خلل پہنچتا ہے۔ لہٰذا آواز کو ذرا پست رکھا کرو۔ نوخیز نوجوان نے اس نصیحت کی طرف کوئی خاص دھیان نہ دیا اور اپنے ذوق وشوق میں لگا رہا۔

فرزند خطاب کو ایک بار غصہ آیا۔ ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے ہاتھ پکڑ لیا اور آواز آئی۔

"اسے کچھ نہ کہو۔ یہ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا کر آیا ہے"۔ اس دن کے بعد سے ابن خطاب نے اسے کچھ کہنے کی پھر کبھی کوئی جرأت نہ کی۔

اس نوخیز نے ایک دن اپنی تمنا کا اظہار یوں کیا:

"میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی آرزو رکھتا ہوں"

جواب ملا۔

"اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے نکل کھڑے ہو اور راستے میں کسی وجہ سے موت آجائے تو یہ بھی عین شہادت کی ہی موت ہوگی"۔

یہ جملے مخبر صادقؐ کی زبان اقدس سے بلاوجہ نہ نکلے تھے۔ جلد ہی تبوک کا سفر درپیش آگیا۔ مجاہدین کا قافلہ مدینے سے روانہ ہوا۔ یہ نوجوان راستے ہی میں بیمار ہوا۔ تیز بخار کا حملہ تھا۔ جانبر نہ ہو سکا۔ مگر یہ عجیب موت تھی کہ زندگیاں اس پر قربان ہو رہی تھیں۔ مقصود کائنات سربالیں موجود تھا۔ مرنے والے کی نظریں چہرۂ اقدس پر جمی ہوئی تھیں۔ ساکنانِ حریم قدس عالم وجد میں گویا یوں کہہ رہے تھے

بہ چہ ناز رفتہ باشد زجہاں نیاز مندے
کہ بوقت جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی

موت کی آخری ہچکی سے پہلے اس نے بھرپور نظروں سے چہرۂ انور کو دیکھا اور آنکھوں کے پردے میں تصویر لے کر ہمیشہ کے لئے آنکھیں موند لیں ؎

آ پیارے نین میں پلک توہے موندوں
نا میں دیکھوں اور کو نا توہے دیکھن دوں

جس کسی نے یہ منظر دیکھا یا سنا یا آئندہ کبھی سنے گا۔ وہ زبان حال سے کہتا رہے گا کہ ؎

منم و ہمیں تمنا کہ وقتِ جاں سپردن
برخ تو دیدہ باشم تو درونِ دیدہ باشی

اس کے کفن کے لئے رحمت کائناتؐ نے اپنی نورانی چادر عنایت فرمائی۔ یہ عشق کا مارا برہنہ کرکے گھر سے نکالا گیا تھا۔ اس لئے اس منفرد قسم کے کفن کا بھی یہی حقدار ہو سکتا تھا۔ اس کی قبر ان منتخب روزگار بزرگوں نے کھودی۔ جن کے قدموں سے اپنی آنکھیں ملنا حوران بہشت کے لئے بھی موجب فخر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں — جو "کنتم خیر امۃ" کے اولین مخاطب ہیں۔ رات ہو چکی تھی۔ مشعل اس کے ہاتھ میں تھی جو مسجد نبوی کا سب سے پیارا موذن تھا۔ اور جس کی استقامت نے چار دانگ عالم میں ندائے حق کی مشعل روشن کی اور جسے فاروق "سیدنا" فرما کر مخاطب کرتا تھا۔ قبر تیار ہوئی تو سید الکونینؐ پہلے خود اس میں اتر کر لیٹ گئے۔ پھر اٹھ کر کہا۔ "لاؤ اپنے بھائی کو"۔ صدیقؓ و فاروقؓ سہارا دے کر اسے اتارنے لگے۔ تو سید الکونینؐ بولے۔ ادنیا الیٰ اخاکما۔ اپنے اس بھائی کا ادب ملحوظ رہے پھر خود اسے دونوں ہاتھوں کے سہارے اس طرح گود میں لیا۔ جیسے کوئی اپنی چہیتی اولاد کو لیتا ہے۔ اسے زمین پر لٹا کر پیشانی چومی اور فرمایا:-

"محمدؐ آج شام تک اس سے راضی رہا ہے۔ بارالہٰا تو بھی اس سے راضی رہنا"۔

آج کائنات کا ذرہ ذرہ اس شہید ناز کی موت پر رشک کر رہا تھا۔ خطاب کا جایا اور مسعود کا فرزند موجود تھے اور دونوں کی آنکھوں سے اشک رشک جاری تھے۔ اور وہ کہہ رہے تھے "اے کاش اس میت کی بجائے ہم ہوتے"۔

چار کوس کے فاصلے پر میدان کارزار گرم تھا۔ ہند اپنے گھر میں بیٹھی ہے۔ مگر کوئی چیز اسے اندر سے بے چین کر رہی ہے۔ شاید اسے اپنے قریب ترین رشتہ دار مجاہدوں کی یاد ستا رہی ہے۔ اسے یہ شبہ ہو رہا ہے کہ کہیں وہ مارے نہ گئے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سب کے صحیح سلامت واپس آنے کی دعائیں مانگ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو؟ شوہر ہے اس کا سہاگ قائم ہے۔ فرزند جگر کا ٹکڑا ہے اور بھائی سب سے بڑی قوت بازو ہے۔ یہ تینوں میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ اگر ان کی یاد ہند کو بے چین کئے ہوئے ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

تھوڑی دیر میں ایک قاصد آکر خبر دیتا ہے۔

"ہائے تیرا سہاگ لٹ گیا"۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ:

عشق کے ہیں نئے نئے انداز

ہندنے اس خبر کو اس طرح سنا جیسے کوئی بات ہی نہیں۔ اس نے کہا۔

"اچھا؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ زندگی کا کامیاب ترین ثمرہ شہادت کی موت ہے"

تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے اطلاع دی۔

"نیک بخت! آہ تیری آنکھوں کا نور اب اس دنیا میں نہیں رہا۔"

اس نیک بخت خاتون نے یہ خبر بھی کچھ ایسے کانوں سے سنی جیسے کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ زبان سے صرف۔ انا للہ الخ نکلی۔ اور چہرہ پر گویا مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی کہ میرے بیٹے کی زندگی کام آئی اور کامیاب رہی۔

ابھی زیادہ وقت نہ گذرا تھا کہ ایک خبر دینے والے نے یہ خبر بھی دی کہ۔

"افسوس تیرا قوت بازو بھائی جنگ میں کام آگیا۔"

ہندنے یہ سن کر انا للہ الخ پڑھی اور کہا:

"الحمد للہ وہ بھی راہ حق میں کام آگیا۔"

اب کوئی اور نہ تھا جس کے متعلق اُسے کچھ سننے کا انتظار ہوتا۔ وہ اپنے کاموں میں اس طرح لگ گئی۔ جیسے کوئی اخبار کی معمولی خبریں پڑھ کر لگ جاتا ہے۔ ان تمام خبروں کو اس نے اس طرح سنا جیسے وہ بڑی کامیابیوں کی خوشخبری سن رہی ہو۔

اتنے میں ایک غلط افواہ اس انصار خاتون کے کانوں میں پہنچی جسے سن کر وہ برداشت نہ کر سکی۔ شاید کسی ایسے شخص کی شہادت کی افواہ تھی۔ جو اُسے بہت پیارا تھا۔ بھائی سے، فرزند سے اور شوہر سے، بلکہ ساری کائنات سے زیادہ پیارا۔ یہ خبر سن کر وہ بیتاب ہو گئی حجاب اور خانہ نشینی کی ساری زنجیریں توڑ کر باہر نکل آئی۔ اور بے تابانہ میدان جنگ کی طرف دوڑی۔ پہچاننے والوں نے اسے پہچان لیا۔ سمجھ گئے کہ اپنے مقتولوں کو دیکھنے آئی ہے۔

کسی نے کہا:

"نیک بخت! یہ ہے بے گور وکفن لاشہ تیرے شوہر کا جس سے تیرا سہاگ قائم تھا۔"

"میں اسے پوچھنے نہیں آئی۔"

"ارے دیکھ یہ ہے تیرا لخت جگر نور نظر خاک وخون میں غلطاں۔"

"بخدا اسے دیکھنے نہیں آئی۔"

"تو کدھر جا رہی ہے؟ تیرا چہیتا دلارا بھائی خاک وخون کی چادر میں لپٹا ہوا ہے۔"

"خدا کی قسم اس کی خبر لینے نہیں آئی ہوں یہ بتاؤ کہ میرا گوہر مقصود کہاں اور کس حال میں ہے"؟

وہ بیتابی کے ساتھ مجمعوں کو پھاڑتی صفوں کو چیرتی چلی گئی۔ اس نے دیکھا کہ حاصل کونین زخمی ہیں۔ اگرچہ زندہ سلامت بیٹھے ہیں۔ اور انوار اقدس اس کے چہرے مبارک پر نچھاور ہو رہے ہیں۔ دیکھتے ہی اس کی مردہ تمناؤں میں جان آگئی۔ اچھل پڑی مسکرانے لگی۔ اور اس کے تبسم سے کائنات کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ اس کی زبان سے ایک ایسا جملہ نکلا۔ جو عشق ومحبت، اخلاص وایمان اور بلاغت وفصاحت کی دنیا میں اس طرح نمایاں ہو گیا، جس طرح سنگریزوں میں نگینہ نمایاں ہو کر چمکتا ہے۔ اس نے کہا۔

كل مصيبة بعدك جلل يا رسول الله

حضور کو دیکھنے کے بعد اب میرے سارے دکھ دور ہو گئے

اہلسنت والجماعت جکّر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء اہلسنت والجماعت جکر ضلع جہلم کا تیسرا سالانہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حامی سنت حضرت مولانا الحاج عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر جہلم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ لاہور حضرت مولانا محمد خاں صاحب مبلغ جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم، حافظ قاری محمد یونس صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ، حافظ عبدالمجید صاحب نعت خواں تلہ گنگ کے علاوہ اور بھی علماء وقراء حضرات شرکت فرما رہے ہیں۔

(رشید احمد ارشد جکر ضلع جہلم)

حضرات اہل خیر سے اپیل

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم جسے شہر جہلم میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے اور عرصہ قلیل میں کافی ترقی کر چکا ہے۔ اس وقت مدرسہ میں مقامی اور بیرونی طلبہ اور طالبات کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ جن میں سے ۶۲ مسافر طلبہ ہیں۔ معلمین ومعلمات ودیگر ملازمین کی تعداد ۱۵ ہے۔ مدرسہ کے مختلف شعبہ جات کے لئے موجودہ جگہ ناکافی تھی۔ جس سے طلبہ اور اساتذہ کو سخت تکلیف اور پریشانی ہوتی تھی۔ ہم نے ایک وسیع جگہ کا سودا کر لیا ہے۔ اس کے لئے پچاس ہزار روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اہل خیر سے التماس ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر اجر کثیر حاصل کریں۔ (مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

علماء کرام متحد ہو کر اسلامی آئین کے نفاذ کی مکمل جدوجہد کریں

(۱) جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیتہ سرگودھا میں زیر صدارت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ کے اکثر مقامات سے نمائندے شریک ہوئے۔ اجلاس میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ نے صوبائی جمعیتہ کی سالانہ کارگذاری ضلع وار رپورٹ پیش کی۔ جو کہ نہایت قابل اطمینان تھی۔ قاضی صاحب نے صوبائی جمعیتہ کے دورہ کی کارروائی جو کہ گذشتہ مہینوں میں مختلف مقامات پر کئے گئے کی کارگذاری بھی پیش کی۔ نیز قاضی صاحب نے تمام شاخوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر انتخابی مہم کے سلسلہ میں سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔

(۲) انتخابی مہم کے سلسلہ میں لائلپور جہلم اور راولپنڈی میں اکتوبر کے مہینے میں ضلعی کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ جن میں جمعیتہ کے زعماء خطاب کریں گے۔ نیز یہ بھی طے ہوا کہ تمام ضلعی جماعتیں ہر دو ماہ کے بعد ضلع کے اہم مقام پر ایک اجلاس عمومی بلائیں۔ جن میں مشائخ کے نمائندے و معاونین کو مدعو کیا جائے۔

(۳) اجلاس میں صوبائی انتخابی بورڈ کی نئی کمیٹی تشکیل کی گئی۔ جس میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر حلقہ۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب جھنگ مولانا محمد یوسف صاحب لائلپور شامل ہیں۔

(۴) صوبائی فائنانس کے لئے حاجی محمد بلال صاحب سیلیٹھی آفتاب بوٹ ہاؤس سرگودھا کو اتفاق رائے سے مقرر کیا گیا ہے۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس لاؤڈ سپیکر کے متعلق نئے آرڈیننس کے نفاذ کو بنیادی شہری حقوق و آزادی تقریر کے منافی سمجھتا ہے۔ اور یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس آرڈی ننس کو منسوخ کر کے عامتہ المسلمین کو مطمئن کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ غیر ضروری مسائل کو فساد و منافرت کا سبب نہ بنائیں بلکہ متحد ہو کر اسلامی آئین کے نفاذ کی مکمل جدوجہد کریں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ نیز یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ فوجی معاہدات سے الگ ہو کر مکمل آزاد خارجہ پالیسی اختیار کرے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں عیسائی مشنریوں کو خلاف قانون قرار دے کر مسلمانوں کو ارتداد سے بچائے۔ اور ان کے دین وایمان کی حفاظت کی جائے

(۵) مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ ان کے خلاف مفسدین نے ملک میں جو شاطرانہ پروپیگنڈا کیا ہے۔ اس کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام کے مشورہ کے مطابق عائلی قوانین میں جلد از جلد ترمیم کر کے دور کیا جائے نیز یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ خان لیاقت علی خاں مرحوم کی قرارداد مقاصد کے مطابق ملک میں مکمل اسلامی آئین نافذ کیا جائے تاکہ پاکستان کے بنیادی تقاضے پورے ہو سکیں

(۷) یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں ملک کے مقتدر اور مستند علما کو شامل کیا جائے تاکہ اسلامی آئین کے سلسلہ میں حکومت کو صحیح شرعی رہنمائی حاصل ہو سکے۔

(۸) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اشیاء خوردنی کی بڑھتی ہوئی گرانی کا مکمل انسداد کیا جائے۔ تاکہ غریب عوام کی ضروریات زندگی بآسانی پوری ہو سکیں۔

(۹) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ انتخابات کو دھاندلی سے بچایا جائے اور حتی الامکان منصفانہ آزادانہ انتخابات کرائے جائیں (۱۰) یہ اجلاس حکومت پاکستان کی طرف سے زرمبادلہ کے سلسلے میں مرزائیوں کو بے جا رعایت دینے کے خلاف انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس خلاف اسلام پارٹی سے یہ مراعات واپس لیکر مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جائے (۱۱) یہ اجلاس حکومت کے اس اقدام کو مرزا غلام احمد قادیانی کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے ضبط کرنے کے بعد پھر پابندی اٹھا دی جانے پر انتہائی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔

(۱۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں جس طرح صدر کے مسلمان ہونے کی شرط تسلیم کی گئی ہے اسی طرح چیف جسٹس سپریم کورٹ اور سپیکر قومی اسمبلی کے بھی مسلمان ہونا لازمی قرار دیا جائے۔

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام ضلع منٹگمری کا اجلاس

۲۹ اگست ۱۹۶۴ء کو جامع مسجد اوکاڑہ میں جمعیتہ علمائے اسلام ضلع منٹگمری کا اجتماع زیر صدارت مولانا ضیاء الدین صاحب امیر جمعیتہ ضلع منٹگمری منعقد ہوا۔ جس میں اوکاڑہ کے علاوہ منٹگمری، چیچہ وطنی، دیپالپور، بصیر پور، اور منڈی ہیرا سنگھ سے نمائندگان جمعیتہ تشریف لائے۔ مولانا ضیاء الدین صاحب امیر جمعیتہ ضلع منٹگمری نے تمام نمائندگان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی۔ کہ ہمیں اب بہت تندہی سے جماعتی کام کو سرانجام دینا ہوگا۔ جن تحصیلات میں جمعیتہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ انہیں مستعدی سے کام کرنا چاہیئے اور جہاں ابھی تک شاخیں قائم نہیں ہوئیں وہاں پہنچ کر اس کام کی بنا ڈالی جائے۔

حضرت مولانا نے اس بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جمہوری دور میں جب تک علمائے کرام الیکشن میں حصہ لے کر اسمبلیوں میں نہیں پہنچتے۔ اس وقت تک ملک و ملت اور دین کی کما حقہٗ خدمت سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

مولانا نے دوران تقریر مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ایک ایک عالم دین صوبائی اور مرکزی اسمبلی میں پہنچ کر وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیتا ہے۔ جو کام لوگوں کی بھیڑ اور اکثریت بھی نہ کر سکی۔ اگر اسی طرح علمائے حقانی کی جماعت اسمبلی میں پہنچ جائے تو اندازہ کیجیئے۔ کہ ملک و ملت کا کتنا کام ہو سکتا ہے۔

مولانا نے تجویز پیش کی کہ آج کی اس مجلس میں وفود مرتب کر لئے جائیں۔ جو کہ ضلع بھر کے تمام تحصیلات اور ضروری مقامات کا دورہ کر کے وہاں کے علماء اور جمعیتہ سے متعلق احباب کو الیکشن میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کے متعلق گفتگو کریں۔ چنانچہ وفود کی ترتیب دی گئی۔ جو کہ اوکاڑہ، رینالہ، دیپالپور، پاکپتن، عارف والا، چیچہ وطنی، بصیر پور، حویلی اور ہیرا سنگھ کا دورہ کریں گے۔ بعد ازاں مجلس منتظمہ جمعیتہ ضلع منٹگمری کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مختلف تحصیلات سے مندرجہ ذیل حضرات کو مجلس منتظمہ جمعیتہ علمائے اسلام ضلع منٹگمری کے ارکان کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔

مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری، صوفی نوشی محمد صاحب کارخانہ روڈ منٹگمری۔ مولانا محمد زکریا صاحب جناح چوک منٹگمری۔ حضرت مولانا پیرجی عبد اللطیف صاحب چیچہ وطنی۔ مولانا عبد الاحد صاحب خطیب جامع مسجد چیچہ وطنی۔ مولوی حافظ رشید احمد صاحب چک نمبر ۱۱/۱۱ حلقہ چیچہ وطنی محترم حکیم عبد الشکور صاحب تھانہ بازار عارف والا مولوی محمد علی صاحب آڑھتی غلہ منڈی عارف والا چوہدری برکت اللہ صاحب آڑھتی عارف والا مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب جامعہ مدنیہ اوکاڑہ۔ الحاج ملک عبد الحمید صاحب ٹرانسپورٹر اوکاڑہ۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ناظم جامعہ انوریہ اوکاڑہ۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب رینالہ خورد۔ مولانا محمد حسین صاحب سلطان پور حلقہ رینالہ خورد۔ سید نور حسین شاہ صاحب خطیب ملکہ ہانس۔ مولانا سید محمود شاہ صاحب بخاری خطیب دیپالپور۔ بابو محمد عالم صاحب دیپالپور۔ مولانا حکیم محمد شریف صاحب خطیب منڈی ہیرا سنگھ۔ حافظ محمد صدیق صاحب آڑھتی غلہ منڈی پاکپتن۔ مولانا رحمت اللہ صاحب خطیب جامع مسجد کالونی۔

اختتام پر مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ نے ضلع منٹگمری میں عیسائی مشنریوں کی تبلیغی مساعی کا ذکر کر کے اراکین جمعیتہ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ باطل کی ان کوششوں کے مقابلے میں اہل حق کا سکوت و جمود کس قدر افسوسناک اور ناقابل برداشت ہے۔ ہمیں اپنی اپنی جگہ پر انفرادًا اور اجتماعًا اس بات کی فکر میں لگے رہنا چاہیئے اور باطل کے مقابلہ میں پوری طرح منظم ہو کر اس کی سرکوبی کرنی چاہیئے۔ یہ کارروائی صبح ۸ بجے سے اذان ظہر تک قائم رہی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(مقبول احمد ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
ضلع منٹگمری)

دیندار لوگوں کو کامیاب بنانے کی تلقین

۴ ستمبر ۱۹۶۴ء کو جامع مسجد مولانا محمد علی صاحب والی میں قاضی عبد اللطیف صاحب شجاع آبادی نے نماز جمعہ کے بعد سیرت النبی پر مدلل تقریر فرمائی پھر دوسری تقریر نماز عشاء کو ہوئی۔ توحید رسالت شان صحابہ پر نہایت ہی اچھے انداز میں تقریر فرمائی۔ مولانا نے جماعتی تعارف کراتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممبر بن کر جماعت میں کام کریں اور جماعت کا ہاتھ بٹائیں۔ اس کے بعد مولانا نے جمعیتہ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ انتخابات میں دیندار لوگوں کو کامیاب کرنے کی تلقین کی۔ اور جمعیتہ علماء کے ساتھ عوام کو مل جل کر کام کرنے پر زور دیا۔ آپ نے جماعت کے اراکین سے بھی ملاقات کی۔

(مستری علی محمد بمقام اترا ضلع سرگودہا)

سمن آباد میں سیرت النبیؐ پر اجتماع

جامع مسجد نئی مارکیٹ سمن آباد میں ۵ ستمبر ۱۹۶۴ء کو بعد نماز عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے نہایت ہی عالمانہ اور اچھوتے انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس قدر کامل و مکمل ہے۔ کہ زندگی کا کوئی شعبہ آپؐ کی راہنمائی سے محروم نہیں ہو سکتا۔ عبادات سے لے کر رموز مملکت اور اخلاق سے امور معاش تک کے ہر گوشہ کے لئے آپ نے علم کی تفصیلیں شروع فرمائی ہیں۔ ضرورت ہے کہ آج کے مسلمان کو اس علم کامل سے روشناس کیا جائے۔ جو اس کی زندگی کے لئے کامیاب عمل ہے۔ نہ کہ درختوں کے پتوں اور دریا کی مچھلیوں اور ریت کے ذروں سے متعلق آپ کے علم شریف کو موضوع سخن بنا کر عوام کو بے عمل بحثوں میں الجھایا جائے۔ رات کے سوا بارہ بجے یہ علم و عرفان کی بارش ختم ہوئی۔ علامہ صاحب کی تقریر کے بعد تھوڑے سے وقت میں مولانا محمد الیاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا وہ پہلو پیش کیا۔ جس کو اپنائے بغیر انسان شرف انسانیت نہیں پا سکتا۔ اور وہ پہلو یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کا مصرف رضائے الٰہی کا حصول قرار دے۔ صحابہؓ کرام نے اس مقصد کو اپنا کر رضی اللہ عنہ کا خطاب عظیم پا لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رضائے الٰہی کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لینے کے بعد اب وہ قابل تقلید تو ہیں۔ لیکن لائق تنقید نہیں جیسا کہ بعض پارٹیوں نے صحابہؓ پر تنقید کا دروازہ کھول کر صحابہ اور اسلاف کا وقار نئی پود کے قلوب سے نکال کر انہیں فکری آوارگی میں مبتلا کر دیا ہے۔

تعزیتی جلسہ

الحاج مولانا نظر محمد صاحب (ساون) مرحوم و مغفور ثالث مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم کندکوٹ کی وفات حسرت آیات ۲۹-۲۷ اگست ۱۹۶۴ء ۲ بجے رات کو ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم و مغفور نے دین کی بے لوث خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کی موت سے ان کے رشتہ داروں کے علاوہ تمام اہل اسلام کندکوٹ کو رنج و صدمہ پہنچا ہے۔ چونکہ ایک جلتا ہوا چراغ بجھ گیا ہے مرحوم کا صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مولانا مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے فرزند مولوی عبد السمیع صاحب اور دیگر عزیز رشتہ داروں کو بھی صبر و تحمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع جیکب آباد حال کندکوٹ نے مولانا مرحوم کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد فرمایا کہ مرحوم کے حسن و اخلاق پر مختصر سی تقریر فرمایا کہ مرحوم کے عزیزوں اور اہل جماعت کندکوٹ کو صبر و تحمل کی تلقین فرمائی۔

(احمد خاں ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام
کندکوٹ)

گوجرانوالہ میں مولانا غلام مصطفٰے کا داخلہ بند

بہاولپور۔ ۵ ستمبر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشہور مبلغ مولانا غلام مصطفٰے صاحب بہاولپوری کا داخلہ ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں تین ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ اس حکم کی تعمیل بہاولپور کی مقامی پولیس کی وساطت سے آج مولانا سے کرائی گئی۔ یاد رہے کہ گوجرانوالہ ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ دوسری بار مولانا کا داخلہ بند کیا گیا ہے۔ حالانکہ مولانا کی تقریروں میں اصلاحی اور اتحاد بین المسلمین کا موضوع زیادہ تر ہوتا ہے

جمعیتہ العلماء شکرگڑھ کا انتخاب

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء کو حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن صاحب نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ شکرگڑھ تشریف لائے۔ آپ نے جمعیتہ کی اغراض و مقاصد بیان کیں اور جمعیتہ کی شاخ قائم کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ جمعیتہ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا محمد صدیق صاحب۔ نائب امیر مولانا عبد الرحیم صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ نائب ناظم۔ مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب طبیب شکرگڑھ۔ خازن۔ حاجی عبد الغنی صاحب۔ سالار۔ غازی علم الدین صاحب ناظم نشر و اشاعت۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب (خطیب اعظم) شکرگڑھ۔

Phone No: 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | ۱۸ر ستمبر 1964 ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ | No. 3

بقیہ
ہدایت اور فلاح یافتہ لوگ

ایمان اور اسلام میں فرق:

لغت میں ایمان کسی چیز کی دل سے تصدیق ہے۔ اور اسلام اطاعت و فرمانبرداری کا۔ ایمان کا محل قلب ہے اور اسلام کا محل قالب اور سب اعضاء و جوارح۔ لیکن شرعاً ایمان بغیر اسلام کے، اور اسلام بغیر ایمان کے معتبر نہیں یعنی اللہ اور اس کے رسول کی محض دل سے تصدیق کر لینا شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں۔ جب تک زبان سے اس کی تصدیق کا اظہار اور اطاعت و فرمانبرداری جوارح سے نہ کرے۔ اسی طرح زبان سے تصدیق کا اظہار یا فرمانبرداری کا اقرار اس وقت تک معتبر نہیں۔ جب تک کہ دل میں اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق نہ ہو۔

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس مضمون کو اس طرح بیان فرماتے تھے۔ کہ ایمان اور اسلام کی مسافت ایک ہے۔ فرق صرف ابتدا و انتہا میں ہے۔ یعنی ایمان قلب سے شروع ہوتا ہے۔ اور ظاہر عمل پر پہنچ کر مکمل ہوتا ہے۔ اور اسلام ظاہر عمل سے شروع ہوتا ہے۔ اور قلب پر پہنچ کر مکمل سمجھا جاتا ہے اگر تصدیق قلبی ظاہری اقرار و اطاعت تک نہ پہنچے۔ تو وہ تصدیق و ایمان معتبر نہیں۔ اسی طرح اگر ظاہری اطاعت و اقرار تصدیق قلبی تک نہ پہنچے۔ تو وہ معتبر نہیں۔

چوتھی آیت میں متقین کی صفات کا بیان اس طرح ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔

(ترجمہ) متقین ایسے ہیں کہ ایمان اُس کتاب پر رکھتے ہیں۔ جو آپ کی طرف اتاری گئی۔ اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں۔ اور آخرت پر بھی وہی لوگ یقین رکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ عہد رسالت میں مومنین متقین دو طرح کے حضرات تھے۔ ایک وہ جو پہلے مشرکین میں سے تھے۔ پھر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دوسرے وہ جو پہلے اہل کتاب یہودی یا نصرانی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔

اس سے پہلی آیت میں پہلے طبقہ کا ذکر تھا۔ اور اس آیت میں دوسرے طبقے کا ذکر ہے۔ اس لئے اس آیت میں قرآن پر ایمان لانے کے ساتھ پچھلی آسمانی کتابوں پر بھی ایمان لانے کی بھی تصریح فرمائی گئی۔ کہ وہ حسب تصریح حدیث دوہرے ثواب کے مستحق ہیں۔ ایک پچھلی کتابوں کے زمانہ میں، ان پر ایمان لانے اور عمل کرنے کا ثواب۔ دوسرے قرآن کے زمانہ میں قرآن پر ایمان لانے اور عمل کرنے کا ثواب۔ پچھلی کتابوں پر ایمان لانا آج بھی ہر مسلمان پر لازم ہے (باقی آئندہ)

قائدین جمعیۃ علماء اسلام اور اخبارات کو غلط اطلاعات

زمانہ پروپیگنڈا کا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جھوٹ اتنا بولو کہ اس پر سچ ہونے کا گمان ہونے لگے۔ مودودیوں کو اس فن میں ید طولیٰ حاصل ہے یہ کبھی حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کے بارہ میں شائع کر دیتے ہیں کہ انہوں نے کوہاٹ میں مودودی کو کافر کہا۔ اور کبھی مولانا غلام غوث صاحب کے بارے میں مضمون اخبارات کو بھیج دیتے ہیں کہ انہوں نے مودودی کو کافر اور مودودیوں کو کتونگڑے (کتے کے بچے) کہا۔ حالانکہ اکابر علماء دین نے اب تک مودودی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ گمراہ اور ملحد قرار دیا ہے اور بعض علماء اس کو مردودِ اعظم کہتے ہیں کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دجال والی پیشگوئی کو اپنی کتاب رسائل و مسائل میں تاریخ کی رو سے غلط ثابت کرنے کی دجالانہ سعی کی اور حضرت یونس علیہ السلام پر الزام لگایا۔ کہ انہوں نے پیغمبرانہ فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبل از نبوت گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مودودی ملاں کے یہ چیلے کبھی اخبارات کو لکھ دیتے ہیں کہ مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا۔ کہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کرو۔ اور کبھی شیطن کو خوش کرتے اور خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے حکومت سے روپے، بنگلہ، مربعے اور موٹریں لینے کا بہتان باندھتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو مرتد بننے، عیسائی اور مرزائی مذہب اختیار کرنے کی قانونی اجازت (ڈھاکہ کی قومی اسمبلی میں) دے کر کفر نوازی میں حکومت کے ساتھ ووٹ دیا۔ اب مسلمانوں کو ان کے اسلام کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ بوکھلا کر جھوٹ کیسے کیسے بہتان باندھنے پر اتر آئے ہیں کہ کسی طرح ڈھاکہ کی نجاست پر پردہ ڈالا جا سکے۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک مسلمانوں کے مرتد (عیسائی اور مرزائی) ہونے کی آئندہ ساری ذمہ داری میں یہ لوگ شریک ہونگے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے بعض جگہوں میں موجودہ حکومت کی اس پالیسی کو ضرور سراہا ہے کہ اس نے ہمیں امریکہ کی گود سے باہر نکال دیا۔ جس کی گود میں ہمیں ناظم الدین اور مرتد ظفر اللہ خاں نے ڈال رکھا تھا اس پر امریکہ کے پاکستانی ایجنٹوں اور نمک خواروں کو بڑا غصہ آتا ہے۔ باقی ہم نہ اقتدار پسند فرید احمدوں کی طرح سربراہ مملکت پر کیچڑ اچھالنا ضروری سمجھتے ہیں اور نہ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کی اپیلیں کرتے ہیں۔ ہم ہر حق بات کی حمایت اور ہر غلط بات کی مخالفت کریں گے۔

اب شیطنی بک بک سے نہ جمعیۃ علماء اسلام کا کچھ بگڑ سکتا ہے۔ نہ علمائے دین کا منصب مودودی جیسے گمراہ کو مل سکتا ہے۔

امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
حضرت درخواستی مدظلہ العالی کا ارشاد

حضرت مدظلہ نے حال ہی میں سندھ کا دورہ کیا۔ وہ دو ماہ سے مسلسل بخاری شریف کی تدریس نہیں کر سکے۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ احباب کچھ عرصہ ان کو مہلت دیں اور ان کو جلسوں کی شرکت کے لئے پریشان نہ کریں۔ تاکہ وہ طالبانِ حدیث کی خدمت کر سکیں۔ امید ہے کہ دوست احساس فرائض کی اہمیت کے پیش نظر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی اس علمی و درسی ضرورت کے آڑے نہ آئیں گے۔ (غلام غوث ہزاروی)

حضرت مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دورے کا پروگرام

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرمائیں گے۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد، مولانا عبدالبارکا صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی شریک دورہ ہوں گے۔

۱۹ر ستمبر۔ علاقائی جمعیۃ علماء اسلام بمقام تارو۔

۲۰، ۲۱ر ستمبر	تحصیل صوابی
۲۲ر ستمبر	کوہاٹ شہر
۲۳ر ستمبر	بنوں شہر
۲۴ر ستمبر	ٹکی شہر

ضروری گذارش

(۱) مولانا غلام غوث صاحب سے دورہ سندھ میں کسی دوست کے ہاں ڈائری رہ گئی ہے۔ جن کے پاس ہو وہ مرکز کو اطلاع دے دیں۔

(۲) کسی دوست کی کتاب مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب مولانا کی کتابوں میں آ گئی ہے معلوم نہیں کس کی ہے۔ جس کو ہو اطلاع فرمائیں دفتر میں محفوظ ہے۔ (ناظم دفتر)

درملکیت بندہ رشید احمد نورپوری عفا اللہ عنہ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲
بیادگار:۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ

ترجمان اسلام
لاہور

نگران:۔
حضرت غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۳ پیسے

جلد ۷ ○ ۱۱ شعبان المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۸

جمعیۃ علماء اسلام نے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں فریقین کے سامنے اسلامی شرائط پیش کردیں

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ۱۱ دسمبر کو انتخابی بورڈ کے اجلاس کے بعد مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر ۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو یہ فیصلہ کیا تھا کہ موجودہ دونو سیاسی متحارب گروپ (حزب اقتدار اور حزب اختلاف) اس معیار پر پورے نہیں اترتے کہ ان کے صدارتی امیدوار کی حمایت کی جاسکے۔

برسر اقتدار جماعت کے ماضی قریب کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ شریعت کے خلاف جس انداز سے کام کیا گیا اور قرآن وسنت کے قطعی احکام کو جس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ تحریف اور مداخلت فی الدین کی برملا سرپرستی کی گئی۔ یہانتک عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین کو آرڈینینس کے ذریعہ نافذ کیا گیا۔

اس طرح متحدہ محاذ جن عناصر پر مشتمل ہے قطع نظر اس سے کہ ان کی طرف سے صدارتی امیدوار ایک عورت ہے۔ خود ان عناصر کی سابقہ زندگی اور طرز عمل سے کوئی ایسی توقع نہیں تھی کہ وہ اسلام کی کوئی خدمت کرسکیں گے۔ بنابریں جمعیۃ علماء اسلام نے دونوں صدارتی امیدواروں کی تائید وحمایت کو صحیح نہ سمجھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام نے تیسرے صدارتی امیدوار کو کھڑا کرنے کی کوشش شروع کردی۔

لیکن ہوا یہ کہ برسر اقتدار گروپ نے بالارادہ ایسی تدابیر اور لطائف الحیل سے کام لیا کہ جمعیۃ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکی۔

جمعیۃ آج بھی اپنے اس فیصلہ کو صحیح سمجھتی ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ ہمارا موقف درست تھا۔ لیکن اب جبکہ تیسرے صحیح امیدوار کا ہونا ناممکن کردیا گیا۔ اور اب دونوں جماعتوں کے امیدواروں میں سے کسی ایک نے ہی لامحالہ صدر مملکت کے منصب پر فائز ہونا ہے تو بامر مجبوری بحکم ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اِذَا ابْتُلِیَ الْمَرْءُ بِبَلِیَّتَیْنِ فَلْیَخْتَرْ اَھْوَنَھُمَا) جمعیۃ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دینی حیثیت سے کونسی صورت نسبتاً کم ضرر رساں ہے۔

لہٰذا جمعیۃ فریقین کی حمایت کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پیش کرتی ہے۔

۱۔ عائلی قوانین جیسے صریح غیر اسلامی قوانین کو ترمیم کرکے کتاب وسنت کے موافق بنایا جائے۔

۲۔ اسلامی مشاورتی کونسل میں نصف سے زیادہ ملک کے نامور، جید، فقیہ اور مستند علماء کرام کو شامل کیا جاوے۔

۳۔ دستور میں سے غیر اسلامی دفعات کو حذف کرنے کا علانیہ وعدہ ہو۔ مثلاً

(الف) مذہبی آزادی اتنی عام نہ ہو کہ مسلمان کو بھی مرتد ہونے کا بنیادی حق حاصل ہو۔

(ب) اسلامی قانون کی تعبیر میں اسمبلی کا فیصلہ حرف آخر نہ ہو بلکہ اسمبلی کے کسی بھی غیر اسلامی فیصلہ کے خلاف

(باقی ص ۵ پر)

Scanned with CamScanner

متفرقات

دینی مدارس :-

مذہبی تعلیم کی ضرورت

حضرات :- دینی تعلیم کے بغیر ہم احکام خداوندی کو بجا نہیں لا سکتے۔ الحمد للہ کہ آپ کی مرکزی دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ عرصہ ۴۲ سال سے مذہبی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور ملک میں تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ملک کے اطراف سے سوا سو کے قریب طلباء مدرسہ کے مختلف شعبہ جات میں دس مستند اساتذہ کرام سے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ دار الاقامہ میں رہنے والے سو طلبا کے تمام اخراجات زندگی یعنی قیام طعام لباس، کتب خوانگی، علاج و مصارف بجلی وغیرہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مدرسہ کا ماہانہ خرچ تقریباً -/۳۵۰۰ روپے ہے۔ جو اللہ کے توکل اور آپ جیسے ہمدردان دین کے تعاون سے چل رہا ہے۔ چونکہ ماہ رجب، شعبان، رمضان المبارک میں عام طور پر مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کا بہترین مستحق آپ کی اس دینی و مرکزی درسگاہ کے یتیم و نادار بچے اور غریب طلبہ ہیں۔ نیز (بلوچستان) کی خون جمانے والی سردی کے مدنظر ان مستحق طلباء کے لئے لحاف، کمبل، لکڑی، کوئلہ، آٹا وغیرہ عطا فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

الداعی الخیر :- کارکنان مدرسہ
مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری
روڈ کوئٹہ۔ فون ۲۲۴۳

تحفہ رمضان مفت

سندھ کی مشہور علمی اور دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ سکھر کی طرف سے اکثر تبلیغی رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں اور ملک بھر میں مفت تقسیم ہوتے ہیں۔

اس وقت بھی رمضان شریف کے مسائل پر ایک کتابچہ بنام "تحفہ رمضان" شائع ہو رہا ہے۔ جو انشاء اللہ بغیر کسی قیمت کے احباب کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ خواہش مند حضرات صرف ایک کارڈ تحریر فرما کر طلب کر سکتے ہیں۔

محمد احمد تھانوی
مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

تحصیل کوٹ ادو میں جمعیۃ کے

کامیاب ممبران

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ محمود کوٹ تحصیل کوٹ ادو کے حالیہ بی۔ ڈی انتخاب میں مندرجہ ذیل ممبران کامیاب ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ حیدر صاحب ولد گل محمد صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام
۲۔ چوہدری اللہ دین صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب رکن جمعیۃ
۳۔ حافظ محمد صدیق صاحب ولد حاجی قبول صاحب رکن جمعیۃ
۴۔ مشتاق احمد خاں صاحب ولد محمد بخش صاحب رکن جمعیۃ
۵۔ سید عبد التواب صاحب ولد عبد اللہ شاہ صاحب رکن جمعیۃ
۶۔ سید محمد حسین صاحب ولد صالح محمد شاہ صاحب رکن جمعیۃ
۷۔ ملک محمد بخش صاحب ولد ملک قادر بخش صاحب۔ متفق جمعیۃ
۸۔ فدا محمد خاں ولد عبد العزیز خاں صاحب۔ متفق جمعیۃ
۹۔ رانا محمد افضل صاحب ولد رانا غلام قادر صاحب۔ متفق جمعیۃ۔

محمد صدیق ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام
محمود کوٹ تحصیل کوٹ ادو
ضلع مظفر گڑھ

ہفت روزہ
ترجمان اسلام میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

مودودی صاحب کا چیلنج اور اس کا جواب

(از حکیم محمود احمد ظفر، چٹاگانگ)

جماعت اسلامی کے ہفت روزہ "شہاب" مورخہ ۱۸ر اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء میں مودودی صاحب کا ایک چیلنج نظر سے گزرا۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ :-

"امیر جماعت اسلامی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے چیلنج کیا ہے کہ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ از روئے شریعت عورت کا سربراہ مملکت ہونا حرام ہے۔"

(شہاب مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۶۴ء ص ۱۶ کالم ۳)

یہ چیلنج دوسرے کئی اخباروں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ ۱۲ر اکتوبر کے "نوائے وقت" میں بھی یہ چیلنج شائع ہوا ہے۔

اسی چیلنج کے آخر میں آپ نے ملکہ سبا کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ

"جس وقت وہ حضرت سلیمان ع پہ ایمان لے آئیں تو حضرت سلیمان ع کو وحی نازل نہیں ہوئی کہ عورت کو سربراہ مملکت نہیں رہنا چاہیئے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے سربراہ مملکت ہونے میں حرج نہیں ہے۔" (حوالہ مذکورہ)

"حرج نہیں ہے" کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ عورت کا سربراہ مملکت ہونا حرام تو ایک طرف رہا مکروہ اور ناپسندیدہ بھی نہیں ہے۔ یہ بیان تو مودودی صاحب نے ۱۲ر اکتوبر کو اخبارات میں دیا جس کو ان کے اخبارات اور رسائل نے بھی چھاپا۔ لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب کہ اس کے بارہ روز بعد یعنی ۲۴ر اکتوبر کو آپ نے کراچی کے محمد علی پارک میں جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"ایک سوال یہ بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ کوئی خاتون مسلمان ملک کی سربراہ بن سکتی ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں میری تحریروں سے حوالے دیئے جا رہے ہیں۔ جیسے یہ لوگ میرے فتوؤں کو بہت مانتے ہوں۔ مولانا مودودی نے وضاحت کی کہ اسلام میں دو طرح کی حرمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک حرمت بعض خاص حالات میں جائز اور حلال اور دوسری ابدی حرمت ہے۔ چنانچہ عورت کی سربراہی کا معاملہ ہرگز ابدی حرمت نہیں ہے اور ضرورت پڑنے پر عورت مملکت کی سربراہ بنائی جا سکتی ہے۔"

(روزنامہ حریت کراچی ۲۴ر اکتوبر سنہ ۶۴ء)

بتایا یہ جا رہا ہے کہ عورت کی سربراہ معاملہ ابدی حرمت کا نہیں بلکہ حرام کی دوسری قسم یعنی "وقتی حرمت" کا معاملہ ہے۔ یعنی یہاں انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ عورت کی سربراہی کا معاملہ ہے تو حرام، لیکن حرام ابدی نہیں بلکہ حرام وقتی ہے۔ شکر ہے اللہ کا حرام تو مانا خواہ وقتی ہی مانا۔ اور اپنے چیلنج کا خود ہی جواب ارشاد فرما دیا۔ کسی دوسرے کو جواب دینے کی زحمت ہی گوارا کرنی نہ پڑی۔

ہمارے ایک استاد مرحوم کہا کرتے تھے کہ جب کسی کو بات کا جواب نہ آئے تو پھر وہ اس کی قسمیں بنا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک قسم تو وہ ہے جو تم کہہ رہے ہو اور ایک قسم وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ یہی حال بالکل مودودی صاحب کا ہے کہ جیل سے نکلے اور نکلتے ہی ایک بیان جھاڑ دیا کہ عورت کی سربراہی حرام نہیں۔ جب یار لوگوں نے انہی کی اپنی کتابیں پیش کیں تو پھر حرام کی دو قسمیں

(باقی ص [illegible])

ہفت روزہ ترجمان اسلام، لاہور
جمعہ، ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۴ء

تشویشناک اور خطرناک

یکم دسمبر سے کراچی میں بدامنی کے جو واقعات پیش آ رہے ہیں جن میں آتش زدگی اور فائرنگ وہلڑ بازی تک نوبت پہنچ گئی ہے اور جس کی تپش، مغربی پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں تک پہنچتی جارہی ہے، ان پر ملک وملت کے ہر بہی خواہ کو صدمہ اور رنج ہے۔

یہ صورت حال بڑے بڑے خطرات کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے وقت میں جبکہ صدارتی انتخاب کا مرحلہ قریب تر آتا جارہا ہے اور ایک فیصلہ کن دور کا آغاز ہورہا ہے، کن عناصر نے اور کن مقاصد کی خاطر اس نزاع اور ہنگامے کو کھڑا کیا ہے قوم واضح طور پر اب دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ ایک حصہ محمد ایوب خان کے حق میں کھڑا ہے۔ اور ایک حصہ مس فاطمہ جناح کے حق میں، مستقبل کے تمام تغیرات کا انحصار صدارتی انتخاب کے نتائج پر ہے۔ اور اب لوگوں کو اپنے مطالبات کے لئے، ان نتائج کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اس سے پہلے بدامنی کو ہوا دینا، ملک میں ہنگامے اور اضطراب کی صورت حال پیدا کردینا، اور سیاسی فضا کو مکدر بنادینے کی سعی کرنا، ایسا خطرناک رجحان ہے جس کے نتیجہ میں سوائے مایوسی کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ وقت ملک کے لئے بڑا نازک ہے۔ بھارت کو ہمارے ملک کے معاملات سے جس قسم کی معاندانہ گہری دلچسپی ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ امریکہ بھی پاکستان کی حالیہ اختیار کردہ مستحکم خارجہ پالیسی سے خوش نظر نہیں آتا۔ انگریز کا پاکستان کے بارے میں جو رویہ ہے وہ بھی قابل اطمینان نہیں۔ ادھر صدارتی انتخاب کی کشمکش، محض معمول کے مطابق سیاسی ردوبدل کا معاملہ نہیں ہے بلکہ دو قسم کے سیاسی نظاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے اور دوسرے کو مسترد کردینے کا معاملہ ہے۔ جس سے پاکستان کا تمام ڈھانچہ گہرے طور پر متاثر ہوسکتا ہے، ایسے اہم تغیرات اور فیصلہ کن مرحلہ پر جو لوگ طلباء کو اکسا کر خواتین کو میدان میں لاکر حکومت سے ٹکرا جانے کی شہ دے رہے ہیں۔ امن وامان کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اور تخریب پسندی کے اقدامات پر ابھار رہے ہیں۔ وہ ملک وملت کے ساتھ سخت دشمنی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

آخر جب بات اس نکتہ پر آ پہنچی ہے کہ مس فاطمہ جناح اور حزب اختلاف کی کامیابی سے ملک میں جمہوریت بحال ہوجائے گی، تمام ایسے قوانین جن سے طلباء کو اور دوسرے طبقوں کو شکایات ہیں منسوخ کردئے جائیں گے تو پھر بجائے اس کے کہ اس کامیابی کے لئے کوشش کی جائے فساد کے ہنگامے کھڑے کرنے کا کیا مقصد ہے کیا پس پردہ کسی ہاتھ کی یہ کرشمہ کاری ہے جو اپنی کامیابی کو مشکوک پاکر، بدامنی پھیلانے پر اتر آیا ہے۔ صدر ایوب خان بھی اس بات کا وعدہ کر رہے ہیں کہ کامیابی حاصل کرلینے کے بعد وہ بھی اس قسم کی تمام شکایات کا ازالہ کردیں گے۔ دستور میں مناسب تبدیلیاں عمل میں لے آنے کی اجازت دیں گے۔ اس صورت حال میں بہتر یہی ہے کہ فساد وہنگاموں کو قطعی بند کیا جائے۔ ہر طرح اس کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ہر فریق اپنے مقصد و امیدوار کی کامیابی کے لئے جدوجہد کرے۔ ورنہ بدامنی اور لاقانونیت کے نتائج کسی فریق کے حق میں مفید نہیں نکلیں گے اس سے غیر ملکی اور مخالف طاقتیں فائدہ حاصل کرنے کی سازشیں کریں گی۔ ملک میں شر پسندی اور غنڈہ گردی کو شہ ملے گی اور پاکستان کا مستقبل شدید خطرات کا شکار بن جائے گا۔

(ک)

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

۱۱ر دسمبر کے اخبارات میں مرکزی وزیر خزانہ کی طرف سے نہری پانیوں سے متعلق پاکستان و بھارت کے مابین ۱۹۶۰ء کے بین المملکتی معاہدہ کی جس دستاویز کی اشاعت ہوئی ہے۔ اس سے یقیناً ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو سابق حکومتوں کے قائدین کے بارے میں مختلف قسم کی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

(۱) کشمیر میں جنگ بندی پر رضامندی۔
(۲) مشرقی پنجاب سے گذر کر آنے والے دریاؤں کے پانی سے کلیتہً دست برداری۔
(۳) پاکستان کی آزاد معیشت و تجارت پر صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کی غیر مشروط وغیر محدود اجارہ داری۔ اور (۴) بین الاقوامی سطح پر امریکہ کے ساتھ پاکستان کی فوجی و سیاسی وابستگی۔ یہ چار واقعات بلکہ حادثات ایسے ہیں جن کے یکے بعد دیگرے عمل میں آجانے کے بعد ملک کے حالات دگرگوں اور خراب تر ہوتے چلے گئے۔ اور ان میں سے ہر واقعہ، سابق حکومتوں اور سیاستدانوں کی کوتاہ نظری اور غیر مآل اندیشی کا رہین ہے جن میں سے ایک کا واضح ثبوت یہ دستاویز ہے۔ جو ۱۱ر دسمبر کے اخبارات میں وزیر خزانہ کی طرف سے شائع ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ملک وملت کے قائم رہنے اور مستقبل میں خطرات سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ ساری باتیں منظر عام پر لے آئی جائیں۔ عوام کو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے کشمیر کی جیتی ہوئی جنگ کو، سری نگر کے اطراف میں پہنچ جانے کے بعد جنگ بندی کی تجاویز قبول کرکے ناکام بنادیا۔ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے پاکستان جیسے نوآزاد مسلم ملک میں جو صدیوں کے بعد انگریز کی سیاسی و اقتصادی اور ہندوؤں کی تجارتی ومعاشی غلامی سے آزاد ہوا تھا، ازسرنو ایک محدود طبقہ کی سرمایہ گردی اور تجارتی ومعیشتی اجارہ داری قائم کرنے کی مجرمانہ راہ کھولی۔ وہ کون لوگ تھے، جنہوں نے بین الاقوامی میدان میں پاکستان کو امریکی سیاست اور امریکہ کی فوجی و اقتصادی امداد کا محتاج بناکر رکھدیا۔

جس طرح نہری پانی سے متعلق معاہدہ کی دستاویز کی اشاعت سے عوام کو یہ معلوم ہوگیا کہ کون لوگ اور کس طبقہ کے لوگوں نے، اتنے اہم معاملہ پر ایسا ہلاکت خیز

(باقی صفحہ ۸ پر)

Scanned with CamScanner

نئے منتخب ہونے والے بنیادی جمہوریتوں کے اراکین سے

چند اہم گذارشات

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں، آپ حضرات کامیاب ہو چکے ہیں۔ قوم و ملک کی نمائندگی کی اہم ذمہ داریاں اب آپ کے کاندھوں پر آن پڑی ہیں، اور آئندہ صدر مملکت کے انتخاب سے لے کر قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات، نیز مقامی و ضلعی مسائل و معاملات تک جو کچھ بھی تغیر و تبدل آئے گا، اس کے درست و نادرست ہونے اور اس سے ملک و ملت کو پہنچنے والے نفع و ضرر کی تمام ذمہ داری براہ راست اب آپ پر ہوگی۔

بے شمار پیچیدہ، اہم اور خطرناک مسائل ہیں جن سے آج ہمارا ملک ہماری قوم اور ہماری ملت دوچار ہے۔ اور ہزاروں فتنے ہیں جو قدم قدم پر اس ملک کے باشندوں، بالخصوص مسلمانوں کو پیش آ رہے ہیں۔

ملک کی اخلاقی حالت تیزی کے ساتھ انحطاط کی طرف جا رہی ہے۔ نئی نسل کا مزاج آوارگی، فحاشی اور بدمعاشگی کی طرف مائل ہے۔ اسلامی تعلیم کے فقدان اور فرنگی تعلیم کے غلبہ نے ان کے اندر نہ دینی احکام و ہدایات کی عظمت کا احساس باقی رہنے دیا ہے، نہ اپنی معاشرتی روایات اور قدیم مسلمہ اخلاقی اقدار پر عمل پیرا و کاربند رہنے کا جذبہ باقی چھوڑا ہے۔

دین کی جگہ بددینی، دیانت و امانت کی جگہ فریب و خیانت، سچ کی جگہ جھوٹ، ہمدردی و مروت کی جگہ بدسلوکی و بدمعاملگی، انتظام و انصرام میں بدعنوانی اتنی عام ہو چکی ہے کہ ہر شہر، قصبہ، قریہ اور محلہ بلکہ شاید ہر گھر اور ہر فرد اس کا نشانہ ہے اور کوئی جگہ اور مقام اس سے محفوظ نہیں ہے تاوقتیکہ نقطۂ آغاز اور بالکل ہی بنیاد سے ہر معاملہ کو صحیح نہج پر لانے کی کوشش نہیں کی جائے گی معاملات روز بروز ابتر و خراب تر ہوتے رہیں گے۔ اور ایسی کوشش کی ابتداء، اب آپ لوگوں اور آپ کی یونینوں کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے۔ مقامی حالات میں جتنے بھی بہتر اخلاقی و دینی تغیرات لائے جا سکتے ہیں اس کا ذریعہ اب آپ حضرات ہی ہیں۔ مقامی نظم و نسق، سرکاری دفاتر، سماجی و سوشل اداروں و تنظیموں، حتیٰ کہ بازار کی منڈیوں تک سے آپ کے روابط قائم ہوں گے، عوام اور ان کے درمیان کی کڑی آپ ہی بنیں گے اس طرح سے دوہری ذمہ داریاں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ مقامی عوام کی شکایات و تکالیف کے ازالے کی ہمدردانہ کوشش، اور سرکاری دفاتر و حکام نیز دیگر اداروں کی مقامی پالیسیوں کی تشکیل و اجراء میں عوام کے نقطۂ نظر کی مطابقت اور ان کی بہبود کا خیال۔ نیز دونوں طرف صحیح صحیح صورتحال کو قائم و برقرار رکھنا۔

صدر کے انتخاب میں اپنی رائے استعمال کرتے وقت اسلامی اصولوں اور وطن و ملت کے مفادات کو پیش نظر رکھنا بھی آپ پر ضروری ہے۔ شخصیتوں، دعوؤں اور وعدوں سے قطع نظر اس معاملہ میں سب سے اہم چیز پاکستان کی آزادی کے استحکام و تحفظ کا مسئلہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ابھی ہماری آزادی خطرات کی زد میں ہے امریکہ۔ برطانیہ اور روس کی بین الاقوامی پالیسیوں میں پاکستان کے متعلق جو عزائم پنہاں ہیں اب وہ راز نہیں رہے ہیں، ہندوستان کے ارادے تو بالکل ہی ظاہر ہیں۔ ان حالات میں مضبوط ارادے اور حوصلے، گہرے تجربے اور واقفیت، عمیق تدبر اور دوررس نظر، اور بروقت و فیصلہ کن اقدام کرنے کی اہلیت کے ساتھ ہی ان خطرات کا مقابلہ و دفاع کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ پاکستان کا بقاء تک خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

آئندہ جو قومی و صوبائی اسمبلیاں قائم ہوں گی وہ اس اعتبار سے فیصلہ کن ہوں گی کہ ان کے ذریعہ جو قانون سازی ہو، وہ اسلام کے مطابق ہو یا آزادانہ ہو۔ ان میں جو نمائندے جائیں گے وہ بھی آپ کے ووٹوں کے ذریعے ہی جائیں گے۔ اگر آپ نے یہ نمائندے دین کے جاننے والے اور دین و شریعت کے قوانین کا نفاذ چاہنے والے بھیجے تو یقیناً آئندہ کی قانون سازی، قرآن، سنت رسول اور فقہ اسلامی کے مطابق ہو سکے گی اور فرنگی کے عہد کے قانون ختم کئے جا سکیں گے۔ لیکن اگر آپ نے ایسے لوگ بھیجے جو دین کا علم رکھنے والے نہ ہوئے، قرآن کے، سنت کے اور فقہ اسلامی کے جاننے والے نہ ہوئے، فرنگی تہذیب و تمدن کے پروردہ ہوئے، دولت و ثروت، عیش و عشرت کے ایوانوں سے آئے ہوئے بے علم، بے عمل اور غلط کردار والے ہوئے، اور آپ نے ان کی وجاہت، اثر و رسوخ اور مال و دولت کے رعب میں آ کر انہیں قانون ساز ایوانوں میں بھیجا تو پھر وہاں نہ تو دین کے مطابق کوئی قانون سازی ہوگی نہ خلاف اسلام و قرآن قانون ختم کئے جا سکیں گے۔ اور ساتھ ہی نہ عوام کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا کوئی ازالہ ہو سکے گا۔ اور اس کی ساری ذمہ داری بھی آپ پر ہی عائد ہوگی۔

الغرض ملک و ملت اور دین و شریعت کا سارا مستقبل آئندہ کے اقتدار اعلیٰ اور قانون ساز اسمبلیوں پر منحصر ہے، اور ان کے انتخاب و تشکیل کی ذمہ داری آپ لوگوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ آپ عوام کے اعتماد کا مظہر بنے ہیں۔ آپ خدا، رسول اور عوام کے سامنے جوابدہ ہیں۔ آپ کے صحیح یا غلط ووٹ کے نتیجہ میں پاکستان کا مستقبل روشن بھی ہو سکتا ہے اور تاریک بھی۔ یہاں شریعت اسلامیہ کی بالادستی بھی قائم ہو سکتی ہے اور شرعی قوانین کی امیدیں ختم بھی ہو سکتی ہیں۔ اس ملک میں آئندہ عوام کو آسودگی اور خوش حالی بھی میسر آ سکتی ہے، اور ان کا مستقبل تباہ و برباد بھی ہو سکتا ہے۔

اور یہ سب کچھ آپ کے ان ووٹوں کے صحیح یا غلط استعمال سے ہوگا۔ جنہیں آپ صدارتی امیدوار اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں میں سے جن کو دیں گے۔ (ک)

پاکستان میں دین کا مستقبل

بعض حلقوں نے اس بات کو اپنے لئے اطمینان کا باعث سمجھا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کا امیدوار کوشش بسیار کے باوجود، صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے لئے اپنے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کر سکا، کچھ لوگوں نے اسے تمسخر کا موضوع بھی بنانا چاہا ہے، دین و مذہب کے بارے میں جس قسم کی بیگانگی اور بے زاری

(ورق الٹیں)

ہمارے ملک میں فروغ دے دی گئی ہے بالخصوص ان حلقوں میں، جنہیں روشن خیال اور زمانہ شناس کہا جاتا ہے۔ ان کی طرف سے اس طرح کا اظہار خلاف توقع اور حیرانگی کا باعث نہیں ہے۔

یہ بات معمولی یا سرسری طور پر نظرانداز کر دینے اور مذاق میں اڑا دینے والی نہیں تھی کہ صرف اسلام و مذہب کے تحفظ، بقاء و قیام کی خاطر جو لوگ اقدام کرنا چاہتے تھے۔ انہیں نہایت ہی خفیہ اور پیچیدہ تدابیر سے اتنا بے بس کر دیا گیا کہ وہ ایک قدم آگے نہ بڑھا سکے۔ گویا ملک کے ارباب وجاہ و ثروت اور مختلف سیاسی گروہ نہیں چاہتے کہ خالص دین کے لئے جداگانہ اور مستقل طور پر کوئی جماعت آگے بڑھے اور میدان پر قبضہ کر لے۔ یہ اپنے اپنے طور پر تو متعدد فریق بن کر ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوتے رہیں گے اور مفادات کی لڑائی لڑتے رہیں گے۔ لیکن یہ ہرگز گوارا نہیں کریں گے کہ اسلام کے اور عوام کے نمائندے ان کو چیلنج کرنے کے لئے نکل آئیں۔

اس سانحہ کو محض جمعیۃ کی ناکامی سے تعبیر کر کے ٹال دینا اور خاموشی اختیار کر لینا نہایت درجہ کی غفلت و کوتاہ نظری ہوگی۔

جمعیۃ محض اپنی جماعتی حیثیت میں، صدارتی انتخاب کے میدان میں نہیں آ رہی تھی۔ اس نے تو جب یہ دیکھا کہ ملک میں اقتدار طلبی کی جنگ ایسے دو محاذوں میں بٹ گئی ہے جن کے پیش نظر نہ دین کے مفادات ہیں نہ دین کی بالادستی اور شرعی قوانین کا اجراء ہے نہ براہ راست عوام کی فلاح و بہبود اور معاشی و اقتصادی مشکلات کا کوئی عملی حل ہے اور صورت حال ایسی بنا دی گئی ہے کہ پاکستان جیسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہے اور جس کا قیام بھی اسلام کے نام پر اور اسلام کی خاطر ہی عمل میں آیا ہے، وہاں اب اسلام کے لئے محاذ قائم کر کے اس راہ میں جدوجہد کرنا غیر ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ انتخابی نعرے صرف یہ رہ گئے ہیں کہ برطانیہ کا پارلیمنٹری جمہوری نظام یہاں قائم کیا جائے گا، یا امریکن صدارتی نظام باقی رکھا جائے گا۔ احیاء اسلام کے بجائے احیاء جمہوریت کی کوشش . . . .

. . . . اور شریعت اسلامیہ کے قوانین کے نفاذ کی بجائے جمہوریت کے قوانین کے نفاذ کی جدوجہد ہی ہر فریق کی سرگرمیوں کا محور بن گیا ہے۔ اس طوفانی ہنگامے میں گویا اسلام کو اب بھول چکے ہیں۔ اس کی جداگانہ حیثیت کا اب کوئی بھی داعی نہیں رہا ہے، اور اگر کسی کو اسلام کی یاد آتی بھی ہے تو صرف اپنے سیاسی و انتخابی مقاصد کی تائید کے طور پر استعمال کرنے کے لئے یاد آتی ہے

ایسے نامساعد و مایوس کن حالات میں جمعیۃ علماء اسلام نے محسوس کیا کہ ملک بھر کے اسلام دوستوں اور اس کے بہی خواہوں کو، ایک پلیٹ فارم پر لا کر، اللہ کے دین کے لئے بھی ایک محاذ قائم کیا جائے۔ اس کے لئے بھی آواز بلند کی جائے، عوام مسلمانوں کو احساس دلایا جائے کہ مغربی جمہوریت اور صدارت کے علاوہ اسلام کا بھی ایک نظام ہے۔ اور اس ملک کے مسلمان باشندے، اس نظام کے نفاذ کے خواہاں رہے ہیں۔ اس ملک کے قائدین نے اسلام کی سربلندی کے بڑے بڑے دعوے کئے ہوئے ہیں آج برسہا برس کی سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کے بعد ایک موقعہ آیا ہے کہ از سر نو یہاں نئے اقتدار، نظم و نسق کا ڈھانچہ تشکیل دیا جائے اور ایک نئی تعمیر کا آغاز کیا جائے چنانچہ اس کے لئے رائے عامہ کی بلاواسطہ اور بالواسطہ تائید حاصل کی جا رہی ہے تو جہاں برطانوی اور امریکی جمہوریت کے قیام کے لئے دو محاذوں سے سرگرم کوشش ہو رہی ہے، وہاں اسلام کے حامی، دوست اور مخلص بھی ایک اسلامی محاذ بنا کر، اسلامی جمہوریت کے قیام کے لئے کوششیں کریں۔ چنانچہ جمعیۃ کی یہ مخلصانہ مساعی بہت ہی قلیل عرصہ میں پشاور لاہور ملتان و کراچی سے گزر کر ڈھاکہ، سلہٹ اور چٹاگاؤں تک جا پہنچی تھی اور معاملہ اب صرف جمعیۃ علماء اسلام کا ہی نہیں رہ گیا تھا بلکہ ملک کے ان تمام مسلمانوں کا بن گیا تھا جو مغربی سیاست کے بجائے، اسلامی سیاست کا بول بالا یہاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرنگیت پسندوں اور ان کے دور و قریب کے قدیم و جدید حامیوں کے لئے یہ صورت حال خلاف توقع، ایک زبردست چیلنج تھی۔ چنانچہ ڈرامائی طور پر حالات کو فوراً ہی ایک نیا رخ دے دیا گیا — اس طرح جمعیۃ کی کوششوں کو زبردست دھکا لگا لیکن وہ لوگ جو اس پر بغلیں بجا رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ جمعیۃ کا نقصان یا ناکامی نہیں ہے درحقیقت اسلام کی کشتی کو تارپیڈو کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ صرف جمعیۃ پر ہی نہیں بلکہ ہر مخلص و دردمند مسلمان پر ایک حملہ ہوا ہے۔ یہ اس بات کی تنبیہ ہے کہ یہاں کے سربرآوردہ طبقے خواہ وہ محروم اقتدار ہوں یا صاحب اقتدار، اپنے اثر و رسوخ کے مقابلہ میں دین کو طاقتور اور دینی محاذ کو کامیاب نہیں دیکھنا چاہتے ہیں ——— کو

اس پر جو لوگ مسرت کے شادیانے بجانا چاہتے ہیں وہ حقیقت میں دین و مذہب کا تمسخر اڑانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اب یہاں اسلام کے لئے گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ فرنگیت زدوں کی اس کامیابی کو جو لوگ مسلمان کہلا کر، اپنے لئے خوشی و کامیابی کا باعث خیال کرتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس ملک میں اسلام کے زوال کے سب سے بڑے ذمہ دار وہی بنیں گے۔ اس سلسلہ میں مودودی فرقہ کے اخبار شہاب نے جو انداز بیان اختیار کیا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ عام و خاص اہل اسلام نے اس گروہ کے بارے میں جو سمجھا ہے وہ سو فیصدی درست ہے۔

ضرورت ہے کہ وقت کی ہوا کا یہ رخ پہچانا جائے اور اگر واقعی دین کی سربلندی مطلوب ہے تو باطل کی ظاہری کامیابی کا حوصلے اور قوت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ اور اپنی تنظیم کو خوب مضبوط بنا کر، آئندہ ایسے عناصر کی مخالفانہ کوششوں کا تار و پود بکھیر دیا جائے۔ (ک)

جمعیۃ علماء اسلام کی شرائط فریقین کو پہنچا دی گئیں

•

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر محترم حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ نے اشتہار کے ذریعہ جو اسلامی شرائط صدارتی انتخاب لڑنے والے فریقین کے سامنے پیش کی تھیں وہ ہر دو فریق کے ذمہ دار اصحاب کو پہنچا دی گئیں۔ فیصلہ ۲۰ دسمبر کو ملتان کی مجلس عمومی میں ہوگا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان سے درخواست ہے کہ وہ ۱۹ دسمبر کو رات تک ملتان پہنچ جائیں تاکہ رات کو شوریٰ کی میٹنگ ہو سکے۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

ڈھاکہ سے ایک مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشرقی پاکستان کے علماء کرام میں زندگی کی لہر

۴ر دسمبر کے ترجمان اسلام پڑھ کر ہمیں کافی صدمہ پہنچا ۔ حکومت نے اس مرتبہ جس طرح حق اور انصاف کا خون کیا اس کی نظیر شاید ہی کہیں مل سکے موجودہ حکومت نے قانون اسلام کی تحریف کے ساتھ ساتھ انسانی آزادی، اور خدمت دین کے سامنے دیوار کھڑی کر کے تاسیس پاکستان کے مقصد جلیل کو سخت ٹھیس پہنچائی ۔

ہمیں یقین ہے کہ اسلام کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے ۔ حقانی علماء کرام سے کینہ و بغض رکھنا درحقیقت قرآن و سنت سے بغض رکھنے کے مترادف ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام اصل میں مخلصین کی ایک جماعت ہے جس کے قائد اعلیٰ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی جیسے ہستی ہیں ۔ جس جمعیت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسے شخصیت ہیں ۔ جن بزرگوں کے چہرے کی طرف دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے، جن کی مجلس میں بیٹھنے سے لطف آتا اور روحانی غذا ملتی ہے ۔

ابھی اکتوبر میں جب جمعیۃ کے دو عہدیدار حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہما صدارتی انتخاب میں تیسری امیدوار کھڑا کرنے کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان تشریف لائے تھے ۔ ہم ان دونوں بزرگوں سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات کرنے کے بعد اس نتیجہ پہنچے ہیں کہ موجودہ دور میں اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہمارے پاکستان کے لوگ خصوصاً علماء کرام جمعیۃ علماء اسلام سے رابطہ قائم کر کے حق کی آواز کو بلند کریں ۔ اب چپ رہنے کا وقت نہیں ہے ۔

مشرقی پاکستان کے علماء کرام سے میری اپیل ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غفلت یا تعصب کے پردے اٹھا کر حفاظت دین کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام سے رابطہ قائم کر لیں ۔ اور ہر ایک ضلع میں بلکہ ہر ہر قصبہ میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر لیں ۔ حکومت نے ہمیں صدارتی انتخاب میں اپنا آدمی کھڑا کرنے نہیں دیا تو کیا ہوا ۔ ہماری بہرحال ڈیوٹی ادا ہو گئی ۔ ثواب مل گیا ۔ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صلحنامہ حدیبیہ یاد ہے ۔ اسی میں کامیابی اور فتح ہے ۔ ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیئے ۔ خدا کا وعدہ ہے وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ حکومت کو خدا قانون محمدی پر چلنے کی توفیق دے ۔ اور مشرقی پاکستان کے علماء کو اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تنظیم و عمل کی طاقت دے ۔ آمین

مرسل
(مولانا) محفوظ الرحمن قاسمی
مدرس اعلیٰ مدرسہ امداد العلوم
فرید آباد ۔ ڈھاکہ ۴

بقیہ: مودودی صاحب کا چیلنج اور اس کا جواب

بنالیں ۔ اور کہا کہ تم تو حرام ابدی کی بات کر رہے ہو اور میں حرام وقتی کا قائل ہوں ۔

اگر دین کی تاویلات اسی طرح ہی رہیں تو وہ دن دور نہیں جبکہ پورے کا پورا اسلام مسخ ہو کر رہ جائے گا ۔ اور مودودی صاحب کی طرح کا ہر مجتہد آئے دن حرام چیزوں کو "حرام وقتی" کہہ کر جائز قرار دے دے گا ۔ اگر آج ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ شراب کی حرمت ابدی نہیں بلکہ وقتی ہے اور اب چونکہ یہ فیشن اور لوازمات زندگی میں سے ہو گئی ہے لہٰذا اب یہ جائز ہے اور اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں تو مودودی صاحب کے پاس اس کا کیا جواب ہے ؟ ۔ حضرت مولانا! کیا یہ بھی امیر جماعت کی کوئی حکمت عملی ہے جس کے تحت اس کو ہر شئی کے جائز اور ناجائز کرنے کا حق حاصل ہے (ملاحظہ ہو اسلام میں حکمت عملی کا مقام از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی)

اس کے ساتھ میرا مودودی صاحب سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ آخر حرام کی تعریف کیا ہے اگر تو اس کی تعریف یہ ہے کہ "جس چیز کا منع قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت دلیل سے ہو وہ حرام ہے" تو پھر عورت کا سربراہ مملکت ہونا اور کسی کے نزدیک حرام ہو یا نہ ہو آپ کے نزدیک یقیناً حرام ہے ۔ جیسا کہ آپ نے اپنے ایک مضمون (مندرجہ ترجمان القرآن ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں قرآنی ۴۴ آیات سے جو کہ قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہیں ۔ یہ ثابت کیا ہے کہ عورت کا سربراہ مملکت ہونا تو درکنار اسمبلیوں کی ممبر بھی وہ نہیں ہو سکتی بلکہ آپ نے یہاں تک لکھدیا ہے کہ

"اس لئے مجلس شوریٰ (اسمبلی) میں جو ساری مملکت کی قوام ہے ۔ عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے ۔ مزید برآں ہمارے سامنے عہد نبوی و خلافت راشدہ کا تعامل

(باقی ص۵ پر)

تنقید و تبصرہ

کیا عورت صدر مملکت ہو سکتی ہے

از مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

قیمت ۳۷ پیسے

ملنے کا پتہ (۱) جمعیۃ علماء اسلام ۱۷۳ اندر قلعہ ۔ چاٹگانگ ۔ مشرقی پاکستان
(۲) مکتبہ تعمیر حیات اردو بازار ۔ لاہور

جس میں دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ عورت سربراہ مملکت نہیں ہو سکتی ۔ یہی قرآن کا فیصلہ ہے ۔ اور یہی فقہائے کرام اور علمائے عظام کا فتویٰ ہے ۔ اور یہی موجودہ زمانہ کا تقاضا ہے مختلف اعتراضات کے شافی جواب بھی دیئے گئے ہیں ۔ ۴۱ پیسے کے ٹکٹ ارسال کر کے منگوائی جا سکتی ہے ۔

خصوصیات رمضان المبارک

از مولانا الحاج محمد الیاس صاحب

صفحات ۲۴

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ۱۳ پیسے

ناشر:۔ مکتبہ تعمیر حیات ۲۳ حبیب بنک بلڈنگ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

زیر تبصرہ کتابچہ مولانا الحاج حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد ٹھوٹھیاں کے ایک علمی و فکری مقالہ پر مشتمل ہے جو انہوں نے اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں پڑھا ۔ اس میں رمضان المبارک کی تمام تر خصوصیات علمی رنگ موجود ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے ۔ خطباء اور ائمہ کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا عامۃ المسلمین کے لئے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے ۱۹ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ ایک نسخہ صرف آٹھ آنے میں حاصل کریں ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

روئداد اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کراچی

حضرت مولانا زکریا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں یہ کارروائی ہوئی۔

(۱) سابقہ مجلس منعقدہ ۲۲/۱۱/۶۴ واقع گوالیار کے تمام فیصلوں کی تائید و توثیق کی گئی۔

(۲) جناب مرکزی خزانچی صاحب سے ملاقات کے لئے چار ارکان شوریٰ مولانا عبیداللہ صاحب، مولانا اسفندیار صاحب، مولانا اللہ ورایہ صاحب و مولانا محمد زکریا صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ یہ کمیٹی ملاقات کے نتائج سے آئندہ ہونے والی مجلس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

(۳) صدر دفتر کے لئے حلقہ چاکیواڑہ کے دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے اوپر باتفاق آراء تمام اراکین جگہ کا تعین ہوا۔ یہ جگہ حلقہ جمعیۃ کے صدر و رکن مرکزی شوریٰ کراچی جناب حاجی دلمراد صاحب نے مع لوہا لکڑی، پتھر، صدر دفتر کے لئے پیش فرمائی۔ فجزاہ اللہ عنا و عن جمیع المسلمین احسن الجزاء

(۴) قادریہ پرائمری اسکول کی تعمیر کے لئے ایک بورڈ تجویز ہوا جس کا صدر شیخ الحدیث جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہٗ کو مقرر کیا گیا۔ باقی ممبران کا اعلان آئندہ ہونے والی شوریٰ کے بعد ہوگا

(۵) کراچی جمعیۃ علماء اسلام کا مرکزی اجلاس ہر اسلامی مہینے کے پہلے ہفتہ میں ہوا کرے گا۔

(۶) ہنگامی حالات کو طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ جس کے لئے ذیل کے افراد منتخب ہوئے۔ جناب حاجی دلمراد صاحب جناب مولانا عبیداللہ صاحب جناب مولانا اسفندیار صاحب جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب، و محمد زکریا صاحب۔ ہنگامی حالات کے متعلق یہ کمیٹی جو فیصلہ کرے گی وہ پوری کراچی کی جمعیۃ علماء اسلام کا فیصلہ متصور ہوگا۔

محمد زکریا
ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی
۷ر شعبان ۱۳۸۴ھ

جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد (سندھ)

آج مورخہ ۶/۱۲/۶۴ شہر کندہ کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی اجتماع ہوا۔

(۱) جس میں ضلع جیکب آباد کے بنیادی جمہوریت کے منتخب ممبران کی تعداد معلوم ہوئی۔ جمعیۃ کے خاص کارکن ۳۸ منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ دیگر ممبر جمعیۃ سے دلچسپی رکھنے والے بھی اچھی خاصی تعداد میں منتخب ہوئے ہیں۔ ان کی ملاقات کے لئے انفرادی طرح سے سوچ وبچار کیا گیا ہے۔

(۲) صدارتی انتخاب میں ووٹ دینے کے لئے مرکزی حضرات کے فیصلے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

(۳) مزید پروگرام مورخہ ۲۰ر دسمبر ۶۴ء جمعیۃ کا ضلعی اجتماع دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ میں رکھا گیا ہے جو صدارتی انتخاب بابت مرکز کے فیصلے پہنچے اور علاوہ ازیں ضروری پروگرام و ضلع کے اندر تبلیغی دورے کی تشکیل اور باقی ضروری امور زیر بحث آئیں گے۔ مزید یکجا ہر ایک کی طرف بذریعہ ڈاک ارسال کئے گئے ہیں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع جیکب آباد (سندھ)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس بمقام مدرسہ قوت الاسلام غریب آباد زیر صدارت پیر عبدالقدوس صاحب امیر شہر ہوا۔ مشورہ کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی کہ جمعیۃ حیدرآباد کی طرف سے پمفلٹ اور اشتہار شائع کیا جائے تاکہ حکومت نے صدارتی انتخاب میں جو غلط اور نامناسب اقدامات کئے ہیں وہ عوام کے سامنے آجائیں۔

ساتھ ہی اجلاس میں ان حضرات کو مبارکباد دی۔ جنہوں نے مودودی جماعت اور ان کے فتنہ کو بے نقاب کیا۔

حکیم نواب الدین
ناظم اعلیٰ شہر و ناظم ڈویژن حیدرآباد

بھیں میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسے

چک ملوک اور بھیں تحصیل چکوال میں بتقریب معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم دو تبلیغی جلسے ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے

۲۶ر رجب کو بمقام چک ملوک جامع مسجد میں نماز عشاء کے بعد شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور قاطع شرک و بدعت الحاج حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع جہلم نے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر رات کے بارہ بجے تک اپنے ارشادات سے محظوظ فرمایا۔

حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم نے معراج کے واقعۂ اسرا تا بیت المقدس کے سفر مقدس کا حال قرآن و حدیث کی روشنی میں اور حضرت مولانا جہلمی نے آسمانی معراج کا حال بیان فرمایا۔

۲۷ر رجب شب کو بمقام بھیں زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام بھیں جامع مسجد میں ہر دو بزرگوں نے معجزۂ معراج پر تقریریں کیں۔ سائنس کی ترقی پر فخر کرنے والے جناب معراج کے کمالات کا مشاہدہ کر لیں۔ آج سائنس کی ایجادات کو دیکھتے ہوئے معراج کے معجزہ کو تسلیم کر لینا چنداں مشکل نہیں۔ لیکن صحابہ کرام کا ایمانی کمال ہے کہ انہوں نے اس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے واقعۂ معراج کی تصدیق کی۔ جبکہ ایسے امور کا تصور بھی نہ تھا۔ بھیں کے جلسہ میں حضرت مولانا محمد ہارون صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ حافظ عبدالحمید نے نظمیں بھی پڑھیں۔

غرض ہر دو اجلاس نہایت کامیاب رہے۔

سلطان محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ قاری نذیر احمد صاحب ہیں جو نہایت تندہی سے اور ذمہ داری سے جمعیت کی خدمت کر رہے ہیں آپ کی والدہ محترمہ جو دارالعلوم دیوبند میں قیام پذیر تھیں انتقال فرما گئیں۔ بہاولنگر کی جمعیۃ علماء اسلام کے احباب اس غم والم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور ان کے مال وجان میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

عبداللطیف ناظم نشر و اشاعت
بہاولنگر

دعاء کی درخواست

حضرت مولانا عبدالحق صاحب خطیب مسجد ریلوے چیچہ وطنی و امیر جمعیۃ علماء اسلام کچھ عرصہ سے شدید بیمار چلے آرہے ہیں۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں پرزور التماس کی جاتی ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ
حیدرآباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کا اجتماع

ہر ایک ابتدائی جمعیت کے امیر جمعیۃ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ضلعی اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ میں مورخہ ۲۰/۱۲/۶۴ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے بمقام ضلعی دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ میں منعقد ہوگا۔ آپ مقررہ تاریخ پر پہنچ کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

نوٹ:۔ اپنی اپنی تجویزیں بھی دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع جیکب آباد (سندھ)

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Vol. No. 7 | Outside Delhi Gate - LAHORE | Price 12 Paisa

۱۸ر دسمبر 1964 ۱۱ر شعبان المکرم No 4

بقیہ:- مودودی صاحب کا چیلنج اور اس کا جواب (صفحہ ۶ سے آگے)

موجود ہے جو قرآن کی منشاء کی تعبیر کے لئے مستند ترین ذریعہ ہے۔ ہمیں تاریخ اور حدیث میں کوئی نظیر بھی ایسی نہیں ملتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین نے کبھی عورتوں کو مجلس شوریٰ (اسمبلی یا پارلیمنٹ) میں شامل کیا ہو۔“

(اسلامی دستور کی تدوین از مولانا مودودی صفحہ ۲۶)

میں آپ سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ جس چیز کا دروازہ قرآن نے بند کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا تعامل اس بند دروازہ کو مقفل کرتا ہے۔ آپ چودہ سو سال کے بعد اس دروازہ کو توڑنے والے کون ہوتے ہیں؟ جس کے ساتھ آپ کا جی چاہے تعاون اور اتحاد کیجئے۔ اور جس سوراخ میں آپ کا جی چاہے گھسیئے لیکن خدارا اسلام کے مقدس نام کو اپنے غیر مقدس اعمال اور نظریوں سے ملوث نہ کیجئے۔

اگر آپ نے آج اپنی خاص سیاسی قلابازیوں کے تحت اسلام کے متفقہ مسائل کی ایسی فضول تاویلیں کرنی شروع کیں تو اسلام کی ہر جائز و ناجائز تاویلات کرنے کا پھر ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جس کا بند کرنا ناممکن ہو گا اور اگر آج آپ نے قرآن کے بند کئے ہوئے دروازے کو کھولا تو آئندہ آنے والی نسلیں اس دروازہ کو بالکل توڑ ہی دیں گی۔

آخر میں آپ کو اپنے ہی الفاظ یاد کراتا ہوں جو کہ آپ نے اُن لوگوں کے خلاف لکھے تھے جو عورت کے سیاست میں حصہ لینے کے قائل تھے اور ان الفاظ کو لکھتے وقت آپ کو کیا پتہ تھا کہ ایک دن یہ الفاظ خود آپ کے خلاف بولے جائیں گے۔ اور آپ بھی اسی سوراخ میں گھسیں گے جس سوراخ میں اس وقت وہ لوگ گھسے تھے وہ الفاظ یہ ہیں۔ آپ ان کو غور سے پڑھیں اور اپنے موجودہ عمل کو ان پر پرکھیں۔

”کیا کوئی صاحب علم یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسلام میں عورتیں بھی سیاست اور نظم مملکت کی ذمہ داری میں شریک قرار دی گئی ہیں؟ رہے وہ لوگ جن کے لئے اصل معیار حق صرف دنیا کی غالب قوموں کا طرز عمل ہے۔ اور جنہیں بہرحال چلنا اسی طرف ہے جس طرف انبوہ جا رہا ہو تو انہیں کس نے کہا ہے کہ اسلام کو اپنے ساتھ ضرور لے چلیں؟ ان کا جدھر جی چاہے شوق سے جائیں مگر کم از کم اتنی راستبازی تو ان میں ہونی چاہیئے کہ جس مقتدا کے دراصل وہ پیرو ہیں اسی کا نام لیں۔ بلا دلیل اسلام کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کریں جن سے خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت اور قرون مشہود لہا بالخیر کی تاریخ

(باقی کالم ۴ میں)

بقیہ:- ادارتی نوٹ

رویہ اختیار کیا اور ذرا سی بھی جرأت و دانشمندی سے کام نہیں لیا جس کے نتیجہ میں مغربی پاکستان کا کافی حصہ زرعی حیثیت سے ناکارہ بن جانے کے خطرہ میں گھر گیا ہے اس طرح عوام کو یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ان کی آزاد معیشت کو غیر محدود اجارہ داری میں دے دینے کے ذمہ دار کون سے افراد ہیں۔ بین الاقوامی میدان میں ان کی سیاسی آزادی کا سودا کرنے والے کون لوگ ہیں اور کشمیر کی فاتحانہ یلغار کو پسپائی کے رخ پر پھیر دینے کی ذمہ داری کن لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

قطع نظر اس کے کہ صدارتی انتخاب کے نتائج کیا نکلتے ہیں۔ ان اہم واقعات کے حقیقی ذمہ داروں کو عوام کے سامنے لانا ضروری ہے۔ تاکہ آئندہ ملک کے بقاء و تحفظ اور اس کے وجود سے کھیلنے کی جرأت کسی کو نہ ہو سکے۔ اور عوام ہر وقت احتساب کر سکیں۔ ورنہ ان درپردہ کارروائیوں سے، پاکستان کے لئے گذشتہ مدت میں جن مشکلات کے دروازے کھلتے رہے، ان کو پردۂ خفا میں رکھنے سے مستقبل میں کئی گنا زیادہ مشکلات پیش آجانے کا اندیشہ ہے۔ تمام مسائل و معاملات سے زیادہ اہم اور ضروری پاکستان کا بقاء و سلامتی ہے۔ اسے ماضی میں جن لوگوں نے خطرے میں ڈالا وہ بھی قابل معافی نہیں ہیں اور جن سے مستقبل میں پھر اس کا اندیشہ ہو سکتا ہے، ان کا تدارک بھی آج ضروری ہے۔ اس کو ہرگز نظر انداز نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ (ک)

بقیہ:- صفحہ اوّل

کورٹ میں چیلنج کرنے کا ہر پاکستانی کو حق حاصل ہو۔

(ج) دستور میں مسلمان کی ایسی جامع و مانع تعریف ہو جس کے بعد کسی مرزائی وغیرہ پر مسلمان کا اطلاق نہ ہو سکے۔

اگر کسی بھی فریق نے مندرجہ بالا شرائط اور دیگر متعلقہ امور کے سلسلہ میں جمعیتہ علماء اسلام کو مطمئن کر دیا تو جمعیتہ ۲۰ر دسمبر کو ملتان میں ہونے والے اپنے جنرل اجلاس میں اس کا باقاعدہ اعلان کرے گی۔ اور اپنے ہزاروں متعلق ممبران جمہوریت بنیادی کے ووٹ اس فریق کو دلائے گی — بہرحال جو بھی صورت سامنے آئے گی۔ اس کا آخری اور قطعی اعلان ۲۰ر دسمبر کو ملتان سے جاری کر دیا جاوے گا۔

دستخط (حضرت مولانا)
محمد عبد اللہ (صاحب) درخواستی
امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

ہوم صاف صاف انکار کر رہی ہے۔“
(ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۵۲ء)

جدید ایڈیشن
خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی
ترجمہ از مولانا محمود الحسن تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی
بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی، عمدہ سفید گلیز کاغذ سائز ۲۲×۲۹ مضبوط سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت
(قسم دوم):- عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، لائنی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک
مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

(غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

16/

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ ۷

ٹیلیفون نمبر ۶۶۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

ترجمانِ قاہرہ نمبر

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت پچاس پیسے

جلد ۷ ○ جمعہ ۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹ر جون سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۳

بطلِ حریت جمال عبدالناصر

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ممبر صوبائی اسمبلی۔

○ متحدہ عرب جمہوریہ مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے ۲۹ر جنوری ۱۹۵۶ء میں فرانس ۔ برطانیہ اور یہود کے متفقہ حملہ کو ناکام بنا دیا اور اسلام کی تاریخ کو زندہ کیا:

○ اس نے ایک لاکھ مسلح فوج کے دانت کھٹے کر کے عرب شجاعت کا سکہ بٹھا دیا۔

○ اس نے ایک ہزار ہوائی بمباروں کی بمباری بے اثر کر کے کفر کے ارادوں کو ناکام بنا دیا۔

○ اس نے نہر سویز پر قبضہ کر کے فرنگی کی ساکھ ختم کر کے رکھ دی

○ اس نے جامع ازہر کی عمارت کے لئے ۴ کروڑ روپیہ منظور کر کے علم دوستی کا ثبوت دیا

○ اس نے ایک ریڈیو سٹیشن کو قرآنی تلاوت کے لئے خاص کر کے قرآن کی بہترین خدمت کی۔

○ اس نے مسجدوں کے لئے مفت بجلی اور پانی مہیا کر کے دنیائے اسلام کے لئے بہترین نظیر قائم کی۔

○ اس نے کمیونزم کی روک تھام کر کے الحاد کا دروازہ بند کر دیا

○ اس نے قادیانیت کو خلاف قانون قرار دے کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا ثبوت دیا

○ اس نے فلسطینی مہاجرین کی پشت پناہی کر کے اہل اسلام کو ممنون کیا۔

○ اس نے دو سال میں اسکندریہ کی عظیم الشان بندرگاہ بنا کر عرب مہندسین کا رعب قائم کیا۔

○ اس نے عرب سربراہوں کو جوڑ کر عالم اسلام کے اتحاد کا راستہ ہموار کیا۔

○ اس نے نہر سویز یہودیوں پہ بند کر کے ان کی ذلت و مسکنت پہ مہر لگا دی۔

○ اس نے مغربی اقوام کی برتری کا ہتوا ختم کر کے اہل اسلام اور اہل مشرق پر احسان کیا۔

○ اس نے چند سالوں میں مصر کو سیاست عالم میں اونچا مقام بفضلہ تعالیٰ دے کر مسلمانوں کا سر بلند کیا۔

○ اس نے افریقی ممالک کی آزادی میں امداد کر کے مسلمانوں کو غلامی کی لعنت سے نجات دی۔

○ اس نے افریقہ میں عیسائیوں کی ارتدادی مساعی کے مقابلہ میں ہزاروں مبلغ بھیج کر فرض کفایہ ادا کیا۔

○ اس نے دنیا بھر میں عربی ثقافت کے مرکز قائم کر کے اسلام کی خدمت کی۔

○ اس نے اسوان بند تعمیر کر کے اعداء اسلام کے سینوں پہ مونگ دلے۔

○ اس نے نہر سویز پہ مکمل کنٹرول کر کے اسلامی اور مشرقی ممالک کو یورپ کی دستبرد کے خطرہ سے محفوظ کیا

○ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیں کہ وہ سیاسی استعمار کی طرح مغربی تہذیب و تمدن کا استیصال کر کے عرب تہذیب اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو زندہ کرے۔ آمین!

Scanned with CamScanner

پاکستان، مسئلہ کشمیر اور مؤتمر قاہرہ

—— حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (رکن قومی اسمبلی) قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ——

مسئلہ کشمیر

عالم اسلام کے اس تاریخی اجتماع میں جو قاہرہ میں منعقد ہوا اور جو اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے وفد کی شرکت سے جہاں پاکستان کی اسلامی اور علمی شان کی اہمیت میں غیر معمولی اضافہ ہوا وہاں بین الاقوامی طور پر مسئلہ کشمیر کی اتنی وضاحت ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور اس کے بغیر مشکل تھی۔

۱۔ پاکستانی وفد نے اخبارات کے نمائندوں کے سامنے کشمیر اور ہندوستان کے مسلمانوں کی مظلومیت اور کشمیر کی صحیح پوزیشن واضح کی اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے۔

۲۔ پاکستانی علماء نے مختلف ممالک کے چیدہ چیدہ نمائندوں سے تبادلہ خیالات کر کے ان مسائل کو عالم اسلام کے کونے کونے تک پہنچا دیا

۳۔ غزہ کے مقام پر جو یہودی فلسطین کی سرحد پر واقع مصری حکومت کے قبضہ میں آخری شہر ہے اور یہاں عربوں اور یہودیوں کی سرحدیں آمنے سامنے ہیں۔ جن کے درمیان اقوام متحدہ کی چوکی بھی ہے۔ یہاں دنیائے اسلام کے سارے مندوبین لے جائے گئے۔ جو ایر کنڈیشن موٹروں میں چار سو میل صحرائے سینا طے کر کے وہاں پہنچے۔ وہاں فلسطینی مہاجرین کے سلسلہ میں بڑا جلسہ ہوا اور تمام مندوبین نے تقریریں کیں۔ جس میں پاکستانی وفد کے قائد حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نے مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین کو مماثل اور ایک جیسے قرار دے کر تمام عالم اسلام کو ان کے حل کرنے کے لئے متحدہ سعی کی دعوت دی۔

۴۔ مؤتمر کے اجلاس کے اندر احقر نے اپنے مقالے میں مسئلہ کشمیر کو بیان کر کے سب کو اس سے اچھی طرح روشناس کرایا۔

۵۔ مولانا غلام غوث صاحب نے عربوں پر مختلف اوقات میں یہ حقیقت واضح کی کہ فلسطین کے یہود صرف دریائے اردن کا رخ پھیر رہے ہیں اور کشمیر کے ہنود پاکستان کے چھ دریاؤں کا رخ پھیرنے کے منصوبے پر عمل کر کے پنجاب و سرحد کو مبتلائے مصیبت کر سکتے ہیں اور اس کی ابتدا دریائے ستلج اور راوی کے پانی سے ہو بھی چکی ہے۔ اور اس کے علاوہ چالیس لاکھ مسلم آبادی کو جبراً و قہراً غلام بنائے رکھنے کی منحوس کوشش جاری ہے۔

۶۔ پاکستانی وفد نے اس طرح کے بیانات عربی اخبارات میں شائع کرائے اور ان کی آواز دوسرے عرب ممالک میں بھی پہنچی۔

۷۔ غرضیکہ قاہرہ کی عالمی اسلامی مؤتمر (کانفرنس) میں پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کی شرکت سے مسئلہ کشمیر کی گونج تمام اسلامی ممالک تک جا پہنچی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

پاکستان اور مؤتمر

اس بحث سے ہماری مراد یہ ہے کہ عالم اسلام میں پاکستان کے تعارف اور اہمیت کو کیا مقام حاصل ہے۔ اس میں شک نہیں [illegible] خاں کے دوروں اور موجودہ خارجہ پالیسی سے پاک [illegible] کو اچھا خاصا فائدہ پہنچا ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے [illegible] سال سے پاکستان کی وزارت خارجہ صحیح کام کرتی تو پاکستان جو آ [illegible] لحاظ سے تمام دنیا میں سب سے بڑا اسلامی ملک ہے اب تک عزت و شہر [illegible] مقام تک پہنچا ہوتا۔ مگر ظفر اللہ خاں (قادیانی) کے زمانہ میں بقول مرحوم حمید [illegible] پاکستانی سفارتخانے قادیانی تبلیغ کے اڈے کا کام کرتے رہے ویسے۔ ہم سے مسلم ممالک کے نمائندے پاکستان کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کیلئے بےچین نظر آتے تھے اور جب ہم حالات سناتے تو وہ بہت لطف اندوز ہوتے۔ خاص کر پاکستانی وفد کے قائد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کی علمی شخصیت کی وجہ سے وہ پاکستان کی دینی و علمی برتری پر متحیر اور اس کے قائل ہو جاتے۔ بہر حال عرب اور افریقی ممالک کے ممتاز افراد پاکستانی وفد کو عزت و احترام سے دیکھتے اور پاکستان کے بارے میں بہترین رائے قائم کرتے رہے۔

عرب عوام کا یہ حال ہے کہ بعض لوگ ابھی تک پاکستان کے علیحدہ وجود سے بے خبر ہیں اور وہ ہمیں انگریزی زمانے کے مطابق ہندی کہتے۔ ہم ان کی اصلاح کر کے پاکستانی کہلواتے اور لکھواتے۔ میری حیرانی کی انتہا ہوئی جب مجھے ایک عرب نے کہا کہ کیا تمہارے پاس نہرو کا فوٹو ہے؟ میں نے کہا۔ کیا کرو گے اس نے کہا۔ مجھے اس سے محبت ہے۔ میں نے اس کو یہاں کے حالات بتائے اور یہ کہ وہ تو مسلمان نہیں ہے اور نہ ہندوستانی مسلمانوں

(باقی صفحہ ۳۱ پر)

— ۷۸۶ —
ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ لاہور
۱۹ ؍ جون ۱۹۶۷ء

اتحادِ اسلامی منزل بمنزل!

پچھلے دنوں قاہرہ (مصر) میں جامعہ ازہر کی ہزار ویں برسی منانے اور بعض جدید شاخوں کا سنگ بنیاد رکھنے کے سلسلہ میں دنیا بھر کے ۵۵ ممالک کے چیدہ چیدہ علماء کرام کا عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں عالمی سطح پر مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی مسائل پر بحث کی گئی اور عالم اسلام کے موجودہ فکری جمود و تعطل اور سیاسی و اقتصادی پسماندگی کے اسباب پر غور کیا گیا۔ نیز دنیا بھر میں دور دراز علاقوں میں بسنے والے مسلم بھائیوں سے تعاون کرنے اور انہیں غیر اسلامی طاقتوں سے آزادی حاصل کرنے کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس نے غیر مسلم طاقتوں کی آئے دن کی اسلام دشمن تحریکوں کو ناکام بنانے کے لئے کرۂ ارض کے مسلمانوں کو مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر متحد کرنے کی راہیں متعین کیں۔

اگر ناصر دشمنی اور مغرب نوازی سے ہٹ کر دیکھا جائے تو یہ کانفرنس دورِ حاضر کے مایوس حالات میں امید اور کامرانی کی حوصلہ افزا کرن ہے۔ مسلمانوں کو جب بھی کفار کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوئی۔ اس کے دو بڑے سبب تھے

ایک: أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور تم (مسلمانوں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں میں سے امیر کی اطاعت کرو)

دوسرے: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو۔

گویا مسلمان جب بھی دنیا و آخرت کے معاملات میں کامیاب ہوا اطاعتِ خدا۔ اطاعت رسول اور اُس امیر کی اطاعت کے ذریعہ جو کہ مسلمانوں میں سے یعنی اسلام کا پابند ہے۔ نیز ان کے اتحاد کی بنیاد حبل اللہ (اللہ کا دین) تھا مسلمان کی کامیابی کے یہی دو ہتھیار تھے۔

غزوۂ بدر میں ایک طرف ڈنڈے اٹھائے۔ پیدل چلنے والے۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس فاقہ زدہ ۳۱۳ صحابہ کرام ہیں اور دوسری جانب لوہے میں ڈوبی ہوئی نوجوان جنگجو اُس زمانہ کے جنگی اسلحہ سے لیس ایک ہزار فوج ہے۔ ایسے نامساعد حالات میں کفار کی فوج کو عبرتناک شکست دینا۔ اطاعتِ خدا و رسول اور باہمی اتحاد کا ہی کرشمہ تھا۔ لیکن غزوہ احد میں جب کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھ چکی ہے پہاڑی کی پچھلی جانب پچاس تیر اندازوں میں سے بعض نے محض اس وجہ سے بلا اجازت گھاٹی چھوڑ دی۔ کہ کافروں کا جھنڈا دیر سے زمین پر پڑا اپنی شکست کا اعتراف کر رہا ہے اب ہمیں بھی کافروں کا پیچھا کرنا چاہیئے۔ افتراق کی اس ظاہری صورت نے فتح کو شکست میں بدل دیا اور کئی مسلمان شہید ہو گئے۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہو گئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ساری امت نے مکمل اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چن لیا۔ پہلے دن کبار صحابہؓ نے، اور دوسرے روز عام بیعت کے موقع پر موجود تقریباً ۳۳ ہزار صحابہ کرام نے بیعت کی۔ یہ اسی اتحاد کی برکت تھی۔ کہ خلافت صدیقی کے اڑھائی برسوں میں اسلامی سلطنت عرب سے نکل کر ایران عراق اور شام کے اکثر علاقوں پر چھا چکی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا اور ساری امت مسلمہ نے ان کی خلافت بالاتفاق تسلیم کی۔ یہ اسی اتحادِ امت کی برکت تھی۔ کہ خلافت فاروقی کے دس سال کے مختصر سے عرصہ میں ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ اور سلطنت کی وسعت کے باعث گیارہ بڑے بڑے صوبے قائم کرنے پڑے۔ ہر صوبے ایک ایک ملک کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے زمانہ میں فارس۔ عراق۔ خراسان۔ بلوچستان شام فلسطین مصر آرمینیا وغیرہ اسلامی سلطنت میں شامل ہو چکے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مرض وفات میں چند صحابہ کرام کی کمیٹی مقرر فرما دی۔ یہ لوگ تمام صحابہؓ کے نزدیک قابلِ اعتماد تھے۔ انھوں نے بالاتفاق حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔ یہاں بھی اتحاد امت کی برکت سے اسکندریہ۔ آرمینیا کا باقی حصہ۔ افریقہ کا کثیر علاقہ۔ قبرص۔ روڈس اور طبرستان کے علاقے فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔۔ گویا "اطاعت خدا و رسول اور" حبل اللہ کی بنیاد پر اتحاد دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں کو مسلمانوں کے قدموں میں روندتا چلا جا رہا ہے۔

لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ امت میں پھوٹ پڑی تو اتحاد کی تمام برکات ختم ہو کر رہ گئیں۔ فتوحات رک گئیں۔ اور اسلامی سلطنت بڑھتی تو کیا آپس کی پھوٹ کے باعث بربادی کے آثار نظر آنے لگے۔

اچانک اللہ کی مدد آئی۔ اور حضرت حسنؓ نے دوبارہ امت کو اتحاد کا درس دیا۔ آپ نے کوفہ میں حضرت امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی اپنے ساتھیوں کو بیعت کرنے کا حکم فرمایا اور کہا کہ اگر خلافت حضرت معاویہؓ کا حق تھا۔ تو ان کو پہنچ گیا۔ اور اگر یہ میرا حق تھا۔ تو میں نے ان کو بخش دیا۔ اس واقعہ کے فوراً بعد اسلامی سلطنت دوبارہ بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔

(تاریخ اسلام حصہ اول)

چنانچہ امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قسطنطنیہ پر حملہ کر کے جو علاقے اب تک مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان متنازعہ چلے آرہے تھے۔ سب مستقل طور پر اسلامی سلطنت میں شامل کر دئے گئے۔ اس کے علاوہ تیونس طرابلس اور الجزائر کے علاقے فتح ہوئے۔

ان کی وفات کے بعد پھر تعطل کا زمانہ آتا ہے لیکن جلد ہی حالت درست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بنو امیہ کے عہد میں اسلامی سلطنت ایشیا۔ افریقہ، یورپ کے اکثر حصوں پر مشتمل تھی۔ اور خلافت عباسیہ کے آغاز میں بھی اتحاد کی برکت سے کفار کو دم مارنے کی جرأت نہیں ہوئی لیکن چھٹی اور ساتویں ہجری میں خلافتِ عباسیہ کے باہمی اختلافات رنگ لائے۔ اور معتصم باللہ کے زمانہ میں طبرستان۔ کردستان آرمینیا اور آذربائیجان میں بغاوت ہوئی۔ متوکل علی اللہ کے زمانہ میں رومیوں نے حملہ کر دیا۔ معتضد باللہ کے دور میں ترکوں کا خروج ہوا اور ساتویں ہجری میں چنگیز اور ہلاکو کے حملوں نے سلطنت عباسی کا وقار خاک میں ملا دیا۔

آخر سلطنت عثمانی قائم ہونے کے بعد مسلمانوں کو دوبارہ کچھ وقار نصیب ہوا لیکن یہ عارضی اور دم واپسیں کی حیثیت رکھتا تھا۔ عثمانی سلطنت کے خاتمہ کے بعد کئی صدیوں کے لئے مسلمانوں کو عیسائی ممالک کی غلامی قبول کرنی پڑی۔ مشرقِ وسطیٰ کو فرانس اور برطانیہ نے تقسیم کیا۔ شمالی افریقہ پر سپین اور فرانس نے حاکمیت جتائی۔ اور مشرق بعید پر برطانیہ اور افریقہ . . . . . . کے باقی علاقوں پر پرتگال۔ سپین۔ فرانس اور برطانیہ نے قبضہ کر لیا۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا کو دبوچ لیا۔ گویا مغربی اقوام صدیوں سے مسلمانوں کی باہمی آویزش اور زوال کی منتظر تھیں۔ اب موقع ملا۔ تو مردار خور شکاری کی طرح تیزی سے چڑھ دوڑیں۔

وہ مسلمان جس نے اپنی ہزار سالہ تاریخ میں کبھی غلامی کا تصور تک نہ کیا تھا۔ وہ کس طرح عیسائی اقوام کی بالادستی کو تسلیم کرتا۔ چنانچہ غلامی آتے ہی آزادی کی تڑپ پیدا ہو گئی۔ پچھلی صدی میں شیخ جمال الدین افغانی نے وزارتِ عظمیٰ چھوڑ کر دنیا کے مسلمانوں کو متحد کرنے کی سر توڑ کوشش کی ہندوستان سے لے کر فرانس تک سفر کیا۔ اور فرانس سے "العروۃ الوثقیٰ" کے نام سے اخبار جاری کر کے مشرق وسطیٰ اور ترکی میں انقلابات کرائے۔ لیکن ان کی کوششیں عالم اسلام کو زندہ تو نہ کر سکیں۔ البتہ مسلم ممالک میں آزادی کی گرمی ضرور پیدا کر گئیں۔ جس کے نتیجہ میں مغربی اقوام کو مشرق سے اٹھا کر دوبارہ مغرب میں پھینک دیا گیا۔

آزادی حاصل کرتے ہی مسلم ممالک میں دوبارہ باہمی اتحاد کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ پچھلے چند برسوں میں عالمی بنیاد پر تین چار جماعتیں عالم وجود میں آئیں۔ قاہرہ کی مؤتمر عالمی اسلامی بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ آج مغربی اقوام بیدار ہونے والے عالم اسلام سے نہ صرف خائف بلکہ دہشت زدہ ہیں۔ چنانچہ عالم اسلام کو بڑی طاقت بننے سے روکنے کے لئے ہی اسرائیل کا ناجائز بچہ "فلسطین میں بٹھایا گیا۔ اس مقصد کے لئے عدن کو ہر قیمت پر برطانوی انتداب میں رکھنے کی کوشش

(باقی صـ پر)

بقیہ اداریہ

ہماری ہیں۔ اسی اسلام دشمن نظریہ کے باعث حبشہ اور کینیا کے ذریعہ اسرائیل کو افریقی علاقوں میں گھسنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ تاکہ عرب ممالک ایک نئی طاقت بن کر عیسائی سامراج کو چیلنج نہ کر سکیں۔ اور حال ہی میں وزیر اعظم اسرائیل کے دورہ امریکہ کے موقعہ پر صدر جانسن (امریکہ) کا یہ اعلان عرب دشمنی اور یہود نوازی کی شرمناک مثال ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ امریکہ اسرائیل کی حفاظت کرے گا۔ گویا امریکہ عربوں کے اتحاد سے اس قدر دہشت زدہ ہے کہ نظریہ آزادی کا یہ جبلی علمبردار اسرائیل جیسی "ڈاکو حکومت" کو بچانے کے لئے اہل وطن عربوں کو بھی مارنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

قاہرہ میں ۵۵ ممالک کے علمائے اسلام نے کرہ ارض کے مشترکہ حالات کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو دوبارہ ایک اسلامی اور مضبوط بلاک بنانے کی دعوت دی ہے۔ اس کانفرنس میں یہ احساس خاص طور پر محسوس ہو رہا تھا۔ کہ ہر نمائندہ اپنے وطن کے مسلمانوں کے جذبات اخوت پیش کر کے ثابت کر رہا ہے کہ مسلمانان عالم دوبارہ متحد ہونے اور یک جان و دو قالب کا نمونہ بننے کے لئے مضطرب ہیں۔ یہ کانفرنس یقیناً "ایک آزاد، قابل فخر اور عظیم الشان مستقبل کی بنیاد ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمائے اسلام مغربی پاکستان نے صدر ناصر کے جذبات پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ "ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ غیروں نے ہمیں جدا کر دیا تھا۔ خدا کرے کہ غیریت و بیگانگی کی یہ فضا ختم ہو جائے۔ اور ہم اسلامی جذبہ اخوت سے سرشار ہو کر ایک دوسرے سے گلے ملیں۔"

دنیائے عرب کے مرد آہن کے یہ الفاظ جہاں اتحاد کی اہمیت اور ضرورت واضح کرتے ہیں۔ وہیں ان عناصر کے منہ پر زناٹے کا تھپڑ بھی ہیں۔ جو انہیں عرب قومیت کا پجاری اور اسلامی اخوت کا منکر ظاہر کرنے کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اسرائیل کی حکومت کے چاروں طرف عرب ممالک ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اسرائیل سے نپٹنے کے لئے سب سے پہلے عرب ملکوں کا ہی اتحاد ہوگا۔ اور اس کے بعد ہی وسیع تر اتحاد پر غور و خوض کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر سنجیدگی سے سوچا جائے تو شروع شروع میں عملی طور پر صرف عرب اتحاد ہی ممکن ہے۔ ہاں البتہ عالم اسلام کے نظریہ اتحاد کے لئے عرب اتحاد کو بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور جمال عبدالناصر کے عرب اتحاد کا مطلب بھی اسی قسم کا اتحاد ہے۔ خدا کرے عالم اسلام تیزی سے متحد ہو کر دوبارہ اسلامی عظمت و سطوت کا باعث بن سکے۔ اور مسلمانوں کو ایک بار پھر عزت و شرف کا مقام نصیب ہو۔ آمین۔

بقیہ، علمائے کرام کا پہلا اجتماع

کہ وہ اب کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور اس کی شرائط کیا ہیں۔ چھٹا موضوع "العلاقات الاولیۃ فی الاسلام" تھا۔ کہ اسلام میں حکومتوں کے باہمی تعلقات کی کیا تفصیل ہے۔ مسلم حکومت اور کافر حکومتوں کے درمیان اور خود مسلم حکومتوں کے درمیان۔

ساتواں موضوع تھا "ملکیت زمین" مگر اس پر نہ کوئی مقالہ لکھا گیا نہ بحث ہوئی۔ اور ایک موضوع تھا "الحسبۃ فی الاسلام"۔ ان عنوانوں کے تحت جیسے اور مسائل بھی ضمناً آ گئے تھے۔ ایک دن مقالے پڑھے جاتے دوسرے دن ان پر بحثیں ہوتیں اور آخر میں مقالہ پڑھنے والے بزرگ سب اعتراضات کا جواب دیتے۔ موتمر کی ساری کارروائی (سوائے دو تین مندوبین کے) عربی زبان میں ہوتی رہی۔

پاکستانی علماء کی بحثیں

پہلے مقالے "انتشار الاسلام" کے ضمن میں فاضل مندوب نے تعدد ازدواج اور غلامی کا مسئلہ بھی چھیڑ دیا تھا۔ اول الذکر پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علماء اسلام نے عالمانہ تنقید فرمائی۔ اور ثانی الذکر کے سلسلہ میں احقر غلام غوث ہزاروی نے تبصرہ کیا۔ جن کا پورا متن علیحدہ لکھا جا رہا ہے۔ دونوں تنقیدوں کا موتمر میں اچھا وزن رہا۔

تلفیق و اجتہاد کے مقابلہ کے سلسلہ میں ہمارے رئیس وفد حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نے ایک محققانہ مقالہ پیش کیا۔ جو شائع بھی کر دیا گیا۔ اس سے آپ کے علمی تبحر اور عربی ادب کا بڑا اثر پڑا۔

موتمر کے خاتمہ کے قریب اراکان موتمر کو اظہار خیال کا مزید موقعہ دیا گیا۔ تو احقر اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نیز حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف صاحب نے مقالے لکھ کر سنائے۔ جن میں ہم نے موقع و محل کے مناسب اپنا اسلامی تبلیغی فرض ادا کیا۔ والحمد للہ رب العلمین۔

جب مندوبین کو ارض فلسطین کے مقام غزہ لے جایا گیا۔ وہاں کے ایک اہم اور عام جلسہ میں عربی میں مسئلہ فلسطین پر تقریریں کرنی تھیں۔ سب سے پہلے مجھے پھر باقی علماء پاکستان کو کہا گیا۔ اس کے بعد مختلف ممالک کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ ہمارے محترم رئیس وفد نے اپنی تقریر میں مسئلہ کشمیر پر بھی روشنی ڈالی۔

حضرت مفتی صاحب نے موتمر کے مقالہ میں بھی مسئلہ کشمیر کی وضاحت کی۔ ہماری ان تقاریر کا خلاصہ بمعہ مسئلہ کشمیر کے مقامی عربی اخباروں میں شائع ہوا۔ بعض دوسرے ملکوں کے اخباروں نے بھی پاکستانی وفد کی خبریں شائع کیں۔ اور ان کو بڑی اہمیت دی۔ اس کے سوا مختلف محفلوں میں مختلف ممالک کے نمائندوں سے پاکستان اور کشمیر کے مسائل پر مفصل گفتگوئیں ہوتی رہیں۔

مسئلہ کشمیر

ہم نے بتایا۔ کہ فلسطین اور کشمیر کے مسائل ایک ہی طرح کے مسائل ہیں۔ یہاں یہود ظلم کر رہے ہیں وہاں ہنود۔ یہاں ایک دریائے اردن کا رخ پھیرا جا رہا ہے۔ اور کشمیر میں پاکستان کے چھ دریاؤں کا رخ پھیرنے کا خطرہ ہے۔ نیز کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کی مظلومیت کے سہارے سارے ہندوستان میں چھ کروڑ اہل اسلام ظلم و ستم کے تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ بنگال کے تازہ حادثات سے ساری دنیا واقف ہے۔ بہرحال جہاں تک وفد سے بن پڑا۔ اس نے پاکستانی مسائل اور ان کی اہمیت سے دنیائے اسلام کو واقف کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

موتمر کے مقاصد

جیسا کہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے کہ اجتماع کا مقصد مجمع البحوث الاسلامیہ کے سالانہ اجتماع کو عالمی کانفرنس کی شکل دے کر دنیائے اسلام کے علماء کرام کو موجودہ مشکلات اور پیش آمدہ مسائل کی بحث میں شریک کرنا تھا۔ مگر دعوت میں یہ امر بھی ملحوظ تھا۔ کہ قاہرہ میں جامع ازہر کے تحت عالمی سطح پر جو دارالقرآن بنایا جا رہا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں سب کو شریک کیا جائے۔ اور صالحہ ہی جامع ازہر کی نئی عمارت بنانے کے لئے حکومت مصر نے آٹھ کروڑ مصری روپے منظور کر کے اس کے لئے بہترین جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد صدر ناصر کو رکھنا تھا۔ اس کے لئے ایک شاہانہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ازہر کے تمام پروفیسر اور طالب علم نیز وزراء و ارکان حکومت حاضر تھے۔ اس تقریب میں بھی مندوبین کو بڑی عزت و احترام سے سٹیج پر مخصوص نشستوں پر بٹھایا گیا۔ موتمر کے مقاصد میں یہ تمام باتیں داخل تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مقاصد کے ساتھ ساتھ حکومت مصر کے پیش نظر یہ بات بھی تھی کہ دنیائے اسلام کو مصر کی موجودہ ترقیاتی اسکیموں، اس کے مذہبی دلچسپیوں نیز فلسطین کے عربوں پر یہودی مظالم سے پوری طرح واقف کیا جائے۔ مندوبین۔ وزراء۔ شیوخ ازہر نے اتحاد عالم اسلام پر بھی زور دیا۔ اور خود صدر ناصر نے اپنی تقریر میں بھی اس موتمر کو عالم اسلام کے اتحاد کے لئے ابتدا قرار دیا۔ بظاہر یہ سب ہی باتیں اس عالمگیر دعوت میں پیش نظر تھیں۔ اور یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ موتمر نے عالم اسلام کو آپس میں اچھا خاصا قریب کیا۔ جس طرح صدر ناصر نے چند دن پہلے عرب ممالک کے سربراہوں کو ملا کر اختلافات کی خلیج کو پاٹ دیا تھا۔ اسی طرح موتمر کے ذریعہ اس دوسرے قدم نے سارے عالم اسلام کے اتحاد کے لئے سنگ بنیاد کا کام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور مسلمانوں کو اسلامی اخوت اور باہمی اتحاد کی دولت سے سرفراز کرے۔ آمین

امریکہ کے ایجنٹوں کی نشانی

کے ساتھ انتہائی بے وفائی اور طوطا چشمی کی ہے اور کھلم کھلا کشمیر کے مسئلہ سے بے اعتنائی برت کر بحران کے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب اس کے ایجنٹ براہ راست اس کی تعریف نہیں کر سکتے۔ اب ان کی بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ زبانی اور تحریری صدر جمال عبدالناصر کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں یہ فرض مودودی پارٹی والے ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔

ناظم جمعیتہ علمائے اسلام کی گرفتاری

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمائے اسلام ضلع ملتان نے تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک تقریر کی۔ اس سلسلہ میں آپ کو ۸ جون ۶۷ء ملتان میں گرفتار کیا گیا۔ گرفتاری کے بعد مولانا کو ڈیرہ غازی خان لے جایا گیا۔ جہاں آپ کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔ اب اس کی اپیل سیشن جج کی عدالت میں کی گئی ہے۔ جس کے لئے ۱۸ جون کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ آپ کی گرفتاری کے باعث ہر علاقہ کے عوام اور علمائے کرام میں شدید اضطراب محسوس کیا جا رہا ہے۔

ضروری اعلان

ماہنامہ تنظیم اہل سنت لاہور مرکزی اہل سنت پاکستان کا واحد کثیر الاشاعت اور بیباک ترجمان ہے۔ ماہنامہ تنظیم اہل سنت کی سرپرستی میں "دعوت" شائع نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا "تنظیم اہل سنت" کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

المعلن
ناظم اعلیٰ ماہنامہ تنظیم اہل سنت اندرون شیرانوالہ دروازہ۔ لاہور۔

ٹیکسلا میں

"ترجمان اسلام" کا تازہ پرچہ
روشن الدین صاحب پشاوری
ریلوے روڈ سے حاصل کریں۔

تم اپنے کاروبار میں مست ہو میرے دین کی فکر نہ کی

امیر جمعیۃ علمائے اسلام حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی کا خطاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى خُصُوْصًا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ۔ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

آج جمعہ کا دن ہے مہینہ محرم الحرام کا ہے سورت حٰم سجدہ کی چند آیات تلاوت کی گئی ہیں ان آیات میں دعوت الی اللہ کی فضیلت کا ذکر ہے۔ تبلیغ کی فضیلت بھی ہے طریق تبلیغ کا بھی ان آیات میں ذکر ہے۔ تبلیغ کے نتائج بھی ہیں مبلغین کے فرائض کا بھی ان آیات میں ذکر ہے۔ شرائط تبلیغ بھی ہیں قرآن مجید کے عجائبات ختم نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی قرآن مجید کے پڑھنے اور سننے کا شوق عطا فرمائے۔

قرآن مجید کے نکات بیان کرنے والے بیان کرتے رہے اور بیان کرتے رہینگے قرآن مجید کے عجائبات قیامت تک ختم نہ ہوں گے۔ ہمارے مرشد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہمارے ماں باپ اُن پر قربان ہوں۔ جن کے طفیل ہم کو یہ کتاب ملی۔ رمضان المبارک کے روزے ملے۔ رمضان المبارک کا شان والا مہینہ ملا۔ جن کے طفیل ہم کو حج والی دولت ملی۔ یہ مہینہ ہے حاجی حج کر کے آ رہے ہیں۔ خوش نصیب ہیں جن کو حج نصیب ہوا۔

سفرِ حج دنیا میں سفر بہت ہیں مگر اس جیسا سفر کوئی نہیں کہ بیت اللہ کی زیارت نصیب ہو روضہ رسول اللہ کی زیارت نصیب ہو۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نمازیں نصیب ہوں۔ بیت اللہ کا طواف نصیب ہو۔ مقام ابراہیم پہ نماز نصیب ہو۔ زمزم کا پانی پینا نصیب ہو۔ عرفات کے میدان میں وقوف نصیب ہو مشعر حرام میں وقوف نصیب ہو۔ منیٰ میں قربانی نصیب ہو۔

یہ اُن سے پوچھئے جنہوں نے یہ منظر دیکھا ہے۔ جب حجاج طواف وداع کا کرتے ہیں روتے ہیں اور واپس آتے ہیں۔ مسجد نبوی کا نظارہ کیسا ہوتا ہے رحمت الٰہی کے دریا موج میں ہوتے ہیں نور ہی نور برستا ہے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھتے ہیں۔ گنبد خضرا دیکھتے ہیں۔ حضورؐ کے دربار میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ جو حج کر کے آئے ہیں خدا اُن کے سفر کو مبارک کرے حضورؐ نے فرمایا۔ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ حج مبرور جو کر کے آئے اُسکی جزا جنت ہے۔ حج مبرور یہ ہے کہ کوئی جنایت نہ کرے حضورؐ نے فرمایا جو بیت اللہ کے ارد گرد دیوانوں کی طرح پھرتا ہے۔ سر پر پگڑی نہیں ہوتی جسم پر کرتہ نہیں ہوتا اور کہتے ہیں لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ اے اللہ میں حاضر ہوگیا۔ وطن کو چھوڑا گھربار چھوڑا تیرے دربار میں آگیا اور میں اقرار کرتا ہوں لَا شَرِيْكَ لَكَ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں کبھی حجر اسود کو چومتا ہے۔ حجر اسود کو شوق کے ساتھ چومتا ہے آواز آتی ہے بوسہ دینا تیرا کام منظور کرنا میرا کام جو شوق سے بوسہ دیتا ہے حجر اسود قیامت میں رب تعالےٰ کے دربار میں آئے گا لَهٗ عَيْنَانِ اس کی آنکھیں ہوں گی وَلَهٗ لِسَانٌ اس کی زبان بھی ہوگی وہ کہے گا یا اللہ فلاں فلاں کاروبار چھوڑ کر وطن چھوڑ کر میرے چومنے کے لئے آئے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ دعا دار ہوں آج ان کی سفارش کے لئے آیا ہوں ان کے گناہوں کو معاف فرما جواب ملے گا جو طواف بیت اللہ کے لئے آئے تھے جس نے تجھے چوما تھا آج ہم نے ان کو بخش دیا۔

قبولیت دعا: بیت اللہ کے ساتھ مقام ابراہیم ہی ہے حضورؐ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے کہنے لگے۔ لَوِ اتَّخَذْتَهٗ مُصَلًّى یا رسول اللہ آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیتے۔ حضرت عمرؓ کا کہنا تھا آیت اتری وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اب بھی یہی حکم ہے کہ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دوگانہ ادا کرے۔ پھر دعا مانگے جب نگاہ بیت اللہ پر پڑتی ہے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہے۔ فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں جو وطن کو چھوڑ کر رب کو منانے جاتے ہیں فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر حکم ہے زم زم کا پانی پیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پی رہے ہیں فرماتے ہیں اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا تھا۔

اتباع رسول یوں ہوتا ہے: حقیقت میں حج پیا کی ادا کا نام ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضورؐ کے سچے شیدائی تھے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی میں آپ کے ساتھ بھی حج پر تشریف لے جاتے حضورؐ کے وصال کے بعد جب حج کے لئے جاتے جہاں جہاں حضورؐ کو جیسے دیکھا تھا ویسے ہی کرتے۔ حضورؐ راستہ میں قضاء حاجت کے لئے بیٹھے وہاں آپ اتر کر بیٹھتے۔ کہا گیا حضرت آپ کو حاجت تو ہوتی نہیں کیوں بیٹھتے ہیں؟ فرمانے لگے مجھے ڈر ہے کہ کہیں نقل میں کمی نہ آجائے میرا حج ناقص نہ رہے۔ حضورؐ نے کھڑے ہو کر زم زم کا پانی پیا اور ترقی علم اور حافظہ کی دعا پانی پیتے وقت کی بزرگان دین اس لئے کہتے ہیں۔ کہ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیئے حافظہ اور ذہانت کی ترقی کے لئے دعا بھی کرے۔ حضورؐ زم زم پر تشریف لے گئے۔ بنی شیبہ کے نوجوان پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے ہیں فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی گردن پر رسہ رکھ کر پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاؤں۔ حضورؐ نے بھی حج کیا رب تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ حضورؐ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ نماز بھی اسی طریق پر پڑھو جس طرح حضورؐ نے پڑھی روزہ بھی اسی طرح رکھو۔ اعتکاف بھی اسی طرح کرنا جس طرح حضورؐ نے کیا۔ زم زم کا پانی بھی اسی طرح پینا جس طرح حضورؐ نے پیا قربانی کا بھی وہی طریق ہو پھر تمہارا حج قبول ہوگا۔

یہاں اجتماع عاشقاں ہے: کئی مقام جلال کے ہیں کئی مقام جمال کے۔ میدان عرفات تمام جلال کا مقام ہے۔ حجاج کو ظہر سے عصر تک ہوش نہیں ہوتا جہاں بھی نظر اٹھا کر دیکھو چار چار پانچ پانچ میل تک دیوانے نظر آتے ہیں۔ کوئی رو رہا ہے۔ کوئی ہاتھ پھیلا رہا ہے سر پر پگڑی نہیں بدن پر پیراہن نہیں کئی ناقص ہوتے ہیں کئی کامل ہوتے ہیں رب فرماتے ہیں۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان میں ناقص العمل بھی محروم نہیں ہوتا۔ رب تعالیٰ فخراً فرشتوں کو فرماتے ہیں میرے بندوں کو دیکھا۔ وطن چھوڑ کر میرے منانے کے لئے آئے ہیں۔ نہ کپڑوں کا ہوش ہے گواہ ہو جاؤ میں نے ان کو بخش دیا۔ سفر انکا مقبول ہوگا جو حضورؐ کی اتباع کرتے ہیں۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے حضورؐ کے ساتھ حج کیا بچے بھی تھے عورتیں جوان اور بوڑھے بھی خوش نصیب ہیں جنکو حضورؐ کیساتھ حج نصیب ہوا حضورؐ اونٹنی پر سوار ہیں اور تقریر فرما رہے ہیں ایک صحابی کہتے ہیں کہ اونٹنی کی مہار میرے ہاتھ میں تھی اونٹنی کے منہ سے لعاب گر رہا ہے۔ میری پگڑی اس لعاب سے خراب ہو رہی تھی۔ دل میں خیال آیا کہ پگڑی کو ہٹا دوں مگر میں نے کہا خاتم الانبیاءؐ سے دوری مناسب نہیں۔

نسبت کی بات میرے نزدیک وہ لعاب معمولی لعاب نہ تھا جس اونٹنی پر حضورؐ سوار ہوئے وہ اونٹنی بھی شان والی۔ اُس اونٹنی کے منہ سے جو لعاب نکلے وہ بھی شان والا۔ حضورؐ کی اونٹنی کے لعاب سے وہ صاحب کمال بن گیا۔ یہ کہنے کی بات نہیں نسبت کی بات ہے اللہ تعالےٰ ہم کو بھی ایسا تعلق نصیب کرے آج عزیزوں کی محبت ہمارے دلوں میں جانشین ہو گئی حضورؐ کی محبت کو بھلا دیا اس لئے آج اجاڑ ہے جن کے دلوں میں حضورؐ کی محبت کا غلبہ ہو گا وہ بے چین نظر آئیں گے وہ ہر وقت اسی دین کی فکر میں ہوں گے کہ جس دین کا فکر حضورؐ کو تھا میں نے آیت فضیلت دعوت الی اللہ پر پڑھی تھی۔ آج کل مسجدیں ویران نظر آتی ہیں بستیاں ویران ہیں۔ خدا کا نام لینے والے کم نظر آتے ہیں پانچ وقتی نماز بھی چھوڑ بیٹھے۔ اس جینے سے تو موت بہتر ہے جہاں خدا کا نام لینا بھی نصیب نہ ہو وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ کوئی دوکان کھولنے کی تلاش میں سرگرداں ہے کوئی کارخانہ کی تلاش میں ہے کوئی ترقی تجارت کا اعلان کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان جیسی اچھی گفتار اللہ کے نزدیک کوئی نہیں مِمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے خود لوگوں کو دعوت دیتا ہے اجاڑ اپنے رب کی طرف۔ طریق دعوت کس طرح دعوت دیتا ہے وَعَمِلَ صَالِحًا دعوت الی اللہ دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی نیک کام کرتا ہے دیکھنے والے اس کے اعمال صالحہ کو دیکھ کر گرویدہ بن جاتے ہیں۔

نیک کاموں کے کرنے والے جہاں جاتے ہیں دنیا گھبرا جاتی ہے

جو خدا سے ڈرنے والا ہوتا ہے اس سے ہر چیز کو ڈر آتا ہے جنگل میں شیر بھی کانپتے ہیں وَمَنْ لَّمْ یَخَفْ مِنَ اللّٰہِ اَخَافَہُ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ۔ جو خدا سے نہیں ڈرتا اللہ اُسے ہر چیز سے ڈراتا ہے اسے کہیں چین نصیب نہ ہو گا۔

شرائط مبلغ: تبلیغ کے لئے شرط ہے کہ جو دوسروں کو دین کی طرف بلائے وہ خود بھی اعمال صالحہ کرنے والا ہو دوسری شرط ہے وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خدا کا شکر ہے کہ خدا نے مجھے مسلمان بنایا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرتے رہئے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ تم اگر شکر کرتے رہے تو اللہ تعالےٰ نعمت زیادہ دیں گے رب کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ ہمارے مرشد ہادی نے فرمایا کھانا کھاؤ پانی پیو تو شکر ادا کرو اور کہتے رہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَاَسْقَانِیْ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے طعام کھلایا اور پانی پلایا اور سب سے بڑا انعام یہ کیا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مجھے مسلمانوں سے بنایا جب اللہ کی طرف بلائیگا مخالفت بھی ہو گی حضورؐ نے بھی دعوت الی اللہ کا کام کیا کسی نے ساحر کہا کسی نے مجنوں اور دیوانہ کہا رب تعالےٰ نے فرمایا وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ...... نیکی اور برائی برابر نہیں اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ برا کہنے والے کو اچھے طریق پر جواب دے کر دفع کریں وہ اگر گالیاں دے آپ دعائیں کریں وہ اگر دیوانہ کہے آپ جواب نہ دیں۔ وہ تنگی کرے آپ نرمی کریں۔ اس طرح اگر کام کرو گے۔ تو نتیجہ یہ نکلے گا۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ" آپ اور جس کے درمیان مخالفت ہے۔ وہ ایسے بن جائے گا کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ" آپ اس کے گہرے دوست ہیں خالص دوست بن جائے گا۔ اس کا نمونہ ابوسفیان کو دیکھنے سے سامنے آتا ہے۔ جہاں حضورؐ تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے ابوسفیان آپ کے خلاف پروپیگنڈا کرتا۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ نے فرمایا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ"۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امان والا ہے۔ آپ کے خلاف دیکھئے۔ مکہ والوں نے آپ کو تکالیف پہنچانے میں کمی نہیں کی مگر رحمت الٰہی کا دریا موجزن ہو آتا ہے آپ شفقت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مَنْ اَلْقٰی سِلَاحَہٗ وَیَدَیْہِ ۔

جو مخالف بھی آج ہتھیار ڈالدے اور مسلمانوں کے خلاف ہاتھ کو روک دے فَهُوَ اٰمِنٌ اب وہ بھی امن والا ہے۔ ابوسفیان بہت ہی مخالفت کرتا تھا۔ حضورؐ نے اس طرح مدافعت فرمائی وہ مسلمان ہو گیا اور پھر حضورؐ کا خادم ہی رہا

حضرات ابوسفیان کی جانثاری: جنگ حنین جو فتح مکہ کے بعد ہوا۔ حضورؐ نے مسلمانوں کو دیکھا کہ بھاگ رہے ہیں آپ خچری پر سوار ہو کر آگے بڑھے اس خچری کی لگام کو ابوسفیان نے پکڑا ہوا تھا آپ فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔

میں نبی آخر الزمان ہوں میری تکذیب نہ کرو۔

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں عبد المطلب کا پوتا ہوں حدیث میں ہے کہ حضورؐ جب مٹی اٹھانے کا ارادہ فرماتے وہ خچری جھک جاتی حضورؐ مٹی اٹھا کر دشمنوں کی جانب پھینکتے۔ اللہ تعالیٰ نے خچری کو بھی تابع کر دیا اور ابوسفیان بھی اخلاق نبوی دیکھ کر تابعدار بن گیا یہ اخلاق والی دولت کیسے نصیب ہوتی ہے فرمایا۔ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا! یہ دولت صابرین کو نصیب ہوتی ہے جو دوسروں کی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں دیتے۔ مخالفین کی ایذاء رسانی پر صبر کرتے ہیں۔

وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۔

حوصلہ والے کو یہ دولت نصیب ہوتی ہے۔ یہ دولت صبر کی اسے ملتی ہے جو خدا کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے حدیث رسول سناتا ہے۔ مخالفین گالیاں دیتے ہیں یا ایذاء پہنچاتے ہیں تو طبیعت میں کبھی غصہ ضرور آتا ہے غصہ کا علاج بھی بتلایا۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ۔

اگر شیطان غصہ پر آمادہ کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کرو، غصہ دفع ہو گا اعوذ باللہ کے پڑھنے

اس لئے دوسری جگہ فرمایا۔

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۔ یا اللہ میں شیاطین کے شرور سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۔

اور پناہ چاہتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس نہ آئیں اور شیاطین سے بچنا ہے تو اسے سات دفعہ صبح اور پڑھ لیا کرو۔

تبلیغ۔ آج کی ضرورت: اس وقت ملک پاکستان دعوت الی اللہ اور تبلیغی کام کی بڑی ضرورت ہے اگرچہ کہ لوگ تو مانتے نہیں۔ تم اپنا کام کرتے ہو حضورؐ نے فرمایا مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی یَکُوْنُ اَمِیْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ جو کسی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے وہ کے دن امیر ہو گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کام کی دے۔ ووٹوں کے لئے کتنی کوشش کرتے ہو۔ ووٹوں کا زمانہ بھی آرہا ہے۔ ووٹ حاصل کرنے کے لئے کار دن ہوائی جہازوں پر سفر کیا جاتا ہے۔ جو لوگ سلام کا جواب مشکل سے دیتے تھے وہ تمہارے قدموں میں آگرتے ہیں۔ دنیا کے لئے اتنے کام کرتے ہو دین کی خاطر بھی بستیوں میں گشت کرد کہیں مسجد نظر نہیں آتی کہیں مسجد تو ہے مگر ویران نظر آتی ہے مسجدیں رو رو کر کہتی ہیں ہائے میرے آباد کرنے والے کہاں ہیں کسی مسجد پر چھت نظر نہیں آتی

مسجدیں آباد تم آباد حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک بستی میں نے دیکھی بہت آباد تھی چند سالوں کے بعد میرا دوبارہ وہاں سے گزر ہوا۔ میں نے دیکھا وہ بستی ویران ہے میں بہت ہی حیران ہوا رات میں سویا ہوا تھا نیند میں آواز آئی۔ یہ بستی والے پہلے مسجد کو آباد رکھتے تھے خود بھی آباد رہے بعد میں۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ

ایسے غافل آئے کہ انہوں نے نماز کو چھوڑ دیا مسجد ویران ہوئی۔ مسجد نے بد دعا کی یا اللہ جسطرح انہوں نے مجھے اجاڑا ان کو بھی نہ چھوڑ حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ بستی کو اجاڑ دو، حضرت جبرائیل نے عرض کیا یا اللہ اس میں تیرا ایک بندہ بھی ہے جو ہر وقت تیرا نام لیتا ہے۔ رب نے فرمایا وہ بھی بے دینوں کے بڑے کاموں کو برا نہیں سمجھتا ان کے ساتھ ملتا جلتا ہے ان کو برائی سے روکتا نہیں۔ وہ بستی اجڑ گئی۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا غَیْرَۃَ لَہٗ جس کو غیرت نہ ہو اس کا ایمان بھی نہیں آج کونے کونے سے آواز آرہی ہے۔

بے کسے شد دین احمد ہیچ اورا یار نیست

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین آج بے کس و عاجز ہے کوئی اس کا امدادی نہیں۔

(باقی ص)

مؤتمر قاہرہ کے مشاہدات و تأثرات

(ادارۂ مجمع البحوث الاسلامیہ کی مختصر روئداد)

(از حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری مدظلہ رئیس وفد پاکستانی)

۶ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء رات کے ۲ بجے جاپان ایر لائنز سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا اور ۷ مئی سنہ ۶۴ء ۱۱ بجے صبح پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ ہم واپس کراچی پہنچ گئے تین ہفتے قاہرہ میں قیام رہا، دو ہفتہ مدینہ منورہ میں دو ہفتہ مکہ مکرمہ میں اور ایک ہفتہ عراق و ایران میں! اور کل ۲۱ گھنٹے آمد و رفت و پرواز پر صرف ہوئے اس طرح ۲ ماہ ایک دن اور چند گھنٹوں میں وہ طویل سفر طے ہوا جو ادارۂ جامعۃ الازہر کی دعوت پر شروع ہوا تھا۔ جامعۂ ازہر نے اپنی نشأت ثانیہ میں ایک ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیۃ" کے نام سے قائم کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جدید تمدن نے جو مسائل پیدا کئے ہیں قرآن و سنت اور فقہاء اُمت کی مدون کردہ فقہ اسلامی کی روشنی میں ان مسائل کا متفقہ علیہ حل نکالا جائے۔

ہمارے ملک میں بھی اس وقت تین ادارے اس مقصد کے پیش نظر موجود ہیں (۱) ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی (۲) ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور (۳) مشاورتی کونسل پہلا ادارہ اور موخر الذکر سرکاری ادارے ہیں جن پر حکومت پاکستان کا لاکھوں روپیہ خرچ کیا جارہا ہے مقصد بھی تقریباً مشترک ہے فرق صرف اتنا ہے کہ قاہرہ کے "مجمع بحوث" میں قدیم و جدید ماہرین کا جس طرح حسین امتزاج ہوا ہے ہمارے ادارے اس سے محروم ہیں، بلکہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض حضرات تو ان اداروں میں ایسے نامزد کئے گئے ہیں جن کو ان مقاصد سے دور کا واسطہ بھی نہیں اور ان میں کسی قسم کی اہلیت بھی اس خدمت کے لئے نہیں ہے اور بعض ایسے حضرات ہیں کہ جن سے قیامت تک یہ توقع پوری ہونے کا امکان نہیں، بلکہ اندیشہ ہے کہ ان کی پیش کردہ اسلام کی جدید تعبیر و تصویر اسلامی عقائد کو ایسا مسخ کر دے گی کہ آئندہ نسل اسلام کے صحیح خدوخال پہنچاننے سے بھی عاجز رہے گی۔ چنانچہ اس وقت تک ان کے جو نتائج ہمارے سامنے آئے ہیں ان سے یہ اندیشہ مزید قوت پکڑتا جارہا ہے۔ کاش ہماری حکومت بھی اس ادارے کے لئے ایسے افراد و ارکان نامزد کرتی جو عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے موزوں ترین ہوتے اور قوم و ملت کو ان کی شخصیتوں پر دانختہ پورا اعتماد ہوتا۔

مجمع البحوث اسلامیہ ایک ادارہ ہے جو چند سالوں سے قائم ہے اور اس کیلئے مصر و سوڈان اور مغربی افریقہ کے بعض عربی ممالک سے

نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) فضیلۃ الشیخ الجلیل فرج اللہ سنہوری (۲) فضیلۃ الشیخ محمد ابو زہرہ (۳) فضیلۃ الشیخ محمد عبد الحلیم (۴) فضیلۃ الشیخ علی نور الحسن (۵) الشیخ الدکتور عبد اللہ العربی (۶) الشیخ الدکتور معدی العلام۔ اس ادارے کے جنرل ڈائرکٹر ڈاکٹر محمود حب اللہ ہیں جو قدیم و جدید علوم کے ایک محقق ماہر ہیں اور نہایت سنجیدہ و باوقار شخصیت کے حامل ہیں یہ حضرات اس ادارے کے مستقل اعضاء و ارکان ہیں۔

جامعہ ازہر کی دعوت: جامعہ ازہر کے ارباب اقتدار نے چاہا کہ اس اکیڈمی کی طرف سے اسلامی ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے جن کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

الف: ان موضوعات و مقالات پر علمی تبادلہ خیال ہو جو اب تک لکھے جا چکے ہیں۔

ب: جو مسائل زیر بحث نہیں آئے ان کو متعین کیا جائے کہ کن کن موضوعات پر لکھنے کی ضرورت ہے۔

ج: اس تبادلہ افکار و بحث و تحقیق سے ان اصولوں کو واضح طور پر متعین کیا جائے جن پر آگے چل کر کام کرنا ہے

د: کتاب و سنت اجماع و قیاس کے عام چار شاہراہیں جو اُمت کے سامنے آگئیں ہیں اور انہیں سرچشموں سے چار مذاہب وجود میں آئے ہیں، کیا اس کا امکان بھی ہے کہ جدید مسائل حل کرنے میں چار مذاہب میں ایک خاص مذاہب فقہی کی پابندی نہ ہو بلکہ جس مذہب میں گنجائش زیادہ نکلے اس کو اختیار کیا جائے۔

ھ: نیز ان فقہی مسائل حل کرنے کے علاوہ اس پر غور کیا جائے کہ اسلامی دعوت رشد و ہدایت جو سرعت سے تمام عالم میں پھیل گئی تھی اس کے کیا اسباب و عوامل تھے۔ ان عوامل و اسباب کی روشنی میں دوبارہ دعوت حق کی نشر و اشاعت کی کیا کیا تدبیریں اختیار کی جائیں۔ الغرض جو مقالات پڑھے گئے اور وہ ارکان پہلے سے تیار کرکے لائے تھے۔ ان سب میں یہی روح جلوہ گر تھی۔

مندوبین کی تعداد: چنانچہ اس کانفرنس کے لئے تمام بلاد اسلامیہ و غیر اسلامیہ کے ممتاز اشخاص کو دعوت دی گئی تقریباً ابتدائی مرحلہ میں کانفرنس کے مندوبین ۳۷ ممالک سے پہنچ گئے، بعد میں ۴۲ اور پھر پچاس تک تعداد پہنچ گئی تھی۔ ان میں لندن، یوگوسلاویہ، ہنگری، چین، و جاپان، روس کے بھی اسلامی علماء شریک تھے۔ لیبیا۔ تونس، الجزائر، سوڈان، عراق، لبنان، ترکی، موریتانیا (مغربی افریقہ) کویت، بحرین، سومالی لینڈ۔ نائیجیریا، سینی غال، کینیا، پاکستان، افغانستان، بھارت، جاوا، ملایا، فلپائن وغیرہ وغیرہ سب ہی دنیا کے تھے۔ لیکن تعجب ہوا کہ سیریا (شام)، حجاز، ایران ان تین اسلامی ملکوں کے نمائندے شامل نہ تھے ان مندوبین کی تعداد ابتداءً ۸۰ تھی۔ بعد میں سو سے متجاوز ہوگئی تھی۔ ان سب نمائندوں کو قاہرہ کے دو ممتاز ہوٹلوں فندق "اطلس" اور "کونٹینینٹل ہوٹل" میں ٹھہرایا گیا تھا۔ ان سب نمائندوں کو ہوائی جہاز کے فرسٹ کلاس کے ٹکٹ مصری سفارت خانوں کے ذریعے بھیجے گئے تھے ایئرپورٹ پر استقبال کے لئے علماء وغیرہ موجود ہوتے تھے۔ ۶ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء کانفرنس کا آغاز ہوا لیکن کانفرنس کی کاروائی ۷ مارچ سے شروع ہوئی ۶ مارچ کو صرف جامع ازہر میں نماز جمعہ کا پروگرام تھا ایئرکنڈیشن حسین و جمیل بسوں اور کاروں کے ذریعہ وفود کو جامع ازہر کی تاریخی قدیم ترین جامع مسجد میں پہنچایا گیا۔

چند تاریخی مساجد: قاہرہ میں تین مساجد تاریخی اور قدیم ترین ہیں پہلی مسجد جامع عمرو بن العاص ہے جو مصر قدیمہ "فسطاط" میں واقع ہے اور جس میں حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر کے صاحبزادے عبداللہ بن عمرو کا مزار مبارک بھی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو صحابہ میں وہ ممتاز بزرگ ہیں جنہوں نے عہد نبوت ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے احادیث نبویہ جو خود براہ راست سنتے تھے ایک مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام "الصادقۃ" تھا۔ دوسری مسجد جامع ابن طولون ہے جو حرم مکی کے نمونے پر تیار کی گئی تھی۔ اور وسط جامع میں وضو خانہ تھا جیسے بیت الحرام وسط مسجد حرام میں ہے۔

تیسری مسجد۔ جامع ازہر ہے جو چوتھی صدی میں فاطمیین کے دور میں بنائی گئی تھی۔ اسی جامع ازہر نے جامعۂ ازہر کی صورت اختیار کی اور دنیائے اسلام کے ہزاروں ممتاز علماء یہاں سے نکلے اور اسلام کی علمی تاریخی دنیا اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

طلبا کے لئے ہوسٹل: جامع ازہر کے دائیں بائیں طلبہ کے لئے بورڈنگ بنایا گیا ہے جو "رواقات" کے نام سے مشہور ہے ہر ملک کے طلبہ کے لئے علٰحدہ علٰحدہ "رواقات" ہیں۔ رواق الافغان، رواق الشوام، رواق الجبرت وغیرہ وغیرہ۔ ابھی ازہر کے جدید نظام میں یہ طلبہ مستقل ایک بستی میں جو "مدینۃ البعوث" کے نام سے بنائی گئی اس میں رہتے ہیں۔

اس مدینۃ البعوث میں اس وقت (۳۰۰۰) تین ہزار ملکوں کے طلباء قیام پذیر ہیں جن کو ۲ پونڈ ماہانہ مصری وظیفہ دیا جاتا ہے اور ۵ پونڈ ماہانہ ان سے ناشتہ کھانا بجلی پانی

اپریل

لتہ وغیرہ کے عوض وصول کیا جاتا ہے۔ یہ وفود جامع ازہر پہنچے، جامع ازہر کے دروازے پر دو طرفہ سیاہ وردی میں زرق برق پولیس انتظام اور استقبال کے لئے کھڑی تھی۔ راستہ کو قالینوں سے سجایا گیا تھا۔ صفِ اول میں مہمانوں کے لئے نشست مخصوص تھی۔

مساجد اور تلاوت قرآن پاک : قاہرہ میں عام مساجد میں بھی سب قالینوں کا فرش ہوتا ہے اور ان مساجد کا انتظام و تولیت وزارتِ اوقاف کی طرف سے ہوتی ہے اور یوں تو تمام مساجد میں بجائے بوریہ یا شطرنجی کے قالین ہی بچھائے جاتے ہیں لیکن ذرا اہتمام کر کے نئے نئے قالین بھی بچھا لئے گئے تھے۔ حسبِ معمولی وزارتِ اوقاف کی طرف سے ہر جامع مسجد میں نمازِ جمعہ سے قبل نصف گھنٹہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لئے بہترین خوش الحان قاری مقرر ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم پہنچے تو یہاں بھی ایک قاری نہایت موثر اور درد انگیز لہجہ میں تلاوت فرما رہے تھے۔ اذان ہوئی سنتیں ہوئیں، ایک نوجوان ازہری عالم خطیب تھے، انہوں نے عمدہ خطبہ دیا، ''اجتہاد و تقلید'' کے موضوع پر یہ خطبہ تھا جو بظاہر اس موقع کے مناسب سوچ کر دیا گیا تھا (ہمارے نقطہ خیال سے اس خطبہ میں گرفت کے مقامات بھی تھے) نماز سے فراغت کے بعد وفود و مندوبین میں تعارف کے لئے ایک ہال میں اجتماع ہوا جو جامع ازہر کے ایک گوشے میں تھا۔ اور پرتکلف کرسیوں اور بہترین قالینوں سے آراستہ تھا قہوۂ مصری سے تواضع کی گئی اور سلام و معانقہ اور سرسری ملاقات کے بعد اپنی اپنی موٹروں میں اپنے ہوٹلوں میں پہنچا دیئے گئے، وہاں اگلے روز یعنی ۷ مارچ کا پروگرام بھی بتلایا گیا کہ کل مجمع البحوث الاسلامیہ کے مؤتمر کا افتتاح ہوگا اور ۹ بجے جانا ہوگا۔

قاہرہ کا عام منظر : قاہرہ ویسے بھی خوبصورت شہر چلا آ رہا ہے اور اس وقت تو ۴۵ لاکھ کی آبادی کا مرکز قدیم و جدید تمدن کا خوبصورت زرین صاف ستھرا شہر بن گیا ہے۔ خصوصاً شہر کا وہ حصہ جو دریائے نیل کے کناروں میلوں تک چلا گیا ہے وہ تو لاجواب ہے قاہرہ کے اس علاقہ میں قدیم اشیاء کا منتخب ''المتحف'' ''میوزیم'' یا عجائب گھر ہے جس میں فراعنۂ مصر کے تاریخی آثار ہیں اور فراعنہ کی محفوظ کی ہوئی لاشیں ہیں۔ اس مقام میں جامع الدول العربیۃ کی عظیم الشان عمارت ہے جہاں چند روز پیشتر ''مؤتمر القمہ'' کے نام سے ملوک بلادِ عرب کی کانفرنس ہوئی تھی، جس میں ۱۳ ممالک عربیہ کے سربراہ شریک ہوئے تھے اسی مقام پر قاہرہ کا سب سے عظیم الشان خوبصورت ترین ''ھیلتون'' ہوٹل ہے اور اسی مقام پر میدان التحریر'' آزادی کی یادگار ہے۔ اور اسی مقام سرکاری پندرہ منزلہ عظیم الشان عمارت بنام ''المجمع'' کے نام سے ہے، جو سکریٹریٹ ہے جس کے ہر منزل میں تقریباً ایک سو بیس کمرے ہیں، یہاں سب سرکاری دفاتر ہیں۔ اسی مقام پر ایک اور خوبصورت عمارت ہے جو صرف تین چار منزلہ ہے، چاروں طرف باغیچے و چمن و سڑکیں ہیں سامنے پر شکوہ دریائے نیل ہے۔ دو طرفہ پارکوں اور درختوں اور پھولوں سے آراستہ ہے۔ قدرت کی فیاضی کے ساتھ جدید فن دست کاری کے کمال نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اس عمارت کے سامنے پھولوں اور سبزے کے روشوں کے ساتھ ایک وسیع ترین احاطہ ہے جہاں کاریں کھڑی کی جا سکتی ہیں۔ اس عمارت کا نام ''بناء المحافظہ'' ہے اس عمارت میں مجمع البحوث الاسلامیہ کی المؤتمر الاول (پہلی کانفرنس) کے انعقاد کا انتظام تھا علی الصباح ۹ بجے پہلے سارے وفود کو ''قصر القبہ'' کے نام سے جو گورنمنٹ ہاؤس ہے پہنچا دیئے گئے۔ اور وہاں دفتر میں سب نے ایک رجسٹر پر دستخط کئے جو غالباً رئیس جمال عبدالناصر کے سامنے پیش کرنے کے لئے ہوں گے جن حضرات نے چاہا ان کے گروپ فوٹو لئے گئے۔ یہاں سے بناء المحافظہ پہنچ گئے۔

مؤتمر کا افتتاح : مؤتمر کا افتتاح بناء المحافظہ کے زیر زمین ہال میں کیا گیا تھا جس میں ریکارڈنگ اور فلم سازی کے سارے آلات موجود تھے۔ صدر مقام میں چند کرسیاں تھیں جو جمال عبد الناصر کے نائب السید حسین محمود شافعی دوسرے پر وکیل الازہر ڈاکٹر عبد اللہ ماضی، ڈاکٹر البہی وزیر الاوقاف و شئون الازہر۔ ڈاکٹر محمود حب اللہ مجمع البحوث کے ناظم اعلیٰ کے لئے تھیں۔ ایک کرسی الشیخ خلیل محمود الحصری کے لئے تھی جو قاہرہ کے سب سے بڑے قاری ہیں اور سرکاری رسمی احتفالات و اجتماعات میں ہر جگہ انہی کو دعوت دی جاتی ہے۔ گیارہ بجے السید حسین محمود شافعی جمال عبدالناصر کے نائب کی حیثیت میں افتتاح کے لئے پہنچ گئے ان کے چہرے سے شرافت، متانت، سنجیدگی شجاعت ٹپک رہی تھی قاری حصری نے قرآن کریم سے موقع کے مناسب آیات کا انتخاب کر کے تلاوت شروع فرمائی قرآن کریم کا اثر پھر موقع کے مناسب آیات کا انتخاب بہترین لب لہجہ ان سب موثرات نے مل کر مجمع پر ایک عجیب کیفیت اور رقت طاری کر دی۔

قرأت کے بعد نائب الرئیس (وائس پریزیڈنٹ) نے مختصر مگر نہایت جامع و موثر تقریر فرمائی جس میں وفود ممالک اسلامیہ اور مندوبین کا خیر مقدم کیا گیا۔ ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا گیا اور اسلام کی جامعیت ازہر کی خدمات جدیدہ ازہر کے عزائم پر روشنی ڈالی گئی اور استعماریت نے جو نقصان اسلام کو پہنچایا ہے اس کا ذکر کیا گیا تھا حمد و ثناء سے تقریر شروع کی تھی اور انداز تقریر خطیبانہ تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر محمد البہی وزیر الاوقاف و شئون الازہر پھر ڈاکٹر عبد اللہ ماضی نے تقریریں کیں، سب نے اسلام کی جامعیت اور ازہر جدید کے عزائم اور مجمع البحوث الاسلامیہ کی اہمیت اور جدید مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر الشیخ الحاج ابراہیم نیاس سینغال اور نائیجیریا کے شیخ الاسلام اور مغربی افریقہ کے ممتاز دینی و علمی رہنما اور سلسلہ صوفیہ تیجانیہ کے شیخ و مرشد نے تمام کی طرف سے بحیثیت وکیل حکومت مصر اور کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عظیم ترین مقصد لئے مجمع البحوث کے موتمر کا اجلاس بلایا تھا مصر اتحادِ اسلامی پر زور دیا اور وحی آسمانی کی اہمیت و عظمت بیان کی اور نہایت سادہ لہجہ میں اور مختصر تقریر فرمائی۔ پھر ڈاکٹر محمود صاحب تقریر اور شیخ خلیل محمود حصری کی تلاوت قرآن کارروائی ختم ہوئی اس کے بعد اوپر کی منزل کے نائب الرئیس حسین شافعی نے وفود سے ملاقات مصافحہ کا موقعہ فراہم کیا تھا جس کے بعد مؤتمر کا اجلاس ختم ہو گیا۔ سب تقریروں میں مقصد کی اور وقت کی نزاکت اور علماء نمائندگان بلادِ اسلا کی تہنیت و خیر مقدم کی روح جلوہ گر تھی۔ اب نظام یہ مقرر ہوا کہ شام کو ۵ سے ۸ تک اور کو ۱۰ سے ایک بجے تک اجلاس ہوا کریں گے!

کارروائی اور انتظامات : ۷ر مارچ ۱۹۶۴ء کو ۵ بجے سے مؤتمر کا اجلاس شروع ہوا ''مبنی المحافظہ'' کی شاندار عمارت پہلی منزل کے ایک ہال میں جو نہایت خوبصورت تھا ہال ایئر کنڈیشنڈ تھا تین طرف نشستیں ترتیب د گئیں تھیں، سامعین کے لئے ایک طرف مستقل نشستوں کا انتظام تھا۔ ہر شخص کی کرسی کے سامنے میز پر ایک خوبصورت پلاسٹک کا مکروفون بھی ہوتا تھا اس کے نیچے میز پر ہیڈ فون اور شیشہ کے نیچے ایک ورق لگایا گ تھا سامنے ایک چھوٹی مشین تھی اس پر یہ عبارت لکھ ہوئی تھی کہ آپ عربی، فرانسیسی، انگریزی جس زبان میں سننا چاہیں اس کی سوئی گھما کر لگا دیجئے۔ اسی ہال کے ایک حصہ میں تین کیبن تھے ترجمہ کرنے والوں کے لئے جیسا آج کل ''یو۔ این۔ او'' کے اسمبلی ہال میں انتظام ہوتا ہے۔ اور گو ہمارے پاکستان کی اسمبلی میں بھی اسی طرح کا انتظام ہے لیکن یہاں ترجمہ کا انتظام خا خواہ نہیں جس انداز سے یہاں ترجمہ ہوتا تھا یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ ترجمہ ہو رہا ہے بلکہ یہ محسوس ہوتا تھا کہ اسی زبان میں مقرر بول رہا ہے اور پھر علمی اصطلا اور علمی تحقیقات کا اس سرعت و فصاحت سے ترجمہ کرنا حیرت انگیز تھا الغرض اس انداز سے اس کا نظم و نسق تھا مختلف موضوعات پر مجمع البحوث کے ارکان کے وہ مقالات تھے جو وہ لکھ کر اپنے ساتھ لائے تھے

---

[1] یہ وہ بزرگ ہیں جو چند ماہ پیشتر مسلمانانِ چین کی دعوت پر سینی غال سے چین جاتے ہوئے پاکستان آئے تھے اور کراچی چند روز قیام کیا تھا اور مختلف محفلوں میں یہاں اہم ترین تقریریں کر چکے تھے مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں ان کی دو اہم تقریریں ہوئی تھیں اور جمعہ کی نماز و خطبہ بھی جامع مسجد نیو ٹاؤن میں پڑھائی تھی۔ یہ مملکت سعودیہ کے الرابطۃ الاسلامیۃ کے بھی ممبر ہیں۔ (بنوری)

جس روز مقالہ پڑھا جاتا تھا اگلے روز چھاپ کر تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

مؤتمر کے موضوعات

مؤتمر کے مندوبین کو ان مقامات پر مناقشہ ومباحثہ کا حق ہوتا تھا نیز صدر کی طرف سے کوئی جدید مقالہ جدید موضوع پر لکھے یا ان موضوعات پر لکھنے کی اجازت ہوتی تھی۔ حسب ذیل موضوعات پر مقالات تھے

(۱) اسلامی دعوت کے جلد پھیلنے کے کیا اسباب وعوامل تھے۔

(۲) اجتہاد کے مختلف ادوار کا جائزہ

(۳) مختلف اسلامی فقہی مذاہب سے مسائل منتخب کرنا، اس کا عنوان تھا "التلفیق بین المذاہب"

(۴) ملکیت زمین کا مسئلہ اسلام میں (لیکن اس موضوع پر کسی نے مقالہ پڑھا نہیں) ان کے علاوہ چند اور موضوعات بھی تھے خیال ہے کہ آئندہ "بینات" کی کسی اشاعت میں ان مباحث کا خلاصہ پیش کیا جائے

راقم الحروف نے بھی اجتہاد پر ایک مختصر مقالہ وہیں مرتب کیا جو فل اسکیپ سائز کے ۶ صفحات پر تھا، طبع ہو کر تقسیم کیا گیا، نیز اجتہاد کے سابق مقالات پر بحث میں حصہ لیا اور تنقید کی، اور اپنے مقالہ میں "تلفیق بین المذاہب" پر بھی روشنی ڈالی، اور مقالہ نگار کی رائے سے اختلاف کیا۔ ہمارے رفقاء میں سے مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب نے بعض موضوعات پر مقالات پیش کئے

پہلی کانفرنس کے تاثرات:

اس مؤتمر کا سب سے عظیم الشان فائدہ یہ ہوا کہ حکومت جمہوریہ متحدہ عربی ممالک کے اتحاد کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب عربی اتحاد کی جگہ اسلامی اتحاد آ رہا ہے اور ایسا محسوس ہوا کہ جمال عبدالناصر کو وحدۃ العروبہ کے بعد اب ان کی توجہ اسلامی اتحاد کی طرف بڑھ رہی ہے اگرچہ وہاں کے سربرآوردہ حضرات بھی کہا کرتے تھے کہ عربی اتحاد سے ہماری غرض یہ ہے کہ اتحاد اسلامی کی یہ پہلی کڑی ہے۔ بہر حال اس جہت سے اس کانفرنس سے یہ سیاسی فائدہ بھی اٹھایا گیا کہ اسلامی اخوت اور عالمگیر اسلامی رشتہ اخوت کی طرف قدم اٹھانا چاہیئے اور اسی وجہ سے مشرقی افریقہ کے جدید آزاد شدہ ممالک کی طرف کافی توجہ تھی اور اسی وجہ سے بار بار مختلف جہات سے یہ کوشش ہوتی رہی کہ سب مندوبین اسلامی عالمگیر اخوت کے رشتہ کی اہمیت زیادہ محسوس کریں اور یہ گویا سمجھایا جا رہا تھا کہ جمہوریہ متحدہ عربیہ کے پیش نظر اسلامی اخوت کا مضبوط رشتہ ہے اسی مؤتمر میں اخبارات میں شائع ہونے سے قبل سب وفود کو یہ خبر سنائی گئی کہ ہمارا دستور تیار ہو گیا اور اس میں یہ بات طے ہو گئی کہ حکومت جمہوریہ عربیہ متحدہ کا مذہب اسلام ہوگا اور سرکاری زبان عربی ہوگی۔

صرف تلاوت قرآن کا ریڈیو سٹیشن

اسی مؤتمر میں پہلے صدر مؤتمر ڈاکٹر عبداللہ ماضی نے شاندار الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ حکومت نے مصحف مرتل کے لئے ایک خاص اسٹیشن کھولا ہے جس کے میٹر کا نمبر یہ ہوگا۔ اس پر صرف قرآن کریم روزانہ چودہ گھنٹہ نشر کیا جائے گا۔ صبح ۶ بجے ۱۰ تک اور شام کو ۱ سے ۱۱ تک (مصری ٹائم سے)، ہمارے یہاں ۱۰ سے ایک تک اور ۴ سے ۲ بجے رات تک اور جمال عبدالناصر نے وفود سے جب ملاقات کی تو سب سے مصافحہ اور مزاج پرسی کے بعد کہا

حضرات! میری خوش قسمتی ہے کہ میں آج آپ حضرات کی زیارت کر رہا ہوں ہم سب اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک تھے۔ استعماری طاقت نے اپنے سیاسی اغراض کے لئے جدا کر دیا اور استعماری سیاست نے دنیا کو تباہ کر دیا، (اور یہ جملہ دو مرتبہ دہرایا اور اس پر زور دیا) میں اس وقت مشغول ہوں رخصت چاہتا ہوں، خدا حافظ۔ عربی تقریر کا جملہ یہ تھا ایہا السادۃ: انی لسعید برؤیتکم اور آخری جملہ تھا "سیرو اعلی برکۃ اللّٰہ۔"

مسئلہ فلسطین:

حدود فلسطین میں صلح کی حدبندی پر جہاں یو۔ این۔ او کا حفاظتی دستہ بھی موجود ہے سب وفود کو چار سو کیلومیٹر صحرائے سینا طے کرا کر لے گئے اور یہ تجویز پاس کرائی کہ فلسطین کا قضیہ تمام عالم اسلامی کا مشترکہ قضیہ ہے۔ یہ تنہا عربی ممالک کا قضیہ نہیں اس لئے ہم تمام نمائندگان ممالک اسلامیہ اور مسلمانان عالم متفقہ احتجاج کرتے ہیں کہ فلسطین میں مہاجرین کو جلد از جلد آباد کیا جائے اور سب مندوبین سے اس قرارداد کی تائید کے لئے کہا گیا۔ دوسرا نمبر راقم الحروف کا آیا میں نے عربی الفاظ میں قرارداد کی تائید کی ان کا ترجمہ حسب ذیل ہے

(ترجمہ) حضرات، ممالک اسلامیہ کے نمائندو! بلاشبہ مسلمان کہیں کے بھی باشندہ ہوں ان میں اسلامی اخوت کا رشتہ موجود ہے اور حضرت رسالت پناہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ساری دنیا کے مسلمان باہمی ہمدردی وتعلق ومحبت میں ان کی مثال ایک بدن کی ہے، بدن کے کسی حصہ میں اگر کوئی شکایت ہے تو سارا بدن بخار و بے خوابی میں مبتلا رہتا ہے بلاشبہ فلسطین کا قضیہ تمام عالم اسلامی کا مسئلہ ہے، تنہا عربی ممالک کا نہیں اس لئے ضروری ہے

کشمیر کا مسئلہ:

اس مشکل کو حل کرنے کے لئے ہم سب متحد ہو کر سوچیں۔

حضرات! جس طرح فلسطین کا مسئلہ تمام عالم اسلامی کا مسئلہ ہے ٹھیک اسی طرح کشمیر کا قضیہ بھی تمام عالم اسلامی کا مسئلہ ہے۔ چالیس لاکھ مسلمان کشمیر میں ایک ظالم بے رحم حکومت کے پنجہ استبداد کے نیچے کراہ رہے ہیں تو ہمیں اس کے لئے بھی متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ اجتماع غزہ کے مقام پر ہوا جو بیت المقدس سے دس بارہ میل دور ہے اور اس اجلاس میں تقریباً ہر مسلم ملک کے نمائندے نے تقریر کی پاکستان کے چاروں نمائندوں نے تقریر کی سب سے پہلے منتظمین کے کہنے سے مولانا غلام غوث نے عربی میں تقریر کی عالم اسلام کے اطراف واکناف کے نمائندوں کا اجتماع پھر اس مبارک مقام پر عجیب کیف انگیز تھا یہ محسوس ہوا کہ اب عرب دنیا بھی اپنے مسائل ومشکلات کے حل کرنے میں عالم اسلامی کے تعاون سے بے نیاز نہیں ہو سکتی اور خدا کا شکر ہے کہ ان کو بھی اس کا احساس ہو چلا ہے۔

بدل اشتراک: سالانہ چھ روپے، ششماہی ۳/۵ روپے فی شمارہ ۱۲ پیسے چھ ماہ سے کم کے لئے جاری نہیں کیا جاتا (ناظم دفتر)

بقیہ صفحہ نمبر ۱۶

قاعۃ کبریٰ میں مبنی محافظۃ قاہرہ کے اندر (جو عظیم الشان سرکاری عمارت ہے) علامہ دکتور وکیل ازہر عبداللہ قاضی کی صدارت میں مؤتمر کا آغاز ہوا۔

مندوبین کے لئے بہترین نشستوں کا انتظام تھا۔ ہر ایک کے سامنے میز پر ایک آلہ رکھا رہتا۔ جس کو کانوں پر لگاتے تو مقرر کی آواز اونچی سنائی دیتی۔ ان آلات کی اس لئے ضرورت تھی کہ مؤتمر کی کارروائی صرف تین زبانوں میں ہو سکتی تھی۔ عربی، انگریزی اور فرانسیسی اور ہر زبان کا مترجم علیحدہ کمرہ میں بیٹھا تھا۔ وہ اسی وقت تقریر کا ترجمہ دوسری زبان میں کرتا جاتا، تو جو شخص مقرر کی زبان نہ جانتا وہ آلہ لگا لیتا اور اس دوسری زبان کا بٹن دبا دیتا تو وہی تقریر اس دوسری زبان میں اسی وقت سنتا جاتا۔ دو تین کے سوا سارے ہی نمائندے عربی جانتے تھے۔

مؤتمر کے آغاز میں شیخ محمود مصری صاحب نے جو مصر کے بہترین قاری ہیں قرآن کی تلاوت فرمائی۔ جس نے دلوں کو گرمایا اور روحوں کو تڑپا دیا۔

نائب صدر ناصر کی تقریر

پھر رئیس جمہوریہ مصر جمال عبدالناصر کے نمائندے اور نائب رئیس جناب حسین شافعی نے صدر ناصر کی طرف سے شرکاء مؤتمر کو خوش آمدید اور مبارکباد دی۔ آپ نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے مسلمانوں کے تمام وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ان کے جسموں اور دلوں میں دوری پیدا کر دی۔ آپ نے علماء دین کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ کہ کس طرح انہوں نے اسلام کی حفاظت کی۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ اہل اسلام علماء دین کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تاکہ آپ ہمارے مذہبی اور ملکی مسائل کو حل کرنے میں مدد دیں۔ اور امید ظاہر کی کہ مسلمان بحیثیت خیر الامم کے تمام حدود اور فاصلوں کو توڑ کر کتاب الٰہی اور لغت قرآن کی طرف بڑھیں گے

Scanned with CamScanner

تعارف

متحدہ عرب جمہوریہ

ڈاکٹر محمد منظور الوحیدی

مصر قدیم زمانہ سے بین الاقوامی شہرت کا مالک ہے۔ یہ علاقہ مشرق و مغرب کے سنگم میں واقع ہے۔ ہر زمانہ کے بڑے بڑے حکمرانوں نے اس پر قبضہ کرنا مشرق بعید اور عالمی سیاست پر چھا جانے کا موثر ذریعہ سمجھا ہے۔ مشرق وسطی اور مشرق بعید کے ممالک پر حکمرانی کرنے کے لئے یہی وجہ ہے کہ آج تک ہر مغربی استعمار نے اس ملک پر قبضہ کو ضروری خیال کیا۔

قدیم زمانوں میں اس علاقے کے زبردست اور ذی شوکت حکمرانوں کو فرعون کہا جاتا تھا۔ آج بھی مصر میں فراعنہ مصر کے مقابر کی صورت میں ملتے ہیں۔

محل وقوع

مصر افریقہ کے شمال مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اس کا مجموعی رقبہ ۳۸۶،۵۰۰ مربع میل ہے۔ اور آبادی تقریباً تین کروڑ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد ۹۳ فیصد ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا دارالحکومت قاہرہ ہے۔ مصر کے شمال میں بحیرہ روم، مشرق میں مقبوضہ فلسطین اور بحیرہ احمر، جنوب میں سوڈان اور مغرب میں لیبیا واقع ہیں۔ وادی نیل کا مشرقی علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے۔ اس میں معدنی دولت خاص طور سے پٹرول، میگانیز اور گرینائیٹ کثرت سے ہے پچھلے چند برسوں میں اس علاقے میں کئی چھوٹے چھوٹے قصبے ابھر آئے ہیں۔ ملک کا مغربی حصہ صحرائے اعظم کا ایک سلسلہ ہے۔ جو سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے۔ ملک کی موجودہ ۶۰ فیصد آبادی زراعت پیشہ ہے ۱۹۲۲ء سے پہلے یہاں انگریزی حکومت تھی۔ یہ حکومت ۱۸۸۲ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۲۲ء میں یہ ملک انگریزی استعمار سے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ لیکن یہ آزادی برائے نام تھی۔ آخر ۱۹۵۲ء میں فوجی انقلاب آیا۔ اور ۱۹۵۳ء میں مصر جمہوریہ بن گیا۔ کچھ عرصہ بعد جنرل نجیب معزول ہوئے۔ اور عبدالناصر صدر بن گئے۔ ۱۹۵۵ء میں صدر ناصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت قرار دیا۔

موسم

مصر کے مختلف خطوں میں مختلف موسم ہوتا ہے۔ صحرائے سینا اور سوڈان سے ملحقہ علاقہ میں سردی اور گرمی دونوں قدرے تیز ہوتی ہے لیکن قاہرہ میں سردی گرمی میں معمولی تیزی ہے۔ گرمی کے موسم میں شروع رات میں ذرا سی گرمی ہوتی ہے اور آخری حصہ میں قدرے سردی ہو جاتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں معمولی درجہ کی رضائی بھی کافی ہوتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں اکثر بادل چھائے رہتے ہیں۔ لیکن بارش نہیں ہوتی۔ اور اگر سال بھر میں کبھی بارش ہوتی بھی ہے تو ایسی کہ معمولی کپڑا یا رومال سر پر رکھ کر دور تک چلا جائے تو بھی انسان نہ بھیگے۔ گرمی کے موسم میں برسات بالکل نہیں ہوتی۔ یہ موسم کھجوروں کی فصل کا موسم ہوتا ہے اس لئے اگر کبھی اس موسم میں ابر کا ٹکڑا آسمان پر نظر آ جائے تو مصری لوگ بارش نہ ہونے کی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔

بارش نہ ہونے کے باوجود یہاں کی زمینیں کافی زرخیز ہیں اس کی وجہ دریائے نیل ہے۔ یہ دریا سوڈان اور مصر دونوں ملکوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور اب اسوان بند کی تعمیر کے بعد مصر کا وہ علاقہ جو صحرا اور بنجر نظر آتا ہے وہ بھی آباد ہو جائیگا۔ اس طرح مصری معیشت میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو جائیگا گرما کے موسم میں یورپ کے سیاح بکثرت مصر آتے ہیں جس سے مصر کو کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔

ابھی پچھلے ماہ ثقافت اور قومی رہنمائی کے وزیر ڈاکٹر عبدالقادر حاتم نے اس معاہدہ کی توثیق کی ہے۔ جو لندن میں عمر خیام کمپنی اور قاہرہ میں عمر خیام ہوٹل کے درمیان ہوا ہے اس کی رو سے ہر سال برطانیہ سے ایک لاکھ سیاح متحدہ عرب جمہوریہ کی سیر کریں گے۔ نیز یہ فیصلہ بھی ہوا ہے، کہ لندن عمر خیام سوسائٹی اپنے مہمانوں کو متحدہ عرب جمہوریہ کی رونق کی سیاحت کی دعوت دے۔ آئندہ اپریل کے شروع میں اس معاہدہ پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

زبان اور نسل

مصر میں قدیم زمانے میں بنی اسرائیل اور قبطی لوگ آباد تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ بنی اسرائیل مصر سے نکل کر فلسطین اور وادی تیہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد مصر میں انقلاب آتے رہے۔ آج بھی قبطی کافی تعداد میں آباد ہیں۔ قبطی لوگ اکثر عیسائی ہیں۔ ان کے علاوہ مسلم فاتحین کی اولاد بھی بکثرت ہے۔ ترکی نسل بھی کثیر تعداد میں آباد ہیں۔

مصر کے اکثر مسلمان شافعی المسلک ہیں۔ اس لئے نماز اول وقت پر پڑھتے ہیں۔

مصر میں عوام کی زبان فصیح حجازی عربی نہیں، بلکہ اسے لغۃ عامیۃ کہا جاتا ہے۔ یہ عربی سے ملتی جلتی ہے شروع شروع میں اسے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ لیکن تین چار ماہ کے بعد یہ زبان مکمل طور پر سمجھ آنے لگتی ہے۔ عوام کے علاوہ علماء مصر بھی اس زبان میں درس دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جامعہ ازہر میں بھی اس زبان میں اسباق کی شرح کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مصری لوگ جیم کو گاف اور قاف کو الف بولتے ہیں۔ ہر فعل کی ابتدا میں ب زیادہ کر دیتے ہیں۔ لیکن اخبارات کتابیں فصیح عربی میں لکھی جاتی ہیں۔ اور تقاریر بھی فصیح عربی میں کی جاتی ہیں۔ اس سے زبان سیکھنے والا انسان فصیح عربی پر آسانی سے قدرت حاصل کر لیتا ہے۔

آثار قدیمہ

مصر کئی تہذیبوں کو ابھرتے ڈوبتے دیکھ چکا ہے۔ یہاں کئی ادیان ظاہر ہوئے اور ختم ہو گئے۔ بڑے بڑے جابر حکمرانوں نے اپنی خداوندی چلانے کی کوشش کی۔ لیکن اپنے عبرتناک انجام سے محفوظ نہ رہ سکے اور آج مصر قدیم تہذیبوں اور حکمرانوں کے آثار کی ایک بہت بڑی ذخیرہ گاہ ہے۔ ہم ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کرتے ہیں

جامع ازہر

اس مسجد کی تعمیر المعز لدین اللہ نے ۹۷۰ء میں شروع کی۔ یہ بہت ہی عالیشان مسجد ہے۔ اس میں مختلف رواق ہیں۔ اس مسجد کے چھ دروازے تین دالان اور تین سو اسی ستون ہیں۔ یہاں آئمہ اربعہ کے مصلے بھی ہیں۔

جامع احمد بن طولون

احمد بن طولون مصر کا ایک عظیم فرمانروا گزرا ہے یہ مسجد بنو عباس کے زمانہ اقتدار کی عمدہ یادگار ہے۔ اس مسجد کی تعمیر ۲۶۵ھ میں ہوئی۔ اس مسجد پر بیس لاکھ کے قریب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ جامع رفاعی۔ جامع محمد علی۔ جامع سلطان علی۔ جامع سیدنا حسینؓ مشہور بڑی بڑی مسجدیں ہیں۔ قاہرہ میں ایک ہزار سے زیادہ مسجدیں ہیں۔ ہر مسجد میں مئذنہ یعنی اذان دینے کا مینار ہوتا ہے

الاہرام

اہرام دنیا کے عجائبات میں سے ہیں یہ اہرام دراصل قدیم قبریں ہیں۔ ان کی تعداد بے شمار ہے۔ ان کی شکل △ تکون سے ملتی جلتی ہے۔ یہ اہرام ہزاروں سال پرانے ہیں۔ ان کا تاریخی تعین مشکل ہے۔ جیزہ کے قریب والے تین اہرام مشہور ہیں ان میں سے سب سے بڑا چار سو فٹ بلند اہرام ہے۔ یہ کھردرے اور سیاہ پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ایک پتھر پر لکھا ہے۔ "صرف مزدوروں کے لہسن اور پیاز میں تقریباً اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ ایک لاکھ مزدوروں نے کام کیا۔ جو ہر تین ماہ بعد بدلتے رہتے تھے بیس سال میں یہ عمارت مکمل ہوئی" اس ہرم کے اندر ایک کمرہ ہے۔ جس میں ملکہ کی نعش اور اس کا سامان رکھا ہوا تھا قدیم مصریوں کا عقیدہ تھا۔ کہ روح انسانی مرنے کے بعد کھانے پینے اور ہر اس چیز کی محتاج رہتی ہے۔ جسے وہ دنیا کی زندگی میں استعمال کرنے کی عادی تھی۔ چنانچہ فراعنہ مصر کی قبروں میں شہد کے پانچ پانچ ہزار سال تک کے پیالے، اور دوسرا سامان بکثرت ملا ہے۔ فراعنہ کی بیگمات کے اہرام میں علاوہ ان چیزوں کے سونے چاندی کے زیورات بھی دستیاب ہوئے۔

ابوالہول

مذکورہ سب سے بڑے ہرم کے قریب ہی ابوالہول کا مجسمہ ہے۔ یہ مصریوں کا پرانا معبود ہے اس کا منہ عورت جیسا ہے اور دھڑ شیر کی طرح۔ سامنے کی ٹانگیں پچاس فٹ لمبی اور سر چودہ فٹ چوڑا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجسمہ پہاڑ کی ایک چوٹی کو تراش کر بنایا گیا ہے ابوالہول کا مطلب ہے خوف کا باپ۔ یہ مجسمہ دیکھتے ہی نام کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک طویل عرصہ تک ابوالہول کا مجسمہ مٹی میں مدفون رہا۔ آخر مٹی صاف کر کے اسے ننگا کیا گیا۔ اس کے قریب ہی معبد ابوالہول ہے ابوالہول کے مجسمہ کے علاوہ چاہ یوسفؑ بھی آثار قدیمہ میں سے ہے۔ لیکن یہ بات تاریخی طور پر پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی مزید برآں کوہِ مقطم پر صلاح الدین کا قلعہ بھی مشہور ہے۔ خان خلیلی ایک مشہور ہوٹل ہے۔ اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مکان "بیت القاضی" شیخ جمال الدین افغانی کا مکان "بیت جمال الدین افغانی" مشہور آثار قدیمہ میں سے ہیں

مزار امام شافعیؒ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار قاہرہ میں واقع ہے۔ آپ کا مزار ایک بہت ہی پررونق مقام ہے اور مسجد میں واقع ہے۔ مصر میں اماموں کے مزاروں پر عمامہ رکھا ہوتا ہے ایسے ہی یہاں بھی ایک بڑا سا عمامہ رکھا ہوا ہے۔ یہاں خانقاہ کے ساتھ ایک مدرسہ بھی ہے۔

مصر کے لوگ زیادہ تر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو ہیں۔ دیگر آئمہ کے مقلد یہاں کم ہی نظر آتے ہیں۔ ان کے قریب ہی امام ابو اللیث سمرقندیؒ اور امام وکیعؒ کا مزار ہے۔ قاہرہ میں بکثرت بزرگانِ سلف کے مزارات ملتے ہیں۔ سیدہ زینبؓ کا مزار۔ عمرو بن عاصؓ۔ ام کلثومؓ سیدہ عائشہؒ سلطان صلاح الدین کے والد خلفائے عباسی۔ رقیہ بنت علیؓ وغیرہ کے مزارات پائے جاتے ہیں

فرعون کی لاش

میوزیم فراعنہ میں فراعنہ مصر کے زمانہ کے آثار رکھے ہوئے ہیں۔ محمد علی پاشا نے ۱۸۲۵ء میں اسی میوزیم (عجائب گھر) کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کی موجودہ عمارت اسماعیل پاشا کے زمانہ میں تعمیر ہوئی اور ۱۸۹۰ء میں توفیق پاشا نے اس کا افتتاح کیا۔ یہاں سینکڑوں ممیاں (مسالہ لگی ہوئی لاشیں) موجود ہیں۔ فرعونِ موسیٰ کی لاش بھی اس عجائب گھر میں موجود ہے۔ جب ابتدا میں اس کی لاش دستیاب ہوئی۔ تو آثار قدیمہ کے ماہرین میں اختلاف ہوا کہ یہ کس کی لاش ہے آخر مغرب اور مشرق کے محققین کی اجتماعی تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ یہ ابن رعمیس ثانی کی لاش ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ڈوب گیا تھا اور اللہ کا یہ فرمان پورا ہوا۔ **الیوم ننجیک ببدنک** الآیۃ آج ہم تیرے جسم کو نجات دیں گے۔ تیرے بعد آنے والوں کے لئے نشانی کے طور پر۔

عجائب گھر

مصر میں بکثرت عجائب گھر ملتے ہیں۔ تہذیب فراعنہ کا عجائب گھر علیحدہ ہے اسی طرح تعلیمی معاملات کے لئے سعد زغلول کے مجسمہ کے قریب "متحف تعلیم" ہے۔ تشریحاتِ جسمانی کے لئے سابق شاہ مصر نے متحف جسم انسانی کے نام سے ایک عجائب گھر بنایا نیز کپاس کی تمام اقسام کے لئے متحف القطن، جیالوجی کی وضاحت کے لئے "متحف جیالوجی" قدیم اور جدید ریلوے کے نظام کے لئے "متحف قطار" تصاویر کی نمائش کے لئے متحف تصاویر عہد عباسی کے صنعتی اور ترقیاتی فنوں کا "دار الآثار العربیہ" کا عجائب گھر مشہور ہے۔ ان کے علاوہ طب، تاریخ، زراعت جراحت اور اسنان وغیرہ کے متعلق کافی عجائب گھر ہیں۔

درسگاہیں

قاہرہ کو عجائب گھروں، درسگاہوں، اخباروں کا گھر کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ یہاں کی سب سے بڑی درسگاہ جامعہ ازہر ہے۔ یہ یونیورسٹی ایک فاطمی خلیفہ نے آج سے تقریباً ایک ہزار برس پہلے بنائی۔ اس میں تیس ہزار سے زیادہ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اس کی شاخیں تمام مصر میں ہیں۔ اس کے ماتحت کئی ہائی سکول چلتے ہیں۔ پہلے یہاں چاروں اماموں کی فقہ پڑھائی جاتی تھی۔ اور صرف مرد طلباء ہی تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن جامعہ ازہر کے سابق شیخ شلتوت نے عورتوں کو بھی داخلہ کی اجازت دے دی۔ جامعہ ازہر میں علم کی بہتات ہے۔ البتہ تقویٰ کی اس قدر فراوانی نہیں۔ سید محمد الامین المعری سابق کلچرل اتاشی حکومت شام متعینہ پاکستان کہا کرتے تھے۔ کہ "اگر تم علم چاہتے ہو تو مصر جاؤ۔ اور تقویٰ چاہتے ہو تو حجاز جاؤ"۔ یہ صاحب بھی مصری ہیں اور آج کل انگلینڈ میں شام کے تجارتی سیکرٹری ہیں۔ ان کے الفاظ واقعات کے مطابق ہیں۔

جامعہ ازہر میں جمادی الثانی سے لے کر رمضان المبارک تک تعطیلات رہتی ہیں۔ جامعہ ازہر میں داخلہ کے لئے کسی سفارش کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف مطلوبہ صلاحیت ہی سفارش شمار کی جاتی ہے۔ ازہر کی خصوصیات میں سے یہ ہے۔ کہ وہاں غیر مسلم تعلیم نہیں پا سکتے۔ ایسے ہی بعض مرتد قبائل مثلاً قادیانی یا بہائی فرقہ کے لوگ نہ مصر میں جا سکتے ہیں۔ اور نہ وہاں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسری یونیورسٹیاں

جامعہ ازہر کے علاوہ وہاں جامعہ مصریہ کے نام سے ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے۔ جس میں دس ہزار سے زیادہ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ یہ انگریزی طرز تعلیم کی حامل ہے۔ اس میں فارسی، انگریزی، فرانسیسی اطالوی، ترکی، عربی، اردو، عبرانی، سریانی وغیرہ کئی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ویسے بھی مصری لوگ اپنی مادری زبان کے علاوہ اکثر دو یا اس سے زیادہ دیگر زبانوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی وہاں کئی ایک یونیورسٹیاں ہیں۔ جن کا تذکرہ طوالت چاہتا ہے

عادات واطوار

اہل مصر کمانے کے عاشق ہوتے ہیں۔ شیریں زبان ہوتے ہیں۔ فصیح عربی اس روانی سے بولتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ان کے سامنے عربی کے سجے سجائے جملے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ احترام کرنے کے ماہر اور قہوہ پلانے پر گویا ادھار کھائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مہمان ایک پیالہ پینے کے بعد دوسرا پیالہ نہ پیئے۔ تو بعض اوقات ناراض سے ہونے لگتے ہیں۔ ایک دوسرے کا تمسخر کرنے کو سخت برا سمجھتے ہیں۔ خوب کماتے ہیں۔ اور خوب اڑاتے ہیں۔ لباس اور بعض عادات میں مغربی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن دل و دماغ کے لحاظ سے مشرقیت پر پوری شدت سے قائم ہیں۔ یہ لوگ غیر ملکیوں سے تعلقات بڑھانے کے شیدائی ہوتے ہیں۔ دکاندار لوگ بات بات پر صلِّ علی النبی کہنے کے عادی ہیں۔ بازاروں یا سڑکوں پر کھڑے ہو کر استنجا سکھانے کے عادی نہیں۔ جیسے کہ ہمارے ہاں رواج ہے۔

گفتگو میں آداب کا خیال لکھنؤ والوں سے بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ کبھی مفرد صیغہ سے خطاب نہیں کرتے۔ بلکہ ہمیشہ جمع کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ مصری شہر مغرب اور مشرق کا امتزاج ہیں۔ گاہے گاہے ایسا معلوم ہوگا۔ کہ آپ امریکہ کے کسی خوبصورت شہر میں جا رہے ہیں۔ اچانک آپ کے سامنے ایسے محلے بھی آئیں گے۔ جہاں کہ قدیم عربوں کا سا منظر دکھائی دے گا۔ اور ایک ہی جھٹکے میں آپ یورپ سے ایشیا میں جا پہنچیں گے۔

اخبار و رسائل

مصر میں اخبارات اس کثرت سے نکلتے ہیں کہ مشرق کا کوئی ملک بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ روزانہ اخبارات کے علاوہ کئی ہفت روزے ماہنامے شائع ہوتے ہیں۔ ہر کالج کا اپنا ماہنامہ نکلتا ہے۔ روزانہ اخبارات کی زیادہ تر اشاعت ڈیڑھ لاکھ سے اڑھائی لاکھ ہوتی ہے۔ الاہرام۔ الجمہوریہ۔ الاساس۔ الاحساس روز الیوسف۔ البلاغ کے علاوہ درجنوں اخبارات نکلتے ہیں۔ لی اوریئنٹ فرانسیسی زبان میں اور ایجپشین میل انگریزی زبان میں ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ مصر کے لوگ اپنا اخبار خرید کر پڑھتے ہیں۔ ہمارے ہاں کی طرح ہوٹل سے چائے پی کر یا دوسروں کا اخبار ادھار مانگ کر پڑھنے کے عادی نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہاں اخباری صنعت کامیاب ہے۔ مصری اخبارات اکثر بڑے سائز پر چھپتے ہیں۔ ان کے نمبر بعض اوقات اس قدر ضخیم ہوتے ہیں۔ کہ ایک بار الاہرام کا ۲۷۰ صفحات کا نمبر شائع ہوا۔ مصر کے اخبارات اگر پاکستان میں بذریعہ ہوائی ڈاک منگوائے جائیں۔ تو تقریباً دس آنے فی اخبار خرچہ پڑتا ہے۔ کاش کہ آزادی کے بعد پاکستان میں انگریزی کے اخبارات جتنے اور عربی کے اخبارات سستے ملتے۔ جبکہ لندن سے بذریعہ قاہرہ بھی ہوائی سروس ہے۔ لیکن افسوس سات ہزار میل دور سے آنے والا اخبار سستا اور تین ہزار میل دور قاہرہ سے آنے والا اخبار مہنگا ہوتا ہے۔

مشہور شہر

مصر کی آبادی تین کروڑ کے قریب ہے قاہرہ اسکندریہ، پورٹ سعید۔ طنطا اسوان، غزہ۔ مشہور شہر ہیں۔

اسکندریہ اور پورٹ سعید دونوں بندرگاہیں۔ غزہ مقبوضہ فلسطین کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ یہ شہر مہاجرین پر مشتمل ہے۔ قاہرہ مصر کا دارالحکومت ہے اور دنیا بھر کی تہذیبوں کا مرکز ہے۔ صنعت، تجارت اور علم کا گھر ہے۔ دریائے نیل شہر کے درمیان سے گذرتا ہے اور اس پر شہر میں جگہ جگہ پل بنا دیئے گئے ہیں۔ شہر کی آبادی کا کافی حصہ رات کو دریائے نیل میں منتقل ہو کر محو سیر ہو جاتا ہے۔ اور دریا میں موٹر لانچوں کی کثرت سے کئی میل تک دریا کی موجیں تک نظر آتی ہیں۔ قاہرہ کی دکانوں پر دو دو بورڈ ہوتے ہیں۔ دن کے الگ اور رات کے روشنی کی ٹیوبوں سے بنے ہوئے الگ بورڈ۔ اس لئے رات کے وقت بھی دن کا سا منظر آتا ہے۔ اسوان دریائے نیل کے بند کی وجہ سے مشہور ہو چکا ہے۔ چند روز ہوئے کہ صدر سلال۔ صدر بن بیلا، خروشچیف اور صدر ناصر نے مل کر اس کا افتتاح کیا۔

متفرقات

آج کل متحدہ عرب جمہوریہ میں ایک کروڑ گیارہ لاکھ سے زیادہ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جن کی عمر ۴ سال سے لے کر ۲۰ سال تک ہے

(باقی صفحہ پر)

دریائے اردن

جو یہودیوں اور عربوں کے درمیان خون کی لکیر بننے والا ہے

شاہ شعود نے کہا تھا کہ "اسرائیل مشرق وسطیٰ میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر عربوں کو زندہ رہنا ہے تو انہیں اس کا بلا تاخیر قلع قمع کرنا ہوگا" مغربی ملکوں نے اس نظریہ کو عربوں کے مذہبی جنون" کا نام دیا لیکن وہ اس حقیقت پر پردہ ڈالنے میں ناکام رہے کہ اسرائیل کا قیام انسانی تاریخ کی بدترین سازش ہے جس کے پس پردہ مشرق وسطیٰ کی سیاسی و فوجی اہمیت پر قبضہ کرنے اور عربوں سے صلیبی جنگوں اور تسخیر قسطنطنیہ کا انتقام لینے کا جنون کارفرما ہے۔ دنیائے عیسائیت" ویٹکن" اور یورپ کے کلیساؤں میں کئی سو سال تک یہ آواز بلند ہوتی رہی کہ "اسرائیل کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو فلسطین میں جمع کر کے یسوع مسیح کی آرزو پوری کی جائے"

انتقامی جذبہ :-

چنانچہ یہ سازش جن مراحل سے گزری اس کا ہر پہلو اس انتقامی جذبہ کی نشاندہی کرتا ہے ۱۹۰۳ء میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ یہودیوں کو فلسطین کی بجائے افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں آباد کیا جائے تاکہ مشرق وسطیٰ کا مستقل جنگ و جدل، فسادات اور تنازعات کے لامتناعی سلسلوں سے محفوظ رہے۔ روس کی طرف سے بھی پیش کش کی گئی کہ یہودیوں کو کریمیا کے علاقہ میں آباد کیا جائے۔ لیکن متعصب پادریوں ہٹ دھرم یہودیوں اور مغرب کے اسلام دشمن سیاستدانوں کے نزدیک اسرائیل کے قیام کے علاوہ مشرق وسطیٰ کی سیاست پر بالادستی حاصل کرنا بھی ضروری تھا اس سازش کے ابتدائی مرحلوں میں برطانیہ پیش پیش رہا لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد یہودیوں کی "سرپرستی" کا شرف امریکہ کو حاصل ہو گیا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کی مملکت کا خواب اسی کی مدد سے شرمندۂ تعبیر ہوا۔ اگرچہ صدیوں پر پھیلی ہوئی یہ سازش بظاہر ۱۹۴۸ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی لیکن بعد کے واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ سازش بدستور جاری ہے اور یہودی اور عیسائی سیاستدان عربوں کا گلا گھونٹنے کا عزم رکھتے ہیں۔ دراصل اس سازش کے دو مرحلے تھے۔ پہلا مرحلہ اسرائیل کے قیام پر ختم ہو گیا۔ اور دوسرا مرحلہ عربوں کی موت تک جاری رہے گا۔ یہ ایک خطرناک مرحلہ ہے جو بجا طور پر مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک خصوصاً عربوں کے لئے گہری تشویش کا باعث ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مغربی طاقتیں اسرائیل کی وساطت سے کیا کیا انقلاب لانا چاہتی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ عرب ممالک کو محصور کرنے اور ان کو معاشی و اقتصادی لحاظ سے مفلوج بنانے کے منصوبوں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے ان منصوبوں میں دریائے اردن کا رخ موڑنے کی سکیم بھی شامل ہے جس کے دوررس نتائج پر نظر ڈال جائے تو اردن کا مستقبل تاریک دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ چھوٹا سا دریا اردن کی روح حیات ہے اگر یہ نہ ہو تو کئی عرب شہر ریت کے ٹیلوں میں تبدیل ہو جائیں۔ اور اسرائیل کے لئے اردن کے ہزاروں مربع میل رقبے پر قبضہ کرنا مشکل نہ رہے دریائے اردن دونوں ممالک کے درمیان حد فاصل بناتا ہے اور اردن کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ناقابل برداشت :-

اسرائیل کے قیام کے بعد لاکھوں عرب پناہ گزین فلسطین سے ہجرت کر کے اردن پہنچ چکے ہیں جو اردن کی آبادی اور معیشت پر یقیناً ناقابل برداشت بوجھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی آبادکاری کا مسئلہ اب تک حل نہیں ہو سکا چنانچہ پناہ گزینوں کے ہزاروں کیمپ اب بھی ریگزاروں میں نصب ہیں اور ان کی خوراک کے لئے حکومت کو ہر سال ہزاروں کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے اسرائیلی منصوبے اور فلسطینی مہاجرین کی آمد نے اردن کی حکومت کو دریائے اردن کے پانی سے مزید استفادہ کرنے اور دیگر قدرتی وسائل کو بروئے کار لانے پر مجبور کر دیا ہے۔ لیکن کوئی مغربی طاقت اس کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے برعکس مغربی طاقتیں اسرائیلی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ یہ پالیسی عربوں کو تباہ کرنے کی سازش کو کامیاب بنانے کے لئے ہی اختیار کی گئی ہے۔

یہ دریا لبنان اور شام کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور اسرائیل سے ہوتا ہوا بحیرہ مردار میں جا گرتا ہے۔ لبنان کا دریا ہزبانی شام کا دریا دان اور دریا بنیاس اس میں گرتے ہیں اور جھیل حلہ میں ان کا پانی جمع ہو جاتا ہے یہ جھیل اسرائیل میں واقع ہے یہاں سے دریائے اردن سے جسر بنات یعقوب تک ایک غیر فوجی علاقے سے گزرتا ہے۔ جسر بنات یعقوب سے جھیل طبراس تک دریا کا مشرقی علاقہ غیر فوجی ہے جھیل طبراس کے چار میل جنوب میں دریائے یرموک بھی دریائے اردن کے ساتھ آملتا ہے۔ دریائے یرموک شام اور اردن کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور راستے میں انتہائی تنگ اور گہری وادیاں بناتا ہے مکرین کی وادی سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ یہ ڈیم کی تعمیر کے لئے نہایت موزوں ہے۔ دریائے یرموک کے مقام اتصال سے بیس میل جنوب تک دریائے اردن، اسرائیل اور اردن کے درمیان حد فاصل بناتا ہے۔ اس کے بعد یہ اردن میں داخل ہو جاتا ہے اور بحیرہ مردار میں جا گرتا ہے دریائے یرموک کے ملنے سے دریائے اردن کا پاٹ کشادہ ہو جاتا ہے۔

دریائے یرموک :

بحیرہ مردار میں گرنے سے پہلے بعض مقامات پر اس کی چوڑائی سو فٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ دریائے یرموک اگرچہ شام اور اردن کا دریا ہے لیکن دریائے اردن میں گرنے سے چھ میل پہلے اسرائیل میں داخل ہو جاتا ہے۔

الغرض جغرافیائی کوائف سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسرائیل کو دریائے اردن کے علاوہ دریائے یرموک کے پانی پر بھی بالادستی حاصل ہے اور جب تک اسرائیل کی خوشنودی حاصل نہ کی جائے یا صدر ناصر اور دیگر عرب سربراہوں کے بیانات کے مطابق اسے "بحیرہ روم میں غرق نہ کر دیا جائے" اس وقت تک دریاؤں کے پانی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

دریائے اردن کوئی بڑا دریا نہیں۔ اس میں دریائے نیل کا صرف ایک فیصد پانی بہتا ہے۔ لیکن اس کا ایک ایک بوند پانی اردن کے لاکھوں انسانوں کی حیات ہے۔ عمان، جرش، طفیلا، کرک، اجلون، اربد، الحسا اور متعدد بارونق شہر اسی دریا کے دم قدم سے آباد ہیں۔ یہ نہ ہو تو اردن کی روح ختم ہو جائے۔ اور یہ شہر صحراؤں اور ریگستانوں میں تبدیل ہو جائیں اس حقیقت کو اسرائیل بھی خوب جانتا ہے۔ اس لئے دریائے اردن کا رخ موڑنے کا جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے اس کے پس پردہ یہ سازش بھی کارفرما ہے۔ کہ اردن کی روح ختم کر دی جائے تاکہ وہ مجبور ہو کر اسرائیل کے سامنے گھٹنے ٹیک دے۔

یہاں دریاؤں کے پانی پر حقوق کے تحفظ کے لئے کوئی واضح اور ٹھوس بین الاقوامی قانون موجود نہیں۔ اس سلسلے میں صرف اس اصول کو پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ کسی ملک کو دوسرے ملک کی معیشت کو دیدہ دانستہ طور پر نقصان پہنچانے کے لئے پانی کا رخ نہیں موڑنا چاہیئے البتہ اس حد تک ہر ملک دریاؤں کا پانی اپنے مصرف میں لا سکتا ہے کہ اس کے ہمسایہ کو کوئی شکایت یا تکلیف محسوس نہ ہو اور اگر یہ کام دوسرے ملک کو تباہ کرنے کی غرض سے کیا جائے تو اسے جارحیت قرار دیا جا سکتا ہے یہ بین الاقوامی اصول ان دریاؤں کے سلسلے میں قابل عمل ہوتا ہے جو ایک سے زیادہ ملکوں میں بہتے ہوں۔ چنانچہ ۱۹۵۷ء تک اسرائیل نے اس اصول کا احترام کیا۔ لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ مغربی طاقتیں اسے عرب ممالک کے ہاتھوں نیست و نابود نہیں ہونے دیں گی تو اس نے دریائے اردن کے پانی پر ڈاکہ ڈالنے کی پہلی کوشش کی۔ اگرچہ یہ کوشش ایک پرانی سازش کے تحت کی گئی تھی لیکن اس کے لئے اب تک فضا سازگار نہیں تھی۔

اسرائیلی آبادکاری

مغربی طاقتوں کی طرف سے بھرپور مالی امداد کے بل پر غیر ملکی یہودیوں کی آبادکاری کا مسئلہ چند سال میں حل ہو چکا تھا اور اب سنگلاخ زمینوں کو سیراب کرنے کے سوا کوئی بڑا منصوبہ پیش نظر نہ تھا۔ چنانچہ اسرائیلی حکومت نے اردن کے لاکھوں نفوس کی قبر پر اپنی زندگی کے سامان پیدا کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اگر اردن چاہتا تو وہ بھی دریائے اردن کا رخ موڑ کر اسرائیل کو تباہ کرنے کی سکیم تیار کر سکتا تھا اسرائیل کو اپنا بدترین دشمن تصور کرنے کے باوجود اس نے بین الاقوامی اصول کے احترام سے کھیلنے کی کوشش نہیں کی اس کے علاوہ وہ اس سکیم پر اٹھنے والے بھاری اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے برعکس اسرائیلی حکومت کے سامنے نہ بین الاقوامی اصولوں کا پاس تھا اور نہ مالی مشکلات کا مسئلہ اسے یقین تھا کہ بین الاقوامی تنازعہ پیدا ہونے کی صورت میں مغربی طاقتیں اس کی ہمنوا ہوں گی اور مالی اعانت بھی کریں گی۔

Scanned with CamScanner

جھیل طبراس: اردن کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کی سازش کس قدر گہری اور طویل ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۸ء میں جب اسرائیل کا قیام عمل میں لایا گیا تو دریائے اردن کے وہ تمام اہم حصے اس کے سپرد کر دیئے گئے جن کا دریا کے رخ موڑنے کے منصوبہ سے خاص تعلق تھا۔ چنانچہ جھیل حلہ اور جھیل طبراس اس کی تحویل میں دے دی گئی۔ ان جھیلوں کے پانی کا رخ مغرب کی جانب موڑ دیا جائے تو دریائے اردن کا وجود ختم ہو جائے اور اردن کا سینکڑوں مربع میل میں پھیلا ہوا سرسبز و شاداب خطہ جسے اردن کی روح کہا جاتا ہے ایک ہفتے میں بنجر ہو جائے اسرائیلی منصوبے میں یہ سکیم بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور اس سکیم کی وجہ سے عربوں میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔

اسرائیلی حکومت اس وقت صحرائے نجف اور اس کے آس پاس کی خشک زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی سکیموں پر عملدرآمد کر رہی ہے۔ لیکن یہ سکیمیں اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ ان کی تکمیل کے بعد دریائے اردن کا رخ موڑنے کا انتہائی خطرناک منصوبہ خود بخود معرض وجود میں آ جائے گا۔ اس منصوبے کے مطابق جھیل حلہ کے ذرا نیچے "جسر بنات یعقوب" سے ایک نہر نکالی جائے گی جو دریائے اردن کا پانی ساحل لطف میں گرائے گی۔ ساحل لطف پانی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جو جھیل طبراس اور بحیرہ روم کے ساحل کے درمیان واقع ہے۔ اس ذخیرہ آب سے بڑے بڑے پائپوں کے ذریعے پانی کو ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ صحرائے نجف تک پہنچایا جائیگا یہ پائپ اسرائیل کے متعدد کارخانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں ان پائپوں کے لئے کنکریٹ چونے۔ لوہے اور بعض دیگر دھاتوں کی آمیزش سے ایسا مواد تیار کیا جاتا ہے جو کم خرچ ہے اور صدیوں تک خراب نہیں ہوتا۔ ان پائپوں کا قطر اتنا ہے ان میں سے ایک اوسط درجے کی نہر کا پانی بآسانی گزر سکتا ہے۔ پانی کی منتقلی کے لئے پائپوں کا استعمال تین وجوہ کی بنا پر مناسب خیال کیا گیا تھا۔ اول نہروں کی وجہ سے زمین ضائع نہیں ہوگی دوم سیم اور تھور پیدا نہیں ہوگا۔ سوم دریا کا پانی زمین کی جذب کرنے کی قوت اور آفتاب کی حدت سے محفوظ رہے گا۔

جسر بنات یعقوب منصوبے میں ایک اور سکیم شامل ہے۔ جس کے مطابق جسر بنات یعقوب" سے ایک نہر نکالی جائے گی۔ جو اسرائیل کے دور اندر تک کا علاقہ سیراب کرے گی۔ اور بیسیوں میل کا چکر کاٹنے کے بعد جھیل طبراس میں جا گرے گی۔ اس نہر سے آبپاشی کا ایک عظیم منصوبہ وابستہ ہے "جسر بنات یعقوب" کے مقام سے دریائے اردن کا رخ موڑنے کے منصوبے پر اردن کے علاوہ شام کو بھی تشویش ہے کیونکہ یہ علاقہ غیر فوجی قرار دیا جا چکا ہے۔ جس کے دونوں جانب شام اور اسرائیل کی سرحدیں ملتی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں شام نے سلامتی کونسل میں شکایت پیش کی کہ اسرائیل جسر بنات یعقوب کے غیر فوجی علاقہ کو اپنے مصرف میں لا کر بین الاقوامی معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے جس سے شام کی سرحد پر جارحیت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ چونکہ اسرائیلی منصوبہ کا اردن کے ساتھ گہرا تعلق تھا اس لئے اس نے شام کی پرزور حمایت کی۔ آخر سلامتی کونسل نے اسرائیل کو اس سکیم پر عمل درآمد روکنے کا حکم دے دیا۔

نہری منصوبہ: جسر بنات یعقوب سے نہریں نکالنے کا منصوبہ ایک انگریز انجنیئر آئیونائیڈز نے تیار کیا تھا جس نے اردن کو بھی خوش کرنے کی کوشش کی اور یہ سکیم پیش کی کہ دریائے یرموک سے ایک نہر نکالی جائے چونکہ دریائے یرموک دشوار گزار پہاڑوں میں بہتا ہے۔ اس لئے تجویز میں یہ بھی شامل تھا کہ مجوزہ نہر میدانی علاقے میں کھود دی جائے گی اور دریائے یرموک کا پانی پمپوں کے ذریعے اس میں ڈالا جائے گا اور یہ نہر وادی یابیز کو سیراب کرے گی اس سکیم سے گیارہ ہزار ایکڑ اراضی کے زیر کاشت آنے کی توقع تھی اس سکیم پر اخراجات بہت اٹھتے تھے اور اس کی تکمیل نہایت مشکل تھی۔ اس لئے اسے مسترد کر دیا گیا۔

فلسطین کی جنگ کے بعد حکومت اردن کو ایک نئی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسرائیل نے فلسطین کے علاقے سے عرب باشندوں کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر نکال دیا۔

چنانچہ اردن کی آبادی میں اچانک پانچ لاکھ پناہ گزینوں کا اضافہ ہو گیا جو اردن کی معیشت پر بجا طور پر بہت بڑا بوجھ تھا۔ ان پناہ گزینوں کی آباد کاری اور ان کی خوراک کے مسئلہ نے حکومت کے لئے ایک نئی صورت حال پیدا کر دی جو اسرائیل کے منصوبہ سے کم خطرناک نہ تھی اب اسے محسوس ہوا کہ اردن کی معاشی حالت کو تباہی سے بچانے کے لئے زرعی ترقی لازمی ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے انجنیئروں کی ایک فرم سر مرڈک میکڈونلڈ پارٹنرز کو آبپاشی کی سکیم تیار کرنے کی ہدایت کی گئی۔

باہمی معاہدہ: فرم نے جو سکیم تیار کی اس میں اردن کے علاوہ اسرائیل کے مفاد کا بھی خاص خیال رکھا گیا تھا اور دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ کے بغیر اس سکیم پر عمل درآمد ناممکن تھا سکیم یہ تھی کہ دریائے اردن سے دو نہریں نکالی جائیں گی مغربی کنارے سے جو نہر نکالی جائے گی۔ اس سے اسرائیل کا پچیس ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت آئے گا۔ اور مشرقی کنارے سے نکالی جانے والی نہر اردن کی ایک لاکھ چالیس ہزار ایکڑ زمین سیراب کرے گی۔ اس سکیم پر جھیل طبراس کو مجوزہ نہروں کے لئے ذخیرہ آب کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا یہ سکیم ایک گہری سیاسی چال کا نتیجہ تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ اردن اور اسرائیل کے درمیان اختلافات ختم کر دیئے جائیں اور بالواسطہ طور پر اردن کو اسرائیل کی خود مختار حیثیت کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا جائے اس طرح مشرق وسطیٰ میں جو نئی سیاسی صورت حال پیدا ہوگی وہ اسرائیل کے مستقبل کے تحفظ کی ضامن ہوگی جب یہ سکیم منظر عام پر آئی تو اردن کے شاہ عبداللہ کا انتقال ہو گیا اور انگریزی انجنیئروں کی خفیہ سازش دھری کی دھری رہ گئی۔

اردن کی حکومت کے لئے یہ مسئلہ نہایت پریشان کن تھا کہ جھیل طبراس سے کس طرح استفادہ کیا جائے کیونکہ یہ ذخیرہ آب اردن کی دسترس سے باہر تھا اگر اسے یہ مسئلہ درپیش نہ ہوتا تو اردن کی حکومت اسرائیلی منصوبے کو ہرگز کامیاب نہ ہونے دیتی اس نے آبپاشی کی سکیم تیار کرنے کی ایک بار کوشش کی اس دفعہ امریکہ کے ایک انجنیئر مسٹر ملز ای بنگر کی خدمات حاصل کی گئیں مسٹر بنگر نے دریائے یرموک کے آس پاس کی وادیوں کا سروے کیا۔ سروے کے دوران وہ وادی یرموک کے اس مقام پر پہنچا۔ جہاں اردن کے بالائی حصوں اور شام کی پہاڑیوں سے تین ندیاں مل کر دریائے یرموک میں گرتی ہیں اس مقام کی نچلی طرف ایک تنگ اور گہری وادی واقع ہے مسٹر بنگر کے نزدیک یہاں ڈیم کی تعمیر نہایت موزوں تھی۔ اس نے جو سکیم تیار کی اس میں اس ڈیم کو بنیادی اہمیت دی گئی تھی اور اندازہ لگایا گیا تھا کہ اس سکیم کی تکمیل کے بعد اردن کی ایک لاکھ پچیس ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی جا سکے گی اور پانی کا جو ذخیرہ تیار کیا جائے گا وہ بھی اردن کی سرزمین میں واقع ہوگا۔ سکیم میں مجوزہ ڈیم کی بلندی ۸۰۴ فٹ بتائی گئی تھی اور اس بات کا یقین دلایا گیا تھا کہ اردن اور شام کے بیسیوں دیہات میں بجلی بھی فراہم ہو سکے گی یہ سکیم گزشتہ سکیموں کی بہ نسبت مفید تھی اور اس کے پس پردہ کوئی گھناؤنی سازش کارفرما نہ تھی حکومت اردن نے اسے منظور کر لیا۔ اور اس پر عملدرآمد کے انتظامات کئے جانے لگے

مسٹر بنگر کی سکیم پر اسرائیل میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ اس نے امریکہ سے واویلا کیا اور بعد ازاں اقوام متحدہ میں شکایت کی کہ اردن پانی کی مقدار کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جس سے اسرائیل کی اسکیمیں بے کار ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ امریکہ کی دوڑ دھوپ سے اسرائیل اور اردن کے درمیان زرعی سکیموں اور دریائی پانی کے مسئلہ پر از سر نو غور کرنے اور دونوں کے لئے قابل قبول حل تلاش کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی طرف سے ایک ادارہ قائم کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے اُس وقت کے صدر آئزن ہاور نے امریکن موشن پکچرز کارپوریشن کے صدر مسٹر ایرک جونسٹن کو اپنا خاص ایلچی بنا کر مشرق وسطیٰ کی صورت حال کا جائزہ لینے روانہ کیا۔ جونسٹن کا تقرر مسٹر بنگر کی سکیم کا خون کرنا تھا۔

اظہار نفرت: چنانچہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں اردن اور اسرائیل پہنچا اردن میں اس کے خلاف سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا جونسٹن نے اردن کو دریائے یرموک کا منصوبہ ترک کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے تمام داؤ استعمال کئے۔ اس نے اردن اور اسرائیل کے لئے تجاویز طلب کیں اور اردن پر زور دیا کہ وہ یرموک پر عظیم ڈیم تعمیر نہ کرے۔ اسے اردن کی سیاسی غلطی سمجھئے کہ اس نے مسٹر بنگر کی سکیم پر نظر ثانی کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی اور عرب ممالک کے انجنیئروں کو صلاح مشورہ کے لئے طلب کیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اردن نے دریائی پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے اسرائیل کی رضامندی حاصل کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس سلسلے میں دو سال تک صلاح و مشورے ہوتے رہے۔ بالآخر یہ تجویز پیش کی گئی کہ اسرائیل ساحل سمندر اور صحرائے نجف کو سیراب کرنے کی سکیموں پر عمل درآمد جاری رکھے گا اور جھیل طبرس سے استفادہ کر سکے گا

پانی کا تناسب: اس کے برعکس اردن کو مکرین کے نزدیک دریائے یرموک پر ڈیم تعمیر کرنے اور پانی کا ذخیرہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ پہلی سکیم کے مطابق اسرائیل کو دریائے اردن کے پانی کا ۳۵ فی صد حصہ اور عرب ممالک کو ۶۵ فی صد حصہ استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ مسٹر جونسٹن اور

مودودیّت

اکابر اسلام کی نظر میں

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السیّد حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ

"اب تک ہم نے مودودی صاحب اور ان کی جماعت نام نہاد جماعت اسلامی کی اصولی غلطیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو انتہائی درجہ میں گمراہی ہیں۔ اب ہم ان کی قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کی کھلی ہوئی مخالفتوں کا ذکر کرینگے۔ جن سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ مودودی صاحب کا کتاب وسنت کا بار بار ذکر فرمانا محض ڈھونگ ہے۔ وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو مانتے ہیں بلکہ وہ خلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب بنا رہے ہیں۔ اور اسی پر لوگوں کو چلا کر دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں"۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

"برادران اسلام مودودی صاحب کی تحریک کو بنظر غور دیکھا جائے تو ان کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک نیا اسلام مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور نیا اسلام لوگ تب ہی قبول کرینگے۔ جب پرانے اسلام کی در و دیوار منہدم کر کے دکھا دیئے جائیں اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کا اسلام جو تم لئے پھرتے ہو وہ ناقابل قبول، ناقابل، ناقابل عمل ہو گیا ہے اس لئے اس نئے اسلام کو مانو اور اسی پر عمل کرو جو مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں۔ اے اللہ! میرے دل کی دعا قبول فرما۔ مودودی صاحب کو ہدایت فرما اور ان کے متبعین کو بھی اس جدید اسلام سے توبہ کی توفیق عطا فرما، اور انہیں اپنا محمدی اسلام پھر نصیب فرما۔ آمین یا الٰہ العالمین (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب) ص۴۲"

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ ناظم دارالعلوم دیوبند کا

مکتوب گرامی بنام مظہر حسین مدنی جامع مسجد چکوال

"سلام مسنون! مزاج گرامی۔ سامی نامہ باعث عزت ہوا۔ میں مسلسل سفروں میں رہا۔ اس لئے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی۔ جماعت اسلامی کے جدید فقہیات اور تفقہ کی فرعیات جو جناب نے قلمبند فرما کر ارسال فرمائیں۔ انہیں پڑھ کر افسوس ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی نیا فقہ تیار ہو رہا ہے اور پرانے فقہ کا لباس اتار کر پھینکا جا رہا ہے۔ انا للہ۔ جماعت اسلامی کے افکار و خیالات کے بارہ میں جہاں تک میری رائے کا تعلق ہے۔ وہ بارہا ظاہر ہو چکی ہے۔ جنوری ۱۹۵۱ء میں بھی اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہوں۔ اس میں نفس تحریک۔ حکومت الٰہی کے بارہ میں جس کا عنوان اب یہ نہیں رہا ہے عرض کیا گیا تھا کہ اس سے کسے اختلاف ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ یہ عنوان محض نہ ہو بلکہ اس کے نیچے حقیقت بھی وہی ہو۔ جو اس عنوان کے شایان شان ہے۔ اور یہ کہ محض اسلامی عنوانات کافی نہیں ہیں۔ جب تک کہ وہ انہی معنوں کے ترجمان نہ ہوں۔ جو شارع علیہ السلام نے ان عنوانوں کے نیچے رکھی ہے۔ ورنہ اس طرح کے عنوانات مستقل فتنہ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اب تک بکثرت بنتے رہے ہیں۔ اور اس بیان میں اس کی کچھ امثلہ بھی پیش کر دی تھیں۔ پھر اس کے بعد حضرت مولانا حسین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مفصل مکتوب کے مقدمہ کے طور پر احقر نے ایک تحریر لکھی تھی۔ جس میں معیار حق کے مسئلہ پر کلام کیا تھا۔ اس سے بھی احقر کی رائے مکرر واضح ہو گئی تھی۔ پھر دہلی جمعیۃ العلماء کے دفتر سے ایک جماعتی بیان شائع ہوا جس پر احقر کے بھی دستخط تھے۔ اس میں اس تحریک کے اثرات (سلف سے اعتماد اٹھ جانے، اور ان کی عظمت کے رشتے کمزور ہو کر ان پر زبان تنقید کھل جانے وغیرہا کو) ظاہر کر کے اس سے اپنی برائت کا اعلان کیا گیا تھا۔ بہرحال کئی بار رائے ظاہر کی جا چکی ہے۔ جو اظہار خیال کے لئے کافی ہو جانی چاہیئے۔ احقر کی وہ تحریرات اگر جناب کے ہاں فائل میں ہوں تو نکلوائی جائیں۔ میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے مضامین کی طرف نشان دہی کر دی ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ والسلام!"

محمد طیب غفرلہٗ از دیوبند ۳۰/۸/۸۳ھ

شیخ العلماء حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی

شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

"مودودی صاحب کی تحریرات پر نگاہ ڈالی گئی۔ موصوف کے متعلق احقر کا تاثر یہ ہے کہ آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے اسلام سے مطمئن نہیں۔ اس لئے اس کو اپنے ڈھب پر لانا چاہتے ہیں جس کے لئے اصلی اسلام میں ترمیم ناگزیر ہے۔ لیکن اس کا چھپانا بھی ضروری ہے اس لئے وہ اپنی اس ترمیم کے تخریبی عمل کو انشاپردازی۔ اقامت دین کے نعروں۔ یورپی طرز کے پروپیگنڈا کے پردوں میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تخریبی عمل کے محرکات دو ہیں۔ نفسانی تعلّی اور فقدان خشیۃ اللہ۔ اور عوام میں بھی ان دو بیماریوں میں مبتلا افراد کی کمی نہیں۔ یہی باطنی ہم رنگی دائرہ تحریک کی توسیع کا اصلی سامان ہے۔

مولانا مظہر حسین صاحب اور دیگر علماء حق نے پردوں میں اس چھپی ہوئی حقیقت کو عوام پر ظاہر کر دیا۔ اور سعید روحوں کے لئے راہ ہدایت کھول دی۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔ صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین"۔

شمس الحق افغانی غفر اللہ عنہ
۵ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری خلیف

حکیم الامت حضرت تھانوی مہتمم خیر المدارس ملتان۔

"مودودی اور اس کے متبعین کے بعض مسائل خلاف اہل السنت والجماعت کے ہیں۔ سلف صالحین کی اتباع کے منکر ہیں۔ لہٰذا بندہ ان کو ملحد سمجھتا ہے"۔

اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث

غور غشتوی خلیفہ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

"مودودی ضال اور مضل ہے (یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے)"

استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعل

حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مودودی کے عقائد اہل سنت والجما کے خلاف اور گمراہ کن ہیں۔ مسلمان اس فتنہ سے بچنے کی کوشش کریں"۔

سکولوں کی کتب
اسلامی و مذہبی
خلاصہ جات
کتب ہر قسم
تھوک و پرچون
تاجروں اور استاذوں اور
یتیم طلباء کے لئے
قرآن مجید و سیپارے پنجسورہ وغیرہ
خاص رعایت
ہر قسم قصص جات کہانیاں
حافظ بک سٹال چوک سرگودھا
نوٹ: خط لکھ کر بھی کتب منگوائی جا سکتی ہیں

خالص سونے اور چاندی
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ
ہر قسم کے زیورات آرڈر پر تیار
ہیں
عبدالرحمٰن زرگر
دوکان نمبر ۴۷۴ - ۴۷۳
بھابڑا بازار - راولپنڈی

قاہرہ میں دُنیا بھر کے چیدہ مسلمان علماء حق کا اجتماع

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نیا باب

از قلم احمد حسین کمال شہداد پور ضلع سانگھڑ

تاریخ عالم کے بڑے بڑے تغیرات و انقلابات کا آغاز ہمیشہ کسی نہایت ہی چھوٹے اور بظاہر معمولی واقعہ سے ہوا ہے۔ وقت کے کوتاہ بینوں نے ابتداء میں ایسے واقعات کو نظر انداز کیا۔ اور کسی اہمیت کے قابل نہیں سمجھا۔ لیکن تاریخ جو اپنے علل و نتائج کے لئے ایسی کوتاہ بینیوں کا لحاظ نہیں کیا کرتی۔ ایسے واقعات سے بشدت اثر پذیر ہوتی ہے۔ اور بالآخر وقت کی تمام کاوٹوں کو توڑتے ہوئے ان واقعات کی مطابقت میں اپنا رخ موڑ دیتی ہے۔

انقلاب فرانس، انقلاب امریکہ، انقلاب روس اور غلام ممالک کی تحریک ہائے حریت جو دنیا میں زبردست سیاسی و معاشرتی رد و بدل کا باعث بنیں۔ ان کی ابتداء ہر جگہ کسی نہ کسی بہت ہی معمولی واقعہ سے ہوئی۔ اور یہ چھوٹے چھوٹے واقعات آئندہ چل کر بہت بڑی بڑی تبدیلیوں کا پیش خیمہ بنے۔ در اصل یہ صورت حال انفرادی زندگیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اجتماعی زندگیوں پر بھی کار فرما رہتی ہے۔

حال ہی میں قاہرہ میں عالم اسلام کی جو موتمر منعقد ہوئی ہے اور جس میں ہمارے وطن پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کے محترم نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ وہ بھی ایک ایسا ہی واقعہ ہے۔ جس کے دور رس اور تعمیری اثرات کا ابھی کسی کو کما حقہٗ اندازہ نہیں ہو سکا ہے۔ ہم جس سیاسی دور اور سماجی ماحول سے گذر رہے ہیں۔ اس کے اندر اس واقعہ کی مستقبل ساز حیثیت کا اندازہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ حالانکہ گذشتہ تین صدیوں کی اسلامی تاریخ میں پہلی بار ایک نیا ورق الٹا گیا ہے۔ اور ایک نئے عہد کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔

تاریخ اسلام میں پہلی دراڑ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کبریٰ سے پڑی تھی۔ یہ دراڑ جو ابتداء میں محض سیاسی نوعیت رکھتی تھی۔ اور جس کی محرک دشمنان اسلام کی خفیہ سازشیں تھیں۔ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ وسیع تر ہوتی رہی۔ لیکن علماء حق کی جماعت نے نہایت دور اندیشی اور حزم و احتیاط کے ساتھ اسلام کے دامن کو اس دراڑ میں الجھنے اور تار تار ہونے سے بچایا۔ اور محفوظ رکھا۔ سیاسی آویزشوں سے ہٹ کر اسلام کا اتحاد قائم رہا۔ اور اسلامی ملت مشرق سے مغرب تک ایک رہی۔ اسلامی عظمت و شوکت کو بالادستی حاصل رہی۔ حتیٰ کہ تاتاریوں کی تباہ کن اور ہلاکت خیز یورشوں کے باوجود، جن سے بغداد کی عباسی خلافت تہس نہس ہو کر رہ گئی تھی۔ اسلام کی عظمت و شوکت اور اس کی ملی و فکری وحدت کو کوئی ایسا ضرر نہیں پہنچ سکا۔ جس سے خدانخواستہ اسلام و مسلمان نیست و نابود ہو جاتے۔ اس کے برعکس اسلام کی عظمت و برتری کا یہ عالم تھا کہ فاتح تاتاری ہی رفتہ رفتہ اس کے حلقہ بگوش بن گئے اور فکری و ملی وحدت کی اساس اتنی مضبوط تھی کہ چند سالوں کے بعد ہی اسلام کے نام پر عثمانی خلافت کا قیام عمل میں آگیا۔ حالانکہ مسلمانوں کی بڑی بڑی سلطنتیں جگہ جگہ قائم تھیں۔ اور ان کے درمیان آویزش و پیکار کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ لیکن کسی فریق نے بھی عثمانی خلافت کے قیام کو چیلنج نہیں کیا۔ اور مسلمانوں کا ملی اتحاد کم و بیش قائم رہا۔

ایک ہزار سال سے زیادہ تک یہ صورت حال برقرار رہی اور اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ علماء حق نے اول دن سے اسلام کے فکری و ملی اتحاد کے لئے ایک ایسا جادۂ راہ تجویز کر لیا تھا۔ جس پر چلتے ہوئے ہزار تغیر و انقلاب اور نقص و خرابی کے باوجود اس اتحاد کو کوئی قابل ذکر گزند نہیں پہنچ سکا۔ یہ جادۂ راہ سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا تھا۔ اور دین کی اس حقیقت منقولہ کو برقرار رکھنا تھا۔ جس کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے صحابہؓ نے اختیار کیا۔ اور جس کی سلف صالحین نے تعبیر کی۔ ہر عہد کے مسلمانوں کے لئے معیار حق سلف صالحین کا طریقۂ فکر و عمل رہا۔ اس کسوٹی پر جو کچھ درست آیا۔ وہ اسے قبول کرتے رہے اور جو کچھ غلط نکلا۔ اسے رد کرتے رہے۔ اس کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ طرح طرح کے فتنوں، خونریزیوں اور فساد انگیزیوں کے باوجود، اسلام اور مسلمانوں پر دشمن کلیتہً غالب نہ آ سکے۔ ان کا ملی اتحاد پارہ پارہ نہ ہوا۔ ان کی عظمت کا ستارہ غروب نہ ہونے پایا۔ اور وہ زمانہ کی سختیوں اور نیرنگیوں سے عہدہ برآ ہوتے رہے۔

لیکن فرنگیوں کے تغلب نے جبر و تشدد میں ناکام ہونے کے بعد جو سب سے بڑا حربہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کیا۔ وہ انہیں جادۂ سلف سے بے راہ کرنے کا تھا۔ یہ زیرک دشمن سمجھ گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت و اتحاد ملی کا راز ان کے اتباع سلف کے جذبہ میں پوشیدہ ہے۔ اور اس جذبہ کو مجروح کئے بغیر مسلمانوں کی اجتماعی قوت اور اتحاد ملی کو کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ یورپ کے مستشرقین اسلام اور مسلمانوں کے دوستوں کے بھیس میں اس محاذ کے علمبردار بن کر آگے آئے۔ اور جلد ہی انہوں نے مسلمانوں کے اندر متجددین کا ایسا گروہ تیار کر دیا۔ جس نے اسلام اور دین کا نام لے کر سلف سے صحابہ کرام تک ہر ایک کو دین کی تعبیر و توضیح کے لئے غیر ضروری اور ناقابل عمل اتباع قرار دے دیا۔ اس کے بعد ان کے لئے آسان ہو گیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد ملی کو جتنا بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں پہنچا دیں۔

اتحاد اسلامی کا خواب گذشتہ صدی میں کتنے ہی اکابر اسلام نے دیکھا۔ جمال الدین افغانی۔ حلیم پاشا۔ انور پاشا، محمد عبدہٗ مصری، شیخ الہند مولانا محمود الحسن، ابو الکلام، مولانا محمد علی و ڈاکٹر اقبال سب ہی اس کے آرزومند اور داعی رہے۔ لیکن فرنگی نے جو حربہ استعمال کیا تھا۔ اس کے اثر و نفوذ نے ان کے خوابوں اور آرزوؤں کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اور اس راہ کی کتنی ہی کوششیں رائیگاں چلی گئیں۔ اقبال مرحوم کو کہنا ہی پڑ گیا تھا۔ کہ ؎

"حکمت مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز"

گذشتہ چالیس پچاس برس کے اندر وقت کے پیش آمدہ مسائل پر سینکڑوں ایسی کانفرنسیں اور موتمریں منعقد ہوئیں۔ جن میں مسلمانوں کے عمومی مسائل زیر بحث آئے۔ اور کسی فوری مصیبت کے ازالہ کا انتظام کیا گیا۔ مسلمانوں کے انحطاط و زوال پر متعدد مرتبہ سوچا اور سمجھا گیا۔ اسلام کے نام پر بعض بین الاقوامی قسم کے اجتماعات خصوصی منعقد ہوئے۔ اور بہت سے مسائل پر داد تحقیق دی گئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل تک کسی نے بھی پہنچنے کی سعی نہیں کی۔ اس کے برعکس اس قسم کی بعض کانفرنسیں تو مزید تجدد کی تلقین کی خاطر وجود میں لائی گئیں۔ اور ان میں مستشرقین یورپ سے بھی امداد اور رہنمائی حاصل کی گئی۔

جب تک انگریز کا غلبہ رہا۔ دین و ملت کے لئے وقت کا سب سے بڑا کام اور بڑی خدمت یہی تھی۔ کہ اس کے تسلط سے نجات حاصل کی جائے۔ اور عالم اسلام کو آزاد کرایا جائے۔ مستقبل میں اسلام کے بقاء و استحکام کا انحصار اس پر ہی تھا۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کے جانشینوں اور نامور پیروؤں نے اس فریضہ کو اس برصغیر میں جس احسن طریق پر انجام دیا۔ وہ قیام پاکستان و آزادی ہند کی تاریخ کا درخشاں ترین باب ہے۔ اور یہ جدوجہد مصر، الجزائر، لیبیا وغیرہ سے لے کر انڈونیشیا تک ہر جگہ سلف کے نقش قدم پر چلنے والے علماء کرام کی ہی کاوشوں کی رہین منت ہے۔

حصول آزادی کے بعد دنیا کے نقشہ پر متعدد آزاد مسلمان ممالک ابھرے ہیں۔ اور اسلام و اہل اسلام کے دشمنوں کو بجا طور پر یہ اندیشہ ہے کہ کہیں دنیا میں پھر ایک بار عالمگیر اسلامی قوت کا ظہور و غلبہ نہ ہو جائے۔ وہ ان کے ایسے قرب و یکجائی سے تو نہیں ڈرتے جو کسی ہنگامی معاملہ کی خاطر عمل میں آئی ہو۔ اور ابھی تک انہیں اپنی ریشہ دوانیوں پر اتنا اعتماد باقی ہے۔ کہ وہ جب چاہیں گے۔ اس قسم کے قرب و یکجائی کو سبوتاژ کر دیں گے۔ تجدد کی ایسی تحریکوں سے بھی انہیں خطرہ نہیں جو اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کی داعی ہیں۔ اور سلف کو اسلام کے بارے میں اتھارٹی اور سند ماننے سے منکر ہیں۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اس قسم کی منکر اسلاف متجددانہ تحریکیں اگر وسعت و قوت اختیار کر بھی لیں۔ تو ان کے پیچھے سے چند اور متجددانہ تحریکیں برآمد کر کے ان کے مقابلہ پر لائی جا سکتی ہیں۔ لیکن عالم اسلام کا ایسا اتحاد جو سلف صالحین سے رشتہ جوڑنے والا، اور ان کے اتباع کی دعوت دینے والا، ان کے فکر و عمل سے روشنی اخذ کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے والا ہو وہ نہ صرف مستحکم و دیرپا ہی ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کی تمام کمزوریوں، خرابیوں اور پستیوں کا مداوا کرنے والا ہی ثابت ہوگا۔ اور عالم اسلام کو ایک غالب قوت کی شکل دے دے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ حالات کی رفتار نے اس قسم کی تبدیلی کی توقع قائم نہیں رہنے دی تھی۔ قلم و کاغذ پر بیشتر قبضہ ان لوگوں کا تھا جو بوجوہ ان علماء کرام کے مخالف ہیں۔ جن کا فکر و نظر اور علم و عمل سلف صالحین کے فکر و نظر اور

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

مصر میں دنیائے اسلام

شیخ الازہر کی شخصیت مسلّم چلی آئی ہے جب برطانیہ فرانس اور یہود نے مل کر مصر پر حملہ کیا تھا صدر ناصر شہر میں موٹر پر چکر لگا لگا کر اعلان کرتے رہے کہ شیخ ازہر نے جہاد کا حکم دے دیا ہے۔ جس سے مصری عوام میں بے پناہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ کاش کہ مسلم ممالک کے سربراہ اس مذہبی اہمیت اور مذہبی شخصیتوں کے وقار کو قائم رکھنے کی ضرورت کو سمجھیں جن کے فتویٰ سے کروڑوں روپے خرچ کئے بغیر شہادت کے تمنائی اور سرفروش مجاہد میدان میں اتر آتے ہیں

قرون ماضی کی فتوحات

کون شخص ہے جو مصر اور اس کے دارالحکومت قاہرہ کے نام سے ناآشنا ہے۔ یہاں ایک عظیم علمی درسگاہ ہے۔ زمانے کے انقلابات اور دشمنان اسلام کے سازشی پروپیگنڈا کو آپ اہمیت نہ دیں جب کہ انگریزی تعلیم کے سوا کسی کو خواندہ اور تعلیم یافتہ ہی نہیں کہا جاتا۔

حقیقت پر نگاہ ڈالنے سے آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ روم و ایران کی سلطنتوں کے تختے الٹنے والے صحابہ کرام رض سعد بن ابی وقاص رض۔ خالد بن ولید رض ابوعبیدہ بن جراح جیسے ہزاروں اعیان امت نہ انگریزی پڑھے تھے نہ مغربی تہذیب سے آشنا۔ سندھ اور ملتان کو زیر کرنے والا ۱۸ سالہ کی عمر کا جواں سال فاتح محمد بن قاسم کسی کالج کی پیداوار نہ تھا

نہ بخارا کا محاصرہ کرنے والے ابن قتیبہ رض اور افریقہ کے مغربی حصہ مراکش پر قبضہ کرنے والے موسیٰ بن نصیر رحمۃ کسی کالج کے گریجویٹ تھے اور نہ ہی ہند و پاکستان کے برصغیر پر اسلامی پرچم لہرانے والے سلطان شہاب الدین غوری اور سلطان محمود غزنوی پر نصاریٰ کی تعلیم و تربیت کا کوئی اثر تھا۔ دور کیوں جائیں خود ہمارے اس ملک میں غازی اورنگزیب نے رنگون سے تاشقند تک بیس لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔ جو صرف امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی تربیت گاہ کے طالب علم تھے۔ ان فاتحین عالم کے ہمراہ اگر تعلیم یافتہ حضرات تھے تو وہ درس حدیث و قرآن دینے والے اور اسلامی علوم و اخلاق سے آراستہ بزرگان دین تھے۔ مبلغ ہدایت۔ ہادی سُبل۔ فاتح کل۔ معلم اخلاق۔ رازدار منشاء تخلیق عالم سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی صوبہ کا والی بنا کر بھیجتے تو ان کے علم دینی اور قرآن دانی کو پیش نظر رکھتے اور ان کو تمام فیصلے کتاب و سنت کی روشنی میں کرنے کی ہدایت فرماتے۔

اسباب انقلاب

ملکوں میں صحیح سیاسی اور اخلاقی انقلاب لانے کے لئے جس بلند کردار اور جن اعلیٰ انسانی صفات کی ضرورت ہے وہ صحیح اسلامی تعلیمات اور حقیقی اخلاقی تربیت سے پیدا ہوتے ہیں جن سے دشمنان اسلام نے ہمیں دور کر کے بھول بھلیوں میں اور مغربی تہذیب کی بظاہر دلفریب اور بباطن تباہ کن وادیوں میں ڈال دیا ہے۔ جن میں ہم سالہا سال سے بھٹکتے پھرتے اور منزل سے اور دور ہوتے جا رہے ہیں۔

یہی جامع ازہر ہے جس کے ہزاروں طالب علموں نے تقریباً چالیس سال پہلے سعد زغلول پاشا کی رہنمائی میں فرنگی راج کا جوا اتار پھینکنے کے لئے تلوار سنبھالی تھی اور جس سے برطانیہ نے مجبور ہو کر پاشا موصوف کو معاہدہ کرنے کے لئے لندن بلایا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ہماری ترقی چاہے مادی اور دنیوی ہو یا روحانی اور اخلاقی کسی حالت میں اسلامی علوم و اخلاق کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

انگریز کا خبیث جادو

مصر کا جامع ازہر ہماری انہی روایات کا حامل سب سے پرانا دارالعلوم ہے جو ایک ہزار سال سے قائم ہے اس میں کم و بیش بیس تیس ہزار تک طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ جن کو تعلیم یافتہ اور اسلام کی فدائی فوج کہا جا سکتا تھا۔ ان کو انگریزی سیاست نے یوں منتشر کیا۔ کہ ارباب اقتدار کو یہ ذہن نشین کرایا کہ جامع ازہر سے تمام ملک کو مستفید ہونا چاہیئے اور بجائے اس کے کہ دور دراز سے تھوڑے تھوڑے طالب علم قاہرہ آیا کریں مختلف جگہوں میں اس کی شاخیں قائم کر دی جائیں اور ہر جگہ سے طالب علم وہیں اپنے ہاں علم حاصل کریں چنانچہ اس پر عمل ہوا اور اجتماعی قوت تقسیم ہو کر رہ گئی۔ تاہم جامع ازہر کی مرکزیت اور دنیا میں اس کی علمی پوزیشن اب تک مسلم رہی۔ اب اس میں چند نئے علوم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے نظم و نسق اور تعمیر و ترمیم میں حکومت مصر ہر طرح مدد کر رہی ہے محکمہ اوقاف اس کا سرپرست ہے۔

شیخ الازہر کی شخصیت مسلّم چلی آئی ہے جب برطانیہ، فرانس اور یہود نے مل کر مصر پر حملہ کیا تھا۔ صدر ناصر شہر میں موٹر پر چکر لگا لگا کر اعلان کرتے رہے کہ شیخ ازہر نے جہاد کا حکم دے دیا ہے۔ جس سے مصری عوام میں بے پناہ جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ کاش کہ مسلم ممالک کے سربراہ اس مذہبی اہمیت اور مذہبی شخصیتوں کے وقار کو قائم رکھنے کی ضرورت کو سمجھیں جن کے فتویٰ سے کروڑوں روپے خرچ کئے بغیر شہادت کے تمنائی اور سرفروش مجاہد میدان میں اتر آتے ہیں۔

مجمع البحوث الاسلامیہ

چند سالوں سے جامع ازہر نے پیش آمدہ مسائل کے حل کرنے کے لئے ایک شعبہ تحقیقات اسلامی کا قائم کیا۔ اس شعبہ میں مصر و سوڈان کے بڑے بڑے دکتور اور بلند پایہ علماء شامل اور باقاعدہ ممبر ہیں اس شعبہ کا نام مجمع البحوث الاسلامیہ رکھا اور اس کے سالانہ اجتماعات ہوتے رہے۔

مجمع البحوث الاسلامیہ جامع ا

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ

اس سال جامع ازہر نے مجمع البحوث الاسلامیہ کی سالانہ کانفر کو بین الاقوامی حیثیت دے دی۔ جس میں تمام ممالک اسلامیہ کے چید چیدہ علماء اور ماہرین کو دعوت دی۔ بلکہ غیر اسلامی ملکوں کے ذی علم اور ذی رائے حضرات کو بھی مدعو کیا۔ اور اس کا نام رکھا

المؤتمر الاول للمجمع البحوث الاسلامیہ

اور درحقیقت یہ اپنی نوعیت کی پہلی عالمی اسلامی کانفرنس تھی۔

مؤتمر کے مندوبین

اس مؤتمر میں اسلامی اور غیر اسلامی تقریباً ملکوں کے مندوبین نے شرکت کی تمام ممالک کو دعوتیں دی گئی تھیں اور غیر مسلم ممالک سے بھی مخصوص افراد کو گیا تھا۔ چنانچہ لندن۔ روس۔ جاپان۔ آسٹریا۔ زیکوسلاویہ۔ لنکا۔ جنوبی امریکہ اور ہندوستان کے نمائندے بھی شریک ہوئے تمام مندوبین کی تعداد جو آخر مؤتمر تک آ آ کر شریک ہوتے رہے تقریباً سو (۱۵۰) تھی۔

ان سب کے آمد و رفت کا انتظام ازہر نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ کیا تھا اور دونوں طرف کے ٹکٹوں کی قیمت ادا کر دی تھی۔ مصر کے عظیم الشان ہوائی اڈے پر مہمانوں کے استقبال اور آرام کا مکمل انتظام تھا۔ مہمانوں کے قیام و طعام اور آسائش کے لئے درجے کے ہوٹلوں کی خدمات حاصل کی گئی تھیں جس میں ہمیں ٹھہرایا گیا تھا اس ہوٹل کا نام اطلس ہے ہوٹل کو وہ فندق کہتے ہیں۔ گویا ہم فندق اطلس میں ٹھہرے تھے جس کی بارہ منزلیں تھیں۔ ہم گیارھویں منزل پر تھے۔ ہر منزل میں بہت سے کمرے تھے ہر کمرہ میں ٹیلیفون۔ اترنے چڑھنے کے لئے لفٹ موجود تھی۔ مہمانوں کو جب بھی اور جس چیز کی بھی خواہش ہو وہ ٹیلیفون پر منیجر کو کہہ کر منگا سکتے تھے۔ ہر مندوب کو ازہر نے بیس مصری پونڈ جیب خرچ کے لئے دیئے، بڑی عزت سے دیئے۔ نہ دستخط لئے نہ رسید۔ اور ان کی نقل و حرکت کے لئے اکنڈیشن موٹر موجود رہتی۔ لانے۔ لیجانے اور بلانے کے لئے ڈرائیور کے سوا ایک شریف مصری کی ڈیوٹی تھی اور ایک علامہ محدث مؤرخ عربی اور انگریزی کا ماہر عالم ساتھ رہنے کے لئے مامور تھے تاکہ وہ ہر ہر مقام سے تعارف کراتے رہیں۔ یہ بزرگ نہایت شریف۔ خوش اخلاق اور ظریف بھی تھے۔

● مندوبین کے لئے بہترین نشستوں کا انتظام تھا ہر ایک کے سا
آلات کی اس لئے ضرورت تھی کہ مؤتمر کی کارروائی صرف تین زبانوں میں
وہ اسی وقت تقریر کا ترجمہ دوسری زبان میں کرتا جاتا۔
تو جو شخص مقرر کی زبان نہ جانتا وہ آلہ لگا لیتا اور اس دوسری زبا
دو تین کے سوا سارے ہی نمائندے عربی جانتے تھے۔

علماء کرام کا پہلا اجتماع

بین الاقوامی کانفرنس

پاکستان (ایم پی اے) رکن موتمر ھتا حسر ۸

ابتدائی کاروائی | مندوبین کی بڑی تعداد ۶ مارچ ۱۹۶۴ء کی صبح کو قاہرہ پہنچ چکی تھی۔ پروگرام کے مطابق پہلے جمعہ کی نماز جامع مسجد ازہر میں پڑھی۔ ظہر کے بعد اپنے اپنے ہوٹل میں کھانا کھایا۔ شام کے ساڑھے چھ بجے مندوبین کے تعارف کے لئے شبرڈ نام ہوٹل میں مل کر چائے پینے کا پروگرام بنا۔

مؤتمر کا آغاز | ۷ مارچ کو ساڑھے نو بجے قصر جمہوری میں مندوبین کے ناموں کا اندراج عمل میں آیا۔ اور ساڑھے گیارہ بجے دریائے نیل کے کنارے قاعۃ کبری میں مبنی محافظۃ قاہرہ کے اندر (جو عظیم الشان سرکاری عمارت ہے)۔ علامہ دکتور وکیل ازہر عبد اللہ ماضی کی صدارت میں موتمر کا آغاز ہوا۔ مندوبین کے لئے بہترین نشستوں کا انتظام تھا۔ ہر میز پر ایک آلہ رکھا تھا جس کو کانوں پر لگاتے تو مقرر کی آواز اونچی سنائی دیتی۔ ان آلات کی اس لئے ضرورت تھی کہ مؤتمر کی کارروائی صرف تین میں ہو سکتی تھی۔ عربی۔ انگریزی اور فرانسیسی اور ہر زبان کا مترجم علیحدہ کمرہ میں بیٹھا تھا وہ اسی وقت تقریر کا ترجمہ دوسری زبان میں کرتا جاتا۔ تو جو شخص مقرر کی زبان نہ جانتا وہ آلہ لگا لیتا اور اس دوسری زبان کا بٹن دبا دیتا تو وہ وہی تقریر اس دوسری زبان میں اسی وقت سنتا جاتا۔ دو تین کے سوا سارے ہی نمایندے عربی جانتے تھے۔ مؤتمر کے آغاز میں شیخ محمود مصری صاحب نے جو مصر کے بہترین قاری ہیں۔ قرآن کی تلاوت فرمائی جس نے دلوں کو گرمایا اور روحوں کو تڑپایا۔

نائب الرئیس کی تقریر | پھر رئیس جمہوریہ مصر جمال عبد الناصر کے نمایندے اور نائب رئیس جناب حسین شافعی نے صدر ناصر کی طرف سے شرکاء موتمر کو خوش آمدید اور مبارکباد دی آپ نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے مسلمانوں کے تمام وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ان کے نعیموں اور دلوں میں دوری پیدا کر دی آپ نے علماء دین کی قربانیوں کا ذکر کیا کہ کس طرح انہوں نے اسلام کی حفاظت کی۔
آخر میں آپ نے فرمایا کہ اہل اسلام علماء دین کی طرف دیکھ رہے ہیں تاکہ آپ ہمارے مذہبی اور ملکی مسائل کو حل کرنے میں مدد دیں اور امید ظاہر کی کہ مسلمان بحیثیت خیر الامم کے تمام حدود اور فاصلوں کو توڑ کر کتاب الٰہی اور لغت قرآن کی طرف رجوع کریں۔

وزیر اوقاف کی تقریر | اس کے بعد وزیر اوقاف وشئون ازہر جناب ڈاکٹر محمد بہی صاحب نے مختصر سی تقریر میں سابق شیخ ازہر کی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جامعہ ازہر کی ترقیات اور اس کی نورانی شعاعوں سے کروڑوں مسلمانوں کے مستفید ہونے کا ذکر کیا کہ اس سے اہل اسلام کے باہمی ربط وضبط اور محبت ومودت کو بڑا فائدہ پہنچا۔ اور کہا کہ مؤتمر کے سامنے دور حاضر کی مشکلات وجہات میں بحث وتمحیص کے بعد خالص اسلامی احکام کی وضاحت کرنا ہے۔ آپ نے آخر میں موجودہ اجتماعی جدوجہد اور اسلامی تحقیقات کی انجمن کو جمال عبد الناصر کی مساعی کا نتیجہ قرار دیا۔

ڈاکٹر محمد عبد اللہ ماضی صدر جلسہ کا خطاب

آپ نے جامع ازہر کی خدمات اور اسلامی تعلقات کی توسیع میں اس کے اثرات کا ذکر کرنے کے بعد اسلام کے مخالفین کے مقابلہ میں اس کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بعد اسلامی ثقافتی ترقی اور علمی معیار کو بلند کرنے کا حال سنایا

وفود کی طرف سے | پھر سب ملکوں کے وفود کی طرف سے الشیخ الحاج ابراہیم نیاس صاحب نے جو مغربی افریقہ کے بڑے لیڈر اور طائفہ تیجانیہ کے پیر ومرشد ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ بڑا فخر ہے کہ میں ان وفود کی طرف سے اس افتتاحی اجلاس میں بات کروں۔ ہم سب اس کی دعوت قبول کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں جس نے اس عظیم مؤتمر میں ہم کو اکٹھا کیا۔

آپ نے فرمایا اسلام دین وحدت ہے اور اسلامی دعوت میں عرب قوم اور عربی زبان کو جو اہمیت حاصل ہے اس سے کسی فرد بشر کو انکار نہیں ہے جو بحر اوقیانوس سے خلیج فارس تک اپنے پاک اثرات چھوڑ گئے۔ آپ نے مغربی طاقتوں کے منحوس اثرات کا ذکر بھی کیا جو وہ قوانین اور تعلیمات میں ہمارے لئے چھوڑ گئے۔ ہم کو ان سب کو ترک کر کے آسمانی وحی اور اسلام کے چشمہ صافی کی طرف لوٹنا چاہیے۔ آخر میں آپ نے جامع ازہر کی ان مساعی کا شکریہ ادا کیا جو وہ جمال عبد الناصر کی مدد سے اسلام کی تبلیغ میں صرف کر رہا ہے۔

امین عام کی تقریر | اخیر میں جناب ڈاکٹر محمود حب اللہ صاحب نے جو مجمع البحوث الاسلامیہ کے ناظم اعلیٰ ہیں اب وزیر اوقاف کے عہدہ پر آپکی تقرر ہو چکا ہے تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ آج کا اجتماع اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کرنے اور واجبات دینی کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ تاکہ عزت کی زندگی بسر کرنے کے وسائل پر سوچیں کہ کس طرح حق وصداقت اور وحی دینی کی اشاعت اور ثقافت اصلی کی ترویج ہو سکے۔

آپ نے کہا کہ مجمع البحوث الاسلامیہ پر دو ہی برس گزرے ہیں مگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ عرب جمہوریہ اور کل عالم اسلام زندگی بخش امور کی طرف متوجہ ہو اور وہ اپنی پاکیزہ بحثوں میں اسلام کی حقیقت اور تمام بیرونی مداخلتوں سے پاک جوہر دینی شکل کو واضح کرے اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اہل اسلام باہمی تعاون وتناصر سے دین ودنیا کی عزت وبلندی سے ہمکنار ہوں گے۔

اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ ظہر کے بعد کھانا کھایا پھر شام کو ۵ بجے اجلاس شروع ہوا جس میں پہلا مقالہ کہ "اسلام کس طرح پھیلا" جناب علی عبد الرحمٰن صاحب سابق وزیر سوڈان نے پڑھا۔ مغرب کو نماز اور چائے کے لئے اجلاس ملتوی ہوا پھر شروع ہو کر عشاء تک رہا۔

اس کے بعد روزانہ اسی طرح صبح وشام اجلاس ہوتے رہے۔

مؤتمر کی بحثیں | مؤتمر میں چند موضوعات پر مقالے سنائے گئے۔ مصر اور سوڈان کے ارکان کو دو ماہ قبل ان کی اطلاع کر دی گئی تھی جس پر انہوں نے مفصل مقالے لکھے اور سنائے۔ ان مقالوں پر اعتراضات اور بحث کرنے کی سب کو اجازت تھی۔

ان موضوعات میں ایک اہم موضوع "عوامل انتشار اسلام" تھا کہ اسلام کے پھیلنے کے اسباب کیا تھے۔ ایک موضوع عرب اور اشاعت اسلام تھا۔ تیسرا موضوع تھا "فلسفۃ الحریۃ فی الاسلام وصلاحہا لمعالجۃ مشاکل المجتمع الکبری" (اسلام میں آزادی کا فلسفہ اور اجتماعی مشکلات کے حل کے لئے اس کا افادہ)

چوتھا موضوع تلفیق تھا کہ بعض مسائل ایک امام کے مسلک سے اور بعض دوسرے امام کے مسلک سے لے کر ان پر عمل کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ پانچواں موضوع اجتہاد تھا

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

ہم نے بتایا کہ فلسطین اور کشمیر کے مسائل ایک ہی طرح کے مسائل ہیں۔ یہاں یہود ظلم کر رہے ہیں وہاں ہنود۔ یہاں ایک دریائے اردن کا رخ پھیرا جا رہا ہے اور کشمیر میں پاکستان کے چھ دریاؤں کا رخ پھیرنے کا خطرہ ہے۔ نیز کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کی مظلومیت کے سوا سارے ہندوستان میں چھ کروڑ اہل اسلام ظلم وستم کے تختہ مشق بنے ہوتے ہیں۔ بنگال کے تازہ حادثات سے ساری دنیا واقف ہے بہرحالی جہاں تک وفد سے بن پڑا اس نے پاکستانی مسائل اور انکی اہمیت سے دنیائے اسلام کو واقف کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا

آلہ رکھا تھا جس کو کانوں پر لگاتے تو مقرر کی آواز اونچی سنائی دیتی ان
۔عربی۔ انگریزی اور فرانسیسی اور ہر زبان کا مترجم علیحدہ کمرہ میں بیٹھا تھا

بادیتا تو وہ وہی تقریر اس دوسری زبان میں اسی وقت سنتا جاتا

قاہرہ میں دنیا بھر کے چیدہ علماء حق کا اجتماع

بقیہ صفحہ ۱۵ سے آگے

علم وعمل کا تابع ہے۔ ایسے ہی لوگ اسلام کے نام پر ہر معاملہ میں پیش پیش آ رہے تھے۔ سیاست گردی نے اس صورت حال کو اور ہوا دے رکھی تھی کہ دفعتاً صدر ناصر کے مصر سے دنیا بھر کے چیدہ علماء اسلام کی قاہرہ میں جامعہ ازہر کے زیر انتظام، ایک کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوا۔ اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے دنیا بھر سے جن علماء اسلام کو مدعو کیا گیا ان میں غالب تعداد ایسے ہی علماء کی تھی، جن کا دینی مسلک سلف کے مسلک کے ساتھ پیوستہ تھا۔ غالباً ان میں سے کوئی ایک بھی بزعم خود نہ تو کسی تجددی وتجدیدی تحریک کا علم بردار تھا اور نہ اسلام کی نئی تعبیر وتشریح کرنے والا تھا۔ سب کے سب علماء حق کے سلسلۂ قدیم سے تعلق رکھنے والے تھے۔

پاکستان سے جن چار حضرات نے شرکت فرمائی۔ وہ بھی دین کے قدیم مسلک کے ہی ترجمان وداعی تھا۔ ان کے دینی علم وفضل میں بھی کوئی کلام نہیں ہے۔ اور سب جانی پہچانی شخصیتیں ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے نائب صدر اور زبان عربی اور دین محمدی کے اتنے بڑے عالم کہ جنہیں ہم علماء عرب کے سامنے بطور فخر کے پیش کر سکتے ہیں۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی علوم وفنون میں جس عظمت کے حامل تھے اس کا اعتراف عرب وعجم میں قدیم وجدید ہر قسم کے خیالات کے اکابر علم نے کیا ہے۔ یقیناً مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری اپنے استاد محترم کے صحیح وارث وجانشین ہیں۔

حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی بنگال کے نامور محدث عالم دین، صاحب زہد واتقاء اور سلف صالحین کے مسلک کے پیروکار وداعی۔ اور حضرت الہ شاہ صاحب کے تربیت یافتہ، بلند پایہ شاعر عربی ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ورکن قومی اسمبلی۔ ہمارے ملک کی معروف ترین شخصیت ہیں۔ علم دین میں ان کا تفقہ مسلم ہے۔ اور وہ پاکستان میں اسلامی سیاست کے زبردست نمائندہ ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ورکن صوبائی اسمبلی۔ جن کی دینی اور سیاسی زندگی کا آغاز تحریک خلافت کے زمانہ سے ہوا۔ جو انگریزی اقتدار سے آزادی کے دن تک پنجہ آزما رہے۔ تحریک ختم نبوت میں ان کی خدمات سرفہرست تھیں۔ اور یہ ان کی دوڑ دھوپ وکوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ مغربی سیاست کے شور وشغب میں جبکہ اچھے اچھے اسلام کے مدعیوں نے جمہوریت وغیرہ کے نعروں کو اپنا قبلۂ مقصود بنا لیا تھا۔ خالص اسلامی سیاست کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے لئے تنظیمی جدوجہد کی، اور سلف صالحین کے پیروؤں کا ایک گروہ پاکستان میں اسلامی تبدیلیوں کو بروئے کار لانے کے لئے مولانا کی ہی کوششوں سے عوامی میدان میں آگیا۔

ظاہر ہے کہ قاہرہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں ان چاروں مقتدر حضرات کی شمولیت ایک ایسے ہی طبقہ کی نمائندگی تھی۔ جو اسلام کو صحابۂ کرام اور سلف صالحین کی تعبیر اور تشریحات کے مطابق مانتا ہے۔ ۶۲ ملکوں کے جو نمائندے شامل ہوئے ان کی اکثریت بھی اسی مسلک وخیال کی حامل تھی۔ چنانچہ اس اجتماع نے اتحاد فکر وعمل کی جو تخم ریزی کی ہے۔ وہ مستقبل میں صحیح اسلامی برگ وبار کے نشوونما کا باعث بن سکتی ہے۔ اسلام ومسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت ان کا اتحاد دینی ہے۔ اگر یہ حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سیاسی اور معاشرتی اتحاد کا حصول ہرگز مشکل نہیں رہے گا۔ دینی اتحاد کسی بھی جدید تحریک وتنظیم سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے حصول کی واحد صورت یہ ہے۔ کہ حال کو ماضی سے پیوستہ کر دو اسلام کے اس طریق کو زندہ کرو۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابۂ کرام نے اخذ کیا۔ اور ان سے سلف صالحین نے عہد بہ عہد لیا۔ اور ہم تک پہنچایا۔ مستقل ہم آہنگی اور مضبوط یک جہتی حاصل کرنے کا صرف یہی ایک صحیح طریقہ ہے۔ عالم گیر سطح پر اس کا دروازہ عہد افرنگ کے بعد پہلی بار قاہرہ کی حالیہ منعقدہ موتمر عالم اسلام میں کھلا ہے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مسلمانوں کے عالمی ملی اتحاد کی حقیقی راہ پالی گئی ہے۔ یقیناً ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ اسلام کا کارواں اس راہ پر چل پڑے گا۔ یہ ایک معمولی سا آغاز ہے۔ جس سے حد کمال تک پہنچنے کا دور ضرور آئے گا۔ اور ان لوگوں کی سعی ہرگز رائگاں نہیں جائے گی۔ جنہوں نے اس دروازہ کو کھولا۔ اور اس راہ کی نشاندہی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مکمل)

بقیہ صفحہ ۲۸

آج امریکی اور روسی گروہوں کی رقابت ہمارے لئے رحمت ہے اگر یہ ایک ہو کر اسلام کے پیچھے پڑ جاتے تو عالم اسباب میں اس کا علاج مشکل ہوتا ان کی اس رقابت سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر ناشناسی کے مترادف ہے۔

ناصر کی حکمت عملی

صدر عبدالناصر نے نہ تو کمیونزم کو قبول کیا نہ کمیونسٹوں کو کھلی چھٹی دی البتہ اس گروپ سے مساویانہ معاہدات کر کے اپنی پوزیشن مضبوط کی۔

یمن اور جمال عبدالناصر

آپ یہ معلوم کر کے تعجب کریں گے کہ صدر عبدالناصر نے ۶۰ ہزار مصری فوج بھیج کر یمن میں فوجی انقلاب کرایا اور ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ عدن سے انگریز کو نکالا جائے اس کے لئے وہ عربوں کو اتحاد کے لئے غیرت نہ دلاتے تو اور کیا کرتے عربوں کو آزاد کرانے کے لئے ان کو دعوت اتحاد دینا اسلام کے کیونکر مخالف ہو گیا۔

بہرحال سوچنے کی بات ہے کہ اگر شاہ ایران اپنی بقا واستحکام کے لئے امریکہ کی دوستی کو ضروری خیال کرے اور عراق اسی مقصد کے لئے روس سے روابط کو ضروری سمجھے تو پھر ان دونوں کی خارجہ سیاست کیسے ایک ہو سکتی ہے۔

اور اگر پاکستان اپنی حفاظت کے لئے امریکہ کا حلیف ہونا لازم قرار دیدے تو وہ ان ممالک سے کیسے حقیقی اتحاد کر سکتا ہے جن کا مفاد امریکی مفاد سے ٹکرا رہا ہے۔ ان حالات میں صدر ناصر کا پاکستان کا دورہ اور دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات کا قیام اور دوستانہ فضا ہی بڑی غنیمت ہے۔ جبکہ ہم دونوں ایک دوسرے کی مقامی ضروریات وسیاسیات کو جانتے اور ان کا لحاظ رکھنا ضروری تصور کرتے ہیں ان باتوں سے آنکھیں بند کر کے اتحاد عرب کو اتحاد اسلامی کے مخالف قرار دینا اور عربوں کو قومیت کے بت کا پجاری کہنا صرف امریکی ایجنٹوں کا کام ہو سکتا ہے۔ خاص کر جب کہ ہماری حکومتیں حالات کو سمجھتے ہوئے آپس میں دوستانہ تعلقات رکھی ہوئی ہیں۔

عرب اور پاکستان

ہم نے عرب ممالک کے جن جن افراد سے بات چیت کی سب نے انتہائی شوق سے پاکستان کے حالات سنے اور پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔

موتمر مجمع البحوث الاسلامیہ (اسلامی تحقیقاتی کانفرنس) کے موقع پر اکثر عرب ممالک نے اتحاد عالم اسلام پر تقریریں کیں۔ اور یہ موتمر خود بخود ان کے اس شوق ومحبت کا مظاہرہ تھا جو ان کے دلوں میں عالم اسلام کے اتحاد کے لئے موجزن ہے۔

صدر عبدالناصر کا اظہار

اور جب آخر میں تمام مندوبین کو صدر عبدالناصر نے ملنے کا موقعہ دے کر سب سے ہاتھ ملایا۔ بات چیت کی۔ کچھ سنا اور کچھ سنایا اور پھر مختصر سی تقریر کی اس میں انہوں نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں استعماری قوتوں نے ہمیں جدا جدا کر رکھا تھا۔

خدا کرے یہ موتمر ہمارے اتحاد کی ابتدار ثابت ہو۔ محترم صدر ایوب کی تقریریں پیغامات اور فوٹو مصری اخبارات میں شائع ہوتے ہیں اور وہ لوگ بڑے شوق سے ان کو دیکھتے اور پڑھتے ہیں۔

اتنی بات ضرور ہے کہ عرب ممالک پاکستان اور کشمیر کے صحیح حالات سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور اس کے مقابلہ میں مخالفین کا پروپیگنڈا تیز ہے

موتمر قاہرہ کے پاکستانی وفد نے فلسطینی مسئلہ پر عربی میں تقریریں کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر اور ہندی مسلمانوں کی مظلومیت پر بھی تبصرہ کیا اور اور یہ واضح کیا کہ یہود وہنود کا مسئلہ بالکل ایک جیسا ہے۔ اب انڈونیشیا۔ پاکستان اور مصر کی پالیسی متحد ہوتی جا رہی ہے خدا کرے ان کے سربراہ مل کر عظیم اسلامی قوت بننے کے مواقع مہیا کریں۔ یہ خطرہ ضرور ہے کہ ان ممالک میں برطانوی ایجنٹ اپنے شاطرانہ ہتھکنڈوں سے خفیہ طور پر مسلم ممالک کو علیحدہ رکھنے کی کوششیں کرتے رہیں گے۔

ترجمان اسلام کے اس شمارہ میں پاکستانی وفد کے ایک رکن کا مقالہ شائع کیا جا رہا ہے جس میں اتحاد عالم اسلام کے متعلق خوب وضاحت کی گئی ہے۔ اور اس مبارک کام پر شدت سے زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو باہمی متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ :- یہ مقالہ آئندہ شمارہ میں چھپے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

"غزہ" اور اسرائیل

جہاں تین لاکھ لٹے ہوئے مہاجر وطن جانے کے منتظر ہیں

عیسائی سامراج کی اسرائیل نوازی کے بعد یہ شہر معرضِ وجود میں آیا۔ جبکہ یہودی حکومت نے فلسطین میں قدیم زمانہ سے آباد مقامی عرب باشندوں کو نکال باہر کیا اور مغرب سے وارد ہونے والے یہود مالکِ زمین بن کر بیٹھ گئے۔ عرب مہاجرین کو وطن سے نکال کر ان کی زمینوں اور املاک پر قوم یہود جیسی انسانیت کی دشمن قوم کا قبضہ کرانا برطانیہ، فرانس اور امریکہ جیسی بزعم خویش "آزادی پسند" اقوام کا مکروہ کارنامہ ہے۔

آبادی اور خوشحالی

فلسطین کے اصل باشندوں کو اصل وطن سے نکال کر باہر کیا۔ اور یہ بے خانماں لوگ فلسطین کی سرحد اور صحرائے سینا کے آخری کنارے پر آباد ہو گئے۔ غزہ کا شہر فلسطین سے جلا وطن کئے ہوئے عربوں کا دوسرا نام ہے۔ اس شہر کی آبادی تین لاکھ اٹھانوے ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

سنہ ۱۹۴۸ء سے یہ شہر متحدہ عرب جمہوریہ کے زیر انتظام ہے۔ یہاں اقوام متحدہ نے مہاجرین کی نگہداشت کا ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے غزہ کے باشندوں کی مفت تعلیم کا خوب بندوبست کر رکھا ہے۔ غزہ میں تعلیم یافتہ افراد کا تناسب ۸۰ فیصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیائے عرب کے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں جو اساتذہ تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔ ان میں اکثریت غزہ میں رہنے والے فلسطینی مہاجرین کی ہے۔

غزہ زمانہ قدیم سے ایک تاریخی شہر ہے۔ اس علاقے میں حضرت شمعونؑ کا مزار مقدس واقع ہے۔ اس کے علاوہ غزہ کو نبی آخر الزمان محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کا مدفن ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ غزہ کے ایک طرف صحرا ہے۔ یہ علاقہ تجارتی اعتبار سے دنیائے عرب کے نہایت ترقی یافتہ علاقوں میں شمار ہونے لگا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں جو فلسطینی مہاجر ملازمت یا تجارت کر رہے ہیں وہ ہر سال ایک کروڑ پونڈ کی رقم غزہ میں رہنے والے خاندانوں کو بھیجتے ہیں۔ علاوہ ازیں پھلوں کی تجارت سے بھی ہر سال پچیس لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ سنہ ۱۹۷۰ء تک یہ آمدنی ایک کروڑ پونڈ تک پہنچ جائے گی۔ اس خوشحالی کے سبب سے غزہ کو بیروت ثانی کا لقب دیا گیا ہے۔ غزہ کا شہر عرب مہاجرین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہودی ظلم و ستم اور مغربی ممالک کی سازش کی یادگار کا دوسرا نام بن کر رہ گیا ہے۔

جمعیۃ علمائے اسلام کے وفد نے اپنے دورہ مصر کے موقع پر غزہ کا دورہ کیا۔ اور ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے مسئلہ فلسطین اور کشمیر پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور اپنے عرب بھائیوں کے سامنے پاکستان کا موقف پیش کیا۔ تمام عربوں نے مسئلہ کشمیر میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور جمعیۃ کے وفد نے بھی مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ علماء کے وفد نے بتایا۔ کہ یہاں یہود کا مسئلہ درپیش ہے، اور برصغیر میں ہنود کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس موقع پر اگر فلسطین کے قیام پر بھی روشنی ڈالی جائے۔ تو مغرب کی سازشوں کا واضح طور پر پتہ چل سکے گا۔

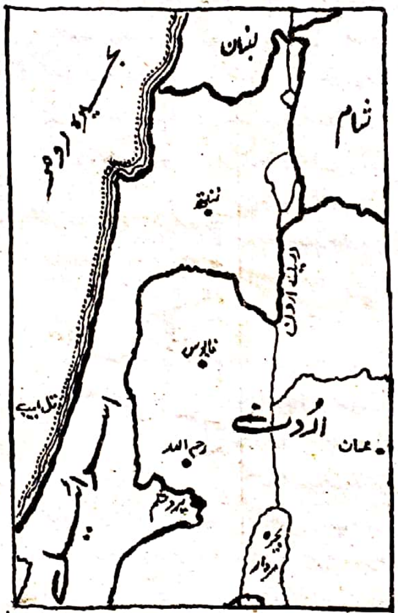

اسرائیل - ایک سازش

فلسطین میں یہودی ریاست اسرائیل کا قیام سامراجی طاقتوں کی مکروہ ترین سازشوں اور عہد شکنیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ملک عربوں کے سینے میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے برطانوی ڈپلومیسی نے گہرے سوچ بچار کے بعد عربوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے جنم دیا تھا۔

> برطانیہ نے ایک تیر سے دو شکار کئے ایک طرف تو اس نے عربوں میں عربیت کا گہرا تعصب پیدا کر کے اور خاص نوازشات کا لالچ دے کر انہیں خلافت عثمانیہ کے خلاف اکسایا۔ اور پھر جب یہ غرض پوری ہو گئی۔ تو نئے خطرے (عربوں کے اتحاد) سے عہدہ برآ ہونے کے لئے فلسطین میں اسرائیل کا مکروہ پودا لگایا۔

برطانیہ کی دھوکہ دہی

جنگ کے بعد عربوں کو بتایا گیا۔ کہ انگریزوں نے فلسطین کی آزادی کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ حالانکہ مصر میں برطانوی ہائی کمشنر سر ہنری میک ماہن نے حجاز کے گورنر شریف حسین کو جو خط لکھا تھا اس میں واضح طور پر فلسطین کی آزادی کا وعدہ شامل تھا۔ لیکن تحریر کو جان بوجھ کر سکیم کے تحت اس طرح گول مول رکھا گیا کہ اس کی دوسری تعبیر کرنا بھی ممکن ہو سکے۔

میک ماہن نے پہلا خط ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء میں لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ:-

> "اضلاع مرسینا، اسکندرونہ اور شام کا وہ علاقہ جو اضلاع دمشق، حما، حمص اور حلب کے مغرب میں واقع ہے۔ خالص عربی نہیں اس لئے آپ (شریف) کو اس کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے عرب سرداروں سے معاہدوں کے باوجود اور چند جزوی ترامیم کے ساتھ شام، لبنان، عراق، اردن اور جزیرہ نمائے عرب کو خود مختار بنا دیا جائے گا۔"

شریف حسین اور تمام عربوں کا موقف یہ ہے کہ فلسطین چونکہ دمشق، حما اور حمص کے مغرب میں واقع نہیں بلکہ جنوب میں واقع ہے لہذا اس کی آزادی کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ برطانیہ کا موقف یہ ہے کہ فلسطین کو آزادی دینا ہرگز اس کا منشا نہیں تھا۔ لارڈ چانسلر لارڈ ہام نے سنہ ۱۹۳۹ء میں ایک تقریر کرتے ہوئے اس موقف کے حق میں دلیل یہ دی کہ سنہ ۱۹۱۵ء سے جتنی حکومتیں برطانیہ میں برسر اقتدار آئیں، نہ صرف فلسطین کو موعودہ علاقے میں تصور نہیں کرتیں بلکہ اس تحریر سے فلسطین کی آزادی کا مفہوم لیا ہی نہیں جا سکتا۔"

سنہ ۱۹۳۷ء میں پیل کمیشن نے یہودیوں اور عربوں کے درمیان فلسطین کی پہلی بار تقسیم کی تجویز پیش کی اور عربوں سے صاف کہا کہ جنگ کے ہنگاموں میں برطانیہ فلسطین کی حیثیت کے بارے میں اپنا اصلی مفہوم ظاہر کر کے ان کی دشمنی مول نہیں لے سکتا تھا۔

۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء کو میک ماہن نے اخبار "ٹائمز" میں ایک مراسلہ شائع کرایا۔ اس میں بھی یہی موقف دہرایا گیا۔ اس کے اس موقف کی وکالت سر ونسٹن چرچل اور لارڈ سیموئیل نے کی اور لارڈ کلے ٹن نے کی جو اس خط کے مسودہ میں شریک تھے۔

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

بقیہ - حضرت درخواستی صاحب کا خطاب

ہر کسے با کارِ خود با دینِ احمد کار نیست ہر شخص اپنے کام میں پڑا ہوا ہے محمد مصطفیٰ ؐ کے دین کے ساتھ کسی کو تعلق نہیں جب حضور ؐ کے سامنے حاضر ہوں گے تو کیا جواب دیں گے حضور فرمائیں گے میں نے دین کے لئے سب کچھ کیا تم کاروبار میں مست رہے میرے دین کی فکر تم نے نہ کی۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ہندوستان کے مسلمانوں پر رحم فرمائے کشمیر کے مسلمانوں کی بھی اللہ امداد کرے آج ہر جگہ مسلمان بے چین ہیں کشمیر میں مشرقی پاکستان میں بے چینی کا عالم ہے کہیں طوفان سے کہیں ظالمین کے ظلم سے اُجاڑا ہے فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار اے عقل والو عبرت حاصل کرو۔ ہمارے ملک میں بھی کیا حال ہوا سردی زیادہ پڑی باغات اجڑ گئے۔ جو قریب کٹنے کے تھے وہ جل گئے دانے آتے ہی ۱۶ - ۱۷ روپے من ہیں خدا رحم کرے کہیں ملک میں قحط کی صورت نہ ہو جائے۔ یہ قحط کیوں ہے رب فرماتے ہیں۔ ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ دریاؤں اور جنگل میں فساد دیکھو یہ سبب یہی ہے لوگوں کے اعمال۔ برائیوں کو ترک کر دیں تو تمام دنیا کی اصلاح ہو جائے گی۔ اب بھی وقت ہے۔ رب سے سب معافی مانگ لو رب تعالیٰ ناراض ہو گئے ہیں وہ برکت دیں تو تھوڑی چیز میں بھی برکت دے سکتے ہیں۔ وہ اگر روٹھ جائے تو لاکھوں روپے کے مالک کو بھی محروم کر دے۔ اجاڑنے پر آئے تو کوئی اُسے روک نہیں سکتا لَا شَرِیْکَ لَہٗ اسے مجبور کرنے والا کوئی نہیں اب بھی وقت ہے معافی مانگ لو اب بھی وقت ہے سب استغفار پڑھتے رہو اللہ سب مسلمانوں کی بے چینی دور فرمائے اللہ ہم سب کو غازی بنائے۔ قیامت میں حضور ؐ کے حوض کوثر سے پانی پلائے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۰

ضروری گذارش

جن حضرات کو اخباری دنیا کے حالات سے واقفیت ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس سلسلہ میں کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ اور اشتہارات نہ ہونے کی صورت میں مصارف پورے کرنے میں کیا کیا دقتیں پیش آتی ہیں۔ خاص کر جب کاغذ کی بہم رسانی بھی مشکل ہو۔ اور ہمارے سرپرستوں کو اسمبلیوں میں بھی وقت دینا پڑ رہا ہو۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ "موتمر قاہرہ نمبر" سے متعلق بہت سی باتیں خاص کر ملک امریکہ میں سیر و تفریح کی کیفیات جو اس نمبر میں درج نہیں ہو سکیں۔ وہ آئندہ آتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ادارہ)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے سے توقعات

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ان مجاہد علماء دین میں سے ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے لئے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کو یہ خطرہ نہیں ہے کہ کوئی کوٹھی چھین لیگا۔ یا زمینوں کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔ انہوں نے راولپنڈی اور ڈھاکہ میں قومی اسمبلی سے یہ باتیں پاس کرا کر تمام مسلمانان پاکستان پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ کہ موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ اور آئندہ کوئی قانون قرآن و حدیث کے خلاف نہ بنایا جائیگا۔ اس کے علاوہ عائلی قوانین اور دیگر دینی امور کے متعلق اور ملک کے لئے مفید دنیوی قوانین کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں۔ دوست دشمن سب اس کے قائل ہیں۔ قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس ڈھاکہ میں انہوں نے یہ ترمیمیں پیش کی تھیں کہ اسلام کے خلاف کسی تقریر کی اور کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ یہ معمولی بات نہ تھی۔ اسلام میں مرتد ہونے سے بڑا جرم کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ صاف و صریح حکم ہے مگر افسوس کہ مودودی اور نظام اسلام پارٹی کے ممبروں نے حضرت مفتی صاحب کا ساتھ نہ دیکر ہمیشہ کے لئے اپنا منہ کالا کر لیا۔ اس کے بعد جب ڈھاکہ میں بنیادی حقوق کا سرکاری بل پیش ہوا۔ تو سب نے حکومت کا ساتھ دیا۔ اب جبکہ راولپنڈی میں اس مسئلہ پر کہ صدر کا انتخاب پہلے ہو یا اسمبلی کا۔ جب سرکاری بل پیش ہوا۔ تو مخالفین نے اس کو اقتدار کا سوال بنا لیا۔ حالانکہ یہ بل اس سلسلہ میں کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔ جس پر ضرورت پڑی تو ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے۔

اس میں بہت سے اپوزیشن ممبروں نے بلکہ محترم مفتی صاحب کے بل کی حمایت میں ووٹ دیا۔ تو اب مودودی چپکے چپکے وسوسے ڈال رہے ہیں کہ دیکھو مفتی صاحب نے کیوں ایسا کیا۔ جب آپ خدا و رسول کے صریح احکام کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کے کافر ہو جانے تک کے خلاف دلچسپی نہیں لی تو خیر اور جب حضرت مفتی صاحب فرضی اور بے معنی جنگ اقتدار میں آپ کا ساتھ نہ دیں تو آپ جز بز ہو جائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام۔ دیندار اہل اسلام اور عوام حضرت مفتی صاحب سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اگر قرآن کے مخالف ایک قانون کو درست کرا دیں تو یہ ان کا عظیم کارنامہ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ عائلی قوانین کو درست کرنے میں اپنی مساعی جاری رکھیں گے۔ ہمارے نزدیک دین کے ایک مسئلہ کے مقابلہ میں کوئی اقتدار یا پارٹی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

ضروری اعتذار

ہم نے پہلے بتایا تھا کہ موتمر قاہرہ نمبر میں بعض مقامات کی تصویریں بھی ہونگی۔ مگر ہم وقت کی تنگی اور کام کی کثرت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ اور ساتھ ہی "ترجمان اسلام" کو قرض کے بار سے بچانا بھی ضروری تھا۔ پھر وہی مقامات تقریباً تمام روزناموں میں آ چکی تھیں۔ اس لئے ادارہ "ترجمان اسلام" نے ان کو ترک کر دیا۔ جس کے لئے وہ قارئین کرام سے معذرت قبول کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

(ادارہ)

بقیہ ... دریائے اردن

عرب ممالک کے درمیان جو معاہدہ ہوا اس کے مطابق عرب ممالک کو ۶۰ فی صد حصہ میں لبنان اور شام کا ۱۰ فی صد اور اردن کا ۴۵ فی صد حصہ بھی شامل تھا۔ اسرائیل نے اس تجویز کو مسترد کر دیا اور مطالبہ کیا کہ اسے پانی کی مقدار عرب ممالک سے زیادہ ملنی چاہئے جونسٹن اور عرب ممالک نے اس تجویز پر بھی اتفاق ظاہر کیا تھا کہ دریائے اردن کو بین الاقوامی قرار دے دیا جائے اسرائیل نے اس تجویز کی بھی سخت مخالفت کی کیونکہ وہ دریا پر صرف اپنا حق تصور کرتا ہے

جارحانہ عزائم: جونسٹن اور عرب ممالک کا معاہدہ اپنی نوعیت کا پہلا معاہدہ تھا جس نے عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان پانی کے تنازعہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی راہ نکالی تھی۔ لیکن اسرائیل نے اسے مسترد کر کے اپنے جارحانہ عزائم کا پول کھول دیا اگرچہ اس منصوبہ پر عرب ممالک کی طرف سے رضامندی کا اظہار زبردست سیاسی غلطی تھی لیکن اسرائیل کی ہٹ دھرمی نے اسے عرب ممالک کی دور اندیشی اور سیاسی کامیابی میں تبدیل کر دیا۔ کیونکہ اس واقعہ کے بعد دنیا پر عرب ممالک کی صلح جوئی اور اسرائیل کی جارحانہ طبع واضح ہو گئی اس وقت اردن کی حکومت کے سامنے دریائے یرموک پر ڈیم تعمیر کرنے اور یہاں سے نئی نہریں نکالنے کا منصوبہ ہے اس منصوبے کے متعلق عرب الخبیروں کی رائے بھی معلوم کی گئی ہے جنہوں نے اسے اردن کے لئے اور زیادہ مفید بتا دیا ہے لیکن مالی وسائل اور فنی مشکلات کی وجہ سے عمل درآمد معرض التوا میں پڑا ہوا ہے اس کے برعکس اسرائیلی حکومت نے دریائے اردن کا رخ موڑنے کی تمام چھوٹی سکیمیں مکمل کر لی ہیں اور اب دریا کا پانی پائپوں اور نہروں کے ذریعے منتقل کرنے کا کام رہ گیا ہے۔

مغربی طاقتیں: اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد اسرائیل ایک اور منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور مغربی طاقتوں نے اس منصوبے کی تکمیل کے لئے فنی اور مالی امداد کی پیشکش کی ہے اس منصوبے کے مطابق بحیرہ روم اور خلیج عقبہ کو ایک نہر کے ذریعے آپس میں ملا دیا جائے گا اور یہ آبی راستہ نہر سویز کا بہترین بدل ہوگا اگر مغربی طاقتوں کا یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر ہوگا تو دنیائے عرب کا مستقبل ہمیشہ کے لئے مخدوش ہو جائیگا اور دنیا کا کوئی طاقت اسرائیل کو عرب ممالک کا گلا گھونٹنے سے نہیں روک سکے گی۔ شاہ سعود کا یہ اندیشہ بالکل بجا ہے کہ اسرائیل ناسور کا بلا تاخیر قلع قمع ہونا چاہئے ورنہ عربوں پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے گا۔

ایجنٹ حضرات توجہ کریں: ایجنٹ حضرات کو بل بھیجے جا رہے ہیں۔ مہربانی کر کے بل وصول کرتے ہی ادائیگی فرمائیے تاکہ اخبار مالی مشکلات میں گرفتار ہونے سے بچ سکے۔ ناظم دفتر

Scanned with CamScanner

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ان سوالات کا اب تک جواب نہیں دیا !

کیا آپ امریکہ کے ایجنٹ نہیں؟

① کیا آپ نے آج سے ۱۲ برس پہلے جب مسلم لیگی وزارت ڈانواں ڈول تھی۔ علماء کے سامنے کراچی میں یہ کہا تھا کہ پاکستانی وزارت کے بجائے امریکہ اب یا سہروردی سے بات کرے گا یا ہم سے۔ آپ بتائیں کہ آپ امریکہ کے کیا ہوتے ہیں کیا اس کے ذریعہ پاکستان کے وزیراعظم ہونے کے خواب دیکھتے تھے ؟

② کیا یہ درست ہے کہ پہلی بار جب کراچی کے جلسہ عام میں آپ کو پچاس ہزار کی تھیلی پیش کی گئی تھی۔ اس جلسہ میں امریکی سفیر موجود تھا ؟ اور کیا اس تھیلی میں وہ بھی شریک تھا ؟

③ کیا آپ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب امریکہ نے خریدی تھی ؟ جس سے آپ کو بڑی رقم ہاتھ آئی تھی ؟

④ کیا دس بارہ سال قبل کاغذ کی کمیابی کے وقت امریکی ذرائع نے آپ کو کاغذ کی امداد دی تھی ؟

⑤ کیا یہ صحیح نہیں کہ آخیری زمانہ میں آپ نے جب پشاور میں تقریر کی اس موقعہ پر امریکی قونصل خود آیا تھا اور آپکی تقریر ٹیپ ریکارڈ کر رہا تھا۔ جب کہ وہ کسی اور کے لئے ایسا نہیں کرتے ؟

⑥ کیا آپ نے آئینی سوالنامے کے جواب میں یہ لکھ کر کہ پاکستان میں عقیدے کی آزادی ہوگی اور بنیادی حقوق جوں کے توں قائم رہیں گے۔ کفر کی تبلیغ اور کافر ہونے کی اجازت دے کر امریکی عیسائیوں کے لئے پاکستان میں مرتد بنانے کا دروازہ نہیں کھولا ؟

⑦ کیا آپ نے چند سال پہلے اخبارات میں یہ نہیں لکھا تھا کہ اگر امریکہ پاکستانیوں کی دوستی اور ہمدردی چاہتا ہے تو اس کو غیر نمائندہ حکومت سے نہیں بلکہ عوامی لیڈروں سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے اور کیا یہ غداری نہیں ہے کہ آپ حکومت سے بالا بالا امریکہ سے رابطہ قائم رکھیں۔ جس پر اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ غداری ہے ؟

⑧ کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ کے پہلے گشتی شفاخانوں کے لئے امریکہ دواؤں کی شکل میں امداد کرتا رہا ہے ؟

⑨ کیا آپ نہیں جانتے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اثر و رسوخ کے مقابلہ میں صرف صدر ناصر ہی سد سکندری ہے ؟ پھر کیا آپ ناصر کی ہمیشہ سے اسی لئے مخالفت کرتے چلے آتے ہیں کہ آپ کا دوست امریکہ راضی ہو جائے ؟

⑩ کیا اس وقت کراچی میں میڈیکل کالج کے اندر آپ کا لڑکا فاروق مودودی فاسقوں کی شکل و شباہت بنائے ہوئے نہیں ہے ؟ اور کیا چند ماہ پیشتر کالج کے اندر یونین کے انتخاب کے دنوں میں روزانہ امریکی سفارتخانے کا آدمی اس کے پاس تعاون کے لئے نہیں آتا جاتا رہا ہے ؟

⑪ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ جب تک پاکستان کی خارجہ پالیسی امریکہ کے ساتھ وابستہ رہی آپ بمعہ پارٹی کے مطمئن تھے اور جونہی پاکستان کی خارجہ پالیسی امریکی گرفت سے نکل کر آزاد ہوئی آپ کو غصہ آگیا اور آپ نے بیان دیا کہ یہ پالیسی صحیح نہیں ہے کہ ایک کی گود سے نکل کر دوسرے کی گود میں جا بیٹھیں۔ حالانکہ پاکستان روس یا چین کی گود میں نہیں بیٹھا۔ بلکہ امریکہ کی طرح ان سے بھی معاہدات کئے۔ اسی کو آزادانہ خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

⑫ (ا) آپ نے تفہیمات حصہ دوم ص ۲۸۱ میں لکھا ہے کہ جب مردوں اور عورتوں کی سوسائٹی مخلوط ہو تو ایسے وقت زنا کی شرعی سزا جاری کرنا ظلم ہے ؟

(ب) پھر آپ اس ملک میں اس امر کی حمایت کرتے ہیں کہ ہر عقیدہ اختیار کرنے کی ہر شخص کو اور اسی طرح ہر عقیدہ کی تبلیغ کی بھی اجازت ہو۔ چاہے کوئی عیسائی ہے یا مرزائی (جس سے امریکن عیسائیوں کو تبلیغ کا حق حاصل ہوا اور وہ مسلمانوں کو مرتد کر سکیں) جیسے کہ آپ موجودہ دستور کی بنیادی حقوق میں تسلیم کیا ہے۔

(ج) آپ نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں قرآن پاک کے عام اصول کو دینی مصلحت کی خاطر ترک کر دیا (جس سے آپ امیر کو اجازت دیتے ہیں کہ اس طرح وہ بعض احکام اسلام میں تبدیلی کر سکتے ہیں العیاذ باللہ) تو کیا اسلامی سزاؤں اور احکام کو آپ ظلم کہہ کر اور اسلامی احکام کو حکمت عملی کے تحت بدلنے کی اجازت دے کر آپ اسلامی نظام کا نعرہ محض اسی لئے لگاتے ہیں کہ اشتراکی نظام کی روک تھام اسلامی نظام کے نعرہ سے اپنے دوست امریکہ کی خوشی اور مسلمان قوم کو دھوکہ دیا جائے اور کیا اسی لئے صحابہؓ اور انبیاء علیہم السلام اور بخاری و مسلم وغیرہ مسلمہ کتب حدیث پر تنقید کر کے آپ اصلی اسلام کی روح دلوں سے نکالتے اور الحاد کا دروازہ کھولتے ہیں۔ افسوس کہ مودودی صاحب سے امریکہ کے سلسلہ میں عرصہ دراز سے یہ سوالات کئے جا رہے ہیں۔ مگر اب تک ان کا جواب نہیں دیا گیا۔ اور ہمارا خیال ہے کہ ان باتوں کا جواب وہ دے ہی نہیں سکتے۔

ہم صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر آپ امریکہ سے وفادار بنیں یا اور کوئی سیاسی حربے چلائیں آپ کو اختیار ہے۔ دنیا میں امریکہ کے دوست اور ایجنٹ اور بھی بہت ہیں۔ مگر خدا کے لئے چودہ سو سال کے اسلامی احکام میں دخل دیکر مسلمانوں میں مذہبی سرپھٹول نہ پیدا کریں۔

کہروڑ پکا میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری وتوار ۲۱ جون ۱۹۶۴ء کو سنہری مسجد کہروڑ پکا ضلع ملتان میں بعد از نماز عشاء تقریر فرمائیں گے تمام اہلِ اسلام سے حاضری کی استدعا ہے۔

(بشیر احمد)

ہر قسم
زنانہ۔ مردانہ۔ بچگانہ جوتے
خریدنے کے لئے
آفتاب بوٹ ہاؤس
ایمن بازار سرگودھا
میں
تشریف لائیں

ہر قسم اور ہر موسم کی
سبزیوں۔ پھولوں اور چارہ جات
کے
دیسی و ولائتی بیج و پودے
خریدنے کے لئے
لودھیانہ کریانہ سٹور
چوک سبزی مارکیٹ دکان ۱۹۹
سرگودھا پر تشریف لاویں

بہترین اور ہر قسم کے جوتے خریدنے
کیلئے
پنجاب بوٹ ہاؤس
کچہری بازار سرگودھا پر
تشریف لاویں

بقیہ مشنریوں کی خطرناک سرگرمیاں

محمد شہاب الدین کے بیان کے مطابق انڈونیشیا میں عیسائیوں کی مشنریاں اور ان کی تبلیغی قوتیں تشویشناک حد تک بڑھی ہوئی ہیں یہاں تک کہ ملک کے دار السلطنت جکارتہ میں کارڈینل جو عیسائیت کے مرکز سے خاص تعلق رکھتا ہے ڈیرے ڈالے ہوئے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انڈونیشیا ان کی نظر میں بہت ہی زرخیز سرزمین ہے انڈونیشیا کے ہر حصہ خصوصاً مشرقی و وسطی جاوا اور مشرقی جزائر میں عیسائیوں کے بڑے بڑے پرائمری مڈل اور ہائی سکول کالج اور عیسائیت کی تعلیم دینے کے ادارے قائم ہیں ان کے ہسپتال اور یتیم خانے بھی ہیں جو ان کی مذہبی تنظیم کے تحت غریب و یتیم بچوں کو عیسائی بنانے میں بڑی مدد دے رہے ہیں ان تمام اداروں اور مساعی کا مقصد عیسائیت کی تبلیغ واشاعت اور تضعیف اسلام ہے

دس خطرناک حربے:

مشنری کانفرنس منعقدہ مشرقی جاوا کے مطابق انڈونیشی مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے اور عیسائیت کے قریب تر لانے کے لئے دو مرحلے فرض کئے گئے ہیں پہلا مرحلہ جس کی مدت بیس سال تھی جزیرہ جاوا کے مسلمانوں میں تبلیغ واشاعت مسیحیت کے لئے خاص تھا دوسرا مرحلہ جو پچاس برس کا تھا پورے انڈونیشیا کو مرتد بنانے کے لئے طے کیا گیا۔ حسب ذیل دس تجاویز منظور کی گئیں (۱) مشنری سکول اور مدارس میں اضافہ (۲) ان کالجوں اور ہائی سکولوں میں صرف مسیحیوں کا داخلہ (۳) جن شہروں میں اسلام کو خصوصی قوت وغلبہ حاصل ہے ان میں کتابی مدارس قائم کرنا (۴) عیسائی نوجوانوں کو جوان مسلمان عورتوں سے شادی کرنے کی ترغیب دلانا (۵) مسیحی جوان لڑکیوں کو ڈھلمل یقین قسم کے مسلم نوجوانوں سے شادی کرنے کی تحریک چلانا (۶) غریب مسلمانوں کے بچوں کی مفت پرورش اور تعلیم (۷) عربی زبان میں عیسائیت سے متعلقہ لٹریچر کی اشاعت (۸) مسلمان سیاسی لیڈروں کو مال و دولت کا لالچ دے کر ان سے اپنا الو سیدھا کرنا (۹) مساجد کے قریب گرجا گھروں کی تعمیر (۱۰) عیسائی طلبہ کو سرکاری مدارس کی بجائے خاص عیسائی مدارس میں تعلیم دینا۔

سوئٹزرلینڈ سے شائع ہونے والے ایک رسالہ کے مطابق آزادی کے بعد انڈونیشیا میں ترقی ونشر وتبلیغ عیسائیت کے لئے فضا بڑی ہموار ہو گئی ہے۔ وہاں کی فوج سب سے زیادہ موزوں ثابت ہو رہی ہے مسیحی مبلغین حکومت کے ہاں بڑی وقعت اور پذیرائی رکھتے ہیں حکومت نے مشنریوں کو مزید مطالعہ کے لئے دو سو ساٹھ وظائف بھی پیش کئے تھے۔ جکارتہ کا انسٹی ٹیوٹ یونیورسٹی معیار کا ہے اور پورے انہماک سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ ایسا ہی ایک ادارہ مشرقی جاوا میں اور دوسرا وسطی جاوا میں واقع ہے۔

بقیہ جنگ سویز

مرنے کو تیار ہو گئے۔ اب سارا مصر میدان جنگ اور ساری قوم فوج ہے۔ ناصر نے آزاد دنیا کو درندوں کے خلاف متوجہ کرنے کے لئے بھی اعلان کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی۔ روس وچین نے لندن اور پیرس کو دھمکیاں دیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سلامتی کونسل کو مداخلت کرنی پڑی۔ اور متحدہ حملہ آوروں کو سب کچھ اگل کر بیک بینی و دوگوش واپس جانا پڑا۔ نہر سویز کی آزادی کے لئے بڑی قوموں نے ہاتھ پیر مارے۔ مگر ناصر کا پنجہ بڑا مضبوط تھا سب کو ہار مان کر مصر کے مطالبات کے سامنے ہاتھا ٹیکنا پڑا۔

تمام دنیائے اسلام اور خاص کر عربوں کے دلوں میں صدر عبدالناصر کی محبت گھر کر گئی۔ بچہ بچہ جمال عبدالناصر زندہ باد کہہ رہا ہے دشمنوں نے شام میں بغاوت کرائی۔ مگر وہ مصر کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ امام یمن بھی کمزور اور برطانیہ سے مرعوب تھا۔ صدر ناصر کی امداد سے وہاں فوجی انقلاب ہوا۔ جو آج تک برسر اقتدار ہے۔ اب بھی مصر کی ۲۵ ہزار فوج انقلابی حکومت کی مدد کے لئے یمن میں موجود ہے۔ تاکہ عدن سے انگریزوں کا بستر گول کیا جا سکے۔ برطانیہ نے مقابلہ کے لئے جنوبی عربی وفاق قائم کیا ہے۔ مگر یہ ڈھونگ اب کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایک دن آپ سنیں گے۔ کہ انگریز عدن سے بھاگ گیا۔

استعماری طاقتوں نے بعض عرب ممالک کا محاذ ناصر کے خلاف بنایا۔ اور کچھ عرصہ خوب پروپیگنڈا کیا گیا۔ پاکستان میں مودودی پارٹی نے صدر ناصر کے خلاف بے دینی کا پروپیگنڈا بھی کیا۔ کسی نے کہا کہ وہ کمیونسٹ ہے۔ کسی نے کہا وہ فراعنہ کی اولاد ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ۔ مگر یہ سب جھوٹے پروپیگنڈے بیت العنکبوت سے بھی کمزور ثابت ہوئے۔

حال ہی میں ناصر نے دستور میں اعلان کیا کہ مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

کمیونزم کو عربی میں شیوعیت کہتے ہیں جس کی وہاں مخالفت ہو رہی ہے۔ البتہ قومی دولت میں سب کی شرکت اور مساوات وہ چاہتے ہیں۔ اور اس کو وہ اشتراک کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ غالباً پاکستان میں اسے لیڈر لوگ اسلامی سوشلزم کہتے ہیں

عبدالناصر نے کچھ عرصہ پہلے تیرہ عرب سربراہوں کی کانفرنس بلا کر اور سب کو گلے لگا کر تمام مخالفتیں ختم کرکے دشمنوں کا منہ کالا کیا ہے۔ کے اب مخالفین شام کی ملحد پارٹی (بعث پارٹی) کو استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کا قائد عیسائی ہے۔ مگر اندازہ یہ ہے کہ یہ پارٹی زیادہ عرصہ تک شام میں برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔

افریقہ کے مغربی کنارے مراکش سے لیکر خلیج فارس تک کے عربوں کو ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑا کر دینا ناصر کا غیر معمولی کارنامہ ہے۔ آنجہانی نہرو ہو یا کینیڈی یا اس وقت کی دنیا کا کوئی اور بڑا آدمی ہو۔ اس نے اس قسم کے خطرناک حالات سے دوچار ہونے کے باوجود سب پر غالب آ کر اپنی فوجی اور سیاسی قابلیت کا ثبوت نہیں دیا۔ اس لئے صدر جمال عبدالناصر اس دنیا میں اپنی قسم کا واحد سیاستدان اور مرد میدان ہے اسلامی دنیا عموماً اور عرب خصوصاً اس پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں ؂

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

غلام غوث الہزاروی ناظم عمومی
جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

بقیہ ...... متحدہ عرب جمہوریہ

دوران تعلیم مصری بنک طلباء کو تعلیمی قرضہ بھی دیتے ہیں۔ اس سال مصر سے دو کروڑ دس لاکھ روپے کا چاول باہر بھیجا جا رہا ہے۔ جس سے مصر کی زرعی پیداوار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

گذشتہ سال نہر سویز سے گذرنے والے جہازوں کی تعداد ۱۹۱۴۶ تک پہنچ گئی۔ اور اس سے حکومت مصر کو ۷۰ ملین پونڈ یعنی تقریباً ایک سو تیس کروڑ کی آمدنی ہوئی۔ پچھلے سال حکومت مصر نے دس ماہ میں ۱۹ کروڑ چالیس لاکھ پونڈ کی مالیت کی اشیاء برآمد کیں۔ اس سال جامعہ ازہر نے حج کرنے کے خواہشمند زیر تعلیم طلباء کو مفت حج کرانے کی پیشکش کی۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں عنقریب ایک ایٹمی بجلی گھر بنایا جا رہا ہے۔ جو اسکندریہ میں تعمیر ہوگا۔ اس پر ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ خرچ آئے گا۔ اور ایک لاکھ پچاس ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کرے گا۔ اس سال متحدہ عرب جمہوریہ میں صنعتی ترقیوں کے ۱۱۰ منصوبے مکمل ہوں گے۔ جن کا تعلق غذا پٹرولیم، کھاد، کیمیاوی اشیاء، انجینئرنگ معدنیات، کاتنے اور بننے کے کاموں سے ہوگا۔

دوسرے پانچسالہ منصوبے میں حکومت متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک سو نئے ہسپتال کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن پر دو کروڑ پونڈ خرچ ہوگا۔ نیز اس دوران میں طلباء کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں صرف عمارات پر چودہ کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ خرچ کا اندازہ ہے۔

ہر قسم کریانہ وپنسارجات
خریدنے کے لئے
محمدی کریانہ سٹور
کہنہ ریل بازار سرگودھا
پر
تشریف لاویں
عبدالرحمان اینڈ برادرز

Scanned with CamScanner

جنگ سویز اور مغربی سامراج

مغربی ممالک میں یہ بحث چلی تھی کہ کینیڈی، نہرو اور عبدالناصر میں سے کون بڑا آدمی ہے۔ اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جمال عبدالناصر بڑا آدمی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو عبدالناصر کے ساتھ کینیڈی اور نہرو کا نام لینا ہی بے انصافی ہے۔ کینیڈی امریکی صدر منتخب ہونے سے پہلے کوئی خاص شہرت نہ رکھتے تھے۔ اور صدر ہونے کے بعد ایک عظیم ملک کے صدر کی حیثیت ہی ان کی شہرت کا باعث تھی۔ ورنہ ان کا کوئی ذاتی کردار ایسا نہیں۔ جس کی وجہ سے ہم ان کو دنیا کے بڑے آدمیوں کی فہرست میں شامل کرسکیں۔ یہی حال پنڈت جواہر لال نہرو کا ہے۔ بلکہ نہرو ایک لحاظ سے کینیڈی پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک عظیم ملک کو آزاد کرانے میں ان کی طویل جدوجہد اور اس تحریک کی قیادت ان کو بھارت کی وزارت عظمیٰ سے بہت پہلے دنیا سے روشناس کرا چکی تھی۔ پھر بھی ہم ان کو دنیا کی غیر معمولی شخصیتوں میں شمار نہیں کرسکتے۔ آزادی کی جدوجہد میں ان کے ہم پلہ اور بھی مسلم اور غیر مسلم رہنما شریک تھے۔ اور ہندوستان کی وزارت عظمیٰ سنبھالنے کے بعد اس میں شک نہیں۔ کہ عوام میں ان کی مقبولیت نے ان کو مسلسل سترہ سال تک وزیر اعظم بنائے رکھا۔ مگر وہ خود اپنے ملک کے اندر امن قائم رکھنے اور ۶ کروڑ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور باقاعدہ جنگ کی جھلک صرف چین سے تصادم کے وقت نظر آئی تھی۔ یہی تصادم ان کی شہرت و قابلیت کے لئے رسوا کن ثابت ہوا۔ اس سے بھارت کا جنگی وقار ختم ہوگیا صدر عبدالناصر کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ ایک فوجی افسر ہے۔ اور اس نے ملک کو رجعت پسندی اور اغیار کی دست گیری سے نجات دینے کے لئے ذہنی انقلاب کو کامیاب کرنے میں پورا حصہ لیا۔ اور باقاعدہ مصر کا اقتدار اعلیٰ سنبھالنے کے بعد اس نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اسوان بند اس نے اسوان بند کی سکیم بنائی جس کے لئے امریکہ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ لیکن بھلا امریکہ کیونکر مصر جیسے ملک کی حقیقی ترقی کا سامان کرکے استعماری طاقتوں کی راہ میں کانٹے بچھا سکتا تھا۔ اس نے کسی نہ کسی طرح امداد دینے سے انکار کر دیا۔ ناصر نے اشتراکی ممالک سے گٹھ جوڑ کرکے ان کا تعاون حاصل کیا۔ اور بالآخر اسوان بند کی تکمیل میں عظیم کامیابی حاصل کی۔ جس پر دس کروڑ پونڈ پہلے مرحلے میں خرچ ہوئے۔ اور اتنا ہی خرچ دوسرے مرحلہ پر بھی ہوگا۔ اس سے مصر کی لاکھوں ایکڑ زمین سیراب ہوکر مصری معیشت میں غیر معمولی انقلاب کا باعث ہوگا۔ مزید برآں بہت بڑی مقدار میں بجلی پیدا کرکے ملک کو بڑی حد تک بے نیاز کر دیا جائے گا۔

امریکی گروپ کے علی الرغم ناصر کے اس منصوبے کی کامیابی حیرت انگیز اور دنیائے عرب میں عظیم انقلاب کا باعث ہوگی۔

سویز پر قبضہ پھر ناصر نے نہر سویز کو جس پر فرنگی کا اقتدار تھا۔ قومی ملکیت قرار دے کر اس پر قبضہ کر لیا۔ انگریز کے مقابلے میں مصر جیسے کمزور اور چھوٹے ملک کی یہ جرأت ساری دنیا کے لئے حیران کن تھی۔ اس قبضہ سے مصر کو لاکھوں پونڈ روزانہ ٹیکس کی آمدنی ہونے لگی۔ جس کا مصر کی اقتصادیات پر بہت اچھا اثر پڑا۔ برطانیہ کا رعب و اقتدار کا جنازہ نکل گیا۔ اور اس تجارتی اور سیاسی شاہراہ پر بلاشرکت غیرے مصر کے قبضہ نے مصر کی عظمت ساری دنیا میں بلند کردی۔

متحدہ حملہ کی روک تھام انگریز چوٹ کھایا ہوا برطانیہ کو جو ڈپلومیسی اور منافقانہ جنگ میں خاص شہرت رکھتا ہے کیسے چین آتا۔ اس نے فرانس اور یہود کو ساتھ ملایا۔ اور چھ ماہ خفیہ تیاری کرکے اچانک مصر اور نہر سویز پر حملہ بول دیا ان کا خیال تھا۔ کہ دو دن میں مصر پر قبضہ کرکے جمال عبدالناصر کو پابجولاں لندن لاکر عجائب گھر میں رکھا جائے گا، اور نہر سویز پر قبضہ کرکے دوبارہ مشرق وسطیٰ کی اجارہ داری اور ایشیا کی تجارت پر اپنا کنٹرول حاصل کر لیا جائے گا۔ یہودیوں نے غزہ شہر پر قبضہ کرکے صحرائے سینا میں پیش قدمی کرکے مصری فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ برطانیہ اور فرانس نے نہر سویز پر بحری جہازوں سے حملہ کر دیا۔ پورٹ سعید کی بندرگاہ پر سمندری توپیں آگ برسانے لگیں۔ ہوائی بیڑے نے آسمان سے آگ برسائی اور دیکھتے دیکھتے مصر کی سرزمین آتشیں طوفان کے زد میں آگئی۔ چھاتہ فوجیں ارض مصر میں اترنے لگیں۔ غرضیکہ بحر و بر اور ہوا و صحرا ہر طرف سے خوف و ہراس کی آندھیاں چلنے لگیں۔ ایک اطلاع کے مطابق اندرونی سازش بھی کی گئی تھی۔ کہ فلاں وقت فلاں فلاں آفیسر بغاوت کرکے فلاں فلاں مقامات پر قبضہ کرلیں گے۔ اس طرح عربوں کی تباہی کا سامان مکمل کرلیا گیا تھا۔ مگر تقدیر ان تدبیروں پر ہنس رہی تھی۔ قدرت نے عربوں پر رحم کیا۔ اس نے انہیں استقامت بخشی اور ناصر کے ذریعہ ان تمام تدبیروں کو خاک میں ملا دیا۔ قسمت نے یاوری کی اور راز فاش ہوگیا۔ جب دشمن کے ایجنٹوں نے ٹیلیفون پر سکیم کو عملی جامہ پہنانے کو کہا تو معلوم ہوا کہ شرکاء سازش یا قبروں میں ہیں یا جیل میں۔

صحرائے سینا کی مصری فوج کو ناصر نے حکم دیا کہ کسی نہ کسی طرح محاصرہ توڑ کر پیچھے ہٹ کر سویز کی حفاظت کرو۔ چنانچہ ناصر کی اس فوری تدبیر نے ہزاروں مصریوں کو موت کے منہ سے نکال کر سویز کے استحکام کا سبب بنا دیا۔ اور مصری فوج بھاری [illegible] گھیرا توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہوگئی۔ دشمن سمندری توپخانوں کی مدد سے پورٹ سعید کی بندرگاہ پر اترنے میں کامیاب ہوا۔ مگر پورٹ سعید کے شہر کے کوچہ کوچہ اور گلی گلی میں گوریلا فوجیوں اور مصری پولیس سے دست بدست جنگ لڑی گئی۔ [illegible] کہ گوروں کو دم دبا کر شہر سے نکل کر محاصرہ پر اکتفا کرنی پڑی۔ ادھر چھاتہ فوج اترنے لگی۔ تو بہادر مصری مردوں عورتوں اور بچوں نے ہتھیلی پر سر رکھ کر جائے وقوعہ پر پہنچنا اور گوروں کو زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی واصل جہنم کرنا شروع کر دیا۔ مگر بڑے وسیع علاقہ میں دشمن کی کثیر تعداد چھاتہ فوج کو اترنا تھا اتر گئی۔ اور اب سارا مصر لڑائی کی لپیٹ میں آگیا۔ اب دشمن کے اڑہائی ہزار ہوائی جہاز مسلسل شہر پر بمباری کر رہے ہیں۔ دیکھو مسجد شہید ہوگئی۔ ادھر محلہ کو آگ لگ گئی۔ دوسری طرف بے گناہ عورتوں اور بچوں کی لاشیں تڑپنے لگیں۔ آگ کی بارش ہو رہی ہے۔ اور ناصر موٹر پر شاہراہوں میں اعلان کرتا پھرتا ہے۔ کہ شیخ ازہر نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ دوسری طرف عین بمباری کے وقت منبر پر پہنچتا اور تقریر کرتے ہوئے عوام کو حفاظت وطن کے لئے [illegible]۔ پورٹ سعید کے شہر میں خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ عربوں کو صدیوں کے بعد موت سے کھیلنے کا موقع ملا ہے۔ دنیا حیران ہے کہ ان حالات میں مصر کا ریڈیو کیوں خاموش نہیں ہوا۔ مصریوں کے ہوش و حواس کیوں بحال ہیں۔ اب تک متحدہ حملہ آور کیوں کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ تماشا دنیا ایک بار پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔ جس کو وہ بھول گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب ایک قوم مرنے سے پیار کرنے لگے اس کو کوئی طاقت نہیں مار سکتی۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ اس جینے سے اللہ کی راہ میں مرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ بلکہ یہ فانی زندگی ہے اور وہ حقیقی اور دوامی ہے۔ ان نازک ترین حالات میں دنیا کے کانوں میں صدر عبدالناصر کا اعلان گونجنے لگتا ہے۔ وہ ریڈیو پر کہہ رہے ہیں

> "مصریو! تمہارے وطن عزیز پر دشمن کی فوجیں اتر چکی ہیں۔ ملک جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ اب ہر مصری اپنے کو سپاہی اور وطن کا محافظ سمجھے۔ میں نے تھانوں میں لاکھوں اسلحہ پہنچا دیئے ہیں۔ اپنے اپنے [illegible] سے ہتھیار لے کر اللہ کا نام بلند کرو اور دشمنوں کے منہ پھیر دو۔"

دنیا بھر کے مسلمان رقت قلب سے مصریوں کے لئے دعائیں دے رہے ہیں۔ خاص کر پاکستانی مسلمان رو رو کر اپنے عرب بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں۔ دنیا کا اس اولوالعزمی اور ثابت قدمی کو دیکھ کر کہہ اٹھی۔ ایک ایک انچ کے لئے لڑنے اور

(باقی صفحہ پر)

قاہرہ

مصر کی تاریخی اہمیت :- قاہرہ مصر کا دارالحکومت ہے مصر افریقہ کے شمال مشرق میں ایک تاریخی ملک ہے۔ قرآن پاک کے دو عظیم واقعات کا اس سے گہرا تعلق ہے۔ دونوں کے قصے قرآن کریم میں اچھی خاصی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

ایک واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے۔ جن کو قافلے والے خرید کر مصر لے گئے تھے۔ جہاں ان پر بولی ہوئی، اور بالآخر عزیز مصر نے ان کو خرید لیا۔ پالا پوسا۔ اچھی طرح تربیت کی۔ وہ جوان ہوئے تو عزیز مصر کی بیوی ان کے حسن خداداد کا تاب نہ لاکر دل دے بیٹھی۔ پھر بیسیوں جتن کئے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام جو پیغمبر زادہ ہونے کے علاوہ خود بھی پیغمبر ہونے والے تھے۔ جن کی نگرانی خود اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے قلب مبارک پر زنانہ سحر آفرینیوں کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ زلیخا بے بس تھی اور ہر طرح کے دل فریب سامانوں کی مالک تھی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ بالآخر اسی پاک دامنی کے جرم میں ان کو جیل جانا پڑا۔ انہوں نے فرمایا، رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ۔

اے میرے مالک یہ لوگ جس کام کی مجھے ترغیبیں دے رہے ہیں۔ اس سے مجھے جیل جانا پسند ہے۔

آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی عزت و افتخار سے جیل سے رہا کرایا، اور پھر شاہ مصر کو ان کا معتقد بنا کر خزانوں کی کنجیاں ان کے حوالہ کرا دیں۔ اور جب کنعان کے علاقہ میں قحط پڑا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ خریدنے مصر آئے۔ ان کو پہچان کر آپ نے ان کو اپنے ماں باپ سمیت مصر منگا لیا۔ جس کی تفصیل قرآن پاک میں موجود ہے۔ یہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پھلی پھولی۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک کئی لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہاں کی اصلی قوم اور تھی۔ ان کا بادشاہ فرعون تھا۔ اس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔ ان کا برا حال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرما کر موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس وقت کسی نجومی کے بتانے سے فرعون زوال حکومت کے ڈر سے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے لگا۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے اپنے اس نومولود بچے کو صندوق میں بند کر کے اللہ کے اشارے سے دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جس کی موجوں نے اس کو کنارہ پر ڈال دیا اور ان کی خود فرعون کے گھر پرورش ہونے لگی۔ فرعون کی بیوی نے ان کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور اسی کی برکت تھی کہ اس کو بعد میں ایمان نصیب ہوا۔ وہ ایک پیغمبر کے حالات۔ بچپن سے جوانی تک دیکھتی رہی تھی۔ وہ کیسے ایمان سے محروم رہتی۔ بہرحال ایک قبطی اور اسرائیلی کے مقابلہ کے نتیجہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کرنی پڑی۔ انہوں نے مدین کا رخ کیا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں قیام کیا ۔۔ ان کی صاحبزادی سے عقد نکاح ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کو لے کر چل دیئے۔ راستہ میں ہی خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا گیا، اور فرعون کے پاس جا کر اس کو دعوت اسلام دینے کا حکم ہوا یہاں سے مصر میں حق و باطل کی آویزش شروع ہوئی۔ بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر ارض فلسطین کی طرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے روانہ ہوگئے۔ فرعون نے عظیم لشکر اور سازوسامان کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ جب بحیرہ قلزم قریب ہوا۔ دشمن بھی آ پہنچا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عصا سے مارا۔ اس میں راستے بن گئے۔ بنی اسرائیل پار چلے گئے۔ فرعون نے عجیب تماشا دیکھا۔ مگر جرأت کر کے طاقت کے گھمنڈ میں لشکر سمیت ان راہوں میں داخل ہو گیا اللہ تعالیٰ نے پانی کو مل جانے کا حکم دیا۔ فرعون بمعہ لشکر کے غرق ہوا۔ اور زمین مصر کے وارث بنی اسرائیل قرار پائے

مصر پر مسلمانوں کا قبضہ :- مصر اس وقت شہر کا بھی نام تھا۔ بعد میں اس کو فسطاط کہا جاتا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اس ملک میں عیسائی حکومت تھی۔ شاہ مصر کا نام مقوقس تھا۔ جس کے نام آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعوتی گرامی نامہ ارسال فرمایا تھا۔ اس ملک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے فتح کیا۔ اس کے بعد اسلامی فتوحات کا سلسلہ تمام شمالی افریقہ میں بڑھتے بڑھتے اقصائے مغرب مراکش تک جا پہنچا۔ اور پھر وہاں سے اسلام یورپ میں داخل ہوا۔ جبکہ حضرت طارق نے تمام سپین پر قبضہ کر کے سات سو سال تک کے لئے یورپ میں اسلامی علم لہرا دیا۔

اس وقت سے مصر پر اسلام کا اقتدار چلا آ رہا ہے چند صدیوں کے بعد فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا جن کے بعد انگریزی اقتدار بھی رہا۔ مگر آخر کار مسیحیوں کو وہاں سے بھاگنا پڑا۔ ملک مصر پر مصری عربوں کی حکومت قائم ہوئی۔ مگر شاہان مصر مغربی طاقتوں کے رعب سے نہ نکل سکے۔ وہ ذہنی طور پر ان سے دبے رہے۔ اس طرح مصری عوام اور وابستگان ازہر کی قربانی سے وہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے تھے۔ جو ہونے چاہئیں تھے۔ بالآخر فوجی انقلاب ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں آخری طور پر نظم ونسق کو جمال عبدالناصر نے سنبھال لیا۔ جن کی قیادت میں ملک مصر منازل ترقی طے کر رہا ہے۔

شہر قاہرہ :- اس کا دارالحکومت قاہرہ ہے۔ جو بفضل تعالیٰ اسم بامسمیٰ ہے۔ اس کی آبادی چالیس لاکھ ہے۔ اس کے وسط میں دریائے نیل بہتا ہے۔ جو ایک تاریخی دریا ہے جس کی نہروں اور آبادی نے فرعون کا دماغ خراب کر دیا تھا دریائے نیل نے شہر کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ یہ دریا کہیں کہیں دو حصے ہو کر درمیان میں جزیرہ بنا کر آگے پیچھے مل جاتا ہے۔ اس کے کنارے بڑی بڑی عمارات اور بہترین سڑکیں ہیں۔ اس کا پانی میٹھا، ہاضم اور خوشگوار ہے۔

اس کے کنارے پر ایک عظیم مینار بنا ہوا ہے۔ جسے برج النیل کہتے ہیں۔ یہ برج شہر کی تمام بلند عمارتوں سے اونچا ہے اور اس میں مختلف منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ہر منزل میں سامان تفریح موجود ہے۔ لفٹ کے ذریعہ اس پر سیاح چڑھتے ہیں۔ سب سے اونچی منزل گول کمرہ کی شکل میں ہے۔ یہ کمرہ چاروں طرف گھومتا اور کرسیوں پر بیٹھنے والے سیاحوں کو سارے قاہرہ کی سیر کراتا ہے۔

سڑکوں کی کشادگی، عمارات کی خوبصورتی، بجلی کی رنگا رنگ روشنیاں، موٹروں کی دوڑ، بازاروں کی آبادی اور چہل پہل دریائے نیل کی روانی، اس کے پلوں کا انتظام اور مختلف ...... عالیشان اور سربفلک عمارات کی سیر سے آنکھیں سیر نہیں ہوتیں۔

ادارے :- یہاں تمام سرکاری اداروں اور دفتروں کے سوا ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے۔ جس میں دس لاکھ کتابیں ہیں۔ اور غالباً پچاس ہزار کتابیں قلمی موجود ہیں۔

جامع ازہر :- ایک پرانی درسگاہ ہے۔ جو ہزار سال سے علمی خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ صرف مصر نہیں بلکہ مختلف اقطار و اطراف عالم کے تشنگان علوم یہاں سے سیراب ہوتے رہے ہیں۔ یہی دارالعلوم وہاں کی تہذیب و تمدن کا ضامن اور ذمہ دار ہے۔ خدا کرے کہ وہاں کا اسلامی اور عربی رنگ یورپ کی دلفریبیوں کی بھینٹ نہ چڑھ جائے سارے ملک میں جامع ازہر کی شاخیں ہیں۔ تیس ہزار کے قریب طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پچھلی صدیوں میں مصر کی شہرت و عظمت اسی ازہر سے قائم تھی ۔۔ وہاں اسلامی مسائل کی تحقیقات کے لئے اب مستقل شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا نام مجمع البحوث الاسلامیہ ہے۔ پاکستانی وفد (ارکان جمعیتہ العلماء اسلام) نے وہاں یہ رائے دی ہے۔ کہ اس شعبہ میں سارے عالم اسلام کے بلند پایہ علماء کو شریک کیا جائے۔ تاکہ جوبات طے ہو۔ وہ آخری حیثیت رکھے۔ ازہر کے سوا قاہرہ میں ہر بیس یا پچیس ہزار کی آبادی میں ایک شفاخانہ ایک ہائی سکول اور ایک ہسپتال ہے۔ تعلیم ابتدا سے انتہا تک بالکل مفت دی جاتی ہے۔ غربا کے وظائف مقرر ہیں۔ ہوٹلوں کو سرکاری امداد اس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ کھانا سستا دے سکیں۔

ہوٹل :- یہاں ہوٹل کو فندق کہتے ہیں۔ یہ پندرہ منزل تک اونچے ہوتے ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔ لفٹ کے ذریعہ اوپر نیچے آتے ہیں۔ ہر منزل میں بہت سے کمرے ہوتے ہیں ہر کمرہ میں ٹیلیفون لگا ہوتا ہے۔ بڑے ہوٹلوں میں عام انتظامات مغربی طرز پر ہیں۔ اور ان میں زیادہ تر مغربی ممالک کے سیاحین آ آ کر ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے یہاں بہت سا سامان کشش ہے۔ شہر کی مذکورہ بالا حیثیت اور خصوصیات کے سوا یہاں بڑے آثار قدیمہ موجود ہیں۔

آثار قدیمہ :- آثار قدیمہ یہاں دو طرح کے ہیں۔ ایک اسلام سے پہلے کے دوسرے اسلامی دور کے۔

دریائے نیل اور شہر مصر خود آثار قدیمہ کی حیثیت

(باقی صفحہ پر)

رکھتے ہیں۔ نیز یہاں مصر کے پرانے بادشاہوں (جن کو فرعون کہا جاتا تھا) کے مجسمے یا لاشیں موجود ہیں۔ بلکہ اس زمانہ کے اور آدمیوں کی لاشیں بھی مسالے کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ اور عجائب گھروں میں رکھی ہوئی ہیں۔ بعض مسلم فاتحین کے مجسمے بھی بعض شاہراہوں پر نصب ہیں۔ ان کے سوا یہاں اہرام بھی ہیں۔

اہرام مصر:- اہرام کیا ہے۔ یہ پتھر کی بنی ہوئی بڑی بڑی چٹانوں سے تیار کیا ہوا ایک مصنوعی پہاڑ سمجھیں۔ جن کو چاروں طرف سے تہ بہ تہ پتھر رکھ کر اوپر تک لے جایا گیا ہے۔ یہ عمدہ اور بڑے پتھروں کے مجموعے کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ دراصل زندگی اور باقی رہنے کی محبت انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی پیروی کر کے دائمی بقا اور ابدی زندگی حاصل نہیں کرتا تو اس کو اور طرح کی تدبیریں سوجھتی ہیں۔ فرعونوں نے خیال کیا۔ کہ ہم مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں۔ یہ پہاڑ انہوں نے بنوائے تاکہ اپنے مجسمے ان میں رکھوالیں۔ بعد میں تنگ و تاریک راستے کے ذریعہ ان کی لاشیں بھی ان میں رکھ کر انہیں بند کر دیا جاتا تھا۔ ان راستوں کا پتہ مشکل سے چلا۔ اب بھی ان کے اندر کوئی نہیں جاتا۔ ایک ہرم بڑا ہے اور باقی چھوٹے ہیں۔ یہ بس پتھروں کے مصنوعی پہاڑ ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مصر فتح کیا۔ تو ان اہرام کے اوپر کی سطح سے ایک ایک پتھر اکھڑوا دیا۔ جن سے پوری مسجد تیار ہو گئی

دورِ اسلامی کی یادگاریں:-

اسلامی دور کی پہلی یادگار حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنائی ہوئی عالیشان مسجد ہے۔ جن کے فرزند حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کا مزار بھی اسی مسجد کے ایک کنارے پر ہے۔ مسلمان جہاں جاتے تھے۔ ان کا پہلا کام مسجد بنانا اور نماز کا انتظام کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان مبارک ہستیوں کو جنہوں نے آغوشِ نبوت میں پل کر عشقِ حقیقی کی آگ سے دنیا بھر میں حرارت ایمان کی انگیٹھیاں جلا دیں۔ اپنا گھر بار چھوڑ کر دنیا کے کونہ کونہ کو چھان مارا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند اور انسانیت و شرافت کا بول بالا کر دیا

مسجد امام شافعیؒ:- شہر قاہرہ میں امام شافعیؒ کا مزار ہے۔ جس کے پاس عالیشان مسجد بنی ہوئی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر عوام ان کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوتے اور دعا کرتے ہیں۔

مسجد حضرت زینبؓ:- شہر کے اندر ہی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ حضرت سیدۃ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار بھی ہے۔ وہاں عالیشان مسجد ہے۔ جسے مسجد زینبؓ کہا جاتا ہے۔ مزار کے پاس جانے سے سخت سے سخت دل انسان پر بھی رقت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ وہ دلیر باخدا اور صابرہ خاتونِ اہل بیت ہیں۔ جو میدان کربلا سے واپس آئیں۔ اور جن کی ایمانی جرأت حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل نہ ہونے کا باعث بنی۔

قلعہ محمد علی پاشا:- ترکوں کے گورنر محمد علی پاشا کا ایک قلعہ ہے جس میں اس زمانہ کے شاہی انتظامات پاشا کے ساز و سامان رہائش گاہیں اور عجائب گاہیں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ عالیشان مسجد ہے جس کا صرف ایک ہی گنبد ہے۔ یہ مسجد خوبصورتی میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ غیر مسلم سیاح اسے دیکھنے کو آتے رہتے ہیں۔

سیر و تفریح:- موتمر کے مندوبین کی سیر و تفریح کے لئے ازہر کی طرف سے انتظام تھا۔ چنانچہ مندرجہ بالا تمام مقامات کی سیر خود انہوں نے سب کو کرائی۔ اس کے سوا پروگرام میں جولہ حرۃ کے نام سے آزادانہ سیر و تفریح کے لئے بھی وقت تھا۔ اور اس کی خاطر بیس پونڈ ہر مہمان کو دیئے گئے تھے۔

قاہرہ کی اسلامی حالت:- یہاں کی مساجد خوبصورت اور آباد ہیں۔ سب میں قالینیں بچھی ہوئی ہیں۔ ہر مسجد کو پانی اور بجلی مفت حکومت کی طرف سے دی جاتی ہے۔ ہر جامع مسجد کے لئے ایک قاری مقرر ہے۔ جو خطبہ سے آدھ گھنٹہ پہلے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کے سننے کے لئے لوگ پہلے سے آ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد خطیب آتے اور وقت کے مناسب خطبہ پڑھ کر نماز پڑھاتے ہیں۔ آئمہ و خطباء کو اچھی تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ بعض مساجد میں سرکاری طور پر جمعرات کو سورۂ ملک پڑھنے کا انتظام ہے۔ ایک ریڈیو سٹیشن صرف قرآن پاک کے لئے مخصوص ہے۔ جس سے قرآن پاک کے سوا اور کوئی چیز براڈکاسٹ نہیں کی جاتی۔ قرآن شریف قرأت کے ساتھ ریکارڈ کیا ہوا روزانہ چودہ گھنٹہ پڑھا جاتا اور دو دن میں ختم کیا جاتا ہے۔ مصریوں میں قرآن کریم سننے اور سنانے کا جو شوق و ذوق اور شغف ہے دراصل اسی نے ان کو اسلامی عقائد پر قائم رکھا ہوا ہے۔ ورنہ مغربی تہذیب نے جس طرح ان کو متاثر کیا ہے۔ اس سے خطرہ تھا کہ شام کی بعث پارٹی کی طرح وہ بھی ملحد ہو جاتے۔

مکمل آزادئ رائے کی وجہ سے بعض اوقات کوئی آدمی اسلامی روایات کے خلاف لکھ بیٹھتا ہے تو دوسرے ذمہ دار حضرات اس کی تردید کر دیتے ہیں۔

قاہرہ کے جامع ازہر اور حکومت مصر کی طرف سے افریقہ میں عیسائی مشنوں کے مقابلہ کے لئے بہت بڑا کام ہو رہا ہے۔ درحقیقت افریقہ کے پورے براعظم میں اس وقت اسلام اور عیسائیت کی ٹکر ہے۔ مغربی ممالک زیادہ زور سیاسی اغراض کی خاطر لگا رہے ہیں۔ مگر مصر ان کا دندان شکن جواب دے رہا ہے۔ مصر نے عربی ثقافتی مشن تمام ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ لندن تک میں ازہر کے گریجویٹ کام کرنے پر مامور ہیں۔ جو موتمر میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ دیہات میں پاکستان کی طرح مغربی تہذیب کا اثر بہت کم ہے۔ شہروں میں کراچی اور لاہور کی طرح مغربی تہذیب کے آثار پائے جاتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ان میں یہ اثرات بہت پہلے کے ہیں۔ اور پاکستان میں اب اس کا مزہ چکھنے کا شوق پیدا کیا جا رہا ہے شہر قاہرہ میں عالمی سطح پر دارالقرآن کا سنگ بنیاد ابھی موتمر کے موقع پر رکھا گیا ہے۔ علوم شرعیہ کا چرچا ہے۔ جامع ازہر کے ساتھ نئے شہر میں جامعہ قاہرہ نئے علوم کے کالج کے طرز پر موجود ہے۔ لباس پرانا بھی موجود ہے۔ اور گریجویٹوں کے ذریعہ پتلون کا پروپیگنڈا بھی جاری ہے۔ ڈاڑھی بڑے شہروں اور تعلیم یافتہ افراد میں بہت کم ہے مگر ایک خوبی جو مصر سے لے کر حجاز تک بلکہ تمام عرب ممالک کے مسلمانوں میں دیکھی وہ یہ ہے۔ کہ دین کے بارہ میں وہ الجھتے نہیں۔ بہت جلد مان لیتے ہیں۔ ہٹ دھرمی قطعاً نہیں کرتے۔

ہم نے اپنے بیانات میں یہ کہا کہ جس طرح استعمار فرنگ سے سیاسی آزادی حاصل کی ہے۔ تہذیبی آزادی بھی ضروری ہے۔ اسلامی یا عربی تمدن و تہذیب چھوڑ کر مغربی تمدن و تہذیب اختیار کرنا صرف ذہنی غلامی ہے اور بس۔

ایک اور خوبی ہے۔ کہ مصری، اسلام اور جہاد کے نام سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں چنانچہ فرانس و انگریز کے گزشتہ حملہ کے وقت خود صدر ناصر بمباری کے دوران نہایت جرأت سے ریڈیو پر اعلان کرتے ہوئے کہ شیخ ازہر نے جہاد کا حکم دے دیا ہے مصریوں کو گرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مزید برکات اور اخلاص عمل عطا فرمائے۔ آمین!

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیں

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے۔ جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے۔

حب جدوار عنبری نزلہ و زکام، کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور دیسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔
۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔
۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے۔

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

عالمِ اسلام میں مسیحی مشنریوں کی خطرناک سرگرمیاں

محمد اسلم رانا جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت لاہور،

اسلام آج کل جس نازک دور سے گذر رہا ہے وہ نہایت ہی حوصلہ شکن اور قابل افسوس ہے اس میں شک نہیں کہ دین حق ان دنوں افریقہ اور یورپ کے ان حصوں میں مقبول ہو رہا ہے جہاں اس کے نام لینے والے تو درکنار اسے جاننے والے بھی نہ تھے اب وہ ممالک جو عربی تو نہیں البتہ اسلامی کہے جاتے ہیں یا جن میں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی ہے اسلام کے لئے تنگ ہوتے جا رہے ہیں سرمایہ داری اشتراکیت کمیونزم کے دیو انہیں ہڑپ کرنے کو منہ کھولے للچا رہے ہیں۔ وطنیت تہذیب مغرب کی جھوٹی چمک دمک اور لادینیت کا سیلاب بڑھتا آ رہا ہے اکثر و بیشتر ممالک سیاسی عدم استحکام کا شکار ہیں تخریب پسند عناصر نے نظری اور فکری انتشار کی گرم بازاری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ اسلام دشمن ترقی دین حق اور اس کے پیروؤں کو مٹانے کے لئے تندہی سے سرگرم عمل ہیں۔ دیار مغرب کے عوام اور حکومتوں کی اخلاقی و مالی امداد کے سہارے یورپی اور امریکی مسیحی مشنری تبلیغ عیسائیت اور ترویج تہذیب تازہ کے لئے اربوں روپے سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں عالم اسلام میں مسیحی مشنریوں کی مساعی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

پاکستان میں: پاکستان میں مشنریوں کو جو حیرت ناک کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اس کا اعتراف حکومتی حلقوں نے بھی کر لیا ہے۔ ایسٹ ایشیا کرسچن کانفرنس اور نیشنل کرسچن کونسل آف انڈیا پاکستان میں مسیحیت کی تبلیغ و اشاعت کے واسطے کوشاں ہیں ملک کے دونوں حصوں میں آل پاکستان کرسچن کونسل کی شاخیں قائم ہیں۔ ویسٹ پاکستان کرسچن کونسل ۱۹۴۸ء میں قائم ہوئی اگرچہ اسے پاکستان میں کام کرنے والے غیر کاتھولک مشنوں اور تنظیموں کی نمائندہ جماعت ہونے کا دعوٰی ہے تاہم کئی فرقے مثلاً بیت عنیاہ یہوداہ ڈنس اور ایس ڈی اے مشن اس سے متعلق نہیں ہیں اس کے بارہ شعبے ہیں اور صرف انہیں تنظیموں کی نمائندگی کرتی ہے کونسل سے ملحق مشنوں نے پشاور سے کراچی تک ۴۸۹ مختلف مقامات پر گرجاؤں سکولوں، ہسپتالوں اور صنعتی سکولوں کی شکل میں اپنے اڈے جما رکھے ہیں۔ کونسل کی معاون اور مددگار تنظیموں کی تعداد اکیس ہے بیس مشہور مشن ہسپتالوں میں ایک سو انتالیس مسیحی ڈاکٹر، نرسیں اور ماہرین طب مصروف کار ہیں مذکورہ بالا اڈوں میں کام کرنے والے پادریوں اساتذہ، پروفیسروں اور ڈاکٹروں کی تعداد ۹۲۸ ہے

مصر میں: مصر ازمنہ قدیم سے عیسائیت کا مرکز ہے مشرق میں عظیم ترین مسیحی اقلیت مصری ہے چھ سال کے عرصہ میں فروخت ہونے والے انجیل کے نسخوں کی تعداد اسی ہزار سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہو گئی ہے اس حیرت انگیز اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے انہیں بعض سہولتیں مہیا کی ہیں سنہ ۶۳ء کے موسم گرما میں دو ٹیموں کے ہر رکن نے انجیل کے اوسطاً دو سو نسخے روزانہ فروخت کئے۔

تیونس میں: تیونس میں نارتھ افریقہ مشن کے زیر اہتمام عیسائی مشنری ۱۸۸۵ء سے مصروف کار تھی۔ حال ہی میں ایک قانون کے ذریعے ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ بائبل سکول سٹور اور بائبل کارسپانڈنس سکول حکماً بند کر دئے گئے ہیں گذشتہ تین سالوں کے دوران ۱۷ افراد کو مسیحی بنایا ہے مشن کے ڈائریکٹر کے الفاظ میں شمالی افریقہ کی مسلم حکومتوں کے نزدیک آزادی مذہب کا مطلب اپنی مذہبی رسوم و عبادات بجا لانا ہے نہ کہ تبلیغ و قبول مسیحیت کی مکمل چھٹی۔

سوڈان میں: سوڈان گورنمنٹ نے مشن سکول قومیا لئے ہیں تخریبی سرگرمیوں کی بنا پر بہت سے مشنری راہب اور راہبات ملک بدر کر دیئے گئے ان وجوہ کے باعث عرصہ دو سال سے مغربی پریس اور خاص کر کاتھولک اخبارات میں سوڈان کے خلاف ناروا پراپیگنڈہ کی مہم زوروں پر ہے وہاں سے یورپ پہنچنے والے مشنریوں کے بیانات بڑی اہمیت سے شائع ہو رہے ہیں۔ ان پر مظالم کی فرضی داستانیں گھڑ گھڑ کر اس رنگ میں چھپ رہی ہیں گویا ملک بدر مبلغین بڑے ستم رسیدہ ہیں۔ گرجاؤں کو مسجدوں میں تبدیل کرنے اور چھ لاکھ عیسائیوں کو جبراً مسلمان بنانے کی افواہیں گردش کر رہی ہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ مسیحی اور مسیحیت نواز اور مسلم دشمن یہودی پریس خبر رساں ایجنسیوں کا مطلب ایک نوزائیدہ اسلامی مملکت کو بدنام کرنے کے سوا اور کچھ نہیں برطانوی راج کے شروع میں جنوبی سوڈان بہت پسماندہ علاقہ تھا آزادی کے وقت بھی اس کی حالت قریباً ویسی تھی۔ تعلیم پھیلانے کا کام مشنری سوسائٹیوں کے ذمہ تھا مشن سکول سرکاری خرچ پر تعمیر ہوئے ان کے اخراجات کا ۹۸ فی صد سرکاری خزانہ سے ادا ہوتا تھا۔ باہمہ ان اداروں کا تعلیمی معیار پست اور مقصود و مدعا تبلیغ عیسائیت تھا۔ کئی مشنوں کو باقاعدہ سرکاری سرپرستی حاصل تھی اور تمام ملک کو مسیحیت کی آغوش میں لانے کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔

اسلام دشمن: یہاں اس امر کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ سفید فام حکمرانوں کو تبلیغ اسلام ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ شمال سے جنوبی خطہ میں آنے پر سخت پابندیاں تھیں۔ شاذ ہی خاص پرمٹ جاری کئے جاتے تھے جن کے حصول پر یہ پابندی عائد تھی کہ جنوب میں تبلیغ اسلام نہیں کریں گے اور علی الاعلان نماز بھی ادا نہیں کی جائے گی طلوع آفتاب آزادی نے مشنریوں کو سرکاری سرپرستی سے محروم کر دیا اب ان کی مانند مسلمان بھی تبلیغی عزائم کو عملی جامہ پہنا سکتے تھے۔ طویل یکطرفہ مذہبی آزادی نے مشنریوں کا دماغ بگاڑ دیا تھا نئے حالات کا ساتھ دینے کی بجائے وہ آہیں بھرنے لگے کاش جنوبی اور شمالی حصے جدا ہو جائیں! کاش ملک خانہ جنگی کا شکار ہو جاتا کاش قبائل میں پرانی دشمنی اور بغض عناد کو ہوا دی جا سکتی! یہ مشنری ایجنٹوں کی تمنائیں بھی تھیں اور دعائیں بھی!

غلط پراپیگنڈا: اپنے شہریوں کی تعلیم و تربیت کی نگہداشت ہر حکومت کا فرض ہے مشن سکول سرکاری اخراجات پر چلتے تھے قومی ملکیت میں لے لئے گئے انہیں مشنریوں کی نگرانی و ملکیت دینے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ آزادی کے فوراً بعد بہت سے مشنری سیاسیات میں حصے لینے لگے۔ انہیں تعلیمی ادارے قومی ملکیت میں لئے جانے کا بڑا رنج تھا وہ عیسائیوں پر ظلم و ستم کی جھوٹی افواہیں پھیلانے اور عوام کو بغاوت پر آمادہ کرتے ایسے افراد کا وجود ملکی سالمیت اور امن و امان کے منافی معلوم ہوا تو حکومت نے مشنری کارگزاریوں کو قانونی شکل دینے کی غرض سے سنہ ۱۹۶۲ء میں مشنری سوسائٹیز ایکٹ پاس کرنا پڑا اسی ایکٹ کی مخالفت میں اندھے تعصب کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا ہے حالانکہ اس کا مقصد تبلیغی سرگرمیوں کو منضبط کرنا اور سرکاری نگرانی میں لانا ہے۔ ایکٹ کی تمہید میں وضاحت کی گئی ہے کہ اس قانون کی رو سے کسی فرد کی مذہبی آزادی میں مداخلت کئے اور اسے کوئی مذہب قبول کرنے کے حق سے محروم کئے بغیر لائسنس سسٹم کے ذریعے سوڈان میں مشنری سوسائیٹوں کی مساعی کو قواعد و ضوابط کے تحت لانا مقصود ہے کسی ملک میں مصروف کار اداروں اور تنظیموں کا محاسبہ ہرگز معیوب نہیں لیکن سوڈان پر خواہ مخواہ طعن و تشنیع کے تیر برسائے جا رہے ہیں۔

ایک نیا حربہ: مشرق وسطیٰ میں مشن سکولوں نے عرب قومیت کا درس دیا سکولوں اور یونیورسٹیوں نے ایسے اذہان تیار کئے جو آج کل پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ظہور اسلام عرب تہذیب کا ایک ارتقائی مرحلہ تھا اور غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ معقول کامیابیاں آپ کی جنگی قابلیت کا ادنیٰ کرشمہ تھیں صاحب بصیرت اصحاب کے نزدیک یہ دونوں نظریات اسلامی عقائد و افکار کے لئے ہلاہل سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔

ملایا اور سنگاپور: ملایا اور سنگاپور کے مشن سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ ذریعہ تعلیم انگریزی ہونے کی وجہ سے بچے انگریزی سمجھتے ہیں اس لئے عیسائی مشنری رہنماؤں نے وہاں عیسائیت پھیلانے کے لئے ان میں دی نیو انگلش بائبل کی کاپیاں تقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

جماعت الدعوۃ الاسلامیہ جاکرتا کے صدر استاد

اتحاد عرب اور اتحاد عالم اسلام

بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے حسن و خوبی تسلیم کرنے پر ساری دنیا متفق ہوتی ہے۔ کوئی شخص ان کو برا نہیں کہہ سکتا۔ جیسے عدل و انصاف۔ بہادری سخاوت اور انسانی ہمدردی وغیرہ اخلاق فاضلہ۔ چاہے کوئی ان پر کاربند ہو یا نہ لیکن وہ ان کو اچھا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گویا اس قسم کی باتیں انسان کی اصلی فطرت ہوتی ہیں جس پر سارے انسان متفق ہوتے ہیں۔

اسی قسم کی باتوں میں ایک بڑی بات اتفاق و اتحاد ہے یہ ایسا نعرہ ہے کہ آج ساری دنیا میں گونج رہا ہے اور اس کے لئے ہر لیڈر، ہر قوم اور ہر حکومت ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ مگر زمانہ ترقی کا ہے جہاں اہل زمانہ نے کمالات و ایجادات میں ترقی کی ہے اسی طرح بدمعاشی بداخلاقی اور نفس پرستی میں بھی کمال پیدا کیا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے نئے نئے ڈھنگ اختیار کئے گئے ہیں شیطان بھی غافل نہیں ہے اس نے بھی شیطنت کے نئے راستے اختیار کئے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسلام کی کامیاب مخالفت کرنی ہو تو اسلام کے نام سے کرو یعنی کفر کو اسلام اور عیب و گناہ کو ہنر اور کار خیر ثابت کرنے کی کوشش کرو چنانچہ آج شیطان کی یہ چال بڑی کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ آج زنا۔ شراب۔ جوے۔ ناچ رنگ کو شخصی آزادی اور بنیادی حقوق کے نام سے اختیار اور جائز ثابت کیا جاتا ہے عورتوں کی بے پردگی . . . اور بے حیائی کو آزادی نسواں کا خوب صورت نام دیا جاتا ہے۔ مرزائی اور عیسائی ہونے کا جواز آزادی رائے اور آزادی مذہب کے مغربی نظریے سے پیش کیا جاتا ہے ہمیں اس موضوع پر یہاں بحث مطلوب نہیں ہے اصل مقصد یہ ہے کہ بعض امور فطرتاً پسندیدہ اور انسانی صلاح و فلاح کے ضامن ہوتے ہیں اور ان کی بھلائی میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہوتا ان میں سے ایک اتفاق و اتحاد ہے۔

عالم اسلام کا اتحاد اور اسلامی حکومتیں

پروپیگنڈا کرنے والے کیا جانیں کہ عالم اسلام کا اتحاد جتنا پیارا اور قیمتی ہے اتنا ہی اس کی راہ میں دشمنان اسلام زیادہ مشکلات حائل کر رہے ہیں۔ آج محمد ایوب خاں صدر پاکستان نے خارجہ پالیسی میں اچھی خاصی اور خوش آئند تبدیلی پیدا کر دی ہے خدا کرے اس پر اچھی عمارت تعمیر کی جا سکے ورنہ اس سے پہلے پاکستانی سیاست خارجہ امریکی کھونٹے کے گرد گھومتی رہی ہم امریکن گروپ کے ساتھ وابستہ تھے حتی کہ ظفر اللہ قادیانی کی وزارت خارجہ نے ہم کو امریکہ سے دفاعی معاہدہ کی زنجیر میں جکڑ دیا تھا۔

کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ اتفاق بری چیز ہے مگر زمانے کی آزادانہ ترقی نے اس مسلمہ خوبی کو بھی داغدار کر رکھا ہے۔

اتحاد و اتفاق کا غلط استعمال

قابل تعریف اتحاد کو ایک تو اس امر نے قابل مذمت کر دیا ہے کہ خود غرض قوموں نے باہمی اتحاد کو کمزور اقوام پر ظلم کرنے اور ان کے وسائل معیشت پر جبراً قبضہ کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ یہ اتحاد ایسا ہے جیسے چند چوروں کا اتحاد ہو جو اس پاک کام کو ناپاک مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں

دوسرے وہ ظالم و جابر افراد یا قومیں اتفاق و اتحاد کے نام کو محض دکھاوے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ ان کا اتحاد دراصل پالیسی اور ڈپلومیسی کا دوسرا نام ہوتا ہے۔ وہ متحد ہو کر بھی در پردہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ سابق دور کی لیگ اقوام (لیگ آف نیشنز) اور موجودہ دور کی اقوام متحدہ (یو۔ این۔ او) اس کی گواہ ہیں روس اور امریکہ اقوام متحدہ میں شریک ہیں مگر ہر ایک کا مقصود الگ ہے۔ یہ اتحاد نہیں بلکہ اتحاد کے نام سے ایک سیاسی اکھاڑہ ہے۔

ایک تیسری مصیبت ہے وہ یہ کہ کوئی بندۂ خدا صحیح معنوں میں مظلوموں کو ظالموں کے چنگل سے چھڑانے اور اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے ان مظلوموں کے اتفاق و اتحاد کی کوشش کرتا اور خلوص و نیک نیتی کے ساتھ ان کو متحد کرتا ہے تو اس کے مساعی میں کیڑے نکالے جاتے اس کے اتحاد کو خود غرضی پر محمول کیا جاتا اور اس کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کر کے اس کو ناکام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یہی معاملہ آج اتحاد عرب اور صدر عبدالناصر کو پیش آ رہا ہے۔

عربوں نے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشادات پر یقین کیا اور وہ اس کے وعدوں اور قدرتوں پر بھروسہ کر کے اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا کر صحراء عرب سے نکلے تو ترقی یافتہ دنیا ان صحرا نوردوں اور شتر بانوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی۔ اور صدیوں تک مرعوب و مقہور رہنے کے ساتھ ساتھ صلیبی دنیا محو حیرت تھی کہ ان بے سر و سامانی کے ساتھ فتوحات کا راز کیا ہے۔

آخر کار انہوں نے یہی سمجھا کہ ان کا یقین کامل اور اتباع رسول ہی خدائی امداد کا سبب ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان کے یقین کو شکوک میں تبدیل کرنے اور اعمال کو سنت رسول سے ہٹا کر تقلید مغرب پر لگانے کی کامیاب کوشش کی۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے آزادی رائے اور آزادی نسواں کا معجون مرکب استعمال کیا۔ پھر ترکوں اور عربوں میں پھوٹ ڈالی۔ جب مقصد ایک نہ رہا جو صرف اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی خدمت اور عزت تھی تو ان میں اقتدار کی جنگ لازم تھی فرنگی کے اغراض نے عرب ممالک کو اٹھائیس ۲۸ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے سب کو اپنا تابع فرمان بنا لیا۔ ترک کمزور ہو کر روس کے ڈر سے امریکہ کے سہارے جینے لگے۔

مغربی کفن چوروں کی شاطرانہ چالوں کو دیکھئے، مسلمانوں کے مربی اور خیر خواہ ان کے تخت و تاج کے وارث بن گئے۔ ان کے ممالک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ شام فرانس کے حصہ میں آیا عراق پر انگریزی اقتدار قائم ہوا۔ فلسطین کو یہودی وطن بنایا گیا۔ حجاز کو اپنے ماتحت علیحدہ ریاست کی حیثیت دیدی۔ اور تمام نام نہاد سلطانوں اور شیوخ کو اپنا دست نگر یا غلام بنایا۔ مصر اور ترکی بھی اسی لپیٹ میں آئے آخر کار انقلاب کا فطری عمل شروع ہوا۔ مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ ایشیا اور افریقہ کے بڑے بڑے مسلم ممالک اور خاص کر عرب ممالک آزاد ہوئے مگر یہ اہل مغرب کی ریشہ دوانیوں اور دسیسہ کاریوں کے نرغہ میں تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمال عبدالناصر کو پیدا کر دیا۔

جمال عبدالناصر

جمال عبدالناصر نے سید جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اتحاد عالم اسلام (پان اسلامزم) کا نعرہ لگا کر ہزاروں مصیبتوں کا شکار ہونا پسند نہیں کیا بلکہ اس نے اس اتحاد کے لئے عملی کام شروع کیا۔ پہلے اس نے مصری قوم کو متحد کیا۔ پھر آس پاس کے عرب ممالک کو دعوت اتحاد دی آخر کار بحر اوقیانوس سے خلیج فارس تک کے عربوں نے اتحاد کا نعرہ لگایا لیکن یہ نعرہ تب لگایا جب کہ دشمنان اسلام کی شرارتوں سے اس کی اپنی پوزیشن اچھی خاصی محفوظ ہو چکی تھی۔ اتحاد عرب کا یہ نعرہ آج مغربی اقوام کیلئے سوہان روح ہے۔

اتحاد عرب

وہ دیکھتے ہیں کہ مراکش سے لیکر بصرہ تک کے عرب ایک ہو جائیں تو یہ دنیا کا سیاسی نقشہ بدل سکتے ہیں اور یہی بات صدر ناصر نے امریکہ کے ایک خط کے جواب میں کہی تھی کہ تمہاری طاقت امریکی ممالک کی یونین سے ہے ہم عرب بھی متحد ہو جائیں تو تم سے کمزور نہ ہوں گے۔ بات وہی ہے۔ آج الجزائر کے بن بیلا سے لیکر یمن کے عبداللہ سلال تک عبدالناصر کے ساتھی دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتے ہیں۔ اور صدر ناصر کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا کہ اس نے تمام اختلافات کو نظر انداز کر کے تیرہ عرب

جمال عبدالناصر

جمال عبدالناصر نے سید جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اتحاد عالم اسلام پان اسلامزم کا نعرہ لگا کر ہزاروں مصیبتوں کا شکار ہونا پسند نہیں کیا بلکہ اس نے اس اتحاد کے لئے عملی کام شروع کیا پہلے اس نے مصری قوم کو متحد کیا۔ پھر آس پاس کے عرب ممالک کو دعوت اتحاد دی۔ آخر کار بحر اوقیانوس سے خلیج فارس تک کے عربوں نے اتحاد کا نعرہ لگایا لیکن یہ نعرہ تب لگایا جب کہ دشمنان اسلام کی شرارتوں سے اس کی اپنی پوزیشن اچھی خاصی محفوظ ہو چکی تھی۔ اتحاد عرب کا یہ نعرہ آج مغربی اقوام کے لئے سوہان روح ہے۔

سربراہوں کی کانفرنس بلالی اور سب کو گلے لگا کر سارے اختلافات ختم کردیئے۔ صرف شام کی بعث پارٹی جس کا صدر عیسائی ہے اور جو اتحاد پسندی میں مشہور ہے وہ دشمنان اسلام کی خوشی کا باعث بنی ہوئی ہے مگر یہ یقین ہے کہ وہ عرب رائے عامہ کے خلاف چل کر زیادہ دنوں تک نہیں رہ سکتی۔

اتحاد عرب کے مخالف

مندرجہ بالا امور اور خاص کر جمال عبدالناصر کی مساعی اتحاد کتنی دل خوش کن ہیں جن سے عالم اسلام کی عزت و آبرو کو اقوام عالم میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ مگر دشمنان اسلام نے ان کے خلاف خوب مکروہ پروپیگنڈا کیا عربوں میں تو بار بار یہ ذہنیت پیدا کی جانے لگی کہ ناصر تم سب کو ختم کر کے اپنا اقتدار چاہتا ہے۔ باقی اسلامی دنیا میں مغربی ذرائع سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ عبدالناصر عرب اتحاد کا نعرہ لگا کر اسلام کی مخالفت کر رہا ہے۔ اسلام سارے مسلمانوں کو متحد کرنا چاہتا ہے مگر ناصر عرب قومیت کے بت کا پجاری ہے پھر اس کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے کیئے گئے۔ یہاں تک کہ اس پہ کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور جہاں تک ہم نے سنا ہے اس محفل میں ہمارے ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بھی تشریف فرما تھے ہم نہیں چاہتے کہ ان امور پر بحث کریں کہ فتویٰ لگانے والوں کے اپنے اندرونی حالات کیا تھے یا خود وہ کدھر کو جا رہے ہیں ہم تمام مسلم ولاۃ امور (والیان ریاست) کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام سمجھنے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر حقیقی اور یقینی ترقی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ البتہ ہم کسی مسلمان والی یا سلطان کی توہین کے شغلہ کو نہایت مذموم سمجھتے اور اس کو باعث تفریق تصور کرتے ہیں۔

اتحاد عرب کی حقیقت

بہر حال صدر عبدالناصر کے اتحاد عرب کے نعرے کے خلاف جو پروپیگنڈا ہوا یا کیا جا رہا ہے اور پاکستان میں جس کو زیادہ ہوا مودودی صاحب کے آدمیوں نے دی ہے۔

یہ دراصل دشمنان اسلام کا چلایا ہوا ہے۔ ان کو عربوں کا ماضی یاد ہے وہ عربوں کے کارناموں سے ناواقف نہیں ہیں عالم عرب کے ایک اور نیک ہونے کے تصور کے ساتھ ساتھ ان کی آنکھوں کے سامنے صلیبی معرکوں کے نقشے آجاتے ہیں۔

افسوس ان پر نہیں۔ ان مسلمانوں پر ہے جو دانستہ یا نادانستہ صدر عبدالناصر کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اتحاد عرب کا معنی یہ نہیں ہے کہ وہ عالم اسلام کے اتحاد کے خلاف ہیں یا اس کی نفی کرتے ہیں۔

اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ عرصہ دراز کے بعد جب عربوں نے خواب غفلت سے انگڑائی لی۔ تو انہوں نے اپنے کو دشمنوں کی سیاسی چالبازیوں کے اندر مجبور و مقہور پایا۔ صرف جمال عبدالناصر اس پوزیشن میں تھے کہ وہ مرعوب و محکوم عربوں کو اتحاد کی دعوت دے کر غاصبوں سے نجات حاصل کرنے کی تحریک چلائیں۔ چنانچہ ان کی یہ مساعی بڑی حد تک کامیاب ہوئیں

اعتراض کرنے والوں کو کیا معلوم ہے کہ عربوں کی مشکلات کیا ہیں ان کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے انگریز اور امریکہ نے فلسطین میں یہودیوں کو خطرناک اسلحہ فراہم کر کے اور ان کی سیاسی پشت پناہی کر کے تمام عرب ممالک کے مقابلہ میں ایک خوفناک دشمن کھڑا کر دیا ہے۔ تنہا ایک عرب ملک بڑی مشکل سے ہی یہودیوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ ایک مصر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دینی غیبی نصرت سے رعب عطا فرما دیا ہے۔ عرب اتحاد کا مطلب بس اتنا ہے کہ مظلوم عرب ممالک مل کر ظالم سے گلو خلاصی کی کوشش کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہود کے نام سے دوبارہ صلیبی طاقتیں عربوں کو غلام بنانے پر اتر آئیں۔ انہوں نے اتحاد کا کام اپنے گھر سے اور ماحول سے شروع کیا ہے اور ابھی تک وہ اس میں بھی اس درجہ کامیاب نہیں ہوئے۔ کہ وہ عرب سے باہر کی اسلامی دنیا میں اتحاد کے پرچار کے لئے نکلیں نہ ان کو اتنی فرصت مل سکی ہے ایک طرف عربوں کو غلام بنانے کی کوشش ہو رہی ہے دوسری طرف عرب ممالک متحد ہو کر اس سے بچنے کی تدابیر پر غور کر رہے ہیں اس کا یہ مطلب کیسے سمجھا گیا کہ وہ عرب قومیت کے پجاری ہیں اور اسلام پر عرب قومیت کو ترجیح دے رہے ہیں۔ تماشائی بہادر ہوتے ہیں وہ پہلوانوں کو دور سے ہدایات دیا کرتے ہیں کہ کمر سے پکڑ لو۔ بازو قابو کر لو پیٹھ کے بل گرا دو وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت حال ان کو معلوم ہوتی ہے جو دنگل میں اترے ہوئے دشمن کی چوٹوں سے چور چور ہوتے اور بچاؤ کے لیے مختلف حیلے سوچتے ہیں۔ ایک طرف وہ دشمنوں سے گھائل ہوتے ہیں دوسری طرف اپنے بھی دشمنوں کے آلہ کار بن کر پروپیگنڈے کے تیر ان کے جگر میں پیوست کرتے ہیں۔

دوسروں کو کیا معلوم ہے کہ انگریز فرانسیسی اور یہود کے مشترکہ حملہ کا مقابلہ کیسے ہوتا ہے۔ امریکن گروپ کے حملوں اور چالوں سے بچنے کے لئے ان کو بیرونی دنیا میں کس قسم کے سیاسی جوڑ توڑ کی ضرورت ہے۔ افریشیائی گروپ۔ عرب اتحاد اور اشتراکی ممالک سے تعلقات یہ سب امور اسی کوشش کے مختلف مظاہر ہیں۔

یہ کتنی حماقت ہے کہ جو آدمی اپنے گھر کو جوڑنے میں ابھی کامیاب نہیں ہوا۔ اس کو وہاں سے ہٹا کر دنیا بھر کے جوڑنے کا کہا جاتے۔ اگر آپ اس مہم کو خود شروع کریں آپ کو کون روک سکتا ہے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک ہے مگر وہ راہ کی مشکلات سے واقف ہونے کی وجہ سے اتحاد اسلام کا بیڑا اٹھانے کا مدعی نہیں بنا۔ یہی حال ٹرکی اور انڈونیشیا کا ہے

اتحاد عالم اسلام

عالم اسلام کا اتحاد کس کو برا لگتا ہے اس سے پیاری چیز کون ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھ کر بیمار کے درد کا مداوا اور کیا ہو سکتا ہے مگر یہ ہمارے بس کا روگ نہ ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اور تدبیریں بھی نہ کریں۔ پھر جتنا اتحاد بھی ہو سکے اور جو جو بھی مل سکیں وہی غنیمت ہے۔

مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّهٗ ۔

(جو چیز پوری نہ حاصل ہو سکے پوری طرح چھوڑی بھی نہیں جا سکتی)

عالم اسلام کا اتحاد اور اسلامی حکومتیں

پروپیگنڈا کرنے والے کیا جانیں کہ عالم اسلام کا اتحاد جتنا پیارا اور قیمتی ہے اتنا ہی اس کی راہ میں دشمنان اسلام زیادہ مشکلات حائل کر رہے ہیں۔

آج محمد ایوب خاں صدر پاکستان نے خارجہ پالیسی میں اچھی خاصی اور خوش آئند تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ خدا کرے اس پر اچھی عمارت تعمیر کی جا سکے ورنہ اس سے پہلے پاکستانی سیاست خارجہ امریکی کھونٹے کے گرد گھومتی رہی ہم امریکن گروپ کے ساتھ وابستہ تھے حتیٰ کہ ظفر اللہ قادیانی کی وزارت خارجہ نے ہم کو امریکہ سے دفاعی معاہدہ کی زنجیر میں جکڑ دیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ امریکہ کا دشمن ہمارا دشمن اور ہمارا دشمن امریکہ کا دشمن ہوگا۔ اور ہماری جنگ اور صلح مشترکہ رہے گی۔ ظفر اللہ خاں کی اس غلط پالیسی سے فائدہ اٹھا کر بھارت نے روس سے رشتہ جوڑ لیا حالانکہ اندر اندر امریکہ بھی بھارت کا دوست تھا ہم کو دھوکہ میں رکھا۔ اس کا مطلب صرف یہ تھا کہ روس کے خلاف پاکستان امریکہ کے ساتھ ہوگا۔ لیکن بھارت اور پاکستان کے مناقشات میں امریکہ پاکستان کے ساتھ نہ ہوگا۔ ہم نے اس دھوکہ میں اشتراکی ممالک سے دامن بچائے رکھا۔ اس کے نتیجہ میں ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

آپ فرمائیے مصر جو امریکی گروپ سے بچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے وہ امریکہ کے حلیف اور دلی دوست پاکستان کے ساتھ کیسے حقیقی اتحاد کر سکتا تھا۔ جب کہ محمد ایوب خاں صدر مملکت سے پہلے کے بعض ارباب اقتدار نے مصر کی عظیم ابتلاء کے وقت مصر کے خلاف بیان دے دیا تھا۔ ادھر مصر کی موت و حیات کا سوال تھا کہ اگر انگریز سویز اور مصر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ بلکہ تمام ایشیا پر دوبارہ فرنگی استعمار مسلط ہو جاتا ایسے نازک وقت میں جو دوست اور دشمن کی تمیز کا وقت ہوتا ہے۔ اس طرح کی سیاست کیسے عالم اسلام کے اتحاد کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ پاکستانی حکومت کے اعلانات نے اب وہ بدگمانی باقی نہیں رہنے دی جو جنگ مصر و اسرائیل کے وقت کے بیانات سے پیدا ہوئی تھی اور اسی لیے اب حالات بھی پلٹا کھاتے دکھائی دے رہے ہیں ظفر اللہ خاں ہو یا کوئی اور۔ جب انہوں نے ہمیں امریکہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا! اور پاکستانی ارباب اقتدار بین الاقوامی سیاسیات میں ایک گروپ کے ساتھ الحاق ضروری سمجھتے تھے ایسی حالت میں مصر اور عالم اسلام سے مل کر ایک علیحدہ گروپ بنا کر امریکہ کو ناراض کرنا کیسے درست سمجھا جا سکتا۔ اور پھر ناصر کیونکر ناشدنی [illegible]، بات کے لئے نعرہ لگاتا۔

یہی حال ٹرکی حکومت کا تھا۔

اس کے دیوار کے ساتھ روسی سرحد ملتی ہے۔ اور وہ صدیوں سے برسرپیکار رہے ہیں آج بھی ان کے تعلقات اچھے نہیں وہ اپنے کو امریکن گروپ کے ساتھ رہنے کے لئے مجبور پا رہے ہیں وہ کیسے۔ ایسے اتحاد عالم اسلام میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جس سے ان کے امریکی دوست چیں بجبیں ہوں انڈونیشیا کی حالت اس سے دگرگوں ہے وہ امریکی گروپ کے شر کا دسے اپنی آزادی بچانے کے لئے اشتراکی ممالک کا سہارا ضروری سمجھتے ہیں۔

قرآن حکیم کا حکیمانہ ارشاد

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا۔

واغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة

(اور ہم نے ان کے درمیان بغض و عناد کی آگ قیامت تک کے لئے بھڑکا دی ہے)

یہ اس کی رحمت کا صلہ ہے کہ اس ارشاد کے مطابق اس نے ہمیشہ دشمنانِ اسلام کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیے رکھا

(باقی ۱۸۰ پر)

جمعیۃ علمائے اسلام کی خبریں

جمعیۃ علمائے اسلام لانڈھی کراچی کے عظیم الشان اجتماعات

کراچی۔ ۱۰ محرم الحرام وارڈ ٹیکسٹائل ملز لانڈھی میں بعد از نماز عشاء جمعیۃ علمائے اسلام کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بے حیائی ٹرینے بچنے اور عشرہ محرم کے فضائل پر تقریر فرمائی۔ اگلے روز فیروچہ کالونی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالحق صاحب ہزاروی اور مولانا عبدالواحد صاحب نے خطاب کیا۔ ان حضرات نے دونوں مقامات میں جمعیۃ کے کاموں پر روشنی ڈالی۔ اور عوام سے تعاون کا وعدہ لیا۔

لانڈھی میں جمعیۃ کی شاخ

کراچی۔ ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء کو لانڈھی کراچی میں جمعیۃ علمائے اسلام کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ اور مجلس شوریٰ کا تقرر عمل میں آیا۔ نائب امیر مولانا عبدالواحد صاحب نے اراکین جمعیۃ سے خطاب فرمایا۔ اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے اور ممبری کے لئے خدمات پیش کیں۔ عہدیداران کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) مولانا غلام صمدانی امیر جمعیۃ پاکستان ٹیکسٹری۔
(۲) عبدالحق مجروح ہزاروی۔ ناظم اعلیٰ۔
(۳) مولانا نور الواحد صاحب ناظم۔
(۴) گل محمد خان صاحب۔
(۵) مولانا الف خان صاحب۔
(۶) مولانا عبدالواحد صاحب خطیب نائب امیر۔
(۷) مولانا شمس الاحسن صاحب خازن۔

مجلس شوریٰ کے تیس ممبر مقرر ہوئے۔

(عبدالحق مجروح ۔ کراچی)

پونٹر بیری آکاس کی ضبطی

حیدرآباد۔ جمعیۃ علمائے اسلام کے ایک خصوصی اجلاس میں سندھی زبان کے ایک مخش مجموعہ کلام "پونٹر بیری آکاس" کو ضبط کر کے حکومت نے قابل تحسین کردار ادا کیا ہے اس مخش کتاب کی اشاعت پر اہل سندھ کا احتجاج سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس گئے گذرے زمانے میں بھی مسلمانوں میں دینی اور اخلاقی اقدار کے احترام کا جذبہ قابل فخر حد تک موجود ہے کتاب کی ضبطی پر حکومت کو شکریہ کے تار ارسال کئے گئے۔

(تواب دین ناظم جمعیۃ حیدرآباد)

جمعیۃ علمائے اسلام حلبسی (ضلع مردان) کا جدید انتخاب

مردان ۵ جون۔ بعد از نماز جمعہ مقامی جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ امیر حلقہ اتمان بلاق منعقد ہوا۔ جمعیۃ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے مستعد کارکنوں کو عہدوں پر فائز کیا گیا۔" اور بالاتفاق مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر اعلیٰ :۔ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب فاضل جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔

امیر :۔ حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔

ناظم :۔ عبدالمتین متوطن الائی۔

امین :۔ جناب مولوی فضل اکبر صاحب۔

محصل ماہواری چندہ :۔ جناب مولوی وزیر خان صاحب

نیز مقامی جمعیت کے لئے ماہواری چندہ مقرر کر دیا جس کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ ہو گی۔

(عبدالمتین ناظم جمعیۃ العلماء اسلام حلبسی)

مبلغ جمعیۃ علمائے اسلام کا دورہ آزاد کشمیر

گوجرانوالہ ۶ جون ۱۹۶۴ء سے جمعیۃ علمائے اسلام گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا ابو سعید صاحب صدیقی دو ماہ کے لئے آزاد کشمیر کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ اس علاقہ میں عیسائی اور مرزائی کفر و الحاد پھیلانے میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا ان باطل فرقوں کی تردید کریں گے۔ ان کے مکر و فریب کو برہنہ کرنے کے علاوہ جمعیۃ علمائے اسلام کے مقاصد پر روشنی ڈالیں گے۔ اور اہالیان کشمیر کے سامنے آئندہ پروگرام پیش فرمائیں گے۔ حضرت مولانا نے گوجرانوالہ کی تاریخی مساجد میں درس قرآن دیئے۔ اور متعدد خطبات جمعہ میں خطاب فرمائے۔ اور اہل شہر کو حالات حاضرہ سے آگاہ کیا۔

جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ گنج کا اجلاس

گنج مغلپورہ ۵ جون ۱۹۶۴ء کو جمعیۃ علمائے اسلام گنج مغلپورہ میں حافظ کلیم اللہ صاحب نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کر دے۔ نیز اجلاس میں علمائے کرام کی گرفتاریوں اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل میں شریک کرنے پر احتجاج کیا گیا۔

(ضیاء القاسمی ۔ گنج مغلپورہ)

بقیہ عرب اور اسرائیل

برطانوی موقف میں اپنے ملک کی بڑی شخصیتوں کی تائید سے حقیقی وزن پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر واقعی برطانیہ کی مراد یہی تھی تو اسی دور میں اس ابہام کو دور کیا جا سکتا تھا اور پھر عربوں میں تامل اور تذبذب کے پیش نظر اس کی وضاحت اور بھی ضروری تھی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔

انگریز کی دورخی

حال ہی میں ایک نئی دریافت سے برطانیہ کا ذومعنی طلسم ٹوٹ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میک ماہن نے اپنے اس خط میں جو مفہوم پیدا کیا تھا وہ سوچی سمجھی سکیم تھی۔ خود سرکاری کاغذات میں بھی اس خط کی تحریر کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ یہ دریافت کولمبیا یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر اور امن کانفرنس میں امریکہ کے مشیر امور ترکیہ ولیم لین ویسٹرمان کی دستاویزیں ہیں۔ جو انہوں نے سٹینفورڈ یونیورسٹی کے ہوور انسٹی ٹیوٹ (کیلیفورنیا) کو پیش کیں اور وصیت کی کہ ان دستاویزوں کو ان کی وفات کے بعد پڑھا جائے۔ ان کی وفات ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر فیض صایغ کی نظر حال ہی میں ان پر پڑی۔ اور لبنان کے ایک رسالہ "حوار" میں انہیں شائع کرایا گیا۔

یہ اصل میں برطانیہ کے دفتر خارجہ کے انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹیں ہیں۔ جو پیرس امن کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے تیار کی گئی تھیں۔ ان پر "انتہائی خفیہ" کے الفاظ درج ہیں۔

پہلی دستاویز کا عنوان "شاہ حسین سے برطانوی مواعید" ہے۔ یہ بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ان مواعید کو آٹھ شقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی شق میں حالات کو معمول پر رکھنے کی ضمانت دی گئی ہے۔ شق نمبر ۲ اور نمبر ۳ میں عربوں کی آزادی کی حدود اور عراق شام اور فلسطین کے امور کا ذکر ہے۔ ان میں دوران جنگ عربوں سے سودا بازی کی پوری کہانی تحریر ہے۔ برطانوی مفاد کی پوری پیش بندی کی گئی ہے۔ اس کے مطابق برطانیہ عربوں کو جتنے علاقے کی آزادی کی ضمانت دے چکا تھا۔ اس میں غفا، حیفہ اور بصرہ شامل تھا۔ صرف عدن اور بحرین ان حدود سے باہر رکھے گئے تھے۔ شق نمبر ۵ میں کہا گیا ہے کہ:۔

شریف حسین کو خط

حکومت برطانیہ بہتری میک ماہن

کے خط کے مطابق (جو ۲۴ اکتوبر کو شریف حسین کو لکھا گیا) عرب علاقہ کی خود مختاری کو تسلیم کرتی ہے اور بیت المقدس اور فلسطین میں صیہونی نوآبادی کے بارے میں ہماری پالیسی ۴ جنوری ۱۹۱۸ء کو شریف کے نام بھیجے ہوئے پیغام کے مطابق طے شدہ ہے (یاد رہے کہ یہ پیغام کمانڈر ہوگارتھ کے ذریعہ شریف کو بھیجا گیا تھا۔ اس میں ان خدشات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو معاہدہ بالفور کے بعد شریف نے ظاہر کئے تھے)

دوسری دستاویز ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا عنوان ہے "شاہ انگلستان کے مشرق وسطیٰ سے مواعید کا تتمہ"۔ اس میں بھی ۲۴ اکتوبر والے خط کی توثیق کی گئی ہے۔ اس کے مطابق فلسطین کی حدود ابتدائی علاقہ کی نسبت زیادہ وسیع قرار دی گئی ہیں۔ جن میں غفا اور حیفہ سے آگے بڑھ کر شمال میں دریائے لطانی بھی شامل ہے۔

اس مسئلہ پر ایک تار سے بھی روشنی پڑتی ہے اور برطانیہ کا موقف کمزور سے کمزور تر ہو جاتا ہے۔ یہ تار وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر ایڈورڈ گرے نے ۲۰ نومبر ۱۹۱۵ء کو میک ماہن کے نام ارسال کیا تھا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ "حلب، حمص، حما اور دمشق کو موعودہ علاقہ میں شامل کرنے کے لئے وہ فرانس کو مجبور کریں گے۔ اس سے نہ صرف عرب ترکوں کے خلاف انگریزوں کے وفادار رہیں گے بلکہ برطانیہ کا حلقہ اثر بھی وسیع ہو جائیگا" میک ماہن کا خط شریف حسین کو پہنچنے کے ایک ہفتہ بعد یہ تار میک ماہن کو موصول ہوا یہ تار اس خط کے مفہوم کو متعین کر دیتا ہے۔

عرب کا گندا پودا

جنگ کے بعد برطانیہ کا نیا اختیار کرنا اس کی شاطرانہ ذہنیت کا مظہر تھا۔ اگر برطانیہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کے دل سے شکوک و شبہات نکال دینا چاہتا ہے تو اسے کم از کم وہ تمام خط و کتابت منظر عام پر پیش کر دینی چاہیئے جو شریف اور میک ماہن کے مابین ہوئی۔ تاکہ مسلمان برطانیہ کی تاریخ کو دجل و فریب کی تاریخ نہ سمجھیں - یہ الگ بات ہے کہ فلسطین میں مغربی طاقتوں کا گندا پودا تمام مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں اور اس چیلنج کو وہ قبول کر ہی چکے ہیں -

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

آنے والے انتخابات کے لئے حلقے بن گئے یا بن رہے ہیں۔ ووٹروں کی فہرستیں بن گئیں یا بن رہی ہیں۔ یہی وقت کام کا ہے۔ دونوں باتوں میں تمام دیندار مسلمان اور خاص کر ارکان جمعیت دلچسپی لیں اور آئندہ بہتر امیدوار تجویز کرنے کے لئے غور وفکر اور مشورے کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری اداروں میں بہتر آدمی جا کر دین وملت کی صحیح خدمت کریں۔ پالیسی اور طریقِ کار کے لئے مرکز کے فیصلوں پر کاربند ہونا ہوگا جس کے لئے مجلسِ شوریٰ کا اجلاس لاہور میں بلا لیا گیا ہے فقط

غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ مرکزی

اعلان

۲۰ جون کو بعد نماز عشاء کمپنی باغ سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عام جلسہ ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب اہالیان سرگودھا سے خطاب فرمائیں گے۔

روسی قرضے کے لئے بات چیت

کراچی ۱۳ جون ایک کروڑ ڈالر کے روسی قرضے کے لئے آج مغربی پاکستان اور اقتصادی امور کی وزارت کے افسروں اور روسی وفد کے ارکان کے درمیان باقاعدہ بات چیت کا پہلا دور شروع ہوگیا۔

• قرضے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے روسی وفد اتوار کے روز یہاں پہنچا تھے۔ پاکستان روس کے تجارتی نمائندے اور سفارت خانے کے دو افسر اپنے ملک کے وفد کے ساتھ پاکستانی احکام سے بات چیت میں شریک ہوئے پاکستان کی نمائندگی اقتصادی امور کی وزارت کے قائم مقام سیکرٹری مسٹر ایم اسمٰعیل نے کی ان کے ہمراہ دوسرے افسروں کے علاوہ مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر حق نواز بھی تھے دو گھنٹے تک بات چیت کے دوران قرضے کی اصل رقم اس کی شرائط اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر تفصیلی بات چیت ہوئی جن میں پاکستان کو درکار مخصوص قسم کی مشینری بھی شامل ہے نئے قرضے کی تفصیلات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں تاہم خیال ہے کہ مغربی ملکوں سے حاصل کئے جانے والے قرضے کی شرح سود بہت کم ہوگی اور اس کی واپسی کے لئے معیاد بھی کافی طویل ہوگی۔

پاکستان اور روس میں معاہدہ

راولپنڈی ۱۱ جون پاکستان اور سوویٹ یونین میں آج ثقافتی اور سائنسی تعاون کے معاہدہ پر دستخط ہوئے اس کے تحت آرٹ سائنس ثقافت، تعلیم اور کھیلوں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے گا معاہدہ پر وزیر تعلیم ابوطالب مصطفےٰ اور اے اے نستر نکو نے دستخط کئے۔

ایوب شاستری ملاقات

سری نگر ۱۱ جون شیخ عبداللہ نے نئی دہلی سے سری نگر پہنچنے پر کہا کہ میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہونے سے پہلے لندن جاؤں گا انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے میں بعض اور ملکوں کا دورہ بھی کروں جن میں متحدہ عرب جمہوریہ بھی شامل ہے آج صبح نئی دہلی میں شیخ عبداللہ سے چوٹی کے ہندوستانی لیڈروں سے بات چیت کی انہوں نے صدر رادھا کرشنن نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کے بعد مسٹر لال بہادر شاستری مسٹر گلزاری لال نندا وزیر خزانہ مسٹر کرشنا ماچاری وزیر دفاع مسٹر چاون اور وزیر تعلیم مسٹر چھاگلہ سے ملاقات کی۔

عالمی خبریں

۱۹ جون ۱۹۶۴ء

پاکستان کو امریکہ کی دھمکی!

واشنگٹن ۱۱ جون امریکی دفاعی امداد کی کمیٹی کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ تو امریکہ پاکستان کی دفاعی امداد بند کر دے گا امداد کمیٹی کے سربراہ جنرل رابرٹ جے وڈ نے سب کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا امریکہ پاکستان اور چین کے درمیان دفاعی معاہدہ برداشت نہیں کر سکتا۔ سب کمیٹی کے ایک رکن نے ان سے سوال کیا کہ اگر پاکستان جو سیٹو کے دفاعی معاہدہ میں شامل ہے چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرے تو حکومت امریکہ کیا اقدام کرے گی۔ جنرل رابرٹ جے وڈ نے جواب دیا کہ اگر پاکستان نے ایسا کیا تو امریکی حکومت اس مسئلہ پر اعلیٰ سطح پر بات چیت کرے گی کمیٹی کے رکن نے سوال کیا کہ کیا اس صورت میں پاکستان کو دی جانے والی امریکی دفاعی امداد بند کر دی جائے گی۔ جنرل وڈ نے جواب دیا کہ وہ امداد بند کرنے کی حمایت کریں گے۔

پاکستانی دستے پر بھارتی فوج کی فائرنگ

سیالکوٹ ۱۳ جون یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ جموں سرحد پر چرچک کے قریب مقبوضہ کشمیر میں متعین ہندوستانی فوج نے پاکستان کے گشتی دستے پر فائرنگ کی جب پاکستانی دستے نے جوابی فائرنگ کی تو ہندوستانی فوج پسپا ہوگئی۔

سات ڈپٹی الیکشن کمشنروں کا تقرر

کراچی ۱۳ جون۔ آئندہ انتخابات کے دونوں صوبوں میں سات ڈپٹی کمشنر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

ان ڈپٹی الیکشن کمشنروں میں سے چار مشرقی پاکستان کے اور تین مغربی پاکستان کے لئے ہوں گے۔ انتخابات اکتوبر میں ہو رہے ہیں جنہیں ڈپٹی الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا ہے ان میں کرنل ایوب الرحمٰن (چٹاگانگ)، مسٹر معظم حسین (راجشاہی)، مسٹر سلیم الدین احمد (کھلنا)، ڈھاکہ کے لئے مقرر کردہ ڈپٹی الیکشن کمشنر کے نام کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا مغربی پاکستان کے لئے جن افراد کو مقرر کیا گیا ہے ان میں مسٹر طارق اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ، مسٹر اے اے نسیم صاحب ڈویژنل مجسٹریٹ منڈی بہاؤالدین، مسٹر خلیل الرحمن جو الیکشن کے ڈپٹی سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

پاکستانی سفارت خانوں سے غیر ملکیوں کو ملازمت سے جواب دے دیا جائے گا

کراچی ۱۱ جون پاکستانی سفارت خانوں میں کام کرنے والے غیر ملکی ملازمین کی جگہ پاکستانی باشندوں کو ملازم رکھا جائیگا۔ حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ دوست ممالک میں کام کرنے والے پاکستانی سفارت خانوں کی کارگزاری بہتر بنانے کی غرض سے کیا ہے حکومت کے اس فیصلہ کا اثر سب سے پہلے امریکہ اور برطانیہ کے سفارتخانوں پر پڑے گا۔ یہاں کے باشندے کثیر تعداد میں ملازم ہیں پاکستان میں ایسے تعلیم یافتہ افراد کی کثیر تعداد موجود ہے جنہیں پاکستانی سفارت خانوں میں غیر ملکی ملازموں کی جگہ ملازمت فراہم کی جا سکتی ہے

منڈی پھلروان میں ترجمانِ اسلام
تازہ پرچہ دوکان جامع مسجد رحمانی ہوٹل
منڈی پھلروان سے حاصل کریں۔

بہترین آئس کریم وفالودہ
کی
سب سے پرانی و مشہور دکان
حافظ سوڈا واٹر فیکٹری
مسلم بازار
زیر جامع مسجد سرگودھا
کو یاد رکھیں

خداوند کریم آپ کو صحت مند رکھے
انگریزی ادویات خریدنے کے لئے
مقصود میڈیکل ہال (لمیٹڈ)
کچہری بازار سرگودھا پر تشریف لائیں
فون نمبر
۲۴۶۱ - ۲۴۸۹

ہر قسم کے کپڑے
ریشمی - اونی - سوتی و ریڈی میڈ
خریدنے کیلئے
نفیس کلاتھ ہاؤس
امین بازار سرگودھا
پر
تشریف لاویں

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے ارکانِ شوریٰ

جن کی شرکت

۲۲ - ۲۳ صفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ - ۶ جولائی ۶۴ء کو لاہور کے اجلاس میں ضروری ہے

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خانپور امیر مرکزی۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی نائب امیر۔

(۳) حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی رکن موتمر عالم اسلام نائب امیر۔

(۴) حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور جانشین حضرت لاہوری قدس سرہ نائب امیر۔

(۵) حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی۔

(۶) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ ناظم مرکزی۔

(۷) حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور ناظم مرکزی۔

(۸) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب سلطان فونڈری امور خانہ مرکزی جمعیت۔

(۹) جناب حاجی کرامت اللہ صاحب حیدر آباد سالار اعظم مغربی پاکستان۔

(۱۰) سردار شیر عالم خاں صاحب لغاری رئیس بہیم بایہ خاں ناظم اعلیٰ (جنوبی پنجاب) (رکن شوریٰ)

(۱۱) حضرت مولانا صاحبزادہ سراج احمد صاحب خلف الرشید حضرت دین پوری مدظلہ (رکن شوریٰ)

(۱۲) حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف امیر ضلع سکھر۔ (〃)

(۱۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ امیر حیدر آباد (سندھ) ڈویژن (رکن شوریٰ)

(۱۴) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان جنوبی پنجاب (رکن شوریٰ)

(۱۵) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی مہتمم جامعہ رشیدیہ منٹگمری (رکن شوریٰ)

(۱۶) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ضلع جہلم ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب (رکن شوریٰ)

(۱۷) حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع راولپنڈی (رکن شوریٰ)

(۱۸) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیتہ ضلع راولپنڈی (رکن شوریٰ)

(۱۹) حضرت مولانا سید سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد (رکن شوریٰ)

(۲۰) حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (رکن شوریٰ)

(۲۱) حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد پشاور (رکن شوریٰ)

(۲۲) حضرت مولانا حبیب گل صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ (رکن شوریٰ)

(۲۳) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام کوہاٹ۔

(۲۴) حضرت مولانا سید سبحان محمد صاحب امیر ضلع بنوں (〃)

(۲۵) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ (〃)

(۲۶) جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا امیر شمالی پنجاب

(۲۷) جناب قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۲۸) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی (رکن شوریٰ)

(۲۹) حکیم صوفی نذیر محمد صاحب جھنگ ارسطو دوا خانہ۔

(۳۰) حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب مہتمم مظہر العلوم کھڈہ کراچی (رکن شوریٰ)

(۳۱) حضرت مولانا محمد شریف صاحب ٹیکس مغل پور آباد (〃)

(۳۲) جناب حافظ نصر اللہ صاحب خاکوانی رئیس ضلع بہاول نگر (رکن شوریٰ)

(۳۳) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ٹلہ ڈیرہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) خلیفہ حضرت امروٹی شریف (〃)

(۳۴) حضرت مولانا محمد افضل صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام و مہتمم مدرسہ اسلامیہ نوشکی (بلوچستان)

(۳۵) حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ (بلوچستان)

نوٹ

جناب میر صبح صادق خاں صاحب بلوچ کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد۔

جناب محترم ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب نوشہرو فیروز ضلع سکھر

جناب محترم حکیم نواب دین صاحب ناظم اعلیٰ حیدر آباد سندھ۔

جناب ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جامع مسجد لائل پور۔

حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم ضلع راولپنڈی

لاہور:
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ناظم تنظیمات
حضرت مولانا منظور الحق صاحب ناظم نشریات۔
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی ناظم مالیات۔
حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب مصری شاہ

جناب خان غلام قادر خاں صاحب رئیس عیسیٰ خیل کو بطور خاص دعوت دی گئی ہے۔

بقیہ، پاکستان اور مسئلہ کشمیر

کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں اب تک کامیاب ہو سکا ہے۔ بنگال کے حالات کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بیچارہ ہکا بکا رہ گیا۔ بات یہ ہے کہ ہندوستان کا پروپیگنڈا تیز ہے۔ حالانکہ اسلامی ملکوں میں ہم عربی دان نمایندے بھیج کر ان سے زیادہ اپنا کام کر سکتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ہمارے ملک میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں اس صورت حال میں مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک کا مغربی ممالک سے مقابلہ اور ہمارا امریکہ سے جمسار رہنا بھی موثر تھا۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے اس وفد سے بفضلہ تعالیٰ پاکستان کو اس حیثیت سے بھی خوب فائدہ پہنچا۔ وہاں ہمیں یہ سن کر بڑا تعجب ہوا کہ کسی فضل الرحمان پاکستانی نے وہاں عربی میں تقریر کر کے پاکستانی وقار میں اضافہ کرنے کی بجائے تضحیک کا سامان مہیا کیا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ جمعیتہ علماء اسلام کے اس وفد کی وجہ سے ساری غلط فہمیاں رفع ہو گئیں بلکہ بعض حلقے اس امر سے بہت مطمئن ہوئے کہ پاکستان میں سینکڑوں عربی مدارس ہیں اور وہ وفاق المدارس کے ذریعہ ایک نظام کے تحت تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین!

لائل پور میں

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" کا تازہ پرچہ خدام الدین اور دعوت حافظ محمد الیاس صاحب قادری اشرفی حبیب چوک مین بازار محلہ منصور آباد سے حاصل کریں۔

اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا

تمام قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات آگاہ رہیں کہ ترجمان اسلام کا آیندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا

ادارہ

ترجمان اسلام ۳ جولائی ۶۴ء کو شائع ہوگا

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisa

Vol. No. 7 | 19 June 1964 7 Saffar | No. :- 23

حکومت سے جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات

(١) ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کیا جائے

(٢) عیسائیت کی تبلیغ بند اور ارتداد کو جرم قرار دیا جائے ۔

(٣) مرزائی پرویزی اور مودودی لٹریچر کو ضبط کیا جائے جس میں انبیا علیہم السلام ۔ صحابہ کرام رضا اور سلف صالحین پر تنقید کر کے اہل اسلام کے جذبات مجروح کیے گئے ہیں ۔

(٤) شراب ۔ چکلے ۔ فحاشی ۔ عریانی ۔ ڈانس ۔ سود وغیرہ منکرات کو قانوناً جرم اور ارکان اسلام کی پابندی کو لازم قرار دیا جائے

(٥) مغربی تہذیب کی جگہ اسلامی تہذیب کو لایا جائے ۔

(٦) قوم کو جہاد کے لئے تیار کرنے کی خاطر ٹریننگ دی جائے ۔

(٧) ریڈیو پر کنجریوں کے گانوں کی جگہ صحابہ اور مجاہدان اسلام کے کارنامے بیان کئے جائیں

(٨) ملک کو امریکی ایجنٹوں اور غیر ملکی جاسوسوں سے پاک کیا جائے ۔

(٩) کلیدی اسامیوں پر کسی مرتد یا مشتبہ آدمی کو نہ رکھا جائے

(١٠) اخبارات اور شاہراہوں کو مخرب اخلاق اشتہاروں سے صاف رکھا جائے ۔

(١١) رشوت کا انسداد کیا جائے اور اس کی نگرانی کے لئے غیر سرکاری آدمی مقرر کئے جائیں

(١٢) مہنگائی دور کی جائے ۔

(١٣) مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ انصاف کیا جائے ۔

(١٤) عائلی اور تمام غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کیا جائے ۔

(١٥) ملکی دستور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ترمیمات کی روشنی میں ترمیمیں کی جائیں

(١٦) وزیروں کو اسمبلی کے سامنے جواب دہ قرار دیا جائے ۔

(١٧) حج پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں ۔

(١٨) چھٹی جمعہ کے دن مقرر کی جائے ۔

(١٩) جو افسر نماز نہ پڑھے یا شراب پیئے اسے معطل کیا جائے ۔

(٢٠) اوقاف کی آمدنی کو صرف اسلامی کاموں پر خرچ کیا جائے ۔

(٢١) جن جلوسوں سے ملک کا امن و امان خطرہ میں پڑے ان کو بند کیا جائے ۔

(٢٢) مشاورتی کونسل اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں سے بے دین عناصر کو نکال کر صحیح دینی و معتمد علماء کو لیا جائے

(٢٣) مسئلہ ختم نبوت اور [illegible] صحابہ کرام کی عظمت کی حفاظت کے لئے خاص قانون وضع کیا جائے

(٢٤) ریڈ کراس کی بجائے ہلال احمر رائج کیا جائے

(٢٥) دفاتر اور تعلیمی اداروں میں اپنی قومی زبان اردو (اور بنگالی) کو رائج کیا جائے ۔

(٢٦) اور عربی کو بین الاقوامی اسلامی زبان کی حیثیت سے رائج کیا جائے ۔

(٢٧) تمام معاشی اور دفاعی سامان ملک کے اندر تیار کرنے کا انتظام کر کے ملک کو خود کفیل بنایا جائے ۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بحکم امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ لاہور میں ٥-٦ جولائی کو ہونا قرار پایا ہے ۔

اجلاس: صبح ٨ بجے سے ١ بجے تک سہ پہر ٣ بجے سے ٥ بجے تک اجلاس ہوتے رہیں گے ۔ رات کو بعد از نماز عشا عہدہ داروں کی خصوصی مجلس مشاورت ہوگی ۔

تمام ارکان شوریٰ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں

ایجنڈا حسب ذیل ہے :-

(١) دستور جمعیۃ علماء اسلام پر نظر ثانی کی تکمیل ۔ (٢) جمعیۃ کی تنظیمی رفتار کا جائزہ اور مناسب تجاویز (٣) صوبائی اور مرکزی اسمبلی میں اصلاحی رفتار کی رپورٹ اور اس پر غور ۔ (٤) عائلی قوانین کے بارہ میں غور و خوض (٥) اسلامی قوانین کے نفاذ کی تدابیر پر بحث (٦) قاہرہ اور مصر کے حالات کی رپورٹ اور اس کے نتائج پر غور (٧) آنے والے ملکی انتخابات کے بارہ میں فیصلے ۔ (٨) احیاء و انفاذ اسلام کے سلسلہ میں سرکاری اور غیر سرکاری طریق کار کا جائزہ (٩) فرقہ وارانہ مناقشات کا جائزہ اور ان کے روک تھام کی صحیح تجاویز (١٠) دیگر امور باجازت صدر ۔

غلام غوث ہزاروی

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین

○ ملک میں اسلامی جمہوریت کے لئے جد و جہد کرنا ۔

○ ملک میں قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کے مطابق قوانین نافذ کرنے کی سعی کرنا ۔

○ سرکاری دفاتر اور معاشرہ کی اصلاح کیلئے مناسب اقدامات

○ اسلام کی تبلیغ اور دینی علوم کی ترویج

○ الحاد و ارتداد اور بے دینی کا انسداد ۔

○ اخوۃ اسلامیہ کا درس اور عالم اسلام میں ربط و اتحاد کی کوشش

○ ملکی استحکام ۔ جہاد کی ترغیب اور اقتصادی ناہمواری کی روک تھام

○ ملکی سیاسیات میں اہل ملک کی صحیح رہنمائی ۔

○ ملک کی حفاظت اور تمام جائز کاموں میں حکومت سے تعاون ۔

○ حکومت ۔ حکام اور عوام کو دعوت حق دیتے رہنا ۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

Rashid Ahmad Noor Puri

شاخ اسلامی مشن مچھی بار ابہار پور

العلماءُ ورثۃُ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم :۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ؍
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
معاون ایڈیٹر
غازی خدا بخش

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام
لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپیہ ۵۰ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۷ | ۵ ؍ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۰ ؍ مارچ ۱۹۶۴ء موافق ۸ ؍ چیت ۲۰۲۰ سمبت بکرمی | شمارہ ۱۱

سندھ کے سہروردی مشائخ

(میمن عبد المجید سندھی)

سب سے پہلے سہروردی بزرگ . جو سندھ میں رونق افروز ہوئے حضرت مخدوم نوح بکھری تھے ۔ آپ سلسلۂ سہروردیہ میں ایک خاص اہمیت و عظمت کے مالک تھے ۔ حضرت مخدوم صاحب حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (۱۱۴۴ ' ۱۲۳۴ء) کے مرید اور خلیفہ تھے اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سے پہلے خرقۂ خلافت حاصل کر کے مرشد کے حکم کے مطابق تبلیغ کے ارادے سے بکھر میں آ کر رہے تھے ۔ آپ کے بعد جب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ، حضرت شیخ شہاب الدین کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت حاصل کر کے رخصت ہونے لگے ۔ تو حضرت شیخ نے آپ کو فرمایا کہ ہمارے مریدوں میں سے ایک ہدایت والے مرید شیخ نوح سندھ کے شہر فرشتہ (بکھر کا پرانا نام) میں ہے ۔ اس سے ضرور ملاقات کریں ۔ کیونکہ وہ چراغ ، بتی اور تیل خود لے کر ہمارے پاس آئے تھے ۔ اور انہیں صرف روشن کرنے کی ضرورت تھی ۔ حضرت زکریا اپنے مرشد کے حکم کے مطابق بکھر میں آئے ۔ لیکن اس سے پہلے حضرت مخدوم نوح واصل باللہ ہو چکے تھے ۔ افسوس کہ آپ کے مفصل حالات سندھ کے تذکروں میں نہیں ملتے ۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ آپ نے قدیم دور میں اسلامی تصوف کے تبلیغ کی اہم خدمات انجام دی ہونگی ۔

آپ کی عظمت کا واضح ثبوت آپ کے شیخ کا وہ بیان ہے جو اوپر آچکا ہے ۔ اس کے علاوہ دوسرے بزرگ لوگ بھی آپ کی عظمت کا اعتراف کرتے رہے ہیں ۔ حدیقۃ الاولیاء کے مصنف آپ کے اوصاف کے ضمن میں لکھتے ہیں :۔

" آں بزرگوار نامدار سر دفتر مشائخ کبار ، صاحب توفیق فارس مضمار تحقیق شیخ الشیوخ ، نوح بکھری قدس سرہٗ از جملہ اولیائے کرام و مشائخ عظام سندھ بود از فرقہ مقبولان درگاہ و باریافتگان خلوت محبت اللہ دست ارادت از شہاب الحق و الدین برہان الصدق و الیقین ، شیخ شہاب الدین گرفتہ "

صاحب تحفۃ الکرام اس طرح رقم طراز ہیں :۔

" شیخ نوح بکھری سہروردی از اجل اولیائے سندھ و اکمل مریدان شیخ شہاب الدین سہروردی است ۔ " (ج ۳ ص ۱۴)

آپ کا مزار مبارک بکھر کے قلعہ میں ریلوے بند کے پاس واقع ہے ۔

بخاری مشائخ

سہروردی مشائخ میں سے بخاری بزرگوں کا بھی سندھ سے قریبی تعلق رہا ہے ۔ حضرت جلال سرخ بخاری ۔ بخارا سے ملتان آنے کے بعد بکھر آتے تھے اور آپ نے کچھ عرصے کے لئے یہیں سکونت اختیار کی تھی ۔ بکھر کے دوران قیام میں بکھر کے ایک بزرگ سید بدر الدین کی لڑکی سے آپ کا نکاح ہو گیا ۔ نکاح کی بشارت آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور سید بدر الدین کو بھی اس قسم کا ارشاد ہوا تھا (تحفۃ الکرام ج ۲ ص ۳۶)

سید بدر الدین بن سید صدر الدین خطیب کے متعلق صاحب تحفۃ الکرام نے لکھا ہے کہ آپ کا نسب امام علی نقوی رضہ سے ملتا ہے ۔ صاحب تحفۃ الکرام آپ کی بزرگی اور اوصاف کے معترف ہیں ۔ اس کے علاوہ آپ کی اولاد کے متعلق بھی لکھا ہے کہ وہ سرداری اور نسب کی بزرگی میں روہڑی میں مشہور ہیں ۔ (ص ۱۲۵)

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا بھی سندھ سے قریبی تعلق تھا ۔ آپ فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں اوچ اور سندھ کے شیخ الاسلام تھے اور سیوستان کے اطراف کا کچھ علاقہ آپ کی جاگیر میں تھا ۔ اس کے علاوہ سندھ کے حکمران بھی آپ کے مرید تھے ۔ جب فیروز تغلق نے ٹھٹھہ پر تاخت کی تو پہلے اسے ناکامی ہوئی ۔ دوسری مرتبہ بھی اسے کامیابی نہیں ہوئی تھی ۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت آئے اور سندھ کے امیروں سے ملے تب جا کر حاکم ٹھٹھہ نے اطاعت قبول کی ۔

مخدوم سید حامد بن سید جہانیاں جہاں گشت نے خود کو سندھی لکھا ہے ۔ آپ نے سید امیر کبیر قطب الدین مدنی کے ملفوظات عربی میں قلمبند کئے ہیں اور ان میں اپنے نام کے ساتھ " السندھی " لکھا ہے ۔ یہ مجموعہ ملفوظات ، کتب خانہ اولاد سید فضل اللہ گوسائیں محلہ بارہ دری صوبہ بہار سے ملا ہے ۔ حضرت مخدوم حامد بکھر میں کافی عرصہ رہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے خود کو سندھی لکھا ہے آپ کے بھائی سید محمود بن جہانیاں جہاں گشت نے بکھر کے ایک بزرگ سید علاؤ الدین بن سید شہاب الدین بن سید موسیٰ بن سید علاؤ الدین بن سید محمود مکی کی لڑکی سے شادی کی تھی ۔ جس کے بطن سے سید فیض اللہ تولد ہوئے ۔ معلوم ہوتا کہ سید فیض اللہ نے مستقل طور پر سندھ میں ہی اقامت اختیار کی ۔ کیونکہ تحفۃ الکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اولاد میں سے سید فضل اللہ بن سید قطب الدین ۔ بن سید ابراہیم بن راجو بن سید اسمٰعیل بن سید فیض اللہ بن سید محمود ۔ بن مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے بکھر کے ایک رضوی سید محمود بن سید فخر الدین سید علاؤ الدین بن سید ابراہیم ثانی بن سید قاسم کی لڑکی سے عقد کیا تھا جس کے بطن سے سید نظام الدین تولد ہوئے ۔

سید محمد مکی

جزیرہ بکھر کا قدیم نام فرشتہ تھا ۔ الور کی ویرانی کی وجہ سے الور کے آدمی یہاں آ کر رہنے لگے تھے اس کا بکھر نام سید محمد مکی کے آنے کی وجہ سے پڑا جو اس زمانے میں بکھر میں وارد ہوئے جب یہ جزیرہ الور کی ویرانی کے بعد نیا نیا بس رہا تھا ۔ تحفۃ الکرام کی ایک روایت ہے کہ سید محمد مکی اس شہر میں صبح کو وارد ہوتے اور فرمایا " جعل اللہ بکرتی فی البقعۃ المبارکۃ " یعنی اللہ تعالےٰ نے میری صبح برکت والی زمین پر کی ۔ اس دن سے اس کا نام فرشتہ بدل کر بکھر ہو گیا ۔ تحفۃ الکرام کی دوسری روایت ہے کہ ادھر آتے ہوئے دوران سفر میں

(باقی ص ۹ پر)

اس کے احکام کے مرضیات اس کے اوضاع و اطوار اس کے اخلاق و عادات غرض کل نظام حیات میں اس کی سنت ہر فرد کے لئے افراد امت میں سے دلیل راہ ہوگی۔ پھر وہاں کیوں؟ اور کیوں کر؟ کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ سوائے تسلیم و انقیاد و اطاعت و فرمانبرداری کے کوئی چیز باقی ہی نہیں رہتی، اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے، اس کی رضامندی خدا تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ خود حق تعالیٰ یونہی فرما چکے ہیں جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ واضح ہو جائے گا۔ ہاں عبادت بہرحال اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ رسول کی اطاعت سے اس کی عبادت لازم نہیں آتی۔ عبادت و بندگی اور چیز ہے اطاعت و تسلیم اور چیز ہے دونوں میں غلطنہ کرنا چاہئے، مقصد صرف اتنا ہے کہ رسول کی رہنمائی میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی عبادت و بندگی کی جائے۔ اب وہ رہنمائی مختلف صورتوں میں ہوگی۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف صاف طور پر نسبت کر کے ارشاد فرمایا جائے گا، کبھی اپنی طرف سے کچھ ارشاد فرمائیں گے گو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگا۔ لیکن لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی نسبت نہیں ہوگی۔ کبھی ان کے اتباع اتباع ان کے طرز و طریقہ کو دیکھ کر رہنمائی حاصل کریں گے۔ غرضیکہ رہنمائی حاصل کرنے کے طریقے مختلف ہوں گے۔

نبی رسول یا پیغمبر

لغت عرب میں "نبا" اس خبر کو کہتے ہیں جس میں فائدہ ہو اور فائدہ بھی عظیم اور اس خبر سننے والے کو علم و اطمینان بھی حاصل ہو۔ غرض کہ تین چیزیں اس میں ضروری ہوں۔ (۱) خبر فائدے کی ہو۔ (۲) فائدہ بھی عظیم الشان ہو۔ (۳) سننے والے کو یقین کامل یا اطمینان قلب حاصل ہو جاتے۔ قرآن کریم نے اسی لغت سے نبی کا لفظ ایک ایسے انسان کے لئے استعمال کیا جس نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے فائدہ اور نفع کی ایسی عظیم الشان خبریں سنائیں جن سے ان کے عقول قاصر ہیں، صرف اپنی نارسا سے وہاں تک رسائی نہیں کر سکتے ظاہر ہے کہ ایسی باتیں وہی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں گی۔ جو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے ہوں گی۔ اور پھر ان خبروں پر اطمینان یا علم جب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ خبر دینے والا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل بھی پیش کرے یا صرف اس کی زندگی ہی اتنی پاکیزہ، اتنی اعلیٰ و مقدس ہو کہ اس پر جھوٹ کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکے۔ اس کی بات سنتے ہی لوگوں کو یقین آجاتے اب صرف "نبی" کا لفظ ہی لغت عرب کے مطابق ان سب حقائق پر روشنی ڈالتا ہے جس کی تفصیل و تحقیق کے لئے صفحات بھی ناکافی ہیں۔ شیطانی وساوس یا طبعی حجود و عناد اگر قبول سے مانع آجائے تو یہ دوسری بات ہے۔

رسالت

لغت عرب میں رسالت کے معنے ایک پیغام کے ہیں اور "رسول" کہتے ہیں پیغام پہنچانے والے کو قرآن کریم نے لفظ کو پیغام پہنچانے کے لئے استعمال کیا جو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی جانب سے دین و دنیا کے مصالح کے بارہ میں پیغامات اس کے بندوں تک پہنچائے۔

اب خلاصہ یہ ہوا کہ "اسلام" کی زبان میں "نبی و رسول" وہ پیغمبر ہے جس کا خود اللہ تعالیٰ نے انتخاب فرمایا ہو۔ خدائے تعالیٰ کے پیغامات اس کے بندوں تک پہنچاتا ہو، دین و دنیا کے مصالح و منافع کے لئے ایک قانون حیات "ایک نظام العمل" ایک "دستور اساسی" پیش کرتا ہو۔ ایسے احکام ایسے حقائق ایسے امور ان کو ارشاد کرتا ہو۔ جن سے ان کی عقول قاصر ہوں، ایسے دقیق و غامض باتوں کی اطلاع دیتا ہو۔ جہاں ان کا طائر عقل پرواز نہ کر سکتا ہو۔ ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرتا ہو، نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و عذاب سے ڈراتا ہو۔ جو حکم دیتا ہو وہ خود کرتا ہو۔ خود ان کے لئے مجسم پیکر عمل ہو۔ اس قانون حیات و نظام عمل کے لئے اس کا وجود آئینہ ہو، یہ ہے اسلام کی زبان میں شریعت کی لغت میں رسول و نبی کے معنی۔ اسی کو ہم اپنی زبان میں پیغمبر کہتے ہیں۔ "رسول" و "نبی" میں فرق کیا ہے یہ ایک محض علمی چیز ہے، ہمارے موضوع سے خارج ہے لیکن اجمالاً اتنا واضح رہے کہ حافظ ابن تیمیہ نے کتاب النبوت میں جو فرق بیان کیا وہ ہمیں سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ جس کا خلاصہ صرف اتنا ہے "کہ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے صرف غیب کی خبروں سے قوم کو اطلاع دیتا ہو، ان کو نصیحت کرتا ہو، ان کی اصلاح کرتا ہو اور اللہ کی جانب سے اس کو "وحی" ہوتی ہو وہ "نبی" کہلاتا ہے۔ اگر ان اوصاف کے ساتھ وہ کفار کی طرف اور نافرمان قوم کو تبلیغ پر مامور بھی کیا جاتے تو وہ "رسول" بھی ہوگا۔

اب ہم قرآن کریم کی روشنی میں "انبیا و رسل" کے خواص و لوازم پیش کرتے ہیں۔ لیکن اتنا معلوم رہے کہ "انبیاء و رسل" کے عام خصائص بحیثیت نبوت و رسالت سب مشترک ہیں۔ قرآن کریم نے جتنے کمالات اور اوصاف انبیاء و رسل کے بیان کر دیئے ہیں وہ سب حضرت خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ کمال موجود ہیں کیونکہ آپ سب انبیاء و رسل سے افضل ہیں آپ سید الانبیاء ہیں، خاتم الانبیاء ہیں۔ یہ نصوص قطعیہ کا مفاد ہے اور امت مرحومہ کا "اجماعی عقیدہ" ہے اور تاریخ عالم کی "حقیقت ثابتہ" ہے اور اسلامی دور کے حیرت انگیز کارنامے اس کے شاہد عدل ہیں۔

قرآن کریم نے بہت سے انبیاء و رسل کے خصائص و کمالات بیان کرنے کے بعد آپ کو حکم دیا اور فرمایا اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ (الانعام) یعنی "یہ حضرات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے۔ آپ بھی انہیں کے طریقے پر چلئے"

اس سے یہ صاف معلوم ہوا کہ انبیاء کے جتنے عملی و علمی کمالات تھے۔ آپ ان سے مالا مال تھے۔ اس لئے ہم جتنی آیات کریمہ مختلف انبیاء و رسل کے خصائص و اوصاف میں پیش کریں گے۔ مقصود ان سے صرف نبوت کے کمالات و خصائص ہوں گے جو اصل نبوت کی وجہ سے قدر مشترک سب میں موجود ہیں۔

(بشکریہ بینات)

نقد و نظر

صحابہ معیار حق ہیں

مودودی مسلک پر نقد و نظر

تصنیف: مولانا سید امین الحق صاحب

سائز ۲۰×۲۶/۸

ضخامت ۱۰۰ صفحات قیمت ۲ روپے

رئیس المحققین۔ حضرت مولانا سید امین الحق صاحب خطیب جامع مسجد شیخوپورہ کی تازہ تصنیف اور تحقیق کا نادر نمونہ ہے۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں مودودی عقائد و نظریات کے تار و پود بکھیرنے کے علاوہ صحابہ کے معیار حق ہونے پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ اور مخالفین کو مسکت جواب دیئے ہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔

ملنے کا پتہ

دفتر ترجمان اسلام، بیرون دہلی گیٹ متصل مزار شاہ محمد غوث۔ لاہور

کتب خانہ انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ لاہور

نوٹ:۔ تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (ادارہ)

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" "جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب جدوار عنبری نزلہ زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خاص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دیکر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں معدہ و جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

۷۰۶

دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۵ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ

"اکھنڈ بھارت نہیں، اسلامی ہند بنے گا"

ہندوستان میں جیسے جیسے کانگریس کی پرانی قیادت زوال پذیر ہوتی جا رہی ہے اور پنڈت نہرو کا اثر و رسوخ کم ہو رہا ہے اسی رفتار سے وہاں کی ہندو فرقہ پرست جماعتیں سر اٹھاتی جاتی رہی ہیں اور اپنی مسلم آزاری، پاکستان دشمنی کی پالیسی کو شدید تر بناتی جا رہی ہیں۔ ابھی حال ہی میں وہاں کی مشہور فرقہ پرست جماعت جن سنگھ نے اپنے ایک اجتماع میں علانیہ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ان کی جماعت کا بنیادی مقصد و مدعا۔ ملک کی تقسیم کو ناکام بنا کر، پاکستان کو ختم کرنا اور ہندوستان سے مسلم اثرات نابود کرنا ہے۔ اور بھارت کو اکھنڈ بھارت بنانا ہے۔

در حقیقت ہندوؤں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت اس علاقہ کے امن و سلامتی کے لئے سخت چیلنج اور خطرہ بنی ہوئی ہے۔ یہ ذہنیت جس کے پیچھے تاریخی حقائق کے بجائے برطانوی ڈپلومیسی کے غلط کردہ عوامل کارفرما ہیں اور جو سراسر مصنوعی طور پر پیدا کردہ ہے۔ ایک ایسی انتہائی طرف بڑھ رہی ہے جس کے نتائج بالآخر خود ہندوؤں اور ان کے ملک بھارت کے لئے نہایت درجہ المناک نکلیں گے۔

شاید ہندوؤں کو یہ بات بتانے والا کوئی نہیں ہے کہ اس ملک کے تاریخی ارتقاء و تغیرات کا تقاضا ہرگز ایک خالص ہندو سلطنت کے قیام کا نہیں ہے۔ اگر آج وہ اس سرزمین کے بیشتر حصہ پر ایک غالب اکثریت کی حیثیت سے قابض و متصرف ہو گئے ہیں تو یہ مسلمانوں کی اس مضبوط و ہمہ گیر حیثیت کو نقصان پہنچانے کی خفیہ برطانوی چال کا حصہ ہے۔ جو ایشیا و مشرق پر ان کو صدیوں سے حاصل رہا ہے اور امریکہ اب اس لئے اس برطانوی منصوبہ کا ممد بن گیا ہے کہ جدید چین کے بڑھتے ہوئے اثرات کا ہندو بھارت کے ذریعہ مقابلہ کر سکے۔ لیکن انجام کار یہ صورت حال ختم ہو گی۔ اور اگر آج ہندوستان اپنے ان دو عظیم ہمسایوں پاکستان و چین سے مصالحت کا رویہ اختیار نہیں کرتا ہے۔ تو کل تباہ کن شکست و ریخت کے بعد بصد پشیمانی اسے تاریخی مطالبہ کے آگے سرنگوں ہونا پڑے گا۔

جس طرح مشرق بعید کی قسمت آہستہ آہستہ جدید چین کے حق میں تبدیل ہو رہی ہے اسی طرح مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب کی قسمت بھی مسلمان ممالک کے حق میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ افریقہ کی نو آزاد قومیں بھی سیاسی اعتبار سے مسلمان ملکوں کے ساتھ بالخصوص مصر کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں۔ ان تاریخی تقاضوں کو بدل دینا قطعی ناممکن ہے۔ امریکہ اور اس کے دوستوں کا سہارا بھی ان حقائق کو نہیں بدل سکتا۔ ان حالات میں تدبر و دانش کا تو یہی تقاضا تھا کہ بھارت کے مفکرین اپنی قوم کو یہ مشورہ دیتے کہ وہ اپنی ہندودیت کی بقا کے لئے ہی مسلمانوں سے اور پاکستان سے بگاڑ پیدا نہ کرے اور خواہ مخواہ کی جنگ مول نہ لے۔

مسلمان اگرچہ آج کمزور ہیں، لیکن وہ دنیا کی ایک ایسی ٹھوس طاقت ہیں۔ جس کے پیچھے ایک مضبوط فکری و تاریخی حیثیت کارفرما ہے۔ جنہیں مادی اعتبار سے تو بہت کچھ پیس دیا گیا تھا۔ لیکن ذہنی اعتبار سے وہ مٹائے نہیں جا سکے اب ان کی بیداری کا عہد آ گیا ہے۔ نہ تو وہ اپنی عظمت پارینہ کو بھول سکے ہیں۔ نہ حال کی رفتار پر قانع ہیں اور نہ مستقبل سے بے پرواہ رہے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کو خوب یاد ہے کہ اس برصغیر سے ان کی ہزار سالہ وابستگی کس حیثیت کی حامل تھی، وہ کیا دعوت و فریضہ لے کر یہاں آئے تھے۔ اس سرزمین کی تعمیر و تہذیب میں ان کا کتنا حصہ ہے۔ وہ یہاں کیا کیا حقوق رکھتے ہیں اور وہ کیا کیا مجبوریاں تھیں جن کے تحت انہیں برصغیر کے پورے علاقہ سے دست کش ہو کر ایک چھوٹے سے خطہ پر قناعت کرنا پڑا تھا، اور آگ و خون کے کن کن سیلابوں سے گزرنا پڑا، اور ابھی تک ان کی کیا کیا وابستگیاں وہاں موجود ہیں۔ ہندو بھی یہود کی طرح ہرگز اپنے بل بوتے پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ انہیں بہرحال کسی کی کفالت کی ضرورت ہے امریکہ آج دونوں کا سرپرست بنا ہوا ہے۔ امریکہ کی یہ سرپرستی کب تک قائم رہے گی اور یہ دونوں قومیں اس سرپرستی کے اعتماد اور گھونسے پر کب تک ناچتی رہیں گی۔ کب تک اپنے ہمسایوں کے ساتھ بگاڑتی رہیں گی۔ اس کے لئے صرف اسی وقت تک کی مہلت ہے جب تک عرب و ایشیا کے مسلمان متفرق ہیں۔ جس دن انہوں نے مرکزیت اختیار کر لی۔ اسی دن ہی اس علاقہ کی سربراہی ان کے حصہ میں آ جائے گی۔

بہرحال ہم ہندو فرقہ پرستوں کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں انہیں بتا دیتے ہیں کہ پاکستان ختم ہونے کے لئے نہیں بنا ہے اور یہ کہ اگر برصغیر کا اتحاد کبھی عمل میں آیا تو وہ اسلامی اقتدار کی صورت میں ہی عمل میں آ سکے گا۔ اور پاکستان کی صورت میں تشکیل پذیر ہو گا۔ اسرائیل کو عربوں کا زیر نگیں بننا پڑے گا اور بھارت کو پاکستان کا۔

اس سلسلے میں ایک گذارش ہمیں اہل پاکستان سے بھی کرنا ہے۔ خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں۔ صاحب جاہ و ثروت ہوں عوام ہوں یا خواص ہوں۔ کہ انہیں بھارت کے فرقہ پرست ہندوؤں کے اس شر پسندانہ اعلانات کو سرسری طور پر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ ہندوستان تیزی سے فرقہ پرست عناصر کی گرفت میں جا رہا ہے امریکن پالیسی و ڈپلومیسی ان عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اس بارے میں ہر دم چوکنا رہنا چاہیئے اس لئے کہ ذرا سی غفلت بھی بہت نمایاں نقصان کا باعث بن سکتی۔

اسلام کی سربلندی اور اتحاد ملی میں ہی تمام خطرات سے محفوظ رہنے اور ہر طرح کی کامیابیاں حاصل کر لینے کا راز پوشیدہ ہے۔

قائدین جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی روانگی

مصر و حجاز کی طرف

۶ مارچ ۱۹۶۷ء کی تاریخ، پاکستان کی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت کی حامل رہے گی۔ ابھی اس تاریخ کی صبح طلوع نہیں ہونے پائی تھی اور رات نے اپنا نصف سفر ہی طے کیا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مردانِ احرار کا چھوٹا سا قافلہ، ملت اسلامیہ پاکستان کی دردمندیاں لئے ہوئے قاہرہ کو روانہ ہو گیا۔

علامۃ العصر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ قائد و مفکر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، سالار جمعیۃ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جناب مولانا تاج الاسلام صاحب رات کو دو بجے طیارہ پر سوار ہو گئے۔

جامعہ ازہر کی مجلس تحقیقات اسلامیہ کے خصوصی اجتماع میں ان حضرات کی شرکت، پاکستانی مسلمانوں کی دینی عظمت و اہمیت کا ایک عظیم اعتراف ہے اور یہ اس بات کا واضح اظہار بھی ہے کہ جہاں تک دین و مذہب کا تعلق ہے۔ عرب و عجم ہر جگہ کے مسلمان، بلا تفریق و امتیاز ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی دینی وحدت میں اصل مرکزیت ہے۔ ان کے فکر و عمل کا یہ سانچہ انمٹ بھی ہے اور یکساں بھی۔ ان کی دینی یگانگت ہرگز مٹائی نہیں جا سکتی اور جب تک یہ ایک اساس قائم ہے وہ متفرق ملکوں اور مختلف قومیتوں کے باوجود ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔

قاہرہ میں عالم اسلام کے ان چیدہ چیدہ نمایندگان کا اجتماع مسلمان دشمن طاقتوں پر یہ ثابت کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی اسلامی وحدت اپنی گہری بنیادیں رکھتی ہے۔ اور اب جلد ہی اس کے بار آور ہونے کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں۔

ہم اللہ سے بہزار عجز و الحاح کے ساتھ ملتجی ہیں کہ وہ قاہرہ میں ہونے والے اس اجتماع کو اسلام اور مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کا باعث بنائے اور غلبۂ اسلام کے مواقع نصیب کرے

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

مراسلات

(از خواجہ نذیر احمد [illegible] لاہور)

مسلمانوں کی مشکلات کا حل اور اسلام کی ترقی، اجتماعی قوت اور صحت نظام پر موقوف ہے

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ترجمان اسلام کے کسی مضمون کی تائید میں کچھ لکھنا میرے جیسے کم علم کی کوئی حیثیت تو نہیں ہے۔ مگر اسلامی اخوت و جذبہ کے تحت اسلام کی فلاح وبہبود کے لئے اپنی بساط کے مطابق جتنا بھی ہوسکے بہتر ہے۔

ترجمان اسلام مورخہ ۱۷ جنوری ۶۴ء کے صفحہ اول پر زیر عنوان:

"مسلمانوں پر نازک وقت" "کلکتہ میں مسلمانوں کا قتل عام" مضمون پڑھا۔ اس مضمون کا فقط ایک ہی فقرہ "اب خدارا تمام پرانی تلخیوں کو پس پشت ڈال دیں" سنگ دل سے سنگ دل (جس کے دل میں ذرہ بھی ایمان ہے) کو موم کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس فقرہ کی اہمیت کا تقاضا تو یہ ہے، کہ مسلمان سب سے اول وقت میں اس کے سمجھنے، سوچنے، عمل کرنے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ جو مصیبت کی ساعتیں ہمارے مسلمان بھائیوں (ہندوستان، مشرقی پاکستان، قبرص و دیگر اسلامی ممالک) پر گذر رہی ہیں۔ اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیے۔ یہ خوفناک بادل اور بجلی کی کڑک جو دور دکھائی دے رہی ہے "ہوا کے چند جھونکے آنا فاناً ہمارے سروں پر لا کھڑا کریں گے۔

بہرحال ترجمان اسلام نے علماء کرام صوفیاء عظام وارکان حکومت کی توجہ بار بار اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی مشکلات کا حل اور خود اسلام کی ترقی، اجتماعی قوت اور صحت نظام پر موقوف ہے۔ اس کی تائید میں حضرت شیخ الاسلام کے ارشادات طالبان حق کے لئے ہدیہ نظر کرتا ہوں۔ جن کے پڑھنے سے "جمعیۃ علماء اسلام" اور اجتماعی قوت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ بقول ڈاکٹر مرحوم

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے ارشادات مبارکہ سے پہلے حضرت موصوف رحمہ کے ایک ارادت مند (غلام محمد مصطفےٰ صاحب) کا مکتوب بھی نقل کیا جاتا ہے (جس مکتوب کے جواب میں ارشادات تحریر فرمائے گئے)

نقل مکتوب

حضرت اقدس: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔ آپ کا یہ خادم بھی بحمد اللہ بخیر وعافیت ہے۔ اپنے تین سالہ تجربات کی روشنی میں جو جمعیۃ علماء کی نظامت کے سلسلے میں حاصل ہوئے ہیں حسب ذیل معروضات خدمت عالی میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ جمعیۃ علماء ہند کے اغراض و مقاصد پر پورا یقین رکھتے ہوئے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضرت والا کی رہنمائی میں مسلمان باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ اس لئے ہمارا یہ پختہ ارادہ ہے کہ جمعیۃ علماء کے نظام کو بڑھا اور اس کے پروگرام پر عملی جد وجہد سب دین کا کام ہے اور خدا کے ہاں اجر و ثواب کا باعث۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں بد قسمتی سے عالم دین نہیں ہوں۔ لیکن علماء کی کفش برداری کا فخر حاصل ہے۔ تاہم مجھ کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے۔ کہ بہت سے علماء کرام جمعیۃ علماء کے کام میں کوئی اشتراک نہیں کرتے۔ میں نے جب بھی ان کی خدمت میں جمعیت علماء کا کوئی پروگرام پیش کیا اور کچھ وقت مانگا گیا۔ تو یہ کہہ کر ٹال مٹول کیا گیا کہ ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔ تصوف کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ جس کے لیے مشورہ منگانا مضر ہوتا ہے۔ پھر کس طرح سے ہم جمعیتی کام کریں۔ ان حالات میں ضرورت ہے۔ کہ حضرت والا اپنے ایک واضح بیان کے ذریعہ جمعیۃ علماء کے ساتھ وابستگی کی شرعی حیثیت بیان فرمائیں۔ آخر میں دست بستہ گزارش ہے کہ ممبر سازی کا وقت قریب ہے۔ ایک واضح اعلان حضور کی طرف سے اخبارات میں بھی شائع ہونا چاہیئے۔" فقط والسلام

● مذکورہ بالا مکتوب کا جواب

از حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز

"مسلمانوں کی بہت سی مشکلات کا حل نیز خود اسلام کی ترقی اور اس کے بہت سے فرائض اور واجبات کی ادائیگی۔ اجتماعی قوت اور صحت نظام پر موقوف ہے۔ اور اس زمانہ انحطاط میں بالخصوص ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے اور مسلمان اپنی اقلیت کی وجہ سے وہاں پر نہایت کمزور اور ان کی آواز نہایت گری ہوئی ہے۔ اشد ضرورت ہے کہ ان میں اجتماعی قوت اور نظام مکمل ہو۔ بالخصوص انڈین یونین (بھارت) میں تقسیم ہند کے بعد یہ ضرورت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا عموماً اور علماء اسلام کا خصوصاً اہم فریضہ ہے، کہ وہ جاگیں اور تحفظ وبقا کی صورتیں عمل میں لائیں اختلافات کو مٹائیں اور اجتماعی قوتوں کو بڑھا کر صحیح نظام پر گامزن رہیں۔ ورنہ عند اللہ اور عند الناس سخت مواخذہ اور گرفت کے مستحق ہوں گے۔ خود کو بھی برباد کریں گے اور قوم وملت نیز دین و مذہب کی بربادی کا وبال بھی اپنے اوپر لیں گے۔ انہیں امور کو دیکھتے ہوئے باعزت اور سمجھدار بزرگوں نے جمعیۃ علماء کی بنیاد رکھی تھی۔ جو کہ اپنی ابتدا اور سالہا سال سے آج تک میدان عمل میں اپنی طاقت کے مطابق مخلصانہ سرگرم عمل چلی آرہی ہے۔ مگر آج بہت سے ناعاقبت اندیش مسلمان اور علماء کرام اس میں جد و جہد کرنے اور جمعیۃ کے نظام کو بڑھا کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو بالا کرنے سے جان چراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ اُن کی سخت غلطی ہے۔ میں ان کو متنبہ کرتا ہوں اور زور دار لہجہ میں آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی انفرادی اصلاحی جد و جہد کے ساتھ ساتھ اجتماعی قوت زیادہ سے زیادہ عمل میں لائیں۔ ہرگز ہرگز اس غفلت اور سہل انگاری کو روا نہ دیں۔ ورنہ سخت خطرات سے دوچار ہوں گے اور اس کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ جمعیۃ علماء کے نظام کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط بنائیں۔

واللہ المستعان

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز کے مذکورہ بالا نصیحت آمیز ارشادات پڑھنے کے بعد بھی جو شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتا۔ اور پرانی تلخیوں کو پس پشت ڈال کر راہ عمل پر گامزن نہیں ہوتا اور اب بھی اجتماعی قوت اور صحت نظام کی اہمیت کو دل میں جگہ نہیں دیتا۔ اب بھی جی چراتا ہے۔ تو پھر سمجھ لے کہ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے۔ پھر ایسے بے عمل کے پاس کیا جواب ہوگا۔ سوائے حسرت کے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے اس مشکل وقت میں اپنی ذمہ داری کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین وما علینا الا البلاغ

ہجری سن کے احیاء کی ضرورت

مورخہ ۱۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۸۳ھ کے مؤقر ترجمان اسلام میں محترم محمد عمر صاحب کا مکتوب بعنوان "مفید مشورہ" نظر سے گزرا۔ یہ مفید ترین مشورہ درحقیقت وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور خاص طور پر اسلامی ذوق رکھنے والے احباب وجماعتوں کو آگے بڑھ کر عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ ہجری سن کا احیاء یقیناً اسلام کی بہترین خدمت ہے۔ اسلام پسند طبقہ اور خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کی جملہ شاخوں کو چاہیئے کہ "ہجری سن کو فروغ دیں"۔

(محمد رمضان میمن نائب ناظم شاخ جمعیۃ علماء اسلام و ناظم ادارہ اشاعت توحید وسنت دریا آباد کراچی ۲)

ناظرین: خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پرچہ نہ ملنے کی شکایت اسی ہفتہ کے اندر اندر ہونی چاہیے تاکہ دفتر اس کا تدارک کر سکے۔ ناظم

بقیہ صفحہ نمبر ۷

نیند سو رہی ہے،

غرضیکہ صحابہ کرام نے اسلام کی شمع سرزمین گجرات میں روشن کی تھی اس کی ضیاباریاں چند ہی صدیوں میں کشمیر مالوہ اور بلوچستان کو منور کرنے لگیں۔ اور اگر غور سے دیکھئے تو آج دس کروڑ مسلمان جو ہندوستان میں دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ انہی مقدس ہستیوں کے جذبہ ایثار وقربانی کا نتیجہ ہیں جنہوں نے محض خدا اور اس کے رسول کی خاطر اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ کر مصائب وتکالیف برداشت کیں اور اعلاء کلمۃ اللہ کے اہم ترین فریضہ انسانی کو ادا کیا۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجلاس

کلاچی - جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام مجلس اصلاح معاشرہ کا قیام عمل میں آچکا ہے - یکم نومبر ۶۳ء سے بحمد اللہ اس کے مسلسل اور باضابطہ پندرہ روزہ اجلاس ہو رہے ہیں - بر شب جمعہ ۶ مارچ ۶۴ء کو اس کا گیارہواں پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ ہذا مولانا قاضی عبدالکریم منعقد ہوا - تلاوت کلام مجید کے بعد صدر اجلاس نے جماعتی حالات سے حاضرین کو آگاہ کیا - نیز ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے طریق انتخاب کے مسئلہ پر مختلف جماعتوں کے اختلاف کا ذکر کیا - کشمیر کے مسئلہ میں اقوام متحدہ کے غیر واضح رویہ پر پریشانی کا اظہار کیا - آپ نے وفاق المدارس عربیہ کے اس اخلاقی اتحاد اور یگانگت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کامیاب طلبہ کو مبارک باد دی

نیا معاہدہ یہ ہوا :-

کہ ممبران مجلس آئندہ کے لئے اپنے دکانوں - بیٹھکوں اور مکانوں میں تصاویر لٹکانے وغیرہ سے قطعاً احتراز کریں گے -

ترقی مجلس :-

کے سلسلہ میں طے پایا کہ اس وقت تک جو تقریباً گیارہ عہود و منہیات شرعیہ سے احتراز کرنے کے ممبران فیصلہ کر چکے ہیں - انہیں ایک پوسٹر کی شکل میں طبع کیا جائے - آخر میں دو اہم قراردادیں پاس ہوئیں :-

قرارداد (۱)

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس یہ حقیقت واضح کرنا چاہتا ہے کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے درمیان کشیدگی ملک و ملت اور معاشرہ کی تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے - کلاچی کے زمینداروں اور کاشتکاروں کے درمیان دونوں فریقوں کے دستخطوں سے کئی دفعہ عدالتوں میں یہ فیصلے ہوئے ہیں کہ وسلات) نہروں کا کھانا - موجود کاشتکار پر نہیں بلکہ رقبہ کے مطابق زمیندار اس کا ذمہ دار ہے جس سے دونوں فریق کے تعلقات معمول کے مطابق خوشگوار تھے - لیکن افسوس کہ اب بعض غلط کار موقعہ کے افسروں کی وجہ سے یہ فضا مکدر کی جا رہی ہے - اجلاس میں جناب افسر مال اور جناب مولوی سی صاحب سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ واقعات کی جلد تر اور حقیقی تحقیقات کرکے غریب کاشتکاروں کو مطمئن کریں

مجوزہ عبدالرحیم خان شخی - مؤید محمد اکبر خان نتوزئی

قرارداد (۲)

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اشیائے خوراک وغیرہ میں ملاوٹ کو ایک بدترین اور گھناؤنا جرم تصور کرتا ہے - اور حکومت کا اس کے لئے ایک مستقل محکمہ کے تعین کو یقیناً بنظر استحسان دیکھتے ہوئے حکومت اور حکام بالا کی توجہ اس طرف مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ بعض ناتجربہ کار افسروں کی ناتجربہ کاری یا غلط کاری اس نہایت مفید اور کارآمد محکمہ کی بدنامی کا سبب بن رہا ہے - اور یہاں عام طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ بعض دکانداروں کو محض ذاتی رنجش اور ضد کی وجہ سے چالان کیا جاتا ہے - جس کی مکمل تحقیقات اور شکایت کا ازالہ کرنا حکام بالا کا کام ہے -

مجوزہ امان اللہ خان شخی - مؤید صاحبزادہ امان اللہ صاحب ناظم -

جمعیۃ علمائے اسلام مخدوم پور پہوڑاں

کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب سید محمد امین شاہ صاحب منعقد ہوا - اور یہ قراردادیں پاس ہوئیں :-

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ نئے انتخابات کے لئے نئی فہرستیں تیار کی جائیں - تاکہ تمام بالغ افراد کے ووٹ بن سکیں -

(۲) یہ اجلاس حکام ضلع کے اس اقدام کو سراسر انصاف کے خلاف سمجھتا ہے کہ ایک دینی و تبلیغی جلسہ میں علما پر پابندی کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے - کہ اس فیصلے کو واپس لے کر عوام کے دل کو راضی کرے -

اراکین جمعیت العلمائے اسلام مخدوم پور

چٹ پر سرخ نشان

اگر آپ چٹ پر سرخ نشان ہے تو آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے آپ آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیجئے اور اگر آپ خاموش رہیں گے تو آپ کے نام دفتر کی طرف سے وی۔ پی روانہ کی جائے گی - جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا لہذا اپنے ارادہ سے دفتر کو فوراً اطلاع دیجئے

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا خاص اجلاس بروز جمعہ ۱۴ شوال المکرم زیر صدارت مولانا کلیم اللہ صاحب امیر جمعیت بمقام دفتر منعقد ہوا - درس قرآن مجید مولانا کلیم اللہ صاحب نے دیا - حالات حاضرہ ملکی سیاست پر محمد عمر نے تبصرہ کیا - اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا - بیرونی علاقوں میں پروگرام مرتب کیا گیا - جس میں مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب اور مولانا قاضی بشیر احمد صاحب دورہ کریں گے -

اجلاس میں طے پایا کہ خان گڑھ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائے - تاریخ کا تعین مجلس شوریٰ کرے گی - دفتر کے لئے لٹریچر، فرنیچر اور اوقات کشادگی کا انتظام کیا گیا - مجلس شوریٰ کے گیارہ ممبران نامزد کئے گئے :-

۱ - مولانا سید صدر الدین شاہ صاحب
۲ - مولانا کلیم اللہ خان صاحب -
۳ - مولانا قاضی بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد محلہ دولی -
۴ - جناب حاجی خیر الدین صاحب -
۵ - ملک قادر بخش صاحب ناظم -
۶ - حافظ محمد صدیق صاحب (۷) سید لعیق احمد شاہ صاحب - (۸) محمد عمر -
۹ - قاضی جان محمد صاحب (۱۰) جناب خان حیات محمد خان صاحب - (۱۱) حافظ الحاج عبدالمجید صاحب -

مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں -

۱ - جمعیۃ علمائے اسلام کا یہ اجلاس ملک کی بڑھتی ہوئی گرانی کا سد باب کرنے کے لئے حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ حکام سخت تدابیر اختیار کرکے غریب عوام کو مطمئن کریں اور عوام دوستی کا ثبوت دیں -

۲ - یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین میں ترمیم کے لئے جمعیۃ علماء کرام کے مشورہ سے قرآن و سنت کی روشنی میں ترمیم کرکے ملت اسلامیہ کو مطمئن کرے -

۳ - یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ آنے والے انتخابات بالغ رائے دہی سے کرائے جائیں - اور یہ اجلاس براہ راست انتخابات کی حمایت کرتا ہے -

۴ - سرگودھا میں بچوں کے اچانک اندوہناک حادثہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے - اور ان کے والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے -

جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ ولیداد مگسی کا جلسہ

مورخہ ۲۶-۲-۶۴ گوٹھ ولیداد مگسی بعد نماز جمعہ جمعیۃ علمائے اسلام کی میٹنگ منعقد ہوئی - جس میں مولانا محمد ابراہیم صاحب اور سید احمد شاہ صاحب نے تقریریں کیں - جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر عوام کو جمعیۃ میں داخل کرنے کی اپیل کی - کافی لوگ جمعیۃ میں داخل ہو گئے - گوٹھ ولی داد مگسی میں ایک شاخ جمعیۃ کی قائم کی گئی - جس میں مندرجہ ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے :-

(۱) امیر مولانا عبدالرشید صاحب (۲) ناظم منشی علی شیر صاحب (۳) خزانچی شاہدنہ صاحب - نیز ایک ماسٹر صاحب اور ایک حافظ علی شیر صاحب قوم منڈانی بلوچ جو جماعت اسلامی کے ہمدرد اور ممبر تھے - جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت - دینی جذبہ اور جماعت کی حقانیت کو دیکھ کر جماعت اسلامی سے بیزاری اختیار کرکے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو چکے ہیں - اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو دین کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے - آمین -

پتہ :- گوٹھ ولیداد مگسی - ڈاکخانہ ٹنگوانی ہیبت شہید تحصیل ٹھل - معرفت شاہدنہ صاحب بعدہٗ حافظ علی شیر صاحب منڈوانی بلوچ -

حضرت سہیل عباسی کیلئے دعائے صحت

حضرت مولانا سید اظہار الحق شاہ صاحب سہیل عباسی امروہی خطیب جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں - آپ عرصہ ۲۵ سال سے اہالیانِ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں - پرانے فاضلین دیوبند میں سے ہیں - التماس ہے - کہ مولانا موصوف کی بحالیٔ صحت کے لئے دعا کریں - کہ شافیٔ مطلق انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین - ثم آمین -

(فانی مراد آبادی)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر

ضلعی مجلس شوریٰ کے ارکان

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر اطلاع دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حضرات کو جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد کیا گیا ہے بحکم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب ناظم اعلیٰ ضلع سکھر۔

لہٰذا مندرجہ ذیل حضرات اپنے ایڈریس سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کو اطلاع دیویں چونکہ دفتر کے پاس ان کے پتے نہیں اس لئے بذریعہ ترجمان اسلام ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ اپنے مستقبل ایڈریس سے ہم کو مشکور فرمائیں گے۔

(۱) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر (۲) حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب نائب امیر (۳) حضرت مولانا محمد انور صاحب نائب امیر (۴) جناب ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب ناظم اعلیٰ (۵) جناب حافظ عبدالمجید صاحب نائب ناظم (۶) جناب مولانا عبیداللہ صاحب نائب ناظم۔ (۷) جناب حاجی واحد ڈینو صاحب خزانچی (۸) ملاں کریم بخش صاحب پنوعاقل (۹) مولوی نور احمد صاحب (۱۰) مولوی سیف اللہ صاحب شکارپور (۱۱) مولانا جمال الدین صاحب مجذوب گوٹھ (۱۲) مولانا عبدالحق صاحب رستم (۱۳) مولانا محمد یعقوب صاحب رستم (۱۴) مولانا عبدالباری صاحب خانپور (۱۵) حاجی دھنی بخش صاحب دوکاندار خانپور (۱۶) فقیر محمد شاہ صاحب خانپور (۱۷) مولوی سلطان احمد صاحب مرید گوٹھ (۱۸) مولانا محمد عالم صاحب جیاد بھیپوٹ (۱۹) حافظ عبدالمجید صاحب امروٹ شریف (۲۰) سید گل بادشاہ صاحب امروٹ شریف (۲۱) حاجی غلام حسین شاہ صاحب دڑو (۲۲) مولوی دوست محمد صاحب مرزاپور۔

کوٹ اعظم علاقہ خیرپور ٹامیوالی میں جمعیۃ کی تشکیل

۸ مارچ کو کوٹ اعظم علاقہ خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں جمعیۃ علماء اسلام سے دلچسپی لینے والے حضرات کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں بسرپرستی پیر طریقت حضرت مولانا قاضی محمد حسن صاحب جمعیۃ کی شاخ تشکیل دی گئی۔ مندرجہ ذیل اراکین کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) جناب حاجی عبدالرشید صاحب امیر

(۲) جناب ماسٹر جلال الدین صاحب ناظم۔

(۳) چودھری عبدالرحمٰن صاحب خازن

(جلال الدین۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے مبلغین حضرات

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی جانب سے مندرجہ ذیل حضرات کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا مبلغین حضرات کا فرض ہے کہ وہ بذریعہ خط اپنے مستقل پتہ سے دفتر جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کو اطلاع دیں مہربانی ہوگی چونکہ دفتر کے پاس نہیں ہیں۔ لہٰذا بذریعہ ترجمان اسلام ان کو آگاہی کی جاتی ہے۔

(۱) حضرت مولانا جمال الدین صاحب آف مجذوب گوٹھ تعلقہ سکھر میں کام کرتا ہے۔

(۲) حضرت مولانا عبیداللہ صاحب آف ربانہ ڈو۔ تعلقہ گھوٹکی میں کام کرتا ہے۔

(۳) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب آزاد۔ تعلقہ اباڑو میں کام کرتا ہے

(۴) حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب تعلقہ روہڑی۔ پنوعاقل میں کام کرتا ہے

(۵) حضرت مولانا دوست محمد صاحب تعلقہ شکارپور اور گڑھی یاسین میں کام کرتا ہے

(۶) حضرت محمد انور صاحب۔ تعلقہ گڑھی یاسین اور اطراف میں کام کرتا ہے۔

یہ تمام حضرات جمعیت کے لیے فنڈ بھی اکٹھا کریں گے اور ممبرسازی بھی کریں گے۔ اور جمعیت کی افادیت بھی لوگوں کو بتائیں گے۔ اور لوگوں میں وحدت کا شعور بھی پیدا کریں گے اور مورخہ ۱۵ اپریل تک تمام ضلع کی جمعیت کی شاخوں اور وہاں کے عہدیداروں کے نام پتہ سے بھی مرکزی دفتر ضلع سکھر کو آگاہ کریں۔ جن حضرات کے پاس چندہ وصول کرنے کی رسید بک نہ ہو دفتر ضلع سکھر سے حاصل کریں۔ (ناظم)

سانحہ ارتحال

مورخہ ۱۱ مارچ کو مولانا محمد حسین صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی والدہ ماجدہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جملہ مسلمانوں سے گذارش ہے کہ مولانا موصوف کی والدہ ماجدہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

مرحومہ ایک پارسا عورت تھیں نہایت عمر رسیدہ اور نحیف ہونے کے باوجود بچوں کو درس قرآن دیتیں، اور تہجد وغیرہ کی پابند تھیں۔

وفد جمعیۃ علماء اسلام صوبہ جنوبی پنجاب کا تبلیغی دورہ

ملتان۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کے ناظم اعلیٰ سردار میر عالم خاں صاحب لغاری نے شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم حلقہ اور مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم دفتر رحیم یار خاں کے معیت میں علاقہ بھکری احمد خان کوٹ ادو لیہ ضلع مظفرگڑھ کا دورہ مکمل کر لیا۔

بعد نماز جمعہ ۶ مارچ کو بھکری احمد خاں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار میر عالم خاں صاحب لغاری نے کہا کہ پاکستان میں ظلم و زیادتی رشوت اور بدنظمی اس لئے بڑھ رہی ہے کہ ہم نے اسلام کے سنہری اصول کو ترک کر دیا ہے اسلام نے بڑائی کا معیار تقویٰ قرار دیا اور ہم نے جبر و ظلم کو اپنایا۔ ناجائز منافع خوری اور دیگر معاشرتی برائیاں خود لوگوں کے اعمال و کردار سے پیدا ہوئی ہیں۔ اصلاح کی اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم انفرادی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ خان صاحب نے اپنے مؤثر اور پروقار خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ظالم حکومت عذاب الٰہی کے طور پر مسلط کر دی جاتی ہے اس سے نجات کی صورت خود قرآن نے یہ بتائی ہے کہ ایسے لوگ اپنی حالت کو بدلنے کی خود کوشش کریں۔ جمعیۃ علماء اسلام قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کی ترغیب دینے اور تبلیغ اسلام کو اپنا لائحہ عمل تصور کرتی ہے جمعیۃ علماء کا سب سے بڑا مقصد اور مرکزی نکتہ بندے کا تعلق اللہ سے جوڑنا ہے۔

سردار صاحب موصوف نے مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور تعاون کی ضرورت پر بہت زور دیا اور تمام اسلامی فرقوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کی اپیل کی۔ اس سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ ضلع مظفرگڑھ مولانا عبدالغفور صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ یہ پرعظمت اجتماع ۱۰ بجے ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

مورخہ ۵ مارچ کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ہفتہ وار اجلاس زیر سرپرستی محترم جناب پیر عبدالقدوس صاحب امیر شہر ہوا۔ جس میں جماعت کے کام کے متعلق صلاح مشورہ اور صوبائی میٹنگ بلانے پر آئندہ ہفتہ وار اجلاس میں غور کرنے کی تجویز پاس ہوئی

مورخہ ۱۱ مارچ مدرسہ عربیہ حبیبیہ شہدادپور میں طلبا کا داخلہ کرانے کا اتفاق ہوا۔ ارکان جمعیۃ سے ملاقات ہوئی کام کو بڑھانے کا مشورہ ہوا۔ دفتر کا معائنہ کیا گیا محترم جناب مولوی عبدالعزیز صاحب و قاری رحمت اللہ صاحب اور دیگر حضرات نے جمعیۃ کے کام کے متعلق بڑے خلوص سے وعدہ فرمایا۔

۶ مارچ کو مدرسہ عربیہ دوآبہ میں ارکان جمعیۃ سے ملاقاتیں ہوئیں اور ہدایات دی گئیں صدر مدرسہ محترم مولوی حبیب اللہ صاحب امیر جمعیۃ و دیگر کارکنان نے آئندہ کام تیزی سے کرنے کا وعدہ کیا۔

حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد و ناظم صوبہ (سندھ)

چوہدری سردار محمد صاحب کا قبول اسلام

مورخہ ۱۳ مارچ بروز جمعہ مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ میں چوہدری سردار محمد صاحب کرنڈی نے مرزائی عقائد باطلہ سے توبہ کی اور حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا تقریباً چند ماہ سے مرزائیت قبول کر لی تھی لہٰذا حضرت شاہ صاحب کے سامنے اپنے شبہات پیش کئے اور جب مطمئن ہو گئے تو اسی مجلس میں اپنے اسلام کا اعلان فرما دیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت دین عطا فرمائے۔

دستخط سردار محمد از قبولہ ضلع منٹگمری

فضل احمد مدرس مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ

سلاجیت مصفی کے فوائد

سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے گرنے پڑنے پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری۔ سردی۔ نزلہ۔ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ نیز دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے قیمت فی تولہ ۲ روپے فی سیر ۱۲۰ روپے حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی

مینیجر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

ہندوستان میں صحابہ کرامؓ کی آمد

تاریخ وطن کا ایک رنگین و روشن ورق

ہندوستان میں صحابہ کرام کی آمد کے موضوع پر اکثر ہندی مؤرخ تو خاموش ہیں لیکن دوسری زبانوں کی تاریخوں بالخصوص عربی کے بڑے بڑے مورخوں اور سیاحوں نے اس کا جابجا تذکرہ کیا ہے۔ بعض کتابیں فقط اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ اس پوری بحث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ اگر اس مقدس گروہ کی یہ انتہائی صعوبت انگیز اور جاں باز مساعی نہ عملی جامہ پہنتیں تو آج اس کے برا کہنے والے تو کجا یہاں اسلام کا وجود بھی نہ ہوتا۔ بہرحال ان حضرات کی اس ملک میں آمد کا تذکرہ تاریخ کی زبان سے سنیئے:۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال بعد صحابہ کرام رض کی مقدس جماعت تبلیغ و ہدایت کے لئے دور دراز ممالک کی طرف روانہ ہوئی۔ شمع رسالت کے یہ پروانے جس طرف نکل جاتے کفر و شرک کے جھنڈے سرنگوں اور ایمان و اسلام کے علم بلند ہو جاتے تھے۔ اس ولولہ حق کو لے کر سنہ ۱۵ ہجری میں بعہد حضرت عمر فاروق اعظم رض صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی ایک جماعت حضرت حکم ابن العاص کی زیر سرکردگی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئی۔ بحرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسلامی مقبوضات میں آ چکا تھا۔ اس زمانہ میں عثمان ابن العاص جو عرب کے بہادر قبیلہ ثقیف کے چشم و چراغ تھے اور جن کا شمار صحابہ کرام میں تھا حضرت عمر رض کی طرف سے بحرین کے والی مقرر تھے آپ نے اپنے بھائی حکم کو ہندوستان روانہ کیا۔ حضرت حکم رض نے صحابہ رض اور تابعین کی ایک جماعت لے کر بذریعہ کشتی ہندوستان کا رخ کیا آج کل کے سفر کی راحتوں اور آسائشوں کو دیکھ کر اس زمانے کے سفر کے مصائب کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

لیکن تبلیغ حق اور خدمت خلق کا ایک جوش تھا جو ان قدسی صفت انسانوں کو بحر و بر کے قیود پھاندنے پر مجبور کر رہا تھا۔

غرض کہ متواتر کئی ماہ کا صبر آزما مصیبتوں کے بعد یہ برگزیدہ گروہ ساحل گجرات پر تھانہ میں لنگر انداز ہوا۔ اس وقت یہاں ایک بہادر اور تاجر قوم آباد تھی جس کا بادشاہ ہندو تھا۔ ان بزرگوں نے حسب دستور مناسب طریقے سے اسلامی تعلیمات کو پیش کیا لیکن لوگوں نے ان پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اکابر اسلام نے دوسری شرط یعنی جزیہ کا مطالبہ کیا اور کہا کہ محصول ادا کرنے پر ہم تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری جانوں کے پاسبان ہیں۔ تمہارا دوست ہمارا دوست، اور تمہارا دشمن ہمارا دشمن ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس شرط کو بھی قبول نہ کیا۔ آخر مجبوراً انسان کو انسان کا مرتبہ عطا کرنے اور وحدہٗ لاشریک لہٗ کی حکومت کے قیام کے لئے ان کو جہاد کرنا پڑا۔ اس مقصد میں مسلمانوں کو بعید کامیابی ہوئی۔ ایک زرخیز علاقہ ان کے ہاتھ آ گیا اور اس سے بڑھ کر بہت سے انسانی قلوب ان کے دائرہ حکومت میں داخل ہو گئے۔ یقیناً ہندوستان کے تمام صوبوں میں سے گجرات کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہے گا کہ اسے صحابہ کرام رض نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مفتخر۔ اور اس پر انوار قدسیہ کی بارش کی۔ جو گناہ و معصیت کی تاریکیوں کو دھو کر روح کو پاک و صاف کرتے ہیں۔

اس معرکے میں صحابہ کرام میں صحابہ کرام رض میں سے بعض مقدس حضرات کو مرتبہ شہادت بھی نصیب ہوا جن کو اس سرزمین میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس لحاظ سے سرزمین گجرات کا مرتبہ اور بھی بلند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ علاقہ ان قدسی صفت انسانوں کو اپنی گود میں لئے ہوئے ہے جن کو قدرت نے سب سے پہلے [illegible] صداقت کے خزانوں سے مالا مال کرنے کے لئے چن لیا تھا اور جنہوں نے وحی الہٰی کو سب سے پہلے اپنے کانوں سے سنا تھا اور خاتم الرسل و سید الانبیاء کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھوں کو منور کیا تھا۔ آج اگرچہ ان کی قبروں کا نشان مٹ چکا ہے لیکن جو خدا کی راہ میں فنا ہوتے ہیں ان کا نام جریدہ عالم پر دائمی طور پر ثبت ہو جاتا ہے۔ اس لئے ظاہری یادگار چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔

اس معرکے کے بعد اسی سال مسلمانوں نے بھروچ کا رخ کیا۔ جو اس زمانہ میں لاکھ اور نیل کی تجارت کی وجہ سے ہندوستان کی ایک پُر رونق اور آباد بندرگاہ تھی۔ یہاں بھی فتح و نصرت نے مسلمانوں کے قدم چومے۔ حضرت حکم اس معرکے کے بھی جرنیل تھے اور یہ ساری کامیابیاں درحقیقت آپ ہی کے تقویٰ۔ خلوص۔ توکل اور تدبر کا نتیجہ تھیں۔

ان شہروں کے فتح کرنے کے بعد سب سے پہلا کام صحابہ کرام رض نے یہ لیا کہ اہل ہند کو ہدایت و رشد کی طرف بلایا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ بڑے بڑے معاندین اور دشمن بھی ان حضرات کے برگزیدہ اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور آہستہ آہستہ کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایمان و اسلام کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد ایک مدت تک مسلمان چند در چند مصالح کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکے۔ یہاں تک سنہ ۹۳ھ میں محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کر کے اور سنہ [illegible]ھ میں جنید بن عبدالرحمٰن مری نے مالوہ اور بھروچ پر حملہ کر کے ہندوستان کے ایک وسیع رقبہ پر اسلامی پرچم لہرا دیا۔ جس سے باطل کے عشرت کدے میں صف ماتم بچھ گئی اور شرک و کفر کے ہنگاموں کی جگہ اللہ اکبر کی دلکش اور دلنواز صدائیں گونجنے لگیں۔

۱۵۶ھ میں خلیفہ مہدی عباسی کے حکم سے عبدالملک ابن الشہاب نے ایک لشکر جرار کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کیا۔

اس لشکر میں حضرت ربیع بن صبیح تابعی بھی تھے، جو بقول بعض مستند مؤرخین کے اسلام کے سب سے پہلے مصنف ہیں جنھوں نے فن حدیث پر کتاب تصنیف فرمائی۔ گویا اس وقت کے مسلمان اگر اہل قلم تھے۔ تو اہل سیف بھی تھے اور اگر خلوت کدوں میں تسبیح و تہلیل اور عبادت و ریاضت کے پاک مشاغل میں مصروف رہتے تھے تو جلوت میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے وہ سب سے بڑے جانباز مجاہد اور پُرجوش سپاہی بھی ثابت ہوتے تھے۔

ابن شہاب کی یہ فوج سنہ ۱۶۰ھ میں باربد پہنچی۔ جو گجرات کا ایک مشہور علاقہ ہے۔ اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد تبلیغ کا رستہ کھل گیا اور بہت سی سعید روحوں نے اسلام قبول کر لیا۔

ابھی یہ مجاہدین اسلام آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ ہوا میں یک بیک عفونت پیدا ہو گئی۔ جس سے ایک ہزار بزرگوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان اسلام کا سب سے پہلا مصنف بھی شامل تھا۔

اس طرح سرزمین گجرات کو ایک مرتبہ پھر یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ربیع ابن صبیح جیسی برگزیدہ شخصیت اس کی گود میں ابدی

(باقی صفحہ پر)

مردِ مومن

از حافظ نور محمد صاحب انور

مردِ مومن موت سے ہرگز کبھی ڈرتا نہیں
مر کے بھی اللہ کے رستہ میں کبھی مرتا نہیں

مردِ مومن کیلئے مرنا بھی ہے عینِ حیات
وہ خدا کا ہے اور اسکی ہے یہ ساری کائنات

مردِ مومن جب کہ سنتا ہے پیامِ جہاد
زندہ ہوتی ہے شہادت کی رگوں میں آرزو

اس کے ماتھے پہ نظر آتے ہیں سجدوں کے نشاں
عظمت ملت جبیں سے اسکی ہوتی ہے عیاں

قلبِ سوزاں میں نہاں ہوتے ہیں وہ الفت کے داغ
کفر کی ظلمت میں آتے ہیں نظر روشن چراغ

جب نکلتا ہے وہ رن میں تیغ چمکاتا ہوا
لشکرِ کفار میں آتا ہے دندناتا ہوا

دشمنِ اسلام کے حق میں ہے وہ قہرِ خدا
سامنے آتا ہے جو کرتا ہے سر اس کا جدا

زندگی مومن کی ہے اک درحقیقت زندگی
خوبصورت زندگی، نیک سیرت زندگی

رشید احمد نور پوری

Rashid Ahmad Noor Puri

دینی مدارس

دار العلوم مدینہ صادق آباد کا سالانہ جلسہ

حسب دستور سابق دار العلوم مدینہ عیدگاہ صادق آباد کا نواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹ر ۲۰ر ۲۱ر ذیقعد ۱۳۸۳ھ مطابق ۳ر ۴ر ۵ر اپریل ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات شرکت فرمائیں گے۔ احباب تواریخ نوٹ فرمالیں:-

۱ - حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی - (۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (۳) حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحب (۴) حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب (۵) حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری - (۶) حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی (۷) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب جگسانوی (۸) حضرت مولانا قمر الدین صاحب (۹) حضرت مولانا عبد القادر صاحب قاسمی - (۱۰) حضرت مولانا غلام ربانی صاحب (۱۱) جناب مرزا غلام نبی صاحب جانباز -

المعلن:- احقر عبد الکریم رحمانی مہتمم دار العلوم مدینہ رجسٹرڈ عیدگاہ صادق آباد -

مدرسہ عربیہ صادقیہ منچن آباد کا

سالانہ جلسہ ۳ر ۴ر ۵ر اپریل کو جمعہ - ہفتہ - اتوار کو ہو رہا ہے

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بستی سجوار خاں کا دور جدید

یہ مدرسہ عرصہ سترہ سال سے ملی، دینی ملی خدمات سرانجام دے رہا ہے اب مدرسہ نے باقاعدہ انجمن علمی کی سرپرستی میں قواعد و ضوابط مرتب کر کے مستعد اور مخلص کارکن جمع کر لئے - پرائمری تک باقاعدہ انتظام کر کے تین استاد مقرر کئے - درجہ عربی میں دو مدرس کام کر رہے ہیں - شعبہ تبلیغ زیر صدارت مولانا قاضی محمد قمر الدین صاحب اور دو مبلغ حافظ نور حسین صاحب کیمبلپوری و سید عبد الستار صاحب مفت تبلیغ کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں - مولوی فاضل - منشی فاضل کی کلاسیں باقاعدہ جاری ہیں - داخلہ بیس شوال سے لے کر بیس ذیقعد تک جاری رہے گا - بیرونی طلبہ کے لئے خورد و نوش و رہائش کا مکمل انتظام ہے - رقم

مدرسہ عربیہ سراج الاسلام

جو کہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کی زیر سرپرستی عرصہ پانچ سال سے ترقی پذیر ہے کا داخلہ موقوف علیہ دورہ تک ہو رہا ہے - تعداد مطلوبہ کے بعد داخلہ بند ہو جائے گا - اس لئے طلبہ جلد داخلہ لیں -

محمد یعقوب ربانی ناظم مدرسہ سراج الاسلام علاقہ تاندلیانوالہ - سمندری - لائلپور -

دار العلوم تور ڈھیر کا داخلہ

دار العلوم تور ڈھیر کا داخلہ حسب سابق باقاعدہ ۸ر شوال المکرم ۱۳۸۳ھ کو شروع ہو کر ۱۵ر شوال کو اختتام ہوا - اور ۱۰ر شوال کو درجہ عربی کے تمام اساتذہ نے اسباق شروع کئے - اب صرف وہ طلبہ دار العلوم میں داخل ہو سکتے ہیں - جو شروع شدہ کتابوں میں شریک ہو سکیں - کیونکہ دار العلوم میں مزید کتابیں شروع کرانے کی گنجائش باقی نہیں - اور پانچوں اساتذہ کے اوقات پُر ہو چکے ہیں - اس کے علاوہ درجہ اطفال بموقعہ دار العلوم جس کی چھٹی عید الفطر کے موقعہ پر ہوئی تھی - جس کے لڑکوں کی تعداد اسی نوے کے درمیان ہے درس نظامی کی افتتاحی تاریخ پر پڑھائی شروع ہوئی - نیز شعبۂ اطفال کی توسیع کے سلسلے میں مزید تین چار جگہ بچوں کی درسگاہیں کھولنی ہیں - لہٰذا دین دوست حضرات سے التجا ہے کہ اس دینی باغیچے کی آبیاری کے سلسلے میں ہمارے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرما کر دار العلوم کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائیں - واجرکم علی اللہ الکریم -

احقر:- اسلام الدین - ناظم دار العلوم تور ڈھیر - ضلع مردان -

مدارس عربیہ کے ناظم حضرات متوجہ ہوں

ایک تجربہ کار با اخلاق مستند قاری حافظ تدریس کے خواہش مند ہیں - خالی جگہ اور مشاہرہ کے لئے لکھیئے -

قاری غلام فرید دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور -

حسب محمد عالم الدین فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم بستی سجوار خاں ضلع بہاولنگر -

اعمال الصالحین

حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ

آپ ایک سال حج سے فارغ ہو کر حرم شریف میں ایک ساعت کے لئے سو گئے آپ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے دو فرشتے نازل ہوئے - ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کس قدر لوگ حج کو آئے ہیں، دوسرے نے جواب دیا کہ چھ لاکھ - پھر اس نے پوچھا کہ کس قدر لوگوں کا حج قبول ہوا ہے، دوسرے نے کہا کسی کا بھی حج قبول نہیں ہوا -

آپ فرماتے ہیں جب میں نے یہ سنا تو میرے دل میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا اور میں نے دل میں کہا کہ اس قدر لوگ جو اطراف واکناف سے اس قدر رنج اٹھا کر صحراؤں اور بیابانوں کو طے کر کے آئے ہیں، ان کی تمام محنت، تکالیف و مصائب رائیگاں ہی گئیں پھر اس فرشتہ نے کہا کہ دمشق میں ایک موچی ہے - اس کا نام علی بن الموافق ہے - وہ حج کو نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہے - اور حق تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو اس کی طفیل بخش دیا ہے جب میں نے یہ سنا تو خواب سے بیدار ہو گیا

اور یہ خیال کیا کہ مجھے دمشق میں جا کر اس شخص کی زیارت کرنی چاہیئے -

جب میں دمشق پہنچا تو اس کا گھر تلاش کیا - اور مکان کے دروازہ پر آواز دی - اندر سے ایک شخص نکلا - میں نے اس کا نام دریافت کیا - اس نے کہا - علی ابن الموافق - میں نے کہا - مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں - اس نے کہا - ہاں کہو - میں نے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں - اس نے جواب دیا - پارچہ دوزی کرتا ہوں - پھر میں نے خواب کا تمام واقعہ اس سے بیان کیا - اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے - میں نے کہا عبد اللہ ابن مبارک - اس نے ایک نعرہ لگایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا - جب ہوش آیا تو میں نے کہا - مجھے اپنی حالت سے آگاہ کیجئے - اس نے کہا -

مجھے تیس سال سے حج کی آرزو تھی - میں نے اس مدت دراز میں تین ہزار درم جمع کر کے اس سال حج کا ارادہ کیا - ایک دن میری بیوی نے جو حاملہ تھی مجھ سے کہا کہ ہمسایہ کے گھر سے آج طعام کی بو آ رہی ہے - جاؤ اور میرے لئے کچھ طعام ان سے مانگ لاؤ - میں گیا تو ہمسایہ نے مجھ سے یہ ذکر کیا کہ تین رات اور دن سے میرے بچوں نے کچھ نہیں کھایا تھا - آج میں نے اتفاقاً ایک مردہ گدھا دیکھا تو اس سے ایک ٹکڑا گوشت کا کاٹ لایا - اور طعام بنایا - وہ تمہارے لئے حلال نہیں - جب میں نے یہ سنا تو میرے دل میں ایک آگ سی لگ گئی - میں تین ہزار درہم گھر سے اٹھا لایا - اور اس کو دے دیئے - کہ اس سے اپنے بال بچوں کا گزارہ کرو - کہ میرا حج یہی ہے - اور خدا تعالیٰ کی خاص عنایت ہے - کہ میرے خلوص نیت کو دیکھ کر بغیر ادائیگی مراسم حج اس نے میرے اس فعل کو قبولیت حج کا درجہ عطا فرمایا -

چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنگاہے خلیل آزر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است

اعلان مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خاں

طلبہ کی خدمت میں یہ اطلاع دی جاتی ہے - کہ الحمد للہ مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خاں کا داخلہ شروع ہے - شرح جامی تک طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں کھانے کا بہترین انتظام ہے - مولانا قاری حافظ خلیل الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ کی خدمات مخدوم محترم مولانا خیر محمد صاحب کی وساطت سے حاصل کر لی ہیں - اور انہوں نے کام شروع کر دیا ہے - علاوہ خوراک و لباس وغیرہ کے عربی والوں کو پانچ روپیہ نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے - درجہ حفظ والوں کو طعام و لباس کے علاوہ دو روپیہ نقد وظیفہ دیا جاتا ہے - مدرسہ میں چار استاذ برائے تعلیم کام کر رہے ہیں - مدرسہ نہایت پُر فضا جگہ پر واقع ہے -

مراسلت کا پتہ:- قاضی نذیر احمد، محلہ قاضیاں والا - مدرسہ اشرف المدارس - رحیم یار خاں - ڈویژن بہاولپور -

اسلامی آفیسروں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

(ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازشنوۃ صاحب کے ایک شخص عبد اللہ لتبلیہ کو قبیلہ بنو سلیم کا عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو حساب دیتے وقت کچھ مال علیحدہ رکھ کر کہنے لگا۔ یہ ان لوگوں نے مجھے تحفے تحائف دیئے ہیں۔ اس لئے یہ میرا مال ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر یہ سچ ہے کہ انھوں نے تمھیں تحفے عطا کئے تو میں پوچھتا ہوں کہ جب تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے تھے تو وہ لوگ تمھارے پاس کتنے ہدیے بھیجتے تھے۔

پھر آپؐ نے عام لوگوں کے سامنے خطبہ دیا جس میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

" جب میں تم میں سے کسی شخص کو عامل بنا کر بھیجتا ہوں تو وہ واپس آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرے تحفے اور ڈالیاں اگر وہ سچ کہتا ہے تو کیوں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں بیٹھ جاتا جہاں لوگ اسے ڈالیاں بھیجتے رہیں۔ خدا کی قسم جو شخص ناجائز طور پر کوئی چیز لے گا قیامت کے دن اُسے اٹھائے ہوئے دربار خداوندی میں حاضر ہوگا۔ میں تم میں سے ان شخصوں کو پہچانوں گا جو ایک بڑبڑاتے ہوئے اونٹ یا آواز دینے والی گائے یا ممیاتی ہوئی بکری اٹھائے خدا کے حضور پیش ہوں گے"۔

پھر آپ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا " یا الٰہی کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا؟"

(مسلم ج۲ صفحہ ۱۲۳)

تشریح: آنحضرتؐ کے نزدیک کسی سرکاری کے لئے رعایا سے تحفے قبول کرنا ممنوع تھا کیونکہ ایسا آفیسر انصاف کرنے کی طاقت کھو بیٹھتا ہے اور شعوری یا غیر شعوری طور پر تحفے دینے والے کی طرف جھک جاتا ہے حکام کے پاس جو تحفے بھیجے جاتے ہیں وہ دراصل رشوت ہوتی ہے ورنہ لوگوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ اپنا مال دوسروں کو دیا کریں۔ اس خطبہ میں اس مسئلے کو نہایت خوبصورت اور دلنشین پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

ایک طرف تو یہ نظارہ ہے، دوسری طرف پاکستان کی اسلامی حکومت کے آفیسروں اور اعمال کا بھی جائزہ لیجئے آپ روزانہ مشاہدہ کرتے ہوں گے کہ وہ ملک پاکستان جو کہ صرف کلمہ طیبہ پر حاصل کیا گیا۔ جس وقت پاکستان بنا ہمارے ساتھ وعدے کئے گئے تھے کہ اس ملک میں قانون اسلامی ہوگا ہم صرف رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کو اپنے لئے نشان راہ بنائیں گے۔ آج وہی رسولؐ عربی کے غلام کہلاتے ہوئے ایک ایک چپڑاسی اور ایک ایک کانسٹیبل بھی تنخواہ سے کم از کم پچاس گنا زیادہ ہدیہ اور تحائف کے نام سے وصول کرتا ہے جس کو "آمدنی" کا لقب دیا جاتا ہے۔ جو بجائے قابل مذمت ہونے کے باعث رشک اور لائق مسابقت سمجھی جاتی ہے۔ ع

ببیں راہ تفاوت از کجاست تا بہ کجا

کاش ہمارے ارباب اقتدار اور ہمارے پاکستانی بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کرنے کے قابل ہوسکیں۔ آمین۔

مفید اور مجرّب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا اسیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر رکھا جاتا ہے۔ اس سے کمر درد، پیڑو، رنگ زرد، جلن، سر میں چکر، گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا) یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵۰/۵ روپے

سلاجیت پلز کمپاونڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپیہ ۵۰ پیسے

مقوی بدن دی ٹی ا فولا گولیا کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۵۰/۱۱ روپے

مسعود دیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

اطلاعات و اعلانات

نوشہرہ چھاؤنی میں جانشین قطب الاقطابؒ کا ورود مسعود

جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم ۲۲ مارچ بروز اتوار صبح خیبر میل سے نوشہرہ صدر ضلع پشاور تشریف لاویں گے، آپ تین روز قیام فرمائیں گے۔ دوران قیام روزانہ نماز عشاء کے بعد جامع مسجد میں مجلس ذکر و تدریس قرآن ہوگا اور بیعت و ارشاد کی تلقین فرمائیں گے۔ آپ کچھ وقت کے لئے دار العلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک بھی تشریف لے جائیں گے۔ مسلمانوں سے شرکت کی اپیل ہے۔

احمد عبد الرحمٰن صدیقی و خدام المتوسلین حضرت الشیخ لاہوریؒ نوشہرہ۔ صدر

ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کا سالانہ جلسہ جو کہ ۳-۴-۵ اپریل کو منعقد ہونا تھا بعض وجوہ کی بنا پر منسوخ کر دیا گیا ہے آئندہ پروگرام کا اعلان بعد میں کیا جاوے گا

ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کے زیر اہتمام ماہانہ تقریر

کندکوٹ۔ زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ ہر نئے چاند کے پہلے پیر کی رات کو ماہانہ تقریر ہوا کرے گی۔ جس میں مولانا عبید اللہ صاحب ابن القاری مرحوم ساکن پڈعیدن خطاب فرمایا کریں گے۔

تمام مسلمانوں کو دعوت عام دی جاتی ہے کہ وہ جوق در جوق مسجد سندھی اسکول کندکوٹ میں پیر کی رات کو تقریر میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

احمد جان۔ قلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ

منور میڈیکل ہال سرگودھا
بلاک نمبر ۱
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

اصلی حنفیت" بالکل مفت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ۲۴ صفحات پر مشتمل جیبی سائز میں "اصلی حنفیت" بالکل مفت تقسیم کی جارہی ہے۔ ڈاک خرچ کے صرف دس نئے پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمالیں۔

محمد رمضان میمن ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام و ناظم اعلیٰ ادارہ اشاعت توحید و سنت دریا آباد۔ کراچی ۲

شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت

سمندری ۷ مارچ ۱۹۶۴ء کو جامعہ محمدیہ میں مولانا محمد علی صاحب جانباز نے شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا اور ورثا کی تسکین کے لئے دعائیں کرائی گئیں اور عہد کیا گیا کہ ہم کبھی بھی خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کے عقیدہ کو ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

از ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری

قبول اسلام

مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۴ء بروز اتوار سنہری مسجد لاہور میں بدست مولوی محمد علی صاحب خطیب مسمات سومہنی قوم عیسائی عمر ۱۸ سال نے برضا مندی خود اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام پروین اختر رکھا گیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسمات مذکورہ کو اسلامی بہن تصور کریں۔ گواہ شیخ عبد الغنی اندرون دہلی گیٹ مکان نمبر ۶۰۲ لاہور۔ شیخ فضل حسین اندرون دہلی گیٹ کوچہ ڈپٹی عالم شاہ مکان نمبر ۵۵ لاہور

بقیہ صفحہ اول

سید محمد مکی سے آپ کے ملازموں نے پوچھا تھا کہ منزل کہاں پر ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ " جہاں صبح کو بکھر کی آواز سننے میں آئے گی "۔ اس کے بعد جزیرہ کا نام ہی "بقر" ہو گیا، جو بدل کر "بکھر" ہوگیا۔ (باقی باقی)

ناظرین

بار بار کی یاد دہانی کے باوجود بعض حضرات اپنا چٹ نمبر یا پورا پتہ تحریر نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کے تعمیل ارشاد میں دیر ہو جاتی ہے

شاخ اسلامی مشن مجلسی بازار بہاولپور

Phane No : 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Volume 7 | 20 March 1964 | 5 Zekad | No 11 | Price 12 Paisas

متحدہ عرب جمہوریہ اسمبلی کے انتخابات

قاہرہ۔ ۱۴۔ مارچ ملک کے عام انتخابات میں ساڑھے تین سو کے ایوان میں ایک سو دس نشستوں کا انتخاب مکمل ہو گیا ہے ان میں ۸۰ مزدور اور کسان شامل ہیں۔ مصر کی قومی اسمبلی میں صرف ۱۰۳ ارکان قطعی اکثریت حاصل کر سکے ہیں۔ اخبار الاہرام کی اطلاع کے مطابق باقی نشستوں کا انتخاب ۱۹ مارچ جمعرات کو ہوں گے۔

عراقی صدر ۲۴ مارچ کو لاہور آئیں گے

لاہور۔ ۱۸ مارچ۔ جمہوریہ عراق کے صدر عبدالسلام عارف جو پاکستان کے چھ روزہ دورے پر ۲۰ مارچ کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ ۲۴ مارچ کو لاہور آئیں گے اور اپنی آمد کے فوراً بعد علامہ اقبال کے مزار پر پھول چڑھائیں گے۔ بادشاہی مسجد اور قلعہ لاہور بھی دیکھیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی معزز مہمان کے احترام میں ایک خاص کانوکیشن منعقد کرے گی۔ جس میں انہیں اعزازی ڈگری دی جائے گی۔ صدر عارف مغربی پاکستان اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ اور اسی دن بعد دوپہر ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔

جیک روبی کو سزائے موت کا حکم

ڈلاس ۱۴ مارچ۔ صدر کینیڈی کے قاتل آسوالڈ کے قاتل جیک روبی کو سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ روبی کا مقدمہ ایک ماہ زیر سماعت رہا۔ آج مقدمہ کے بارے میں ۸ ارکان کی جیوری سے رائے طلب کی گئی۔ تو جیوری نے اُسے مجرم قرار دیا۔

کینیڈا کے قونصل نے مہاجر کیمپ دیکھے

کومیلا۔ ۱۴ مارچ۔ پاکستان میں کینیڈا کے قونصل مسٹر جے اکال نے مہاجر کیمپ دیکھے مہاجرین نے بھارتی فوجیوں اور فرقہ پرست مہاسبھائیوں کے ظلم کی داستانیں بڑے دردناک انداز میں بیان کیں۔ مہاجرین نے انہیں پانچ سو سال کے

عالمی خبریں!

دستاویزی ثبوت دکھائے کہ وہ جن گھروں سے نکالے گئے ہیں ان کے آباؤ اجداد کے تھے۔

کشمیر کے سوال پر برطانیہ کے رویہ کے خلاف ہندوستان کا شور و غوغا بے جا ہے

لندن ۱۴۔ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی قرار دادوں کی حمایت کے خلاف ہندوستان کا شور و غوغا بالکل بے جا ہے دولتِ مشترکہ کے وزیر مسٹر ڈنکن سینڈز سے ملاقات کے بعد مسٹر بھٹو نے لندن میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ جس نے حق خود ارادیت کے اصول کی بنا پر اپنی سلطنت ختم کر دی۔ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ محض بھارت کی خوشنودی کے لئے کشمیر کے لئے حق خود ارادیت کی حمایت نہیں کرے گا۔

ہندوستان نے برطانیہ کو اپنی حمایت پر آمادہ کرنے کے لئے سیاسی دباؤ ڈالا۔ اس کے علاوہ نئی دہلی میں برطانوی ہائی کمیشن کے سامنے مظاہروں کے ذریعہ برطانوی حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش بھی کی۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ بین الاقوامی امور میں اس قسم کا رویہ موزوں نہیں ہوتا۔

عرب دفاعی محاذ اسرائیل کے خلاف

عرب ممالک کا مشترکہ دفاعی محاذ قائم کرنے کی بات چیت قاہرہ میں شروع ہو گئی۔ عرب ممالک کے خلاف یہودیوں کے جارحانہ منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے مشترکہ دفاعی کمان کے قیام کا فیصلہ قاہرہ میں عرب سربراہوں کی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس مشترکہ دفاعی محاذ کا مرکزی ڈھانچہ قائم کرنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ اور اس مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے کہ آیا عراق یا مصر کے دستے اردن کی فوج کی کمک کے طور پر اردن میں رکھے جا سکتے ہیں

خدا کی مرضی یہی تھی!

نیروبی۔ "فیلڈ مارشل جان اوکیلو نے کہا ہے کہ وہ زنجبار سے نکالے جانے پر پریشان نہیں ہیں۔ دارالسلام سے یہاں پہنچ کر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران قائد انقلاب نے کہا" خدا کی یہی مرضی تھی۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا! انہوں نے مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کے اپنے الفاظ میں وہ زنجبار کی نئی حکومت کو ناراض نہیں کرنا چاہتے "فیلڈ مارشل" اوکیلو نے کہا "میں ایک عام آدمی ہوں۔ مجھے گھریلو نوکر کی حیثیت سے کام کرنے میں بھی عار نہیں" وہ عنقریب اپنے وطن یوگنڈا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

چو این لائی پیکنگ پہنچ گئے

پیرس۔ اتوار۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی تین ماہ کے دورہ کے بعد آج پیکنگ واپس پہنچ گئے۔

خریدار حضرات سے ضروری گزارش

جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے پتوں کی چٹوں پر متواتر سرخ نشان لگایا جا رہا ہے لیکن افسوس کہ بہت تھوڑے حضرات نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ جن احباب کا چندہ نہ آیا، یا خریداری جاری نہ رکھنے کی اطلاع نہ آئی۔ ان کی اس خاموشی کو اظہار رضامندی خیال کرتے ہوئے ۲۷ مارچ کا پرچہ وی۔ پی کیا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان دوستوں کا اخلاقی فرض ہو گا۔

والسلام
خیر اندیش ناظم دفتر

ایجنٹوں کے نام

ترجمان اسلام، جمعیۃ علماء اسلام کا ترجمان اور ایک آزاد قومی ادارہ ہے۔ جسے کسی سرمایہ دار یا حکومت کی سرپرستی حاصل نہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ اب تک اپنے محدود وسائل اور مخلص سرپرستوں کی سرپرستی کے باعث زندہ ہے۔

لیکن

ہمارے بعض ایسے کرم فرما بھی ملک کے مختلف گوشوں میں موجود ہیں جنہوں نے ادارہ کے ساتھ تعاون کے برعکس اخبار کی بڑی بڑی رقمیں متعدد بار یاد دہانی کے باوجود ادا نہیں کیں۔

اس لئے

ادارۂ ترجمان اسلام نے بامر مجبوری یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر ان حضرات نے فوری طور پر بقایا بل ادا نہ کئے تو ان کی ایجنسیاں بند کر دی جائیں۔ اور ان کے نام اخبار میں شائع کر کے آئندہ اقدام پر غور کیا جائے

اس لئے تمام ایجنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اخبار کے لئے مالی مشکلات کا باعث نہ بنیں اور رقومات جلد دفتر میں بھیج کر ہماری امداد فرمائیں۔ (ناظم)

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمان زرگر
دوکان نمبر ۴۷۴ - ۴۷۳
بھابڑا بازار ۔ راولپنڈی

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
بیادگار: - شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
قیمت [illegible]
جلد ۷ ○ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۴

حق کی حمایت کے تقاضے

وقت کا ایک اہم معرکہ

اسلام اپنے بقاء، قیام اور فروغ کے لئے کسی ایک فرد کی قیادت و امارت اور کسی ایک خاص جماعت کی اجارہ داری کا محتاج نہیں ہے۔ اس کی خدمت کا حق وہی افراد اور جماعتیں ادا کرسکتی ہیں جو علوم دینیہ، کتاب وسنت و فقہ اسلامی سے پوری طرح بہرہ ور ہیں اور اپنے اسلاف کرام کے سلسلہ ہائے خدمات دینیہ سے وابستہ و منسلک چلے آرہے ہیں۔ دین کے بارے میں یہی وہ معیارِ حق شناسی ہے جس پر ہم ماضی وحال کے رجال و احزاب کو جانچ اور پرکھ سکتے ہیں اور ان کے فیصلوں کی صحت وعدم صحت کا تعین کرسکتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں اسلام کے نام سے اور اسلام کے لئے جو بات بھی کہی جائے گی۔ جو قدم بھی اٹھایا جائے گا اس کے حق ہونے کا دارومدار اس پر ہی ہے کہ وہ بات کہنے والے اور وہ قدم اٹھانے والے دین کے عالم ہیں یا نہیں اگر عالم دین ہیں تو پھر ان کی بات اور ان کا اقدام ہی اسلام کا فیصلہ سمجھا جائے گا۔ اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہوگا دنیا کی تاریخ ہمیشہ سے سیاسی تغیرات اور ملکی انقلابات کا شکار بنی رہی ہے۔ یہاں اس قسم کے مدوجزر و اتار چڑھاؤ ہمیشہ واقع ہوتے رہتے ہیں کہ بظاہر دو راستوں میں سے کسی ایک راستہ کا اختیار کرنا ناگزیر سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جبکہ دو حریف طاقتیں ایک دوسرے کی مدمقابل بن کر میدان میں آجاتی ہیں اور ان کی پکار و للکار سے میدان گونج رہا ہوتا ہے تو نفسیاتی طور پر ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہمدردیاں وابستہ کردینے کی اپیل عام ہوجاتی ہے۔ شیطان کا یہ کھیل کتنا حیرت ناک اور گمراہ کن ہوتا ہے کہ وہ دو باطلوں کو ایک دوسرے کا حریف بناکر میدان میں لے آتا ہے اور ایسی فضا پیدا کردیتا ہے۔ کہ اچھا خاصا حق پسند آدمی بھی یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ ان دونوں باطلوں میں سے کسی ایک باطل کا ساتھ دئے بغیر چارہ نہیں اور پھر وہ ان میں سے کسی ایک باطل کو کمتر درجہ کا باطل قرار دیکر معذرتِ اضطرار کے ساتھ، اس کا حامی بن کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ ہنگاموں کی تندی و تیزی اس کے فہم وفراست کو اس درجہ ماؤف کردیتی ہے کہ وہ اتنا بھی نہیں سمجھ پاتا کہ جس باطل کو وہ آج بزعم خود کمتر درجہ کا باطل قرار دے کر اس کا معاون بن رہا ہے۔ کل یہی باطل غلبہ و طاقت حاصل کرکے بدتر درجہ کا باطل بن جائے گا، جس کا دفع کرنا اس کے لئے پھر آسان نہیں رہے گا اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ پھر کسی کمتر درجہ کے باطل کا سہارا تلاش کرے گا، اور یہ چکر یونہی غیر معینہ مدت تک چلتا رہے گا۔ اور اس کی تمام قوتیں، واہلیتیں کسی نہ کسی باطل کے حق میں ہی صرف و ضائع ہوتی رہیں گی۔

تاریخ اسلام میں اس قسم کے اضطراب انگیز مواقع اکثر وبیشتر آتے رہے ہیں۔ وقت کے تقاضے بظاہر یہ تھے کہ دو باطلوں میں سے کسی کمتر درجہ کے باطل کو اپنا ساتھی بنالیا جائے، تاکہ زیادہ طاقتور کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اگر ایسے موقع پر کارپردازان ملت نے فیصلہ وقت کے دباؤ کے مطابق کیا تو کبھی بھی آخری نتیجہ ان کے حق میں نہیں نکلا اور اگر فیصلہ اپنے اصول، اپنے موقف، اپنے نصب العین کے مطابق کیا گیا تو خواہ اپنی طاقت اور اپنے وسائل کتنے ہی محدود، کمزور ہوتے اور خواہ پہلے مرحلہ پر کامیابی بھی نہ حاصل ہوئی، تاہم اسلام مصلحت پرستی کا شکار ہونے سے بچ گیا اور بالآخر تاریخ نے فیصلہ اسلام کے حق میں ہی دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد، ایک طرف

(باقی ص۵ پر)

مودودی صاحب اور اُن کے محترم حامیوں سے
چند سوالات

(۱) کیا آپ یہ یقین رکھتے ہیں اور اطمینان دلا سکتے ہیں کہ اگر مس فاطمہ جناح پاکستان کی صدر بن گئیں تو اس ملک میں صحیح کتاب و سنت کا اسلامی نظام قائم ہو جائے گا؟

(۲) کیا آپ کے نزدیک مسٹر محمد علی جناح کی بہ نسبت ان کی ہمشیرہ فاطمہ جناح زیادہ اسلام اور دین سے قریب ہیں کہ آپ نے ان کے بھائی قائد اعظم اور ان کی جماعت مسلم لیگ کے ساتھ تو قیام پاکستان سے پہلے اور بعد بھی اشتراک عمل کرنا شرعاً روا نہیں سمجھا اور اشتراک نہیں کیا، اور ان پر نکتہ چینی کرتے رہے لیکن ان کی بہن کی حیثیت آپ کے نزدیک اتنی قابل اعتماد ہے کہ ان کے جھنڈے تلے آپ بھی شامل ہو گئے ہیں اور اپنی جماعت کو بھی شامل کر دیا ہے۔ اور موصوفہ کو ملک و ملت کا صدر، قائد اور امام بنانے پر ہو گئے ہیں؟ موصوفہ نے ساری عمر جو طرز زندگی اختیار کئے رکھا۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شرعاً صحیح ہے؟

(۳) کیا آپ یہ یقین رکھتے ہیں اور تحریری طور پر اطمینان دلا سکتے ہیں کہ عوامی لیگ، نیشنل عوامی پارٹی اور لادینی و اشتراکی رجحانات رکھنے والے جن افراد و جماعتوں کے ساتھ، جس محاذ میں آپ نے اور آپ کی جماعت نے شرکت فرمائی ہے وہ آئندہ ملک میں اسلامی نظام کے قیام میں آپ کی حمایت کریں گے؟ کیا آپ ان سے سیکولر و لادینی نظریات و مقاصد سے دست بردار ہو جانے کا تحریری وعدہ و اعلان کرا سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ کے نزدیک اب یہ جائز و روا ہو چکا ہے کہ ایسے افراد و جماعتوں کے ساتھ اتحاد و رفاقت اختیار کی جا سکتی ہے جو لادینی و اشتراکی خیالات، مقاصد و پروگرام رکھتے ہوں؟ اور کیا ایسے لوگوں کو اسلامی نظریات، مقاصد و پروگرام رکھنے والے افراد و جماعتیں اپنا رہبر و قائد بنا سکتی ہیں؟

(۵) عوامی لیگ، نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ جماعتیں جن کے ساتھ مل کر آپ نے متحدہ محاذ قائم کیا ہے، ایسی جماعتیں ہیں جن میں مسلمان، غیر مسلم ہندو، عیسائی و قادیانی وغیرہ بھی شامل ہو سکتے ہیں اور شامل ہیں، تو کیا آپ کے نزدیک اسلام کی رو سے، اس قسم کے اشتراک میں اب کوئی قباحت باقی نہیں رہی ہے؟

(۶) کیا آپ اسلام کے ان احکام و اصول کا تعین کر سکتے ہیں، جن میں آپ کے نزدیک مصلحت وقت کے مطابق تبدیلی کی جا سکتی ہے؟ اور جن میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی ہے؟ اور تبدیلی کے جواز کے لئے قرآن و حدیث کی نصوصِ صریحہ پیش فرما سکتے ہیں؟ اس قسم کی تبدیلی کا حق ہر عالم دین کو حاصل ہے یا صرف کسی جماعت کے امیر و قائد کو؟ اور اس حق کے لئے بھی قرآن و حدیث میں کوئی نصِ صریح موجود ہے؟

(۷) کیا آپ واضح فرمائیں گے کہ جمہوریت سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا جمہوریت کے موجودہ تصورات جن پر پارلیمانی نظام حکومت کا انحصار ہے، جو خالص برطانوی طرز حکومت کی نقل ہے، اور جس کا مطالبہ متحدہ محاذ کی جانب سے کیا جا رہا ہے جس میں آپ بھی پیش پیش ہیں، اس سے اسلام کو کیا تعلق و نسبت ہے؟ کیا یہی اسلامی جمہوریت ہے؟ اگر نہیں تو اس کے قیام کے بعد، اسلامی نظام کی بالادستی اور اللہ کی حاکمیت کی برتری کا تصور کس طرح غالب لایا جا سکتا ہے؟

(۸) ایک فرد کی بالادستی کا خاتمہ اگر عوام کی بالادستی کے کسی ذریعہ سے ممکن بھی ہو جائے تو کیا ایسی عوامی بالادستی جس کی نمائندہ طاقت میں لادینی، اشتراکی اور سیکولر نظریات و نظام کے حامی افراد و جماعتوں کا غلبہ ہو، اسلامی نظام کی بالادستی کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے؟ اور اگر ایک مرتبہ اس صورت حال کو تسلیم کر لیا جائے تو آئندہ اس کو تبدیل کرنا ممکن ہو سکے گا؟ کیا آپ واضح کریں گے کہ اس قسم کی مفاہمت میں اسلام کے لئے کتنی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

(۹) کیا آپ اب ایسا سمجھنے لگے ہیں کہ آپ اور آپ کی جماعت اپنے پروگرام و نظریات کے مطابق تنہا سیاسی کام کرنے کی اہل نہیں رہی ہے، اس لئے غیر اسلامی نظریات و مقاصد رکھنے والی جماعتوں کے ساتھ آپ کا اور آپ کی جماعت کا اشتراک ناگزیر ہو گیا ہے؟

(۱۰) کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اب پاکستان میں صرف اسلامی محاذ بنا کر خالص اسلام کے لئے، اسلامی طریقوں کے مطابق کام کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے؟

امید ہے کہ جناب مودودی صاحب خود یا ان کی جماعت کے مستند و دانشور حضرات، مذکورہ بالا امور
۴۵

۴۵ پر اسلام و صداقت کی رو سے واضح روشنی ڈال کر، ان سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے۔ (د ک)

جمعیۃ علماء اسلام

از شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
دامت برکاتہم امیر جمعیۃ ضلع جہلم

⁂

ملک میں حاصل ہو جمعیۃ کو شان و عزّ و جاہ
ضربِ اِلّا اللہ سے الحاد و باطل ہو تباہ
اہلِ علمِ دین سے ہو اسلام کا پرچم بلند
تابعِ قرآں ہوں دنیا کے سارے ہوشمند
ملکِ پاکستان میں نافذ ہو آئینِ خدا
ہر مسلماں پر ہو لازم سنتِ خیر الوریٰ
حضرتِ صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ
مظہرِ حق ہیں ہمیں اِن کی محبت ہو عطا

منجانب:- سلطان محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام
بھیں۔ تحصیل چکوال ـــــ ضلع جہلم

جلسہ

مدرسہ احیاء العلوم العربیہ چنیوٹ شہر کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو مدرسہ کے احاطہ واقع عیدگاہ روڈ میں ہو رہا ہے۔

اجلاس ہائے مدرسہ میں۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب۔ حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا محمد سرور صاحب حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب

و دیگر
مشاہیر علماء کرام

توحید و رسالت، فضائل صحابہ مناقب اہل بیت پر بیانات فرمائیں گے۔

خادم طلباء:- محمد حسین مہتمم و ناظم مدرسہ احیاء العلوم العربیہ ـــ چنیوٹ شہر

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۰ نومبر ۱۹۶۴ء

عالمی حالات وسیاسیات پر ایک نظر

حال ہی میں عالمی افقِ سیاست پر چند بڑی بڑی تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں۔ حقیقتاً تو ان تبدیلیوں کا آغاز اسی وقت ہوگیا تھا جب امریکہ کے سابق نوجوان صدر مسٹر کینیڈی کو قتل کیا گیا۔ یہ قتل جس جنگ جویانہ اور جنگ پسندانہ ذہنیت کی سازشوں کے تحت وقوع میں آیا تھا۔ اگرچہ اسے پوری طرح فروغ کی راہ نہ مل سکی۔ اور امریکہ کے حالیہ صدارتی الیکشن میں مسٹر جانسن اور ان کے گروہ کو اقتدار حاصل ہوگیا ہے۔ لیکن اس الیکشن نے یہ بات نمایاں کردی ہے کہ امریکی قوم اب واضح طور پر جارحیت پسند اور اعتدال پسند دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ کینیڈی کی پالیسی امریکہ کی رائے عامہ کو امن پسندی کی طرف مائل رکھتا تھا۔ کینیڈی کے قتل کے بعد اس پالیسی کو بہت بڑا دھکا لگ چکا ہے۔

روس کے حالیہ انقلاب خروشیف کی برطرفی کی تہ میں جو محرک کارفرما تھا وہ یہی تھا کہ امریکہ کے بدلے ہوئے حالات میں خروشیف کی لچک آمیز پالیسی، روس اور عالمی کمیونزم کی تحریک کو شدید نقصان پہنچانے والی ثابت ہوسکتی تھی۔ خروشیف کی برطرفی کسی حریفانہ اقتدار جوئی کے جذبہ کے تحت عمل میں نہیں آئی۔ بلکہ امریکہ کے مقابلہ میں ایک سخت گیر پالیسی اختیار کرنے کی خاطر عمل میں آئی ہے۔ اور کمیونزم کے عالمی مفاد کو مستحکم کرنے اور متحد بنانے کے لئے ایسا ہوا ہے۔ بلاشبہ گولڈواٹر کی شکست سے اس طرح کی پالیسی کے اجراء میں اب روس کی طرف سے احتیاط برتی جائے گی لیکن وہ اس پہلو سے اپنی تیاری کو جاری رکھیں گے۔

سرمایہ دارانہ بلاک کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ اس نے دو بڑی کمیونسٹ طاقتوں روس و چین کو ایک دوسرے کا مدمقابل اور حریف بنادیا تھا۔ چین کی پشت پر تھپکی دینے والا برطانیہ تو پہلے سے ہی تھا۔ لیکن بعد میں فرانس بھی تھپکی دینے کے لئے چین کے قریب آگیا

کینیڈی خروشیف سے پینگیں بڑھا بڑھا کر روس کو چین سے دور کر رہا تھا۔ امریکہ کے انتہا پسندوں نے سمجھا کہ کہیں کینیڈی خروشیف کی گود میں ہی نہ چلا جائے، اسے تو ٹھکانے لگا دو اور ان کے خیال میں روس و چین کی کشمکش اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب انکا قرب مشکل ہے چین کے مقابلہ میں، ہندوستان کو جو جنگی امداد روس کی طرف سے مل رہی تھی اس سے وہ اپنے خیال کی تصدیق و تائید کے گمان میں مبتلا ہوگئے۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ اب آسان ہے کہ خروشیف کی نرم، صلح جویانہ اور اعتدال پسند پالیسی سے فائدہ اٹھا کر اچانک ایسی کاری ضرب لگادی جائے کہ روس و چین کے سارے منصوبے خاک میں مل کر رہ جائیں۔ جانسن کی پالیسی گرچہ کینیڈی کی پالیسی کی طرح فراخ حوصلہ نہیں تھی۔ لیکن امریکہ کے انتہا پسندوں کے لئے ناکافی تھی اور انہوں نے اپنے مقاصد کے لئے گولڈواٹر کی قیادت میں امریکہ کی رائے عامہ کو ہموار کرنا شروع کردیا۔

روس کے سیاسی مدبر و دانشور اس صورت حال سے غافل نہیں رہ سکتے تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ خروشیف کی پالیسی نے امریکہ کے حوصلے بلند کردئے ہیں۔ کینیڈی کے زمانہ میں امریکہ کی رائے عامہ کا جو رخ تھا وہ بدل لیا ہے۔ چین روس سے بیزار ہوتا جارہا ہے اور اس کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کے اشتراکی ملکوں میں اضطراب پیدا ہورہا ہے۔ اشتراکی جماعتیں ہرجگہ دو متقابل کیمپوں میں تقسیم ہوتی جارہی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ وہ جلد ہی مایوسی کا شکار نہ ہوجائیں۔ یہ اسباب تھے جن کی بناء پر خروشیف کی برطرفی عمل میں آئی چنانچہ اس کا اثر امریکہ کے انتخابات پر بھی پڑا۔ انتہا پسندوں کے قدم ٹھٹک کر رہ گئے اس سے جانسن کو فائدہ پہنچا۔ وہ اور ان کا گروہ انتخابات جیت گئے۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ کی رائے عامہ کا ایک بڑا حصہ، گولڈواٹر کے نظریات کا حامی بن گیا ہے۔

برطانیہ میں لیبر پارٹی نہایت معمولی اکثریت سے کامیاب ہوئی ہے۔ اس لئے وہ کوئی اہم پارٹ ادا نہیں کرسکے گی۔ تاہم جانسن کی پالیسی کو اس سے سہارا ملے گا۔ فرانس اس بات پر مصر ہے کہ یورپ کا اتحاد اس طور پر عمل میں لایا جائے کہ امریکہ کی مداخلت اس میں قطعی نہ ہو اس صورت میں برطانیہ کو اپنی حیثیت سنبھالنا مشکل نظر آتا ہے۔ امریکی اور یورپی مفادات عالمی سطح پر ایک دوسرے کے مخالف ہیں اسے سب ہی یورپ والے محسوس کررہے ہیں۔ لیکن امریکہ کے زرپرست نہیں چاہتے کہ امریکہ عالمی مفادات کے حصول کی اس آویزش سے کنارہ کش ہوجائے۔

چین نے اپنے پہلے ایٹم بم کا تجربہ کرکے ایک ایسی پوزیشن حاصل کرلی ہے جس سے عالمی سیاست کا مستقبل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہندوستان کے لئے پہلے ہی یہ مشکل تھا کہ امریکی، روس اور مغربی ملکوں کی امداد کے باوجود شمال کی بلندیوں پر چڑھ کر چین کو شکست دیدے۔ روس میں تبدیلی قیادت اور چین کے ایٹمی تجربہ کے بعد خود بھارت کے لئے زبردست مشکلات و پیچیدگیاں پیدا ہوسکتی ہیں اسے بالآخر اپنی جارحانہ پالیسی ترک کرنا ہوگی وگرنہ اندیشہ ہے کہ یہ خطہ زبردست فوجی کارروائیوں کا آماج گاہ نہ بن جائے۔ لاؤس اور کمبوڈیا کے حالات ہی تشویشناک ہیں۔ جنوبی ویٹ نام میں امریکہ کی احمقانہ پالیسیوں کی بدولت ہنوز استحکام نہیں پیدا ہوسکا ہے اور مشرق بعید کے حالات روز بروز ابتر ہوتے جارہے ہیں، ملائشیا اور انڈونیشیا کی کشمکش بھی کم خطرناک نہیں ہے۔ مشرق وسطیٰ کے حالات اگرچہ پرسکون ہیں۔ سعودی عرب میں البتہ شاہ سعود کی بادشاہت، شاہ فیصل کی طرف منتقل ہوگئی ہے، اس سے عرب اتحاد کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے تاہم امریکی وسامراجی ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ صدر ناصر، عرب افریقہ، ایشیاء اور غیر جانبدار ملکوں کے اتحاد کی پالیسی کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستان، ایران اور ترکی کا میثاق استنبول بھی اتحاد کی طرف ایک قدم ہے۔ قبرص کے معاملہ میں ترکی اور یونان کے معاملات جوں کے توں ہیں۔ بہرحال اس سال کے اختتام تک ابھی بہت سی تبدیلیاں متوقع ہیں، اور آنیوالا سال، نئے حالات کی طرف جانے کا سال ہوگا۔

مسلمان ملکوں اور اسلام دوستوں و مسلمان عوام کو ان تبدیل ہونے والے حالات میں اپنے

(باقی ص ۔ پر)

گوجرانوالہ میں جمعیتہ علماء اسلام اور مجلس احرار کی شاندار کامیابی

ضلع گوجرانوالہ میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات بڑے زور و شور سے ہوئے ہیں۔ دیندار طبقہ خصوصیت دلچسپی لیتا رہا ہے جمعیتہ علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی پورے ضلع کے انتخابات میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ شہر گوجرانوالہ میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ ناظم مرکزی امیر جمعیتہ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ اور ایک بااثر وکیل کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا۔ مولانا موصوف نے ووٹوں کی بہت زیادہ اکثریت سے فریق مخالف کو شکست فاش دی۔

اس وارڈ پہ پورے شہر کی نظر تھی وکیل صاحب کامیابی حاصل کرنے کے لئے لاہور گجرات وغیرہ سے کافی تعداد میں لوگوں کو لاتے تھے۔ شام کو نتیجہ سننے کے وقت ہزاروں آدمی شہر کے مختلف حلقوں سے پہنچ گئے تھے۔ جب اندر سے مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ کی کامیابی کا اعلان ہوا تو تمام لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک ہر محلہ میں ہو رہا ہے۔ لوگ نعرہ تکبیر اور اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے جامع مسجد شیرانوالہ باغ کی طرف روانہ ہوئے (جہاں مولانا مفضل نصف گھنٹہ پہلے آگئے تھے) یہ جلوس جامع مسجد پہنچا۔ نماز عصر ادا کی۔ اور مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ نے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کامیابی میری نہیں ہے آپ کی ہے۔ بلکہ یہ کامیابی اس عظیم مقصد کی ہے جس کو لیکر آپ حضرات چلے ہیں۔ اور جس کے لئے آپ نے انتہائی کوشش کی۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہم کو ایک نیک مقصد کے لئے کوشش کرنے کی توفیق نصیب کی ہے۔ اور ہم سب مسلمانوں کا مقصد اس کے بغیر اور کوئی نہیں کہ اس ملک میں اسلام کا بول بالا ہو اور اسلامی آئین ہو اور کتاب و سنت کے مطابق فیصلے ہوں۔

احمد سعید عفی عنہ
ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
ضلع گوجرانوالہ

مشرقی پاکستان چٹاگانگ میں

جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

آپ یقیناً خوش ہوں گے کہ چٹاگانگ میں جمعیتہ علماء اسلام کا قیام عمل میں آگیا ہے اور مندرجہ ذیل حضرات اس کے عہدہ داران مقرر ہوئے ہیں۔

امیر:۔ مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ ہاٹہزاری و مجاز حضرت تھانوی رحمۃ
نائب امیر:۔ مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب
ناظم:۔ مولانا محمد یونس صاحب
ناظم معاون:۔ مولانا محمد ذاکر صاحب

اس کے علاوہ دیگر شہروں میں جمعیتہ کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں۔

نیازمند:۔ محمود احمد ظفر چٹاگانگ

راولپنڈی میں غلط پروپیگنڈہ

قاری محمد امین صاحب محلہ ورکشاپی راولپنڈی کے متعلق غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ان کو جمعیتہ علماء اسلام نے بی ڈی کے انتخاب کے لئے کھڑا نہیں کیا۔ یہ خبر نہایت گمراہ کن اور شر انگیز ہے حالانکہ جمعیتہ علماء اسلام راولپنڈی کے اجلاس میں بھی انتخاب کا خاکہ بنایا تھا۔ پھر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ان کو تاکید کی کہ انتخاب کیلئے کھڑے ہوں۔ دو تین مرتبہ پھر تشریف لے جا کر تاکید کرتے رہے۔ مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام نے بھی اس کی نہ صرف توثیق کی بلکہ خود کو اور ایک اجتماع کے حاضرین کو بتایا کہ قاری صاحب جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے کھڑے ہیں۔ محلہ کی کسی پارٹی کا اس میں قطعاً کوئی ہاتھ نہیں۔ اب جس نے بھی یہ خبر اڑائی ہے اس نے اپنے خبثِ نفس کا ثبوت دیا ہے۔

قاری نذیر احمد دہلی دروازہ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک سکول ماسٹر عمر ۲۸ سال جس کا کوئی رشتہ دار نہیں جسے داڑھی رکھنے اور کمی زندگی کی وجہ سے رشتہ نہیں ملتا۔ جس کو ایسے کنوارے یا بیوہ رشتہ کی ضرورت ہے جس میں جائداد ظاہری حسن ذات پات اور جہیز کا سوال نہ ہو بلکہ متوکل، خدا ترس اور غربت کو پسند کرتے ہوں۔

اللہ دتہ مدرس کوٹ نپڈی داس ضلع شیخوپورہ

ملک بھر میں جمعیتہ علماء اسلام کی کامیابی

تحصیل پشاور حلقہ باڑوزائی میں

جمعیتہ علماء اسلام امید سے زیادہ کامیابی

تحصیل پشاور میں ننپہ باڑوزائی ایک چھوٹا سا علاقہ ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ علماء کرام اور باشندگان علاقہ نے بہت خلوص اور دینداری سے کام لیکر دس عدد ممبران کو جمعیتہ علماء کی پارٹی سے کامیاب کرایا۔ جن میں سے بعض کے نام گرامی یہ ہیں۔ مولانا مولوی شمس الحق صاحب فاضل دیوبند موائگی۔ مولانا میا نصاحب۔ محمد صدیق فاضل دارالعلوم حمایت الاسلام غلجی موضع یا نام ڈھیری بالا۔ مولانا مولوی فضل رحیم (مسکن، موضع مالی)

(نورالحق ناظم نشر و اشاعت مدرسہ حمایت الاسلام غلجی)

خانیوال

تحصیل خانیوال میں جمعیتہ علماء اسلام کی طرف سے کافی حضرات نے انتخابات میں حصہ لیا۔ الحمد للہ کئی حضرات بلامقابلہ کامیاب ہوئے۔ اور تحصیل خانیوال سے مختلف مقامات سے مختلف حضرات کی کامیابی کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ خاص کر حضرت مولانا دوست محمد صاحب و مولانا عبدالکریم صاحب و مولانا عبدالشکور صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

ہزارہ

جماعت اسلامی کے ممبر کو زبردست شکست

ٹبل ضلع ہزارہ میں ماہنامہ اسوہ کے ایڈیٹر جو کہ جماعت اسلامی کا سرکردہ ورکر تھا جمعیتہ علماء اسلام کے ایک نمائندہ کے مقابلہ میں ہار گیا ہے۔

جھنگ

جمعیتہ علماء اسلام کی جھنگ صدر میں کامیابی

جھنگ صدر میں جمعیتہ علماء اسلام کے نمائندے بھاری اکثریت سے کامیاب ہو رہے ہیں۔ خصوصاً وارڈ نمبر ۵۹ سے چوہدری غلام نبی صاحب بلامقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ مزید کافی تعداد میں کامیاب ہونے والے نمائندوں کی اطلاعات کا انتظار ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں

جمعیتہ علماء اسلام کی مقبولیت اور شاندار کامیابی

جمعیتہ علماء اسلام کے ارکان و کارکنان کے لئے یہ خبر باعث صد مسرت ہے کہ جمعیتہ ضلع سیالکوٹ میں بہت مقبول ہوئی ہے کافی تعداد میں مختلف مقامات پر شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور اس کے علاوہ بنیادی جمہوریتوں کے حالیہ انتخابات میں جمعیتہ کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جن مقامات سے تاحال الیکشن کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ ان کے نتائج یہ ہیں:۔

نام مقام	نام ممبر
۱۔ چنوں موم۔	غلام رسول صاحب
۲۔ اکبر آباد	چوہدری سراج الدین صاحب
۳۔ انجوتر	چوہدری محمد طفیل صاحب
۴۔ فتح سنگھ	چوہدری فضل احمد صاحب
۵۔ لوہارکے	چوہدری عمر دین نمبردار صاحب

منجانب:۔ اراکین جمعیتہ علماء اسلام
چنوں موم ضلع سیالکوٹ

ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خاں سے مختلف مقامات سے جمعیتہ علماء اسلام کے کامیاب نمائندوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ بستی صندوانی سے محمود خاں بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ قبل ازیں اخبارات کے ذریعہ سے بھی جمعیتہ کی بھاری اکثریت سے کامیابی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔

اکوڑہ خٹک

دارالعلوم حقانیہ کے نمائندہ نے سرخپوشوں کو شکست دیدی۔ دارالعلوم کی طرف سے حاجی محمد عباس صاحب نے الیکشن میں حصہ لیا تھا جو کہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔

اعلان

★

جمعیتہ علماء اسلام کے تمام کامیاب نمائندوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نام و مکمل پتے سے ناظم مرکزی دفتر لاہور کو مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

بقیہ:- صفحہ اوّل

روم کے عیسائیوں کی فوجیں، اسلامی مملکت کی سرحدوں پر لیس کھڑی ہوئی تھیں دوسری طرف ایران کی مجوسیوں کی طاقت اسلامی مملکت کی سرحدوں پر تیار موجود تھی اور خود عرب کے اندر دو تین مدعیان نبوت کاذبہ کھڑے ہو کر مملکت کے داخلی استحکام پر ضرب لگا رہے تھے۔ اسی دوران ملت کے ایک بہت بڑے حصہ نے ادائگی زکوٰۃ سے انکار کر دیا تھا، کیا یہ موقع کم درجہ کا خطرناک تھا۔ ابھی کون سے ایسے مادی وسائل مدینہ کے اس مختصر سے خالص دینی اقتدار کو حاصل ہو گئے تھے، کونسی فوجیں، کونسے اسلحے کے کارخانے، کونسے مال و دولت کے خزانے ان کے پاس موجود تھے کہ وہ بظاہر اتنے سارے باطلوں میں سے کسی ایک باطل کا بھی بھرپور مقابلہ کر سکتے، اگر اضطرار کا اطلاق ایسے موقعوں پر کیا جا سکتا ہے تو اس سے زیادہ نازک موقعہ اضطرار کا اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن صدیق اکبر اور ان کے رفقائے عظام نے، جو دین کے عالم، دین کی روح کے شناسا صحبت نبوی ﷺ کے براہ راست فیض یافتہ تھے، نہ تو اضطرار کو بہانہ بنایا۔ نہ مصلحت وقت کی رعایت کی اور ان باطلوں میں سے کسی بھی باطل کو کمتر درجہ کا قرار دے کر اپنے ساتھ نہیں لیا۔ حتی کہ ادائگی زکوٰۃ کے منکرین جو باقی تمام معاملات میں ان کے ہمنوا تھے، ان کو بھی کمتر درجہ کا باطل سمجھ کر اور اضطرار کے طور پر، معاف نہیں کیا، بلکہ اپنے مؤقف و نصب العین کے مطابق فیصلہ کیا، اور "الکفر ملۃ واحدۃ" کے مصداق ان باطلوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے اور ایک دوسرے کے مخالف ہونے کے باوجود، ان سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا۔ کسی ایک کو بھی کوئی ترجیح دے کر اپنے ساتھ شامل نہیں کیا۔ اسلام کا فیصلہ سب سے علیحدہ اور جداگانہ رہا۔ مسلمانوں نے اسے قبول کیا اور مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قلیل عرصہ میں ہی تمام باطلوں کو سرنگوں کر دیا اور حق کے اس فیصلہ کا بول بالا ہوا، اگر خدانخواستہ اضطرار و مصلحت وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی دوسرا فیصلہ کر لیا جاتا تو کیا آج اسلام کی ابتدائی تاریخ اسی عظمت و برتری کی حامل ہوتی جیسی کہ وہ اب ہے۔

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے مابین نزاع کا معاملہ مشہور و معلوم ہے۔ اسی دوران خوارج کا ایک گروہ طاقت بن کر میدان میں نکلا، ان کے دعوے اسلام کے باوجود، ان کی گمراہی پر، اس عہد کے ارباب دین متفق ہو گئے تو باوجود ان کی طاقت اور ان کی تنظیم و صلاحیت کار کے، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں میں سے کسی نے بھی اپنے فریق مخالف کے مقابلہ میں انہیں اس قابل نہیں سمجھا کہ فی الوقت ان کی گمراہی سے صرفِ نظر کر کے، اور ایک کمتر درجہ کی چیز جان کر انہیں اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ فی الحقیقت اضطرار کا اطلاق اسلام کی اجتماعی حیثیت پر نہیں کیا جا سکتا یہ محض ایک انفرادی چیز ہے۔ جیسے ہلاکت نفس کے اندیشے کے موقعہ پر بقدر ضرورت روا رکھا گیا ہے، اسے اجتماعیت کے مواقع کے لئے بھی ایک اصول بنا لیا جائے تو یہ دین میں سراسر اضافہ و تحریف ہے اور اس کی کوئی مثال دین و شریعت میں موجود نہیں ہے۔

بہرحال اسلام کے لئے اور اسلام کے نام سے کوئی بھی ایسا فیصلہ جو کسی قسم کے باطل کی بھی حمایت میں ہو، اضطرار و حکمت عملی کے تحت نہیں کیا جا سکتا۔ اور وقت کے سیاسی فیصلوں کو ہرگز یہ حیثیت نہیں دی جا سکتی۔

اس وقت پاکستان میں جو سیاسی رست وخیز" انتخابات کے عنوان سے برپا ہے۔ اولاً تو اس کو اسلام و کفر کی آویزش قرار دینا اور حق و باطل کی جنگ کہنا، ایک ایسی خطرناک ذہنیت کو فروغ دینا ہے جس کے نتیجے میں خود مسلمان ملت ایک دوسرے کے خون کی پیاسی بن سکتی ہے اور قوم میں فتنہ و فساد کا خطرناک دروازہ کھل سکتا ہے۔ البتہ اس موقعہ پر جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک کا آئندہ نظم و نسق اور اس کا آئندہ نظام کن اصولوں پر مبنی ہو گا۔ جو افراد اور گروہ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں کا آئندہ کا نظام و انتظام اسلامی اصولوں کے مطابق ہو تو ان کے لئے صرف یہی ایک راہ ہے کہ نیچے سے اوپر تک یعنی بنیادی جمہوریت کے ایک رکن سے لے کر صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی کے ارکان و منصب صدارت تک اسلام کے جاننے والوں قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی کے واقفوں اور ماہروں کو منتخب کریں۔ اس اعتبار سے ان کا فیصلہ ہرگز کسی بھی ایسے فریق کی حمایت کا نہیں ہو سکتا جو اسلام سے کمتر درجہ کی چیز کا حامل ہو۔ خالص اسلام کے لئے کام کرنے کا اگر ادنیٰ سے ادنیٰ موقعہ بھی موجود ہو تو ایسے لوگوں کو اپنی طاقتیں اور اہلیتیں اس موقع کے لئے ہی وقف کر دینا چاہئیں۔ اور اگر ایسا موقعہ تک موجود نہ ہو تو پھر ان کی تمام توانائیاں اسلام کے لئے مواقع پیدا کرنے کی جد و جہد میں صرف ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہ ایک باطل کے مقابلہ میں اس سے کمتر درجہ کے باطل اور ایک برائی کو ختم کرنے کے لئے دوسری برائی کا سہارا ڈھونڈتے پھریں کوئی بھی صاحب ایمان، غیرت مند، باحوصلہ اور فراست و بصیرت کا حامل مسلمان یہ پوزیشن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا—— پھر یہ کتنی خود فریبی اور دھوکا ہے کہ ایک باطل کے مقابلہ میں خود بخود دوسرا باطل کھڑا کر کے اس کو اضطرار اور ہنگامی حالت کہہ کر قرآن و حدیث کے اٹل فیصلوں سے روگردانی کرتے ہوئے بھی اپنے کو اسلامی جماعت اور اسلام کے علمبردار کہتے رہیں۔ کیا باطل کے مقابلہ میں یہ کسی صحیح آدمی کو کھڑا نہیں کر سکتے تھے۔ اور کیا یہ سب کے سب اپنے کو ایوب خان سے کم اور کہتر سمجھتے ہیں۔ کیا مودودیوں کے امیر المومنین بھی اپنے نااہل ہونے کا اقرار کرتے ہیں جب تمہارا اختیار ہے کہ صالح آدمی کھڑا کرو تو اضطرار کہاں رہا۔

آج ملک کو انتخابی کش مکش اور سیاسی تغیر و تبدل کا جو مرحلہ درپیش ہے اس کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام نے ایک اہم اور تاریخی فیصلہ کیا ہے، یہ فیصلہ واضح دو ٹوک، اور ہر قسم کی مصلحت پرستیوں سے مبرا و پاک ہے۔ اس فیصلہ میں کسی قسم کا زیغ، کجی اور اضلال نہیں ہے۔ یہ اسلام کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اس میں کسی رعایت و مصلحت کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ان تمام مجاہدین و شہدائے حق کی دلی تمناؤں کا جواب ہے جن کی خاطر انہوں نے جیتے جی سختیاں اور صعوبتیں برداشت کیں، اور جن کے لئے اپنا خون اور اپنی جانیں بے دریغ لٹا دیں۔

یہ اسلام کا جذبہ اور دین کا درد رکھنے والے ہر فرد سعید کے خواب کی تعبیر ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے حق واضح ہو کر سامنے آ گیا ہے۔ مسلمان اس مجبوری سے باہر نکل آئے ہیں کہ صرف دو باطلوں میں سے کسی ایک باطل کو اختیار کریں۔ ایک تیسری صداقت و دیانت کی راہ بھی اب ان کے سامنے آ گئی ہے۔ اب عند اللہ اور عند الناس وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اس راہ کو اپنائیں۔

آج اسلام کی، مسلمانوں کی، اور پاکستان کی صحیح و حقیقی خدمت کی راہ صرف یہی ایک راہ ہے جس کی طرف جمعیۃ علماء اسلام نے نشاندہی کی ہے۔ اس راہ پر اسلام کے قافلہ کو جادہ پیما ہو جانا چاہیئے۔ ہر مسلمان مرد، عورت، بوڑھے اور جوان کو اسی قافلہ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ یہی راہ حق کی منزل تک پہنچانے والی ہے۔

سالار قافلہ ہے میر حجاز اپنا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

اسلام زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد
پاکستان زندہ باد
"زندہ باد اے قوم مسلم زندہ باد"

(ک)

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۰، ۲۱ر نومبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء ربانی تشریف لا رہے ہیں (۱) حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ (۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم پی اے (۳) حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب گوجرانوالہ (۴) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری (۵) حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری (۶) حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلمی (۷) حضرت مولانا عبد الشکور صاحب ترمذی ساہیوال

المعلن:- سید صادق حسین مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر

واردات

(ڈاکٹر احمد حسین کمال - شہداد پور ضلع سانگھڑ)

ہوئے جن کی روش سے پھول پامال
وہ اب میرے چمن کے باغباں ہیں
مسلسل رہزنی کرتے رہے جو
زہے قسمت! امیرِ کارواں ہیں
جو تھے پروردۂ عہدِ غلامی
وہ اب آزادیوں کے پاسباں ہیں
چمن رنگیں ہوا جن کے لہو سے
تہِ گلشن وہ پامالِ خزاں ہیں
ہوا میخانہ جن کے دم سے آباد
نہ جانے کیوں وہ ساقی پر گراں ہیں
نصیبِ دشمناں تھیں جو بلائیں
خوشا قسمت برائے دوستاں ہیں
بہت ٹوٹے ہوئے دل دیکھتا ہوں
بہت آنکھیں ابھی تک خوں فشاں ہیں
زوالِ مصر و روما جن کو رویا
وہ اسرارِ سیاست پھر عیاں ہیں
مہ و خورشید سے تابندہ تر تھے
یدِ بیضا کے وہ حامل کہاں ہیں
شہیدانِ وفا کے اللہ اللہ
زمانے پر نقوشِ جاوداں ہیں
جنہیں روتی ہے اب تک خاکِ صحرا
خدا جانے وہ دیوانے کہاں ہیں؟
قسم ملت کے اک اک رہنما کی
ہزاروں قافلے اب بے نشاں ہیں
ابھی پتوار، ہاتھوں سے نہ رکھو
بہت طوفان موجوں میں نہاں ہیں
جو ہنس کر جوڑ دیں ٹوٹے دلوں کو
وہی جانِ وفا، جانِ جہاں ہیں
شبِ ہجراں میں کر دیں جو چراغاں
وہ داغِ عشق سینہ میں نہاں ہیں

جہانِ کفر کے مسند نشینو!
"ارادے مردِ مومن کے جواں ہیں" (کمال)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا

سہ روزہ دورہ

لکی مروت ۲۳ر اکتوبر کو حضرت مولانا محمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بنوں تحصیل مروت کے سہ روزہ دورہ روانہ ہوئے۔ غزنی خیل میں مولانا غلام مشہور مبلغ احمد جان کے ساتھ ملاقات ے اچھے دیانتدار۔ ملک کے خیر خواہ راد کے کامیاب بنانے کے متعلق تبادلہ یالات ہوا۔ اس کے بعد شہباز خیل جاکر مار کرام کے اجتماع میں خصوصی تقریر فرمائی در جمعیۃ علماء اسلام کے صدارتی امیدوار اظہار مسرت کیا گیا۔ بعد ازاں بمعیت لانا سعد اللہ جان کچھور خیل تشریف گئے۔ جہاں رات کو عام اجتماع کو یۃ علماء اسلام کی اہمیت، پاکستان کے استحکام کے انحصار صرف اور صرف سلامی قوانین کے رائج کرنے اور ووٹ کی یقت پر روشنی ڈالی۔ صبح ۲۴ر اکتوبر غنصیو خیل پہنچے۔ علاقہ کے علماء کرام خصوصاً ر عوام عموماً بمع امیدواران جمع ہوئے۔ سیاسیات حاضرہ پر خوب تبصرہ فرمایا۔ اور ملکی حالات سے روشناس کیا۔

صبح ۲۵ر اکتوبر سرگی خیرو خیل تشریف ے گئے۔ وہاں مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے استقبال کیا۔ اور عوام کو حالات حاضرہ اور مسلمانوں کے فرائض کے متعلق تقریر فرمائی۔ رات کو عصر تک واپس اغضر خیل تشریف لائے۔ رات گذرنے پر ۲۶ر اکتوبر صبح واپس اپنے مسکن ربا خیل تشریف لائے۔

منجانب:۔ مولانا محمد اسحاق
ناظم حلقہ۔ ربا خیل

کالا گوجراں میں جمعیۃ کا نیا انتخاب

بتاریخ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۴ء بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کا نیا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر:۔ مولوی محمد خان خطیب جامع مسجد
نائب امیر:۔ مولوی عمر الدین صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ماسٹر روشن علی صاحب
نائب ناظم:۔ صوفی فضل کریم صاحب
خازن:۔ صوفی صابر حسین صاحب
سالار:۔ محمد انور صاحب
نائب سالار:۔ مسٹر رحمت خان صاحب

(۱) حاضرین سے اپیل کی گئی کہ اخبار ترجمان اسلام کی خریداری کو قبول فرما کر جمعیۃ کی بالواسطہ

(باقی ۳ کالم پر) ص۴

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

کراچی کی قدیم آبادی لیاری میں جمعیۃ علماء اسلام بیس نشستیں حاصل کر چکی ہے

کراچی کی قدیم آبادی کھڈہ نواب آباد دریا آباد اور لیاری کوارٹر میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں بیس نشستیں حاصل کر چکی ہے۔ اندرون شہر کے الکشن کے نتائج اب تک موصول نہیں ہوئے ہیں جمعیۃ علماء کے جو اراکین یا متفقین اب تک کامیاب ہوئے ہیں ان میں مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:۔

کھڈہ کے ایک نوجوان مخلص اور دیندار کارکن جناب عبداللہ خیر محمد صاحب نے کھڈہ کے حلقے سے جماعت اسلامی اور کنونشن لیگ کے امیدواروں کو بڑی اکثریت سے شکست فاش دے کر کامیابی حاصل کی۔

اس طرح جمعیۃ کے ایک اور رکن حاجی قاسم صاحب میمن نے کنونشن لیگ کے ایک طاقتور امیدوار کو بری شکست دیدی۔ نیز حاجی محمد حسین۔ مولانا الحاج عبداللہ دیرمانی۔ مولانا محمد اشرف۔ محمد یوسف کامنی وغیرہم جو اپنے کردار اور دینداری کے بدولت اچھا اثر و رسوخ رکھتے ہیں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظہر العلوم۔ حضرت مولانا حافظ محمد محسن صاحب۔ مولانا حافظ محمد زکریا صاحب نے مذکورہ حضرات کے کامیاب بنانے میں بھی نمایاں کام کیا۔

مذکورہ حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سکریٹری مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی سے کہا ہے کہ ہم کنونشن لیگ یا متحدہ محاذ سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔

ہم اس معاملہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر حضرت مولانا درخواستی۔ مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کی قیادت پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔ ہمارا سیاسی افکار انہی حضرات کی زیر قیادت طے ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ارکان

متوجہ ہوں

بنیادی جمہوریتوں کے الکشن میں جمعیۃ علماء اسلام کے جو حضرات کامیاب ہوئے ہوں۔ وہ ازراہ کرم اپنا مکمل پتہ مولانا اللہ ورایو بروہی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کھڈہ کراچی کو عنایت کریں تاکہ ایک قریبی اجلاس یا اجتماع میں مرکزی جمعیۃ کی ہدایات کے ماتحت مستقبل کے پروگرام پر غور و فکر کیا جائے۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور مشہور خلافتی کارکن اور رہنما مولانا حافظ محمد محسن صاحب کھڈہ نے بھی اپنی شرکت اور تعاون کا مکمل یقین دلایا ہے۔

محمد زکریا۔ ناظم جمعیۃ علماء کراچی

۲۔ امداد فرمائیں۔ چنانچہ موجودہ تعداد پانچ سے گیارہ تک جا پہنچی اور آئندہ ترقی کی امید وابستہ ہوگئی۔

(۲) اس سے پہلے کوئی رکن ماہوار چندہ ادا نہیں کرتا تھا۔ امیر صاحب کی تحریک سے اراکین نے قریباً دس روپے ماہوار تک چندہ دینا منظور کر لیا۔

(۳) باتفاق اراکین نے مولوی محمد خان صاحب امیر جمعیۃ کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی مساعی جمیلہ سے جمعیۃ میں تازہ رونق پیدا ہوگئی۔ اور مستقبل درخشاں نظر آنے سے مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

ناظم اعلیٰ روشن علی کالا گوجراں جہلم

پارلیمنٹری بورڈ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

کا اجلاس

پشاور ۱۰ر نومبر۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس زیر صدارت مفتی عبدالقیوم صاحب صدر پارلیمنٹری بورڈ منعقد ہوا جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے بھی شرکت کی۔

باقی کالم ۴ پر ××

جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلہ پر

اظہار مسرت

خان گڑھ۔ جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا ہفتہ واری اجلاس و درس قرآن مجید ہوا۔ درس قرآن حضرت مولانا سید صدرالدین شاہ صاحب سرپرست جمعیۃ نے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن ہی مکمل ضابطہ حیات اور ہماری مشکلات کا واحد حل قرآنی آئینہ میں ہے۔ محمد عمر سکریٹری جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ نے ایک قرارداد پیش کی جو کثیر التعداد حاضرین نے تائید سے پاس کی۔

قرارداد

مسلمانان خان گڑھ بالخصوص اراکین جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ کے صدارتی امیدوار نامزد کرنے کے فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ملک و ملت کے لئے اتمام حجت سمجھتا اور قوم کے سامنے تاسیس پاکستان کے بنیادی مقاصد کی راہ پر لگا کر قوم پر احسان سمجھنے کے مترادف قرار دیتا ہے

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ

جمعیۃ علماء اسلام کے تاریخی فیصلے کا

خیر مقدم

نوشہرہ۔ موضع تارو جبہ کے مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ نے ایک بیان میں جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے صدارتی انتخابات کے لئے اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر نے عائلی قوانین کے کنندہ موجودہ صدر اور متحدہ محاذ کے امیدواروں کے مقابلہ میں اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کا صحیح قدم اٹھایا ہے۔ یہ پاکستان میں اسلامی حکومت برپا کرنے کے صحیح سنگ بنیاد کی پہلی مرتبہ ہے۔

محمد عثمان
امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ

××

سرحد بھر میں بنیادی جمہوریت کے انتخابات میں حصہ لینے پر سوچ و بچار ہوا۔ فیصلہ ہوا کہ ناظم پارلیمنٹری بورڈ پیر مبارک شاہ صاحب سرحد کے تمام اضلاع کے رفقاء جماعت سے مکمل رپورٹ طلب کریں چنانچہ دفتر پارلیمنٹری بورڈ سے تمام رفقاء جماعت کے نام سرکلر جاری ہوئے۔ تمام متعلقہ رفقاء ایک ہفتہ کے اندر اندر تفصیلات پہنچا دیں۔ قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام

تمام اضلاع کی جمعیتیں متوجہ ہوں

وقت کی اہمیت کا احساس کریں

اس وقت جمعیتہ علماء اسلام نے تیسرے صدارتی امیدوار کو اسلامی محاذ کی طرف سے کھڑا کرنے کا فیصلہ کر کے دینی طبقات اور خدام اسلام کے وقار کو چار چاند لگادیئے ہیں ہر ذی شعور اور احساس مسلمان جس کے دل میں دین کا جذبہ اور اسلام کا درد ہے وہ موجودہ ہر دو امیدواروں کو اسلامی نقطہ نگاہ سے امارت کا نااہل سمجھتے اور ہمارے موقف کو وقت کا صحیح تقاضا قرار دے رہے ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام مغربی نے چالیس اضلاع میں کام کر کے علماء اسلام کی سیاسی اہمیت کو ثابت کر دیا ہے۔ ملک میں دوسری سیاسی و مذہبی جماعتیں نظرانداز کئے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ جنہوں نے ملک کی آزادی کے لئے اور فتنہ ارتداد کے خلاف ماضی میں تاریخی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں مجلس احرار اسلام صف اول میں ہے۔ اہل حدیث حضرات اور ذمہ دار بریلوی علماء کرام کو اس وقت صرف اسلامی نقطہ نگاہ سے سوچنا ہے ہم سب کا نصب العین اسلامی معاشرہ اور اصل دین کا بقا اور ملک کی حقیقی ترقی ہے۔ ان کے مشترکہ اسلامی فیصلوں کو نظرانداز کر کے کوئی پارٹی ملک میں صحیح اسلامی حکومت نہیں کہلا سکتی۔

(۱) میں جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کی اہمیت اور نزاکت کا احساس کریں۔ آپ کا اس وقت کا استقلال برسوں کی مسافت طے کر دے گا۔ یہ اہم کام بغیر سرمایہ کے نہیں ہو سکتا۔ مہربانی کر کے میدان جہاد میں آئیں اور ہر ہر ضلعے سے فی الحال ایک ایک ہزار روپیہ مرکزی انتخابی فنڈ کے لئے جمع کریں۔

(۲) اور ہر ہر ضلعے اور ضلعے کے ہر علاقہ میں علماء و معززین کی ایک ایک کمیٹی مقرر کریں جو اپنے علاقہ کے ممبران بنیادی جمہوریت سے رابطہ پیدا کریں اور ان کو جمعیتہ کے موقف کی حقیقت سمجھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کریں۔ آمین

(غلام غوث ناظم اعلیٰ)

اکابر جمعیت کی قربانی

قابل تقلید مثال

۱۲ر نومبر کو ملتان میں جمعیتہ علماء اسلام کے اکابر نے غیر رسمی اجتماع میں انتخابی مہم چلانے کے لئے فی الحال جمعیت کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل رقوم ان حضرات کے ذمہ لگائی گئیں جنہوں نے بخوشی ان کو قبول کیا۔

حضرت امیر جمعیت درخواستی صاحب مدظلہ، ایک ہزار روپیہ۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر۔ ایک ہزار روپیہ۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری ایک ہزار روپیہ۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ۔ ایک ہزار روپیہ۔

جناب سردار امیر عالم خاں صاحب لغاری ناظم اعلیٰ جنوبی پنجاب ایک ہزار روپیہ

حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جانشین قطب عالم حضرت لاہوری ایک ہزار روپیہ

فی الحال کام چلانے کے لئے ان حضرات نے خود یہ بوجھ اٹھا کر ایثار و قربانی کی مثال پیش فرمائی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین

تیسرے صدارتی امیدوار کا فیصلہ

۲۲ر نومبر ۱۹۶۴ء کو لاہور میں مختلف مکاتب فکر کے اکابر کی کنونشن ہوگی جس میں تیسرے صدارتی امیدوار کے بارہ میں بحث ہوگی اور پانچ تا دس نمائندوں کا انتخاب ہوگا۔ جو ۲۷ ر ۲۸ نومبر ۱۹۶۴ء کے کنونشن میں مشرقی پاکستان کے پانچ نمائندوں سے مل کر بمقام لاہور شیرانوالہ تیسرے امیدوار کا ان شاء اللہ تعالیٰ قطعی فیصلہ کریں۔

مشرقی پاکستان کے پانچ نمائندوں کا تعین ہو چکا ہے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ)

مشرقی پاکستان کے علماء کا جوش ایمانی

جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیم

ضلع سلہٹ میں جمعیت کا انتخاب

بلند پایہ علماء کرام ضلع سلہٹ دین اسلام کی حفاظت و ترقی کے لئے میدان جہاد میں اتر آئے ہیں ضلع سلہٹ کے علماء دین کا خلوص و ایثار پہلے سے مسلم ہے۔ اب انہوں نے حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع سلہٹ (مہتمم مدرسہ لشوناتھ) کی اطلاع کے مطابق یکم نومبر ۱۹۶۴ء کو حضرت مولانا ریاست علی صاحب شیخ الحدیث رانا پنگ کی صدارت میں سلہٹ ٹاؤن میں ضلع سلہٹ کے ہر محکمہ (تھانہ و علاقہ) سے تقریباً سو علماء کرام اور محبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل ضلعی جمعیتہ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حضرت مولانا مولوی ریاست علی صاحب شیخ الحدیث رانا پنگ	امیر
حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب (بردنہ) مجاہد حفاظت اسلام	نائب امیر
حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب (لشوناتھ)	ناظم
حضرت مولانا محمود علی صاحب	نائب ناظم

ان کے سوا اکیس علماء کرام پر مشتمل ضلع سلہٹ کی مجلس شوریٰ منتخب کی گئی اور ان اکیس حضرات میں سے نو حضرات کی مجلس عاملہ بنائی گئی۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ (۱) امیر ضلع۔ (۲) نائب امیر ضلع (۳) ناظم ضلع۔ (۴) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فرلیچھائی جینتا پور (۵) حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب شیر پوری (صدر سلہٹ) (۶) حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ گاجی نگری (شانتم گنج محکمہ) (۷) حضرت مولانا عبدالغفار صاحب (زکی گنج محکمہ) (۸) حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب (محکمہ مولوی بازار) (۹) مولانا حافظ عبدالقدوس صاحب (محکمہ حبیب گنج)

آخر میں یہ قرار پایا کہ ہر محکمہ (تھانہ) کے اراکین اور چار دیگر حضرات ۱۲ر نومبر تک اپنے اپنے تھانہ اور تحصیل میں شاخیں قائم کر کے ضلع کے دفتر میں اطلاع دیں۔ اجلاس نہایت کامیابی سے دعا پر ختم ہوا۔

چٹاگانگ میں اکابر علماء کا اجتماع

جمعیتہ علماء اسلام کا انتخاب

۸ر نومبر ۱۹۶۴ء کو چٹاگانگ ٹاؤن میں جلیل القدر علماء کرام کا اجتماع ہوا۔ جس میں جمعیتہ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل بزرگان دین اور علماء کرام عہدہ دار منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ ہاٹہزاری و خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ	امیر
حضرت مولانا حکیم محمود احمد صاحب ظفر	نائب امیر
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	ناظم
حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب	ناظم علاقہ

ضلع چٹاگانگ کے دوسرے شہروں میں بھی جمعیتیں قائم ہو رہی ہیں۔ چٹاگانگ کا مدرسہ عربیہ اسلامیہ ہاٹہزاری مشرقی پاکستان کا عظیم الشان مدرسہ ہے جس میں کم و بیش بارہ سو طالب علم علوم دین سے سیراب ہو رہے ہیں۔

امید ہے کہ ان کی برکت سے احیاء اسلام کی کوششوں کو چار چاند لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان مخلص علماء دین کی مساعی کو قبول فرمائے اور دین و علم دین کا وقار بلند کرے۔ آمین۔

Scanned with CamScanner

hone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delh Gate - LAHORE

Frice 12 Paisas

7 | ۲۰ نومبر 1964 | No. 44

جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد

حیدرآباد ڈویژن کے تمام جمعیتہ کی شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے کامیاب نمائندوں کی فہرست سے ضلعی دفتر حیدرآباد کو بھیجیں تاکہ ان کی فہرست مکمل ہو سکے۔

عنقریب کامیاب نمائندوں کا ایک وفد ڈویژن حیدرآباد کا دورہ کرے گا۔ تاکہ جمعیتہ کے اغراض و مقاصد سے عوام و خواص کو مطلع کیا جائے۔

حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ
جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد

جمعیتہ علماء اسلام علاقہ ننڈھیاڑ وغیرہ کی
طرف سے اظہار مسرت

ہم جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ جمعیتہ نے صدارتی انتخاب میں اپنے نمائندہ کا اعلان کیا۔ جمعیتہ کے اس اعلان پر جمعیتہ کی تمام شاخیں اور تمام دیندار مسلمان خوشی محسوس کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ علماء کرام کو جزائے خیر دے۔ علاقہ ننڈھیاڑ ڈگری دیشان اور الائی کے مسلمان علماء کے ساتھ ہیں۔ انتخاب سے پہلے جو ممبر صاحبان ان علاقوں میں بلامقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں اکثریت جمعیتہ علماء کی ہے۔ الکشن کے بعد ایک وفد ان علاقوں میں دورہ کرے گا اور وفد یہ بھی فیصلہ کرے گا کہ جمعیتہ کی طرف سے صوبائی اور قومی اسمبلی کے لئے کس کو منتخب کرے۔ بہر حال علاقہ الائی کوہستان ننڈھیاڑ دیشان ڈگری کے لوگ علماء کے ساتھ ہیں۔

(مولانا) غلام ربانی ناظم اعلیٰ جمعیتہ
علماء اسلام علاقہ ننڈھیاڑ ڈگری دیشان بفیسر

جمعیتہ تحفظ سنہ ہجری کی شاخوں کا
قیام

مورخہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۴ ہجری نبوی اسلامی کو خداوند قدوس کے فضل و کرم سے مد جمعیت ”تحفظ سنہ ہجری“ چاکیواڑہ۔ روڈ نمبر ۳ کراچی علا کی دو شاخیں ہر ایک خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ اور کلور کوٹ ضلع میانوالی میں قائم کر دی گئی ہیں۔ قریبی علاقہ جات کے مسلمان ان شاخوں سے رابطہ قائم کرکے ہجری سنہ کے احیاء، اجراء اور فروغ کی عظیم تحریک کو کامیاب بنائیں

عبدالکریم میمن۔ ناظم نشر و اشاعت
جمعیت تحفظ سنہ ہجری۔ کراچی نمبر ۱

متفرق خبریں

مودودی صاحب رجوع کریں

مقام جامع مسجد ظاہر پیر تحصیل خانپور میں جمعہ کے خطبہ میں مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان کی تقریر ہوئی۔ جس میں مولانا نے دونوں صدارتی امیدواروں پر شرعی نقطہ نگاہ سے کڑی تنقید کی۔ اور بہترین بیان سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

اور فرمایا کہ مودودی صاحب کی کتاب اسلامی ریاست صفحہ ۳۳۵ پڑھ کر ذہن نشین کرایا کہ سنہ ۶۲ء تک مولانا مودودی کا بھی یہی عقیدہ رہا کہ مجلس شوریٰ میں عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے۔ اب نہ معلوم مولانا کو اتنا نسیان کیوں ہوا ہے۔ کہ دو سال کے بعد قرآن کے بند شدہ دروازہ کو کھول کر محترمہ فاطمہ کو اندر بھیج دیا ہے۔ خدا کرے کہ مودودی صاحب اپنی اس کتاب کو دوبارہ دیکھ کر اپنے فیصلہ سے رجوع کریں۔

آخر میں جمعیتہ کی ملی خدمات کے بیان کرکے لوگوں سے تعاون کی اپیل کی۔ اور قرارداد میں مطالبہ کیا کہ جمعیتہ اپنے صدارتی امیدوار کا جلد اعلان کرکے تمام باشندگان پاکستان کو مطمئن کرے۔

المرسل:۔ محمد منظور الٰہی، مدرسہ
احیاء العلوم ظاہر پیر
تحصیل خانپور

اہل پاکستان سے مخلصانہ اپیل

اگر واقعی مسلمانان پاکستان ملک میں قرآن کا قانون چاہتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غیر قرآنی قانون کو تبدیل کرنے کا موقعہ بخشا ہے۔ اور اس کا فرمان بھی یہی ہے جیسا کہ فرمایا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

تو اس کا اب طریقہ یہی ہے کہ ہر مسلمان جس کو واقعی اللہ تعالےٰ اور اس کی کلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی سنت سے سچی محبت ہے تو جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ہماری دستگیری فرماویں گے۔ اور ہم دونوں جہانوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے، بلکہ ہم تو بھولے نہیں ہیں۔ نہ انشاء اللہ تعالےٰ بھولیں گے۔ پاکستان بننے سے پہلے ہمارے لیڈر، پیر و واعظ سب نے یہی کہا تھا۔ کہ پاکستان کے معنی کیا لا الٰہ الا اللہ۔ پاکستان میں قرآن کا قانون ہوگا۔ لیکن سترہ سال ہو چکے۔ ہم سب اس وعدہ کو بھول گئے جو کہ خود یہ ایک گناہ کبیرہ ہے وعدہ پورا نہ کرنا۔ جیسا کہ فرمایا۔ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا۔ وعدہ پورا نہ کرنے کا بھی قیامت کے دن سوال ہوگا۔

تو میرے پیارے مسلمان بھائیو! آیت میں شک بھی نہیں ہے۔ جس کو اللہ کے کلام میں شک ہے۔ وہ لاشک کافر ہے دنیا عارضی جہان ہے۔ اس سے دل لگانا آخرت کو بھول جانا مسلمان ایماندار کا کام نہیں ہے۔ لہٰذا آخرت کو بہتر بنانے کے لئے متحد ہو کر اخلاص کے ساتھ اللہ رسول کے فرماں بردار صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے دین کے ساتھ محبت کرنے والے دین کو بلند کرنے والے مسلمان کو کامیاب بنا کر دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی پوری کریں۔ اللہ تعالےٰ راضی ہوگا و گرنہ دنیا اور آخرت کا خسارہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ہدایت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

خادم العلماء والمسلمین غلام قادر
خطیب جامع مسجد اللہ والی محلہ
باڑق شاہ۔ جھنگ صدر

مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ

مدرسہ فرقانیہ مدینہ کرتارپورہ کا سالانہ جلسہ سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی ۲۰، ۲۱، ۲۲ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مشاہیر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ جن میں شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتی۔ جامع شریعت حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا لال حسین صاحب اختر۔ مولانا محمد اجمل خان صاحب

ناظم نشر و اشاعت مدرسہ فرقانیہ مدینہ کرتارپورہ راولپنڈی

بقیہ:۔ اداریہ

لئے اور اپنے دین کے لئے سازگار راہیں کس طرح نکالنا چاہیں اور کارگاہ حیات میں اپنے کردار و عمل کا کیا نقش ثبت کرنا چاہیئے؟ یہ ہے وقت کا اہم سوال! دیکھئے ملت کے دانشور اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ (ک)۔

قبول اسلام

A/۳۳۳

ڈینیل ولد برکت مسیح لال کرتی بازار راولپنڈی نے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب موتی مسجد میانوالی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور اسلامی نام محمد حسین رکھا گیا۔ (مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے حلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

Scanned with CamScanner

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام لاہور
قیمت بارہ نئے پیسے نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جلد ۷ ○ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۱ اگست سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۱

20 AUG 64

”ترجمان اسلام“ کو
روزنامہ کرنے کی تجویز

جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۵، ۶ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء میں یہ بات منظور کر لی ہے کہ ہفتہ وار ”ترجمان اسلام“ کو روزنامہ کر دیا جائے اور اس کو شرکت کے طور پر چلایا جائے جس کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس کے دس دس روپے کے حصے مقرر کر دیئے جائیں۔ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام نے سَو حصّے لینے منظور کئے، اور دوست بھی حصّے لے رہے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں سے برابر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ــــــــــــ

تمام دوستوں سے عرض ہے کہ جتنے حصوں میں شریک ہو سکیں دفتر کو اطلاع دیں اور رقوم روانہ کریں۔ جمعیتہ علماء اسلام کا یہ فیصلہ سخت ضرورت کے تحت ہوا ہے۔ آج کل کوئی جماعت اخبار کے بغیر نہیں چل سکتی۔ مگر آج دنیا والے اسلام سے جتنے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی تناسب سے وہ علماء دین اور اُن کی خبروں سے بھی لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ اتنے پر ہی بس نہیں کہ ان کی خبریں کم شائع کی جاتی ہیں بلکہ ان کے خلاف بالکل من گھڑت اطلاعات لادینی سازش کے تحت شائع کی جاتی ہیں۔ تمام دینی غیرت رکھنے والے بھائیوں کا فرض ہے کہ روزنامہ ترجمان اسلام کے خریدار بنیں اور اس کے حصے خریدیں۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

معارف الحدیث

اپنی حاجت بندوں کے سامنے نہ رکھو بلکہ اللہ کے سامنے رکھو۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنا اما بموت عاجل اوغنی اٰجل۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو کوئی سخت حاجت پیش آئے۔ اور اس نے اسے بندوں کے سامنے رکھا (اور اُن سے مدد چاہی) تو اسے مصیبت سے مستقل نجات نہیں ملے گی۔ اور جس آدمی نے اسے اللہ کے سامنے رکھا اور اس سے دعا کی۔ تو پوری امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی یہ حاجت ختم کر دے گا۔ یا تو جلدی موت دے کر (اگر اس کی موت کا مقرر وقت آ گیا ہو) یا کچھ تاخیر سے خوشحالی دے کر۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی)

بندوں سے سوال نہ کرنے پر جنت کی ضمانت

عن ثوبانَ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکفل لی ان لا یسئال الناس شیئاً فاتکفل لہٗ بالجنۃِ فقال ثوبان انا فکان لا یسالُ احداً شیئاً (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ جو مجھ سے اس بات کا عہد کرے کہ وہ اللہ کے بندوں سے اپنی کوئی حاجت نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔ ثوبان کہتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا۔ کہ حضرت میں یہ عہد کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وجہ سے حضرت ثوبان کا یہ دستور تھا کہ وہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ (سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی)

اگر بغیر سوال اور طمع نفس کے کچھ ملے تو اس کو لے لینا چاہیئے۔

عن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یُعطینی العطاءَ فاقول اعطہٖ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہٗ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائلٍ فخذہٗ ومالا فلا تتبعہ نفسک ــــ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا تھا۔ کہ حضرت کسی ایسے آدمی کو دے دیجئے۔ جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو۔ تو آپ فرماتے کہ عمر اس کو لے لو اور اپنی ملکیت بنا لو (پھر جا ہو تو) صدقہ کے طور پر کسی حاجت مند کو دے دو (اور اپنا یہ اصول بنا لو کہ) جب کوئی مال تمہیں اس طرح ملے کہ نہ تو تم نے اس کے لئے سوال کیا ہو۔ اور نہ تمہارے دل میں اس کی چاہت اور طمع ہو (تو اس کو اللہ کا عطیہ سمجھ کر) لے لیا کرو۔ اور جو مال اس طرح تمہارے پاس نہ آئے۔ تو اس کی طرف توجہ بھی نہ کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جب تک محنت سے کما سکتے ہو سوال نہ کرو۔

عن الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃِ حطب علیٰ ظھرِہٖ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیرٌ لہ من ان یّسئال الناس اعطوہُ اَو منعوہُ ــــ رواہ البخاری

حضرت زبیر بن العوام سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی (ضرورت مند) آدمی کا یہ رویہ کہ وہ رسی لے کر جنگل جائے۔ اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لاد کے لائے اور بیچے۔ اور اس طرح اللہ کی توفیق سے وہ سوال کی ذلت سے اپنے کو بچا لے۔ اس سے بہت بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کا ہاتھ پھیلائے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (صحیح بخاری)

عن انس ان رجلاً من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئالہ فقالَ اما فی بیتکَ شیئٌ فقال بلیٰ حِلسٌ نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بھما فاتاہٗ بھما فاخذھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہٖ وقال من یشتری ھٰذین؟ قال رجل انا اخذھما بدرھمٍ قال من یزید علیٰ درھم مرتین اوثلثا قال رجل انا اٰخذھما بدرھمین فاعطاھما ایاہ فاخذ الدرھمین فاعطاھما الانصاری و قال اشتر باحدھما طعامًا فانبذہٗ الیٰ اھلک واشتر بالاٰخر قدومًا فائتنی بہٖ فاتاہ بہ فشدّ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودًا بیدہٖ ثم قال اذھب فاحتطب وبع ولا اریتک خمسۃ عشر یوما فذھب الرّجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ دراھم فاشتری ببعضھا ثوبًا وببعضھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا خیرٌ لک من ان تجیئُ المسئلۃ نکتۃ فی وجھکَ یوم القیٰمۃِ ان المسئلۃ لا تصلحُ الا لثلثۃٍ لذی فقرٍ مدقع اولذی غرمٍ مفظع اولذی دمٍ موجع ــــ (رواہ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (اور غریب شخص) انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور (اپنی حاجت مندی ظاہر کر کے) آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز بھی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ بس ایک کمبل ہے۔ جس میں سے کچھ ہم اوڑھ لیتے ہیں۔ اور کچھ بچھا لیتے ہیں۔ اور ایک پیالہ ہے۔ جس سے ہم پانی پیتے ہیں (باقی بس اللہ کا نام) آپ نے فرمایا۔ یہی دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ۔ انہوں نے وہ دونوں لا کر آپ کو دے دیں۔ آپ نے وہ کمبل اور پیالہ ہاتھ میں لیا۔ اور (نیلام کے طریقہ پر) حاضرین سے فرمایا۔ کون ان دونوں چیزوں کو خریدنے پر تیار ہے؟ ایک صاحب نے عرض کیا۔ حضرت میں ایک درہم میں ان کو لے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کون ایک درہم سے زیادہ لگاتا ہے۔ یہ بات آپ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمائی ــــ ایک دوسرے صاحب نے عرض کی۔ کہ حضرت میں دو درہم میں لے سکتا ہوں۔ آپ نے دونوں چیزیں ان صاحب کو دے دیں۔ اور ان سے دو درہم لے لئے۔ اور اُن انصاری کے حوالے کئے۔ اور اُن سے فرمایا۔ کہ ان میں سے ایک کا تو کھانے کا کچھ سامان (غلہ وغیرہ) لے کر اپنے بیوی بچوں کو دے دو۔ اور دوسرے درہم سے ایک کلہاڑی خرید و اور اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور کلہاڑی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی کا ایک دستہ خوب مضبوط لگا دیا۔ اور ان سے فرمایا جاؤ اور جنگل سے لکڑیاں لا کر بیچو۔ اور اب میں پندرہ دن تک تم کو نہ دیکھوں (یعنی دو ہفتہ تک یہی کام کرو اور میرے پاس آنے کی بھی کوشش نہ کرو) چنانچہ وہ صاحب چلے گئے۔ اور آپ کی ہدایت کے مطابق جنگل کی لکڑیاں لا لا کر بیچتے رہے۔ پھر ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور (انہوں نے اپنی محنت اور لکڑی کے اس کاروبار سے دس درہم کما لئے تھے۔ جن میں سے کچھ کا انہوں نے کپڑا خریدا۔ اور کچھ کا غلہ وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اپنی محنت سے یہ کمانا تمہارے لئے اس سے بہت ہی بہتر ہے کہ قیامت کے دن لوگوں سے مانگنے کا داغ تمہارے چہرہ پر ہو۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

تجلّیاتِ مجدّد الف ثانیؒ

مکتوبات کے آئینے میں!

ترجمہ ــــــــ از مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

کتوب (۴۰) خواجہ حسام الدین احمد دہلویؒ کے نام

حمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین

ے۔ احوال و اوضاع اس طرف کے فقرا کے مستوجب اللہ تعالےٰ سے آپ کی سلامتی و عافیت مطلوب یفہ شریفہ جو از روئے شفقت و مہربانی اس فقیر کے ر فرمایا تھا اس کے مطالعے سے مشرف ہوا۔ آپ نے اس بات کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ کہ حرمین شریفین ظمہ و مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک مقام میں اپنے ں کمیت متوطن و اقامت پذیر ہو جائیں اور وہاں ہی ہوں۔ مخدوما و مکرما! متعلقین کا جانا نظر (نظر کشتی) یں آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ منع، مفہوم ہو۔ اگر آپ جائیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اور امید ہے کہ سلامتی کے پہنچیں گے۔ والامر الی اللہ سبحانہٗ۔

کتوب (۴۱) ایک نیک خاتون کے نام (عورتوں وری نصیحتیں)

قال اللہ تبارکُ وتعالیٰ۔ یا ایہا النبی جاءکَ المومنات یبایعنکَ علیٰ ان شرکن باللہِ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین یقتُلن اولادھن ولا یاتین ببہتانٍ فترینہ بَیْنَ ایدیھنّ وارجلھن ولا عصینکَ فی معروفٍ فبایعھن واستغفر ھُنَّ اللہ اِن اللہَ غفورٌ رّحیمٌ ؕ

(اے پیغمبرؐ جب کہ ایمان والی عورتیں آپ کے پاس عت ہونے کی غرض سے اس شرط پر آئیں کہ وہ اللہ کے اتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی۔ زناء نہ یں گی۔ اپنی اولاد کو (بموافق رواج جاہلیت) قتل نہ کرینگی یا بہتان نہ لائیں گی۔ جس کو انہوں نے اپنی طرف سے ڑھا ہو۔ اور وہ آپ کی کسی کارِ نیک میں نافرمانی نہ کرینگی آپ اُن کو بیعت کر لیجئے۔ اوران کے لئے اللہ سے لب مغفرت کیجئے۔ بیشک اللہ تعالےٰ بخشنے والا اور بڑا ہربان ہے)

یہ آیۃ کریمہ فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے۔ آنحضرت لی اللہ علیہ وسلم جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہو گئے تو آپ نے عورتوں کو بیعت کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو بیعت کرنا فقط قول ے ذریعہ تھا۔ آپ کا دستِ مبارک ہرگز بیعت ہونے والی رتوں کے ہاتھوں تک نہیں پہنچا۔ چونکہ عورتوں میں ناقص خلاق بمقابلہ مردوں کے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کو ُن اخلاق سے منع فرمایا ہے (عورتوں سے بیعت کی)

پہلی شرط یہ ہے کہ کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ بنایا جائے۔ وجوبِ وجود میں بھی اور استحقاقِ عبادت میں بھی۔ جس شخص کے اعمال دکھاوے اور سناوے کی آمیزش سے صاف اور غیر خدا سے طلب اجر کے گمان سے۔ اگرچہ قولاً ہی کیوں نہ ہو پاک نہ ہوں گے۔ وہ شخص دائرہ شرک سے باہر اور توحید پرست نیز اخلاص والا نہ ہوگا.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شرکِ اصغر سے پرہیز کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضور شرکِ اصغر کیا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ریا کاری شرکِ اصغر ہے۔ مراسم شرک اور ایام کفر کی تعظیم کو بھی شرک میں بڑا دخل حاصل ہے۔ اور دو مذہبوں کی تصدیق کرنے والا بھی اہل شرک ہی سے ہے۔ نیز احکام اسلام اور احکامِ کفر پر مشترکہ عمل کرنے والا بھی مشرک ہی ہے۔ کفر سے بیزاری شرط اسلام ہے۔ اور آلودگیٔ شرک سے نفرت شرط توحید ہے۔ بیماریوں کے دور کرنے کے لئے بتوں اور شیطانوں سے مدد طلب کرنا، جیسا کہ جاہل مسلمانوں میں رائج ہو گیا ہے عین شرک وضلالت ہے۔ ناکارہ سنگہائے تراشیدہ سے طلب حاجات کرنا عین کفر اور واجب الوجود کا انکار ہے اللہ تعالےٰ بعض گمراہوں کے حال کی شکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یُرِیدُونَ اَن یَتَحاکَمُوا اِلَی الطاغوت وَقد اُمِروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یُضلھم ضلالاً بعیداً

(وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مقدمات طاغوت (غیر اللہ) کے پاس لے جائیں۔ حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن کے معتقد نہ ہوں۔ اور شیطان چاہتا ہی یہ ہے کہ کہ اُن کو بہت زیادہ گمراہ کر دے)

بہت سی (مسلمان) عورتیں اپنی انتہائی جہالت کی بنا پر ایسی چیزوں سے مدد طلب کرتی ہیں۔ جن سے منع کیا گیا ہے۔ اور بلاء و مصیبت کا دفعیہ اُن اسماء سے کرتی ہیں۔ جن کا کوئی مسمّیٰ نہیں۔ نیز وہ مراسم شرک و اہل شرک میں گرفتار ہیں۔ عورتوں سے یہ بات۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد خاص طور پر چیچک کا مرض جس کو سیتلہ بھی کہتے ہیں۔ عارض ہونے پر۔ ظاہر و محسوس ہوتی ہے۔ بہت کم عورتیں ہوں گی۔ جو اس شرک کی باریکیوں سے خالی ہوں اور چیچک کے رسوم میں سے کسی نہ کسی رسم کا ارتکاب نہ کرتی ہوں۔ بس اللہ ہی جس کو محفوظ رکھے وہ ہی بچتی ہوگی۔ غیر مسلموں کے معظم ایام کی تعظیم کرنا اور اُن کے مشہور رسوم بجا لانا بھی مستلزمِ شرک اور مستوجب کفر ہے۔ چنانچہ ایام دیوالی میں جاہل مسلمان خصوصاً اُن کی عورتیں غیر مسلموں کے رسوم ادا کرتے ہیں۔ اوران دنوں میں عید کی سی خوشی مناتے ہیں۔ اور اہل شرک کی طرح اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو ہدایا روانہ کرتے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں اپنے برتنوں کو مانند کفار رنگین کرتے ہیں۔ اور اُن کو سرخ چاولوں سے بھر کر بھیجتے ہیں۔ اور اس زمانے کو قابل اعتبار و توجہ سمجھتے ہیں یہ باتیں شرک کی اور دین اسلام سے انکار کی ہیں ــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا یُؤمِنُ اَکثَرُھُم بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُم مُشرِکُون۔

(ان میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ وہ بغیر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کئے ہوئے خالص طریقے پر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہیں)

حیوانات کو جو نذر مشائخ کرتے ہیں۔ اور ان بزرگوں کی قبروں کے سرہانے اُن حیوانات کو ذبح کرتے ہیں۔ فقہ کی روایتوں میں اس عمل کو بھی داخلِ شرک قرار دیا گیا ہے۔ اور اس بارے میں بہت کچھ ممانعت کی گئی ہے نیز اس ذبح کو "ذبائحِ جن" میں سے شمار کیا ہے۔ جو کہ ممنوعِ شرعی ہے۔ اور شرک کے دائرے میں آتا ہے لہذا اس عمل سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس میں بھی آمیزش شرک ہے۔ نذر کی اقسام بہت سی ہیں۔ یہ کیا ضرور ہے کہ کسی حیوان کے ذبح کرنے کی نذر کریں اور عمل ذبح کا ارتکاب کر کے اُس کو "ذبائحِ جن" کے ساتھ لاحق کر دیں۔ اور جنات کے پجاریوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اور اسی (شرک کے) قبیل سے ہے۔ عورتوں کا روزہ رکھنا پیروں اور بیبیوں (حضرت فاطمہؓ و حضرت مریمؓ وغیرہما) کی نیت سے۔ عورتیں بہت سے پیروں کے نام اپنی طرف سے تراش کر اُن کے نام کا روزہ رکھتی ہیں۔ اور ہر روزے کے افطار کے وقت ایک خاص قسم کا کھانا مخصوص وضع کے ساتھ متعین کرتی ہیں۔ اور اُن روزوں کے لئے تعین ایام بھی کرتی ہیں۔ نیز اپنی حاجات کے پورا ہونے کو اُن روزوں کے ساتھ وابستہ کرتی ہیں۔ ان روزوں کے توسل سے پیروں اور بیبیوں سے اپنی حاجتیں مانگتی ہیں۔ اور حاجت برآری کو ان کی ذات سے جانتی اور سمجھتی ہیں۔ یہ بات عبادت کے اندر شرک ہے اور عبادتِ غیر اللہ کے ذریعے غیر اللہ سے اپنی حاجات کو طلب کرنا ہے۔ اس فعل کی خرابی کو بھی خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ درآنحالیکہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلصَّومُ لِی وَاَنَا اَجزِی بِہٖ یعنی روزہ میرے ہی لئے مخصوص ہے۔ میرے غیر کی اس عبادت میں کوئی شرکت نہیں۔ میں ہی اس روزے کی جزا دوں گا۔ اگرچہ کسی عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا جائز نہیں۔ مگر روزے کی تخصیص اُس کے اہتمام شان کی وجہ سے ہے۔ اور مقصود تاکید کے ساتھ اس عبادت میں شرکت کی نفی کرنا ہے اور یہ محض بہانہ بازی ہے۔ جو بعض عورتیں اس قسم کے

مشرک

(باقی صفحہ ۶ پر)

سارقان میں داخل کرتا ہے

شرکیہ روزوں کی خرابی ظاہر کرنے کے وقت کہا کرتی ہیں کہ ہم توان روزوں کو اللہ تعالیٰ کے واسطے رکھتے ہیں۔ اور ان کا ثواب پیروں کو بخشتے ہیں۔ اگر اس بات میں وہ سچی ہیں تو پھر یہ دنوں کا مخصوص و مقرر کرنا کس واسطے ضروری ہوا؟ اور تخصیص طعام اور افطار میں مختلف قسم کی غلط اور خراب رسموں اور وضعوں کا تعین کس لئے ہے؟ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ افطار کے وقت ارتکاب محرمات کرتی ہیں۔ اور فعل حرام کے ذریعے افطار کرتی ہیں۔ یعنی بلا ضرورت (ڈھکے کے طور پر سوال و گدائی کر کے اس سے افطار کرتی ہیں۔ اور اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کو اس حرام فعل یعنی بھیک کے ساتھ مخصوص سمجھتی ہیں۔ یہ خود عین ضلالت اور شیطان لعین کا فریب ہے۔ بس اللہ ہی محفوظ رکھنے والا ہے۔

دوسری شرط جو بیعت نساء کے وقت درمیان میں لائی گئی ہے۔ وہ چوری سے باز رہنا ہے۔ چوری کبیرہ گناہ میں سے ہے۔ اور چونکہ یہ خصلت بد اکثر عورتوں میں (کسی نہ کسی صورت میں) پائی جاتی ہے اور کم عورتیں ہونگی جو اس بری عادت کی باریکیوں سے خالی ہوں۔ اس لئے اس ذمیمہ سے نہی بھی اُن کی بیعت کے لئے ضروری ہوئی۔ وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کے مالوں میں بغیر اُن کی اجازت کے تصرف بیجا کرتی ہیں۔ اور بے تحاشا خرچ کرتی ہیں سارقوں ہی میں داخل اور سرقے کے گناہ کا ارتکاب کرنے والی ہوتی ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات عورتوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ یعنی خیانت کا مرض ان کے عام افراد میں موجود ہے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہو۔ کاش وہ اس بات کو گناہ شمار کریں۔ اور بُرا سمجھیں۔ جب عورتوں کے اندر اپنے شوہروں کے اموال کو بار بار (ناجائز طریقے پر) لینے کی وجہ سے ملکۂ خیانت پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اموال غیر میں تصرف کرنے کی قباحت اُن کی نظر سے زائل ہو جاتی ہے۔ تو پھر بعید نہیں ہوتا کہ وہ اپنے شوہروں کے علاوہ دوسروں کے املاک میں بھی بیجا تصرف کریں۔ اور دوسروں کے مالوں میں بھی خیانت و سرقہ کی مرتکب ہوں — امید ہے کہ میری یہ بات تھوڑے سے تامل کے بعد واضح ہو جائے گی۔ پس ثابت ہو گیا کہ سرقے سے منع کرنا عورتوں کے حق میں امور ضروریہ اسلام میں ضروری ترین امر ہے۔ (اسی ضمن میں یہ بھی لکھتا ہوں کہ) ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے دریافت فرمایا۔ جانتے ہو سب چوروں سے زیادہ چور کون ہے؟ یعنی بدترین چور کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم کو معلوم نہیں۔ آپ ارشاد فرما دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے بدتر چور وہ ہے۔ جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ اور ارکان نماز بتمام و کمال ادا نہیں کرتا (لہٰذا) اس سرقے سے بھی پرہیز ضروری ہوا تاکہ بدترین چوروں میں شمار نہ ہو۔ حضور دل کے ساتھ نیت نماز کر لی چاہیئے۔ اس لئے کہ بغیر حصول نیت کے عمل صحیح نہیں ہوتا ہے۔ قرآن کو درست پڑھنا چاہیئے۔ رکوع و سجود کو اطمینان کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔ قومہ و جلسہ کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ یعنی رکوع کے بعد ٹھیک طریقے پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور ایک تسبیح کی بقدر کھڑے ہونے میں دیر کرنی چاہیئے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بھی صحیح طریقے پر بیٹھنا چاہیئے۔ اور ایک تسبیح کی بقدر بیٹھنے میں بھی توقف کرنا چاہیئے۔ تاکہ قومہ و جلسہ میں اطمینان میسر ہو۔ جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ اپنے آپ کو "سارقان" میں داخل کرتا ہے۔ اور خود کو محل وعید بناتا ہے

تیسری شرط جو بیعت نساء کے سلسلے میں نص قرآن سے ثابت ہے۔ زنا سے نہی ہے۔ اس شرط کی تخصیص بیعت نساء کے ساتھ اس بنا پر ہے کہ زنا کا حصول زیادہ تر عورتوں کی رضامندی حاصل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور عورتیں اپنے نفسوں کو مردوں پر پیش کرتی ہیں۔ پس اس عمل میں سابق تر ہوتی ہیں۔ اور ان کی رضامندی اس عمل زناء کے حاصل ہونے میں معتبر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس عمل سے نہی عورتوں کے حق میں موکد ہو گی۔ اور مرد اس عمل میں عورتوں کے تابع ہونگے اسی وجہ سے حضرت حق سبحانہٗ نے اپنی کتاب مجید میں زانیہ عورت کو زانی مرد سے مقدم رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے:۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔

(بے شادی شدہ) زانیہ عورت اور (بے شادی شدہ) زانی مرد ان دونوں کے سو سو کوڑے مارو۔)

یہ زناء کی خصلت بد، دنیا و آخرت دونوں جگہ نقصان پہنچانے والی ہے۔ اور تمام مذاہب میں اس کو برا سمجھا گیا ہے۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"اے لوگو! زنا سے پرہیز کرو۔ اس لئے کہ اس میں چھ بری صفتیں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں وہ تین جو دنیا میں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ زانی (کے چہرے) سے رونق اور نورانیت زائل ہو جاتی ہے دوسری یہ ہے کہ زناء مفلسی کا سبب ہے۔ اور تیسری یہ کہ زنا عمر کو گھٹاتا ہے۔ اور وہ تین باتیں جو زانیوں کے لئے آخرت میں پیش آنے والی ہیں۔ اُن میں سے ایک خدا کا غصہ و غضب ہے۔ دوسری حساب آخرت کی خرابی ہے تیسری عذاب نار ہے۔"

یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ حدیث نبوی میں آیا ہے۔ نظروں کا زنا نامحرم عورتوں کی طرف نظر کرنا ہے۔ اور ہاتھوں کا زنا نامحرموں کا ہاتھ پکڑنا ہے۔ اور پاؤں کا زنا نامحرم کی طرف چلنا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ـــ

(آپ مومنین سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کے لئے پاکیزہ تر اور مفید تر ہے)

اور (عورتوں کے متعلق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

(اے رسول آپ ایمان والی عورتوں سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں)

جاننا چاہیئے۔ کہ دل آنکھ کے تابع ہے۔ تا وقتیکہ آنکھ محرمات سے بند نہیں رکھی جائے گی دل کی محافظت مشکل ہے۔ جب آنکھ گرفتار ہوتی ہے دل کی محافظت دشوار ہو جاتی ہے۔ اور جب دل گرفتار ہوتا ہے شرمگاہ کی محافظت سخت دشوار ہو جاتی ہے۔ پس آنکھ کا محرمات سے بند رکھنا ضروری ہوا تاکہ محافظت شرمگاہ میسر آئے اور خسارت دینی و دنیوی تک بات نہ پہنچے۔ قرآن مجید میں عورتوں کو اس بات سے منع فرمایا گیا ہے کہ وہ بیگانہ مردوں سے کلام نرم و ملائم، بدکار عورتوں کی طرح کریں اس طرح کہ وہ بدکار مردوں کو وہم بد میں مبتلا کر دیں اور ان کے دل میں بُری طمع حادث ہو جائے۔ بلکہ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مردوں سے (بوقت ضرورت) ایسے قول معروف و حسن کے ساتھ بولیں۔ جس سے مردوں کو وہم و طمع نہ پیدا ہو — نیز قرآن مجید میں اس کی نہی آئی ہے کہ عورتیں اپنی زینت اور حسن کا مظاہرہ مردوں کے سامنے کریں۔۔۔ اور مردوں کو خواہش میں ڈال دیں — اور قرآن مجید میں اس کی بھی نہی آئی ہے۔ کہ وہ اپنے پاؤں (چلنے کے وقت) اس انداز سے زمین پر ماریں کہ اُن کی زینتِ پوشیدہ ظاہر ہو جائے۔ مثلاً پازیب اور اس قسم کے زیور حرکت میں آ جائیں۔ اور اُن سے آواز نکلنے لگے۔ کیونکہ اس سے بھی مردوں کا میلان عورتوں کی طرف ہو جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو بات فسق و فجور تک پہنچانے والی ہے۔ وہ ممنوع اور بری ہے۔ اس کی احتیاط کی جائے۔ کہ مقدمات و مبادئ محرمات کا بھی ارتکاب نہ ہونے پائے۔ تاکہ نفس محرمات سے سلامتی میسر آ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کاموں سے بچانے والا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

(اور نہیں ہے مجھے توفیق مگر اللہ کے ذریعہ سے اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں) (باقی آئندہ)

مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام کا دور جدید

یہ خبر دینی علمی اور خاص کر جمعیتہ علماء اسلام کے ملحقہ حلقوں میں انتہائی مسرت سے سنی جائے گی کہ ایک طویل صبر آزما دور کے بعد مرکزی دفتر کے لئے سراپا صدق و اخلاص مجسم جہاد و عمل الحاج قاری نذیر احمد صاحب کی مستقل خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ موصوف کی آمد کے بعد دفتر میں بنیادی و نمایاں خوش آئند تبدیلیاں واقع ہو گئی ہیں۔ اور بلاشبہ دفتر کا یہ دور جدید احباب کے لئے انتہائی مسرت و اطمینان کا باعث ہوگا۔

(مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹولیاں لاہور)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۴؍اگست ۱۹۶۴ء

عالم اسلام کا اتحاد

حال ہی میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی مساعی سے پاکستان، ایران اور ترکی کا جو قریبی اتحاد عمل میں آیا ہے۔ وہ یقیناً ایک تاریخی واقعہ بن سکتا ہے۔ عالم اسلام کا اتحاد مسلمانان عالم کی بڑی ہی دیرینہ اور مقدس آرزو ہے یہ محض ایک جذباتی تمنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی دینی وحدت و حقیقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔ جس کے پورا کئے جانے کی راہ ہموار کرنا مسلمان سربراہان ملت و مملکت کے اولین فرائض میں شامل ہے۔

آج بھی دنیا میں تنہا مسلمان ملت ہی ایک ایسی ملت ہے۔ کہ اگر اس کی تفریق و تقسیم کی وہ حدیں جو دشمنان اسلام کی قائم کردہ ہیں۔ ختم کر دی جائیں۔ تو اس کے ایک وحدت میں مدغم ہو جانے کی راہ میں کوئی رکاوٹ بھی پیش نہیں آسکتی۔ اسلامی تہذیب و تمدن مسلمان اقوام میں اس طرح رچ بس گیا ہے۔ کہ وہ خواہ کسی غیر مسلم اکثریت کے درمیان رہ رہے ہوں۔ خواہ الحاد و دہریت کے ماحول میں جی رہے ہوں۔ خواہ اسلامی اخلاق سے عاری زندگی بسر کر رہے ہوں۔ لیکن ان کا مسلمان ہونا دبا اور چھپا نہیں رہ پاتا۔ دین کی بنیاد پر ان کے درمیان جو معاشرتی روابط قائم ہیں۔ وہ ہزار فساد انگیزیوں کے باوجود مٹنے نہیں پاتے اس لئے ان کا ایک ملی وحدت میں تشکیل پا جانا کوئی امر محال نہیں ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ان مصنوعی حدبندیوں اور تفریقوں کو ختم کر دیا جائے۔ جو سیاسی مصالح کی خاطر ان کے درمیان انگریز نے قائم کر دی تھیں جس کے بارے میں اقبالؒ نے نہایت ہی دردناک و حسرتناک لہجے میں کہا تھا کہ ؎

حکمت مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

مسلمانوں کو باہم دگر اپنے علاقوں میں جانے آنے کی سفری سہولتیں حاصل ہوں۔ ان کے درمیان آزادانہ تجارت کے راستے کھلے ہوں۔ وہ باہم معاشرتی روابط قائم کر سکتے ہوں ان کے مذہبی اجتماعات و تقاریب باہمی اشتراک سے عمل میں آنے لگیں۔ ان کے درمیان مواخات کے جذبات کو ترقی دی جائے تو نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں کایا پلٹ سکتی ہے۔ اور نیل کے ساحل سے تا بہ حدِ کاشغر مسلمان ایک ہو سکتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ضروریات وقت کے مطابق جو بھی معاہدات و شرائط باہم طے پائیں۔ لیکن بنیادی بات جس پر یہ اشتراک و ربط مستحکم طور پر استوار ہو سکتا ہے۔ وہ اللہ کی کتاب اور رسول خاتمؐ کی سنت ہے۔ ایسے تمام امور میں اس کو مشعل راہ اور سنگ بنیاد بنایا جائے۔ اس کے ذریعہ ہی دیرپا اور نہ ٹوٹ سکنے والا اتحاد حاصل کیا جا سکتا ہے کتاب و سنت پر مبنی دستوری رشتہ پورے عالم اسلام میں بآسانی پھیلایا جا سکتا ہے۔ عجم و عرب کی تفریق اس کے ذریعہ ہی مٹائی جا سکتی ہے۔ اور قومیت و وطنیت کے مہلک اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ (ک)

انتخابات کی تیاری

ملک میں انتخابات کی گرم بازاری شروع ہو چکی ہے اس کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس موقعہ پر ہر قسم کے عناصر ہمدرد خلائق بن کر نمودار ہو رہے ہیں۔ دین، وطن، ملت، انسانیت، خدمت کے نعرے ہر زبان پر جاری ہیں۔ ہر امیدوار فرد و گروہ اپنے کو سب سے زیادہ معصوم، سب سے زیادہ اہل اور سب سے لائق و فائق بنا کر پیش کر رہا ہے اور پیش کرے گا۔ یہ انتخابات ملک و ملت کے لئے بڑی ہی سخت آزمائش کا مرحلہ ہے۔ اول دن سے ہماری ملی، دینی اور سیاسی زندگی جن خطرات کی آماجگاہ بن رہی ہے۔ جن دشوار گذار گھاٹیوں سے ہمیں اپنی گذشتہ ۱۷ سالہ قومی زندگی میں گذرنا پڑا ہے۔ اور مسلسل ایک نہایت ہی نازک عبوری دور ہم پر مسلط رہا ہے۔ اس سے کلیتہً نجات کا موقعہ ان انتخابات کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس آنے والے انتخابات کے نتائج ہی یہ متعین کریں گے کہ اس ملک میں اسلام کی حکومت ہوگی یا لادینیت کی؟ یہاں اسلامی تہذیب پھلے پھولے گی یا فرنگی معاشرت؟ یہاں اقتصادی و معاشی استحصال کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یا عوامی بہبود اور خوشحالی کا دور بھی آئے گا؟ یہاں کے وسائل و ذرائع ایک خاص طبقہ کے ہاتھ میں ہوں گے یا عوام کے ہاتھ میں؟ یہاں کا نظم و نسق خرابیوں اور ناانصافیوں سے پاک ہو سکے گا یا نہیں؟ یہاں ایک بہتر اسلامی معاشرے کے قیام کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

بنیادی جمہوریتوں میں منتخب ہونے والے افراد کی دیانت، دینداری، دانشمندی، دردمندی اور دلیری پر ہی یہ موقوف ہے۔ کہ آئندہ کا نظام امانت و خدمت کی بنیاد پر قائم ہو۔ اور یہ عوام رائے دہندگان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا ووٹ ایسے امیدوار کے حق میں استعمال کرتے ہیں یا نہیں؟ وقت اب اس فیصلے کا انتظار کر رہا ہے۔ قدرت بار بار مہلت نہیں دیا کرتی ہے۔ آج کا عمل آپ کے کل کی تشکیل کریگا۔ اچھے اور برے کا انتخاب آج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کل اگر آپ اپنی غلطی پر پچھتائیں گے تو اس سے کوئی تلافی نہیں ہو سکے گی۔ اور مستقبل کی خرابیوں و بے دینیوں کی تمام ذمہ داری آپ کی ہوگی۔ اس لئے آج سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کیجئے۔ (ک)

قومی اسمبلی کا اجلاس

قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے۔ یہ اجلاس بھی سابقہ اجلاس کی طرح امید ہے کہ ہنگامہ خیز ہوگا۔ حکومت کی طرف سے انتخابات وغیرہ سے متعلق بعض بل منظوری کے لئے پیش کئے گئے۔ اور حزب اختلاف کے سابقہ رویہ کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ ان بلوں کے حسن و قبح سے قطع نظر وہ مخالفت برائے مخالفت کے اصول کے مطابق اپنی مخالفت جاری رکھے گی۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت حال کسی طرح بھی خوش آیند اور تعمیری نہیں کہی جا سکتی ہے۔ یہ سراسر ملک کے لئے سخت نقصان دہ رویہ ہے۔ بے شک اگر حکومت کسی غلطی کا ارتکاب کرتی ہے۔ کسی دھاندلی اور من مانی کارروائی پر اصرار کرتی تو اس کا سختی سے احتساب کیا جانا چاہیئے۔ اور اس کے ایسے منصوبوں کو یکسر رد کر دینا چاہیئے۔ یا وہ کوئی صریح غیر اسلامی اقدام کرتی ہے۔ تو اس کی بھی قطعی حمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک ملک کی دستوری اور سیاسی زندگی و مسائل کا تعلق ہے۔ اس باب میں محض اختلاف کے جذبہ سے بلند ہو کر خالص دین و ملت کے مفادات کے نقطہ نگاہ سے ایسے معاملات پر نظر ڈالنی چاہیئے اور صحیح فیصلہ دینا چاہیئے۔ خواہ وہ اپنے حزبی مفادات کے خلاف ہی ہو۔

اس سے قبل قومی اسمبلی میں دو بار ترمیمی بل سامنے آئے ہیں۔ اور دونوں مرتبہ حزب اختلاف کا رویہ دین و ملت کے مفاد کے مطابق نہیں رہا۔ پہلی بار جب بنیادی حقوق کا بل سامنے آیا۔ تو اس کی مذہبی آزادی کے حق کی دفعہ میں اسلام سے مرتد ہو جانے کی کھلی چھوٹ کا جواز بھی نکلتا ہے۔ اس رخنہ کے بند کئے بغیر اس بل کی منظوری اسلامی مفادات کے خلاف تھی۔ لیکن حزب اختلاف نے بشمول اسلامی محاذ کے مفتی محمود صاحب کے اس بل کے حق میں ووٹ دیا اسی طرح دوسرے مرحلہ پر ایک ایسی ترمیم کی مخالفت میں کمربستہ ہوئے۔ جو اگر منظور نہ ہوتی۔ تو دستور میں ایک بہت بڑا خلا اور خطرہ باقی رہ جاتا۔ ممکن تھا۔ کہ کسی موقعہ پر ایک غیر مسلم اسپیکر صدر مطلق بن کر ملک کے سیاہ و سپید کا مالک بن جاتا۔ یا ایک نااہل صدارتی امیدوار اپنے مدمقابل اہل امیدوار کو کسی طرح راستہ سے ہٹا کر بلامقابلہ پوری مملکت کا صدر بن جاتا۔ دوسری ترمیم سے یہ رخنے اور شگاف بند ہو جاتے تھے۔ لیکن حزب اختلاف بشمول اسلامی محاذ نے ان خطرات کی کوئی پروا نہ کی اور اپنا اختلاف جاری رکھا۔ اور اسے دو چند بنا ڈالا۔ اور اس موقعہ پر بھی مفتی محمود صاحب نے ہی حزب اختلاف اور اسلامی جمہوری محاذ میں رہتے ہوئے بکمال جرأت اس مفید ترمیم کے حق میں اپنا ووٹ دیا۔ آئندہ اجلاس میں بھی اس قسم کے مواقع پیش آنے والے ہیں۔ ہم بڑی ہی دلسوزی کے ساتھ حزب اختلاف سے گذارش کریں گے۔ کہ وہ ملک و ملت اور د:

(باقی صفحہ ۴ پر)

بقیہ:- اداریہ

مذہب کے اعلیٰ مفادات کو پیش نظر رکھ کر اپنی پالیسیاں مرتب کرے۔ محض اختلاف برائے اختلاف کے رویہ پر گامزن نہ ہوا اس سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس طرح سیاسی انتشار میں اضافہ ہی ہوتا رہیگا

مخالف جماعتوں کا اتحاد

ڈھاکہ میں مخالف جماعتوں کے رہنماؤں کا جو حالیہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں انہوں نے جو نو نکاتی پروگرام تجویز کیا ہے۔ وہ اخبارات میں شائع ہوگیا ہے۔ اور اس کی تفصیلات سے ایک حد تک عوام واقف ہو چکے ہیں۔

مخالف جماعتوں کے اس اتحاد کی واقعی کوئی اہمیت ہے۔ اور ملک میں اسے کوئی حقیقی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس پر کچھ لکھنا بے سود ہے۔ ہر صاحب نظر کو اس حقیقت کا اچھا خاصہ علم ہے۔ یہاں صرف یہ بات توجہ میں لانی ہے کہ اس نو نکاتی مشترکہ پروگرام میں جو نکات شامل ہیں۔ ان کا وطن و ملت کے مفادات سے کیا تعلق ہے۔

ان نکات میں صدارتی نظام کے بجائے پارلیمانی نظام کی تبدیلی اور صوبوں کے لئے مکمل خود مختاری کا حصول کے نکتے قابل غور ہیں۔ کہ ان سے ان نکتہ نوازوں کی مراد آخر کیا ہے؟ وہ صدارتی نظام کو پارلیمانی نظام میں کیوں تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور صوبوں کے لئے مکمل خود مختاری سے ان کا کیا مقصد ہے؟ کیا اس نکتہ میں سابق صوبوں کی بحالی کی آرزو بھی پوشیدہ ہے؟ درحقیقت یہ نکات کسی بھی تعمیری رجحانات کی نشان دہی نہیں کرتے۔ بلکہ سراسر ایک منفی نقطہ نگاہ کے حامل ہیں۔ جس سے سیاسی انتشار کا دروازہ کھل جانے کا اندیشہ ہے دیانتدارانہ راہ تو یہ تھی کہ اگر یہ حضرات موجودہ دستور و نظام سے متفق نہیں ہیں تو کلیتہً اس سے لاتعلقی اختیار کرنے کا اعلان کرتے اور اس کی عطا کردہ مراعات سے فائدہ نہ اٹھاتے اس کے بعد پھر رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرتے۔ لیکن ایک کشتی میں سوار ہوکر اس میں ہی چھید کرنے کی کوشش اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبنے کے مترادف ہے۔ ملک کے لئے تعمیری اور راستی کی راہ یہ ہی ہے کہ بتدریج ترقی و تغیر کا راستہ ہموار کیا جائے۔ اور ایک پرامن و مفاہمت پسندانہ ماحول میں یہاں کا سیاسی ارتقاء جاری رہے۔ لیکن کشمکش برپا کرکے اپنے مفید مطلب تبدیلیوں کے حصول کی کوشش ملک کے حق میں سخت مضرت کا باعث ثابت ہوگی۔ کشمکش اقتدار سے بلند و بالا رہ کر ہی ملک کی صحیح سیاسی خدمت انجام دی جاسکتی ہے طے شدہ سوالات کو ازسرنو اٹھانا ملک کو نئے سرے سے افراتفری میں مبتلا کرنے کی مذموم کوشش ہے۔

اس سلسلہ میں ایک بات اور قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ ان نو نکات میں معمولی سے ذکر کے سوا اسلام کو کوئی حیثیت دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کہ آیا اس ملک کی تبدیلیوں میں اسلام کا بھی کوئی تعلق واسطہ ہے یا نہیں اور لطف یہ ہے کہ اس اتحاد میں ملک کی وہ سابق جماعت بھی شامل ہے۔ جس کا آوازۂ اسلام چہار دانگ عالم میں بزعم خویش گونجتا رہا ہے اور جسے اس دور میں تنہا اسلام کا داعی ہونے کا ادعا بھی ہے۔ اس جماعت کے معزز نمائندوں نے بھی اس نو نکاتی پروگرام پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس کو قطعی ضروری نہیں سمجھا۔ کہ صرف ایک ہی نکتہ کے طور پر ان نکات میں اسلام کی بالادستی کا بھی ذکر آجاتا۔ جی ہاں یہ وہی جماعت ہے جس نے فرنگی اقتدار کے دور میں حریت طلبوں کا ساتھ دینے سے اس لئے انکار کردیا تھا کہ ان کے پروگرام میں اسلام سرفہرست نہیں ہے۔ لیکن آج وہ اس نو نکاتی پروگرام میں زیر فہرست بھی اسلام کی بالادستی کا نام لینے کی روادار نہیں ہوئی

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

زبانی اور تحریری تعلیوں کو جب عملی حقائق سے سابقہ پڑتا ہے۔ تو ان کی قلعی اور واقعیت یوں کھل جاتی ہے۔

نہیں معلوم وہ بند آنکھیں کب کھلیں گی جن پر خوش فہمیوں کے گہرے پردے ہنوز پڑے ہوئے ہیں۔ (ک)

جمعیتہ علماء ڈلیوالہ تحصیل بھکر کا انتخاب

امیر	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
نائب امیر	میاں عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ	حکیم میاں شیخ احمد صاحب
ناظم	میاں گل حسین صاحب
خازن	حافظ غلام حسن صاحب

جمعیۃ علماء پاکستان کا مؤقف

امین آباد میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

امین آباد (نامہ نگار) جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی نے اعلان کیا کہ میری جماعت کا مقصد اعلیٰ صرف یہ ہے کہ ملک میں ایسے قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔ آپ نے کہا۔ کہ دوسری جماعتیں اقتدار کی جنگ لڑتی ہیں۔ لیکن جمعیتہ علماء اسلام پاکستان یہ چاہتی ہے۔ کہ پاکستان امیر اور غریب کے لئے حصول عدل و انصاف کی ایک عدالت ہو۔ قوم میں یک جہتی پیدا کی جائے۔ رشوت ستانی دور کی جائے۔ نماز لازمی قرار دی جائے دفتروں میں انگریزی کی بجائے اردو زبان کو رائج کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملک کا اخلاق بلند کیا جائے۔

مولانا نے کہا۔ کہ ہمیں غیروں پر ہرگز بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ اور رسول صلعم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات ان کے سپرد کردینے چاہئیں۔

آپ نے کہا۔ امریکہ تو یہ چاہتا ہے۔ کہ چین کے خلاف پاک و ہند متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔ لیکن ہماری حکومت اب اس فریب کاریوں میں نہیں آئے گی۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ آئیندہ انتخابات میں ایسے نمائندے منتخب کریں۔ جو اسمبلی میں جاکر عوام کی صحیح نمائندگی کرسکیں۔ اور قرآن و سنت کے مطابق قوانین نافذ کرنے پر زور دیں۔

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں حضرت مولٰنا پیر طریقت قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) ہفت روزہ دورہ فرمائیں گے۔ ۱۵ر اگست ۶۴ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء کمیٹی گراونڈ بھکر میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب خطاب فرمائیں گے۔

ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
بھکر ضلع میانوالی

مجلس شوریٰ تحصیل ہنگو کا انتخاب

ہنگو۔ ۶ر اگست۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع کوہاٹ کی ہدایت پر آئندہ انتخابات کے لئے جماعتی کام کو تیزی سے جاری کرنے کی غرض سے تحصیل ہنگو کی مجلس شوریٰ کے لئے جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نے فرمائی۔ مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا:-

امیر۔ حضرت مولانا حافظ فخر الاسلام صاحب شناوڑی
نائب امیر۔ مولانا عبدالجبار صاحب ہنگو
ناظم۔ مولانا مولوی محمد رفیق صاحب
خزانچی۔ صوبیدار نوران گل صاحب

ایک وفد مقرر کیا گیا۔ جو کہ ۱۶ر اگست کے بعد تحصیل بھر کے مواضعات کا دورہ کریگا جس میں جماعتی تنظیم کے لئے جلسے منعقد کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیتہ علماء سرحد بھی اس دورہ میں شمولیت فرمائیں گے۔ "تنظیم کا کام زور شور سے شروع کردیا گیا ہے"

(محمد رفیق ناظم جمعیتہ علماء تحصیل ہنگو)

نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام کوہاٹ کی صاحبزادی کی وفات

نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام کوہاٹ کی دختر نیک اختر کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ مورخہ ۲۹ر ۷ر ۶۴ء کو واصل بحق ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے جنازے میں مقامی لوگوں کے علاوہ جمعیتہ کے اکثر ارکان شامل تھے۔

ٹنڈو الہ یار میں آٹھ عیسائیوں کا قبول اسلام

مورخہ ۲۷ر جولائی بعد نماز مغرب ۸½ بجے حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی استاذ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار کے دست پر آٹھ عیسائی اپنے مذہب سے توبہ کرکے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مندرجہ ذیل اسلامی نام رکھے گئے؛ عبداللہ۔ عبدالرحمان۔ زینب۔ فاطمہ۔ حبیبہ محمد صفدر۔ محمد بشیر۔ محمد احمد۔

(ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء ٹنڈو الہ یار)

ساعتے با اولیاء

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری پانچویں صدی کے اولیاء امت میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ عجیب و واقعہ خود ہی بیان فرمایا ہے۔ جس کو یوسف بن خلیل نے اپنے معجم میں سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہیں کے سے ابن رجب نے طبقات حنابلہ میں بھی اس کو ذکر ہے۔ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک زمانے میں مکہ معظمہ میں تھا۔ اور فقر و تہی دستی کی وجہ سے فاقوں پر فاقے آتے ۔ ایک دن جب میں بھوک سے بہت ہی بیتاب تھا اور بھوک تکلیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ مجھے ریشم کی ایک تھیلی پڑی ملی جو ریشمی دھاگے ہی سے بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور اپنے گھر لے آیا۔ کھول کر دیکھا۔ تو اس میں ایسے نفیس اور بیش قیمت موتیوں کا ایک ہار تھا۔ جو میری چشم تصور نے بھی کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں اس گھر میں رکھ کر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک صاحب وجاہت بزرگ گمشدہ ہار کے بارے میں اعلان کر رہے ہیں۔ ان کے تھ میں رومال میں بندھی پانچ سو اشرفیاں ہیں۔ اور وہ پکار کہہ رہے ہیں، کہ یہ اشرفیاں میں اللہ کے اس بندہ کی خدمت پیش کروں گا جو میرا ہار کہیں سے پا کے مجھ تک پہنچا دے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے سوچا کہ غالباً وہ ہار انہی بزرگ ہے۔ میں ان کو دے دوں۔ اور چونکہ میں اس وقت بہت بھوکا اور سخت حاجت مند ہوں اس لئے یہ رقم ان سے لے لوں اور اپنی ضرورتیں اس سے پوری کروں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا۔ آپ ذرا میرے ساتھ آیئے۔ وہ میرے ساتھ میرے گھر آئے پھر میرے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنی گمشدہ تھیلی اور اس کے تسمہ کی خاص علامات بتائیں۔ اور بتایا کہ ہار میں کتنے موتی ہیں۔ اور ان موتیوں میں کیا خاص نشانات ہیں اور دھاگہ کی کیا خاص پہچان ہے۔ انہوں نے جو کچھ بتایا۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ تھیلی انہی کی ہے۔ تو میں نے نکال کے ان کی خدمت میں پیش کر دی۔ انہوں نے اپنے اعلان کے مطابق پانچ سو اشرفیاں مجھے دینی چاہیں۔ لیکن اب میرے دل نے کہا۔ کہ ان کا لینا ٹھیک نہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے عرض کیا۔ کہ یہ آپ کی چیز ہے اور آپ کی امانت تھی۔ میرا فرض تھا کہ میں آپ کو پہنچاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرض کی ادائیگی میرے لئے آسان فرما دی۔ میں اس کا کوئی معاوضہ اور بدلہ نہیں لے سکتا۔ انہوں نے اصرار پر اصرار اور سخت اصرار کیا۔ لیکن میرا ضمیر قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اور اپنی سخت بھوک اور حاجت مندی کے باوجود میں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ آگے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھئے۔

ایک مدت کے بعد میں مکہ معظمہ سے چلا۔ اور ایک کشتی پر سوار ہوا۔ جس پر اور بھی بہت سے مسافر تھے۔ اللہ کی شان کشتی بیچ سمندر میں ٹوٹ گئی۔ اور اس کے سارے مسافر ایک ایک کر کے سمندر میں ڈوب کے ختم ہو گئے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا اور کشتی کے ایک ٹکڑے میں کسی طرح بیٹھا رہا۔ سمندر کی موجیں کشتی کے اس ٹکڑے یا تختے کو چلاتی اور بڑھاتی رہیں۔ ایک مدت تک میں سمندر میں اسی تختہ پر رہا۔ اور مجھے کچھ خبر نہیں تھی کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ یہاں تک کہ کشتی کے اس تختہ نے مجھے ایک جزیرے میں پہنچا دیا۔ اس جزیرے میں مسلمانوں کی آبادی تھی اور مسجدیں تھیں میں ایک مسجد میں جا کے بیٹھ گیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگا، وہاں کے لوگوں نے جب مجھے قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا اور اس کا چرچا ہوا۔ تو جزیرے کے باشندے ایک ایک کر کے میرے پاس آئے۔ اور سب نے مجھ سے استدعا کی کہ ہم کو بھی قرآن سکھا دو، میں ان کو قرآن مجید پڑھانے اور سکھانے لگا۔ اہل جزیرہ نے میرا بڑا اکرام کیا۔ اور طرح طرح کے ہدایا اور عطایا مجھے دیئے۔

ایک دن اسی مسجد میں مجھے نہایت خوشخط لکھے ہوئے قرآن مجید کے کچھ اوراق ملے، وہاں کے لوگوں نے میرے پاس جب وہ اوراق دیکھے تو انہوں نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ لکھنا بھی بہت اچھا جانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز بھی نصیب فرمائی ہے۔ اور میں خطاط بھی ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہم کو لکھنا بھی سکھا دیجئے۔ چنانچہ سارے جوان اور نو عمر بچے خطاطی سیکھنے کے لئے میرے پاس آنے لگے۔ اور میرا اور زیادہ اکرام ہونے لگا۔ اور ہدایا اور تحائف سے انہوں نے مجھے مالا مال کر دیا۔

کچھ دنوں کے بعد وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک بڑے معزز اور باثروت گھرانے کی ایک یتیم لڑکی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کا نکاح آپ سے ہو جائے۔ میں نے ابتداءً عذر کیا۔ لیکن انہوں نے از راہ اکرام و محبت اصرار کیا۔ یہاں تک کہ میں آمادہ ہو گیا۔ اور بالآخر نکاح ہو گیا۔ جب نکاح کے بعد وہ لڑکی میرے پاس پہنچائی گئی۔ تو میری نگاہ اس کے گلے کی طرف گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس کے گلے میں نہایت بیش قیمت موتیوں کا گویا بعینہٖ وہی ہار ہے جو مکہ معظمہ میں مجھے پڑا ہوا ملا تھا اور میں نے وہ اس کے مالک کے حوالہ کر دیا تھا۔ میں حیرت اور تعجب اور غور کے ساتھ اس ہار کو دیکھنے لگا۔ میری یہ حرکت بڑی نامناسب سمجھی گئی۔ کہ نئی بیوی کو دیکھنے اور اس کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے میں اس کے گلے میں پڑے ہوئے ہار کو دیکھ رہا ہوں۔ آخر میں نے بتایا کہ میں ہار کو اس لئے دیکھ رہا ہوں۔ کہ بالکل ایسا ہی بلکہ گویا یہی ہار میں نے مکہ معظمہ میں پایا تھا۔ اور پھر اس طرح اس کے مالک کو پہنچایا تھا۔ پھر میں نے مکہ معظمہ کا وہ پورا قصہ بیان کیا۔ لوگوں نے جب وہ قصہ مجھ سے سنا۔ تو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا۔ اور ایک شور مچ گیا۔ اور پھر ان لوگوں نے بتایا۔ کہ بیشک یہ وہی ہار ہے۔ جو مکہ معظمہ میں گم ہو گیا تھا اور تم نے پایا تھا۔ اور وہ صاحب وجاہت بزرگ جن کو تم نے وہ ہار واپس کیا تھا۔ اس لڑکی کے والد تھے۔ جو ہمارے جزیرے کے بڑے صالح بزرگ تھے۔ ان کا اب سے کچھ ہی عرصہ پہلے انتقال ہوا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا میں بس ایک ہی سچا مسلمان مرد دیکھا ہے۔ جس نے مکہ معظمہ میں میرا ہار پا کر مجھے واپس کیا تھا۔ اور میں اصرار سے اس کو پانچ سو اشرفیاں دینا چاہتا تھا مگر وہ قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بزرگ برابر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ! کسی طرح اپنے اس بندے کو میرے پاس پہنچا دے۔ اور ایسی صورت پیدا فرما دے کہ میں اپنی بیٹی کی اس سے شادی کر دوں۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس صالح بندے کی دعا کس طرح قبول فرمائی۔

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ انارکلی لاہور کا اجتماع

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۴ء بروز جمعہ کو نئی انارکلی لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا طفیل احمد صاحب ایک اجتماع ہوا جس میں شہر کے معززین و علماء کرام نے شرکت کی۔ جن میں سے خاص حضرات کے نام یہ ہیں ۱۔ حضرت علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ قاری نذیر احمد صاحب۔ مولانا محمد طیب صاحب مولانا مصطفےٰ الحق صاحب۔ مولانا غلام یٰسین صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب۔

علامہ خالد محمود صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ تنظیم سے کام کیا جائے۔ اور کوئی جماعت تنظیم کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی وہ جماعت کامیاب ہوتی ہے۔ کہ جس کا مرکز کمزور ہو۔ چونکہ جمعیتہ علماء اسلام کا مرکز لاہور ہے۔ اس لئے آپ حضرات کو چاہیئے۔ کہ مرکز کو مضبوط بنائیں۔ کوشش کریں اور لاہور شہر میں زیادہ سے زیادہ ممبر سازی کا کام کریں۔ اور دیگر جمعیتہ کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان مشکلات میں آپ شریک ہو کر مل جل کر کام کریں۔

اس کے بعد حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے اپنے مختصر بیان میں فرمایا۔ کہ ہر مسلمان خدا کا سپاہی ہے۔ اور جب تک اپنے آپ کو سپاہی سمجھ کر کام نہ کرو گے تو کام نہیں بنے گا۔ جب ہم لاہور کے علاوہ دیگر اضلاع کو دیکھتے ہیں۔ تو جمعیتہ کا بول بالا نظر آتا ہے اور مختلف اضلاع سے مرکز میں خبریں آتی ہیں۔ کہ آج فلاں ضلع میں اتنے دن کا دورہ فلاں وفد نے کیا۔ افسوس کی بات ہے کہ شاخیں تو اتنی سعی کریں اور مرکز میں تیزی سے کام نہ ہو۔ حضرات آپ کو چاہیئے۔ کہ آج کے بعد جمعیتہ کے وقار کو بلند کرنے کے لئے ہمہ قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یہ ہی ایک واحد جماعت ہے کہ جو تمام آنے والے فتنوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ اور انشاء اللہ کرتی رہے گی۔

بعد میں قاری نذیر احمد صاحب نے تمام مدعوئین سے اپیل کی کہ ہر حلقہ میں ہر ہفتہ میں ایک اجتماع ضرور ہونا چاہیئے۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ الحمد للہ لاہور کی جمعیتہ میں اب حرکت آ گئی ہے۔ اور انشاء دن بدن آتی چلی جائے گی۔ کیونکہ بعض حلقوں میں پندرہ روزہ اجتماع شروع ہو گیا ہے۔ جیسا کہ سمن آباد کی جامع میں ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح تمام حضرات کوشش کریں۔ تو انشاء اللہ وہ دن آئے گا۔ جب آپ جمعیتہ کا جھنڈا بلند ہوتا دیکھیں گے۔ آخر میں تمام حضرات نے لاہور کے مختلف حلقوں میں جمعیتہ کی کارکردگی کو تیز کرنے کا یقین دلایا۔ اور ساتھ ساتھ اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت کو بھی ترقی دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔

(نذیر احمد ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

7 | 21 اگست 1964 | 12 ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ | No. 31

جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۶۴ء کو جامعہ رحیمیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حافظ القرآن الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہ، امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیتہ پاکستان اور مفکر اسلام علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر و امام اہل سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری شرکت فرما رہے ہیں

(قاری) نور محمد مہتمم جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر

ناظم جمعیتہ علماء اسلام سکھر کا دورہ

ناظم جمعیتہ علماء اسلام مولانا محمد ادریس ضلع سکھر، خیرپور ڈویژن کے دورے کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے۔

۱۱ اگست۔ ہالیجی شریف۔ پائیجی شریف، نو علاقہ شہر یجانی۔
۱۲ اگست گھوٹکی تعلقہ
۱۳ اگست سکھر واپسی
۱۴ اگست شکارپور
۱۵ اگست۔ میرپور۔ ماتھیلو تعلقہ۔ اباڈوڈو تعلقہ
۱۶ اگست سکھر واپسی
۱۷ اگست۔ عبدو، ہوتی۔ چک۔ رستم
۱۸ اگست - نواب شاہ
۱۹ اگست - پڈعیدن
۲۰ اگست - رنہ ڈیرہ
۲۱ - ۲۲ اگست - ضلع جیکب آباد
۲۳ اگست - امروٹ شریف۔ مرزا پور دیڑو - ۲۴ اگست - تائب گوٹھ

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ جن جمعیتوں کے دورے کا پروگرام بن چکا ہے۔ اُن جمعیتوں کے تمام عہدیدار اپنے مقام پر موجود رہیں تاکہ باہمی مشورہ ہو سکے۔ اسی طرح حلقہ خیرپور ڈویژن کے جن ضلعوں کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔ وہ تمام حضرات اپنے مقام پر موجود رہیں۔ تاکہ ناظم صاحب کو کام کرنے کا طریقہ سمجھا سکیں۔ اور ناظم موصوف کو مشورہ دے سکیں۔ ہر جمعیت کو چاہیئے۔ کہ وہ ناظم موصوف سے پورا پورا تعاون کریں۔

(ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر)

علماء کی گرفتاری پر احتجاج

حضرت مولانا عبدالسلام نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام و خطیب جامع کلاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و قائد جمعیتہ علماء اسلام کے اس بیان کی پرزور تائید کرتا ہوں جو کہ اخبار نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں کے علماء کی گرفتاری پر احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ ان گرفتاریوں کا پس منظر سیاسی قسم کا ہے۔ اور ڈیرہ میں جمعیتہ علماء اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر آئندہ انتخابات میں کنونشن مسلم لیگ کو کامیاب کرانے کی ایک کوشش ہے۔ مفتی صاحب نے اس بیان میں کہا۔ کہ ڈیرہ کے مقتدر علماء مولانا عبدالقدوس خطیب جامع کلاں شیخ عزیز الرحمٰن کو تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کی دفعہ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے

مولانا عبدالسلام نے کہا۔ کہ حکومت جمعیتہ علماء اسلام کے کارکنوں کو جیل میں ٹھونسنے کی بجائے آئندہ انتخابات میں براہ راست عوام کا سامنا کرے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مسلمانان ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا یہ عظیم الشان اجتماع حضرت مولانا عبدالقدوس خطیب جامع کلاں امیر جمعیتہ علماء اسلام تحصیل ڈیرہ اور شیخ عزیز الرحمٰن ناظم جمعیتہ علماء اسلام و صوفی غلام محمد کی گرفتاری پر پرزور احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ ان حضرات کو جلد از جلد رہا کر کے اہالیان ڈیرہ اسماعیل خاں کی دلجوئی کرے۔

(رحیم بخش زبیر ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس

قصبہ ملکہ ہانس تاریخی لحاظ سے ایک غیر معروف و قدیم مقام ہے۔ باوجود متذکرہ خصوصیات کے عرصہ تین سال پیشتر یہاں دینی تعلیم و تبلیغ کالعدم تھی۔ پس اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے چند دین دوست کے تعاون سے توکل علی اللہ یکم ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ کو مدرسہ ہذا معرض وجود میں آیا۔ تعلیم و تدریس کا آغاز جامع مسجد میں ہوا۔ عرصہ دو سال میں اللہ کے فضل و کرم سے مدرسہ کے تین کمرہ جات مکمل ہو چکے ہیں

سردست مدرسہ ہذا میں ایک قاری، دو حافظ صاحبان اور ایک طباخ شب و روز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ نیز اس وقت طلباء کی تعداد مقامی و بیرونی تین صد ہے چنانچہ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ کو بعنوان "سیرت النبی" پر مفتی عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے کتاب و سنت کی روشنی میں بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اب ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ بروز جمعہ حضرات علامہ دوست محمد قریشی تنظیم اہل سنت پاکستان اور شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز خطیب زرعی فارم منٹگمری تقریر فرمائیں گے۔

(سید نور حسین شاہ ناظم مدرسہ و خطیب ملکہ ہانس ضلع منٹگمری)

مولانا حکیم فضل حق صاحب کا انتقال

نوشہرہ - ۹ بروز اتوار شام حضرت مولانا حکیم فضل حق صاحب بانی و مہتمم مدینۃ العلم نوشہرہ کلاں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کے جنازہ میں سینکڑوں علما کرام اور ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ مولانا قاضی عبدالسلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام حکیم فضل حق صاحب کی وفات پر دلی دکھ محسوس کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کا تبلیغی دورہ

حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم نے ۴۔ اگست کو بمقام ڈھاب خوشحال تحصیل چکوال اور ۵۔ اگست کو بمقام ڈھوک ڈیری تحصیل چکوال کے جلسوں سے خطاب فرمایا۔ ہر دو مقامات پر حضرت مولانا عبداللطیف بالاکوٹی خطیب سرائے عالمگیر اور حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب فاضل دیوبند حضرت قاضی صاحب کے ہمراہ تھے۔ سیرت صحابہ اور مقام اہل بیت و اصلاح معاشرہ کے موضوع پر تقریریں ہوئیں۔ ۶۔ اگست کو آپ بھیں تشریف لے گئے۔ اور ڈھوک بچھ داخلی تحصیل چکوال میں خطاب فرمایا۔ (ناظم دفتر)

ایک ضروری تصحیح

۱۴ اگست کی اشاعت میں آخری صفحہ پر حصہ داران سرگودھا کی فہرست میں کاتب کی غلطی سے حصہ دار ۱۲ چھپ گیا ہے۔ نمبر ۱۲ جناب حافظ محمد صادق صاحب کے دس حصے ہیں۔ نیز حصہ دار شبیر احمد صاحب کے دو حصوں کی بجائے دس لکھ دیئے ہیں۔ ان کی تصحیح فرمالیں۔

سوکھے بچوں کی دوائی

جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ فضل سے بیخطا نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ بیس روپے سنوانی۔ مستورات کی پوشیدہ بیماری اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی مکمل علاج۔ قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے سرمہ مقوی نظر قیمتی اجزا سے تیار کردہ۔ عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

بیت الشفا۔ مکان نمبر ۴۶۵ سکیم گلستان کالونی دھرمپورہ

قاری عنایت بخش ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تنظیمی پریس دہلی دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰۱
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲،
جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی ؒ قدس سرہٗ
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۷ ○ جمعہ ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۲ مئی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۱۹

مصر اور حرمین شریفین سے واپسی!

احباب کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ارکان پاکستانی وفد کی حیثیت سے جامعہ ازہر مصر کی دعوت پر قاہرہ گئے تھے۔ وہاں عالمی سطح پر ایک علمی اجتماع تھا۔ جسے آپ علماء اسلام کی بین الاقوامی کانفرنس کہہ سکتے ہیں۔ اس میں مسلم ممالک کے سوا بعض غیر مسلم ممالک کے ذی علم مسلمان نمایندے بھی شریک ہوئے۔ ۵۵ ممالک کے تقریباً ڈیڑھ سو نمایندوں نے اس مؤتمر میں حصہ لیا۔ غیر مسلم ممالک میں سے ایک ایک نمایندہ لنڈن۔ جاپان۔ روس۔ زیکوسلاویہ۔ ہندوستان لنکا اور جنوبی امریکہ کا حاضر تھا۔

مؤتمر میں شرکت کے لئے جامع ازہر مصر سے تار کے ذریعہ احقر غلام غوث۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی، نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، کو دعوت دی گئی تھی۔ مشرقی پاکستان سے حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب بانی دار العلوم برہمن باڑیہ ضلع کومیلا مدعو تھے۔

ہم چاروں ۵ اور ۶ مارچ کی درمیانی شب کو ۲ بجے کراچی سے جاپانی ہوائی جہاز کے ذریعہ مصر روانہ ہوئے۔ اور صبح کی نماز قاہرہ جاکر پڑھی۔ جہاں ہوائی اڈے پر ہمارے آرام و سہولت کے لئے جامع ازہر کے نمایندے موجود تھے۔

۶ مارچ کو دس بجے صبح سے مؤتمر کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ۱½ بجے دوپہر کو اجلاس ملتوی ہوا۔ ۵ بجے شام کو شروع ہوکر مغرب کی نماز اور چائے نوشی کے لئے پھر ملتوی ہوا۔ نماز مغرب کے بعد عشاء تک کارروائی ہوتی رہی۔ اسی طرح ۱۲ مارچ تک اجلاسوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اجلاسوں کی صدارت محترم دکتور عبد اللہ الماضی فرماتے رہے۔ یہ ایک ذی علم خوش اخلاق اور بردبار بزرگ ہیں۔ جو اسی قسم کے اجلاسوں اور سیاسی نشیب و فراز کا پورا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس مؤتمر کے دوران بیرونی ممالک کے وفود کے لئے سیر و تفریح کا بھی پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس میں شمال کی طرف دو سو میل، جنوب کی طرف آٹھ سو میل اور شمال مشرق کی طرف چار سو میل دور دراز کے علاقے اور قابل دید مقامات شامل تھے۔ مثلاً سکندریہ کی بندرگاہ جو بحیرۂ روم پر واقع ہے۔ اسوان بند جو اراضیٔ مصر کی سیرابی کے لئے ایک عظیم سکیم ہے۔ محلۃ الکبری جو مصری صنعت کا عظیم الشان مظہر ہے۔ اور فلسطین کا علاقہ جو یہودی مظالم کا گواہ ہے۔ ان کے سوا صحرائے سینا کا تیرہ چار سو میل لمبا چوڑا ریگستانی علاقہ جسے میدان تیہ کہتے ہیں اور جس کے اندر بنی اسرائیل کو چالیس سال قدرت نے نظر بند کر رکھا تھا ابھی دیکھا۔ مصر اور خاص کر شہر قاہرہ کی مقدس یادگاریں ملاحظہ کیں۔ اس ملک کو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک جلیل القدر صحابی حضرت عمرو بن العاص نے فتح کیا تھا۔

یوں بھی ارض مصر اور دریائے نیل وغیرہ سے قرآن پاک کے تاریخی بیانات کا تعلق ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک انبیاء بنی اسرائیل کا یہ گہوارہ رہا ہے۔

پاکستانی وفد کے ارکان نے جس علمی ذوق۔ عملی نمونے اور متانت و استعداد کار کا ثبوت دیا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کے نقوش انمٹ ثابت ہوں گے۔

اثناء مؤتمر میں مکلف دعوتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور آزادانہ سیر و تفریح کے لئے بھی پروگرام میں جولہ حرّہ کے نام سے گنجائش رکھی گئی تھی۔ مؤتمر کے خاتمہ پر صدر ناصر سے ملاقات ہوئی۔ جس کے بعد وفد واپس جدہ پہنچا، اور وہاں سے مدینہ منورہ جاکر پندرہ دن تک مسلسل روضۂ اطہر۔ مسجد نبوی۔ اور ریاض الجنۃ کی برکات سے سعادت مند ہوتا رہا۔

وہاں کے بڑے بڑے شیوخ سے ملاقات ہوئی اور جامعہ اسلامیہ کے پرنسپل نے مدعو کیا۔ حج کے لئے مکہ معظمہ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے الطاف و احسانات سے مناسک حج بڑی عمدگی سے ادا کرنے کی توفیق ہوئی۔

پاکستانی سفیر اور جلالۃ الملک امیر فیصل کی دعوتیں ہوئیں۔ اور ۷ مئی کو بخیر و عافیت یہ وفد کامیاب و بامراد کراچی واپس آپہنچا۔

مندرجہ بالا واقعات کی تفصیل اور دیگر اہم معلومات، ترجمان اسلام کے شمارۂ مؤتمر قاہرہ نمبر ۵ جون میں شائع ہوں گی۔ اس اہم نمبر کے مندرجات کی تفصیل صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

غلام غوث

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ (ایم پی اے)

ترجمان اسلام کے مؤتمر نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں یہ نمبر بڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے کاروباری حضرات ۳۰ مئی تک اپنے اشتہارات کے لئے جگہ مخصوص کرالیں۔ تفصیل ناظم دفتر سے معلوم کریں۔

اخلاص نیت، اللہ پر توکل، خوفِ خدا، یادِ الٰہی اور دعا کرتے رہنا

یہ پانچ باتیں کامیابی کی ضمانت ہیں

امیر جمعیۃ علمائے اسلام حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کا خطاب

(جامعہ حمیدیہ کے افتتاحی اجلاس میں)

حمد و صلوٰۃ کے بعد یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا الخ

قدرت کے کرشمے ہیں، یہ گمان بھی نہیں تھا۔ کہ آج اس مقام پر اتنا اجتماع ہو جائے گا۔ ساتھیوں نے مجبور کیا۔ صوفی عبدالحمید صاحب نے مجھ سے وعدہ لے لیا۔ مجبوراً آنا ہی پڑا ایک تو ان کا وعدہ دوسرے جامعہ حمیدیہ کے الفاظ۔ جامعہ کے لفظ نے بھی کھینچ لیا۔ خدا کی مہربانی ہوئی۔ کہ ان کے دلوں میں خدا نے یہ شوق ڈال دیا۔ جامعہ کے نام سے دین کے کام کا آغاز ہوا۔ خط میں بھی لکھا تھا کہ ہم یہاں ایک دینی درسگاہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

تصویریں بنانے والے

مگر آج میں نے منظر دیکھا تو الٹا ہی نظر آیا۔ کہ خطبہ استقبالیہ کے اختتام پر تالیاں بجائی گئیں۔ جہالت کے باعث یاروں نے یہ چیز کی۔ میری طبیعت پر اس کا بہت انقباض ہوا۔ دوسرے یہ نوجوان تصویریں کھینچنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ یہ بھی ہمارے لئے مصیبت بن گئی۔

بت پرستی دینِ احمدؐ میں آئی نہیں
تصویرِ جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں

اخباروں کے اندر بھی یہی منظر ہے۔ کوئی اخبار اس چیز سے خالی نہیں۔ کوئی اخبار مقبول نہیں۔ جب تک تصویروں کا نظارہ نظر نہ آئے۔ کوئی دکان رونق دار نہیں بنتی جب تک یہ منظر سامنے نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ تماثیل۔ جہاں رونق کے لئے تعظیم کے لئے تصویریں معلق ہوں۔ وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بہرحال میں وعدہ کے باعث پھنس گیا۔ دینی درسگاہ کا نام لکھا ہوا تھا دعا کرتا ہوں کہ جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ خدا ان کی نیت خالص کرے۔ آمین کہہ دو انما الاعمال بالنیات۔ نیت پر عملوں کا مدار ہے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس درسگاہ کو صحیح معنوں میں دینی درسگاہ بنائے۔

تعلیم قرآن کی اہمیت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں بھیجا۔ فرمایا:۔ جاؤ مجھے خطرہ ہے کہ کوفے کی قوم کہیں دین سے ناآشنا نہ ہو جائے کہیں قرآن مجید سے محروم نہ ہو جائے۔ وہاں جا کر قرآن مجید یاد کراؤ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وہاں جا کر قرآن مجید یاد کرانا شروع کر دیا۔ چند سالوں کے بعد لکھا۔ کہ حضرت مبارک ہو۔ تجویز کامیاب رہی۔ اس وقت کوفے کی قوم میں دس ہزار قرآن مجید کے حافظ بن چکے ہیں۔ یہ ترقی ہوئی اخلاص کے ساتھ۔ بھیجنے والا بھی مخلص تھا۔ اور کام کرنے والا بھی مخلص تھا۔ اللہ تمام احباب کو اخلاص نصیب فرمائے۔ آمین!

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداؓ کو دمشق بھیجا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو فلسطین کی طرف روانہ فرمایا حضرت ابو الدرداؓ کی درسگاہ جامع مسجد دمشق میں تھی۔ طلبا کی اس قدر کثرت ہوئی۔ کہ پڑھانا مشکل ہو گیا۔ دس دس طلبا کے لئے ایک ایک استاد مقرر ہوا۔ کئی سال کے بعد اندازہ بتایا کہ اس وقت صرف دمشق کی جامع مسجد میں سولہ ہزار قرآن مجید پڑھنے والے طلبا ہیں۔

زندہ اور مردہ گھر

خدا تعالیٰ اس جگہ کو بھی آباد کرے۔ انہوں نے بہت دور جگہ تلاش کی ہے۔ شہر سے بہت دور ہے ظاہراً تو آبادی نظر نہیں آ رہی۔ مگر جس جگہ میں قرآن کی تعلیم شروع ہو جائے تو البیت الذی یتلی فیہ کتاب اللہ الحی والبیت الذی لا یتلی فیہ کتاب اللہ المیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ وہ گھر بھی زندہ وہ گھر والے بھی زندہ۔ اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا۔ وہ گھر والے بھی مردہ اور وہ گھر بھی مردہ۔ مقام کی حیات قرآن کے ساتھ، مکان کی حیات دین کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ کو آباد کرے۔

ضرورت کے لئے دوسرے فنون سیکھنا کوئی منع نہیں مگر ان کو علم نہیں کہا جائے گا۔ یہ کسب ہے۔ ذریعہ معاش ہے۔ دنیوی ترقی کے اسباب ہیں۔ علم حقیقت میں صرف دین کا علم ہے۔ جس سے اللہ کی پہچان حاصل ہو۔ جس سے قرآن کا پتہ چلے۔ جس سے نماز کا پتہ چلے۔ جس سے معاشرہ کی اصلاح ہو۔

حیا کے یہ دشمن

میں ایک دفعہ لاہور جا رہا تھا۔ دو نوجوان بھی گاڑی میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ ہم نے پاکستان میں ایک تحریک چلائی ہے۔ اور کوشش کر رہے ہیں کہ وہ تحریک کامیاب ہو جائے۔ میں سن رہا تھا۔ ایک نے کہا۔ ہم نے تحریک چلائی ہے کہ حیا کو ختم کر دیں۔ یہ حیا ترقی کے مانع ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں نے تحریک چلائی ہے کہ غیرت کو ملک سے دفع کر دیا جائے۔ غیرت بھی ترقی کے مانع ہے۔ نہ حیا رہے اور نہ غیرت رہے۔ میں نے کہا تم کون ہو؟ کہنے لگے۔ مسلمان ہیں۔ میں نے کہا۔ مسلمان کون ہوتا ہے؟ کہنے لگے۔ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ لے۔ میں نے کہا کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہو۔ ان کا ارشاد ہے کہ حیا تو ایمان کا جزو ہے فرمایا:۔ اس کا ایمان کامل نہیں۔ جس میں غیرت نہیں جب حیا نہ رہے گا۔ نہ غیرت رہے گی۔ تو پھر نہ ایمان رہے گا نہ تمہارا ملک رہے گا۔

(جامعہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے) خیر اس مقصد کے لئے چند نوجوان اور بڈھے اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ اس جگہ ایک ادارہ ہو۔ ماحول ایسا ہو۔ کہ بچوں کی وہاں اصلاح ہو سکے۔ جس میں تربیت کا مکمل انتظام ہو۔ یا ایھا الذین آمنوا اللہ نے فرمایا:۔ اے ایمان والو! جنہوں نے کلمہ پڑھا ہے۔ قوا انفسکم اپنی جانوں کو بچا لو۔ اپنے بال بچوں تعلق والوں کو نارا جہنم کی آگ سے۔ اللہ ہم سب کو جہنم کی آگ سے بچائے

حضور فرماتے ہیں کہ جو سویرے مسجد میں چلے۔ ایک آیت قرآن مجید کی پڑھ کر آتا ہے تو سرخ اونٹ سے بھی یہ دولت اس کے لئے بہتر ہے۔ مال بے وفا چیز ہے۔ علم کی دولت وفادار ہے۔ مال کی تم حفاظت کرتے ہو۔ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے علم دین کا جتنا خرچ کرو۔ اتنا ہی بڑھتا ہے۔ سب کہو سبحان اللہ۔

پانچ زریں اصول

کامیابی کے لئے پانچ اصول ہیں۔ وہ لکھ لو:۔ سب سے پہلا اخلاص نیت ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ دوسرا توکل علی اللہ۔ اللہ پر اعتماد ہو۔ زمین پر اعتماد نہ ہو۔ پیسوں پر اعتماد نہ ہو۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ جو اللہ پر اعتماد کرتا ہے۔ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ تیسری بات خشیت من اللہ۔ کام بھی کرتے رہو۔ خدا کا ڈر بھی ہو۔ کہ کہیں ایسی غلطی نہ ہو جائے کہ رب روٹھ جائے۔ اور پھر یہی جزا دے کہ دینداروں کی فہرست سے میں نے تیرا نام کاٹ دیا۔ چوتھی بات شغل بذکر اللہ کام بھی کرتے رہو۔ خدا کا نام بھی زبان پر ہو۔ اللہ کا نام لینے کے ساتھ آسانی ہو گی۔ خدا کا نام لینے سے زمین بھی مل جائیگی پیسے بھی مل جائیں گے۔ اور آخری بات ہے دعا من اللہ اللہ سے مانگتے رہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی۔ من لم یسئل اللہ یغضب علیہ۔ جو خدا سے نہیں مانگتا۔ رب روٹھ جاتا ہے کہ وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ مجھ سے مانگنا چھوڑ دیا۔ یہ اجتماع دینی مقصد کے لئے اکٹھا کیا گیا۔ سب مل کر دعا کرو کہ خدا اس مقصد میں اس جماعت کو کامیاب کرے۔

قدیم اسلام کو قائم رہنے دو

حضرت عمرؓ بن خطاب اپنے زمانہ خلافت میں حج کے لئے آئے۔ ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں

(باقی صفحہ ۹ پر)

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام — لاہور —
جمعہ ۹ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

اسرائیل — عرب — اور ہم

۱۱ مئی ۶۴ء کو روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے مصر کی قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "ہم دریائے اردن کا رخ موڑنے کے لئے اسرائیل نے جو منصوبہ بنایا ہے۔ اس کی مخالفت میں عالم عرب کی حمایت کرتے ہیں انھوں نے اسرائیلی منصوبے کو عالم عرب کو پانی سے محروم کر دینے کے مترادف قرار دیا۔ نیز مسٹر خروشیف نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ فلسطین میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عملدرآمد کرے۔"

چلئے ہم مانتے ہیں کہ روسی وزیر اعظم کا دورہ مصر درحقیقت چینی وزیر اعظم کے دورہ کے تاثرات کو شرق وسطیٰ سے دور کرنے کے لئے اور عربوں کی مغربی ممالک سے نفرت کو مزید شباب بخشنے کے لئے تھا ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسٹر خروشیف نے صرف اپنے حریف امریکہ کو مزید رسوا اور بدنام کرنے اور عربوں کو اشتراکی ہمدردی کا قائل کرنے کے لئے اسرائیل کی مخالفت کی ہے لیکن اگر عربوں کے اس مسئلہ فلسطین کو غور سے دیکھا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ اسرائیل ایک "ناجائز بچہ" معاہدۂ بالفور میں شریک تمام مغربی ممالک کا خود کاشتہ ہے۔

ان ممالک نے آج تک اسے پروان چڑھانے۔ عرب ممالک کے مقابلہ میں اسے توانائی بخشنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اگر صاف گوئی کی اجازت ہو۔ تو مغربی ممالک کی فضاؤں کے مطابق اسرائیلی حکومت نے اپنی حدود وسیع کرنے کی غرض سے سابق جنگ چھیڑی اور جب مغربی ممالک کو مارشل بلگانن کی دھمکی سے عالمی خطرہ لاحق ہوا۔ تو جنگ بند کر دی گئی۔

مغربی ممالک اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہودیوں کو فلسطین میں اسی لئے بسایا گیا کہ یہاں یہودی حکومت قائم ہو۔ اور مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے وہاں یہودیوں کا ہیکل سلیمانی (گرجا) تعمیر کیا جائے۔ جیسے کہ برطانیہ کے انسائیکلوپیڈیا طبع ۱۹۳۶ جلد ۲۷ و ۲۰ صفحہ ۹۸۶ تا ۹۸۷ پر "یہودیت" کے تحت ذکر ہے۔

بے شک یہودی اسرائیلی مقاصد کے لئے کام کرتے ہیں اور فلسطین میں یہودیوں کو بسا کر یہودی حکومت دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ نیز چاہتے ہیں کہ یروشلم میں دوبارہ (مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے) یہاں ہیکل (گرجا) بنایا جائے اور داؤد (نبی) کا تخت بچھایا جائے اور اس پر داؤد نبی کی اولاد میں سے ایک امیر ہو"۔

اور یہودیوں کی تاریخ جوئیش انسائیکلوپیڈیا انگریزی ایڈیشن میں یہ الفاظ صاف طور پر ملتے ہیں۔ کہ "یہودی چاہتے ہیں۔ کہ ان کی قوم جمع ہو۔ اور یروشلم پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرے۔ اور دشمنوں (مسلمانوں) کو مغلوب کر دے اور (مسجد اقصیٰ شہید کر کے) اس کی جگہ دوبارہ ہیکل (گرجا) تعمیر کرے۔ اور یہاں اپنا بادشاہ ٹھہرائے"۔

ایک یہودی لیڈر گلوزمر نے اگست ۱۹۲۹ء کے یہودی اخبار پالسٹن ویکلی میں صاف اعلان کیا کہ "مسجد اقصیٰ" جو کہ ہیکل کے اندر قدس الاقداس پر قائم ہے۔ صرف یہودیوں کے لئے ہے۔"

ایک دوسرے یہودی لیڈر حاخام نے ۱۹۴۸ء میں اعلان کیا۔ کہ تل ابیب یہودی حکومت کا دارالحکومت ہرگز نہیں رہے گا۔ بلکہ اس کا دارالحکومت عنقریب قدس (یروشلم) بنے گا۔ کیونکہ اس میں ہیکل سلیمان ہے۔ اور صیہونیت ایک سیاسی اور دینی تحریک ہے۔ اور یہودی نوجوان جلد ہی (مسجد اقصیٰ) کی جگہ ہیکل سلیمانی بنا کر رہیں گے"۔

یہودی ریاست کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریون نے واضح کیا۔ کہ یروشلم کے بغیر فلسطین کا کچھ فائدہ نہیں۔ اور ہیکل بنانے کے بغیر یروشلم (قدس) کا کچھ فائدہ نہیں

مندرجہ بالا بیانات کو پڑھنے کے بعد اس بات کا آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہودیوں کے عزائم کیا ہیں آجکل یہودی ریاست میں جگہ جگہ ایسے نقشے بنے ہیں۔ کہ جن میں اس بات کا صاف اعلان ہے۔ کہ جب بھی ہمیں مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرنے کا موقع مل سکا ہم اس پر قبضہ کر کے اسے شہید کر دیں گے۔ اور اس کی جگہ ہیکل سلیمانی بنا کر رہیں گے۔

ہم یہ فرض کرنے سے قاصر ہیں کہ اسرائیلی ریاست جارحیت کے یہ تمام منصوبے برملا کر رہی ہو، جگہ جگہ ایسے جارحانہ نقشوں کی نمائش کر رہی ہو اور مغرب کی اسے سرپرستی حاصل نہ ہو! اسرائیلی حکومت عرب ممالک کو مزید کمزور کرنے اور سرحدی علاقوں کو فوجی چھاؤنی بنانے کے لئے نئے منصوبے بنا رہی ہے جس کی بظاہر شکل یہ ہے کہ دریائے اردن کا رخ بدل کر بعض اسرائیلی علاقے آباد کئے جائیں گے اور حیرت یہ ہے کہ اس عرب دشمن منصوبے کا اعلان ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء کو سابق وزیر اعظم اسرائیل ڈیوڈ بن گوریون نے لندن میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ برطانوی حکومت نے اسرائیلی وزیر اعظم کو اپنے گھر میں بلوا کر عربوں کے خلاف ہونے والی جنگ کے ایک منصوبے کا اپنی سرپرستی میں اعلان کروایا؟ یقیناً دریائے اردن کے مسئلہ کو پیدا کرنے میں برطانیہ کا سب سے بڑا ہاتھ ہے بن گوریون نے اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ "دریائے اردن کا رخ بدلنے کا منصوبہ بہرصورت میں پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے گا"۔

نیز اسی سال ایک امریکی یہودی گولڈمین کی زیر صدارت فلسطین میں چھبیسویں عالمی یہودی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں بن گوریون نے دریائے اردن کا رخ بدلنے کے فوائد ×

جانشین امیر شریعت اور پولیس کا رویّہ

چند دن پہلے ملتان اور ڈیرہ اسماعیل خاں میں سنی علماء اسلام کے خلاف جو رویہ حکام نے اختیار کیا ہے وہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور ادارہ ترجمان اسلام ملک میں کسی بھی فرقہ وارانہ فسادات کو ملک و ملت کے لئے مفید نہیں سمجھتی اور ایسے امکانات کو دور کرنے کے تمام ذرائع کی تائید کرتی ہے۔ مگر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کسی فریق کی غلط رعایت کرنا یا کسی فریق سے بے انصافی اور بے ضرورت سخت برتاؤ کرنا بھلا اس نیک مقصد کے لئے کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ اس سے ایک طرف جو فریق اپنے کو مظلوم سمجھتا ہے وہ دوسرے فرقہ سے قریب ہونے کی بجائے دوسرے فرقہ کو اس زیادتی کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے دل ہی دل میں کڑھتا ہے۔ دوسری طرف اس کو بے انصافی اور فرض ناشناسی تصور کر کے حکومت اور حکام سے شاکی رہتے ہوئے آئندہ دادخواہی کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہے ضرورت ہے کہ حکومت پورے غور و خوض کے بعد دیانتدار اور غیر متعصب افسروں کے ذریعہ اس بات کا التزام کرے کہ کوئی فریق مقررہ حدود سے تجاوز اور قانونی پابندیوں کی خلاف ورزی نہ کرے۔

ہم اس وقت تفاصیل میں جانا مناسب نہیں سمجھتے۔ مگر ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ملتان کے واقعات قابل غور ہیں۔

لاہور جو سب سے زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے اس میں یہاں کے محترم ڈی۔ سی سید فرید اللہ شاہ جس تدبر کا ثبوت دے رہے ہیں وہ اوروں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علماء کرام کے شہر بدر کرنے کی وجہ پر جب حکومت آرام و اطمینان سے غور کرے گی اس کو خود معلوم ہو جائے گا کہ وہاں متنازعہ فیہ امر کیا ہے اور قانونی معاہدات کی خلاف ورزی کون کر رہا تھا۔ ملتان کے واقعات اس سے زیادہ افسوسناک ہیں۔ وہاں حضرت مولانا محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت جیسے بزرگ کو بھی پابند کیا گیا ہے۔ جو فرقہ وارانہ کھچاؤ کی ہمیشہ مخالفت کرتے اور اتحاد کے داعی رہتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب (قدس سرہ) کے جانشین حضرت مولانا سید حافظ عطاء المنعم شاہ صاحب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور گرفتاری میں ان کو ہتھکڑی لگا کر لے جایا گیا۔ پولیس نے شاید یہ سمجھا ہو کہ ہم نے ایسا کر کے بڑا تیر مارا ہے۔ مگر وہ اس کا احساس نہیں کر سکتی کہ اس سے ان کے لاکھوں وابستگان کو کتنی اذیت پہنچی۔ پھر اب تک ان کی ضمانت بھی منظور نہیں کی گئی۔ ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے واقعات میں اس فرقہ وارانہ تعصب کا بلاواسطہ یا بالواسطہ دخل ہوتا ہے جس کا حکومت انسداد کرنا چاہتی ہے۔ یا پھر مقامی حکام نتائج و عواقب پر غور نہیں کرتے۔ ہم مقدمہ کے حالات پر بحث نہیں کرنا چاہتے یہ حالات خود منظر عام پر آجائیں گے اس وقت صرف حکومت مغربی پاکستان کی توجہ مبذول کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں جگہوں کے واقعات کی نگرانی کرے۔

× بتاتے ہوئے کہا، کہ یہودی اس بات کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں کہ لبنان اور شام کے سرحدی علاقوں نیز علاقہ نقب میں

(باقی صفحہ پر)

بقیہ اداریہ

نوآبادیاں قائم کی جائیں۔ تاکہ نئے آنے والے یہودیوں کو وہاں بسایا جاتے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان نوآبادیوں کو قائم کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ نوآبادکار (جو کہ صرف نوجوان فوجیوں پر مشتمل ہوں گے) ملک کے دفاع کے لئے مضبوط قلعے ہوں گے۔ اور (عرب ممالک کے خلاف) جنگ لڑنے کے لئے ہتھیار کا کام دے سکیں گے۔"

اسرائیل ریاست نے کثرت سے ایسے نقشے ملک میں رائج کر رکھے ہیں۔ کہ جن سے وہ اعلان کرنا چاہتے ہیں۔

اسرائیلی ریاست نے کثرت سے ایسے نقشے ملک میں رائج کر رکھے ہیں۔ کہ جن سے وہ اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ ہم شام، اردن۔ صحرائے سیناء، عراق اور مدینہ منورہ سمیت سعودی عرب علاقہ پر قبضہ کریں گے۔ اور ایک عظیم یہودی مملکت بنا کر رہیں گے۔

یہ تمام اعلانات اور مغربی ممالک کی مسلسل فوجی اور سیاسی حمایت عرب ممالک کے لئے ہی پریشانی کا باعث نہیں۔ بلکہ یہ دنیائے اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے اور دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں کا فریضہ ہے۔ کہ وہ اس ناپاک ریاست کا وجود ختم کرنے کے لئے ٹھوس اور جاندار پالیسی طے کریں۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ان تمام کمپنیوں اور اداروں کو ملک سے باہر کر دے کہ جو یہودی ہیں۔ یا یہودیوں کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں۔ ایسے تمام ممالک سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ جو کہ یہودیوں کے مددگار ہیں۔ مسلم عوام کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ کسی یہودی یا یہودنواز کمپنی سے تجارتی تعلقات نہ رکھیں۔

بعض لوگ اس بات کا شکوہ کرتے ہیں کہ عرب ممالک مسئلہ کشمیر میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ ہم مسئلہ اسرائیل پر ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو عرب ممالک کو مسئلہ کشمیر سمجھا نہ سکنے کے اب تک ہم خود ہی ذمہ دار رہے ہیں۔ اگر عرب ممالک میں ہماری پبلسٹی وہاں کے طریقہ کے مطابق ہو۔ تو یقیناً اس کے اچھے اثرات نکل سکتے ہیں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے کراچی کی پریس کانفرنس میں اس بات کا اعلان کیا۔ کہ مصر کے لوگوں کی اکثریت پاکستان کے بعض انتہائی اہم مسائل مثلاً مسئلہ کشمیر تک سے بے خبر ہے۔ اور اکثر مقامات پر لوگوں نے انہیں بھارتی باشندہ خیال کیا۔

یہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ آج تک ہمارا دفتر خارجہ باہر کے خصوصاً عرب ممالک میں اپنا تعارف کرانے سے سراسر ناکام رہا ہے۔ اور اب جب کہ دو تین وفدوں نے ان ممالک کا دورہ کیا تو ہر عرب ملک نے مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے موقف کی پرزور تائید کی۔

ویسے بھی یہودیوں کے عزائم صرف عرب ممالک کو تباہ کرنے کے نہیں بلکہ وہ تو سرے سے اسلام ہی کے مراکز کو ختم کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں اس لئے اسرائیل کا مسئلہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ آج اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ عربوں کو ساری دنیا کے مسلمانوں کی پرزور تائید حاصل ہو۔ اور وہ یہ یقین کر لیں کہ دنیا کے اسی کروڑ مسلمان ہماری پشت پر ہیں اور کسی موقع پر بھی وہ ہمیں تنہا مرنے کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

عربی رسم الخط

صدر ایوب نے بنگالی اور اردو دونوں زبانوں کے لئے عربی رسم الخط کی تجویز پیش کی ہے۔ اگر انگریز پرستی جیسے تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے۔ تو یہ تجویز لائق تحسین اور باعث فخر ہے۔ اس سے ہمارے قومی اقدار تیزی سے ابھر سکتے ہیں۔ اور آنے والی نسل کو انگریزی چوہدراہٹ سے دہشت زدہ ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے باشندے جن کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ حائل ہے انہیں عربی رسم الخط کے ذریعہ قریب تر لایا جا سکتا ہے۔ اس رسم الخط کے ذریعہ نہ صرف بنگالی بلکہ ہر اس زبان سے قرب حاصل ہو سکتا ہے جو عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہو۔ اپنے عرب بھائیوں سے گلے ملنے کے لئے یہ طریقہ ایک موثر ذریعہ ہے اس رسم الخط کو رائج کرنا انگریزی زبان کے تابوت میں آخری کیل اور قرآنی زبان کو زندہ کرنے کی دلیل ہے۔ ہم عربی رسم الخط کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ طرز فکر تابناک مستقبل کا پتہ دیتا ہے۔

البتہ یہ خیال کہ انگریزی اصطلاحات کو جوں کا توں قبول کر لیا جائے۔ اور ان کی جگہ پر عربی اصطلاحات جاری نہ کی جائیں۔ ہمیں دیانتداری کے ساتھ اس وجہ سے اختلاف ہے یہ سمجھنا کہ انگریزی اصطلاحات کے مقابلہ میں عربی اصطلاحات بھاری بھرکم ہیں۔ بالکل غلط ہے جو لوگ نبی عربی کے قریب اور انگریزیت سے دور ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ عربی اصطلاحات نہایت ہی آسان اور لطیف ہوتی ہیں۔ جس وقت میں مشترکہ ہندوستان میں انگریزی زبان چلائی گئی۔ ان دنوں یہاں انگریزی دانوں کی تعداد صفر کے برابر تھی۔ ایک صدی کی محنت نے بے شک عربی سے جاہل لوگوں کی بہتات کر دی۔ لیکن یہ سمجھنا غلط ہے کہ انگریزی زبان کے ہندوستانی ماہرین کی کثرت ہو گئی۔ ہر سال طلباء کی ایک بڑی تعداد انگریزی میں بری طرح فیل ہو جاتی ہے۔ جس کا اعتراف خود تعلیمی بورڈ کو بھی ہے کیونکہ ایک مسلمان کتنا بھی فاسق اور اسلام سے دور ہو۔ اسے ایک غیر مسلم قوم کی زبان میں قابل فخر مہارت پیدا کرنا طبعی طور پر اسے گراں گزرتا ہے —— البتہ عربی زبان ایسی زبان ہے جس کے ساتھ ایک مسلمان کی عقیدت وابستہ ہے۔ وہ اس عقیدت کے باعث اس میں محنت کرنے کو ثواب سمجھتا ہے۔

غرض واقعات اور عقیدت ہر لحاظ سے انگریزی اصطلاحات آسان اور سادہ زبان کے قریب ہیں۔ یہ دونوں زبانیں مشرقی ہیں۔ ان کے درمیان صرف ڈیڑھ ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ ہم یہ تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ یہاں سے سات ہزار میل دور کی ایک الٹی۔ غیر موزوں اور دقیق زبان کی اصطلاحات قائم رکھ کر ریشم میں ٹاٹ کا پیوند لگا دیا جائے۔ اور اسے ایک مشرقی 'عربی زبان' سے زیادہ نرم قرار دیا جائے۔

عرب ممالک نے ہر قسم اصطلاح کو آسان اور لطیف ترین الفاظ کا جامہ پہنانے کے لئے باقاعدہ "المجمع العلمی اللغوی" کے نام سے ایک ادبی اکاڈمی قائم کر رکھی ہے۔ ہمیں نئی اصطلاحات کے سلسلے میں اس اکاڈمی کی رہنمائی حاصل کرنے اور انگریز پرستی سے برملا کہنے سے ہرگز نہیں شرمانا چاہئے۔

اخبارات اور کاغذ کی نایابی

ایک عرصہ سے اخبارات اور جرائد کاغذ کی مہنگائی اور نایابی کی مشکلات سے دوچار ہیں۔ کاغذ کی کمی کے باعث بعض اخبارات وجرائد نے اپنے سائز میں کمی کر دی۔ بعض نے صفحات گھٹا دئے۔ ترجمان اسلام کو بھی اپنے صفحات میں اسی وجہ سے کمی کرنی پڑی۔ جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ اخباری صنعت پر برا اثر پڑے۔ اور اخبارات چور بازاری سے کاغذ خریدنے پر مجبور ہو جائیں۔

ایسے حالات میں بٹ اینڈ کمپنی گنپت روڈ ہفت روزہ جرائد کے لئے پیغام حیات ثابت ہو رہی ہے لیکن ایک ڈیلر تمام اخبارات کی ضرورت کیسے پورا کر سکتا ہے۔ بٹ صاحب مناسب نرخوں پر اخبارات اور جرائد کو کاغذ مہیا کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فرم اس تجارت میں قابل اعتماد کردار ادا کر رہی ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اخبارات کا مزید امتحان نہ لے۔ اور کاغذ کی مشکلات کو فوری طور پر دور کر کے اس قومی صنعت کو تباہ ہونے سے بچائے

شیخ عبداللہ کی آمد

گیارہ برس کی مسلسل قید و بند سے شیخ صاحب کی رہائی اس بات کی دلیل ہے کہ بھارت کے پاس دلائل کا اسلحہ ختم ہو چکا ہے اور کشمیری عوام کا رائے شماری کا مطالبہ گیارہ برس کے بعد بھی غلط ثابت نہیں کیا جا سکا۔ رہائی کے بعد قدرتی طور پر بھارت اور پاکستان دونوں نے مسئلہ کشمیر میں دلچسپی لی۔

انصاف سے دیکھا جائے تو نوے فیصد مسلم آبادی کی بنا پر کشمیر کو پاکستان میں ہی شامل ہونا چاہیئے تھا۔ اب اگر برطانوی مخصوص ڈپلومیسی نے اسے ایک متنازعہ علاقہ کی صورت دے دی۔ تو اس کا معنی یہ نہیں کہ دس فیصد اقلیت حکمران بن جائے اور پاکستان خاموشی سے تماشا دیکھتا رہے۔

صدر ایوب نے شیخ صاحب کو خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ مسئلہ کشمیر کے فیصلہ سے قبل پاکستان سے مشورہ کرنا ضروری ہے شیخ صاحب نے بھی اس اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا فیصلہ ایسا ہونا چاہیے جو دونوں حکومتوں کو قابل قبول ہو۔ اس سلسلہ میں شیخ صاحب مستقبل قریب میں پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہم شیخ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہیں اور انہیں ان کے اس فیصلہ پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ کہ انھوں نے دورۂ پاکستان کا فیصلہ کر کے ایک درست اور قابل ستائش فیصلہ کیا ہے۔ شیخ صاحب کے دورۂ پاکستان سے ہند و پاک کے تمام مسلمانوں کے لئے پر امن مستقبل کی توقع وابستہ کی جا سکتی ہے۔

حج بیت اللہ شریف سے واپسی

حضرت مولانا صاحبزادہ سید چراغ الدین شاہ صاحب مورخہ ۲۱ مئی ۶۴ء کو جدہ سے کراچی بذریعہ طیارہ پہنچ رہے ہیں اور مورخہ ۲۶ مئی کو کراچی سے راولپنڈی بذریعہ تیزرو پہنچیں گے۔

ترجمان اسلام

کا

مؤتمر قاہرہ نمبر

تمام اہل اسلام اور ترجمان اسلام کے قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ جامع ازہر مصر کی دعوت پر پاکستانی علماء کا جو وفد قاہرہ گیا تھا ۔ وہ بحمد اللہ دو ماہ کے بعد پوری کامیابی سے واپس پہنچ گیا ہے ۔ ادارہ ترجمان اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ:

- قاہرہ شہر اور دریائے نیل
- قاہرہ شہر کے آثار قدیمہ
- قاہرہ شہر میں اسلامی فتوحات کے لازوال نقوش
- قاہرہ میں مقدسین اسلام
- مصر کی حالیہ ترقیات ۔ اسوان بند ۔ کارخانے اور بندرگاہیں
- صدر ناصر کی شخصیت
- عالمی سطح پر علمی کانفرنس میں مندوبین کی تعداد اور حیثیت
- کانفرنس کی کارروائی اور پاکستانی علماء کی بحث ۔
- مسئلہ کشمیر اتحاد عرب اور اتحاد عالم اسلام
- عام عرب ممالک کی سیاست اور پاکستان
- مصر اور عرب میں اسلام اور دورِ جدید کے اثرات
- حرمین شریفین کے برکات اور خصوصیات
- پاکستان کو مفید مشورہ

ان امور سے مسلمانان پاکستان کو پوری طرح واقف کرنے کے لئے ترجمان اسلام کا مؤتمر قاہرہ نمبر

بتاریخ ۵ ۔ جون ۶۴ء

شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے ۔ جس میں بعض مقامات کی تصویریں بھی ہونگی اس نمبر کی قیمت صرف (۵۰) پچاس پیسے ہوگی

ایجنٹ حضرات

مطلوبہ تعداد سے دفتر کو جلد مطلع کریں

عام اہل اسلام کو ان معلومات کی خاطر زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ پرچہ منگانا چاہیے ۔

ناظم دفتر ترجمان اسلام ۔ بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

مہربانی فرما کر اس پوسٹر کو دیوار پر چسپاں کر دیں ۔

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علمائے اسلام

پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے

۶ رمئی کو کرٹی ناگرہ ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کے زیر اہتمام دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد نذیر صاحب، مولانا محمد خلیل صاحب اور حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب نے حاضرین کو خطاب کیا۔

۶ مئی کے اجلاس میں مولانا مفتی محمد خلیل صاحب نے اکابر دیوبند کی خدمات پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔ اگرچہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ مل سکی۔ لیکن پھر بھی جلسہ میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

۷ مئی کے اجلاس میں مولانا محمد سرفراز صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے اپنی تقریر میں بعض فتنہ پرور جماعتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بالخصوص مرزائیت کی ایمان دشمن سرگرمیوں کو ننگا کیا اور بتایا کہ ان کی مکاریوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو جائیے۔

رات کے اجلاس میں مولانا احمد سعید صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نے بتایا۔ کہ آئندہ انتخابات میں اسلام پسند لوگوں کو ووٹ دیں۔

رات کے اجلاس میں مولانا سرفراز صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آپ نے صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے اور صحابہ کی آپس میں محبت والفت کے واقعات بیان کئے۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) ملک کے سکولوں اور کالجوں میں اسلامی تعلیم مکمل طور پر رائج کی جائے۔

(۲) پاکستان میں اسلامی آئین نافذ کیا جائے

(۳) پاکستان میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور عریانی کو ختم کیا جائے۔

(۴) ملک میں فتنہ ارتداد کا انسداد کیا جائے۔ تاکہ باطل فرقوں کو مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کا موقع نہ مل سکے۔

محرم پر امن طریقہ سے گزاریئے

سمندری ۸ مئی ۱۹۶۴ء کو جمعہ کے عظیم اجتماع میں مولانا محمد علی جانباز نے فرمایا کہ محرم پر امن طریقہ سے منائیے۔ انھوں نے کہا سمندری میں شیعہ سنی آبادی کافی ہے شیعہ حضرات ہمیشہ امام باڑوں کے اندر ہی محرم مناتے چلے آتے ہیں۔ پچھلے سال حکومت نے نیا لائسنس دیا۔ جس پر تمام مسلمانوں کو سخت اعتراض ہے۔ اس لئے انہیں بازاروں میں گشت کرنے کے لئے نیا لائسنس نہ دیا جائے

اسلامیان سمندری

جمعیۃ کا وفد سیالکوٹ میں

جمعیۃ علمائے اسلام کا وفد جھنگ لائلپور اور شیخوپورہ کا دورہ کر کے ۵ مئی کی شام کو سیالکوٹ پہنچا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل حضرات شریک تھے (۱) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا (۲) مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی (۳) قاضی مظہر حسین صاحب چکوال (۴) حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا (۵) مولانا محمد یعقوب صاحب تلہ گنگ ضلع گوجرانوالہ۔

جامع مسجد پورہ ہیرا ہارا میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا محمد یعقوب صاحب نے تقریر کی اور جمعیۃ کی تاریخ بیان کی۔ پھر مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تقریر میں فحاشی شراب اور دوسرے غلط امور کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا کہ ملک میں کتاب و سنت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے۔ آپ کی تقریر کے دوران پتہ چلا۔ کہ سیالکوٹ میں کلب بند ہو گئے ہیں اور شراب کھلی ہے۔ گویا اسباب بدکاری اور بدنظمی برقرار ہیں۔ مولانا نے بد نظمی کی مذمت کی مولانا قاضی صاحب نے ہفت روزہ ترجمان اسلام کی خریداری کے لئے لوگوں کو آمادہ کیا چنانچہ مولانا مہدی الزمان صاحب نے ایجنسی کھولنے کا وعدہ فرمایا۔

۶ مئی کو نماز فجر کے بعد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ اور ۱۰ بجے بعد دوپہر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ نے وفد کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ جس میں قاضی صاحب نے اپنی تصنیف "تنقیدی نظر" میں سے مودودی صاحب کی تحریریں پڑھ کر سنائیں آخر میں جمعیۃ کا نیا انتخاب ہوا۔ جس میں بالاتفاق مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی امیر اور مولانا مہدی الزمان صاحب بالاکوٹی نائب امیر اور مولانا محمد ابراہیم صاحب ناظم اعلیٰ اور مولانا عبدالغنی صاحب ناظم مقرر ہوئے

چراغ الدین رامی بی اے ایس ڈی

منڈی حاصل پور میں عظیم الشان اجتماع

عید الاضحیٰ کے موقع پر منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور میں مولانا قاضی قمر الدین صاحب ممبر شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ کہ اس وقت مسلمان سخت آزمائش میں ہیں۔ صرف اسلام ہی انہیں پُرامن زندگی کی ضمانت دے سکتا ہے۔ انہوں نے بھارت اور قبرص میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے متعلق احتجاج کیا۔ نیز اجتماع میں یمن کے شہر حریب پر برطانوی بمباری کی مذمت کی گئی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علمائے سے پابندی ختم کیجائے

چکوال ۸ مئی۔ مدنی جامع مسجد چکوال میں نماز جمعہ کے موقعہ پر مسلمانوں کا یہ اجتماع ڈیرہ اسماعیل خان کے مقتدر علماء کرام کی نظر بندی کے خلاف پُرزور احتجاج کرتا ہے اور حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان علماء پر سے پابندی کا حکم منسوخ کر کے اہل سنت الجماعت کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

احمد حسین ناظم اعلیٰ چکوال

احتجاج

حاصل پور۔ ۱۰ مئی کو حاصل پور کی جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجتماع کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ عوام میں نفرت پھیلانے والے افسران کے خلاف کارروائی کرے۔ ناظم نشر واشاعت

درخواست دعاء

جمعیۃ کے ایک رکن چوہدری شیر علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کے بازو میں درد رہتا ہے احباب سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام جہلم کا تعزیتی اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے صدر حافظ قاری محمد رفیع صاحب کے عم محترم مولانا حکیم محمد عثمان صاحب حضروی کی اچانک وفات حسرت آیات پر جمعیت کا تعزیتی جلسہ زیر صدارت مولانا غلام یحییٰ صاحب صدر مدرس منعقد ہوا جس میں طلباء نے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن کیا اور مولوی رشید احمد صاحب ارشد نے مختصراً ان کے حالات بیان کئے اور ایک قرارداد کے ذریعہ حافظ صاحب موصوف اور ان کے دیگر لواحقین خصوصاً حافظ محمد نعیم صاحب حافظ محمد اللہ صاحب سے اظہار ہمدردی کیا۔ آخر میں مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی۔

احقر محمد عبدالخالق نائب ناظم جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا صدارتی انتخاب

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کے زیر صدارت آج جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا جدید انتخاب عمل میں آیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی صدارت کے لئے جمعیۃ کے ناظم مولانا حافظ محمد زکریا صاحب نے حضرت مولانا صابر کا نام پیش کیا جو متفقہ طور پر پاس ہو کر عارضی طور پر مولانا صابر صاحب کراچی جمعیۃ کے صدر قرار دئے گئے یہ انتخاب مرکزی جمعیۃ کے صدر قرار دئے گئے یہ انتخاب مرکزی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی موجودگی میں عمل میں آیا۔ نیز مجلس عاملہ کے پانچ ارکان کی مجلس منتظمہ بنائی گئی۔ جمعیۃ کی سرپرستی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری اور مولانا مفتی محمد عثمان صاحب بلوچ فرمائیں گے۔ جمعیۃ کی اس میٹنگ میں یہ طے پایا کہ جمعیۃ کے ارکان اور متفقین آپس میں مل کر جمعیۃ کی صورتِ حال کا جائزہ لیں۔ نیز اصلاحِ معاشرہ اور سماجی مسائل سے دلچسپی پیدا کریں آئمہ مساجد سے یہ درخواست کی گئی کہ محلہ کے بچوں اور اسکول کے شاگردوں کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم سے آراستہ کریں۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی جانب سے مولانا عبداللہ صاحب درخواستی اور عبدالشکور دین پوری سے درخواست کی گئی کہ وہ جب بھی کراچی آئیں تو جمعیۃ کے سکریٹری مولانا زکریا صاحب سے رابطہ پیدا کریں۔ (بروہی)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی امام دین عمر تقریباً اٹھارہ سال دائیں ٹانگ سے لنگڑا کر چلتا ہے دس سپارے قرآن مجید حفظ کر چکا تھا عرصہ ایک سال سے گم ہے۔ والدین نہایت پریشان ہیں اگر وہ خود پڑھیں تو صرف اپنے پتہ سے مطلع کریں مدارس عربیہ کے ناظمین حضرات سے التماس ہے کہ اگر مندرجہ بالا نامی لڑکا کسی کے مدرسہ میں ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ الملتمس نتھو خاں کرنالی

چک ۱۲۲ جنوبی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ نئے پیسے

چھ ماہ سے کم مدت کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا۔ (ناظم دفتر)

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

(۱)

ڈاکٹر محمد منظور الوجیدی

شاگردانِ نبی اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد سوا لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ کے درمیان ہے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین) ۔ یہ گروہ اللہ اور اس کے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی تھی۔ جس پہ کھیتی والے خوش ہیں اور انہیں اپنی رضا کی سند بھی دے چکے ہیں۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح و تعریف ملتی ہے۔ احادیث میں مدح صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتنا ذخیرہ ہے کہ اس سے ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرداً فرداً نام لے کر مدح فرمائی۔ ان کی اہمیت کو دنیا والوں کے سامنے واضح کیا اور پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بھی وضاحت سے بتا دیا۔ کہ میرے صحابہ ہدایت کے ستارے ہیں۔ ان سے محبت مجھ سے محبت اور ان سے بغض مجھ سے بغض کی دلیل ہے۔

خلیفۂ رسول اللہ ابوبکر صدیقؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے بچپن کے دوست تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو مردوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ایمان لائے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر رفاقت کی۔ کہ مکہ سے ہجرت کے موقع پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ جب یہ دونوں حضرات غار سے نکل کر عازم مدینہ ہوئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن جعشم کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ تو عرض کی "اے اللہ کے رسول تلاش کرنے والوں نے ہم کو پالیا۔ آپ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا۔ غمگین نہ ہو، بے شک۔ اللہ ہمارے (دونوں کے) ساتھ ہے"۔

یہاں جمع کا صیغہ آیا۔ یوں نہیں فرمایا کہ ان اللہ معی۔ یعنی اللہ صرف میرے ساتھ ہے"۔ بلکہ فرمایا اللہ ہم (دونوں کے) ساتھ ہے۔

ابوبکرؓ کا احسان

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب لوگوں سے زیادہ اپنی صحبت و رفاقت سے اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی شخص کو خدا کے سوا خلیل بناتا۔ تو بے شک ابوبکرؓ کو (خلیل) بناتا۔ لیکن اخوت اسلامی اور مودت ہے۔ آئندہ مسجد میں ابوبکرؓ کے دروازہ کے علاوہ کوئی دروازہ ایسا نہ رہے جو بند نہ کیا جائے (بخاری)

ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"ہم پر جس کا بھی احسان تھا۔ ہم نے اس کا عوض چکا دیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے اس کا ہم سے جو (تعاون) ہے اللہ ہی قیامت کے روز اس کا صلہ عطا فرمائے گا۔ اور مجھے ابوبکر کے مال نے جس قدر فائدہ دیا۔ اتنا کسی کے مال نے فائدہ نہ دیا۔ اور اگر میں خلیل (انسانوں میں سے) بناتا۔ تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ یاد رکھو تمہارا آقا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا خلیل ہے۔

ابوبکر ساری امت کے امام ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- جس قوم میں ابوبکر ہو اس کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ان (ابوبکر) کے سوا کوئی (دوسرا) ان کی امامت کرے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو بلالؓ آپ کے پاس نماز کی اطلاع کرنے آتے۔ آپؐ نے فرمایا :- ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ۔ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں اور جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ کاش آپؐ عمرؓ کو حکم دیتے الخ (ترمذی)

اس حدیث مذکورہ میں تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ سے کہو۔ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

آپ ہی ذرا سوچئے کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار اصرار کر کے ساری امت کا امام اور پیشوا بنا رہا ہے۔ اس پر طعن کی زبان کھولنا کیا نبی سے صریحاً انکار نہیں؟

ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں کہ جن کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی۔ کہ اے ابوبکر تم میری امت میں سے پہلے ہو۔ جو جنت میں داخل ہوگے۔

مناقب ابی بکرؓ تو بہت ہیں۔ لیکن ہم پہلے بعض صحابہؓ کے۔ پھر عام صحابہؓ کے متعلق چند احادیث پیش کریں گے۔ تاکہ خود زبانِ رسالت سے صحابہؓ کی پوزیشن متعین ہو جائے

حضرت عمرؓ بن خطاب کے متعلق

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ کے معززین میں سے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے دعا کی) اے اللہ اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ساتھ عزت عطا فرما۔ جب صبح ہوئی تو عمرؓ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر انھوں نے اعلانیہ مسجد (حرم) میں جا کر نماز پڑھی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو عمر بن خطابؓ (نبی) ہوتے۔ (م بحوالہ ترمذی)

شانِ فاروق اعظمؓ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جرأت کی داد دیجئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہیں۔ اس وقت سے ہم برابر کامیاب اور غالب آ رہے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوئے۔ ایسے لوگ۔ جن کو اللہ کی جانب سے الہام ہوتا ہے اگر میری امت میں کوئی ایسا ہوا۔ تو عمر ہوں گے۔ (متفق علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو علم اور دین کے لحاظ سے بھی اعلیٰ مقام کا انسان قرار دیا (بخاری)

حضرت سالم اپنے والد سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا!

"میں نے لوگوں کو دیکھا وہ جمع ہیں۔ ابوبکرؓ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے ایک ڈول یا دو ڈول نکالے (ان کے ڈول میں) کمزوری تھی۔ اللہ ان کو بخشے۔ حضرت ابن خطاب کھڑے ہوئے۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔ کہ ان کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ یہاں تک کہ اونٹوں کے پینے کا حوض لوگوں نے بھر لیا"۔ (بخاری)

اس حدیث کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ کے دورِ خلافت کو دیکھئے۔ کہ اسلام کی حکومت کرہ ارض کی سب سے طاقتور اور غالب حکومت بن جاتی ہے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"اے خطاب کے بیٹے مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جب تم سے شیطان کسی راستہ چلتے ہوئے ملتا ہے تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پہ چلنے لگتا ہے"۔

اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ ہر زمانہ کے شیاطین نہ صرف حضرت عمرؓ سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ چڑتے بھی ہیں۔

حضورؐ ۔ ابوبکرؓ ۔ اور عمرؓ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک روز آپؐ نکلے اور مسجد میں تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ اور عمر رضی اللہ عنہ (دونوں آپؐ کے ہمراہ تھے) ایک آپ کے دائیں جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپؐ ان دونوںؓ کے ہاتھ پکڑے تھے۔ آپؐ نے فرمایا : ہم قیامت کے روز ایسے ہی اٹھائے جائیں گے (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

یہ حدیث قیامت تک آنے والے افراد کے لئے باعث عبرت ہے کہ جن کا مرتبہ و مقام اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہو۔ ان کے متعلق ہرا سے ڈرے۔ اور زبان کی حفاظت کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ (باقی)

(باقی آئندہ)

(باقی صـ)

علمائے جمعیۃ کی دورۂ مصر و حجاز سے واپسی

لاہور ۔ ۱۶ مئی ۔ آج صبح بذریعہ ٹرین حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی دورۂ مصر اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد بخیریت واپس تشریف لے آئے ۔ ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں احباب ، کارکنوں اور رضاکاروں نے ان کا پرجوش استقبال کیا ۔

آپ ۲۱ مارچ کو لاہور سے جامع ازہر کی ہزار سالہ برسی میں شرکت کے لئے مصر گئے تھے جامع ازہر کی اس موتمر میں مولانا غلام غوث صاحب کے علاوہ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی اور مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان نے شرکت فرمائی ۔

مولانا نے ایک مختصر بیان میں صدر ناصر حکومت متحدہ عرب جمہوریہ اور شیخ جامعہ ازہر کی اسلام دوستی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جامعہ ازہر کے اس عظیم اجتماع میں دنیا بھر کے ۵۵ ممالک کے نمائندے شریک ہوئے ۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں مسلمانان کشمیر کی آزادی کی جدوجہد مکمل طور پر پیش کرنے نیز پاکستان اور کشمیر کے باہمی تعلق کی اہمیت واضح کرنے کا موقع ملا ۔ ہم نے کشمیر اور فلسطین کے واقعات کی مشابہت اور ان کے پس منظر پر روشنی ڈالی ۔

مولانا نے بتایا کہ ہمارا یہ دورۂ مصر کامیاب رہا تمام ممالک کے نمائندوں نے مسلمانان کشمیر کے حق خود ارادیت کی پرزور حمایت کی اور اسے اس مسئلہ کا واحد حل قرار دیا ۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں ۔ پھر قیمتی اجزا ہوتے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں ۔ مکمل کورس بیس روپے ۔ علاوہ محصول ڈاک و خرچ پیکنگ وغیرہ

جریان ۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں ۔ قیمت دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی چاہے کتنے دن کی ہو ۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے ۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھدی ہے ۔ دوا استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں ۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے ۔ فی چھٹانک ساٹھ تریاک آٹھ روپے

فولادی گولیاں معدہ ، جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں ۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں ۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر یہ عجیب سرمہ ہے ۔ دھند ، پھولے کے لئے مفید ۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے ، اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا ۔

دفتر ترجمان اسلام لاہور ۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث

دوسرا پتہ :۔ مینیجر دواخانہ فیض عام ۔ لغہ ۔ ضلع ہزارہ

دینی مدارس

جمعیۃ الطلباء مدرسہ عربیہ دار السلام بھلپڑوان کا جدید انتخاب

۷ مئی ۔ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء ، بتلاوت قرآن بحافظ دلبر صاحب مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ مولوی وحافظ شیر محمد صاحب صدر ۔ مولوی ظہور الحسن شاہ ناظم اعلیٰ

بعض حضرات کی تقریر کے بعد ایک قرارداد پاس کی گئی کہ

" جمعیۃ الطلباء کا یہ اجلاس کوہستان کی عالیہ خبر پر کہ " ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل کا رکن بنایا گیا ہے " گہری نقطہ چینی کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ایسے شخص کو اسلامی مشاورتی کونسل کا رکن نہ بناتے بلکہ اس کی جگہ کسی عالم دین کو مقرر کرے ۔ کیونکہ اس نے اسلام کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دے کر مسلمانان پاکستان کا دل مجروح کیا ہے ۔

ظہور الحسن شاہ ناظم اعلیٰ

مدرسہ دار الفیوض رستم ضلع سکھر

سکھر ۔ مدرسہ دار الفیوض رستم عرصہ بارہ سال سے کام کر رہا ہے ۔ مدرسہ کی انتظامیہ نہایت دیانت دار اور تعلیم از حد اطمینان بخش مدرسہ کے زیر اہتمام ایک جامع مسجد بھی تعمیر ہو رہی ہے اور مدرسہ کو تعمیر مکتبہ اور طلباء کی ضروریات کے لئے سخت مالی بحران کا سامنا ہے ۔ اہل خیر سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے ۔ ترسیل زر کا پتہ ۔ مولانا عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ دینیہ دار الفیوض دھیڑوڈ بستم ضلع سکھر ڈاک خانہ رستم براستہ شکارپور

(سندھ)

ایک شمع اور بجھی

کیمبل پور ۔ یہ خبر اہل علم حضرات کے ہاں بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مولانا محمد یوسف صاحب ساکن اکھوڑی ضلع کیمبل پور عید سے قبل وفات پا گئے ۔

آپ بڑے عالم اور عربی کے شاعر تھے مرحوم حضرت انور شاہ صاحب رح کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے ۔ آپ نے سراجی کی شرح وسائل الفلکیہ ۔ تخریج الہدایہ جیسی علمی کتابیں تصنیف فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی کمی پوری فرما کر امت پر احسان کرے ۔

ایک ضروری تصحیح

پچھلی اشاعت میں مودودیت سے اعلان بیزاری کے نام سے اعلان شائع ہوا تھا ۔ کہ مردان کے مولانا عبد المالک صاحب اور مولانا رحمان الدین صاحب نے مودودیت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے ۔ یہ حضرت ساکنان جلبئی ۔ ضلع مردان کے تصور فرمائیے ۔

(ادارہ)

مفید اور مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ مجرب دوا ہے یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے ۔ اس سے کمر ٹیڑھی ۔ رنگ زرد ۔ جلن ۔ سر میں چکر ۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے ۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان و احتلام (سپیشل نمبر ٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے ۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے ۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج ۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں ۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں قیمت ۱۰۰ گولی ۔ دس روپیہ ۔ ۵۰ پیسے ۔

مقوی بدن فولادی گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۱۰۰ گولی ۵/۵۰ روپے ۔ پتہ صحو ویہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

(بقیہ صفحہ ۲)

جب وہ آکر بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ دعا کریں۔ ہم سب کو بھی خدا وہاں لے جائے۔ بیت اللہ کی زیارت نصیب کرائے۔ فرمانے لگے:۔ حضورؐ جب حج کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو مکے والوں نے شور برپا کیا تھا۔ کہ یہ مہاجر انصار آرہے ہیں۔ ان کو مدینے کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ یہ طواف نہیں کرسکیں گے۔ حضورؐ نے اس لئے فرمایا۔ کہ تم اپنی جرأت اور بہادری دکھلاؤ۔ کندھے بھی ہلاؤ۔ اور دوڑ کے لبیک اللّٰھم لبیک کے نعرے لگاؤ۔ حضرت عمر بن خطاب کا زمانہ ہے اب اسلام غالب ہوچکا ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی کہ کندھے ہلا کر انہیں بہادری دکھائیں۔ مگر ٹھہر کے کہنے لگے۔ حضورؐ نے اس کام کو شروع کیا۔ اس کام کا حکم فرمایا۔ امیرالمومنین کے لئے جائز نہیں۔ کہ جس چیز کا حضورؐ حکم فرمائیں اس سے امیرالمومنین منع کرے۔ دنیا کے اندر کوئی ایسا طاقتور نہیں کہ محمد مصطفےٰ کے کسی فرمان سے روک سکے۔ جو روکتے رہے وہ مٹتے رہے۔ اور بات یار کی ویسی رہی اب بھی جو روکے گا۔ وہ مٹ کے رہے گا محمد مصطفےٰ کا فرمان یونہی چلتا رہے گا۔

دوسرے فنون کی مثال

(حضرت درخواستی مدظلہٗ نے ایک گملہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو کہ میز کے قریب پڑا تھا۔ جس پر پھول کھلے ہوئے تھے، اور نیچے گملے میں گھاس اُگا ہوا تھا فرمایا) یہ دیکھیئے پھول ہیں۔ نیچے گھاس ہے۔ دوسرے فنون گھاس کے بمنزلہ ہے۔ تمہارے سمجھانے کے لئے خدا نے یہ منظر دکھلا دیا ایسے ہی قرآن و حدیثِ مصطفےٰ پھول ہیں۔ دنیا کے پھولوں کے رنگ اور خوشبو بے وفا۔ لیکن ان پھولوں کا رنگ بھی وفادار اور خوشبو بھی وفادار۔ قرآن و حدیث کی خوشبو قبر میں بھی ساتھ جائے گی۔ حشر میں بھی ساتھ جائے گی۔ ایسی وفادار چیز سے ہر انسان کو دل لگانا چاہیئے۔

میں نے پانچ باتیں بتلائی تھیں۔

(۱) اخلاص نیت (۲) توکل علی اللہ (۳) خشیت من اللہ (۴) اشتغال بذکر اللہ (۵) دعا من اللہ۔

اب سب مل کے دعا کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر دیکھ رہے ہو۔ جب کہتا ہوں، ۔ یارب میرا حال دیکھ۔ حکم ہوتا ہے۔ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

وہ وعدے جو وفا نہ ہوئے

پاکستان جب بنا تھا۔ سب منبروں پر کہتے تھے۔ کہ کہیں جگہ مل جائے۔ ہم اسے اسلام کا مرکز بنائیں گے۔ قرآن کا نظام چلائیں گے مدت گذر گئی۔ لیت و لعل میں وقت گذر گیا مجھے یاد آتا ہے۔ کہ قوم موسیٰ علیہ السلام نے بھی وعدہ کیا تھا۔ مگر پورا نہ کیا۔ اللہ نے ان کی شکلیں بدل دیں۔ خدا ان سے روٹھ گیا۔ اب ہمیں بھی فکر کرنا چاہیئے۔ طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ قرآن کا نظام ابھی تک ہمارے ملک میں رائج نہیں ہوا۔ دعا کرو۔ اس ملک میں قرآن کا قانون جاری ہو۔

جمعیتہ علماء اسلام

جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان میں (قرآن و سنت کا قانون) جاری کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آج یہ شور برپا کیا جارہا ہے کہ جمعیتہ علمائے اسلام۔ انجمن تحفظ ختم نبوت۔ تنظیم اہلسنت والجماعت اور تبلیغی جماعت سیاسی جماعتیں ہیں۔ یہ ملک کے غدار ہیں۔ ان کا ساتھ کوئی نہ دے۔ سن لو میری بات۔ کبرنی موت الکبراء:۔ بڑوں کی موت نے مجھ جیسے کو بھی بڑا بنا دیا حضرت لاہوریؒ کی وفات کے بعد ساتھیوں نے مجھے امیر منتخب کرلیا۔ قہر درویش برجان درویش۔ میں تو اس کا اہل نہ تھا مگر ساتھیوں نے مجبور کیا۔ میں کہتا ہوں کہ چاروں جماعتیں پاکستان کی وفادار ہیں۔

ترقی کا ذریعہ کیا ہو؟

ان میں سے کوئی غدار نہیں۔ مگر کوئی پاکستان کی ترقی چاہتا ہے فرنگی نظام کے ساتھ کوئی روسی نظام کے ساتھ، کوئی پرویزی نظام کے ساتھ۔ لیکن یہ چاروں جماعتیں پاکستان کی ترقی چاہتی ہیں محمدی نظام کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وسلم) نعرے .... صرف نعروں سے کام نہیں چلتا۔ نام سے کام نہیں بنتا۔ بورڈ لگانے سے کام نہیں بنتا قربانی سے کام بنتا ہے۔ جس دین کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جان کھپائی جس دین کی خاطر مہاجرین و انصار نے قربانی پیش کی۔ آج بھی قربانی کی ضرورت ہے۔

مدینہ کے ایک جلسہ عام میں

دو مہینے سے رات دن سفر میں ہوں بولنے کے قابل نہیں۔ ویسے بھی میں نے اردو نہیں پڑھی۔ اور پھر لاہور کے ماحول میں جہاں اردو کے ادیب ہوں۔ ہاں البتہ عربی میں کہتے۔ تو میں خوبی سے تقریر کرسکتا جنت البقیع کے قریب تبلیغی حضرات کے ایک اجتماع میں تقریر کا موقع ملا۔ مصری علماء بھی موجود تھے۔ میں نے عربی میں تقریر کی وہ روتے ہی رہے۔ ختم ہونے کے بعد۔ انہوں نے میری دعوت کی اور کہنے لگے کہ چلو مصر میں جو بات کہو گے۔ وہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے دیکھا تو داڑھی کسی کی نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اے بزرگانِ دین داڑھی کیوں کٹواتے ہو۔ کہنے لگے۔ ایمان دل میں ہے داڑھی میں نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اے مصر کے علماء پھر کپڑے اتار کر ننگے پھرو حیا دل میں ہے۔ لباس میں نہیں ہے۔ ان میں سے دو بڑے عالم تھے۔ وہ رونے لگے۔ کہنے لگے:۔ انا نتوب الی اللہ قد اخطانا۔ ہم خطاکار ہیں۔ توبہ کرتے ہیں۔ بات یہ ہے جانتے سب کچھ ہیں۔ مگر فرنگی کی تعلیم نے ہمیں اجاڑ دیا ہے قاضی صاحب بھی کہہ رہے تھے۔ حیا اور غیرت بھی فرنگی لے گیا۔

مسجد سے ابتدا کرو

بہرحال اصول میں نے بتلا دیئے۔ اب دینی کام کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اس ادارہ کو یا ایسے اداروں کو ضروری سمجھتے ہو۔ تو اس کے لئے جانی مالی قربانی پیش کرو۔ السابقون السابقون میں نے راستہ میں صوفی صاحب سے پوچھا وہاں مسجد بھی بنائی ہے؟ کہنے لگے۔ ابھی تو ہر چیز کی ابتدا ہے۔ میں نے کہا۔ ابتدا خدا کے گھر سے ہونی چاہیئے۔ مکان بنانے سے پہلے مسجد بنانی چاہیئے۔ مدینہ میں مسجد نہیں تھی۔ آپؐ نے بنی نجار کے قبیلے کو بلایا۔ فرمایا:۔ اے بنی نجار والو۔ یہ باغ ہے دعا ہے۔ کام لینا چاہتے ہو۔ تو قیمت کے ساتھ بیچ دو۔ ہم مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ حضرت ہمیں درہم دینار کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس ٹکڑے کو خدا کی ضرورت کے لئے وقف کر دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتا مثلہ فی الجنۃ۔ جیسی خوبصورت مسجد بناؤ گے ویسا ہی تمہیں جنت میں مکان ملے گا۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نقد و نظر

نوٹ: تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ (ادارہ)

نام کتاب: ارمغان جواہرات (مجلد) جلد اول
مصنف: حکیم محمد یعقوب شمیم قریشی
قیمت: چھ روپے

ایک ماہ کے لئے خریداران ترجمان اسلام کو پانچ روپے میں ملے گی۔ اور پیشگی منی آرڈر کرنے والوں کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مینیجر مکتبہ ارمغان جواہرات محلہ رنگ پورہ سیالکوٹ۔

مجربات تلاش کرنا انسان کی ایک فطری آرزو اور پرانی خواہش ہے۔ یہ کتاب انسان کی قدیم تمنا کو بہت ہی اچھے اور بھرپور انداز میں پورا کرنے کی ایک مناسب کوشش ہے۔ حکیم صاحب نے اس کتاب میں ان اکثر اداروں کے رجسٹرڈ مجربات پوری فراخدلی سے درج کر دئے ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ ادارے لاکھوں روپیہ کما چکے ہیں۔ یہ کتاب طب یونانی کا ایک بہترین فارماکوپیا ہے۔ جو اکثر قرابادینوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس کتاب سے حکماء عوام اور تجارتی کمپنیاں تک فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ تصدیقات بھی درج ہیں تاکہ قارئین کو نسخہ کی افادیت اور قطعیت کا یقین ہو سکے۔ کتاب مجلد اور واقعی قابل مطالعہ ہے۔

نام کتاب: **تحفہ عید الاضحیٰ**
مصنف: مولانا عبدالحفیظ صاحب
قیمت: ۷۵ پیسے (۱۲؍)
ملنے کا پتہ:۔ خطیب جامع مسجد گتہ فیکٹری راہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

گتہ فیکٹری کے خطیب مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مختلف اسلامی تہواروں پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ مندرجہ بالا کتاب میں انہوں نے عید الاضحیٰ۔ قربانی۔ ذی الحجہ کے عشرہ اول کے مسائل بڑی وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ اسلوب تحریر پرکشش ہے۔ مولانا نے عید اور قربانی کے مسائل کو بڑی محنت سے یکجا کر دیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے یقیناً آپ کو مسائل عید و قربانی میں کافی مدد ملے گی۔

Phone No : 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisae

Vol. No. 7 | 22 MAY 1964 | 9 MUHARRAM 1384 | No. 19

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پروگرام

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی قاہرہ (مصر) سے ۲۹ مارچ کو روانہ ہو کر جدہ تشریف لائے۔ وہاں سے ٹیکسی کے ذریعہ مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن روضۂ اطہر کے بالکل پاس مکان میں قیام کر کے مسجد نبوی کی سعادت اور روضۂ اطہر پر حاضری اور درود و سلام کا شرف حاصل کرتے رہے۔ ۱۴ اپریل کو وہاں سے واپس براستہ جدہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اپنے باقی رفقاء سفر کے ہمراہ مناسک حج ادا کئے۔ ۷ مئی کو سعودی ہوائی جہاز کے ذریعہ جدہ سے کراچی پہنچے۔ جہاں کچھ دن جمعیۃ علماء اسلام کے عام جلسوں میں شرکت کی ۱۴ مئی کو امیر جمعیۃ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ سے شرف نیاز اور ہدایات حاصل کرنے کے لئے خان پور اترے اور حضرت سجادہ نشین دین پورہ شریف کی زیارت کے لئے دین پور تشریف لے گئے۔ ۱۵ مئی کو لاہور پہنچے ۱۶ مئی کو بذریعہ خیبر میل ضلع ہزارہ روانہ ہوئے ۱۸ مئی کو گھر پر قیام کر کے ۱۹ مئی کو واپس لاہور روانہ ہوں گے جہاں سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ ۲۲ مئی کو نماز جمعہ گنپت روڈ کی مسجد میں پڑھا کر پھر ہزارہ روانہ ہوں گے اور غالباً ۲۵ کو واپس لاہور مراجعت فرما ہوں گے اور ۳۰ مئی سے صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گا ہمیشہ کی طرح ہوتا رہے گا اس میں شرکت کریں گے۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

ترجمان اسلام کا
مؤتمر قاہرہ نمبر

تمام اہل اسلام اور ترجمان اسلام کے قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ جامع ازہر مصر کی دعوت پر پاکستانی علماء کا جو وفد قاہرہ گیا تھا۔ وہ بحمد اللہ دو ماہ کے بعد پوری کامیابی سے واپس پہنچ گیا ہے۔

(۱) قاہرہ شہر اور دریائے نیل۔
(۲) قاہرہ شہر کے آثار قدیمہ۔
(۳) قاہرہ شہر میں اسلامی فتوحات کے لازوال نقوش
(۴) قاہرہ میں مقدسین اسلام
(۵) مصر کی حالیہ ترقیات۔ اسوان بند۔ کارخانے اور بندرگاہیں۔
(۶) صدر ناصر کی شخصیت۔
(۷) عالمی سطح پر علمی کانفرنس میں مندوبین کی تعداد اور حیثیت
(۸) کانفرنس کی کارروائی اور پاکستانی علماء کی بحث۔
(۹) مسئلہ کشمیر اتحاد عرب اور اتحاد عالم اسلام
(۱۰) عام عرب ممالک کی سیاست اور پاکستان۔
(۱۱) مصر اور عرب میں اسلام اور دور جدید کے اثرات۔
(۱۲) حرمین شریفین کے برکات اور خصوصیات
(۱۳) پاکستان کو مفید مشورہ

ان امور سے پوری طرح مسلمانان پاکستان کو واقف کرنے کے لئے ترجمان اسلام کا مؤتمر قاہرہ نمبر بتاریخ **۵ جون** شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ جس میں بعض مقامات کی تصویریں بھی ہونگی۔

ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے دفتر کو جلد مطلع کریں۔ عام اہل اسلام کو ان معلومات کی خاطر زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ پرچہ منگانا چاہیئے۔

مشتہرین حضرات کے لئے نادر موقعہ ہے۔ ۲۸ مئی تک جگہ مخصوص کرالیں

عام خبریں

شیخ عبداللہ ۲۲ مئی کو لاہور پہنچیں گے

راولپنڈی ۱۷ مئی۔ توقع ہے کہ شیخ محمد عبداللہ ۲۲ مئی کو نئی دہلی سے لاہور پہنچیں گے۔ اپنی آمد کے فوراً بعد آپ صدر ایوب سے بات چیت کے لئے راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔ راولپنڈی میں کشمیری رہنما کے قیام کی مدت کا انحصار صدر ایوب سے بات چیت پر ہے۔ بعد ازاں آپ آزاد کشمیر جائیں گے۔

سوڈان کا صدر پاکستان میں

سوڈان کے صدر ابراہیم عبود آج کراچی پہنچے جہاں صدر ایوب۔ وزراء اور غیر ملکی سفیروں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ صدر ایوب نے جمہوریہ سوڈان کے صدر جنرل ابراہیم عبود کو پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز نشان پاکستان دیا ہے سوڈانی سربراہ نے صدر پاکستان کو اپنے ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ تمغہ اعزاز دیا ہے۔

بسوتو لینڈ آئندہ سال آزاد ہو جائے گا

لندن۔ جنوبی افریقہ میں برطانوی نوآبادی بسوتو لینڈ کو آئندہ سال آزاد کر دیا جائے گا بسوتو لینڈ میں سال رواں کے خاتمہ سے قبل عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ جن کے بارہ مہینے بعد بسوتو لینڈ کو آزاد کر دیا جائے گا۔

صدر احرار کی جانب سے شیخ عبداللہ کو مبارکباد

لاہور۔ شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار اسلام نے شیخ عبداللہ کو رہائی پر مبارکباد کا تار ارسال کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ ہند و پاک مصالحت میں کامیابی حاصل کریں گے۔

شیخ صاحب نے جوابی تار میں شیخ حسام الدین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ۲۴ مئی کو راولپنڈی میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ احرار حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ شیخ صاحب کی آمد پر احرار کارکنوں کی جانب سے ان کا پرزور استقبال کے علاوہ ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا جائیگا

خاندانی منصوبہ بندی کی تعلیم عام کی جائے

کراچی ۱۷ مئی۔ صحت کے متعلق قومی تعلیمی کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ دیہی علاقوں کے طبی مرکزوں کے ذریعہ دیہات کے عوام کو صحت اور خاندانی منصوبہ بندی کی تعلیم دی جائے اس اجلاس کی صدارت محکمۂ صحت کے ڈائرکٹر بریگیڈیئر ایم اے حق نے کی۔ اجلاس میں دونوں صوبوں کے ممتاز ڈاکٹر تعلیمی ماہرین اور سماجی کارکن شریک ہوئے

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمٰن زرگر
دکان نمبر ۴۷۴ — ۴۷۳
بھابڑا بازار — راولپنڈی

نرخ نامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم عام	۵/-
آخری صفحہ فی انچ سنگل کالم	۶/۰۰

نوٹ پورا صفحہ یا باقاعدہ معاہدہ کے تحت میعادی اشتہارات [illegible] مستثنیات۔ قومی اداروں اور کتب خانوں کو خاص رعایت

سرکولیشن مینیجر

غازی خدا بخش، ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷

ٹیلیفون نمبر ۵۱۷۷ العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت [illegible]

جلد ۷ ⊙ جمعہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء ⊙ نمبر ۴۰

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور فاطمہ جناح محترمہ

ناپاک جسارت

محترمہ فاطمہ جناح کے صدارتی امیدوار نامزد ہونے کے بعد ملک میں مختلف اور ملا جلا رد عمل ظاہر ہوا ہے۔ جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مخالف و موافق جماعتوں کی طرف سے مخالفت و موافقت آوازیں آ رہی ہیں ہمارے نزدیک تو اس معاملہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس طرح ایک ایسی شخصیت جس کے بارے میں توقع کی جاتی تھی کہ کسی مرحلہ پر، ملک میں سیاسی اتحاد و یگانگت کا ذریعہ ثابت ہو سکے گی۔ وہ مسلم لیگ جس کی مردہ رگوں میں ان کے برادر اعظم نے جان ڈال کر اسے مضبوط و مستحکم بنایا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد مختلف و متعدد دھڑوں میں تقسیم ہو کر ملک میں خطرناک سیاسی بحران کا باعث بنی رہی اور اب مارشل لاء کے بعد دو مستقل لیگوں میں بٹ کر ایک دوسرے کی مدمقابل دشمن بنی ہوئی ہے، کاش محترمہ فاطمہ جناح ان لیگوں کو ایک پرچم تلے جمع کر دیتیں اور ملک و ملت کو ان کی کشمکش کے گرداب و ہلاکت خیزی سے نجات دلانے کی سعی محمود انجام دیتیں۔ تاکہ ان کے برادر معظم کے زمانہ کی سابق لیگ از سر نو توانا و طاقتور بن سکتی لیکن صد حیف کہ وہ اب خود ایک دھڑے کی طرف دار و سرپرست بن گئی ہیں اور اتحاد و اتفاق اور سیاسی استحکام کی تمام امیدیں، مایوسی میں بدل گئی ہیں۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بحث یہ بھی چل نکلی ہے کہ شرعی طور پر کوئی عورت مملکت کی سربراہ بن سکتی ہے یا نہیں۔ اس پر مزید یہ کہ مودودی فرقہ اور نظام اسلام کے مدعی اپنے سابقہ فتووں اور قطعی اور شرعی فیصلوں کو اب چھوڑ کر مملکت کی سربراہی کے جواز کے لئے جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قیادت کو پیش کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ ابن الوقت اسلامی تاریخ اور مقدس بزرگان دین پر رحم کرتے۔ بھلا فاطمہ جناح کو حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے کیا نسبت۔ وہ مجتہدہ اور اپنی تحقیق پر عمل کرنے کی پابند تھیں۔ وہ حضرت علی رضؓ یا حضرت معاویہ رضؓ کے معاملہ میں سربراہ مملکت کی امیدوار نہیں بنیں بلکہ ایک جزوی واقعہ میں مظلوم کی حمایت اور اپنے علم کے مطابق قصاص دلانے کی کوشش کر رہی تھیں وبس۔

کیا یہ مثال دینے والے اپنے مخالف امیدوار محمد ایوب خاں صاحب کو حضرت علی رضؓ کی پوزیشن دینے کو تیار ہیں۔ جن کو ان سے کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔ خدارا آپ اپنی مغربی جمہوریت کے دیوتا کی پوجا کو ان پاک نفوس کی مخلصانہ مساعی پر قیاس نہ کریں وہ صرف اور صرف دین کے لئے تھیں۔ اور اگر کسی خاتون کے سربراہ جاننے پر غور ہی کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد پہلا اجماع یہی ہے کہ سرور کائنات کے جگر گوشہ اور مسلمہ طور پر جنتی عورتوں کی سردار خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہراء رضؓ موجود ہیں۔ ان کے احترام اخلاص اور شان کو مانتے ہوئے بھی کوئی یہ بحث تک نہیں کرتا کہ ان کو حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خلیفہ بنایا جاتے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی ہونے کی وجہ سے فاطمہ زہراء رضؓ خلیفہ نہیں بنائی جا سکتیں تو قائد اعظم کی بہن ہونے کی وجہ سے فاطمہ جناح صدر مملکت کیوں کر بن سکتی ہیں۔

* * *

قدرت کے کرشمے

مسلم لیگ اور سرخپوش

کون نہیں جانتا کہ مسلم لیگیوں اور کانگریسیوں میں ماضی قریب میں کتنی شدید کشیدگی تھی۔ اگر انصاف کی عینک سے دیکھا جاتا تو اس وقت بھی ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور بدگمانی کر کے مخالفت و عناد کے طوفان کھڑے کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اگر ایک مسلمان اپنے کو نیک نیت سمجھتا ہے تو دوسرے کو بھی یہ حق ہے کہ جس بات کو وہ صحیح سمجھے وہ کرے اس کی نیت پر حملے کرنا نا انصافی ہے اپنی اپنی بات کو حق سمجھنے کی وجہ سے اس کے حق میں دلائل پیش کرنا اور رائے عامہ کو ہموار کرنا کوئی بری بات نہیں ہے مگر انگریز کی مہربانی سے دو قوموں میں اور خود مسلمانوں میں اصولی جنگ کو جو صورت دی گئی اس کے تلخ نتائج سے ساری دنیا واقف ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ہم نے بارہا کہا اور لکھا ہے کہ اب سوائے اس کے کہ پاکستان کو مضبوط اور صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بنایا جائے اور کوئی بڑا مقصد پیش نظر نہ ہونا چاہیئے۔ پرانی تلخیوں کی یاد اب ملک کی صحیح خدمت نہیں ہے مگر ہمارے بعض دوست ابھی تک نہ سرخپوشوں کو معاف کرتے تھے نہ مجاہدین احرار کو۔ نہ ہی جمعیۃ علماء کے ان معزز علماء کو جنہوں نے برٹش سلطنت کے خلاف عمر بھر جہاد کیا۔ خدا کی شان اور کرشمے دیکھئے کہ اب وہی مادر ملت اپنی سیاسی اولاد سمیت ولی خان (فرزند خان عبد الغفار خاں) کی صدارت میں سرخ جھنڈیوں کے سایہ میں جلسہ کرتی اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کا درس دے رہی ہیں۔ ان کے ہمنوا ابھی یہ

باقی بر صفحہ ۸

نوٹ:۔ تمام جمعیتوں کے نام:۔ جمعیۃ علماء اسلام کا تازہ انتخابی منشور چھپ چکا ہے۔ ہر ضلعی جماعت ۲ روپے کالی کے حساب سے سو یا دو سو کاپیاں منگا کر اسکی اشاعت کرے۔

زندہ باد - زندہ دلانِ لائلپور

جمعیتہ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس

۳ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو لائل پور دھوبی گھاٹ میں اعلان کے مطابق عظیم الشان کانفرنس زیر اہتمام جمعیتہ علماء اسلام لائل پور زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی امیر جمعیتہ علماء اسلام لائل پور منعقد ہوئی۔

یہ اجلاس اپنی نوعیت میں لائل پور کی تاریخ میں پہلا اجلاس تھا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مولانا غلام غوث کی تقریروں نے عظیم الشان مجمع کو دم بخود کر رکھا تھا ہر دو حضرات نے مودودیوں اور جگتو فرنٹ کی حقیقت سے روشناس کرایا۔ ان کے شرکا نے ڈھاکہ میں اسلام سے جو غداری کی اور راولپنڈی کے واقعہ میں جس طرح قوم کی آنکھوں میں دھول ڈالی اس پر سیر حاصل تبصرہ کیا جس سے قانون دان طبقہ بڑا متاثر ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے کنونشن لیگ کو جماعت ہی قرار نہیں دیا صرف جناب ایوب خان کے اقتدار تک کا اکٹھ بتایا جیسے ڈاکٹر خان صاحب کی جماعت ری پبلکن پارٹی تھی۔ لائل پور میں دن کو پریس کانفرنس بھی ہوئی جس کو حضرت مولانا غلام غوث نے خطاب کیا اس کے بعد دفتر جمعیت پر جھنڈا لہرایا گیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی صاحب نے تقریر فرمائی اور مولانا غلام غوث صاحب نے نعرہ تکبیر جمعیتہ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں میں پرچم کشائی فرمائی۔ پریس کانفرنس سے خطاب درج ذیل ہے۔

عالم اسلام کے خلاف مغرب کی سازش

اہل باطل کو اسلام کے خلاف جب کبھی کامیابی ہوئی ہے وہ دجل و فریب اور سازشوں کے ذریعہ سے ہوئی۔

(ا) اس زمانہ میں مشرق وسطیٰ کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کے لئے سینٹو کی تجویز کی گئی۔

(ب) انڈونیشیا کی بڑھتی طاقت کے پیش نظر ملائیشیا کو اُکسایا گیا ہے۔

(ج) آزاد یمن اور عربی قوت کے مقابلہ کے لئے جنوبی عرب کا وفاق برطانیہ کی سرپرستی میں عمل میں لایا گیا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام یہ خطرہ محسوس کر رہی ہے کہ پاکستان کی روزافزوں طاقت اور بین الاقوامی شہرت کے پیش نظر اشتراکیت کے مقابلہ کے نام سے اہل مغرب . . . . . . کسی ایسی حکومت کے قیام کی کوشش نہ کر رہے ہوں جو ہندوستان سے مل کر چین کے متحدہ محاذ بنانے کے حق میں ہو جیسے کہ اس سے پہلے ظفر اللہ خان کے زمانہ میں مغربی طاقتوں نے پاکستان کو اپنے گھڑے کی مچھلی سمجھ رکھا تھا اس لئے جمعیتہ علماء اسلام اہل ملک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ انتخابی جنگ میں ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جس سے ہمارا ملک کمزور یا خانہ جنگی کے خطرے سے دوچار ہو جائے۔ یوں ہر پارٹی کو اپنے اصول منوانے ان کا پروپیگنڈا کرنے اور ان اصولوں کے تحت قیام حکومت کی جدوجہد کا حق حاصل ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام اور انتخابات

اسی اصول کے تحت جمعیتہ علماء اسلام نے انتخابات میں حصہ لینے اور بہتر افراد اسمبلیوں میں کامیاب کرنے کا تہیہ کیا ہے تاکہ اسمبلیوں نے جو تجاویز پاس کی ہیں کہ پاکستان میں کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بنے گا اور موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جا سکے۔ جمعیتہ علماء اسلام اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ اہل ملک اسلامی اصول کو اپنائے بغیر اور شریعت حقہ کا پیرو ہوئے بغیر منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے اور اسی میں ملک کا استحکام ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیم

جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کے چالیس اضلاع میں دفتر قائم کرنے کا کام مکمل کر لیا ہے۔ اور ملک میں ان ضلعی جمعیتوں کے تحت تقریباً ایک ہزار شاخیں موجود ہیں ہمارا مقصد کرسی اقتدار کی جنگ نہیں بلکہ ہم صحیح اسلام اور ملک کو خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔

جمعیتہ علماء اسلام کے خلاف پروپیگنڈا

ملک میں بعض پارٹیاں جو جمعیت کے فروغ میں اپنا زوال یقینی سمجھتی ہیں۔ جمعیت کے خلاف مکروہ اور غلط پروپیگنڈا بنائے ہوئے ہیں۔ میرے یا حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کے خلاف حکومت سے روپیہ لینے یا کوٹھی لینے یا بنگلہ لینے موٹریں لینے سیفر فنڈ ٹیوب ویل لگانے شراب کو حلال کہنے یا زر مبادلہ بچانے کی خاطر شراب پینے کی اپیل کرنے وغیرہ وغیرہ باتیں روزانہ گھڑی جاتی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک لیڈر نے یہاں تک کہہ دیا کہ ان لوگوں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر انحراف کیا۔ ہم ان سب بہتانوں کے جواب میں سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جھوٹ افترا کی کاغذی ناؤ سے دریائے انتخابات کو عبور نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درستی و راستی کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعیتہ علماء اسلام اور دوسری جماعتیں

ملک میں بہت سی جماعتیں موجود ہیں۔ سیاسی نظریات کے اختلافات کی وجہ سے ان کا وجود ناگزیر ہے مگر اسلام چاہنے والی جماعتوں اور جمعیتہ العلماء اسلام نے کہا ہے جمعیتہ علماء اسلام استحکام پاکستان کے لئے مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے مگر وہ کسی قیمت پر ایسا طرز عمل اختیار کرنے یا ایسی جماعتوں سے غیر مشروط اتحاد کے لئے تیار نہیں۔ جس سے خیر القرون والے اسلام کے بارہ میں شکوک پیدا ہوں اور الحاد کا دروازہ کھل کر نئی پود تمام سابقہ اسلامی لٹریچر اور چودہ سو سال کے محققین سے بدگمان ہو جائیں۔ جو فرد یا جماعت پیغمبروں پر تنقید کرنے سے باز نہ آئے۔ اسلام کے منصوص مسائل میں ترمیم کو جائز قرار دے اور اپنے سوا تمام مسلم جماعتوں کو گم کردہ راہ کہے ۔ بخاری اور مسلم کی حدیثوں کو باوجود صحت سند کے ناقابل استناد قرار دے اور صحابہ کرام رض کی حدیث فہمی یا قرآن فہمی میں کیڑے نکالے۔ مرتد ہونے کو قانونی جرم قرار نہ دے۔ ایسی جماعتوں یا افراد سے اتحاد کرنا مسلمانوں کو دین کے بارہ میں دھوکہ میں رکھنے کے مترادف ہے۔ ایسی جماعتوں کو نظام اسلام قائم کرنے کے سلسلہ میں جمعیتہ علماء اسلام نیک نیت نہیں سمجھتی۔

جمعیتہ علماء اسلام کی جدوجہد

جمعیتہ علماء اسلام ملک و ملت کا مفاد موجودہ عوامی پریشانی کے انسداد اور احکام اسلام کے نفاذ کے لئے مسلسل جدوجہد کرتی اور اسی کی خاطر انتخابات میں حصہ لیتی رہے گی۔ چاہے اس کا مقابلہ کنونشن لیگ سے ہو یا کسی دوسری جماعت سے ہو۔

جمعیتہ علماء اسلام کی مخالفت

ملک بھر میں مختلف مقامات پر سرکاری پارٹی نے ان تھک کوششیں جمعیتہ علماء اسلام کے خلاف صرف کیں خاص کر ڈیرہ اسماعیل خاں میں جو کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا حلقہ ہے۔ وہاں محترم حبیب اللہ خاں وزیر داخلہ کے داماد نے کمال ہی کر دیا۔ یہاں عرصہ سے ہمارے ارکان تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ ابھی حال میں میرے حلقہ میں سرکاری پارٹی نے ہمارے مولوی [illegible] بھائی کی مقبوضہ جگہ کو جبراً بلا اجازت کنونشن لیگ کا دفتر بنا یا جو اُس کے نام الاٹ بھی اور وہ باقاعدہ کرایہ ادا کر رہا ہے . . .

. . . .

. . . . اس قسم کی دھاندلیوں کی بے شمار مثالیں ہیں۔ دوسری طرف اپوزیشن پارٹیاں بھی جمعیتہ علماء اسلام کو بدنام کرنے پر ادھار کھائے بیٹھی ہیں مگر جمعیتہ علماء اسلام ان تمام باتوں سے بے نیاز ہو کر خیر القرون والے اسلام کو باقی رکھنے اور ملک میں اسلامی نظام کے قیام کی کوشش کرتی رہے گی۔

سُرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرم چندہ ارسال فرمائیں۔ یا وی پی بھیجنے کی اجازت دیں۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء (جمعہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا تاریخی فیصلہ

تمام ملک میں خوشی کی لہر

۷ر اکتوبر ۶۴ء کا تاریخی دن ہے جب کہ ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں

حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کوئٹہ بلوچستان۔ خلیفہ حضرت لاہوری رح
حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی
حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ سجادل ضلع ٹھٹھہ (سندھ)
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ ڈیرہ اسماعیل خان (سندھ)
حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، ملتان
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی، ہزارہ
حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام خلیفہ حضرت مدنی رح۔ چکوال۔ (جہلم)
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ خطیب جامع مسجد — خلیفہ حضرت لاہوری رح۔ جہلم
حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب جانشین مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ — لاہور
حضرت مولانا حامد میاں صاحب۔ خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی رح — لاہور
حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی منٹگمری
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خلیفہ اعظم حضرت قطب عالم مولانا احمد خان صاحب کندیاں شریف۔ سرگودھا
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ میانوالی۔
حضرت مولانا صاحبزادہ جان محمد صاحب۔ بنوں
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب — کوہاٹ
حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد) مردان
حضرت مولانا خدا بخش صاحب۔ ملتان
محترم جناب حافظ نصراللہ خان صاحب خاکوانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاول نگر۔ ملتان
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم قاسم العلوم۔ ملتان
حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن۔ رکن موتمر عالم اسلام ومجلس علمی — کراچی
حضرت مولانا اللہ دریا صاحب مدرس مظہر العلوم۔ کراچی
جناب حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم انصار الاسلام پاکستان — حیدر آباد (سندھ)
حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (وفاق المدارس) کراچی

جو تین چار ذمہ دار حضرات باقاعدہ ارکان شوریٰ نہ تھے وہ اعزازی طور پر صدر محترم کی اجازت سے شریک اجلاس ہوئے۔ اجلاس امیر جمعیۃ مرکزی حضرت درخواستی کے بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب جانشین حضرت لاہوری قدس سرہ کی صدارت میں شروع ہوا۔

اجلاس کے فیصلوں کی تصدیق امیر مرکزی حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے بھی بعد میں پہنچ کر کردی۔ اور مختلف قسم کے سیاسی اور مذہبی مشوروں سے مستفید فرمایا۔ اس دینی ذمہ دار اجلاس نے فیصلہ کیا کہ پاکستان کی صدارت کے لئے موجودہ دونوں امیدوار موزوں نہیں ہیں لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام دیگر مسلم اداروں کے مشورہ سے تیسرا امیدوار کھڑا کرے گی۔

ادارہ ترجمان اسلام، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو اس مبارک فیصلے پر دلی مبارکباد دیتا ہے۔ دراصل اس فیصلے نے پاکستان میں صحیح اسلامی نظام قائم کرنے کی راہ کھول دی ہے۔ سترہ سال تک جس قسم کے افراد ہمارے سربراہ بنے اگر وہ یہ کام کر سکتے تو آج پاکستان جنت نشان ہوتا۔ مگر انہوں نے اس کے خلاف ثبوت بہم پہنچایا ہے موجودہ اقتدار نے جو گل کھلائے وہ عوام کے سامنے ہیں۔ اور کنونشن لیگ کے امیدوار جناب محمد ایوب خان صاحب کے زمانہ میں اگرچہ کچھ مادی ترقیات ہوئی ہیں اور سیاست خارجہ نے بھی نیا رنگ اختیار کیا ہے مگر اسلامی ثقافت اور اسلامی قانون کا جو حشر ہوا اور ہو رہا ہے وہ عوام کے سامنے ہے جس کے ذمہ دار علماء اسلام کسی طرح تحسین نہیں کر سکتے۔ شراب۔ سود۔ بے حیائی۔ مخلوط تعلیم۔ رشوت اور غیر ضروری پابندیوں نے ملک کو عظیم نقصان پہنچایا۔ اسلامی قدریں تباہ ہو رہی ہیں۔ ملحدانہ اور بے دینوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ اور اصلاح کی بھی کوئی توقع نہیں ہے۔ اندریں حالات جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان اور دیندار مسلمان ان کو ووٹ دے کر خدا کے ہاں کاموں کی ذمہ داری میں شریک ہو سکتے ہیں۔

یہی حال اپوزیشن کے جگتو فرنٹ کی ہے۔ جگتو فرنٹ نے زنانہ قیادت کی دعوت دی ہے۔ مگر ان کا مقصد صرف اقتدار کی تبدیلی کے لئے فاطمہ جناح کو استعمال کرنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جگتو فرنٹ احساس کمتری میں مبتلا ہے اور اپنے میں سے کسی کو ایوب خان کے مقابلہ کے قابل نہیں سمجھتا۔ یہ اس اقتدار کو بدل کر محترمہ فاطمہ جناح کے ذریعہ خود حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ اس حیلے کو برداشت کیا جا سکتا تھا اگر محترمہ کو چلانے والے قابل اعتماد اور ملک وملت کے لئے مفید ہوتے مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ جگتو فرنٹ میں پرانے پٹے ہوئے مہرے ہیں جن کے بنیادی اصول بھی ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے مرزائیوں کی خاطر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ جنہوں نے مرزائی خاندانوں میں رشتے ناطے کئے۔ جنہوں نے ڈھاکہ کے اجلاس میں حکومت کا ساتھ دے کر مسلمانوں کو.... مرزائی اور عیسائی ہونے کی قانونی اجازت دی۔ جن کے ہاں عیسائی اور مرتد جج اور مجسٹریٹ بھی مسلمانوں کے فیصلے کرنے کا اہل ہے۔ جو ہر قسم کے کافر کو وزیر ، اور کمانڈر انچیف تک بنانے کے جواز میں موجودہ قانون کے ساتھ ہیں بلکہ چار ماہ تک پورے اختیارات کے ساتھ مسلم وکافر کو صدر بننے کے جواز کے حق میں بھی انہوں نے .... ووٹ دیئے۔ جو اسلامی معاشرہ کا نام لے کر خود عملاً اس کی تردید کر رہے ہیں۔ اور ان کے بعض شرکاء الحاد پسند اور ماڈرن اسلام کے داعی ہیں۔ اس کھچڑی فرنٹ سے اسلام کی سربلندی کی توقع رکھنا خود فریبی ہے۔

تبدیلی صرف تبدیلی کے لئے نہ ہونی چاہیئے بلکہ تبدیلی کا کوئی صحیح مقصد ضروری ہے۔ مکمل جمہوریت کا نعرہ دل فریب ہے مگر اس کے اندر ووٹوں کی اکثریت سے اسلامی احکام کو رد کرنا بھی شامل ہے جیسے کہ ڈھاکہ میں جمہوریت کے حامیوں نے مرزائی اور عیسائی ہونے کو جرم قرار دینے کی مخالفت کی۔ حالانکہ اسلام میں اس سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام نے سرکاری اثرات اور عوامی جلسوں سے بے نیاز ہو کر جو حقیقت پسندانہ فیصلہ کیا ہے ہر مسلمان اس کو اس جرأت دلیری اور حق پسندی پر مبارکباد دیتا ہے۔

اس طرح جمعیۃ نے قوم کے سامنے ملک کو

(باقی ص ۵)

مراسلات

انتخاب کے ذریعہ دینی انقلاب لائیے

دین اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے عقائد۔ عبادات۔ اخلاق۔ اقتصادیات۔ سیاسیات۔ غرض زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ دین و آخرت کی تمام بھلائیاں اس میں مضمر ہیں۔ دکھی دنیا کے تمام دردوں کا مداوا اور اس کی ساری مشکلات کا لاجواب حل فطری اصول کے مطابق پیش کرتا ہے — جب بھی کسی معاشرہ یا فرد نے اسلام کے کسی حصے کو اپنایا ہے اس نے خود اپنے گردوپیش اور ماحول میں اصلاحی آثار نمایاں طور پر محسوس کئے۔

یہ صدیوں کا آزمودہ نظام ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ چودہ سو برس پیشتر مقدس شخصیتوں کی ایک جماعت نے جب اخلاص کے ساتھ اس کو اپنایا تھا تو پوری دنیا میں ایک عالمگیر اصلاحی انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ شرک و وہم پرستی کے مریض خالص توحید کے معلم ثابت ہوئے تھے مے نوشی۔ عیاشی کے دلدادہ پاکیزہ اخلاق کے بہترین نمونہ اور عصمت و عفت کے پاسبان قرار پاتے تھے۔ انہوں نے مساوات۔ اخوت اور بھائی چارہ کا بلند معیار پیش کیا تھا۔

ان کے عدل و انصاف۔ ایثار۔ حق پرستی اور حق گوئی کے کارنامے دنیا کی مسلمہ تاریخ میں ثبت ہیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نظام کی بدولت اونٹوں کے چرواہوں نے دنیا کی عظیم جابر حکومتوں کو حق کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اسلام کے اخلاقی اقتصادی اور مادی تفوق و برتری کا واقعات کی دنیا میں مظاہرہ کیا تھا جس کا اعتراف منصف مزاج غیر مسلموں کو بھی ہے۔ اسی آسمانی نظام اور اس کے قائم کرنے والوں کے اخلاص اور صحیح طریق کار کی بدولت ...... ایک ہزار سال تک بڑی شان و شوکت اور دبدبہ سے دنیا کے عظیم حصے پر حکومت کی ہے لیکن جونہی نظام الٰہی سے اس کے ماننے والوں کا رابطہ کمزور ہوا تو آہستہ آہستہ وہ اپنوں کی بداعمالیوں اور بیگانوں کی ریشہ دوانیوں و دسیسہ کاریوں کے نتیجہ میں ان تمام نعمتوں سے محروم کر دئے گئے۔ جو خداوند تعالے نے اس نظام کی صورت میں ان کو بخشی تھیں۔ اسلامی اخلاق۔ اسلامی تہذیب و تمدن سے یکسر تہی دامن ہو گئے۔

اقتصادی زبوں حالی اور سیاسی ادبار ان کا مقدر بن گیا وہ دعوائے اسلام کے باوصف اسلامی شکل و صورت اور اس کے شعائر سے عار محسوس کرنے لگے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں غیروں کی نقالی پر فخر کرنے لگے۔ جن مصائب سے انہوں نے دنیا کو نجات دلائی تھی۔ اب خود ہی بری طرح ان میں گھر گئے گویا جاہلیت قدیمہ کے ظالم پنجے سے انسانیت کو چھڑانے والے خود جاہلیت جدیدہ کا شکار ہو گئے۔

لیکن اب بھی وقت ہے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اللہ رب العزت کا کلمہ بلند ہو۔ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قانون نافذ ہو۔ ایک بار پھر دنیا اسلام کے عادلانہ نظام سے فیض یاب ہو۔ سرمایہ دار اور مزدور کی جنگ ختم ہو۔ مسلمانوں کی بہو بیٹی گھر کی ملکہ بنے۔ اس کی گود اولاد کے لئے اخلاقی تربیت گاہ ثابت ہو۔ ہمارے نوجوان عفت و عصمت کے پاسبان دکھائی دیں۔ حاکم و محکوم کے باہمی تعاون کا رشتہ مضبوط ہو عوام کو فوری اور سستا انصاف میسر ہو۔ ملت تمام سماجی برائیوں سے نجات پائے — انسانیت کو خلافت راشدہ کا سا امن نصیب ہو اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ واپس ہو۔ ہمارا ملک بین الاقوامی سطح پر اخلاق و کردار کے لحاظ سے ایک مثالی اور معیاری مملکت بنے۔ تو آئیے سب سے پہلے اپنی اور اپنے گھر کی اصلاح کیجئے۔ دینی تعلیم و تبلیغ کے ذریعے عوام کا ذہن بدلئے۔

پاکستان بنانے کا منشا ہی اسلامی اقدار کا احیاء اور دینی نظام کا قیام تھا۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے ہمارے گذشتہ اور موجودہ ارباب اقتدار سترہ سال کے طویل عرصہ میں اسلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر نہیں کر سکے۔

خدا تعالے شانہٗ نے آپ کو پھر ایک مرتبہ پاکستان کی صحیح تعمیر کا موقع بخشا ہے آپ کی انتخابی پرچی میں ایک انقلاب ملفوف ہے۔ اگر آپ پاکستان کو اسلامی بنیاد پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ذریعے دنیا میں ایک عالمگیر اصلاحی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ تو حق تعالےٰ کی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے جرأت مندانہ قدم اٹھائیے۔ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایسے افراد منتخب کیجئے۔ جن کا ماضی بے داغ ہو۔ جو بقدر ضرورت دینی علم سے بہرہ ور ہوں۔ عملاً دیندار۔ حق گو۔ بے باک ہوں۔ ملک و ملت کے خادم اور سچے محب وطن ہوں۔ ہر معاملہ میں حق و انصاف اور دین کو مقدم رکھتے ہوں۔ بلند کردار اور سیاسی شعور کے مالک ہوں۔ عوام کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہوں۔

خدانخواستہ اگر آپ نے انتخاب کی اہمیت کو محسوس نہ کیا۔ اہل اور دیانتدار نمائندوں کے تعاون سے گریز کیا تو اس کا خمیازہ آخرت سے پہلے دنیا میں سب کو بھگتنا پڑے گا۔ شاید پھر ایک طویل عرصہ تک اس کی تلافی نہ ہو سکے۔

لہٰذا اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے وقت کے تقاضوں کو پورا کیجئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا واحد مقصد ملک میں مکمل اسلامی قانون کا نفاذ ہے۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں جمعیۃ اسلام کے کسی اصول یا مسئلہ کی ترمیم کے حق میں قطعاً نہیں ہے۔ آئیے۔ جمعیۃ کا ہر ممکن تعاون کر کے مکمل اسلامی قانون کے اجراء کی کوشش کیجئے۔

فیض احمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر

جمعیتہ علماء اسلام کے فیصلہ پر حضرت شیخ الحدیث غورغشتوی مدظلہٗ کا اظہارِ مسرت

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور اسلام علیکم

یہ کہ ۸/۱۰/۶۴ کو روزنامہ جنگ راولپنڈی میں یہ پڑھ کر ازحد مسرت ہوئی کہ جمعیتہ علماء اسلام نے صدارت کے انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا۔ اور اس اعلان سے دیندار طبقہ میں بھی ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی کہ علماء حق نے یہ اعلان کر کے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنی صداقت اور حق گوئی کا ثبوت دیا ہے اور مودودی کے حواریوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کا پول کھول کر رکھدیا اور بوڑھے مجاہد کی لاٹھی بھی رمزی صاحب کے سر پر خوب پڑی۔

میں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر دین صاحب دامت برکاتہم غورغشتی کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ جمعیتہ کا اعلان سنایا۔ تو حضرت نے علماء حق کے اس اقدام پر بہت ہی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے علماء حق اور دیندار لوگوں کے حق میں دعا فرمائی۔ اور پاکستان کا دیندار اور ملک و ملت کا خیر خواہ طبقہ بھی اس اعلان سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ علماء حق اور تمام دیندار لوگوں کو ہمت عطا فرمادے آمین۔ ثم آمین۔

۱۰/۶۴

عبدالقیوم شملوی۔ حضرو ضلع کیمبل پور

مسلمانانِ روجھان کی قرارداد

جمعیۃ کے فیصلہ کا خیر مقدم

ہمیں مولانا غلام غوث ہزاروی اور مجلس شوریٰ قاسم العلوم ملتان کے بیان سے پورا اتفاق ہے۔ اور ہم لوگ ہر صورت میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا عہد کرتے ہیں کیونکہ اس ملک میں صرف یہی واحد جماعت ہے۔ جس میں سلف صالحین کی شمولیت۔ اتباع کا جذبہ موجزن ہے اور اسی جماعت نے ہی ہر میدان اور ہر حال میں اسلامی روایات سے تمسک کیا۔ اور ہر طاغوتی طاقت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اور ہم جمعیۃ علماء اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنا ایک صدارتی امیدوار کا اعلان جلدی کرے تاکہ ہماری امیدوں کو چار چاند لگ جائیں اور ہمیں کھوئی ہوئی امیدوں کو بلانے کی توقع مستحکم ہو۔

محمد عبدالکریم مہتمم مدرسہ دارالعلوم محمدیہ روجھان۔ تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

کلاچی میں جمعیتہ علماء اسلام کے فیصلہ کا خیر مقدم

حضرت ناظم اعلےٰ دامت برکاتہم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صدارت کے مسئلہ میں جمعیت کے نعرۂ تکبیر پر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کی جانب سے ہدیۂ

(باقی برصہ ۵)

دینی مدارس

مدرسہ عالیہ معراج العلوم بنوں کا

بارھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۸ر ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۴ء اتوار پیر منعقد ہوگا۔

نظام الاوقات

پہلی نشست اتوار بعد از نماز ظہر۔ دوسری نشست بعد از نماز عشاء۔ تیسری نشست بروز پیر آٹھ بجے صبح سے

مدعوین حضرات

۱۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب مدظلہ العالی غورغشتی (۲) حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی (۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی (۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی (۵) حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب صدر راولپنڈی (۶) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب طورو (۷) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی (۸) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ (۹) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب لکی مروت (۱۰) حضرت مولانا محب الدین صاحب۔ ظالم دلوخیل بنوں (۱۱) حضرت مولانا عبدالحق صاحب سورانی (۱۲) حضرت مولانا حضرت علی صاحب سوکڑی۔

الداعی:۔ محمد عجب نور عفی عنہ مہتمم مدرسہ عالیہ عربیہ معراج بنوں شہر مغربی پاکستان

مدرسہ عربیہ مدینہ تعلیم الاسلام عزت آباد

چک ۲۳/۱۰۱ نزد کچہ کھوہ کا پہلا سالانہ جلسہ

مورخہ ۶ر ۷ر ۸ر نومبر مطابق یکم ۲ر ۳ر رجب بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو انشاء اللہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ علماء کرام کی کثیر تعداد مذکورہ تاریخوں پر جلسہ کے موقع میں عوام سے خطاب فرمائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ کرلیں۔

العارض:۔ محمد عبدالغفور سلطانی۔ خادم طلباء مدرسہ عربیہ مدینہ تعلیم الاسلام عزت آباد نزد کچہ کھوہ۔ وناظم اعلیٰ جمعیۃ حلقہ کچہ کھوہ

تبدیلی تاریخ جلسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ پہلے بتاریخ یکم ۲ر ۳ر رجب المرجب ۸۴ھ مطابق ۶ر ۷ر ۸ر نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا تھا۔ اب یہ جلسہ ایک ہفتہ کے لئے موخر کرکے بتاریخ ۸ر ۹ر ۱۰ر رجب ۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر نومبر ۶۴ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں اکابر علماء امت پاکستان بھر سے شرکت فرمائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

محمد شفیع مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا

سوا لاکھ روپے کا بجٹ

اکوڑہ خٹک ۱۱ر اکتوبر۔ دارالعلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس حسب سابق نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت الحاج محمد اکرم شاہ صاحب نے کی۔ دور دراز سے ملک کے ممتاز ارباب خیر واراکین شوریٰ نے شرکت کی۔

حضرت شیخ الحدیث نے مختلف مدات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگلے سال ۸۳ھ میں دارالعلوم کو ایک لاکھ بارہ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی۔ مختلف شعبوں پر ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے خرچ ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے سال رواں ۸۳ھ ۶۴-۶۵ء کے ایک لاکھ چھبیس ہزار روپے کا میزانیہ بجٹ پیش کیا۔ جو کافی غور و خوض کے بعد اراکین شوریٰ نے بالاتفاق پاس کیا۔ اس بجٹ کی رو سے سال رواں کے اخراجات میں اٹھاون ہزار روپے کا خسارہ رہے گا۔ جو فضل خداوندی و عامۃ المسلمین کے تعاون سے پورا ہو سکے گا انشاء اللہ۔ حضرت مولانا نے تعمیری شعبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس سال تعلیم القرآن (پرائمری) کے عمارت پر تقریباً چوبیس ہزار روپے کی لاگت آئی ہے۔ دارالاقامہ ہاسٹل مسجد کی ضروریات کے لئے تقریباً تین لاکھ روپے درکار ہیں۔ اجلاس میں تعمیر کمیٹی کی تشکیل کی گئی جو ملک کے اہل خیر سے اپیل کرے گی۔ نیز اساتذہ عملہ دارالعلوم و شعبہ تعلیم القرآن کے تنخواہوں میں اضافہ کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اگلے مارچ کو سالانہ اجلاس دستاربندی کے انعقاد کا بھی فیصلہ ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث نے عامۃ المسلمین سے دین کے حفاظت اور علوم نبویہ کے ترقی کے نام پر دارالعلوم کے امداد کی طرف متوجہ ہونے کی

(بقیہ ص ۸ پر)

بقیہ:۔ اداریہ

تاسیس پاکستان کے بنیادی مقاصد کی راہ پر لگا کر قوم پر احسان کیا ہے۔ اور قوم کا بھی فرض ہے کہ وہ اگر موجودہ اقتدار کے مفاسد اور تجربہ شدہ سیاسی کھلاڑیوں کے ہمرنگ زمین دام سے بچنا چاہتی ہے تو ان دونوں امیدواروں کی بجائے جمعیۃ یا اس کے اسلامی محاذ کے امیدواروں کو کامیاب بنائے۔ ہم جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے ہم خیال دوستوں اور جماعتوں سے عرض کرتے ہیں وہ جلد از جلد اپنے امیدوار کے نام کا اعلان کریں تاکہ چشم براہ ہمدردان قوم جنگ اقتدار کے زنانہ و مردانہ دونوں پہلوانوں کی بجائے اس کے لئے کام شروع کریں۔

بقیہ:۔ مراسلات

تبریک قبول فرمائیں۔

مغربی پاکستان میں تو بحمداللہ حضرت افغانی حضرت مفتی صاحب کراچی۔ مولانا احتشام الحق صاحب اس بارگراں کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ کاش مشرقی پاکستان کو ایسی ہی ہستی دستیاب ہو سکے۔ تو امید ہے کہ ان کا اعلان موجب مزید اطمینان ہوگا۔

عبدالکریم امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی

بے نظیر کتاب

مولانا حافظ غلام محمد صاحب جامع مسجد دھنی کلاں ضلع گجرات لکھتے ہیں:۔

جناب منیجر صاحب السلام علیکم

گذارش ہے کہ آپ کی تحریر شدہ کتاب مولانا علامہ عبدالستار صاحب تونسوی کے پاس "داڑھی کی اسلامی حیثیت" مصنفہ قاضی محمد شمس الدین صاحب نقشبندی دیکھی۔ اتباع سنت نبوی میں بے نظیر کتاب ہے۔ اس مضمون پر بہت کم حضرات نے توجہ دی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خریدار بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔

دعاگو:۔ حافظ غلام محمد خطیب جامع مسجد دھنی کلاں۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

بعدالت جناب شمس الدین احمد ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنر۔ سرکل نمبر ۳ لاہور

اشتہار

بعنوان:۔ تقرری وارثاں متوفی میاں مہرالدین مکان نمبر ۸۲۳/ ۴ پرانی کوتوالی اندرون یکی گیٹ لاہور

مسمیان:۔ منظور سعید احمد و مسماۃ نذیر بیگم لڑکا و لڑکی متوفی میاں مہرالدین نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی ۳-۴-۶۴ کو فوت ہوگئے ہیں اور یہ کہ وہ ان کے جائز وارث ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا میں ایک ہفتہ کے اندر حاضر ہوئے۔ میعاد مقررہ کے گذر جانے کے بعد کوئی عذر قابل سماعت نہیں ہوگا۔

دستخط حاکم

غزل

محمد طیب صاحب وجدؔ انبالوی

خیر ہو یارب کہ ووٹوں کا زمانہ آگیا
آج پھر دس دس کے نوٹوں کا زمانہ آگیا

برسر پیکار ہیں سب اہل زر آپس میں آج
ناتواں ہٹ جاؤ موٹوں کا زمانہ آگیا

اے غریبانِ وطن کچھ سوچ کر رکھنا قدم
سر بچانا اب کہ سوٹوں کا زمانہ آگیا

آ رہا ہے موسم سرما ذرا ہوشیار باش
مانگنا پیسے کہ کوٹوں کا زمانہ آگیا

اہل خانہ میں پسِ پردہ تھا اب تک خلفشار
وجدؔ اب میداں میں چوٹوں کا زمانہ آگیا

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے ذمہ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات دفتر کو بھیج دیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کردی جائے گی۔

ناظم دفتر

Scanned with CamScanner

احساسِ زیاں

★★★ —— صریرِ خامہ جناب ماہر صاحب کرنالی پرنولی (میانوالی)

اے مسلماں! اپنی ذمہ داریوں کو جان لے
ہوش میں آ! اور اپنے آپ کو پہچان لے

ہے جوئے کم آب، اب وہ بیکراں دریا ترا ——★—— لالہ زاروں سے قدم ہے جانبِ صحرا ترا
خود کو تو ساقی سمجھتا ہے یہ تیری بھول ہے ——★—— کس طرح بیخود کرے گا جام بے صہبا ترا

تو ہی بزمِ دہر میں آلام کا نخچیر ہے
کیوں مقدر سے ہے شاکی خود تری تقصیر ہے؟

حیف تیرا مردہ دل محرومِ سوز ساز ہے ——★—— تجھ سا قانع بھی جہاں میں وقفِ حرص و آز ہے
قیصر و کسریٰ بھی جس کے نام سے لرزاں رہے ——★—— محوِ حیرت ہوں کہ تو وہ مسلمِ جاں باز ہے

رو رہی ہیں خون آنکھیں خستہ حالی پر تری
ہو گیا دل پارہ پارہ پائمالی پر تری

تو محمدؐ مصطفیٰ کے نام کا دیوانہ تھا ——★—— اور زمیں سے آسماں تک تیرا ہی افسانہ تھا
تشنہ لب ہے، آج تو، ترسا ہے اِک اِک بوند کو ——★—— بزمِ دنیا میں تو کل تک ساقیٔ میخانہ تھا

یاد آیا میکہ تو تھا رونقِ محفل کبھی
ماہ و پرویں سے بھی آگے تھی تری منزل کبھی

خوابِ غفلت میں نہ سو! للہ اب بیدار ہو ——★—— درپئے آزار ہیں اہلِ جفا، ہشیار ہو
یاد کر اپنی روایاتِ قدیمہ یاد کر! ——★—— میکدۂ مصطفیٰ کا پھر سے بادہ خوار ہو

کاش تجھ کو عزت و ناموس کا کچھ پاس ہو
یعنی اپنے ہر زیاں و سود کا احساس ہو

مُردہ دل کو زندہ کر قرآن کے اعجاز سے ——★—— کانپ اٹھیں ظالم و جابر تیری آواز سے
پڑھ کے اصحابِ نبیؐ کی داستانِ زندگی ——★—— بزمِ ہستی میں ہو جلوہ گر اسی انداز سے

چشمِ عالم کو تیرا ہی آج پھر ہے انتظار
اس خزاں دیدہ گلستاں میں تو لے آ! پھر بہار

چھوڑ دے یکسر تغافل اور کر فکرِ مآل ——★—— خود کو کر ممتاز، علم و فن میں کر پیدا کمال
پیکرِ تہذیب بن، انسانیت کا درس دے ——★—— قوتِ ایماں سے تو باطل کو کر دے پائمال

آستانِ غیر پہ ماہر! جبیں سائی نہ کر!
بزمِ عالم میں مزید اپنی تو رسوائی نہ کر!

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

جمعیتہ کے فیصلے پر اظہار مسرت

آج بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء بعد از نماز جمعہ اہالیان مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور نے قرارداد پیش کی ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کے صدارتی امیدوار نامزد کرنے پر از حد خوشی محسوس ہوئی ہے۔ لہذا اجلاس جلد مرکزی مجلس شوریٰ اس بات کا فیصلہ کرے کہ وہ امیدوار کون ہے تاکہ دیندار طبقہ کی بے چینی دور ہو۔

مولوی سلطان محمود قادری ہزاروی خطیب
جامع مسجد نور مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور

پرانے گولیمار کی جمعیتہ علماء اسلام کا

قابل قدر کارنامہ

جمعیتہ علماء اسلام کے منصوبہ کے تحت قرآن مجید کی اشاعت اور اسلامی تعلیم کو عام کرنے کے لئے پرانے گولیمار کراچی کے اراکین جمعیتہ علماء اسلام مبارکباد کے مستحق اور تحسین کے قابل ہیں جنہوں نے مذہبی تعلیم کو عام کرنے کے لئے پوری کوشش اور مسلسل جدوجہد کے بعد جمعیتہ علماء اسلام کے پرائمری اسکول کے لئے زمین حاصل کرنے میں ۹/۱۴ ۳ کو کامیابی حاصل کی کہ زمین مل گئی۔ فللہ الحمد۔ آپ حضرات کو شاید معلوم نہ ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ ان اراکین نے محض آخرت کا ثواب اور خدا کو راضی کرنے کے لئے کس قدر جان لڑائی۔ اور کیا کیا قربانیاں دیں۔ اس سلسلہ میں ہم جناب عبدالغفور صاحب چیرمین یونین ۲۳ کے دینی جذبہ کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جن کے طفیل یہ معاملہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کارنامہ کو قبول فرمائے۔ کراچی نمبر ۲ جناب محمد حسن صاحب کی خدمت میں بھی ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں جنہوں نے اہل محلہ کے اختلافات کو ختم کر کے زمین کو جمعیتہ کے حوالے کیا۔ جناب مولانا علی اکبر صاحب سرپرست جمعیتہ۔ جناب بھائی محمد عثمان صاحب ناظم جناب محمد عبداللہ صاحب خازن جناب بھائی عبدالتواب صاحب نائب صدر جمعیتہ علماء اسلام کی کوششوں کو قدر اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ ایک پہل جو ان حضرات کے حصہ میں آئی ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دیکھو آئندہ یہ سعادت کس شاخ کے حصہ میں آتی ہے۔ مسلمانوں کے بچوں کو الحاد اور زندقہ سے بچانے کے لئے کون تعلیمی مرکز کا افتتاح کرتا ہے۔ عنقریب اس قطعہ کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہو جائے گا عمارت کے مکمل ہو جانے کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے ایک بڑا عام اجلاس ہوگا۔ جس میں پاکستان بھر کے علماء کو دعوت دی جائے گی اور اسکول کا افتتاح شایان شان ہوگا۔

محمد زکریا۔ ناظم جمعیتہ علماء اسلام۔ کراچی

جمعیتہ علماء اسلام کو

جمعیت الشبان ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا

خراج تحسین

العلماء ورثۃ الانبیاء

میں جمعیت الشبان ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی طرف سے جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں خصوصاً مفتی محمود صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے دینی اور دنیوی معاملات کو درست کرنے کے لئے دن رات جدوجہد کی۔ اللہ تعالیٰ جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو اور جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب کو اس سعی کا بہترین ثمرہ عطا فرمائیں۔ نیز ان لوگوں کو شرم کے مارے ڈوب جانا چاہیئے جو مفتی صاحب اور مولانا غوث صاحب کی بے داغ سیرت کو داغدار کرنا چاہتے ہیں۔ آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ جمعیتہ شبان جمعیتہ علماء اسلام کے حکم پر ہر قربانی کو تیار رہے۔

غلام فرید محمدی امیر جمعیتہ الشبان ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن

کے عہدیدار ضلعی دورے پر نکل کھڑے ہوئے

جمعیت علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے امیر جناب خلیفہ احمد دین صاحب اور ناظم اعلیٰ جناب پیر محمد شاہ امروٹی مولوی دوست محمد مرزا پوری نائب ناظم ڈویژن، مولانا عبدالواحد صاحب امیر ضلع سکھر حاجی والی و ناظم مالیات ضلع سکھر نے یکم اکتوبر سے ضلع شہر کے دیہات کے دورہ کا پروگرام شروع کر دیا ہے۔ ان حضرات نے اپنا پہلا انتخابی جلسہ ہوتی میں کیا اور لوگوں کو آنے والے الیکشن کے لئے ہموار کیا اور ان سے وعدہ لیا کہ جس کو جمعیتہ علماء اسلام کے اکابر کہیں گے۔ ان کو ووٹ دیں۔ حضرت پیر محمد شاہ اور خلیفہ صاحب کی تقریروں پر لوگوں نے بہت ہی پرجوش انداز میں کہا کہ ہم بے دینوں کو ووٹ نہیں دیں گے ان علاقوں میں یہ وفد بنیادی جمہوریت کے انتخاب کے لئے اپنے آدمیوں کو کھڑا کر رہا ہے اور ان کے لئے انتخابی مہم چلا رکھی ہے۔

ناظم نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام
حلقہ خیرپور ڈویژن ـــــ ضلع سکھر

جمعیتہ علماء اسلام ڈاگی کا ہفتہ وار اجتماع

کل بروز جمعہ جمعیتہ علماء اسلام ڈاگی کا ایک جلسہ بمقام مسجد اللہ داد خیل زیر صدارت جناب مولوی فضل شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جناب مولوی فضل شاہ صاحب کے صدارتی خطبے کے بعد مولوی عبدالواحد صاحب اور مولوی حمد اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ اور حالات حاضرہ پر تبصرہ بھی کیا گیا۔

ناظم جمعیتہ علماء اسلام ڈاگی

جمعیتہ علماء اسلام کے فیصلہ کا خیر مقدم

لاہور کے خطبا، عوام اور علما کا مشترکہ بیان

لاہور۔ ۸ اکتوبر۔ لاہور کی تقریباً تمام جامع مساجد کے خطبا نے ایک قرارداد کے ذریعہ جمعیتہ علماء اسلام کے اس فیصلہ کو کہ وہ صدارتی انتخاب کے لئے امیدوار نامزد کرے گی۔ نیز دینی جماعتوں کا مشترکہ ایک محاذ بنا دیا جائے گا" کا خیر مقدم کیا۔ اور قرارداد میں یہ کہا گیا کہ جمعیتہ علماء اسلام نے یہ قدم اٹھا کر ملک و ملت کے عوام کے جذبات کی بجا طور پر ترجمانی کی ہے۔ نیز جمعیتہ کے نامزد نمائندہ کو کامیاب بنانے کا مکمل طور پر یقین دلایا گیا۔

لاہور کے مشہور علماء مولانا سید حامد میاں حضرت مولانا عبیداللہ انور۔ مولانا حافظ علامہ خالد محمود، مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ شیخ الحدیث مولانا میرک شاہ۔ مفتی محمد جمیل صاحب تھانوی۔ مولانا قاری اشفاق احمد صاحب۔ مولانا مختار احمد الحسینی مولانا قاری نور الحق۔ مولانا حافظ محمد منظور احمد اور دیگر لاہور کے علماء نے تائید کی ہے۔

مذہبی حلقوں نے خاص طور پر اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے۔ مذہب پسند سیاسی جماعتوں کے لیڈروں نے بھی اس اقدام کو سراہا ہے۔

بستی فیض پور صادق آباد میں

جمعیتہ علماء اسلام کا قیام

بتاریخ ۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو مولانا مشتاق احمد صاحب مبلغ جمعیتہ علماء اسلام صادق آباد نے جماعتی دورہ کیا۔ بستی فیض پور پہنچے۔ بعد نماز عشاء تقریر فرمائی۔ جماعت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے جماعت کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر:۔ مولوی خیر دین صاحب زمیندار
ناظم اعلیٰ:۔ مستری عبدالغفور صاحب
خازن:۔ غلام رسول صاحب اسالاوہ۔ محمد یوسف صاحب

امیر جمعیتہ علماء اسلام۔ صادق آباد

جمعیتہ طلباء مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر

ضلع میانوالی

بروز جمعرات بعد از نماز عشاء مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر میں جمعیتہ طلباء نے اجلاس کیا۔ جس میں مولانا نذیر احمد صاحب نے صدارت کی۔ بعد ازاں قاری خورشید احمد و حافظ سلطان و حافظ [illegible] نے قرآن پاک کی تلاوت کی اس کے بعد عبدالحمید صاحب نے صحیح عقیدہ کے متعلق بیان کیا۔

اللہ دتا صاحب نے علم کی فضیلت پر بیان کیا۔ نذیر احمد صاحب نے تکبر کی مذمت پر بیان فرمایا محمد موسیٰ صاحب مہاجر نے نیت پر اور محمد یوسف صاحب رفیقی نے فوائد نماز پر بیان کیا۔

حافظ اسلام الدین صاحب نے ترانہ ادا پیش کیں۔ مولانا نذیر احمد صاحب نے حق تبلیغ پر بیان فرمایا۔

قراردادیں

۱۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ صدر کے مقابلہ میں علماء کرام جدوجہد کر کے جمعیتہ علماء اسلام کا ایک نمائندہ کھڑا کریں۔

۲۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو منسوخ کر کے کتاب و سنت کے مطابق قانون بنایا جائے۔

۳۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اپنا ووٹ جمعیتہ علماء اسلام کے مشورہ سے استعمال کر کے بہتر نمائندے منتخب کریں۔

حافظ اسلام الدین شمسی سکرٹری جمعیتہ طلباء
مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر ضلع میانوالی

جمعیتہ علماء اسلام کمالیہ کا اجلاس

مورخہ ۳ اکتوبر کو جمعیتہ علماء اسلام کمالیہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد اقبال صاحب صدر جمعیتہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق رائے یہ ریزولیشن پاس ہوا کہ جمعیتہ علماء کمالیہ اس امر کو نہایت استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے کہ اکابر جمعیت صدارتی انتخاب کے لئے اپنا نمائندہ کھڑا کریں گے۔

اکابر جمعیت کے اسوۂ کو اپناتے ہوئے کمالیہ کی جمعیت کے صدر محترم نے بھی بنیادی جمہوریت کا اپنے حلقہ میں الکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسلمانان علاقہ سے خصوصاً اور ناظرین ترجمان اسلام سے عموماً دردمندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ جب شارکھم فی الاموال والاولاد کی نص قرآنی کے مطابق ابلیس لعین اپنی پیادہ سوار جمیع فوج سمیت حق کے مقابلہ کے لئے میدان میں اتر آیا ہوا ہے اور قوم مسلم کے اموال و اولاد شیطانی راستوں میں کام آتے ہوں تو ایسے وقت میں اپنے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے رحمان کے دامن رحمت میں پناہ لیکر شیطان کا مقابلہ کریں انشاء اللہ کامیابی انہیں کے قدم چومے گی۔

Phone No : 67715
Regd. L. No. 713

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Pais

Vol. No. 7 ۲۳ر اکتوبر 1964ء ۱۶ر جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ No. 40

عالمی خبریں

روس میں انقلاب

اس ہفتہ کی سب سے اہم یہ خبر ہے کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے استعفا دے دیا - یا اس کو استعفےٰ دینے پر مجبور کیا گیا - اس واقعہ سے دنیا بھر کی سیاست میں اہم تبدیلیاں ہوسکتی ہیں - خروشیف نے بھارت کی امداد کرکے امریکی بلے کی پرورش کی تھی - اس نے کشمیر کے حق خود اختیاری کے خلاف تنسیخ استعمال کرکے ظالموں کا ساتھ دیا تھا - اس نے چین سے بگاڑ کر اشتراکی ملکوں کی ساکھ کو دھکا لگایا تھا - دیکھئے اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے - اہل عقل حضرات کے لئے اس میں عبرت ہے کہ کل جو آدھی دنیا کا سب سے بڑا اور خوفناک آدمی سمجھا جاتا تھا - آج وہ کوڑی کا نہیں رہا - اس بات سے روسی حکومت کی سپریم کمانڈ کے ڈسپلن کا بھی پتہ چلتا ہے - اس طرح کے مضبوط کنٹرول اور بالادستی کے بغیر کوئی ملک اپنی عظمت کو برقرار نہیں رکھ سکتا - (العظمۃ للہ تعالیٰ)

چین کی کامیابی

آخر کار چین نے بھی ایٹمی دھماکے کا تجربہ کر لیا - جس سے امریکہ کے سینے پر سانپ لوٹ گیا - چین کا یہ تجربہ مشرق کی بڑی کامیابی ہے - پہلے ایٹم بم کے اجارہ دار امریکہ پھر روس پھر فرانس اور انگلینڈ بنے - مگر ان کا یہ رعب ختم ہوگیا - ان کی یکتائی کو شکست ہوگئی - خدا کرے یہ پاکستان کے لئے بھی نیک فال ثابت ہو -

امریکہ کی بدنصیبی

خلائی پرواز میں امریکہ اور روس کا مقابلہ تھا - روس نے اب تین آدمی خلا میں بھیجے جو ۲۴ گھنٹے تک زمین کے گرد چکر لگاتے رہے اور پھر صحیح و سالم روس میں اتار لئے گئے - امریکہ جتنا جتنا دوستوں سے فریب اور یہودیوں کی حمایت کرتا ہے اتنا ہی گرتا چلا جاتا ہے - اور اس کے حریف ابھرتے جاتے ہیں

بھارت کا رونا

بھارتی حکمران - چین کے ایٹم بم سے خائف ہیں - اور انہوں نے چین کی دست درازی اور عالمی بدامنیوں کا ابھی سے رونا شروع کر دیا ہے - بیچارے دوہرے عذاب میں مبتلا ہیں - چین دشمنی اور چین اور پاکستان کی دوستی - منافقت اور خود غرضی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی -

صدارت میں مرد و زن کا مقابلہ

ایک طرف پاکستان کی صدارت حاصل کرنے کے لئے جگتو فرنٹ مادر ملت کو لئے لئے پھرتے جلوس نکالتے اور جلسے کرتے ہیں اور ماں بھی بچوں کو لوریاں سناتی اور یہ کہہ کہہ کر ان کے دھڑکتے ہوئے دلوں کو آرام پہنچاتی ہے کہ بیٹو! میں کامیاب ہو کر تمہاری بگڑی بنالونگی الٹا چرخہ چلاؤں گی - موجودہ اقتدار کے سارے تانے بانے توڑ کے رکھ دوں گی - بعض حضرات مادر ملت کے پروں کے نیچے جو سکھ حاصل کر رہے ہیں - وہ باہر نکل کر حاصل نہیں کر سکتے - باہر سر نکالا نہیں کہ الحاد و بے دینی کی کھوپڑی پر حق کا کلہاڑا چلا -

دوسری طرف محمد ایوب خاں وزیروں اور سکرٹریوں کی فوج سمیت دورے پر ہیں - دور دراز سے عوام کو لایا اور بلایا جاتا ہے ہمچو من دیگرے نیست کے نعرے لگ رہے ہیں - جلسوں اور اجتماعات میں شاطران سیاست اپنے اپنے مہرے کو آگے بڑھا رہے ہیں - اور اب ان کو خدا زیادہ یاد آ رہا ہے -

اسلامی مشاورتی کونسل

چنانچہ اسلامی مشاورتی کونسل کے صدر محترم علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی نے اعلان کیا ہے - کہ کونسل عنقریب اسلامی معاشرہ کے لئے سفارشات پیش کرے گی - ہم بادب دست بستہ التجا کریں گے - ایاز قدر خود بشناس - آپ کی کونسل کی سفارشات بیچ جورا کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہیں - اسمبلی کی اکثریت ان کو رد کر سکتی ہے - آپ پہلے تو سود کی قطعی حرمت حکومت سے منوا کر اس پر عمل کرائیں -

تیسرا امیدوار

جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا تیسرا امیدوار کھڑا کرنے کا اعلان کرکے اسلام پسند عناصر کو دو وجہ سے مطمئن کیا ہے - ایک اس لئے کہ ان کے نزدیک مندرجہ بالا دونوں امیدوار صدارت کے اہل نہیں - دوسرے اس لئے کہ اب ان کے ووٹ کا صحیح مصرف پیدا ہو جائے گا -

ہم جمعیت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد امیدوار کے نام کا اعلان کرکے عوام کی کشت آرزو کو بار آور بنا لیں - امید ہے کہ جلوسوں میں شریک ہونے والے مسلمان بھی اپنے ضمیر کا خون نہ کریں گے - کیونکہ ان کے سامنے اسلامی حکومت کے امکان کا سوال پہلی بار آیا ہے -

جھوٹی قسمیں

آج کل بعض دو لڑا امیدواروں کو قسمیں دیتے ہیں کہ تم آگے چل کر کس کو ووٹ دوگے اس وعدہ پر وہ ووٹ دینے کا وعدہ کرتے ہیں - یہ بات نہایت غلط ہے - آج کل ہزاروں افراد کچہریوں میں روزانہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں - ان قسموں سے کیا فائدہ - آپ بہتر آدمی دیکھ کر ووٹ دیں - تاکہ وہ دیانتداری سے اپنا ووٹ استعمال کرے اگر وہ دیانتدار نہیں ہے تو اس کی قسم کا کیا اعتبار ہے - خواہ مخواہ نہ اس کو گنہگار کریں - نہ خود دھوکہ کھائیں اور ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ تیسرا امیدوار سامنے آنے کے بعد آپ اپنے ضمیر کی روشنی میں کام کریں -

مغربی پاکستان مسلم لیگ کے صدر

مغربی پاکستان مسلم لیگ (کنونشن لیگ) کے صدر راجہ حسن اختر صاحب حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک فوت ہوگئے - اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اچھے آدمی تھے - خدا جانے نتیجہ انتخاب سے پہلے کتنوں کے ہارٹ فیل ہوں گے -

بقیہ :- قدرت کے کرشمے

نیا سبق یاد کر رہے ہیں - یہ وہ سرخپوش ہیں جن کو ہندو یا ہندو کا ایجنٹ کہا جاتا تھا

دوسری طرف سرخپوشوں اور خدائی خدمتگاروں کا انقلاب ملاحظہ فرمائیں - وہ مادر ملت کے سایۂ عاطفت میں آنا خدا کی رحمت سمجھتے ہیں - کاش کہ بہن سے پہلے وہ بھائی کی بات مان لیتے - اگر جگتو فرنٹ میں ون یونٹ کی مخالفت کی شرط کے بغیر داخل ہونا درست ہے تو کل قائد اعظم کے کہنے سے مسلم لیگ میں بلاشرط آ کر ملکی نظم و نسق میں شرکت اس سے بدرجہا بہتر تھی - بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں - کل کے دشمن آج کے دوست اور کل کے دوست آج کے دشمن - اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے کام کرنے کی توفیق بخشیں - آمین

بقیہ :- سوا لاکھ روپے کا بجٹ

برنڈرا پیل کی ---- اجلاس میں شریک ہونے والے بعض ممتاز افراد یہ ہیں - مولانا الحاج میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیل - میاں محمد اکرم شاہ صاحب - میاں غلام محمود شاہ صاحب - الحاج شیر افضل خان صاحب - الحاج محمد اسلم خان صاحب آدم زئی - نعمت گل صاحب ایگریکلچر - عبدالخالق صاحب خلیق - الحاج عطا محمد خاں صاحب صدر پشاور - مولانا ایوب جان صاحب پشاور - میاں مراد گل صاحب - مولانا سعد الدین صاحب مردان - مولانا عبد الحنان صاحب جہانگیرہ - حکیم جمیل احمد صاحب مردان - سید یعقوب شاہ باچہ صاحب مردان - میاں میر احمد گل صاحب - غلام محمد صاحب رنگ والے پشاور - حکیم نور الحق صاحب تنگی - وارث خان صاحب کوٹ میانہ - قاضی عبدالسلام صاحب نوشہرہ صدر - مستقر صاحب حبلوزی - محمد جبار - حضرت جمال صاحبان ملا گوڑی و مقامی مجلس منتظمہ -

◆

[illegible] تعلیمی پریس [illegible] دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور [illegible]

PAKISTAN پاکستان
2 PAISA POSTAGE
LAHORE PA

خریداری نمبر ۲۰۸۳
جناب خواجہ فیروز الدین صاحب مہتمم دارالعلوم
یادگار شہیدائے ختم نبوت کاہنہ نو
ضلع لاہور

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ حضرت:۔ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

ہفت روزہ
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام
لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
پبلک ایڈیٹر
قاضی خدا بخش

سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد (۷) | جمعہ ۸ رمضان ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء موافق ۱۱ ماگھ ۲۰۲۰ سمہ بکرمی | شمارہ ۴

عالمِ اسلام کے لئے امید کی کرن

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (ترجمہ) بر و بحر میں فساد رونما ہو گیا۔ لوگوں کے اپنے عملوں کی وجہ سے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (ترجمہ) تمھیں جو مصیبت بھی پہنچی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے یہ قرآنی حقیقت ہے۔ جو کسی طرح بدل نہیں سکتی۔ جب قوم کے اجتماعی اعمال خراب ہو جائیں جو روہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایات کو پس پشت ڈال کر اپنی اختراعات و خرافات کو ہی زندگی کا محبوب مشغلہ بنالے تو قدرت ڈھیل تو دیتی ہے مگر اس کا قانون مکافات بروئے کار آکر رہتا ہے۔ مسلمانوں نے خیر القرون اور اس کے بعد بھی چند صدیوں تک تو فتوحات حاصل کیں اور اپنے سے چند گنا زیادہ طاقت کی مالک حکومتوں کو جس طرح تہس نہس کر کے حق کا بول بالا کرتے ہوئے اسلامی عدل و انصاف اور انسانی مساوات کا معیار قائم کیا۔ اس نے آج تک دنیا کو محوِ حیرت کیا ہوا ہے۔ مگر جونہی وہ عیاشی آرام طلبی۔ خود آرائی۔ خود بینی اور خود پرستی کے امراض میں مبتلا ہوئے۔ مادی اور دنیوی عیش و عشرت اور مزخرفات میں پڑ کر غمِ آخرت کو بھلا بیٹھے۔ نہ دینی جذبہ اور صلابت باقی رہی، نہ اس کے لئے مرنے کا شوق۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باطل قوتوں نے ان کو چاروں طرف سے آلیا اور یکے بعد دیگرے سوائے ایک آدھ برائے نام آزاد ملک کے سب کے سب اغیار کے غلام ہو گئے۔ اور ذلت و مسکنت کا یہ سلسلہ تقریباً اڑھائی تین سو برس تک جاری رہا۔

قدرت کی اس زبردست تنبیہہ اور پوری طرح جھنجھوڑنے کے بعد خدا خدا کر کے ان میں دوبارہ زندگی کے آثار ہویدا ہوئے۔ شیخ سنوسی۔ غازی عبدالکریم مراکش۔ سعد زغلول پاشا مصر اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی (اسیر مالٹا)، غازی انور پاشا ترکی السید جمال الدین افغانی جیسے اکابر امت نے حریت کا صور پھونکا اور آہستہ آہستہ مسلم ممالک میں تحریک آزادی شروع ہو گئی۔ ہندوستانی مسلمانوں کی جدوجہد زیادہ بار آور ثابت ہوئی اور فرنگی کی قوت ٹوٹتے ہی افریقی اور ایشیائی مسلم ممالک میں آزادی کا بگل بج گیا۔ دوسرے نمبر پر افریقہ میں مصر کی آزادی اور نہر سویز کے قبضہ نے عالمِ اسلام کی عزت کو چار چاند لگا دیئے اور آج ایشیا اور افریقہ کے تمام ممالک آزاد آب و ہوا میں سانس لے رہے ہیں۔

نظرِ بد

مگر باوجود اس کے قومی خود غرضی کہیئے یا مقامی مصلحتیں کہ یہ آزاد مسلم ممالک ایک لڑی میں منسلک نہ ہو سکے کسی نے امریکہ سے گٹھ جوڑ کیا اور کسی نے امریکی بلاک کے بہت بڑے سے بچنے کے لئے روس سے تعلقات کو ضروری قرار دیا۔ پھر آزاد عرب ممالک میں عرب ممالک کی لیڈرشپ (قیادت) کی رسہ کشی شروع ہوئی۔ اس میں اغیار کا ہاتھ تھا یمن کے امام بدر کا اندرونی گٹھ جوڑ برطانیہ سے تھا جس کا آج مظاہرہ ہو رہا ہے مگر اس وقت اس کو سوائے ناصر کے کسی نے نہیں سمجھا تھا۔ اردن اپنے استقلال کے لئے انگریز اور امریکہ کی پناہ لیتا رہا۔ حالانکہ اس کا اصلی دشمن فلسطینی یہودی خود امریکہ اور انگریز کا پروردہ اور انہی کے بل بوتے پر سب کچھ کرنے والا تھا۔ بہرحال اس طرح تمام افریقی اور ایشیائی عرب ممالک میں زبردست انتشار تھا۔ اور اہل اسلام مل کر دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن سکنے کی صلاحیت رکھتے ہوئے بھی اس نعمت سے محروم رہے۔

امید کی کرن

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ابھی چند دن پہلے مصر کے صدر ناصر نے جو عرب ممالک میں مرکزی طاقت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام عرب ممالک کی کانفرنس قاہرہ میں بلائی اور انتہائی فراست سے کام لیتے ہوئے اس میں اردن اور سعودی بادشاہ کو بھی دعوت دی۔ چنانچہ الجزائر۔ مراکش وغیرہ سب اکٹھے ہوئے اور خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ بہترین فضا میں انھوں نے چند متفقہ فیصلے کئے۔

(۱) یہودی اگر دریائے اردن کا رخ موڑیں تو اس کے متبادل اسکیم کو سارے مل کر کامیاب کریں گے۔

(۲) آئندہ پھر تمام عربوں کی مشترکہ کانفرنس ہوگی۔

(۳) متحدہ فوجی کمان قائم کی جائے جس کے افسر اعلیٰ مصر کے فوجی افسر مقرر ہوئے۔

(۴) سعودی عرب اور کویت مالی امداد زیادہ کریں گے۔

اس کانفرنس نے عالمِ اسلام میں خوشی کی لہر دوڑا دی ہے اور اب یہ امید بھی بندھ گئی ہے کہ عنقریب عرب اور غیر عرب مسلم ممالک مل کر ایک وفاق بنا کر دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن سکیں گے ہم اس کامیابی پر مصر کے صدر ناصر کو مبارک باد دیتے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام کی شاہراہ پر گامزن کرے اور ان کو فلاح دارین عطا فرمائے۔ ہمارے تمام دردوں کا یہی ایک مداوا ہے۔ کشمیر ہو کہ فلسطین۔ بنگال ہو کہ قبرص۔ سب کا علاج باہمی اتفاق و اتحاد میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں۔ آمین۔

علماء کرام و برادرانِ اسلام!

اپنی جان پر رحم کیجئے۔ ملت اسلامیہ مصائب و مشکلات کے نرغہ میں ہے بنگال۔ قبرص اور کشمیر کے مسلمان خون میں نہا رہے ہیں ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ان کا درد سینہ میں محسوس نہ کریں۔ دیکھئے رمضان کا مبارک مہینہ خالی نہ جانے پائے۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں گناہوں اور رنگ رلیوں سے معافی مانگتے ہوئے پاکستان اور عالمِ اسلام کے لئے رو رو کر اور گڑگڑا کر التجائیں کریں۔ دن کو روزے رکھیں راتوں کو جاگیں۔ عشرۂ اخیرہ اور خاص کر شب قدر میں ضرور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور منوانے کی کوشش کریں اس سے بڑھ کر کون مہربان اور ہمارا ماوی و ملجا بن سکتا ہے

غلام غوث

(نوٹ) اس سلسلہ میں آئندہ اشاعت میں محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کا دل ہلا دینے والا مضمون آ رہا ہے (مدیر)

مسئلہ ختم نبوت

(قسط ۲)

ایم عبد الرحمٰن صاحب لدھیانوی شیخوپورہ

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

پ ۱۷ رکوع

(ترجمہ) یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے تجھے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جاوے پس جیسا کہ خداوند تعالےٰ رب العالمین ہے ایسا ہی رسولِ کریم رحمۃٌ للعالمین ہیں۔ آپ تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام جہان کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا کے ساتھ ہے نہ کسی خاص قوم کے ساتھ رحمۃٌ للعالمین ایک ایسا لفظ ہے جس کا استعمال سوائے آپ کے کسی دوسرے نبی کے لئے نہیں ہوا اور کیوں ہوتا۔ جب کوئی نبی تمام عالم کے لئے نبی و رسول ہو کر مبعوث نہیں ہوا اور دوسری جگہ اپنی صفت میں رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ارشاد فرماتا ہے میری رحمت ہر ایک شے سے زیادہ وسیع ہے۔ پس مثل آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ عالمین کے لئے قیامت تک رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ اسی لئے اب کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اگر نبی آوے تو رحمۃ للعالمین میں نقص لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت میں جو کمی تھی وہ دوسرا نبی آکر پورا کرے۔ وتعالیٰ شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک علواً کبیراً۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

پ ۲۲ ع ۹

یعنی ہم نے تجھ کو نہیں مبعوث کیا مگر صرف اس لئے کہ اب تمام دنیا کے لئے ایک ہی نبی کی ضرورت تھی اور وہ اس بات کی محتاج تھی کہ بجائے علیحدہ علیحدہ نبی و رسول آنے کے ایک ہی نبی آئے جو کامل اور مکمل ہو۔ اور آیندہ کے لئے صرف اسی کے وجود پر تمام دنیا کی ہدایت و نجات کا مدار ہو اور جس کے توسط سے لوگ اس خالق حقیقی تک پہنچیں۔ اس لئے ہم نے تجھ کو اس کام کے لئے چُنا اور تمام لوگوں کے لئے قیامت تک بشیر و نذیر بنا کر مبعوث کیا۔ آپ نے اعلان فرما دیا کہ میں تمام جہان کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور تمام نبیوں کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ پس میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا

(پ ۱۸ ع ۱۶)

"مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید اپنے بندہ پر نازل فرمایا۔ تاکہ تمام جہان والوں کے لئے نذیر بنے"۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ کی بعثت تمام عالم والوں کے لئے عام ہے۔ اور عمومِ بعثت سے ختمِ نبوت کا ثبوت لازم ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا

"ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے"

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (پ ۱۰ ع ۱۱)

"اس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر"

چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کی معرفت اسلام کا غلبہ کر دیا اس لئے اب کسی نئے رسول کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر معقولیت اور حجت و دلیل کے اعتبار سے یہ تو ہر زمانہ میں بحمداللہ نمایاں طور پر حاصل رہا ہے۔ باقی حکومت و سلطنت کے اعتبار سے وہ اس وقت حاصل ہوا ہے اور ہوگا جبکہ مسلمان اصولِ اسلام کے پوری طرح پابند اور جہاد میں ثابت قدم تھے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ

(پ ۳ رکوع ۱۷)

(ترجمہ) اور یاد کرو جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دوں گا اور تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا تمھیں اس پر ضرور ایمان لانا ہوگا"۔

اب ظاہر ہے کہ انبیا تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے تھے یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے خدا تعالےٰ اُن سے ضرور مواخذہ کرے گا۔

اس آیت میں "ثُمَّ جَآءَكُمْ" کے الفاظ میں ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیا کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثُمَّ کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔ اس لئے ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیا کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت تشریف لائیں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ (پ ۲۱ ع ۱۷)

اور یاد کرو جب ہم نے آپ سے اور سب انبیاء سے عہد لیا۔

اس آیت کی تفسیر خود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَاَ بِيْ قَبْلَهُمْ۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلعم نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے تھا اور اس عالمِ بعثت میں سب سے آخر ہوں۔ اسی لئے یعنی پیدائش کے لحاظ سے خدا تعالےٰ نے اس آیت میں میرا نام پہلے لیا۔

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ (پ ۲۲ ع ۳)

(ترجمہ) اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ"

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے نبی صلعم کو سورج فرمایا کہ جس طرح آسمان میں ایک ہی سورج ہے اسی طرح زمین میں بھی ایک ہی سورج ہے جس کی روشنی قیامت تک رہے گی لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ (ترمذی) (ترجمہ) اگر کوئی میرے بعد نبی ہوتا تو البتہ حضرت عمرؓ ہوتے۔ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ ۝

حضرت فاروق اعظم رض سے مروی ہے حضورؐ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے صحابہ کے اختلاف کی کیفیت دریافت کی خدا تعالےٰ نے میرے پاس وحی بھیجی کہ آپ کے صحابی میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے۔ روشنی سب میں ہے۔ مگر بعض میں بعض سے زیادہ۔ اب جو شخص جس صحابی کے اختلاف رائے کا پیرو ہوگا وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا۔ میرے صحابی ستاروں کی طرح ہیں۔ جس کی پیر

کرو گے راہِ راست پاؤ گے

اٹھے بہت مدعی جیسے کہ سادن میں گ

مزبلہ پہ چند روز پاتی ہے نشو و نم

غیرت حق نے مگر جلد لیا انتقا

مل گئے اٹھ اٹھ کے سب خاک میں

رہے گا نام سجاح کذب میں ضرب الم

اسود و ابن کثیر خوار ہوئے بر

سلسلۂ انبیا ختم نہ ہوتا اگ

حق کی کیفیت سے تو پردہ نہ دیتا اٹھ

(سہ کوکا کہ گٹ راستہ جھوٹی نبی) از مولا

شمشیر نہ مسند نجات اعتزا

ختمِ رُسل خاتم پیغمب

لانبی بعدی ز احسان خدا است

پردۂ ناموس دینِ مصطفیٰ اس

پس خدا بر ما شریعت ختم

بر رسول ما رسالت ختم

(اقبال

مفید اور مجرب دوا

کندرن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری سے وضو قائم نہیں رہتا۔ اور رنگ زرد ہو جاتا ہے مجرب دوا ہے بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کا ۶/۵۰ روپے۔

اکسیر جریان و احتلام دسپر

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰۔ قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت کا واحد علاج مرد و زن دونوں کے اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ قیمت دس روپیہ پچاس پیسے۔

مقوی بدن گولیاں کمزوری دور کرنے صحت کو قائم رک کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں سو گولی ۱۱/۵۰ روپے

محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا

مسعود دواخانہ بذریعہ ترجمان اسل

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

بھارت کے مسلمان ہندو فرقہ واریت کے نرغہ میں

پاکستان کے لئے ایک نئی آزمائش

مقبوضہ کشمیر میں "موئے مبارک" کی گم شدگی اور ہلوؤں سے لے کر کلکتہ اور مغربی بنگال کی خوں ریزی کے قعہ تک جو ہنگامہ خیز حالات دفعتاً ہندوستان میں ونما ہو پڑے ہیں وہ سخت تشویش اور گہرے اندیشے کے امل ہیں ۔

دراصل یہ واقعات اُسی طویل سازش کی ایک کڑی علوم ہوتے ہیں ۔ جو قیامِ پاکستان، تقسیم ملک اور آزادیٔ طن کے وقت منظم طور پر شروع کر دی گئی تھی ۔ اور جس کا مقصد ک وہند کے پورے برصغیر پر ہندو سامراجیت کا تسلط تھا ہندو فرقہ واریت کا یہ جنون بعض عملی موانع کی بنا پر اس وقت مکمل طور پر بروئے کار نہیں آ سکا تھا ۔ اور مسلمانوں کے عمومی لاف جان و مال و آبرو اور اخراج وطن کی مہم تک محدود و کر رہ گیا تھا لیکن اس کے پرپرزے گزشتہ سولہ سال یں موقعہ بموقعہ نکلتے رہے ہیں ۔

فرقہ پرست مہاسبھائی ذہنیت کے ہندوؤں کے قابلہ میں کانگرس کی پرانی لیڈرشپ جوں جوں کمزور پڑتی ئی یہ بھوت نمایاں ہوتا رہا ۔

ہندو فرقہ واریت کا یہ سوچا سمجھا منصوبہ ہے کہ انگرس کو ختم کر کے خود کو پورے ملک پر غالب لے آیا جائے ال میں مسلمانوں کا قتل عام اور گاندھی جی کا قتل اس منصوبہ و پورا کرنے کا ہی ایک طریقہ تھا ۔ اور اب جب کہ پنڈت رو کا وقت آخر نظر آ رہا ہے ۔ ان کی علالت تشویشناک ہوتی ا رہی ہے ۔ ہندو فرقہ واریت اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے یں لگ پڑی ہے ۔ وہ ہندوستان میں ایسے حالات پیدا ر دینا چاہتی ہے ۔ کہ دائیں بازو کا تشدد پسند طبقہ حکومت اقتدار کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لے ۔

اہلِ ہند کے لئے تو آج یہ مسئلہ اہم بنا ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کے بعد کون ہوگا، لیکن اہلِ پاکستان کے لئے ی یہ مسئلہ اس اعتبار سے اہم اور قابلِ فکر ہے کہ "پنڈت رو کے بعد کیا ہوگا؟" اور اس "کیا" کی زد میں نہ صرف ھارت اور کشمیر کا عام مسلمان ہی ہے بلکہ خود پاکستان کے لئے بھی اندیشے مضمر ہیں ۔

بھارت کی ارتجاعی قوتوں کے ہاتھ میں اگر مکمل اقتدار گیا تو وہ بلا کسی تردد کے دنیا کے مسلمان دشمن عناصر کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیں گی ۔ اور ان کا پہلا ہدف پاکستان ہوگا ۔ ہلِ پاکستان کو اس چیلنج اور خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ اور ہمیں اپنے کردار کی درستگی اور بلندی تیز تر بلکہ رفتار کی تیزی سے یہ ابھی سے ثابت کرنا چاہیئے کہ پاکستان ہر صورتِ حال سے بفضلہ تعالیٰ نپٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ مسلمان مسلمان ہے اور ہندو ہندو ۔

"سکندر مرزا کو پاکستان کے بارے میں کچھ کہنے سے روکے گئے"

سکندر مرزا ۔ پاکستان کی قومی اور ملی زندگی کا ایک ایسا خطرناک پھوڑا تھا ۔ جو اگر کاٹ کر نہ پھینکا جاتا تو اندیشہ تھا ۔ کہ پاکستان کے پورے جسمِ ملی کو متعفن کر دیتا ۔ لیکن بدقسمتی سے یہ اب بھی پاکستان کے حق میں ایک ناسور کی حیثیت سے لندن میں رِس رہا ہے ۔

حال ہی میں اخبارات کے اندر یہ اطلاع نظر سے گزری ہے کہ سرحد کا ایک سابق انگریز گورنر جارج کنگھم جو مرچکا ہے اس کی موت پر سکندر مرزا نے، لندن ٹائمز کے اندر ایک طویل تعزیتی نوٹ شائع کرایا ہے ۔ اس نوٹ میں اپنے سابق آقا کے جو گن سکندر مرزا نے گائے ہیں انہیں پڑھ کر ہر پاکستانی کا سر شرم سے جھک جائے گا ۔ کہ ان کے ملک کا ایک سابق صدر کس طرح ایک انگریز افسرِ اعلیٰ کی تعریف و توصیف بیان کر رہا ہے ۔ جس کی ماتحتی میں یہ کام کرتا رہا اور اپنی خوئے انگریز پرستی کا اظہار کیا ۔ تاہم اس سے قطع نظر جو بات ہمارے لئے تکلیف و اذیت کا موجب بنی وہ اس کی یہ بکواس ہے کہ اس انگریز گورنر کا سرحد میں تقرر قائدِ اعظم کے ایما پر ہوا تھا ۔ اس انکشاف سے سکندر مرزا آخر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے ۔ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ پاکستان کا بانی، کسی انگریز حاکم کے تقرر کا باعث بن سکتا ہے ۔ مسٹر جناح پر یہ اتہام اور اہلِ پاکستان کے وقار و عظمت کو مجروح کرنے کی کوشش ہے ۔ مسلم لیگ کی تاریخ اور تحریک پاکستان پر ایک ناقابلِ برداشت چوٹ ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں سکندر مرزا کو مسٹر جناح سے کوئی ادنےٰ سا ربط بھی نہ ہوگا ۔

ایک ایسا شخص جو ہمارے ملک و ملت کی بدبختیوں کا مظہر بنا اور جسے اب بھی پاکستان کے خزانہ سے ایک معقول رقم ہر ماہ مل رہی ہے، لندن میں بیٹھ کر وہ اپنی سابق پوزیشن سے غلط کام لے رہا ہے ۔ اسے اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے ۔ کہ وہ تحریک پاکستان، تاریخ مسلم لیگ اور قائدِ اعظم کی ذات کے متعلق کوئی بات کرے ۔ کل کو وہ اپنے بدعزائم کے تحت ایک غلط و خود ساختہ تاریخ بھی مرتب کر کے شائع کر سکتا ہے اور پاکستان کے ایک سابق صدر کی تحریر کی حیثیت سے باہر کی دنیا اسے اعتماد کی نظر سے پڑھے گی ۔ ہمارے اخبارات میں ایسی غیر ذمہ دارانہ تاریخ نویسیوں کا سلسلہ آجکل بڑے زور و شور سے چل رہا ہے ۔ جو نہ صرف غلط بیانیوں بلکہ بسا اوقات کذب آفرینیوں سے لبریز ہوتا ہے ۔ اور وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں جن کا تحریک پاکستان اور تحریک آزادیٔ وطن سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا ۔ بلکہ بعض تو ان تحریکات کے شدید مخالف اور انگریزی حکومت کے ملازم تھے ۔

انقلابات!

یہ انقلابی زمانہ ہے کل کا بادشاہ آج قیدی ہے اور آج کا قیدی کل بادشاہ ہو جاتا ہے آئے دن روزانہ حکومتیں اور پارٹیاں بدلتی رہتی ہیں آج دوست اور دشمن کی تمیز مشکل ہو گئی ہے ۔ امریکہ کتنے سالوں تک پاکستان کا حلیف بنا رہا ۔ آج اس نے آنکھیں پھیر دی ہیں ۔ چین اور بھارت کا نعرہ تھا ہندی چینی بھائی بھائی ۔ آج ان کے اختلاف نے عالمی سیاست کو ہی بدل کے رکھ دیا ہے ۔ فرانس برطانیہ اور امریکہ دلی دوست تھے آج فرانس چین کی طرف جھک رہا اور امریکہ سے دور ہوتا جا رہا ہے امریکہ اور برطانیہ کے طریق کار میں اختلاف پیدا ہوتا جا رہا ہے ۔ چین روس باپ بیٹے کی طرح تھے آج وہ بھی ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہیں ۔ روس کا خروشیف افریقہ کا دورہ کرتا ہے اور کیوبا (جنوبی امریکہ) کا کاسترو ماسکو جاتا ہے برطانیہ انڈونیشیا کے خلاف ملائشیا کا محافظ بنا ہوا ہے ۔ انڈونیشیا اور روس قریب تر ہو رہے ہیں شاہ اردن امریکہ کے ناک کا بال بنا ہوا تھا آج ناصر کی دعوت پر قاہرہ جا رہا ہے ۔ فرانس اور امریکہ اپنے اپنے بحری اور ہوائی اڈے مراکش اور ٹیونس سے اٹھا رہے ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کل کیا ہوگا ۔ آپ نے دیکھا کہ اچانک قبرص اور بنگال میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا ۔ یہ نازک اور انقلابی زمانہ ہے ۔ وہی قوم باقی رہنے اور کامیاب ہونے کا حق رکھتی ہے جس کے اصول سچے اور صحیح ہوں اور وہ ان پر کاربند ہو ۔ خدا کرے کہ پاکستانی عوام و حکام خوابِ خرگوش سے بیدار ہو کر اپنا حقیقی مقام حاصل کریں ۔

زنجبار کا انقلاب

زنجبار ابھی حال ہی میں آزاد ہوا ہے یہ طویل عرصہ تک برطانوی استعمار کے زیرِ تسلط رہا ہے، افریقہ اور ہندوستان کے درمیان کا یہ چھوٹا سا جزیرہ عرب ۔ ایشیا اور افریقہ کے تجارتی تعلقات کا ایک اہم اور قدیم حصہ ہے ۔ اس سے قبل از اسلام اور بعد از اسلام عربوں کی تجارتی آمد و رفت اور آبادکاری کا ایک بڑا سلسلہ وابستہ رہا ہے ۔

افریقہ اور ایشیا کے نوآزاد ملکوں میں جو ردوبدل کی کشمکش جاری ہے ۔ اس کی تہ میں استعماری طاقتوں کی ریشہ دوانی کام کر رہی ہے ۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ بھی اس سے محفوظ نہ رہا ۔ افریقہ اور ایشیا کی نوآزاد قومیں چاہتی ہیں کہ آزادی کے بعد وہ تمام اثرات بھی ان سے دور ہو جائیں ۔ جو غلامی کے طویل دور کے پیدا شدہ ہیں ۔ اپنی تاریخ کے اس قدیم ورثہ کو پھر بحال کر لیا جائے جسے استعماری طاقتوں نے مغلوب و بے اثر کر دیا تھا ۔ زنجبار عرب نوآبادی تھی ۔ آزادی کے بعد

(باقی ۱۴ پر)

مراسلات

اہل سوات کی طرف سے پابندیوں پر اظہار اطمینان

مغربی پاکستان کی حکومت مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے بہت دیر بعد ہی سہی عوام کو ایسے تخریب پسند۔ نفاق انگیز تنظیم نام نہاد جماعت اسلامی سے نجات دلائی۔ جس تنظیم نے ہمیشہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد اور جذبات کو مجروح اور پارہ پارہ کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ جہاں تک نام نہاد جماعت اسلامی کے منشور کو اپنانے کا تعلق ہے۔ اس منشور کو اپنا کر ایک اہل سنت والجماعت مسلمان صحیح طور پر اپنے عقائد پر قائم نہیں رہ سکتا۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ نام نہاد امیر جماعت اسلامی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے طرزِ فکر کی تقلید کرنا انتشار اور نفاق کو گلے سے لگانے کے مترادف ہے۔ آج تک جس بیدردی اور لاپرواہی سے مودودیت کے سم قاتل نظریئے نے باپ کو بیٹے سے، ماں کو بیٹی سے، بھائی کو بھائی سے، خاوند کو بیوی سے اور دوست کو دوست سے الغرض انسان کو انسان سے گریزاں اور بیزار کر دیا ہے۔ سخت ترین الفاظ میں برائی کا مستحق ہے۔

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور اسلام ہم سب مسلمانوں کا مشترک میراث ہے یہ بہتر ہوگا۔ کہ حکومت پاکستان مسلمانوں کے مشترکہ میراث یعنی اسلام کو آئندہ کے لئے ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی غیر منقولہ جائداد نہ ٹھہرائے۔ کہ جسے آج تک مودودی صاحب نے اپنا تابع بنا کر خود کو اس کا محور ٹھہرا کر اپنے اختراعی عقیدے کے مقلدین کو جماعت اسلامی کا نام دے کر ان پہ اسلامی لیبل چسپاں کرا دیا۔ اچھا ہوا کہ حکومت مغربی پاکستان نے بہت دیر بعد ہی سہی حقیقت اور اصلیت کو اپنا کر نام نہاد جماعت اسلامی کے تخریب پسندانہ عملیات سے عوام کو نجات دلانے کے لئے کچھ بروقت نیک اور درست اقدام کر دیے۔ امید ہے کہ آئندہ کے لئے بھی حکومت پاکستان اسلام کو ابوالاعلیٰ مودودی کی جائیداد غیر منقولہ بنانے نہ دے گی۔

ڈاکٹر بحر دستاں۔ منگورہ۔ مولوی
حبیب اللہ چارباغ۔ عبدالخالق خان قمبر
عبدالستار۔ منگورہ۔ سیٹھ محمد رحمان
منگورہ

غیر مستند معالج مثلاً مودودی صاحب

آجکل تمام تہذیب یافتہ دنیا میں غیر مستند شخص کو کسی مریض کا علاج معالجہ کرنا قانوناً ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسے معالج سے بسا اوقات مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور مرض کے ساتھ مریض کے زوال سے سابقہ پڑ جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ جس طرح جسمانی امراض کے ازالے کے لئے علاج ایک فطرتی قاعدہ ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر روحانی علاج کا سلسلہ قائم رکھنا زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اور جو قواعد و ضوابط جسمانی علاج میں معمول کرنے پڑتے ہیں روحانی علاج کے سلسلہ میں اُن قواعد و ضوابط کا اہتمام اور لحاظ زیادہ لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میدان میں ایمان اور اسلام کے زوال کا اندیشہ ہے۔ اس فطرتی قاعدے کے ماتحت عرصہ سے علماء اسلام کی صدا بلند ہوتی رہی۔ کہ مودودی صاحب سے اسلامی علاج گمراہی کو دعوت دینا ہے ان کا لٹریچری انجکشن زہر قاتل کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ مودودی صاحب نے اسلام کو ایک ڈگڈگی بنا رکھا ہے۔ جس کے ذریعے مجمع بنانا چاہتا ہے اور جیبوں سے اقتدار حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مگر بد قسمتی سے اس صدائے علماء کو سیاسی اختلاف پر محمول کیا گیا اور ادھر مودودی صاحب مسلمانوں میں زہر قاتل کے انجکشن کرنے لگے۔ چنانچہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کے متعلق بے باکانہ جرأت سے کام لیا گیا۔ صحابہ کرام پر گستاخانہ حملے ہوتے رہے سلف صالحین اور اسلامی مفکرین اور محققین کا سرمایہ خام اور بیکار بتلایا گیا۔ شعائر اسلام کے متعلق خطرناک بدعتوں کا فتویٰ ہونے لگا۔ غرضیکہ مودودی صاحب نے علمائے اسلام کے ساتھ اسلامی اشتراک میں خیانت کا کوئی مرحلہ نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اسلام کے نام کو وہ بطور کمپنی کے اپنے لئے رجسٹرڈ کرنے لگے۔ اب وہ گرفتار ہو گئے اور بفضلہ تعالیٰ علماء کرام کے تمام الزامات کی تصدیق ہو چکی۔ مگر یہ حکومت کی مذہبی بے پروائی ہے۔ اگر پہلی مذہبی خیانت پر انکی تحریک کو غیر قانونی قرار دیا جاتا۔ تو اس دوسری خیانت کی نوبت ہی نہ آتی۔ خیر بہرکیف حکومت کا یہ اقدام مذہب و ملت کے لئے عمدہ نتائج کا پیش خیمہ ہوگا۔

خادم العلماء عطاء اللہ کوکاروی، سوات

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں

ترجمان اسلام کے بل کی بقایا رقوم جلد از جلد ادا فرما کر دفتر کو مالی پریشانی سے نجات دلا دیں۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اخراجات بڑھ چکے ہیں۔ آپ حضرات کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ (ناظم دفتر)

خریدار حضرات

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ ان کے ارشادات کی تعمیل جلد کی جا سکے۔ (مدیر)

منور میڈیکل ہال بلاک ۱
سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

بقیہ اداریہ

وہاں یہ جذبہ ابھر سکتا ہے کہ وہ ا
بھائیوں سے اپنے تعلقات بڑھا
اور ان سے وابستہ ہو جائیں۔ زنجبا
آزادی ایک جمہوریہ کی حیثیت سے
دل خوش کن اور خوش آیند انقلاب
خدا کرے کہ برطانوی شاطریت کے
یہ چھوٹا سا جزیرہ محفوظ و مامون رہ

حضرت مولانا قاضی محمد یونس صاحب بالاک

از حضرت مولانا سید گل بادشا
حضرت قاضی صاحب بڑے عالم تھے
عالم تھے۔ تمام علاقہ کے مصلح اور بز
تھے۔ ان کی وفات سے ایک عظیم شخص
خلا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفر
میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر
عطا فرمائے۔

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلا
صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور
قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود
ہیں۔ حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس کی قیمت بیس رو
علاوہ محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ وغیرہ

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت دس روپے۔

نئی اور پرانی کھانسی - چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو اس کا مجرب
قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیا
دوا کھانی ہے پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں قیمت دونوں کی ملاکر
اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رک
ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق
فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ۔ جگر اور انتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے دردو
لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت.. ۱ گولی دس

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند۔ پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی
اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ ثمد
ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈ
بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ: ۔ دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محم
دوسرا پتہ: ۔ مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ۔ ضلع ہزارہ

جمعیۃ علمائے اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام مجلس اصلاح معاشرہ کا چھٹا پندرہ روزہ اجلاس

۹ر جنوری ۶۳ء شب جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام مجلس اصلاح معاشرہ کا چھٹا اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر جمعیۃ قاضی عبدالکریم صاحب نے کی۔ اجلاس کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مجلس کے مستقل ممبروں کی تعداد ایک سو اسی ۱۸۰ تک بحمد اللہ پہنچ چکی ہے جن کی باقاعدہ حاضری لی گئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ملک کے مشہور مخیر بزرگ الحاج وجیہہ الدین صاحب کراچی جنھیں مدینہ طیبہ کی قابلِ رشک موت ملی۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن مولانا حمد اللہ جان صاحب پٹ ور کے والد مرحوم اور اپنے علاقہ کے ایک علمی خاندان کے صالح فرد جمعیۃ علماء کے مخلص معاون جناب مولوی عبدالرشید صاحب ڈوڈی کی وفات پر اظہار رنج و افسوس کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ جدید معاہدہ یہ ہوا کہ ماہ رمضان المبارک کے احترام کے پیش نظر ایسے ہوٹلوں اور دکانوں میں مجلس وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں رکھا جاوے گا جو احترام رمضان شریف میں دن کو بند نہ ہوں۔

(۲) رمضان شریف میں مجلس کے اجلاس بجائے شب کے بعد الجمعہ ہوتے رہیں گے۔

(۳) عاملہ کی نامزدگی کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جو امیر جمعیۃ کو مشورہ دے گی۔

(۴) سری نگر میں موئے مبارک کی گمشدگی اور اس سے پیدا شدہ حالات اور وہاں کے مسلمانوں پر مظالم اور مصائب کا ہجوم اس طرح قبرص کے مسلمانوں پر شدید مظالم کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا اور ان کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی۔

(۵) مودودی پارٹی پر پابندی کے سلسلہ میں پوری وضاحت سے غور کیا گیا اور قرارداد پاس ہوئی کہ مودودی اور اس کے لٹریچر اور اس کی جماعت کی سرگرمیوں کو ہم مذہب کے لئے شدید نقصان دہ سمجھتے کے باوجود حکومت کے اس طریق عمل کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ کسی جماعت یا فرد پر بلا مقدمہ چلائے پابندی لگائے۔ اس طرح بلاوجہ ملک میں ان کو اچھالا جائے گا اور حکومت کو کمزور سمجھا جائے گا۔ صحیح طریقہ یہ تھا کہ اولًا ان کی مذہب دشمنی پر مستند علماء کے کورٹ میں اور پھر ملک دشمنی پر ہائی کورٹ میں مقدمہ چلا کر سزا دی جاتی۔ محمد امان اللہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی

حضرت مولانا محمد عبدالقادر صاحب قاسمی

کا کامیاب دورہ

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم ضلع میلسی میں مورخہ ۱۷ر جنوری کو بعد نماز جمعہ مسجد مائی والی میں درس القرآن دیا آپ نے جماعت کا نصب العین واضح فرمایا اور موجودہ دور کی معاشرتی بے راہ روی کے خلاف ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ عائلی قوانین کو کتاب و سنت کے خلاف قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے حکومت منسوخ فرما دے عوام کو ازحد تکالیف درپیش ہیں۔ سودی کاروبار سراسر خلاف شرع ہے خواہ کسی صورت میں ہو۔ زناکاری کے اڈے و شراب خوری کے اڈے بالکل پاکستان سے ختم کئے جائیں گے۔ اشیاء صرف خصوصاً غذائی حالات بہتر بنا کر اناج کو سستا کیا جائے عوام تکالیف میں مبتلا ہیں۔ آپ کا دورہ کامیاب رہا۔ مولانا کے فرمان کے مطابق جماعت کی توسیع کی جائے گی اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے پندرہ پرچوں کی ایجنسی قائم کی گئی۔

خازن جمعیۃ کی حج کو روانگی

جماعتی دوست یہ خبر پڑھ کر یقیناً خوش ہوں گے کہ امسال شیخ محمد بلال صاحب سیٹھی معہ اپنے والدین اور برادر کے یکم مارچ ۶۴ء بذریعہ بحری جہاز درجہ اول حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ سفر خیریت سے گزارے آمین۔ شیخ صاحب کی درخواست تین سال بعد منظور ہوئی۔ محمد صادق ناظم دفتر ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کے امیر مولانا مفتی عبداللہ صاحب اور ضلع ملتان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے داڑی اور بوریوالہ ضلع ملتان کا دورہ کیا۔ ایک وفد کی صورت میں حضرت مولانا غوث محمد صاحب خطیب جامع مسجد داڑی اور مولانا عبدالقادر صاحب خطیب باغ والی سے ملے اور جمعیۃ کے کام کو سرگرمی سے شروع کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے صبح کی نماز کے بعد درس قرآن پاک بیان فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پیش کی اور قبل از دوپہر بوریوالہ تشریف لے گئے اور نماز جمعہ بورے والہ پڑھی۔ مولانا مفتی عبداللہ صاحب نے جامع مسجد میں درس قرآن دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

دورہ مجموعی طور پر کامیاب رہا امید ہے کہ مقامی حضرات جماعتی امور پر توجہ زیادہ مبذول فرمائیں گے تاکہ منظم طریقہ سے کام مکمل کیا جا سکے۔

شیخ محمد یعقوب ناظم دفتر ملتان

مولانا عبدالکریم ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹلہار

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ناظم علماء اسلام شہر ٹلہار (سندھ) اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں ۲۰ جنوری ۶۴ء کو جمعہ کے دن وہاں مظالم کشمیر کے خلاف احتجاجی جلسہ ہوا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جہاد کا اعلان کرے۔

دینی مدارس و ائمہ مساجد توجہ فرمائیں

مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر کا طالب علم حافظ محمد شفیق ولد محمد حیات عمر تقریباً تیرہ سال رنگ گندمی اچانک ۱۶ دسمبر سے غائب ہے حافظ صاحب مذکور کا صرف اٹھائیسواں پارہ حفظ کرنا باقی ہے۔ اگر کسی دینی درسگاہ یا کسی مسجد میں حافظ محمد رفیق صاحب مقیم ہوں تو فوری اطلاع فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

ان کی گمشدگی سے تمام عزیز و اقارب پریشان ہیں اور تعلیم کا نقصان ہو رہا ہے۔

حافظ محمد شفیق صاحب۔ یہ اعلان خود پڑھیں تو فوراً گھر آجائیں ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

محمد حیات مسائیہ پوسٹ وارڈن محلہ محمدی
معرفت شیخ محمد یعقوب ناظم حلقہ جنوبی پنجاب
ملتان شہر۔ بوہاری گیٹ

ضلع مظفر گڑھ میں جمعیت کی توسیع

محترم عبدالجلیل صاحب انصاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ نے گزشتہ ماہ مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی دورہ فرمایا اکثر مقامات پر تبلیغی اجتماعات منعقد ہوئے بعض مقامات پر جدید انتخابات بھی ہوئے۔

شیخ عمر۔ شہر سلطان۔ بیٹ باگو۔ خان گڑھ۔ بستی کھجی خاں۔ خان پور بگا شیر۔ بستی حمزہ۔ کینجر۔ علی پور۔ ٹھٹھہ قریشی۔ احسان پور۔ روہلانوالی۔ جتوئی۔ بستی گجی۔ کروڑ۔

● انتخاب احسان پور:۔

سرپرست مولانا محمد علی صاحب۔ امیر حاجی اللہ بخش صاحب۔ نائب امیر۔ حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ حافظ علیخان صاحب۔ نائب ناظم جناب عبدالحکیم صاحب۔ خزانچی جناب علیم الدین صاحب۔

انتخاب روہلانوالی۔

حاجی عبدالعزیز صاحب سرپرست۔ مولانا محمد شفیع

اکابر جمعیۃ کی خدمت میں ایک بہترین تجویز

۱۲ر جنوری کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس کلور کوٹ میں ہوا۔ جماعتی نظم اور مفاد کے پیش نظر مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا یہ اجلاس جمعیۃ کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق رکھنے والے تمام علمائے کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ ضلع میانوالی میں ضلعی جمعیۃ کے مشورہ کے بغیر کسی شخص کی انفرادی دعوت کو قبول نہ فرمائیں۔

محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ضلع میانوالی

(نوٹ) اس تجویز کو حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

صاحب فاضل دیوبند امیر: حافظ قادر بخش صاحب نائب امیر۔ مولانا شبیر احمد صاحب فاضل نعمانیہ نائب ناظم۔

نواں جنڈانوالہ میں جمعیۃ کا انتخاب

۱۷ر نومبر ۱۹۶۳ء کو نواں جنڈانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔ مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء ضلع میانوالی نے تقاریر فرمائیں اور ممبران جمعیۃ کے اجلاس میں نواں جنڈانوالہ کی مقامی جمعیۃ کا مندرجہ ذیل جدید انتخاب ہوا۔

امیر حضرت مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ۔ جناب منشی خاں صاحب۔
نائب ناظم جناب محمد حنیف صاحب۔
خازن۔ جناب میاں نیاز احمد صاحب۔

انتقال پرملال

سمندری ۱۱ر شعبان ۱۳۸۳ھ کو حاجی حشمت علی صاحب تقریباً اسی سال کی عمر پاکر اس دنیائے فانی کو چھوڑ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب مرحوم محمد حسین ظہور صابر۔ انور صابر [illegible] سمندری کے والد تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند نیک سیرت بااخلاق بزرگ تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد محمدیہ قاسمیہ نزد بخاری چوک سمندری ضلع لائلپور

مولانا حافظ محمد صادق صاحب اور حافظ سعید الرحمٰن صاحب کا دورہ

جمعیت سرگودھا کی سرگرمیاں

جمعیت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام تنظیم جمعیت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

۲۸ دسمبر چک ۱۳۱ ج ب و چک ۱۲۷ ج ب ہر دو مقامات پر امیر و ناظم اعلیٰ سے تنظیمی اور مالی فنڈ کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔

۳۰ دسمبر منڈی پھلروان۔ بعد نماز ظہر راؤ محمد یٰسین صاحب نائب امیر کی صدارت میں عہدہ داران کا اجلاس ہوا۔ جس میں دفتر کے قیام۔ مالی فنڈ و دیگر امور کے بارے میں مولوی محمد صادق صاحب نے ضروری ہدایات کیں۔ میلوال۔ شیخ منظور احمد صاحب ناظم اعلیٰ سے ضروری بات چیت کی گئی۔ چک ۱۵ شمالی۔ امیر صاحب جمعیت چک ۱۵ سے مالی فنڈ و دیگر امور کے لئے بات چیت کی گئی۔ ۳۱ دسمبر۔ جھاوریاں۔ مولانا مولابخش صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت جھاوریاں سے مالی فنڈ و دیگر تنظیمی دورہ کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام جھاوریاں ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام عنقریب دار المطالعہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ افتتاح کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے۔

دار المطالعہ کا افتتاح حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر سرگودھا کریں گے۔ کوٹ لکھو۔ مولانا محمد سرور صاحب سے جماعتی امور کے متعلق باتیں کی گئیں۔

حکومت مغربی پاکستان سے چکوال میں ریکارڈنگ

آپ کے اخبار کی وساطت سے ارباب اقتدار کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں لاؤڈ سپیکر کا استعمال قطعی طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کیا وہاں پر چکوال کی فحش ریکارڈنگ کو وقت نماز اور جمعہ کے خطبات میں بھی بند نہیں کرایا جا سکتا۔ میں ارباب اقتدار سے گذارش کروں گا۔ کہ وہ ریکارڈنگ کو بند کرے ورنہ اسے ایک دن احکم الحاکمین کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفتہ وار اجتماع

آج مورخہ ۶۴-۱-۴ بعد نماز عشاء مدینہ مسجد کوٹ ادو میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا عبدالغفور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفرگڑھ نے حاضرین سے خطاب فرمایا بعد میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک میں عموماً اور ضلع مظفرگڑھ میں خصوصاً گندم کی گرانی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے وزیر خوراک اور مغربی پاکستان کے فوڈ گرین ڈائریکٹر و ضلع مظفرگڑھ کے ڈپٹی فوڈ کنٹرولر سے اپیل کرتا ہے۔ کہ کوٹ ادو میں بھی گندم کے ڈپو کھولے جائیں۔ تاکہ عوام کو ارزاں نرخ پر اناج مل سکے

(۲) یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ شہر کوٹ ادو سے ملحق علاقہ کو (جو کہ حدود کمیٹی کے قریب آباد ہو چکا ہے) کمیٹی میں شامل کر لیا جائے۔ تاکہ انہیں بھی صفائی اور روشنی وغیرہ دوسری شہری سہولتیں مہیا ہو سکیں۔

قرارداد

مسلمانان جہلم کا یہ عام اجتماع قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر یونانیوں وحشیوں کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف یہ کہ یو۔ این۔ او میں ترکی حکومت موقف کی تائید کرے۔ بلکہ خود بھی مثبت طور پر ان مظالم کے تدارک کے لئے یو۔ این۔ او۔ میں تحریک پیش کرے۔

قرارداد

مسلمانان جہلم کا یہ عام اجتماع حضرت بل کے واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اسے ایک سوچی سمجھی سازش سمجھتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری مسلمانوں کو ہندو سامراج سے آزاد کرانے کے لئے جلد از جلد جہاد کا اعلان کرے جمعیۃ علماء اسلام کے ایک لاکھ رضاکار جہاد کشمیر کے لئے تیار ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کے مطالبات قابل توجہ حکومت و حکام

اگرچہ جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا یہ عظیم الشان جلسہ دو ماہ پہلے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب تھرپارکر کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ جبکہ ناظم اعلیٰ مرکزی ناظم مولانا حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری نے دورہ فرمایا تھا۔ اور اب اس عظیم اجتماع کے حالات شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر مسلمانان میرپور خاص کے اہم مطالبات حکومت کو آگاہ کرنے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

مطالبات و قراردادیں

۲۔ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا یہ اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان پر واضح طور پر یہ ظاہر کر دے۔ کہ پاکستان کا بقا اور استحکام صرف اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کے سادا اور پیارے اصول یہاں رائج ہوں۔ اور کتاب و سنت کے قوانین نافذ ہوں۔ اور قرآنی روشنی میں سربراہ مملکت و حکام ارکان دین کے پابند ہوں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت کو خصوصی توجہ دلاتا ہے۔ کہ حرام اور غیر شرعی ادارے اور زنا کے تمام اقسام کو خلاف قانون قرار دیا جاوے اور بے پردگی کی وبا کو ختم کر دیا جاوے خاص طور پر میرپور خاص شہر میں سیر و تفریح کے لئے فاحشہ طوائفوں کی آمد و رفت بند کئے جانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴۔ یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کو یہ مشورہ دیتا ہے۔ کہ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی افواج کے اجتماع سے خوفناک صورت پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کے پیش نظر عوام کو اجتماعی طریقہ پر منظم ہونے کے لئے معقول سہولتیں دی جاویں تاکہ رضاکارانہ طور پر ملک اور قوم کی خدمت کی جا سکے۔

(۵) یہ اجلاس جناب ایس پی صاحب تھرپارکر کے اس حسن انتظام سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ جو لیفوررو کے حالیہ مو میلے میں پولیس نے تمام فاحشہ طوائف عورتوں کو میلے سے بیدخل کر کے لوگوں کو زناکاری سے بچا لیا۔ جناب ایس پی صاحب سے مزید امید ہے کہ وہ چوری ڈکیتی وغیرہ جرائم کے ختم کرنے میں بھی پوری پوری کوشش فرمائیں گے اور دیگر میلے جات میں بھی یہی انتظام رکھ سکے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب تھرپارکر سے قوی امید ہے۔ کہ وہ اپنے حدود علاقہ میں خاص طور پر نمائشوں اور دیگر اداروں میں خلاف شرع کاموں روک تھام کے احکام جاری فرمائیں گے

(۶)۔ یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ضلع تھرپارکر میں زرعی زمینوں میں جو تیزی سے کلر پیدا ہو کر اراضی بے کار ہوتی جا رہی ہے۔ اور زمینداروں کو پانی کی کمی کی جو دشواریاں پیش ہیں۔ ان کا انسداد کرتے تجاویز اور کاروائیوں کی عملی جامہ پہنایا جاوے۔ تاکہ اقتصادی حالت بہتر ہو۔

(۷) یہ اجلاس میرپور خاص کے عوام کی طرف مندرجہ ذیل پیش کردہ شکایت کی تائید کرتا ہے۔ کہ سابق علاقہ سندھ سے بالعموم اور میرپور خاص سے بالخصوص مہاجرین کی رہائشی مکانات اور اراضیات زرعی سے بیدخلی کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور یہاں جس ہندو نوازی پالیسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور اس پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور صدر پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ فی الحال مہاجرین کو تباہ ہونے سے بچایا جاوے۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ ایک غلط آرڈیننس جون ۱۹۶۲ء کی وجہ سے علاقہ کا بیشتر حصہ دوبارہ ہندوؤں کے قبضے میں منتقل کر دیا جائے گا۔ جس سے ہزاروں باشندگان ملک پہلے کی طرح بےگھر ہو جائیں گے۔ جس کا انتظام اور آبادکاری کے نئے مسائل کا دروازہ کھول دیگا۔ ہندو آرڈیننس کا سہارا لے کر جو ہندو بھارت سے واپس لوٹ کر اپنے مال کی بدولت دوبارہ پاکستانی بن رہے ہیں۔ اور غلط مقدمات سے فتنہ کھڑا کر کے دوبارہ قابض ہو رہے ہیں۔ ان کی چھان بین کرائی جائے۔ اور قانونی طور پر فوری بندش عائد کی جائے تاکہ مہاجرین اس نئی مصیبت سے نجات حاصل کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام جہلم

علماء کرام کے مشورہ سے عائلی قوانین میں ترمیم کر کے مسلمانوں کے اضطراب کو رفع کیا جائے۔ ملک میں عیسائی مشنری سرگرمیوں کو بند کیا جائے۔

۳۱ دسمبر جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع بھر کے تقریباً پچاس ممبروں نے شرکت کی۔ اجلاس سے امیر ضلع جہلم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب چکوال نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں اس وقت اسلام کے نام پر نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں مسلمان اس وقت متحد ہو کر باہمی رنجشوں اور رقابتوں اور فروعی اختلاف کو دور کر کے موجودہ بے راہ روی کا انسداد کریں۔ مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ نے جماعتی سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کیں مولانا نے بتایا کہ اس وقت ضلع میں جمعیت کی ۲۹ شاخیں۔ ۴ دفتر اور چار دار المطالعے قائم ہو چکے ہیں۔ اجلاس سے سید محمد عبداللطیف شاہ صاحب ریٹائرڈ سیشن جج نے بھی خطاب فرمایا

سرگودھا کے سٹوڈنٹس کا ایمان افروز بیان

سرگودھا۔ سلام و مسنون۔ ۲۰ دسمبر کے روزنامہ آفاق میں پاکستان سٹوڈنٹس یونائیٹڈ فرنٹ کے صدر شیخ خورشید احمد کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں موصوف نے عائلی قوانین کو قرآن وسنت کے عین مطابق قرار دیا ہے۔ معلوم نہیں موصوف کو یہ بیان دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ بیان سے فرنٹ کے وقار کو نقصان پہنچے گا۔ جب کہ ملک کے تمام علماء کرام نے متفقہ طور پر ان قوانین کو قرآن وسنت کے منافی قرار دیا ہے اور اب تو حکومت نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ اس میں کئی دفعات غیر اسلامی ہیں۔ چنانچہ خان عبد الصبور خاں حزب اقتدار کے قائد نے فرمایا ہے کہ حکومت جلد آرڈیننس کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے ایک ترمیمی بل پیش کر رہی ہے۔

تو اب اس قسم کے بیان بازی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس قسم کے بیانات سے اس مسئلے کو الجھایا تو جا سکتا ہے لیکن سلجھایا نہیں جا سکتا۔ علماء دین کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں انہوں نے تو اپنی زندگیاں اسلام کے لئے ہی وقف کر رکھی ہیں۔ ایک عام طالب علم کو جو کہ صرف ونحو کے معمولی قواعد سے بھی روشناس نہیں ہے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ علماء کی بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرے اور علماء کے وقار کو نقصان پہنچائے

ہم محترم خورشید صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ آئندہ وہ شرعی احکام کے متعلق فتوے بازی سے پرہیز کریں اور اپنے سابقہ بیان سے رجوع کریں۔"

اس بیان پر مندرجہ ذیل سٹوڈنٹس کے دستخط ہیں

محمد رفیق انور بٹالوی بی اے۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا
سرفراز نیازی۔ بی۔ اے " "
عبد الحمید فرحت بی اے " " "

مکتبہ اشاعت اسلام میں جانشین شیخ التفسیر کی تشریف آوری

لاہور مورخہ ۱۰ر جنوری مولانا محمد احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گنج مغلپورہ کی دعوت پر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ اور ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر مدیر خدام الدین اور دیگر معززین مکتبہ اشاعت الاسلام گنج مغلپورہ میں تشریف لائے مولانا موصوف نے مکتبہ کی کارگزاری کی تحسین فرماتے ہوئے دعا کی مکتبہ کے سرپرست مولانا حافظ خالد محمود صاحب کی جانب سے مولانا کو تاریخی دستاویز "عقائد علماء دیوبند" المہند علی المفند اور دیگر مکتبہ کی اشاعت کردہ کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں اور فرمایا کہ موجودہ دور میں ایسے نایاب قیمتی لٹریچر کی اشاعت کی اشد ضرورت تھی۔

جمعیۃ علماء اسلام میرہ کا جلسہ

۱۰ر جنوری بعد نماز جمعہ۔ جمعیۃ علماء اسلام میرہ کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا عبد المالک صاحب میانہ منعقد ہوا جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ بعد ازاں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے ایک محققانہ خطاب سے حاضرین کو مستفیض فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ مسلمانوں کی فلاح وبہبود صرف قرآن وسنت کی پیروی میں مضمر ہے اور مسلمان اپنا معاشرہ اسلامی احکام کے تحت ڈھالنے کی کوشش کریں تقریر ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

حضرت بل سے موئے مبارک کی چوری کشمیری عوام کی قتل وغارت اور کلکتہ میں مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور طے پایا کہ موئے مبارک کی چوری سے نہ صرف پاکستان بلکہ سارے عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں نیز قبرص میں ترکوں کے قتل عام پر بھی اظہار تشویش کیا گیا۔

بعد ازاں جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

عبد الرزاق قاسمی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام میرہ

جیکب آباد میں نظام جمعیت کی توسیع

محترم احمد خان صاحب ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کندکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب حاجی میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے دورہ فرما کر گوٹھ عددی میں مندرجہ ذیل انتخاب فرمایا:۔ امیر حاجی جان محمد صاحب۔ نائب امیر حاجی محمد عاقل صاحب۔ ناظم حاجی دین محمد صاحب۔ نائب ناظم محمد علی صاحب۔ خزانچی غلام علی صاحب۔

فدایان حضرت مولانا قاری محمد علیمی صاحب متوجہ ہوں

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا قاری محمد علیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں جہاں اور جس جس مقام میں اپنے پروگرام کے تحت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ اسی مقامات کو بحال رکھنے کے لئے مولانا قاری مرحوم ومغفور صاحب تقریر فرمایا کریں گے؟ جن حضرات کو تقریر کرانے کی ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت رکھیں۔

پتہ۔ پنڈ عیدان چھیڈ معرفت حضرت مولانا مولوی عبد الحق صاحب خطیب جامع مسجد لوکو چھیڈ پنڈ عیدان بدست مولوی عبید اللہ صاحب ابن القاری رحمۃ اللہ علیہ

قافلہ سالار

از جناب حضرت مفتی قاضی الحاج عبد الصمد صاحب سربازی قلات

امیر و قافلہ سالار ما ہمہ عربی است   محمد عربی ہاشمی و مطلبی است
شفیع جملہ امم خاتم جمیع رسل   برائے جن و بشر مرسل خدا و نبی است
صفات و ذات کمالات او برون ز حساب   بہر چہ نسبت او میکنیم بے ادبی است
چہ خوش! کہ صاحب خلق عظیم و شافع خلق   بذکر و مدحت او در لسان رطبی است
اطاعتش بہ شمار اطاعت رب است   بدیں رموز نفہمد کسے بدانکہ غبی است
چو محو ساخت ازیں ملتش جملہ ادیاں را   بنائے دین دگر بالیقین ز بو لہبی است
چو ختم گشت نبوت بذات اقدس او   گماں مبر بہ کسے کو بروزی است و نبی است
بذات ساقی کوثر امید ہا دارم   بروز حشر کہ فریاد ہا ز تشنہ لبی است
ز قادیانی و پرویزیاں صلاح مخواہ   غلام باغی و خیرے ازو؟ چہ بو العجبی است
غلام باغی او بے نصیب و محروم است   سبب مپرس کہ حرماں او ز بد نسبی است
اساس فتنہ کہ از خواجگان لندن بود   بنائے مذہب ایشاں ز لعبت ذہبی است
تمام مذہب شاں بر بنائے الحاد است   ہمہ دعاوی شاں پر ز کفر و بے ادبی است
غلام خواجۂ ہر دو سرا سبب سربازی   ستودہ ذات کہ نامش محمد عربی است

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام

مجلس اصلاح معاشرہ کا پندرہ روزہ اجلاس ۲۹۔ ۳۰ دسمبر کی درمیانی رات ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب امیر جمعیۃ کی تجویز پر حضرت مولانا محمد علیم صاحب صدر مدرس سراج العلوم بہول نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ امیر جمعیۃ نے ملکی حالات کے ماتحت اصلاح معاشرہ پر زور دیا اور ایک نیا عہد کیا گیا کہ کتے ریچھ وغیرہ کے تماشوں میں شامل نہ ہوں گے۔ اور حتی الامکان منع کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد دو تجاویز ایک محمد عباس خان ابراہیم زئی کی جانب سے بابت آبادی مساجد اور دوسری محمد جان اعوان کی طرف سے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو کہ ممبروں کی جانب سے پیش شدہ تجاویز پر غور اور عملی شکل دے۔ امیر جمعیۃ نے ممبروں کے احساس کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ کی تعداد بڑھ جائے۔ چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے محلہ وار اجلاس مقرر ہوئے۔ اور اب جمعیۃ کا ایک وفد بسرکردگی امیر جمعیۃ شبینہ گشت کر رہے ہیں اور بحمد اللہ عامۃ المسلمین توقع سے زیادہ اس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دولت استقامت سے نوازیں آمین۔

از دفتر جمعیۃ علماء اسلام۔ کلاچی۔

مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور کا تیار کردہ

سُرمہ مفیدِ نظر

ہمارا یہ سرمہ ۳۰ سالہ تجربہ شدہ ہے جو آنکھوں کی تمام تکالیف کا مجرب علاج ہے۔ اسکا مستقل استعمال ضعف بصارت کو دور کرکے بینائی کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ سرمہ بہت قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے۔ غرضیکہ جس نے ایکدفعہ منگایا ہمیشہ کا گاہک بن گیا۔ [illegible] نظر محکم رکھنے روزانہ استعمال کی عادت عینک تک چھڑا دیگی۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

تولہ کی شیشی سال بھر چلے گی قیمت تین روپے ۳/- [illegible]
محصولڈاک بذریعہ پارسل [illegible]

ملنے کا پتہ

امان اللہ اینڈ برادرز جنرل سپلائرز دار الامان وسن پورہ لاہور

رسالہ تلاش صحت مفت طلب فرمائیں۔

پاکستان کے علماء افریقہ کے تبلیغی دورے سے کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۰ جنوری۔ پاکستان کے علماء حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب صدر مدرسہ تعلیم الفرقان کراچی اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبد الحق حقانی سنٹرل افریقہ اور ایسٹ افریقہ کے تبلیغی دورے کے بعد ہوائی جہاز سے کراچی پہنچ گئے۔ ڈھائی ماہ کے تبلیغی دورے میں کینیا۔ ٹانگانیکا۔ زنجبار۔ نیاسا لینڈ اور روڈیشیا کے بڑے سے بڑے شہروں سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے گاؤں کا کامیاب دورہ فرمایا۔ علماء نے اس دورے میں تقریباً پچاس بڑے اور چھوٹے وعظ کی مجلسوں کو خطاب فرمایا۔ وعظ کی مجلسوں میں شرکت کے لئے لوگ پچاس اور ساٹھ میل دور تک کا سفر کیا کرتے تھے۔ واضح ہو کہ پاکستان کے علماء نے ایسٹ افریقہ کی سنی جماعت کی دعوت پر یہ تبلیغی دورہ کیا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ (مولانا) عبد الصمد مدرس مدرسہ تعلیم الفرقان چاکیواڑہ۔ کراچی۔

مجلس شوریٰ کلور کوٹ

۱۵ دسمبر کو مجلس شوریٰ کلور کوٹ کے اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ مولانا عبد الرزاق صاحب مدظلہ نے درس قرآن پاک دیا اور انہی کی تجویز پر فیصلہ ہوا کہ آئندہ ہر اجلاس میں درس قرآن پاک ہو اور ہر ماہ ایک مرتبہ ملکی حالات پر تبصرہ۔ مولانا نے فرمایا کہ جس طرح بارش سے کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں اسی طرح درس قرآن اور ذکر خدا و رسولؐ سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ و تبارک کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں قسم ہے رب تیرے کی نہیں وہ لوگ مومن جن کے درمیان آپ فیصلہ کر دیں اور وہ دل میں تنگی لا دیں۔ فرمایا آپ نے سنا ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان فیصلہ فرماتے ہوئے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مسلمان کہلانے والا اسے حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا شاید کہ عمرؓ میری رعایت فرمادیں جس پر حضرت عمرؓ نے مسلمان کو قتل کر دیا کہ جو حضور کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرے میرا فیصلہ اس کے حق میں یہ ہے۔ آپ نے آہ سرد بھرتے ہوئے فرمایا کہ آہ آج ہمارے مسلمان بھائی یہ جانتے ہوئے بھی عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اسمبلی میں ان کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اس کی تنسیخ کے بل کی مخالفت میں ووٹ دیتے ہیں حالانکہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو ناراض کیا ہے عوام کا دل دکھایا ہے۔ اور قوم کا حق ادا نہیں کیا جس کے لئے عنقریب ایک بہت بڑی عدالت میں ان کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بعد از دعائے خیر اجلاس برخاست ہوا۔

محمد طاہر منصور۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کا شاندار تنظیمی صوبائی دورہ

جمعیت کی تشکیل

مورخہ ۲ جنوری بروز جمعرات شام کو جمعیۃ علماء اسلام کا وفد زیر قیادت امیر صوبہ حضرت مولانا نور محمد صاحب و ناظم اعلیٰ صوبہ حافظ محمد شفیع صاحب سالار اعظم صوبہ حاجی کرامت اللہ صاحب و ناظم صوبہ حکیم نواب الدین صاحب و ناظم دفتر و مبلغ حضرت مولانا رانا معین احمد صاحب ٹنڈو جام پہنچا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد کہار میں مولانا نور محمد صاحب و مولانا رانا معین احمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور صبح کو مولانا رانا معین احمد صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔

۳ جنوری بروز جمعہ صبح جمعیۃ کا وفد ٹنڈو جام سے مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم بستی مونگین کاتر ضلع حیدر آباد میں پہنچا۔ نماز جمعہ سے عصر تک تقریریں ہوتی رہیں۔ قبل نماز جمعہ حضرت مولانا نور محمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بتائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت مولانا رانا معین احمد صاحب نے تقریر شروع کی۔ جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور مودودیت و پرویزیت کی حقیقت کھلی طرح سمجھائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب نے عوام کو جمعیۃ سے تعاون پر زور دیا۔ عوام نے تعاون کا یقین دلایا کہ ہم مال و جان سے جمعیۃ کے ساتھ ہیں۔ سامعین کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی جس میں ارد گرد کے علماء حضرات اور رؤساء شامل تھے۔

طعام کا انتظام سب کے لئے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم نے بہترین طریقہ پر کیا۔ وفد کی آمد و رفت کا انتظام بھی مولانا موصوف نے کیا۔ علماء و رؤساء و سامعین حضرات جمعیۃ میں داخل ہوئے۔ اور وعدہ کیا کہ ہر گاؤں میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کریں گے۔ بر وقت اخبار ترجمان اسلام جاری کرایا گیا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا اور قرار دادیں پاس ہوئیں۔

امیر: حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب۔
ناظم اعلیٰ: رئیس اعظم محمد بخش صاحب۔
ناظم: اللہ بچایا صاحب۔ سالار: ولی اللہ صاحب۔
خزانچی: میاں عبد الکریم صاحب۔

قرار دادیں

(۱) حضرت مولانا قاری محمد [illegible] صاحب مرحوم مولانا داؤد غزنوی صاحب کی وفات پر یہ اجتماع رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) [illegible] کو کوئی رعایت نہ دی جائے۔

(۳) مودودیت مرزائیت اور اشتراکیت سے عوام کو نفرت دلائی جائے۔

(۴) مسلمانان علاقہ ٹنڈو [illegible] حیدر آباد کا یہ عام اجتماع مظلوم قبرصی مسلمانوں کے قتل عام پر یونانی وحشیوں کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ [illegible] اور ترکی حکومت کے موقف کی تائید کرے۔ بلکہ خود بھی مثبت طریق پر ظالم کے تدارک کے لئے [illegible] کرے۔

(۵) مسلمانان کشمیر و بھارت پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان پر یہ اجتماع عظیم غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جہاد کا اعلان کیا جائے۔

حج سے پابندیاں دور کی جائیں

حضرت مولانا محمد حبیب اللہ خان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام و خطیب جامع مسجد منڈی ہنگو ضلع کوہاٹ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر شدید احتجاج کیا کہ حکومت حج کے سلسلہ میں زر مبادلہ کی مشکل پیش کرتی ہے۔ حالانکہ شراب وغیرہ پر زر مبادلہ خرچ ہو رہا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان چیزوں کو بند کر کے اسلام کے مقدس فریضہ حج کے لئے ہر مسلمان کو اجازت دی جائے۔ عوام نے تحسین کرتے ہوئے ہاتھ کھڑے کر کے اس تجویز کو منظور کیا ہے۔

ناظرین
خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سلاجیت مصفّٰی کے فوائد

سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے، پیشاب کی کثرت، معدہ اور جسم کی کمزوری، سردی، نزلہ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام [illegible] ضلع ہزارہ نیز ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ فی سیر ۱۲۰ روپے۔ حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں خاص رعایت ہوگی۔

دفتر ترجمان اسلام بیرون دروازہ
لاہور

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب: جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب جدواری عنبری: نزلہ، زکام، کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض سرمانہ کو دور کر دیتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۱۲ روپے۔ تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا

حب نشاط افزا: یہ گولیاں مشک، زعفران، خالص سلاجیت اور ہر قسم کی قیمتی ادویات سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت: یہ گولیاں دل و دماغ و اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ۸

دینی مدارس

مدرسہ تجوید القرآن فاروقی مسجد کراچی

بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۸۳ھ بعد نماز عصر بمقام مدرسہ تجوید القرآن فاروقی مسجد میں مدرسہ کے علم قراءۃ و تجوید کے فارغ التحصیل طلبہ کا پانچواں جلسہ دستار بندی منعقد ہوا جس میں جامعہ ازہر مصر کے قاری شیخ محمد عطا سلیمان رزقی مدظلہ، جناب مولانا منتخب الحق صاحب مدظلہ ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ کراچی یونیورسٹی، جناب مولانا منظور تنہا صاحب مدظلہ پروفیسر کراچی یونیورسٹی، دیگر قراء و علماء اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

یہ مدرسہ تقریباً چودہ سال سے جناب قاری عبدالمالک صاحب کی زیر سرپرستی علم قراءۃ و تجوید اور حفظ قرآن کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ گزشتہ سالوں میں ۳۴ طلبہ آپ سے سند فراغ لے چکے ہیں اور الحمدللہ امسال بھی پانچ طلبہ نے روایت حفص اور ایک طالب علم نے حفص و سبع قراءت کی تکمیل کی۔ درجہ حفظ میں اس سال دو طلبہ نے قرآن مجید حفظ ختم کیا۔ بعد دستار بندی و تقسیم اسناد مدرسہ ۱۰ شوال تک کے لئے بند ہو گیا۔

مدرسہ مفتاح العلوم سبی
کا سالانہ جلسہ

حسب دستور اس دفعہ مدرسہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ شوال المکرم مطابق ۲۷، ۲۸، ۲۹ فروری یکم مارچ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مدرسہ ہذا کے وسیع احاطہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت درخواستی صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب دین پوری کے علاوہ بلوچستان اور سندھ کے دیگر علماء کرام بھی شرکت فرمائیں گے۔

مدرسہ قاسمیہ لنڈیوالہ ضلع بنوں کا
سالانہ امتحان

دارالعلوم قاسمیہ کا امتحان ۲۹ دسمبر ۱۹۶۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۸۳ھ کو ہوا۔ امتحان شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب مدرسہ روضۃ الادب لنڈیوالہ اور جناب حضرت مولانا محمد اکبر [illegible] نے لیا۔ طلبہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوئے۔ ممتحنین حضرات بہت خوش ہوئے اور مدرسہ کے لئے دعا کی۔

مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کی کامیابی

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو عرصہ آٹھ سال سے علوم دینیہ کی تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ملک کے علماء و صلحاء اور شرفاء کا اعتماد اس مدرسہ کو حاصل ہے۔ مدرسہ ہذا کی کوئی خاص مستقل آمدنی نہیں ہے۔ محض توکل علی اللہ ملی عطیات، صدقات اور زکوٰۃ و عشر سے کام چل رہا ہے۔ مقامی طلبہ کے علاوہ دوسرے اضلاع کے طلبہ بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امسال [illegible] تعمیر کرائے اور [illegible] کے تحت [illegible] طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مسافر طلبہ کے خورد و نوش اور قیام و طعام و دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہوتا ہے۔ مدرسہ کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر تعلیم کے لئے مزید درسگاہوں اور اساتذہ کے لئے رہائشی عمارات کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جامع مسجد مظاہر العلوم بھی زیر تعمیر ہے۔ من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ (جو شخص مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتے ہیں۔ الحدیث او کما قال) اس لئے ہر شخص اور بالخصوص علاقہ کوٹ ادو کے مخیر حضرات کا فرض منصبی ہے کہ مدرسہ و مسجد دونوں کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، نیز صدقات و زکوٰۃ و عشر اور عطیات نکالتے وقت مظاہر العلوم کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

گورنر مغربی پاکستان اور صدر مملکت
سے اپیل

مکرمی! رمضان المبارک کا مہینہ تمام مسلمانوں کے نزدیک بابرکت مہینہ سمجھا جاتا ہے۔ اس مکرم و معظم مہینہ میں بھی دیگر مہینوں کی طرح فحش [illegible] بے حیائی، سینما شو اور ریڈیو ریکارڈنگ جاری رکھنا جملہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

پاکستان کو محض اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور لا الہ الا اللہ کا یہی مطلب سمجھا جاتا تھا کہ گانے بجانے، ڈانس، بے حیائی، شراب، زنا بند کئے جائیں گے، اسلامی تہذیب اور اسلامی احکام کو جاری کیا جائے گا، اور اس لئے مسلمانوں نے اپنے خون کی ندیاں بہا دیں۔

میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب ملک محمد امیر خان صاحب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ رمضان المبارک جیسے متبرک مہینے کے آداب و احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ صرف جملہ بے حیائی کے اڈوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا حکم جاری فرمائیں [illegible] [illegible] [illegible]

جامعہ مدنیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری

اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ایک دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ عرصہ تین سال ہوا کہ قائم کیا گیا۔ اس نے اس قلیل مدت میں حیرت انگیز ترقی کی۔ اس وقت اس کے شعبے (۱) درس نظامی دارالعلوم دیوبند کے طرز پر (۲) حفظ و ناظرہ قرآن اور تجوید (۳) مدرسۃ البنات (۴) شعبہ تبلیغ و اشاعت (کتب خانہ) (۵) تعمیر و توسیع کا کام جاری ہے (۶) بیرونی طلبہ کے لئے مطبخ کا بھی انتظام ہے۔ (۷) ایک پرائمری سکول بھی ہے جس میں طالبات کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

الحمد للہ اس کے امتحان میں بہترین نتائج کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور حساب و کتاب جناب شیخ نیاز احمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی (ریٹائرڈ محکمہ تعلیم) نے معائنہ کرنے کے بعد بہت سراہا ہے۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس طرح مستقل تعمیری کام کرنے والے اداروں کی پوری پوری حوصلہ افزائی کریں۔ امدادی رقوم بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔ حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

شائقین فن تجوید کے لئے مژدہ
ماہ رمضان المبارک کا خاص پروگرام

امسال مسجد نقشبندی محلہ کمہار منڈی نزد دہلی پھاٹک میں زیر اہتمام جامعہ موسویہ نقشبندیہ مشق و تجوید کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت مولانا الحاج القاری محمد اسماعیل النقشبندی (مہتمم جامعہ موسویہ) تلمیذ خاص شیخ القراء حضرت مولانا القاری عبدالوہاب المکی (لاہوری) تعلیم دیں گے۔ اوقات تعلیم یہ ہیں۔

صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک روزانہ۔ اہل ذوق حضرات اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

داخلہ ۲۸ شعبان المعظم سے یکم رمضان المبارک تک ہوگا۔

داخلہ و مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔ فاروقی کیپ ہاؤس اکبر روڈ بیرون حرم گیٹ ملتان۔

پاکستانی علاقہ میں پہلا دارالعلوم
دارالاسلام [illegible] رابطہ آلائی کو

علاقہ اسلام پور علاقہ آلائی میں تحصیل علم کا سلسلہ گھٹتا جا رہا تھا۔ اور کوئی خاص انتظام نہیں تھا۔ اس بنا پر ہم نے آلائی میں ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ جس میں پہلے سے ۵۰ طلبہ نے کل علوم کا پڑھنا شروع کیا۔ پچھلے سال بھی ان کو اچھی طرح پڑھایا گیا۔ اور امسال تو اس سے دوگنی اچھا ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ اب طلبہ اور مدرسین بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ پچھلے سال مدرسین کی تعداد چھ تھی۔ اور اس سال آٹھ ہو گئی ہے۔ موجودہ مدرسین صاحبان کے نام یہ ہیں:-

صدر مدرسین مولانا محمد ایوب صاحب فارغ دیوبند۔ نائب صدر مولوی محمد ولایت صاحب فارغ دیوبند۔ مولانا محمد بشیر صاحب فارغ سوات (سیدو شریف)۔ احقر سید قاضی شاہ صاحب فارغ اکوڑہ خٹک۔ احقر عبدالاحد صاحب فارغ کوئٹہ (بلوچستان)۔ مولانا جلال خالق صاحب فارغ سوات (سیدو شریف)۔ احقر عبدالرحیم صاحب فارغ سوات (سیدو شریف)۔ مولوی عبدالقدیر صاحب فارغ اکوڑہ خٹک۔

سب طلبہ کو اطلاع عام ہے کہ اس دارالعلوم میں ان کے لئے ہر قسم کا انتظام موجود ہے۔ جو آنا چاہیں تو ماہ شوال کے اندر اندر پہنچ جائیں۔

خوشخبری

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نے الحمدللہ کہ قلیل عرصہ میں ترقی کر کے اب باقاعدہ علوم عربیہ کی جملہ کتب کی تدریس کا مکمل انتظام کر لیا ہے۔ عربی فارسی، مولوی فاضل، منشی فاضل کی مکمل تیاری طلبہ کو کرائی جائے گی۔ بیرونی طلبہ کے جملہ مصارف قیام و طعام کتب پارچات روشنی مفت مدرسہ کی طرف سے مہیا کی جائے گی۔

اہل خیر صدقۃ فطر، زکوٰۃ سے مدرسہ کی امداد فرمائیں۔

داخلہ ۵ شوال سے شروع۔

محمد قمرالدین، صدر شعبہ تبلیغ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بستی بخوار خان۔

بدل اشتراک

سالانہ چندہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس پیسے
فی پرچہ	۱۲ نئے پیسے

No : 67715
Regd. L. No. 7132

EKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
NO 7 | 24 Januaty 1964 | 8 Ramjan 1383 | Price 12 Paisas NO 4

علماء کا طوائف سے نکاح

روزنامہ امروز لاہور نے اپنی ۱۰ جنوری کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ

"مجلس وقار ملت کے سیکرٹری جنرل عبد علی مرزا نے ملک کے ممتاز شیعہ و سنی مذہبی علماء سے اپیل کی ہے۔ کہ طوائفوں سے شادی کریں تاکہ عوام کو بھی تحریک ہو اور وہ ان بدقسمت عورتوں کو اپنے حلقہ زوجیت میں لینے پر رضامند ہو سکیں۔ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ طوائفوں کو باعزت زندگی بسر کرنے کی ہر کوئی تلقین کرتا ہے لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ راندہ معاشرہ عورتیں، ہمارے معاشرے کا جزو دوبارہ کیسے بنیں۔ چکلے بند کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ چکلے بند کرنا محض ان عورتوں کو معاشرے کا جزو تسلیم کرنے سے انکار کرنے کے مترادف ہے جس شخص کو آپ محض دھتکارتے رہیں اور سماج میں آبرومندانہ طریقہ پر دوبارہ بحال نہ کریں۔ وہ پیشہ سے اطوار کیسے چھوڑ سکتا ہے۔"

ہمارے شیعہ دوست کا یہ مضمون آپ بار بار پڑھئے۔ اس میں آپ کو ان مغرب گزیدہ اور فیشن زدہ افراد کے اس قول کی تائید نظر آئے گی کہ چکلے بند کرنے سے ملک کی اخلاقی حالت کو نقصان پہنچے گا۔ عبد علی مرزا صاحب اپنی طرف سے لکھتے تو یہ نئی بات نہ ہوتی۔ مگر وہ کسی مجلس وقار ملت کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے لکھتے ہیں۔ جس سے ان کی مجلس بے وقار ہو کر رہ جاتی ہے۔

مرزا صاحب نے علماء کو کنجریوں سے نکاح کی ترغیب دی ہے۔ حالانکہ ہزاروں کنجر بھی ان سے نکاح کرنے کو تیار ہیں اور مناسب بھی یہی ہے (الخبیثٰت للخبیثین) گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں۔ مرزا صاحب رنڈیوں کو معاشرہ میں آبرومندانہ طریقہ سے لانا چاہتے ہیں تو علماء کو ہی مخاطب کرنے کی زحمت کیوں دی۔ اس کے لئے تو بڑے بڑے قزلباشوں، نوابوں سرداروں اور چودھریوں کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ علماء کا نام لے کر تو آپ رنڈیوں کو نکاح سے اور متنفر کرتے ہیں ان کے لئے تو آپ لوگوں کے موٹے پلنگ۔ موٹریں اور کوٹھیاں زیادہ باعث ترغیب ہوں گی۔ اور مرزا صاحب اجازت دیں تو ایک مشکل ہم بتا دیں۔ متعدد کنجریاں نہ اپنے کو گنہ گار سمجھتی ہیں نہ نکاح کی ضرورت محسوس کرتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم زنا نہیں کرتیں بلکہ متعہ کرتی ہیں ایک اور بات بھی ہے کہ آپ کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ گویا آبرومندانہ معاشرہ کا جزو اپنے کو نہیں سمجھتیں۔ جناب والا! ان کے ہاں جب مجلس ہوتی ہے اور ان کی کمائی کی پکی ہوئی دیگیں کھائی جاتی ہیں اور کھانے والے اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ اس سے بڑھ کر اور کون سے آبرومندانہ معاشرہ کی تلاش کریں گی۔ اس معاشرے سے تو وہ معاشقہ کو بھی بہتر سمجھیں گی۔ خدا کرے ایسے واعظ ایسے ذاکر اور ایسے مفت پلاؤ خور اپنے طرز عمل کے نتائج پر غور کریں۔

جمعیۃ اہل حدیث میں انقلاب

ہم نے عنوان میں انقلاب لغوی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ کم و بیش ملک کے دو اڑھائی سو اہل حدیث حضرات نے جمع ہو کر جمعیۃ اہل حدیث کا نیا انتخاب کر لیا ہے۔ اس انتخاب کی ضرورت حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی رحمہ کی وفات کی وجہ سے پیش آئی۔ مرحوم جمعیت اہل حدیث کے امیر اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ ناظم اعلیٰ تھے۔ اب حضرت مولانا مرحوم کے فرزند جناب محمد ابوبکر صاحب غزنوی ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر قرار پا گئے۔ دونوں جرگوں کا اتحاد مرحوم کی وفات سے ہوا۔ كَبَّرَنِي مَوْتُ الْكُبَرَاءِ

ہوائی جنگ میں ۲ پاکستانی جاں بحق اور ۵۰ زخمی ہو گئے

۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء کو لاہور میں حسب معمول پتنگ بازی ہوئی۔ آج جب کہ انسان خود فضا میں جا رہا ہے اور چاند تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے ہم مسلمان بسنت کا تہوار روایتی پتنگ بازی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اس روز لاہور میں لاکھوں روپے ڈور (دھاگے) اور پتنگوں پر خرچ ہو جا
عوام کا بڑا حصہ چھتوں پر ہوتا ہے اور ہار جیت کے نعروں سے فضا گونجتی رہتی ہے اور اکث
ہوتا ہے کہ بچے چھتوں سے گر کر مر جاتے ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب بھی دو
اس ہوائی جنگ میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پچاس زخمی ہوئے اور چاقوؤں کی وارداتیں
ہوئیں۔ حالانکہ ایک مسلمان کی موت کے حادثہ پر لاکھوں تفریحوں اور خوشیوں کو قربان ک
ہے۔ کیا اچھا ہو کہ شہر کے بڑے اور حکومت کے نمائندے اس ترقی یافتہ زمانہ میں یہ کا
ہوائی جنگ بند کر دیں۔ جس کی ہار جیت میں مال و جان۔ وقت اور اخلاق کا نقصان برداشت
پڑتا ہے۔

ضلعی جمعیتیں احتیاط برتیں

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تمام ضلعی شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی صوبائی یا پا
سطح کے مسئلہ پر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی رہنمائی سے پہلے کوئی بیان دینے میں احتیا
ضروری ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے ایک طرف کفر و الحاد سے مسلمانوں کو بچانا ہے
طرف حکومت کو اسلامی قدریں قائم کرانے کے لئے آمادہ کرنا ہے۔ علماء کے سامنے ملک
اسلامی نظام کا قیام ہے جو موجودہ قوانین اور معاشرہ کو تبدیل کئے بغیر ناممکن ہے یہ کا
محنت قربانی اور فکر کا محتاج ہے۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ا

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ج حج کو روانگی

— جہلم۔ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے مہتمم اور جامع مسجد گنبد وا
خطیب حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمہ ۲۲ جنوری کو بذ
تیز رو حج کو روانہ ہو رہے ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا کی بخیر
واپسی کی دعا فرمائیں۔

مختار احمد الحسینی غفرلہٗ لاہور

حکومت پاکستان ہر شادی پر دو ہزار انعام دے گی

حکومت کو ضروری مشورہ

راولپنڈی کی خبر ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاک
کے برادرانہ تعلقات کو اور زیادہ بڑھانے اور پختہ کرنے کے لئے ایسے جوڑے (مرد و عورت)
۲۰۰۰ ہزار روپیہ بطور حوصلہ افزائی انعام دیا جائے گا۔ جو دونوں صوبوں میں رہنے والے آپس میں ش
کریں گے۔ حکومت کا یہ اقدام پیش نظر مقصد کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ مگر دو ہزار روپے کوئی
ہیں۔ ایک جوڑا جب ایک بار ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر ہوائی جہاز پر ماں باپ سے ملنے
اس کے دو ہزار روپے خرچ ہو جائیں گے۔ اس بارہ میں ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ یہ رقم بڑھ
دس ہزار روپے کر دی جائے۔ پھر یہ بھی سوچا جائے کہ دس ہزار غریب خاندانوں کے جڑ جانے سے
فائدہ نہیں ہو سکتا جو اونچے طبقہ کے سو خاندانوں کے ملاپ سے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ان خاندانوں
کے لئے ایک لاکھ روپیہ تجویز ہونا چاہیئے۔ پھر دیکھئے کتنے بڑے بڑے مخالف آپس میں دلی دوست ہو جا
اور اس سے بھی بہتر ہوگا کہ بڑے بڑے لیڈر اور وزراء بغیر انعام کے آپس میں شادیاں شروع کر دیں۔ زبان نہ سمجھ
بہتر ہے پہلے پہل ملکی مفاد کے لئے کچھ عرصہ اشاروں سے باتیں سہی۔ اور غریب عوام کے لئے ایک اور بہتر تجویز
جوڑا اپنے رفیق زندگی کے ملک میں بود و باش اختیار کرے اس کو حکومت سو روپیہ ماہانہ وظیفہ دیگی۔ اس صو
ان دو ہزار کی بھی ضرورت نہ پڑیگی۔ بلکہ عام مسلمان بی اے پڑھنے کے چودہ سال خرچ کرنے کی بجائے دوسرے صوبہ میں
کر کے رہ سکتے

۱۹

[illegible]

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۰۱
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۱
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
قیمت بارہ نئے پیسے
نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جلد ۷ ○ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۴ر۲ر جولائی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۷

نعت عقیدت بحضور ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وسلم)

(حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند)

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثناء اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار
تو بوئے گُل ہے اگر مثلِ گُل ہیں اور نبیؐ
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمسِ نہار
حیاتِ جاں ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ نورِ دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم ترے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مُرغ و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اڑا کے باد میری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضورؐ کے روضے کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مُشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

دیوبند اور مودودیت

(قسط ۳)

مولانا مودودی کے قلم نے جس زہر کو صحافت و انشاء کی گلکاریوں سے خام ذہنوں تک پہنچایا۔ ہرگز نہیں کہا جا سکتا، کہ وہ تنہا مولانا تک ہی محدود ہو کر رہ گیا۔ بلکہ پوری جماعت ہند کی ہو یا پاکستان کی مولانا کے فکر و نظر سے شعوری یا غیر شعوری طور پر جڑی ہوئی ہے۔ اس لئے دین کی حفاظت کے ان طاقتور وسائل سے بے اعتمادی کا یہ صور قیامت کے ہنگامۂ صور سے کم نہیں۔ چنانچہ اسی کتاب میں موجود ہے کہ

> "میں سمجھتا ہوں کہ جماعت اسلامی مولانا مودودی کی فکر کی بنیاد پر اٹھی ہے اور تاریخی اسباب نے اُن کے لٹریچر کو یہ حیثیت دے دی ہے۔ کہ اب ارکانِ جماعت کی نظر میں وہ جماعت اسلامی کے فکر کی مستند شرح کی حیثیت رکھتا ہے" (ص۹)

بلکہ مولانا ہی کے قلم سے نکلے ہوئے تمام افکار و نظریات سے پوری جماعت اس طرح چمٹی ہوئی ہے۔ کہ اپنے حلقہ سے باہر کسی بھی صداقت اور سچائی کو سچائی تسلیم کرنے کا جذبہ گویا کہ ختم ہو چکا۔ چنانچہ مصنف نے لکھا ہے: کہ

> "میں تقسیم ہند کے بعد نومبر ۱۹۴۷ء میں جماعت اسلامی کی تحریک سے متاثر ہوا۔ اور دس سال تک پوری یکسوئی کے ساتھ اس سے مل کر کام کرتا رہا۔ یہ وہ وقت تھا۔ جبکہ اس کے بہت سے دیگر افراد کی طرح میں یہ سمجھتا تھا کہ مجھ کو آخری صداقت کا علم ہو گیا" ص ۱۹

اس تحزب و گروہ بندی، سچائی و صداقت کی واحد اجارہ داری کے زعم باطل نے نئی جماعت کے تمام اراکین میں فکر و نظر سے معقول و مدلل اختلاف کرنے والوں کے بارے میں بھی یہ باور کرنے کہ جو جماعت کے افکار سے اختلاف رکھتے ہیں اُن کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔ چنانچہ مولانا جلیل احسن صاحب نے اپنے ایک مکتوب میں وحید صاحب کو مخاطب ہو کر لکھا کہ،

> "وہ جو لوگ اس حالت کو پہنچ گئے ہیں، کہ ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے ان کے بارے میں مجھ کو کوئی اندیشہ نہیں تھا"

بہر حال جماعت اسلامی نے جس زہر کو جام زندگی میں شیرا با سا تھا بنا کر پیش کیا۔ وہ دین سے پوری بے اعتمادی اور اس طرح اس دین کو ناقابل اعتماد ٹھہرانے کی سازش تھی۔ جو سینوں اور سفینوں کی مدد سے پوری اُمت تک پہنچا تھا۔ حالانکہ دین وہی صحیح ہے۔ جو اُمت کو ثقہ افراد سے پہنچا۔ یہ حقیقت وحید صاحب کے قلم پر آ گئی۔ لکھتے ہیں۔

> "جب ہم دیکھتے ہیں کہ دین کی سب سے بڑی حقیقت بلکہ اس کا اصل اور مغز دین کی جامع تصویر بنانے کے باوجود اس میں نظر نہیں آتی۔ تو ہم یہ ماننے پر مجبور ہوتے ہیں کہ دین کی وہی "ناقص" تصویر صحیح تھی۔ جو صدیوں سے اُمت اپنے سینے سے لگا کر چلی آ رہی تھی۔ دین کی یہ نئی تصویر اپنی "جامعیت" کے باوجود اس کی حقیقی تصویر نہیں"۔ (ص۲۷۷)

مسلم لیگ کی سیاست سے جماعت اسلامی کی کوششوں کا یہ تاریخی توارد و تطابق حیرت انگیز ہے کہ مسلم لیگ نے علماء کے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کا کام شروع کیا تھا۔ تو جماعت اسلامی نے پرانے دین ہی کو غیر معتبر ٹھہرا دیا یہ شاید اس لئے کہ پرانے اور فرسودہ دین کی جگہ ایک "فیشن ایبل دین" کو جگہ دلانے کی راہیں صاف ہو جائیں۔

تمام مذاہب و نظریات کے بالمقابل اسلام اپنی اس خصوصیت میں منفرد ہے کہ اس کی پوری علمی و عملی کائنات خشیتِ الٰہی، انابت، زہد و تقویٰ، خوفِ آخرت کی مستقیم بنیادوں پر استوار ہوئی ہے۔ یہی تصوف و سلوک کی وہ جانی پہچانی راہیں۔ جن سے احسان و سلوک متعارف کیا جاتا ہے۔ دیوبند کو اعتراض تھا۔ کہ جماعت اسلامی دین کے اس واقعی پہلو کو نہ صرف دبا رہی ہے بلکہ جماعت کے متعین پروگرام میں تصوف و سلوک کی مخالفت کو غالب عنصر کی حیثیت سے داخل و شامل کر لیا گیا ہے۔ وحید صاحب لکھتے ہیں کہ،

> "قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل چیز خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا اور آخرت کے عذاب سے ڈرنے کا مسئلہ ہے۔ اسی کو ہمیں اپنانا ہے۔ اور اسی کی طرف اہلِ دنیا کو بلانا ہے۔ مگر "اس فکر" نے آخرت اور تعلق باللہ کی بات کو تربیت کی بات بنا کر رکھ دیا۔ اس کی تشریح کے خانہ میں یہ چیزیں ایسی حیثیت اختیار کر گئیں۔ گویا یہ کارکن تیار کرنے کی تربیتی بنیادیں ہیں۔ نہ کہ یہی وہ اصل بات ہے۔ جس کے لئے ہمیں متحرک ہونا ہے"۔ (ص۱۰)

خوفِ آخرت و انابت، رجوع الی اللہ و خشیت سے خالی فکر و عقیدہ ظاہر ہے کہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ اسلام کے صحیح خدوخال کی ترجمانی کبھی نہیں کر سکتا یہ تو دیوبند کے جماعت اسلامی پر وہ بنیادی اعتراضات تھے۔ جس کے بعد جماعت کے فکر و نظر سے ہم آہنگی و مطابقت کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ لیکن حد تو یہ ہے کہ دیوبند نے مولانا مودودی کے قلم سے نکلے ہوئے بعض مضامین پر جو شک و شبہ کا اظہار کیا تھا۔ اس وقت دیوبند کے ان شبہات کو جس طرح بازاری پھبتیوں کا نشانہ بنایا گیا اس کی داستان بڑی تلخ ہے۔ لیکن آج وحید صاحب کے قلم نے تصدیق کی کہ وہ تمام خدشات بھی بے بنیاد نہ تھے واقعہ معراج کی ایک نادر تشریح جو مولانا کے نادر افکار عجوبہ تعبیر ہے۔ اسی کی مخالفت میں دیوبند سے ایک رسالہ شائع ہوا تھا۔ تمام اُمت سے جدا اس تعبیر میں واقعۂ معراج کی فاش غلطی، اب آپ مصنف "تعبیر کی غلطی" سے بھی سُن لیجئے۔ اس سلسلہ میں کتاب کے صفحہ ص۲۷۴ سے ص۲۸۴ تک صفحات ۱۱ کا مطالعہ عبرت انگیز ہوگا۔

سیاسی جماعتوں کے دستور العمل ہمیشہ خوشنما وعدوں اور دلکش منصوبوں کے طومار ہوتے لیکن مذہبی و تبلیغی جماعتوں کے پروگرام بھی افسوسناک حد تک اب محض نمائشی ہیں۔ جماعت اسلامی کے مایۂ ناز دستور العمل جس کی مصنوعی دلکشی ہزاروں کے لئے فریب عقل و نظر کا باعث بنی ہوئی ہے۔ وحید صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ

> "اس سلسلہ میں جہاں تک دستور کا تعلق ہے میں جانتا ہوں کہ دستور کسی جماعت کے فکر کا محض قانونی اظہار ہوتا ہے۔ وہ اس کے فکر کی شرح نہیں ہوتا"۔ (ص۱۴۳)

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حیرت انگیز انکشاف بھی سامنے آیا۔ کہ جماعتِ اسلامی کے فکر کا کھوکھلا پن بلکہ دین سے کھلم کھلا انحراف و بغاوت، جماعت سے متاثر افراد کے ذہنوں میں بُری طرح کھٹک رہا ہے۔ لیکن کچھ ہیں کہ تعصب کی راہ سے جماعت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ کوئی تقلید و جمود کے سرد خانہ میں دفن ہے۔ اور بعض اظہارِ حق و اعتراف کی جرأت سے محروم ہیں۔ گویا کہ جماعت اسلامی اور اس کے افراد اس وقت ایک "ٹائم بم" سے لگے بیٹھے ہیں۔ بعض طوعاً اور بعض کرہاً۔ نہیں کہا جا سکتا، کہ یہ آتش فشاں کب پھوٹ پڑے۔

یہاں یہ بات بھی سننے کے قابل ہے۔ کہ اچھے اچھے اہل دانش و بینش کو کہتے سنا۔ کہ مودودی صاحب کے قلم نے جو کچھ لکھ دیا۔ اس میں تریاقیت زیادہ اور سمیت کم ہے یہ بحث اگرچہ غور و فکر و نظر کے قابل ہے کہ تریاقیت کے غلبہ پر مغلوب ہی سہی۔ لیکن کیا زہر کو قبول کر لیا جائیگا۔ مگر اس سے زیادہ معقول بات جو ذہن و فکر کے لئے نئی راہ کھولتی ہے۔ وہ یہ کہ مولانا کے لٹریچر میں نقص و دین کو مجروح کرنے ہی کا مواد، صالح جز کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ حوالہ کے لئے ص۱۴۱ دیکھئے۔

ہم نے بہت سے لوگوں کو یہ بھی کہتے سنا کہ مولانا کی تحریروں کے نتیجہ میں بہت سے بے دینوں کو دین اور گمراہوں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔ یہ وہ آواز ہے۔ جو جماعت کے نقار خانہ سے اس قوت سے اٹھائی جاتی ہے جس میں "صدائے طوطی" کو گم کر دینے کا منصوبہ بروئے کار ہے۔ لیکن آپ سن کر متعجب ہوں گے۔ کہ جماعت نے جو فکر اپنایا ہے۔ اس سے دینی جوش و خروش میں کوئی

(باقی صفحہ ۶ پر)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۴ جولائی ۱۹۶۴ء

اتحاد العلماء کے ڈھونگ سے بچیں!

مودودیوں کی چال سے ہوشیار رہیں

دجل و فریب کا زمانہ

اتفاق و اتحاد بڑی چیز ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہوتا ہے۔ کہ اتحاد کس کام کے لئے ہے۔ اگر چند چور آپس میں اتحاد کر لیں یا چند ڈاکو اتفاق و اتحاد کر کے ڈاکے ڈالنے لگیں۔ تو یہ کہا جائے گا۔ کہ ان لوگوں نے اتحاد سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اگر چند مسلمان مل کر مسجد بنا لیں۔ یا اتفاق کر کے ظلم کا مقابلہ کریں۔ تو یہ اتحاد قابل تعریف اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا۔ صرف نام اور نعرہ کام نہیں دیتا بلکہ مقصد اور نیت کو دیکھنا ضروری ہے۔ خاص کر اس چودھویں صدی ہجری میں منافقت اور عیاری کا یہ عالم ہے کہ لوگ اسلام کا نام لے کر اسلام کی مخالفت کرتے اور اسلام کے نام سے عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ مرزائیوں کو دیکھیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتے کرتے لکھ دیتے ہیں کہ حضور کا فیض جاری ہے۔ اور اس سے فیضیاب ہو کر آدمی نبی ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرنے کے ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا راستہ ہموار کر دیتے ہیں

یہی حال پرویزیوں کا ہے۔ وہ اختلافات دور کرنے کے لئے صرف قرآن پر عمل کرنے اور حدیثیں چھوڑ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور وہ اصل احادیث و سیر سے ہٹا کر وہ اس پاک ماحول کو ہماری نظروں سے اوجھل کر دیتے ہیں۔ جس کو قرآن نے بنایا تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بابرکت صحبت نے رنگا تھا۔ جب وہ تاریخ اور وہ ماحول سامنے نہ رہے۔ پھر قرآن کے جو معنے چاہیں کر لیں اور مسلمانوں کو کفر کے جس راستے پر چاہیں چلا دیں۔ آسانی سے سب کو صراط مستقیم سے منحرف کیا جا سکتا ہے۔

مودودی چال

یہی حال مودودی کا ہے۔ اس نے پرانوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ تو نہ کہا کہ ایک آدمی حضور کا اتباع کرتے کرتے نبی بن سکتا ہے۔ مگر بات اس سے زیادہ سخت کہہ دی۔ مرزا قادیانی یہ کہنے کی جرأت نہ کر سکا کہ وہ نیا نبی حضورؐ کی شریعت کے احکام بدل سکے گا۔ مگر مودودی صاحب نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ امیر کو حق حاصل ہے کہ وہ شریعت کے بعض احکام میں دینی مصلحت کے لئے تبدیلی کرے یا ان کو چھوڑ دے۔ آپ انصاف فرمائیں کہ نبی کا نام نہ لیا۔ مگر امیر کے لئے وہ اختیارات تجویز کئے جو مرزا قادیانی نے نبی کے لئے نہیں تجویز کئے۔ مودودی نے اس طرح ہر ایرے غیرے نتھو خیرے حاکم، امیر اور بادشاہ بلکہ اپنے جیسے چند چیلوں کے امیر کے لئے شرعی احکام میں رد و بدل کو دینی حکمت عملی کی آڑ میں جائز قرار دے دیا۔ جس کی وجہ سے مولانا امین احسن اصلاحی اور حکیم عبدالرحیم اشرف جیسے کٹر مودودیوں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عیسےٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ جس کی تردید کے لئے تمام علماء دین اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے قرآن پاک سے عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف زندہ اٹھایا جانا ثابت کیا۔ پھر سو حدیثوں سے اس کی تائید کی۔ مودودی صاحب نے اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ نہ کہا کہ وہ مر گئے۔ مگر یہ لکھ مارا۔ کہ قرآن پاک سے ان کا زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت نہیں ہے۔ چلئے حیات مسیح سے انکار کا راستہ صاف کر دیا۔ خود مودودی نے لکھا ہے۔ کہ عقیدے اور ایمان کی بات کا قرآن میں ہونا ضروری ہے۔ بلکہ قرآن میں صاف صاف تصریح ہونی چاہیئے۔ صرف احادیث پر ایمانیات کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ اب اندازہ لگائیں کہ مودودی نے اسلام کی خدمت کی یا غلط عقائد کا دروازہ کھولا۔

(۳) مودودی نے عورتوں مردوں کے شدید اختلاط کے زمانہ میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم لکھا۔ حالانکہ اسلام کے کسی حکم کو ظلم کہنا صریح کفر ہے۔ اس کو عبارتوں کی خوبصورتی میں چھپا کر اور اسلام کا حکم ایک خاص زمانہ سے مخصوص کرنا اسلام سے بڑی غداری ہے۔

(۴) مودودی نے دجال کے زمانے اور جگہ کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور ارشادات کو اپنی عقل سے غلط ثابت کر کے بے ایمانی کا چور دروازہ کھولا۔

(۵) حضرت یونس علیہ السلام کے بارہ میں لکھ مارا۔ کہ ان سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہیاں ہوئیں۔ اس طرح خدا تعالٰے کے برگزیدہ پیغمبروں پر تنقید کر کے اہل اسلام کا دل دکھایا۔

(۶) داڑھی کے کترنے اور خشخشی کرنے کو جائز لکھ کر اور چودہ سو سال کے تمام علماء کی تحقیقات کو غلط قرار دے کر سلف صالحین کی مخالفت کرنے اور دین سے آزاد ہو جانے کی بنیاد رکھی ہے۔

(۷) صحابہ کرام اور مجتہدین امت پر تنقید کر کے ناواقف نوجوانوں کے دل سے بزرگان دین کا احترام مٹا دیا اور دین کے بارہ میں خود رائی اور خود سری کا جذبہ تعلیم قوم کو دیا۔ حتی کہ خلفاء راشدین تک کے فیصلوں کو شرعی حجت ہونے سے انکار کیا

مودودیوں نے مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کیا

دوسری طرف اس کے چیلوں نے حتی کہ نعیم صدیقی تک نے لکھ مارا۔ کہ مودودی عالم اسلام کی اتھارٹی ہے۔ اس سے ان کی اندرونی گندگی واضح ہو گئی۔ کہ چودہ سو سال کے بزرگان دین کی تحقیقات ناقابل التفات ہیں۔ مگر چودھویں صدی کے خود ساختہ مجتہد کی بات اسلام میں دلیل ہے۔ اس نے علماء اسلام کو ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور نئے اور پرانے دونوں قسم کے تعلیمیافتہ طبقہ کو جاہل اور بے دین قرار دیا۔

اس طرح اس گمراہ نے ملک میں اختلافات کا طوفان کھڑا کر دیا۔ اور مذہب کے بارہ میں لوگوں میں شک و تذبذب کی فضا پیدا کر دی۔ علماء نے ہر چند کوشش کی کہ ان خرافات کے ذریعہ مسلمانوں کے اندر سر پھٹول نہ پیدا کیا جائے۔ اپنی ان خود ساختہ اور اسلام کی مخالف تحقیقات کو کتابوں سے نکال کر مسلمانوں کے اختلافات ختم کئے جائیں۔ مگر نہ مودودی کے کان پر جوں رینگی۔ نہ میاں سیاح الدین صاحب کاکاخیل اور مولوی محمد چراغ صاحب جیسے علمی گھمنڈ کے مارے ہوؤں کو مسلمانوں پر رحم آیا۔ یہ سامنے انکار کرتے رہے اور اندر اندر مودودی بچھڑے۔ کے جادو سے متاثر ہو چکے تھے۔

اتحاد العلماء کا ڈھونگ

اب جبکہ مودودی اور اس کے بعض چیلوں کو حکومت نے اس الزام میں کہ ان کی خفیہ سرگرمیاں ملک کی سالمیت کے خلاف ہیں۔ اور ان کو باہر کے ملکوں سے امداد مل رہی ہے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے تو ان کو علماء کرام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اتحاد العلماء کے لئے اپیلیں شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ لائلپور میں انہوں نے جو قرارداد پاس کی ہے۔ اس میں یہاں تک لکھا ہے کہ اس نازک وقت میں خدا کے لئے علماء ایک ہو جائیں۔

ہم محترم میاں سیاح الدین صاحب کاکاخیل سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپ کو اب خدا یاد آیا۔ جبکہ سامری کا جادو ختم ہوا۔ اور عوام و حکام کو معلوم ہو گیا۔ کہ مودودی ملک کا غدار، باہر کی حکومتوں سے سازباز کرنے والا اور اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے والا ہے۔ آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو غیر وحی اور تاریخ سے غلط ثابت کرنے پر غصہ نہ آیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی تنقیص سے آپ کی ایمانی رگ نہ پھڑکی۔ صحابہ کرام اور بزرگان دین پر تنقیدیں کرنے سے آپ نہ بدکے۔ اور بخاری شریف کی صحیح حدیث اور حضرت ابوہریرہ صحابیؓ کے فہم

(باقی صفحہ ۴ پر)

بقیہ:- اداریہ

کو عقل کے خلاف قرار دینے سے آپ کے ایمان میں جوش نہ آیا۔ اور جب مودودی اپنے غلط اجتہادات سے علماء و عوام کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا۔ آپ کو اسلام کا کوئی احساس نہ ہوا۔ علماء کے اتحاد اور جمعیۃ سے اشتراک کا خیال آیا۔

* * *

اب جبکہ ان کے پیر صاحب اندر ہو گئے ہیں۔ ان کے پیٹ میں اتحاد العلماء کا درد اٹھا ہے۔ مروڑ پر مروڑ آ رہے ہیں لیکن اب عام مسلمان ان کی منافقانہ چالوں سے واقف ہو چکے ہیں۔ ان کے اتحاد العلماء کے ڈھونگ میں وہی نام نہاد مولوی ہیں۔ جو دراصل مودودی کی بیعت کر چکے ہیں۔ اور اپنی بزدلی کی وجہ سے چھپے ہوئے تھے۔ اب اپنی تنخواہوں کو کھرا کرنے کے لئے بے نقاب ہو کر سامنے آ رہے ہیں۔ ہمیں ان گمراہوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔ مگر ناواقف اور مخلص علماء دین سے درخواست ہے کہ اتحاد العلماء والصلحاء مودودی جماعت کا دوسرا نام ہے ان کے دام فریب میں نہ آئیں۔ یہ اتحاد العلماء کے نام سے جمعیۃ العلماء کے خلاف محاذ بنا کر افتراق میں اور اضافہ کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ لوگ کسی دشمن ملک کے ایجنٹ ہونے کے الزام میں پکڑے جائیں اور اپنے ساتھ سیدھے سادے آدمیوں کو بھی مبتلائے مصیبت کر دیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ یہ بزدلی کی وجہ سے توبہ کر کے یا جھوٹ بول کر بچ نکلیں۔ اور آپ لوگوں کو اسلام اور ملک کی دشمنی کے الزام میں مبتلا کر دیں۔

آخر میں ہم عوام کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ مودودی کے ان چیلوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ جیسے اخباروں میں حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے اور علماء حق کی مقتدر جماعت جمعیۃ علماء اسلام پاکستان سے مل کر ملک و ملت کی خدمت کریں۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں !

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ اُن سے گذارش ہے کہ بقایاجات فی الفور روانہ کر دیں۔

(ناظم دفتر)

مدرسہ فرید آباد مشرقی پاکستان کا عظیم جلسہ

مورخہ ۸ ر ۷ ر جون ۱۹۶۴ء ڈھاکہ مدرسہ امداد العلوم فرید آباد میں فخر پاکستان الحاج حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا اشرف علی صاحب اور مولانا سید محمود مصطفےٰ المدنی صاحب اور دیگر علماء کرام نے تقریریں فرمائیں۔ مولانا اشرف علی صاحب نے اسلامی حکومت کی ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے عموماً حاضرین اور خصوصاً طلبا سے اپیل کی کہ وہ اسلام کو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنانے کی کوشش کریں۔ اور اسلام کی ہمہ گیر تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عوام میں پھیلانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضرت مولانا مدنی صاحب نے اپنی تقریر میں ملحدین اور منکرین حدیث پر تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ اس نازک دور میں جبکہ چاروں طرف الحاد اور کفر کا چرچا ہے دینی تعلیم کی طرف مسلمانوں کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

موصوف نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کفر اور بے دینی کے سیلاب کی روک تھام کے لئے دینی مدارس کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہ مدرسہ امداد العلوم فرید آباد اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

بالآخر حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس وقت ملک میں آرٹ کونسل اور تعلیم نسواں کے نام سے جس طرح رقص و سرود عریانی اور بے حیائی کی تعلیم دی جا رہی ہے، اگر اب سے مسلمانوں نے اس کے خلاف منظم ہو کر اس کی مخالفت نہ کی تو خطرہ ہے کہ مستقبل قریب میں اس ملک میں ایسی ایک کونسل پیدا ہو گی۔ جو دین اور مذہب سے بالکل ناآشنا ہو گی۔ اور جس کی وجہ سے اس ملک کی سلامتی بھی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے برہمن باڑیہ حفاظت اسلام کمیٹی کی خدمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کمیٹی کی طرف سے آرٹ کونسل کے خلاف مقدمہ کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اگر آج بھی کوئی مسلمان اسلام کی خاطر میدان جہاد میں قدم رکھے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اس کی دستگیری فرماتے ہیں۔ جلسہ میں بالاتفاق مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے۔ کہ موجودہ دستور میں خلاف شریعت دفعات کو باطل کر کے اس کی جگہ اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

(۲) یہ اجلاس ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسلامی قوانین کے ابجد سے ناواقف اشخاص پر مشتمل موجودہ اسلامی مشاورتی کونسل کو منسوخ کر کے قرآن و سنت کے ماہر علماء کرام اور ماہر قانون پر مشتمل اسلامی مشاورتی کونسل بنائی جائے۔

(۳) جونو جیون نامی بنگلہ کتاب کے [illegible] کرنے پر یہ اجلاس حکومت کو مبارکباد دیتے ہوئے حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف کو ایسی سخت سزا دی جائے۔ جس سے شرپسند عناصر کو معلوم ہو جائے کہ ناموس رسالت ﷺ پر لب کشائی کرنے کا صلہ ایسا ملتا ہے۔

(۴) برہمن باڑیہ حفاظت اسلام کمیٹی کی طرف سے فائن آرٹ کونسل اور قادیانیوں کے خلاف جو تحریک چلائی جا رہی ہے۔ اس کے لئے یہ اجلاس حفاظت اسلام کمیٹی کے کارکنان کو مبارکباد دیتے ہوئے ہمدردان ملت سے اُن کے ہر قسم کا تعاون کیلئے اپیل کرتا ہے۔

(۵) اسمبلی میں شراب نوشی اور قمار بازی کی حمایت میں جن ممبروں نے ووٹ ڈالا ہے۔ یہ اجلاس ان کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور جنہوں نے اس کے خلاف ووٹ ڈالا ہے۔ ان پر اظہار مسرت کرتے ہوئے ان کو مبارکباد دیتا ہے۔

(۶) بالآخر یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اور سرکاری امداد سے رقص و سرود (آرٹ کونسل) کے نام سے رقص و سرود عریانی، بے حیائی و قمار بازی وغیرہ خلاف اسلام حرکات کو جلد از جلد بند کر دیا جائے۔

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزا ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجتمندوں کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس بیس روپے علاوہ محصول خرچ پیکنگ وغیرہ۔

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت چھ روپے۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج۔ قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی قیمت چھ روپے

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو۔ صرف لڑکیاں ہی ہوں۔ حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر اُس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے۔ دوا استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو یا ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو۔ اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ درد دل کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی بیس روپے۔

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند پھولے کے لئے مفید ہے۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ کیا جائے گا۔

دفتر ترجمان اسلام لاہور، بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث لاہور
دوسرا پتہ: منیجر دواخانہ فیض عام بفہ۔ ضلع ہزارہ

Scanned with CamScanner

مولانا غلام غوث کا دورۂ ہزارہ

مولانا غلام غوث ہزاروی نے ۹ر جولائی ۱۹۶۴ء سے ضلع ہزارہ کا دورہ شروع کیا۔ ۹ر جولائی کو آپ نے سکندر پور تحصیل ہری پور کے مدرسہ احمد المدارس کے عظیم اجتماع کو خطاب کیا۔ اور بتایا کہ مسلمانوں کی زندگی کا مقصد وحید اسلام کا بول بالا اور قانون شریعت کا اجراء ہے۔

آپ نے ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں مودودیوں اور نظام اسلام پارٹی کے اس طرز عمل پر تنقید کی کہ انہوں نے حضرت مفتی محمود صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے مسلمانوں کو مرتد ہونے کی قانونی اجازت دی۔ اور ہر عقیدہ اختیار کرنے کے حق میں حکومت کے ساتھ ووٹ دے کر مرزائی اور عیسائی ہونے کی ہمت افزائی کی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ انتخابات میں صحیح آدمیوں کو کامیاب کرانے کی سعی کی جائے۔ لوگوں میں صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر تنقید کرنے کی وجہ سے مودودیوں سے پوری نفرت پیدا ہوئی۔ مولانا نے مودودیوں کے تمام جھوٹوں کا پول کھولا۔ اور امریکہ کے بارے میں ان سے متعدد سوالات کئے۔ جن کا اب تک ان کا پیر و مرشد جواب نہیں دے سکا۔ عوام و خواص کو پہلی بار ان کی حقیقت کا علم ہوا۔

۱۰ر جولائی کو جامع مسجد مانسہرہ میں آپ نے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کے لئے پہلے منادی ہو چکی تھی۔ آپ نے یہاں جمعیۃ علماءِ اسلام کے مقاصد بتائے۔ اور اسلامی سیاست کے بالغ ہونے کی اپیل کرتے ہوئے عائلی قوانین پر تنقید کی۔ اور فرمایا کہ حکومت نے ان میں ترمیم کا وعدہ کیا تھا۔ اور محترم حنیف خاں کو اس کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا تھا جو ترمیمی بل تیار کرے گی۔ اب خان موصوف اور حکومت کا امتحان ہے۔

آپ نے مودودی پارٹی کی اس کذب بیانی کی قلعی کھولی۔ جو انہوں نے حضرت مفتی محمود صاحب اور خود مولانا صاحب کے خلاف کی تھی۔ لوگوں نے مل کر لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھا۔ اور ہاتھ اٹھا کر ان فتنوں سے بچنے اور جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔

۱۱ر جولائی سے ۱۶ر جولائی تک آپ نے بفہ، بالاکوٹ، مانسہرہ، شنکیاری، ٹانڈہ کے بہت سے دوستوں سے ملاقاتیں وغیرہ کیں۔ اور ملکی و مذہبی حالات پر تبادلہ خیالات کیا۔

۱۷ر جولائی کو جبوڑی کے مقام پر علاقہ کے بڑے اجتماع کو خطاب کیا۔ پھر عوام کے اصرار پر رات کو بھی تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے مسلمانوں پر زور دیا۔ کہ تنظیم کے ذریعہ دینی قوت مہیا کریں۔ اور اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کریں۔ وہاں کے مشہور عالم و مبلغ حضرت شاہ صاحب اور مشہور نیک اور منصف مزاج رئیس خان محمد یونس خان صاحب نے ہر طرح تعاون کا یقین دلایا، اس دورہ میں مولانا کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام شکیاری کے ارکان مولانا محمد فرید صاحب، ڈاکٹر حاجی محمد ہارون صاحب اور قاری صاحب شکیاری بھی تھے۔

۱۹ر جولائی کو بروز اتوار مانسہرہ میں ۴ بجے شام سے ۵½ بجے تک مولوی غلام سرور صاحب کے مہمان خانے میں مولانا نے شہر کے تیس معززین کو خطاب کیا۔ جو اسی کام کے لئے مدعو تھے۔ جس کے خاتمہ پر مولوی غلام سرور صاحب نے حاضرین کی تواضع چائے وغیرہ سے کی۔ اس خطاب خاص کے انتظام میں مقامی ناظم دفتر عبد القیوم خاں نے بڑی دلچسپی لی۔ اور ناظم اعلیٰ مولوی محمد اشرف خان صاحب بھی ترنہ بالاکوٹ سے آکر شریک ہوئے ضلعی امیر حضرت مولانا عبدالحی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی، خطیب جامع مسجد کنگڑ نیز خطیب جامع مسجد مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد بھی شریک ہوئے۔

۲۰ر جولائی کو آپ روانہ ہو کر ایبٹ آباد سے ہوتے ہوئے راولپنڈی آئے۔ اور ۲۱ر جولائی صبح کے وقت لاہور دفتر پہنچے۔

۲۳ر جولائی کو تلہ گنگ اور ۲۴ر کو میانوالی کا دورہ کریں گے۔ ۲۵ر جولائی کو لاہور مرکزی دفتر میں کام کر کے ۲۶ر جولائی کو روانہ ہو کر ۲۸ر جولائی کو حبیب آباد سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ میں شرکت کریں گے پھر بلوچستان کے ضلع سبی میں جا کر ۳۱ر جولائی اور یکم اگست کو وہاں مدرسہ مفتاح العلوم کے جلسہ میں شریک اور جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے تبادل خیالات کریں گے۔

ناظم

دفتر مرکزیہ - لاہور

اضافہ نہیں۔ بلکہ جمعیت وغیر تشان میں سرد ہی رہتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"یہاں بعض لوگوں کو یہ سوال پریشان کر سکتا ہے کہ جس تعبیر پر تم اعتراض کر رہے ہو۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ اس سے متاثر ہو کر کتنے لوگوں میں زبردست انقلاب آ گیا، پھر ہم کیسے مان لیں کہ یہ سب کچھ غلط تھا میں کہوں گا آپ کا خیال صحیح ہے۔ مگر آپ ماضی کے مشاہدہ کو حال کا واقعہ فرض کرنے کی غلطی کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے عقیدت کدے سے باہر آ کر اپنی تصوراتی شخصیتوں کو اُن کے موجودہ حلیہ میں دیکھ سکیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ جس چیز کو آپ انقلاب سمجھ رہے ہیں۔ وہ درحقیقت وقتی جوش تھا جو کبھی کا ختم ہو چکا۔" الامات ملہمہ (ملخصاً، ص۱۰۵ و ص۱۰۶ تا ص۱۰۸)

تبصرہ نگار نے اس ضخیم تالیف سے یہ چند اقتباسات نکال کر سامنے رکھے۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت اسلامی کے فکر سے علماء دیوبند کی بیزاری بے معنی نہیں۔ بلکہ دین و اخلاص، سوز و تڑپ، للّٰہیت و خلوص کا ایک جاودانی نقش تھا۔ وہی سرمدی کیف جس سے علماء دین ہمیشہ سرفراز رہے۔ اور جس نے وقت کی بے لگام، دین سے بیزار تحریکات کے زہر و سمیت کی نشان دہی کی خود مولانا مودودی نے اس تنقید سے کوئی فائدہ اٹھانے کے بجائے سب و شتم، لعنت و ملامت کے جتنے بھی تیر اُن کی روشن و مبارک انشاء میں تھے استعمال کئے اور ان کے انصار و اضراب نے تو مدافعت و دفاع کا حق ہی ادا کر دیا۔ ظلم کی انتہا یہ ہے۔ کہ سیاسی کشمکش میں جمعیۃ علماء اور مولانا مدنی مرحوم پر تنقید ہی کا انتقام، دیوبند کی پوری تنقید سمجھ لی گئی۔ اور افسوسناک پہلو اس غائبانہ مقابلہ کا یہ تھا۔ کہ بعض اُن نام نہاد مجلوں کو جماعت اسلامی کے حریم قدس میں باریابی حاصل ہوئی۔ جن کا کردار و عمل جن کے قول و فعل کا تضاد، خود اسلام پر ایک مذموم طعنہ ہے۔ لیکن دیوبند کے جواب کی مہم میں کچے پکے، ناقص و ابتر، فوج ظفر موج سب ہی داخل کر لئے گئے۔ اور اس طرح دین و اسلام کا وہ مذاق بنایا گیا۔ جس کا تذکرہ بھی ایک ناخوشگوار فریضہ ہے۔ مولانا نے ایک موقع پر لکھا ہے کہ ارباب عمائم و دستار تسبیح در دست و قرآن در بغل نے اسلام کو زبردست نقصان پہنچایا۔ آج تعبیر کی غلطی پڑھ کر بے اختیار مولانا سے عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ اسلام کو نقصان اس طبقہ سے نہیں پہنچا۔ جس کو مولانا کی خوردہ بیں نظر نے ڈھونڈ کر نکالا۔ لیکن یہ بھی تسلیم کیجئے کہ قدامت کے علمبرداروں نے اگر دین کا ترجمان بن کر دین کو نقصان پہنچایا۔ تو ان اپٹوڈیٹ مصلحین نے بھی پاسبان دین بنکر اسلام کو لوٹ لیا۔ خدا جانے عقابی نگاہ سے اسلام کا یہ زبردست دشمن گروہ کس طرح بچ نکلا۔

اصلاً یہ طویل و ضخیم کتاب دو باب پر پھیلی ہوئی ہے۔ پہلا باب اُس مراسلت پر مشتمل ہے۔ جو وحید صاحب اور جماعت اسلامی کے اہم ترین اشخاص و رجال میں ہوتی رہی یہ مکاتبت اُس وقت ہوئی۔ جب مؤلف جماعت سے شدید تاثر کے بعد جماعت کے فکر و نظر سے آہستہ آہستہ دور ہو رہے تھے۔ انہوں نے مخلصانہ طور پر اپنی تمام ذہنی الجھنوں کو ذمہ دار افراد کے سامنے رکھا۔ تاکہ اُن کو مطمئن کر دیا جائے۔ پوری مراسلت پڑھنے کے بعد یہ تاثر بالکل یقینی ہے کہ جماعت کے تمام افراد وحید صاحب کے اشکالات اور ذہنی اُلجھنوں کا علاج کرنے سے عاجز رہے۔ اور جو ناقص جواب دیئے گئے۔ وہ کسی حیثیت سے بھی وحید صاحب کو تو کیا کسی بھی پڑھنے والے کو فکر و نظر کے سکرات سے نکالنے کا کام نہیں دے سکتے۔ ان مکتوبات میں غصہ، غضب، عجز دفاع کی قوت کے ماند ہو جانے کی علامتیں اتنی ابھری ہوئی ہیں۔ جن کو ذمہ دار اراکین چھپانے کے باوجود نہ چھپا سکے۔

مولانا مودودی صاحب کو تو چھوڑیئے کہ انہوں نے حسب عادت، علم و بینش، دانش و فضل کے اس اعلیٰ و ارفع مقام سے وحید صاحب کو خطاب فرمایا ہے۔ جہاں ایک عبقری انسان کو تمام دنیا کندہ ناتراش ہی نظر آتی ہے حیرت تو جلیل احسن صاحب کے خطوط پر ہے۔ "فی سبیل اللہ فساد" کا منظر تازہ کر دیا۔ غالباً ندوی صاحب کو وحید صاحب کے مسلح ہونے کا احساس نہیں تھا۔ اس لئے وہ "ان قتیل قلتنا" کے آزمودہ کار نسخہ ہی سے کام نکالنا چاہتے تھے۔ لاطائل مباحث کے انبار میں مقصد کو گم کرنے کی جابرانہ کوششیں اور پھر اس کی ناکامی، جلیل صاحب اور وحید صاحب کے مابین خط و کتابت سے خوب ظاہر ہے۔ مولانا ندوی علمی جواب و سوال کی معرکہ آرائیوں سے ہٹ کر اتہامات پر بھی اتر آئے۔ اور لگے ہاتھ اخبار نکالنے، فراہمی چندہ کا بھی الزام تراش دیا۔ یہ خط و کتابت نہایت دلچسپ ہے اور عوام کے لئے خاص طور پر جماعت اسلامی کو سمجھنے کے لئے کار آمد مسالہ کا کام دے گی۔ ص۱۸ سے چل کر ص۱۸۶ پر کتاب کا یہ باب ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرے باب میں مصنف نے جماعت اسلامی کے نظریات پر کڑی تنقید کی ہے۔ اور مولانا و جماعت کے قلم سے دین کو جو شدید نقصان پہنچا۔ اُس کا پورا جائزہ لیا ہے اس باب کی روح و مقصد سے پوری طرح اتفاق کے باوجود ظاہر ہے کہ بعض مسائل یا دلائل میں وحید صاحب سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ مثلاً اقامت دین کا مسئلہ تبصرہ نگار کی رائے میں امت کا فرض ہے ہاں! مناسب ماحول اس کے لئے ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مصنف نے جو دلائل دیئے ہیں۔ یا جماعت اسلامی کے لٹریچر پر تردید میں گفتگو کی ہے اس سے بھی پورا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر ص۲۵۹ پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ارشاد میں اقامتِ دین کا جو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اُس کو دل قطعاً قبول نہیں کرتا۔ قرآن مجید یا احادیث کے دوسرے مواقع پر ان کی تحقیق و کلام اصول اختلاف کے باوجود اہم ہے۔ لیکن اس ارشاد صحابی میں ان کی توجیہہ تاویل کی حد میں جا پہنچی۔ لیکن اصل مسئلہ اقامتِ دین کا تو ہے نہیں۔ سوال تو دین کو مجروح کرنے کا ہے۔ جس کا اقدام جماعت اسلامی کر چکی ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس سے کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ دیوبند کی مخالفت و تنقید کو مخالفانہ اسپرٹ کا مظاہرہ کہنے والے کاش کہ اپنے مخلص ارکان کے اس معقول، مدلل منصفانہ اختلاف پر توجہ کریں۔ اور سمجھیں کہ دین سے انحراف خود جماعت کے داخلی انتشار کا ایک خوفناک باعث ہو گا۔

کتاب تحقیقی و اعلیٰ علمی معیار کا ایک مکمل نمونہ اور منصفانہ جائزہ کی ایک خوش آیند تعبیر ہے۔

جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا اجلاس

مورخہ ۹ر جولائی بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا اجلاس زیر صدارت مولوی عبداللطیف صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقررین طلباء کرام نے تقاریر کیں۔

مولوی صبغۃ اللہ صاحب، مولوی محمد وارث صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب آزاد۔ مولوی محمد ہارون صاحب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب۔ حافظ ثناء اللہ صاحب۔ مولوی محمد وارث صاحب سیکرٹری جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور۔ اور مولوی عبداللطیف صاحب صدر جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور۔ اجلاس کے آخر میں مولوی محمد وارث صاحب سیکرٹری جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کی پیش کردہ مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

قرارداد

جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا یہ اجلاس اپوزیشن کے ان نام نہاد گندم نما جو فروش ارکان کے اس ناپاک رویہ کی جو انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے حق میں روا رکھا ہے پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس اُن قومی نمائندوں کی اس بے بنیاد حماقت کی بھی جو انہوں نے بل کی پہلی خواندگی میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ترمیم کے خلاف ووٹ دے کر اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے پُرزور مذمت کرتا ہے۔ ساتھ ان نام نہاد اقتدار پسند لیڈروں کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے اسلام پسند عوام ان کی اقتدار پسند ریشہ دوانیوں اور ان کی گذشتہ کارروائیوں سے باقاعدہ طور پر باخبر ہے۔

جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا یہ اجلاس ارباب اختیار سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ کیونکہ قوم کی نگاہیں ارباب اختیار کی اس عظیم قربانی کی منتظر ہیں

(سیکرٹری جمعیۃ الطلبا)

چکوال میں ضرورتِ قاری!

مدرسہ دارالعلوم حنفیہ میں ایک ماہر فن تجوید و قرأت اور مستند قاری کی ضرورت ہے۔ اس لئے قراء حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

الحاج مولانا حافظ غلام صاحب
مہتمم دارالعلوم حنفیہ چکوال۔ جہلم

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ناظم اعلیٰ و نائب امیر ضلع سیالکوٹ کا دورہ

سیالکوٹ۔ ۱۰ جولائی۔ حضرت مولانا مہدی الزمان صاحب فاضل بالاکوٹی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ اور نائب امیر حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے ڈسکہ، دھیر کے اور مرہانہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا دورہ کیا۔ دھیر کے میں نماز عشاء کے بعد جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ جس کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند مقرر ہوئے۔ دھیر کے ڈسکہ سے تقریباً ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور راستہ سارا کچا ہے۔ نماز صبح کے بعد دونوں صاحبان مرہانہ میں تشریف لائے۔ یہ گاؤں دھیر کے سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ڈسکہ کی طرف بڑی نہر کے کنارے پر واقع ہے۔ اور مشہور عالم دین حضرت مولانا غلام محمد صاحب فاضل دیوبند کا مسکن و مدفن ہے۔ اور علاقہ کے لوگ حضرت مولانا غلام محمد صاحب مرحوم سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ناظم اعلیٰ اور نائب امیر کے پہنچنے کے فوراً بعد ممبر شپ ہوئی۔ اور ممبر شپ ہونے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مرہانہ کی تشکیل ہوئی۔ جس کے امیر حضرت مولانا غلام محمد صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا محمود الحسن صاحب اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب مقرر ہوئے۔ ۱۰ جولائی بروز جمعرات جناب ناظم اعلیٰ نے سمبڑیال، گڈیالہ اور سہجو کی کا دورہ کیا۔ سمبڑیال میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب فاضل دیوبند نائب امیر ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں حاضر ہو کر مقامی جمعیۃ کی تشکیل پر گفتگو کی۔ اور ضلعی جمعیۃ کے لئے فراہمی چندہ کی بھی اپیل کی۔ نماز ظہر کے بعد سہجو کی میں حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب تلمیذ رشید حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جو مقامی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ اور اس علاقہ کی مقبول ترین شخصیت ہیں۔ آپ کی راہنمائی میں جناب ناظم اعلیٰ گڈیالہ میں پہنچے۔ مقامی جمعیۃ کی ممبر شپ شروع ہوئی۔ مگر مطلوبہ تعداد پوری نہ ہونے کے سبب تشکیل نہ ہو سکی۔ اور لوگوں نے حضرت مولانا کو دوبارہ آکر جمعیۃ کی تشکیل کی دعوت دی۔ نماز مغرب کے بعد پھر سہجو کی تشریف لے گئے۔ رات کو تقریر اور صبح کو جامع مسجد سہجو کی میں درس قرآن ہوا۔ جس میں ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو بتلایا گیا۔ کہ موجودہ حالات میں انہوں نے کیا کچھ کرنا ہے۔

سید ظہور الحسن شاہ ناظم نشر و اشاعت

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا کامیاب دورہ

مولانا محمد ادریس صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے یکم جولائی سے پنو عاقل، ہالیجی شریف، گھوٹکی۔ ڈہرکی۔ میرپور ماتھیلو میں کامیاب دورہ کیا۔ ہر جگہ علماء کرام نے تعاون فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خلیفہ ارشد ہالیجی شریف نے مفید مشوروں سے نوازا ان مقامات میں ناظم صاحب نے جمعیۃ کے مقاصد سے سب کو متعارف فرمایا۔ آئندہ انتخابات میں بنیادی جمہوریت کے انتخابات میں بہتر آدمیوں کے انتخاب کرنے کی ترغیب دی۔ تمام مقامات پر جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں آیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پنو عاقل

(۱) امیر حضرت مولانا میاں عبدالستار صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف
(۲) نائب امیر۔ محمد یوسف صاحب
(۳) ناظم اعلیٰ :۔ مولانا عبدالواحد
(۴) خزانچی :۔ حاجی گل محمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام گھوٹکی

(۱) امیر:۔ مولانا عبدالحی صاحب
(۲) نائب امیر:۔ مولانا ثناء اللہ صاحب
(۳) ناظم اعلیٰ :۔ خواجہ بشیر احمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ریاوڈہ د

(۱) امیر:۔ مولانا عبدالغفور صاحب
(۲) ناظم اعلیٰ :۔ جناب حاجی نذر محمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام میرپور ماتھیلو

(۱) امیر:۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب
(۲) ناظم اعلیٰ :۔ حاجی محمد شریف صاحب
(۳) خزانچی :۔ مسٹر غوث بخش صاحب

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا نور محمد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں سندھ کے حالیہ طوفان سے متاثر ہونے والوں سے اظہار ہمدردی کی قرارداد پاس کی گئی۔ اجلاس میں ملک کے عوام خصوصاً اہل ثروت سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر امداد کریں۔ اجلاس میں سرگودھا کے عوام سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ امدادی مراکز میں اپنی امداد جمع کرائیں۔ جمعیۃ کی طرف سے مندرجہ ذیل جگہوں پر امدادی مرکز قائم ہو چکے ہیں۔

(۱) مسلم بازار۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام حاجی تاج الدین صاحب زیر جامع مسجد
(۲) غلہ منڈی :۔ مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد
(۳) محمدی بازار :۔ نکھی آئیل سٹور۔
(۴) امین بازار۔ آفتاب بوٹ ہاؤس
(۵) کچہری بازار۔ مسافر جنرل سٹور
(۶) ریل بازار۔ جالندھر آئرن سٹور
(۷) سبزی مارکیٹ۔ حاجی محمد ابراہیم بیج فروش (۸) سبزی منڈی اعظم مارکیٹ چودھری عبدالعزیز محمد لطیف
(۹) اسلام پورہ حکیم واحد بخش صاحب
(۱۰) سٹلائٹ ٹاؤن۔ مولانا محمد رمضان صاحب خطیب سنہری مسجد۔
(۱۱) کارخانہ بازار۔ حاجی علیم الدین صاحب سوتری مرچنٹ۔ (محمد رفیق ناظم دفتر)

دین پسند انتخابی بورڈ کی تشکیل

راولپنڈی۔ ۷ جولائی۔ راولپنڈی کے تمام علماء اور خطباء نیز دین پسند افراد کی تائید و حمایت سے راولپنڈی میں انتخابی بورڈ قائم ہو گیا ہے۔ بورڈ کے ابتدائی ممبران کی تعداد پچھتر ہے۔ جو شہر کے ہر محلے اور وارڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بورڈ کے بنیادی ممبران روزانہ اپنی نشست میں جو بدل بدل کر مختلف جگہوں پر ہوتی ہے۔ اپنے بنیادی ممبران کی تعداد میں برابر اضافہ کر رہے ہیں۔ اور عنقریب ان تمام ممبران کی مشترکہ میٹنگ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ بورڈ کسی سیاسی یا نیم سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں ہے۔ آزاد اور شہریت کے عنوان پر اس کی تشکیل کی گئی ہے۔ دین پسند اور اچھے اخلاق و کردار پر مشتمل بنیادی جمہوریت کے الیکشن میں حصہ لینے والے افراد کی حمایت اور اخلاقی تائید اس بورڈ کا اولین اور آخری مقصد ہے اور شہر کے مختلف وارڈوں کو انتشار اور تفرقہ سے بچاتا ہے۔ اس خیال سے متفق حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اور اپنے اپنے حلقہ کے امیدواروں کی درخواستیں بورڈ کو دیں۔ اور حالات سے واقف کریں۔ اور اپنی عملی تائید اور حمایت کی تفصیلات بھی بتائیں۔ امیدوار اپنی دین پسندی کے کوائف لیاقت، تجربہ، صلاحیت اور سابقہ خدمات کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکہ بورڈ ان کی روشنی میں اپنی تائید و حمایت کے نقشے مرتب کر سکے۔

بورڈ کی ابتدائی میٹنگ کی صدارت حضرت مولانا عبدالحنان صاحب نے فرمائی بورڈ کی عارضی صدارت و نظامت حضرت مولانا عبدالستار صاحب اور حافظ محمد مشتاق احمد صاحب لدھیانوی کے سپرد کی گئی ہے دفتری معاملات میں حضرت مولانا فضل الحق صاحب خطیب جامع مسجد گنج منڈی سے رجوع فرمایا جائے۔

(حافظ مشتاق احمد ناظم انتخابی بورڈ راولپنڈی)

بزم طلبا چکوال کا اجلاس

بزم طلباء دارالعلوم حنفیہ کے ایک اجلاس میں جو جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ میں منعقد ہوا۔ ایک قرارداد میں حزب اختلاف کے ان ارکان کی شدید مذمت کی گئی۔ جنہوں نے گذشتہ دنوں مولانا مفتی محمود صاحب پر نکتہ چینی کی تھی۔ قرارداد میں پاکستان کے سیاسی راہنماؤں کو بالعموم اور حزب مخالف کے ارکان کو بالخصوص متنبہ کیا گیا۔ کہ پاکستانی عوام آن کی ریشہ دوانیوں سے خوب واقف ہیں۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے لئے دعائے صحت

اخبارات میں خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی علالت کی خبر پڑھ کر ادارہ دارالعلوم حنفیہ کو سخت پریشانی ہوئی ادارہ دارالعلوم حنفیہ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی بحالی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماویں آمین

حافظ عبدالرحمٰن قاسمی ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم حنفیہ (چکوال)

Phone No: 67715

Regd. L No 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

VOL 7 24 July 1964 13 Rabi-ul-Awwal. NO 27

مخالف سیاسی جماعتوں کا اجلاس

ڈھاکہ۔ ۱۹ جولائی۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کی مخالف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کا اجلاس ۲۱ جولائی کو یہاں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں مخالف جماعتوں کی طرف سے صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کا سوال زیر غور آئے گا۔ مخالف جماعتوں کا یہ اجلاس کونسل مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین نے بلایا ہے۔

الجزائر میں غیر ملکی تیل کمپنیاں

الجزائر۔ ۲۰ جولائی۔ الجزائر میں کام کرنے والی تیل کمپنیوں کو آئندہ اپنے منافع کا نصف حصہ الجزائر ہی میں لگانا ہوگا۔ اب تک کمپنیوں کو اپنا سارا منافع ملک سے باہر لے جانے کی اجازت تھی۔ وزارت معیشت نے کہا ہے کہ نئے حکم کے اطلاق سے ملک کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔

امریکہ کو چین کی دھمکی

پیکنگ۔ ۲۰ جولائی۔ چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اس نے اگر ویت نام اور ہند چینی میں بھی اپنی جارحانہ کارروائیوں کو پھیلا دیا۔ تو وہ چپ نہیں بیٹھے گا۔

سرینگر میں جلسے جلوسوں اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی

نئی دہلی۔ ۱۹ جولائی۔ سرینگر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نعرے لگانے، لاؤڈ سپیکروں کے استعمال اور پانچ سے زیادہ افراد کے اجتماع پر پابندی کے حکم میں مزید دو ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

او تھان ایتھنز پہنچ گئے

ایتھنز۔ ۲۰ جولائی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل آج جینوا جاتے ہوئے مختصر سے قیام کے لئے قاہرہ سے یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر یونانی وزیر خارجہ نے ان کا استقبال کیا

یوم ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اگرچہ اس بارہ میں اختلاف ہے کہ صاحب لولاک سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے کس دن اس عالم امکان کو اپنے جسمانی وجود سے سعادت مند کیا تھا۔ بعض محققین نے ۸ ربیع الاول کی تاریخ پر زور دیا ہے۔ اور مشہور ۱۲ ربیع الاول ہے۔ جو بھی ہو اہل اسلام کے لئے آپ کا وجود رحمت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے آپ کی تصدیق کر کے دولت ایمان پائی، اور آپ کے ہر قول و فعل کی پیروی اور آپ کی ہر ادا کو دل و جان سے قبول کیا۔ اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو آپ کی پیشگوئیوں میں کیڑے نکالتے ہیں اور آپ کی حدیثوں پر تنقیدیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت میں آپ کے دامن سے وابستہ رکھے۔ آمین

گومتی کے بند میں شگاف سے

نقصان کا اندازہ چار کروڑ روپے ہے

ڈھاکہ۔ ۲۰ جولائی۔ دریائے گومتی کے بند میں شگاف پڑ جانے سے ۶ ہزار ایکڑ رقبہ میں پٹ سن کی کھڑی فصل بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ نقصان کا اندازہ چار کروڑ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

وزیر اعظم بھارت کے نام

صدر ایوب کا جوابی مراسلہ

لندن۔ ۲۰ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اختلافات ختم کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو دونوں ملکوں کو تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدر ایوب نے یہ بات بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے مراسلہ کے جواب میں کہی ہے۔ یہ مراسلہ بھارت کے وزیر خزانہ کرشنم اچاری اپنے ہمراہ لندن لائے تھے۔

الجزائر اور مراکش کے سرحدی جھگڑے کا تصفیہ

قاہرہ۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے مطابق افریقی ملکوں میں اتحاد قائم کرنے کی تنظیم کی سیاسی کمیٹی نے الجزائر اور مراکش کے سرحدی جھگڑے کا تصفیہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اعلان افریقی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کے اجلاس سے قبل جاری کر دیا جائے گا۔ جو کل سے یہاں شروع ہو رہا ہے۔

ماؤزے تنگ سے وحیدالزماں کی ملاقات

پیکنگ۔ پاکستان کے تجارتی وفد کے قائد مسٹر وحیدالزماں وزیر تجارت نے آج پیکنگ میں جمہوریہ چین کے سربراہ ماؤزے تنگ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر پاکستان کے وفد میں شامل دوسرے ارکان بھی موجود تھے۔ مسٹر وحیدالزماں ایک تجارتی وفد کے ساتھ چین کا دورہ کر رہے ہیں

پاکستان اور بھارت کے تنازعات دوستانہ فضا میں طے کئے جائیں

لندن۔ دولت مشترکہ کانفرنس کے اختتام پر ایک مشترکہ علامیہ میں پاک بھارت تنازعات کے بارے میں صدر ایوب اور مسٹر شاستری کے بیانات کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ دونوں ملک اپنے جھگڑے دوستانہ فضا میں طے کر لیں گے۔

صدر ناصر کی طرف سے تنظیم اتحاد افریقہ کو مضبوط بنانے کی اپیل

قاہرہ۔ صدر جمال عبدالناصر نے افریقی راہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ تنظیم اتحاد افریقہ کو مضبوط بنائیں۔ تاکہ افریقہ میں سفید فاموں کی حکومت ختم کی جا سکے۔ اور سامراج کی پیدا کی ہوئی تاریکی دور کی جائے۔

رائے دہندگان کی فہرستیں جلد شائع کر دی جائینگی

لاہور۔ چیف الیکشن کمشنر جناب جی معین الدین نے بتایا ہے کہ حد بندی کے کام کی تکمیل کے بعد جلد ہی آئندہ انتخابات کے لئے رائے دہندگان کی فہرست کا مسودہ تیار ہو جائے گا۔

آئرلینڈ کے وزیر اعظم پاکستان آئینگے

لیماس۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم آئندہ سال کے اوائل میں پاکستان آئیں گے۔

خواتین کیلئے علیحدہ پولنگ سٹیشن کی تجویز

لاہور۔ صوبائی الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین جناب افضل آغا نے تمام ریجنل الیکشن کمشنروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ خواتین اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ پولنگ اسٹیشن قائم کرنے کے بارے میں چار روز کے اندر اندر رپورٹیں پیش کریں۔

نئی دہلی۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری نے سردار سورن سنگھ کو وزیر خارجہ مقرر کر دیا ہے

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت بارہ نئے پیسے نگران: مولانا غلام غوث ہزاروی نفیس

جلد ۷ ○ جمعہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۳۶

مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ کی پریس کانفرنس

۱۶ ستمبر ۱۹۶۴ء کو دفتر جمعیتہ علماء اسلام کے دفتر واقع بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ آپ نے پریس نمایندوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو دینی محبت اور اسلامی جذبات کے تحت بہت کم وقت پہلے کی اطلاع پر دفتر جمعیت میں تشریف لائے۔

جمعیتہ علماء اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈا

آپ نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ جمعیتہ علماء اسلام اور اس کے عہدیداروں کے خلاف اخبارات کو جو اطلاعات جمعیتہ کے ذرائع کے بغیر بھیجی جاتی ہیں ان کا زیادہ حصہ غلط ہوتا ہے۔ جس کی وجہ مقامی پارٹی بازی اور جماعتی تعصبات ہوتے ہیں۔ مثلاً پچھلے دنوں ایک اخبار کو یہ خبر دی گئی کہ میں نے مانسہرہ ضلع ہزارہ میں اپنی تقریر میں کہا کہ اگر کوئی مودودی جماعت میں شریک ہو جائے تو باقی نمازیوں کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے (حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ علماء اسلام نے مودودی خیالات کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ دیا ہے)

شراب کے بارہ میں بہتان

مولانا نے فرمایا کہ حال ہی میں جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ حکومت نے مرزائیوں کو تبلیغ کے لئے بارہ لاکھ روپیہ زر مبادلہ دیا ہے تو میں نے اس سے متاثر ہو کر تقریروں میں کہا۔ کہ حکومت زر مبادلہ بچانے کے لئے حج پر تو پابندی لگاتی ہے۔ مگر مرزائیوں کو زر مبادلہ دیتی ہے۔ اسی ضمن میں میں نے مزید تشریح کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی لپ سٹک منگاتے ہیں۔ اس زر مبادلہ بچانے کا خیال نہیں کرتے۔ کھیل کود اور سامان تعیش منگاتے ہیں۔ اس میں اس کا خیال نہیں کرتے۔ مرزائیوں کو باہر جانے میں زر مبادلہ کا خیال نہیں کرتے۔ لاکھوں روپے کی شرابیں منگاتے ہیں۔ اس وقت زر مبادلہ کا خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ نجاست کھانے والوں کے لئے یہ نجاست یہاں بھی موجود ہے۔ زر مبادلہ کا سارا نزلہ حج پر آگرتا ہے۔

اس کا مطلب صاف ہے کہ شرابی دو جرم کرتے ہیں۔ ایک تو نجاست کھاتے ہیں (جسے قرآن پاک نے ناپاک قرار دیا) دوسرے ولایت سے منگا منگا کر پیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ لینا کہ میں نے لوگوں سے اپیل کی کہ زر مبادلہ بچانے کے لئے دیسی شراب پیو، ولایتی نہ پیو۔ انتہائی کوڑمغزی اور شیطنت ہے۔ پھر ان جھوٹوں نے یہ بھی کہا۔ کہ میں نے دیسی شراب پینے کے لئے اسمبلی میں بھی کہا۔ اس کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ مودودی کذاب جھوٹ بولنے سے نہ شرماتے ہیں نہ جھجکتے ہیں۔ ان سب کو معلوم ہے کہ اسمبلی میں میں نے شراب سازی، شراب نوشی اور شراب فروشی کے خلاف سخت سے سخت تقریریں کیں ہیں۔ جو اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ مگر شرم چہ کتیاست کہ پیش مردم بیاید۔ ایسا کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو زر مبادلہ بچانے کے لئے حرام چیز کی اجازت دے۔

اسلامی مشاورتی کونسل کی رپورٹ

چند دن پہلے محترم وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق صاحب نے بتایا کہ اسلامی مشاورتی کونسل نے شراب کے بارہ میں جو رپورٹ دی ہے۔ اس میں اختلاف ہے

مولانا نے کہا کہ شیخ صاحب کو اس بدنام کنندہ کا نام بتانا چاہیئے۔ جس نے تمام دنیا کو یہ تصور دے کر پاکستان کی اسلامی ساکھ کو بدنام کیا ہے کہ پاکستان کے بعض ذی علم خدا کے حرام کو حلال کر رہے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں محترم شیخ صاحب سے عرض کرونگا کہ دس ارکان کونسل میں سے ایک کے اختلاف کو آپ مہربانی کر کے شراب پینے پلانے کے لئے آڑ نہ بنائیں ورنہ اسمبلی میں اپوزیشن کے اختلاف کے باوجود اکثریتی پارٹی کے فیصلے بے وقعت ہو کر رہ جائیں گے

انسداد عصمت فروشی

مولانا نے محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان کی تعریف کی کہ انہوں نے چکلے بند کرنے کا حکم دیا ساتھ ہی کہا کہ ثقافت اور آرٹ کے نام سے نیز مخلوط تعلیم کے ذریعہ جو سیلاب بے حیائی اور عریانی کا آ رہا ہے جو اسلامی تہذیب کو تباہ کر رہا ہے۔ اسے بھی روکا جائے

عائلی قوانین

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عائلی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق نہ بنایا گیا۔ تو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق جمعیتہ علماء اسلام ان کے خلاف ملک گیر مہم چلائے گی۔ اسی طرح تمام مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کئے بغیر نہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ نہ ملکی اضطراب دور ہو سکتا ہے۔

انتخابات اور جمعیتہ علماء اسلام

نمائندگان اخبارات کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ جمعیت صوبائی اور مرکزی انتخابات میں ٹکٹ جاری کرے گی اور اپنا کوئی صدارتی امیدوار کھڑا نہ کرے گی۔ آپ نے کہا کہ انتخابات کے سلسلہ میں جمعیت کا کسی پارٹی سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اگر اپوزیشن اسلامی قدروں کی بحالی کا یقین دلائے۔ تو ہم ان کے تعاون پر غور کر سکتے ہیں

عورت کی صدارت

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ عورت

(باقی صفحہ ۸ پر)

غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

جمعیتہ علماء اسلام اور انتخابات

پھر بہار آئی چمن میں فصلِ گل کھلنے لگا

قوم کا اخلاقی امتحان

بنیادی جمہوریت کے سابقہ انتخابات کی میعاد ختم ہونے کو ہے۔ صدر مملکت محمد ایوب خان نے اعلان کر دیا ہے کہ انتخابات بلا کسی تاخیر پروگرام کے مطابق مقررہ وقت پر کرائے جائیں گے۔ الیکشن کی میعاد جتنی قریب تر ہو رہی ہے اتنا ہی ملک و ملت کے سابقہ خدام اپنی سابقہ کارگزاریوں کی فہرست ہاتھ میں لئے ہوئے میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اور زور شور سے انتخابات کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر ایک طرف انتخابات میں دلچسپی اور گرم بازاری قوم کی زندگی کی علامت ہے تو دوسری طرف قوم کے اخلاق، ذہانت، قوتِ فیصلہ اور معاملہ فہمی کی کڑی آزمائش اور امتحان ہے۔

قوم کا فرض:

اس موقع پر قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی گذشتہ قومی زندگی کا جائزہ لے کر مستقبل کا فیصلہ کرے کہ اس دوران میں کیا کھویا اور کیا پایا ہے۔ مستقبل کی تشکیل ماضی کا جائزہ لئے بغیر ناممکن ہے۔ اسلام کے نزدیک زندگی کی کوئی تقسیم نہیں اس کے کسی شعبہ کو دوسرے شعبہ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہمیں لامحالہ زراعت، تجارت، صنعت اور تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہب، سیاست اور اخلاق پر نظر کرنی ہوگی کہ ایام میں زندگی اور مذہب میں کس طریقہ اور کتنا ربط پیدا کیا گیا ہے۔ شعائر اسلام کو کتنا فروغ دیا گیا۔ جھوٹ، بہتان، غیبت، زنا، بے ہودگی، فحش گانوں کو ختم کرنے، اخلاق سنوارنے اور مذہب کے پاکیزہ کردار کو عام کرنے اور اس کی [illegible] تعلیم کو ترقی دینے کے لئے کتنا روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ ملکی مسائل کے حل کرنے میں عوام اور عوام کے منتخب نمائندوں پر کتنا اعتماد کیا گیا ہے۔ ان کو کتنے حقوق دیئے اور کتنے لے لئے گئے ہیں۔ تقریر اور تحریر کے ذریعے اپنے خیالات اور احساسات کے اظہار کے لئے قانونی اور عملی طور پر کتنی آزادی دی گئی ہے۔ عوام اور حکام کے درمیان کس محبت کا اور کتنا ربط قائم کیا گیا ہے۔ مظلوم کی داد رسی کے لئے کتنی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ انصاف کو سستا اور آسان کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے گئے۔ انتظامیہ کے استبداد اور زیادتیوں کو روکنے کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے۔ ذرائع دولت سے ہر خاص و عام کو مستفید ہونے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے۔ تجارت اور صنعت کے فروغ سے عوام کو کتنا حصہ نصیب ہوا۔ پسماندہ علاقوں کو آگے بڑھانے اور ان کے مسائل حل کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے گئے۔ وطن کو غیر ملکی قرضوں سے نجات دلانے اور حاصل کردہ قرضوں کی ادائیگی کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے مسائل پر واقعات کی دنیا میں غور کرنا ہوگا۔

مستقبل کا فیصلہ:

جو قومیں حقائق کی روشنی میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرتی ہیں۔ وہ کسی مطلب پرست کے دام فریب میں ہرگز نہیں آ سکتیں۔ وہ اچھی طرح جانتی ہیں کہ باطل نے ہمیشہ حق سے مغلوبیت کے بعد جھوٹ، تہمت و افترا کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کسی کو اقتدار کا بھوکا ہونے، کسی پر ذاتی مفاد حاصل کرنے اور بکنے کا الزام، کسی کی ذاتی زندگی کو داغدار کرنے کی سعی کی۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ بودے سہارے تار عنکبوت سے زیادہ پائیدار ثابت نہ ہو سکے لہٰذا تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے سوچ اور سمجھ کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں کہ آئندہ پانچ برس تک کس ذہنیت اور کس پروگرام کے لوگوں کو اپنی قسمت کا مختار بنائیں۔

موجودہ الیکشن کی اہمیت:

آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ الیکشن صرف مقامی مسائل حل کرنے کے لئے نہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ اپنی نوعیت کا پہلا الیکشن ہے۔ آپ یوں نہ سمجھیں کہ آپ بنیادی جمہوریت کے کسی ممبر کو منتخب کر رہے ہیں۔ بلکہ یوں تصور کیجئے۔ کہ آپ صدر مملکت، قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں اور اپنے ملکی مسائل کے حق میں رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ ووٹ آپ کی آئندہ زندگی کا آئینہ دار ہوگا۔ اس لئے آپ بنیادی جمہوریت میں ایسے نیک لوگوں کو از خود مجبور کر کے منتخب کریں۔ جن کے ڈرنے اور بکنے کا خطرہ نہ ہو اور ووٹ دیتے وقت ذاتی مفاد سے بے نیاز ہو کر صرف ملک و ملت کی خیر خواہی مدنظر رکھیں۔

جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام میں دین اور دنیا کی کوئی تقسیم نہیں۔ ہمارے نزدیک ذہانت، امانت، اخلاق اور کردار کی پاکیزگی، ملکی استحکام کی ضمانت اور سب خرابیوں کے ازالہ کی بنیاد ہے اگر کسی نے ووٹ دیتے وقت ان اصولوں پر ذاتی مفاد یا پارٹی بازی یا خویش پروری اور دوستانہ تعلقات کو ترجیح دی تو اس نے خدا، رسول اور قوم و ملک کو دھوکہ دیا۔ جس کا خمیازہ سارے قوم کو بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے ووٹ جو مذہبی اور قومی امانت ہے ایسے افراد کے حق میں دیں جن کو ملک کی واحد مذہبی اور سیاسی جماعت جمعیتہ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق جمعیتہ کی حمایت حاصل ہو۔

(جمعیتہ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

جمعیتہ علماء اسلام ڈونگہ بونگہ کی کامیابی

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ڈونگہ بونگہ کے ہزارہا کے مجمع میں حضرت الحاج محمد سعید احمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہم نے تقریر فرمائی۔ اور لوگوں کو بتایا، کہ سب سے زیادہ انسانوں کا خیرخواہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہیں جو کہ خالص حقیقی ہیں۔ اس کے بعد اس کے خاص بندے انبیاء کرام کی جماعت ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خیرخواہ ہے انبیائے کرام کے بعد علمائے کرام کی جماعت ہے جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کی خیرخواہ ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر جمعیتہ علمائے اسلام پاکستان نے پاکستان کے ہر شہر اور قصبہ میں جدوجہد اور اپنی پوری کوشش کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر ایک موقعہ دیا ہے۔ کہ اپنے نمائندے (ممبر) جن سے آگے چل کر حکومت بنے گی نیک اور دیانتدار بناؤ۔ حضرت مولانا موصوف کی تقریر میں اتنا جوش اور اثر تھا کہ سب لوگوں نے بالاتفاق ہاتھ اٹھائے کہ ہم سب لوگ اپنے اپنے ووٹ جمعیتہ علماء اسلام کے اشارہ پر دینگے۔ چنانچہ قصبہ ڈونگہ بونگہ میں آٹھ آدمی چنے گئے۔ جو کہ الیکشن لڑینگے۔ جمعیتہ علماء اسلام ڈونگہ بونگہ کا خیال ہے۔ کہ لاؤڈ سپیکر لے کر مولانا موصوف کی ڈونگہ بونگہ کے بیرونی علاقہ میں مختلف جگہوں پر تقاریر کرا کے جمعیتہ علماء اسلام کو کامیاب و کامران بنایا جائے مولانا موصوف نے ان خدمات کو قبول فرما لیا ہے اس علاقہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے نمائندے اکثریت کے ساتھ بلکہ ۹۵٪ کامیاب ہونے کی توقعات ہیں۔ (جنرل سیکرٹری جمعیتہ علماء اسلام ڈونگہ بونگہ)

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی۔ ۱۱ ستمبر بروز جمعہ صبح ۸ بجے موتی مسجد میانوالی میں جمعیتہ کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد امیر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں کثیر التعداد شہریوں نے شرکت کی۔ (محمد امیر ناظم دار المطالعہ جمعیتہ علماء اسلام میانوالی)

جمعیتہ علماء اسلام جھنڈانوالہ کا پندرہ روزہ اجلاس

۵/۹/۶۴ بروز جمعہ قبل از نماز جمعہ جمعیتہ علماء اسلام نواں جھنڈانوالہ کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت نائب امیر مولانا نظام الدین صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ کہ وقت کی قدر کرو۔ اور سستی و کاہلی کو قدموں کی گرد سے ڈھانپ کر جمعیتہ کے امور پر مرشد اور اللہ کے ہاں اپنی قیمت بنانے کے لئے ہر قربانی جمعیتہ کے کام پر نچھاور کر ڈالو۔ جمعیتہ علماء اسلام کے وقت کے ساتھ ساتھ اس کے اصول، اغراض و مقاصد پر خاص دھیان رکھ کر کام کی طرف تیزی سے بڑھتے چلو۔ کیونکہ اس کے اغراض و مقاصد ہی دین کے لئے ہیں۔ اور فرمایا کہ ملک بھر میں وہ واحد جماعت ہے جو اسلامی معاشرہ اور اسلامی اصول سیاست و جہانبانی کے فطری احکام کو بروئے کار لانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اور یہ جماعت پاکستان میں اسلام کو عموماً رائج کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہر مسلمان کو اس کی دعوتِ عمل دینے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ آئندہ کے لئے خاص خاص ہدایات فرمائی گئیں۔ اجلاس کا اختتام دعائے خیر پر ختم ہوا (ناظم جمعیتہ علماء اسلام نواں جھنڈانوالہ ضلع میانوالی)

جمعیتہ علماء اسلام حاصل پور منڈی

جمعیتہ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف صاحب نائب امیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت قاضی محمد قمر الدین نے انتخابات کے متعلق جمعیتہ علماء اسلام کی ہدایات بیان کیں۔ جملہ حاضرین نے نیک اور دیانتدار افراد کو منتخب کرنے کا عہد کیا۔ چنانچہ مولانا محمد یوسف ڈاکٹر محمد شریف میاں اللہ دین پر مشتمل ایک انتخابی بورڈ مرتب کیا گیا۔ جو ہر وارڈ کا تفصیلی جائزہ لے کر پندرہ دن کے اندر رپورٹ پیش کرے گا۔ (۲) ترجمان اسلام کے لئے ۲۵ حصص خریدنے کا فیصلہ کیا گیا (چنانچہ جناب قاضی صاحب کو کہا گیا کہ ۲½ صد روپیہ بذریعہ چیک روانہ کر دیا جائے)

نومبر میں مرکزی حضرات کو حاصل پور تشریف لانے کی دعوت دی جائے۔ حضرت قاضی صاحب کی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(ڈاکٹر محمد شریف ناظم جمعیتہ علماء اسلام منڈی حاصل پور)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ، ۲۵ ستمبر ۱۹۶۴ء

قانونِ شریعت کا نفاذ کیوں ضروری ہے؟

حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

برصغیر پاک و ہند پر برطانوی اقتدار کے قیام سے پہلے اگرچہ نظام حکومت شہنشاہی اور معاشرہ جاگیردارانہ تمدن کا حامل تھا، تاہم اس ملک میں جرائم کی تعزیر کا قانون اور معاملات کے تصفیہ کا آئین، شہنشاہی نظام حکومت اور جاگیردارانہ تمدن کی گرفت سے بالاتر تھا۔ یہ آئین و قانون اسلامی شریعت پر مبنی اور اس سے ماخوذ تھا۔ اس کے مطابق فیصلہ کرنے والے شہنشاہیت و جاگیرداریت کے نہیں بلکہ شریعت کے نمائندے سمجھے جاتے تھے۔ حکومت کے نظام کو اس سے صرف اتنا ہی تعلق تھا کہ وہ اس آئین و قانون کے نفاذ کا واسطہ و ذریعہ تھی۔ عوام یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعمال و افعال کے لئے آئین خداوندی کے سامنے جوابدہ ہیں۔ چنانچہ اس آئین و قانون کا تقدس، احترام اور وقعت ان کے دل و دماغ میں گہرائیوں تک جڑ پکڑے ہوئے تھی۔ وہ اس آئین و قانون کی خلاف ورزی کسی دنیاوی خوف کی بنا پر نہیں بلکہ خدا و رسول کے سامنے جوابدہی کے اندیشے کی بنا پر نہیں کرتے تھے۔ اور جو لوگ قانون شکنی کا ارتکاب کرتے تھے۔ ان کی حمایت اور ان کی پردہ پوشی، ان کے قریبی اشخاص کے لئے بھی محال تھی۔ ایسے قانون شکن افراد، قوم و ملت میں ذلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ جرائم پیشہ افراد کو معاشرہ میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا تھا۔ صداقت و دیانت و اخلاق عامہ کی قدریں قائم و برقرار رہتی تھیں۔ یہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ ہم قانون شکنی اور آئین کی خلاف ورزی کے لئے حیلے، بہانے اور خفیہ ذرائع اختیار کر کے کسی بڑی دانشمندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ ہم اس آئین و قانون کو کسی حکومت و طاقت کا مسلط کردہ اور بالجبر نافذ کردہ نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اسے اپنے مذہب، اپنے دین اور اپنی ملی روایات کا دستور و آئین سمجھ کر اس کے لئے احترام و تقدیس کے جذبات اپنے اندر رکھتے تھے۔ عدل و قانون کی یہ روایات ہمارے معاشرہ میں صدیوں قائم رہیں اور سینکڑوں انقلابات و حادثات کے باوجود ہماری ملی اقدار کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ مجموعی اعتبار سے ہمارے معاشرے میں دیانت و امانت اور دین و اخلاق کی قدریں قائم و باقی رہیں۔ خواہ ان کی معنوی حیثیت بوجوہ کمزور ہوتی رہی۔

لیکن انگریزوں نے راہ پاتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ شریعت کے اس قانونی سلسلے کو ختم کر کے رکھ دیا اس کی جگہ اپنا ترتیب دیا ہوا قانون نافذ کیا۔ یہ قانون اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے خواہ کسی درجہ کا بھی ہو۔ لیکن اس سرزمین کے باشندوں کے لئے وہ غیر ملکی اجنبی اور باہر سے آئی ہوئی ایک عیار ظالم و جابر حکومت کا بالجبر نافذ کردہ قانون تھا۔ اس نئے قانون کے ساتھ یہاں کے باشندوں کے احساسات و جذبات کا کوئی مقدس رشتہ قائم نہیں تھا۔ اس کے برعکس اس قانون کا نفاذ ان کے احساسات کو مجروح کر کے کیا گیا تھا۔ وہ جبر و تشدد کے خوف سے تو اسے قبول کرنے پر مجبور تھے۔ مگر ان کی روح اور ان کا ضمیر اس کو پسند کرنے کے لئے آمادہ نہیں تھا حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے اپنی اغراض کی خاطر انگریزی طاقت و حکومت کا وفادارانہ ساتھ دیا۔ اس قانون کی تقدیس و احترام کے جذبات سے خالی تھے ہر شخص جانتا تھا۔ کہ یہ دین و شریعت کا قانون نہیں ہے۔ یہ ہماری اپنی قومی و ملی حکومت کا قانون نہیں ہے۔ اسے ہمارے صدیوں کی روایات پر مبنی مذہبی قانون کو مٹا کر ایک بیرونی اور غیر مذہب جابر حکومت نے بالجبر نافذ کیا ہے۔ اس لئے جب تک گرفت کا خوف ہو۔ اس کی طوعاً و کرہاً تعمیل کی جائے، اور جہاں موقعہ ملے۔ اس کی خلاف ورزی میں کوئی خلش محسوس نہ کی جائے۔ یہ ایک نفسیاتی فضا تھی۔ جو رفتہ رفتہ پوری قوم کے ذہنوں پر چھاتی چلی گئی۔ انفرادی تحفظ و مفاد کے سوا کوئی اجتماعی اور ملی مفاد کا تقاضا افراد کے سامنے نہیں رہا۔ چور کو چوری سے۔ زانی کو زناکاری سے۔ ڈاکو کو ڈاکہ زنی سے۔ دھوکہ باز کو دھوکہ دہی سے۔ چالباز کو چالبازی سے بددیانت کو بددیانتی سے غدار کو غداری سے۔ تاجر و دکاندار کو ناپ تول کی کمی بیشی سے اور نقالی و ملاوٹ سے۔ ملازم کو رشوت ستانی و کوتاہی فرض سے، حاکم کو رعایا کے ساتھ ناانصافی و جبر سے روکنے کے لئے اس قانون میں کوئی روحانی و اخلاقی قوت موجود نہیں تھی۔ ماتحت اپنے افسروں کی ناراضگی کے خطرے سے، جرائم پیشہ افراد قانون کی زد میں آ جانے کے اندیشے سے ڈر کر کسی قدر قانون کی پاسداری کرتے تھے۔ لیکن جہاں یہ ڈر مفقود ہوا۔ ان کے اندر قانون کی تعمیل کا کوئی داعیہ باقی نہیں رہتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسے قانون کی وہ آزادانہ کیوں تعمیل کرتے۔ جو ان کے ضمیر، اخلاق اور ایمان کو اپیل کرنے والا نہیں تھا، اور جو سراسر ان کی معاشرتی روایات کے خلاف تھا۔ چنانچہ انہیں جب بھی موقعہ ملا وہ قانون کو بالائے طاق رکھتے رہے حتیٰ کہ وہ محکمے اور ادارے بھی جنہیں انگریزی نظام اقتدار نے اپنے اس قانون کے نفاذ و اجراء کے لئے قائم کیا تھا۔ ان کے عملے کے اندر بھی اس کی تقدیس و احترام کا جذبہ پیدا نہیں ہو سکا۔ ان کی اکثریت بھی رفتہ رفتہ اس بات پر دلیر ہوتی چلی گئی، کہ اس کی زد سے بچ کر اور اس کو توڑ مروڑ کر اگر اپنے لئے کوئی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے تو کر لیا جائے۔

۱۹۴۷ء تک جبکہ انگریزی اقتدار کے آخری ایام آ چکے تھے۔ پورے ملک میں ہر طبقہ کی یہ ذہنیت اس قانون کے بارے میں پختہ ہو چکی تھی۔ اور وہ اس کے لئے اپنے اندر سوائے اس کے خوف کے کوئی عظمت کا احساس نہیں رکھتے تھے۔

آزادی کے وقت سب کی یہ توقع تھی کہ غلامی کے خاتمہ کے ساتھ اجنبی حکومت کا یہ قانون و آئین بھی ختم ہو جائے گا۔ اور نئے سرے سے اسلامی و شرعی قانون کا نفاذ ہوگا۔ اور وہ اس کے لئے تیار ہو گئے تھے کہ اپنے سابقہ مذہبی و ملی قانون کی تعمیل دل و جان کے ساتھ کریں گے۔ پاکستان کے قائم ہوتے ہی بہت سے سکہ بند مجرموں نے اپنے آپ کو بدل لیا تھا۔ شرعی قانون کے نفاذ کے خیال نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اپنی سابقہ مجرمانہ زندگیوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اب معاملہ ایک حکومت کے قانون کی خلاف ورزی کا نہیں تھا، بلکہ خدا اور رسول کے قانون کی خلاف ورزی کا تھا۔ تاجروں میں دیانت، ملازموں میں ادائے فرض و امانت اور عوام میں دین و ملت کے لئے احساس عظمت پیدا ہو چلا تھا۔ اور کچھ عرصہ سب کو انتظار تھا کہ جلد ہی اس نئی اسلامی مملکت کا نظام و قانون اسلامی شریعت میں تبدیل ہو جائے گا۔

لیکن افسوس ایسا نہ ہوا، مسلمانوں کی یہ توقع پوری نہ ہو سکی۔ وہی انگریزی قانون جس کی تعمیل کے جذبہ سے لوگوں کے ذہن باغی ہو چکے تھے وہ بدستور نافذ تھا۔ تمام کاروبار حکومت و سلطنت اس کے مطابق انجام پا رہے تھے۔ تمام محکموں اور اداروں کا سلسلہ انگریزی حکومت کی قائم کردہ روایات کے ساتھ ہی وابستہ تھا۔ حتیٰ کہ یہ محکمے اور ادارے تخریبی طور

(باقی صفحہ ۹ پر)

Scanned with CamScanner

بقیہ اداریہ

پر ایسی صد سالہ تقریبات منانے رہے جو اس بات کی نشان دہی کرنے والی تھیں کہ ان کے قائم کرنے والے انگریز تھے۔ اور ان ہی کی روایات پر اب تک قائم ہیں۔ عوام کے لئے یہ بات سخت مایوس کن ثابت ہوئی۔ وہ اب یہ تمیز کرنے سے قاصر تھے کہ موجودہ نظام کو انگریزی نظام سے کس طرح علیحدہ اور اسلامی نظام تصور کیا جائے۔ انہیں کسی شعبے میں بھی تو تبدیلی کے آثار نہیں ملے۔ نظام تعلیم نظام تجارت، نظام حکومت اور نظام عدالت سب ہی پر تو وہی پرانی انگریزی چھاپ لگی ہوئی تھی۔ قانون کی خلاف ورزیوں پر پھر ذہنیتیں دلیر ہونے لگیں۔ اور اب پہلے سے زیادہ ان میں شدت آگئی۔ ذاتی مفاد کے حصول کا تقاضا پھر بڑھ گیا۔ جرائم کی پھر کثرت ہوگئی۔ اور پہلے سے زیادہ ہونے لگی۔ رشوت دہی، رشوت ستانی، رعایت گیری، حق تلفی عام ہوگئی۔ عزت وناموس اور غیرت ومروت کے جذبات ماند پڑ گئے امریکہ کی دوستی اور امداد کے سہاروں نے خود اعتمادی کو بھی مجروح کر کے رکھ دیا اور خدا خوفی کا جو نازک سا رشتہ ابھی تک باقی چلا آرہا تھا، وہ بھی ٹوٹ گیا۔ ان حالات میں ظاہر ہے کہ جرائم و بدعنوانیوں کا کثرت سے پھیل جانا قابل تعجب نہیں ہے۔

شاید سر سے ابھی پانی نہیں گذرا ہے جن ہاتھوں میں زمام کار ہے۔ انہیں اب بھی یہ بات سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ آئین وقانون کی پابندی کسی خارجی دباؤ کے تحت ممکن نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ آئین و قانون قوم کی نفسیات، رجحانات اور احساسات کے مطابق نہ ہو۔ برطانوی قانون کی بنیاد پر آپ کتنے بھی آئینی ڈھانچے تیار کریں اور ان میں بزعم خویش مفید تر تبدیلیاں لے آئیں۔ لیکن قوم و ملت کے لئے اخلاقی وروحانی اعتبار سے وہ ہرگز اپیل کرنے والی ثابت نہیں ہوں گی جب تک کسی قانون کے لئے احترام وتقدیس کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ خواہ وہ دینی حیثیت سے ہوں یا ملی حیثیت سے اس وقت تک ان کا کامل اجراء اور ان کی پوری پوری تعمیل ممکن نہیں۔ جبر وتشدد سے یہ مسئلہ حل نہیں ہونے والا۔ وہ ہاتھ ہی اس کو توڑتے رہیں گے۔ جو اس کو نافذ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

مسلمان قوم کے لئے اسلامی اور شرعی قانون کے سوا کوئی قانون بھی کبھی قابل قبول نہیں رہا ہے۔ مسلمانوں نے اس بات کو کبھی کوئی اہمیت نہیں دی کہ کس قسم کا نظام حکومت ان پر قائم ہے۔ البتہ قانون حکومت اگر شرعی اور اسلامی ہے تو ان کے لئے اس کی خلاف ورزی محال تھی۔ سعودی عرب میں اگرچہ شہنشاہی نظام ہے۔ لیکن شرعی قانون کے نفاذ واجراء نے وہاں کے مسلمان کو قانون شکنی اور ارتکاب جرائم سے روک رکھا ہے۔ اس نسبت سے آپ تمام مسلمان ممالک کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ اور جرائم کی کمی بیشی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ ہے وہ نفسیاتی پس منظر جو ہمارے یہاں جرائم بیشگی اور ان کی سنگینی کی تہ میں ایک بہت بڑے محرک کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اس کو ہٹائے بغیر قوانین کی ہزار گرفتیں بھی بے سود ہیں۔ ہر ملت کا ایک مزاج ہوتا ہے۔ جو صدیوں کی بحث و پیز کے بعد مستحکم ہو جاتا ہے۔ اسے توڑ کر ایک نیا مزاج اس میں داخل کرنا، اس ملت کو ہی مٹا دینے کے مترادف ہے۔ یہ کارروائی اگر انگریز کر رہے تھے تو وہ ایک غیر قوم اور مخالف اسلام طاقت کا عمل تھا اس کے خلاف مقاومت کا جذبہ بھی الحمد للہ قوم میں قوم وبیش قائم رہا۔ لیکن اب اس کارروائی کا باقی و جاری رکھنا ملی اور دینی امتیاز وتشخص کو اپنے ہاتھوں سے فنا کر دینا ہے۔ یہ سراسر اجتماعی خودکشی اور قتل ہے۔ اور اس سے کبھی بھی من حیث المجموع معاشرہ کی اخلاقی سطح بلند تر اور پاکیزہ تر نہیں ہو سکے گی۔

اس ملک اور قوم کی اخلاقی ومعاشرتی پستی اور زوال کا واحد اور سب سے بڑا علاج شریعت اسلامیہ کا کامل ومکمل نفاذ ہے۔ یہ وہ نفسیاتی سہارا ہے کہ اس کے حاصل ہوتے ہی اس کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے۔ اس کے رجحانات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اس کے عزائم پاکیزہ اور بلند تر بن سکتے ہیں۔ وہ ایک بڑے مقصد ونصب العین کی خاطر جینے اور مرنے کے لئے تیار کی جا سکتی ہے۔ قانون کا احترام ملت کی عظمت۔ وطن سے محبت، حاکم ومحکوم کے درمیان دوستانہ وہمدردانہ ربط وتعلق کا احساس اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب لوگ یہ سمجھنے لگیں۔ کہ یہاں دراصل اسلام کی حکمرانی ہے۔ اللہ کا قانون نافذ ہے۔ یہ سرزمین دین حق کی حامل ہے۔ اور یہاں کے حکمران شریعت کے نمایندے اور خادم ہیں۔ پاکستان کے تحفظ بقا، استحکام کا دارومدار اور یہاں سے اخلاقی جرائم اور اخلاقی پستی، ظلم وستم، بدعنوانی و بدانتظامی اور حیا باختگی کا انسداد شریعت، شریعت الٰہیہ کے کامل نفاذ واجراء پر موقوف ہے۔ اس حقیقت کو اب بھی جتنی جلد سمجھ لیا جائے غنیمت ہے۔ ورنہ وقت گذر رہا ہے، اور تاریخ کا فیصلہ کن ہاتھ آخری مہر لگنے والا ہے۔ اس کے بعد افسوس کرنے اور پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ (ک ۲)

سجادہ نشین حضرت خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں کا مکتوب گرامی

چونکہ احقر پہلے درس قرآن میں مشغول تھا مقامی علماء کرام و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے میرے پیرو مرشد کی خدمت اقدس میں مجھے جمیعتہ کے دفتر میں لانے کی درخواست کی تو حضرت والا نے نہایت خندہ پیشانی سے فرمایا کہ ضرور اسے دفتر میں جا کر کام کرنا چاہیئے کیونکہ موجودہ دور میں یہ کام بہت دینی اہمیت کا حامل ہے تو حضرت کے ارشاد کے مطابق ناچیز نے یکم اگست ۱۹۶۲ء سے دفتر کا کام شروع کر دیا تو بعض احباب نے گلہ شکوہ کیا۔ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ کس کام کو چھوڑ کر کس طرف لگ گئے ہو۔ جس کی وجہ سے احقر پریشانی میں مبتلا ہوا جوں جوں احباب کی باتیں سنتا رہا۔ توں توں پریشانی کا عالم بڑھتا گیا۔ پھر ناچیز نے اپنے ہادی کامل پیرو مرشد کی خدمت اقدس میں عریضہ تحریر کیا جس کا جواب ناظرین کرام کی خدمت میں اس لئے پیش کیا جاتا ہے تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ہمارے اکابر جمیعت کی خدمت کو کس درجہ تک سمجھتے ہیں

العبد، نذیر احمد ناظم دفتر مرکزی
جمیعتہ علماء اسلام لاہور)

حضرت سجادہ نشین کا مکتوب

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات

والتحیات فقیر خان محمد عفی عنہ کی طرف سے مکرم قاری صاحب مطالعہ فرمائیں کہ آپ کا گرامی نامہ معہ رسید موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی بے چینی اور بے اطمینانی کا ہونا لازمی ہے جس کام کو اب شروع کیا ہے۔ اس کی وقعت لوگوں کے ذہن میں ہرگز نہیں ہے۔ اور اس کام کے لئے پہلے سے آپ کو مناسبت بھی نہیں تھی اور کچھ کام بھی بگڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ موانع بھی ہوں گے۔ خارجی طور پر بعض احباب اور مہربان لوگ بھی کہتے ہوں گے۔ کہ مسجد اور قرآن پاک کو چھوڑ کر بازاری اور دفتری زندگی اختیار کر لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ان سارے امور کے ہوتے ہوئے اطمینان کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ دین صرف مسجد اور قرآن پاک کی تعلیم پر منحصر نہیں ہے۔ دین کے مختلف شعبے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جن سے مسجد اور تعلیم قرآن اور خود قرآن پاک کی صیانت مقصود ہے۔ جس شعبے سے مسجدوں کی حفاظت

(باقی صفحہ ۶ پر)

مفید اور مجرّب
آزمودہ دوائیں

کندن ۔ یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن، سر میں چکر، گھبراہٹ اور بےچینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن وشباب کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۸ محصولڈاک علاوہ

اکسیر جریان واحتلام (سپرمیٹوریا)
یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۵۰/۶ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ طاقت وتوانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج۔ زن ومرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

مقوی بدن فولادی گولیاں
کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہے۔ عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۵۰/۱۲ روپے۔

دوائے دمہ کامیاب اور مکمل کورس قیمت ۲۰/ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ لاہور

اسلام کا معجزہ اور ایک ولی کی کرامت

تازہ واقعہ

کم و بیش دو ہفتے ہوئے ہوں گے کہ منٹگمری کے ایک نیک دل اور مخیر تاجر جناب حاجی شیخ فتح محمد صاحبؒ کا انتقال ہوگیا۔ ان کے صاحبزادوں نے اپنے والد ماجد کی قبر حضرت مولانا حافظ مفتی فقیر اللہ صاحب قدس سرہٗ اور حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب شہید کے قدموں میں کھدوائی حضرت مفتی صاحب کی وفات پو تقریباً ڈیڑھ سال گذر چکا ہے۔ مگر جب گورکن حضرات کی غلطی اور جلدی سے قبر کے پہلو میں حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کی قبر کی طرف میں سوراخ ہوگیا۔ تو وہ حیران رہ گئے! اس قبر سے ایسی خوشبو آنے لگی۔ جو کبھی دیکھی نہ سنی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اس خوشبو کے سونگھنے سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ بالآخر انہوں نے سوراخ بند کر دیا متوفی حاجی شیخ فتح محمد صاحب کے بڑے بیٹے حاجی محمد ابراہیم صاحب اور شیخ اللہ بخش صاحب تاجران غلہ منڈی اور رانا غلام محمد صاحب تینوں قبر دیکھنے گئے۔ خوشبو کا واقعہ سنا تو سوراخ دوبارہ کھلوایا۔ خدا تعالیٰ کی شان نظر آئی۔ خوشبو کی مہک بے مثال تھی۔ سوراخ سے حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ کی قبر میں جھانکا تو خوشبو کے علاوہ قبر میں کشادگی نظر آئی۔ جیسے وسیع کوٹھڑی ہو۔ جسم مبارک بھی صحیح و سالم نظر آتا تھا۔ اس کے بعد قبر کو جلد بند کر دیا گیا۔ محمد شفیع وغیرہ گورکنوں کے سوا چند حضرات اس کے عینی شاہد ہیں۔ ہمارے شہر میں اس کا چرچا ہے۔ ایمان والوں کے لیے اس قسم کی مہربانیاں قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ البتہ وہ دوسرا جہان ہے۔ جہاں کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی حکمت نے اس جہان والوں پر ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا البتہ کبھی کبھار بعضوں پر بعض حالات منکشف فرما دیتے ہیں۔ جیسے جن و ملائکہ موجود ہیں۔ مگر ہمیں دکھائی نہیں دیتے، اور جسے اللہ تعالیٰ چاہیں دکھا دیتے ہیں۔ یہی حال قبروں میں انبیاء علیہم السلام کے زندہ ہونے اور نمازیں پڑھنے کا ہے۔ عام لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ارشادات پر چون و چرا کئے بغیر ایمان لانے کی توفیق دے۔ چاہے سمجھ میں آئے یا نہیں۔ اس سے قبل حضرت قطب زمان مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ کی قبر کی مٹی سے خوشبو آنے کا ہر خاص و عام کو علم ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان بزرگان دین جیسا اخلاص اُن جیسی استقامت عطا فرمائے۔ بحرمت سید الاولین والآخرین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

لندن میں بھی ایک مسیح موعود ٹپک پڑا

جب سے مرزا قادیانی نے نبوت کا ڈبہ اور جعلی مسیحیت کا دروازہ کھولا ہے۔ کوئی نہ کوئی شوقین قسمت آزمائی کے لئے اس میدان میں اتر آتا ہے۔ چنانچہ اب لندن میں یعنی مسیح بھیجنے والوں کے اصلی مقام سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے:۔

"۳۱ جولائی گذشتہ اور یکم ماہ حال کی درمیانی شب جب ایک بجنے میں چھ منٹ باقی تھے تو وحی الٰہی میں یہ انگریزی لفظ نازل ہوا۔ "DISASTER"- اس انگریزی لفظ کا مفہوم کوئی بہت بڑی مصیبت یا خوفناک حادثہ ہوتا ہے۔ بعدہٗ گذشتہ شب گیارہ بجکر ۱۲ منٹ پر الہام ہوا۔ "دیکھا۔ غضب بھڑکا خدا کا۔" گویا اس طرح جو مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ اس کا سبب غضب الٰہی بتایا گیا۔ پھر تھوڑا سا ہی وقت گذرا تھا۔ یعنی بارہ بجکر ۱۵ منٹ پر میرے پیارے مالک نے مجھے اس طرح مخاطب فرمایا:۔

"مبارک ہووے تہانوں"

یعنی آپ کو مبارک ہو۔ سو اس کلام پاک میں میرے محسن و مہربان آقا نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ جس عظیم الشان نشان کے ظاہر کئے جانے کا فیصلہ آسمان پر کیا گیا ہے اس سے مقصود میری سچائی کو ظاہر کرنا ہے۔

انتظروا۔ انا منتظرون

النبیؑ خواجہ محمد اسماعیل

المسیح الموعود

لندن ۱۳ اگست ۱۹۶۲ء (بوقت

۱۱ بجکر ۲۶ منٹ صبح)

متفرقات

حضرت سمیہؓ اُمِ عمارؓ کی شہادت

حضرت سمیہؓ بنت خیاط حضرت عمارؓ کی والدہ محترمہ تھیں۔ یہ بھی اپنے صاحبزادے حضرت عمار اور اپنے محترم کرم خاوند حضرت یاسر کی طرح اسلام کی خاطر نہایت تکلیف دہ اذیتیں اور مشقتیں برداشت کرتی تھیں۔ مگر بفضل خداوند کریم اسلام کی سچی محبت میں دل میں ذرا بھی فرق نہ آتا تھا سخت گرمیوں میں دھوپ کی سخت تپش میں پتھروں پر لوہے کی زرہ پہنا کر تکلیف دی جاتی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ادھر تشریف لاتے ان کو صبر کی تلقین فرماتے۔ اور جنت الفردوس کا وعدہ فرماتے (اسد الغابہ)

ایک مرتبہ حضرت سمیہؓ کھڑی تھیں۔ ابوجہل دوزخی کا ادھر سے گذر ہوا۔ اس نے حضرت سمیہؓ کو سخت برا بھلا کہا۔ اور غصہ میں برچھا مارا۔ جس کے زخم سے وہ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلام کی خاطر سب سے پہلی شہادت ان کو نصیب ہوئی (اسد الغابہ)

فائدہ۔ عورتوں کا اس قدر صبر ہمت اور استقلال قابل رشک ہے (ایک ہم ہیں کہ ذرا کانٹا بھی چبھ جائے فوراً بیقرار ہو جاتے ہیں) ہمیں ان سے سبق لینا چاہیئے۔ جب آدمی کے دل میں کسی چیز کی محبت گھر کر جاتی ہے تو اس کو ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔ حضرت سمیہؓ کی محبت تو خاص اسلام کے لئے تھی۔ ان کا اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جان دینا اور تکالیف کا برداشت کرنا اور اس میں بے حوصلہ نہ ہونا کس قدر ہمت اور جواں مردی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اُن کے راستہ پر چلنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اُخروی زندگی جو مرنے کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے سرخروئی کا سبب ہے۔ اگر خدانخواستہ دنیاوی غرض سے ہو تو دنیا تو گئی۔ آخرت بھی ساتھ ہی برباد کر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ایمان کامل اور خلوص کے ساتھ اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی دعا کرنی چاہیئے (ماخذ افادات حضرت شیخ الحدیث حافظ محدث جناب مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی سہارنپور)

(از خادم اسلام حافظ محمد الیاس عفی عنہ
بن جناب حاجی شیخ گلزار محمد صاحب جالندھری
ملتان

مولانا عبد الحنان صاحب کی واپسی

حضرت مولانا عبد الحنان صاحب خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی و مہتمم دار العلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی دو ماہ اپنے وطن میں قیام فرما کر ۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو واپس راولپنڈی تشریف لا چکے ہیں۔ احباب جملہ خط و کتابت جامع مسجد بھوسہ منڈی کے پتہ پر کریں۔

(فضل الحق دار العلوم حنفیہ عثمانیہ
راولپنڈی شہر)

خوشخبری

بدھ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء سے نماز عصر اور مغرب کے درمیان قرآن مجید کے ترجمہ کی بلا فیس جماعت شروع ہو رہی ہے۔ اہل ذوق و شوق حضرات شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

المعلن:۔ محمد اسحٰق انجمن خدام الاسلام
مسجد امن اہلسنت والجماعت جی ٹی روڈ
باغبانپورہ۔ لاہور)

مولانا مہدی الزمان صاحب کا دورہ ہزارہ

مورخہ ۱۱/۹/۶۲ کو مولانا نے جامع مسجد میں تقریر کے دوران فرمایا کہ ہر دور میں علماء کرام نے دین حق کے لئے کوشش فرمائی ہے اور باطل فرقے ہمیشہ سے اس کوشش میں رہے کہ دین علیحدہ اور سیاست علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دیندار مسلمان مل کر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے کر صحیح اسلامی قوانین کے نفاذ کی کوشش کریں۔ آخر میں مولانا نے فرمایا کہ یہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور یہاں نہ انگریزی نبی کی نبوت چلنے دیں گے، اور نہ ہی انگریزی قوانین کو جاری رکھنے دیں گے۔ ہمارا منشاء ہے کہ قانون اسلامی ہو۔ خواہ وہ کسی بھی ہاتھ میں ہو۔ حکومت کو بدلنا ہمارا منشاء نہیں۔ صرف قانون بدلنا ہے۔ اگر موجودہ صدر کے ہاتھ سے اسلامی قوانین کا نفاذ ہوا تو ہم اس کے ہاتھ چومیں گے۔ اور اگر اسی صدر کے ہاتھ سے غیر اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا تو ہم اس کے مقابلہ میں جان تک پیش کرنے میں دریغ نہیں کریں گے مولانا جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کے سلسلہ میں تحصیل مانسہرہ میں خصوصاً اور ضلع ہزارہ میں عموماً ایک ماہ تک قیام کر کے کام کریں گے۔

(محمد اشرف ناظم اعلیٰ شہر مانسہرہ)

ہدایت اور فلاح یافتہ لوگ کون ہیں؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

۔فرق اتنا ہے کہ آج اُن کتابوں پر ایمان لانا اس طرح ہوگا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُن کتابوں میں نازل فرمایا تھا وہ سب حق ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے وہی واجب العمل تھا۔ مگر قرآن نازل ہونے کے بعد چونکہ پچھلی کتابیں اور شریعتیں منسوخ ہو گئیں تو اب عمل صرف قرآن ہی پر ہوگا۔

اس آیت میں مومنین کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی گئی۔ کہ وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ آخرت سے مراد وہ دار الآخرت ہے جس کو قرآن میں دار القرار، دار الحیوان اور عقبیٰ کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے اور پورا قرآن اس کے ذکر اور اس کے ہولناک حالات سے بھی بھرا ہوا ہے۔

آخرت پر ایمان لانا ایک انقلابی عقیدہ ہے

اس جگہ بھی آخرت پر ایمان لانا اگرچہ ایمان بالغیب کے لفظ میں آچکا ہے۔ مگر اس کو پھر صراحتاً اس لئے ذکر کیا گیا۔ کہ یہ اجزائے ایمان میں اس حیثیت سے سب میں اہم جزء ہے کہ مقتضائے ایمان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا اسی کا اثر ہے۔ اور اسلامی عقائد میں یہی وہ انقلابی عقیدہ ہے۔ جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور جس نے آسمانی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو اخلاق و اعمال میں تمام اقوام عالم کے مقابلہ میں ایک امتیازی مقام عطا فرمایا

اور یہ عقیدہ توحید و رسالت کی طرح تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام شرائع میں مشترک اور متفق علیہ چلا آتا ہے۔

وجہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے سامنے صرف دنیا کی زندگی ہے۔ اسی کی عیش و عشرت ان کا انتہائی مقصود ہے۔ اسی کی تکلیف کو تکلیف سمجھتے ہیں۔ آخرت کی زندگی اور اعمال کے حساب و کتاب اور جزاء و سزا کو وہ نہیں مانتے۔ وہ جب جھوٹ، سچ اور حلال و حرام کی تفریق کو اپنی عیش و عشرت میں مخل انداز دیکھیں تو ان کو حرام سے روکنے والی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ حکومت کے تعزیری قوانین قطعاً انسداد جرائم اور اصلاح اخلاق کے لئے کافی نہیں۔

عادی مجرم تو ان سزاؤں کے عادی ہو ہی جاتے ہیں۔ کوئی شریف انسان اگر تعزیری سزا کے خوف سے اپنی اپنی خواہشات کو ترک بھی کرے تو اس حد تک کہ جہاں حکومت کی دار و گیر کا خطرہ ہو خلوتوں میں اور رازدارانہ طریقوں پر جہاں حکومت اور اس کے قوانین کی رسائی نہیں اُسے کون مجبور کر سکتا ہے۔ کہ اپنی عیش و عشرت اور خواہش کو چھوڑ کر پابندیوں کا طوق اپنے گلے میں ڈال لے۔ ہاں وہ صرف عقیدۂ آخرت اور خوفِ خدا ہی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کی ظاہری اور باطنی حالت، جلوت اور خلوت یکساں ہو سکتی ہے۔ اور وہ یقین رکھتا ہے کہ مکان کے بند دروازوں اور ان پر پہرہ چوکیوں میں اور رات کی تاریکیوں میں بھی کوئی دیکھنے والا مجھے دیکھ رہا ہے۔ کوئی لکھنے والا میرے اعمال کو لکھ رہا ہے۔

(مولانا مفتی محمد شفیع
دیوبندی)

* * *

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے ناظم محمد ادریس کے دورہ کا پروگرام

۵ر ستمبر۔ آباد گوٹھ، ارائیں روڈ
۶ر ستمبر۔ جہان خان
۷، ۸، ۹، ۱۰ر ستمبر۔ شکارپور
۱۱ر ستمبر۔ کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد ہمراہ مولانا غلام غوث ہزاروی۔
۱۲ر ستمبر۔ ٹھل ضلع جیکب آباد
۱۳، ۱۴ر ستمبر۔ سکھر دفتر میں
۱۵ر ستمبر۔ پنو عاقل تعلقہ
۱۶ر ستمبر۔ گھوٹکی تعلقہ
۱۷ر ستمبر۔ میرپور ماتھیلو تعلقہ
۱۸ر ستمبر۔ اباوڑو تعلقہ
۲۶ر ستمبر تا ۳۰ر ستمبر۔ ضلع نواب شاہ

ضلع سکھر کے دورہ کا پروگرام

۱۹، ۲۰ر ستمبر۔ گوٹھ مومن ووریو
۲۱ر ستمبر۔ امروٹ شریف
۲۲ر ستمبر۔ مرزا پور
۲۳ر ستمبر۔ وڑو
۲۴، ۲۵، ۲۶ر ستمبر۔ ٹھو میانا۔ نوہرو ڈپ ٹاوری۔ محمد اباغ
۲۷، ۲۸، ۲۹ر ستمبر۔ قادر دینو۔ مرید گوٹھ خان پور۔
۳۰ر جمار یہوڑ

(ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر)

تبصرہ

انکشافات

مرتبہ:۔ مبلغ اسلام قاری عبدالحمید صاحب
صفحات
قیمت:۔ ۳/۵۰ روپے
پتہ (۱) زرین پبلیکیشنز ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
(۲) مکتبہ ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

زیر نظر کتاب مبلغ اسلام قاری عبدالحمید صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔ اس کتاب میں قاری صاحب نے مودودی صاحب کے عقائد و نظریات ان کے مسلک ان کی علمی حیثیت اور ان کے تقویٰ و تقدس پر بحث کی ہے۔ انبیاء علیہم السلام صحابۂ کرام و آئمہ عظام اور سلف صالحین کی شان میں مودودی گستاخیوں اور دریدہ دہنی کا زوردار علمی و عقلی جواب دیا ہے۔ حوالجات اور مسائل کے بارہ میں کئی جگہ مودودی صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ ملک کی جامع مسجدوں کے خطیبوں اور واعظوں کو یہ کتاب ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ملک کی جامع مساجد کے خطیبوں اور واعظوں کو پتہ نمبر ۱ پر ۱۲ر بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر کتاب مفت بھیجی جاتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام تنیہ شولگڑہ پایان کا اجلاس

چارسدہ۔ ۲ر ستمبر۔ جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ پایان کا اجلاس زیر قیادت مولانا فضل مولا صاحب آف کوٹ صدر جمعیۃ العلماء شولگرہ بمقام چھینہ ۲۹ر اگست کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ممبروں نے شرکت۔ حضرت مولانا فضل مولا صاحب صدر جمعیۃ علماء (۲) مولانا محمد ذکریا صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء شولگر پایان (۳) مولانا عبدالصمد (۴) مولانا سید جلال آف گانگو و دیگر اراکین (محمد ذکریا نائب صدر)

بقیہ مکتوب حضرت سجادہ نشین خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں

اور قرآن پاک کی صیانت ہوتی ہو۔ اس کے دین ہونے میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا پہلے اگر آپ قرآن پاک کی تعلیمی خدمات سرانجام دیتے تھے تو اب قرآن پاک کی صیانت کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ فقیر کو تو جمعیۃ علماء اسلام کی کسی طرح کی خدمت اور امداد و اعانت دین اسلام ہی کی خدمت نظر و سمجھ آتی ہے۔ یہ فقیر کا اذعان اور وجدان ہے یہ وجدان غلط ہے یا صحیح۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الامور کلھا۔ آپ ان جملہ خارجی امور سے صرف نظر کر کے نہایت اطمینان و سکون سے اپنے کام میں مشغول رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہووے۔ اور آپ کے اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ اور کام میں برکت فرما کر آپ کی مساعی کو مشکور و مقبول گردانے۔ آمین گھر میں علالت کا پڑھ کر افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرما کر آپ کو ظاہری و باطنی اطمینان و سکون نصیب فرمائے۔ آمین

ان مشاغل کے ساتھ ساتھ اوقات فرصت کو یاد الٰہی میں مشغول رکھیں۔ اطمینان قلب ذکر الٰہی سے وابستہ ہے۔ ویسے بھی اپنے مشائخ عظام کا ارشاد ہے۔ کہ بغیر ذکر کثیر دل نمے کشاید۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم شامل حال رکھے۔ اور اپنی یاد کثیر سے دل شاد رکھے۔ آمین ؎

ذکر گو تا ترا جان است
پاکیٔ دل ز ذکر رحمان است

فقیر بفضلہ تعالیٰ عافیت سے ہے والحمد للہ علیٰ ذالک۔ فقیر کی طرف سے احباب کو سلام مسنون۔ اور بچوں کو دعوات و دست بوسی

والسلام۔ از خانقاہ سراجیہ
۴ر جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

سلاجیت مصفیٰ

کے فوائد سے کون ناواقف ہے۔ یہ قیمتی دھاتوں اور پتھر کا قدرتی جوہر ہے اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ گرنے پڑنے۔ پیشاب کی کثرت۔ معدہ، جسم کی کمزوری، طاقت و توانائی۔ سردی، نزلہ، زکام اور نمونیہ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ارزاں نقلی اور سستی سلاجیت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ فیض عام بقہ دفتر ترجمان اسلام اور سعودیہ دواخانہ بذریعہ دفتر ترجمان اسلام سے مل سکتی ہے۔ جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کی زیر نگرانی صاف اور تیار ہوتی ہے اور جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ تھوک فی سیر ۱۲۰/ روپے۔ دو تولہ سے کم نہیں بھیجی جاتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

معرفت دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

Scanned with CamScanner

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ہنگو کے اہتمام میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے بمعیت جناب حافظ فخر الاسلام صاحب امیر تحصیل ہنگو مولانا احمد حسین صاحب فاضل دیوبند رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد مولانا حبیب گل صاحب صدر شوریٰ دارالعلوم ٹل و رکن مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا محمد رفیق صاحب ناظم اعلیٰ تحصیل ہنگو۔ ملک حبیب شاہ صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ٹل۔ مولانا عبد الجبار صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو مولانا عبد الاحد صاحب رکن تحصیل ہنگو نے مندرجہ ذیل مقامات ہنگو۔ طورغ۔ محمد خواجہ۔ کاہی درولڑے۔ ترپاب۔ سرے۔ تورہ وڑے تورہ خنڈی۔ سروزی۔ کربوغہ۔ ٹل کا عظیم کامیاب دورہ کیا۔ ہر جگہ عظیم الشان جلسے ہوئے۔ باقاعدہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہر جگہ تھا حضرت امیر سرحد مولانا فخر الاسلام۔ مولانا احمد حسن صاحب۔ مولانا عبد الجبار نے تقریریں کیں۔ بہت شاندار اثر ہوا۔ جمعیۃ اس علاقہ میں انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔

(محمد اسمٰعیل ناظم دفتر)

پڈعیدن میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا شاندار استقبال

حضرت مولانا ۹ ستمبر کو شام کے ساڑھے سات بجے شاہین ایکسپریس پر تشریف لائے تو ریلوے اسٹیشن پر معززین شہر نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ استقبال میں بہت بڑا اجتماع تھا۔ جس میں قابل ذکر حضرات حسب ذیل تھے۔

رئیس اعظم غلام حسین صاحب چیئرمین کونسل پچھہ۔ مولانا تاج الدین صاحب بستمل حافظ عبد اللہ صاحب۔ مولانا نعمت اللہ صاحب جناب کریم بخش چشتی۔ اسٹیشن سے جیپ تک نعروں کی گونج میں حضرت کو لائے۔ رئیس صاحب حضرت کو جیپ میں بٹھا کر اپنے مکان پر لے گئے۔ رات کو کھانا رئیس صاحب کے ہاں تھا رات کو ایک اجتماع عظیم سے خطاب فرمایا

(منجانب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی دوروزہ کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے زیر اہتمام بخاری چوک شہر جہلم میں دوروزہ ضلعی کانفرنس ۳، ۴ اکتوبر کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء شرکت فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی

المعلن (مولانا) عبد اللطیف صاحب
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کا خصوصی اجلاس اور جدید انتخاب

مورخہ ۴ جمادی الاول بروز جمعہ مدنی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد اراکین جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کا خصوصی اجلاس زیر صدارت حافظ عبد الرحیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی آئندہ ترقی و استحکام کے لئے مشورہ کیا گیا اور قصبہ روڈہ میں علاقہ تھل کا مرکز ہونے کی وجہ سے جمعیۃ کا دفتر اور دارالمطالعہ قائم کرنے کے لئے ماہوار چندہ لکھوایا گیا۔ اور آئندہ کے لئے طے پایا کہ مرکزی جمعیۃ کے دستور اور حضرت مولانا مظہر حسین صاحب مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب کے ارشاد کے مطابق پندرہ روزہ اجتماع مدنی جامع مسجد میں منعقد کیا جائے۔ اور دفتر قائم ہونے پر دفتر میں اجتماع ہوا کرے نیز خصوصی اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کے پاس جا کر ان کو نماز کی تلقین کی جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی طے ہوا کہ دفتر اور دارالمطالعہ کا افتتاح حضرت قاضی صاحب موصوف سے کرایا جائے۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام روڈہ کا جدید انتخاب کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل اراکین متفقہ طور پر عہدیدار منتخب ہوئے

امیر حافظ عبد الرحیم صاحب خطیب جامع مدنی
نائب امیر ۱ چوہدری اسلام الدین صاحب دکاندار
نائب امیر ۲ صوفی محمد شریف صاحب دکاندار
ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد حنیف سہارنپوری مدرس مدرسہ بہاء العلوم
ناظم ۱۔ ملک محمد سبطین صاحب بوتیہ
ناظم ۲ صوفی محمد یعقوب صاحب
خزانچی۔ صوفی محمد یونس صاحب

اراکین مجلس شوریٰ

(۱) چوہدری محمد یوسف صاحب
(۲) صوفی شاہ محمد صاحب
(۳) صوفی محمد یامین صاحب
(۴) چوہدری عبد الغنی صاحب ۱
(۵) چوہدری رحمت اللہ صاحب
(۶) چوہدری محمد حنیف صاحب
(۷) چوہدری باسط علی ممبر یونین کونسل
(۸) چوہدری عبد المجید دکاندار
(۹) ملاں اسلام الدین صاحب
(۱۰) چوہدری عبد الغنی صاحب ۲
(۱۱) چوہدری موج الدین صاحب
(۱۲) چوہدری بشیر محمد صاحب
(۱۳) چوہدری رفیع محمد صاحب دکاندار

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ کا انتخاب

۱۱ ستمبر بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی سابقہ صدر کا استعفےٰ منظور کرنے کے بعد نئے صدر کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ حافظ مولانا محمد اقبال صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن کو صدر منتخب کیا گیا اور مولانا عبد الرشید صاحب ہاشمی مدرس مدرسہ جامعہ نعمانیہ کو ناظم اور جناب حاجی صابر علی صاحب کو نائب صدر اور جناب حاجی غلام رسول صاحب انصاری کو خازن منتخب کیا گیا۔

نیز جمعیۃ کا کام تیز تر کرنے اور مالی پوزیشن کے مستحکم کرنے کی طرف پوری توجہ کرنے کا عزم مصمم کیا گیا۔ اور مجلس عاملہ کا انتخاب صدر کی صوابدید پر رکھا گیا

(ناظم جامعہ نعمانیہ کمالیہ)

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجتمندوں کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج۔ تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس بیس روپے علاوہ محصول خرچ پیکنگ وغیرہ

جریان کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت چھ روپے۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج۔ قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی قیمت چھ روپے۔

نرینہ اولاد کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو۔ صرف لڑکیاں ہی ہوں۔ حمل سے دو تین ماہ کے درمیان دوا کھائی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں استعمال کرتی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے۔ دوا کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو یا ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو۔ اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ، جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالیٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی دس روپے۔

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند پھولے کے لئے مفید ہے۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ کیا جاتا ہے۔

دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث لاہور
دوسرا پتہ۔ منیجر دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ

Phone No: 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. No. 7 | ۲۵ ستمبر 1964 | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ | No. 36

Price 12 Paisas

صدارت کے لئے محترمہ فاطمہ جناح کی نامزدگی

محترمہ فاطمہ جناح ملک کے اندر ایک ایسی خاتون ہیں۔ جن کے بارے میں کوئی چھچھوری بات سننے میں نہیں آئی۔ نہ وہ بعض دیگر آبرو باختہ عورتوں کی طرح رقص وعریانی کی رسیا ہیں۔ ان کو ملک میں ایک باعزت مقام حاصل ہے۔ اور اہل ملک ان کو مادر ملت کے نام سے پکارتے ہیں۔ اگر وہ مرد ہوتیں، تو آج صدارتی انتخاب کا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ محترمہ نے صدارت کا مقابلہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس سے دو ہی دن پہلے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ حدیث شریف میں عورتوں کو سربراہ بنانے کی ممانعت ہے۔ ایک مسلمان کا سر حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جھک جانا چاہیئے۔ مگر یہ علمی بات ہے اس کے بارے میں آخری فیصلہ جمعیۃ علمائے اسلام کے اکابر علماء ہی کر سکتے ہیں۔ البتہ ہمیں یہ خبر اخبارات میں پڑھ کر دھکا لگا۔ اس لئے کہ الیکشن مشکل کام ہے۔ اس میں مولوی فرید احمد صاحب فراڈ مارشل تک کہنے میں باک محسوس نہیں کرتے۔ تو ملک کی ایک محترم خاتون کو ان طوفانی موجوں کے حوالہ کر دینا اور ان کی ذات کو کروڑوں انسانوں کے لئے موضوع بحث بنا لینا طبیعت کو گراں محسوس ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی متحدہ محاذ کے شرکاء میں سے مودودی پارٹی اور نام نہاد اسلام پارٹی کو یہ اعلان مبتلائے مصیبت کر دیگا وہ ایک طرف پارٹی اور محاذ سے جڑا رہنا چاہیں گے۔ دوسری طرف اسلامی ہدایات کو ترک کر کے اپنی اسلامی حیثیت کو ختم کرنے سے گھبرائینگے۔

ممکن ہے۔ وہ یہ کہہ دیں کہ ہم نے سیاست اور جنگ اقتدار میں مرزائی اور عیسائی ہونے کی قانونی اجازت دے کر حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ورزی کر دی ہوئی ہے تو ایک اور حدیث کی بھی مخالفت سہی۔ مگر اتنا کہنے سے وہ قوم کو مطمئن نہ کر سکینگے۔

باقی رہی کنونشن لیگ (سرکاری پارٹی) اس کو فاطمہ جناح کی امیدواریٔ صدارت پر اعتراض کرنے سے پہلے سوچنا پڑے گا۔

(۱) کیا اس کے عہد اقتدار میں عورتوں کو آگے نہیں لایا جا رہا۔

(۲) کیا ان کو کالجوں اور ملازمتوں میں مردوں کی طرح حقوق نہیں دیئے جا رہے۔

(۳) کیا اسٹیشنوں میں اعلانات کرنے اور بعض نازک قسم کے کاموں کے لئے حتیٰ کہ ریڈیو کے اعلانات کے لئے ان کی خدمات کو ترجیح نہیں دی جا رہی؟

(۴) کیا ان کو سفیر نہیں بنایا جا رہا۔ اور اس طرح پاکستان کی اہم سیاست خارجہ اور مہمات امور میں ان کی رائے پر اعتماد نہیں کیا جا رہا۔ اور کیا عورتوں کو وزارتیں نہیں دی گئیں۔ جبکہ صاف و صریح حدیث میں ان کو نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّین کہا گیا ہے۔

(۵) کیا ہمارے بعض وزیر صاحبان بے پردہ افسر عورتوں کے ساتھ طویل کانفرنسیں نہیں کرتے؟

اگر آپ ان سب باتوں کو صحیح کہنے کا دعویٰ کریں۔ تو آپ مخالف کو صدارتی امیدوار کے سلسلہ میں کس طرح غلط کار کہہ سکیں گے۔

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

آپ صرف یہ بحث کر سکتے ہیں کہ فلاں امیدوار زیادہ قابلیت و اہلیت کار رکھتا ہے یا فلاں۔ البتہ عام اہل اسلام جلیل القدر علماء دین کے فیصلے کو جو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ہوگا، لبیک کہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدائت فرمائے۔ آمین!

بقیہ:۔ مولانا غلام غوث کی پریس کانفرنس

کو اسلامی ریاست میں سربراہ نہیں بنایا جا سکتا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً۔ ایسی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جو اپنی حکومت یا اپنا کام کسی بھی عورت کے سپرد کر دے۔ آپ نے کہا۔ صدارت کے امیدوار سامنے آ جائیں، تو صرف جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس کے بارہ میں فیصلہ کی مجاز ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام درگئی کا عظیم الشان اجتماع

امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب درگئی تشریف لائے۔ عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام درگئی علاقہ ہشت نگر ترقی کا عظیم الشان اجتماع زیر صدارت حضرت باماجی صاحب منعقد ہوا۔ حضرت امیر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس کا عامۃ المسلمین پر کافی اثر ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام درگئی کا انتخاب ہوا

امیر:۔ حضرت باماجی صاحب مدظلہٗ
نائب امیر:۔ حافظ بدیع الزمان صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ مولانا فصیح الدین صاحب
ناظم:۔ مولانا حکمت شاہ صاحب
ناظم دوم:۔ ملک صفدر خاں صاحب
خازن:۔ محمد شاہ صاحب

ارکان شوریٰ:۔ مولانا شہزاد گل صاحب۔ محمد ابراہیم ڈاکٹر سکندر خاں۔ بادشاہ گل میاں صاحب۔ تاج محمد خاں۔ حافظ فضل واحد صاحب۔ عمر خاں۔ فضل الرحمان وارث خاں صاحب۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

316

ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس رقم

جلد ۷ ۞ ۲۰ شعبان ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء ۞ نمبر ۴۹

صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا فیصلہ

جمعیت دو امیدواروں میں سے کسی کی حمایت نہیں کر سکتی

جمعیۃ علماء اسلام نے ۱۹ دسمبر کو اپنی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا تھا تاکہ وہ صدارتی مسئلہ نیز ملک کے تازہ پیش آمدہ مسائل پر غور کر سکے اور ۲۰ دسمبر کو مجلس عمومی کا اجلاس طلب کیا تھا چنانچہ ملتان مدرسہ قاسم العلوم میں ۲۰ دسمبر ۶۴ء کو ۱۱ بجے سے ۵ بجے شام تک اس بحث میں بلوچستان۔ کراچی۔ سندھ۔ سکھر۔ سابق ریاست بہاولپور۔ شمالی پنجاب۔ جنوبی پنجاب۔ سابق صوبہ سرحد کے بلند پایہ علماء کرام اور ارکان جمعیت نے حصہ لیا۔ اور پوری بحث وتمحیص کے بعد حضرت مولانا درخواستی امیر جمعیۃ کی صدارت میں مندرجہ ذیل متفقہ فیصلہ ہوا۔

جمعیت کی قرارداد کا متن:۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نمائندہ اجلاس اس حقیقت کو صحیح قرار دیتا ہے کہ پاکستان کی سابقہ حکومتوں کے زمانہ سے، اب تک بے دینی میں مسلسل اضافہ ہوتا آرہا ہے مگر یہ قطعی بات ہے کہ موجودہ اقتدار کے زمانہ میں مفاسد شرعیہ اور غیر اسلامی تہذیب کی جو سرپرستی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہمارا اسلامی ملک مسلسل غیر اسلامی بنتا جارہا ہے، آرڈیننسوں، اور آمرانہ طرز عمل سے عوام کو جس طرح کچلا گیا ہے۔ اور عوامی و جمہوری حقوق کو پامال کیا گیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اس کے ساتھ ہی موجودہ اقتدار نے، قرآن وحدیث واجماع کے صریح خلاف، عائلی قوانین جیسے سیاہ قوانین نافذ کئے اور ان کے خلاف سالہا سال کے اجتماعی احتجاج کو پائے استحقار سے ٹھکرایا۔ اس نے تمام اہل اسلام کے دلوں کو سخت مجروح کر دیا ہے اور اب بھی آرڈی ننس کے ذریعہ ان کی تنسیخ کی طاقت رکھتے ہوئے اسے اپنی پرسٹیج ووقار کا سوال بنایا ہوا ہے حالانکہ خدا و رسول کے قوانین کی عظمت کے مقابلہ میں ذاتی وقار و پرسٹیج کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

بنا بریں یہ اجلاس حزب اقتدار کے صدارتی امیدوار محمد ایوب خاں کی حمایت میں ووٹ دینے کو بالکل صحیح نہیں سمجھتا۔

نیز جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی، اپنے اس موقف پر سختی سے قائم ہے کہ قرآن، حدیث اور اجماع امت کی رو سے عورت کو سربراہ مملکت بنانا درست نہیں ہے۔ علاوہ ازیں متحدہ محاذ نے یہ بھی یقین نہیں دلایا کہ اقتدار کی تبدیلی کے بعد صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح مستعفی ہو جائیں گی، بنا بریں جمعیۃ علماء اسلام صدارتی انتخاب میں موصوفہ کی بھی حمایت نہیں کر سکتی۔

دیگر تجاویز جو اجلاس میں منظور ہوئیں

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس طرز عمل کے خلاف کہ کالج اور سکولوں کے طالب علموں پر تشدد کیا گیا بلکہ گولی تک چلائی گئی۔ جس سے ایک طالب علم کی جان بھی ضائع ہوئی۔ شدید احتجاج کرتا اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ راعی و رعیت کے بہترین تعلقات اور ملکی استحکام کا دارومدار باہمی حسن سلوک اور خیر خواہی پر موقوف ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وہ طالب علموں کے جائز مطالبات کو فوراً پورے کرے۔

۲۔ یہ اجلاس صدارتی انتخاب میں حکومت کے عاجلانہ اقدامات

(باقی صد ۲ پر)

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء

جمعیۃ علماء اسلام کا اسلامی فیصلہ

صدارتی انتخاب کا اعلان کیا تھا۔ مسلمانوں کے ایمان کا امتحان تھا۔ ہم کسی نیک نیت آدمی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ جو اپنی ضمیر کی آواز پر ایک فریق کا ساتھ دینا حق سمجھتا ہے۔ مگر طلب زر۔ جلب منفعت یا صرف پارٹی اور اقتدار کی خاطر غلط راہ کو اختیار کرنا یقیناً ملک کی بدنصیبی ہے۔ یہاں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے محترم ایوب خان کی خوشامد اور دنیوی لالچ کی وجہ سے حمایت کی۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ذاتیات یا جنگ اقتدار کی وجہ سے ان کی مخالفت کی۔ یہی حال مس فاطمہ جناح کا ہے۔ کسی نے ایوب خان کی ضد سے ان کی حمایت کی اور کسی نے ہوا و ہوس کے جذبات سے مغلوب ہو کر ان کی مخالفت کی۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے پہلے دن سے اس مسئلہ کو شرعی روشنی میں دیکھا اور دونوں کو اس منصب کا نااہل سمجھ کر تیسرا صحیح امیدوار کھڑا کرنے کا اعلان کر دیا جس کا اعلان ۲۷ نومبر کو لاہور سے ہونا تھا جبکہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اکٹھے ہو کر فیصلہ کرتے۔ اس سلسلہ میں دعوتیں دی جا چکی تھیں۔ اخبارات میں اعلان کر دیا گیا تھا مگر حکومت کی عاجلانہ پالیسی اور اس خاص منصوبہ کی وجہ سے جمعیت کے امیدوار ۲۶ نومبر کو چٹاگانگ سے راولپنڈی نہ پہنچ سکے۔

اب جمعیت کے ذمہ دار حضرات نے ہر دو جماعتوں کے امیدواروں کے سامنے چند دینی شرائط رکھیں۔ ان کے نیز دیگر متعلقہ امور کے بارہ میں اطمینان حاصل کرنے کے بعد جمعیت نے تعاون کا یقین دلایا۔ جمعیت کے ارکان و علماء نے ہر دو فریق پر پورا پورا اتمام حجت کیا۔ جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے ملاقات کی گئی پھر شرائط تسلیم کرنے کے لئے ان کو اور شیخ مسعود صادق صاحب کو اور براہ راست محمد ایوب خان صاحب کو مفصل تار دیئے گئے۔ مگر افسوس کہ حاکمانہ اقتدار کا نشہ کافور نہ ہوا۔

دوسری طرف ذاتی طور پر صدر رہبر کمیٹی متحدہ محاذ نے پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا مگر رہبر کمیٹی کے ممبروں کو وہ بلا کر فیصلہ نہ کر سکے۔ نہ لادینی حکومت کے حامی افراد کی طرف سے وہ ایسا یقین دلا سکتے تھے۔

جمعیۃ نے اپنے اشتہار میں شرائط کے ساتھ دیگر متعلقہ امور کا ذکر کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ حزب اختلاف والے جو عورت کی سربراہی کے سلسلہ میں یہ جواب دیتے ہیں کہ مقصد صرف اقتدار چھیننا ہے ورنہ (محترمہ فاطمہ) کامیابی کے بعد مستعفی ہو جائیں گی۔ آیا اس سلسلہ میں واقعی وہ اطمینان دلا سکتے ہیں۔ مگر جب محترم نواب زادہ صاحب سے تحریری طور پر یہ دریافت کیا گیا کہ آیا حزب اختلاف کے اعلانات کے مطابق محترمہ فاطمہ جناح کامیاب ہونے کے بعد مستعفی ہو جائیں گی۔ اس سلسلہ میں بھی جمعیت ان کے تحریری جواب سے مطمئن نہ ہو سکی۔ جس میں موجودہ آئین ہی کے تحت انتخابات کرانے پھر دو تہائی ممبروں کی اکثریت سے دستور میں ترمیم کا ذکر تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کو مطلوبہ تسلی حاصل نہ ہو سکی۔ اور مغربی پاکستان کے تمام علماء حق (جمعیۃ علماء اسلام کی جنرل کونسل) نے محترمہ کی حمایت نہ کرنے کے سابقہ موقف کو حق قرار دیا۔

ہمارے خیال میں جمعیۃ علماء اسلام نے اسلام کی لاج رکھ لی ہے۔ نہ علماء کرام جبر و استبداد کی حوصلہ افزائی کے لئے تیار ہوئے۔ نہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے فیصلوں سے روگردانی کی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک غلط اقتدار قوم پر مسلط ہونا ہے۔ اس کے مسلط کرنے میں ہم کیوں تعاون کریں۔ اپنے طور پر کوئی مسلمان کسی رائے کو صحیح سمجھ کر یا ایک فریق کو نسبتاً کم درجے کی برائی سمجھ کر اس کی حمایت کرے تو وہ اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔

صدارتی انتخاب کے سوا باقی ملکی اور عوامی مسائل کے حل کرنے میں جمعیۃ علماء اسلام نے حزب اختلاف کی دعوت تعاون کا جو فراخدلانہ جواب دیا ہے وہ ہر طرح قابل تحسین ہے۔ اس ملک میں حزب اقتدار کی غلط اور من مانی کارروائیوں کو اعتدال پر لانے کے لئے مضبوط حزب اختلاف کی واقعی ضرورت ہے۔ اسمبلیوں کے اندر بھی اور باہر بھی اللہ تعالٰے ہمارے ارادوں میں خلوص اور کاموں میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

بقیہ: دیگر تجاویز

اور صرف ۲۷ گھنٹے کے نوٹس کو خاص منصوبہ پر حمل کرتا اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے جس کی وجہ سے مجوزین و مؤیدین نیز امیدواروں کے بنیادی حقوق پر اثر پڑا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام اپنا امیدوار کھڑا کرنے میں ناکام رہی۔

۳۔ یہ اجلاس ڈی۔ سی ملتان کے اس حکم کو غیر ضروری اور آزادی تحریر کے تقاضوں کے قطعاً خلاف سمجھتا ہے۔ کہ اس نے دو سرکاری آدمیوں (خفیہ پولیس) کو جمعیت کے اجلاس میں شرکت کا حکم دیا۔

۴۔ یہ اجلاس گذشتہ انتخابات میں بدعنوانیوں کی پرزور مذمت کرتا اور اس کو قوم کے اخلاق کے لئے تباہ کن تصور کرتے ہوئے حکومت کی غفلت اور بد انتظامی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ اجلاس ان سیاسی پارٹیوں اور اقتدار پسند افراد سے جنہوں نے انتخابات میں عورتوں کو غلط استعمال کیا۔ یا جبر و تشدد سے جیتنے کی سعی کی۔ اسلام کے نام پر اپیل کرتا ہے کہ خدارا اس ملک کو صلاح و ترقی کی بجائے تباہی اور قعر مذلت میں نہ دھکیلیں۔

(باقی صـ۵ پر)

Scanned with CamScanner

دعا و مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

منجانب سید الاولیا حضرت سید شیخ احمد کبیر رفاعیؒ

(مرسلہ:- ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ)

(۱) اے اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ پاک ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ یکتا ہیں۔ کوئی آپ کا ساجھی نہیں اور بے شک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) اے اللہ۔ ہم آپ کی ذات کی یکتائی اور ناموں کی وحدت اور صفات کی بے نظیری کے وسیلہ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم کو اپنے جلال کا کچھ دبدبہ اور اپنے جمال کا کچھ حصہ اور اپنے کمال کی کچھ فرحت عطا فرمایئے تاکہ آپ کی معرفت ہمارا وجود وسیع ہو جائے۔ اور ہمارا مشاہدہ آپ پر جم جائے اور اپنے مشاہدہ میں ہم ان دلائل سے خبردار ہو جائیں جو ہمارے اندر ہیں۔

(۳) اے اللہ! ہمارے وجود کی تاریک رات میں اپنی معرفت کا آفتاب چمکا دیجئے اور ہماری آنکھوں کے کناروں کو اپنی حکمت کے ظہور سے منور فرمایئے اور ہماری زینت (جسمانی) کے آسمان کو اپنی محبت کے ستاروں سے مزین کر دیجئے۔ ہمارے افعال کو اپنے فعل میں فنا ہماری خطا کو اپنے فضل کے دریا میں غرق اور ہمارے ارادہ کو اپنے ارادہ میں محو کر دیجئے۔

(۴) اے اللہ! ہم کو ہر مقام میں اپنا غلام بنائے رکھیئے کہ آپ کی بندگی پر جمے رہیں آپ کی عظمت کے لئے تمام دنیا سے فارغ ہو جائیں، آپ کی ربوبیت کے حقوق ادا کرنے میں لگے رہیں، آپ کے بارہ میں ہم کو کسی کی ملامت کا اندیشہ نہ ہو اور آپ پر کوئی الزام بھی نہ آنے دیں۔

(۵) اے اللہ! ہم کو اپنی مرضی پر راضی رکھئے اور جو تقدیر نازل ہو اس میں ہم پر مہربانی کیجئے اور آپ کے آسمان سے جو رحمت نازل ہو اس کے لئے ہم کو زمین بنا دیجئے۔ اور اپنی محبت میں ہمارا سب کچھ فنا کر دیجئے۔

(۶) اے اللہ! اپنے متعلق ہمارے مطلوب کو صحیح راستہ پر لگا دیجئے۔ اور اپنے سوا کسی اور کا فکر ہم کو نہ دیجئے اور ہمارے آگے پیچھے جو برائی بھی ہو اس کو دور کر دیجئے۔

(۷) اے اللہ! ہم اُن چھپے ہوئے بھیدوں کے وسیلہ سے درخواست کرتے ہیں اے وہ! کہ اس کے سوا دلوں میں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ درود نازل کیجئے سرداروں کے سردار اور تمام ارادوں کی مراد اپنے حبیب مکرم نبی معظم محمد نبیؐ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پہ اور سلام بھی بھیجیئے۔

(۸) اے اللہ! میں الف معطوف اور اس نقطہ کے وسیلہ سے جو تمام حروف کا مدار ہے۔ اور بہا کی با، تالیف کی تا، جلالت کی جیم، حیات کی حا، خوف کی خا، دلالت کی دال، ذکر کی ذال، ربوبیّت کی را، زلفی کی زا، سنا کی سین، شکر کی شین، صفا کی صاد، ضمیر کی ضاد، طاعت کی طا، ظلمت کی ظا، عنایت کی عین، غنا کی غین، وفا کی فا، قدرت کی ق، کفایت کی کاف، لطف کے لام، آمر کے میم، نہی کی نون، الوہیّت کی ہمزہ ولا کی واؤ، یقین کی یا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ کے لام الف کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں۔ مخلوق میں آپ کی حمد و ثنا پھیلی ہوئی ہے۔ بخشش کے ساتھ آپ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ کوئی آپ کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی آپ کی سلطنت اور ملک و حکومت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آپ مخلوق سے جو چاہیں لے سکتے ہیں۔ مخلوق آپ سے کچھ نہیں لے سکتی۔ سوا اُس کے جو آپ ہی دینا چاہیں۔

(۹) اے اللہ! میں آپ کے نبیؐ کی عزت کے وسیلہ سے آپ کی طرف متوجہ ہوتا اور درخواست کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں آپ کے اچھے اچھے ناموں اور اس بڑے اسم اعظم کے وسیلہ سے جس کے ساتھ میں نے آپ کو پکارا ہے یہ درخواست کرتا ہوں کہ نبیٔ اُمّی محمد مصطفٰےؐ پر درود نازل فرمایئے اور آپ کی آل اور پاک صحابہ اور تمام انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین پر بھی۔

(۱۰) اے اللہ ہم کو اُن لوگوں میں سے کیجئے جن کے اعضائے بدن پر آپ نے مراقبہ اور اپنی یادداشت کی سخت بیڑیاں ڈال دیں اور ان پر بے باطنی قوتوں پر مشاہدہ کی وجہ سے حضور کی باریکیاں جما دی ہیں۔ پس اٹھتے بیٹھتے آپ کا انس ان کے اوپر نگہبان بن کر کھڑا رہتا ہے۔ تو وہ شرمندگی سے اپنے سروں اور چہروں کو سجدہ کے لئے جھکا دیتے اور غایت عاجزی و ذلت سے آپ کے دروازہ پر اپنے نازک رخسارے بچھا دیتے ہیں۔ پھر آپ نے ان کو اپنی رحمت سے غایت مقصود تک پہنچا دیا۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ۔

(۱۱) اے اللہ! ہم کو دراز ے صحبت اور ہمیشہ کی خدمت اور اپنے احترام کی حفاظت اور یادداشت کی پابندی اور طاعت کا انس اور مناجات کی حلاوت اور مغفرت کی لذّت، اور دل کی سچائی اور سچا توکل اور خالص محبت اور عہد کی پابندی، اور وصال و قرب کا اعتقاد، اور لغزش سے بچنا اور مقصود کو پہنچنا اور نیک عمل کے ساتھ خاتمہ فرمایئے۔ صلِّ علٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَشَرِ وَسَلِّمْ

(۱۲) اے اللہ! اے وہ قادر مطلق! جس نے اپنی محبت کو عاشقوں کی رگ رگ میں پیوست کر دیا اور شک و شبہ کے تنور کو حسن یقین سے دبا دیا۔ اے اللہ! ہم کو صدیقوں کے دفتر میں درج کر دیجئے۔ اور بڑے درجہ والے رسولوں کے راستہ پر ہم کو چلاتے رہیئے۔ یہاں تک کہ ہم اپنے

(باقی صفحہ پر)

متفرقات

مدعیان اقامت دین کی دیانتداری

محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب بھوی راولپنڈی سے ایک خط کے ذریعہ مودودی صاحب کے دست راست شیخ المشائخ نصر اللہ خان صاحب عزیز کی دیانتداری کا رونا رو رہے ہیں کہ انہوں نے ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ماہ نومبر کا ایک قیمتی مقالہ نقل کیا ہے مگر صحافتی بدیانتی کی حد ہو گئی کہ جو حصہ ان مدعیان تجدید دین کے خلاف تھا اس کو بالکل حذف کر کے عوام کو یہ غلط تصور دینے کی سعی کی گئی کہ گویا حضرت مولانا منظور احمد نعمانی اور مفتی عتیق الرحمٰن صاحب بھی ان کے حامی ہیں۔

مولانا سعید الرحمٰن صاحب بھیروی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی بددیانتی کا رونا رونے میں مفتی دارالعلوم دیوبند۔ محترم ایڈیٹر چٹان اور دیگر حضرات بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ ایک بات اطمینان بخش ہے کہ اس فرقہ کی عیاری سے اب عوام تک واقف ہو چکے ہیں۔ اور اسی لئے سوائے کراچی کے جہاں ماں کے نام سے ان کے کچھ آدمی کامیاب ہوئے ہوں گے باقی سارے ملک میں چند گنے چنے ہوئے آدمیوں کے بغیر ان کو شکست فاش ہوئی ہے۔ اور اکثر مقامات پر ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں۔ جن کا امیر المومنین دین محمدی میں بددیانتی کرے ان سے آپ کیا گلہ کریں گے۔

لاہور میں یوم اجمل

محترم حکیم عبد المجید صاحب عتیقی جنرل سکریٹری مرکزی پاکستان طبی کانفرنس اطلاع دیتے ہیں کہ حسب معمول امسال بھی مجدد طب حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان مرحوم و مغفور کی یاد میں مورخہ ۳۰ دسمبر ۶۴ء ۱۹ء بروز بدھ زیر اہتمام مرکزی پاکستان طبی کانفرنس لاہور پاکستان بھر میں یوم اجمل منانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۶۴ء بروز بدھ بوقت ۳ بجے یوم اجمل کے موقعہ پر بی۔ این آر آڈیٹوریم لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ ہو گا۔ جس کی صدارت جناب جسٹس ایس اے رحمٰن صاحب آف سپریم کورٹ فرمائیں گے۔

(حکیم) عبد المجید عتیقی جنرل سکریٹری
مرکزی پاکستان طبی کانفرنس لاہور

چنیوٹ میں تحفظ ختم نبوت کی

سالانہ کانفرنس

جو قادیانیوں کے ربوہ سے دو میل دور ہر سال مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لئے ہوتی رہتی ہے۔ ۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۶۴ء کو ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر کے علماء کرام اور شعراء تشریف لا رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کسی کی غلط خبر پر یقین نہ کرنا جس میں کانفرنس ملتوی ہونے کا ذکر ہو۔ کیونکہ بعض بدفطرت اور مرزائی ایسا کرتے رہتے ہیں۔

(منجانب:۔ مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ)

عیسائی کا قبول اسلام

۱۱ر دسمبر ۶۳ء اکال گڑھ مولانا محمد اقبال نعمانی خطیب جامع مسجد مرکزی کے ہاتھ پر بعد از نماز جمعہ ایک قادر مسیح نامی شخص نے اسلام قبول کیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے کسی قسم کا لالچ نہیں ہے کیونکہ میں برسر روزگار ہوں۔ میں نے صرف اسلام کی حقانیت سمجھ کر اسے قبول کیا ہے۔

عربی مدرسین کی تربیت گاہ

ایک ماہ کا کورس

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق مدارس کے ابتدائی درجات عربیہ کے مدرسین کو جدید نظام تعلیم و طریق تدریس کی تربیت دینے کے لئے حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ صدر وفاق نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ایک ماہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یکم رمضان سے ۲۵ رمضان تک یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ جو مدارس اپنے کسی ایک یا دو مدرسین کو بھیجنا چاہیں وہ فوراً خط و کتابت کریں۔ ۲۵ شعبان کے بعد درخواست داخلہ نہ لیجائے گی۔

نوٹ:۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

محمد شریف ناظم وفاق المدارس العربیہ
پاکستان ملتان شہر۔ نزد گھنٹہ گھر ملتان

کانگریسی مسلمانوں کو مس فاطمہ جناح کا سرٹیفکیٹ

۱۰ر دسمبر کو پشاور میں منعقد ہونے والے دوسرے تعارفی جلسہ میں، مس فاطمہ جناح نے ایک ایسی بات اپنی تقریر میں کہی ہے جسے توجہ میں رکھنا نہایت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ "مجھ پر یہ تنقید کی جاتی ہے کہ میری حمایت کرنے والی بعض پارٹیاں پاکستان دشمن ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جو لوگ سولہ سال سے اس ملک کے وفادار شہری کی حیثیت سے رہتے چلے آئے ہیں۔ انہیں پاکستان کا دشمن کیسے کہا جا سکتا ہے۔" اور بعض مقامات پر انہوں نے سرخپوشوں کو صفائی سے محب وطن قرار دیا۔ یعنی بالفاظ دیگر انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ جن پارٹیوں کو اب تک ملک دشمن کہا جاتا رہا ہے وہ حقیقت میں ایسی نہیں ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ان پارٹیوں میں نمایاں تر گروہ خان عبد الغفار خاں کا ہے، جو سابق کانگریسی اور سرخپوش ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی ان میں شامل ہیں جنہیں کمیونسٹ اشتراکی اور غیر ملکی ایجنٹ کہا جاتا رہا ہے۔ جن کے سرخیل، مولانا بھاشانی۔ محمود علی قصوری وغیرہ حضرات ہیں۔ اور ان سابق کانگریسیوں سرخپوشوں، اور کمیونسٹوں کے پہلو بہ پہلو مودودی صاحب اور ان کی جماعت بھی ہے جسے جنگ کشمیر کے وقت سے ملک دشمنی کا مرتکب قرار دیا جاتا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں قابل غور اور یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ ان تینوں گروہوں اور ان کے قائدین کو سب سے پہلے ملک دشمن غدار اور غیر ملکی ایجنٹ، ان افراد نے ہی قرار دیا تھا جو آج کونسل لیگ کے پلیٹ فارم سے مس فاطمہ جناح کے حامی بنے ہوئے ہیں اور اس الزام و اتہام کا آغاز، ان کے بھائی "قائد اعظم" کے زمانہ سربراہی میں ہی ہو چکا تھا۔ اور مغربی پاکستان کا وسیع اخبار اس معاملے میں پیش پیش تھا۔ جو آج مس فاطمہ جناح کا سب سے بڑا حامی ہے۔

دیانتداری اور ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ کونسل مسلم لیگ کے تمام لیڈر ان کو جو فاطمہ جناح کے ساتھ ہیں اعلان کر دینا چاہیئے کہ حریت پسند اور سیاسی لوگوں کو اب تک جو وطن دشمن۔ غدار۔ غیر ملکی ایجنٹ کہا جاتا رہا وہ محض افترا اور بہتان تھا۔ یا کم از کم یہ کہ ہم لوگوں کو ان کا اندازہ لگانے میں غلط فہمی ہوئی تھی یا وہ مادر ملت کے بیان کی تردید کر دیں ورنہ خاموشی سے خود ان کے خلاف شکوک و شبہات کی فضا پیدا ہو گی۔ اور ماں کی بات بھی بے وقعت ہو کر رہ جائے گی۔

ایک حافظ صاحب کی ضرورت ہے

حضرات مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم کے درجہ حفظ و ناظرہ کے لئے ایک تجربہ کار محنتی با اخلاق خوش الحان حافظ صاحب کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

پتہ:۔ مولوی محمد اسحاق قریشی مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم بامہ بالا۔ ضلع منٹگمری۔ تحصیل اوکاڑہ

ائمہ و خطباء کے پتے مطلوب ہیں

قارئین سے اپیل ہے کہ وہ اپنے قصبہ یا دیہات کے ائمہ و خطباء کے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ ساتھ ہی تحریر فرمائیں کہ یہ حضرات کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

عبد الرشید ارشد۔ میاں چنوں
نائب امیر۔ جمعیتہ علماء اسلام
ضلع ملتان

ضرورت رشتہ

۲۸/۲۹ سالہ مدرس جس کا کوئی رشتہ دار نہیں جسے داڑھی رکھنے اور کمی زر کی وجہ سے رشتہ نہیں ملتا۔ جس کو ایسے کنوارے یا بیوہ رشتہ کی ضرورت ہے جس میں جائداد ظاہری حسن ذات پات جہیز کا سوال نہ ہو بلکہ متوکل خدا ترس اور غربت پسند ہو۔

اللہ دتہ مدرس کوٹ پنڈی داس،
ضلع شیخوپورہ

ترجمان اسلام میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

جمعیتہ علماء اسلام ضلع بنوں کا اجلاس

۸ دسمبر کو لکی مروت میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع بنوں کا اجلاس زیر صدارت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا شاہ صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ مولانا محمد شمس خان نے تلاوت قرآن فرمائی۔ تحصیل بنوں اور تحصیل لکی کے اراکین شوریٰ اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ شاہ صاحب امیر ضلع نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کی صدارتی امیدوار کے متعلق ۷ اکتوبر کے اعلان سے لے کر ۲۶ نومبر کو کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی کوششوں کا ناکام بنا کر رکھ دینے تک پر پوری تفصیل سے بحث فرمائی۔ ناظم ضلع نے علماء کرام اور عوام سے اپیل کی کہ وہ گذشتہ سے زیادہ ہمت اور استقلال سے کام کر کے منظم اور مضبوط ہوجائیں۔ ابھی قوم کے امتحان اور ابتلاء کے دن باقی ہیں۔ اور فرمایا کہ اس نازک دور میں ہمیں بہت دور اندیشی اور احتیاط سے کام لینا ہے۔ کسی باطل کے فریب میں نہ آنا چاہیئے۔ مولانا محمد یعقوب امیر تحصیل بنوں نے حکومت کی اس عاجلانہ اقدام کو غیر منصفانہ قرار دیا۔ اور ڈاکٹر گل محمد امیر جمعیتہ تحصیل لکی نے تنظیم و اتحاد پر زور دیا۔ مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق پاس ہوئی۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ اہم نمائندہ اجلاس حکومت کی صدارتی کاغذات نامزدگی کے متعلق اتنا تنگ وقت دینا، بے وقت، عاجلانہ، غاصبانہ اعلان تصور کرتا ہے۔ جبکہ اخبارات میں خبر آچکی تھی۔ کہ ایک مقتدر۔ دینی اور سیاسی جماعت اپنے صدارتی امیدوار کا اعلان ۲۷ نومبر کو کرے گی۔ بی ڈی کی تاریخوں کے لئے کثیر دن مقرر کرنا اور صدارت کے لئے صرف ۷۲ گھنٹے کی نوٹس تعجب خیز ہے۔ یہ اجلاس برسر اقتدار طبقہ کا یہ اقدام اسلام دشمنی۔ جمہوریت کشی۔ اور شہری حقوق پر غاصبانہ حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا اور اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔

ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام ضلع بنوں

ناظم جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن جناب محمد ادریس صاحب کا دورہ

مورخہ ۱۷ دسمبر کو ناظم صاحب ضلع جیکب آباد کے دورے سے روانہ ہوئے۔ وہاں پر تمام جماعتی دوستوں سے ملے اور صبح کو مدرسہ دارالفیوض کی مسجد میں تقریر کی۔ اس کے بعد شام کو خانپور میں امیر ڈویژن سے ملنے کے لئے اترے مگر امیر صاحب موجود نہ تھے اس لئے اتوار کی رات شکارپور میں قیام کیا اور دفتر والی مسجد میں تقریر کی۔ صبح کو واپس سکھر تشریف لائے اور خیرپور کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں پر دوستوں سے ملاقات ہوئی اور خیرپور شہر کے ممبران بنیادی جمہوریت کی تفصیل طلب کی۔ خیرپور شہر کی ۳۲ سیٹوں میں سے ۱۰ سیٹوں پر جمعیت علماء اسلام کے ممبروں اور متفقین کا قبضہ ہے۔

ضلع خیرپور کی تشکیل کے لئے واپسی میں ٹھیڑھی اترے مگر حضرت مولانا صفی اللہ اور مولانا عزیز احمد صاحب سے ملاقات نہ ہوسکی۔ اس کے بعد واپس گھر تشریف لے گئے۔

جمعیتہ چونیاں موم

آج مورخہ ۱۱/۱۲/۶۴ بروز جمعہ جمعیتہ علماء اسلام چونیاں موم کے عہدیداران و اراکین مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس بعد از نماز عشاء منعقد ہوا جس میں حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام چونیاں موم اس بات پر بہت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ایسا رویہ اختیار کیا کہ جمعیتہ اپنا نمائندہ کھڑا نہیں کرسکی۔ گورنمنٹ نے سیکورٹی کے لئے صرف ۷۲ گھنٹے رکھے جبکہ بی ڈی کے اعلان میں بڑی وسعت تھی۔

(۲) جمعیتہ علماء اسلام چونیاں موم اپنے لیڈروں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی حضرت مولانا عبیداللہ انور۔ حضرت مولانا مفتی محمود احمد۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب و دیگر عہدیداروں پر پورا اعتماد رکھتی اور مخالفین کے پروپیگنڈے کو اسلام دشمنی پر محمول کرتی ہے۔ ۴۴

جمعیتہ علماء اسلام کی ضلع سکھر میں کامیابی

ضلع سکھر میں مندرجہ ذیل کامیاب امیدواروں کی فہرست موصول ہوئی ہے

سکھر تحصیل ارائیں یونین کونسل :۔ ۳۴ آدمی

بیماں جی یونین کونسل :۔	۲	آدمی
باگڑجی یونین کونسل :۔	۲	//
جیک یونین کونسل :۔	۳	//
شکارپور :۔	۴	//
گڑھی یاسین :۔	۱	//
امروٹ شریف :۔	۱	//
خانپور :۔	۴	//
نوعاقل :۔	۱۹	//
گھوٹکی :۔	۵	//
میرپور ماتھیلو	۴	//
	۶۲	آدمی

خیرپور میں دس آدمی کامیاب ہوئے۔ ٹھیڑھی میں حضرت مولانا فضل اللہ صاحب بلا مقابلہ کامیاب ہوئے۔ اور ان کے رفقاء کار بھی۔

ضلع جیکب آباد میں صرف جمعیت کے ممبر چالیس کامیاب ہوئے۔

متفقین اس کے سوا ہیں۔

رتہ ڈیرو میں ایک آدمی کامیاب ہوئے۔ ضلع سکھر کی باقی تحصیلوں کی فہرست ابھی نہیں موصول ہوئی۔

---

۴۴ (۳) جمعیتہ علماء اسلام چونیاں موم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ شب برات پر جو لوگ فضول خرچی کرتے ہیں مثلاً آتشبازی پٹاخے وغیرہ چلاتے ہیں۔ ان سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کو اسے حکماً بند کرنا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں شرعاً بھی حرام ہیں اس لئے گورنمنٹ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسی چیزوں کے متعلق فوراً آرڈیننس جاری کرے۔

عبدالرشید ناظم جمعیتہ علماء اسلام
چونیاں موم ضلع سیالکوٹ

جمعیتہ علماء اسلام جیکب آباد کی میٹنگ

چونکہ مرکز کا فیصلہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۶۴ء کو رکھا گیا ہے۔

اب ضلع جیکب آباد کی میٹنگ کی تاریخ تبدیل کر کے مورخہ ۲۴ دسمبر ۶۴ء بروز خمیس کو رکھی ہے۔ سب احباب مطلع رہیں۔

بقیہ:۔ دعاء و مناجات

دلوں کو آپ کے اُنس کی لطافتوں سے درست کرلیں اور آپ کی ہمنشینی کے تحفوں سے سرفراز ہوکر بڑی بڑی غنیمتوں پر کامیاب ہوجائیں۔

(۱۳) اے اللہ! اے وہ معبودِ برحق! جس نے اپنے دوستوں کو آگے بڑھنے والی سواریوں پر سوار کیا اور گریہ و زاری اور اشتیاق کے بازوؤں سے ان کو رفعت دی، اور اپنے خوف و خشیت اور حسن اخلاق کے بستر پر بٹھلایا اور ان کے گناہوں پر آنکھوں کے بادلوں کو برسایا اور آفتاب معرفت کے انوار ان کے دلوں میں ایسے چمکا دیئے جیسا کہ آفتاب اشراق کے وقت چمکتا ہے۔ ان کے دلوں سے تاریک پردے اٹھا دیئے اور اپنے بارگاہِ قرب میں بٹھلایا کیونکہ اُن کے دل ترانہ محبت گا رہے ہیں، ارادہ جما ہوا، اطمینان ملا ہوا اور ہمتیں بڑھی ہوئی ہیں

صل علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمدٍ سید سادات البشر

(۱۴) اے اللہ! ہمارے لئے وہ چیزیں سستی کر دیجئے جو آپ کا مقرب بنائیں اور وہ چیزیں گراں کر دیجئے جو آپ سے دور کر دیں ہم کو اپنا محتاج بنا کر غنی کر دیجئے اور اپنے سے مستغنی کر کے محتاج نہ بنایئے۔ اپنے کرم کے صدقہ سے ہمارے کاموں میں خلوص دیجئے، اپنے ارادہ و مشیت کے طفیل ہم کو ایسا کر دیجئے کہ آپ ہی پر بھروسہ کریں۔ اپنی مدد کے وسیلہ سے ہم کو ایسا بنا دیجئے کہ آپ ہی سے مدد چاہا کریں اے اللہ! اہل عزت کی عزت اور درجہ والوں کے درجے اور حرمت والوں کی حرمت کے طفیل اور اس ذات کے صدقہ میں جس کی شان میں آپ نے فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک۔ ہمارے سینوں کو ہدایت و ایمان سے کھول دیجئے جیسا ان کا سینہ کھولا تھا اور ہمارے سب کاموں کو آسان کر دیجئے جیسا ان کے کام آسان کر دیئے تھے اور ہم سے غفلت اور بھول چوک پر مواخذہ نہ فرمایئے۔ اور فرصت کے دنوں میں ہم سے وہ کام لیجئے جو آپ کا مقرب بنا دیں اور آپ کو ہم سے راضی کر دیں۔

انتباہ

انتخابات کے حالیہ ہنگاموں اور ان سے پیدا ہونے والی کشاکشوں نے ملک کے اندر بعض ایسے رجحانات کو تقویت دیدی ہے اور ایسے عناصر کو ابھار دیا ہے، جو مستقبل میں قومی سلامتی، اور دینی اقدار کے لئے، خطرہ ثابت ہوسکتے ہیں۔

اگر تو ان انتخابات کے نتائج، مقابل جماعتوں اور افراد کے اقتدار کی تبدیلی تک ہی محدود رہتے تو ان سے کوئی برا اثر پڑنے کا اندیشہ لاحق نہیں ہوتا۔ لیکن جب بات ایسی تبدیلیوں کی کی جانے لگے جو ایک طرح سے حریفانہ اور انتقامانہ قسم کی ہوں تو کوئی آدمی بھی خیر اور بھلائی کی توقع نہیں کرسکتا۔

بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں جس قسم کی بدعنوانیوں، پست کارروائیوں، فریب دہی اور غلط کارانہ ذہنیتوں کے مظاہر بہت بڑی کثرت کے ساتھ سامنے آئے ہیں۔ ان سے عوام کی اخلاقی حیثیت کو زبردست دھکا لگا ہے۔ اور اس سے باہمی عداوتوں کا جو دروازہ کھلا ہے وہ بڑا ہی تشویشناک اور خوفزدہ کردینے والا ہے۔ انتخابات میں فریقین نے جو طریقے اختیار کئے وہ زیادہ تر اصول و آداب کے خلاف تھے، اور ان سے باہمی اعتماد و اتحاد کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ قومی خدمت کے جذبے کے بجائے، شخصی وقار اور ذاتی کامیابی کا احساس شدت سے کارفرما رہا ہے۔ اس کے علاوہ ملکی اور قومی سطح کے کتنے ہی نازک و پیچیدہ مسائل ہیں جو امتداد وقت کے ساتھ قریب قریب ختم ہوچکے تھے، انہیں ازسرنو کھڑا کردیا گیا ہے ملک کے انتظامی امور، اقتصادی و تعلیمی مسائل، زرعی اور صنعتی معاملات، داخلی امن و استحکام، خارجہ پالیسی اور غیر ملکوں سے تعلقات، بھارت و پاکستان کے باہمی روابط، کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا موقف، فوجی امور وغیرہ وغیرہ۔ یہ سارے معاملات جس نہج پر ایک مقررہ صورت میں چل رہے تھے وہ سب ایک نئی حل طلب شکل میں سامنے لائے جارہے ہیں۔ تعمیری اور تدریجی تغیر و ترقی کے بجائے ایسا انداز فکر پھیلایا جارہا ہے، جو تخریب و شورش پسندی کو ہوا دینے والا ہے پاکستان کی قومی زندگی کا یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ شروع دن سے اس کی نشوونما ارتقاء کے بجائے پیہم ترمیم کی رہی ہے۔ اور ساری سیاست ایسے محور پر گھومتی رہی ہے جو اپنے سے پہلے کی رکھی جانے والی ہر بنیاد کو ڈھانے والی تھی۔

پاکستان کی اس مختصر حیات میں اقتدار پر فائز ہونے والی ہر شخصیت اور ہر جماعت اپنے سے پچھلوں کے کارناموں پر پانی پھیرنے کا کام انجام دیتی رہی ہے، اور خود جب اس نے کوئی نئی بنیاد رکھی تو اس کا وقت موعود آپہنچا ۱۹۵۸ء تک کم و بیش یہ صورت حال رہی، اب پھر ایک نئے دور کا آغاز ہورہا ہے اور بدقسمتی سے کچھ ایسے ہی عزائم کے اعلانات کے ساتھ ہورہا ہے۔

یہ رجحان قطعی طور پر قومی زندگی کے استحکام کے منافی ہے۔ ہم ایک نئے وطن میں بسنے والی ایک نئی قوم تھے۔ ہمارے لئے سب سے بڑی اور اولین ضرورت اپنے حاصل کردہ اس نئے وطن کی سلامتی اور استحکام تھا۔ اور یہ سلامتی و استحکام کبھی نہ ٹوٹنے والی قومی اتحاد پر مبنی تھا۔ اس قسم کا پائدار اور حقیقی اتحاد، ان افکار و نظریات اور ان معاشرتی روایات سے ہی حاصل کیا جاسکتا تھا، جو ہماری ملت کی تشکیل کا منبع و ماخذ تھے۔ اس ملک میں پہلا اور بنیادی کام جو انجام دیا جانا چاہیئے تھا۔ وہ کاملاً اس منبع و ماخذ کا احیاء تھا۔ جس نے ہمیں مسلمان ملت کی حیثیت سے متشکل کیا۔ یعنی اسلام جسے ہم نے اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ صدیوں جان توڑ اور صبر آزما مقابلہ کرکے محفوظ رکھا اور جو خود سیکڑوں سالوں سے ہماری ملت کے لئے حفاظتی حصار کا کام دیتا چلا آرہا ہے۔ انگریز اور یورپ کی دیگر صلیبی قوموں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا۔ لیکن ہمیں اسلام سے کلیتہً برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اور بالآخر اسلام کے نام سے ہی ہم نے اپنی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا اور اسی کے ذریعہ ایک علیحدہ وطن، پاکستان کے نام سے حاصل کیا۔ ہماری زندگی ہماری جدوجہد اور ہمارے اتحاد کا حقیقی رشتہ صرف اسلام تھا۔ اور یہ ضروری تھا اور آج بھی ضروری ہے کہ اس رشتہ کو تمام مصلحتوں اور خواہشوں سے بالاتر ہوکر اس سرزمین پر قائم، نافذ اور غالب کردیا جائے۔ لیکن اتنی بڑی طاقت کو ہم نے اس ملک میں، مسلسل ضائع کیا۔

بڑی حیرت کی بات ہے کہ جب تک ہم غلام رہے، محکوم رہے اس وقت تک ہمیں مغرب کی سیاست، مغرب کی تہذیب، مغرب کی جمہوریت اپنی دل فریبیوں کا گرویدہ نہ بناسکی، لیکن آزاد ہونے کے بعد ہمارا اجتماعی مقصد ہی اب یہ بن کر رہ گیا ہے کہ جلد سے جلد ان مغربی نعمتوں کو حاصل کرلیا جائے۔ ہمارے اندر اگر اختلاف ہے تو صرف اس پر کہ وہ امریکہ کے طرز کی ہوں یا انگلینڈ کے طرز کی۔

اسلام سے اس غفلت و غداری کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ نہ ہم میں قومی اتحاد ہے نہ سیاسی استحکام ہے، نہ جماعتی عظمت و وقار ہے۔ مختلف قسم کی ذہنی بیماریوں کا ظہور ہورہا ہے۔

صدارتی انتخاب کا خواہ کچھ بھی نتیجہ نکلے۔ لیکن ملک کی بھلائی اور عوام کی بہبودی اسی میں ہے کہ ان کو اسلام سے دور نہ پھینکا جائے۔ اور اسلام سے منسوب کرکے ایسی باتیں سامنے نہ لائی جائیں جن پر خود موقع بموقع اپنا موقف بدلا جاتا رہتا ہو عوام کی ذہنی حالت کو سنبھالنا نہایت ضروری ہے۔ ایسے رجحانات کا قلع قمع کرنا بھی ضروری ہے، جن سے وطن و ملت کے استحکام کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ ہر قیمت پر ایک مشترکہ قومی پالیسی اختیار کرنا لازمی ہے اسی کے مطابق تمام سیاسی جماعتوں کو اپنی جدوجہد کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ اور اس پالیسی کی حدود میں ہی اپنی تمام جنگیں لڑنا چاہیئے اسلام کو اس کا حقیقی مقام دینے میں اب سستی نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ جن مفاسد کا ظہور اب ہوا ہے۔ وہ آئندہ چل کر قومی اخلاق کو بالکل تباہ کرکے رکھ دیں گے۔ اور پھر ایک ایسے زوال سے دوچار ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ جس کا دور کرنا، جس سے نجات پانا سخت مشکل ہوجائے گا۔ اور ہمارے دشمن ہمیں زک پہنچانے میں دلیر ہوجائیں گے۔ (ک)

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا عمومی اجلاس

(مفصل کارروائی)

۱۹ر دسمبر ۶۴ء کو بعد از نماز عشاء مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ۸ بجے شروع ہوا۔ اور مسئلہ صدارت پر شرعی نقطۂ نگاہ سے پوری بحث ہوئی۔ اور جمعیت کی طرف سے نوابزادہ نصراللہ خان صاحب۔ صدر رہبر کمیٹی (متحدہ محاذ) کو ایک خط پہنچایا گیا جس میں ان سے محترمہ فاطمہ جناح کے کامیابی کی صورت میں ان کے استعفاء کے بارہ میں اطمینان حاصل کرنے کے لئے استفسار کیا گیا تھا۔ انہوں نے ٹیلیفون پر جواب دینے کی اطلاع فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے ایک تفصیلی خط لکھا۔ کہ کامیابی کی صورت میں موجودہ آئین ہی کے تحت اسمبلیوں کے انتخابات ہوں گے اور پھر اسمبلی کے اجلاس میں دو تہائی ممبران اسمبلی کی رائے سے ہی (موجودہ دستور ہی کی روشنی میں) ترمیمیں کی جا سکیں گی۔

۲۰ر دسمبر ۶۴ء کو صبح سویرے مجلس شوریٰ کا دوبارہ اجلاس ہوا اور ضروری پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ محترم نوابزادہ صاحب سے ناظم اعلیٰ جمعیت اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ملاقات بھی ہوئی۔

۱۱ بجے قبل از دوپہر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا اجلاس حضرت امیر کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس کا افتتاح حضرت مولٰنا مفتی محمد عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ پھر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تمام حالات اجلاس کے سامنے رکھے۔ ۷ر اکتوبر ۶۴ء کو جمعیۃ نے اپنا امیدوار کھڑا کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس سے لے کر کل ۱۹ر دسمبر تک کے تمام کارروائیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے حزب اختلاف سے اپنی اور ارکان جمعیت علماء اسلام ملتان کی ملاقاتوں۔ باتوں اور اخباری بیانات کی تفصیل اور حزب اقتدار محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان سے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب کی ملاقات اور ان کو نیز خان محمد ایوب خان صاحب اور شیخ مسعود صادق صاحب کو مفصل ٹیلیگرام دینے پر تبصرہ کیا۔

اور اس کے بعد وہ قرارداد پیش فرمائی جو مجلس شوریٰ نے مرتب کی تھی۔ اس پر اطراف ملک کے چیدہ چیدہ علماء کرام اور مندوبین نے مخالف و موافق تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جو سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔ ۲ بجے بعد از نماز ظہر دوبارہ اجلاس شروع ہوا۔ جو نماز عصر تک جاری رہا مگر جنرل اجلاس میں کراچی۔ لائل پور ملتان۔ جہلم۔ سرگودھا۔ سکھر اور مردان کے علماء کے مباحثات نے خاص گرمی پیدا کر دی —— اور اجلاس میں گرماگرمی رہی چنانچہ عصر کی نماز سے کچھ پہلے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور مرکزی عہدہ دار اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔

بالآخر اصل تجویز پر ایوان کی اکثریت رائے دینے لگی ہی تھی کہ مولانا غلام غوث صاحب کی ایک ترمیم نے معاملہ کھٹائی میں ڈال دیا۔ اور یہ آئینی سوال پیدا ہو گیا کہ کیا مجلس شوریٰ کا کوئی رکن جو اصل تجویز کی ترتیب میں شریک رہا ہو جنرل اجلاس میں کوئی ترمیم پیش کر سکتا ہے۔ آخر کار مولانا نے اپنی ترمیم واپس لے لی۔ اور اجلاس نے متفقہ طور پر قرارداد کے حق میں منظوری دی۔ اجلاس عصر کی نماز کے بعد بھی جاری رہا جس میں چند دیگر تجاویز پاس ہوئیں۔ نماز مغرب سے پہلے حضرت درخواستی کی دعا پر یہ مبارک اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی:—

★ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی صدر جلسہ
★ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان
★ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
★ حضرت مولانا منظور حسین صاحب چکوال ضلع جہلم
★ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب طورو ضلع مردان سرحد
★ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور شہر
★ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کلاچی۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
★ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد
★ مولوی عبدالواحد صاحب مردان تحصیل صوابی ڈاگ
★ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب ٹیکسلا ضلع راولپنڈی
★ حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب بالاکوہی تحصیل و ضلع مردان
★ حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب سکنہ شہباز گڑھی تحصیل و ضلع مردان
★ ملک نصراللہ جان صاحب پشاور شہر
★ حضرت مولانا محمد یوسف الحسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور
★ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور
★ حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائل پور
★ حضرت مولانا حامد رحمانی صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال
★ حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب منڈی سلانوالی ضلع سرگودھا
★ جناب شہباز خاں صاحب سالار میانوالی
★ حضرت مولانا غلام سرور صاحب ٹیگرام ہزارہ
★ قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا ناظم جمعیۃ شمالی پنجاب
★ حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی ناظم اعلیٰ ضلع سرگودھا۔
★ حضرت مولانا جان محمد صاحب امیر جمعیۃ ضلع بنوں
★ حضرت مولانا محمد فضل مولیٰ۔ موضع کوٹ ڈاگئی چارسدہ ضلع مردان
★ حضرت مولانا زکریا صاحب ″ ″ ″
★ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ
★ حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب سکنہ بوئی بلا ٹیکسلا ضلع اٹک
★ حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب درویشی ہری پور ہزارہ
★ حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
★ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ
★ حضرت مولانا محمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ
★ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب سکنہ تاردجہ امیر جمعیۃ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور

(باقی ص۵ پر

Phone No· 67715

Regd L.N.7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

VoL No. 7

۲۵ دسمبر 1964

No

جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ محاذ

سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ متحدہ حزب اختلاف کے بعض اونچے لیڈر جمعیۃ کے عہدہ داروں کو حزب اختلاف میں شمول اور متحدہ محاذ بنانے کی دعوت دیتے رہے ۔ اب کہ ۲۰ دسمبر ۶۴ء کو متحدہ محاذ کی رہبر کمیٹی کے صدر جناب نوابزادہ نصراللہ خان نے تحریری طور پر امیر جمعیت مرکزیہ حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ صاحب درخواستی سے متحدہ محاذ میں شمول اور تعاون کی اپیل کی ۔ تاکہ عوامی حقوق کی حفاظت ہو سکے ۔ یہ دعوتنامہ جمعیت کی مجلس عمومی (جنرل کونسل) میں پیش ہوا ۔ اور اکابر علماء امت نے اس پر ہمدردانہ اور مخلصانہ غور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی ۔ امید ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اس طرح اپنے دینی مطالبات منوانے میں اور قوت سے کام لے سکے گی ۔ اگرچہ تفاصیل صدارتی انتخاب سے پہلے طے نہیں ہو سکیں ۔ نہ دونوں جماعتوں کے اکابر اس وقت تک اکٹھے ہو سکتے ہیں ۔ مگر امید ہے کہ یہ اقدام خوش آیند نتائج کا حامل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

(قرارداد کا متن حسب ذیل ہے) :—

متحدہ محاذ کی رہبر کمیٹی کے چیرمین، نواب زادہ نصراللہ خان صاحب کی اس تحریری اپیل پر کہ جمعیۃ علماء اسلام متحدہ محاذ کے ساتھ مل کر جمہوریت و ملکی مسائل کے حل میں تعاون کرے ۔ اجلاس ہذا نے پوری توجہ کے ساتھ غور و خوض کیا ۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی موجودہ مشکلات، عوامی حقوق کی مسلسل پامالی، آمرانہ جابریت کے استبداد اور دین اسلام سے افسوسناک سرد مہری و انحراف کے پیش نظر، متحدہ محاذ کی مندرجہ بالا دعوت کو خوش آمدید کہتا ہے ۔ اور اس کے لئے تفاصیل طے کرنے کے واسطے تیار ہے ۔ تاکہ آیندہ کے حالات میں ملک و ملت کی صحیح خدمت کی راہ ہموار ہو سکے ۔

یہ اجلاس جناب مفتی محمود صاحب ایم، اے و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم (علی) جمعیۃ علماء اسلام و ایم۔ پی، اے اور جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کیملپ پر مشتمل ایک سہ رکنی کمیٹی، اپنی طرف سے مقرر کرتا ہے اور اسے ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قرارداد کی حدود کے اندر اور اس کی منشاء کے مطابق متحدہ محاذ کے نمائندوں کے ساتھ مل کر اشتراک و تعاون کی تفاصیل طے کر لے ۔ اور اس کی توثیق ورکنگ کمیٹی سے کرا لے ۔

بقیہ دیگر تجاویز

(۵) یہ اجلاس کوہاٹ کے اس حادثہ فاجعہ پر کہ پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے مکان پر بی۔ ڈی کے الیکشن کے فوراً بعد ڈاکہ ڈالا گیا اور ان کا تمام اثاثہ اور ہزاروں روپوں کا سامان برابر دو گھنٹہ تک لوٹا گیا ۔ حالانکہ ان کا گھر چوراہے میں واقع ہے ۔ جہاں پولیس کی گشت بھی ہوتی ہے ۔ یہ اجلاس اس حادثہ پر اظہار افسوس اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس حادثہ کی پوری پوری تحقیقات کی جائے

(۶) یہ اجلاس ملک میں گرانی اور ضروریات زندگی کی نایابی کو نہایت خطرناک تصور کرتا اور اب تک حکومت کی عدم توجہی کو نہایت افسوسناک قرار دیتا ہے ۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ عوامی تکالیف کو دور کرنے کے لئے تمام دوسری مہمات سے پہلے توجہ دے کر اہل ملک کو مطمئن کرے ۔

نوٹ :۔ تجویز کہ جو متحدہ محاذ کی اپیل کا جواب میں ہے اسی صفحہ کے کالم ۱ میں جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ محاذ کے عنوان کے تحت لکھی گئی ۔

بقیہ :۔ جمعیۃ کی مفصل کارروائی

- ★ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مرکزی
- ★ حضرت مولانا محمد نصراللہ صاحب بہاولنگر
- ★ حضرت مولانا محمد شریف صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ صادقیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر
- ★ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کیمبل پور
- ★ حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا
- ★ جناب محترم محمد بلال صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا
- ★ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام
- ★ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب پشاور شہر
- ★ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر ضلع میانوالی
- ★ حضرت مولانا محمد عارف صاحب ضلع میانوالی
- ★ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عارف صاحب کندیاں شریف
- ★ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب چیونوں موم ضلع سیالکوٹ
- ★ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب غوری کا
- ★ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مدنی ملتان شہر
- ★ حضرت مولانا محمد عارف صاحب مدرس جامع العلوم بہاولنگر
- ★ صوفی غلام رسول صاحب چیرمین یونین کونسل تحصیل کوٹ ادو
- ★ جناب مولانا غلام قاسم صاحب

دفتر جمعیۃ علمائے اسلام کی تبدیلی

دفتر جمعیۃ علمائے اسلام بیرون دہلی گیٹ سے تبدیل ہو کر چوک رنگ محل، چلا گیا ہے ۔ براہ کرم آیندہ خط و کتابت ء

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر کریں ۔

ناظم دفتر

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

خریداری نمبر ۱۸۶۸
بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف صاحب ناظم دفتر ختم نبوت۔
بیرون لوہاری دروازہ
ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
مینیجر
غازی خدا بخش

...یتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام
لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۷ | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء موافق ۱۵ چیت ۲۰۲۰ بکرمی | شمارہ ۱۲

عالم اسلام کے لئے حال و مستقبل کے دو بڑے خطرے

از ڈاکٹر احمد حسین کمال

یہ بات تاریخی اعتبار سے قطعی ثابت نہیں ہے کہ ہندوستان میں کبھی واحد ہندو قوم اور متحدہ ندو حکومت کا وجود و قیام وقوع میں آیا ہو۔

یہاں مختلف زمانوں اور ادوار میں، مختلف و متعدد نسلی قومیں و حکومتیں یکے بعد دیگرے ی اور بگڑتی رہی ہیں، جو ایک ہی عہد میں۔ تعداداً بھی ایک سے زیادہ ہوتی تھیں عقائد و رسوم ے اعتبار سے بھی مختلف اور ایک دوسرے کی مخالف ہوا کرتی تھیں۔

مسلمانوں کی آمد سے پہلے یہاں خاندانی سرداریوں کے غلبہ کا رواج تھا۔ جن کے درمیان ع و پیکار اور ایک دوسرے پر غالب آنے کی نہ ختم ہونے والی کشمکشوں کا سلسلہ جاری رہا کرتا تھا۔ سیاسی اور مذہبی کسی اعتبار سے بھی یہاں کے قدیم باشندوں کا کسی دور میں بھی کوئی ایک و مسلک و مذہب نہیں رہا۔ ہر عہد میں نئے نئے مذاہب نئے نئے تصورات کے ساتھ وجو تے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی آمد سے پہلے بھی یہاں سخت قسم کے مذہبی نزاع اور سیاسی جدل ہا کرتے تھے۔ کسی قسم کی وحدت و یگانگت کا یہاں سراغ نہیں ملتا۔ البتہ اس علاقہ کا نام "ہند" نے کی بنا پر یہاں کے رہنے والوں کو، باہر کے لوگ زمانۂ قدیم میں "ہندو" اور بعد میں "ہندی" موسوم کر دیا کرتے تھے۔

بحیثیت ایک ملک، ایک وطن اور ایک قوم کے اس سرزمین کی تعمیر کا کام مسلمانوں کی آمد شروع ہوا اور کم و بیش ایک ہزار سال تک اس ملک کی وطنی و سیاسی وحدت اور فکری ہم آہنگی یل کا کٹھن و ہمہ گیر کام مسلمانوں نے انجام دیا۔

سیکڑوں علاقائی بولیوں کے درمیان مسلمانوں نے ایک مشترک علمی و عوامی زبان کی بنیاد رکھی۔ بیسیوں علاقائی حد بندیوں کو توڑ کر۔ کابل سے راس کماری تک مکران سے خلیج بنگال تک اور سے ساحل سوات تک ایک ہی مربوط وسیع و عریض علاقہ و سلطنت کی حدود قائم کیں۔

نیم وحشی۔ غیر مہذب اور اوہام پرست مختلف قوموں اور ذاتوں کو جن کے مابین ایک دوسرے رت و نفرت کے خطرناک جذبات و عزائم پائے جاتے تھے۔ تہذیبی یگانگت۔ تمدنی ت روشن خیالی، رواداری اور باہمی ربط و ضبط کی راہوں پر ڈالا۔

جہالت و ناخواندگی کثرت و شدت میں، نوشت و خواند کو عام کیا۔ تحصیل علوم و فنون کے ور آسانیاں فراہم کیں۔

الغرض مسلمانوں نے زندگی کے تمام شعبوں میں یہاں ترقی کی راہیں پیدا کیں اور بلا امتیاز انہیں کے لئے کھول دیا۔

مختصر یہ کہ جب مسلمان اس سرزمین میں داخل ہوئے تو یہ ملک بے شمار ذاتوں، برادریوں اور ں کا ایک گھمسان تھا، جن میں ہر طرف جہالت، اوہام پرستی۔ تاریک خیالی، رجعت پسندی، رت چھات، ایک دوسرے سے علیحدگی و بیزاری، نفرت و حقارت۔ رسوم و عقائد کے خونریز ۔ مذہبی اختلافات، سیاسی انتشار، فکری جمود اور ذہنی تعطل کا دور دورہ تھا۔

مسلمان آئے تو انہوں نے ان تمام رذائل و بد خصائص کا ازالہ کیا اور اس ملک کو فکری علمی اخلاقی، تہذیبی اور سیاسی وحدت میں پرونے کی کوشش کی اور ایک ایسے مذہب کی دعوت عام کی جو ان تمام وحدتوں اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار کی اساس تھا۔

بلاشبہ اگر برطانوی حکومت اور انگریز شاطر درمیان میں نہ آجاتے اور تبدیلیوں کا وہ تاریخی عمل جاری رہ پاتا تو یہ ملک رفتہ رفتہ اسلامی وحدت کی برکات سے اب تک پوری طرح منور ہو چکا ہوتا

مسلمانوں کے مدمقابل ایک ہندو قومیت کا تصور اور ہندو سلطنت کے قیام کا ولولہ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ دیانند سرسوتی جیسا کٹر ویدانتی بھی ہندو قومیت کے نظریہ کا مدعی نہ بنا بلکہ صرف آریہ سماج کا داعی ہی بنا رہا اور راجہ رام موہن رائے جیسے لوگ تو ہندو مذہب کا تصور بھی صحیح نہیں خیال کرتے تھے

مغل عہد حکومت میں رانا پرتاب سنگھ اور سیواجی جیسے باغی افراد بھی ہندو حکومت و ہندو سلطنت کے قیام کا نظریہ ذہنوں میں نہ لانے پائے تھے۔

یہ منقلب فرنگیوں کی عیارانہ چال تھی کہ انہوں نے اس ملک کی غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کے مقابلہ میں سراسر ایک اختراعی۔ غیر حقیقی و مصنوعی ہندو قوم کے تصور سے آشنا کیا۔ مسلمانوں سے عناد و نفرت کے جذبات کی ان کے ذہنوں میں تخم ریزی کی، اور ایک عظیم ہندو راج کا انہیں خواب دکھلایا۔ ان کے اوہامی عقائد پر مبنی افسانوں اور قصوں کو تاریخ کا درجہ دیا۔ ہندوؤں کے وہ بڑے لوگ جنہوں نے اس نام نہاد و خود ساختہ ہندو قومیت کے تصور کو قبول کر لیا۔ انہیں ہندوؤں میں مقبول بنانے کی سرگرم کوششیں کیں۔ اور ایسے لوگ جو اس تصور و نظریہ کو غلط قرار دیتے تھے۔ اور یہاں کے باشندوں کے حقیقی ہمدرد و مصلح تھے۔ انہیں عوام میں زیادہ متعارف نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ ایک صدی سے زیادہ کی لگاتار علانیہ و درپردہ کوششوں سے ایک جداگانہ لیکن سراسر جعلی و مصنوعی ہندو قوم جو سراپا مسلم دشمنی کے جذبات و عزائم سے پُر تھی تیار کر کے کھڑی کر دی گئی۔

اس صورت حال نے نہ صرف مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ تعمیری کوششوں کو تاراج کر کے رکھ دیا۔ بلکہ اس سرزمین پر مسلمانوں کے مستقبل کو قطعی مخدوش بنا ڈالا۔ ایک ایسا ملک جو رفتہ رفتہ اسلام کی آغوش میں آرہا تھا۔ وہاں اب قدیم مسلمان باشندوں کا رہنا تک دوبھر ہو گیا اور بالآخر انہیں سمٹ کر ایک چھوٹے سے خطہ پر اکتفا کرنا پڑ گیا۔

یہ ہے وہ ہندو قوم جو آج بھارت میں حکمران ہے اور جسے اکثریتی قوم بنایا گیا ہے۔

چونکہ اس قوم کی کوئی تاریخی بنیاد نہیں ہے۔ اس کا رشتہ قومیت کسی نظریاتی و اخلاقی اساس کا حامل نہیں ہے۔ اس کی تخلیق و تعمیر تمام تر مسلم دشمنی کے جذبات و محرکات سے ہوئی ہے۔ اس لیے یہ وجود میں آنے کے بعد سے اب تک مسلم آزاری کے جذبہ سے ہی اپنی بقاء و نشوونما کا سامان کر رہی ہے۔ جب بھی اس کے اندر یہ "جذبہ" کمزور پڑتا ہے اور یہ ہندو قومیت کا مصنوعی شیرازہ منتشر ہونے لگتا ہے علیحدگی پسندی کی تاریخی حقیقت ابھرنے لگتی ہے تو متعلقہ اہل غرض پھر اس کے اندر مسلم دشمنی کے جذبات تیز تر کر دیتے ہیں۔

(باقی ص ۹ پر)

امت مسلمہ کا مقام و منصب

اس کا موجودہ مرض اور علاج

(از مولانا محمد تقی امینی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کے نام سے جس نئی قوم کی تنظیم فرمائی تھی وہ نہ رنگ و نسل کی بنیاد پر تھی اور نہ زبان و وطن کی بنیاد پر۔

اس سے آپؐ کا مقصد نہ کھانے پینے والی قوموں میں ایک اور قوم کا اضافہ تھا اور نہ بھوکی ننگی آبادی میں ایک اور آبادی کو بڑھانا تھا۔

بلکہ اس امت کی یہ نئی تشکیل و تنظیم محض اس لئے تھی کہ زندگی میں نورانی صفات پیدا کرے اور اپنے اخلاق و کردار کے ذریعہ سسکتی ہوئی انسانیت اور دکھ کی ماری دنیا پر یہ واضح کر دے کہ اگر اس کو جامِ حیات کی تلاش ہے اور نسخۂ شفاء کی ضرورت ہے تو یہ اسی راستہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ جس پر یہ چل رہی ہے۔

رسول اللہ کی زندگی اس کے لئے نمونہ تھی اور یہ ساری دنیا کے لئے نمونہ بن کر آئی تھی جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲)

"اس طرح ہم نے تمہیں نہایت معتدل امت بنایا تاکہ تمام انسانوں کے لئے (سچائی) کی شہادت دینے والے تم ہو اور تمہارے لئے اللہ کا رسول شہادت دینے والا ہو"

اس نمونہ والی جماعت کو جو کچھ حاصل ہوا وہ بھی سن لیجئے۔

ایک طرف اس کا دل اللہ کی جلوہ گاہ بنا

لَا يَسَعُنِي اِلَّا قَلبُ مومنٍ (الحدیث)

میری سمائی بجز قلب مومن کے اور کہیں نہیں ہو سکتی ہے۔

اس کی نگاہ میں اللہ کا نور سمایا۔

اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بِنُورِ اللہ۔ (الحدیث)

"مومن کی فراست سے ہوشیار رہو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

اس کی زندگی میں اللہ کی صفات کا "پرتو" پڑا۔

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہِ (الحدیث)

اللہ جیسے اخلاق پیدا کرو۔

اور دوسری طرف اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق صلاحیت و کارکردگی کی بناء پر وہ سب کچھ عطا فرمایا جو زیادہ سے زیادہ کسی قوم کو کبھی دیا گیا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سو سال بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ اس نئی قوم نے مشرق میں سندھ و چینی ترکستان تک اور مغرب میں ہسپانیہ تک اپنے انتظام میں لے لیا۔ علوم و فنون کی ترقی کے لحاظ سے مدتوں ساری دنیا پر اپنی فوقیت و برتری کا سکہ چلایا اور ذہنی و دماغی لحاظ سے صدیوں ایسی حکومت کی کہ اپنے پاور ہاؤس سے پرانی دنیا کے تینوں براعظموں کو روشنی پہونچاتی رہی (امریکہ کی دریافت بعد میں ہوئی ہے)

نمود اس کی، نمود تیری، نمود تیری نمود اس کی
خدا کو تو آشکار کر دے خدا تجھے آشکار کر دے

لیکن آج یہ وہی قوم ہے جس کا دل غبار آلود اور آنکھیں بے نور ہیں۔ جس کا دماغ جامد اور بازو شل ہیں۔ اس کی زندگی کا قافلہ لٹ چکا ہے اور کوئی خبر لینے والا نہیں ہے اس پر فلاکت داد بار مسلط ہے اور کوئی آگاہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ موت کی نیند سو رہی ہے اور کوئی جگانے والا نہیں ہے۔ وہ خواب و خیال کی دنیا میں مگن ہے اور کوئی احساس دلانے والا نہیں ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

حضرات! اس صورت سے سر کھپائی نہ کیجئے بلکہ اس کا حل اس ماہر طبیب (رسول اللہ) کی تعلیم میں تلاش کیجئے جو مردہ قوموں کو زندہ کرنے اور بیمار قوموں کو شفاء دینے کے لئے آیا تھا اور وہی دوا اور غذا استعمال کیجئے جو وحی الٰہی کی روشنی میں مریض کے مزاج کی رعایت اور موسم کی حرارت و برودت کے لحاظ سے تجویز کی گئی تھی۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا دور آئے گا کہ دنیا کی دوسری قومیں امت مسلمہ پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں گی جیسے کھانے کے برتن میں "تر نوالہ" کے لئے بھوکوں کے ہاتھ پڑتے ہیں۔ صحابہؓ کرام نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ اس وقت تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا "نہیں" بلکہ تم لوگ زیادہ ہو گے لیکن "جھاگ" کی طرح بے وزن ہو جاؤ گے۔

صحابہ رضہ نے پوچھا ہماری یہ حالت کیوں ہو جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں "وَھن" پیدا ہو جائے گا، سوال کیا گیا وَمَا الْوَهْنُ (وہن کیا چیز ہے؟)

آپ نے فرمایا

حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

دنیا کی محبت اور موت سے ناگواری

(ابوداؤد و بیہقی مشکوٰۃ باب)

یعنی تمہیں دنیا سے رغبت و محبت پیدا ہو جائے گی۔ جس سے عزم وہمت اور ایثار و قربانی کے کام نہ ہونے پائیں گے اور موت سے ناگواری اور کراہیت پیدا ہونے لگے گی۔ جس کی بناء پر اعلاء کلمۃ اللہ اور حق کی سربلندی کی راہ میں جانبازی کا جوہر باقی نہیں رہے گا۔

امت مسلمہ کے مرض کی یہ تشخیص ایسے "طبیب" کی ہے۔ جس کے پرواز کی ابتدا وہاں سے ہوتی تھی جہاں عقل کی پرواز ختم ہوتی ہے اور تجویز و تشخیص کے ہر مرحلہ میں وہ کائنات کے خالق و مالک سے رہنمائی حاصل کرتا تھا۔

ظاہر ہے کہ اس میں نہ غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے اور نہ ہوا و ہوس کے دخل انداز ہونے کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (پ۲۷)

آپ جو بولتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے۔ اپنی خواہش سے آپؐ کچھ نہیں بولتے ہیں۔

مذکورہ تشخیص سے اس مغالطے میں پڑنے کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدانخواستہ امت مسلمہ کو تارک الدنیا بنا کر بھکوں اور ننگوں کی ایک "کالونی" آباد کرنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ مذہب اسلام وہ اس بامقصد جماعت کی نظر میں اس قابل بھی نہیں ہے کہ وہ اس کو منہ لگائے اور کی غلط ترجمانی سے کبھی اس کا شبہ ہوتا ہے آپؐ کا مقصد دنیا سے بے رغبت بنا کر عزم و شجاعت اور اقدام کے جذبات کو ابھارنا تھا تاکہ اہل دنیا دیکھ لیں کہ جس کو انھوں نے اپنی توجہات کا مرکز سمجھ رکھا ہے اپنے دل میں جگہ دے دے بلکہ اس کا مطمح نظر اور نصب العین اس سے بہت بلند ہے کیا اتنی موٹی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی

ہے۔ کہ جس مکان کا مکین دنیا کا خالق
ہو دنیا خود اس کے گرد چکر لگانے اور ا
کے پاس رہنے میں اپنی عزت و سعاد
سمجھے گی۔ اس کا احسان نہ ہوگا کہ وہ
پاس آئی ہے۔ بلکہ ہمارا احسان ہ
ہم نے اس کو اپنے پاس جگہ دی۔

غرض ترک دنیا اور شے
دنیا سے بے رغبتی اس سے بالکل مخت
شئے ہے۔ کسی عارف نے اس حقیق
کو بڑی خوبی سے ادا کیا ہے۔

نہ مرد است آنکہ دنیا دوست دا
اگر دارد برائے دوست دارد

محترم حضرات! مرض کی طرف
نشان دہی ہو جانے کے بعد اب
کے علاج کی طرف توجہ دیجئے۔ باہ
رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی
حاذق طبیبؐ نے مرض کی صحیح تشخیص
ہے اسی نے مزاج کی مناسبت سے
سردی کا لحاظ کر کے آپ کے لئے
شفا بھی مہیا کیا ہے۔ اس کو استعما
اور پھر دیکھئے کس طرح مردہ جسم میں جا
پڑتی ہے؟

پہلے نسخہ کو سمجھ لیجئے۔ قرآن حک

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَ
اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ
السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ
مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي ا
ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْ
جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّا
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ (پ۱۳)

اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو ا
سمائی کے مطابق وادیاں بہہ نکلیں اور میل
کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح
اٹھا تو سیلاب کی رو اسے بہا لے گئی او
اسی طرح کا جھاگ (میل کچیل) اس
بھی اٹھتا ہے جب لوگ زیور یا کوئی
چیز بنانے کے لئے دھاتوں کو آگ می
تپاتے ہیں۔ حق اور باطل کے معا
کی مثال ایسی ہی سمجھو جو اللہ بیان کر دیتا
پس (میل کچیل کا) جھاگ (جو کسی کا
نہیں ہوتا) رائیگاں جاتا ہے اور جو
میں انسان کے لئے نفع ہوتا ہے
زمین رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ
کی سمجھ و بوجھ کے لئے) مثالیں بیان کر

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
ذیقعدہ ۱۳۸۴

جمعیۃ علماء اسلام کے مقصد و پروگرام کا ایک خاکہ

ہر آزاد و جمہوری ملک میں متعدد سیاسی جماعتوں کا ہونا ناگزیر ہے یہ جماعتیں مختلف مقاصد اور مختلف پروگراموں کے ساتھ وجود میں آتی ہیں۔ لیکن ایک بات ان سب میں مشترک ہوتی ہے اور وہ حب الوطنی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس حب الوطن کے جذبہ میں وہ اتنے شدید ہوتے ہیں کہ شخصی و گروہی مفادات کو بھی اس جذبہ کی خاطر پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ جمہوریت و آزادی کے استحکام اور وطن و قوم کی تعمیر و ترقی کے لئے ایسا کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

ہمارا ملک بھی جمہوریت و آزادی کا مدعی ہے اور اس نسبت سے یہاں بھی متعدد جماعتوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن ان جماعتوں کی کیا حقیقت ہے اس کا اندازہ۔ اس ملک میں جمہوریت و آزادی کی حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس پر تفصیل سے بحث کرنے کا چونکہ وقت نہیں اس لئے اس امر کو کسی اور موقعہ کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ یہاں میں چند اور باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جن سے یہ واضح ہو سکے گا کہ ہمارے ملک کی عام سیاسی و نیم سیاسی جماعتوں کی کیا حقیقت ہے؟ ان کے کیا مواقف ہیں؟ اور وہ اپنے دعوں و ملت کے مجموعی مفادات کے درمیان کیا ربط و مناسبت رکھتی ہیں

(۱) پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے، نظریات کی بنا پر ہی اس کا وجود عمل میں آیا ہے اور اس کے بقاء و استحکام کے لئے ان نظریات کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا۔ یہاں کی سیاسی زندگی کے لئے سنگ بنیاد کا درجہ رکھتا ہے۔

(۲) پاکستان ایک جغرافیائی وطن بھی ہے۔ جغرافیائی حد بندیاں اس کی وطنی حیثیت کو متعین و قائم رکھنے کے لئے لازمی چیز ہیں۔ اور اس حیثیت کا تحفظ و دفاع بھی یہاں کے جسد سیاسی کے لئے بمنزلہ جان و روح کے ہے۔

(۳) پاکستان ایک مذہب کے ماننے والی غالب اکثریت کا ملک ہے۔ لیکن یہ اکثریت زبان علاقہ، آب وہوا اور معاشرت و فاصلہ کے اعتبار سے متعدد حلقوں پر مشتمل ہے۔ ان حلقوں کی مقامی روایات و متعلقہ مفادات کو باقی رکھتے ہوئے ان کو ایک وحدت میں پرو کے رکھنا اور ایک ملت بنائے رکھنا۔ یہاں کے سیاسی پروگراموں کا وہ جز ہے جس پر وطن کی سالمیت کا انحصار ہے

(۴) پاکستان میں متعدد اقلیتیں بھی بستی ہیں، جن کا مذہب، معاشرت اور تصور حیات اکثریت سے بالکل جدا اور بعض حالتوں میں یکسر متضاد ہے۔ ان اقلیتوں کے مذہبی و شہری حقوق اور عام انسانی حقوق کا تحفظ و رعایت یہاں کے سیاسی منشور کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ جن کے بغیر ملک کی اجتماعی زندگی کو ایک شیرازہ میں منسلک نہیں رکھا جاسکتا ہے۔

(۵) اس ملک کی غالب اکثریت اپنے نظریات و عقائد اور اپنے اعمال و افکار کے لئے ایک تاریخی تسلسل رکھتی ہے اور اس نظام زندگی کی وارث ہے جو چودہ صدیوں سے فکراً و عملاً منتقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس کے مخصوص مظاہر و مناسک ہیں اور ن کی ایک مخصوص تعبیر و توضیح ہے۔ جو سلف سے خلف تک تواتراً و وراثتاً پہنچی ہے۔ ان مناسک و مظاہر کو ملک کی عام زندگی اور ہر شعبۂ حیات پر غالب لانا، نمایاں کرنا اور دستور العمل بنانا اس پر یہاں کے ہر سیاسی موقف کا انحصار ہے۔

(۶) پاکستان ایک عوامی ملک ہے۔ اس ملک کا ہر مفاد عوام کے مفاد سے وابستہ ہے اس ملک کی ترقی و خوش حالی کا تمام تر دار و مدار عوام کی خوش حالی و ترقی پر ہے۔ جب تک عوام ملک کے وسائل و ذرائع پیداوار و سرمایۂ دولت کے ساتھ براہ راست پورا پورا تعلق و قائم نہیں ہوجاتا، ملک کی بہبودی و آسودگی خطرے میں رہے گی اور وہ استحصال و اجارہ داری کا شکار رہے گا۔ اس لئے یہاں کی سیاست کا بنیادی تعلق عوام کے مسائل، ضروریات اور مشکلات کے حل کرنے والے پروگراموں سے ہونا چاہیے۔

(۷) پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اور وہ دنیا کی پانچویں بڑی سلطنت بھی ہے۔ اس کا تعارف دنیا میں ایک آزاد، خود مختار، اور باوقار مملکت کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔ اس تعارف کا تقاضا ہے کہ اس کی آزادانہ و خود مختارانہ حیثیت پر ذرا بھی آنچ نہ آنے پائے۔ بین الاقوامی معاملات میں اس کا رویہ اس کی حیثیت کے شایان شان ہونا چاہیئے۔ ایک ٹھوس، آزاد اور باوقار خارجہ پالیسی کے بغیر وہ اپنے اس امتیاز کو قائم نہیں رکھ سکتی ہے۔ اس لئے یہاں کی سیاست میں خارجہ پالیسی حقیقت پسندی پر مبنی ہونا چاہیئے جو ملک کے بنیادی تصور اور عزت و وقار کی ہر صورت کی حامل ہو۔

(۸) ایک مسلمان ملک کی حیثیت سے پاکستان کا اصل رشتہ مسلم ممالک کے ساتھ ہے اور ایک اسلامی نظریات کی حامل مملکت ہونے کی حیثیت سے اس کی یہ ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ اس رشتہ کو کمزور نہ ہونے دے۔ چنانچہ اس کی سیاست میں اس رشتہ کی رعایت پہلو قوی ترین ہونا چاہیئے

(۹) پاکستان محکومی و غلامی کے دور سے نکل کر آزادی و خود مختاری کے دور میں آیا ہے۔ اس کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ محکوم و غلام ممالک و اقوام کی جدوجہد آزادی میں۔ ہر ممکن حیثیت سے ان کا معاون و رفیق ثابت ہو۔ اس امر کو نظرانداز کر دینے کے بعد اس کی سیاست قطعی ناقص و بے وزن رہ جائے گی۔

(۱۰) ہم آج جس عہد سے گزر رہے ہیں۔ وہ خطرات جنگ کا عہد ہے کمالات سائنس نے عام انسانیت کو ان خطرات سے بہت قریب کر دیا ہے آج کی دنیا کی ضرورت عالم گیر امن و امان باہمی خیرسگالی اور انسانی بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ اسلام کی تعلیمات اس معاملہ میں واضح اور صاف ہیں "ولقد کرمنا بنی آدم" اس کی تعلیمات کا بنیادی درس ہے۔ پاکستان ملل و اقوام کی برادری کا ایک اہم رکن ہے۔ اسے بھی امن کے مقاصد کا علم بردار ہونا چاہیئے۔ ہمسایہ اقوام، اور دنیا کی دیگر قوموں کے ساتھ اس کے روابط کا بنیادی نقطہ "مقاصد امن" ہے۔ اس کی سیاست میں۔ اس نکتہ کی شمولیت اولین چیز ہے۔ "تلک عشرة کاملہ" کے مصداق یہ دہ گانہ حیثیات۔ ہمارے ملک کی سیاست کا بنیادی پتھر ہیں۔ یہ دس اجزائے ترکیبی۔ یہاں کی سیاست کی ٹھوس تشکیل و تعمیر کرتے ہیں۔ اور وطن و ملت کے ان مقاصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہیں جن کے لئے یہ ملک وجود میں آیا اور یہ ملت چودہ صدیوں سے زندہ چلی آرہی ہے۔

(باقی صہ ۲۸ پر)

عراق کے صدر محترم کی پاکستان میں تشریف آوری

جمہوریہ عراق کے صدر محترم عبدالسلام عارف، پاکستان کے دورہ پر ہمارے وطن عزیز میں تشریف لائے ہوئے ہیں ہم مسرت و خوشی کے بھرپور جذبات کے ساتھ ان کی اس تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہیں ——— اسلامیان عالم میں آج حرکت و عمل کے جو ہنگامہ پرور آثار پائے جارہے ہیں، ان کی تخلیق و تشکیل میں گرانقدر صدر جمہوریہ عراق عبدالسلام عارف کا بھی بڑا ہاتھ رہا ہے۔ وہ انقلاب عراق کے بانیان اعظم میں سے ہیں۔ انھوں نے سرزمین عراق سے صلیبیان فرنگ کے مدتوں کے اثر و رسوخ و غلبہ کو ختم کرنے میں وہ کار نمایاں انجام دیا ہے جو عراق کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ وہ عرب اتحاد کے عظیم داعی اور بین الاسلامی اتحاد کے شدید آرزومند ہیں ——— وہ عالم اسلام کی ان عظیم شخصیتوں میں سے ایک ہیں جن پر دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی امید بھری نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔

آج تمام عالم اسلام ایک عظیم اسلامی انقلاب کی راہ تک رہا ہے۔ اس انقلاب کا دروازہ کن ہاتھوں سے کھلتا ہے؟ مسلمانان اس انتظار میں ہیں۔ بلاشبہ جس طرح پاکستانی قومیت کی بنیادیں پاکستان کو اپنے علاقائی مسائل حل کرنا ہیں۔ اسی طرح عرب قومیت کی بنیادوں پر عربوں کو بھی اپنے علاقائی مسائل حل کرنے ہیں، بایں ہمہ جس بین الاقوامی چیلنج کا مقابلہ مسئلہ فلسطین پر عربوں کو، مسئلہ قبرص پر ترکوں کو، اور مسئلہ کشمیر پر پاکستان کو متغلب فریقو سے درپیش ہے وہ بین الاسلامی حیثیت سے ان سب کے لئے یکساں نوعیت رکھتا ہے۔ بھارت کے ۵ کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کا مستقبل جن گہری تاریکیوں میں ڈوبتا چلا جارہا ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی ملی انفرادیت دینی وحدت و اجتماعیت کے لئے ایک خطرہ و چیلنج ہے۔

وقت کے اندیشے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس ملت اسلامیہ کے تمام عارف، تمام ایوب، تمام ناصر، تمام سوئیکارنو، تمام سعود اور تمام چھوٹے بڑے سربراہان ملت ایک جگہ جمع ہو کر اور اپنی تمام قوتیں، صلاحیتیں یکجا کر کے یورپ و ایشیا کے ان خطرات کا مقابلہ کریں جو اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے نابود کر دینے کے لئے نئے روپ اور نئے بھیس میں سر اٹھا رہے ہیں۔

(باقی صہ ۲۸ پر)

(بقیہ اداریہ)

ان دس اجزاء میں سے ہر جزء ایک بڑی تفصیل چاہتا ہے۔ جس کی روشنی میں ملک کے حالات و سیاسیات کا حقیقی جائزہ لیا جائے لیکن اس تفصیل میں جائے بغیر آپ صرف ان دس نکات کو سامنے رکھ لیجئے۔ ان نکات سے کوئی محب وطن و ملت مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اس معیار پر آپ اپنے وطن کی ہر سیاسی، نیم سیاسی اور مدعی انقلاب جماعت کو پرکھ لیجئے۔ آپ کو مایوس ہونا پڑے گا۔ کہ کوئی جماعت بھی ان دہ گانہ فرائض کو ادا کرنے کے لئے تیار نہیں کسی نے ایک جزء کو اپنا لیا ہے اور کسی نے دو کو۔ زیادہ تر اکثر کے سامنے اقتدار طلبی اور اپنے گروہی مفادات ہیں۔

ان اشارات کے بعد یہ ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ ایک ایک جماعت کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی جائے

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

صرف آپ کی جمعیۃ علمائے اسلام ہی اس وقت ملک میں وہ تنہا جماعت ہے جو ان دہ گانہ حیثیتوں کو لے کر سفر سیاست و خدمت دین و وطن پر نکلی ہے۔ بے شک اس کے وسائل قلیل ہیں، اس کے مخالف کثیر ہیں۔ اس کے سامنے بے شمار رکاوٹیں حائل ہیں۔ لیکن اس کے مقاصد و عزائم جلیل و کبیر ہیں اور اللہ کی نصرت و حمایت اس کا توشۂ سفر ہے۔ اگر آپ کی سنجیدہ اعانت و رفاقت اسے حاصل رہے آپ کی گرم جوشیاں سرد نہ پڑنے پائیں اور اگر آپ مخالف کے خفیہ مکائد و وساوس کا شکار نہ ہو جائیں تو منزل کی صعوبتیں ہیچ ہیں بلند ہمتی اور سرگرمی سے جماعت کی توسیع تنظیم کے کام میں لگ جائیے۔ اللہ کی مدد آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ دنیا کی کامرانی و ناکامی سے قطع نظر آخرت کا اجر و نعام بہرحال آپ کا حصہ ہے۔ (ک)

عراق کے صدر محترم

(بقیہ ص۳)

اسلام کی فکری۔ عقائدی، علمی اور دینی حیثیتوں کو، صدیوں کی غلامی و زیر دستی اور زوال و پستی کے باوجود، علماء اسلام نے اپنی تمام نارسائیوں، ناتوانیوں اور اپنے اوپر ٹوٹ جانے والی قیامتوں کے علی الرغم زندہ، محفوظ اور غیر مغلوب رکھا اور ان ہی کی مسلسل سعی و کاوش اور پیہم ایثار و قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ افرنگ کی غلامی و استبداد کا جوا مسلمان قوموں اور ملکوں کے کندھوں پر سے اتر رہا ہے لیکن اسلام کی سیاسی حیثیت کے غلبہ و بقاء کے لئے طاقت و اقتدار کی ضرورت تھی۔ یہ طاقت و اقتدار الجزائر سے انڈونیشیا تک سومالیہ سے افغانستان تک ترکی و ایران سے نجد و حجاز تک اور شام و عراق و مصر و سوڈان سے پاکستان تک مسلمان قوموں اور ملکوں کو حاصل ہو چکا ہے اور ہر جگہ ان قوموں اور ملکوں کے سربراہ طاقت و اقتدار پر قابض و متصرف ہیں اب یہ ان کا فرض و ذمہ داری ہے کہ اپنی دور اندیشانہ اور ہم آہنگ مساعی سے اسلام کی سیاسی حیثیت کا دنیا میں بول بالا کریں اور اسلام کے دشمنوں کے حربوں کو ناکام بنائیں۔ ہم ان توقعات کی روشنی میں عراق کے صدر فیلڈ مارشل عبدالسلام عارف اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی باہمی ملاقات کو خوش آئند سمجھتے ہیں اور بین الاسلامی اتحاد کی جانب اسے ایک قدم خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان سربراہان حکومت سے دین کی خدمات کا کام لے۔

اسلام زندہ باد۔ مسلمانان عالم زندہ باد، عرب و عراق زندہ باد، پاکستان زندہ باد (ک)

ایک ضروری التماس

بہت سے دوست عزیز و بزرگ یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر میں بحیثیت انچارج دفتر و مرتب اخبار ترجمان اسلام باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہوں اور یہیں مقیم ہوں۔ مجھے دفتر و اخبار وغیرہ کے متعلق مکتوبات تحریر فرما دیتے ہیں۔ حالانکہ میں یہاں نہ مستقل طور پر مقیم ہوں۔ اور نہ ہی ترجمان اسلام کی ترتیب و مرکزی دفتر کی ذمہ داری ابھی تک مجھے تفویض کی گئی ہے۔ اس لیے ایسے مراسلات نہ مجھے براہ راست اور بروقت موصول ہوتے ہیں اور نہ مذکورہ امور کے بارے میں کوئی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ سوائے ان ایک دو مضامین کے جو میں تحریر کر کے بھیج دیا کرتا ہوں جب مراسلہ نگار حضرات کو میری طرف سے جواب موصول نہیں ہوتا ہوگا تو یقیناً وہ آزردہ خاطر ہوتے ہوں گے۔ اور اسے میری بداخلاقی پر محمول کرتے ہوں گے حالانکہ مجھے ان کے مرسلہ مکتوبات براہ راست پہنچ ہی نہیں پاتے۔

اس سے قبل بھی میری طرف سے اس قسم کی ایک مختصر سی وضاحت شائع ہوئی تھی۔ لیکن حال ہی میں لاہور آیا تو دفتر میں میرے نام آئے ہوئے۔ کچھ چند ایسے خطوط گزشتہ مہینوں اور ہفتوں کے پڑے ہوئے ملے۔ چنانچہ مندرجہ بالا سطور مجھے بصد معذرت وضاحت کی خاطر شائع کرنی پڑ رہی ہیں۔

(احمد حسین کمال)

اعلانِ تشکر

مولانا محمد رفیق صاحب شیخ الحدیث دار[illegible] ربانیہ ریاض المسلمین ضلع لائل پور ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے والد کی وفات پر انہیں خطوط تعزیت روانہ کئے اور مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا۔

ترجمان کے پرانے پرچے

حافظ محمد شفیع صاحب رسالہ ایجنٹ مکان نمبر 5/42 وارڈ نمبر 8 کوٹ ادو کے پاس ترجمان اسلام کے بعض پرانے پرچے موجود ہیں۔ ضرورت مند حضرات ان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تفصیلات ان سے معلوم کریں۔

قبول اسلام

۷ر مارچ کو ایک نوجوان عیسائی نے برضا و رغبت جامعہ مسجد منڈی حاصل پور میں مولانا محمد قمر الدین صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام محمد شفیع رکھا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

۹ر مارچ کو جمعیۃ کا اجلاس ہوا سابق امیر صاحب حج پر چلے جانے کی وجہ سے مفتی [illegible] صاحب کو قائم مقام صدر مقرر کیا گیا صدر موصوف نے جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے کے لئے ایک پروگرام بنایا۔

محمد لیسین ناظم

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب۔ جریان و استلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ حب عجیب جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے۔

حب جدوار عنبری نزلہ و زکام کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۱۲/۔ روپے۔

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خاص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت و سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۵ روپے

حب عشرت۔ یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو قوت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں، معدہ و جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی چھ روپے

احمدیہ یونانی دواخانہ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

منور میڈیکل ہال سرگودھا
بلاک نمبر ا
سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

قاعدہ عربی جدید

مؤلفہ قاری محمد رحیم الدین صاحب فاضل منشی فاضل سہارنپوری چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ جو مختصر ہونے کے باوجود بچوں کیلئے نہایت ہی سہل اور مفید ثابت ہوا ہے۔ اسی لئے بہت سے دینی مدارس میں داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ اسکی خوبیوں کا اظہار تجربہ پر موقوف ہے۔ فی قاعدہ ۱۲ پیسے تاجروں کیلئے خاص رعایت ۲۰ پیسے کا ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت ارسال ہوگا

مینیجر اسلامی کتب خانہ کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ

جمعیۃ علمائے اسلام

ضلع کوہاٹ

کی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس مولانا نعمت اللہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مختلف ممبران نے شرکت فرمائی۔ گزشتہ کارروائی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد۔ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ۔ کشمیر کی بازیابی کے لئے زبردست کوشش، عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے اور حج کے کوٹہ سسٹم کے ختم کرنے کے بارے میں تجاویز پاس کی گئیں۔

قبرص، کشمیر، بھارت اور فلسطین میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

کا ایک اجتماع مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے سالانہ جلسہ کے موقع پر۔ قاری عبدالسمیع صاحب ناظم شمالی پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کی ۴۳ شاخوں نے حصہ لیا۔

ضلع جمعیۃ کے امیر قاضی مظہر حسین صاحب نے اجتماع کو خطاب فرمایا۔ دیگر مقررین۔ شرکت کنندگان نے بھی ملکی حالات پر بصیرت افروز تبصرہ کیا اور تقریریں کیں۔ مندرجہ ذیل امور پر قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) قبرص میں ترک مسلمانوں اور بھارت میں ہندی مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے خلاف احتجاج۔

(۲) عائلی قوانین کے سلسلہ میں حکومت سے ایفاء وعدہ کا مطالبہ۔

(۳) حج پر نامناسب وغیرہ ضروری پابندیوں کے ختم کرنے کا مطالبہ۔

(۴) مشرق وسطیٰ کے عرب مسلم ممالک کے اقدام پر انتہائی تحسین۔

(۵) مخالف اسلام قوتوں کو ان کی مخالفانہ سرگرمیوں اور سازشوں پر انتباہ اور اپنے عزم قربانی کا اظہار۔

مفصل کارروائی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی

۲۸ شوال کو ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا۔

صدارت حاجی ممتاز علی صاحب نے فرمائی۔ جمعیۃ کا تعارف میاں اسلام الدین نے کرایا۔

ڈاکٹر دین محمد صاحب نے پچھلے ہفتہ کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔

تین قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ہرنولی میں ڈاک کا کام بڑھ جانے کی وجہ سے ڈاکخانہ میں ایک پوسٹ آفس کے تقرر کا مطالبہ۔

(۲) پاکستان میں جرائم کی شرعی سزائیں نافذ کرنے کا مطالبہ۔

(۳) پاکستان میں کلیدی آسامیاں صرف اہل اسلام کے لئے مخصوص کر دینے کا مطالبہ۔

علاقہ کچا کھوہ ضلع ملتان

کی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ اس علاقہ میں جمعیۃ کے تبلیغی مقاصد کے لئے ۴ اپریل سے ۶ اپریل تک دو وفد دورہ کریں گے

پہلا وفد، جو مولانا نیاز احمد شاہ صاحب مولانا محمد امین شاہ صاحب۔ مولانا دوست محمد شاہ صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب و مولانا نور احمد صاحب پر مشتمل ہے۔

کچا کھوہ بشمول چک ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۴، ۷ وغیرہ میں دورہ کرے گا۔ اور دوسرا وفد جو مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی مولانا محمد لیسین صاحب، مولانا غلام فرید صاحب۔ مولانا امان اللہ صاحب، عبدالغفور صاحب سلیمانی پر مشتمل ہے۔

کچا کھوہ بشمول چک ۲۳۔ ۲۶، ۳۰، ۳۳۔ ۲۹ وغیرہ میں دورہ کریگا۔

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

ہرنولی میں ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی سے حاصل کریں۔

علماء کرام پر پابندی کے خلاف احتجاج

مدرسہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے والے مقتدر علماء کرام پر جو پابندی مقامی حکام نے عائد کی، اس کے خلاف متعدد جگہوں سے احتجاجی مراسلے اور بیانات موصول ہو رہے ہیں۔

یہ اقدام انتہائی غیر دانشمندانہ اور غیر ذمہ دارانہ تھا اور غلط پالیسی کا حامل تھا

دینی مدارس

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

مولانا عبدالحنان صاحب کی سرپرستی میں قرآن کریم۔ حفظ و ناظرہ سے لے کر دورہ موقوف علیہ تک خدمت علم دین انجام دے رہا ہے۔ آئندہ ارادہ اکام اہل خیر کی توجہ سے عمل میں آ سکتا ہے۔

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ

منچن آباد کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ ذی قعدہ بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا جس میں مشاہیر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

مرکزی دار المبلغین اہل سنت پاکستان

ملتان میں داخلہ ۵ شوال سے تا ۱۵ ذی قعدہ جاری رہے گا۔ درخواستیں ناظم دفتر تنظیم اہلسنت پاکستان (ملتان) کے نام آنی چاہئیں دوران قیام ہر متعلم کو بیس روپیہ ماہانہ دیا جائیگا۔

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال

کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ مارچ کو منعقد ہوا علاقہ بھر کے عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اجلاس میں مشاہیر علماء نے شمولیت فرمائی جن میں مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔

قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب مولانا لال حسین اختر صاحب۔ مولانا مختار احمد صاحب حسینی وغیرہم۔

ان حضرات نے اسلام اور مسلمانوں کے موجودہ حالات پر نہایت بصیرت افروز تقریریں ارشاد فرمائیں۔

انوار العلوم میرا خیل

بنوں میں جمعیۃ طلباء کا قیام عمل میں لایا گیا اور پہلا جلسہ منعقد ہوا۔

دار العلوم حیات الاسلام

شیرپاؤ، چارسدہ پشاور کا سالانہ جلسہ ۲۔ ۳ مئی۔ ہفتہ و اتوار کو منعقد ہو رہا ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب و مولانا گل بادشاہ صاحب و مولانا احمد علی جان صاحب شرکت فرمائیں گے۔

خیر المدارس ملتان

کے سالانہ جلسہ میں بعض علماء کی تقاریر پر جو پابندی لگائی گئی۔ اس کے خلاف جامع مسجد عیدگاہ احمد نگر پنڈ عیدان میں مولانا تاج الدین صاحب بسمل نے احتجاجی تقریر ارشاد فرمائی۔ اور اسے غیر منصفانہ اقدام سے تعبیر کیا۔

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

کے طلباء کا ایک اجلاس ۱۹ مارچ کو منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور

میں داخلہ شروع ہے۔ قرآن مجید کے حفظ و قرأت نیز درس نظامی کا انتظام ہے۔ تعلیم شروع ہو چکی ہے۔

مدرسہ دار العلوم المدنیہ موضع بیکا

تحصیل صوابی ضلع مردان میں داخلہ شروع ہے مشکوٰۃ شریف۔ جلالین۔ ہدایہ شریف وغیرہ کا درس ہوگا۔ طالب علموں کو مبلغ ۸ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

مدرسہ مجددیہ تجوید القرآن

کے افتتاحی جلسہ موضع مانکی تحصیل صوابی میں مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ دوسرے بہت سے علماء کرام نے شرکت فرمائی اور خطابات سے مستفیض فرمایا۔

مدرسہ عربیہ مدنیہ

محلہ ذکریا۔ مخدوم پور پہوڑاں میں نئے سال کے لئے تعلیمی داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ بیرونی طلباء کے خورد و نوش اور قیام کا مفت انتظام ہے۔

مدرسہ عربیہ فیاض المدارس ماہڑہ

تحصیل مظفر گڑھ کا داخلہ شروع ہے جو محرم تک جاری رہے گا۔

مسائلِ حاضرہ اور معاصرین کے افکار

شیعہ حضرات کی خدمت میں

کچھ دنوں سے اخبارات میں ایک شیعہ عالم مولانا سید محمد دہلوی کے ایک بیان پر اظہار خیال کیا جا رہا ہے جس میں انھوں نے دینیات کے مشترکہ نصاب تعلیم کو ناپسند کیا ہے اور کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو باہمی اتحاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

ہم شیعہ حضرات کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ یہ وقت انتہائی اتحاد و اتفاق سے رہنے کا ہے۔ اس وقت ہمارا ملک بعض نہایت اہم اور نازک مسائل سے دوچار ہے۔ بالخصوص کشمیر کے مسئلہ میں ہندوستان نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس نے ہمارے لئے بے حد پریشان کن حالات پیدا کر دیئے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم وقت کی رفتار پر نگاہ رکھیں اور کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالیں جو کسی عنوان سے بھی باہمی اتحاد پر ضرب کی حیثیت رکھتی ہو اور اختلاف کے بیج بونے کا باعث بنتی ہو۔

اس ملک میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور اہل حدیث سبھی مسالک کے حامل موجود ہیں۔ اگر سب مکاتب فکر کے حامل دینیات کے علیحدہ نصاب تعلیم سکولوں اور کالجوں میں اپنے مسالک کی روشنی میں خاص امتیازات اور وزارتوں میں اپنے الگ نمائندوں کی شمولیت کا مطالبہ شروع کر دیں۔ تو آپ خود ہی فیصلہ فرمائیے، ملکی سیاسیات کی گاڑی آسانی سے چل سکتی ہے؟

بلاشبہ ہر شخص کو اپنے مسلک کی پابندی کا حق حاصل ہے اور آئین اسے خاص مراعات دیتا ہے لیکن عجیب و غریب مطالبات کی بھرمار سے ساکن و مطمئن فضا میں اضطراب پیدا کرنا اور دوسروں کے ذہن پر اپنی علیحدگی پسندی کے اثرات مرتب کرنا تو کوئی دانشمندی نہیں۔

ہم امید کرتے ہیں جو شیعہ حضرات اس نوع کے مطالبے کر رہے ہیں وہ اپنے موقف پر نظر ثانی فرمائیں گے اور ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دیں گے جو کسی صورت میں ملک و ملت کے لئے باعث نقصان ہو سکتے ہیں۔

اس ملک میں شیعہ دانشمندوں کی کمی نہیں وہ یقیناً اپنے مسلک پر عمل پیرا رہیں لیکن اپنے علماء کو یہ ضرور سمجھائیں کہ وہ حالات کے رخ کو پہچاننے کی تکلیف گوارا فرمائیں اور اپنے بیانات اور تقریروں میں انتہائی حزم و احتیاط کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ (الاعتصام لاہور)

فلاحی مملکت

پاکستان کو فلاحی مملکت بنانے کی باتیں اکثر کی جاتی ہیں۔ زمانے کے حالات کا تقاضا بھی دراصل فلاحی مملکت کی تشکیل ہے اس لئے یہ باتیں زمانے کی روح سے تو ہم آہنگ ہیں، لیکن محض باتیں کرنے سے جنتِ ارضی آباد نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے پہلے تو فلاحی مملکت کا واضح مفہوم متعین کرنا ضروری ہے اور پھر اسے معرضِ وجود میں لانے کی عملی تدابیر کی ضرورت ہے۔ عوام کے معیار زندگی کی بلندی اس کا اہم جزو ضرور ہے، لیکن کثرت استعمال سے یہ اصطلاح اپنی دلکشی بھی کھو بیٹھی ہے اور معنویت بھی ضائع کر چکی ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ پاکستان میں صنعتی اور عام معاشی ترقی سے جو دولت پیدا ہوئی ہے وہ ان دعووں کے باوجود منصفانہ طور پر معاشرے میں تقسیم نہیں ہو سکی۔ فلاحی مملکت کے دعوے باندھنے والوں کی حکمت عملی سے ہی دولت چند ہاتھوں میں سمٹتی چلی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ اس کے چھینٹے ادھر ادھر بھی پڑے ہیں۔ لیکن زیادہ تر اس نے اجاروں کی شکل اختیار کی ہے۔ اب عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ کارخانے داروں ہی کے بنک بھی ہیں۔ انہی کی انشورنس کمپنیاں بھی ہیں، اور تجارت بھی ان ہی کے ہاتھوں میں مرکوز ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس طرح کہنے کو یہ ادارے قائم تو ہو گئے ہیں جو معاشی بہبود کے لئے ضروری ہوتے ہیں مگر عملاً اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ چند ہاتھ دولت سے کھیل رہے ہیں اور معمولی بچت کرنے والے یا مناسب روپیہ لگانے والے ان کے رحم و کرم پر ہیں مزید برآں عام صارفین بڑھتی ہوئی قیمتوں سے پریشان ہیں۔ گویا ایک طرف تو سرمائے کا فائدہ عام لوگوں کو کم سے کم پہنچتا ہے اور دوسری طرف انھیں زیادہ اور ناجائز قیمتوں کا بھاری بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس پس منظر میں فلاحی مملکت کی بات اس وقت تک عجیب لگے گی جب تک ان اجاروں کو روکنے کے لئے عملی اقدامات نہیں کئے جائیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اوسط اور ادنیٰ درجے کے لوگوں کو مواقع دیے جائیں اور قرضے کی سہولتیں دے کر انہیں آگے بڑھانے میں مدد دی جائے۔ نئی صنعتیں چند شہروں میں مرکوز نہ کی جائیں۔ بلکہ دوسری جگہوں پر اور دیہات کے قریب قائم کی جائیں امداد باہمی کی تحریک کو فروغ دیا جائے۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے سرمایہ دار اور کاروباری افراد سامنے آئیں۔ اور دولت کی عمومی اور منصفانہ تقسیم ہو۔ فلاحی مملکت کی اساس امداد باہمی پر استوار ہو سکتی ہے، لیکن یہ تحریک ہمارے ہاں ابھی تک قومی معیشت کا فعال عنصر نہیں بن سکی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ گاؤں گاؤں میں اس کی انجمنیں قائم کی جائیں اگر اس طرح کے عملی اقدامات نہیں کئے جاتے تو زبانی باتیں کرنے کا مطلب فلاحی مملکت کے تصور کا منہ چڑانا ہوگا اور بس۔

(کوہستان)

بے اصول لوگ!

قومی اسمبلی کے بعض ارکان بنیادی جمہوریتوں کے نظام پر طنز و تعریض کے تیر برسانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے حالانکہ اسی نظام ہی کے ذریعہ یہ اصحاب ملک کے سب سے مقتدر قانون ادارے کے ایوان تک پہنچے ہیں۔

قومی اسمبلی کے ایک رکن نے یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کو کرایہ کا ٹٹو کہا۔ وہ جب قومی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے تھے تو انہوں نے اپنے حلقۂ انتخاب کی یونین کونسلوں کے ایک ایک چیئرمین کو اپنا باپ، تایا، چچا، ماموں بھائی اور دوست کہا ہوگا۔ لیکن زمانے کا انقلاب دیکھئے! یہ صاحب ان کو کرائے کا ٹٹو کہہ رہے ہیں

اپوزیشن کے ایک مقتدر رکن مسٹر میزان الرحمٰن نے اس نظام کو گالی تو نہیں دی لیکن انہوں نے اس کی نئی تعریف ضرور کی ہے، وہ کہتے ہیں بنیادی جمہوریت کا مطلب ہے سی ایس۔ پی افسروں کے ذریعہ۔

یہ تعریف اپنی جگہ ممکن ہے درست ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو حضرات اس نظام کو پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے اسے قومی اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے اپنایا کیوں۔ یہ بات ہم نے صرف اپنے ملک کے سیاست پیشہ حضرات میں دیکھی ہے کہ وہ ایک چیز پر عقیدہ بھی نہیں رکھتے لیکن اسے چھوڑتے بھی نہیں۔ دیانت کا تقاضا تو یہ ہے کہ جو حضرات بنیادی جمہوریتوں کے نظام کو غیر جمہوری۔ غیر اخلاقی اور غیر عوامی سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ منتخب ہونے والے اصحاب میں سے ہمیں آج تک ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے انتخابات کے وقت اپنے ووٹروں سے صاف صاف کہا ہو کہ بھائیو! میں تمہیں کرائے کا ٹٹو، حکومت کا پٹھو، اور عوامی لحاظ سے نکھٹو سمجھتا ہوں۔ اور جب میں اسمبلی کا ممبر منتخب ہو جاؤں گا تو بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا بولو رام کر دوں گا۔

انتخابات کے دنوں میں تو یہ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ بہترین نظام ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان برگزیدہ لوگ ہیں، خادم کو یاد رکھئے، وہ اگر آپ کے ذریعہ ممبر منتخب ہو گیا۔ تو آپ کے وظیفے لگوا دے گا صحیح جمہوریت یہی ہے کیا بات ہے۔ صدر ایوب کی، ایسا نظام پیش کیا ہے۔ جس نے جمہوریت کو جمہور کے گھر کی دہلیز تک پہنچا دیا ہے۔ اس وقت تو اس نظام کی تعریفیں تھیں اور جب ممبر منتخب ہو گئے تو اس میں کیڑے نکالے گئے۔

(مشرق)

درندوں کا ملک

کلکتہ میں چند ہفتوں کے بعد پھر مسلم کش فسادات کا غیر انسانی سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور وہاں کی جنونی اور متعصب اکثریت بے بس مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے میں مصروف ہو گئی۔ صرف ایک دن میں ٧ مسلمان شہید اور گیارہ زخمی ہوئے ہیں کلکتہ میں خون مسلم کی مانند آب ارزانی کے اسی روح فرسا سلسلہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بھارت میں درندے بستے ہیں اور وہاں کی حکومت حد درجہ نااہل اور ظلم نواز ہے پاکستان میں اس تازہ سلسلۂ جور و تشدد پر افسوس و اضطراب ظاہر کیا جائیگا لیکن یہ سلسلہ اب اس قدر ہولناک اور ناقابل برداشت ہو گیا ہے کہ اس ضمن میں عالمی رائے عامہ سے بھی اپیل ضروری ہو گئی ہے اس کی موثر ترین صورت یو این سے بلا تاخیر رجوع ہے جو عالمی ادارہ قبرص میں محدود نسلی فساد کو روکنے کے لئے بین الاقوامی پولیس فورس متعین کر سکتا ہے۔ اسے بھارت میں بھی بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کے ضمن میں اپنی اخلاقی اور انسانی

(بقیہ صفحہ ۵) پانی، سونا، چاندی اور دوسری دھاتیں چونکہ انسانوں کے کام آنے والی اور نفع دینے والی چیزیں ہیں اس لئے وہ باقی رہتی ہیں اور اوپر آئی ہوئی "جھاگ" چونکہ غیر نافع اور بے سود ہے اس لئے وہ فنا ہو جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ دنیا میں مجموعی حیثیت سے جو نافع ہوتا ہے اس کو پائیداری حاصل ہوتی ہے اور جو غیر نافع ہوتا ہے وہ آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے (بقائے انفع کا یہی مطلب ہے)

اس کے بعد قرآن حکیم نے وہ اعمال و اخلاق گنائے جن سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہونچتا ہے اور یہ اشارہ کیا ہے کہ قیام و بقا کا اصل رنگ بنیاد انہی اعمال و اخلاق پر رکھا جاتا ہے کیونکہ زندگی کے تمام شعبوں میں اخلاق ہی کی شان الٰہیہ ہے جس میں مالک تعالےٰ کی نیابت کا رنگ پایا جاتا ہے اور جو قوم اپنی زندگی میں نیابت کی شان پیدا کرے گی اسی کو کائنات کی امانت سپرد ہوگی اور وہی حقیقی معنوں میں اللہ کی مخلوق کے لئے نافع بنے گی۔

جن اخلاق اوصاف کا تذکرہ قرآن حکیم کے مختلف مقامات پر ملتا ہے ان کی تفصیل یہ ہے:۔

اطاعت حق۔ ضمیر کی آزادی، شجاعت و بہادری، سچائی، انصاف، رحم، رواداری، ایفائے عہد، امانت و دیانت، عفو و درگذر، دشمن سے اچھا برتاؤ، مساوات۔ ایثار و قربانی، توکل و اعتماد، اطمینان و خودداری۔ شیریں کلامی۔ میانہ روی۔ عزم و استقلال، امید و پیش بینی۔ احتساب نفس، ذمہ داری کا احساس، ہر کام میں ایمانداری، حیا و شرافت۔ عفت و پاک دامنی، محبت و مروت۔ صبر و ثبات۔ اخلاص و بے نفسی، نیکی سے الفت اور برائیوں سے نفرت، بے غرضی کے ساتھ دوسروں کی خدمت کا جذبہ وغیرہ۔

یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ وحی الٰہی جس قسم کا اخلاق قوم میں پیدا کرنا چاہتی ہے اور جس پر وہ ترقی کی بنیاد رکھتی ہے اس کی حیثیت اس اخلاق جیسی نہیں ہے جو قومی ترقی و سربلندی کے لئے صرف قومی پیمانہ پر اپنایا جاتا ہے کہ اس کا اثر صرف اپنی قوم کے افراد تک محدود ہو جاتا ہے اور دوسری قوموں کے لئے دشمنی و بہیمیت کا مظاہرہ بدستور جاری رہتا ہے۔ بلکہ یہ اخلاق عالمگیر انسانیت اور عمومی رحمت پر مبنی ہونے کے ساتھ اس نظریہ کے ماتحت ہے کہ۔

الناس کلھم اخوۃ	تمام لوگ بھائی
(الحدیث)	بھائی ہیں۔
الخلق کلھم عیال	کل مخلوق اللہ کی
اللہ (الحدیث)	عیال ہے۔

یہ اخلاق روحانی ضرورت اور ایمانی تقاضوں کے طور پر اپنایا جاتا ہے اور نیابت الٰہی کی شان پیدا کرتا ہے اور قومی اخلاق مصلحت اور پالیسی اور قومی عصبیت و منافرت کے پیمانہ پر قبول کیا جاتا ہے اور دوسروں سے نفرت و حقارت کی تخم ریزی کرتا ہے اس کی بنیاد خدا پرستی و روحانی پاکیزگی پر ہوتی ہے اور اس کی بنیاد قوم پرستی و وطن پرستی پر رکھی جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ان دونوں کی وسعت و گہرائی میں کس قدر فرق ہوگا؟ اور دونوں کی افادیت میں کتنی نمایاں تفاوت ہوگا؟

اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری "مردنی و شکستگی" کو دور کرنے کے لئے اور قیام و بقاء کی جدوجہد میں کامیاب بنانے کے لئے جو نسخہ مہیا فرمایا ہے۔ اس میں انہیں اعمال و اخلاق کو مرکزیت حاصل ہے جن کے ذریعہ ہم اللہ کی مخلوق کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن سکیں اور ہمارے اندر ایثار و قربانی کا ایسا جذبہ پیدا ہو کہ خود کو فنا کر کے دوسروں کے بقاء کا سامان فراہم کریں۔

لن تنالوا البر حتی	تم کبھی نیکی نہیں
تنفقوا مما تحبون	حاصل کر سکتے
(پ ۴)	جو یہاں تک کہ

اپنی محبوب ترین چیزیں خرچ کرو۔

بدقسمتی سے بلند و بانگ دعووں کے باوجود عرصہ سے مذہب کی نمائندگی جس قسم کی ہو رہی ہے اس میں وہی اعمال و اخلاق نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ جن کا تعلق "نافع" بننے اور بنانے سے ہے اور جو قیام و بقا کے لئے ناگزیر ہیں۔

اس دور میں اگر واقعی مذہب کی خدمت کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اس کی افادیت و صلاحیت کے پہلو کو عملاً اجاگر کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ وہ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو واپس لانے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اور پھر اس کے ماننے والوں کا جو حشر ہوگا وہ حقیقت بین نظروں سے مخفی نہیں ہے۔ دراصل دنیا ایک باغ ہے اور مالک کے سامنے باغ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کا ایک نقشہ اور خاکہ ہے۔ مالک کو ایک ایسے باغبان کی تلاش ہے۔ کہ جس نے اس نقشہ کے مطابق باغ کو مفید بنانے کی مشق کی ہو، جب تک ایسا باغبان نہ ملے گا عارضی طور پر حسب حیثیت و صلاحیت باغ کی سپردگی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور جب منشاء کے مطابق باغبان مل جائے گا تو حق دار صاحب حق تک پہونچانے میں تامل نہ ہوگا۔

حقیقی مذہب میں مالک کی منشاء کے مطابق باغ کی بناوٹ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اب یہ مذہب کے ماننے والوں کا کام ہے کہ باغبانی کی صحیح تربیت حاصل کر کے اس منشا کو پورا کریں اور مالک کے روبرو اس انداز سے پیش ہوں کہ وہ اپنے وعدۂ عادلانہ کے مطابق خوش آمدید کہنے میں مسرت محسوس کرے۔

"باغ" کو مقصود نہ بنائیں بلکہ منشاء کے مطابق باغبانی کے فرائض انجام دے کر اس کو مالک کی خوشنودی حاصل کرنے کا وسیلہ و ذریعہ سمجھیں۔ اگر بالفرض قیام و بقاء کی جدوجہد میں باغبانی یا باغ کو مقصود بنا لیا گیا تو زندگی کی تربیت نہ ہو سکے گی اور آزمائش کی کسوٹی پر آنے کے بعد ہی اندر کی اصل حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔

اللہ تعالےٰ ہم لوگوں کو اپنے فرائض ادا کرنے اور اپنی اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفرقان لکھنؤ)

ترجمان اسلام کے قارئین

اسے ضرور پڑھیں

ترجمان اسلام، آپ کا اخبار ہے۔ اسے جاری رکھنے کے لئے آپ کا تعاون ہی اصل بنیاد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اخبار اپنی صوری و معنوی خوبیوں۔ مضامین و صفحات کے اعتبار سے ملک کا بلند پایہ اخبار بن جائے۔ لیکن مالی وسائل کی شدید کمی کی وجہ سے ہم ایسا نہ کر سکے۔

بیشتر ایجنٹ حضرات

اخبار منگا لیتے ہیں اور مہینوں رقوم کی ادائیگی نہیں کرتے۔ ان میں بعض کے بنڈلوں کی ترسیل ہم اب مجبوراً روک رہے ہیں۔ جن قارئین کو اب پرچہ نہ ملے۔ انہیں چاہیے کہ براہ راست دفتر سے اپنی خریداری کا سلسلہ قائم فرما لیں۔ انشاء اللہ آئندہ سے اخبار کو ہر حیثیت سے بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے

بقیہ صفحہ اول

بھارت میں گزشتہ سترہ سال سے مسلمانوں پر ہندو اکثریت کا جو جبر و تشدد جاری ہے۔ اس کا تمام تر نفسیاتی پس منظر مذکورۃ الصدر صورت حال ہے۔

موجودہ ہندو قوم، مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کی شاطرانہ منصوبہ بندیوں کا نتیجہ ہے اس کو ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا تاریخی حیثیت سے قطعی غلط ہے۔ یہ بطور ایک سیاسی مفروضہ و حادثہ کے وجود میں لائی گئی ہے ورنہ پورا ہندوستان دراصل مسلمانوں کا ورثہ و ترکہ ہے۔ اور ان کے اثر و دخل کے بغیر اس کا ثبات امن اور سلامتی معرض خطر میں ہی پڑی رہے گی۔ آج مسلمانوں پر وہاں جو کچھ بیت رہی ہے اس کا حل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اپنے ورثہ اور ترکہ کو مسلمان دوبارہ حاصل کریں۔

حقیقی پاکستان اس وقت وجود میں آئیگا جب کہ جزیرۂ عرب سے لداخ کی چوٹیوں تک، خلیج بنگال سے درۂ خیبر تک، کنار راس کماری سے ساحل مکران تک اللہ کا کلمہ یکساں طور پر غالب آ جائے۔ اس سرزمین پر اسلام اور مسلمانوں کا حق ہے اور اس حق کا حصول و بازیابی ان کا تاریخی فریضہ ہے۔

عرب و ایشیاء میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمہ گیری و اثر و رسوخ کو خطرہ میں ڈالنے اور ان کو متحدہ قوت کے ساتھ ابھرنے اور دنیا میں اپنا فریضۂ ملی ادا کرنے سے روکنے کے لئے برطانوی ڈپلومیسی نے پہلو بہ پہلو عرب میں اسرائیلی سلطنت اور قلب ایشیا میں، ہندو سامراج کو جنم دیا۔ صلیبیان مغرب نے اپنی اس حکمت عملی کو کامیاب بنانے کے لئے جن گہری چالوں سے کام لیا۔ چاہے ان کا پردہ ابھی پوری طرح فاش نہیں ہوا۔ لیکن یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ یہ دونوں مصنوعی محاذ اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے اور کمزور رکھنے اور ان کے اتحاد، یکجہتی اور مرکزیت کے امکانات ختم کرنے کے لئے مدتوں کی سازشوں، انگیختوں اور کاوشوں سے قائم کئے گئے ہیں اور انہیں عالمی سیاست کے تقاضوں کے برعکس اور مشرق و ایشیاء کی تمام قوموں کے احتجاجات کے باوجود روز بروز طاقتور و مضبوط تر بنایا جا رہا ہے۔ ان دونوں کو انجام تک پہنچائے بغیر، عرب و ایشیاء کی مسلم سلطنتیں اور پاکستان ہرگز خطرات و اندیشناکیوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ (ک)

Phane No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

Price 12 Paisas

Volume 7 | 27 March | Ze-Kaid 12 | No 12

سرزمینِ قاہرہ

سرزمین قاہرہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عالم عرب، افریقہ و ایشیا کے لئے قلب و دماغ کی حیثیت اختیار کر گئی، اور فاروق کے بعد سے تو وہ مشرقی اقوام کے حریت طلبوں کا ایک ایسا مرکز بنی ہوئی ہے جس کے پس منظر میں کتنے ہی نو آزاد ملکوں اور قوموں نے جنگ حریت لڑی اور غاصبوں و ظالموں کے چنگل سے رہائی حاصل کی۔

سرزمین قاہرہ عالم عرب کے اتحاد کا وہ نکتۂ مرکزی ہے جہاں بالآخر خرابیٔ بسیار کے بعد پھر ایک بار تمام عرب ملکوں کے سربراہوں کو اسرائیل کے عظیم خطرہ کے خلاف سر جوڑ کر بیٹھنا پڑا۔

سرزمین قاہرہ عالم اسلام کی فکری اور علمی وحدت و مرکزیت کے لئے بھی ایک نئی اساس مہیا کر رہی ہے۔ سرزمین قاہرہ مغرب کے مقابلہ میں مشرق کا نشان عزم و انقلاب ہے اور مغرب کے خداوندوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ سرزمین قاہرہ پر جامعہ ازہر کی حالیہ تقریبات میں ایک ایسی موتمر عالم اسلامی منعقد ہو رہی ہے۔ جو سیاسی حدبندیوں سے بالا رہ کر دینی مرکزیت و وحدت کے عوامل جمع کرے گی اس میں تمام ملکوں کے قابل اعتماد اہل ترین۔ علوم دینیہ کی ماہر شخصیتیں حصہ لے رہی ہیں۔

اس موتمر میں پاکستان کی نمائندگی، جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین اعلیٰ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی انجام دے رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

قاہرہ میں منعقد ہونے والی یہ موتمر اسلامی۔ عالم اسلام کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوگی۔ ایک نئے عہد کا سنگ میل بن جائے گی

اس مؤتمر میں مختلف اطراف و جوانب کے جو علماء کرام حصہ لے رہے ہیں ان میں بیشتر تعداد ایسے حضرات کی ہے جو دین میں کسی تجدد کے ہرگز روادار نہیں ہیں اور دین کی اس تعبیر پر یقین رکھتے ہیں جو صحابۂ کرام و سلف صالحین سے منقولاً سنداً و معیداً منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔

اس کانفرنس کی کامیابی جہاں دینی وحدت کی مثبت و مبنی بر صداقت و حقیقت اساس مہیا کرے گی وہاں اسلام کے نام پر اٹھنے والی عصر حاضر کی ان متجددانہ تحریکوں کے لئے بھی ایک چیلنج ثابت ہوگی جو احیاء دین و ملت کے ناموں سے انکار سنت و انکار سلف کے فتنوں کو ہوا دے رہی ہیں۔ اور اسلام کے نام سے اپنے شخصی افکار و مزعومات امت مسلمہ میں پھیلا رہی ہیں۔

یہ اجتماع اس آرزو کی تکمیل کا نشان راہ بھی بن سکتا ہے جسے دنیا کے کروڑوں مسلمان اپنے قلوب میں پرورش کرتے چلے آ رہے ہیں کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاک کاشغر (اقبال)

(ک)

ترجمانِ اسلام کے خریداران اور ایجنٹ حضرات سے

ترجمان اسلام۔ جمعیۃ علماء اسلام جیسی دینی جماعت کا اخبار ہے جسے کوئی ایسی بیرونی امداد حاصل نہیں ہے۔ جس سے اس کے اخراجات پورے ہو جایا کریں۔ خریداروں کے باقاعدہ چندوں اور ایجنٹ حضرات کی طرف سے بروقت رقوم کی ادائیگی پر ہی اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ساٹھ کے قریب ایسے ایجنٹ موجود ہیں۔ جن کے ذمہ ۳ ماہ سے لے کر ۲ سال تک کے بقایا جات چلے آ رہے ہیں۔ اور کتنے ہی ایسے خریدار حضرات ہیں جو اپنے چندوں کی ادائیگی میں تاخیر کرتے رہتے ہیں نہ تو وی۔ پی کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ نہ اخبار بند کر دینے کے لئے لکھتے ہیں۔

اس اشاعت سے ایسے تمام ایجنٹوں کے نام اخبار کے بنڈلوں کی ترسیل روکی جا رہی ہے۔ جنھوں نے اپنی واجب الادا رقومات باوجود یاد دہانی کے ادا نہیں فرمائیں اور نہ جواب دیا۔ اگلے ہفتہ تک ان کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ ورنہ بصورت دیگر ان کے نام پتے اور متعلقہ رقم اخبار میں شائع کر دی جائے گی۔ تاکہ ہمارے ان مہربانوں سے دوسرے حضرات بھی واقف و آشنا ہو سکیں کتنی ہی جگہوں پر اخبار جمعیۃ کے اضلاعی و مقامی دفتروں کی وساطت سے جاتا اور تقسیم ہوتا ہے۔ ان میں سے بھی کئی ایک نے اپنے حسابات صاف نہیں کیے اور مہینوں سے ادائیگی نہیں کی ہے۔

وہاں کی جمعیتوں کے امراء، ناظمین اور ارکان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان رقوم کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار آدمی کو آمادہ کریں۔

جن خریدار حضرات کو سرخ نشان سے اطلاع دے دی جاتی ہے ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آنے پر پرچہ وی۔ پی کر دیا جاتا ہے۔ اس کا وصول کرنا ان کا شرعی و اخلاقی فرض ہے۔

اُمید ہے کہ ہماری اس التجا و درخواست پر ایجنٹ حضرات بھی جمعیتوں کے مقامی ذمہ دار حضرات اور خریدار حضرات بھی فوری توجہ فرمائیں گے۔ اخبار سخت مالی بحران کا شکار ہے اور اشاعتی اخراجات میں سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کنزی حافظ محمد شفیع صاحب اور مفتی عبدالشکور صاحب تشریف لائے، ایک اجتماع منعقد ہوا مختلف تجاویز منظور ہوئیں جن میں جمعیۃ کے فنڈ کی مضبوطی وغیرہ پر زور دیا گیا۔ علاوہ ازیں مطالبہ کیا گیا کہ (۱) عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں (۲) موجودہ قوانین کو اسلامی بنایا جائے (۳) فواحشات کا سدباب کیا جائے۔ قرآن و سنت و تاریخ اسلام کی تعلیم کو فروغ دیا جائے۔ پاکستان کے استحکام اور کشمیر کی آزادی کی دعاؤں پر یہ اجتماع ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام خانپور کے ہفتہ وار اجتماع میں قبرص، ہندوستان و کشمیر میں مسلمانوں پر ہوتے والے مظالم کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔

خالص سونے اور چاندی کے
بہترین زیورات
کی بااعتماد دکان جہاں سے آپ کو
ہر قسم کے زیور آرڈر پہ تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمان زرگر
دوکان نمبر ۴۷۴ - ۴۷۳
بھابڑا بازار - راولپنڈی

درملکیت عبدالرشید [illegible] دسمبر

ٹیلیفون نمبر ٦٧٧١٥ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۲۲

بیادگار — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت:- ۱۳ پیسے

جلد ۷ ○ ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۵

طلب و بقائے اقتدار کی جنگ میں اسلام کا نام

صدارتی انتخاب کے نتائج خواہ کچھ بھی نکلیں، محمد ایوب خان صدر منتخب ہوں یا مس فاطمہ جناح منتخب ہوں، لیکن عورت کے سربراہ مملکت ہونے کے حق میں، جن مفتیان اور عالمان دین نے فتوے دئے ہیں۔ انہوں نے صریحاً اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ کاروبار سلطنت میں عورتیں برابر کا حصہ لے سکتی ہیں۔ پھر جب یہ فتویٰ مس فاطمہ جناح کے حق میں جاتا ہے تو گویا بالواسطہ یہ بھی تسلیم کرلیا گیا ہے۔ کہ ہر عورت خواہ اس کا طرز زندگی شریعت کے مقررہ طریقوں کے مطابق نہ رہا ہو۔ وہ بھی مسلمان مملکت کے کاروبار میں نہ صرف ذمہ دارانہ طور پر حصہ لے سکتی ہے۔ بلکہ ان کی قائد و سربراہ بھی بن سکتی ہے۔ اس کے جواز پر مہر اتفاق لگانے والوں نے حقیقتاً عائلی قوانین کے مقصد و منشاء کو قبول و تسلیم کرلیا ہے۔ اگرچہ بظاہر ان فتوؤں کی زد صدر ایوب خان کی امیدواری پر پڑرہی ہے لیکن درحقیقت یہ فتوے دے کر، ایوب خان کے ان نظریات کی بالواسطہ تائید کردی گئی ہے جنہیں انہوں نے عائلی قوانین کی صورت میں اصلاحات کے نام سے نافذ کررکھا ہے۔

کل جن لوگوں نے "الرجال قوامون علی النساء" کی قرآنی دلیل اور "لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ" کے ارشاد رسولؐ سے یہ ثابت کیا تھا کہ عورتیں کاروبار مملکت میں شامل نہیں کی جاسکتیں۔ اگر آج وہ ایک آزاد ملک میں خاتون کی سربراہی کو شرعاً جائز بتانے پر مصر ہیں تو کل وہ کس منہ سے عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کریں گے۔ اگر ان کا نظریہ یہ ہے کہ حسب ضرورت قرآن و حدیث کے احکام بدل سکتے ہیں۔ تو یہی دلیل عائلی قوانین کے حامی بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ آخر تنہا آپ کو ہی ایسی تبدیلیوں کا استحقاق کیوں ہو، دوسرے بھی اس کے استحقاق کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ۵۳ سالہ ایک پرانے فتوے کو اس مقصد کی تائید کے لئے جو حضرات استعمال کررہے ہیں، اگر وہ ان سے ذرا بھی روحانی اور علمی نسبت رکھتے ہیں تو یقیناً وہ حضرت مولانا مرحوم کی روح پر ظلم کررہے ہیں۔ اور ان کے منشاء کلام کا قطعی غلط موقعہ پر اطلاق کررہے ہیں۔ وہ فتویٰ جس استفتاء کے جواب میں تھا اس استفتاء میں کسی آزاد ملک میں خاتون کو مسلمانوں کی رائے سے سربراہ مملکت بنانے کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ موروثی نوابی کے سلسلہ میں اتفاقاً اولاد نرینہ نہ ہونے کی بناء پر ایک عورت وارث سلطنت بن جاتی ہے تو اس صورت میں اس کے جواز کے بارے میں وہ استفتاء تھا، مولانا مرحوم نے اس غیر اختیاری صورت حال کو بھی مشروط قرار دے کر کہ وہ عورت حدود و قضاء کو خود نافذ نہ کرے، جمہور کے مشورہ کی پابند ہو اور شریعت مقدسہ کے مطابق زندگی گذارتی ہو۔ اس کے گوارا ہونے کا فتویٰ دیا۔ نہ کہ موجودہ صورت حال میں جبکہ ملک سے اہل مرد ناپید نہیں ہوگئے ہیں، اور سربراہ مملکت مسلمانوں نے اپنی رائے اور ووٹ سے منتخب کرنا ہے۔ ایسے حالات میں حضرت مولانا مرحوم کی رائے ان کی تفسیر بیان القرآن کی سورۃ النمل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جہاں صریحاً انہوں نے ارشاد فرمادیا ہے کہ "ہماری شریعت میں عورت کو بادشاہ بنانے کی ممانعت ہے"۔ افسوس ہے کہ ان کے مکتب فکر کے بعض نمائندوں اور ان کے مسلک سے وابستہ بعض علماء حضرات نے ان کے اس فتوے کی جو ترجمانی فرمائی ہے وہ یقیناً یکطرفہ ہے اور حضرت والا کے دیگر ارشادات کے خلاف پڑتی ہے اس فتوے کو ایسے مقصد کی تائید میں پیش کرنا، جس کے ذریعے سے کل فرنگیت کے دلدادہ، عورتوں کی آزاد روی کو اور وسعت دینے کی راہ نکال سکتے ہیں۔ اور عائلی قوانین کے اصل مدعا عورتوں کو مردوں کے ہمدوش لے آنے کے لئے اسے دلیل بناسکتے ہیں، نہ صرف حضرت مولانا مرحوم کے منشاء کلام کی تحریف ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

جنگِ اقتدار اور مستقبل کے اندیشے

(از ڈاکٹر احمد حسین کمال)

صدرِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ملک میں انتخابات کی بساط بچھا کر اپنی ذمہ داریوں کو دوسروں کی طرف منتقل کر دینے کی راہ نکال لی ہے۔ اگر صدارتی انتخاب کا نتیجہ ان کے حق میں جاتا ہے تو وہ آئندہ پانچ سال تک ریاست کے دستوری سربراہ کی حیثیت سے اپنے متعلقہ فرائض ادا کر کے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اور اگر نتیجہ مس فاطمہ جناح کے حق میں جاتا ہے تو انہیں نظامِ حکومت سپرد کر کے ریٹائرمنٹ کی زندگی بسر کرنے کے لئے چلے جائیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔ مس فاطمہ جناح اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر ملک میں کس قسم کا نظامِ حکومت قائم کر سکیں گی۔ ان پہلوؤں کی طرف توجہ دینے کی شاید ابھی تک ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہے حالانکہ یہ وہ اہم معاملہ ہے جس کی وضاحت سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضروری تھی۔

مس فاطمہ جناح اور ان کے متحدہ محاذ نے اب تک جو کچھ اعلانات اور تقریریں شائع کی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ تو ایوب خان کے نظامِ حکومت کو صحیح سمجھتے ہیں، اور نہ ان کی کی ہوئی اصلاحات کو پسند کرتے ہیں اور نہ ان کے دستور کو درست قرار دیتے ہیں — ان حضرات نے بارہا یہ ہی اظہار کیا ہے کہ موجودہ صورتِ حال کو قطعی بدل ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان کے نو نکاتی پروگرام کا بڑا حصہ صرف اس بات پر ہی مشتمل ہے کہ ایوب خان کے عہد میں جو تبدیلیاں لائی گئی ہیں ان کے نقطۂ نگاہ کے مطابق وہ سب قطعی غیر مفید ہیں۔ اور وہ ان سب کو ختم کر ڈالیں گے — اس منفی منصوبہ اور ارادے پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ اقتدار کی تبدیلی کے سوا دیگر تمام امور نظر انداز کر دئے گئے ہیں — سوال یہ ہے کہ متحدہ محاذ اور مس فاطمہ جناح کی کامیابی کے بعد یہ لوگ کس قسم کے نظامِ حکمرانی کا آغاز کریں گے؟ اور وہ کیا مثبت پروگرام اور تبدیلیاں ان کے پیشِ نظر ہیں جنہیں وہ عمل میں لائیں گے؟ اس سوال کا جواب آج تک متحدہ محاذ اور اس کے صدارتی امیدوار کی طرف سے نہیں دیا گیا ہے۔ اپنے اعلانات کے مطابق، اگر ان میں ذرا بھی اخلاص شامل ہے، تو کامیاب ہوتے ہی ان کا پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ موجودہ دستور کو منسوخ کر دیں۔ اور تمام اختیارات، قانون سازی و حکمرانی، اپنی منتخبہ صدر مس فاطمہ جناح کے ہاتھوں میں دیدیں۔ گویا مس فاطمہ جناح اپنی صدارت کا انتخاب، ڈکٹیٹرشپ اور مطلق العنانی کے ساتھ ہی کریں گی۔ اور اپنے ہی خصوصی حکم و پسند و رضا سے وہ اپنے عمّال وزارت کے حلقہ کو تشکیل دیں گی۔ یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عمّالِ وزارت کے حلقہ کی یہ تشکیل، وہ متحدہ محاذ میں شریک پانچوں جماعتوں کے نمائندوں میں کس بنیاد پر کریں گی؟ اور پھر یہ وزارتیں جو مختلف نظریات و مقاصد رکھنے والی جماعتوں کے نمائندوں سے تشکیل دی جائیں گی۔ وہ نمائندے اپنے اپنے محکموں کو اپنی جماعتوں کے جداگانہ منشوروں، کے مطابق چلائیں گے؟ یا مس فاطمہ جناح کی ہدایات و احکام کے مطابق کام کریں گے؟ اول صورت میں کسی کا رخ لادینیت کی طرف ہوگا، کسی کا رخ اشتراکیت کی جانب ہوگا۔ اور کسی کا رخ اضطرار و خاص حالات کے عذر کے ساتھ دینی اصول و احکام میں تبدیلیاں کرتے رہنے کی طرف ہوگا۔ کیا اس قسم کا حلقۂ وزارت اپنے مابین کوئی ہم آہنگی پیدا کر سکے گا؟ اور ملک و قوم میں مزید انتشار کا باعث نہیں بنے گا؟ اگر دوسری صورت اختیار کی جاتی ہے یعنی مس فاطمہ جناح کی ہدایات، احکام اور خوشنودی کے مطابق کام کیا جائے گا تو گویا ملک عملاً ڈکٹیٹرشپ کے نظام میں ہی، ایک عرصہ تک جکڑا رہے گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ ڈکٹیٹرشپ، ایک مرد کے بجائے ایک عورت کی ہوگی۔ اس لئے شاید کسی قدر گوارا ہو۔ یہ ہے ابتدائی مرحلے کی پیچیدگی، جس کا کوئی حل، متحدہ محاذ کے داناؤں کی طرف سے سامنے نہیں آیا۔ اور نہ شاید فی الوقت سامنے لایا جائے۔

اس محاذ کا دوسرا مقصد موجودہ نظامِ حکمرانی، یعنی صدارتی نظام کے بجائے پارلیمنٹری نظام کا قیام ہے۔ اس کے لئے ایک دستور کی تشکیل اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر، ایک پارلیمنٹ کی ترتیب ہے۔ سوال یہ ہے کہ دستور کی تشکیل کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ اس لئے کہ اس بارے میں کوئی پروگرام محاذ کی طرف سے جاری نہیں کیا گیا۔ آیا یہ کام کسی کمیشن کے سپرد ہوگا۔ یا خود مس فاطمہ جناح قوم کو نیا دستور دیں گی۔ یا اس کے لئے ہی ایک دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کی جائے گی، پھر یہ دستور ساز اسمبلی عوام کے براہِ راست ووٹوں سے منتخب ہوگی یا کوئی بالواسطہ طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ اس میں پاکستان کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں کو مساوی نمائندگی دی جائے گی، یا کل پاکستان بنیاد پر، آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جائے گی۔ پہلی صورت کیا مشرقی پاکستان کے لوگوں کے لئے قابلِ قبول ہوگی؟ یا دوسری صورت پر کیا مغربی پاکستان کے لوگ رضامند ہو سکیں گے؟ مغربی پاکستان میں بھی نمائندگی ون یونٹ، کے نظام کے مطابق دی جائے گی۔ یا سابقہ صوبوں کے اعتبار سے دی جائے گی۔ یہ ہی تمام سوالات پارلیمنٹ کی تشکیل کے سلسلے میں بھی پیدا ہوں گے۔ اور یہ وہ بنیادی امور ہیں جن کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ متحدہ محاذ میں شامل جماعتیں ایک دوسرے سے قطعی مختلف و متضاد نقطۂ نظر متضاد پروگرام، اور متضاد منشور و لائحہ عمل رکھتی ہیں۔ اور معاً اقتدار کے ہاتھوں میں آتے ہی یہ تمام سوالات اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ابھی تو متحدہ محاذ کے لیڈر، نہایت زیرکی سے ان سوالات کو دباتے اور عوام کی نظروں سے چھپاتے چلے جا رہے ہیں اور ساری توجہ اور جوش و جذبہ صدارتی انتخاب کے مسئلہ پر مرکوز کئے اور مرکوز کرائے ہوئے ہیں لیکن بہرحال یہ تلخ امور اور عملی حقائق ہیں۔ جو اقتدار حاصل کرنے کے بعد، پہلے مرحلہ پر ہی پیش آجائیں گے۔ اگر آج انہیں عوام کی نظروں سے چھپانے میں کامیابی حاصل بھی کر لی جائے۔ تو کل ان کا وقوع لازمی ہے، اور ملک و ملت کو یہ سانحات بہرحال پیش آتے ہیں۔ بات محض ایوب خان سے صدارتی عہدہ مس فاطمہ جناح کی طرف منتقل ہو جانے سے ختم نہیں ہو جائے گی۔

پاکستان میں ماضی کی سیاسی پراگندگیوں اور ابتریوں کا باعث دراصل یہ ہی امور بنے رہے تھے۔ اور یہ ہی امور پھر سر اٹھاتے نظر آرہے ہیں۔ ان امور پر متحدہ محاذ کے ایک سرے سے دوسرے تک قطعی خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ اور کوئی لب کشائی کی جرات نہیں کر رہا ہے۔

میں نے اس سلسلہ میں دین و شریعت کے نفاذ کے مسئلہ پر پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ محاذ میں جس جماعت سے یہ توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ اس معاملہ کو ہاتھ میں لے گی، اس نے صدارتی امیدوار کی نامزدگی کے مسئلہ پر ہی، اپنے سابقہ موقف سے جس طرح دیدہ دلیرانہ انحراف کیا ہے۔ اور تبدیلیٔ اصول و احکام کی شق نکالی ہے۔ وہ آئندہ بھی ہر معاملہ پر یہ رویہ اختیار کر سکتی ہے۔ اور اس کے پاس قلم و کاغذ کاروں کی کافی کھیپ موجود ہے۔ جو اس کے اس رویہ کی تائید۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲۷ نومبر ۱۹۶۴ء

احتجاج

انتخابات میں اصول اور انصاف کا خاتمہ

شاطرانہ سیاست اور عیاری کی نادر مثال

صدارتی انتخاب کے اہم مسئلہ کے سلسلے میں ۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں یہ تاریخی فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ "سترہ" سال تک موجودہ اور گذشتہ تمام قیادتوں نے اسلام جیسے مقدس مذہب سے مجرمانہ بے اعتنائی برتی ہے۔ اور اسلامی و جمہوری اقدار کو بری طرح پامال کیا ہے۔ سترہ سال کی غلط کار قیادتوں کی وجہ سے فرنگی تہذیب و تمدن اور یورپی کلچر و ثقافت کو فروغ ہوا۔ معاشرہ میں بے حیائی اور عریانی کے جراثیم بری طرح سرایت کر گئے۔

اسلامی نظام کے قیام اور شرعی قوانین کی ترویج میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئیں موجودہ برسراقتدار گروہ نے عائلی قوانین جیسے غیر شرعی قوانین رائج کر کے قرآن کریم میں تحریف کے راستے ہموار کئے۔

جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا۔ پریس آرڈیننس — یونیورسٹی آرڈیننس۔ لاؤڈ سپیکر آرڈیننس اور کریمنل لاء قسم کے کالے قوانین نافذ کر کے پاکستانی عوام کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا۔ نیز اپوزیشن پارٹیوں کا متحدہ محاذ ایسے عناصر پر مشتمل ہے جن میں سے بعض تو اسلام کا نام سننے کی روادار نہیں اور پاکستان کو ایک لادینی ریاست بنانے کے پرزور حامی ہیں۔

بعض ایسے ہیں جو اسلام اسلام پکارتے ہوئے بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے مخالف ہیں۔ اور طبع زاد قسم کا ماڈرن اسلام پاکستان میں نافذ کرنا چاہتے ہیں

جمہوریت کے یہ مدعی وہ ہیں جنہوں نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مارشل لاء کا نفاذ کر کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کو (کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے) ٹھکرا کر عامۃ المسلمین کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ پھر اس محاذ نے ایک عورت کو صدارتی امیدوار نامزد کر کے اسلام کے چودہ سو سال کے تعامل اور قرآن و حدیث کے صریح احکام کو پس پشت ڈالنے کی جسارت کی ہے۔ ان حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کا فیصلہ بالکل واضح تھا۔

کہ حزب اقتدار و حزب اختلاف کے دونوں امیدواروں میں سے کوئی ملکی صدارت کا شرعاً اہل نہیں — اور ان کے تعاون کیلئے شرعاً کوئی جواز حاصل نہیں۔

بنا بریں فیصلہ یہ ہوا کہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے نمائندگان پر مشتمل ایک اسلامی محاذ بنایا جائے۔ اور پھر اُس اسلامی محاذ کی طرف سے ایک موزوں امیدوار نامزد کیا جائے۔

جمعیۃ کی مجلس شوریٰ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ کوشش کی جاوے کہ یہ امیدوار مشرقی پاکستان سے کھڑا ہو۔

چنانچہ اس فیصلہ کے تحت جمعیۃ علماء اسلام کے دو ذمہ دار حضرات مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔

باوجود بے سروسامانی کے ان حضرات نے مشرقی پاکستان کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے وہاں کے بااثر بزرگوں سے مشورہ کے بعد ایک میٹنگ ڈھاکہ میں بلائی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے موقف کی مکمل تائید کرنے کے ساتھ پانچ نمائندے مرکزی "علماء کنونشن" میں شرکت کے لئے منتخب ہوئے۔

وہاں سے واپسی پر ان دونوں حضرات نے مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں مختلف مکاتب فکر کے اکابر سے ملاقاتیں کیں۔

اور ۲۲ نومبر کو مغربی پاکستان کے نمائندگان کی ایک کنونشن لاہور میں بلائی طے یہ ہوا کہ اس اجتماع میں آل پاکستان علماء کنونشن کے لئے نمائندگان منتخب کرنے کے ساتھ اسلامی محاذ کی تشکیل ہو۔

اور پھر ۲۷ نومبر کو آل پاکستان "علماء کنونشن" لاہور میں منعقد کر کے دونوں صوبوں کے نمائندے جمع ہو کر اپنے صدارتی امیدوار کے نام کا اعلان کر دیں۔

چنانچہ ۲۲ نومبر کو مغربی پاکستان علماء کنونشن اور ۲۷ نومبر کو آل پاکستان علماء کنونشن کے اجتماع کے لئے دعوت نامے بیک وقت جاری کر دئیے گئے۔

۲۲ نومبر کو زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام۔ مجلس احرار اسلام۔ تنظیم اہلسنت۔ جمعیۃ اہلحدیث اور دیوبندی مکتب فکر کے بلند پایہ علماء کرام اور ذمہ دار رہنما شریک ہوئے۔ کافی غور و خوض اور سوچ بچار کے اسلامی محاذ کی تشکیل کی تجویز ہوئی۔ اور ۲۷ نومبر کے اجلاس کے لئے آٹھ نمائندے منتخب ہوئے۔ لیکن چالاک اور عیار سیاستدان تاک میں تھے چنانچہ اُسی شام کو ہی ریڈیو سے اعلان نشر ہوا۔ کہ ۲۶ نومبر کو صدارتی انتخاب کے کاغذات نامزدگی وصول کئے جائیں گے۔ اور ۲۷ نومبر کو جانچ پڑتال مکمل ہو جائے گی

تعجب ہے کہ جب اخبارات میں یہ خبر آچکی ہے کہ ایک مقتدر دینی اور سیاسی جماعت اپنے صدارتی امیدوار کا اعلان ۲۷ نومبر کو کرے گی تو فوراً بعد حکومت کا یہ انتہائی عاجلانہ اقدام ایک جماعت کے بنیادی حقوق پر چھاپہ مارنا نہیں تو اور کیا ہے —— جمعیۃ علماء اسلام اس اعلان کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتی ہے۔

درحقیقت سرکاری پارٹی اس طرح کی شاطرانہ سیاست سے اپنے مخالفین پر فتح

(باقی ص

بقیہ:- جنگ اقتدار اور مستقبل کے اندیشے

وتحسین، اور اس کے لئے ماضی وحال کے اکابر علماء دین کے بعض مبینہ اقوال سے استدلال فراہم کرنے کا کام، وفاداری وخوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتی رہے گی اگر باہر سے علماء کی کسی جماعت نے ان کے رویہ پر اعتراض کیا تو اس کا بڑا ہی کارگر جواب، جادو کی چھڑی کی طرح موجود ہی ہے کہ یہ سابق کانگریسی مولوی ہیں، چاہیے خود ابوالکلام آزاد جیسے سب سے بڑے کانگریسی مولانا کی بعض تحریریں اپنے نت نئے موقف کے حق میں تلاش کر کر کے یا خود تراش تراش کر، بطور دلیل محکم کے لاتے رہیں بہرحال محاذ کو یہ دقت پیش نہیں آئے گی۔ دین کے پہلو سے اس میں کسی اختلاف کے پیدا ہونے کا اب امکان نہیں رہا، اور وہ جو کچھ کرے گی خواہ وہ کتنا ہی دین سے متصادم ہونے والا معاملہ ہو، اس کے لئے اسے اس طرف سے مذہبی تائید وحمایت ہی حاصل ہوتی رہے گی، یورپ کے لادینوں اور اشتراکیوں کو بھی عیسائیت جیسے مسخ شدہ دین کی طرف سے آج تک کوئی مذہبی حامی نہیں مل سکا — یہ محاذ کے لادینی و اشتراکی نظریات رکھنے والوں کی بڑی ہی خوش نصیبی ہے کہ انہیں ایک ایسی جماعت کی تائید وحمایت حاصل ہو گئی ہے جو اسلامی نظام کے قیام اور اقامت دین کی اس عہد کی سب سے بڑی مدعی اور بلند بانگ جماعت کہلائی جاتی رہی ہے چشم فلک نے یہ تماشا بھی کبھی کاہے کو دیکھا ہوگا۔

بہرکیف متحدہ محاذ کے ہاتھوں میں اقتدار کرنے کے بعد ملک جن سوالات سے پہلے مرحلے پر ہی دوچار ہو جائے گا اس کا سرسری سا تذکرہ سطور بالا میں کر دیا گیا ہے۔ فکر ونظر رکھنے والے افراد چاہیں تو اس کا احساس ابھی سے کر لیں نہ چاہیں تو نظر انداز کرتے رہیں۔ لیکن یہ صورتحال انجام کار پیش آ کر رہے گی۔ ماضی میں بھی پاکستان کی سیاسی پراگندگی وزوال کا باعث یہی امور بنے رہے ہیں۔ اگر ایک گاڑی کسی سمت اور تنزل کی طرف جا رہی ہے اور کسی مقام پر اس کا ڈرائیور تبدیل کرنا مقصود ہو تو اس تبدیلی سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دوسرا ڈرائیور، گاڑی کا انجن سنبھال لیتا ہے اور گاڑی اسی سمت پر، اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو جاتی ہے۔ اس میں سفر کرنے والے اطمینان سے اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ لیکن جب مقصد صرف ڈرائیور کو ہی بدلنا نہ ہو بلکہ گاڑی کی سمت، منزل اور ڈھانچہ تک بدل دینا مقصود ہو تو اس سے جو صورت حال پیدا ہوگی جو افراتفری واقع ہوگی، اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی کر سکتا ہے — متحدہ محاذ کے اعلانات اگر سچائی پر مبنی ہیں تو وہ اپنی کامیابی کے بعد ملک وملت کی گاڑی کے ساتھ یہی عمل کرنے والا ہے — اس عمل کے نتائج قوم کے لئے ملک وملت کے لئے اور اسلام کے لئے کیا ہوں گے — اس کا واقعی جواب تو مستقبل ہی دے گا لیکن ملک وملت کا ہر بہی خواہ اس کا اندازہ ضرور لگا سکتا ہے۔

ہماری یہ سوچی سمجھی اور مبنی بر حقائق رائے ہے کہ قوم، ماضی وحال کے اقتدار پسندوں اور سیاسی کرتا دھرتاؤں سے نجات حاصل کر کے عوام کے اندر سے انہی کی حیثیت کی نیز علم وکردار رکھنے والی قیادت برسرکار لائے تاکہ پاکستان کا مستقبل، شاندار، ترقی پذیر، عوام کی خوشحال وبہبود اور اللہ کے دین کی سرافرازی وسربلندی کا حامل ہو سکے۔ لیکن اگر قوم ابھی اور تجربات کرنا چاہتی ہے تو اسے اختیار ہے۔ موجودہ اقتدار نے اپنے بچ نکلنے کی راہ ڈھونڈھ لی ہے۔ اور جو گروہ اقتدار سنبھالنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ اس کا ماضی اور موجودہ ہیئت ایسی ہے جس سے بہت سے پرانے اور نئے مسائل اٹھ کھڑے ہونے کا اندیشہ ہے اور مادی واخلاقی اعتبار سے عوام پر وہی طبقات مسلط رہیں گے۔ جو دولت کشی، ذخیرہ اندوزی کے اجارہ دار، اسلام دشمنی کے علمبردار اور مغربی عیاشانہ ومسرفانہ طرز زندگی کے فریفتہ ودلدادہ ہیں۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دل کی آواز

از محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی ناظم جمعیتہ قصبہ شاہ صدر دین

اگر دل میں ہے قطرۂ خوں، مسلماں
تو اٹھ، اپنی ہمت کا جوہر دکھا دے
جمعیت کا پورا وفادار بن جا
شریعت کا دنیا کو رستہ بتا دے
حکومت ہے اپنی ہو آئین اپنا
فرنگی کی کاغذ کی ناؤ ڈبا دے
اٹھائے گا کب تک تو یورپ کے احسان
خود اپنے سے، اپنے وطن کو جلا دے
نہیں روس وجرمن ہمارے بہی خواہ
سویدائے دل سے یہ نقطہ مٹا دے
شجاعت سے کشمیر کا فیصلہ کر
تو باطل پہ اسلامی سکّہ بٹھا دے
کر "اسلاف امت" سے پامردی حاصل
زمانہ کو تصویرِ ماضی دکھا دے
صدا دیتی ہیں "کوٹ بالا" کی قبریں
فتوّت کیا ہے جہاں کو سمجھا دے
ہے مسلم کی زندگی شہادت میں مضمر
یہ گردن "رہِ کبریا" میں کٹا دے
ہو پھر تجھ میں وہ شانِ صدیقیؓ پیدا
کہ ارشادِ عالیؐ پہ سب کچھ لٹا دے
ہو فاروقِ اعظمؓ کا جذبہ بھی تجھ میں
بساطِ عدالت جہاں میں بچھا دے
کفایت شعاری میں عثمانؓ ہو جا
سخاوت کا عالم میں ڈنکا بجا دے
بسانِ علیؓ مرتضیٰ شیرِ یزداں
تمرّد عفریت کے ایوان ڈھا دے
ہے زوروں پہ سرمایہ داری کی پوجا
بیک ضرب اس کے پرخچے اڑا دے
بنے ہیں جو پیٹو غریبوں کے خوں سے
ذرا ان کی توندیں کمر سے ملا دے
پڑا ہے کسالت میں کیوں اے مسلماں!
تو اٹھ! اور سوئے ہوؤں کو جگا دے
نہیں قاسمی یہ نوائے تغزّل
ہے دل ہی کی آواز، برکت خدا دے

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے ذمہ بقایاجات واجب الادا ہیں وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات دفتر کو بھیجدیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

(ناظمِ دفتر)

ملک بھر میں جمعیتہ علماء اسلام کی کامیابی

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی کامیابی

چونڈہ موم کی جمعیتہ علماء اسلام نے اپنے ایک اعلان میں کہا ہے کہ جمعیتہ نے ضلع سیالکوٹ میں بنیادی جمہوریتوں کے حالیہ انتخابات میں توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے۔ کچھ کامیاب ممبروں کی اطلاعات قبل ازیں بھی اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ خاص کر مندرجہ ذیل ارکان بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔

مقام	نام ممبر
موضع جگت پور	۱۔ مولانا سلطان محمود صاحب۔
قصبہ سمبڑیال	۲۔ مولانا نذیر احمد صاحب۔
موضع سیچو کے	۳۔ جناب محمد عثمان صاحب۔

از:۔ جمعیتہ علماء اسلام چونڈہ موم
ضلع سیالکوٹ

چکوال

کری۔ بڑی خوشی سے آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ہمارا نمائندہ چوہدری اللہ داد خان ججگو فرنٹ کے امیدوار کے مقابلہ میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے احسان کے ہم شکر گزار ہیں۔

سخی محمد۔ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
چتال تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

سرائے عالمگیر

سرائے عالمگیر سے جمعیتہ علماء اسلام کے امیدواروں کی کامیابی انتخابی ادارے کی الیکشن میں سرائے عالمگیر سے جمعیتہ علماء اسلام نے دو امیدوار کھڑے کئے تھے۔

وارڈ نمبر ۱۰۰۹ سے چوہدری عبدالمجید اپنے حریف سے ۱۵۱ ووٹ زیادہ لے کر منتخب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۱۰۱۰ سے صوفی نور محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام سرائے عالمگیر اپنے حریف کو ۸۷ ووٹوں سے ہرا کر کامیاب ہو گئے —— ان دونوں ممبروں کے مقابلے میں ہارنے والے کنونشن مسلم لیگ کے نمائندے تھے۔

المعلن:۔ عبداللطیف امیر جمعیتہ علماء اسلام سرائے عالمگیر

تحصیل چونیاں

چونیاں میں احباب نے الیکشن میں حصہ لیا ہے۔ خاص کر چوہدری عبدالعزیز صاحب جو کہ حضرت مولانا مفتی محمد اسحٰق صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص متوسلین میں ہیں۔ الیکشن میں کھڑے ہوئے تو الحمد للہ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔

المعلن:۔ مہربان علی۔ کھڈیاں
تحصیل چونیاں

منڈی حاصل پور

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور ٹاؤن کمیٹی سے آٹھ وارڈوں میں سے سات پر جمعیتہ علماء اسلام کے نمائندے کامیاب ہوئے شہر پرانا حاصل پور سے پانچ نمائندے کامیاب ہوئے۔ تین جمعیتہ علماء اسلام سے وابستہ نہیں۔ نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) وارڈ نمبر ۱۔ ٹاؤن کمیٹی منڈی حاصل پور چوہدری عبدالغفور صاحب (۲) چوہدری محمد صدیق صاحب (۳) ملک گلزار احمد صاحب (۴) مولوی شمس الدین صاحب (۵) منشی فضل الدین صاحب (۶) ملک کالو خان صاحب (۷) شبیر الدین صاحب۔ آٹھویں نمبر وارڈ کو جمعیتہ کا وفد کامیاب امیدوار ڈاکٹر احمد بخش کو ملا۔ انہوں نے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ حاجی حبیب اللہ صاحب صدر جمعیتہ منڈی چک نمبر ۶ سے بلامقابلہ کامیاب ہوتے چک نمبر ۱۳ سے چوہدری علی محمد جمعیتہ کے رکن کامیاب ہوئے شہر حاصل پور سے چوہدری ارشاد صاحب ممبر جمعیتہ اور مصدق صاحب بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ اور محمد اسمٰعیل چوہدری محمد علی بھی کامیاب ہوئے۔

بہاولپور شہر کا نتیجہ گیا تھا۔ خان محمد سردار صاحب بنا ز ممبر جمعیتہ بھاری اکثریت سے کنونشن اور کونسل امیدوار کو شکست دے کر کامیاب ہوئے۔

قاضی محمد قمر الدین خطیب۔
منڈی حاصل پور

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعیتہ علماء اسلام کو شاندار کامیابی

ناظم جمعیتہ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کا بیان

ڈیرہ اسماعیل خان۔ ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعیتہ علماء اسلام کو شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ اب تک دفتر میں ۱۵۰ کامیاب امیدواروں کی اطلاع آ چکی ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ جناب مسعود صادق صاحب جو ایک ذمہ دار شخصیت ہے۔ غلط بیانی سے نہیں ہچکچاتے —— وہ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ جمعیتہ علماء اسلام صدارتی انتخابات میں صدر ایوب کی حمایت کریں گے۔ یہ جمعیت کے خلاف شرانگیز اور گمراہ کن الزامات لگا رہے ہیں۔ ان حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ گذشتہ ماہ میں جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا تھا کہ جمعیتہ علماء اسلام نہ تو صدر ایوب کی حمایت کرنے کو تیار ہیں اور نہ محترمہ جناح کی۔ کیونکہ ایوب خان نے خلاف اسلام قانون جاری کر رکھے ہیں اور محترمہ صاحبہ کی نامزدگی اسلام کے خلاف ہے۔ اس لئے کسی ایک کی حمایت کر کے جمعیت ان کے اعمال بد میں شریک نہیں ہونا چاہتی۔

بعض حضرات عورت کی سربراہی کو قرآن و حدیث سے ثابت کر رہے ہیں حالانکہ انہوں نے خود اپنی کتابوں اور تحریروں میں کہا تھا کہ قرآن نے عورت کی سربراہی کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ افسوس اب قرآن کی رو سے عورت کس طرح سربراہ مملکت ہو سکتی ہے —— ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعیت کے کامیاب امیدواروں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) محمد حیات صاحب حبط (۲) غلام رسول صاحب نون (۳) شیر محمد خان (۴) ڈاکٹر امان اللہ خان (۵) نظام الدین خان (۶) حافظ اللہ بخش صاحب یرانہ (۷) حافظ اللہ بخش جبیسوری بلامقابلہ (۸) حاجی محمد رحیم صاحب (۹) محمد رمضان صاحب صدر کریانہ (۱۰) لالہ غلام قادر (۱۱) غلام رسول صاحب (۱۲) بہادر خان (۱۳) حکیم خدا بخش صاحب ——

اسی طرح علاقہ بوڑہ چودہ۔ کوٹ قطبے خان۔ جابیکان کورائی۔ حلقہ پیات و دیگر علاقوں سے یہ اطلاع آئی ہے کہ جمعیت کے نمائندے کامیاب ہوئے ہیں ابھی تک ان کے ناموں کا پتہ نہیں چلا ہے —— عنقریب وہ بھی روانہ کر دئیے جائیں گے۔

رحیم بخش زبیر۔ ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام۔ ڈیرہ اسماعیل خان

کوٹ ادو میں کنونشن و جمعیتہ کا زبردست مقابلہ

ناظم جمعیتہ علماء اسلام کی کامیابی

مورخہ ۲۴/۱۱ کو یونٹ ۲۶۲ وارڈ نمبر ۷ کوٹ ادو کے الیکشن میں مولانا عبدالجلیل صاحب انصاری تین پرچیوں سے کامیاب ہوئے لیکن چونکہ مقابلہ ارباب اقتدار سے تھا اس لئے معمولی وجوہات کی بناء پر مورخہ ۱۸/۱۱ کو دوبارہ الیکشن ہوا۔ حسین میں جعلی ووٹ اور دھاندلی کی انتہائی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ مولانا موصوف کے ۲۰ سے زائد خاص ووٹ جعلی اشخاص کے ذریعے گزروا دئیے۔ کئی اشخاص پکڑے بھی گئے لیکن عملہ کی طرف سے چشم پوشی ہوتے ہوئے وہ ووٹ بھی گزر گئے —— یہ سب کچھ ہوا لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پھر بھی مولانا عبدالجلیل انصاری ناظم جمعیتہ علماء اسلام کوٹ ادو آٹھ پرچیوں سے کامیاب ہوئے۔

ناظم نشر و اشاعت عبدالرحمٰن۔
جمعیتہ علماء اسلام۔ کوٹ ادو

جماعت اسلامی کا رکن جماعت سے تائب ہو کر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا

مخدوم پور پہوڑاں۔ یونین کونسل ۸۵۱ میں جماعت اسلامی کے سرگرم رکن خان محمد جویو عرصہ دس سال سے جماعت سے منسلک تھے، اپنے وارڈ کے عوام کے مطالبہ پر جماعت سے تائب ہو گئے۔ اس خوشی میں ان کے مدمقابل امیدوار غلام قادر خالد بھوڑ ان کے حق میں دستبردار ہو گئے اور خان محمد جویو کو عوام نے بلامقابلہ اپنا نمائندہ مقرر کر لیا ہے۔

تلمبہ ضلع ملتان

تلمبہ میں مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان ساڑھے تین سو ووٹ زیادہ لیکر کامیاب ہوئے۔ اور آپ کے چار ساتھی بھی کامیاب ہوئے [illegible]

دین کے نام پر دھوکہ مت دو

۴ نومبر ۶۴ء کے اخبار جنگ میں ایک بیان جناب مسٹر مولانا طفیل محمد صاحب جنرل سکریٹری جماعت اسلامی پاکستان کا پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ موصوف کے طویل بیان کا عنوان تھا "شریعت نے عورت کو سربراہ مملکت بنانے کی ممانعت نہیں کی"۔ یہاں غالباً طفیل صاحب شریعت مودودی کہنا بھول گئے۔ ورنہ شریعت محمدیؐ تو اس کی سخت مخالفت اور ممانعت کرتی ہے۔ اور اس کا ثبوت آپ اپنے مجدد کامل جناب مودودی صاحب کے اصول فقہ کی معتبر کتاب "اسلامی ریاست" کے صفحہ ۲۹۱ پر ملاحظہ فرمالیں۔ اور دوسرا ثبوت آپ کے مشہور رسالہ اسلامی دستور کی تدوین صفحہ ۶۸ پر دیکھ لیں۔ جس میں انہوں نے دین محمدیؐ کا نقشہ کھینچتے ہوئے واضح کر دیا ہے۔ کہ مجلس شوریٰ کی رکنیت۔ محکموں کی ادارت۔ حکومت کی صدارت کو شریعت نے عورت کے لئے قطعی ناجائز قرار دیا ہے ــــ اور "الرجال قوامون علی النساء" کی تشریح کرتے ہوئے اس مسئلے کو قرآن سے ثابت کر دیا کہ مملکت کی قوام میں عورت کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے ــــ

اب آپ مودودی صاحب سے پوچھیے کہ حضرت اس دروازے کی چابی پونے چودہ سو سال کے بعد آپ کے ہاتھ کہاں سے لگ گئی۔ مسٹر طفیل صاحب آپ مسلمانوں کو اس کا چیلنج نہ دیں اگر آپ کو اپنا مقصد حیات پورا کرنا ہے (جو صرف دنیاوی اقتدار اور شہرت کے علاوہ کچھ نہیں) تو وہ دین مودودی سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ دین محمدیؐ استعمال کر کے عوام کو دھوکہ مت دلائیے۔ ورنہ جب انصاف کی عدالت میں پیشی ہو گی تو اس وقت کوئی جواب نہ بن پڑے گا۔ اور افسوس کرو گے

(احمد عرفان قادری۔ ٹنڈو آدم)

سرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ براہ کرم چندہ ارسال فرمائیں

(ناظم دفتر)

ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ تعلیم الدین بھیرہ ضلع سرگودھا میں حسب سابق امسال بھی ۱۰ شوال سے جدید داخلہ شروع ہوگا۔ حفظ و ناظرہ اور درس نظامی پڑھنے والے طلبہ عید الفطر سے پہلے اطلاع کر دیں۔

احقر عبد الرشید ناظم مدرسہ عربیہ
تعلیم الدین۔ بھیرہ ضلع سرگودھا

بچوں کا علاج: اس کتاب میں بچوں کی پرورش۔ حفظان صحت اور جسمانی ترقی کے بہترین اصول بتلائے گئے اور بچپن کی بیماریوں کا طریقہ علاج اور آسان نسخے بھی درج ہیں۔ غرضیکہ بچوں کی ہر بیماری کے لئے یہ کتاب ہر عیالدار کے گھر میں ہونی چاہیئے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ

اکسیر بوعلی سینا: مع مجربات یونانی۔ پاکٹ سائز یہ کتاب آپ کو بیسی حکیم کا تجربہ کا کام دیگی۔ منگا کر فائدہ اٹھائیے اور کامل طبیب بن جائیے۔

مجلد ۶/۱۔ بے جلد ۴/

پتہ کتب خانہ محمدیہ یوسف اینڈ کمپنی تاجپورہ لاہور (پاکستان)

بقیہ: ملک بھر میں جمعیتہ کی کامیابی

چکوال میں کامیاب امیدوار

چکوال اور اس کے نواحی علاقہ میں جمعیتہ علماء اسلام کے حسب ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔

(۱) حاجی عبد العزیز صاحب رکن جمعیتہ علماء شہر چکوال
(۲) میاں کرم الٰہی مجاہد صاحب 〃 〃 〃
(۳) منظور الٰہی صاحب معاون 〃 〃
(۴) محمد فاضل صاحب (رکن جمعیتہ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال)
(۵) فضل خان سیٹھ 〃 〃 〃 〃
(۶) چوہدری شیر خان رکن جمعیتہ موہڑہ آلو 〃
(۷) صوفی فضل الٰہی صاحب 〃 جٹھیل 〃
(۸) چوہدری اللہ داد صاحب 〃 تیتال 〃
(۹) غلام جیلانی صاحب 〃 ڈھوڈہ 〃
(۱۰) چوہدری محمد اشرف خان نمبردار 〃 ہاپلی 〃

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
چکوال ضلع جہلم

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن کے تمام اضلاع متوجہ ہوں

جمعیتہ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے تمام اضلاع اپنے اپنے علاقے کے منتخب شدہ بنیادی جمہوریت کے نام اور پتے سے آگاہ کریں ــ اور ہر ضلع اپنی ماہوار میٹنگ کر کے ڈویژن کے دفتر کو کارروائی سے آگاہ کریں۔ تاکہ ہر ضلع سے ڈویژن کا باقاعدہ رابطہ قائم رہے

ناظم جمعیتہ علماء اسلام حلقہ
خیرپور ڈویژن

اعلان

جمعیتہ علماء اسلام کے تمام کامیاب ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے نام و مکمل پتہ سے ناظم مرکزی دفتر لاہور کو مطلع فرمائیں۔

(ادارہ)

پیارے نبیؐ کی پیاری زبان

عربی

بذریعہ خط و کتابت صرف چھ (۶) ماہ میں مع گرامر گھر بیٹھے سیکھنے کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر تفصیلات طلب کریں

پتہ: ــ ادارہ فروغ عربی۔ کھو کھرپار (تھرپارکر)

---

۴۳ مفتی اعظم مشرقی پاکستان ــ اور دیگر مقتدر علماء کرام کے فتاوی

علاوہ ازیں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے نئے اور پرانے فتووں پر سیر حاصل تبصرہ ــ قیمت ۵۰ پیسے (زیر طبع) عنقریب منظر عام پر آرہا ہے ــ جلد آرڈر بھجوائیے ــ

ملنے کا پتہ: ــ مغربی پاکستان میں: ــ مکتبہ تعمیر حیات ــ اردو بازار لاہور
مشرقی پاکستان میں: ــ
اسلامک سنٹر، ۱۷/۳ ــ اندر قلعہ چاٹگام۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تبصرہ!

◆

مودودی صاحب کی بے اصولی سیاست

کیا عورت صدر مملکت بن سکتی ہے؟

مسلم فرقوں کے ۳۱ نمائندہ علماء کا فیصلہ از قاضی مظہر حسین صاحب ــ خالد محمود صاحب دوسرا ایڈیشن چھپ کر مارکیٹ میں آچکا ہے اس پمفلٹ کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ دو دن میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے صفحات ۴۰ ــ قیمت فی نسخہ ۲۵ پیسے ــ فی سینکڑہ بیس روپے ــ ان رسالوں کو گھر گھر پہنچانے کی ضرورت ہے ــ

ملنے کا پتہ: ــ مکتبہ تعمیر حیات ۲۳ جیب بلڈنگ
اردو بازار ــــ لاہور

کیا مس فاطمہ جناح صدارت کا عہدہ سنبھال سکتی ہیں؟

(الف) اس استفتاء کے جواب میں ۱۹۶۲ء کا مودودی صاحب کا فتویٰ ــ

(ب) عورت کی صدارت سے متعلق مودودی جماعت اور مودودی صاحب کے ماضی اور حال کے متضاد فتووں پر بے لاگ تبصرہ ــ

از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی ــ

خالد محمود صاحب ــ صفحات ۴۰ قیمت فی نسخہ ۲۵ پیسے ــ فی سینکڑہ بیس روپے بیرونی حضرات ایک نسخہ منگوانے کے لئے بتیس پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں ــ

ملنے کا پتہ: ــ مکتبہ تعمیر حیات ۲۳ جیب بنک بلڈنگ ــ اردو بازار ــ لاہور

کیا عورت صدر مملکت بن سکتی ہے؟

حضرت مولانا حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی کے قلم سے

اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور فقہ و تاریخ کی روشنی میں اس مسئلہ پر مدلل بحث کی گئی ہے اور جو لوگ عورت کے سربراہ مملکت ہونے کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں ــ

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رح
حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب

(باقی برابر کے کالم میں ۴۳)

متفرقات

جمعیتہ علمار اسلام کا حقیقت پسندانہ موقف

مکرمی! اس خبر سے کہ جمعیتہ علمار اسلام ایک عالم دین کو بطور صدارتی امیدوار کے میدان میں لانے کی سعی وجہد میں ہمہ تن مصروف ہے۔ بیحد مسرت اور قلبی اطمینان حاصل ہوا۔ مقام شکر ہے کہ اس نازک ترین موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے علمار ربانی کو امتِ مسلمہ کی صحیح راہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حق تو یہ ہے کہ علمار ہی پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ وہ غلط بہاؤ کے ساتھ بہہ جانے کی بجائے تمام حالات کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں۔ اور پھر حقیقی دینی موقف پر چٹان کی سی مضبوطی کے ساتھ ڈٹ کر بہاؤ کا رخ موڑ دیں۔ الحمد للہ رحیم وکریم مولا نے علمار حقانی کی لاج رکھ لی اور ملک بھر میں پھیلے ہوئے خادمانِ دین کی تسکین قلب کا سامان مہیا کر دیا۔

ہار جیت تو انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جیت اور کامیابی تو دراصل یہی ہے کہ حق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا گیا۔ صحیح نہج پر سوچ کر صحیح فیصلہ کیا اور درست سمت کی طرف اللہ کا نام لے کر قدم بڑھا دیا۔ حق پرست مومن کی لغت میں "ناکامی" نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ مومن ہر حال میں کامیاب ہے۔ اللہ کی راہ میں مارا گیا تو شہید اور زندہ رہا تو غازی ——— ناکامی اور خسران تو ہے ہی تمام تر باطل پرستوں کا حصہ

علمار کا جو گروہ گذشتہ ایک صدی سے دینِ حق کی ایک ایک نشانی کو سینہ سے لگائے چلا آ رہا ہے اور ہر قسم کی تکلیفیں اٹھا کر، طعنے سن کر، گالیاں کھا کر، اس مصرع کا مصداق بنا ہوا ہے کہ ع

"نکلتا نہیں مسجد سے ضدی ہے مسیتا"

وہی دراصل امت مسلمہ کی راہنمائی و قیادت کا حقیقی معنٰی میں مستحق اور قابل اعتماد ہے۔ جس گروہ کو ایک صدی سے سرد وگرم، "نشیب وفراز" اور "جدیدیت" کے فریب اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔ وہ آج بھی دینِ محمدی کو چھوڑ کر "دینِ مغربیت" یا دینِ "حکمتِ عملی" اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی گروہ کا طفیل ہے کہ اللہ کا دین اصلی شکل میں ہم تک پہنچ گیا اور یہ قیمتی سرمایہ محفوظ رہا۔ ورنہ ہر بہاؤ کے ساتھ بہہ جانے والا مغرب زدہ "اسلام پسند" ذہن تو سب کچھ لٹا کر بیٹھ جاتا۔

دعا ہے کہ اللہ اسلام کی خاطر حاصل کی ہوئی اس پاک سرزمین کو مخالفِ دین عناصر کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور مغربیت کی بجائے خالص دین اسلام کے نفاذ کے لئے علمار کی رہنمائی میں ہونے والی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں۔

دار شاد احمد علوی ——امانت کالونی

رحیم یار خاں

مجلس خدام صحابہ کی طرف سے دعوتِ عصرانہ

ملتان۔ آج بروز منگل مجلس خدام صحابہؓ پاکستان کے دفتر میں بنیادی جمہوریتوں کے الیکشن میں کامیاب ہونے والے یونین کمیٹی اے کے اسلام پسند ممبران کو مجلس خدام صحابہؓ کی طرف سے ایک پرتکلف دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں خواجہ نیاز احمد چیرمین یونین کمیٹی اے مولانا محمود اختر صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ صادق محمد خان صاحب حاجی امام بخش صاحب۔ منشی غلام رسول صاحب۔ ملک بہاول بخش اور محمد اسلم صاحب نے شرکت کی۔

معززین شہر میں سے ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری مہتمم مدرسہ احرار الاسلام۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیت علمار اسلام۔ ودیگر حضرات نے تبرکت فرمائی۔

سکریٹری شعبہ نشر واشاعت

خدام صحابہ ——— ملتان

جامع مسجد جاجکنی میں مولانا عبدالکریم کی تقریر

۲۶ نومبر یوم الجمعہ میں عظیم اجتماع میں روحجهان میں خطاب کرنے اور جمعیۃ کے تعارف کے لئے مولانا مدعو کیا گیا۔ آپ نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر ولولہ انگیز اور آنکھوں میں آنسو لانے والی تقریر کی۔ اور فرمایا کہ اس وقت اسلامی نقطۂ نگاہ سے دو نوں صدارتی امیدوار اس کے قابل نہیں کہ زمام اقتدار ان کے ہاتھ میں دی جائے۔ لہٰذا اہلِ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرکے اسلام کی عظیم خدمت میں حصہ لے کر اپنی عاقبت درست کرنی چاہیئے۔ بحمد اللہ اس علاقہ میں مولانا کا بیان ایک مثالی اور پائیدار ثابت ہوا۔ مولانا دار العلوم کے مہتمم اور جمعیتہ کے نائب امیر بھی ہیں۔

المرسل محمد انور طالب علم احیا ء العلوم

ظاہر پیر ——— تحصیل خانپور

مدرسہ عربیہ منڈی کاموں کے

مدرسہ عربیہ میں اس وقت چار مدرس ہیں جو اپنی پوری محنت سے کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ مدرسہ میں چار شعبے ہیں۔ ۱ شعبہ درس نظامی اور شعبہ ۲ علوم شرقیہ جو مہتمم حافظ عبدالشکور صاحب اور مولوی شہباز خان کے ذمہ ہیں اور شعبہ ۳ تجوید جو قاری حافظ نذیر احمد صاحب کے ذمہ ہے اور شعبہ ۴ حفظ و ناظرہ جو حافظ احمد دین صاحب کے ذمہ ہے۔ اور مقامی طلبہ کے علاوہ بیس پچیس طلبہ بیرونی ہیں۔ جن کا خورد ونوش طعام، قیام، صابن، حجامت سب مدرسہ کے ذمے ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے صدقات وزکوٰۃ کے وقت اس مدرسہ کو بھی یاد رکھیں۔

الداعی:۔ شہباز خان مدرس مدرسہ ہذا

منڈی کاموں کے۔ ضلع گوجرانوالہ

سفیر و مبلغ کی ضرورت

مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودہا کو ایک ایسے سفیر کی ضرورت ہے جو تبلیغ بھی کر سکے کامیاب مقرر ہونے کے ساتھ سفارت کا تجربہ بھی رکھتا ہو۔ حنفی دیوبندی ہو۔ باعمل عالم کو ترجیح دی جائے گی۔

معاملہ بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ مہتمم صاحب مدرسہ سے طے کیا جا سکتا ہے

حبیب اللہ محرر مدرسہ ہذا

اظہار مسرت

مکرمی و معظمی مدیر صاحب اسلام علیکم

آپ کے موقر جریدہ ترجمان اسلام لاہور کی اشاعت ۱۶ر اکتوبر ۶۴ء میں جمعیتہ علمار اسلام کی طرف سے صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کی خبر پڑھ کر از حد مسرت ہوئی۔ بندہ آپ کے اس جرات مندانہ فیصلہ دل سے پرزور حمایت کرتا ہے اور آپ کو اس تاریخی فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ فقط

عبدالمجید محلہ سادات ـ بہاولپور

اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا حکام بالا سے احتجاج

آج مورخہ ۱۲ ۱۱/۶۴ بروز جمعرات ہفت روزہ ترجمان اسلام میں یہ خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا ہے کہ ایک مذہبی جلسہ زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان منعقدہ ۱۰ ۱۱/۶۴ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی کے باوجود سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیرہ غازیخان کے اس ناجائز رویہ پر حکام بالا سے احتجاج کرتے ہیں اور اس رویہ کو مذہبی روایات کے تحفظ، شہری آزادی اور بنیادی حقوق کے سراسر خلاف سمجھتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ غازی خاں کا یہ اقدام بہت غلط ہے اس ناروا سلوک پر مسلمانان کراچی اور سارے ملک مغربی پاکستان میں غم وغصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ایسے اقدام کا اعادہ نہ ہوگا جو مذہب اسلام اور پاکستان کے مفاد کے خلاف ہو۔

دلبر حسن:۔ دفتر ختم نبوت

بندر روڈ کراچی

لائلپور میں تبلیغی واصلاحی شاندار اجتماع

مورخہ ۵ر نومبر ۶۴ء بروز جمعرات بعد از نماز عشار زیر اہتمام انجمن نوجوانان شبانی الاسلام۔ زیر صدارت حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب لائل پور شہر عید باغ دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ سٹیج سکرٹری کے فرائض حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمار اسلام ضلع لائلپور نے انجام دیئے جناب قاری عطار الرحمٰن صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب نے خطبہ صدارت فرمایا۔ بعد ازاں مجاہد ملت حضرت مولینا محمد علی صاحب جالندہری ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اسلامی معاشرہ اصلاح دین اور اتحاد ملت کے موضوع پر نہایت فاضلانہ ومنصفانہ دلپذیر تقریر فرمائی۔ مجمع کافی تعداد میں تھا۔ باوجود کافی کوشش کے لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ مل سکی۔ پھر بھی کافی افراد نے مضافات اور دیگر مقامات سے آکر جلسہ میں شرکت کی اور ارشادات عالیہ سے مستفیض ہوئے۔ جلسہ بعد دعار کامیابی کے ساتھ بخیر ختم ہوا۔

خادم جمعیۃ علمار اسلام

لائل پور شہر

Phone No 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

ol. No. 7 | ۲۷ نومبر 1964 | No. 45

عیاری کی انتہا — اور جھوٹ کی بدترین مثال

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کو عرصہ سے شکایت ہے کہ مودودی صاحب کے بنائے ہوئے صالحین جھوٹی خبریں اڑانے اور اخباروں میں فرضی کارروائیاں شائع کرنے میں مہارت رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ایک بار انہوں نے ان صالحین کے بعض لیڈروں کے سامنے ان کی یہ حرکات ثبوت کے ساتھ پیش کی تھیں — ترقی کا زمانہ ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں انہوں نے اس فن کو کمال تک پہنچا دیا ہے —

نوائے وقت ملتان مورخہ ۱۸ نومبر میں جمعیتہ احرار اسلام کے عنوان سے ایک مضمون چند شہ سرخیوں سے شائع ہوا۔ جس میں قصبہ شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک جلسہ کا ذکر کیا گیا۔ اس میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور مفتی جمیل احمد تھانوی سے لے کر ملتان تک کے چیدہ چیدہ علماء، جمعیت تنظیم اہل سنت، احرار وختم نبوت کے بزرگوں کے نام بھی درج ہیں۔ اس جلسہ کی صدارت محترم قاضی احسان احمد صاحب کی ظاہر کی گئی۔ اور اس ذمہ دار اجلاس میں حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کو متفقہ طور پر حکومت کا ٹٹو اور غیر محب وطن قرار دیا گیا۔ اور اس کے بعد فاطمہ جناح کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔ نیز یہ کہ ہمارا جمعیتہ علماء اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس خبر کو پڑھ کر ملتانی عوام کا اشتعال قابل دید تھا۔ مندرجہ جماعتوں کے بزرگوں نے فوراً تردید کی جسے اخبار مذکور نے شائع کر دیا۔ پھر دوسرے دن اس غلط خبر کی اشاعت پر معذرت بھی کر دی —

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ نہ تو شجاع آباد میں کوئی جلسہ ہوا۔ نہ قاضی صاحب نے صدارت کی۔ نہ ہی مندرجہ علماء میں سے کوئی وہاں گیا —

آپ یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ اتنا بدباطن اور خبیث کوئی مسلمان کہلانے والا ہو سکتا ہے۔ اتنا جھوٹ کون کہہ سکتا ہے اتنے دجل وفریب کا ماہر کون ہے کیا کوئی شریف اور صحیح النسب آدمی دجل وفریب کا اتنا ماہر اور کذب وافترا کا ایسا سپیشلسٹ ہو سکتا ہے —

ہم اس مضمون کے خبیث نامہ نگار کا تعین تو نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ ہمیشہ بزدل ہوتے ہیں وہ کبھی بھی اپنے نام سے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتے مگر مودودی صاحب نے جو جماعت پیدا کی ہے — جس کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں — اگر یہ کمینہ حرکت انہوں نے کی ہے تو ان سے گلہ ہی کیا ہے۔ وہ تو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے خانہ زاد اجتہاد کے تحت تاویل کرنے اور صحابہ کرام رضؓ اور انبیاء علیہم السلام کے کاموں میں کیڑے نکالنے کی ذلیل حرکات سے بھی نہیں شرماتے۔ اگر وہ علماء پر کیچڑ اچھالیں یا اپنی ماں فاطمہ جناح کی خاطر ارشاد رسول اور اسلامی تعامل کو رد کرنے کے سلسلے میں علمائے امت کا نام غلط طور پر استعمال کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے —

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ:۔ صفحہ اوّل

بلکہ دین وشریعت کو مسخ کرنے کی جسارت کا دروازہ کھول دینا۔ اور مذہب کو سیاسی مقاصد کا آلۂ کار بناتے رہنے کی اجازت دے دینا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی بطور خاص ملحوظ رہے کہ امداد الفتاویٰ میں مندرج اس فتوے پر حضرت تھانوی مرحوم کے دستخط ثبت نہیں ہیں —

میں حضرت مولانا مرحوم کے وابستگان سے نہایت دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ اپیل کروں گا۔ کہ اگر وہ کسی سیاسی نظریہ اور مقصد کے تحت مس فاطمہ جناح کی حمایت ضروری سمجھتے ہیں تو شوق سے ایسا کریں۔ لیکن اپنے اس مقصد ونظریہ کو دین وشریعت کے نام سے اور حضرت مولانا مرحوم کے کسی خاص قسم کے فتوے کی تائید کے ساتھ پیش نہ کریں۔ اور جو لوگ مس فاطمہ جناح کی حمایت اور ایوب خاں کی مخالفت کے جوش میں، عورت کی سربراہی کو شرعاً جائز ٹھہرانے کی راہ نکال رہے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بالواسطہ طور پر ایوب خاں کے عائلی قوانین کے نظریات کی ہی تائید کر رہے ہیں۔ اور مغربی تہذیب کے حامیوں اور پرویزی خیال کے لوگوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ وہ خود یہ جواز فراہم کر رہے ہیں کہ عورتیں ہمارے معاشرے میں آزاد، مساوی اور تمام کاروبار سلطنت میں شریک بن سکتی ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنی زندگی شریعت کے مطابق گذارتی ہوں —— حیرت ہے کہ یہ مطالبہ

ص ۴

بقیہ:۔ اداریہ

حاصل کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ آخری فتح حق کی اور صرف حق کی ہوگی۔ حق کا بول بالا ہوگا۔ اور پاکستان اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر رہے گا۔ ان کے یہ ہتھکنڈے حق پسندوں کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔

تازہ ترین پیش آمدہ ہنگامی حالات پر غور کرنے کے لئے جمعیتہ علماء کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس ۲۵ نومبر کی صبح کو لاہور میں طلب کر لیا گیا ہے۔ آخری فیصلہ ۲۵ نومبر کو مجلس شوریٰ کے مقتدر ارکان ہی کریں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنی خاص نصرت سے نوازے۔

ص ۴ تھا کہ امور سلطنت کے ذمہ دار ایسے مرد ہونے چاہئیں کہ جو متقی ہوں دین کے جاننے والے ہوں۔ شریعت کے عامل ہوں اور کہاں یہ کہ عورت بھی سربراہ سلطنت بن سکتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی آزاد مسلک اور شریعت سے دور ہو۔ "کہاں وہ بلندی اور کہاں یہ پستی"

(باقی آئندہ)

جڑانوالہ میں ترجمان اسلام کا

تازہ پرچہ

صوفی محمد علی صاحب مدرسہ اعلیٰ رجسٹرڈ

جامع مسجد جڑانوالہ سے

حاصل کریں۔

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

Scanned with CamScanner

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۷

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

ہفت روزہ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

جنرل ایڈیٹر
قاضی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ، ۶ روپے
ششماہی، ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۷ | ۱۴ شوال ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۶۴ء موافق ۱۸ پھاگن ۲۰۲۰ سمہ بکرمی | شمارہ ۸

سرگودھا کا افسوسناک حادثہ

تمام ملکی اخبارات نے اس حسرت ناک خبر کو شائع کیا ہے کہ عید کے دن سرگودھا کے چالیس بچے ٹرک کے حادثہ میں لقمۂ اجل ہو گئے ۔ صحیح اطلاع کے مطابق ہلاک ہونے والے بچوں کی تعداد ۲۶ ہے یہ افسوسناک واقعہ کیسے پیش آیا ۔ سرگودھا سے ۲۵ میل دور اور خوشاب سے تین میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک کے کنارے پانی کی جھیل ہے ۔ جھیل کیا ہے سڑک کے دونوں طرف ایک خطرناک لمبا چوڑا گڑھا ہے ۔ جس میں برسات، سیلاب اور سیم کا پانی بارہ مہینے جمع رہتا ہے ۔ جس کی گہرائی کم و بیش تیس پینتیس فٹ ہوگی ۔ عید کے دن حسب معمول ایک ٹرک بچوں سے بھرا ہوا خوشاب جا رہا تھا ۔ ڈرائیور کی جگہ کلینر ٹرک کو چلا رہا تھا ۔ ٹرک اس کے قابو سے باہر ہو گیا اور جھیل میں جا گرا ۔ جہاں ۲۶ بچے ڈوب کر مر گئے ۔ جس سے تمام سرگودھا ماتم کدہ بن گیا ۔ عید کی مسرتیں غم و حزن سے بدل گئیں ۔ بیسیوں گھروں کے چراغ گل ہو گئے ۔ بعض آدمیوں کے دو بچے تھے دونوں مر گئے بعضوں کا ایک تھا ایک مر گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

خدا جانے ہماری قوم کے اچھے دن کب آئیں گے کہ اس کے افراد ذمہ دار حضرات اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض کا احساس کریں ـــ بچوں کا عید کے دن ٹرکوں پر لاد کر ادھر ادھر پھرانا کونسا قابل تعریف فعل ہے بے ضرورت کثرت سے اس طرح کی نقل و حرکت حادثات کے خطرات سے خالی نہیں ہوتی

(۲) ایسی سڑک جس پر پوری طرح آمد و رفت جاری رہتی ہے اس کے دونوں طرف اتنے بڑے بڑے موت کے [illegible] منہ کھولے موجود ہوں اور پی ڈبلیو ڈی ، ڈسٹرکٹ کونسل اور کسی ذمہ دار بزرگ کو احساس نہ ہوا کہ یہاں دو طرفہ جنگلہ یا دیوار بنا لینی چاہیے ۔ آج بعد از خرابی بسیار اس پر سوچا جا رہا ہے ۔

(۳) ادھر ملک میں اتنا بڑا افسوسناک حادثہ ہوتا ہے ۔ دوسری طرف بعض لوگوں کو وقار و اقتدار اور باہمی رسہ کشی کی سوجھ رہی ہے ۔ چنانچہ ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ ۲۶ بچوں کا جنازہ مولوی حامد علی شاہ صاحب پڑھائیں گے ۔ جن کے پیچھے پڑھنے سے عین موقعہ پر عوام نے انکار کر دیا اور ڈی ۔ سی سرگودھا کی معاملہ فہمی سے بات رفع دفع ہو گئی اور سب نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی اقتدا میں اپنے معصوم بچوں کا جنازہ پڑھا ۔ ادارہ ترجمان اسلام مصیبت زدگان سے اظہار ہمدردی کرتا ، ان کے صبر جمیل اور بچوں کے رفع درجات کی دعا کرتا ہے

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ضلعی شاخوں کے نام

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ضلعی دفاتر ۴۳ اضلاع میں قائم ہیں اور ہر ضلع کے تحت دس سے پچاس تک شاخیں کام کر رہی ہیں ۔ (۱) ان تمام شاخوں کا ریکارڈ مکمل طور پر نئے انتخابات کی روشنی میں مرکزی دفتر میں ہونا ضروری ہے ۔ اس لئے ہر ضلع کے امیر و ناظم اعلیٰ صاحبان کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی تمام شاخوں کی فہرست بمعہ عہدہ داروں کے ناموں کے مرکزی دفتر میں جلد از جلد روانہ فرما دیں ۔

(۲) ہر ضلع کے ذمہ دار عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ شاخوں پر دورہ کر کے ان کے اجلاس کرائیں اور ان کے کاموں کو چیک کر کے کام کرنے کے طریقے بتائیں ۔ دار المطالعہ درس قرآن ۔ ہفتہ وار اجتماع ۔ خدمت خلق ۔ مجالس وعظ ۔ ممبر سازی ۔ فراہمی فنڈ اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت ۔ جمعیت کے اغراض و مقاصد کی تبلیغ جتنے کام آسانی سے جہاں ہو سکیں وہ جاری کرائیں ۔

(۳) آنے والے بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کے لئے ابھی سے رائے عامہ کو درست کریں ۔ مناسب حلقے بنانے میں ذمہ دار حضرات کو مشورے دیں ۔ اچھے نمائندے منتخب کرنے کی ترغیب دیں ۔ اور یہ ذہن نشین کرائیں کہ مسلمانوں کا بقا اسلام کے بقا کے ساتھ وابستہ ہے ۔ اسلام اور اسلامی آئین کے لئے وہی لوگ بہتر اور موزوں ہو سکتے ہیں جو دیندار ، دیانتدار اور اسلامی اقدار سے واقفیت اور دلچسپی رکھتے ہوں ۔

(۴) تمام اضلاع کی جماعتیں دستور العمل کے مطابق ہر طرح کے صدقات زکوٰۃ عشر اور چرم قربانی کی رقوم اور ممبر سازی کی فیس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کو روانہ کریں ۔ اور مقامی کام چلانے کے لئے ماہانہ معاونین کی رقوم ۔ عطیے ۔ ہنگامی چندے اور مختلف قسم کی آمدنی کے ذرائع استعمال کریں

صدر ایوب اور وزیر اعظم چو این لائی کے مشترکہ اعلامیہ کے اہم نکات

۲۲ فروری ۔ چین اور پاکستان کے مشترکہ اعلامیہ کے مطابق دونوں ملکوں نے اس بات پر اتفاق رائے کیا ہے کہ :۔

- کشمیر کے مسئلے کا حل کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق کیا جائے ۔
- اقوام متحدہ چین کے بغیر بنی نوع انسان کی نمائندہ تنظیم نہیں بن سکتی ۔
- افریشیائی ملکوں کی دوسری کانفرنس جارحیت کی روک تھام ۔ عالمی امن کے حصول اور افریشیائی ملکوں کے مابین دوستانہ تعلقات مزید گہرے کرنے میں معاون ثابت ہوگی ۔
- کسی ملک کو اپنے فیصلے دوسروں پر ٹھونسنے کے لئے جنگجویانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے باہمی مذاکرات سے تنازعات کا حل تلاش کرنا چاہیئے ۔
- ۔ ایٹمی ہتھیاروں پر مکمل پابندی ۔ خطرناک ہتھیاروں کی تباہی اور عام تخفیف اسلحہ عالمی امن کے تحفظ کے لئے ایک ضروری شرط ہے ۔
- ۔ پاکستان اور چین کے مابین سرحدی سمجھوتے کے بعد دوستانہ تعلقات زیادہ گہرے اور پائیدار ہو گئے ہیں ۔
- پاکستان اور چین کا دوستانہ تعاون بنڈونگ کانفرنس کے دس اصولوں کی روشنی میں مزید تقویت حاصل کر سکتا ہے
- افریقہ اور ایشیا میں قومی آزادی کی تحریک نے خاص ترقی کی ہے اور تمام نو آزاد افریشیائی ممالک ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور ہر قسم کے استعمار کے خلاف متحدہ جدوجہد کر رہے ہیں
- بھارت اور چین کا سرحدی تنازعہ پرامن بات چیت سے حل کیا جا سکتا ہے ۔
- وسیع پیمانے پر فوجی تیاریوں سے [illegible] اختلافات دور نہیں ہو سکتے ان سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہوتا ہے
- افریشیائی عوام اور عالمی امن کا مفاد اسی میں ہے کہ تمام تنازعہ فیہ مسائل جلد از جلد حل کئے جائیں ۔

Scanned with CamScanner

الرحمٰن الرحیم کی تفسیر

(قسط ۲)

ایم عبد الرحمٰن لودھیانوی شیخوپورہ

رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے ۔ ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہے ۔ لفظ اللہ سے ہیبت اور رحمٰن و رحیم سے رغبت دلا کر اپنی ذات پاک کی طرف متوجہ ہونا مجملاً بتلایا تھا لیکن اس وصول اور تقرب کا کوئی طریق صراحتاً مذکور نہ ہوا تھا کہ وہ کیونکر اس کی طرف متوجہ ہو اور کونسی روحانی منزل پر چل کر شہر مقصود تک پہنچے ۔ اس لئے رحمٰن اور رحیم نے اپنی رحمت سے الہام کے ذریعہ اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنی طرف آنے کا راستہ سہل کر دیا کہ اے طالبانِ راہِ نجات اے جویانِ آبِ حیات تم اپنی زبان سے یوں کہو ان الفاظ کے رنگِ معانی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ کیونکہ جب تم الفاظ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی تمام کثافت اور ظلمت اور بہیمیت دور ہو جائے گی پس جب آئینہ کا زنگ دور ہوا تو اس وقت آفتاب جہاں تاب کا عکس پڑ کر پُرنور ہوا ۔

فلسفہ ہمیں بتلاتا ہے کہ تعمیر اور تحسین فطرت کائنات کا خاصہ ہے ۔ خاصۂ تعمیر چاہتا ہے کہ بناؤ ہو ۔ خاصہ تحسین چاہتا ہے ۔ کہ جو کچھ بنے خوبی و کمال کے ساتھ بنے اور یہ دونوں خاصے قانون ضرورت کا نتیجہ ہیں ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کچھ قانونِ ضرورت ہی کا نتیجہ ہے ۔ ضرورت زندگی بقا کا سر و سامان چاہتی ہے لیکن زندہ اور باقی رہنے کے لئے جمال و زیبائش کی کیا ضرورت ہے ؟ قرآن کہتا ہے یہ رحمت کی ضرورت ہے اور رحمت کا مقتضیٰ یہی ہے کہ وہ سب کچھ ظہور میں آئے جو رحمت سے ظہور میں آنا چاہیئے ۔

فطرتِ کائنات کی یہ تمام حسن افروزیاں اور جلوہ آرائیاں کیوں ہیں ؟ یہ کیوں ہے کہ فطرت حسین ہے اور جو کچھ اس سے ظہور میں آتا ہے وہ حسن و جمال ہی ہوتا ہے کیا یہ ممکن نہ تھا کہ کارخانہ ہستی ہوتا لیکن رنگ کی نظر افروزیاں ، بو کی عطر بیزیاں ، نغمہ کی جاں نوازیاں نہ ہوتیں ؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ سب کچھ ہوتا لیکن سبزہ و گل کی رعنائیاں اور قمری و بلبل کی نغمہ سنجیاں نہ ہوتیں ؟ یقیناً دنیا اپنے بننے کے لئے اس کی محتاج نہ تھی کہ تتلی کے پروں میں عجیب و غریب نقش و نگار ہوں اور رنگ برنگ کے دلفریب پرند درختوں کی شاخوں پر چہچہا رہے ہوں ؟ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ درخت ہوتے مگر قامت کی بلندی ، پھیلاؤ کی موزونیت ، شاخوں کی ترتیب ، پتوں کی سبزی ، پھولوں کی رنگا رنگی نہ ہوتی پھر یہ کیوں ہے کہ تمام حیوانات اپنی اپنی حالت اور گرد و پیش کے مطابق ، ڈیل ڈول کی موزونیت اور اعضاء کا تناسب ضروری رکھیں اور کوئی وجود نہ ہو جو اپنی شکل و منظر میں ایک خاص طرح کا معتدل پیمانہ نہ رکھتا ہو ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ خالق کائنات الرحمٰن اور الرحیم ہے ۔ یعنی اس میں رحمت ہے اور اس کی رحمت اپنا ظہور و فعل بھی رکھتی ہے رحمت کا مقتضا یہی تھا کہ بخشش ہو ، فیضان ہو ، جود و احسان ہو ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پ۱۸ ع۱ (ترجمہ) سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ۔ یعنی روح حیات پھونک کر ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا جس پر آگے چل کر بچپن ، جوانی ، کہولت اور بڑھاپے کے بہت سے احوال وارد ہوتے رہتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے نہایت خوبصورتی سے تمام اعضاء و قویٰ کو بہترین سانچے میں ڈھالا اور اس کی ساخت عین حکمت کے موافق نہایت موزوں و متناسب بنائی ۔

زندگی کی حقیقی مسرتوں کا جو خود رو سامان فطرت نے ہر مخلوق کے لئے پیدا کر رکھا ہے ۔ اس سے بڑھ کر دنیا کی دولت و حشمت کونسا سامانِ نشاط مہیا کر سکتی ہے اور اگر ایک انسان کو سب کچھ میسر ہو تو پھر اس کے بعد کیا باقی رہ جاتا ہے ؟ جس دنیا میں سورج ہر روز چمکتا ہو جس دنیا میں صبح ہر روز پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو جس کی راتیں آسمان کی قندیلوں سے مزین ، اور جس کی چاندنی حسن افروزیوں سے جہاں تاب ہوتی ہو ، جس کی بہار سبزہ و گل سے لدی ہوئی اور جس کی فصلیں لہلہاتے ہوئے کھیتوں سے گرانبار ہوں ۔ جس دنیا میں روشنی اپنی چمک رنگ اپنی بوقلمونی ، خوشبو اپنی عطر بیزی اور موسیقی اپنا نغمہ و آہنگ رکھتی ہو کیا اس دنیا کا کوئی باشندہ آسائش حیات سے محروم اور نعمت معیشت سے مفلس ہو سکتا ہے ؟ کیا کسی آنکھ کے لئے جو دیکھ سکتی ہو اور کسی دماغ کے لئے جو محسوس کر سکتا ہو ، ایک ایسی دنیا میں نامرادی و بدبختی کا گلہ جائز ہے ۔ قرآن نے جا بجا انسان کو اس کے اسی کفران نعمت پر توجہ دلائی ہے ۔

(۹) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ پ۱۳ ع۱۷

(ترجمہ) اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ پورے کر سکو ۔ بے شک آدمی بڑا بے انصاف ہے ناشکرا ۔ یعنی خدا کی نعمتیں اتنی بے شمار بلکہ غیر متناہی ہیں کہ اگر تم سب مل کر ان کی گنتی شروع کرو تو تھک کر اور عاجز ہو کر بیٹھ جاؤ ۔ انسانوں میں بہتیرے بے انصاف اور ناسپاس انسان ہیں جو اتنے بے شمار احسانات بھی دیکھ کر بھی منعم حقیقی کا حق نہیں پہچانتے ۔

(۱۰) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ پ۲۴ ع۳ ۔

(ترجمہ) کہہ دے اے بندے میرے جنہوں نے کہ زیادتی کی ہے ۔ اپنی جان پر ۔ آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے ۔ بے شک اللہ بخشتا ہے سب گناہ ۔ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا ۔

یہ آیت ارحم الراحمین کی رحمت بے پایاں اور عفو و درگزر کی شان عظیم کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج مریضوں کے حق میں اکسیر شفا کا حکم رکھتی ہے ۔ مشرک ، ملحد ، زندیق مرتد ، یہودی ، نصرانی ، مجوسی ، بدعتی ، بدمعاش ، فاسق ، فاجر کوئی ہو آیت ہذا کو سننے کے بعد خدا کی رحمت سے بالکلیہ مایوس ہو جانے اور آس توڑ کر بیٹھ جانے کی اس کے لئے کوئی وجہ نہیں ۔ کیونکہ اللہ جسے چاہے سب گناہ معاف کر سکتا ہے کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا پھر بندہ ناامید کیوں ہو ، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے دوسرے اعلانات میں تصریح کر دی گئی کہ کفر و شرک کا جرم بدون توبہ کے معاف نہیں کرے گا ۔ لہٰذا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا کو لِمَنْ يَّشَاۤءُ کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری ہے ۔ کما قال تعالیٰ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ پ۵ ع۱۵

(ترجمہ) بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے کسی کو ، اور بخشتا ہے اس کے سوا جس کو چاہے ۔

(۱۱) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا پ۱ ع۳

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

تم خدا سے کیوں روگردانی کرتے ہو حالانکہ اس نے تم کو معدوم سے موجود کر دیا اور پھر موجود کر کے یونہی پریشان اور بے سر و سامان نہیں چھوڑا بلکہ تمہارے فائدہ کے لئے زمین کی ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس نے آسمان کے طبقے بنا دئے کیونکہ زمین کی چیزوں کا سرانجام پانا آسمانی اور علویات کی تاثیر بغیر نہیں ہو سکتا اگر آفتاب نہ ہوتا یا مہتاب اور ستارے نہ ہوتے تو پھل پھول ہزاروں چیزیں نہ ہوتیں الغرض زمین کی چیزوں کو آسمانوں اور آسمانی چیزوں سے ایک عجیب ارتباط ہے کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ رزق و روزی ہے وہ آسمان سے اترتی ہے ۔ وَفِي السَّمَاۤءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور یہ اس لئے کہ وہ (خدا تعالےٰ) ہر چیز کا علم رکھتا ہے ہر چیز کی مصلحتیں اور اسرار اس کو معلوم ہیں ۔

حدیث : حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی انور صلعم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے ۔ تم زمین والوں پر رحم کرو ۔ آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا ۔

لفظ رحمٰن میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح اشیاء کا وجود اس کی طرف سے ہے اسی طرح ان کی بقا بھی محض اس کی رحمت کاملہ کا نتیجہ ہے اور لفظ رحیم میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان چیزوں سے انتفاع کر جو ان کے پیدا کرنے کا نتیجہ اور علت غائیہ ہیں محض انکی رحمت کا اثر ہے ۔

رحمٰن وہ ہے کہ جو کوئی اس سے مانگے اس کو دیوے اور رحیم اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی نہ مانگے اس پر غصہ کرے کہ کیوں نہیں مانگتا ۔ رحمٰن وہ ہے کہ طرح طرح کی نعمتیں دین و دنیا کی دیوے اور رحیم وہ ہے کہ تمام بلیات سے بچائے

رحمٰن آسمانوں کی مخلوقات پر رحمت کرنے والا اور رحیم زمین کے رہنے والوں پر رحمت کرنے والا ۔

رحمٰن وہ ہے جو اپنے دوست اور دشمن کو دنیا میں پالتا ہے ۔ رحیم وہ ہے جو خاص اپنے دوستوں کی پرورش کرے اور ان کو عزت دے اور اپنے دشمنوں کو ذلیل کرے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ، تو ایک کتاب اپنے پاس تحریر فرما کر رکھ لی ۔ جس میں یہ تحریر تھا کہ میری

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۴ شوال المکرم

عالم اسلام دشمنوں کے نرغے میں

واقعات کی رفتار بتا رہی ہے کہ مستقبل میں فلسطین کے مسئلہ پر عربوں کو اسرائیل کے ساتھ قبرص کے مسئلہ پر ترکوں کو یونانیوں کے ساتھ، اور کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کو ہندوستان کے ساتھ نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ اور اسی طرح کے اور بھی مسلم ممالک ہیں جنہیں بعض معاملات پر غیر مسلم طاقتوں سے اندیشے لاحق ہیں۔ اور خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔

دنیا کا امن و امان بڑی قیمتی چیز ہے لیکن اگر اسے مسلمانانِ عالم کے خون اور ہڈیوں پر قائم کرنا مقصود ہے اور مختلف مقامات پر ان کی تباہی اور بربادی سے نام نہاد امن پسندوں کو کوئی خلش نہیں ہوتی ہے۔ تو پھر ہم مسلمانوں کو بھی دنیا کے لئے ایسے امن و امان کے قیام سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہ جاتی۔

اگر قبرصی یونانیوں کا شکار قبرصی ترک مسلمان بن جاتے ہیں، اگر اسرائیل کی دست درازیوں سے عرب کے مسلمان نہیں رہ پاتے، اگر ہندوستان کی پیہم جفاکاریوں سے کشمیر کے مسلمان مٹ جاتے ہیں اور بھارت کی مسلمان اقلیت فنا ہو جاتی ہے اور یہ تماشا اقوام متحدہ کے دانشور اور دنیا بھر کے سیاسی مدبر خاموشی سے دیکھتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی امن کا ڈھنڈورا بھی پیٹتے رہتے ہیں۔ تو ہمیں دنیا میں ایسا امن ہرگز مطلوب نہیں۔

ان مسلمان ممالک کے سرکاری افراد اور گروہوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اقدام و دفاع کی نئی پالیسی مرتب کریں جو اس بے معنی رعایت و لحاظ سے خالی ہو کہ دنیا کا امن و امان بہرصورت برقرار رہنا چاہیئے۔ مسلمانوں کا خون اس ارزانی کے ساتھ نہیں بہنے دینا چاہیئے۔ اور مستقبل کی ایسی دنیا جس میں مسلمانوں کو کوئی اہمیت و مقام حاصل نہ ہو۔ اس کی تعمیر میں ہمارا حصہ نہ ہونا چاہیئے۔

آج کے حالات فوری توجہ کے طالب ہیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے زبردست تیاریوں کی ضرورت ہے۔ یہ تیاری یقین و عمل کی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہو۔ ورنہ حالات کے بالکل ہی دگرگوں ہو جانے کے بعد کوئی تدبیر بھی کارگر نہ ہو سکے گی۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کو عربوں کے مفاد کے تقاضوں کے مطابق حل کرنے میں کوئی اعانت مغربی طاقتوں سے نہیں ملے گی۔ اسی طرح کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے بھی کسی بڑی طاقت سے امید نہیں کی جا سکتی قبرص کے معاملہ کو بھی بڑی طاقتوں نے بجائے سلجھانے کے طول دینا ہے۔ اس کے لئے خود ان ممالک کو ہی کوئی تیاری کرنا ہوگی۔ اگر حالات کو تفصیلی تجزیہ کے ساتھ مسلمان ممالک کے خواص و عام کے سامنے لایا جائے۔ اور ان مشترکہ خطرات کی نشاندہی کر دی جائے جو عالم اسلام کو مخالف اسلام طاقتوں سے درپیش ہیں۔ تو اشتراک عمل کی راہیں کھل سکتی ہیں۔

مسلمان ممالک کے سربراہ اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ ان کی اصل طاقت ان کے عوام مسلمان ہیں۔ اس طاقت کو مضبوط، منظم و مجتمع کرنے کے لئے ان کے اندر یقین و اعتماد بحال کرنا ضروری ہے تو یہ وقت کی بہت بڑی حقیقت بینی ہوگی۔ ہر ملک میں مسلمان معاشرہ کی اجتماعی حالت انتہائی اختلال کے دور سے گزر رہی ہے۔ مذہبی نعرہ بازیوں نے انہیں اتنا نقصان نہیں پہنچایا ہے جتنا نقصان اسلام کے نام پر اٹھنے والی جدید تحریکات اور جدید سیاسی طالع آزمائیوں نے پہنچایا ہے۔ اور ان کے وسیع برادرانہ اتحاد پر ضرب نظریات نے بھی ان کے یقین و یکسوئی کو متزلزل کیا ہے۔ لگائی ہے۔ مغرب کے طور طریقوں کی ترویج و تقلید نے ان کے چودہ سو سالہ معاشرتی استحکام میں [illegible] شگاف ڈال دیے ہیں۔

اگر عقلیں بالکل ہی کوتاہ اندیش اور نگاہیں بالکل ہی کوربین نہیں ہو گئی ہیں۔ تو اپنی محرومیوں اور ناکامیوں کے ان کھلے ہوئے اسباب و علل کو ذرا سے تدبر و توجہ سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے اور انہیں دور کر دینے سے ایک عالمگیر اسلامی اتحاد و حرکت کا دور شروع ہو سکتا ہے۔

رونا اس بات کا نہیں ہے کہ دشمن ہمارے بارے میں کیا ارادے رکھتے ہیں اور کیا کاروائیاں عمل میں لا رہے ہیں۔ ماتم اس بات کا ہے کہ ہم خود اپنے آپ سے کتنے غافل، اپنے نظام حیات سے کتنے دور اور اپنی طاقتوں سے کتنے بے خبر ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے اپنے آپ کو ایسی لاحاصل کوششوں اور غیر مفید کاوشوں میں الجھا رکھا ہے کہ جس سے دشمن کو اپنے مقاصد پورا کرنے کا موقعہ اور مہلت مل جاتی ہے ؎

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

کشمیر کے بارے میں سلامتی کونسل میں جن حالات کے تحت وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو کو بحث کے التوا کی درخواست کرنی پڑی وہ کچھ کم معنیٰ خیز نہیں ہیں۔ بڑی طاقتوں کی تقریروں کا انداز کچھ اور رکھتا اور جو قرارداد سفارش وہ پیش کرنے والے تھے۔ اس میں رائے شماری و استصواب کا ذکر تک کرنا نہیں چاہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر اس صورت حال سے امریکہ نے یہ چاہا کہ ہندوستان میں اپنے سیاسی مفاد کے لئے اور گنجائش نکال لے۔ برطانیہ نے چاہا کہ اس علاقہ میں اس کی اغراض کو جو اندیشے لاحق ہو رہے ہیں انہیں ہلکا کرے اور روس نے چاہا کہ اس کے روابط و تعلق کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے یہ التوا کب تک جاری رہے گا؟ اہل پاکستان کے مجروح جذبات پر اس سے کیا بیتے گی۔ اہل کشمیر کو اپنے خون کی جو گراں ترین قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ اس کے ضیاع سے ان پر جو یاس طاری ہوگی وہ کس درجہ اضمحلال پیدا کر دینے والی ہوگی۔ اور ہندوستان کے مظلوم مسلمان جن کی غارت گری کی دھمکیاں کشمیر کی بحث کے دوران دی جاتی رہی ہیں ان کی فکرمندی اور تشویش کتنی زیادہ بڑھ جائے گی یہ ناقابلِ قیاس اور ناقابلِ اندازہ ہے۔

ایک بات بالکل واضح ہے کہ جب تک ہم اپنی پالیسی اسلام کے حق میں نہیں کر لیتے ہیں اور مسلم اتحاد کی نئی داغ بیل نہیں ڈال دیتے ہیں بالخصوص وہ مسلم ممالک جو آج متذکرہ صدر خطرات سے براہ راست دوچار ہو رہے ہیں اور جنھیں تقریباً ایک سے ہی اندیشے لاحق ہیں دفاع و اقدام کے لئے ایک دوسرے کے قریب نہیں آ جاتے ہیں اس وقت تک ان خطرات سے فرداً فرداً عہدہ برآ ہونا آسان نہیں ہے۔

اسلامی زندگی اختیار کرنا اور اسلامی اتحاد کی راہ پر چلنا ہی ہم سب کا آخری اور واحد چارۂ کار ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

دینی تعلیم کو ہر قسم کی بالادستی اور مداخلت سے آزاد رکھیے

بہاول پور میں جامعہ اسلامیہ کے قیام کے بعد اب یہ اطلاع سننے میں آئی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان ”دینی مدارس عربیہ کے نصاب میں تبدیلی اور نظام امتحانات کے لئے ایک مدرسہ بورڈ قائم کر رہی ہے“ یہ بورڈ جس کے اختیارات و فرائض کے بارے میں ابھی کوئی بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی بہرحال حکومت کا قائم کردہ بورڈ ہوگا۔ اور کم از کم اس کے فرائض میں یہ بات ضرور شامل ہوگی کہ دینی مدارس کے موجودہ نظام تعلیم میں تبدیلیاں لائے۔

جہاں تک تعلیمی اصلاحات کا تعلق ہے ہم حکومت کے ہر اس اقدام کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ جس کے ذریعہ وطن عزیز میں اکیڈیمک اور ٹیکنیکل تعلیم کا معیار بلند ہو۔ طلباء کو سائنسی اور فنی امور پر دستگاہ کامل حاصل ہو جانے کے آسان ترین مواقع مہیا ہو سکیں۔ حکومت کی حد تک ہم تعلیمی نظام میں اس کی اس قدر مداخلت کو ہی صحیح و جائز سمجھتے ہیں لیکن جہاں تک دین و اخلاق کی تعلیمات کا معاملہ ہے۔ اس میں حکومت کی بالادستی اور مداخلت سخت خطرات کا موجب بن سکتی ہے۔ بالخصوص قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی کی تعلیمات کا جہاں تک تعلق ہے۔ ملت اسلامیہ کی تاریخی روایات میں اس کا نظام تدریس و تعلم قطعی و کاملاً آزاد رہا ہے۔

صحابہؓ کے دور میں ہی اس کی تعلیم و تعلم آزادانہ رہی ہے اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی وہ ہمیشہ ہر قسم کے قدغن سے پاک رہی ہے۔ حتیٰ کہ غیروں کی غلامی میں بھی اس کی آزادانہ حیثیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس برصغیر کی تاریخ میں بھی مسلم دور حکومت کے وقت اس کا انتظام آزاد ہاتھوں میں رہا اور برطانوی دور کی مثال تو ہمارے سامنے کی ہے۔ البتہ مسلم حکومتوں نے اگر کسی وقت ایسے اداروں کی مالی معاونت کی ہے تو اسے غیر مشروط صورت میں ہی قبول کیا گیا ہے۔

درحقیقت حکومتوں کے اپنے وقتی مصالح ہوتے ہیں، جو ان سے متعلق ہر شعبہ پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ حکومتیں اپنی ضرورتوں کے لئے ان شعبوں سے جس طرح کا بھی کام لینا چاہتی ہیں لیتی رہتی ہیں حتیٰ کہ تعلیمی شعبے کو بھی وہ اپنی ضرورت کے مطابق ڈھال لیتی ہیں، اب اگر دینی تعلیم کا شعبہ بھی ان کی گرفت میں دے دیا جائے تو ضرورت کے وقت وہ اسے بھی اپنی حسب حاجت و حسب منشاء استعمال کرنے سے باز نہیں رہ سکتیں یہ صورت حال کتاب و سنت و فقہ اسلامی کی حقیقت کو تحریف کرنے کا پیش خیمہ ثابت

باقی صفحہ

Scanned with CamScanner

بقیہ صفحہ نمبر ۳

ہو سکتی ہے۔ تاریخ اسلام چودہ سو سال سے اس احتیاط پر شدت کے ساتھ عامل ہے کہ وقت کے بڑے سے بڑے دیندار و متقی حکمران و حکومت کو بھی دینی تعلیم پر بالا دستی و اقتدار دینے کی روادار نہیں ہوئی۔ یہ صورت حال قائم و جاری رہنی چاہیئے قرآن۔ حدیث اور فقہ کی اصل تعلیم کا تحفظ صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ ان کے نظام تعلیم کا ربط براہ راست مسلمان عوام سے برقرار رہنے کی صورت میں ہی ان کی قدر و قیمت اور وزن و انفرادیت باقی رہ سکتی ہے۔ اور مسلمانوں کو ان سے صحیح استفادہ کا موقعہ نصیب ہو سکتا ہے۔

میں نے ترجمان اسلام کے کالموں میں متعدد بار دینی مدارس کے موجودہ سربراہوں کو ان اندیشوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ میری پکار۔ صدا بصحرا ثابت ہوتی رہی اب اخبارات میں شائع شدہ مذکورہ اطلاع نے ان اندیشوں کی تصدیق کر دی ہے بہرحال اگر ملک میں حقیقی اسلام کا قیام و بقا مطلوب ہے تو نہ صرف دینی مدارس کے سربراہوں کو بلکہ دینی تعلیم سے محبت و تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ہر قیمت پر، قرآن، حدیث اور مداخلت سے پاک و آزاد رکھنے کی تمام ممکن مساعی عمل میں لائے۔

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا داخلہ

مدرسہ ہذا کا داخلہ شروع ہے امسال بھی مولانا عبد المہیمن فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کتب درسیہ پڑھائیں گے جو طلباء داخل ہونا چاہیں، ۲۰ شوال تک آ سکتے ہیں۔ طلباء کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ وفاق المدارس کے ضوابط اور مدرسہ کے نظام کی پابندی لازمی ہے۔

(مولانا) قاضی مظہر حسین مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام
چکوال

دار العلوم امینیہ راولپنڈی

دار العلوم امینیہ کا جامع مسجد حنفیہ ڈاہلیاں شاہاں واقع مری روڈ راولپنڈی میں اجراء ہو چکا ہے۔ علم حدیث علم ادب اور دیگر علوم پڑھنے والے طلباء کے لئے داخلہ شروع ہے اور دار العلوم کے تمام کام حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد امین صاحب نقشبندی (فاضل دیوبند) انجام دیں گے۔

ناظرین۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

"میں قائد اعظم کا سیاسی متبنّیٰ ہوں"
ظفر اللہ کا نیا دعویٰ

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

بادشاہ بے تخت چودھری ظفر اللہ خاں صاحب عرصہ سے پاکستانی اخبارات میں اپنے ذکر سے محروم چلے آ رہے تھے، اب جو ربوہ کے آستانہ کی زیارت کے لئے وہ پاکستان تشریف لائے ہیں تو کراچی اترتے ہی انھوں نے ہندوستان کے مسٹر پرکاش کے ان پر عائد کردہ الزامات کی تردید کرتے ہوئے ایک بیان اخبارات کو عنایت کیا ہے۔ جس میں منجملہ اور باتوں کے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ قائد اعظم مرحوم نے انھیں یعنی چودھری ظفر اللہ خاں کو اپنا سیاسی متبنّیٰ مقرر فرمایا تھا۔ یعنی بالفاظ دیگر پاکستان میں جناب قائد اعظم مرحوم کے بعد ان کی سیاسی جانشینی کے مستحق ظفر اللہ خاں صاحب تھے۔ جن کی ساری عمر اپنے مذہبی باپ مرزا غلام احمد قادیانی کی ہدایات و عنایات کے بموجب ہندوستان میں مسلم کش و اسلام دشمن انگریزی اقتدار کی اعلیٰ خدمات کرتے ہوئے گزری اور جنھیں اس کے صلہ میں حکومت برطانیہ نے خطاب "سر" سے نوازا جس کو آج تک وہ اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے طغرائے امتیاز کے طور پر استعمال کر رہے ہیں کسی مزاحیہ شاعر کا ایک شعر یاد آیا۔

خطاب "سر" دیا کرتی ہے آخر یہ حکومت کیوں
انہی "شکم مادر" سے وہ کیا "بے سر" نکلتے ہیں

بدقسمتی سے ہمارے وطن عزیز میں۔ قائد اعظم سے نہایت قرب کا دعوے ہر اس شخص نے کیا جس نے اس ملک کی شہ رگ کو قطع کرنے میں اپنے جوہر دکھلائے اور ان کی وفات کے بعد ان سے ایسی باتیں منسوب کی گئیں۔ جنھیں اگر وہ اپنی حیات میں سن لیتے تو یقیناً اپنا سر پیٹ لیتے۔ ابھی پچھلے دنوں ان ہی کالموں میں ہم نے سکندر مرزا صاحب کی لندن میں کہی ہوئی قائد اعظم سے متعلق ایک ناروا بات کی تردید کی تھی۔

درحقیقت قیام پاکستان کے وقت قائد اعظم نے وطن عزیز کے استحکام و سلامتی کے لئے رواداری کے فراخدلانہ رویہ سے کام لیتے ہوئے بعض ایسے حضرات کو شامل اقتدار کر لیا تھا جو کسی اعتبار سے بھی مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق اور ان کے احساسات کی ترجمانی کا کوئی ذرہ اپنے اندر نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ کئی اعتبار سے عوام مسلمان نہ تو انہیں قابل اعتماد سمجھتے تھے اور نہ ان سے مطمئن تھے۔ چونکہ ان کی عمریں برطانوی حکومت کی خدمات میں صرف ہوئی تھیں اور نظم و نسق کا ان کو طویل تجربہ حاصل تھا۔ اس لئے قائد اعظم نے خیال فرمایا کہ نئے ملک کی انتظامیہ کو چلانے میں ان سے مفید مدد ملتی رہے گی۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر آپ نے غلام محمد، ظفر اللہ خاں کو کابینہ میں لیا اور سکندر مرزا و چوہدری محمد علی کو کابینہ کے اعلیٰ سیکریٹریوں کی حیثیت سے متعین فرمایا۔ لیکن ملک کی گزشتہ سولہ سالہ بدبختیوں کا اگر کبھی حقیقت بینی سے جائزہ لیا گیا تو تمام آلودگیوں کا منبع ان چہار یار کا دامن ہی نکلے گا کسی نے ملک کا اقتصادی استحکام تباہ کیا۔ کسی نے سیاسی ہم آہنگی برباد کی کسی نے داخلی یک جہتی کو پارہ پارہ کیا اور پاکستان کی خارجہ پالیسی و مسئلہ کشمیر کی پیچیدگیاں جناب ظفر اللہ صاحب کی عطا فرمودہ ہیں۔ وہ قیام پاکستان کے اول دن سے وزارت خارجہ کی کرسی پر متمکن ہوئے۔ لیکن آج تک یہ شکایت موجود ہے کہ بیرونی دنیا نہ تو پاکستان سے پوری طرح متعارف ہوئی نہ اس کے موقف کو سمجھ سکی آج جو کچھ پاکستان کا عالمی وقار نظر آ رہا ہے اس کا سارا کریڈٹ صدر محمد ایوب خاں اور ان کی حکومت کو پہنچتا ہے۔ عرب اور مسلم ممالک سے پاکستان کے تعلقات کی خامی کا جو رونا آج رویا جا رہا ہے۔ اس کا اصل سبب اس عہد کی وزارت خارجہ کی کوتاہیاں ہی تھیں۔ پاکستان کو امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بنا دینے میں یقیناً پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

یہی حال کشمیر کے مسئلہ کا ہوا کشمیر پر ہندوستان کے قبضہ کے وقت سلامتی کونسل میں پاکستان کی پہلی نمائندگی کرنے والے ظفر اللہ خاں صاحب ہی تھے۔ لیکن قادیان کی بازیابی کی جو آرزو ان کے نہاں خانہ دل میں پوشیدہ تھی۔ اس نے پہلے مرحلہ پر ہی کشمیر کے لئے دو ٹوک اور فیصلہ کن بات ہو جانے کے بجائے۔ اس مسئلہ کو طول دینے کی راہیں پیدا کیں۔ اس طول سے آج بات کو یہاں لا ڈالا ہے کہ ایک ہولناک جنگ کے سوا، اس مسئلہ کے حل کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے

قائد اعظم کے سیاسی متبنّیٰ کی اہلیت، کار اور صلاحیت کا اگر یہی مقام ہے تو پاکستانی قوم اپنے بابائے ملت کے نام پر یہ دھبہ نہ آنے دے گی۔

حیرت و ماتم کی بات ہے کہ وہ قائد اعظم جن کے سیاسی تدبر نے ایک وطن و ملک کی بنیاد ڈالی ان کا سیاسی بیٹا ہونے کا مدعی۔ اس وطن و ملک کو امریکہ کا خیمہ بردار بنا کر رکھ دے اور کشمیر کے مسئلہ کو بحث و مباحثہ کی طوالتوں میں گم کر دے اور پھر بھی ان کی سیاسی تبنیت کا مدعی بنے

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر پس امروز بود فردائے

قائد اعظم کے بلند و نیک نام کو استعمال کرنے والے ان کے خود ساختہ یہ سیاسی بیٹے جن میں کچھ گزر چکے ہیں اور کچھ ابھی ایسے دعوے کرنے کے لئے زندہ ہیں۔ ان کی مہربانیوں نے ہی پاکستان کے داخلی و خارجی مسائل میں وہ مشکلات کے کانٹے بوئے ہیں۔ جنھیں انقلابی حکومت ہنوز صاف کرنے میں مصروف ہے ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

بقیہ صدر ناصر

نقصان ہے۔ مگر اس شیر ببر نے وہ کارہائے نمایاں انجام دئے جو اسباب کی دنیا میں ناممکن ہیں۔ کتے کے منہ سے ہڈی نکالنا آسان تھا مگر سویز کا انگریز کے پنجہ سے نکالنا مشکل تھا۔ فرانس برطانیہ اور یہود کے مشترکہ حملے کا دفاع جس طرح اس نے کیا تھا وہ اپنی مثال آپ ہے آج اس نے لیبیا اور قبرص میں اغیار کے اڈوں کے خلاف نعرہ لگایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی مدد فرمائے۔ اس فوجی جوان نے ابھی ابھی تیرہ عرب ممالک کو بلا کر اتحاد عرب کی بنیاد رکھ کر دشمنوں کے سینوں پر مونگ دلے اگر چو این لائی۔ صدر ایوب اور صدر ناصر ایک نقطے پر اکٹھے ہو جائیں۔ تو یہ دنیا کی سیاست کا نقشہ بدل سکتے ہیں زندہ باد صدر ناصر

منور میڈیکل ہال بلاک نمبر ۱
سرگودھا سے
ہر قسم کی ادویات و ٹیکہ جات
مناسب نرخوں پر مل سکتے ہیں

کنز الحسنین دنیا کے بڑے بڑے اولیائے کرام بزرگان دین کے عملیات و تعویذات ہر قسم کشائش رزق و دیگر بہترین عملیات درج ہیں قیمت رعایتی ۳ روپے
قرآن پاک مترجمہ مولانا محمد مارماڈیوک پکتھال نے دنیا کے ہر بچے پر احسان کیا ہے کہ انگریزی اساتذہ نے نہایت سلیس ترجمہ انگریزی میں کر کے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے قیمت فی جلد ۳۰ روپے بچوں کا علاج ۸ روپے برکات العملیات ۱۲ روپے اکسیر البیان مجلد ۷ روپے حضرت تمیم انصاری کے عجیب حالات ۲ روپے آٹھ آنے ہم بیچی کہانی حضور کی حیات طیبہ۔ بفت نذر ہوگی۔ فہرست مفت
منیجر کتب خانہ محمد یوسف اینڈ کمپنی تاج پورہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا اعلانِ حق

۱۵ فروری۔ عید الفطر کے عظیم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے خطیب جامع مسجد قاضی عبدالکریم امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی نے مسلمانانِ کشمیر، ہندوستان اور قبرص و فلسطین کی سلامتی کے لئے دعا کی اور دشمنان دین کے مظالم پر احتجاج کیا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے عائلی قوانین کے خلاف پر زور احتجاج کیا اور اسے مداخلت فی الدین قرار دیا۔ مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جس کی ہزاروں عوام نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی

" عائلی قوانین کا ترمیمی بل قومی اسمبلی کے مارچ میں ہونے والے اجلاس میں پیش کیا جائے۔ ترمیمات کے متعلق علماء دین سے مشورہ لے کر اطمینان کر لیا جائے کہ اسلام کے خلاف کوئی چیز اس میں باقی نہ رہ جائے۔

اگر ترمیمات کے باوجود اس میں اسلام کی مخالفت باقی رہ گئی تو یہ اجلاس واضح کر دینا چاہتا ہے کہ مسلمان اسلام کے خلاف کسی چیز کو قبول نہیں کریں گے چاہے ہزار اکثریت بھی اسے پاس کر دے

امان اللہ

ناظم جمعیۃ علماء اسلام۔ کلاچی۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کا اعلان

مورخہ ۸ فروری کو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب نے مندرجہ ذیل حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔ عہدیداران واراکین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

امیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا نائب امیر۔ حضرت مولانا امین الحق صاحب خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔ نائب امیر ۲۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال۔ ناظم ۱ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد جہلم۔ ناظم ۲ حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔ سالار۔ پہلوان عبد الرشید صاحب جہلم (رکن شوریٰ اعزازی) خازن۔ الحاج شیخ عبد الحمید صاحب ساہنی حمید اینڈ کمپنی سرگودھا۔

دیگر اراکین شوریٰ

- جھنگ: جناب صوفی شیر محمد صاحب جھنگ شہر۔ مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب خطیب جھنگ صدر۔
- سرگودھا۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا
- گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب شیخ الحدیث نصرت العلوم گوجرانوالہ۔ جناب صوفی الحاج عبد الحمید صاحب گوجرانوالہ۔
- سیالکوٹ، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور ضلع سیالکوٹ
- جہلم۔ جناب مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی۔ ضلع جہلم
- گجرات۔ مولانا نذیر اللہ خاں صاحب خطیب جامع مسجد حیات النبی گجرات شہر۔ مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد شاہی سرائے عالمگیر ضلع گجرات۔
- راولپنڈی۔ حضرت مولانا عبد الحنان صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا عبد الستار صاحب راولپنڈی۔ مولانا محمد داؤد صاحب ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔ مولانا شمس الدین صاحب ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔
- کیمبل پور۔ حضرت مولانا عبد الحی صاحب بھوئی گاڑ ضلع کیمبلپور۔ حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی (بشرط منظوری جناب شیخ الحدیث صاحب)
- میانوالی۔ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب بھکر ضلع میانوالی۔ جناب حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ ضلع میانوالی۔ جناب خان شہباز خاں صاحب میانوالی شہر

دیگر ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا

محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

کنڈکوٹ میں خالص بارعایت مٹھائیاں

خالص دیسی گھی سے ہر قسم کی تیار شدہ مٹھائیاں بارعایت سندھ مسلم سویٹ ہاؤس کنڈکوٹ کرا سکتی ہیں خصوصاً مسلم پاکستان و دیگر عوام کو بھی دعوت ہے کہ جوق در جوق ہماری دکان پر تشریف لاویں۔ مہربانی ہوگی از طرف حافظ محمد اسحاق مالک سندھ مسلم سویٹ ہاؤس کنڈکوٹ۔

جمعیۃ علمائے اسلام حیدر آباد کی جہاد کے لئے اپیل

حکیم تراب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۵ فروری کو عید گاہوں اور مساجد میں عید نماز سے قبل جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے عوام کو روشناس کرایا گیا۔ اور بتایا گیا کہ مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام وممبر قومی اسمبلی اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام وممبر صوبائی اسمبلی نے جلسوں اور پریس کانفرنسوں میں اعلان کرتے ایک لاکھ سر بکف مجاہدین کی پیشکش کی ہے۔ جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ ہم سب حضرت مفتی صاحب اور مولانا ہزاروی صاحب کی آواز پر لبیک کہتے اور معزز حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جہاد کا اعلان کریں۔ (۲) سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا گیا کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ کیونکہ مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل کا امتحان ہے۔ جناب پیر عبد القدوس صاحب امیر جمعیۃ علماء شہر نے عید گاہ غریب آباد میں تقریباً تین ہزار آدمیوں کے مجمع میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی اور بتلایا کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضہ سے فرمایا کہ تم جاہلیت کی موت نہ مرنا۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کس طرح ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جاہلیت کی موت یہ ہوتی ہے کہ نہ جہاد کرے نہ دل میں جہاد کا ارادہ رکھے۔ اس کے بعد تمام اسلامی ممالک کی اخوت، مظلوم ہندوستانی مسلمانوں اور کشمیر کی آزادی کے لئے دعا مانگی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا اجلاس خاص

۱۵ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا خصوصی اجلاس بمقام دار المطالعہ جمعیۃ علماء ہرنولی ہوا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر دین محمد فریدی نے فرمایا کہ آج اسلام جیسے نازک دور سے گزر رہا ہے اس قسم کا دور مسلمانوں پر کبھی نہیں آیا۔ ہمارے اوپر چاروں طرف سے کفر و باطل کی آندھیاں پوری تندہی سے حملہ آور ہو رہی ہیں۔ ہمیں ہر وقت ان طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔ مسلمان جب بھی لہو ولعب میں پھنس کر اپنے فرائض اسلامی سے غافل ہوتے کفر نے بال و پر نکالنے شروع کئے وہی وقت اب پھر آگیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ اگر اب کی دفعہ بھی کشمیر کا کوئی منصفانہ حل نہ کیا گیا تو پھر پاکستان کے مسلمانوں کو دنیا کی کوئی طاقت جہاد سے نہیں روک سکے گی اور ہم اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کو بھارت کے چنگل سے بزورِ شمشیر آزاد کرائیں گے۔ بنگال کے فسادات کے بارے میں اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ بھارت امریکی امداد ملنے کی وجہ سے طاقت کے نشہ میں اندھا ہو چکا ہے مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارا خدا ایک رسول ایک۔ ہم امت ایک۔ ہمارا قرآن ایک اور ہمیں قرآن نے تعلیم دی ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اگر مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ بند نہ ہوا تو ہم اپنے بھائیوں کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل ارشاد کی جا سکے۔ (ناظم)

جدید پاکستان میں جمعیۃ کا اجلاس عام

جہاد کا مطالبہ

مورخہ ۲۵ جنوری کو ٹنگرام جدید پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مدرسہ مظاہر حق ٹنگرام کے میدان میں علماء کرام اور عوام کا ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ ہذا منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں۔

(۱) جلسہ ہذا مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے کلکتہ اور دوسرے اضلاع میں مسلمانوں پر جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان اہالیان جدید پاکستان و قبائل کے ڈیڑھ لاکھ مجاہدین کو اجازت دے دیں کہ بذریعہ جہاد مسلمانوں کو ہندوؤں کے مظالم سے آزاد کرائیں۔

(۲) جلسہ ہذا ہندوؤں کے ان مظالم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۳) جلسہ ہذا مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کے وہ اصول جو قرآن کے خلاف ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔ (مولوی) عبد الحق۔ ٹنگرام بازار گروی ہزارہ

افیون چھوڑیئے

افیون اور افیون آمیز منشیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ترین دوا

چھٹکارا

استعمال کیجئے۔ قیمت مکمل کورس دس روپے علاوہ محصولڈاک

سید امیر الدین کاکاخیل۔ پارہوتی

ہوتی مردان

معصوم شہدائے سرگودھا

شہیدوں کی قبروں کی چاروں طرف دیوار بنا کر دروازہ بنایا جائے آج جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب نے ایک تجویز پیش کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سرگودھا کے شہید ہو جانے والے معصوم بچوں کی یاد میں قبروں کے چاروں طرف چار دیواری بنا کر دروازہ بنایا جائے اور اس پر مقبرہ شہیداں لکھا جاوے آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہاں مسجد کی چنداں ضرورت نہیں مسجد پر جو رقم خرچ کی جائیگی وہ کسی رفاہی ادارہ میں خرچ کی جائے کیونکہ قبروں کے آس پاس کافی مساجد موجود ہیں آپ نے شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مقام پر بغیر صبر کے کوئی چارہ کار نہیں آپ نے فرمایا صبر کا اجر اس دنیا میں ملے گا اور آخرت میں شہید بچے والدین کی شفاعت کریں گے آپ نے تقریر کے آخر میں تمام نمازیوں سے شہیدوں کے لئے اور ان کے لواحقین کیلئے صبر کی دعا کروائی

محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس

حادثہ سرگودھا پر اظہار تعزیت

مورخہ ۱۲/۲/۶۴ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا جس میں حادثہ سرگودھا پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حالیہ ہولناک حادثہ پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور جملہ لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اراکین جمعیۃ شہیدوں کے ورثا کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ رب کریم تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(۲) ماہ جنوری کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا گیا۔

(۳) مالی کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

(۴) دار المطالعہ واقع عیدگاہ روڈ پر ہفتہ وار درس قرآن مجید دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا واضح رہے کہ یہ درس بوجہ دفعہ ۱۴۴ کچھ دن ہوئے مجبوراً ملتوی کرنا پڑا تھا۔

(۵) فیصلہ ہوا کہ جو اراکین مجلس شوریٰ اجلاس سے غیر حاضر رہتے ہیں انہیں اجلاس کی اہمیت بتلائی جائے اور انہیں اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے کہا جائے یہ کام چند اراکین کے سپرد کیا گیا۔ محمد رفیق جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

سمندری میں یوم احتجاج منایا گیا

سمندری ۵ فروری عید الفطر کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی مایہ ناز خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری نے فرمایا کہ بھارتی غنڈے نے بھارتی حکومت کے اشارے پر نہتے اور بے بس مسلمان شہریوں پر آئے دن مظالم کرتے رہتے ہیں جبل پور کے قتل عام کے بعد کلکتہ بنگال میں جو قیامت صغرا برپا کی گئی ہے وہ عالم اسلام کے لئے تشویشناک امر ہے اہل اسلام کشمیر میں بھارتی حکومت کے مظالم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام مکمل اور سچا دین ہے غیر قومیں اسلامی روایات سے حسب موقع فائدہ اٹھا رہی ہیں اور کامیابی حاصل کر رہی ہیں مسلمانوں کو چاہیئے اللہ جل شانہ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدہ پر ایک جھنڈے کے نیچے جمع رہیں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور اللہ تعالے کی نصرت شامل حال ہو جائے۔

نگاہ بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو !
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے زیر اہتمام

زبردست یوم احتجاج

مردان۔ مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و ممبر قومی اسمبلی کی اپیل پر جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ہندوستان کے مسلمانوں پر بھارتی حکومت کے جبر و تشدد کے خلاف اور کشمیر کو ہندوستان میں مدغم کرنے پر زبردست یوم احتجاج منایا گیا تمام بڑے بڑے اجتماعات میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں جن میں قبرص کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار بھی کیا گیا۔ قدیم عیدگاہ مردان کے ایک بڑے اجتماع سے مولانا پیر مبارک علی شاہ فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے عید سعید کی تقریب کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن ہمیں مسلمانوں کے عروج کے زرین زمانے کی یاد دلاتا ہے جب کہ ماہ رمضان میں قرآن کے نزول کے باعث زمین کی خلافت بنو اسرائیل سے منتقل ہو کر بنو اسماعیل کو سونپ دی گئی۔ آگے چل کر حضرت مولانا نے کہا کہ ہمارا ملک پاکستان اسلام کے نظریہ پر عالم وجود میں آیا ہے اور اس کا استحکام اور بقا قرآن و سنت کے قانون پر عمل کرنے میں مضمر ہے حضرت مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ یورپ کے لعنتی طرز معاشرت، تہذیب و تمدن اور اخلاق کو اپنانے کے بجائے اسلامی طرز معاشرت کو اپنانا چاہیے کیوں کہ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے سے خداوند تعالیٰ راضی ہوگا اور مسلمان قوم خداوندی نصرت و کامرانی کے مستحق ہوگی۔ کشمیر اور ہندوستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا نے کہا کہ اب مقتضائے وقت یہ ہے کہ تمام قوم متحد و متفق ہو کر ہندوستانی حکومت کے انسانیت سوز منصوبوں کو ناکام بنا دے مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں

نمبر ۱:۔ مسلمانان مردان کا یہ عظیم الشان اجتماع بھارت کی نام نہاد لادینی حکومت کی ان شر انگیز حرکات کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کی رو سے وہ کشمیر کو بھارت میں مدغم کرتے اور ہندوستانی مسلمانوں پر ظلم و تشدد کرتے ہیں۔ اور بھارتی حکومت کو خبردار کرتا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر میں پاکستانی مسلمانوں کو جہاد پر مجبور نہ کرے یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ پاکستانی مسلمان اپنے مظلوم کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلا کر دم لیں گے نیز یہ اجلاس مسئلہ کشمیر میں اپنی حکومت کی موجودہ موقف کی پرزور تائید کرتا ہے اور اپنی حکومت کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اس بارے میں حکومت کے ہر اقدام پر لبیک کہیں گے

نمبر ۲۔ یہ اجلاس قبرص میں ترک مسلمانوں کے قتل عام کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اپنی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قبرص میں ترک مسلمانوں پر یونانیوں کے وحشیانہ مظالم کا انسداد کرنے فلسطین کے مہاجرین کی امداد کرنے اور دیگر ممالک میں اسلامی اخوت کو مضبوط کرنے کے لئے موثر قدم اٹھائے

ناظم دفتر محمد ایوب جمعیت
علماء اسلام ضلع مردان

قاعدہ عربی جدید

بچوں کی آسانی کے لئے محترم قاری محمد رحیم الدین صاحب کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ نے بڑی عرق ریزی سے یہ قاعدہ تیار کیا ہے اس کے پڑھنے سے قرآن پاک آسان ہو جائیگا امید ہے کہ قرآن پاک کے شائقین اس کی قدر کرینگے قیمت ۲۰ر

جنڈانوالہ ضلع میانوالی میں جمعیت کی تشکیل

مورخہ ۱۲/۲/۶۴ بعد نماز تراویح چک ۴۸ ڈی بی حلقہ جنڈانوالہ کی طرف سے ناظم اعلیٰ منشی خاں مولانا بدر عالم صاحب و ناظم محمد حنیف صاحب دیگر مجلس شوریٰ کے ممبران نے شرکت کی زیر صدارت امیر جماعت مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا بدر عالم صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی بعد ازاں امیر جماعت نے جمعیت کے اغراض و مقاصد پر نہایت واضح اور وسیع بیان فرمایا اور مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی

امیر جماعت۔ میاں محمد صدیق صاحب۔ ناظم اعلیٰ۔ محترم ملاں محمد شفیع صاحب نائب ناظم عبد الغفار خاں صاحب خزانچی میاں محمد اسماعیل خاں صاحب سالار محمد افضل پٹھان خاں صاحب

ممبر مجلس شوریٰ

سید عباس حسین شاہ صاحب عبد الغفار خاں صاحب شوکت علی صاحب عبد الرشید صاحب۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک ۴۸ ڈی۔ بی حلقہ جنڈانوالہ ضلع میانوالی۔

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب کو صدمہ

آج ہی صبح شنکیاری تحصیل مانسہرہ سے تار آیا ہے کہ شیخ الحدیث دام مجدہم کے خسر جناب محمد فیروز خاں صاحب ساکن کورے ڈاکخانہ حاجی آباد دار فانی سے دار باقی کو سدھار گئے ہیں حضرت مولانا بمع بچوں کے کورے روانہ ہو گئے ہیں قارئین ترجمان الاسلام سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے

منجانب ناظم جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

خوشخبری

تمام دینی حلقوں میں یہ بات مسرت سے سنی جائے گی کہ مولانا محمد نعیم نے دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر کی نظامت قبول کر کے دارالعلوم کی واجب خدمت کا چارج لے لیا ہے کیونکہ مولانا اسی دارالعلوم کی فارغ التحصیل اور فیض یافتہ ہیں۔

شبیر حسین نامہ نگار ترجمان اسلام شہر کوہاٹ

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Scanned with CamScanner

دینی مدارس

دیناپور تحصیل بودھراں میں دارالعلوم وعیدگاہ کیلئے اراضی وقف کردی گئی

پیر خورشید احمد صاحب بودلہ کی علم پروری

کافی عرصہ سے اہل شہر اور مضافات کے باشندگان کی آرزو تھی کہ اس بڑے قصبہ میں کوئی دینی درسگاہ ہونی چاہیئے لیکن زمین نہ ملنے کی وجہ سے یہ آرزو ہی آرزو رہی الحمد للہ کہ گزشتہ روز پیر خورشید احمد صاحب بودلہ نے جو کہ اہل علم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۲ کنال اراضی ۸ کنال برائے عیدگاہ اور ۴ کنال برائے دینی درسگاہ وقف کر کے حافظ غلام رسول صاحب کو عطا کر دی ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر اہل شہر نے تعاون کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ایک بے نظیر دارالعلوم کا آغاز کیا جائے گا جس میں مسائل کے لئے دار الافتاء بھی ہوگا۔ درجہ قرآن مجید کے لئے اچھے قاری صاحب کا تقرر کر کے طلبار کرام کو داخلہ کی تاریخ سے بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جائے گا۔''

خوش خبری

ہر خاص و عام طالب دین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ تعلیم القرآن و دینیات محلہ پنجرا فواں وارڈ نمبر ۸ شہر شیخوپورہ مورخہ ۱۵ شوال مطابق ۲۹ فروری ۱۹۶۴ء سے جاری ہو رہا ہے۔ ۱۵ شوال سے داخلہ شروع ہو جائے گا۔ طلباء کے قیام اور طعام کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

۲۔ اس کار خیر میں جو بھی حضرات حصہ لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔ عطیات اور صدقات بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔

۳۔ مدرسہ کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ جو کہ چھ کمرہ جات معہ برآمدہ و صحن پر مشتمل ہیں۔

حاجی اللہ دتہ ناظم۔ سید حسین علی صدر

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور شعرائے اسلام شرکت کر رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ مختار احمد الحسینی

مدرسہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ کا داخلہ

درجہ کتب و حفظ میں چھ شوال سے شروع ہو جائیگا علوم دینیہ کے طالب علموں کے لئے سنہری موقع ہے۔ جامعہ نے حفظ و کتب میں بہترین قابل و ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ طلبہ کی خوراک و رہائش صابن وغیرہ کے علاوہ سردیوں اور گرمیوں کے مشروبات کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

سید امیر حسین گیلانی مہتمم جامعہ مدنیہ اوکاڑہ

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور کا داخلہ

مدرسہ اشرف المدارس محلہ گورونانک پورہ لائلپور شہر کا نیا داخلہ چھ شوال سے لے کر ۲۰ شوال تک ہوگا۔ نیز اس سال مدرسہ کی طرف سے ایک اور نئے مدرس درجہ کتب کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ لہذا تشنگان علوم دینیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تاریخوں میں حاضر مدرسہ ہو کر علوم نقلیہ و عقلیہ سے مستفیض و بہرہ ور ہوں۔ نیز داخلہ ابتدائی درجہ کتب سے لے کر درجہ سابعہ (مشکوۃ) تک کا ہوگا۔ احقر عبدالعلیم جالندھری

ناظم تعلیمات۔ مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

اپیل

برادران اسلام۔ مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی یکم فروری ۱۹۵۲ء سے جاری ہے جس میں بیرونی غریب الوطن اور یتیم طلباء کی رہائش تعلیم خوراک ادویات و لباس کا معقول انتظام ہے اس کا الحاق وفاق المدارس عربیہ سے بھی ہے اور نیز سالانہ روئداد بھی شائع ہو چکی ہے۔ لہذا صدقہ فطر زکوٰۃ و دیگر صدقات کی ادائیگی کے وقت اس مدرسہ کو بھی ضرور یاد رکھیں آپ جیسے مخلص اور مخیر حضرات کے تعاون سے ہی یہ ادارہ چل رہا ہے نیز حفظ و ناظرہ کے خواہشمند طلباء بھی خط و کتابت کر کے داخلہ حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے۔ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ۔ قاری محمد دین ناظم مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی

مدرسہ عربیہ احسن المدارس

مدرسہ عربیہ احسن المدارس بستی ابڑاں ضلع سکھر عرصہ ڈیڑھ سال سے پسماندہ علاقہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جس میں عربی، فارسی، اردو، دینیات، قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسافر غریب طلبہ کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہذا ہے۔ مدرسہ ہذا دارالعلوم مدنیہ صادق آباد کی شاخ ہے اہل خیر حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ مدرسہ ہذا کی ہر طرح امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ المعلن عبدالواحد مہتمم مدرسہ احسن المدارس بستی ابڑاں ضلع سکھر پوسٹ آفس ابڑا

مدرسہ دار الفیوض کندکوٹ

اس سال میں مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندکوٹ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب ملتانی کو صدر مدرس کی جگہ پر تعینات کیا گیا ہے۔ لہذا تمام عربی طلباء ضلع جیکب آباد کو بذریعہ اخبار ترجمان اسلام اطلاع دی جاتی ہے ۱۱ شوال ۸۳ھ کو مدرسہ کھلے گا۔ شوقین عربی طلباء مقررہ تاریخ پر مدرسہ دار الفیوض کندکوٹ پہنچ جائیں داخلہ ۱۵ شوال تک ہوگا۔ یاد رہے کہ مولانا مذکور پہلے بھی دو سال مدرسہ دار الفیوض میں بطور صدر مدرس کام کر چکے ہیں۔ مولانا صاحب بڑے محنتی ہیں امید ہے اس سال بھی محنتی اور کارآمد ثابت ہونگے

نیز اس سال قرآن مجید اور فارسی طلباء کا داخلہ کم کیا جائیگا۔ احمد خاں

از طرف حضرت مولانا عمرالدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندکوٹ

ضلع حیدرآباد میں مدرسہ

طلبہ کو اطلاع

سنی طلبہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مدرسہ مطلع العلوم میں داخلہ ۸ تاریخ شوال سے شروع ہے جن طلبا کو داخل ہونا ہو تو ۸ شوال تک پہنچ جائیں یا ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ طلباء کے لئے معقول انتظام کیا گیا ہے اس مدرسہ میں عربی اردو فارسی اور سندھی پڑھائی جاتی ہے

پتہ: خان محمد شاد ناظم مدرسہ مطلع العلوم ہالہ پرانا ضلع حیدرآباد سندھ

ایک ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ۔ لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں کا داخلہ ۵ شوال ۸۳ھ سے شروع ہو کر آخر شوال تک رہے گا خواہشمند طلبہ داخلہ لیں۔ یا درخواست بنام مہتمم صاحب مدرسہ ہذا بھیجیں۔ مسافر۔ غریب مستحق طلبہ کے لئے قیام و طعام بستر چارپائی کتب و دیگر اخراجات کا مدرسہ ہذا کفیل ہے۔ مدرسہ ہذا میں عربی۔ فارسی اردو پرائمری تک قرآن مجید حفظ و ناظرہ کا مکمل انتظام ہے۔ لہذا خواہشمند طلبہ داخلہ لیں۔ بندہ محمد حیات ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ لیاقت پور۔ ضلع رحیم یار خاں۔

مخیر حضرات سے اپیل ہے

کہ ادارہ "فروغ عربی" کے ۱۸ نادار زکوٰۃ کے مستحق طلبہ کے لئے عربی نصاب کی کتب اور خاص کر حضرت شیخ القرآن قدس اللہ سرہ العزیز کے قرآن عزیز کی اشد ضرورت ہے اہل خیر و ثروت حضرات سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

پتہ: ناظم "ادارہ فروغ عربی" جامع مسجد کھوکھرو پار۔ (تھرپارکر)

جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور

جامعہ ہذا کا داخلہ ۱۰ شوال سے ۲۰ شوال تک جاری ہے تشنگان علوم دینیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد از جلد داخل ہونے کی کوشش کریں۔ امسال قابل اساتذہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مصطفےٰ حسن مہتمم جامعہ حنفیہ سراج العلوم نزد مسجد محمدی (متصل لاہور ہوٹل) لاہور

داخلہ دارالعلوم عیدگاہ صادق آباد

حسب دستور سابق اس سال بھی دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ عیدگاہ صادق آباد کا داخلہ ۵ شوال سے لے کر آخر شوال المکرم تک جاری رہے گا اس سال درجہ عربی۔ فارسی۔ حفظ و ناظرہ قرآن مجید اور درجہ پرائمری کے لئے قابل اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ غریب مسافر طلبہ کے لئے قیام طعام بستر چارپائی کتب دوائی صابون حجامت کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ داخل ہونے والے طلبہ مذکورہ تواریخ میں جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں یا درخواست بنام مہتمم بذریعہ ڈاک روانہ کر دیں اس سال چالیس مسافر طلبہ کو داخل کیا جائے گا۔

۳۰، ۳۱ اپریل ۱۹۶۴ء کو دارالعلوم ہذا کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں پاکستان بھر کے مشہور و مقتدر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ خصوصاً قائدین جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

المعلن احقر عبدالکریم مہتمم دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ عیدگاہ صادق آباد

گمشدہ بھائی کی تلاش

میرے بھائی حافظ محمد شریف چاہ کھجی والا داخلہ کینڈی قطب پور ۱۳ رمضان سے لاپتہ ہیں۔ جس کو پتہ لگے یا وہ خود پڑھیں تو یہ معلوم کریں کہ وہ گھر آ جائیں میں سب اختیارات ان کو دیدونگا محمد عظیم موچی مقام قطب پور چک حاجی والا ڈاکخانہ ڈولہ بچہ تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط اور مکمل تحریر فرمایا کریں۔ خریدار حضرات اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔ (منیجر)

عربی مدارس کی توجہ کے لئے

راقم الحروف ۲۵ سالہ نوجوان ہے۔ مجھے طلب علم دین کا بے حد شوق ہے۔ انگریزی اور دینوی تعلیم میں انڈر گریجویٹ ہوں اور انگریزی تاریخ جغرافیہ حساب وغیرہ پڑھانے کا کافی تجربہ ہے۔ علاوہ ازیں خط و کتابت اور حساب دانی میں بھی کافی استطاعت ہے۔ کسی ایسی درسگاہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہتا ہوں جہاں ذریعہ تدریس اردو بھی ہو اور میری دینی اور عربی تعلیم کا انتظام۔ نیز میری ظاہری اور باطنی سرپرستی اور راہنمائی بھی ہو سکے۔ جو صاحب شکر گزار فرمانا چاہیں ۲۹ فروری تک آگاہ فرمائیں شکریہ۔

ضمیر احمد عفی عنہ اسلامی سٹیشنری ہاؤس ریل بازار۔ مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان۔

مدرسہ دار الہدیٰ ٹھکر ضلع میانوالی کا سالانہ جلسہ

۱۴-۱۵-۱۶ ذیقعدہ ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ کو ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب وغیرہم حضرات شرکت فرمائیں گے۔

مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ مسجد گول باغ اوکاڑہ کا داخلہ

مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ مسجد گول باغ چوک اوکاڑہ کا داخلہ ۸ شوال سے شروع ہو رہا ہے۔ بیرونی طلبا درجہ حفظ قرآن مجید اور درجہ کتب میں داخل کئے جائیں گے۔ مدرسہ میں تعلیم کا نہایت ہی معقول انتظام ہے اور طلباء کی خوراک۔ کتب و صابن۔ رہائش وغیرہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ قاضی عبد الرحمن مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ درجامع مسجد عثمانی گول چوک اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت کا داخلہ

برادران اسلام خدا وند لایزال کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت تیرہ سال سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے جس کا اعلیٰ پیمانہ پر تعلیمی نظم و نسق اظہر من الشمس ہے۔ دار العلوم طلبہ کے طعام، قیام، کتب، روشنی، صابون، چارپائی وغیرہ ضروریات کا خود کفیل ہے بالفضلہ تعالیٰ دار العلوم میں اس سال دو جدید مدرسوں کا تقرر ہوا ہے۔ لہٰذا جو طلبہ کرام داخلہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو دس شوال سے بیس شوال ۱۳۸۳ھ تک دار العلوم پہنچ کر داخلہ لیں۔ بیس شوال سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگی۔

اعلان داخلہ

مدرسہ عربیہ مطلع العلوم رجسٹرڈ بروری روڈ کوئٹہ بلوچستان، سرزمین بلوچستان کی بہت پرانی اور مشہور دینی درسگاہ ہے۔ وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی مجوزہ نصاب تعلیم مدرسہ میں رائج ہے۔ بفضلہ تعالیٰ گزشتہ کئی سالوں سے دورہ حدیث شریف نہایت کامیاب طریقے پر جاری ہے۔ پاک و ہند کے مشہور مدارس اسلامیہ کے فارغ التحصیل قابل و محنتی اساتذہ مدرسہ ہذا میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ میں داخلہ لینے کے خواہشمند طلبہ کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق داخلہ اس سال بھی ۶ شوال کو کھلے گا۔ اور ۲۰ شوال ۱۳۸۳ھ تک جاری رہے گا۔ مدرسہ ہذا کے قواعد و ضوابط وہی ہیں جو وفاق المدارس عربیہ پاکستان نے وفاق مدارس عربیہ پاکستان نے وفاق سے ملحقہ مدارس عربیہ کے لئے تجویز کئے ہیں۔ المعلن ناظم مدرسہ عربیہ مطلع العلوم بروری روڈ۔ کوئٹہ۔

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ محلہ مقبول پورہ میں تعلیمی داخلے کا اعلان

راولپنڈی۔ شائقین علوم اسلامیہ طلبہ کرام کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ میں داخلہ چھ شوال المکرم تا بیس شوال المکرم جاری رہے گا۔ اور پندرہ شوال سے تعلیم کا آغاز ہو گا۔

مدرسہ میں داخلہ تعلیم تقسیم اسباق درجہ بندی وغیرہ تمام امور متعلقہ تعلیم حسب ہدایات وفاق المدارس العربیہ ہوں گی۔ ذوٹ: مدرسہ میں رہائش رکھنے والے طلبہ کا داخلہ محدود ہو گا۔ خواہشمند طلبہ اور ان کے سرپرست داخلہ لینے میں دیر نہ کریں۔ مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ رجسٹرڈ محلہ مقبول پورہ راولپنڈی

اعلان داخلہ

مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد کچہری بازار لائل پور میں حسب سابق ۸ شوال المکرم سے داخلہ شروع ہو جائے گا۔ حضرت مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکا خیل صدر مدرس و دیگر لائق ہمت اور تجربہ کار اساتذہ کتب درس نظامی موقوف علیہ دورہ حدیث مطابق نصاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان پڑھائیں گے۔ آخری تاریخ داخلہ ۱۵ شوال ہے اس لئے طالبان علوم دینیہ جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ (ساہی) محمد ضیاء الاسلام ناظم مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم جامع مسجد کچہری بازار لائل پور

دار العلوم حنفیہ عثمانیہ میں داخلہ

راولپنڈی۔ دار العلوم میں تفسیر حدیث فقہ جملہ دینی علوم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء ناظم اعلیٰ سے رابطہ قائم کریں۔ داخلہ ۸ شوال سے ۲۰ شوال تک رہے گا اس سال پرانے تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اور مولانا محمد امین صاحب کا دار العلوم سے تدریسی تعلق ختم ہو گیا ہے۔

قاری محمد امین ناظم دار العلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی

مدرسہ عربیہ عیدگاہ مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ ذیقعدہ مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں مشاہیر علماء کرام واکابر ملت تشریف لا کر مستفید فرمائیں گے امید کہ تمام اہل اسلام شرکت اور تعاون سے مشکور فرمائیں گے۔

(حضرت مولانا) محمد عمر مہتمم مدرسہ

دار العلوم تعلیم القرآن کوہاٹ

کا داخلہ طلبا دس شوال مطابق ۲۴ فروری ۶۴ء کو شروع ہو رہا ہے اس سال نصاب تعلیم وفاق المدارس کے منظور شدہ نصاب کے مطابق ہو گا۔ جگہ محدود ہے اس لئے شائقین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پندرہ شوال مطابق ۲۹ فروری سے پہلے پہلے داخلہ حاصل کر لیں کیونکہ اسباق کے شروع ہونے پر وفاق المدارس کے ضابطہ کے مطابق پھر داخلہ بند رہے گا۔ امسال مولانا محمد نعیم صاحب بھی دار العلوم سے وابستہ ہو گئے ہیں اور نظامت کا چارج سنبھال لیا ہے۔ محمد ابراہیم ناظم دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ۔

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ

حسب روایات سابقہ نہایت آب و تاب سے ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہا ہے جس میں حسب ذیل علماء کرام شرکت فرمائیں گے:

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی خانپور۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب لاہور۔
حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری۔
حضرت علامہ دوست محمد صاحب قریشی ملتان
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی۔
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب لاہور۔
حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب لائل پور
حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتان
حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے پروفیسر کالج واہ ایڈیٹر دعوت۔ اور دیگر زعمائے ملت

(مولانا فضل رشیدی ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری)

جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ کا داخلہ

طلباء دین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مدرسہ جامعہ حنفیہ انوریہ رجسٹرڈ متصل ریلوے پل اوکاڑہ کا داخلہ شروع ہو چکا۔ شائقین حضرات جلد از جلد داخلہ لیں۔ امسال ترمذی شریف ابو داؤد شریف ابن ماجہ شریف معہ بیضاوی شریف کو خود حضرت مولانا سید عبد الحنان صاحب کیمبل پور ہی پڑھا دیں گے باقی علوم اور فنون کے لئے سنجیدہ ماہرین علماء کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مکان مدرسہ زر خرید چھبیس ہزار کی تیسری منزل پر چار درسگاہیں جدید تعمیر کی گئی ہیں۔ طلباء کے لئے کافی آرام دہ کمرے موجود ہیں۔ خوراک کتب چارپائی علاج معالجہ ضروریات کے علاوہ صبح کا ناشتہ بھی دیا جائیگا۔ طلبا حضرات جلد داخلہ لیں تاکہ تاخیر کی وجہ سے تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

حبیب الرحمن ناظم جامعہ حنفیہ انوریہ متصل ریلوے پل اوکاڑہ

مفید اور مجرب دوائیں

کندن: یہ عورتوں کی مخصوص بیماری جس سے وضع حمل قائم نہیں رہتا۔ کمزوری اور رنگ زرد ہو جاتا ہے، مجرب دوا ہے تفصیل بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں پورے کورس کی قیمت چھ روپے ۵۰ پیسے۔

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے۔ قیمت پورا کورس ۴/۵۰ روپے۔

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ: طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا واحد علاج۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے پچاس پیسے۔

مقوی بدن گولیاں: کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں قیمت ۵۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے

محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

مسعودیہ دوا خانہ بذریعہ ترجمان اسلام

بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

مراسلات

عیسائی لٹریچر کے ضبط کرنے کا مطالبہ

حضرت مولانا شیر محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازی خاں میں عید مبارک کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء بعضھم اولیا لبعض الخ "اے ایمان والو، یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی نہ بناؤ۔ کیونکہ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھے گا۔ وہ اُن ہی میں سے شمار ہوگا۔

مولانا نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اُن سے کسی قسم کی دوستی اور امداد نہ کرے اور اُن کی عورتوں کو اپنے گھر داخل نہ ہونے دے۔ اور اپنے لڑکوں اور دیگر خویش و اقارب میں سے کسی کو بھی عیسائی لٹریچر نہ پڑھنے دے۔ اس سے گمراہی پھیلنے کا قوی اندیشہ ہے اور بعض میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

(انشاء اللہ) نامی ایک پمفلٹ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس میں توہین رسولؐ "تکذیب قرآن کا شائبہ ہے۔ اسی پمفلٹ کے ص ۳ سطر ۸ پر ہے۔

" غالباً حضرت محمدؐ نے یہودیوں یا عیسائیوں کو یہ الفاظ کہتے سنا ہوگا۔ اور اُن سے تعلیم پائی ہوگی۔"

بظاہر یہ ادنیٰ اور معمولی الفاظ ہیں۔ مگر حقیقتاً یہ ایک بہت بڑی جسارت اور در پردہ تکذیب رسولؐ و قرآن ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کا یہ فرمان۔ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ۔ درحقیقت اللہ تعالےٰ کا حکم نہیں ہے۔ بلکہ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ عیسائیوں وغیرہ سے سن کر مسلمانوں کو یہ باور کرایا۔ کہ یہ کلام الٰہی ہے۔ کیا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت نہیں ہوتی؟ اور اس میں توہین رسولؐ نہیں ہے؟ اور قرآن کا کلام الٰہی نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا؟ کیا مسلمان ایسی چیزوں کو برداشت کر سکتے ہیں؟

مولانا نے فرمایا۔ اخبار بین حضرات کو یاد ہوگا۔ گزشتہ سال لائلپور مشنری سکول کی ایک استانی نے ایک لڑکی سے قرآن حمید کے ورق چھین کر ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے۔ علاوہ ازیں عیسائی مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ توحید کے سراسر مخالف پرچار کر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہیں اور قرآن کے کھلے ارشاد "لم یلد" کے خلاف عیسےٰ ابن اللہ کی تعلیم ملک میں پھیلا رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

کوٹلہ مغلاں اور اس کے گرد و نواح کے مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ

عیسائی لٹریچر اور تبلیغی سرگرمیوں کو ختم کر کے مسلمانوں کو مرتد ہونے سے نجات دلائی جائے

(احقر فیض احمد سابق کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں)

محبوب الحسن شمس آباد کچی گوجرانوالہ۔

جناب قبلہ و کعبہ مکرم و معظم۔

مولانا غلام غوث ہزاروی۔ السلام علیکم قبول ہو۔ عرض یہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں پھیلتی ہوئی گمراہی کہ ایک طرف تو علماء کرام اور مخلص عوام عائلی قوانین۔ مودودیت و پرویزیت و عیسائیت کے فروغ سے پریشان اور مضطرب ہیں تو دوسری طرف حکام ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور بر قرار با اعتراضات کے باوجود ان کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی اگر اسی طرح رہا تو گمان غالب ہے کہ بہت سے مسلمان مرتد ہو کر کفر کی آغوش میں چلے جائیں گے جو ان کے واسطے ہر وقت کھلی رہتی ہے اور مرتد ہو رہے ہیں یہ مشنری سکول یہ کالج یہ بیہودہ اور فاحش ادارے یہ ناچ گھر یہ مشنری ہسپتال اور یہ پمفلٹ جو مفت تقسیم ہوتے ہیں جس میں اس پاکستان اور مسلمانوں کے پیشوا کے متعلق بہت سی بیہودگی اور مسلمانوں کے دل مجروح کرنے کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے تاکہ فسادات کو ہوا دی جا سکے۔ میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا شریعت اس کو جائز قرار دیتی ہے کہ عیسائی اقلیت ہونے کے باوجود اس قسم کی کتابیں شائع کریں جس میں معاذ اللہ حضور کی توہین ہو؟ آپ ہی فیصلہ کریں کہ ہمارے سلف صالحین نے کیسی کیسی قربانیاں دے کر اسلام کو زندہ رکھا تحریکیں چلائیں۔ ایجی ٹیشن کئے۔ جیلیں کاٹیں اور بڑے بڑے ظلم سہے اور آج ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ قانون کو اسلامی بنوالیں۔ حکومت مسلمانوں کی ہو مگر ان عیسائیوں، مرزائیوں، پرویزیوں کی زبان بند نہ ہو سکے۔ اس قسم کے کام تو بغیر تحریک چلائے اور ایجی ٹیشن شروع کئے نہیں ہو سکتے اور ہماری تو ماشاء اللہ ایک سیاسی جماعت بھی ہے۔ تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ملک کے سارے علماء کرام بلا کر ایک ہنگامی کانفرنس ہو مخلص اور دیانتدار عوام تو آپ کے پیچھے ہیں اگر علماء بھی کوتاہی کریں گے تو قیامت کے دن جوابدہ ہوں گے۔

آج وقت ہے اگر آج سوچ سمجھ کر کوئی قدم نہ اٹھایا گیا تو مسلمانوں کا خدا حافظ ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے بغیر قربانی کے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اول تو جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر ہیڈ کوارٹر۔ ہر ضلع اور اس کی شاخیں ضلع کے ہر گاؤں میں ہوں اور طلباء شاخوں میں تبلیغ بھی کریں اور ریڈیو بھی اور یہ ہیڈ کوارٹر آپ کے پاس ہو اور اس کے ماتحت کوئی کاروبار یا کوئی کارخانہ یا کوئی اور ایسا ذریعہ ہو جس سے اس کا خرچ چلتا رہے اور ملحدوں کی سرگرمیوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ والسلام

بقیہ صفحہ نمبر ۲

رحمت غضب پر سبقت لے جائیگی۔ حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے پاس رحمت کے سو حصے تھے۔ ان میں سے ایک حصہ تمام جن و انس، وحوش و طیور کو عنایت فرمایا۔ جو وہ آپس میں ایک دوسرے پر استعمال کرتے ہیں اور وحوش اپنے بچوں پر کرتے ہیں اور باقی ایک کم سو حصے اپنے پاس رکھے جو اپنے بندوں پر قیامت کے روز استعمال کرے گا۔

تبصرہ

انجمن مدرسہ حیات النبیؐ گجرات نے ایک رسالہ بنام "ارشادات رحمۃ للعلمین" فی حیات خاتم النبیین" شائع کیا ہے صرف سولہ صفحات کا رسالہ ہے مگر معلومات کا خزانہ اور کاشف حقیقت ہے ۱۹ پیسے کے ٹکٹ ارسال کر کے مکتبہ تعمیر حیات حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور سے طلب کریں۔

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دوائیوں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجتمندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصولڈاک

جریان ۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں

نئی اور پرانی کھانسی ۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی قیمت چھ روپے۔

نرینہ اولاد کسی عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو ـــ صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر چالیس روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

اٹھرا کسی عورت کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے۔

تریاق معدہ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے۔

فولادی گولیاں معدہ، جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالےٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

سرمہ مقوی بصر یہ عجیب سرمہ ہے دھند، پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ { دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث
دوسرا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ

Scanned with CamScanner

مولانا اختر محمد صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی گرفتاری اور باعزت رہائی

۱۲ ماہ شعبان کو حضرت مولانا اختر محمد صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نوشکی ضلع چاغی گرفتار ہوئے جس پر علاقہ بھر کے معززین نے احتجاج کئے اور افسروں سے ملے۔ مولانا نے جیل میں نہایت عزت و آرام سے دن گزارے۔ جیل والے بڑی شرافت سے پیش آتے رہے۔ ۱۴ رمضان مبارک کو مولانا موصوف رہا ہوئے تو عوام و خواص کا ہجوم استقبال کے لئے موجود تھا۔ جن میں حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مجاہد ملت خطیب جامع مسجد سردار صاحب مینگل۔ سردار دوست محمد خاں صاحب مینگل۔ جناب میر غلام حیدر صاحب و جناب حاجی میجر میر آزاد صاحب و جناب حاجی میر آزاد صاحب باجزئی مینگل و جناب میر محمد اعظم صاحب و جناب ڈیور خداداد صاحب۔ و جناب میجر میر محمد اکبر خاں صاحب و جناب مولانا عبدالصمد صاحب و جناب حاجی غلام قادر صاحب و جناب حافظ مولانا عبدالباقی صاحب و جناب منشی نظر محمد صاحب جناب میر شمشیر خاں صاحب و جناب صوفی مستری محمد عالم صاحب و جناب میر محمد عالم صاحب احمد زئی و جناب حاجی کرم شاہ صاحب و جناب عبداللہ شفیع محمد صاحب۔ جناب منشی میر طاؤس خاں صاحب و جناب بہاول خاں دکاندار۔ جناب حاجی صالح محمد جناب میجر میر کرم بخش صاحب۔ جناب صاحبزادہ پیر محمد صاحب۔ جناب مولانا محمد اکبر صاحب جناب مولانا عبدالغنی صاحب حاجی عبدالرحمٰن صاحب و حاجی داد صاحب بھی تھے۔ مولانا اب مستونگ وغیرہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

مبلغ جمعیۃ بلوچستان مولانا اختر محمد صاحب کا کامیاب دورہ

مولانا موصوف نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا ایک جگہ مدرسہ قائم ہوا اور متعدد مقامات پر مختلف آدمیوں نے بردہ فروشی۔ حرام خوری طبلہ کوبی۔ سود خواری سے مجمع عام میں توبہ کا اعلان کیا۔ بہتوں نے اخبار جاری کرایا۔ دورہ ہر طرح کامیاب رہا۔ الحمد للہ تعالےٰ۔ دورہ مندرجہ ذیل مقامات کا کیا۔ کشنگی۔ اسٹیشن احمد وال۔ کلی احمد وال نام۔ بیلو۔ سبٹر۔ ٹک جو۔ جالدینی۔ بانار چوکی سردار صاحب مینگل۔ بادینی۔ پیری۔ نکسل رہی۔ فقیر آباد۔ غریب آباد۔

گوٹھ لیداد خاں مگسی سندھ میں میٹنگ

مورخہ ۲ فروری گوٹھ دلی داد خاں مگسی ضلع جیکب آباد میں زیر صدارت سید احمد شاہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نوناری مدرس گوٹھ عبدالغنی نے ایک پرلطف انداز میں تقریر فرما کر جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ نیز عوام کو جمعیۃ میں داخل ہونے کے لئے اپیل کی۔ کافی تعداد میں جمعیۃ میں داخل ہو گئے۔ بھارت کے رویہ کی سخت مذمت کی اور صدر مملکت سے اپیل کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے بیگناہ قتل کئے جانے پر کوئی مؤثر قدم اٹھائے۔ بعدہٗ عائلی قوانین کی بھی سخت مخالفت کی گئی۔ حلقہ احباب کے شوق و ذوق سے ایک دینی مدرسہ کا اجرا کیا گیا ہے۔ جس کا نام حضرت مولانا عبدالہادی صاحب نے "مدرسہ عربیہ رشیدیہ" رکھا ہے۔ مدرس مولانا عبدالرشید صاحب کو مقرر کیا گیا ہے مدرسہ کے تمام ضروری لوازمات اور نگرانی کے لئے سید احمد شاہ صاحب نے ذمہ لیا ہے نیز مدرسہ شاہ صاحب کے زیر سرپرستی رہے گا بعدہٗ عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب۔
ناظم اعلیٰ۔ جناب شاہ ڈنہ صاحب مگسی۔
خازن۔ جناب شاہ ڈنہ صاحب مگسی۔
سالار۔ مولانا خدا بخش صاحب۔

بندہ ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ کندکوٹ

گوٹھ عظیم خاں بھلکانی میں تشکیل جمعیۃ

مورخہ ۷ فروری گوٹھ عظیم خاں بھلکانی ضلع جیکب آباد میں بعد نماز جمعہ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے دلفریب اور ولولہ خیز تقریر فرما کر جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے خصوصاً عوام کو جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ لوگوں نے بھی تعاون کا وعدہ کیا۔ اور کثیر تعداد میں داخل بھی ہو گئے۔ بعدہٗ جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

(۱) امیر حضرت مولانا نورالدین صاحب۔
(۲) ناظم۔ حاجی محمد شفیع صاحب (۳) خزانچی میاں جی فقیر محمد امین صاحب۔

مذہبی تبلیغی ادبی اور اصلاحی پرچوں کی ایجنسی
جہاں سے
ترجمان اسلام۔ انوار ولایت۔ سوانح عمری حضرت شیخ التفسیر لاہوری رح۔ اور مرد مومن مل سکتے ہیں
صوفی عبدالعزیز صاحب چوک نتھانے والا
ادارہ الاصلاح گوجرانوالہ

نواب شاہ سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت

بہترین شخصیتوں کا شمول

محترم مولانا حکیم علی محمد صاحب عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عید کے دن ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء کو جناب اللہ دیایو صاحب میمن کے دولت خانہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس عید پارٹی کے سلسلہ میں منعقد ہوا آپ نواب شاہ کے مخیر قومی کارکن اور اسلامی درد رکھنے والے وکیل ہیں۔ ملکی مشکلات اور دینی مہمات پر غور و خوض کے بعد قرار پایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کی مہم تیز تر کرنے کے لئے تین کمیٹیاں بنائی جائیں۔ چنانچہ تین تین افراد پر مشتمل تین کمیٹیاں مختلف مختلف وارڈوں میں کام کرنے کے لئے بنائی گئیں جن میں محترم ڈاکٹر نورانی صاحب جو کہ ایک خادم قوم اور مخلص سماجی کارکن ہیں۔ بنفس نفیس شریک ہوئے تمام معزز ممبروں نے مخلصانہ خدمات پیش کیں۔ محترم وکیل صاحب موصوف نے طعام سے حاضرین کی تواضع فرمائی اور اجلاس دعا پر برخواست ہوا۔

منڈی حاصل پور میں مولانا قمرالدین صاحب کا خطاب

منڈی حاصلپور میں عید الفطر کے موقع پر دس ہزار کے قریب پرسکون مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے خطیب شہیر محترم قاضی محمد قمرالدین صاحب صدر مبلغ مدرسہ مدینۃ العلوم و ممبر شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب نے فرمایا کہ (۱) مسلمانان کشمیر و قبرص و فلسطین پر اس وقت جو مظالم ہو رہے ہیں ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں ہماری ہمدردیاں مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔

(۲) حکومت فی الفور اعلان جہاد کرے یا ہمیں جہاد کی اجازت دے تاکہ مظلوموں کی امداد کو ہم پہنچ سکیں۔

(۳) ملک میں جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کرے۔ آپ نے اپنے خطاب میں آیات جہاد سے حاضرین کے دلوں کو گرما دیا۔ تمام حاضرین نے بلند آواز سے اس کی تائید کی۔ (ناظم نشر و اشاعت)

ایک مفید مشورہ

مکرمی آپ کے مؤقر جریدہ ہفت روزہ ترجمان الاسلام میں تمام اسلام پسند دوستوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کئی جماعتی احباب کے خطوط اور خالص دینی جرائد مثلاً خدام الدین۔ ترجمان اسلام ہفت روزہ دعوت وغیرہ میں انگریزی مہینہ کی تاریخ درج ہوتی ہے کتنی تعجب کی بات ہے کہ خالص دینی جرائد و اسلامی نظام کے کارکنان حضرات اسلامی سن کو استعمال کرنے کی بجائے انگریزی سن کو فروغ دیں تو پھر دوسرے مغربی تہذیب کے مقلدین کو ہم کیسے اسلامی تہذیب پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں گے اس لئے تمام دوستوں سے پرزور اپیل ہے کہ اسلامی سن کو فروغ دے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

فقیر محمد عمر سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ

مشورہ قابل قبول ہے اگرچہ اس میں چند در چند دشواریاں ہیں۔ مگر ان کی پرواہ کئے بغیر اسلامی روایات کو زندہ کرنا ضروری ہے (مدیر)

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب۔ جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے۔

حب عنبری - حب جدوار ہیں نزلہ۔ زکام۔ کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں رفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے۔ تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

حب نشاط افزا۔ یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت۔ یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں۔ سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت چھ روپے

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ۸

غلاف کعبہ کے بارہ میں مودودی جھوٹ کا طلسم پاش پاش ہو گیا

مکہ مکرمہ سے ایک پروفیسر صاحب مسمی مولانا فقیر محمد صاحب کا جو ابھی حج کو تشریف لے گئے ہیں خط آیا ہے کہ میں نے یہاں غلاف کعبہ پر یہ عبارت پڑھی

صُنِعَتْ هٰذِهِ الْكِسْوَةُ فِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ مَهْدَاهَا اِلَى الْكَعْبَةِ الْمُشَرَّفَةِ خَادِمُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ سعود بن عبد العزيز ابن السعود ۔

"بنایا گیا یہ غلاف مکہ مکرمہ میں اور اس کو کعبہ کے لئے ہدیہ کیا خادم حرمین شریفین شاہ سعود بن عبد العزیز بن سعود نے ۔"

میں حیران رہ گیا کہ وہ پاکستانی غلاف کدھر گیا ۔

(جناب آپ حیران نہ ہوں مودودیوں کا غلاف نہیں چڑھا تھا ۔ ان کو جھوٹ میں ید طولیٰ حاصل ہے جو لوگ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر تنقیدیں کریں ان کا یہی حال ہوتا ہے ۔ مدیر)

ایک غلط مسئلہ کی تصحیح

ترجمان اسلام جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا اخبار ہے ۔ اور اس کی پالیسی ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ کتاب و سنت اور سلف صالحین کی ہدایات و روایات کو محفوظ اور حقیقت پر قائم و باقی رکھا جائے ۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میری غیر حاضری میں کسی اخباری [illegible] کو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان سے ۲۴ فروری ۶۷ء کے ترجمان اسلام میں نقل کیا گیا اس میں اخیر میں یہ درج ہے " ایک شخص نے پوچھا کہ قرآن حادث ہے یا قدیم ۔ امام صاحب رح نے فرمایا حادث ہے ، سائل نے پوچھا کس طرح ۔ امام صاحب نے فرمایا اس لئے کہ قرآن خدا نہیں اور جو خدا نہیں وہ حادث ہے ۔"

بات یہ ہے کہ جو الفاظ ہمارے منہ سے نکلتے ہیں وہ تو حادث ہیں ، اور سیاہی سے جو مقدس حروف و نقوش قرآن پاک کی جلدوں میں موجود ہیں وہ بھی حادث ہیں ظاہر ہے کہ اگر قرآن سے مراد ہمارے الفاظ یا یہ تحریر ہے تو وہ حادث ہے ۔ مگر قرآن کو حادث کہنے میں سخت غلط فہمی ہو سکتی ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف غلط باتیں منسوب کر دینے سے صحیح نہیں ہو جاتیں ۔ اہل سنت والجماعت کا متفقہ مسلک یہ ہے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے اسی پر تو امام احمد حنبل رح کو جیل اور کوڑوں کی سزا ملی ۔ اس عبارت میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ قرآن خدا نہیں اور جو خدا نہیں وہ حادث ہے ۔ کیا اللہ تعالیٰ کی صفت علم اور قدرت کو خدا کہیں گے اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کا علم اور قدرت بھی حادث ہے (العیاذ باللہ) بات یہ ہے کہ قرآن پاک (ہمارے الفاظ نہیں بلکہ کلام الٰہی) صفات ذات سے کبھی علیحدہ نہیں ہو سکتیں ۔ صفات باری تعالیٰ کو بعض حضرات عین ذات بتلاتے ہیں بعض لا عین و لا غیر کہتے ہیں یہ نازک مسئلہ ہے ۔ میں حضرت مولانا مفتی عطاء محمد صاحب خلیفہ حضرت شیخ مولانا محمد عبد اللہ صاحب قدس سرہ (کندیاں شریف) ساکن چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا شکور ہوں کہ انہوں نے از راہ کرم اخبار کی غلطی پر متنبہ فرمایا ان کا مبارک خط اہل علم کے فائدے کے لئے درج کیا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے آمین ۔

گرامی نامہ یہ ہے :

محترم المقام حضرت الحاج مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی ۔ فقیر آپ کی توجہ ترجمان اسلام مورخہ ۲۲ رمضان المبارک کے صفحہ ۴ پر ایک قابل فوری التدارک کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے جس کا تدارک علی الفور قریبی اشاعت میں نہایت ضروری ہے ۔ وھو ھذا :۔

حضرت امام اعظم رح کی حق گوئی کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے انتہائے ذکر خیر اس پر ہوا ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام صاحب سے قرآن کے حادث ہونے یا قدیم ہونے کا سوال کیا ۔ حضرت امام ؒ نے جواب میں حادث ہونا ارشاد فرمایا ۔ سائل کے طلب دلیل پر انہوں نے قرآن کے غیر خالق ہونے کو دلیل حدوث مقرر فرمایا ۔ گذارش ہے کہ جواب اور اس کی دلیل دونو عقاید اہل سنت والجماعۃ کے سراسر خلاف اور اہل اعتزال کے عین مسلک ہیں ۔ ایسے خلاف حق عقیدہ اور اس کی دلیل کی نسبت امام الائمہ کی طرف بے بنیاد اور خلاف واقعہ ہے ۔

قرآن کو حادث کہنا مشہور عقیدہ اہل اعتزال "خلق قرآن" کی تعبیر ہے اسی طرح غیر خالق ہونے کو دلیل میں لانا ان کے مشہور مقولہ صفات اللہ غیر الذات سے ماخوذ ہے ان کے اس خلق اور حدوث کے عقیدہ کا منشاء قرآن کو مرکب من الحروف والاصوات قرار دینا اور کلام نفسی کے انکار پر ہے مگر " القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق " اہل سنۃ والجماعۃ کا ایک شعاری عقیدہ ہے جس کا منشا ثبوت کلام نفسی اور اس کے قدیم ہونے پر ہے ۔ بناء علی ہذا ایسے عقیدہ کی نسبت امام اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف کرنا بدیہی البطلان ہے ۔ خصوصاً جب کہ حضرت امام یوسف ؒ شاگرد اعظم حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کلمت اباحنیفۃ سنۃ جرداء فی ان القرآن مخلوق ام لا فاتفق رایہ و رائی علی ان من قال القرآن مخلوق فہو کافر قال ابو عبد اللہ رواۃ ھذا کلہم ثقات ۱۲ کتاب الاسماء والصفات للامام البیہقی ؒ ص ۱۸۵ طبع ہندوستانی ۔

حضرت امام اعظم رح کے اس فیصلہ کے ہوتے ہوئے ان کی طرف عقیدہ حدوث قرآن کی نسبت بلا ریب غلط صریح اور تسامح قبیح ہے ۔ ترجمان اسلام میں ایسے بے بنیاد مسائل کا آجانا سخت مضر ہے ۔ اس لئے اس غلطی کا استدراک نہایت ضروری ہے ۔ وباللہ التوفیق ۔ والسلام

عطاء محمد عفی عنہ ۔ جامع مسجد چودھواں ۔
ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

سوات میں عید الفطر

اہل اسلام کے جذبات

مورخہ ۱۵ فروری ۶۷ء بروز ہفتہ ریاست سوات کے کونے کونے میں عید الفطر نہایت ہی احترام اور جوش کے ساتھ منائی گئی ۔ نماز عید کے بعد عوام نے نہایت عجز اور زاری کے ساتھ مسلمانوں اور پاکستان کے تمام شہریوں کے لئے امن و سلامتی اور فتح و نصرت نیز پاکستان کی بقا استحکام اور باطل کے مقابلے میں غلبے کی دعائیں کیں ۔ محشرستان بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے حالات پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا

عالیجناب والی سوات دام اقبالہ کے خطیب مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ۔ ہم علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہہ دیتے ہیں کہ پاکستان کی آزادی اس وقت تک مکمل نہیں ۔ کہ جب تک ہم بھارت میں مقیم مسلمانوں کے حقوق اور کشمیری مسلمانوں کو بھارت کے ظالمانہ پنجے سے نجات دلا کر انہیں ان کا پیدائشی حق خود اختیاری نہ دلا دیں ۔ آگے چل کر مولانا عزیز الرحمان صاحب نے فرمایا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر اور قبرص سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ وہ مسلمانوں کے لئے تیر و نشتر سے کم نہیں فرزندان اسلام کو ہر طرح مبتلائے مصائب و آلام بنایا اور ستایا جا رہا ہے ۔ نہتے مسلمانوں پر گھنٹوں مسلسل گولیاں چل رہی ہیں ۔ مسلمانوں پر بھاری جرمانے کئے جا رہے ہیں مسلمانوں کو مختلف المیعاد سزائیں دی جا رہی ہیں ۔ مسلمانوں کے مکانوں کو آگیں لگائی جا رہی ہیں ۔ ان کو گھروں سے بالجبر نکالا جا رہا ہے اور کھلے میدانوں میں چھوڑ کر بے سر و سامانی کی حالت میں ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے

محترم خطیب صاحب نے فرمایا کہ ہم آج کے متبرک دن خدا کے حضور میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دست بہ دعا ہیں کہ یا الٰہ العالمین دنیا کے مسلمانوں کو اتحاد اور اتفاق کے رشتے میں دین محمدی کے احیاء کے لئے منسلک فرما دے ۔ اور مظلوم مسلمانوں کو امن اور سلامتی نصیب فرما دے آمین ۔

آخر میں اعلان کیا گیا کہ یہ عظیم اجتماع بھارتی ہندوؤں پر واضح کرتا ہے کہ بھارت کے مسلمانوں کو ایک قوم بنانے کا شوق خود ان کی لٹیا ڈبو دیگا مسلمانان عالم کا بھی آقا و مولیٰ ہے جب ہم اللہ کا نام لے کر اٹھیں گے تو اللہ کی مدد سے باطل پس کے رہ جائے گا ۔

آگر پہلو میں دل ہو اور تڑپ اسلام کی دل میں برس سکتا ہے ابر رحمت پروردگار اب بھی فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی اچھالی جس نے ہر طوفان میں کشتی اہل ایمان کی مسلمانوں کا بیڑا کر وہی سکتا ہے پار اب بھی

اس مبارک اجتماع سے مخاطب ہوتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہمیں امید ہے کہ نمائندین اقوام عالم اب بھارتی مسلمانوں اور کشمیریوں کے اس صاف اور سادہ مطالبہ کو فرقہ پرستی یا کوئی دوسرا اپنا اختراعی نام دے کر رد کرنے کی سعی نہ کریں گے ۔ ورنہ یو ۔ این ۔ او کے وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچیگا

اس مبارک اور عظیم اجتماع میں سوات کے جواں بخت حکمراں بھی ادائے فریضہ نماز کے لئے تشریف فرما تھے ۔

حافظ احمد نیوز ایجنٹ منگورہ ۔ سوات سٹیٹ
تسنیم الحق نمائندہ برائے سیدو شریف

جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگا دیا گیا ہے ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے ۔ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر وی ۔ پی کے خرچ سے بچ سکتے ہیں ۔ (ناظم)

Scanned with CamScanner

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE.

Volume: 7 | 28 February 1964, 14 Shawal 1383, Hijri. | Price 12 Paisa No: 8

مصر کا صدر ناصر

آج دنیا کے بڑے بڑے نامور اور غیر معمولی کارنامے انجام دینے والوں کی فہرست بنائی جائے تو سر فہرست مصر کے صدر ناصر ہونگے ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ صدر ناصر صحابی یا فرشتہ ہے ۔ اس سے اور انسانوں کی طرح غلطیاں اور کمزوریاں بھی صادر ہو سکتی ہیں مگر استبداد و غلامی کے اس آخری دور میں جب کہ سینکڑوں برس کے بعد محکوم و خوابیدہ اقوام نے انگڑائی لی ہے اور اچانک خواب غفلت سے چونک کر انھوں نے اپنی حیات و حریت کے سامان مہیا کئے اور بمشکل اپنے پاؤں پہ کھڑی ہوئیں ۔ جب کہ حاکم و جابر دل پھر ان کو جبر و اکراہ یا سحر و فریب سے دام تزویر میں پھنسانا چاہتے ہیں ۔ اقوام ملل کی اس کشمکش حیات میں جو شخص کمزوروں کا سب سے بڑا سہارا اور دشمنوں کی آنکھوں کا کانٹا ثابت ہوا ہے وہ مصر کا صدر ناصر ہے نصرہ اللہ تعالیٰ نصراً عزیزا ۔

مصر، پاک و ہند اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک نے قریب قریب ایک ہی زمانہ میں طوق غلامی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کیا ہے ۔ چین اگرچہ غلام نہ تھا مگر اس کی آزادی غلامی سے بدتر تھی اس نے بھی غیر ملکی سیاسی و اقتصادی بوجھ سے اسی زمانہ میں نجات حاصل کی ۔ روس اگرچہ آزاد اور مضبوط ملک تھا مگر زار روس کے شخصی استبداد اور ظلم کا تختہ مشق بنا ہوا تھا ۔ وہ جاگا تو زار روس اور راسپوٹین کی وجہ سے ملوکیت اور مذہب دونوں سے بیزار ہونے کی وجہ سے سیدھے دہریت و الحاد کی گود میں جا گرا اب اس نے اگرچہ مذہب سے انکار کیا مگر ایک نئے مذہب اشتراکیت کی بنیاد رکھدی اور اس نئے مذہب کی بدولت انہوں نے غریب عوام کو ساتھ ملا کر ایک عالمگیر طاقت قائم کردی ۔

ان کی طرح اور بھی بیسیوں ممالک ہیں جو صدیوں کے بعد گورے چمڑے والوں سے آزاد ہوگئے ہیں ۔ امریکہ ایک بنیا تھا وہ زرخیزی زرپاشی اور صنعتی ملک ہونے کی حیثیت سے سب سے آگے تھا ۔ مگر فوجی لحاظ سے اس کی شہرت نہ تھی اور وہ سیاسی اعتبار سے برطانیہ کا پیرو تھا ۔ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں میں اس کی جنگی ساکھ قائم ہوگئی اور جرمنی کے نمونے دیکھ کر اس نے بے پناہ سامان جنگ بنا کر اقوام عالم میں صف اول کی جگہ حاصل کرلی ۔

آپ سمجھے کہ ان ممالک نے جو ترقی کی اس کے لئے قدرتی وسائل اور ذرائع کی فراوانی تھی ۔ چین کی آبادی ستر کروڑ ہے ۔ امریکہ میں اربوں ڈالر صرف جنگی سامان کے لئے وقف ہیں روس دنیا کا وسیع ترین ملک ہے اور قدرتی وسائل سے مالا مال ۔ ان کی ترقی ۔ آزادی اور قوت کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے ۔ مگر مصر کے اس ناصر عالم اسلام کے اس بطل جلیل ۔ عرب کے اس مایہ ناز فرزند کو قدرت نے جو امتیاز و خصوصیت بخشی ہے وہ کسی میں نہیں ہے ۔ کم و بیش ایک ہی کروڑ کی آبادی ہے ۔ دشمنوں سے گھرا ہوا ملک ہے ۔ یہود و سائل کا

(باقی صفحہ پر)

چواین لائی کا ورود

چین ایشیا میں قدیم سے بہت بڑا ملک ہے پچھلے ہزار سال سے اس عظیم ملک کو بیرونی دنیا نوچنے کی کوشش کرتی رہی اور اہل چین خواب غفلت میں پڑے رہے مگر اب یہ بیدار ہو چکے ہیں انھوں نے تھوڑے عرصہ میں جس کارکردگی اور اولوالعزمی کا ثبوت دیا ہے وہ قابل تعریف ہے ۔ برطانوی شہنشاہیت کے زوال کے بعد کل تک دنیا میں دو طاقتیں بڑی گنی جاتی تھیں ۔ روس و امریکہ اور بھارت کو بھی اپنے بڑے ہونے کا دھوکہ تھا ۔ مگر آج چین کو تیسری بڑی طاقت ماننے کے لئے دنیا مجبور ہے اس نے بھارت کی غلط فہمی بھی دور کردی ہے ۔ چوتھی بڑی طاقت عالم اسلام کی ہے جس کے اتحاد کی بنیاد پڑ گئی ہے عرصہ دراز کے بعد پاکستانی سیاست صحیح رخ پر آئی ہے اور یہ سب ماننا پڑیگا کہ پاکستانی نازک اور الجھی ہوئی سیاست کی کشتی کو بھنور سے نکال کر آزاد خارجہ پالیسی کی شاہراہ پر ڈال دینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے صدر ایوب خاں کو عطا فرمائی اور اگر ہمارے محترم صدر صاحب اسلامی روایات کے احیاء کے لئے بعض علماء کرام کے مشوروں سے عمل پیرا ہوجاتے تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آج پاکستان اپنے اس فرزند جلیل کی رہنمائی میں عالم اسلام کا قائد ہوتا ۔

بہرحال ہماری صحیح خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے تعلقات ہمسایوں سے بہت بہتر ہیں ۔ چین کے وزیر اعظم کا پاکستان میں ورود معمولی بات نہیں ہے کتنے ہی بڑے لوگوں کے سینوں پر سانپ لوٹا ہوگا ۔ وہ لاہور بھی آئے اور ہر جگہ ان کا شایان شان استقبال کیا گیا ان کو مغربی پاکستان اسمبلی نے خطاب کرنے کی دعوت دی تھی وہ ۲۴ فروری کو مع اپنے رفقاء اور عزت مآب گورنر صاحب مغربی پاکستان اسمبلی ہال دس بجے تشریف لائے ۔ جناب محمد انور صاحب سپیکر نے اردو میں سپاسنامہ پڑھا شیخ مسعود صادق صاحب ۔ اور خواجہ محمد صفدر صاحب نے اردو میں معزز مہمان کو خوش آمدید کہتے ہوئے چین و پاکستان کے تعلقات کا خیر مقدم کیا آخر میں چواین لائی نے چینی زبان میں مفصل تقریر کرتے ہوئے قیمتی خیالات کا اظہار کیا ۔

پشاور پولیس کی کارستانی

پشاور تھانہ ہشت نگری گیٹ کی پولیس نے چند دن پہلے معزز شہریوں کی عزت و آبرو کو جس طرح لوٹا ہے اب تحقیقات کی آڑ میں اس پر پردے ڈالے جا رہے ہیں ۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۳ فروری کو ڈی ایس پی نے تھانہ کے اندر بیٹھ کر بیانات لئے ظاہر ہے کہ پولیس کی قلم بند کی ہوئی شہادتوں کو دیکھنے سے حقیقت کا کیا پتہ لگ سکتا ہے ۔ مظلوم شہریوں کو کوئی اطلاع نہ دی گئی اور جب ملک امان اللہ خاں نے دور جامع مسجد سے حالات کو دیکھا تب ایس ۔ ایچ ۔ او نے ان کو تھانہ میں بلایا معمولی گفتگو کے بعد ڈی ۔ ایس ۔ پی نے کہا کل ۴، فروری کو تم لوگ شہادتیں پیش کرنا ۔ مگر پھر بجائے ۴، فروری کے ۱۰ فروری کو آئے ۔ جس پر امان اللہ خاں نے درخواست دی کہ ہم کو آزادانہ تحقیقات مطلوب ہے اس لئے آزاد کمیشن ہو یا عدالت میں بیان دیا جا سکتا ہے ۔ حضرت مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی نے ڈی ۔ ایس پی سے فرمایا ۔ کہ آپ اپنے طور سے تحقیقات فرمائیں ۔ چنانچہ ڈی ۔ ایس ۔ پی اس موقعہ پہ گئے جہاں پولیس نے پردہ دار مکان میں بے جا اور بلاوجہ مداخلت کرکے پشاور شہر میں شہریوں کی عزت و آبرو کے خلاف نئی مثال قائم کی ۔ تعجب ہے کہ ڈی ۔ ایس ۔ پی نے تین مردوں کی شہادت لی اور محلہ بھر کی مستورات کے بیانات پر کوئی توجہ نہ دی ۔

ہم پولیس کے ذمہ دار اور انصاف پسند افسروں سے عرض کرتے ہیں کہ محکمہ پولیس کی اصلاح اور نیک نامی اسی میں ہے کہ وہ ماتحت عملہ کی پردہ داری نہ کریں بلکہ ان کی بدعنوانیوں پر سختی سے گرفت کریں ۔

(ادارہ)

— قاہرہ (مصر) کو —

قائدین جمعیۃ علماء اسلام کی روانگی

قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان ۲ مارچ کو جامعہ ازہر کی ایک تقریب میں شرکت کے لئے پہنچ رہے ہیں پاسپورٹ میڈیکل سرٹیفکیٹ وغیرہ انتظامات مکمل ہو رہے ہیں ۔ اب دونوں حضرات لاہور ہی سے ہوائی جہاز پر سوار ہونگے ۔ تاریخ روانگی کی اطلاع ویزا آنے کے بعد دی جاسکے گی ۔

خالص سونے و چاندی کے بہترین زیورات
کی بااعتماد دوکان جہاں سے آپ کو
ہر قسم کے زیور آرڈر پہ تیار مل سکتے ہیں
عبدالرحمان زرگر دوکان [illegible]
بھابڑہ بازار ۔ راولپنڈی

Scanned with CamScanner

238

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جاری کردہ حکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام
لاہور

نگران:- مولانا غلام غوث ہزاروی

قیمت بارہ نئے پیسے

جلد ۷ ◎ ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۸ اگست سنہ ۱۹۶۴ء ◎ نمبر ۳۲

ترجمانِ اسلام کو
روزنامہ کرنے کی تجویز

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۵-۶ جولائی ۱۹۶۴ء میں یہ بات منظور کر لی ہے کہ ہفتہ وار ترجمان اسلام کو روزنامہ کر دیا جائے اور اس کو شرکت کے طور پر چلایا جائے جس کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس کے دس دس روپے کے حصے مقرر کر دیئے جائیں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے ۱۰۰ سو حصے لینے منظور کئے۔ اور دوست بھی حصے لے رہے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں سے برابر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

تمام دوستوں سے عرض ہے کہ جتنے حصوں میں شریک ہو سکیں دفتر کو اطلاع دیں اور رقوم روانہ کر دیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ فیصلہ سخت ضرورت کے تحت ہوا ہے۔ آج کل کوئی جماعت اخبار کے بغیر نہیں چل سکتی۔ مگر آج دنیا والے اسلام سے جتنے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی تناسب سے وہ علماء دین اور ان کی خبروں سے بھی لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ اتنے پر ہی بس نہیں کہ ان کی خبریں کم شائع کی جاتی ہیں بلکہ ان کے خلاف بالکل من گھڑت اطلاعات لادینی سازش کے تحت شائع کی جاتی ہیں۔ تمام دینی غیرت رکھنے والے بھائیوں کا فرض ہے کہ روزنامہ "ترجمانِ اسلام" کے خریدار بنیں اور اس کے حصے خریدیں۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

قاضی محمد بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

اولیاء اللہ اور فقراء کے فضائل

کتاب اللہ میں ثبوت

(۱) اُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ لوگ اُن کے ساتھ ہیں۔ جن پر اللہ تعالٰے نے انعام فرمایا ہے۔ اور وہ نبی، صدیق، شہداء اور نیک بندے ہیں۔ اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور اللہ ہی جانتا بس کرتا ہے۔

(۲) اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ آگاہ ہو جو اولیاء اللہ ہیں۔ اُن پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ نہیں بدلتیں اللہ کی باتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۳) اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۔

اور فرمایا کہ (اے ابلیس) جو میرے ہیں۔ اُن پر تیرا قابو نہیں ہے۔

(۴) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور فرمایا۔ جن لوگوں نے ہماری راہ میں مشقتیں اٹھائیں۔ ہم انہیں اپنے رستے ضرور دکھائیں گے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

(۵) يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ

اور فرمایا۔ اللہ تعالٰے انہیں دوست رکھتا ہے۔ اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں۔

(۶) رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۔

اور فرمایا۔ مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے اللہ کے عہد کو سچ کر دکھایا۔

(۷) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

اور فرمایا۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہے۔ پھر اسی عقیدہ پر جمے رہے۔ ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو۔ اور اس جنت کا مژدہ سنو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا اور آخرت کی زندگی میں۔ اور ہر شے تمہارے لئے موجود ہو گی۔ جس کا تمہارا جی چاہے اور جو تم مانگو۔ وہاں تمہارے لئے موجود ہے۔ یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے بطور مہمانی کے لئے۔

(۸) مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور فرمایا اہل کتاب میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو راتوں میں کھڑے پڑھتے رہتے ہیں اللہ کی آیتیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نیک بات کا حکم کرتے ہیں اور بُری بات سے رُکتے اور نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں۔ اور یہی لوگ نیک بندوں میں سے ہیں۔

(۹) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا ۔

اور فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو اُن لوگوں کے ساتھ روکیں۔ جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ اور تمہاری آنکھیں اُن سے نہ پھریں کہ آپ دنیا کی زندگی کی آرائش کے طالب ہو جائیں۔ اور نہ اطاعت کیجئے اُس کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل بنا دیا۔

(۱۰) لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۔

اور فرمایا۔ خرچ کیا کرو اُن مفلسوں پر جو اللہ کی راہ میں روکے ہوئے ہیں زمین پر چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں بے سوالی کی وجہ سے مالدار سمجھے۔ آپ انہیں اُن کی صورت سے پہچان جائیں گے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے.....

ان آیتوں کے علاوہ اور بہت سی آیتیں ہیں۔ جن سے فقراء اور اولیاء کے فضائل ثابت ہوتے ہیں۔ مگر ہم ان دس آیتوں پر ہی بس کرتے ہیں۔

احادیث

اہل اللہ سے عداوت خدا سے لڑائی مول لینی ہے

رُوِّيْنَا فِىْ صَحِيْحِ الْبُخَارِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَىَّ عَبْدِىْ بِشَىْءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّذِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِىْ اَعْطَيْتُهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ لَاُعِيْذَنَّهٗ

صحیح بخاری میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ جو میرے ولی سے عداوت باندھے۔ تو میں اُسے اپنے سے لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں۔ اور جن عملوں سے میرا بندہ مجھ سے قرب طلب کرتا ہے۔ ان میں سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ عبادتیں ہیں۔ جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ اور جب ہمیشہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب طلب کرتا ہے۔ تو میں اُسے چاہنے لگتا ہوں۔ اور جب میری محبت بڑھتی ہے تو میں اُس کا کان ہو جاتا ہوں کہ وہ اُس سے سنتا ہے اور اُس کی آنکھ ہو جاتا ہوں کہ وہ اس سے دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں کہ اُس سے پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں کہ اُس سے چلتا ہے۔ اور اگر کچھ مجھ سے مانگتا ہے تو دیتا ہوں اور جو پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں۔

(۲) رُوِّيْنَا فِىْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے ایسے شخص ہیں کہ پریشان بال میلے کچیلے، دروازوں سے دھکیلے گئے ہیں کہ کسی کو اُن کی کچھ پرواہ نہیں (اور اللہ کے نزدیک اُن کا ایسا مرتبہ ہے کہ) اگر اللہ پر اڑ کر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ضرور اُن کی قسم کو سچا کر دے۔

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۸ اگست ۱۹۶۴ء

وقت کا تقاضا

آپ کو کیا کرنا چاہیئے؟

اگر اس دعوے میں ذرہ بھر بھی صداقت کا عنصر موجود ہے کہ پاکستان کا قیام ایک خاص نظریہ، ایک خاص طرز زندگی، ایک خاص نظام حیات کو بروئے کار لانے کے لئے عمل میں آیا ہے۔ تو اس تلخ حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ گزشتہ سترہ سال میں اس سمت کوئی ایک قدم بھی نہیں اٹھایا گیا ہے۔ بلکہ جو کچھ ہوا ہے۔ وہ اس کے برعکس ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں نے ۔ مذہبی پیشواؤں اور سیاسی قائدین نے پیہم ایسی شدید غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے ہولناک نتائج بالآخر نمودار ہو کر رہے۔ وہ پورے ہندوستان میں اپنی پوزیشن کو قائم و برقرار نہ رکھ سکے۔ ان کا اثر و رسوخ مضمحل ہو کر رہ گیا وہ روز بروز شدت سے یہ محسوس کرتے رہے کہ ان کی اسلامی زندگی اور اسلامی مستقبل خطرات کی زد میں ہے۔ وہ از سر نو اس کے احیاء و غلبہ کے آرزومند تھے۔ لیکن وقت کی شاطرانہ سیاست نے ان پر ہر چہار طرف سے یلغار کر دی۔ بالآخر پاکستان کے قیام میں انہیں اپنے روشن مستقبل کی جھلک دکھائی دی: تاکہ وہ اطمینان سے اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو جمع کر سکیں۔ اور اپنی عظمت رفتہ کی بحالی کا سامان بہم کر سکیں۔ لیکن کیا گزشتہ سترہ سالوں میں اس مقصد کی طرف کوئی پیشقدمی کی گئی؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہی پایا جائے گا۔

پاکستان ایک محدود خطۂ زمین میں محصور ہونے کے لئے نہیں حاصل کیا گیا تھا۔ دو جغرافیائی خطوں کی علیحدگی کے لئے عمل میں نہیں آیا تھا۔ سیاسی طالع آزماؤں کی آماجگاہ کے لئے نہیں بنایا گیا۔ معاشی استحصال کنندگان کی شکارگاہ کے طور پر تشکیل نہیں کیا گیا۔ اخلاقی بے راہ روی اور مذہبی انارکی کے لئے وجود میں نہیں آیا تھا۔ ایک اعلیٰ تر مقصد اور مقدس نصب العین کے لئے قائم ہوا تھا۔ ایک علیحدہ خطۂ زمین سے اس کی تاسیس و ترقی کا آغاز اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ اس کی نظریاتی وسعت اور اس کا حلقۂ دعوت و عمل پورے برصغیر ہی نہیں بلکہ براعظم ایشیا کی سرحدوں سے بھی آگے نکل جائے گا۔ پاکستان کا بقا و استحکام اس کے آگے بڑھتے رہنے میں ہی ہے۔ وہ اگر اپنے مقصد و نظریہ کو توسیع نہیں دیتا ہے۔ تو اس کی جغرافیائی حدیں اس کے تحفظ کی ضمانت نہیں ثابت ہو سکتیں۔ پاکستان ایک چیلنج کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا۔ اس کے بارے میں شکوک و شبہات جب ہی نادرست ثابت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ پاکستان کا مقصد و نظریہ اور اس کا عالمگیر اسلامی مشن عملی صورت میں قائم ہو جائے۔ اور ایک مثالی اسلامی ریاست کی شکل اختیار کر لے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس سلسلے میں جلد سے جلد عملی اقدامات کر کے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے۔ ہم نے گزشتہ ۱۷ سال کے اندر ہر قسم کے جتن کر کے دیکھ لئے۔ مغربی تہذیب و تمدن اور مغربی نظام سیاست پر مبنی اداروں کے قیام اور انصرام پر ہم اب تک بھروسہ کرتے رہے۔ انہیں کے فروغ و نشوونما میں لگے رہے۔ اور انہیں کو اپنے وطن کی ترقی کی اساس بناتے رہے۔ ان اسباب کار کو آگے بڑھاتے رہے۔ جو خالصتاً مغربی فکر و مغربی معاشرت میں پلے اور ان سے یہ توقعات قائم کیں۔ کہ وہ اس ملک کو اسلامی سیاست کے سانچے میں ڈھال . . . . . . اور یہاں عوامی ترقی و خوشحالی کی راہ ہموار کر سکیں گے۔ لیکن ۱۷ سال کے نتائج ہمارے سامنے موجود ہیں۔ دینی اور اخلاقی اعتبار سے آج ہم جتنے دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ اپنی ملی تاریخ کے نازک سے نازک دور میں بھی اتنے دیوالیہ نہیں ہوئے تھے۔ کونسی برائی، کونسی بے حیائی، کونسی خرابی، کونسی بے غیرتی ہے۔ جو آج ہمارے یہاں نہیں پائی جاتی۔ معاشی و اقتصادی بدحالی کے ساتھ ساتھ عوام دشمنی کا ہر اقدام بے باکی و آزادی سے روا رکھا جا رہا ہے۔ اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اس بے یقینی اور بے اعتمادی کی فضا کو دیکھ کر دین و ایمان کے بے شمار رہزن اپنی اپنی آستینیں چڑھا کر نکل آئے ہیں۔ عیسائیت علیحدہ پر تول رہی ہے۔ مرزائیت جدا تاک میں لگی ہوئی ہے۔ بہائیت نے بھی موقعہ تاڑ کر اپنے پر پھیلانے شروع کر دیئے ہیں۔ انکار سنت اور انکار سلف کے فتنوں نے قلعۂ اسلام و ملت میں جگہ جگہ شگاف ڈالنے کی ظاہر و باطن مہم شروع کر رکھی ہے۔ چھوٹے چھوٹے فرقہ پرستانہ گروہوں نے عیارانہ طور پر اپنے اپنے اثر و رسوخ کے جال پھیلائے ہوئے ہیں۔ اس ہمہ گیر و پُر تشویش صورت حال سے نہ صرف عام حالات میں اثر پذیر ہو رہے ہیں بلکہ انتظامی معاملات بھی متاثر ہیں۔ اس پر مستزاد ملک کی وہ غیر متوازن اقتصادی پالیسی ہے۔ جس نے ایک چھوٹے سے طبقہ کو نہایت درجہ امیر و کبیر اور عوام کی اکثریت کو پریشان حال بنا کر رکھ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر طرف مایوسی اور بددلی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اعتماد و عزم کی روح پامال ہو گئی ہے پھر یہ کہ حکام و عوام کے درمیان باہمی بھروسہ کا جذبہ مفقود ہے۔ اور ہر فرد کو نظم و نسق کا گلہ ہے۔ ان حالات میں امید کی ہلکی سی کرن آنے والے انتخابات سے وابستہ ہے۔ یہ توقع بے جا نہیں ہے۔ کہ سالہا سال کے پیہم تجربات و نقصانات کے بعد عوام اپنے ایسے نمائندہ منتخب کریں گے جو دین و دنیا دونوں اعتبار سے قابل اعتماد ہوں۔ قوم اب تک ایسے افراد کے حق میں ووٹ دیتی رہی ہے۔ جو دنیاوی وجاہتوں کے حامل تھے۔ اس امید پر کہ ایسے لوگ اپنی معاشی و اقتصادی طرف سے فارغ و مطمئن ہیں۔ اور یہ صرف عوام کی خدمت کے کام ہی انجام دیں گے۔ اور دین کو غالب لانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن بار ہا کے تجربہ کے باوجود یہ امید بر نہیں آئی۔ اس کے برعکس حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ آزمودہ را آزمودن جہل است کے مصداق نیز اس لئے کہ اب مزید تجربہ کرنے کی سکت قوم و ملت میں باقی نہیں رہی ہے بہتر یہ ہے کہ انتخابات کے وقت صرف اس بات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ امیدوار، دیندار، دین کا عالم اور صاحب دیانت و امانت ہو۔ اس پر ہی قوم و ملت کی نجات کا دارومدار ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ہر جگہ اس مہم میں عوام کی اعانت کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور عوام سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔ وقت کا تقاضا اور اسلام کا مطالبہ یہی ہے۔ (ک)

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا پندرہ روزہ اجتماع

۶/۷ اگست کی درمیانی رات کو جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ کا پندرہ روزہ اجتماع ہوا۔ حضرت قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ ہذا نے جماعتی اور ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ بجٹ اجلاس پر حضرت مفتی محمود صاحب کی تقریر سنائی گئی۔ حاضرین نے حضرت مفتی صاحب کی ملک کی طرف سے عموماً اور ضلع ہذا کی جانب سے خصوصاً صحیح نمائندگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ ازاں بعد نیا عہد کیا گیا۔ کہ بلا عذر شرعی کے نماز باجماعت ترک نہیں کریں گے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) مولانا عبدالقدوس صاحب خطیب جامع مسجد ڈیرہ اور شیخ عزیز الرحمان صاحب کی گرفتاری پر سخت افسوس ہے۔ اس اجتماع کے خیال میں یہ ضروری ہے۔ کہ ضلع کے نئے حکام اور جناب کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ ڈیرہ ڈویژن جو ذاتی طور پر دینی رجحانات رکھنے والے اور علماء اور اصحاب تقویٰ کے قدردان بتائے جاتے ہیں۔ ان حضرات کو ضمانت پر رہا کر کے کھلی عدالت میں صفائی کا موقع دیں۔

(۲) ممبران قومی اسمبلی سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ وہ حسب وعدہ بلائے سابقہ عائلی قوانین میں شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ترمیمی بل پیش کر کے اسی اجلاس میں پیش کرائیں۔ اور اس خلاف اسلام قانون سے مسلمانان پاکستان کو نجات دلا کر اپنا اسلامی فریضہ ادا کریں

آخر میں "ترجمان اسلام" جو جمعیۃ نے اخبار کو روزنامہ بنانے کی غرض سے شرکت کمپنی کا اعلان کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی اس میں اپنے مقدور بھر حصے لے گی۔ ستر اسی کے قریب ارکان نے باوجود سخت گرمی اور دن کو زراعت میں مشغول ہوتے ہوئے شرکت کی۔ اور گیارہ بجے رات اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

از دفتر
جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

متفرقات

جامعہ قاسمیہ غلام محمد کالونی کا جلسہ

ضلع لائلپور کی مشہور و معروف دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ غلام محمد کالونی کا پانچواں سالانہ تبلیغی اجتماع بتاریخ ۴، ۵، ۶ ستمبر ۲۶، ۲۷، ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام دھوبی گھاٹ منعقد ہوگا۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ جانشین حضرت شیخ التفسیر مولانا عبداللہ صاحب انور۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری علامہ دوست محمد قریشی۔ علامہ قاسم الدین۔ علامہ عبدالشکور دین پوری۔ مولانا فاضل رشیدی۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب۔ سید امین گیلانی۔ کمتر سیالوی جناب چشتی و دیگر علماء و شعراء شرکت فرمائیں گے خطبہ جمعہ حضرت علامہ قریشی صاحب دیں گے پہلا اجلاس ۹ بجے صبح بروز جمعہ شروع ہوگا۔

(ناظم اعلیٰ جامعہ قاسمیہ غلام محمد کالونی
لائلپور)

کھرڑیانوالہ میں تبلیغی جلسہ

۲۹، ۳۰ اگست بروز ہفتہ، اتوار کھرڑیانوالہ لائلپور میں دو روزہ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری مولانا لال حسین صاحب اختر، مولانا مفتی زین العابدین صاحب۔ مولانا تاج محمود صاحب مولانا انیس الرحمٰن صاحب و مولانا امین احسن گیلانی شرکت فرما رہے ہیں۔ جلسہ گاہ میں مستورات اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔

ٹیکسلا میں جلسہ سیرت النبی

ٹیکسلا میں ۲۶/۲۷ اگست کی درمیانی رات کو ایک جلسہ سیرت النبی منعقد ہو رہا ہے جس میں علامہ عنایت اللہ گجراتی اور دیگر علماء شرکت کر رہے ہیں۔ (عبدالکریم ناظم تنظیم اہلسنت ٹیکسلا)

قرارداد تعزیت

ہم رضاکاران جمعیۃ علماء اسلام کے حلقوں میں یہ خبر نہایت صدمہ سے سنی جائیگی۔ کہ محترم محمد یوسف صاحب جو نہایت مخلص باعمل جمعیۃ کے کاموں میں سرگرم تھے قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انصار الاسلام کے تمام رضاکار مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔

حافظ محمد ثاقب سالار اعلیٰ جمعیۃ
علماء اسلام گوجرانوالہ

مسلمانان روجھان کی قراردادیں

مسلمانان روجھان کا آج یوم الجمعہ کو ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

مسلمانان روجھان کا یہ عظیم اجتماع قادیانیوں کے رسالہ کی ضبطی پر گورنر مغربی پاکستان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور مرزائی پروپیگنڈے کو سخت نفرت اور شر انگیزی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس اقدام پر گورنر کو مستقیم رہنے کی اپیل کرتا ہے۔ تاکہ ملک و ملت کی سلامتی میں فرق نہ آسکے۔

(۲) مفتی محمود صاحب کے اس بیان کی پوری تائید کرتا ہے۔ کہ اگر عائلی بل غیر اسلامی ہو۔ تو سول نافرمانی کی جائے گی۔ اور نوابزادہ نصراللہ کے تردیدی بیان کو نفرت سے دیکھ کر نوابزادہ سے ہمدردی کے ساتھ اپیل کرتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کر کے اپنی آخرت کو خراب نہ کریں۔ اور جمعیۃ پر عوام کو پورا اعتماد حاصل ہے۔ سلف صالحین کی صرف یہی ایک جماعت ہے۔ جس نے ہر فتنہ کی خبر دے کر مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے سے محفوظ رکھا۔

(۳) مطابق خبر دعوت لاہور ۳/۷/۶۴ کہ مقام گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے قریب حضرت فاروق اعظم کا پتلا بنا کر گلے میں جوتیوں کا ہار پہنایا گیا۔ پھر آگ میں جلایا گیا۔ یہ ارتکاب سواد اعظم اہلسنت کے لئے دل آزار ہونے کے علاوہ چیلنج کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس مقدمہ کو جرگہ کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ سبق آموز سبق دے کر ملک و ملت کو فرقہ وارانہ فساد سے بچایا جائے اور مقامی جانبدار افسران کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔ امید ہے کہ گورنر صاحب ضرور اور جلدی توجہ مبذول کریں گے۔

(۴) یہ اجتماع منعقدہ علماء پر پابندی کو بالکل نامناسب خیال کرتا ہے۔ اور حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ پابندی ہٹا کر اس کو اسلامی شعور پیدا کرنے کی راہ ہموار کی جائے۔

(۵) مقامی حالات کے مطابق ایک تبلیغی جماعت کی تشکیل کی گئی۔ جس کے عہدیداران ذیل ہیں

(۱) امیر جماعت حاجی الحرمین مولانا فیض اللہ صاحب
(۲) نائب امیر حاجی ملک اللہ وسایا صاحب
(۳) ناظم۔ ملک محبت صاحب ہیڈ ماسٹر
(۴) سیکرٹری۔ صوفی عبدالغفور صاحب نکاملاً

(مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان)

سیرت النبی کا جلسہ

سبی۔ مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم سبی میں سیرت النبی کا دو روزہ اجلاس مورخہ ۳۱ جولائی اور یکم اگست ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی اور حضرت مولانا شریف اللہ صاحب رحیم یار خاں سے تشریف لا کر جلسہ میں شرکت فرمائی بعد نماز جمعہ حضرت مولانا شریف اللہ صاحب سیرت نبی پر مدلل تقریر فرمائی۔ اور رات کو بعد نماز عشاء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی سیرت پاک پر قرآن و حدیث کی روشنی میں زبردست تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کرنے سے پہلے جمعیۃ علماء اور اراکین مدرسہ سے آئندہ ہونے والے الیکشن کی بابت تبادلہ خیالات فرمایا۔ اور بنیادی جمہوریت کا مقصد سمجھایا اور فرمایا کہ نیک اور مخلص لوگوں کو الیکشن میں منتخب کریں۔ کیونکہ بنیادی جمہوریت کا ملک کے مستقبل میں بڑا دخل ہے۔ تاکہ ملک کی ترقی اور عوام کی بہبودی کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔ اس کے بعد جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مسلمانوں کے دین ایمان کی سلامتی علماء حق کے ساتھ منسلک ہونے میں ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۝ کہ عقل سلیم علماء کا خاصا ہے۔ جب خود خداوند عالم نے عالموں کی تعریف فرمائی ہے۔ تو پھر ہم کس باغ کی مولی ہیں کہ علماء کرام کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ اور ان کو صرف مسجد تک محدود سمجھیں۔ یہ سراسر ہماری غلطی اور نا انصافی ہوگی۔ آج جبکہ ہمارا ملک پاکستان بیرونی خطرات سے دوچار ہے۔ اور ہم لوگ اندرون ملک میں اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ آیا ہمارا وطن عزیز کس طرح اور کس طریقے سے ترقی کر سکتا ہے اور کیا چیز ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے ملک کو بام عروج کو پہنچائے۔ آج کل انتخاب کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں میں زور کی رسہ کشی شروع ہے اور ہر ایک پارٹی دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے سرگرداں نظر آتی ہے۔ اس وقت قومی اسمبلی کے معزز ممبر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور صوبائی اسمبلی کے ممبر شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب جنہوں نے اس دور فتن میں دن دوگنی اور رات چوگنی اسلام کی ترقی کے لئے مجاہدات اور تکالیف برداشت کر کے اسلام کو اٹھایا۔ یہ مزاح نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ اسلام کا نعرہ تو سب لگاتے ہیں۔ مگر کسی ماں کے بچے کو ہمت نہ ہو سکی کہ اسلام کو عملی جامہ پہنا کر منظر عام پر لایا جائے۔ یہ ان دونوں غازیوں اور مجاہدوں کا کام تھا۔ کہ انہوں نے اپنی جان تک کی فکر نہیں کی۔ اور اسمبلیوں میں اسلام کی خاطر لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام صاحب نے بل [illegible] احتجاج کیا۔ جبکہ باقی ممبران اسمبلی بل کی حمایت کر رہے تھے۔

برادران اسلام! دوبارہ ووٹوں کا وقت ہے۔ آپ سے التماس ہے۔ کہ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر اسمبلیوں میں دیانتدار راست گو۔ نڈر اور علماء حق کو بھیجیں تاکہ یہ لوگ اسمبلیوں میں جا کر اسلام کے لئے مناسب اقدام کریں۔ اور ملک پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ ہو۔ ملک میں اس وقت اسلامی قانون ہوگا۔ جبکہ اسمبلیوں میں علماء حق ہوں۔ ورنہ آپ کا خیال محض ایک خواب ہوگا۔ ہم لوگ صحیح لوگوں کا انتخاب ابتداء میں نہیں کرتے۔ بعد میں پچھتاتے ہو۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ بعد میں ہمارا افسوس بے سود ہوتا ہے۔ علماء حق کے بغیر قطعاً اسلامی قانون ملک میں نہیں رائج ہو سکتا۔ کیونکہ اسلامی قانون کو صرف علماء کرام ہی جانتے ہیں۔ باقی تو جاہل شریعت ہیں اور علماء ماہر شریعت ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ علماء کرام کا وجود دنیا میں باقی رکھے۔ تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے اسلام محفوظ ہو۔ آمین!

(قاری حافظ محمد یعقوب مدرس
مدرسہ تجوید القرآن اہل ضلع ہزارہ)

صالحیت

(از: جناب ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب۔ حیدرآباد)

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ" (پ-۲۹-۶-۱)

راہِ خدا کے مسافر، طریقِ طلب اور راہِ سفر کے لحاظ سے دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) اصحاب بحث و افکار جنہیں حکماء و عقلا کہا جاتا ہے، اور (۲) اصحاب کشف و ابصار جو عرفاء و اولیاء کہلاتے ہیں۔ اہل بحث و نظر مقدمات کی ترکیب، دلائل و براہین کی تقریر، اور نظر و استدلال سے حقائق کا علم حاصل کرتے ہیں۔ وہ ممکن کے وجود سے واجب کے وجود پر استدلال کرتے ہیں مصنوعات سے صانع کا، مخلوقات سے خالق کا پتہ لگاتے ہیں۔ یہ حکماء و متکلمین کی جماعت ہے۔ ان کا طریقہ گو محمود ہے۔ لیکن نظر و استدلال کا انجام حیرت مذموم کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ ان کی حیرت کو "حیرتِ نُظّار" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو تصادم شکوک و تعارضِ دلائل کا نتیجہ ہوتی ہے جو یقیناً مذموم ہے۔ اس کے برخلاف اصحاب کشف و ابصار بھی ایک قسم کی حیرت میں مبتلا ہوتے ہیں، جس کو "حیرت اولی الابصار" کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ نتیجہ ہوتا ہے مشاہدۂ وحدانیت و الوہیت کا، آثار و عجائب ربوبیت کا، توالئ تجلیات کا۔ اور یہ حیرتِ محمود ہے۔ "رَبِّ زِدْنِیْ فِیْکَ تَحَیُّرًا" کی دعا اسی حیرتِ محمودہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

جب اسلام کے نام لیوا حکماء و متکلمین، فلاسفۂ یونان کے اتباع میں انبیاء علیہم السلام کے عقائد سے اختلاف کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ بقول شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کتوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں: کیونکہ کتے بھی پرانی ہڈیوں کو نہیں سونگھتے۔ اور یہ احمق دو ہزار سال کی پرانی ہڈیوں کو اب تک جھنجھوڑتے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی ضلالت و گمراہی کا سبب ان کی "عقلِ ناقص" کے سوا کچھ نہیں۔ وفرحوا بما عندھم من العلم

مصطفٰے اندر جہاں آنگہ کسے گوید ز عقل
آفتاب اندر فلک آنگہ کسے جوید سُہا!

اہل کشف و بصیرت وہ ہیں۔ جو تصفیۂ باطن، تخلیۂ تخییل، کمال تبتل اور دوام توجہ سے منتہائے مقصود کو پہنچتے ہیں۔ وھو الوصول الی معرفۃ اللہ ولقائہٖ۔ انہیں صراطِ مستقیم کے جادہ پیما کہا جاتا ہے۔ اور یہی طریقہ تمام انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ کامل ملت حنیفی و دینِ مصطفویؐ ہے (صلوات اللہ علیہم اجمعین) یہ گروہ مقدس ان ہستیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن کی خود حق تعالے نے ثنا کی ہے (یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ) اور حضرت الوہیت سے ان کی تائید کی جاتی ہے (اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منھم) یہ خدائے لم یزل ولایزال کے پسندیدہ بندوں کا طبقہ ہے (رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ) یہ اپنے خالق کے وجود کا ادراک مقدمات عقلیہ کے قائم کئے بغیر کر لیتے ہیں۔ اور حق کو نور حق ہی سے پہچانتے ہیں (افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ) انہیں نظر و استدلال کی حاجت نہیں ہوتی۔ بینا کو رنگوں کے ادراک میں نظری دلیلوں سے کام لینے کی کب ضرورت ہوتی ہے (افی اللہ شکٌّ فاطر السمٰوات والارض) چنانچہ کسی نے حضرت جنیدؒ سے پوچھا۔ کہ وجود صانع پر تمہاری کیا دلیل ہے۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ لقد اغنی الصباحُ من المصباح۔ مجھے دن کی روشنی نے چراغ کی روشنی کا محتاج نہیں رکھا۔ ؎

حق را ز حق شناس نہ از حجت و قیاس
خورشید را چہ حاجت شمع است و شعلہ (جامی)

یہ مقدس ہستیاں درجۂ کمال پر فائض ہوتی ہیں۔ انہیں مکتب خانۂ "وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا" سے سبق ملتا ہے یہ شکوک و اوہام سے آزاد ہوتی ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام کے علوم کی وارث۔ ان کی تعریف میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

آنہا کہ ربودۂ الست اند
از عہد الست باز مستند
در منزل دردلبستہ پابند
در دادنِ جاں کشادہ دستند
چالاک روندہیں بیک گام
از جوئے حدوث باز جستند
فانی ز خود و بدوست باقی
ایں طرفہ کہ نیستند و ہستند
ایں طائفہ اند اہل توحید
باقی ہمہ خویشتن پرستند

یہ بزرگ ہستیاں طہارت فطرت پر ہوتی ہیں۔ دریائے توحید میں غرق ہوتی ہیں۔ خلق نے جو کچھ حکایتاً سنا ہے۔ وہ اپنی بصیرت کے نور سے دیکھتی ہیں۔ خلق کے لئے جو "غیب" ہے۔ ان کے لئے "شہادت" ہے۔ چنانچہ عارف رومی نے ان کے اس کمال کی طرف یوں اشارہ کیا ہے: ؎

دفتر صوفی سوادِ حرف نیست
جز دلِ اسپید ہمچو برف نیست
زادِ دانشمند آثار قلم
زادِ صوفی چیست اسرار قدم
آنچہ تو در آئینہ بینی عیاں
پیر اندر خشت بیند بیش ازاں
ور دلِ انگور می را دیدہ اند
در فنائے محض شے را دیدہ اند

لیکن ایسی ہستیاں کم ہوتی ہیں۔ اور ان کی شناخت بھی آسان نہیں ہوتی۔ وہ گمنام ہوتی ہیں۔ اور زاویۂ گمنامی میں اپنی زندگی بسر کرتی ہیں۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ ایک ایسی صاحب کمال ہستی سے اخذِ فیض کا ہمیں کچھ موقع مل گیا۔ یہ محض فضلِ یزدانی و موہبت ربانی ہے۔ کہ ہم ان کے کچھ ارشادات عالیہ کو یہاں پیش کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ ان ارشادات کا تعلق مرتبۂ صالحیت سے ہے۔

حق تعالیٰ نے صالحین کے دو وصف بیان فرمائے ہیں ایمان و عمل صالح۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت لندخلنھم فی الصالحین (۲۹-۶-۱)

ایمان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔ ذات اللہ ہی کو اِلٰہ قرار دینا، یعنی معبود و مستعان قرار دینا، زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق کرنا توحید ہے۔ توحید ایمانی ہے۔ اس اقرار و تصدیق سے قلب سے شرک کا خروج ہوتا ہے۔ اور توحید داخل ہوتی ہے۔ جس ذات پاک نے یہ پیام ہم تک پہنچایا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی رسالت کے اقرار و تصدیق سے دل سے کفر نکلتا ہے۔ اور ایمان جلوہ افروز ہوتا ہے۔

ایمان میں دو چیزیں ہیں، اور توحید میں بھی دو چیزیں۔ ایمان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی الوہیت کی تصدیق ہے۔ توحید میں حق تعالیٰ کی معبودیت و ربوبیت اور ان کے ماتحت بندہ کی عبادت و استعانت کی تصدیق داخل ہے۔

اس کا زبان سے اقرار اور دل سے انکار یا شک نفاق ہے۔ جس کا نتیجہ ابدی جہنم ہے۔ وعد اللہ المنٰفقین والمنٰفقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا (پ ۹-۶-۹)

اس کی تصدیق کے بعد انکار ارتداد ہے۔ جس کا نتیجہ خلود نار وحبط اعمال ہے

ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (پ ۲-۶-۱۰)

ارتداد شرک کی طرح دین و مذہب کی نفی ہے۔ بغاوت ہے اور اس لئے ناقابل معافی!

کفر و شرک، نفاق و ارتداد بڑے جرائم ہیں سخت گندگی و نجاست ہیں۔ ان سے قلب کی تطہیر ضروری ہے۔ یہ تطہیر ان سے توبہ اور لا الٰہ الا اللہ کے اقرار و تصدیق ہی سے ہو سکتی ہے۔ یہی وہ علم ہے۔ جس کو تمام انبیاء علیہم السلام نے حضرت آدم (علیہ السلام) سے لے کر نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پیش کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصلحین غیر خزایا ولا مفتونین ٥

ایمان محض تصدیق قلب کا نام ہے۔ اور اعمال جوارح اس میں داخل نہیں ہیں۔ امور ذیل پر غور کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے

(۱) ایمان لغت میں تصدیق یا سچ ماننے کو کہتے ہیں۔ حق تعالیٰ برادرانِ یوسف علیہ السلام کی زبان سے فرماتے ہیں وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ گو ہم سچ ہی کیوں نہ کہتے ہوں آپ کو تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں۔ (ربانی آہنگ)

کوثر نیازی صاحب اور اُن کی جدوجہد

آج کل اخبارات میں یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ مولانا کوثر نیازی اپنی ہمت سے کام لیتے ہوئے پشاور سے کوسہ مار ایک طویل دورہ کرکے عوام اور علماء کرام سے اپیلیں کرتے پھر رہے ہیں کہ تمام علماء کرام اپنے اختلافات کو ختم کرکے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔ بظاہر تو یہ اپیلیں بہت اچھی اور سودمند معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن مولانا نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ اپیلیں کن علماء سے کی جارہی ہیں۔ اور کون سے اختلافات ختم کروانا چاہتے ہیں کہ جس کے لئے اس قدر محنت کرنی پڑ رہی ہے۔ کیا یہ اختلافات فرقہ مودودیت اور جمعیتہ اتحاد العلماء پر بھی لاگو ہوتا ہے یا نہیں۔ جس کے جناب کوثر نیازی صاحب بھی ایک بہت بڑے کارکن ہیں۔ اور جو کالعدم جماعت اسلامی کے بڑے کارکنوں میں شمار کئے جاتے رہے ہیں۔ اور مولانا صاحب نے ہی تو جماعت اسلامی کو کالعدم قرار دینے سے پہلے اپنی سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے چند دن پہلے ایک جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ جس کا نام جمعیتہ اتحاد العلماء رکھا گیا تھا۔ پھر چند دن بعد ہی جماعت اسلامی کو حکومت نے کالعدم قرار دے دیا۔ اور تمام مودودیان کرام کے بڑے بڑے کارکنوں کو بمعہ اُن کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ نیازی صاحب کے پاس کون سا جھرلو کا منتر تھا کہ وہ بالکل ہی صاف نکل آئے۔ اور اندرونی حالات کو تو خدا ہی جانتا ہے۔ بہرحال عوام تو نیازی صاحب پر یہاں تک شک و شبہ کرتے ہیں۔ کہ معافی مانگی ہوگی۔ یا پھر اپنی جماعت کے اندرونی حالات حکومت کو بتا کر بحیثیت سلطانی گواہ بن کر باہر نکل آئے ہیں۔ لیکن اتنے بڑے رکن کا صاف چھوٹ جانا بھی کسی راز سے خالی نہیں ہے۔ اور سننے میں تو یہ بھی آیا ہے کہ اسی طرح کا جماعت اسلامی کے ایک اور بڑے رکن مولانا محمد چراغ الدین صاحب گوجرانوالہ والے بھی چند دن کے بعد مشروط طور پر جیل سے باہر آگئے ہیں۔ کیونکہ مولانا چراغ دین صاحب کی باہر بھی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ جمعیتہ اتحاد العلماء مغربی پاکستان کے امیر بھی ہیں۔ اس لئے کوثر نیازی کی حیات اور وفا لا ہوگئی ہے۔ اب جہاں تک نیازی صاحب کی اپیلوں کا تعلق ہے۔ تو اُسے ہر شخص شکوک کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اب میں محترم نیازی صاحب سے چند ایک سوالات کرتا ہوں۔

(۱) کیا مودودی صاحب اپنے ایک علیحدہ فرقہ مودودیت کی بنیاد رکھ کر جن مسائل کو چودہ سو سال سے ہر مسلک کے لوگ بغیر کسی اختلافات کے مانتے اور تقلید کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا مودودی صاحب اپنے قلم کے زور سے تمام مسائل کو جھٹلا کر اختلافات اور انتشار پھیلانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔

(۲) کیا مودودی صاحب نے یہ لکھ کر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شخص بھی تنقید سے بالاتر نہیں ہے۔ اس سے اختلاف و انتشار نہیں پھیلایا ہے۔

(۳) کیا انبیاء علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ سرزد ہونا ثابت کرکے انتشار نہیں پھیلایا ہے۔

(۴) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ... کہ دجال کے بارے میں غلط ثابت کرکے تمام مسلمانوں کے دلوں پہ ضرب کاری لگا کر مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج نہیں کیا جارہا؟

(۵) کیا مودودی صاحب نے شرعی اور قرآنی سزاؤں کو ظلم عظیم بتا کر خدا اور اس کی پاک کتاب قرآن کریم کی توہین کرکے اختلافات نہیں پھیلائے جارہے ہیں؟

(۶) کیا خلفائے راشدین اور صحابہ کرام پر تنقید کا دروازہ کھول کر صحابہ کرام سے مسلمانوں کا اعتماد ختم کرنے کی کوشش نہیں کی جارہی ہے۔

(۷) کیا نبی کریم کی حدیثوں کو پرانا ذخیرہ تصور کرکے حدیثوں کی توہین نہیں کی جارہی ہے

(۸) کیا مودودی صاحب نے تمام مجتہدین اور محدثین مجددین کو ناقص ثابت نہیں کیا۔

(۹) کیا مودودی صاحب نے یہ فرما کر کہ کمیونسٹ سوشلسٹ اہلحدیث، بریلوی اور دیوبندی سیاسی لیڈر ہوں یا علماء دین یا مفتیان شرع متین ہی کیوں نہ ہوں ہر قسم کے لوگ اپنے اپنے نظریہ اور پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

کے ۔۔۔ [illegible]

لے کر مغرب تک یہ دیکھ رہے ہیں۔ خواہ ان میں عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات ہوں۔ مولانا کوثر نیازی دیانت داری سے یہ بتائیں۔ کہ آپ کی جماعت کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے پیغمبر علیہ السلام سے لیکر آج ان پڑھ لوگوں کے متعلق جو نظریہ قائم کیا ہے مذکورہ بالا عبارت کو غور کے ساتھ پڑھنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کہ کسی انسان کو بھی مودودی صاحب نے داغ دیئے بغیر نہیں چھوڑا۔ بس مغرب سے لے کر مشرق تک صرف آپ کی مودودی جماعت ہی صحیح اور بے داغ ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے لاہور کی کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ رب کی مجھ پہ یہ عنایت ہے کہ اُس نے میرے دامن کو محفوظ اور بے داغ رکھا۔ تقریر بحوالہ ۲۶ اکتوبر روزنامہ مشرق لاہور کیا مودودی صاحب کا بے داغ ہونا اپنے آپ کو معصومیت کا اظہار نہیں کیا جارہا ہے۔ جبکہ معصوم سوائے انبیاء علیہ السلام کے کوئی بشر نہیں ہوسکتا اور مودودی صاحب نے تو تمام کو ہی داغدار تصور کیا ہے۔ انبیاء علیہ السلام سے لیکر صحابہ کرام محدثین، مجتہدین مفتیان شرع اور علماء کرام کو یکسر گم کردہ راہ لکھ کر سادہ لوگوں کو دین محمدی سے ہٹا کر مودودی دین کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ پھر کمال ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیتے ہوئے دین محمدی والوں کو اختلافات پیدا کرنے والوں میں شمار کرتے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کوثر نیازی صاحب اور اُن کی جماعت کو سمجھ عطا فرمائے۔ کہ اُن کے امیر صاحب جو کہ ۲۲ سال سے دین دین اور نعرہ دینی جماعت کو اسلامی تحریک پکارتے چلے آرہے ہیں۔ یکایک حکومت کی کرسی کے نشہ میں اعلان کر بیٹھے ہیں کہ میری جماعت ۲۲ سال سے سیاسی ہے مذہبی نہیں۔ بحوالہ جنگ کراچی یہ اعلان سن کر بڑی حیرانی ہوئی۔ اور جب مودودیان کرام سے یہ بات دریافت کی کہ یہ کیا اعلان کردیا ہے۔ تو مودودیان صاحب بڑے فخر سے یہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ بھی ایک سیاست ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس بات پر حیرانی کا اظہار ہوا۔ اب نیازی صاحب غور کرکے بتائیں۔ کہ آپ کس گڑھے میں لے جاکر سادہ لوح مسلمانوں کو دفن کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کے لئے آپ بھی غور کریں اور اپنے امیر کو بھی صحیح راستہ بتائیں۔ اور گذشتہ کوتاہیوں سے توبہ کرائیں۔ اور مودودی صاحب کی کتابوں سے غلط باتیں نکلوائیں۔ اور عوام کو صحیح دین کی دعوت دے کر اپنی گذشتہ کوتاہیوں کا کفارہ ادا کریں۔ دعا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ورنہ قیامت کے دن آپ کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فتنہ سے بچائے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ۔

(عبدالقیوم شملوی حضرو ضلع کیمبلپور)

جمعیتہ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا ہفتہ وار اجلاس

مورخہ ۲۰ اگست بعد نماز عشاء حسب سابق جمعیتہ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ اس کے بعد مولانا عبدالغنی صاحب نے توحید و رسالت پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولانا صبغۃ اللہ صاحب ہزاروی نے تقریر فرمائی۔

حب مجیب جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے۔ جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب مجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے مکمل کورس فی شیشی پانچ روپے۔

حب جدوار عنبری نزلہ زکام، کھانسی کو دور کرتی ہے۔ پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں رفع ہوجاتا ہے مقوی دماغ و اعصاب ہیں۔ امراض زمانہ کو دور کردیتی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے۔ تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

حب نشاط افزا یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کے قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں۔ طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں۔ پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے۔

احمد یونانی دواخانہ، اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام سکھر کی مجلس شوریٰ کا اجتماع

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی تمام شاخوں کو ہدائت کی جاتی ہے کہ مورخہ ۳۰/۸/۶۴ء کو دن کے ۴ بجے دفتر جمعیتہ علماء اسلام میں مجلس شوریٰ کا اجتماع ہوگا۔ مہربانی فرماکر تمام حضرات وقت کی پابندی فرماکر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہوگا

(۱) جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی ششماہی رپورٹ کی پیشی۔

(۲) بنیادی جمہوریت کے انتخاب کے لئے تعلقہ وار الیکشن بورڈ

(۳) ضلع کے لئے الیکشن بورڈ۔

(۴) ترجمان اسلام کی فروخت کے لئے جدوجہد۔

(۵) ضلعی ناظم کی خدمات سے سبکدوشی پر غور۔

(ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر)

جمعیتہ علماء اسلام جہلم کا چوتھا دوماہی اجلاس

۱۳ اگست ۱۹۶۴ء کو ڈومیلی ضلع جہلم میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کا چوتھا دوماہی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں تقریباً ضلع بھر کی تمام شاخوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ صدارت امیر جمعیتہ ضلع جہلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ ناظم اعلیٰ ضلع جہلم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اور موجودہ حالات پر تفصیلاً روشنی ڈالتے ہوئے کارکنان کو جمعیتہ کے کام کو وسیع کرنے کا مشورہ دیا۔ امیر ضلع نے آخر میں کارکنان واراکین کو تندہی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ اجلاس نے مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور کیں۔

(۱) جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ کے مطابق علماء کرام کے مشورہ سے عائلی قوانین میں ترمیم کرکے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو رفع کرے۔

(۲) جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کا یہ اجتماع حکومت پاکستان کے ارباب اقتدار سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد قرارداد مقاصد کے مطابق پاکستان میں مکمل اسلامی قانون نافذ کرکے مملکت پاکستان کے بنیادی مقصد کو پورا کرے۔ جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ اور ہزاروں عورتوں کی عصمتیں قربان کرنی پڑیں۔

(۳) جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم کا یہ اجتماع گورنر مغربی پاکستان کے اس اقدام کی تحسین کرتا ہے کہ جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی رسوائے زمانہ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" سے متعلق اٹھایا ہے۔ انہوں نے اس کتاب کی ضبطی کے احکام جاری کرکے اپنی اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے۔ نیز جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مرزائیوں کی دیگر تصانیف کو بھی ضبط کرے۔ جن میں حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی توہین کی گئی ہے۔

رات کو جمعیتہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام بھی منعقد ہوا۔ جس سے حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب امیر جمعیتہ ڈومیلی اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب لاہور نے خطاب فرمایا۔

جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس

میانوالی (۱۴ اگست) بروز جمعہ موتی مسجد میں صبح سات بجے جمعیتہ علماء اسلام میانوالی کا پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں کافی حضرات نے شرکت کی اجلاس کی کارروائی کی گئی۔ صاحب صدر نے حاضرین کو جمعیتہ کے اغراض ومقاصد سے روشناس کرایا۔ جس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ اور اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجتماع انجمن تاجران میانوالی وانجمن مہاجرین ودیگر حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے مرزائیت کے جلسہ عام کو بند کرانے میں پوری کوشش فرمائی۔

(۲) نیز یہ اجتماع ضلع میانوالی کے اعلیٰ حکام کا بھی نہایت مشکور ہے۔ جنہوں نے وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے مرزائیت کے جلسہ عام کو بند کرکے ضلع کے امن عامہ کو برقرار رکھا۔

(محمد امیر ناظم دار المطالعہ جمعیتہ علماء میانوالی)

جمعیتہ علماء اسلام کا ہفتہ وار اجتماع

جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد کا بدستور ہفتہ وار اجتماع بارش کے سبب ناظم اعلیٰ کی جائے رہائش پر ہوا۔ مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

چھاؤنی سیالکوٹ کے متعلق جو مرزائیوں کی مسجد تعمیر ہونے والی ہے۔ اس کو بننے سے روکنے کے لئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی اسلام کش تصنیف ایک غلطی کا ازالہ کی ضبطی اور اس کے ساتھ ایسی تمام دوسری کتابیں بھی ضبط کرلی جائیں۔ جن سے بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہو پر جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد کی طرف سے مسلمانان پاکستان واراکین جمعیتہ کو گذارش کی جائے۔ کہ سیالکوٹ والی مسجد اس کے بنانے سے روکنے کے لئے حکومت پاکستان خصوصاً حکام سیالکوٹ سے پرزور مطالبہ تاروں اور خطوں سے کریں۔ گورنر صاحب مغربی پاکستان کو کتاب کی ضبطی پر مبارکبادی کی تاریں اور شکریہ کے خط لکھیں۔

(حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ حیدرآباد)

امیر جمعیتہ علماء اسلام ہنگو کے تبلیغی دورے

مورخہ ۶/۸/۶۴ کو موضع تاغ سام قوم مشتی اور قوم ملاخیل اور قوم ممازی اور شیخان اور قوم آخیل کے ایک عظیم اجتماع میں مولانا عبدالله خان نے ولولہ انگیز تقریر کی۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی غرض وغایت کو مفصل طور پر قبائلی لوگوں پر بیان کیا۔ مولانا صاحب نے اعلان کیا۔ کہ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کا مقصد اعلیٰ صرف یہ ہے۔ کہ ملک میں ایسے قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔ آپ نے آئندہ انتخابات کے متعلق کہا۔ کہ دوسری جماعتیں اور لوگ اقتدار کی جنگ لڑتی ہیں۔ لیکن جمعیتہ علماء اسلام پاکستان یہ چاہتی ہے کہ پاکستان اور ملحقہ قبائلی علاقوں میں امیر وغریب کے لئے حصول عدل وانصاف کی ایک عدالت ہو۔ اور ملک سے غیر شرعی رسومات اور تعصب اور پارٹی بازی اور جنگ وجدال ختم ہو جائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ جب تک ہم نے یعنی حکومت پاکستان اور ملحقہ قبائل نے ہر ایک فیصلہ اور تنفیذیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ پر رضامند نہ ہوں گے تو ایمان کامل نہیں رہے گا۔ اور جب تک ایمان کامل نہ ہو تو کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ نیز مولانا عبدالله خان نے ۷/۸/۶۴ کو موضع اسپیدار قوم علی خیل میں ایک بڑے مجمع میں بھی تقریر فرمائی۔ اور ہر جگہ جمعیتہ کی اشاعت اور شرعی قانون کی تنفیذ پر تقریریں کرتے رہے۔ اور پھر ۸/۸/۶۴ کو مزار سے شریف میں بھی رات اور دن جلسے ہوئے۔ ۹/۸/۶۴ کو موضع لمجو تو آخیل میں اور علاقہ کے مختلف حصوں میں مولانا ۱۴ اگست تک دورہ کرتے رہے۔

جمعیتہ علماء اسلام کراچی ۳ کا انتخاب

گارڈن ویسٹ کراچی ۳ میں جمعیتہ علماء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دین اور خدا کی عبادت کی طرف عوام کو توجہ دلائی گئی۔ اور اس کے بعد حسب ذیل جمعیتہ علماء اسلام کے عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر:۔ جناب مولانا محمد مسکین صاحب
نائب صدر:۔ جناب مولانا محمد رمضان صاحب وعبدالشکور صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ جناب جمیل احمد صاحب مالک غازی ماربل ورکس گارڈن
نائب ناظم:۔ عبدالرحمٰن صاحب ہاؤسنگ روڈ وجناب محمد عثمان صاحب
خازن:۔ نثار احمد داؤدیہ کمپوڈ
سالار:۔ جناب محمد اسماعیل صاحب حسن لشکری ویلج۔

(محمد ذکریا ناظم جمعیتہ علماء اسلام کراچی)

قاضی مظہر حسین صاحب کا تبلیغی دورہ

مورخہ ۸/۸/۶۴ کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چک ۱۲/۴ ڈی، بی تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں تشریف لائے۔ رات کو عام جلسہ ہوا۔ اردگرد کے چکوک اور نواں جنڈانوالہ کے کافی لوگ پیر طریقت کی وعظ ونصیحت سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ عالیجاہ پیر طریقت نے خطبہ مسنونہ کے بعد قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاح معاشرہ ضرورت قرآن ونماز اور اہمیت ایمان پر بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آخر میں جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد وطریق کار پر روشنی ڈالی۔ اور لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر عہد لیا کہ انتخابات میں ایسے افراد منتخب کرکے آگے بھیجیں جو صحیح معنوں میں اسلامی شعائر کا احترام کریں۔ اور ملک وملت کے بہی خواہ ہوں۔ دعائے مسنونہ پر اجلاس ختم ہوا۔ بعد میں ہندوستان، قبرص، کشمیر و فلسطین کے مسلمانوں کے لئے دعا فرمائی۔ اور حسب پروگرام چک ۱۵ ایم ایل میں تشریف لے گئے

(محمد شفیع ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام
چک ۱۲/۴ ڈی بی تحصیل بھکر)

Phone No : 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

Vol. No. 7 | 28 اگست 1964 | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ | No. 32

روزنامہ ترجمان اسلام

ایک دوست نے رائے دی ہے کہ جماعتی خبروں اور علمی و تبلیغی مضامین کے لحاظ سے ترجمان اسلام کا ہفتہ وار رہنا ہی ضروری ہے۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ اس کا ہفتہ وار ایڈیشن حسب سابق شائع ہوتا رہے گا۔ جو مذکورہ مقاصد کے لئے کافی ہو سکے گا۔ روزنامہ کی اشاعت کا دار و مدار کارکنان جمعیت کے قوت عمل پر ہوگا۔

دوسری بات جو روزنامہ کے سلسلے میں کہنی ضروری ہے یہ ہے کہ روزنامہ ترجمان اسلام کا ہر حصہ دس روپے قرار پایا ہے۔ اب تک احباب نے بہت سے حصص لینے کی اطلاعات بھیجی ہیں۔ دوستوں کا جو حصہ دار بننا چاہتے ہیں فرض ہے کہ وہ جتنے حصے لینا چاہیں۔ اُن کی رقم جناب قاری نذیر احمد صاحب ناظم ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے نام منی آرڈر کریں۔ اس کا حساب علیحدہ رکھا جا رہا ہے۔ جب حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب دورہ سے واپس تشریف لائیں گے۔ اُن کے حکم کے مطابق ڈائرکٹرز بورڈ اور منیجنگ ڈائرکٹر مقرر کر کے ایک بنک میں حساب کھول دیا جائے گا۔ تمام شرائط و قواعد کا اعلان بھی ہو جائے گا۔ فی الحال یہ سمجھ لیں کہ سالانہ حسابات کے بعد حاصل شدہ منافع حصوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ کوئی مرزائی، پرویزی، شیعہ اور مودودی حصہ دار نہ بن سکے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ تمام جماعتی دوست ازراہِ کرم اپنے ضلع میں اخبار کے ایجنٹوں سے بقایا رقوم بھجوانے کا انتظام کریں اور اخبار کے لئے جائز اشتہارات حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کا دورہ

۲۱۔ اگست ۶۴ء کو کلورکوٹ میں ضلعی کانفرنس جمعیتہ علماء اسلام میانوالی میں شرکت کی اور حضرت ہادی طریقت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف کی صدارت کی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی قدس اور حضرت مولانا حافظ الحدیث درخواستی امیر ضلع نے بھی اپنے ارشادات عالیہ سے عظیم الشان مجمع کو محظوظ کیا۔ جامع طریقت و شریعت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا (مدظلہ) نے نماز جمعہ سے پہلے روح پرور وعظ فرمایا۔ کانفرنس کے صدر محترم حضرت سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ نے نقد پانچ سو روپے مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کے لئے ناظم اعلیٰ کو عطا فرمائے۔

۲۲۔ اگست کو تمام ضلع کے کارکنوں سے ناظم اعلیٰ نے مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم ضلع کی افتتاحی تقریر کے بعد خطاب کیا۔ جبکہ پہلے محترم قاضی صاحب موصوف مدظلہ نے کارکنوں کو ضروری ہدایات دیں۔

۲۲۔ اگست رات کے وقت ہرنولی کے مقام پر عظیم الشان جلسہ کو خطاب فرمایا۔

۲۳۔ اگست کو سبزی منڈی سرگودھا میں جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام منعقد کردہ عام جلسہ میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کی صدارت میں جمعیت کے اغراض، انتخابی منشور اور سیاسی پارٹیوں کے کردار پر تبصرہ فرمایا۔

۲۴۔ اگست کو صبح لاہور پہنچے۔ ۲۵، ۲۶۔ اگست دفتری کام میں مصروف ہوں گے۔

۲۷۔ اگست کو اکوڑہ خٹک میں ادارہ فکر بخاری کے تحت ایک جلسہ عام کو خطاب کرینگے

۲۸۔ اگست کو شہر ڈیرہ اسماعیل خان میں جلسہ عام میں شرکت کریں گے۔

۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ اگست اور یکم ستمبر ۶۴ء تک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں حضرت قائد جمعیت مفتی محمود صاحب کی معیت میں دورہ کریں گے۔

۳۔ ستمبر کو سکھر (سندھ) روانہ ہو کر ۴ ستمبر ایک میٹنگ میں شرکت کریں گے۔

۵ ستمبر سے ۱۰۔ ستمبر تک سندھ کا دورہ کر کے واپس ضلع ہزارہ تنظیمی کام میں مصروف ہوں گے۔

۱۹۔ ستمبر کو بھکر جمعیتہ علماء اسلام کانفرنس اور ۲۰۔ ستمبر کو مدرسہ سراج العلوم سرگودھا کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرینگے۔

تلہ گنگ میں تبلیغی جلسہ

تلہ گنگ گذشتہ روز جامع مسجد مہاجرین تلہ گنگ کے مدرسہ دار التجوید مکیہ کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں رفیق عالم بانی نے مدرسہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس مدرسہ نے قاری میاں محمد صاحب کی شبانہ روز محنت سے چار ماہ کے قلیل عرصہ میں شاندار ترقی کی۔ علاوہ ازیں یہاں شہری اور بیرونی ۱۳۴ طلباء قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ازاں بعد مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مبلغ جمعیتہ علماء اسلام نے تین گھنٹہ تک مسلسل سیرت النبیؐ۔ فضائل صحابہؓ۔ ختم نبوت اور علمائے دیوبند کے شاندار کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے تقریر فرماتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ دور میں لوگ اکابر دیوبند پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ حالانکہ علمائے دیوبند نے قرآن کی تفسیریں اور حدیث کی شرح لکھ کر دین کی اتنی خدمت کی ہے۔ جس کی تعریف ناممکن ہے۔ دار العلوم دیوبند سے انتیس ہزار علمائے کرام فارغ ہو کر دنیا کے ہر گوشہ میں اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

آپ نے عوام کو کفر ساز علماء سے بچنے کی تلقین کی۔ اور مسلمانوں کو باہم متحد ہو کر ملک و ملت کی خدمت پر کمربستہ ہونے کی اپیل کی۔

سوکھے بچوں کی دوائی

جس سے ہزاروں بچوں کو نئی زندگی ملی۔ اس موذی مرض کا خاتمہ کر کے بچوں کو فربہ بناتی ہے۔ خدا کے فضل سے مجرب نسخہ ہے۔ مکمل کورس جس میں کھانے اور مالش کی دوا شامل ہے۔ بیس روپے۔

نسوانی مستورات کی پوشیدہ بیماری لیکوریا اور اس کے نتیجہ میں لاحق عوارضات کا شافی اور مکمل علاج۔ قیمت مکمل کورس پندرہ ۱۵ روپے

سرمہ مقوی نظر قیمتی اجزاء سے تیار کردہ۔ عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۴ر

بیت الشفا مکان نمبر ۶۵/۴ سکیم نمبر ۲
گلستان کالونی دھرمپورہ — لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایڈیٹر
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۷ ○ جمعہ ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۰

تصویریں مٹا دو

اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان اس بات کا پابند ہے۔ کہ زندگی کے ہر مرحلہ پہ اللہ اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا خیال رکھے، بات کرے، کام کرے، چلے، غرض ہر موقع پہ احکام اسلام کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

اگر انسان اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری پہ آمادہ نہیں ہوتا اور سرکشی و نافرمانی کے نت نئے طریقے سوچتا ہے تو اسے ایمان سے تعبیر کرنا محلِ نظر ہے۔

دورِ جدید میں مسلمان کہلانے والا معاشرہ مذہب کی تعلیم سے نہ صرف محروم رکھا گیا ہے۔ بلکہ آج جاہل سے تعلیم یافتہ تک، غریب سے امیر تک محکوم سے حکمران تک اور دکاندار سے کارخانہ دار تک ہر آدمی غلط روی اور اسلامی احکام کی پابندی سے فرار کو جائز قرار دینے کے لئے عجیب عجیب طریقے سوچتا ہے۔ اسلام میں تصویر اور مورتی بنانا یا ان کا گھروں اور دکانوں میں رکھنا حرام ہے۔ چاہے کسی بھی نیت سے ہو۔ مشکوٰۃ کے باب کتاب اللباس میں اس سلسلہ میں کئی احادیث مذکور ہیں:

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ (متفق علیہ)

حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ثابت ہوا۔ کہ وہ گھر جس میں جاندار کی تصویریں ہوں۔ اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آپ خود ہی سوچئے کہ اگر آپ کی موت ایک ایسے کمرے میں واقع ہو جس میں رحمت کے فرشتے نہ ہوں۔ اور کمرہ شیاطین سے بھرا ہو۔ تو شیاطین اس انسان سے انتقام لینے کے لئے پورا زور لگائیں گے جس کے باعث ان کا باوا (ابلیس) اللہ کے دربار سے مردود ہوا۔ اور مرض موت میں وہ اسے بہکا کر کوئی کلمہ کفر بک دینے پر زور دیں گے۔ اگر خدانخواستہ ایسا سانحہ ہو گیا۔ تو اس آدمی کی آخرت کفار کی طرح تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ خدا ہر مسلمان کو ایسے انجام بد سے بچائے۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ" جاندار کی تصویر بنانا مطلق حرام ہے۔ خواہ بچھونے پر پڑا یا دہ چیز پر اور جاندار کی صورت بنانا اشد حرام ہے!"

لیکن افسوس آج کل بعض مسلمان کہلانے والی حکومتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پرواہ کئے بغیر" اپنے رہنماؤں" کی تصاویر والے نوٹ چھاپ کر ملک کے تمام باشندوں کو "حرام" سے مانوس کرنے کی قابل مذمت کوشش کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا مظہر ہرگز نہیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔

" اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب کے مستحق، تصویریں بنانے والے ہیں"

اس حدیث میں تصویر سازوں اور بت گروں کو سخت ترین عذاب کی اطلاع دی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز آگ کی ایک گردن نکلے گی۔ اس کی دو آنکھیں دیکھتی ہوں گی اور دو کان سنتے ہوں گے اور زبان بولتی ہو گی۔ کہے گی مجھے ان تین شخصوں پر مسلط کیا گیا ہے:۔ ہر ظالم سرکش پر اور ہر اس شخص پر جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو بھی خدا سمجھے اور تصویر بنانے والوں پر" (ترمذی)

گویا تصویر بنانے والے اس قدر بدبخت ہیں کہ انہیں عذاب میں لپیٹنے کے لئے ایک مخصوص آگ کی گردن دوزخ سے نمودار ہوگی اور تصویروں والا کمرہ ایسا ہے کہ اس میں رحمت کے فرشتوں کا گذر نہیں ہوتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مورتیاں بنانا حرام ہے۔ تصویریں بنانے میں کوئی حرج نہیں یا وہ تصاویر حرام ہیں کہ جن کی عبادت مقصود ہو۔ حالانکہ یہ سراسر مغالطہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ" میں نے ایک گدا خریدا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا۔ تو دروازہ پر کھڑے ہو گئے۔ اور اندر تشریف نہیں لائے۔ مجھے آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہوتے۔ میں نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول، میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی

(باقی ص۵ پر)

اقبال کے نام پر بت گری

لاہور۔ ۲۶ راپریل۔ آج مجلس اخوانِ پاکستان کے زیر اہتمام یوم اقبال کے جلسے میں ایک خاتون حمیدہ عارف نے تجویز کیا۔ کہ چیئرنگ کراس میں جس جگہ سے ملکہ وکٹوریہ کا بت ہٹایا گیا ہے وہاں علامہ اقبال کا مجسمہ نصب کیا جائے تاکہ غیر ملکی سیاح جب لاہور آئیں۔ تو وہ مفکر پاکستان کی شبیہہ دیکھ سکیں۔ (الہدیٰ ۲۷ راپریل)

مقامِ صحابہ = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

(۲)

ڈاکٹر محمد منظور احمد الوحیدی

امام مظلوم حضرت عثمان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں شیریں پانی کا کنواں بیرِ رومہ خرید کر وقف کرنے مسجد نبوی میں مزید زمین خرید کر ملانے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی ضمانت دی (مشکوٰۃ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے" رضی اللہ تعالے عنہ۔

(م بحوالہ ترمذی)

حضرت عبدالرحمٰن بن حباب کی ہدایت کے مطابق جیش عسرت میں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے تین سو اونٹ مع ساز وسامان کے دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

"عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اس پر کچھ حرج نہیں، عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اس پر کچھ حرج نہیں۔"

بیعت رضوان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ اعزاز حاصل ہوا کہ جس کا تصور بھی محال ہے۔ آپ ذرا اندازہ تو کیجئے کہ اللہ کا نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے چودہ سو صحابہ رض اس بات کا عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم عثمان کے خون کا بدلہ لے کر رہیں گے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر انسان عثمان رض کی حیثیت اور اہمیت کا اندازہ کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے

حضرت انس سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان لی تو حضرت عثمانؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ بھیجا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں سے بیعت لی پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام میں ہے پس آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا۔ (اور بیعت لے لی)

اس واقعہ نے حضرت عثمانؓ کو لازوال شہرت اور عظمت عطا کی۔

امیر المومنین حضرت علی

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بھی احادیث میں بکثرت ملتے ہیں۔ یہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت ام سلمہ رض فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے علی رض کو گالی دی۔ اس نے مجھے گالی دی۔"

حضرت سعد ابی وقاص رض فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا تو مجھ سے ایسے ہے۔ کہ جیسے موسیٰ کے ساتھ ہارون تھے۔ ہاں البتہ میرے بعد نبی نہ ہوگا (متفق علیہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جس کا آقا ہوں علی بھی اس کا آقا ہے۔" (مشکوٰۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بیوی تھیں۔ انہیں دین کے مسائل خوب یاد تھے۔ اکثر صحابہ رض ان سے مسائل سیکھتے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا خاص طور پر گویا انتخاب فرمایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام ایک سبز ریشم کا ٹکڑا لائے جس میں تصویر تھی۔ اور کہا (اے اللہ کے رسول) یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف بروایت ترمذی) [illegible]

حضرت عائشہ رض کی تصویر تھی) اس پر کوئی اعتراض کرے۔ کہ تصویر بنانا جائز نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ تصویر اللہ نے بنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ تصویر بنا کر کسی کو دے تو یہ جائز ہے۔ کیا نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالے نے زندہ چلتے پھرتے انسان بنا کر تمہیں دئے۔ اور تم انھیں گھروں میں پالتے ہو۔

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ رض یہ جبرئیل ہے تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔" انھوں نے کہا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ فرماتی ہیں۔ کہ آپ دیکھتے ہیں۔ جو ہم نہیں دیکھتے (متفق علیہ)

امیر المومنین حضرت معاویہ رض

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کبار صحابہ میں سے تھے۔ ان کے ذمہ کتابت وحی کا کام تھا۔ جس شخص پر اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اعتماد کرے کہ اسے کاتب وحی مقرر کر دے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس کے متعلق اعتماد کرنے کے لئے مزید کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ اگر اب بھی اعتماد نہ کیا جائے اور اسے غلط آدمی تصور کیا جائے۔ تو یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن آئے گا۔ بلکہ خود اللہ پر طعن آئے گا۔ کیونکہ قول نبی قول خدا ہوتا ہے۔ نبی اپنی مرضی سے کوئی اعزاز کسی کو نہیں دیتا۔ یہ سب اللہ تبارک وتعالے کی اجازت وحکم سے ہوتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق دعا فرمائی اے اللہ اسے ہادی۔ مہدی بنا دے اور اس کے ذریعہ ہدایت دے (مشکوٰۃ)

اب آپ خود ہی سوچئے کہ جس کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے ہیں کیا وہ گمراہ ہو سکتا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ جو حضرت معاویہ رض کو گمراہ سمجھتا ہے وہ خود گمراہ اور جاہل ہے۔ اور خدا کے عذاب میں ہے۔

مہاجرین وانصار

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے نام لے کر ان کی مدح فرمائی۔ تاکہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کا احساس ہو جائے رضی اللہ عنہم

فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کرتے ہوتے فرمایا:

"کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ لوگ اپنے گھروں کو مال غنیمت لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں کو اللہ کے رسول کو لے کر واپس جاؤ۔ (آپ نے فرمایا) جس میدان یا گھاٹی میں انصار چلیں گے۔ تو میں بھی انہیں کے میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔" (بخاری باب مناقب الانصار)

حضرت انس رض بن ملک سے مروی ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار ومہاجرین سے اس قدر محبت اور پیار تھا۔ کہ آپ نے ان حضرات کے لئے دعا فرمائی (اے اللہ) انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔"

اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ کے لئے تمام صحابہ کرام رض کی محبت سے بھرپور رہیں۔

تمام صحابہ کرام کے متعلق

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے متعلق ہدایت یافتہ ہونے اور ہادی ہونے کی ضمانت دی۔ آپ نے فرمایا میرے صحابہ رض ستارے ہیں جس کے پیچھے چلوگے ہدایت پا جاؤ گے (رزین)

حضرت ابن عمر رض سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

آپ نے فرمایا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا۔ جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اللہ اسے (عذاب) میں گرفتار کرے گا۔" (ترمذی)

ان مذکورہ احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب سے بہتر۔ ہدایت یافتہ۔ قیامت کے روز رہنما اور نور بتایا ہے۔ حضرت ابن عمر رض سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہیں تو کہو۔

لعنۃ اللہ علی شرکم

تمہارے اس برے کام پر اللہ کی پھٹکار

اللہ ہمیں تمام صحابہ وبزرگان دین رح کا احترام کرنے کی توفیق بخشے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ساتھ ہی ہمارا حشر کرے آمین۔

وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

⁂

(۷۶۶)
ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
جمعہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

دینیات عربی اور ہمارے تعلیمی ادارے

آج سے سترہ برس قبل نیا وطن بناتے وقت ہمارے قومی رہنماؤں نے برسوں تک برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کے ساتھ بار بار اس وعدہ کو دہرایا گیا۔ کہ ہم دو قومی نظریہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس ملک میں ہندوؤں کے علاوہ ایک "مسلمان قوم" بھی بستی ہے جس کا مذہب اور معاشرت الگ ہے اور اسے حق حاصل ہے۔ کہ وہ ایک علیحدہ حکومت بنائے جس میں اپنی دینی امنگوں کے مطابق "اسلامی حکومت" قائم کرے۔ اس سلسلہ میں برصغیر کے مسلمانوں نے ہنگامہ خیز اور پرجوش محنت کی۔ پاکستان بن گیا۔ وقت گزرتا رہا۔ عوام کی نگاہیں ستارۂ امید کو دیکھ دیکھ کر لوٹتی رہیں۔

عوام نے وعدوں کے غبارے پھٹتے دیکھے۔ ہر بار ایک نئی امید باندھی۔ ہر مرتبہ پرامید نظریں اٹھیں۔ لیکن امیدوں کے یہ ستارے انہیں روشنی نہ بخش سکے۔ آخر کار منتظر نگاہیں تھک کر جھک گئیں اور کوئی نہیں جانتا کہ یہ نا امیدی کتنی طویل عمر لے کر آئی ہے۔

رہنماؤں نے زندگی کے ہر شعبہ میں مایوسی کی یہ مہلک مرض پیدا کر دی۔ صحت۔ عدلیہ۔ انتظامیہ اور سماجی شعبوں کو اس کا مریض بنایا۔ تعلیمی اداروں اور تربیت گاہوں کو ایسے انداز پر چلایا کہ ان سے فارغ ہو کر باہر آنے والی نسل مغرب کے کلچر افکار سے پوری طرح لیس اور اسلام سے مکمل طور پر بے خبر ہو۔ سکولوں کے ٹائم ٹیبل کو ایک نظر دیکھئے۔ ہائی سکولوں میں ہفتہ میں تین پیریڈ دینیات اور چار پیریڈ عربی کے لئے دئے گئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں انگریزی کو دس پیریڈ مل رہے ہیں کیا ایک مسلمان ریاست کے لئے یہ بے غیرتی مناسب ہے؟ کہ وہاں کے سرکاری سکولوں میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں تین پیریڈ دئے جائیں۔ اور اسلام دشمن قوم کی زبان پڑھنے کے لئے دس پیریڈ دئے جائیں۔ کیا انگریزی زبان اسلام کے مقابلہ میں تین گنا بہتر ہے؟ (معاذ اللہ) اور پھر کیا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ آزاد ہونے کے بعد اس ننگ انسانیت قوم کی زبان کو زندہ رکھنے کے لئے ملک کے مسلمان بچوں کو اسلام سے محروم کر کے انگریزی ادب کا ایندھن بناتے رہیں؟

پچھلے دنوں حکومت نے از راہ نوازش آٹھویں جماعت تک دینیات لازمی کر دی ہے۔ اسلامیات کو اختیاری لازمی کا درجہ دے دیا۔ لیکن اس حکم کا جو حشر ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی شرمناک ہے۔ اکثر سکولوں میں دینیات کے استاد ہی نہیں اور جہاں دینیات کے استاد رکھے جاتے ہیں۔ وہاں انہیں کم تنخواہ اور معمولی حیثیت دے کر بے اثر کر دیا جاتا ہے سکولوں کے بیشتر ہیڈ ماسٹر دینیات کے مدرسین کے ساتھ متکبرانہ سلوک کرتے ہیں۔ انہیں اپنا ثنا خواں بنانے۔ ان کی گھنٹیوں کو ضائع کرنے اور بچوں سے ان کے دینی اثرات ختم کرنے کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔

ثانوی جماعتوں میں زیادہ تر بی اے بی ٹی اساتذہ اسلامیات کے مدرس بنا دئے گئے ہیں۔ یہ لوگ اسلام اور عربی زبان دونوں سے ناواقف ہیں۔ اور انہوں نے اسلام سے جاہل اور بعض حالات میں غیر مسلم ذرائع سے دینی معلومات حاصل کی ہوتی ہیں اور ان کے اپنے خیالات ہی اسلام کے ساتھ مفاہمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مغرب کے ہرشت گردہ کلاسوں میں جا کر اسلام کی جس طرح گت بیونت کرتے ہیں۔ اور جس افسوسناک حد تک اسلام کو موم کی ناک جیسا "صلح کل" مذہب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا تذکرہ کسی بھی اسلامی ریاست کی عزت میں اضافہ نہیں کر سکتا۔

ثانوی جماعتوں میں سائنس پڑھنے کی کشش پیدا کی گئی۔ لیکن ساتھ ہی عربی زبان کے منہ پر تھپڑ مار دیا گیا اور آج ثانوی جماعتوں میں سائنس پڑھنے والے طلباء کو عربی زبان سے ناواقف رکھ کر ساری قوم کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے گویا لڑکوں کو یہ تاثر دیا جا رہا ہے۔ کہ عربی ایک بانجھ زبان ہے اور سائنس کے سارے علوم صرف انگریزی میں ہی پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہمارے تعلیمی ماہرین انگریزی کے گندے جوہڑ سے نکل کر مصر تک ہی چلے جاتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ مصر کی یونیورسٹیوں میں طب۔ انجینئرنگ اور دوسرے فنون کی اعلیٰ درجوں تک عربی میں تعلیم دی جاتی ہے ہر فنی اصطلاح کے لئے دمشق میں عربی زبان کی المجمع الحلمی اللغوی کے نام سے عربی اکاڈمی قائم ہے۔ جو کہ اصطلاح سازی کرتی ہے اور اس کی نقلیں تمام اخبارات و جرائد ادیبوں اور سرکاری محکموں کو روانہ کرتی ہے۔

آج ہمارا قومی فریضہ ہے کہ کم سے کم مدت میں انگریزی کے دربار میں رسوا ہونے والی اور عربی زبان سے بچھڑی ہوئی امتِ مسلمہ کو دوبارہ اپنی قومی زبان سے ملا دیں۔ انہیں تیزی کے ساتھ مغربی مذہب سے ہٹا کر اسلام سے وابستہ کر دیں۔ اگر ہماری موجودہ نسل نے نئی نسل کو یہ دونوں چھنے ہوئے "سرمائے" دے دئے۔ تو رہتی دنیا تک ہمارے لئے کروڑوں زبانیں ثنا خواں اور اربوں ہاتھ دعا گو ہوں گے۔ لیکن اگر ہمارے رہنماؤں نے ماضی کی طرح اسلام اور عربی زبان کو اچھوت بنائے رکھا۔ تو نہ صرف مستقبل کا مورخ ہمیں مغرب کا حاشیہ بردار تصور کرے گا۔ بلکہ ہمارے گھروں میں پیدا ہونے والی نسل بھی ہمارے لئے ایک "کلمۂ خیر" زبان سے نکالنے کو گناہ سمجھے گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ تعلیمی نظام سے پیدا ہونے والے لوگ جب اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔ تو وہ اسلام کے مقابلے میں اغیار اور اپنی ثقافت کے مقابلہ میں مغربی ثقافت کے پرزور حامی بن جاتے ہیں۔ بلکہ موجودہ تعلیمی نظام جس ظالمانہ طریقہ سے آنے والی نسلوں کا ذہن بگاڑ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ رمضان المبارک کے بعد مدینہ منورہ کے ایک عظیم اجتماع میں شاہ فیصل نے سعودی عرب کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہم نے مسلم و عرب ممالک کی یونیورسٹیوں میں دیکھا۔ کہ "مسلمان بچے انجیلز اور افلاطون کے فلسفے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ شکسپیر کے ادب سے زیادہ شغف رکھتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی تاریخ میں ان سے کہیں زیادہ بلند پایہ علماء گزرے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نصاب تعلیم کے ذریعہ ایسے رجحانات پیدا کر دئے گئے ہیں"

لاہور میں منعقدہ عربی کانفرنس نے برمحل اور درست مطالبہ کیا ہے کہ "تمام مرکزی و صوبائی اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ حدیث و فقہ اسلامی کے ضروری ابواب اور سیرت نبوی پر مشتمل ایک پرچہ لازمی قرار دیا جائے۔ تمام اسلامی ممالک سے خصوصاً عرب ممالک سے خط و کتابت میں عربی کو رواج دیا جائے" ہم اس مطالبہ کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ ملی فریضہ ہے کہ ملک کی دفتری زبان عربی ہو۔ اور ہر میٹرک پاس کرنے والا کم از کم قرآن مجید کا ترجمہ جانتا ہو۔ حدیث اور فقہ سے ضروری واقفیت رکھتا ہو۔ اور سکولوں میں دینیات اور عربی کو باقی تمام مضامین سے زیادہ وقت دیا جائے۔ اور ان مضامین کے اساتذہ کو باوقار مقام دے کر ایک پرانا وعدہ اور مطالبہ پورا کیا جائے"

مساجد میں تعلیم گاہیں

مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر محمد یاسین وٹو نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت' مغربی پاکستان کی تمام مساجد میں تعلیمی مراکز قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

مساجد میں تعلیم دینا اور انہیں دوبارہ علوم کا مرکز بنانا یقیناً مستحسن بلکہ ضروری اقدام ہے۔ ماضی کے بڑے بڑے آئمہ اور علماء نے مساجد سے نور علم لے کر باہر آئے اور آج تک ساری دنیا ان کے آوردہ افکار کی روشنی میں راہ زندگی طے کر رہی ہے

لیکن ماضی اور آج کے تعلیمی نصاب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ماضی کا نصاب قرآن و حدیث اور ان دونوں کے خدمت گار و معاون علوم پر مشتمل تھا جس میں اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی ہونے کی بجائے اسلام فہمی اور اسلام پر عمل کرنے کا جذبہ پوری شدت سے پایا جاتا تھا لیکن آج کے نصاب کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ مسلمان بچوں کی کتابوں میں جانداروں کی تصاویر ہیں۔ بچپن میں ہی انہیں سودی طریقہ ہائے تجارت سمجھائے جاتے ہیں۔ غیر مسلم مورخین اور سائنسدانوں کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمان بچے غیر مسلموں سے متاثر ہو کر اپنے اسلاف کو بھول جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر

اظہارِ حقیقت

اہل سنت جمیع صحابہ کرام اور حضرات اہل بیت کی عقیدت اور ارادت پر نازاں ہیں اور ان میں سے کسی پر تنقید کرنا اہلسنت کے نزدیک جائز نہیں۔ اہل سنت کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ فرقہ وارانہ فضا سازگار رہے اور کوئی فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہ ہو۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارے بعض کرم فرما بعض اوقات ایسی صورت حال پیدا کر دیتے ہیں جو ملکی اور ملی تقاضوں کے ہرگز مناسب نہیں ہوتی۔

نہایت افسوس ہے کہ آزادی کے بعد بھی بعض مہربان افسروں سے دانستہ یا نادانستہ طور پر یہی پارٹ ادا ہو رہا ہے ہم کسی کے حقوق غصب نہیں کرنا چاہتے ہر فرقہ آزادی سے اپنے مذہبی مراسم ادا کرے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سے کسی اور فرقے کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور نہ اس سے دوسروں کے جذبات کو کسی قسم کی ٹھیس پہنچتی ہو۔

۲۹ مارچ ۱۹۶۴ء کو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تقریب نوروز ایک جلوس بغیر روٹ اور لائسنس کے نکالا گیا۔ ایک افسر مرتضیٰ احمد خاں برلاس ڈی او نے اس کی راہنمائی کی اور پولیس کی سنگینوں میں اسے سنی اکثریت اور بعض خالص سنی آبادیوں میں گھمایا گیا۔ میں سنجیدہ حضرات اور بہی خواہان ملت و ملک سے انسانی شرافت اور تدبر و شعور کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اس فرقہ وارانہ کردار میں اشتعال اور مصالحت کا کتنا پہلو ہے اگر ایک فریق نے یہ من مانی کارروائی کی بھی تھی تو اسے پولیس کی سنگینوں کی حمایت دینے کی بجائے اس کیس کو جناب ایس۔ پی صاحب کی مقرر کردہ مصالحتی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا تو ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو آج ان ناخوشگوار حالات سے دوچار ہونا نہ پڑتا۔ جنھیں کوئی بھی خیر خواہ ملت پسند نہیں کر سکتا۔

راقم الحروف ۱۰۷/۱۵۱ کے اس چالان پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا جو بمعیت بندہ شیخ عزیز الرحمٰن اہلسنت حضرات کے خلاف رجسٹر ہوا۔ کیونکہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے البتہ دوسرے چار مقتدر علمائے کرام کے اخراج پر میں احتجاج کئے بغیر نہیں رہ سکتا نہایت افسوس ہے کہ اس سے حکومت کی جانبداری کا تاثر پیدا ہو رہا ہے جو ہرگز مناسب نہیں اس سے اشتعال کا بڑھنا ایک قدرتی امر ہے۔

۱۹۶۲ء میں اپنی تجاوز کرنے والے دوستوں نے مسجد حاجیاں والا پر حملہ کیا تھا اور یہاں تک بیجا مداخلت کی کہ مبینہ طور پر قرآن کی بے حرمتی کی اور ختم قرآن شریف میں شریک اہلسنت کو بری طرح زد و کوب کیا جس کی تحقیقات (مقدمہ زیر سماعت) میں کی جا رہی ہے۔

۱۹۵۶ء میں حکام وقت کے سامنے فریقین کے درمیان معاہدہ ہوا کہ ہر دو فریق ۱۹۴۷ء سے پہلے کی رسوم پر کاربند رہیں گے کوئی نئی رسم یا کوئی نیا جلوس نہیں ہوگا۔ مگر ایک فریق نے اہلسنت کے جذبات اور معاہدہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ۱۹۵۸ء میں ایک نیا لائسنس لے لیا جس سے فضا مکدر ہوگئی لیکن وقت کے ڈپٹی کمشنر جناب روئیداد خاں صاحب کے خلوص و تدبر سے کام دیا اور جدید لائسنس منسوخ ہوگیا اور ۱۹۵۶ کے معاہدہ کی دوبارہ توثیق کی گئی۔ میں آج بھی اس معاہدہ کا پوری طرح احترام و خیر مقدم کرتا ہوں کہ موجودہ معزز حکام سے بصد ادب عرض کرتا ہوں کہ حالات کو خوشگوار بنانے کا آئینی ذریعہ یہی ہے کہ معاہدہ مذکور کو سامنے رکھ کر ٹھنڈے دل سے حالات کا جائزہ لیا جائے کہ کونسا فریق اس معاہدہ کا پابند رہا اور کونسے فریق نے معاہدہ شکنی کی پھر آئندہ کے لئے اس معاہدہ پر سختی سے عمل کرایا جائے اور فریقین کو حکومت کی اس غیر جانبدارانہ پالیسی سے پوری طرح آگاہ کر دیا جائے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ حکومت کے متعلق اس قسم کے الزامات پیدا ہونے کا پوری طرح سدباب کر سکتے ہیں۔

تجاویز (۱) حکومت، اہل سنت - اہل تشیع نیک نیتی سے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

(۲) پاکستان میں ہر ایک فرقے کو اپنے مذہبی رسومات اپنی عبادت گاہوں میں ادا کرنی چاہیے۔

(۳) اگر فریقین آپس میں کسی بات پر معاہدہ کریں تو حکومت اس معاہدہ کی پابندی فریقین سے کرائے

(مولانا) عبدالسلام (صاحب) خطیب
جامع مسجد کلاں ۔ نائب امیر جمعیۃ علما اسلام
ضلع ڈیرہ غازی خاں

نرخ نامہ اشتہارات

فی انچ سنگل کالم عام ۵/-
" " آخری صفحہ ۶/-

(نوٹ) پورا صفحہ یا باقاعدہ معاہدہ کے تحت میعادی اشتہارات۔ چھوٹی صنعتوں قومی اداروں اور کتب خانوں کو خاص رعایت

سرکولیشن مینجر

مفید و مجرب دوائیں

کندن یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ مجرب دوا ہے یہ مرض بیچاری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے اس سے کمر ٹیڑھی۔ رنگ زرد۔ جلن۔ سر میں چکر۔ گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے اور بے زبان عورت بالآخر دق و سل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے کندن عورتوں کے حسن و شباب کی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان و احتلام (سپرے ٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۵/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کمپاؤنڈ صحت تندرستی طاقت و توانائی کا واحد علاج۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں آزمودہ اور بے خطا ہیں قیمت ۱۰ گولی دس روپے۔

مقوی بدن فولادی گولیاں کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ۱۱/۵۰ روپے

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ ۔ لاہور

نقد و تبصرہ

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں (ناظم دفتر)

نام کتاب: بغیۃ الکامل السامی۔
نام مصنف: مولانا محمد موسیٰ صاحب مدرس قاسم العلوم (ملتان)
قیمت: تین روپے ۳۷ پیسے۔
ملنے کا پتہ: (۱) مکتبہ کریمیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان۔
(۲) ادارہ تصنیف و ادب قاسم العلوم کچہری روڈ - ملتان۔

ہر زبان صرف و نحو کی صنعت گاہ سے ڈھل کر ہی بنتی ہے۔ صرف و نحو سے بے نیازی کسی زبان سے گنگ ہو کر رہ جانے کے برابر ہے۔ عربی زبان خصوصاً صرف و نحو کی شدت سے محتاج ہے۔ علم و نحو صحابہؓ کے زمانہ میں ایجاد ہوا۔ مقولہ مشہور ہے۔ "صرف علوم کی ماں ہے۔ و نحو ان کا باپ ہے"۔ لیکن اس کے باوجود علم نحو پر کوئی ایسی کتاب نہیں ملتی کہ جسے کامل ترین اور سہل ترین قرار دیا جا سکے۔

مدرسہ قاسم العلوم کے مدرس مولانا محمد موسیٰ صاحب برادر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے علم نحو کے متعلق بغیۃ الکامل السامی شرح المحصول والعامل للجامی، لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ آج کا دور آئمہ فن نحو سے خالی نہیں۔ مولانا موسیٰ صاحب نے پونے دو صد صفحات کی اس کتاب میں علم نحو کے ایسے ایسے مسائل بیان کر دئے ہیں۔ کہ جن سے بڑی بڑی کتابیں بھی خالی ہیں۔ مثلاً مولانا نے کلموں کے متعلق بحث کرتے ہوئے اس کی چوتھی قسم بتائی ہے۔ مولانا نے لکھا ہے وزاد احمد بن صابر ابو جعفر النحوی لہا قسماً رابعاً سمّاہ "الخالفۃ" کے علاوہ کئی مقامات پر مولانا نے نحو کے نئے نئے مسائل پیش کئے ہیں۔ کتاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا علم نحو میں ایک مجتہد کی حیثیت رکھتے ہیں کتابت و طباعت بہت عمدہ ہے۔ علم نحو سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس کا مطالعہ ضروری بھی ہے اور فائدہ مند بھی

مسیحی مشنوں کی رفاہی سرگرمیاں

محمد اسلم رانا جنرل سیکرٹری تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور

تو یہ مقصدِ حیات کو نظرانداز کر رہی ہے۔ اکثر رہنما اپنے فرائض منصبی سے غافل اور ناواجب و غیر ضروری مہموں میں وقت پیسہ لوح و قلم و قرطاس کے گراں قدر عطیات غارت کر رہے ہیں۔ بھوک و بیروزگاری کے ستائے ہوئے عوام الناس کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ اہلِ ثروت اصحاب مزید دولت حاصل کرنے کی فکر میں مگن ہیں۔ حکومتی طبقوں نے تہذیبِ مغرب کی سرپرستی اشاعت اور ترقی و ترویج کا ذمہ لے رکھا ہے۔ القصہ آج مسلمانوں کے پاس "پدرم سلطان بود" کی رٹ کے سوا شاید کچھ بھی نہیں ہے۔ ادھر مسیحی سکولوں، دولتمندوں اور عوام کے دلوں میں دیگر مذاہب کے پیروؤں کو اپنا ہم خیال بنانے کی تڑپ قابلِ داد اور ان کا تبلیغی جذبہ حیرت انگیز ہے۔ انسانیت کشی کے اس دور میں مسیحیوں کی رفاہی خدمات سے بلا تمیز رنگ و نسل اور عقائد و افکار ہر کہ و مہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔

ہمارے معزز قارئین یہ جان کر ضرور تعجب کریں گے کہ جس عیسائی فرقہ کی خدمتِ خلق کی جھلکیاں ہم پیشِ خدمت کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں اس کے ممبروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے کچھ زائد یعنی لاہور شہر کے مسلمانوں سے بھی کم ہے۔ ان کی مشنری سرگرمیاں کرۂ ارض کے ۱۸۹ ممالک میں جاری ہیں اور ایک دنیا ان کی رفاہی خدمات سے متمتع ہو رہی ہے۔

رفاہی سرگرمیاں

ایس۔ ڈی۔ اے مشن کی ۱۸۸۹ منظم سوسائٹیاں مصروفِ کار ہیں۔ ان کی زیرِ نگرانی ۵۹۷ مراکز بہبودیِ زچہ بچہ اور ۹۶۷ ہیلتھ سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں ۳،۲۲،۴۰،۰۶۸ افراد کو مدد دی گئی اور ۸۲۵۳۶۴۴۹ گھنٹے رضاکارانہ طور پر کام کیا گیا۔ بعض دوسری سوسائٹیاں بھی مشن کا ساتھ دیتی ہیں۔ خدمتِ عامہ میں خواتین کا حصہ بہت زیادہ ہے۔

مشن ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے میں بالخصوص ماہر اور مستعد ہے۔ مصیبت زدگان کو ملبہ سے نجات دلانے، ابتدائی طبی امداد، نرسنگ، پناہ گاہیں، کھانا، کپڑے، بستر اور دوائیاں مہیا کرنے کے علاوہ شہری دفاع کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ غیر ممالک میں یہ فریضہ سرانجام دینے والی مرکزی تنظیم کا نام ایس۔ ڈی ویلفیئر سروس ہے۔ ملک چلی میں تباہ کن زلزلے آئے تو آفت زدہ لوگوں کے لئے کپڑے جمع کرنے وہاں پہنچانے اور تقسیم کرنے کا کام امریکن ریڈکراس سوسائٹی کی طرف سے اسی سروس کے سپرد کیا گیا تھا۔ زلزلوں کے جھٹکوں سے ایران میں سینکڑوں دیہات نیست و نابود اور ہزارہا افراد متاثر و بے خانماں ہوئے۔ شاہ ایران کے نزدیک بے گھروں کی آبادکاری اہم ترین مسئلہ تھا۔ مشن جس نے بیدار ایک گاؤں ازسرِ نو تعمیر کرنے کے لئے پختہ اینٹیں مہیا کیں۔ مبتلی میں طوفان آئے تو ویلفیئر سوسائٹیوں نے ۱۰ طعام گاہیں قائم کیں۔ سکولوں کے پندرہ ہزار طلبا کو گرم کھانا کھلایا جاتا تھا۔ ۱۹۶۲ء کے دوران مغربی کوریا میں مشن کی طرف سے ۱۰۹۹ اداروں میں مقیم دس لاکھ بچوں اور بالغوں کو کھانا مہیا کیا گیا۔ غلہ، تیل اور خشک دودھ سپلائی کیا گیا۔ سالانہ ایک ہزار گانٹھیں کپڑے تقسیم ہوتے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں تین لاکھ افراد کو غذا بہم پہنچائی گئی۔ جنوبی کوریا کے صدر نے ان خدمات کے اعتراف میں مشن کے سیکرٹری کو تمغہ عنایت فرمایا

مشن کے ممبران جو کپڑے عطیہ دیں ان کی درجہ بندی صفائی اور مرمت ہوتی ہے۔ پھر سائز کے اعتبار سے لیبل لگا کر تاریخ اور کپڑے کی قسم لکھ کر بند کر دیتے ہیں۔ بوقت ضرورت استعمال ہوتے ہیں۔ نئے کپڑے بطور محفوظ ذخیرہ رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ پرانے پارچات کو ساتھ ساتھ ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ اس طرح عوام کو ملنے والے کپڑے اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں ۲۹ ممالک کو ۴،۹۳،۵۱۵ پونڈ کپڑے بھیجے گئے۔ ۲۸۹ ۹۴،۳۲۷ پونڈ کھانے کی اشیاء ۱،۹۱،۲۲۳ ڈالر مالیتی دوائیں اور اکتالیس ہزار ڈالر کی دیگر چیزیں ان کے علاوہ تھیں۔ خاص علاقوں میں نقد رقوم بھی بانٹی گئیں۔ مشن کے مرکزی سٹور نیویارک اور کیلیفورنیا (امریکہ) میں واقع ہیں۔ مال کی نقل و حمل کے سلسلہ میں امریکی حکومت اور موٹر کمپنیاں سہولتیں کرایہ میں رعایت یا مفت خدمات پیش کرتی ہیں۔

یتیم خانے

عام فرقے اس سلسلہ میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے لیکن ایس۔ ڈی۔ اے مشن اپنے پیروؤں، اور اداروں کی نگرانی میں چلنے والے یتیم خانوں کی باقاعدہ مدد کرتا ہے۔ چند سال پیشتر کوریا میں جنگ نے بڑی تباہی مچائی۔ مارگزیدگان جنگ کی امداد کرنے میں مشن نے انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ۲۷،۶۹۱ افراد کو کھانا، لباس اور کپڑے دیئے جاتے ہیں۔ جنوبی کوریا کے ایک سو اداروں میں ۴۵ یتیم خانے ہیں۔ جن میں ۱۱،۵۷۴ بچے زیرِ کفالت ہیں۔ باقی ۴۶ ادارے ہسپتالوں، بے گھروں کے لئے پناہ گاہوں، دیہات، بیوہ خانوں کوڑھیوں کے ہسپتال، زخمی بچوں کے لئے شفا خانے اور اندھوں، گونگوں اور بہروں کے مراکز پر مشتمل ہیں۔ نرسری، محتاج خانے گداگر بچوں۔ ٹی بی کے مریض بچوں اور کوڑھیوں کی اولاد کے لئے الگ مراکز موجود ہیں۔ اگر یہ تمام ادارے یکجا کئے جائیں تو اچھا خاصا شہر آباد ہو جائے۔ ہر مرکز میں کم از کم ایک سو اور زیادہ سے زیادہ ۱۲۴۵ افراد مقیم ہیں۔ محسنِ انسانیت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یتیم بچے کے سر پر پیار دینے سے ہاتھ کو جتنے بال لگیں مومن کو اتنی نیکیاں ملتی ہیں۔ آنحضرت کی محبت اور غلامی کے دعویداروں کو مشنری کے یہ الفاظ غور سے پڑھنے چاہئیں "جب میں دروازہ میں داخل ہوتا ہوں تو بچے کھیل کود چھوڑ کر مجھ سے آ چمٹتے ہیں۔ وہ انگلیوں اور آستینوں سے کھینچنے اور میری گود میں آنا چاہتے ہیں۔ برکت دے کر دستر خوان پر انواع و اقسام کے کھانے دیکھتا ہوں جو ان بیچاروں کو کبھی میسر نہیں آ سکتے تو میری طبیعت افسردہ اور بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ میں ان سے اچھے کھانے کیسے کھاؤں؟"

طبی سرگرمیاں

مشن ہسپتالوں کے بارے میں جواب دیتے وقت نمائندہ نے کہا "مجھے اصول بیان کرنے دیجئے۔ وضاحت پھر کر دوں گا۔ مشنریوں کی طبی اور ترقیاتی سرگرمیاں انجیل کا عملی پرچار ہیں۔ مسیح بیماروں کو شفا دیتا تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور مصیبت زدوں کو تسلی و تشفی دیتا تھا۔ وہ پہلے لوگوں کی جسمانی ضروریات پورا کرتا تھا تا کہ وہ اس کی آواز سننے سمجھنے اور ماننے کے لئے تیار ہو سکیں"۔

برازیل کے ایک بڑے صوبے میں جہاں سڑکوں ہسپتالوں، دواخانوں اور ڈاکٹروں کا وجود تک بھی نہیں ہے امراض پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ ناکافی اور نامناسب غذا ہے۔ دریاؤں کی فراوانی کے سبب کشتیوں پر مشتمل سفری شفا خانے کام کرتے ہیں۔ سات ماہ کا بچہ سوکھے کا مریض تھا۔ ڈاکٹر کے پاس خشک دودھ کی ایک ہی بوتل تھی جو اس کے والدین کے حوالے کر دی گئی۔ بعدہٗ وہاں امریکہ سے بہت سا خشک دودھ بھیجا گیا

مزید ترسیل جاری ہے ڈاکٹر صاحب اشیائے خوردنی اور دواؤں کے ساتھ ساتھ مسیحی محبت اور یرن بھی عطا کرتے ہیں۔

کلیسا بڑی مستعد ہے۔ امریکہ، برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن، فن لینڈ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے موصول ہونے والی اشیاء فوراً تقسیم کے لئے روانہ کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً جب کوریا میں کپڑوں کی پہلی کھیپ پہنچی تو شہر کے میئر کی خدمت میں پیش کی گئی۔ ایک بیوہ نے اپنے اور بچے کے لئے عمدہ گرم کپڑے لے کر امریکہ کی طرف منہ کر کے تین دفعہ جھک کر اظہارِ تشکر کیا۔

کیا مندرجہ بالا تفاصیل کی روشنی میں پاکستان کے معزز و محترم مذہبی علماء عیش و عشرت میں مستغرق امراء اور اقتدار کی کرسیوں پر براجمان حضرات اپنے اپنے فرائض کو پہچاننے کی کوشش کریں گے۔

ہم نے ہر شخص سے حالِ دلِ بیتاب کیا
ایک بھی بات نہ اس جانِ سخن تک پہنچی

……

اس قدر رفاہی کام کرنے اور انسان دوستی کے ظاہری اعداد و شمار کے باوجود افریقہ اور دیگر نو آزاد ممالک میں عیسائی مشنری کی شکست اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ جھوٹ اور فرسودہ افکار کا ساختہ دین فطرتِ انسانی کو اپیل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ کیونکہ انسان زیادہ دیر تک ذہنی غلامی قبول کر کے روٹی کپڑا اور دوا پر گزارا نہیں کر سکتا۔ البتہ مسلم ممالک کا فرض ہے کہ جہاں وہ اسلامی تبلیغ کے لئے مبلغین کے وفد بھیجتے ہیں۔ نشر و اشاعت کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ وہیں آج کے بھوکے بیمار اور ضرورت مند انسان کو خوراک اور دوا مہیا کریں۔ اور انکی مادی ضروریات کو پورا کریں۔ کیونکہ آج کے بعض مسلمان مولفۃ القلوب کی سطح تک گر چکے ہیں۔

جمعیۃ کی خبریں

کتاب و سنت کی مخالفت برداشت نہیں کی جائے گی

خانگڑھ [illegible] ایک جمعیۃ علمائے اسلام خانگڑھ کے زیر اہتمام جامع مسجد فاروقیہ میں بروز جمعرات زیر صدارت مولانا کلیم اللہ خاں صاحب ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالغفور صاحب مبلغ جمعیۃ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے ملک میں مغرب زدہ اور غیر مسلم عناصر کتاب و سنت کی برملا مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ حرکت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔

آپ نے عائلی قوانین کو ایک بدنما دھبہ قرار دیا۔ اور اس کے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ نیز اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ جانشین امیر شریعت کی گرفتاری و پولیس کی غلط روش پر احتجاج کیا۔

جمعیۃ علمائے اسلام بمبئی کا انتخاب

بمبئی ۔ ۶ مئی ۔ مدرسہ مفتاح العلوم بمبئی میں جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک اجتماع منعقد ہوا ۔ جس میں جمعیۃ کی نئی تشکیل کی گئی اور مولانا محمد ہاشم صاحب کو امیر جماعت مولانا عبدالحق کو ناظم محترم غلام محمد صاحب مرغزانی کو خزانچی نیز مولوی عبداللہ صاحب کو مبلغ جمعیۃ مقرر کیا گیا۔

شان صحابہ و اہلبیت

ڈیرہ غازی خاں ۔ ۸ مئی ۱۹۶۴ء کو روجھان ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مولانا عبدالستار صاحب تونسوی نے ایک جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے شان صحابہ و اہل بیت بیان فرمائی نیز ۲۰، ۲۱ مئی کو شیعہ جلسہ میں مقامی ایس ایچ او کی موجودگی میں صحابہ کرام کے متعلق گستاخی پر احتجاج کیا ۔ اہل جلسہ نے قائدین کی مذمت کی ۔ نیز اعلان کیا گیا کہ ۲۳ محرم کو مولانا موصوف دوبارہ خطاب فرمائیں گے ۔

محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ

۱۱ ـ ۱۲ مئی ۶۴ء ـ روجھان

روجھان میں انجمن تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس میں مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا محمد لقمان صاحب نے صحابہ کرام اور اہلبیت کے فضائل پر تقریر فرمائی ۔ اس جلسہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایک دینی کانفرنس کے متعلق لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دی گئی

آخری اجلاس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے خلافت راشدہ پر پرمغز تقریر فرمائی ۔ نیز فرمایا کہ مذہبی کشیدگی میں بعض حکام کا بھی دخل ہے

میرپورخاص ـ ۴ مئی ۶۴ء کو جمعیۃ علمائے اسلام میرپورخاص کا ایک اجلاس زیر صدارت مولوی شمس الدین صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا جس میں ماہانہ چندہ دینے والوں کی ایک باقاعدہ فہرست تیار کرنے اور وقت پر چندہ وصول کرنے کی قرارداد منظور ہوئی ۔ اور جمعیۃ کی ہر شاخ پر زور دیا گیا کہ وہ مبلغ دس روپے مہیا کرے اور ضلعی جمعیۃ کو میرپورخاص ارسال کرے ۔ تاکہ قائدین جمعیۃ کی آمد پر جلسے کا اہتمام کیا جا سکے نیز ہر شاخ کارگزاری کی مکمل رپورٹ بھیجے جناب محمد اشرف صاحب نے اعزازی طور پر دفتر میں کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں ۔

جمعیۃ کی ضلعی میٹنگ ۔ ۲۹ مئی ۶۴ء کو ہوگی ۔ تمام حضرات تاریخ مقررہ پر ضرور تشریف لائیں ۔

نائب امیر ضلع ۔ میرپورخاص

رسالہ بدعات محرم کی ضبطی پر احتجاج

اردو اور انگریزی اخبارات میں رسالہ [illegible] کا فرمان معظم متعلق بدعات محرم (مصنفہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور) کی ضبطی کے متعلق پڑھ کر بے حد تعجب ہوا یہ رسالہ ۱۹۵۰ء میں پہلی دفعہ سرگودھا ثنائی پریس سے چھپ کر شائع ہوا تھا ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۴ء تک سیالکوٹ لاہور ملتان کے پریس میں ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوتا رہا اور کبھی باعث اشتعال ثابت نہیں ہوا لہذا ایسے رسالے کا ضبط کرنا جو محض اصلاح کے لئے شائع کیا گیا ہو حد سے زیادہ حسرت و افسوس کا باعث ہے ہم مسلمانان شہر اوکاڑہ و مضافات آنریبل جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ اس فیصلہ پر ہمدردانہ نظر ثانی فرما کر ضبطی کا حکم منسوخ فرما کر گناہ کے انسداد میں تعاون فرمائیں ۔

مجلس قادریہ راشدیہ اوکاڑہ

امن و اتحاد اسلام کا بنیادی مقصد ہے

کراچی ۔ ۱۷ اپریل ۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مبلغ اور شعلہ نوا خطیب مولانا عبدالشکور دین پوری نے کورنگی کے عام اجتماع اور کھڈہ کی جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے ۔ کہا اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے بنی نوع انسان کو امن و اتحاد کی دعوت دی ۔ اسلام نے امن و اتحاد کا جو معیار قائم کیا دنیا آج تک اس کو فراموش نہیں کر سکتی ۔ مولانا نے کہا کہ نفاق و بدامنی دنیا کی سب سے بڑی لعنت ہے جس کو مٹانا اہل اسلام کا فریضہ ہے مولانا نے جمعیۃ علمائے اسلام کی اہمیت اور اس کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کے پاس قرآن و سنت کی روشنی میں معاشرہ کی سماجی برائیوں کا علاج ہے ۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں اور قرآن کی تعلیمات کی عام اشاعت کریں اور اس سلسلہ میں مولانا زکریا صاحب جمعیۃ کے معتمد عمومی ہیں ۔ جن کی نگرانی میں جمعیۃ بہت جلد تمام مساجد میں قرآن شریف کی عام تعلیم کی مہم چلائے گی عوام پر اپنے مذہبی فریضہ کے پیش نظر لازم ہے ۔ کہ اشاعت قرآن پاک کے سلسلہ میں جمعیۃ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں ۔

ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
کراچی

کراچی میں تقریر یا درس قرآن

حضرت مولانا الحاج عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور دین پوری کراچی میں تشریف فرما ہیں ۔ اُن کے متوسلین اور معتقدین سے درخواست ہے کہ تقریر یا درس قرآن کے سلسلے میں ان سے جو گفتگو کرنی ہو وہ جمعیۃ علماء اسلام کھڈہ کراچی کے دفتر سے رابطہ پیدا کریں ۔ مرکزی جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس قسم کے اختیارات مولانا حافظ محمد زکریا صاحب ناظم جمعیۃ و دفتر جمعیۃ علماء اسلام کھڈہ کو سپرد کئے ہیں لہذا تمام صاحبان انہیں کی طرف رجوع کریں ۔

کراچی
ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام

ٹیکسلا میں ترجمان اسلام
اور دیگر دینی رسالے
روشن دین نیازی ریکورڈ
ٹیکسلا سے دستیاب ہوسکتے ہیں

مولانا ابوذر بخاری کو رہا کرو

بزم طلباء دارالعلوم حنفیہ کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد دین صاحب منعقد ہوا جس میں مطالبہ کیا گیا ۔ کہ جانشین امیر شریعت مولانا ابوذر بخاری کو رہا کیا جائے ۔ انہوں نے احرار لیڈر کی گرفتاری پر نہایت افسوس کا اظہار کیا ۔ نیز اجلاس نے لاؤڈ سپیکر سے پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا ۔ مولوی عبدالرحمٰن چکوال

ہم کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون ماننے کے لئے تیار نہیں

کراچی ۔ ۱۰ مئی کو نیو چیر کالونی ۔ انڈسٹریل ایریا کراچی میں جمعیۃ علمائے اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی نے عوام سے خطاب کیا ۔ آپ نے جمعیۃ کا تعارف کرایا ۔ عوام کو مذہب و دین کی خدمت کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہماری یہی حالت رہی تو ہمارے دلوں سے دین کا جذبہ نکل جائے گا ۔ آپ نے پورے جوش سے فرمایا ۔ کہ ہم ایسے قوانین ہرگز ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ جو کہ کتاب و سنت کے خلاف ہوں ۔ آپ نے حکومت کو تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن جو بھی قوانین اسلام سے متصادم ہیں ۔ انہیں فوراً منسوخ کیا جائے آپ نے عیسائی مشنری کی بڑھتی ہوئی سرگرمی پر تشویش کا اظہار کیا ۔ اور ان کے خلاف جرأت سے قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا ۔ نیز آپ نے آئندہ انتخابات میں جمعیۃ کو کامیاب کرنے کے لئے اپیل کی ۔ اس کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں آیا ۔

مولانا غلام صمدانی صاحب امیر
حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ہزاروی نائب امیر
مولانا عبدالرحمٰن صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ
مولانا نور احمد صاحب نائب ناظم ۔
مولانا شمس الحق صاحب خازن ۔ اور
خان گل شہزاد ۔ سالار ۔ (غلام صمدانی کراچی)

جمعیۃ علمائے اسلام حیدرآباد

قائدین جمعیۃ علمائے اسلام کی واپسی دورہ مصر و حجاز پر حیدرآباد کی جمعیۃ کا ایک وفد استقبال کے لئے کراچی پہنچا ۔ جس میں حیدرآباد کی جمعیت کے ارکان کے علاوہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ماڈل ٹاؤن کے کثیر تعداد طلباء بھی شریک تھے ۔ قائدین جمعیۃ ۔ ایک جلوس کی صورت میں مدرسہ میں تشریف لاتے ۔ مولانا غلام غوث کا قیام مدرسہ کھڈہ میں تھا ۔ نماز عصر کے بعد مولانا صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور رات کے جلسہ میں جمعیۃ پر مفصل تبصرہ کیا ۔ (حکیم نواب دین حیدرآباد)

تصویریں مٹا دو

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے اس کو خریدا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ کرو۔ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں۔ اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری کتاب اللباس)

اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا۔ کہ اسلام میں بت اور فوٹو دونوں حرام ہیں۔ کیونکہ گدے پر بت باندھے نہیں رکھے تھے۔ بلکہ اس پر قلمی تصاویر تھیں۔ جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ "صرف عبادت کی غرض سے تصاویر رکھنا حرام ہے۔ عبادت کا قصد نہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے یہ تصویروں والا گدا عبادت کرنے کے لئے خریدا تھا

آج پرفتن زمانہ ہے۔ کئی لوگ اپنے فاسق اور بدکار ذہن کو خوش کرنے کے لئے اسلام کے محرمات کو جائز بنانے کی فکر میں ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کو مسترد کرنا اور مکانوں دکانوں اخبارات و رسائل پر تصویریں سجا کر نفسانی شیطان کو خوش کرنا، منافقت کا بدترین مظاہرہ ہے۔ اور بعض لوگ تو اس قدر غیر محتاط ہوتے ہیں۔ کہ تصاویر والے اخبارات و رسائل اللہ کے گھروں "مساجد" میں لے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں اللہ تعالٰی کی کثیر برکات نازل نہیں ہوتیں جیسی کہ تصاویر نہ ہونے کی صورت میں ہوتی ہیں ہمارا فرض ہے کہ مساجد کا احترام کریں۔ وہاں کوئی حرام چیز نہ لے جائیں۔ اپنے گھروں کو بتوں کا گھر بنانے کی بجائے اللہ کی رحمت کا گھر بنائیں اور ایسی کوئی ضرورت کی چیز نہ خریدیں کہ جس پر جاندار چیز کی تصویر ہو۔ کیونکہ ایسی فاسق کمپنیاں جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ٹھکرا کر اپنی مصنوعات پر تصاویر لگاتی ہیں۔ ہرگز قابل امداد نہیں۔ کیونکہ بدمعاش کی مدد کرنا بدمعاشی میں اور نیک کی مدد کرنا نیکی میں داخل ہے۔ واللہ یہدی من یشاء الی سواء السبیل:

مضمون نگار حضرات اپنے مضمون خوش خط اور کاغذ کی ایک طرف تحریر فرمایا کریں۔

مساجد میں تعلیم گاہیں

(بقیہ صفحہ ۳)

اگر حکومت مساجد میں تعلیمی مراکز کھولنا چاہتی ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ مساجد کی حرمت قائم رکھے۔ انہیں قرآن و حدیث یا اس کے خدمت گار و معاون فنون پڑھانے کا مرکز بنائے۔ اور "دنیا میں ترقی کرنے"۔ "سائنس میں عروج حاصل کرنے" اور "دور جدید کے تقاضے پورے کرنے کے لایعنی بہانوں" سے اللہ کے گھروں کو تصاویر لگانے۔ سودی معاملات سمجھنے کے مراکز اور غیر مسلم سائنسدانوں و مورخین کے مدح خانے بنا کر نہ رکھ دیے۔

ان الفاظ سے ہمارا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ہم حکومت پر بداعتمادی ظاہر کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ آج کی دنیا جن فنون کے مجموعہ کو علم کہہ کر پکار رہی ہے۔ اس کے ان حصوں کے متعلق نشان دہی کر دیں۔ کہ جو اسلام کے خلاف ہیں اور جنہیں مساجد میں پڑھانا مساجد کی توہین کے مترادف ہے۔ جو لوگ ان باتوں پر رجعت پسندی اور دقیانوسیت کا طعنہ دے کر یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ انہوں نے "مولوی" کو شکست فاش دے دی ہے۔ ہم ان کی انگریز پرستی اور بت نوازی پر انہیں مبارکباد پیش نہیں کر سکتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں اسلام کی پابندیوں سے جان چھڑانے اور بے لگام زندگی بسر کرنے کو ترقی سمجھنے والوں کی فراوانی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مساجد میں تعلیمی ادارے کھولنے سے پہلے نصابی کتب کو بت پرستی اور سود خوری سے پاک کر کے اس اسلام کے مطابق کر دیا جائے گا۔ جو کہ مدینہ میں نازل ہوا۔ اور کتاب و سنت کی روشنی میں آج تک امت مسلمہ کی رہنمائی کرتا رہا۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ہمارے حکمران بعض "فسق پسندوں" کو ناراض کر کے بھی اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کر لیں گے تو یہ خسارے کی بات ہرگز نہ ہو گی۔ کیونکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا بن کر رہنا ہی ترقی اور کامیابی کا واحد ذریعہ ہے

چکوال میں درس قرآن مجید

دارالعلوم حنفیہ میں روزانہ بعد نماز فجر مولانا حافظ غلام حبیب مہتمم دارالعلوم حنفیہ درس قرآن پاک دیتے ہیں۔ تمام احباب سے شرکت کی درخواست کی جاتی ہے

دینی مدارس

مجلس ذکر کا افتتاح

اوکاڑہ ۱۱ مئی ۶۴ء کو حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خلیفہ حضرت شیخ التفسیر لاہوریؒ کی آمد پر جامع مسجد حنفیہ انوریہ میں اجتماع ہوا۔ جس میں بالاتفاق مولوی محمد امین صاحب کو امیر جماعت (انجمن خدام الدین) بنایا گیا۔ نیز جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو مجلس ذکر قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔

آئندہ جامع عثمانیہ مسجد چوک اوکاڑہ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا کرے گی احباب مطلع رہیں۔

مدرسہ تعلیم النساء

اس نازک دور میں سب سے ضروری چیز صنف نازک کی اصلاح ہے

قوم تیزی سے اخلاقی تباہی اور بربادی کی طرف جا رہی ہے اور اس کا ایک علاج یہی ہے کہ آپ عورت کی اصلاح کی کوشش کریں۔

آج فیشن کا زہر مسلمان عورت کی رگ و پے میں سرایت کرتا جا رہا ہے اور وہاں سے تمام معاشرے میں پھیل رہا ہے۔ مسلمان عورت دین سے بے خبر اور اپنے درخشندہ ماضی سے ناآشنا ہے۔

مردوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تو سینکڑوں ادارے ہیں کئی تنظیمیں اور مدرسے ہیں لیکن عورتوں کی تعلیم و تربیت کے اور ان کی اصلاح کے لئے ہمارے ہاں کوئی معقول انتظام نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اصلاح کی تمام تدابیر بے اثر ہوتی جا رہی ہیں۔ عورتوں کی تعلیم کے لئے ملک میں انگریزی سکول اور کالج تو ہیں لیکن وہ صحیح تربیت نہیں کر رہے۔ وہ عورت کو چراغ خانہ بنانے کی بجائے شمع انجمن بنانے میں مصروف ہیں۔

اس گئے گزرے زمانے میں اس درسگاہ میں تہذیب مغرب کے خلاف ایک جہاد کیا جا رہا ہے۔ اس مدرسہ میں چار سو سے زائد بچیاں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ان کے ساتھ عربی ادب سیرت پاک اور جدید علوم سے بھی بہرہ ور ہوتی ہیں۔ اب تک سینکڑوں لڑکیاں قرأت کے ساتھ قرآن مجید ناظرہ پڑھ چکی ہیں ہر سال دو تین طالبات قرآن مجید حفظ کر لیتی ہیں پچھلے سال سے تو قرآن پاک کا ترجمہ بھی باقاعدہ صرف و نحو اور تفسیر کے ساتھ پڑھایا جانے لگا ہے۔ تقریباً پچاس لڑکیاں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ رہی ہیں۔

مدرسہ کی شاندار خدمات کے پیش نظر میونسپل کمیٹی منڈی چشتیاں نے بھی دست تعاون دراز کیا ہے اور چھ ہزار روپیہ سالانہ گرانٹ منظور کی۔ جو گزشتہ سالوں میں باقاعدہ ملتی رہی لیکن حیرت ہے کہ جب مدرسہ نے اپنے بہترین نتائج اور کارہائے نمایاں پیش کئے تو میونسپلٹی بیک لخت ناراض ہو گئی۔ اب تقریباً دس گیارہ ماہ سے مدرسہ کو کمیٹی کی طرف سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا۔

اب حالت یہ ہے کہ استانیوں کو ابھی تک چار ماہ کی تنخواہ بھی نہیں ملی۔ مدرسہ کے پاس عمارت کا کرایہ تک نہیں ہے۔ بچیوں سے چار چار آنے آٹھ آٹھ آنے چندہ اکٹھا کر کے کرایہ ادا کیا گیا۔

اگر اہل شہر اور ملک کے دیگر متمول حضرات اس طرف تھوڑی سی بھی توجہ دیں تو مدرسہ مالی مشکلات سے نجات پا کر نہایت قابل فخر خدمات انجام دے سکتا ہے۔

امید ہے کہ محبان اسلام اس دردناک اپیل پر غور فرمائیں گے اور ارباب مدرسہ سے تعاون فرمائیں گے۔

ترسیل زر کا پتہ: عبدالجبار مہتمم مدرسہ
تعلیم النساء منڈی چشتیاں۔ بہاولپور ڈویژن
مغربی پاکستان

صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلیئے

آزاد کشمیر۔ ۲۰ اپریل کو خان پورہ پانچ۔ آزاد کشمیر میں مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا سالانہ سہ روزہ اجتماع ہوا۔ جس میں متعدد علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔

مقررین حضرات نے دینی تعلیم حاصل کرنے اور اتباع سنت پر زور دیا اور عوام کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید کی۔ نیز علمائے کرام نے دینی مدارس کثرت سے کھولنے پر زور دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو مذہبی امور سے روشناس کرایا جائے۔

جھنگ صدر میں ترجمان اسلام

خدام الدین اور حضرت لاہوریؒ کی تصانیف وغیرہ مکتبہ شیخ لاہوریؒ مولانا مفتی عبدالعلیم صاحب جھنگ صدر سے حاصل کیجئے۔

Phone No : 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paise

Vol. No. 7 | 29 MAY 1964 16 MUHARRAM ۱۳۸۴ | No. :- 20

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کا پروگرام

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی ہزارہ سے ۲۷ مئی کو لاہور تشریف لائیں گے۔ ۲۸ مئی سے صوبائی اسمبلی کا اجلاس تقریباً ایک ماہ کے لئے ہو رہا ہے۔ اجلاس کے اختتام تک آپ کا قیام لاہور میں ہی رہے گا۔ ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور

راولپنڈی میں شیر کشمیر کا فقید المثال استقبال

معزز مہمانوں کا دس میل لمبا جلوس

راولپنڈی۔ ۲۴ مئی۔ شیخ عبداللہ آج جب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پاکستان کے اولین دورے پر پہنچے تو ان کا پرجوش اور شاندار استقبال کیا گیا اور راولپنڈی کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں ہر عمر کے مرد اور عورتیں چکلالہ کے ہوائی اڈے پر شیر کشمیر کے خیر مقدم کے لئے امڈ پڑے اور جونہی وہ طیارے سے باہر نکلے لوگوں نے اپنے دل کی گہرائیوں سے شیر کشمیر زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے

معزز مہمانوں کا یہ قافلہ جب ہوائی اڈہ سے ۲ میل کا سفر طے کر کے [illegible] کے علاقے میں پہنچا تو شیخ عبداللہ صدر کی ذاتی سیاہ رنگ کی کار سے اترے اور جناب بھٹو کے ہمراہ ایک کھلی جیپ پر سوار ہو گئے جو ہوائی اڈے سے قصر صدارت تک دس میل لمبے راستے پر انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور دونوں جانب لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ قطار در قطار موجود تھے۔

صدر ایوب اور شیخ عبداللہ کی بات چیت شروع ہو گئی

راولپنڈی ۲۴ مئی۔ صدر ایوب اور شیخ عبداللہ کے درمیان مذاکرات کا پہلا مرحلہ آج ایوان صدر میں شروع ہوا۔ بعد ازاں شیخ صاحب نے صدر کے ساتھ ڈنر کھایا۔ دونوں مرتبہ صدر پاکستان نے پورچ میں مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انتہائی تپاک سے مصافحہ کیا اور ان کو اندر لے گئے۔ بیس منٹ تک تبادلۂ خیالات جاری رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ شیخ صاحب اور صدر ایوب کی یہ پہلی ملاقات ہے

تین نکات

راولپنڈی ۲۴ مئی۔ شیخ عبداللہ نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرتے وقت تین نکات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

- پاکستان اور بھارت میں سے کسی کو احساس شکست نہ ہو۔
- بھارت کی لادینیت کے تصور کو ٹھیس نہ پہنچے کیونکہ اس طرح بھارت میں اقلیتوں کا مستقبل مخدوش ہو جائے گا۔ اور کوئی پاکستانی یہ پسند نہیں کرے گا کہ پانچ کروڑ بھارتی مسلمانوں کو خطرے میں ڈال دیا جائے۔
- مسئلہ کے حل سے جموں و کشمیر کے عوام مطمئن ہونے چاہئیں۔

تنازعہ کشمیر کشیدگی کا سب سے بڑا سبب ہے

شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے تین شرائط کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا سب سے بڑا سبب تنازعہ کشمیر ہے اور اگر ہم اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو دوسرے مسائل آسانی سے طے ہو جائیں گے۔

- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقلیتوں کے مسئلہ پر بھارت اور پاکستان کے وزرائے داخلہ کی بات چیت راولپنڈی یا مری میں عنقریب پھر شروع ہو گی۔

عالمی خبریں

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد بڑے احترام سے منائی گئی

لاہور ۲۴ مئی گذشتہ روز پورے ملک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سیدہ فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند ارجمند حضرت امام مظلوم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی ۱۳۲۴ ویں برسی پورے مذہبی احترام اور عقیدت سے منائی گئی۔ اس موقع پر انتہائی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور یگانگت کا بے مثال مظاہرہ کیا۔ مساجد اور دینی اداروں میں علمائے کرام میں اور مذہبی رہنماؤں نے مسلمانوں کو سانحہ کربلا اور شہادت عظمیٰ کے واقعات سے آگاہ کیا۔

لاؤس میں کمیونسٹوں کی پیش قدمی

وینتان۔ ۱۹ مئی۔ لاؤس میں خانہ جنگی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور کمیونسٹ فوجوں نے سوموار کے روز غیر جانبدار جنرل کانگ کی فوجوں کو جارز کے میدان میں شکست دے کر اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ شمال میں گیارہ میل کے فاصلہ پر موانگ پھیا کا ہیڈ کوارٹر بھی کمیونسٹ فوجوں کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

الجزائر اور مراکش کے تعلقات بحال ہو گئے

رباط۔ ۲۲ مئی۔ الجزائر اور مراکش کے درمیان سفارتی تعلقات بحال ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ اکتوبر ۱۹۶۳ء کے سرحدی تنازعہ کے باعث دونوں ملکوں کے تعلقات ختم ہو گئے تھے۔ سفارتی تعلقات بحال کرنے کے لئے چند ہفتے قبل ایک مشترکہ سرحدی کمیشن قائم کیا گیا تھا جسے دونوں ملکوں کے درمیان متنازعہ سرحدی علاقہ میں سیاسی انتظامی اور فوجی اقدامات کا اختیار دیا گیا تھا تاکہ باہمی تعلقات جلد از جلد معمول پر لائے جا سکیں۔

مشتہرین حضرات کے لئے

نادر موقع

۵ جون ۱۹۶۴ء کو ہفت روزہ ترجمان اسلام کا موتمر قاہرہ نمبر بھاری تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس نمبر میں اشتہار دینا کامیابی کی ضمانت ہے۔ خواہشمند حضرات ۳۰ مئی تک اشتہارات ارسال کر دیں۔ ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور

قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

راولپنڈی۔ مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے بتایا ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس یکم جون کو صبح ۹ بجے شروع ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ قومی اسمبلی پہلے قانون سازی کا کام ختم کرے گی۔

اسرائیل کے مقابلے کیلئے ہمیں زبردست فوج کی ضرورت ہے (ناصر)

قاہرہ۔ صدر ناصر نے اعلان کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اسرائیل کے خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک طاقتور فوج تیار کرے گا۔ ہمیں صرف اسرائیل سے نمٹنے کے لئے ہی نہیں بلکہ سامراجیوں کو عالم عرب سے نکالنے کے لئے بھی زبردست فوجی قوت کی ضرورت ہے

ناظرین: خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خالص سونے اور چاندی کے

بہترین زیورات

کی با اعتماد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کے زیور آرڈر پر تیار مل سکتے ہیں

عبدالرحمٰن زرگر

دوکان نمبر ۴۷، ۴۸ - ۳۰، ۴

بھابڑا بازار۔ راولپنڈی

قاضی محمد بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے [illegible] پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

29 OCT 64

ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۰۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت

جلد ۷ ○ جمعہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۴۱

صدر پاکستان قادیانی نہیں ہیں

ستان کے صدر محترم محمد ایوب خان نے ے۔ کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ خدا جانے صاحب کو یہ وہم کیسے ہوا کہ ان کو سمجھا جاتا ہے۔ ان کے اس اعلان سے کی طبائع میں خواہ مخواہ وہم پیدا ہے۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ صدر صاحب غلط لوگوں کا حصار (گھیرا) ہے جیسے کہ وائے وقت نے کسی وقت لکھا تھا۔ اور صاحب کے اس ماحول میں مرزائی بھی ہیں جس کا کو علم ہے۔

صدر صاحب نے اپنے بیان میں جہاں اپنی بیان کی ہے وہاں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ ستی کو پسند نہیں کرتے۔ جناب ہم تو یہی کہ شخص پرستی۔ شخصیت پرستی۔ نفس زن پرستی۔ آرٹ پرستی۔ شراب پرستی ستی۔ غیر پرستی۔ فرقہ پرستی۔ الوا پرستی پرستی وغیرہ تمام پرستشوں سے خدا آپ کو کھے۔ اور صرف خدا پرستی پر قائم کرنے۔ مگر آپ پر اپنی ذاتی ذمہ داری ہی نہیں تمام قوم کی ذمہ داری ہے۔ ملک وملت اور جان ومال کی حفاظت آپ کا فرض ہے رھکر آپ پر رعایا کے ایمان واسلام کی حفاظت فرض ہے لم حکومت اسلام کی حفاظت نہیں کرسکتی مسلم حکومت کیسے کہلا سکتی ہے۔ اگر مرزائی کفر ہے۔ تو حکومت کو تمام ایسے ذرائع اختیار کرنے ہوں گے جن سے مسلمانوں میں کفر و ارتداد کی اشاعت رک سکے۔ جیسے آپ کو اقتدار حاصل ہوا تو آپ نے اپنی پسند کے مطابق بنیادی جمہوریتوں کا نظام بنا ڈالا اسی طرح جس فرقہ کے افراد کو اثر ونفوذ حاصل ہوگا۔ وہ اپنے اثرات ورسوخ کے مطابق اپنے اصول کی اشاعت کرے گا۔

محترم صدر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔ جیسے کہ صابن کا یہ کہنا کوئی کمال نہیں کہ میں کپڑے کو کالا اور میلا نہیں کرتا۔ یا میں اجلا اور سفید ہوں۔ صابن ہوتا ہی وہ ہے جو کپڑوں کو صاف وستھرا کرے۔ میل کو دور کرے۔ اگر مسلمان حکومت مسلمانوں کا اسلام محفوظ نہیں رکھ سکتی تو وہ اپنے فرض منصبی سے قطعاً عہدہ برآ نہیں کہلائی جاسکتی۔ ڈھاکہ کے گذشتہ اجلاس (قومی اسمبلی) میں مودودی۔ نظام اسلام پارٹی۔ اور کونسل لیگ کے ممبروں نے بیشک آپ کے بنائے ہوئے دستور کے اس بنیادی دفعہ کی تائید کی ہے کہ ہر شخص کو ہر مذہب قبول کرنے کی اجازت ہوگی۔ (جس کے تحت مسلمانوں کے مرزائی۔ اور عیسائی ہونے کا دروازہ کھلا ہے) مگر ان گم کردہ راہ انسانوں کی بات کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اس غلط اصول کی اصل ذمہ داری آپ پر ہے۔ اور آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ آپ جتنے غلط سہارے اختیار کریں گے اتنے ہی ناکام ہونگے۔ اگر آپ اللہ تعالٰے کے دین کی مدد کرتے تو اللہ تعالٰے آپ کی مدد فرماتے۔ اور آج آپ کو ایک ناتواں اور ضعیف الخلقۃ عورت کے ہاتھ سے اتنی پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔ کل آپ خوش ہوتے ہونگے کہ ان پارٹیوں نے سرکاری بل کی حمایت میں ووٹ دے کر میری ہمنوائی کی۔ لیکن اللہ تعالٰے نے انہی پارٹیوں کو آپ کے خلاف کھڑا کرکے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا ہے۔

مومن

ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کاٹا جاتا

(حدیث مصطفٰےؐ)

- آخر آپ کتنی مرتبہ ڈنک کھانے کے بعد دشمن کی پہچان کے قابل ہوں گے؟
- آزمائے ہوئے کو آزمانا عقلمندی نہیں ہے جرأت ہمت اور مستقل مزاجی سے کام لے کر اپنا

ووٹ

بھلائی کے پلڑے میں ڈال دیجیئے

ری اعلان:۔ مدرسہ فرقانیہ مدینہ کرتارپورہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ر اکتوبر ویکم نومبر کو جو ہونا قرار پایا تھا۔ علماء مدعوئین کی الیکشن میں مصروفیت کی وجہ سے ان تاریخوں میں جلسہ مجبوراً ملتوی کر دیا ہے

اُمتِ مسلمہ، تقلیدِ یورپ اور علماءِ حق

(از مولانا حافظ عبد المتین خان زاہد۔ مدرسہ نصرۃ العلوم متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

عام لوگوں میں یہ کہاوت مشہور ہے کہ کوّے کی موجودہ چال اس کی اپنی اصلی چال نہیں ہے بلکہ یہ چال اس نے دوسرے پرندے کے شوق میں جو کہ پورا نہ ہو سکا اختیار کی تھی۔ بوڑھے لوگ اس کہاوت کی تفصیلات یوں بیان کرتے ہیں کہ کوّا کسی زمانے میں بہت اچھی چال چلتا تھا ایک دن اس نے کوئی نیا پرندہ دیکھا جس کی چال اسے بہت پسند آئی اسے شوق ہوا کہ میں بھی ایسی چال اختیار کروں۔ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے کوّے نے اس دوسرے پرندے کی طرح چلنے کی مشق شروع کر دی۔ بہت دیر مشق کرتا رہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ بڑی محنت کے بعد بھی جب اسے تکمیل شوق کی صورت نظر نہ آئی تو اس نے اپنی اصلی چال پر چلنا چاہا لیکن شومئ قسمت وہ اپنی چال بھی نہ چل سکا کیونکہ وہ اپنی چال بھی بھول چکا تھا۔ اس تقلید غیر کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ غیر سے بھی کچھ حاصل نہ کر سکا اور اپنا اثاثہ بھی لٹا بیٹھا ع نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

اس کہاوت کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو کوئی ماہر حیوانیات ہی بتلائے گا۔ ہم نے تو یہ کہاوت صرف مثال کے لئے پیش کی ہے کہ کم و بیش اس وقت امت مسلمہ کی آپ بیتی بھی اسی نوعیت کی ہے۔

یہ امت اپنے اندر چند اصول رکھتی تھی۔ اس امت کے اپنے نظریات تھے۔ اس امت کی اپنی تہذیب تھی اس امت کا اپنا تمدن تھا۔ اس قوم کے اصول، نظریات اور تہذیب پر دنیا رشک کیا کرتی تھی۔ اسی تہذیب و تمدن کے زیر سایہ اور انہیں اصول و نظریات کی روشنی میں اس قوم نے دنیا کی قیادت کی ہے۔ ساری دنیا اس قوم کے دبدبے سے مرعوب تھی۔ اس کی ہیبت ساری دنیا کو لرزا دیتی تھی۔ جب یہ امت یقین محکم اور عزم مصمم کے ساتھ کسی انسانی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اٹھتی تھی تو ساری دنیا خوف کے مارے دبک جاتی تھی اور کسی طاقت کو اس کی راہ میں روڑہ اٹکانے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ جب اس امت کے خلیفہ کا نام دوسری شہنشاہیوں کے درباروں میں لیا جاتا تھا تو شہنشاہوں اور درباریوں پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی غرضیکہ اگر کہا جائے کہ دنیا میں جتنی قومیں آج تک پیدا ہوئی ہیں ان سب میں سے ہر لحاظ سے کامیاب ترین صرف یہی امت تھی تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا دراصل یہ قرآنی حقیقت کا مظاہرہ تھا جو کنتم خیر امۃ میں بیان فرمایا گیا۔ لیکن نہ معلوم یورپ والوں کی تہذیب و تمدن میں اس امت کو کونسی خوبی نظر آئی کہ اسے دیکھتے ہی ریجھ گئی اور اسی کو اپنانے میں اپنی عافیت سمجھنے لگی۔ اس امت نے یکلخت اپنی تہذیب و تمدن اپنے اصول اور نظریات کو چھوڑ دیا۔

نہ معلوم اس امت نے تقلید یورپ میں کونسی بہتری سمجھی کہ یکا یک تقلید یورپ کی مشق شروع کر دی اور ہر میدان میں ان کے اطوار اور ان کی تہذیب کو اپنانا شروع کر دیا۔

تاریخ نے ایک دوسرے گروہ کی طرف بھی نشاندہی کی ہے کہ اس وقت جبکہ امت مسلمہ کو تقلید یورپ کا شوق چرایا ہوا تھا۔ دوسرے گروہ نے جو کہ تعداد کے لحاظ سے قلیل ترین گروہ تھا اس امت کو ہر طرح سے تقلید یورپ سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ اس پر تقریریں کیں اس پر کتابیں لکھیں غرضیکہ یہ بھی گروہ اس امت کو تقلید یورپ سے بچانے کے لئے استعمال کر سکتا تھا لیکن ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

اس قلیل گروہ نے اس تہذیب و تمدن کو سینے سے لگایا جسے قوم پرانی تہذیب اور پرانا تمدن کہہ کر پھینک چکی تھی اور ان اصول و نظریات کو دل و دماغ میں جگہ دی جنہیں اس قوم نے دقیانوسی خیالات قرار دے کر پس پشت ڈال دیا تھا۔ اور ہر میدان میں ان اصول و نظریات اور اس تہذیب و تمدن کی حفاظت کی تاکہ جب یہ قوم تقلید یورپ کی مشق ختم کر چکے گی اور اپنی منزل مقصود کی طرف واپس پلٹنے کا خیال ہوگا لیکن راستہ بھول جانے کے باعث اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے گی تو ہم ان اصول و نظریات اور اس تہذیب و تمدن کی روشنی میں اس قوم کو منزل مقصود تک پہنچا دیں گے اس قلیل گروہ نے اس تہذیب و تمدن کی ہر طرح حفاظت کی۔ اس تہذیب و تمدن کی حفاظت میں اپنی جانیں تک قربان کیں۔ اپنی اولادیں قربان کرائیں۔ اپنے مالوں کو نثار کیا اپنے خاندانوں کو اس تہذیب و تمدن کی حفاظت کی بھینٹ چڑھایا غرضیکہ جس طرح سے بھی ممکن ہوا انہوں نے ان اصول اور نظریات اس تہذیب و تمدن کی حفاظت کی اور ہر قسم کے طوفانوں اور آندھیوں سے اسے بچایا۔

انہوں نے ہر دور میں مسلمانوں تک اپنے خیالات کو پہنچایا اور انہیں تقلید یورپ سے نکلنے کی تلقین کرتے رہے لیکن مسلمانوں کو ہوش نہ آئی۔ تقلید غیر کے مہلک نتائج ظاہر ہوئے اور ساری دنیا کے مسلمان غلام ہو کر رہ گئے وہ قوم جو دنیا کی قیادت کیا کرتی تھی آج دوسروں کی قیادت کی محتاج ہو گئی۔ وہ قوم جو ساری دنیا میں ہدایت کا نور پھیلایا کرتی تھی۔ آج اپنے نور کے عظیم ترین خزانوں سے غافل ہو کر دوسری قوموں سے روشنی تلاش کرنے لگی جو ساری دنیا کی غالب ترین قوم کہلوایا کرتی تھی۔ مغلوب ترین قوم ہو کر رہ گئی ——— اس دور میں بھی اس قلیل گروہ اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا اور اجنبی حکمرانوں کو اپنے سے باہر نکالنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی گروہ نے کی سرزمین میں آزادی کی بنیادیں چوبیس ہزار علماء کرام کے خون سے استوار کیں اور شہیدان بالاکوٹ خون سے ان بنیادوں کو پختہ کیا۔

بالآخر ہندوستان آزاد ہو کر تقسیم ہوا۔ مسلمانوں کے حصہ میں پاکستان آیا جس کی بنیاد انہیں مقاصد پر رکھی تھی جو اس گروہ کے مقاصد تھے۔ یہ اس گروہ کو پہلی فتح تھی کہ اس کے نصب العین کی روشنی میں پاکستان کی بنیادیں استوار ہوئی ہیں۔ پاکستان بنا اور حالات نے تیزی سے پلٹا کھایا۔ دن گذرتے گئے اور وزارتیں بدلتی گئیں لیکن اس بنیادی مقصد کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ دی۔ وہ گروہ ایک گونہ خاموش ہو گیا اور اجتماعی جدوجہد کی۔ اسے محسوس نہ ہوئی کیونکہ وہ مطمئن تھے اور ان کے نصب العین کی تکمیل کی ذمہ داری حکومت پاکستان اٹھا چکی تھی لیکن جو وزارت بھی برسر اقتدار آئی اس نے عوام سے وعدہ کیا کہ وہ قرآن و سنت کی حکومت قائم کرے گی لیکن اس کے بعد اس کی طرف نگاہ التفات بھی نہ ڈالی گئی۔ اسی ایک فتنہ جو کہ پہلے دبا ہوا تھا یکایک ابھرا اور طرح طرح کی سازشیں کرنے لگا۔ اس گروہ نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی لیکن حکومت نے اس مطالبہ کو ٹھکرا تو علماء کرام کو اجتماعی طور پر تحریک چلانے کی ضرورت محسو ہوئی اور علماء کرام متحد ہو گئے لیکن وہ اتحاد بھی دیرپا نہ ہوا اور باہمی اختلافات کی نذر ہو گیا اس کے بعد وزارتیں بدلتی گئیں اور آئین کے نفاذ کی تیاریاں ہونے لگیں اور نعر لگنے لگے کہ آئندہ آئین اسلامی ہوگا۔ قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ ہوگا۔ خدا خدا کر کے وہ آئین نافذ ہوا اور تمام نعروں کا پول کھل گیا۔ کیونکہ اس میں مذہبی آزادی کیونکہ اس میں مذہبی آزادی کی آڑ میں ارتداد کا دروازہ کھلا رکھا گیا تھا اور دیگر اس قسم کی سراسر خلاف اسلا حرکات کی گئی تھیں۔ اس وقت اس گروہ نے شدت سے اجتماعی تنظیم کی ضرورت کو محسوس کیا۔ پاکستان کے تار شہر ملتان سے تحریک اٹھی اور ہر طرف سے تائید آوازیں اٹھنے لگیں۔

۵۶ء کو ملتان کے عظیم الشان میں اس گرو سے تعلق رکھنے والے علماء کرام کا اجتماع ہوا اور جم علماء اسلام پاکستان کے نام سے باقاعدہ سیاست حصہ لینے کا اعلان کیا گیا۔ دو سال میں اس جماعت کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ اور ہر طرف جمعیۃ علماء اسلام ہونے لگا۔ ۵۸ء میں جنرل ایوب خان نے ملکی حکومت الٹ دیا۔ اور مارشل لاء نافذ کر دیا۔

اس دور میں اس مقدس گروہ نے اپنے فرائض یاد رکھا اور نظام العلماء کے نام سے کام کرنے لگا۔ جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے سراسر خلاف اسلام عا قوانین کو عوام کے سروں پر زبردستی ٹھونسنا چاہا تو ا نظام العلماء نے مارشل لاء کی تمام حدود کو نظر انداز کرتے

(باقی [illegible])

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

(جمعہ، ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک تاریخی فیصلہ

وقت کا اہم ترین تقاضا

علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ ہ کو ملتان میں ایک نہایت ہی اہم ے۔ جو اس ملک کی تاریخ میں ہمیشہ ہے گا۔ اس فیصلہ کی اہمیت یوں اور بھی ہے کہ ایک ایسے موقع پر جبکہ صدارتی ی انتخابی جدوجہد اور سخت کشمکش نے ں جو سیاسی ہیجان، اضطراب اور کردی ہے۔ اس کے طوفانی تھپیڑوں اعلان حق کرنا، اور حق پسند افراد کے راہ عمل کی نشاندہی کرنا ایک ایسا مشکل کی جرأت وہ افراد اور جماعتیں بھی یں۔ جن کا اوڑھنا اور بچھونا، اور جن ت و سیاست، اسلام کے دعووں پر مبنی رہی ہے

ظر اس امر کے کہ ملک میں تنظیمی اعتبار اثر و رسوخ کے لحاظ سے جمعیۃ کی ہے۔ یہ امر اپنی جگہ ایک حقیقت کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ اس سیاسی تغیرات میں، اسلام کو دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یہ یقیناً پریشان کن ہی نہیں بلکہ بڑی ہی ہیں کہ وہ اپنی رائے کا استعمال خالص لئے کرنے کے بجائے ان عناصر کے پر مجبور تھے جن کے پروگراموں میں اسلام سے ہے ہی نہیں یا ہے تو کہیں آخری اسے بٹھا دیا گیا ہے

اقتدار گروہ کا جہاں تک معاملہ ہے کارنامے سب کی نظروں کے سامنے لار کے اول روز سے لے کر آج کے تی، ملی اور مذہبی دوائر میں انہوں نے ہے وہ ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے بھی سب سرکار و دربار سے لے کر گلیوں، بازاروں تک جس قسم کی زندگی کا تے ہے اس میں اسلام کا، اصلاح عوامی بہبود کا، سماجی انصاف کا معیشتی مساوات کا امیر و غریب کی یکسانیت کا معاشی و اقتصادی سہولتوں کا، اور ایک ایک شہری کو برابر کے حقوق۔ برابر کی حیثیت اور اس کی بنیادی احتیاجات کی فراہمی کا جتنا اور جس قسم کا رنگ شامل ہے۔ وہ ظاہر و باہر ہے عوام بجا طور پر اس صورت حال سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور اپنے مستقبل کے لئے وہ اس پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف حزب اختلاف کا وہ متحدہ محاذ ہے، جس کے پس پردہ ملک کے سال خوردہ و باراں دیدہ وہ کوئی چھپی بیٹھی ہے جس کے دامن پر لیاقت علی خاں کے قتل اور دس ہزار جاں نثاران ختم نبوت کے لہو کی داستان کا پوشیدہ باب رقم ہے جنہوں نے اس خالص مسلمان ملک میں امریکہ کی سیادت کو دعوت دی۔ مغربی تہذیب اور فرنگی تمدن کو نفوذ کرنے کا موقعہ دیا اور جن کی بدولت ملک کے تمام وسائل و ذرائع، ایک خاص طبقہ کی اجارہ داری میں چلے گئے۔ جنہوں نے اپنے دور میں سیاسی انتقام کی راہ کھولی، اور جو آئے دن اقتدار کی کرسیوں کے لئے باہم دست و گریباں ہونے کا تماشہ ساری دنیا کو ایک طویل مدت تک دکھاتے رہے۔ وہ اب محترمہ فاطمہ جناح کی آڑ میں "نیا جال لائے پرانے شکاری" کے مصداق، جمہوریت و آزادی کی نئی نوید لے کر اکٹھے ہیں۔ یہ جانے پہچانے چہرے جو زریں نقاب ڈال کر سامنے آئے ہیں ملک کے باشعور عوام کو اب دھوکے میں نہیں ڈال سکتے۔ قوم اب بھی ان سے ان کی پچھلی دھاندلیوں کا محاسبہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔ قائداعظم اور قائد ملت کے بعد ملک میں جو سیاسی ابتری برپا ہوئی جو معاشی نامساوات پھیلی، جو دفتری بدعنوانیاں عام ہوئیں، جو امریکی اثر و رسوخ بڑھا، جو اقتصادی عدم توازن پھیلا۔ جس طرح کی مذہبی فرقہ وارانہ آویزشیں پیدا ہوئیں فحاشی اور بداخلاقی کا دور دورہ ہوا۔ اسلامی دستور کی تدوین و نفاذ میں لیت و لعل ہوا۔ بد کردار لوگ معاشرہ پر حاوی ہو گئے۔ ملک کے وقار و عظمت کو ٹھیس پہنچی، خارجہ پالیسی ناکام ہوئی۔ داخلی اطمینان و اعتماد غارت ہوا۔ وہ سب آخر ان کا ہی تو پیدا کردہ تھا۔ جناب خواجہ ناظم الدین صاحب۔ جناب چوہدری محمد علی صاحب وغیرہ اول دن سے پاکستان کی حکومت میں اعلیٰ مناصب پر فائز اور مختار بنے رہے ہیں۔ کیا وہ عوام کو یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کے طویل عہد اقتدار میں اس ملک کے عوام کے ساتھ جو بدسلوکیاں اور ظالمانہ برتاؤ ہوئے۔ اور ماضی میں جو کچھ یہاں ہوا۔ کس حد تک وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ بہرحال عوام اپنے مستقبل کے لئے ان پر اعتماد کرنے کی غلطی کا دوبارہ ارتکاب نہیں کر سکتے۔

ان حالات میں یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی راہ سامنے آتی، جو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی اقتدار جویانہ کشمکش سے علیحدہ ہوتی۔ جو خالص اسلام کے نصب العین تک لے جانے والی، اور عوامی بہبود و فلاح کی منزل تک پہنچانے والی ہوتی تاکہ نیا سیاسی تغیر بہتر مستقبل کا ضامن بن کر سامنے آئے۔ اور ۱۷ سال کی ناکامیوں اور مایوسیوں سے نجات حاصل ہو سکے، ایسا نہ ہو کہ ہیر پھیر کر کبھی اس گروہ کے اور کبھی اس گروہ کے عزائم کا عوام نشانہ بنتے رہیں۔ اور ہمیشہ وعدوں اور دعووں سے عوام کو ٹالا جاتا رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس تاریخی فیصلے نے، وہ نئی راہ کھول دی ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں خالص دین کا بول بالا ہو، اسلام کا دستور، اسلام کا قانون اسلام کی حدود یہاں نافذ و جاری ہوں، ملت کی امامت و سیادت دین دار اور عوام سے براہ راست تعلق رکھنے والے افراد کے ہاتھوں میں پہنچے، اور پاکستان خالص اسلامی مملکت بن سکے، تو انہیں چاہیئے کہ وہ پیش قدمی کریں، وقت کے سیاسی دھاروں میں نہ بہیں۔ مذہبی فرقہ بندیوں اور نظریاتی آویزشوں سے بلند ہو کر صرف اس مقصد کے حصول کے لئے متحد ہو جائیں۔ انشاء اللہ خدائے بزرگ و برتر کی نصرت انہیں حاصل ہو جائے گی۔ یہ ایک موقعہ ہے جس سے ہر ایک گروہ اپنے اپنے لئے مفاد حاصل کرنے کے واسطے نکل کھڑا ہوا ہے۔ لیکن اللہ کے دین کے مفاد کے لئے کسی نے بھی پیش قدمی نہیں کی ہے۔ جمعیۃ آپ کو اس راہ میں قدم اٹھانے اور آگے بڑھنے کی دعوت دیتی ہے۔ (ک)

(باقی بر صک)

اسلام کو بازیچۂ اطفال بنانے والوں کی عبرتناک قلابازی

مودودی صاحب کی بے اصولی سیاست، کیا عورت صدر مملکت بن سکتی ہے

(مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفۂ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ)

۔ آج کل اسلامی احکام سے بےپرواہی اور خدائی حدود سے بےاعتنائی ایک عام بات ہے۔ فرنگی غلامی نے مسلمانوں کے دل ود تک کو ماؤف کردیا ہے۔ مگر بددینی اور اسلام دشمنی کی بدترین شکل یہ ہے کہ اسلام کے نام سے اسلام کی مخالفت کی جاۓ آج کل ہورہا ہے —— اللہ تعالےٰ کی شان ہے کہ بزرگان دین کی شان میں گستاخیاں کرنے والے مودودی صاحب کی دیانت و امان بھانڈا چورا ہے میں پھوٹ گیا۔ اس نے جس طرح دین کو ہوائے نفس کے تابع کرکے قلابازی لگائی ہے اس نے اس شیخ چلی کے سار انڈے توڑ دیئے ہیں۔ اور اگر انصاف، و ایمان کی روشنی میں پڑھا جائے تو مندرجہ ذیل مضمون سے بہتوں کا ایمان مودودی فتنہ سے مح ہوجائے گا۔ یہ مضمون حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علما شمالی پنجاب کا ہے۔ جسے ہم شکریہ کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ (مدیر)

موجودہ الیکشن کے ہنگاموں میں صدارت کا مسئلہ سب سے زیادہ ہنگامہ خیز ہے۔ پاکستان مسلم لیگ نے صدر مملکت ایوب خان کو ہی صدارتی امیدوار نامزد کیا ہے۔ اور جمہوری متحدہ محاذ نے مس فاطمہ جناح کو، جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے کتاب و سنت کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ یہ دونوں پارٹیاں اصول اسلام کو نظر انداز کرکے محض حصول اقتدار کے لئے برسرپیکار رہیں۔ اس لئے ہم اپنا تیسرا امیدوار کھڑا کریں گے اور اس کی جدوجہد کے لئے اسلامی محاذ قائم کیا جائے گا۔ ان پارٹیوں میں سب سے زیادہ تعجب خیز پوزیشن مودودی جماعت کی ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی صدارت کے لئے ایک عورت کی تجویز کرکے اپنے ہی سابق تحقیقی ریکارڈ کو پامال کردیا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس سے پہلے نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اسلامی دستور کے موضوع پر جو مضامین و مقالات شائع کئے ہیں۔ ان میں انہوں نے تصریح کی ہے کہ اسلام میں صدارت و وزارت وغیرہ کے مناصب عورتوں کے سپرد کرنا سرے سے جائز ہی نہیں۔ چنانچہ اس موضوع پر مودودی صاحب کی تصریحات حسب ذیل ہیں۔

(۱) "انتخابات اور مجالس قانون ساز" کے تحت نمبر ۷ میں لکھتے ہیں:۔

مجالس قانون ساز کی رکنیت کا حق عورتوں کو دینا مغربی قوموں کی اندھی نقالی ہے۔ اسلام کے اصول اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ اسلام سیاست اور انتظامی ملکی کی ذمہ داری مردوں پر ڈالی گئی ہے۔ یہ فرائض عورتوں کے دائرہ عمل سے خارج ہیں (دستوری تجاویز برائے ارکان مجلس دستور ساز پاکستان صـ اشاعت اول ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء) میں فرماتے ہیں۔

اگر ۵۲ء میں مجالس قانون ساز کی رکنیت کا حق عورتوں کو دینا مودودی صاحب کے نزدیک مغربی قوموں کی اندھی نقالی تھی۔ اور اسلام کے اصول اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتے تھے تو اب مس فاطمہ جناح صاحبہ کے معاملہ میں وہ اصول کیوں بدل گئے۔ اور مغربی قوموں کی اندھی نقالی آقا دین کا ذریعہ کیسے بن گئی۔ حیرت! حیرت! حیرت!۔

(۲) نومبر ۵۲ء میں مودودی صاحب کے ایک رسالہ بنام "اسلامی دستور کی بنیاد" شائع کیا۔ جس میں تمہیداً یہ لکھا کہ اس وقت جبکہ ملک کے دستور کی ترتیب آخری مراحل میں ہے۔ اہل علم کا فرض ہے کہ دستور ساز اسمبلی کو ایک صحیح اسلامی دستور مرتب کرنے میں زیادہ سے زیادہ مدد دیں۔ جماعت اسلامی اس سلسلہ میں اپنی حد استطاعت تک جو کچھ خدمت انجام دے سکتی تھی دیتی رہی ہے۔

۱۹۵۱ء کے آغاز میں تمام مسلم فرقوں کے نمائندہ علماء نے بھی اسلام کی ریاست کے ۲۲ بنیادی اصول بالاتفاق مرتب کرکے ایک اہم خدمت انجام دی ہے، مگر کچھ لوگ برابر اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ ایک طرف مسلم عوام اور تعلیم یافتہ لوگوں کو اور دوسری طرف دستور ساز اسمبلی کے ارکان کو زیادہ سے زیادہ غلط فہمیوں میں مبتلا کریں۔

. . . . . اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ایک مختصر مضمون میں کتاب و سنت کی ان تمام تصریحات کو جمع کردیا جائے جو دستوری احکام پر مشتمل ہوں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ آج تک علماء جن اصولوں کو اسلام کے دستوری اصولوں کی حیثیت پیش کرتے رہے ہیں ان کے اصل مآخذ کیا ہیں۔ اور اس کے دستور ساز اسمبلی کے ارکان پر بھی خدا کی حجت قائم ہوجائے اور وہ یہ عذر کبھی بھی نہ پیش کرسکیں کہ ہمیں خدا و رسول کے احکام بتلائے نہیں گئے تھے۔ ا پر نمبر ۶ کے تحت مودودی صاحب تصر کہ الرجال قوامون علی النسا مرد عورتوں پر قوام ہیں۔" (لن یفلح قو امرھم امرأۃ (بخاری) وہ قو پاسکتی جو اپنے معاملات عورت کے سپرد ک دونوں نصوص اس بات میں قاطع ہیں کہ مم کے مناصب خواہ وہ صدارت ہو وزارت کی رکنیت یا مختلف محکموں کی ادارت عو نہیں کئے جاسکتے۔ اس لئے کسی اسلا دستور میں عورتوں کو یہ پوزیشن دینا یا اس رکھنا نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ اد و رسول کی پابندی قبول کرنے والی ریاست کی سرے سے مجاز ہی نہیں ہے۔

اسلامی دستور کی بنیادیں ص ۸ پر

اس سے زیادہ بھی کوئی صریح عبارت ہوسکتی ہیں کہ نومبر ۵۲ء میں اگر عورتوں کو صدارت کے مناصب دینا اور دستور میں اس کی گنجا صریحہ (قرآن و حدیث) کے خلاف تھا۔ اد رسول کی پابندی کرنے والی ریاست سرے مجاز ہی نہیں تھی۔ تو اب ۱۹۶۴ء کے الیکش عورت کے لئے کل پاکستان جدوجہد کرنا کے خلاف کیسے جائز ہوگیا۔ آپ کو کسی نئی اس کی اجازت دی ہے۔

(۳) اس مذکورہ رسالہ کے آخر میں مود نے اسلامی مملکت کے وہ بنیادی اصول جن کو جنوری ۵۱ء میں بمقام کراچی پاکستا فرقوں کے ۳۱ سرآوردہ علماء نے بالاتفا تھا۔ اس میں اصول ۱۲ کے تحت لکھا

سلمان مرد ہونا ضروری ہے۔ جس کے تعین۔ صلاحیت اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں اعتماد ہو۔"

فرمائیے ۱۹۵۱ء میں تمام مسلم فرقوں کے نمائندہ لماء نے جب رئیس مملکت کے لئے مسلمان اور مرد ہونا روری ضروری قرار دیا تھا تو اب رئیس مملکت کے ے مرد ہونے کی شرط کس زمینی وحی کی بناء پر حذف ردی گئی؟ یہ ملحوظ رہے کہ ان ۳۱ نمائندوں میں ود مودودی صاحب بھی شامل تھے اور شیخ التفسیر ضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ۔ حضرت ولانا مفتی محمد حسنؒ صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور لامہ سید سلیمان ندویؒ۔ امیر شریعت حضرت ولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی حال مقیم مدینہ منورہ۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ضرت مولانا اطہر علی صاحب (مشرقی پاکستان) صدر جمعیۃ اہل حدیث مولانا داؤد غزنوی صاحب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور حضرت مولانا ابوالحسنات صاحب وی کے علاوہ شیعہ فرقہ کے علماء بھی اس اجتماع شریک تھے۔ اس لئے یہ فیصلہ پاکستان کے ان تمام ں اور جماعتوں کے لئے ایک دینی سند کی حیثیت ا ہے۔ آج اگر ہنگامی حالات کا عذر کر کے م فرقوں کے ان متفق علیہ اصولوں کو پس پشت ڈال دیا ے تو پھر اسلامی حصولوں کی کیا حیثیت باقی رہ ی ہے۔ جن کو ہم اسلامی دستور کے مخالفین کے منے پیش کر سکیں۔

(۴) مودودی صاحب نے اپنے ماہنامہ جمان القرآن جنوری ۱۹۵۳ء میں اسلامی دستور تدوین کے عنوان سے ایک مفصل مضمون لکھا تھا میں "اولی الامر کے اوصاف" کے تحت تے ہیں:۔

امارت اور مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے ایک یت تو قانونی نوعیت کی ہوتی ہے جس پر ایک ناظم ب اور ایک جج جانچ اور پرکھ کر انتخاب سکے لئے شخص کے اہل ( ) ہونے ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور دوسری ایک اور قسم یت بھی ہوتی ہے جس کا لحاظ کر کے اشخاص کو نٹنے اور تجویز کرنے اور ووٹ دینے والے اپنا فیصلہ کرتے ہیں ——— قرآن و حدیث ان دونوں قسم توں سے بحث کرتے ہیں۔ پہلی قسم کی اہلیت کے نہوں نے چار معیار بتائے ہیں۔

(۱) مسلم ہونا۔ چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے۔ ھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و عوا الرسول واولی الامر منکم۔ یان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔

(۲) مرد ہونا چنانچہ قرآن کہتا ہے الرجال قوامون علی النساء ۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ (وہ قوم ہرگز فلاح نہ پائے گی جس نے اپنی زمام کار ایک عورت کے سپرد کی) یہ ہیں وہ چار قانونی صفات جن کے لحاظ سے ہر شخص امارت اور رکنیت کا اہل ہو سکتا ہے (ترجمان القرآن جنوری ۵۳ء صفحہ ۲۶-۲۷

(ب) اسی مضمون میں مودودی صاحب کے سوالات و جوابات کے تحت لکھتے ہیں۔

سوال:۔ کیا امرھم شوریٰ بینھم کے حکم میں ھم کی ضمیر صرف مردوں کی طرف پھرتی ہے۔ عورتیں اس میں شامل نہیں قرار پا سکتیں۔

جواب:۔ قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت سے ٹکراتی نہیں۔ بلکہ اس کی تشریح کرتی ہے۔ جس قرآن میں "امرھم شوریٰ بینھم" فرمایا گیا ہے اسی قرآن میں الرجال قوامون علی النساء بھی فرمایا گیا ہے۔ اس لئے مجلس شوریٰ میں جو ساری مملکت کی قوام ہے عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے۔

مزید برآں ہمارے سامنے عہد نبوی اور خلافت راشدہ کا تعامل موجود ہے جو قرآن کی منشاء کے تعبیر کے لئے مستند ذریعہ ہے۔ ہمیں تاریخ اور حدیث میں کوئی نظیر بھی ایسی نہیں ملتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے کبھی عورتوں کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا ہو" (ایضاً ص۳۶)

مندرجہ بالا عبارات میں مودودی صاحب نے قرآن و سنت کے حوالے سے اسلام کی چار قانونی صفات میں امارت، صدارت) اور مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے جس طرح مسلمان ہونا ضروری قرار دیا ہے اسی طرح مرد ہونا بھی۔ اور آیات قرآنی میں تطبیق دیتے ہوئے نہایت واضح اور زوردار الفاظ میں تحریر کر دیا ہے:۔

مجلس شوریٰ میں جو ساری مملکت کی قوام ہے عورتوں کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند کر دیا ہے۔

اب مودودی صاحب اور ان کے متبعین سے ہمارا سوال ہے کہ قرآن نے عورتوں کے لئے جس دروازے کو ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بند کیا ہے اور جو خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی کسی نے کھولنے کی جسارت نہیں کی۔ اس بند دروازہ کو کس کی اجازت سے اب کھولا گیا ہے؟

(۵) مودودی صاحب ترجمان القرآن جولائی ۱۹۴۸ء میں "اسلامی قانون" کے موضوع پر اپنی وہ تقریر درج کی ہے۔ وہ آپ نے ۶؍ جنوری ۴۸ء کو لاء کالج لاہور میں کی تھی۔ اس میں فرماتے ہیں:۔ — اس قانون میں جو چیز اٹل ہے۔ وہ تین اجزاء پر مشتمل ہے (۱) قطعی اور صریح احکام جو قرآن یا ثابت شدہ احادیث میں دئیے گئے ہیں۔ مثلاً شراب اور سود اور قمار کی حرمت۔ چوری اور زنا اور قذف کی سزائیں۔ اور میت کے ترکہ میں وارثوں کے حصے (۲) اصولی احکام جو قرآن اور ثابت شدہ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یا یہ کہ لین دین کے جن طریقوں میں منافع کا تبادلہ آپس کی رضامندی سے نہ ہو۔ وہ باطل ہیں۔ یا یہ کہ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔

(۳) حدود جو قرآن و سنت میں اس غرض کے لئے مقرر کی گئی ہیں کہ ہم اپنی آزادی عمل کو ان کے اندر محدود رکھیں۔ اور کسی حال میں ان سے تجاوز نہ کریں مثلاً تعدد ازواج کے لئے بیک وقت چار عورتوں کی حد یا طلاق کے لئے تین کی حد یا وصیت کے لئے ایک تہائی مال کی حد اسلامی قانون کا یہ اٹل اور قطعی واجب الاطاعت حصہ ہے۔

حصہ ہی دراصل وہ چیز ہے جو اسلامی تہذیب تمدن کے حدود اربعہ اور اس کی مخصوص امتیازی شکل و صورت متعین کرتا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۸۴/۵۸)

مذکورہ بالا تین اجزا کو مودودی صاحب نے اسلامی قانون کا اور واجب الاطاعت حصہ تسلیم کیا ہے جن میں ایک یہ بھی ہے کہ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ اٹل اور قطعی واجب الاطاعت حصہ اب کیوں اچانک ناقابل اطاعت ہو گیا۔ اور کن نصوص نے اس قطعیت سے اس الیکشن میں اعتماد اٹھا دیا۔

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ عورت کے لئے صدر مملکت کے جواز میں مودودی صاحب نے قرآن سے بلقیس کا بادشاہ ہونا پیش کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کتاب و سنت کی جن نصوص صریحہ کی بناء پر آپ نے پہلے یہ تصریح کی ہے کہ اسلام میں صدارت و رکنیت مجلس شوریٰ کے مناصب کی ذمہ داری عورتوں کے سپرد کرنا سرے سے جائز ہی نہیں۔ کیا اس وقت بلقیس کا واقعہ اقامت دین کے اتنے بڑے مدعی کے پیش نظر نہ تھا۔

حضرت تھانوی کا ارشاد

نیز اس بودے استدلال کا جواب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اپنی تفسیر بیان القرآن (سورۃ النمل) میں یہ دیا ہے۔ کہ "ہماری شریعت میں عورت کو بادشاہ بنانے کی ممانعت ہے۔ پس بلقیس کے حصہ سے کوئی شبہ نہ کرے اول تو یہ فعل مشرکین کا تھا دوسرے اگر شریعت سلیمانیہ نے اس کی تعبیر بھی کی ہو تو شریعت محمدیہ میں اس کے خلاف ہوتے ہوئے وہ حجت نہیں ہے۔"

(۶) مودودی جماعت کے ایک ممتاز رکن نعیم صدیقی

(ورق الٹئے)

صاحب "نظام اسلامی اور اطاعت رسول" کے تحت لکھتے ہیں کہ ا- قرآن نے حکومت و سیاست کے اصول بھی بیان کیے ہیں جتنی کہ " فصلناہ تفصیلا " کے الفاظ کا تقاضا ہے ...... اللہ کا رسول ایسی ہی گہری نگاہ سے آراستہ تھا- اور اس نے سیاسی نظام کے متعلق بعض امور ایسے طے کر دیے ہیں کہ جن کو اگر کوئی شخص قرآن کے کسی ایک فقرے میں ڈھونڈنا چاہے تو اس کا نام و نشان بھی نہ ملے گا لیکن اگر وہ رسول کی حکمت کی روشنی میں دیکھے تو سارا قرآن انہی امور کے حق میں ناطق ہوگا- چنانچہ نبی اکرم نے عورتوں کے ہاتھوں میں نظام سیاسی کی زمام اقتدار دئے جانے کو روکا ہے- آج کل کا ایک مجتہد جب احادیث میں اس کو پڑھے گا تو وہ ضرور پیچ و تاب کھائے گا- پھر وہ انڈکس کے ذریعے قرآن کی ورق گردانی کر کے جب پوری طرح مطمئن ہو جائے گا کہ اس طرح کی ممانعت قرآن کے کسی فقرے میں نہیں آتی تو وہ یہ کہے گا کہ یہ روایات قطعی طور پر ملاؤں کی سازش ہے- آخر خدا کے دین میں کوئی ایسی ممانعت کیونکر ہو سکتی ہے کہ جو اس روشن دور کی ترقی یافتہ اقوام کو پسند نہ ہو- لیکن اللہ کے رسول نے یہ ممانعت جو کی ہے تو اس عظیم الشان حکمت کے بل پر کی ہے جو معرفت قرآن میں اسے مقام محمود پر لا کھڑا کرتی ہے- وہ جس قرآن کو لایا ہے اس میں خواتین کے لئے صاف صاف ہدایت موجود ہیں کہ " وقرن فی بیوتکن " یعنی ان کے سر گھروں کی سلطنت کو چلانے کا بار ڈال کر ایک خاص تقسیم کار کی گئی ہے-

پھر وہی قرآن یہ بتاتا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء - یہ مرد عورتوں پر قوام ہیں اور یہ فوقیت ان کو اپنی فطری فضیلت کی وجہ سے دی گئی ہے- اور اللہ کا رسول ان اشارات سے اسلامی سماجی نظام کا پورا پورا نقشہ، اسے سامنے رکھ کر جب سوچتا ہے- تو وہ حکمت کا تقاضا بھی پا لیتا ہے کہ عورتوں کو سیاست سے مستثنیٰ رکھا جائے- وہ پوری طرح سمجھ جاتا ہے کہ اگر گھروں کے اندر مرد عورتوں کے قوام ہیں- تو ریاست کی مجموعی قوامیت کے لئے بھی مرد موزوں ہو سکتے ہیں- خواتین نہیں- کوئی ایسا نظام معقول طریق سے نہیں چل سکتا جس میں خاندانی اور معاشرتی قوامیت مردوں کے ہاتھوں میں ہو لیکن سیاسی قوامیت عورتوں کے سپرد کر دی جائے -- یہ کھلا ہوا تضاد ہوگا" (ب) لیکن اب جبکہ یہ لفظی ممانعت موجود ہے- اور اس کے پشت پر کی ایک مسلم سوسائٹی کا تعامل اس کے حق میں ہے- اور اس تعامل کے پیچھے پورا عقلی استدلال فراہم کرنے کے لئے قرآن کی آیات موجود ہیں تو کوئی احمق ہی یہ جرأت کر سکتا ہے کہ حضور ص کی ایسی ممانعت کے بارے میں یہ کہے کہ یہ کوئی سازشی روایت ہے- یا وقتی اجتہاد تھا یہ اس کی کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے یہ قرآن پر اضافہ ہے- یا یہ ہمارے لئے حجت نہیں ہے

(ترجمان القرآن جنوری ۵۳ء ص ۵۹)

نعیم صدیقی صاحب نے یہاں مودودی صاحب کی ہی سابقہ تحقیق کو زیادہ کھول کر پیش کر دیا ہے- اور منکرین حدیث کی ممانعت کے شبہات کا بھی جواب دے کر اپنا موقف واضح کر دیا ہے کہ قرآن کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے بعد سیاسی نظام کی زمام اقتدار عورتوں کے سپرد نہیں کی جا سکتی-

لیکن موجودہ الیکشن میں مودودی صاحب اور ان کی ساری پارٹی کا مس فاطمہ جناح کی حمایت کرنا کیا ان مذکورہ تصریحات کے خلاف نہیں- اور کیا ان کے اس فیصلہ سے منکرین حدیث کے مذکورہ نظریہ کی تائید نہیں ہوتی کہ ہنگامی حالات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری نہیں- منکرین حدیث کے ایک سرکردہ رکن ڈاکٹر عبدالودود صاحب نے مودودی صاحب سے منصب رسالت کے موضوع پر جس بنیاد پر تحریری بحث کی تھی- کیا اس بنیاد کو انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھوں سے نہیں گرا دیا ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مولانا امین احسن اصلاحی کا تبصرہ

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب تقریباً ۱۶ سال تحریک اسلامی کے لشکر میں مودودی صاحب کے دست راست رہے ہیں- جو بعد میں ان کی ایسی ہی بے اصولیوں کی بنا پر جماعت سے علیحدہ ہو گئے-

چند سال ہوئے مودودی صاحب نے اصول شکنی کا دروازہ کھولنے کے لئے "حکمت عملی" کا ایک خود ساختہ اصول پیش کیا تھا- اصلاحی صاحب نے ان کے اس موقف کی اس وقت پر زور مدلل تردید کی تھی ان کی اس تحریر کے بعض اقتباسات یہ ہیں:- اصلاحی صاحب نے "حیرت انگیز تبدیلی" کے عنوان سے مودودی صاحب کے متعلق یہ لکھا کہ

(ا) پاکستان میں منتقل ہو جانے کے بعد کچھ عرصہ بعد مولانا کے طرز فکر اور طرز عمل میں بڑی نمایاں تبدیلی ہو گئی- یہ تبدیلی کچھ تو حالات کی تبدیلی کے نتیجہ کے طور پر واقع ہوئی اور اس کا واقع ہونا ضروری تھا- لیکن ہم نے دیکھا کہ وہ حالات کی نسبت سے کہیں زیادہ بدل گئے ہیں- یہاں وہ بالکل سیاسی طرز پر سوچنے اور اسی طور پر کام کے نقشے بنانے لگے- ان کے اقدار اور پیمانے بھی آہستہ آہستہ بدلنے لگے-

(ب) اس تبدیلی نے ان کو فکری اور عملی دونوں اعتبارات سے اسی قدر بدل دیا کہ بالآخر آہستہ آہستہ وہ اسی سوراخ میں خود گھسے جس سے دوسروں کو نکالنے کے لئے انہوں نے خدائی فوجدار بن کر قلم کا ڈنڈا چلایا تھا- جن چیزوں کو انہوں نے پورے زور اور قوت کے ساتھ حرام کیا تھا ان کو حلال کیا- جن چیزوں کے لئے انہوں نے دوسروں کو مطعون کیا تھا ان کے مرتکب خود ہوئے -- جن اصولوں کو مذہب قرار دیا تھا ان کو خود توڑا - جن باتوں کی بنا پر وہ دوسروں پر پھبتیاں چست کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے- اپنے لئے خود ان باتوں کا بڑی کوشش سے اہتمام کرنے لگے

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ۵۹ء ص ۲۹/۳۰)

(ج) "پرویزیت سے ہم آہنگی" کے عنوان سے اصلاحی صاحب لکھتے ہیں:- یہاں اس بات کی طرف اشارہ غالباً دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ دین میں ردوبدل کا جو اختیار مولانا مودودی صاحب تحریک اسلامی کے قائد کو دیتے ہیں- بعینہ اسی اختیار کا مطالبہ غلام احمد پرویز صاحب اپنے مزعومہ مرکز ملت کے لئے کر رہے ہیں اور اس معاملہ میں ان کو مولانا مودودی صاحب پر سبقت کا شرف حاصل ہے-

(د) حکمت عملی کا نقطہ گمراہ کن ہے "حکمت عملی" کا تلفظ تو مولانا معاف فرمائیں سیاسی بازیگری اور چالاکی کے مفہوم میں بھی آتا ہے- اگر مولانا نے اس لفظ کو اس سے کسی اونچے صحن میں استعمال فرمایا ہے یعنی اس سے ان کی مراد دین کی مصلحتیں ہیں تو بات اسی اصطلاح میں کرنی تھی ورنہ تحریک اور حکمت عملی اقالیم کے جمع ہونے کے بعد تو دین فی الواقع ایک بازیچۂ سیاست ہی بن کے رہ جاتا ہے لیکن اگر اس سے مراد دینی مصلحتیں ہیں جب بھی میں ایک لمحہ کیلئے بھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ان کے نام پر دین میں کوئی ردوبدل کیا جائے مصلحتیں دین کے لئے ہیں- دین مصلحتوں کے لئے نہیں-

ایضاً ص ۳۶/۳۷

۸- اصلاحی صاحب نے چند سال پہلے مودودی صاحب کی حکمت عملی پر جو علمی تبصرہ کیا تھا اس کا ایک ایک لفظ آج بھی ثابت ہو رہا ہے- اپنے ہی پیش کردہ اصول اسلامی کے خلاف مودودی صاحب نے ایک عورت کی صدارت کی تائید کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ ان کے نزدیک دین مصلحتوں کے لئے ہے نہ کہ مصلحتیں دین کے لئے- یہی خود ساختہ مصلحتیں "عائلی قوانین" کے مرتبین کے پیش نظر بھی تھیں- جن کی بنا پر انہوں نے کتاب و سنت کی تصریحات کو بالائے طاق رکھ کر خلاف اسلام قوانین وضع کئے- مودودی صاحب کی اس بے اصول سیاست کی بنا پر کیا ان سے یہ خطرہ نہیں کہ حصول اقتدار کے بعد اسلامی اصول کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیں؟

کیا مودودی جماعت میں کوئی ایسا حق پسند مرد صالح موجود ہے کہ جو اپنے امیر کی بے اصولی کا محاسبہ کرے؟

* * *

بقیہ :- اداریہ

ی سربراہی کے شرعی جواز کا مسئلہ

مودودی صاحب نے رہا ہونے کے
تحدہ محاذ کی صدارتی امیدوار مس
جناح کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ اس
ل پابندی ہٹ جانے کے بعد، ان کی
ت نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا۔ متحدہ
کے ایک شریک کی حیثیت سے ان کا اد
ل جماعت کا یہ فیصلہ و اعلان عین متوقع
۔ لیکن اپنے اس فیصلہ و اعلان کو
شریعت کی رو سے جائز ٹھیرانا نہایت
فسوسناک اور قابل ملامت ہے۔

پنی اس انتخابی جنگ میں اول تو
حزب اقتدار کو اور نہ متحدہ محاذ
حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی بھی امر اسلام
نام استعمال کریں۔ ان کی یہ جنگ ان کے
مقبول ایسے دو نظریات کے مابین ہے
جمہوریت کی تعبیر و توضیح میں ایک دوسرے
ختلف ہیں۔ اور جس کا نتیجہ اقتدار کے بقاء
دل اور تبدیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔
یۃ علماء اسلام یا دوسری ہم خیال جماعتیں جو اس
کشمکش اقتدار میں ایک یا دوسرے
کی حیثیت نہیں رکھتی ہیں انہیں البتہ
پہنچتا ہے کہ وہ اس صورت حال کی
حیثیت کا جائزہ لیں اور اس سلسلہ
حق بات کہیں۔

مودودی صاحب نے عورت کی
راہی کے مذہبی جواز کی جو راہ اپنے
زین اخباری بیانات میں نکالنے کی
ش فرمائی ہے کاش وہ اس سلسلے
پنے سابقہ بیانات اور تحریروں کی طرف
جوع فرمالیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ میں نہیں
وں گا کہ ابھی چند ہی سال گذرے
پ نے تحریر فرمایا تھا کہ "قرآن مجید کی
یت دوسری آیت سے ٹکراتی نہیں۔
قرآن میں امرھم شوریٰ بینھم
ہے اسی میں الرجال قوامون
النساء بھی فرمایا گیا ہے۔ اس لئے
شوریٰ میں جو ساری مملکت کی قوام ہے
کی شمولیت کا دروازہ قرآن نے بند
ہے۔"

اسلامی دستور کی تدوین ص ۶۸

یہ آپ ہی کے ایک رسالہ کی آپ ہی کی
دہ عبارت ہے "خود قرآن جو ملک اسمبلیوں کی ممبری میں شمولیت کا دروازہ عورتوں پر بند کر چکا تھا آج آپ اس کے ذریعہ کس طرح عورت کے صدر بننے بنانے کا دروازہ کھول رہے ہیں۔

اسی طرح آپ نے اپنی کتاب "اسلامی ریاست" کے صفحہ ۲۹۱ پر صاف صاف لکھا ہے کہ ملک کی صدارت، مجالس شوریٰ کی رکنیت اور مختلف محکموں کی ادارت وغیرہ عورتوں کے سپرد نہیں کی جاسکتیں، ایسا کرنا نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ اور آج آپ یہ فرما رہے ہیں کہ عورت کو سربراہی سے باز رکھنے والی کوئی نص صریح موجود نہیں ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ انہیں مس فاطمہ جناح کو سنہ ۱۹۶۰ء میں آپ اس کا بھی اہل نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کسی نجی جلسہ میلاد میں تقریر کریں اور اس کی صدارت کریں۔ اور اس قسم کے ایک واقعہ پر حیدرآباد کی مجلس اسوۂ رسول نے مس فاطمہ جناح کو اپنے جلسہ میں تقریر کی دعوت دی تھی تو آپ نے ۲ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کے کلارن میں اس جلسہ کی صرف روداد پڑھ کر ہی اس پر ترجمان القرآن جولائی و اگست ۱۹۶۰ء میں طنزیہ تنقید فرمائی تھی اور اپنی ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ اور آج وہی مس فاطمہ جناح آپ کے نزدیک [illegible] بھی ان کی اہل ہوگئی ہیں کہ وہ پورے ملک کی صدارت حاصل کریں اور آپ ان کے حامی ہونے کی حیثیت سے اسلام کے نام پر عوام مسلمانوں کو انہیں ووٹ دینے کی تلقین فرمائیں۔

بریں دین و دانش بباید گریست

آپ کے افکار کا، آپ کی تحریک کا اور آپ کی جماعت اسلامی کا یہ موڑ کہ جمہوریت کو اسلام پر مقدم کیا گیا، لادینیت کے حامیان اور اشتراکی ذہن رکھنے والے افراد و جماعت کے ساتھ اتحاد عمل میں لایا گیا اور اپنے ہی سابقہ موقف کے برخلاف عورت کی سربراہی کے جواز کی راہ نکالی گئی، اصل دین پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اسی کا نام دین اور اسلام ہے تو پھر یقین رکھئے کہ یہاں نہ تو کوئی لادینیت ہے اور نہ کوئی بات خلاف اسلام ہے۔ گویا ابن الوقتی کا نام اسلام ہے اور جو چیز خود کو پسند ہو وہ دین ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے مودودی صاحب ہر بات کی پیروی کو دین سمجھ رکھا ہے کاش اس صریح تضاد کو محسوس کریں۔

اس سلسلہ میں قارئین کی معلومات کے لئے یہ عرض کر دینا نامناسب نہیں ہوگا کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ص کے جس فتوے کا حوالہ دیا جارہا ہے، اس کی نوعیت موجودہ معاملہ سے قطعی مختلف ہے اور وہ نہایت ہی مشروط قسم کا فتویٰ ہے موروثی بادشاہت و نوابی سے تعلق رکھنے والے معاملہ سے اس کا تعلق ہے۔ جبکہ کسی والیٔ سلطنت کی وفات کے بعد اس کی نرینہ اولاد نہ ہو اور لڑکی یا بیوی بہ حیثیت وارث سلطنت والیہ ملک بن جائے۔ اس صورت میں اگر وہ صاحب تقویٰ، پردہ نشین، امور سلطنت میں مشورہ کی پابند اور حدود قضا کے نفاذ سے اپنے کو علیحدہ رکھنے والی ہو تو اس کی اس حیثیت کو تسلیم کر لینا جائز ٹھیرایا ہے، نہ کہ مسلمانوں کی مملکت میں، مسلمانوں کے مشورہ اور ایما سے اسلام کے نام پر کسی عورت کو عوامی ووٹوں کے ذریعہ خود صدر بنانا جائز لکھا ہو جبکہ وہ عورت پابند شریعت بھی نہ ہو۔ یقیناً حضرت تھانوی کے اس فتوے کا موجودہ صورت حال سے کوئی تعلق نہیں اور اس کا موجودہ صورت حال پر قطعی اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔

بہرحال اس صدارتی جنگ کو اسلام کا نام دینا، اسلام کے ساتھ مذاق و استہزا ہے اور دین میں صریحاً تحریف کرنے کی مذموم جسارت ہے۔ (ک)

بقیہ :- امتِ مسلمہ

لاہور میں عظیم الشان جلسہ عام کیا۔ اور اس خلاف اسلام حرکت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔

مارشل لاء کے بعد پھر جمعیۃ علماء اسلام نے کام شروع کیا اور ہر میدان میں عوام الناس کی صحیح نمائندگی کی اور قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں جمعیۃ کے راہ نماؤں کی معرکۃ الآراء تقریروں نے سیاستدانوں میں علماء کی سیاست کی ڈھاک بٹھادی اور سیاست دان اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے کہ سیاست کے ہر میدان میں علماء کرام کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

آج جبکہ ملک کے عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اپنے فرائض محسوس کرتے ہوئے عام انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ آج ہم نے عوام کے سامنے اس بات کو واضح کرنا ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کی قیادت کے اہل صرف اور صرف علماء کرام ہیں کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ امت کی کامیابی اسی تہذیب و تمدن اور انہی [illegible] جن کو امت یونانی تہذیب اور قیاسی خیالات کہہ کر پھینک چکی تھی۔ اور وہ اصول و نظریات اور وہ تہذیب و تمدن صرف اور صرف علماء کرام کے پاس ہیں۔

اور وہی علماء کرام ان اصول کی روشنی میں ہماری قیادت کر سکتے ہیں۔ ایسے صدارت کے ہر دو امیدواروں کے حال و ماضی کے مشاہدہ کی بناء پر جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا تیسرا امیدوار کھڑا کرنے کا فیصلہ کر کے اسلامیان پاکستان کی دلی تمناؤں کی تکمیل کر کے ملک پر احسان عظیم کیا ہے۔ تمام حق پرست و حقیقت پسند مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ملک و ملت اور اسلام کی حقیقی خیر خواہی کے پیش نظر بنیادی جمہوریتوں۔ اسمبلیوں اور صدارت کے انتخابات میں جمعیۃ کا ساتھ دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا وفد
مشرقی پاکستان کو

۲۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ۵ بجے شام کو جمعیۃ علماء اسلام کا وفد لاہور سے مشرقی پاکستان (بذریعہ ہوائی جہاز) روانہ ہوا۔ جو وہاں چند یوم قیام کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم۔ انتخابات اور مغربی و مشرقی پاکستان کے درمیان مضبوط رابطہ کے سلسلہ میں ہم خیال علماء کرام اور قومی کارکنوں سے تبادلۂ خیالات کے سوا مختلف علمی اجتماعات سے خطاب بھی کرے گا۔ اس وفد میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام، (ایم۔ ایل اے) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ شریک ہیں۔ وفد کی قیادت حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی و نائب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام فرمائیں گے۔

سُرخ نشان

ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے، براہ کرم چندہ ارسال فرمائیں یا وی پی بھیجنے کی اجازت دیں۔ (ناظم دفتر ترجمان اسلام)

Phone No: 67703
Regd. L No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE

Vol. 7 | ۳۰ر اکتوبر 1964 | ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ | No 41

خواجہ فیروزالدین کاشمیری

صدارتی انتخاب

(مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی)

موجودہ قیادت

۱۔ موجودہ قیادت نے نئے دستور میں عورت کو صدارتی انتخاب میں حصہ لینے اور عورت کو سربراہ مملکت بننے کا موقعہ شریعت مقدسہ کے اصول کو چھوڑ کر بہم پہنچایا۔

۲۔ کتاب و سنت کے صریح نصوص اور اجماع امت کے خلاف مسلم خاندانی قوانین کا آرڈیننس نافذ کر کے عورت کو غیر شرعی فوقیت عطا کی۔

۳۔ عورتوں کو وزیر و سفیر مقرر کر کے اسلامی اصول کو نظر انداز کیا۔

۴۔ عورتوں کو دستور میں مساوی بنیادی حقوق دلا کر قاضی القضاۃ تک بننے کا موقعہ دیا جو اجماع امت کے شرعی حکم کے خلاف ہے۔

۵۔ اپوا (انجمن خواتین) کی سرپرستی کی۔

۶۔ اس کے زمانہ میں فحاشی۔ فرنگی تہذیب مرد و زن کے اختلاط کو فروغ ہوا۔

۷۔ اسلامی قوانین کی تدوین کو طرح طرح ٹالا گیا۔ (تفصیلات کا موقع نہیں)

۸۔ جمہوریت اور آزادئ رائے کو بری طرح مجروح کیا۔ یونیورسٹی آرڈیننس۔ پریس آرڈیننس۔ لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کریمنل لا قسم کے کالے قوانین نافذ کئے۔

۹۔ صنعتکاروں، سرمایہ داروں اور نوابوں کی رعایتیں کر کے غریب عوام کی ضروریات زندگی اور انسانی حقوق میں ناقابل برداشت مشکلات پیدا کیں۔

۱۰۔ اسلامی نظریات کی اشاعت اور اسلامی اقدار کے احیاء کے بجائے ملحدانہ طاقتوں کو آگے آنے کا پورا پورا موقعہ دیا۔

گزشتہ قیادتیں (حزب اختلاف)

۱۔ پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کر کے بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کے
کو دھکا لگایا۔

۲۔ تین سامراجی طاقتوں (برطانیہ۔ فرانس۔ اسرائیل) نے مصر پر حملہ کیا تو انہوں نے سامراجیوں کا ساتھ
بین الاسلامی دنیا میں پاکستان کے مسلمانوں کو ذلیل کیا اور بلاوجہ عرب ملکوں کو پاکستان کا دشمن

۳۔ ملک کو فوجی معاہدوں میں شریک کر کے امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کا پٹھو بنایا۔

۴۔ پاکستان کے بنیادی نظریہ حیات (اسلام) کو فروغ دینے سے مجرم
بے اعتنائی برتی۔

۵۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے کے جمہوری مطالبہ کو

۶۔ ملک کو داخلی فتنوں کی آماجگاہ بنا کر ملک کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا۔

۷۔ اسلامی قوانین کے نفاذ سے مجرمانہ تغافل برتا۔

۸۔ کمزور اور ضعیف الخلقت عورت کو صدارتی امیدوار نامزد کر کے اقتدار حاصل کرنے کے لئے
بنایا۔ باوجودیکہ شریعت اسلامیہ میں بالاتفاق عورت کسی ملک کی سربراہ بننے کی اہل نہیں

۹۔ حزب اختلاف میں بعض عناصر ملک کو مکمل لادینی ریاست بنانے کے حامی ہیں۔ اور بعض
اسلام پکار کر بھی اسلامی حدود کے نفاذ کے شدید مخالف ہیں۔

۱۰۔ ان لوگوں نے بھی موجودہ اقتدار کی طرح مسلمانوں کے مرزائی اور عیسائی ہونے کو قانونی جر
قرار دینے کا انکار کر کے ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کیا۔

تلك عشرة كاملة

بہرحال دونوں قسم کی قیادتوں میں پاکستان اس مقصد سے ہٹ گیا ہے۔ جس مقصد کے لئے عظیم قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا تھا۔ بنابریں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے۔

کہ موجودہ اور گزشتہ جملہ قیادتوں کو آئندہ برسر اقتدار لانے کی کوشش ملک و ملت کے مفاد میں نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام عامۃ المسلمین کو حقیقت پسندی کی دعوت دیتی اور مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے۔

کہ خدا کے لئے آئندہ انتخابات میں ان قیادتوں کے تعاون سے باز رہیں۔ اور اسلامی محاذ کے تیسرے صدارتی امیدوار کی حمایت کر کے ملک و ملت کی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔ وقتی ہنگامی نعروں اور مظاہروں نیز حکومتی پارٹی کے تشدد اور دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوں۔

اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد مشرقی پاکستان کے علماء کرام اور دین پسند حضرات سے رابطہ قائم کرنے کے گیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے دعاء ہے کہ وہ خاص امداد فرما کر اسلامی طاقتوں کو غالب فرمائیں۔

علماء کرام سے خصوصی اپیل

مختلف مذہبی فرقوں کے مقتدر علماء کرام سے پوری دلسوزی سے درخواست کرتا ہوں کہ حالات بالکل ہنگامی ہیں۔ اسلام۔ اسلامی قوانین۔ اسلامی علوم و معارف کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ آپ کا
عمل میں آکر اسلامی معاشرہ کے احیاء اور محاکم شرعیہ کے قیام کیلئے جد و جہد کرنا فرض عین ہے ۔۔۔ متحد ہو جائیے ۔۔ تنظیم کو مضبوط کیجیئے ۔۔ بنیان مرصوص بن جائیں ۔۔۔ اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

خریداری نمبر ۱۸۶۸
بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف
صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون
لوہاری دروازہ
ملتان

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
ہفت روزہ
جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
لاہور
رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۴۴
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
مینیجنگ ایڈیٹر
قاضی خدا بخش
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

ترجمانِ اسلام

جلد (۷) ۱۵ رمضان ۱۳۸۳ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۶۴ء موافق ۱۸ مانگھ ۲۰۲۰ سنہ بکرمی شمارہ ۵

علماء کرام و برادرانِ اسلام!

رمضان اور عشرۂ اخیرہ کا اہتمام کریں

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان و عہدیداران کا فرض ہے کہ خود بھی کریں اور عام مسلمانوں کو بھی آگاہ کریں۔ کہ رمضان شریف اور خاص کر عشرۂ اخیرہ کا خاص اہتمام کریں۔ اس وقت قبرص، کشمیر مغربی بنگال۔ کے مسلمانوں پر جو کچھ گزر رہی ہے اس سے کون ناواقف ہے۔ ان مسلمانوں کی نجات اور فتح کے لئے اور پاکستان کے استحکام اور یہیں اسلامی نظام کے قیام کے لئے راتوں کو جاگیں۔ نفل پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر عاجزی سے دعائیں مانگیں۔ اے اللہ! اے ہمارے مولائے کریم! اے ہمارے غفور رحیم آقا! ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہمیں اپنے نفسوں کے حوالہ نہ کیجیو۔ ہم کو اپنی آغوش رحمت میں پناہ دیجیو۔ ہم گناہ گار ہیں، روسیاہ ہیں مگر آپ کے حبیب پاک صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ان کے نام لیوا ہیں۔ جن کو آپ نے نبی رحمت بنا کر بھیجا۔ ہم ان کے واسطہ سے درخواست کرتے ہیں۔ ان کی پاک اولاد۔ پاک ازواج اور پاک صحابہ کا واسطہ دیتے ہیں۔ ماہ رمضان کی پاک دنوں اور پاک راتوں کی برکت سے ہمیں محروم نہ کریں۔ ہماری تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور اپنے حبیب پاک کی امت پر رحم فرمائیں اس کو اعدائے دین کے نرغہ سے نجات بخشیں۔ اے اللہ اے رب کریم۔ اس نازک دورِ فتن میں ہمیں دین پر استقامت نصیب فرمائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کو خدمت دین کی مزید توفیق اخلاص اور نصرت عطا فرمائیں۔ اے ہمارے پروردگار۔ ہم آپ کے غضب اور غصے سے آپ کی رحمت و رضا کے دامن میں پناہ مانگتے ہیں۔ اے مہربان مالک! آپ کے سوا ہمارا اور کون مالک ہے۔ اے اللہ ہم شرک سے بدعت سے اور آپ کی نافرمانی سے توبہ کرتے ہیں آپ ہماری توبہ قبول فرمائیں اور ہم کو اس پر استقامت بخشیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

یا ذوالجلال والاکرام

امریکی بحری بیڑہ اور پاکستانی بندرگاہ

اخبارات میں یہ اطلاع آئی ہے کہ امریکی بحری بیڑہ کے بارہ میں وزیر خارجہ پاکستان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ ابھی اس کی کوئی سرکاری اطلاع نہیں ملی۔ ملے گی تو اس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن اخبار "ڈان" نے یہ اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے پاکستان سے اجازت مانگی ہے کہ کراچی اور چٹاگانگ کی بندرگاہوں میں امریکی بحری بیڑہ داخل ہو کر قیام کر سکے۔ اگرچہ یہ اطلاع مصدقہ نہیں ہے تاہم یہ اتنی اہم ہے کہ اس پر قبل از وقت ہی ہمیں بڑی ہوشیاری سے غور کرنا چاہیئے۔

بات یہ ہے کہ کچھ زمانہ پہلے جب کہ سابقہ وزارتوں نے پاکستان کو برطانیہ اور بعد میں امریکہ کے گھڑے کی مچھلی بنا ڈالا تھا۔ یا وہ ایسا سمجھ رہے تھے۔ اس وقت ہندوستانی لیڈر ہمیں امریکہ کا جھولی چک (ٹوڈی) اور خیمہ بردار ہونے کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ خدا کی شان ہے کہ آج جیئے اپنی اصل صورت و شکل میں سامنے آ گئے ہیں۔ چین کی ایک ہی ٹھوکر سے دماغ درست ہو گیا ہے۔ اب امریکہ ان کا آقا جی ہے اور آقا جی کی سرپرستی اور پہرہ داری کے بغیر ان کو نیند نہیں آ رہی۔ کتنے تعجب اور ذلت کی بات ہے کہ امریکی بحری بیڑہ بحر ہند میں دندناتا رہے۔ اس منصوبہ نے بھارت کا بھرم کھول دیا ہے اور آج وہ اصلی رنگ میں دنیا کے سامنے آ گیا ہے۔ اب یہ بات کہ امریکہ کا بحری بیڑہ پاکستان کی بندرگاہوں میں بھی قیام کرے یہ خطرناک سازش ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ بھارت کی تو ناک کٹ گئی ہے وہ چاہتا ہے کہ پاکستان کی ناک بھی کٹ جائے اور طعن و تشنیع سے بچ جائے۔ ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سمندروں اور بندرگاہوں میں امریکی بیڑے کو آنے کی اجازت نہ دے اور سابقہ تلخ تجربوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جرأت مندانہ اور خوددارانہ طرز عمل اختیار کرے

بھارت کے بزدل درندے سُن لیں

نہتے انسانوں پر گولیاں چلانا بہادری نہیں ہے۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اور قتل کرنا کمینہ پن ہے۔ بچوں کو قتل کرنا اور ان کا فٹ بال بنانا سنگدلی کی انتہا ہے۔ زندہ انسانوں کو آگ میں ڈال کر تالیاں بجانا قساوت قلبی کی انتہا ہے۔ پرامن شہریوں کو گھروں سے باہر نکال دینا انصاف کا خون کرنا ہے۔

اگر تم باز نہ آئے

تو یاد رکھو! خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ جب وہ پکڑتا ہے اگلی پچھلی کسر نکل جاتی ہے۔ اے بزدلو! یاد رکھو ایسے مظالم کے بعد ہمیشہ حالات نے پلٹا کھایا ہے۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اگر پاکستان نے مجبور ہو کر اقدام کیا۔ تو یاد رکھو تم صرف قبائلی غازیوں کی تاب نہ لا سکو گے۔ خدا کے قہر و غضب کی بجلی جب چمکے گی تم اپنی موت آپ مر جاؤ گے۔ ہمارے خدا نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے۔

مسلمانو کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کھاؤ۔ تمہارے سچے مومن بننے کی دیر ہے پھر تمہارا ہی بول بالا ہوگا۔ ماہ رمضان المبارک میں اپنے مہربان مالک سے جو مانگنا ہے مانگ لو ایک طرف مظالم کے پہاڑ تم پر ٹوٹے انہی دنوں میں رمضان آ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اس کا نام ہی غفور رحیم ہے۔ تم صبر و استقامت کے ساتھ اپنی جگہ ڈٹے رہو اور اس کو راضی کرنے کے لئے التجائیں کرو۔ یاد رکھو فتح و شکست اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ہندو فتنہ تاتاری فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ صرف تمہارے سچے مسلمان اور پختہ کار ہونے کی ضرورت ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ فواحش کو بند کر کے ہمہ تن تیاری میں مصروف ہو جائے

تاثرات

جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

رمضان المبارک کی پہلی شب، اپنے جلو میں رحمتوں اور برکتوں کے لازوال و بے شمار سامان لیے ہوئے جمعہ کی رات کی صورت میں آئی یہ شب مسلمانانِ عالم کے لئے امیدوں اور مرادوں کے مہینہ کی پہلی رات ہے۔

اسی رات کے مہینہ میں اللہ جل شانہٗ نے اپنا کلام مقدس اپنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ برگزیدہ اور محترم ہستی پر نازل فرمانا شروع کیا۔

اسی رات کے مہینہ میں ایک اور رات ایسی بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل اور خیر و برکت کی رات ہے۔

اسی رات کے مہینہ میں آج سے پورے چودہ سو سال قبل اللہ کے آخری رسولؐ، آخری نبیؐ، آخری پیامبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر و اسلام کے اولین معرکۂ کارزار "بدر" کے لئے کوچ فرمایا۔

اسی رات کے مہینہ میں اللہ کے محبوب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے، کفر کی قوتوں پر غلبہ حاصل کیا اور مکہ کی فتح مبین سے فائز المرام ہوئے۔

اس رات سے جو مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان بلاواسطہ تعلق قائم کرنے کا مہینہ ہے۔

اس رات سے اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان راز و نیاز کا براہ راست دور شروع ہو رہا ہے۔

اس رات سے شروع ہونے والے مہینہ کا ہر دن حق سے ملاقات کی خوشیوں کا دن ہے اور ہر رات حق سے عرض مدعا، فریاد اور وصل کی مدت ہے۔

اس رات بندہ کی ہر پکار کا جواب اس کے رب کی طرف سے فوراً اور براہ راست ملتا ہے۔

اس رات سے ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہر مسلمان اپنے دل کے تمام دروازے کھول لیتا تاکہ حق کی تجلیات اس کے گوشہ گوشہ میں سما جائیں۔

اس رات سے اپنی کمزوریوں، اپنی خطاکاریوں اور اپنی نا ہنجاریوں کا محاسبہ شروع کر دینا چاہیئے تھا۔ ندامت سے عرق آلود پیشانی اور آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کے ساتھ طلبِ مغفرت کے لئے سر بسجود ہو جانا چاہیے تھا۔ جو گزشتہ ماہ کی غفلتوں اور غلط روِیوں کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا۔

قہرالٰہی کی وہ بجلی جو قبرص کے ساحل سے خلیج بنگال کے کناروں اور وادیٔ کشمیر کے مرغزاروں تک ایک تنبیہہ و تہدید بن کر مسلمانوں کے سروں پر چمک رہی ہے، اس سے اللہ کے حضور پناہ مانگنے کے تمام عمل شروع کر دینا چاہیے تھا۔

عبدیت کا وہ پیمان جو ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں اپنے معبودِ حقیقی کے ساتھ قائم رکھنا چاہیے، اسے پورا کئے بغیر ہرگز ممکن نہیں ہے کہ ہم شیطنت کے شر سے محفوظ۔ صوم و صلوٰۃ، ذکر و فکر، جذب و سرور سوز و گداز اور یاد و وصل کے مہینے کی یہ پہلی شب جو اپنی تمام محرومیوں اور نامرادیوں سے نجات پا لینے اور حق کی کامل پناہ میں آ جانے کی رات ہے۔ کیسے لکھوں۔ کن الفاظ میں لکھوں اور کس قلم سے لکھوں کہ اس رات کو بھی پاکستان کی مسلم مملکت کے مسلم شہریوں کی دلچسپیوں کا محور، بازاروں، کلبوں اور سینماؤں کی سیاہ رونقیں بنی ہوئی ہیں۔

ہوٹلوں پر ریڈیو بج رہے ہیں۔

سینماؤں میں پردۂ سیمیں پر رنگ و روش کی تصویریں دکھائی جا رہی ہیں سڑکوں اور بازاروں میں عریانی کی چہل پہل جاری ہے۔

ایک طرف قبرص کی سرزمین پر ترک مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف کلکتہ اور اس کے مضافات کی سڑکوں کو مسلمانوں کے خون سے رنگین بنایا جا رہا ہے

تیسری طرف کشمیر کی وادی۔ مسلمانانِ کشمیر کے لئے آگ و خون کا جہنم بنا دی گئی ہے چوتھی طرف برطانیہ اور امریکہ کا ساختہ پرداختہ اسرائیلی عفریت، عرب کے مسلمانوں کے وجود و بقا کو چیلنج کئے ہوئے ہے۔

اور ہمارا یہ عزیز وطن پاکستان بھارت کی ہندو سامراجیت کی زد میں آیا ہوا ہے۔

ایسے میں حق کی نصرت کے بغیر ان خطرات سے ہرگز نہیں نمٹا جا سکتا تھا۔

حق کی نصرت کا مہینہ آ گیا۔ لیکن اس کی پہلی رات کا خیر مقدم، یاد حق کے بجائے حق کے استہزا کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

کیا ہم فساد عمل کے جنگل میں اتنے بے بس ہو کر رہ گئے ہیں کہ اس مہینہ میں بھی اپنی بد مستیوں اور غفلتوں پر قابو نہیں پا سکتے؟

کیا مسلمانوں کا یہ قتل عام اور ان کے خون کی یہ ارزانی بھی ہماری رنگ رلیوں کے لئے وجہ تنذیر نہیں بن سکتی؟

کیا دنیا کی محبت ہم پر اس درجہ غالب آ چکی ہے کہ ہم اس کی خاطر ذلت کی زندگی اور ملت کی اجتماعی موت کو بھی گوارا کرنے کے لئے تیار ہیں؟

کیا ہماری بیداری کے لئے اب صور اسرافیل کی ہی ضرورت پیش آئے گی؟

اگر ایسا ہی ہے تو سن لو!

یہ بابرکت مہینہ اپنی رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے نکل جائے گا۔ اور تمہاری محرومیوں کا بوجھ اور ماتم تمہارے لئے چھوڑ جائے گا۔ خدا کو چھوڑ کر، خدا کی یاد سے غافل رہ کر، اور اس مہینہ کے احترام کو پامال کر کے تم جو کچھ پانا چاہتے ہو، اس سے بہت زیادہ، نہیں بلکہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھو گے۔

یہی ایک سہارا، ہاں! آخری اور واحد سہارا، اللہ کی رحمت و نصرت کا سہارا، جو تمہارے سامنے موجود ہے، جو تمہیں اپنے آغوش میں لے لینے کے لئے پکار رہا ہے، جو ماہ رمضان المبارک کی صورت میں متشکل ہو کر آ گیا ہے۔ جس کا ایک ایک دن اور ایک ایک رات، جس کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک گھڑی جس کی ہر سحر اور ہر شام، رب کی نصرتوں اور خزینوں کے دریچے ہیں اور جو دریچے اب تمہارے لئے کھل گئے ہیں۔ خدا کے لئے ان دریچوں کے آگے بیٹھ جاؤ۔ اپنی تمام بدکوشیوں سے باز آ جاؤ۔ اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار کی فریادیں پیش کرو، تسبیح و تہلیل کے ترانے پڑھو، راتوں کا قیام اور دنوں کا ذکر زیادہ کرو۔ اپنے نفس کے تزکیہ میں لگ پڑو۔ اپنے ماحول کو پاک و صاف بنا ڈالو، ہر برائی سے ہاتھ اٹھا لو، ہر نیکی کو اختیار کرنے کی کوشش کرو، اپنے غریب، نادار اور مظلوم بھائیوں کے لئے اپنا آغوش اور اپنے سینے کھول دو۔

دل، زبان، آنکھ، کان، ہاتھ، پیر کسی کو بھی یہ موقعہ نہ دو کہ وہ تمہیں حق سے دور اور باطل میں مصروف رکھنے کی کوشش کر سکے۔

حق و صداقت اور رحمت و رافت کے اس آستانہ پر اگر تم اس طرح جھک گئے کہ تمہارے اندر عشق الٰہی کا شعلہ بھڑک اٹھے اور تم دنیا کی محبت اور موت کے خوف پر غالب آ جاؤ تو پھر کون سی طاقت ہے جو تمہیں شکست دے سکتی ہے۔ تم تو خود اللہ کی طاقت بن جاؤ اور اللہ کی طاقت کو کون شکست دے سکتا ہے۔ قبرص کے یونانی، اسرائیل کے یہودی اور بھارت کے ہندو کیا چیز ہیں ساری دنیا میں مل کر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ تم جس پیغام حق کے امین ہو اس پیغام کا حق ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

یہ مقدس مہینہ تمہیں اس کی تیاری کرانے کے لئے ہی آیا ہے اور خدا کی طرف سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

چنیوٹ میں دار المبلغین کا قیام

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان) کے زیر اہتمام عرصہ سے ملتان دار المبلغین کام کر رہا ہے۔ اب مجلس مرکزیہ نے مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر کو چنیوٹ تبدیل کر کے دار المبلغین کو بھی چنیوٹ منتقل کر دیا ہے۔ دار المبلغین میں مذاہب باطلہ کی تردید اور حقانیت اسلام کے مضامین باقاعدہ پڑھائے جائیں گے

یہ نصاب ایک سال کا ہوگا۔ شوال ۸۳ کے آخری ہفتہ سے تعلیم کا آغاز ہوگا۔ مناظرہ تحقیق اور تبلیغی ذوق رکھنے والے نوجوان قابل اور فارغ التحصیل علماء کرام آخر رمضان المبارک تک داخلہ کے لئے اپنی درخواستیں بنام ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ ارسال فرمائیں۔ مدارس عربیہ کے دستور کے مطابق شامل ہونے والے علماء کرام خورد و نوش اور دیگر ضروریات کا کفیل مجلس ہوگی اس تعلیم میں معیاری قابلیت حاصل کرنے والے علماء کرام کو مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت اپنے مبلغین میں شامل کرنے کی کوشش کرے گی

ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ

مہر آرٹ کمپنی وسن پورہ لاہور کا تیار کردہ

سرمہ مفید نظر

ہمارا یہ سرمہ ۳۰ سالہ تجربہ شدہ ہے جو آنکھوں کی تمام تکالیف کا مجرب علاج ہے اسکا مستقل استعمال ضعف بصارت کو دور کر کے بینائی کو تیز کر دیتا ہے یہ سرمہ بہت قیمتی اجزاء سے تیار ہوتا ہے غرضیکہ جس نے ایک دفعہ منگوایا ہمیشہ کا گاہک بن گیا۔ جیتی جاگتی نظر محکم رکھئے روزانہ استعمال کی عادت بڑھاپے تک نظر قائم رکھے گی۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ تولہ کی شیشی سال بھر کیلئے تین روپے ۳/- ایضاً دو شیشی آٹھ آنے ۔ محصولڈاک بذریعہ پارسل ۱ تا ۲ شیشی ۱/۴ دکانداروں کو خاص رعایت

ملنے کا پتہ

امان اللہ اینڈ برادرز جنرل سپلائرز دار الامان وسن پورہ لاہور

رسالہ تلاش صحت مفت طلب فرمائیں

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

بھارت کے ہندوؤں کی مسلمانوں کے خلاف مجنونانہ روش اور وقت کی پکار

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے یہ توقعات وابستہ کی گئیں تھیں کہ ہندوؤں، مسلمانوں کی باہمی کشمکش و فساد کا خاتمہ ہوجائے گا۔ دونوں حصوں میں جو قلیل تعداد اقلیتوں کی رہ جائے گی ان سے اکثریتوں کو کسی قسم کے نقصان و الجھاؤ کا اندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اکثریتیں اپنے اپنے علاقوں میں اپنے مذہب، اپنی قومیت، اپنی تہذیب، اپنے تمدن، اپنی زبان، اپنی روایات اور اپنی معاشرت کا تحفظ کرسکیں گی۔ انہیں فروغ دے سکیں گی اور اپنے ملی و سماجی کردار کی خوبیوں کا مظاہرہ کرسکیں گی۔

تقسیم نے ہی ہندو مسلمان دونوں قوموں کو اس قابل بنایا کہ وہ جداگانہ طور پر اپنے اپنے نظریات و افکار کے مطابق اپنے مستقبل کی تعمیر کرسکیں۔

درحقیقت مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں کو تقسیم نے اس بات کا موقعہ دیا تھا کہ وہ صدیوں نہیں بلکہ ہزاروں سال کے بعد ایک ہندو قومیت اور ہندو راج کی آزادانہ تعمیر کرسکیں۔ ہندو قوم پر یہ مسلمانوں کا بہت بڑا احسان تھا کہ وہ پورے ہندوستان پر اپنی ملکیت کے دعوے سے دستبردار ہوگئے حالانکہ تاریخ کی ایک ہزار سالہ طاقت ان کی پشت پر موجود تھی انہوں نے یہ گوارا کرلیا کہ زمین ہند کے ایک چھوٹے سے خطہ پر قناعت کرلیں، صرف اس امید پر کہ آئے دن کے ہندو مسلم جھگڑے اور بلوے ختم ہوں۔ ایک علیحدہ اور آزاد علاقہ میں مسلمان اپنے دین کے مطابق زندگی بسر کرسکیں۔ اور پورے برصغیر میں امن و آشتی کی فضا قائم ہوجائے۔ پاکستان کی مسلم مملکت میں ہندو اور غیر مسلم اقلیتیں، اسلام کے عطا کردہ حقوق کے مطابق سلامتی و آزادی کی زندگی بسر کریں اور بھارت کی ہندو حکومت میں رہ جانے والے مسلمان کم از کم اپنی آبرو و اپنی جان اپنے مال و اپنی عزت اور اپنے مذہب کی طرف سے مطمئن زندگی گذاریں۔

پاکستان کی سولہ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس نے غیر مسلم اقلیتوں کے تحفظ کا فریضہ تمام و کمال انجام دیا۔ بلکہ بعض اعتبارات سے انہیں مسلم اکثریت سے زیادہ رعایتیں حاصل ہیں۔

لیکن ہندوستان میں رہ جانے والا مسلمان، افسوس ہے کہ اس کا مستقبل روز بروز تاریک تر ہوتا جارہا ہے۔ اس کی جان، اس کی عزت، اس کا مال، اس کا مذہب الغرض اس کی متاعِ حیات کا ہر حصہ ہندو فرقہ داریت کا پیہم نشانہ بنا ہوا ہے۔ اور اب مغربی بنگال و کلکتہ سے مسلمانوں کے قتل عام و ہلاکت تام کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس کا منشار سرزمین ہند سے مسلمانوں کو کلیتہً نیست و نابود کردینا ہے انہیں خوف زدہ اور سراسیمہ بنا کر پاکستان کی سرحدوں میں دھکیل دینا ہے۔

شاید ہندوستان کے ہندو اپنی ہندوانہ مجنونیت میں سرشار ہوکر یہ بھول رہے ہیں کہ وہ ایسا کرکے مستقبل کے ایک بڑے خطرے کو دعوت دے رہے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام کی اس مہم کو دیکھ کر پاکستان کا مسلمان خاموش نہیں بیٹھا رہ سکتا۔ تشدد کی اس بیدردانہ کارروائیوں سے ایشیاء کے دوسرے ممالک متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہندوستان نے ماضی میں بھی ویدک دور اور برہمیت کے دور میں متعدد بار ایسی کارروائیاں کی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ پورے ہندوستان پر کسی نہ کسی بیرونی طاقت کے غلبہ کی صورت میں ہی نکلا ہے آج بھی ہندوستان کے دروازہ پر مسلح چین کھڑا ہوا ہے

ہندوستان اپنی تاریخ کے طویل ترین دور کے بیشتر حصوں میں بیرونی غلامی میں گرفتار رہا۔ تو اس کی وجہ ہمیشہ اس کی ایسی ہی مجنونانہ اور منتقمانہ کارروائیاں ہوئی ہیں۔

فرنگی اقتدار کی پرعیار مسلم کش پالیسی نے اس ملک میں ایسے حالات پیدا کردیئے تھے کہ مسلمانوں کو مجبوراً اپنے بقاء و تحفظ کے لیے ایک علیحدہ حصۂ وطن کا مطالبہ کرنا پڑگیا، ورنہ خلیج بنگال سے بحر ہند اور راس کماری سے درۂ خیبر تک پورے ہندوستان کے ساتھ مسلمانوں کو ایک ہزار سال سے جو تعلق چلا آرہا تھا وہ متحدہ ہندوستان میں کبھی بھی ہندو راج اور ہندو تفوق کا خواب پورا نہ ہونے دیتا۔ ہندوستان میں برہمن بنیا ہندو قوم ہرگز کبھی اکثریت میں نہیں رہی ہے۔ یہ انگریز کی شاطرانہ چال تھی کہ اس نے اس ملک میں ہندو اکثریت کا ناد پھونکا۔

ہندوستان کی دوسری قومیں مثلاً سکھ، عیسائی، پارسی بدھ اور اچھوت وغیرہ کے لئے بھی یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر آج وہ خاموشی کے ساتھ برہمن بنیا۔ ہندو قوم کی مسلم کش کارروائیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو کل ان کی بھی باری آنے والی ہے۔ ہندوستان کی ساری بدبختیاں برہمنیت و بنیاپن کی پیدا کردہ ہیں۔

پنڈت نہرو کے بعد یا ان کے بے اثر ہوجانے کے بعد یہ یقینی ہے کہ ہندوستان کی عنان اقتدار کلیتہً ہندو فرقہ پرستوں کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ اب بھی نظم و نسق اور عوامی رجحانات پر یہی لوگ حاوی ہیں۔ یہ فرقہ پرست غالب آنے کے بعد پہلا کام یہ کریں گے کہ ملک کی خارجہ پالیسی بھی اپنے عزائم کے ہم آہنگ کرلیں گے اور ہمیں بجا طور پر یہ اندیشہ ہے کہ برطانیہ و امریکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں گے اور اگر علانیہ نہیں تو درپردہ ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ خدانخواستہ ایسا ہوا تو پاکستان کے لئے بے شمار خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ ان کے سدباب کے لئے ہمیں آج ہی سے تیاری شروع کردینا چاہیے۔ یہ بات اب ناگزیر نظر آرہی ہے کہ ہمیں ایک دن بھارت کے براہِ راست حملوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور اگر ہم بھارت میں مسلمانوں کے اس قتل عام و بربادی پر سابق کی طرح غم و غصہ کے اخباری بیانات پر قانع رہے تو ہم خطرات کی عمر طویل کرنے اور انہیں قوی تر و شدید تر بنانے کا بالواسطہ باعث بن جائیں گے۔

پاکستان کے قیام کے دو بڑے مقصد تھے، پاکستان میں اسلامی طرز زندگی، اسلامی آئین اور اسلامی شریعت کا نفاذ۔ اس مقصد کے حاصل کرنے میں ہم اب تک ناکام رہے ہیں ہماری اس ناکامی سے ان عناصر کو فائدہ پہنچا ہے جو یہاں عیسائیت، مرزائیت، بہائیت اور اسلام کے نام سے اپنی خود ساختہ اسلامیت وغیرہ کا بول بالا کرنا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ غیر اسلامی اور مخرب اخلاق کلچر، ثقافت و معاشرت کو رائج کرنے کے درپے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ یہ عناصر خطرات کے بدترین موقعوں پر پاکستان کی پشت میں چھرا گھونپنے سے باز نہیں رہیں گے ہم عقدہ کشائیانِ حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان عناصر کی طرف بھی حقیقت بینی سے دھیان کریں۔

دوسرا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کو جو ایک طرح سے پاکستان کی خاطر ہمیشہ کے لئے ہندو راج کے غلام بن کر رہ گئے، ان کے انسانی، مذہبی و شہری حقوق ہندوستان سے پورے کرائیں گے، سیاسی غلامی کے نتیجہ میں انہیں تباہ نہیں ہونے دیں گے۔

بلاشبہ پاکستان نے اپنے یہاں ہندو اقلیت کی ہر طرح سے حفاظت کی اور انہیں تمام رعائتیں سہولتیں بخشیں۔ لیکن ہندوستان کا مسلمان جیتے جی جہنم میں گر پڑا ہے۔ اب اس کے تحفظ و بقا کے مقصد کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ پاکستان میں ہندو اقلیت کو حاصل سہولتیں ہندوستان کو یاد دلائی جاتی رہیں۔ بلکہ کوئی بڑا ٹھوس اور فیصلہ کن قدم اٹھانا ہوگا۔

کانگریس اگر اپنے وعدے اور تحفظات پورے نہ کرسکی تو کانگریس کے زوال اور پنڈت نہرو کی موت یا علیحدگی کے بعد کون تقسیم کے وقت کے کئے ہوئے وعدوں کا پاس و لحاظ کریگا۔

مسلمان اپنے دین کے لئے اور اپنے دینی بھائیوں کی اعانت کے لئے سب کچھ قربان کرسکتا ہے وہ جہاد کی زندگی اور شہادت کی موت پر یقین رکھتا ہے، آج ایسے حالات رونما ہوچکے ہیں کہ اس کے اس یقین کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے اس موقعہ کو گنوانا نہیں چاہیئے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اب فیصلہ کن اقدام کرو اللہ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عصر حاضر کے ایک مثالی وزیر اعظم

جن کے چہرہ پر ڈاڑھی ہاتھ میں تسبیح ہے اور پندرہ دن میں ۲۳ ہزار عیسائیوں کے زنار کاٹ چکے ہیں

پاک وزراء کی خدمت ”بینات“ کراچی کا ایک ایمان افروز شذرہ

بینات کراچی نے شمارہ شعبان ۸۳ھ میں ایک ایمان افروز معلومات افزا شذرہ لکھا ہے اسے ترجمان اسلام کی وساطت سے وزراء پاکستان کی خدمت میں بلاتبصرہ کے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو اہل اللہ کی پاک زندگی سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ شذرہ یہ ہے:-

> دسمبر ۶۳ء کے تیسرے ہفتے ایک اور افریقی مثالی شخصیت کا ورود کراچی میں ہوا یہ ہیں سید احمد وبیلو شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم اور پرجوش مسلمان مبلغ جنہوں نے پندرہ دن میں ۲۳ ہزار عیسائیوں کے زنار کاٹ پھینکے اور ان کے ہاتھ میں توحید اسلامی کا پرچم دیا۔ محترم سید احمد وبیلو اپنے اعلیٰ عہدے اور اعلیٰ سیاسی تدبر کے ساتھ پابند شریعت مسلمان ایک عالم دین اور صاحب سلسلہ شیخ بھی ہیں ۲۷ دسمبر ۶۳ء کو جمعہ کی نماز موصوف نے جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی میں ادا کی اور ہزاروں مسلمانوں کو ان کی زیارت کا موقع ملا۔ ان کے چہرہ پر ڈاڑھی ہاتھ میں تسبیح اور پیشانی پر تقویٰ وصلاح کا نور جلوہ گر دیکھ کر لوگوں کا دل مسرت سے معمور بھی ہوا اور دفعۃً حسرت میں ڈوب بھی گیا کہ یہ صورتیں یہاں بھی تو نظر آسکتی تھیں اور ہمارے اہل زمام بھی تو یہی کچھ بن سکتے اور کر سکتے تھے۔“

المرسل عبد الکریم عفی عنہ امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی ۲۸ شعبان ۸۳ھ

قصبہ جنڈوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

مورخہ ۱۲ جنوری کو قصبہ جنڈوالہ ضلع بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب اور حضرت مولانا عبدالباقی صاحب وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا قائم الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کا واحد مقصد حیات یہ ہے کہ ملک میں قرآنی نظام حکومت قائم ہو اور بے حیائی اور عریانی کا خاتمہ ہو ہمارے صدر مملکت اور وزراء خلفاء راشدین کے نقش قدم پر چلیں۔

انھوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی نظام حیات کے جاری کرنے کے لئے پوری طرح تہیہ کر چکی ہے اور اس ملک میں تمام خلاف اسلام پیدا ہونے والی خرابیوں کو ختم کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ کر میدان عمل میں آ چکی ہے۔ انھوں نے کہا کہ آپ حضرات جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں جمعیۃ علماء اسلام اسلامی قوانین نافذ کرانے کے لئے اپنی جد وجہد جاری رکھے گی۔ مولانا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت آئینی طریقوں اور جمہوری حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنے میں پس و پیش نہیں کرے گی۔ مولانا نے حکومت پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں ابھی تک پوری طرح تقریر و تحریر اور اظہار خیال کرنے کی پوری آزادی نہیں دی جا رہی۔ حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں جمہوریت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ آپ لوگ جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط کریں۔ اور ذیل کا انتخاب ہوا۔

جناب حاجی عبدالحق صاحب امیر۔
جناب میاں نیاز احمد صاحب نائب امیر
جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ ناظم
جناب گوہر علی صاحب۔ نائب ناظم
جناب حاجی غلام رسول صاحب۔ خازن

چودھری شیر علی صاحب !

جھنگ سے روانہ ہونے کے بعد ۱۷ جنوری کو چودھری شیر علی صاحب گوجر ساکن موچی والی ضلع مظفر گڑھ کی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے وہ دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں کی تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کی تشہیر اور اس کے پروگرام کو عوام تک پہنچانے کے لئے مولوی علی مراد صاحب اور احقر نے ہفتہ وعشرہ کا تبلیغی دورہ کیا جس میں متعدد مقامات پر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

احقر نے بستی لنڈان کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو یاد ہو گا تقسیم ملک کے وقت ”پاکستان کا معنیٰ کیا لا الٰہ الا اللہ“ کا نعرہ بلند کر کے عوام و خواص کے دینی جذبات کو برانگیختہ کیا گیا تھا اور ہمیں وعدہ دیا گیا کہ یہ خداداد مملکت خدا کے قانون و منشا کے مطابق چلائی جائے گی حاکمیت قانون سازی داخلی و خارجی امور میں اسلام کی تعلیم و تلقین کے عین موافق فیصلہ جات ہوں گے۔ مگر بدقسمتی سے اسی خداداد مملکت میں شراب و زنا عام ہو گیا ہے۔ بے حیائی و عریانی کو فروغ ہوا۔ دیانت امانت شرافت صداقت گلا گھونٹا جا رہا ہے اسلامی اقدار شعار کو پامال کیا جا رہا ہے۔ عائلی قوانین جیسے خلاف شریعت آرڈی ننس ہمارے سروں پر تھوپے گئے۔ رشوت و سود خواری کا دور دورہ ہے۔

ایسے حالات میں ہر ایک بہی خواہ ملک و ملت کا دینی فرض ہے کہ اٹھے اور اس طوفان بدتمیزی کے آگے بند باندھنے کی مردانہ وار سعی کرے ورنہ یاد رکھیں جس طرح برائی کا مرتکب عذاب خداوندی کا مستحق بنتا ہے۔ اسی طرح برائی کو نہ روکنے والا بھی مستحق عذاب ہے۔ اگر آپ عذاب خداوندی سے نجات چاہتے ہیں۔ تو ملک کے بڑھتے ہوئے سیلاب عصیان کو روکنے کی کوشش کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام ان سب برائیوں کے انسداد کا تہیہ کر چکی ہے۔ جمعیۃ اقامت دین کی داعی۔ اعلاء کلمۃ اللہ کی حامی بلند اخلاق و کردار کی حامل تہذیب اخلاق تدبیر منزل سیاست مدن اسلامی روشنی چاہتی ہے۔ اگر آپ حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کو پھیلانے کا ارادہ ہو تو آئیے خدا پر بھروسہ کر کے اس خاردار وادی میں کود پڑیں ورنہ خدا کے سامنے جواب دہی کے لئے تیار رہیں۔

بستی لنڈان کا انتخاب

امیر۔ مولوی اعجاز احمد صاحب۔ ناظم سردار اللہ بخش خاں صاحب۔ خزانچی مولوی اللہ وسایا صاحب۔

بکھر پور کا انتخاب

امیر۔ سید عبد القادر شاہ صاحب نا
جنڈوڈہ شاہ صاحب۔ ناظم حا
خزانچی ملک الٰہی بخش صاحب مہتمم
بخت علی صاحب

احقر شبیر محمد رفیق

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنڈا

مورخہ ۱۱ جنوری۔ جامع مسجد مہاجرین
عشاء جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ زیر صدا
مولانا امیر جمعیۃ حلقہ جنڈانوالہ سید محمد
صاحب، منعقد ہوا۔ جس میں ضلعی ناظم
محمد سعید احمد تشریف لاتے۔
صاحب ناظم اعلیٰ بھکر وقاری عطا محمد صاح
کے اغراض ومقاصد وحالات حا
کشمیر کے متعلق نہایت پر اثر انداز م
فرمائیں۔ پیشتر ازیں دار المطالعہ کا
دعا خیر کی گئی۔ جدید تشکیل حسب ذ
امیر۔ حضرت مولانا سید محمد صادق شا
ناظم اعلیٰ چوہدری منشی خاں صاحب
محمد حنیف صاحب۔ خزانچی مولانا
سالار صوفی امام الدین صاحب

ممبران مجلس شوریٰ

مولانا نیاز محمد صاحب۔ مولوی نظا
مہر دین محمد صاحب۔ حاجی محمد یعقو
محمد زکریا صاحب۔ عبدالرزاق صا

بدل اشتراک

سالانہ چھ ر
ششماہی تین روپے

مصفیٰ سلاجیت اسر
سے کون ناواقف ہے یہ پتھر کا
اور جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرتی
پیشاب کی کثرت۔ معدہ اور جسم کی
نزلہ۔ زکام اور نمونیہ وغیرہ کے
ہے اصلی سلاجیت آپ کو دواخانہ
ضلع ہزارہ نیز ترجمان اسلام لا
دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی
فی تولہ دو روپے۔ فی سیر ۱۲۰
حکیموں کو جو سیر دو سیر خریدیں
ہوگی۔
دفتر ترجمان اسلام۔
لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا علاقہ خلیل میں دورہ

پشاور۔ جمعہ بتاریخ ۱۰ جنوری ۶۴ء

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد پشاور تشریف لائے۔ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر و ضلع پشاور کی مشترکہ مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا۔ جس میں تنظیمی امور کے بارے میں مشورے ہوتے اور یہ بھی طے ہوا کہ مارچ کے اواخر میں پشاور شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام شریعت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے اور اس سلسلے میں تمام انتظامات کے بارے میں گفت و شنید ہوئی ——

دوسرے دن بروز ہفتہ ۱۱ جنوری کو حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب بمعیت جناب مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور علاقہ خلیل کے دورے پر روانہ ہوئے صبح دس بجے پلوسٹی پہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خلیل کے ارکان موجود تھے۔ مجلس مشاورت ہوئی اور مولانا عبدالسلام صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی تاکہ تمام علاقہ خلیل کا دورہ کیا جائے اور علاقہ میں تین بڑے جلسے منعقد کئے جائیں جس میں حضرت امیر سرحد خاص طور پر مدعو کئے جائیں۔ یہاں سے روانہ ہو کر تقریباً چار بجے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رگی پہنچے۔ وہاں پر مقامی رفقاء نے استقبال کیا رات کو بعد از نماز عشاء جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ مولانا قاسمی صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور مولانا محمد علیم صاحب نے صدارت کی۔ حضرت امیر محترم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلام کی سربلندی چاہتی ہے۔ ہم اقتدار نہیں چاہتے بلکہ ہم شریعت کا اقتدار چاہتے ہیں تاکہ ملک ترقی کر سکے۔ آپ نے سوا گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور عوام الناس کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمایا۔

۱۲ جنوری بروز اتوار حضرت امیر محترم اور مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی غلبی کنڈر خیل (متھرا) صبح نو بجے پہنچے۔ مقامی حضرات و رفقاء نے وارسک روڈ پر خیر مقدم کیا۔ مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا اور حضرت

مولانا میاں محمد جان صاحب، مولانا فضل مولیٰ صاحب، مولانا رحیم اللہ صاحب اور مولانا شاکر اللہ صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ تمام علاقے کا دورہ کیا جائے اور مختلف مقامات پر اجتماعات منعقد کئے جائیں۔ اور دو بڑے بڑے عام جلسے رمضان شریف کے بعد منعقد کئے جائیں گے۔

ناظم دفتر محمد اسماعیل از جہانگیر پورہ

جمعیۃ علماء علاقہ باڑوزئی ضلع پشاور کا اجتماع

بروز پیر ۲۰ جنوری۔ دار العلوم حمایت الاسلام غلبی کنڈر خیل ضلع پشاور میں جمعیۃ علماء باڑوزئی کا ایک اجلاس برائے جدید انتخاب زیر صدارت جناب میاں صاحب مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام و سابق امیر جمعیۃ علماء باڑوزئی انجام پذیر ہوا۔ ابتداء تلاوت قرآن پاک سے کی گئی تلاوت کے بعد جناب مولانا عبدالسلام صاحب موضع پلوسٹی نے ایک درد انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کو حاضرین کے سامنے بیان فرما کر گوش گزار فرمایا۔ تقریر کے بعد انتخاب کی کارروائی شروع ہوئی۔ امارت کے لئے سابق امیر جمعیۃ علماء باڑوزئی جناب میاں صاحب محمد جان مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام غلبی کا اسم گرامی پیش ہوا۔ جس کی تائید ہو کر حضرت میاں صاحب کی امارت بطور سابقہ قرار پا گیا۔ اور دو نائب امیر مقرر کئے گئے۔ ایک مولانا نور الحلیم صاحب مہتمم دار العلوم رگی اور دوسرا مولانا فضل مولیٰ صاحب مدرس دار العلوم حمایت الاسلام غلبی اور ناظم اعلیٰ مولانا فضل رحیم صاحب معروف بہ مسکین صاحب موضع مالو مقرر ہوئے۔ اور دو نائب ناظم ایک مولانا شاکر اللہ صاحب موضع حاجی زئی اور دوسرا مولانا عمر خطاب صاحب موضع شاہی بالا اور ایک ناظم نشر و اشاعت مولانا فضل الرحیم صاحب موضع پڑار بالا اور خازن مولانا محمد صدیق صاحب موضع پانام ڈھیری مقرر ہوئے۔ انتخاب کے بعد علاقہ باڑوزئی کے چار برانچیں بنائی گئیں۔ برانچ غلبی کنڈر خیل برانچ پانام ڈھیری برانچ رگی۔ برانچ سفید سنگ مذکورہ بالا کارروائی کے بعد تعداد کثیر میں اراکین بن کر شامل ہو گئے۔ اس کے بعد دعائے خیر ہو کر اجلاس بخیریت ختم ہوا

گکھڑ میں جمعیۃ کا یوم احتجاج

آج مورخہ ۱۷ جنوری بروز جمعۃ المبارک جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام بھارتی اور قبرصی مسلمانوں پر ظلم و تشدد کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے ارشاد فرمایا کہ کشمیر اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک جہاد نہ کیا جائے آپ نے کہا کہ اب ہمیں مغربی طاقتوں پر اعتماد ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اب ثابت ہو چکا ہے کہ مغربی بلاک ہماری بھلائی نہیں چاہتا بلکہ اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے آپ نے کہا کہ قبرص اور کشمیر میں مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اور کلکتہ دہلی اور بمبئی میں جو فسادات ہوئے ہیں اس کے بعد ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہیئے آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ فوراً جہاد کا اعلان کر دے۔

بھارت کے خلاف غم و غصہ

امیر جمعیۃ میانوالی کے ارشادات

میانوالی ۱۷ جنوری قبل از نماز جمعہ موتی مسجد میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے قبرص کے مسلمان ترکوں پر یونانی وحشیوں کے مظالم کشمیر میں موئے مبارک کی چوری اور ہندوستان کلکتہ میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف احتجاج کیا اور موجودہ صورت حال کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ اور جہاد پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور حکومت پاکستان و محترم صدر صاحب کو پُرزور الفاظ میں کہا کہ مسلمان قوم بزدل اور بے غیرتی کی زندگی سے مر جانا بہتر سمجھتی ہے۔ زبانی قیل و قال سے کچھ نہیں بنے گا۔ آپ کشمیر اور دیگر مسلمان بھائیوں کی امداد کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے جہاد کا اعلان کریں تو پورا ملک آپ کے ساتھ دینے کو تیار ہے۔ انشاء اللہ نصرت الٰہی آپ کے قدم چومے گی

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری حکومت کو ان مظلوم بھائیوں کی بروقت امداد کرنے کی توفیق بخشے۔

احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی شہر میانوالی مسجد زرگراں

بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ کی گرفتاری

۱۷ رشعبان قرشگی سے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ مولانا اختر محمد صاحب کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے اس سلسلہ میں مولوی محمد افضل کا بھی نام لیا جاتا ہے اور کچھ اور بھی عناصر ہیں جنہوں نے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب ضلع چاغی کے سامنے غلط مواد فراہم کر کے مولانا موصوف کو گرفتار کرانے کی کوشش کی ہے۔

مولانا کے متعلقین جناب اس سلسلہ میں تگ و دو کر رہے ہیں باقی تحقیقات کا انتظار ہے۔ (خریدار نمبر ۲۴۲۱)

ناظمین۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

احمد یونانی دواخانہ کے خاص مجربات

حب عجیب۔ جریان و احتلام نہایت موذی مرض ہے جسم کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے "حب عجیب" جریان و احتلام کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ پرانے سے پرانا جریان و احتلام انشاء اللہ ایک ہفتہ میں دفع ہو جاتا ہے۔ مکمل کورس فی شیشی ۵ روپے

حب عنبری نزلہ، زکام، کھانسی کو دور کرتی ہیں پرانے سے پرانا نزلہ و کھانسی چند دنوں میں رفع ہو جاتا ہے۔ مقوی دماغ و اعصاب ہیں امراض مردانہ کو دور کر دیتی ہیں ۲۵ گولیوں کی شیشی ۴ روپے۔ تمام ادویات کا محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

حب نشاط افزا۔ یہ گولیاں مشک و زعفران خالص سلاجیت اور اسی قسم کی قیمتی اجزاء سے بنائی جاتی ہیں طبیعت میں فرحت اور سرور پیدا کرتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں۔ ۲۵ گولیوں کی قیمت فی شیشی ۵ روپے۔

حب عشرت یہ گولیاں دل و دماغ اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ بڑھاتی ہیں۔ بہترین ہاضم ہیں۔ معدہ جگر کو طاقت دے کر خون بکثرت پیدا کرتی ہیں۔ درد کمر کو مفید ہیں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں سردیوں میں استعمال کا خاص تحفہ ہے ۲۵ گولیوں کی شیشی قیمت ۶ روپے۔

احمد یونانی دواخانہ۔ اندرون شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ۸

دینی مدارس

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب گجرات کی پریس کانفرنس

پریس کانفرنس ۱۲ر دسمبر ۲ بجے دوپہر کو ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نے یہ بیان کیفے عرب ہوٹل میں فرمایا۔

معزز نمائندگان جزاک اللہ آپ کو اس جگہ تشریف آوری کے لئے جو تکلیف دی گئی ہے۔ اس کی غرض وغایت یہ ہے۔ کہ مسجد حیات النبیؐ کے متعلق جو مختلف قسم کا خلاف حقیقت پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے آپ کو اصلی حالات سے آگاہ کیا جائے ہمارے مسلک کی بنیاد مشہور حدیث عن ابوہریرہؓ عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علیّ عن قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیاً ابلغتہ۔ مشکوٰۃ شریف ص۸۷

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا جو میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھے اسے میں خود سنتا ہوں۔ اور جو دور سے درود پڑھے وہ مجھے فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے یہ شروع اسلام سے اہل سنت کا متفقہ عقیدہ چلا آرہا ہے۔

بدقسمتی سے مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری خطیب جامع مسجد کالری دروازہ گجرات چند سالوں سے اس عقیدہ کے خلاف کھلم کھلا اظہار فرمانا شروع کردیا۔ جو جمہور اہل سنت کے خلاف تھا۔ ہم نے کوشش کی کہ شاہ صاحب رجوع فرمائیں۔ لیکن آپ اس پر بضد ہوگئے۔

یہ مسجد جس کا نام مسجد حیات النبی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ نے تعمیر کی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ۳۰ر اگست ۱۹۶۱ کو مولانا مرحوم کے فرزند حافظ ضیاء الدین صاحب نے مولانا نذیر اللہ خاں صاحب اور چوہدری محمد خلیل کے نام حق تولیت منتقل کردیا۔ اب دو سال سے یہ مسجد ہر قسم کے فسق وفجور سے پاک کرکے لفضل خدا پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ باقاعدہ نماز جمعہ ادا ہوتی ہے متعدد علماء وبانی اور مشائخ اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرماچکے ہیں۔ ہمارا مسلک اتحاد بین المسلمین ہے اور طریق اہل سنت والجماعت وبنا۔ اسلام کی مشہور مذہبی ومستند یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے مطابق ہے۔

ہم چاہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ کی امت میں پیار محبت اور باہمی رواداری اور خوش اخلاقی کا جو کہ فروغ پائے ہماری دو سالہ محنت اس پر شاہد رہے

ہمارے علماء کرام اگر اپنی ذاتی بڑھائی کو اتحاد بین المسلمین پر قربان کردیں تو امت کے ۹۵ فیصد مذہبی تنازعات ختم ہوکر خوشگوار فضا پیدا ہوجاتی ہے ہمارے اس ملک میں صرف قادیانی ایسا فرقہ ہے۔ جس کا برائے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ کوئی مذہبی فرقہ نہیں۔ بلکہ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جس کو اس کی سیاسی مصلحت نے پروان چڑھا دیا ہے۔ مرزا غلام احمد اور اس کا بیٹا مرزا محمود اپنی تحریروں میں خود اقرار کرتے ہیں۔

مدرسہ تجوید القرآن قاسم پور ملتان

میں داخلہ کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

درجہ حفظ قراءت اور ناظرہ بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تین سال پڑھنا ہوگا۔ اقامت۔ جامعہ میں لازمی ہوگی اور بچیوں کے والدین کی مرضی پر ہوگا۔

اخراجات۔ استطاعت رکھنے والے والدین اپنے بچوں کا خرچ خود برداشت کریں گے۔ جو پچاس روپے ماہوار سے زائد نہ ہوگا غریب بچوں کا خرچ جامعہ کے ذمہ ہوگا۔

داخلہ۔ ذہانت اور شوق کے پیش نظر ہوگا بچوں کی تربیت عمدہ ہوگی۔ بچیوں کے لئے علیحدہ نصاب بھی ہوگا جس میں صحابیات کی سیرت، اور عربی زبان لازم ہوگی۔

اس جامعہ ملیہ کے حق میں مولانا عبدالستار خاں نیازی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور حضرت مولانا سید محمد یوسف کا نپوری کراچی نے بہترین رد عمل تحریر فرمائی ہیں۔

مدرسہ عربیہ انوار محمدی ہیبٹ پنجند کی دینی خدمات

مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار محمدی واقع ہیبٹ پنجند تقریباً عرصہ ۹ سال سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں دو مدرس نہایت تن دہی سے کام کر رہے ہیں اور کثیر التعداد طلباء کرام دینی علوم مثلاً قرآن حدیث فقہ اصول فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لہٰذا شائقین علوم دینیہ کے لئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ مدرسہ مذکورہ میں داخلہ دے کر علوم دینیہ سے مستفیض ہوں۔ اور اہل ثروت اور بہی خواہ حضرات کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس دینی ادارہ کی مالی خدمات فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ والسلام

بلتستان کا واحد دینی مدرسہ

برادران اسلام پاکستان وحامیان دین السلام علیکم! مسلمان پاکستان سے خصوصاً دیگر حضرات سے عموماً گذارش ہے۔ کہ بلتستان، تحصیل اسکردو ڈاکخانہ ڈوغنی آزاد کشمیر میں عرصہ دراز سے اہل سنت والجماعت کے ایک واحد درسگاہ کھلی ہوئی ہے یہ درسگاہ گلگت استوار سے کوگل تک اور بلتستان نومراہ جو پاکستان لداخ تک آخری مورچہ ہے۔ آمد ورفت راولپنڈی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے پسماندہ غریب دور افتادہ علاقہ ہے۔ راولپنڈی سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر اس مدرسہ کی آراکین نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ ۱۹۶۷ء تک حسب ذیل شاخیں کھولے گا مرکز ڈومتی، کھوکھر وغیرہ وغیلو خاص بلغار وتھل کے علاقہ چھوبیٹا نشی وطورتک آخری مورچہ لداخ اور شگر وسکردو، تمام اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ اس دور افتادہ سرحدی مورد کو مضبوط کرنے کے لئے اس مدرسہ کی ہر طرح امداد کریں۔

ناظرین

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو (ناظم)

دواخانہ فیض عام کی قیمتی اور مجرب دوائیں

جن حضرات نے چند سال تک ترجمان اسلام پڑھا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام کی دواؤں سے کتنے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور وہ کس قدر مجرب اور قابل اعتماد ہیں۔ پھر قیمتی اجزاء ہونے اور مشکل سے تیار ہونے کے باوجود قیمتیں کم ہیں۔ حاجت مندوں کے فائدے کے لئے ان کا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔

دمہ۔ کا مجرب علاج تین طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ مکمل کورس کی قیمت بیس روپے علاوہ محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ وغیرہ

جریان۔ کا آزمودہ کشتہ اور مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت دس روپے

نئی اور پرانی کھانسی۔ چاہے کتنے دن کی ہو۔ سو گولی کی قیمت چھ روپے

اٹھرا۔ کسی عورت کے بچے پیدا ہوکر مر جاتے ہوں یا اسقاط ہوجاتا ہو۔ اس کا مجرب علاج قیمت پورا کورس پندرہ روپے

نرینہ اولاد۔ کسی کا لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں حمل سے دو اور تین ماہ کے درمیان دوا کھانی ہے۔ پھر آخر تک گولیاں گولیاں استعمال کرنی ہیں۔ قیمت دونوں کی ملا کر ۱۴ روپے۔ اگرچہ اولاد دینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ مگر اس نے کمال قدرت سے بعض چیزوں میں تاثیر رکھ دی ہے وہ استعمال کرنے سے وہ فضل کرتے ہیں۔

تریاق معدہ۔ معدہ کمزور ہو ہاضمہ خراب ہو یا قے ہو جاتی ہو اس کے لئے تریاق ہے۔ فی چھٹانک ساٹھ خوراک آٹھ روپے

فولادی گولیاں۔ معدہ۔ جگر اور آنتوں کا کام بفضلہ تعالےٰ درست ہو جاتا ہے۔ دردوں کے لئے مفید اور مقوی ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے

سرمہ مقوی البصر۔ یہ عجیب سرمہ ہے۔ دھند۔ پھولا کے لئے مفید۔ آنکھ سے پانی بہنے اور خارش کے لئے مجرب ہے۔ اس میں مدینہ منورہ کا خاص سرمہ اثمد بھی ملا ہوا ہے۔ جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔ تین شیشی سے کم سرمہ بذریعہ پارسل روانہ نہیں کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر ترجمان اسلام لاہور۔ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل مسجد شاہ محمد غوث

دوسرا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ۔

نوٹ: رمضان شریف میں ادویات منگوانے والے حضرات دواخانہ فیض عام بفہ ضلع ہزارہ کے پتہ سے طلب فرمائیں

کوثر نیازی

محترم کوثر نیازی صاحب مودودی فرقہ کے رکن ہیں۔ بلکہ لاہور میں ان کے کرتا دھرتا ہیں۔ ان کا شہاب بھی فلاں پارٹی کا رکن ہے مگر وہ گرفتار نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے ترجمان اسلام نے ان افواہوں کو نقل کیا تھا جو ان کے بارہ میں اڑ رہی ہیں کہ یہ جاسوس ہیں۔ اپنی پارٹی کے خلاف ۲۰ صفحوں کی رپورٹ حکومت کو دی، یا انہوں نے توبہ کر کے معافی مانگ لی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ کوثر صاحب اس سے ناراض ہو گئے اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف مودودی طرز کے مطابق اندر دل کی گندی بھڑاس نکال، پھر افواہوں کے بارہ میں علماء سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔

کوثر صاحب! ہم نے تو افواہ کو نقل کر کے افواہ ہی لکھا کسی کو غلط باور کرانے کی کوشش نہیں کی۔ مگر آپ کے پیر و مرشد مودودی نے تو اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹا بہتان باندھا دیکھ لیجئے تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱ پر کہ اللہ تعالیٰ نے زنا اور قذف کی یہ سزائیں اس قسم کی (مخلوط) سوسائٹی کے لئے مقرر ہی نہیں کیں۔ ہم مولوی چراغ سے پوچھتے ہیں کہ یہ الفاظ کفر ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

دارہ تبلیغ الاسلام پاکستان کا قیام

۱۲ جنوری ۱۹۶۴ء کو بعد نماز عشاء قومی و سماجی کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب حافظ طالب حق صاحب ایڈیٹر یام اسلام و ماہنامہ تنظیم اہل سنت پاکستان ہور دار المبلغین پیشہ اخبار اسٹریٹ انارکلی ہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ادارہ تبلیغ الاسلام کستان کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ ادارہ کے امیر مولانا مناظر حسین نظر ایڈیٹر خدام الدین ہور منتخب ہوئے۔ باقی عہدہ داران کی نامزدگی کا اختیار امیر کو دیا گیا۔

اجلاس میں یہ تجویز متفقہ طور پر منظور ہوئی کہ اسلامی اقدار کے تحفظ و بقاء کے لئے ار المصنفین، دار المبلغین اور دار التجوید کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ادارہ کا صدر فتر شیرانوالہ دروازہ لاہور ۸ ہوگا۔

محمد الیاس ناظم دفتر ادارہ تبلیغ الاسلام پاکستان۔ لاہور

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

شیخ الحدیث کا حکومت سے مطالبہ

رمضان شریف کا احترام کیجئے

گھوڑی برجولی تل دار العلوم کے صدر اساتذہ شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب حال رخصتی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ چونکہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ تمام مسلمانوں کے ہاں مبارک اور بابرکت مہینہ ہے۔ اور اس میں خصوصی طور سے نیکی اور عبادت کی طرف توجہ مبذول کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ضروری ہے۔ کہ ہماری معزز حکومت مذہبی احترام کی روشنی میں فحاشی بے باکی۔ سینما وغیرہ مخرب اخلاق بدکرداریوں کو ایک دم بند کر لیں۔ اور امت محمدیہ کے عام جذبات کو مجروح نہ فرمائیں۔

م تحصیل کرنی ضلع موصوف نے یہ بھی کہا۔ کہ مودودی اور اس کے دیگر جماعتی رفقاء کار کی گرفتاری حکومت نے علماء دین کے ان احتجاجات کی وجہ سے تو کی نہیں کہ یہ مذہب اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتے اور انتشار پھیلاتے ہیں بلکہ سیاسی قسم کے الزامات کے تحت یہ قدم اٹھایا ہے اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ ان الزامات کا ثبوت عوام کے سامنے لائے

مولود مسعود

جمعۃ المبارک آٹھ رمضان المبارک کو حافظ عبدالغفور جنوری سالار اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے ہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں رب العزت عمر دراز عطا فرمائیں۔ فرزند کا نام عطاء الرحمٰن جنوری رکھا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ (قاری رحیم الدین ناظم دفتر ٹنڈو داد)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ کی توسیع

عنوان بالا کے تحت لکھا گیا تھا۔ کہ مولانا حافظ عبدالجلیل صاحب انصاری ناظم جمعیۃ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ نے دورہ فرما کر مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی تشکیلیں فرمائی ہیں مگر کاتب کی غلطی سے دوسری سطر رہ گئی دورہ مولانا عبدالجلیل انصاری نے پیش کیا تھا دفتر سے اطلاع دی گئی اس لئے ناظرین تصحیح کر لیں۔

مودودیت سے توبہ

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم۔

میں نے مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۴ء کو جماعت اسلامی کے متفقین کا فارم پُر کیا۔ لیکن اس کے بعد معلوم ہوا کہ یہ صرف سیاسی جماعت ہے۔ میں صرف مذہبی جماعت سمجھ کر شامل ہوا تھا۔ میں اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ لہٰذا آپ کے اخبار کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ میرا اس جماعت اسلامی یعنی مودودی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے مہربانی فرما کر میرا یہ اعلان اخبار ترجمان اسلام میں شائع کر دیں۔

اللہ یار ولد خدا بخش قوم زرگر۔ گروٹ
تحصیل خوشاب۔ ضلع سرگودھا

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا وصال

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کے مشہور رہنمائے دین حضرت مولانا احمد سعید صاحب درابن والے ۷ رمضان المبارک ۸۳ھ کو اس عالم رنگ و بو سے رخت سفر باندھ کر مولیٰ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون موصوف نے ہمیشہ جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی فرمائی اور مدت تک جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی کے امیر رہے مدرسہ نجم المدارس کلاچی کی مجلس شوریٰ کے رکن اور بے حد مخلص معاون رہے۔ چھوٹوں کی عزت افزائی اور اپنے اکابر و اساتذہ کے ساتھ غضب کی باعظمت وفاداری ان کے مخصوص اوصاف تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اس علاقہ میں یہ دونوں وصف بھی ان کے ساتھ دفن ہو رہے ہیں

اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے اراکین اور مدرسہ نجم المدارس نے ان کی وفات کو بے حد محسوس کیا۔ نجم المدارس میں ستر ہزار کلمہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا اور شہر کے آٹھ مساجد میں بعد تراویح ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ احباب سے استدعا ہے کہ وہ موصوف مرحوم کی دعائے مغفرت سے امداد فرماویں اور ان کے دونوں فرزند محترم عبدالرشید و عبداللہ شاہ کے لئے دعائے برکت و استقامت کر کے شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ اور ان کی اہلیہ کے لئے دعائے صبر و اجر۔ شریک غم احقر عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی

قبول اسلام

۲۴ جنوری عیسیٰ عنایت مسیح و مسمات بشیرن میاں بیوی نے بمعہ اپنے بچے مسمی حمید کے مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور عیسائیت سے توبہ کی۔ اسلامی نام عبداللہ۔ زینب اور لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔

ناظم دفتر اسلامی مشن پاکستان۔
بہاولپور

تبصرہ

ختم نبوت اور بزرگان امت

یہ ایک رسالہ ہے جو حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر المبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے لکھا ہے۔ اس میں ان تمام اوہام کا جواب ہے جو مرزائی لوگ پمفلٹوں اور ہینڈ بلوں کے ذریعے مسلمانوں میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس پمفلٹ میں حضرت مولانا موصوف نے ان بزرگان دین کی پوری عبارتیں نقل کر کے بتایا ہے کہ مرزائی لوگ عبارتوں کی نقل میں کتنی بددیانتی برتتے ہیں۔ پھر ہر طرح کی نبوت ختم ہونے کے حق میں ان سب کا متفقہ فیصلہ واضح کیا ہے۔ چاہے تشریعی ہو یا غیر تشریعی بروزی ہو یا مجازی۔

در اصل مرزائیوں نے اسی عنوان سے مودودی صاحب کی تردید لکھی تھی اور ان کو چیلنج دیا تھا۔ مگر مودودی صاحب خاموش ہو گئے اور مرزائیوں کے ٹریکٹوں سے تعلیمیافتہ طبقہ پر یہ برا اثر پڑنے کا اندیشہ تھا کہ مسلمان علماء کے پاس مرزائیوں کا جواب نہیں ہے کیونکہ وہ سوء اتفاق سے مودودی صاحب کو بڑا عالم سمجھے بیٹھے ہیں۔

حضرت مولانا لال حسین صاحب مدظلہ نے یہ باطل شکن رسالہ لکھ کر امت پر احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ رسالے کے صفحات ۳۲ ہیں قیمت ۲۵ پیسے (۴ آنے) ہے پتہ مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ ہے۔

آخری منزل جس میں موت کے وقت سے لے کر دفن تک کے تمام مسائل درج ہیں۔ مرتبہ حضرت مولانا اصغر حسین صاحب قدس سرہ العزیز۔
ہدیہ تین آنے معہ محصول ڈاک سات پیسے

نماز حنفی مترجم جس میں چھوٹے بچوں بچیوں اور عام مسلمانوں کے لئے مسائل و فضائل نماز۔ اسماء حسنیٰ۔ چھ کلمے حفظ المومنین۔ ادعیہ ماثورہ۔ خطبہ نکاح خطبہ جمعہ۔ خطبہ عیدین وغیرہ درج ہیں۔
ہدیہ پانچ آنے محصول ڈاک دس پیسے۔
مرتبہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ العالی۔

ملنے کا پتہ
انجمن خدام الدین عبدالاعلیٰ بیگ
اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور ۸

No : 67715
Regd. L. No. 7132

EKLY **TARJUMAN-E-ISLAM**

Outside Delhi Gate - LAHORE

VO 7 | 31 January 1964 15 Ramzan 1383 | Price 12 Paisas NO 5

عام خبریں

چین اور فرانس

فرانس اس اخبار کی اشاعت سے پیشتر چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کر کے امریکہ کے سینے پر مونگ دل چکا ہوگا۔ دیکھئے اس اقدام سے بہت سے کفن چوروں میں اختلافات پیدا ہو کر کیا رنگ لاتے ہیں۔

امریکہ کی قابل رحم حالت

امریکہ دنیا کی بڑی طاقت ہے مگر یہودیوں کی سرپرستی اور مسلمانوں سے بے وفائی کے قدرتی نتائج بھگتنے کا وقت شاید قریب آگیا ہے۔ فرانس اس سے بے نیاز ہو کر چین کو تسلیم کر رہا ہے۔ لنکا چین وغیرہ ممالک بحر ہند میں اس کے بحری بیڑے کی آمد کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں کیوبا کی پوزیشن جو جنوبی امریکہ میں امریکہ کا مخالف ہے مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا سترو نے ماسکو کا دورہ بھی کر لیا ہے معلوم ہوتا ہے برطانیہ اور فرانس امریکہ کے مقابلہ میں اپنی مجداری اور چودھراہٹ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

جمعیۃ المسلمین اور مولانا محمد حسین صاحب نعیمی

مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی پر الزام لگایا ہے کہ وہ مودودی کے حامی ہیں اور اسی الزام کی پاداش میں ان کو جمعیۃ المسلمین سے خارج کیا گیا۔ مولانا نعیمی صاحب نے اخباری بیان میں فرمایا ہے کہ جمعیۃ المسلمین کا پس منظر نفسانیت پر ہے اور میں اس کا کبھی رکن نہیں تھا اور نہ ہی ممبر سے اخراج کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ باقی یہ بالکل غلط ہے کہ میں مودودی کا ساتھی ہوں۔

انجمن خواتین

اپوا کی مقامی شاخ لاہور نے اپنی میٹنگ میں مطالبہ کیا ہے کہ قرآن کے حکم کے مطابق طلاق سے پہلے خاوند اپنے ارادے سے متعلقہ حکام کو مطلع کرے۔ اور قرآن کے حکم کے مطابق طلاق کے بعد عدت کی مدت عورت خاوند کے گھر میں ہی گزارے۔ اپنی باتوں کو صحیح جتانے کے لئے قرآن کا نام لینا ایک اچھا نسخہ ہے۔ اگر آپ واقعی قرآن پر عمل کرنا چاہتی ہیں تو بے پردگی کو کیوں ترک نہیں کرتیں اور عریانی بے حیائی۔ ڈانس اور اپنی بہنوں کی عصمت فروشی کے خلاف کیوں جدوجہد نہیں کرتیں۔ قرآن کا نام لے کر قرآن کی مخالفت اور اسلام کا نام لے کر اسلام کی مخالفت کرنے کا فریب انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔

مغربی پاکستان کی وزارت

مغربی پاکستان کی وزارت میں خاصی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ دو نئے وزیروں کا اضافہ ہوا۔ ایک جناب یسین صاحب وٹو (ضلع منٹگمری) دوسرے عبدالغفار پاشا (کراچی کے)، اول الذکر کو محکمہ تعلیم اور پاشا کو محکمہ بلدیات سپرد ہوا ہے۔ محترمہ بیگم محمودہ سلیم کو تعلیم کی بجائے محکمہ صحت سپرد ہوا۔ عورتیں نرم دل ہوتی ہیں۔ شاید مریضوں کے لئے یہ تبدیلی خوش آئند ہو۔

افغانستان و پاکستان

دونوں ملکوں کے درمیان ہوائی معاہدہ ہو گیا ہے اور نئے روٹ آمد و رفت کے تجویز ہو گئے ہیں

لارڈ مونٹ بیٹن

متحدہ ہندوستان کا یہ وہ وائسرائے ہے جو تقسیم ملک کے وقت دہلی میں تھا اور اس نے پاکستان کے خلاف جو کردار ادا کیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اب یہ بھارت سے رشتہ مضبوط کرنے کے لئے چھ دن کے دورے پر دہلی آ پہنچے ہیں۔

قبرص

قبرص میں یونانی غنڈوں نے پھر فساد مچایا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں بم پھینکے جس سے مسجدوں کو نقصان پہنچا۔

چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے میں آپکی بچت ہے

پاکستان اور بھارت

پاکستان کی مرکزی حکومت ہندوستان میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے وزارتی سطح پر باہمی گفتگو پر راضی ہو گئی ہے اور اس نے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے مغربی بنگال تری پورہ اور آسام کے مسلمانوں کو آباد کیا جائے۔

قومی اسمبلی میں

مودودی پارٹی اور نظام اسلام پارٹی نے ارتداد روکنے اور کافرانہ تقریریں بند کرنے کے خلاف حکومت کے ساتھ ووٹ دے کر مذہب سے بدترین غداری کی ہے۔ یہ ترمیمیں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علماء اسلام نے پیش کی تھیں۔

درس قرآن خانپور

خان پور ضلع رحیم یار خان میں مدرسہ مخزن العلوم میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی درس قرآن مصروف ہیں اس دفعہ تقریباً چار سو علماء شریک درس ہیں۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب

۱۰ رمضان تک اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔ ان سے تمام خط و کتابت اور دواخانہ فیض عام کے آرڈر بفہ ضلع ہزارہ کے [illegible]

ترجمان اسلام کے
ایجنٹ حضرات سے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمار
بہت سے ایجنٹوں کے ذمہ بڑی
ہو چکی ہیں اور وہ ادائیگی کا نام نہیں
ان دوستوں کو معلوم ہے کہ ترجمان
میں نہ سرکاری اشتہار چھپتے ہیں
سینماؤں کے اور نہ ہی فرموں کے
نہ اس کی پشت پر کوئی دنیادار سرم
پارٹی ہے۔ ان حالات میں اخبار
جاری رکھنا آسان کام نہیں ہے
جمعیتہ علماء اسلام کے معزز عہدیدا
کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاں کے ایجن
سے رقمیں بھجوانے کی کوشش کریں ورن
کو اطلاع دیں کہ ان کے نام اخبار بند
جائے اور رقم کی وصولی کے لئے دو
ذرائع اختیار کئے جائیں۔

احقر غلام غوث ناظم اعلیٰ بقلم

شیخ التفسیر کا درس قرآن

حضرت شیخ
کا درس قرآن اس سال بھی حسب ساب
میں جاری ہے۔ حضرت مولانا محمد عبید
انور صاحب مدظلہ پڑھا رہے ہیں۔

مردِ مومن

امام الاولیا حضرت مولٰنا مولوی احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ایمان افروز

جن کی

تمام زندگی خدمتِ دین و وطن میں بسر ہوئی اور جن کی پاک زندگی کے پاکیزہ حالات پڑھ

ایمان کی شمعیں روشن ہو سکتی ہیں

کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ مجلد مع حسین گرد پوش
قیمت صرف ساڑھے چار روپے (۴/۵۰)
دوسرے ایڈیشن کے انتظار سے بچنے کے لئے
آج ہی خرید لیں

فیروز سنز لمیٹڈ

لاہور — راولپنڈی — منگلا — پشاور — حیدر آباد — کراچی

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲
بحکم جامع شریعہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور
قیمت ۱۲ پیسہ
نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
جلد ۷ ○ ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۶۴ء ○ نمبر ۲۸

خریداری نمبر [illegible]
[illegible] ضلع لاہور

اچھے ڈپٹی کمشنر

عرصہ دراز سے جب پاکستان میں لوٹ کھسوٹ رشوت، سفارش، بلیک اور بد دیانتی کا بازار گرم ہوا، تو ہر سمجھدار مسلمان کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا۔ پاکستان کا کیا بنے گا۔ یہ سوال فطری اور اہم تھا۔ اس لئے کہ جب ملک میں ابتری اور افراتفری پھیل جائے۔ عوام پریشان ہوں۔ حکومت کی اصلاحی کوششیں ناکام رہ جائیں۔ حکومت کے سرکاری اداروں میں بھی شیطان گھس جائے۔ خوشحالی اور آبادی کی امیدیں ختم ہوجائیں۔ اور اہل ملک مسلسل بربادی کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ تو لوگ بربادی کے امکانات پر سوچتے اور اندازے لگاتے ہیں۔ کہ اس بربادی کا آخری سرا کیا ہوگا۔ اور کب ہوگا۔

ہم نے اس زمانہ میں سرکاری افسروں کو بھی یہ کہتے سنا تھا۔ کہ پاکستان کا کیا بنے گا؟ آخر کار ملک میں فوجی انقلاب آیا۔ اور مرزا سکندر اور اس کی ذریت سے الحمد للہ ملک کو نجات بخشی۔ سنہ ۱۹۵۸ء سے سنہ ۱۹۶۲ء تک یہ دور رہا۔ سنہ ۱۹۶۲ء میں فوجی حکومت نیم جمہوری نظام میں تبدیل ہوئی۔ جس کو اس کے مخالف آمریت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اب پھر ملک میں یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ پاکستان کا کیا بنے گا؟

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس صورت حال کی ذمہ داری صدر مملکت، گورنروں اور وزیروں پر کہاں تک عائد ہوتی ہے لیکن بہرحال یہ شکایات بہت پہلے سے ہے۔ اور جب ہمارے معزز وزیر ملک قادر بخش صاحب ابھی وزیر نہیں بنے تھے انہوں نے اسمبلی میں فرمایا تھا۔ کہ مجھے خطرہ بیرونی دشمنوں سے نہیں ہے۔ حقیقی خطرہ ان مار آستینوں سے ہے۔ جنہوں نے ملکی نظم و نسق کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ شرابی یہ رشوت خور یہ بدکردار اہلکار جب تک درست نہ ہوں گے ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم کہتے ہیں۔ ترقی تو رہی درکنار ملک ان گندوں کے ہاتھوں تباہ ہونے کے خطرات میں گھرا ہوا ہے

ہر مسلمان حاکم اور رعایا کے ہر فرد کو اس کا احساس ہے کہ اس صورت حال کی اصلاح ضروری ہے۔

ہم سولہ سال کے تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ جب تک انگریزوں کی تیار کی ہوئی یہ نسل باقی ہے۔ اور جب تک دفتری نظام اسی طرح سرخ فیتے کا نظام ہو۔ اور جب تک مذہب کے اصول کی اہمیت خوف خدا اور جواب دہی کا تصور پیدا نہ ہو۔ اس حالت کی تبدیلی مشکل ہے۔ اس قسم کے نظام میں کوئی اچھا آدمی آ جائے۔ تو وہ کھپ نہیں سکتا۔ اس کا نبھاؤ مشکل ہو جاتا ہے۔ فرض کیجئے۔ ایک چھوٹا افسر شریف اور دیانتدار آ جائے۔ رشوت نہ لے کام باقاعدگی سے کرنا چاہے۔ اس کے ماتحت اس سے تنگ ہو جائیں گے۔ کہ یہ کدھر کا مسلمان آ گھسا۔ سارے کام چور پریشان ہوں گے۔ کیونکہ یہ ان سے پورا کام وقت پر کرانا چاہتا اور رشوت سے روکتا ہے۔ دوسری طرف اوپر کا افسر بھی اس کے خلاف ہو جاتا ہے۔ یہ اس کو کوئی رقم دے کر راضی نہیں رکھ سکتا۔ جس کی چاٹ اس کو پہلے افسروں نے لگا دی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ چھوٹا دیانتدار افسر چکی کے دو پاٹوں میں آ کر پس جاتا ہے۔

لے دے کے ڈی سی جیسے افسر دونوں طرف کے دباؤ سے اپنے کو بچا سکنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی بہتر ڈپٹی کمشنر آ جائے۔ تو حالات بڑی حد تک سدھرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے، کہ حکومت زیادہ احتیاط ڈپٹی کمشنروں کے تقرر میں کرے۔

اس وقت چند ڈپٹی کمشنر ایسے ضرور موجود ہیں جو ملک کے لئے بے حد مفید اور ان کی خوبیاں ان کی غلطیوں پر غالب ہیں۔ جن سے رعایا خوش اور ان کو دیانتدار سمجھتی ہے۔ اور در اصل اسی قسم کے افسر ملک و ملت کے سچے خیر خواہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ یہاں ہم چند ایسی باتوں کا ذکر کر دیں۔ جو تمام افسروں اور خاص کر ڈپٹی کمشنروں میں ہونی لازمی ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے۔ وہ اپنے سرکاری فرائض سے پورا واقف اور تجربہ کار ہو۔ اس بات کی رعایت تو حکومت کو کرنی ہی پڑتی ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ وہ گورہ شاہی دماغ نہ رکھے۔ بلکہ ملنسار اور عوام کا خیر خواہ ہو۔ صرف دفع الوقتی اور ٹائم پاس کرنے والا نہ ہو۔

(۳) ملاقات کے لئے اس کے دروازے سب کے لئے بلا تفریق طبقات یکساں کھلے ہیں۔ اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت ہو۔ چاہے مسلسل نہ ہو۔

(۴) وہ کسی افسر کے خلاف شکایت میں پرسٹیج کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ فوراً غیر سرکاری یا جس طرح زیادہ مناسب ہو، فوراً تحقیقات کرائے۔ اور تدارک کے لئے کسی قسم کی کارروائی سے پس و پیش نہ کرے۔ اسی ایک طریقہ سے ضلع بھر کے افسر کام چوری اور غلط کاری سے رک سکتے ہیں اور افسروں کی درستگی ہی عوامی مفادات کے حفاظت کی ضامن ہو سکتی ہے۔

(۵) وہ خوش اخلاق ہو۔ اور افسروں کی طرح عوامی نمایندوں اور پرانے تجربہ کار لوگوں سے بھی مل کر ملکی ضروریات میں مشورہ کرے۔

(۶) وہ عوام سے تعلق رکھے۔ مساجد اور مجامع میں حاضر ہوا کرے۔

(۷) وہ ہر بات میں صرف ماتحت افسروں کی رپورٹوں پر دارومدار نہ رکھے۔ بلکہ کسی فریق کے توجہ دلانے پر خود بلاواسطہ بھی حقیقت حال تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

(۸) وہ پارٹی بازی سے بالاتر رہے۔ سب سے بڑے عیب سے کہ افسر بڑے لوگوں کے آلہ کار ہو جاتے ہیں بچا رہے۔

(۹) وہ اس بات کی نگرانی کرے۔ کہ ضلع میں کوئی مقامی افسر کسی پارٹی یا بڑے آدمی کا

(باقی آخری صفحہ پر)

حسن ابدال میں دو روزہ جمعیۃ کانفرنس

• مذہب اسلام نے خدا کی ذات کا جو تصور پیش کیا ہے مذہب باطلہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتے۔ ادیان باطلہ دین حق کی عظمت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آج بھی دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے چیلنج کا مقابلہ نہیں کر سکتی

(مفکر اسلام علامہ خالد محمود)

• ــ ملک کے بہی خواہ وہی تصور ہوں گے جو اسلامی شعائر کے احیاء اور قوم کی بقا کا جذبہ رکھتے ہوں۔ آج ملک صحیح قیادت کا متلاشی ہے۔ عوام اپنے احساسات کو بیدار کریں۔

(مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی)

• ــ ہر جماعت اقتدار برائے اقتدار کی خواہاں ہے۔ جبکہ اقتدار برائے اسلام کا جذبہ ہونا ضروری ہے جمعیۃ علماء اسلام ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ملک میں اسلامی آئین کو نافذ العمل دیکھنا چاہتی ہے۔ ملک کو زناکاری، شراب نوشی، سود خوری کی لعنت سے پاک کیا جائے۔

(مولانا غلام غوث ممبر صوبائی اسمبلی)

حسن ابدال (ڈاک سے) ۷، ۸ر جولائی ۶۷ء کو دو روزہ جمعیۃ کانفرنس کا پہلا اجلاس بعد از نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ جس میں مولانا عبد العزیز خطیب زراعتی فارم منٹگمری نے سیرت مصطفےٰ کے عنوان پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ سیرت رسولؐ کا بیان اس بات کا متقضی ہے۔ کہ ہم اپنے اندر سیرت رسولؐ کے ہر پہلو کو اتارنے کی کوشش کریں۔ ورنہ محض دعویٰ کسی خصوصیت کا حامل نہیں۔

آپ کا انداز بیان ایسا شگفتہ تھا۔ کہ ہر بات دل پر نقش ہو رہی تھی۔ نماز عصر تک یہ اجلاس جاری رہا۔ دوسرا اجلاس بعد از نماز عشاء شاعر حریت مرزا غلام نبی جانباز کی ولولہ انگیز نظموں سے شروع ہوا۔ آپ کے کلام نے مردہ رگوں میں تحریک پیدا کر دی۔ اور فضا نعرۂ تکبیر کی صدا سے گونج اٹھی۔ آپ کے بعد مفکر اسلام علامہ خالد محمودؔ نے خطبہ مسنونہ کے بعد اسلام اور فرقِ باطلہ کا ایک اچھوتے انداز میں نقشہ کھینچا۔ آپ نے عیسائیت کے عقیدۂ تثلیث ہندو دھرم کے اوتار اور بدھ مت کے عقائد باطلہ پر ناقدانہ روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ خدا کی ذات کا جو تصور اسلام اور داعی اسلام نے پیش کیا۔ مذاہب باطلہ اس کی ادنیٰ نظیر بھی نہیں رکھتے۔ اور ادیانِ باطلہ جو خالق و مخلوق کا جوڑ لگایا۔ اس میں خالق اور مخلوق میں تمیز کرنا مشکل ہو گئی۔ بلکہ خالق کبھی مخلوق کے لباس میں اور مخلوق کبھی خالق کے مقام پر نظر آنے لگی۔ اور یہ ارتباط ناممکن اور محال ہے۔ اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے خالق و مخلوق کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے خالق کو خالق اور مخلوق کو مخلوق کے درجہ میں رکھا۔ اور یہ اسلام کی عظمت کا زندہ نشان ہے۔ اس پر آپ نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس ایک بجے شب بخیر و خوبی ختم ہوا

تیسرا اجلاس ۸ر جولائی بعد از نماز ظہر تلاوت کلام پاک اور جانباز کی نظموں سے شروع ہوا۔ جس میں مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹولیاں لاہور نے مناقب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلافت راشدہ کے عنوان پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔

چوتھا اجلاس بعد از نماز عشاء تلاوت کلام پاک اور جانباز کے کلام سے شروع ہوا۔ مولانا محمد اجمل صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کا پُر اثر اور پُر زور الفاظ میں تعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں وہی دَور پیدا کرنا چاہتی ہے۔ جو خلافت راشدہ کے وقت تھا یہاں کی معاشرت، معیشت، تہذیب و تمدن، بود و باش کلچر، سوسائٹی اسلام کے خطوط کا آئینہ دار ہو۔ اس کے بعد مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی نے بصیرت افروز خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ ملک کی سالمیت اسی میں ہے۔ کہ جب یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں قوانین شرعی کا نفاذ ہو۔ اور ان قوانین کو جو خلاف شرع ہوں منسوخ قرار دیا جائے۔ اور سودی کاروبار جو ہر لحاظ سے ناجائز ہے۔ فی الفور منسوخ کیا جائے۔ اس پر آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں سودی کاروبار کی حرمت کی وضاحت فرمائی۔

ازاں بعد مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی نے پرجوش انداز میں ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور بدکرداری کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ملک میں چکلوں کی بہتات اور شراب خانوں کی کثرت اخلاقی بے راہ روی کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ ان کا قلع قمع کیا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ شرعی قوانین کا نفاذ ہو۔ اس لئے عوام کو چاہیئے۔ کہ اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کریں آپ نے عیسائی مشنریوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کے لئے بھی حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ ان کو شتر بے مہار کی طرح آزاد نہ چھوڑا جائے۔ اور نہ ہی کسی مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت ہو۔ جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال کا یہ اجلاس گورنر مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ انہوں نے "ایک غلطی کا ازالہ" اور "پس منظر کربلا" نامی دو کتابوں کو بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم صادر فرما کر اسلام دوستی کا ثبوت دیا

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ عائلی قوانین کو جو سراسر اسلام کے منافی ہیں۔ فی الفور منسوخ قرار دے کر اہل اسلام کے جذبات کا احترام کرے

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی کو بنظر حقارت دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ اور شراب، زناء نیز سودی کاروبار کو جو اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ قانوناً بند کر کے شعائر اسلام کا احترام کرے۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس ملک میں قوانین اسلامی کا نفاذ کر کے اسلام کے حقیقی بہی خواہ ہونے کا ثبوت دے۔

(۵) یہ اجلاس مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی اور مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے۔ کہ ان کے ہر فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے ان سے مکمل طور پر تعاون کیا جائے گا۔ جلسہ بعد از دعا و ترقی اسلام و استحکام پاکستان ½۱ بجے شب ختم ہوا۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حسن ابدال)

جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور

جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب قاضی محمد قمر الدین خطیب و صدر مبلغ مدرسہ مدینۃ العلوم منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور باتفاق پاس ہوئے۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی زعماء کے خصوصاً مفتی محمود صاحب کے فیصلوں کی تائید اور تصویب کرتا ہے۔ اور نام نہاد اسلامی نظامیوں کی شورش کو بہ نگاہ نفرت دیکھتا ہے

(۲) یہ اجلاس عالیجناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ کہ رسوائے زمانہ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" اور "پس منظر کربلا" پر پابندی لگا کر اسے ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا صاحب کی دوسری کتابوں پر بھی پابندی لگائی جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
منڈی حاصل پور)

اظہار تشکر

محترم حکیم نواب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے والد ماجد کی وفات پر دوستوں کو عموماً اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو خصوصاً صدمہ پہنچا۔ سب نے ہمدردی اور دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے محترم حکیم صاحب موصوف نے ایک مکتوب کے ذریعہ تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں خطوط لکھے ہیں۔

اعلان

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب علوی خطیب جامع مسجد اکال گڑھ راولپنڈی کا اٹھارہ سالہ نوجوان بھانجا نہر میں ڈوب کر انتقال کر گیا حضرت مولانا اطلاع ملتے ہی ملکوال (ضلع گجرات) تجہیز و تکفین میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعید الرحمن راولپنڈی)

(۷۸۶)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳۱ جولائی ۱۹۶۴ء

حکومت اور مذہب

رسالہ الرحیم حیدرآباد کی تنقید پر تبصرہ

رسالہ الرحیم حیدر آباد کے محترم مدیر نے ۷ جولائی ۶۴ء کے شمارہ میں شذرات کے ذیل میں موتمر قاہرہ ے تاثرات و حالات پر تبصرہ فرمایا۔ جس کے چند مندرجات ے ہیں :-

(۱) اس وفد کے معزز رکن مولانا غلام غوث ہزاروی نے ر جمال عبد الناصر کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش ا ہے :-

(ل) اس نے جامعہ ازہر کی عمارت کے لئے ۸ کروڑ روپیہ منظور کر کے علم دوستی کا ثبوت دیا ہے

(ب) اس نے ایک ریڈیو سٹیشن کو قرآن تلاوت کے ئے خاص کر کے قرآن کی بہترین خدمت کی۔

(ج) اس نے مسجدوں کے لئے مفت بجلی اور پانی مہیا رکے دنیائے اسلام کے لئے بہترین نظیر قائم کی۔

اس کے بعد محترم مدیر الرحیم لکھتے ہیں کہ مولٰنا لام غوث صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ مصری حکومت یہ دینی دمات کیسے انجام دے سکی ہے۔ پھر خود ہی اس کی وجہ بتاتے ہیں (۱) کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی تمام مساجد وزارت اوقاف کے تحت ہیں۔ ان کا نظم و نسق ان کے آئمہ وغیرہ ا تقرر بھی اس کے ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اوقاف کی اجازت کے بغیر کوئی شخص وعظ بھی نہیں کر سکتا۔

(۲) وہاں ازہر اور اوقاف کے عہدہ دار ڈاکٹر (پی۔ ایچ۔ ڈی) ہیں۔

(۳) جامعہ ازہر کے لئے جو مدینۃ الجامعہ بن رہا ہے اس میں طلبا و طالبات کے لئے الگ الگ مختلف فنون کے کالج ہوسٹل۔ لائبریری۔ اسمبلی ہال۔ کھیل کے میدان ریستوران۔ بازار۔ پارک۔ تیرنے کے تالاب غرضیکہ ہر وہ چیز ہوگی۔ جس کی ضرورت یونیورسٹی کے طلبا کو ہوتی ہے

(۴) وہاں وعظ و ارشاد وزارت اوقاف کی ذمہ داری ہے۔ اور دینی تعلیم ایک انفرادی کاروبار نہیں بلکہ ایک مستقل شعبہ ہے۔ جس کی نگران خود حکومت ہے۔ پھر ڈاکٹر لوگ بھی دینی شعبوں کے انچارج ہیں۔

(۵) مصر نے تو جدیدیت کو سب سے پہلے اپنایا ہے۔ اب تو یمن اور سعودی عرب جیسے دقیانوسی ملک بھی پرانا چولہ اتارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور وہاں بھی جدیدیت کی لہر آگئی ہے۔

(۶) محترم پروفیسر محمد سرور صاحب نے یہ نصیحت فرمائی ہے۔ کہ ہمارے ان بزرگوں کو یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیئے کہ جب تک محافظین اور عصریین میں پورا تعاون نہیں ہوگا اور راسخ العقیدگی اور جدیدیت میں موافقت پیدا نہ ہوگی۔ نہ اسلام کی عظمت ماضی کا احیاء ہوگا۔ نہ شاندار مستقبل کی تعمیر۔

(۷) آخر میں محترم نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ ناصر کی تعریف تو کی۔ لیکن تعریف کی جو وجہ تھی (جدیدیت کو اپنانا اور مذہبی امور حکومت کے حوالہ کرنا) اس کا ذکر ہی ارکان وفد نے نہیں کیا۔

یہ خلاصہ اس تنقید کا ہے۔ جو محترم پروفیسر محمد سرور صاحب نے پاکستانی وفد کے ان ارکان پر کیا ہے۔ جو مصر گئے تھے۔ اور جنھوں نے وہاں کے حالات بیان کئے ہیں۔ اہل اسلام خود خیال کریں۔ کہ جب پروفیسر صاحب موصوف جیسے اسلام کو سمجھنے والے اور علم دوست بزرگ مسلمانوں کو یورپین تہذیب کی دعوت دیں۔ تو پھر اور کس سے گلہ کیا جائے۔ کم از کم شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے نام سے ایسا کیا جانا زیادہ افسوسناک ہے۔

ہم پروفیسر صاحب کی نیک نیتی کو مشکوک نہیں سمجھتے۔ مگر افسوس کہ ان کے ان خیالات سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہم نمبروار آپ کے خیالات کے بارہ میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

(۱) ہم آپ کی پہلی بات کے قطعاً مخالف نہیں ہیں اسلامی حکومت تمام اسلامی حدود کو قائم رکھنے اور دینی نظام کی درستگی کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اور اسی لئے اسلامی حکومت کا قیام اور نصب امام واجب ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں انگریزی حکومت گذری ہے۔ جس پر اعتماد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور خاص کر دین کا معاملہ اس کے سپرد کرنا تو دینی عمارت ڈھانے کے مترادف تھا۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آزادی کے بعد بھی ابھی تک کسی حکومت و وزارت کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کہ وہ دستور میں اعلان کر دے۔ کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ جبکہ مصری گورنمنٹ نے ابھی ابھی نئے دستور میں ایسا اعلان کیا ہے۔ پھر یہاں بہت سے مرتد بھی مسلمانوں میں ملے ہوئے ہیں۔ اور کہ ابھی تک پاکستان گورنمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا۔ جس کے لئے ہزاروں جانیں مسلمانوں نے قربان کیں۔ اس کے سوا یہاں کی وزارتوں کے سابقہ اعمال کے پیش نظر یہ خطرات یقینی معلوم ہوتے ہیں کہ وہ دینی اداروں کو اپنی خواہشوں کے بھینٹ چڑھانے کی کوشش کریں گے۔ آج پاکستان میں جب بعض افسر برسر اقتدار آسکتے ہیں۔ وہ اپنے فرقہ کے لئے تمام غیر قانونی حرکات کرتے اور دوسروں کا گلا دباتے ہیں۔

یہاں پرویز جیسے منکر حدیث اور ملحد کو ماضی قریب میں لاکھوں روپیہ ملتا رہا ہے۔ اور سنا ہے کہ ابھی حال میں ہزارہ کے ایک مرزائی کو حکومت کے خرچ پر باہر (غالباً تبلیغ کیلئے) بھیجا گیا تھا۔ جبکہ مصر میں قادیانیت خلاف قانون ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مصری حکومت کی ساری باتیں سو فیصدی درست ہیں۔ مگر وہاں اسلامی اصول و روایات کے بارہ میں باوجود میلانِ جدیدیت کے انکار یا نکیر کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی شخص ایسی غلطی کر دے تو دوسرے اس کی تردید کر دیتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ یہاں اللہ تعالٰی ہماری حکومت کو ملک کو اسلامی بنیادوں پر چلانے کی توفیق دے۔ پھر کون مسلمان ہوگا۔ جو اپنا سب کچھ اس پر نثار کرنے کو تیار نہ ہو۔ لیکن جب تین طلاق کے بعد راضی نامہ کا قانون بنایا جائے۔ اور عدت کی میعاد قرآن پاک کے تین قروء کی بجائے نوے دن مقرر کی جائے۔ اور صاف و صریح احکام اسلام کے خلاف منکرات و فواحش کو اسلامی ثقافت اور شخصی آزادی کی سند دیکر مستحسن قرار دیا جائے تو ان حالات میں پروفیسر صاحب کے مشورہ کو کون قبول کرے گا۔

(۲) وہاں ازہر اور اوقاف میں بڑے عہدوں پر بے شک ڈاکٹر ہیں۔ مگر وہ ڈاکٹر جامع ازہر کے فارغ ہیں اور ہمارے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی طرح امریکہ کینیڈا پاس نہیں ہیں۔ کہ سود کو حلال کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔

(۳) مدینۃ الجامعہ (ازہر) اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو ایک یونیورسٹی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر یہ باتیں اسلامی حدود کے اندر ہوں۔ تو اُن کی کون مخالفت کرتا ہے لیکن اگر نہانے کے تالابوں میں جوان لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی تیراکی کی مشق کریں۔ تو نہ ہم اس کے حق میں ہیں۔ نہ اس کو کسی جگہ بھی صحیح کہہ سکتے ہیں۔ چاہے مصر میں ہو۔ چاہے حجاز میں۔ اور غالباً پروفیسر صاحب بھی اس کو برا ہی سمجھیں گے۔ یہی حال باقی امور کا ہے۔

(۴) چوتھی بات کے بارہ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ حکومت اسلامی حدود کی پابند ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے وعظوں اور ٹریکٹوں کی اجازت ہو۔ اور ان کی جوابی سرگرمیوں کو فرقہ ورانہ الزام میں بند کیا جائے۔ تو اس قسم کی فضا میں ایسا نظام کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہے ہمارے ملک میں مختلف فرقوں کی موجودگی اور حکومت میں ان کے اثرات اس قسم کے اقدامات سے مانع ہیں۔

(۵) پروفیسر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یمن و سعودی عرب دقیانوسیت کا پرانا چولہ اتارنے پر

(باقی صفحہ ۴ پر)

بقیہ :۔ اداریہ

مجبور ہوئے۔ اس کی توقع ان کی ذات سے نہ تھی۔ اگر کوئی ملک اسلامی صلابت پر قائم رہا۔ تو یہ عزیمت ہے دقیانوسیت نہیں ہے۔ اور اگر اس پر دشمنان اسلام کی تہذیب اثر انداز ہونے لگی ہے تو یہ افسوسناک ہے نہ کہ قابل فخر۔ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قرن اول کے عربوں نے ترقی یافتہ سلطنتوں (روم و ایران وغیرہ) کو حق کے سامنے بے سروسامانی کے باوجود جھکایا تھا تو وہ ان کی جدیدیت کے ہتھیاروں سے نہیں تھا۔ بلکہ اسلامی صلابت اور دینی پختگی کا نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی قدرتوں اور نصرتوں پر یقین اور اس کے منشا کے مطابق عمل کر کے اس کے وعدے کے مطابق اس کی نصرت سے سرفراز ہونا تھا۔ آپ کی جدیدیت کے بغیر تقریباً ایک ہزار سال تک اسلام کی دھاک دنیا کے دلوں پر بیٹھی رہی آج یہ حقیقت باقی نہیں رہی۔ تو بناوٹی اور غیر فطری اصول سے خانہ پری کی جا رہی ہے اور فرنگی عہد غلامی کے منحوس اثرات نے اس درجہ ذہنی غلامی میں اہل ملک کو مبتلا کر رکھا ہے کہ اب تک قومی زبان کے مقابلہ میں انگریزی پر فخر کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مصر نے تمام دنیا میں عربی مراکز کھول رکھے ہیں

(۶) اور (۷) نمبر میں پروفیسر صاحب گلہ کرتے ہیں کہ مصر کے ان اقدامات کی اصل وجہ ذکر کرنی چاہیئے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ فرماتے ہیں کہ علماء کو یہ حقیقت جان لینی چاہیئے کہ شاندار ماضی کے احیاء اور بہتر مستقبل کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ محافظین و جدیدین میں مکمل تعاون ہو۔

ہم محترم پروفیسر صاحب کے مبنی بر خلوص مشورہ کی قدر کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ جدیدیت سے اگر مراد یہ ہو کہ :۔

(۱) ملک کی آئندہ نسل کو فنون کی تعلیم دی جائے۔ انجینئرنگ سکھائی جائے۔ جدید آلات زراعت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بجلی مہیا کی جائے۔ اور اس سے ملک کو ہر طرح سے فائدہ پہنچایا جائے۔

(۲) بعض طلباء کو غیر ملکی زبان تجارت یا سیاسی ضروریات کے تحت سکھائی جائے۔

(۳) ملک میں فیکٹریاں قائم کی جائیں

(۴) ہتھیار بنائے جائیں۔ ہوائی اور بحری بیڑے کو مضبوط تر کیا جائے۔

(۵) نہریں کھودی جائیں۔ بند باندھے جائیں

(۶) جنگی بیڑا مضبوط کیا جائے۔ عوام کی سہولت کے لئے سڑکیں اور پل تیار کئے جائیں

(۷) غیر ملکی مصنوعات کی بجائے ملک کو خود کفیل کیا جائے۔

(۸) فوجی ٹریننگ دی جائے۔ دفاع کو مضبوط کیا جائے۔

(۹) بین الاقوامی روابط و تعلقات میں مفید تر پارٹ ادا کیا جائے۔

(۱۰) راکٹ، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تیار کئے جائیں۔ تو جمعیتہ علماء اسلام بلکہ کسی عالم دین کو اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حالات کے مطابق تیاری کرنی فرض ہے۔ اور علماء اسلام اس میں ہر ممکن امداد کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر جدیدیت اور عصریین سے تعاون کرنے کا مطلب یہ ہو کہ :۔

(۱) عریاں ناچ۔ عریاں تصاویر۔ عریاں اور فحش لٹریچر کو رائج کیا جائے۔

(۲) جوئے کے اڈے قائم ہوں۔ لاٹری کو فروغ ہو۔ اور ریسوں کے مواقع پر جوئے بازی کے مظاہرے کئے جائیں۔

(۳) شراب نوشی، شراب فروشی اور شراب سازی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(۴) جرائم کی کثرت ہو۔ شخصی آزادی کی آڑ میں زناء اور شراب وغیرہ کی آزادی ہو

(۵) سیاست میں دوغلی اور بے اصولی کی روش اور غیروں کی نقالی اور اسلاف سے بیزاری اختیار کی جائے۔

(۶) سودی کاروبار میں روز افزوں ترقی اور سود کے جواز کے لئے دلائل کی تلاش ہو۔

(۷) مخلوط تعلیم ہو۔ جوان مردوں اور جوان عورتوں کا بن ٹھن کر خلوت و جلوت میں محبت کی پینگیں بڑھائی جائیں۔ اور محرم و نامحرم کی تمیز اٹھا کر اور حسن و آرائش کا مظاہرہ کرتے ہوئے زندگی کو یورپ کے طرز پر پُر لطف بنانے کی کوشش کی جائے۔

(۸) اخلاقی انحطاط پر فخر۔ ٹیڈی لباس کی تعریف اسلامی اور قومی تمدن و معاشرے کی جگہ مغربی تہذیب کو اپنایا جائے۔ شکل و صورت اور لباس و رہائش میں ان کی مکمل پیروی ہو۔

(۹) مذہب سے بیزاری یا کم از کم عام آزادی ہو۔ کوئی مسلمان کسی حکم قرآنی اور عقیدہ آسمانی کے لئے مجبور نہ کیا جا سکے۔ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔ جس عقیدے اور رکن اسلامی پر چاہے پھبتی اڑائے۔

(۱۰) نئی پود کو عیسائی مشن کے حوالہ کر دیا جائے۔ اردو بولنے سے شرم آئے اور انگریزی پر فخر کرے دفتروں میں سرخ فیتے کو رواج دیا جائے اور ہر کلرک صاحب بہادر بنا بیٹھا رہے۔

(۱۱) جمہوریت کے نام سے خدا و رسول کے احکام کو رد کر دیا جائے۔

اگر جدیدیت سے یہ مراد ہے اور عصریین حضرات سے تعاون کرنے کا مطلب یہ ہے تو ہم جناب پروفیسر صاحب سے عرض کریں گے۔ کہ یہ جدیدیت اور ترقی اس کے عاشقوں کو مبارک ہو۔ ہم تو اس کو ملک و ملت کی تباہی۔ قوم کی موت اور اسلام سے بیزاری کے سوا اور کچھ نہیں سمجھ سکتے۔

اگر مصر میں یہ جدیدیت ہو۔ اور اگر یمن اور سعودی عرب اس کو اپنا رہے ہوں تو اس سے نہ یہ جائز ہو سکتی ہے نہ مفید۔ اور علماء اسلام مجبور ہیں کہ وہ اسلام کے خلاف اس سازش کو ختم کرنے کے لئے میدان میں آئیں۔ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے وفد نے مصر اور قاہرہ کی جن باتوں کو قابل تعریف سمجھا انہی کی تعریف کی۔ اگر وہ باتیں حکومت کی ذمہ داری سے ہوئی ہیں۔ پھر بھی قابل تعریف ہیں۔ وہاں ایک قوم ہے۔ قرآن پاک کا چرچا ہے۔ غلط فرقوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ حکومت کی بنیاد اسلام پر ہے۔ اگر پھر بھی مذکورہ جدیدیت یا اور قسم کی کوئی غلطی ہو رہی ہے۔ تو علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف تبلیغی جہاد کریں اور اگر وہ نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے۔ تو یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے ملکوں کے علماء اسلام ان کی تقلید میں اچھائی کو برائی یا برائی کو اچھائی کہنے لگ جائیں۔ ہم پروفیسر صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ شاندار ماضی کا احیاء خیر القرون اور بعد کے غلبۂ اسلام کے زمانہ کو مشعل راہ بنانے سے ہوگا۔ اور اسلامی مستقبل کی تعمیر بھی انہی بنیادوں پر ہو سکیگی۔ ورنہ جو شاخ اپنی جڑ سے کٹ جاتی ہے۔ وہ سر سبز نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں لندن، واشنگٹن، ماسکو اور پیکن کی تقلید کی جگہ اسلامی اخلاق اسلامی کردار اور اسلامی سادہ زندگی کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین

کیا آپ کی جدیدیت مذکورہ منکرات و خرافات کے بغیر دین کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتی۔ کیا علم و حکمت کی باتوں کو مان لینے اور بقاء و ارتقاء کے لئے زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے کتاب و سنت کی صریح مخالفت اور مشارالیہ گندہ معاشرہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو سائنس یا جدیدیت کا نام لیکر کیوں اسلام کی مخالفت کی جاتی ہے۔ کیا جب تک ایک نامحرم جوڑہ مل کر نہ ناچے ہوائی جہاز نہیں بن سکتا یا جب تک شراب کی بوتل نہ چڑھائی جائے فیکٹری قائم نہیں ہو سکتی۔ یا جب تک بے پردہ جوبن کی نمائش نہ ہو۔ کالج نہیں چل سکتا۔ فاعتبروا یا اولی الالباب

مفید اور مجرب
آزمودہ دوائیں

کندن کُم — یہ عورتوں کی مخصوص بیماری لیکوریا سیلان الرحم کی آزمودہ اور مجرب دوا ہے۔ یہ مرض بیماری شرمیلی عورتوں کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اس سے کمر کا درد، رنگ زرد، جلن۔ سر میں چکر، گھبراہٹ اور بےچینی رہتی ہے۔ اور بے زبان عورت بالآخر دق وسل میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ کندن عورتوں کے حسن و شباب کی آزمودہ اور یقینی ضمانت ہے۔ قیمت پورا کورس ۸/۵۰ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر جریان احتلام دسپر مٹوریا)

یہ نہایت ہی خراب اور موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ دماغی اور جسمانی قوتوں کو بیکار کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ دوا مردوں کی اس مخصوص بیماری کے لئے بارہا کی آزمودہ ہے قیمت پورا کورس ۶/۵۰ روپے

سلاجیت پلز کیماوئنڈ — طاقت و توانائی صحت و تندرستی کا ماحاد علاج۔ زن و مرد دونوں کے لئے اکسیر ہیں اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہیں۔ آزمودہ اور بے خطا ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی دس روپے۔

مقوی بدن فولادی گولیاں — کمزوری دور کرنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے آپ کے لئے آپ کی مایوسی کا آخری علاج ہیں۔ عورت اور مرد دونوں ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت سو گولی ۱۲/۵۰ روپے

ذیابیطس — (شوگر کی بیماری) کی مجرب دوا قیمت فی شیشی ۱۵/ روپے

دوائے دمہ — کامیاب اور مکمل کورس۔ قیمت ۲۰/ روپے علاوہ محصولڈاک۔

سعودیہ دواخانہ بذریعہ ترجمان اسلام
بیرون دہلی دروازہ
لاہور

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی
سنہ ۱۹۶۴ء کے بجٹ پر تقریر

جناب والا! اس اسمبلی کے سامنے جو بجٹ زیر غور ہے اور جس پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ تیسرا اور آخری بجٹ ہے۔ میں اس بجٹ پر کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ اسلامی مملکت کا یہ بجٹ جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے ایک لادینی بجٹ ہے۔ اسلامی مملکت کے اس بجٹ کو اگر "لادینی بجٹ" کے نام سے پکارا جائے تو نہایت موزوں ہوگا۔

میرے محترم صدر! آپ یہ جانتے ہیں کہ سنہ ۱۹۶۲ء کے بجٹ کی بحث میں یہاں پر یہ بحث ہوئی تھی کہ سود حرام ہے اور اسلامی شریعت میں سود کی آمدنی کو استعمال کرنے اور اسے بجٹ میں ظاہر کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اس پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے تھے۔ کافی بحث کے بعد یہ طے پایا تھا۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق اسلامی مشاورتی کونسل سے پوچھا جائے گا۔ جب ایک سال گذرا، تو مارچ سنہ ۱۹۶۳ء میں اسمبلی نے اسلامی مشاورتی کونسل سے سوال کیا تو کونسل کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تھا۔ کہ دوسرا بجٹ پیش ہوا۔ دوسرے بجٹ میں بھی باقاعدہ سود کی آمدنی دکھائی گئی تھی اور باقاعدہ شامل کی گئی تھی۔ اور عذر یہ کیا گیا کہ چونکہ کونسل کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ اس دفعہ بھی انہوں نے اس حرام آمدنی کو شامل رکھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ اسلامی مشاورتی کونسل نے باقاعدہ جواب دیا۔ ان کا فیصلہ ہوا کہ سود حرام ہے، اور اس کی آمدنی وہ حرام آمدنی ہے۔ جس کو بجٹ میں شامل نہ کرنا چاہیئے تھا۔ اس لئے کہ ہمارے دستور میں یہ بات طے ہو چکی ہے۔ کہ اسلام کے خلاف یہاں کوئی چیز پاس نہ ہو سکیگی اس اسمبلی کو یہ اجازت حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ ایسے بجٹ کو پاس کرے۔ جو سود پر مشتمل ہو۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے فیصلے کے بعد حکومت نے دوبارہ نظرثانی کے لئے پھر سے اس کو کونسل کے پاس بھیج دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کسی صورت میں بھی سود کی آمدنی کو ترک کرنے کے لئے اور بجٹ کو اسلامی اصول پر استوار کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میری اس بدگمانی کی کچھ وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے غالباً اکتوبر سنہ ۶۳ء میں اخبارات میں ایک بیان دیا تھا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو اسلامی مشاورتی کونسل کا فیصلہ ہو بھی جائے۔ کہ سود حرام ہے ہم سود کو کسی صورت میں ترک نہیں کر سکتے۔ یہ بیان تمام اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ اخبارات کا میں حوالہ دے سکتا ہوں۔ میں نے خود اخبارات میں یہ بیان پڑھا۔ کہ کچھ بھی ہو۔ ہم سود ترک نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں بدگمانی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو رکن بنایا گیا ہے۔ اور صرف رکن ہی نہیں۔ بلکہ اس کو کونسل کا سیکرٹری بنا دیا گیا ہے ڈاکٹر فضل الرحمٰن نے "اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" کی طرف سے شائع ہونے والے ماہانہ رسالے "فکر و نظر" میں جس کے ڈاکٹر صاحب ڈائرکٹر تھے ایک مضمون باون صفحات پر مشتمل شائع کیا۔ جس میں یہ ثابت کیا کہ سود اسلام کے اندر حلال ہے تو سود کو حلال قرار دینے والے "مفتی" کو آئیڈیالوجی کونسل کا سیکرٹری مقرر کرنے سے ہمارے یہ خدشات اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ کہ حکومت سود کو بجٹ سے الگ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور ملک کو سود سے پاک کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دستور میں پالیسی کے اصول نمبر ۱۸ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ربوٰ (سود) کا استیصال کیا جائے۔ یعنی سود کو یہاں سے دور کیا جائے۔ تو ہمارا یہ بجٹ دستور کے بھی خلاف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ اور وزراء جنہوں نے دستور کا حلف اٹھایا ہے۔ وہ دستور کے موافق کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہمارے اس دستور میں کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ پالیسی کے اصول دفعہ ۸ میں پہلی چیز یہ ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق ڈھالیں۔ اور انہیں ایسی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ جن کی مدد سے وہ ان اصولوں اور تصورات کے مطابق زندگی گذارنے کا مفہوم سمجھ سکیں۔

نمبر ۲۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

نمبر ۳۔ پاکستان کے مسلمانوں میں اتحاد اور اسلامی و اخلاقی معیار پر عمل کرنے کو فروغ دیا جائے۔

جناب والا! دستوری یہ واضح باتیں میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیں۔ لیکن اس بجٹ میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلامی اخلاق پیدا کرنے اور اسلامی اقدار کو بلند کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں رکھی گئی۔ ہماری تعلیم گاہیں، کلب، سینما اور ریڈیو وغیرہ سب اسلامی اخلاق کے خلاف ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام کے تمام اسلامی اخلاق کو بگاڑنے میں مصروف ہیں۔ میں آپ کے سامنے اخبار کوہستان کا ایک تراشہ پیش کرنا چاہتا ہوں یہ ۲۴ رجون سنہ ۱۹۶۴ء کا اخبار ہے۔ "فلمی گانوں کے بول" کے عنوان کے تحت اس میں جو باتیں ذکر ہیں۔ وہ ایسی ہیں کہ میں ان کو اپنی زبان پر لانا مناسب نہیں سمجھتا

مسٹر سپیکر۔ ان کو رکھیئے۔ آپ پڑھ بھی چکے ہیں۔ اور دوبارہ بھی پڑھ رہے ہیں۔

مفتی صاحب:۔ پڑھ تو لیا ہے۔ لیکن بیان نہیں کر سکتا۔

سپیکر:۔ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کو خود علم ہوگا

مفتی صاحب:۔ جس اخبار نے خود یہ نتیجہ نکالا ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ ہمارے سکول اور کالج بڑی دریا دلی سے صنعت فلم سازی اور تجارت "زندہ ناچ" کے لئے خام مال تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ غرض یہ ہے کہ انہوں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ تعلیم گاہیں اس وقت صنعت فلم سازی اور زندہ ناچ گانے کی تجارت کے لئے خام مال تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ریڈیو سے جو پروگرام نشر ہوتے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک میں ثقافت کے نام پر جو تعلیم رائج کی جا رہی ہے۔ وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ شراب نوشی عام ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اخبار میں پڑھا کہ صرف ڈھاکہ شہر میں ۱۵ گیلن شراب اور ہوٹل شاہ باغ میں ، گیلن شراب روزانہ استعمال ہوتی ہے یہاں پر جو باہر کے مہمان آتے ہیں۔ ان کو خوش کرنے اور ان کے خیر مقدم کے لئے ہم خواتین کے ناچ کا پروگرام پیش کرتے ہیں۔ ابھی ابھی جب شاہ مہندرا آئے تھے تو ان کے لئے بھی عورتوں کے ناچ کا پروگرام پیش ہوا۔ ہم دوسرے ملکوں کے لوگوں پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہماری تہذیب کیا ہے یہاں کیا ہو رہا ہے اور ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عیسائیت اور مغربی تہذیب کو فروغ دینے کے لئے ہمارے بجٹ میں سب کچھ موجود ہے۔ اور بجٹ میں ثقافت اور آرٹ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس دن بھی میں نے عرض کیا تھا۔ کہ آج تک یہاں اتوار کی چھٹی منائی جاتی ہے۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں جمعہ کی چھٹی منانے کے لئے ایک قرارداد آئی تھی۔ مگر وہ نامنظور ہو چکی ہے۔ زناء کی بندش کے لئے بھی بل آیا تھا۔ جس کو واپس لے لیا گیا۔ ہماری حکومت اسلام کے واضح اصولوں کے اجراء کے لئے بھی تیار نہیں ہے یعنی اسلام کے مطابق مسائل کو حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ورنہ زناء اور شراب خوری کے متعلق ضرور کچھ کیا ہوتا۔ اس بجٹ میں مختلف ٹیکس نافذ کیے گئے ہیں مثلاً تمباکو پر کافی ٹیکس بڑھایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے تمباکو کے کاروباری ہڑتال کیے ہوئے ہیں۔ لیکن شراب پر ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ملک میں دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہماری حکومت ہمارے خزانے کی رقم کو کس چیز پر خرچ کر رہی ہے۔ ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اور اسلام ہی کے لئے بنایا گیا تھا۔ مگر جس طرف ہم جا رہے ہیں۔ وہ سمت اسلام کے خلاف ہے۔ میں یہ بھی بتلا دوں کہ اسلام میں شخصیت پرستی کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی شخصیت کیوں نہ ہو۔ اس کی پرستش کی اجازت نہیں ہے

جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ قائد اعظم محمد علی

بقیہ: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی بجٹ پر تقریر

جناح کی تصویر جو کہ یہاں ہال میں آویزاں کی گئی ہے۔ اگرچہ ان سے ہماری قوم کا ہر فرد محبت کرتا ہے۔ اور بچہ بچہ ان کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے۔ لیکن ان کی تصویر کی پرستش صحیح نہیں ہے۔ مسٹر سپیکر نے مزاحمت کی۔ تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ بہرحال میں یہ کہتا ہوں کہ اس تصویر کی پرستش جائز نہیں۔ مسٹر سپیکر نے دوبارہ مزاحمت کی۔ تو مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو چلو میں اس بحث کو چھوڑتا ہوں۔ جو درسگاہیں کہ وہاں عربی اور اسلامی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور جہاں دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ ان درسگاہوں کو ہم بجٹ میں نظرانداز کر دیتے ہیں۔ بجٹ میں ان درسگاہوں کے لئے ایک پائی بھی نہیں رکھی جاتی۔ کیا یہ درسگاہیں ہمارے ملک کی درسگاہیں نہیں ہیں؟ کیا ان درسگاہوں میں پاکستانی بچے تعلیم نہیں پاتے؟

میرے محترمو!- میں اب خارجہ پالیسی کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کہ ہماری آمدنی کی جو رقم ہے یا بیرونی امداد کے ذریعے جو رقم ملتی ہے۔ وہ فوج کے دفاع پر زیادہ خرچ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایسے حالات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور مجبور ہیں کہ یہ خرچ برداشت کریں۔ کیونکہ بھارت سے ہمارے اختلافات ہیں۔ اور دوسرے ہمسایہ ملکوں سے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اگر امریکہ بھارت کو بھاری فوجی امداد دیتا ہے۔ تو وہ ایشیا میں طاقت کا توازن بگاڑ رہا ہے۔ اور بگاڑ چکا ہے۔ اور ہم اس وقت عظیم خطرہ سے دوچار ہیں۔ ہمارے ملک کی وہ رقم جسے ہم نے اقتصادی اور معاشی پروگراموں میں صرف کرنا تھا وہ فوج پر صرف کر رہے ہیں۔ یہ امریکہ کی غلط خارجہ پالیسی نے ہمیں مجبور کیا ہے۔ ان حالات میں ہمارا سیٹو اور سینٹو سے منسلک رہنا بے سود ہے۔ دفاعی معاہدوں میں اگر ذمہ داری پوری نہ کی جائے۔ تو اس سے کیا فائدہ ہے؟ اب گورنمنٹ کی خارجہ پالیسی میں جو تبدیلی ہو رہی ہے۔ پوری قوم اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات انتہائی اچھے ہونے چاہئیں افغانستان، ایران، عراق، ترکی، سعودی عرب، متحدہ عرب جمہوریہ، اردن اور شام میں تمام مسلمان ہی آباد ہیں۔ میں نے ابھی چند مسلم ممالک کا دورہ کیا ہے۔ اگر ان تمام مسلم ممالک میں اتحاد اور یگانگت ہو جائے تو آسانی کے ساتھ ایک اسلامی بلاک بن جائے گا۔ اور پھر اس کے ذریعے عالمی اسلامی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہماری وزارت خارجہ کا اتنا بھی پروپیگنڈا نہیں ہے۔ کہ ان تمام اسلامی ممالک میں اپنا تعارف کرا سکے۔ لیکن پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پاکستان بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے میں نے جتنے بھی اسلامی ممالک کا دورہ کیا۔ سب جگہ یہی حال تھا۔ مصر میں تو یہ حال ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ پاکستان ایک مستقل اسلامی ملک ہے۔ بلکہ وہ پاکستان کو ہندوستان کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ میں جب اسکندریہ گیا تو ایک طالب علم سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ مجھے تعجب ہوا کہ اسے یہ بھی علم نہیں ہے۔ کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ پاکستان کا وزیر اعظم نہرو ہے۔ اور اسی لئے اس نے مجھ سے نہرو کا فوٹو طلب کیا۔ اور اس نے بتلایا۔ کہ وہ نہرو کو ایک بہت بڑا آدمی سمجھتا ہے۔ اس نے کہا اُسے نہرو سے بڑی عقیدت ہے۔ جب میں نے حقیقت حال بتلائی تو اس کو بڑا تعجب ہوا۔ میں نے یہ بھی بتلایا کہ ہندوستان میں مسلمانوں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اسی طرح جامعہ ازہر کے ایک شیخ عبدالجلیل شبلی کو بھی یہ پتہ نہ تھا۔ کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ وہ تو یہ سمجھتے تھے کہ نہرو مسلمان ہے۔ ان سے بڑی بحث ہوئی۔ تب اُس نے تسلیم کیا کہ نہرو مسلمان نہیں ہے۔ نہرو جو کہ ایک غیر مسلم ہے۔ اس کی مصر میں بڑی قدر ہے۔ اور پاکستان کو کوئی جانتا بھی نہیں ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہمارے سفارت خانے صحیح طور پر کام نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارے سفیروں کا انتخاب اچھا نہیں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہندوستان کا سفیر تمام اسلامی ملکوں میں ایک ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جو کہ مسلمان ہو۔ پھر وہ ایک مسلمان ہوتا ہے۔ جو کہ اسلامی اخلاق کا علمبردار ہوتا ہے۔ مصر کے لوگ روزے کے بڑے پابند ہوتے ہیں۔ پاکستان کا سفیر علانیہ رمضان میں سگریٹ پر سگریٹ پیئے جاتا ہے۔ اور اس کے برعکس ہندوستانی سفیر پکا روزہ دار ہوتا ہے۔ ایسے ہی نماز کے وقت ہندوستانی سفیر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور پاکستانی سفیر اطمینان سے بیٹھا رہتا ہے۔ جس ملک کا سفیر نماز، روزہ اور حج کا پابند ہو۔ اس کو کوئی کیسے سمجھ سکتا ہے کہ وہ ایک غیر اسلامی ملک کا سفیر ہے۔ کسی ملک کے سفیر کا ذاتی کردار اُس کے ملک کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ہمارے سفیر صاحبان کے پاس شراب کا استعمال عام طور ہوتا ہے اور ہندوستان کے سفیر کے یہاں شراب کا استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بھی بتلاؤں کہ کہ مصر سے باہر کے جتنے بھی طلبا جامع ازہر میں ہوتے ہیں۔ وہ ایک ہوسٹل میں رہا کرتے ہیں۔ جس کا نام مدینۃ البعوث الاسلامیۃ ہے۔ تین ہزار طلبا بیرونی ممالک کے جامع ازہر میں پڑھتے ہیں۔ ہر ملک کے طلبا ایک ایک احاطہ میں رہتے ہیں۔ ہر ایک احاطہ میں ان کا ایک شیخ ہوتا ہے۔ اتفاق سے پاکستان کا جو شیخ تھا وہ فارغ التحصیل ہو کر چلا گیا۔ تو ان طلباء نے اپنے سے ایک شیخ کو چن لیا۔ اور درخواست لکھ کر جامع ازہر کے شیخ الجامع کے پاس لے گئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر آپ اپنے سفیر کے اس پر دستخط کرالیں تو ان کو شیخ بنا دیا جائے گا۔ مگر جب یہ لوگ سفارت خانے میں دستخط کرانے گئے۔ تو سفیر نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یہ جواب دیا۔ کہ یہ ہمارے فرائض میں داخل نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستانی احاطہ کے شیخ کو پاکستانی احاطہ کا بھی شیخ بنا دیا گیا۔ اب پاکستانی طلبا کا شیخ وہی ہے۔ جو ہندوستانی طلبا کا شیخ ہے۔ یعنی شیخ الرواق الہندی کے ساتھ ان کو منسلک کر دیا گیا دوسری بات یہ ہے۔ کہ مصر کے ریڈیو سے اردو اور پشتو کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ اردو کا پروگرام ہندوستان کا ایک طالب علم نشر کرتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان کی سرکاری زبان اردو نہیں۔ بلکہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اسی طرح ایک افغانی پشتو کا پروگرام نشر کیا کرتا ہے۔ حالانکہ پشتو بولنے اور سمجھنے والوں کی تعداد پاکستان میں کہیں زیادہ ہے بہ نسبت افغانستان کے۔ جتنا بھی پروپیگنڈا اردو میں کیا جاتا ہے۔ وہ ہندوستان کا ایک طالب علم کرتا ہے اور پشتو کے نشریات افغانی طالب علم کرتا ہے۔ افغانستان میں اگر پشتو بولنے والے ہیں بھی تو تھوڑے سے ہیں۔ اس کے برخلاف پاکستان میں ایک کروڑ پشتو بولنے والے موجود ہیں۔ مگر پھر بھی ایک افغانی پروگرام نشر کیا کرتا ہے۔ اس میں صرف ہمارے سفارتخانہ کی ہی غلطی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان کا پروپیگنڈا کافی مؤثر ہے۔ مصر کے لوگ کشمیر کے مسئلہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ کشمیر کا مسئلہ ایسا ہے کہ جب تک اس کا اچھی طرح عالم اسلام میں پروپیگنڈا نہ ہو اور سب کا تعاون حاصل نہ کیا جائے تو یہ حل نہیں ہو سکتا۔

فلسطین کے ایک مقام غزہ میں ایک جلسہ ہوا۔ قضیہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے عالم اسلامی کے تعاون سے متعلق ایک قرارداد اس جلسہ میں پیش ہوئی۔ اس پر تقریر کرتے ہوئے میں نے مسئلہ فلسطین اور مسئلہ کشمیر دونوں کو ایک طرح کا مسئلہ ثابت کیا۔ میں نے کہا کہ ہنود اور یہود دونوں ہم وزن اور ہم معنی لفظ ہیں۔ دونوں قومیں مسلمانوں کی بدترین دشمن ہیں۔ میں نے قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال کیا۔ لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیہود والذین اشرکو

ترجمہ:- اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں مسلمانوں کے بدترین دشمن یہود اور مشرکین ہیں۔

دیکھئے یہود فلسطینی مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اور مشرکین ہنود ہندوستانی مسلمانوں پر۔ کشمیر کی اہمیت تمام عالم اسلام کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اگر عالم اسلام نے اس مسئلہ کو سمجھ لیا تو اس کا حل آسان ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حج کے موقعہ پر جبکہ مکہ معظمہ میں تقریباً گیارہ بارہ لاکھ آدمی تمام عالم اسلام سے جمع ہوتے ہیں اور وہاں تقریباً ایک ارب روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہاں کے بازاروں میں دنیا بھر کے ملکوں کا مال بکتا ہے۔ مگر پاکستان کا مال کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور دوسرے ملکوں کا اعتماد حاصل کرنا چاہیئے اور ان کو بتانا چاہیئے کہ ہمارا مال بہت اچھا ہے۔ اسے بھی خریدیئے۔

(باقی آئندہ)

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

اچی میں جمعیتہ علماء اسلام کی برانچیں

کراچی میں جمعیتہ علماء اسلام کی بارہ ۱۲ نچیں قائم ہو چکی ہیں۔ ممبرسازی کا کام پوری تار سے جاری ہے۔ اس وقت حضرت مولانا د یوسف بنوری، مولانا مفتی محمد عثمان صاحب لیح کی سرپرستی میں جمعیتہ علماء اسلام پوری ندی سے منظم ہو رہی ہے۔ مولانا حافظ عبد اسماعیل۔ مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث لانا علی محمد قصر قندی۔ مولانا اسفندیار صاحب ولانا عبداللہ صاحب ایرانی۔ مولانا محمد صابر مولانا قاری عبدالحیٔ اور مولانا قاری عبدالرشید صاحب کی تگ و دو اور دلچسپی کے باعث جمعیتہ علماء کا کام روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ بہت جلد لانڈھی میں ایک اسکول ور دارالمطالعہ کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جس کا سنگِ بنیاد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رکھ رہے ہیں۔ جمعیتہ کی کارگذاری کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پمفلٹ جمعیتہ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں:۔ "جمعیتہ علماء اسلام کا اجمالی پروگرام" اور "ہم کیا چاہتے ہیں"۔ یہ پمفلٹ کراچی میں مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ جن حضرات کو ان پمفلٹوں کی ضرورت ہو۔ وہ مولانا اللہ وداو صاحب بروہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام کراچی سے حاصل کر سکتے ہیں

بزنگھو پیر میں مولانا محمد یعقوب شاہ صاحب۔ مولانا الحاج غلام مصطفیٰ صاحب بروہی۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب بھی جمعیتہ علماء اسلام کے معاملہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

خیال ہے۔ بہت جلد وسط کراچی میں جمعیتہ کی جانب سے ایک اعلیٰ پیمانے کی تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مولانا قاضی مظہر الدین صاحب چکوال۔ مولانا عبید اللہ صاحب انور۔ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ سے رابطہ قائم رکھ کر عنقریب اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

(محمد زکریا ناظم جمعیتہ علماء کراچی)

حافظ محمود اسعد ہالیجی شریف کا بیان

اکثر لوگ ہم سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ہم کونسی سیاسی جماعت میں شامل ہوں، اور کونسی جماعت کے امیدوار کو اپنا ووٹ دیں حضرت علیہ الرحمتہ بھی اکثر اپنے مریدوں کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ جمعیتہ علماء اسلام میں شامل رہو۔ اسی کے نمائندوں کو اپنا ووٹ دو۔ اور دامے درمے سخنے مالی امداد بھی کرو۔ میں بھی حضرت کے تمام لواحقین مریدین اور اپنے دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اپنے ووٹ بھی جمعیتہ علماء اسلام کے نامزد کردہ امیدوار کو دیں۔ اور اس جماعت کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد بھی کریں۔

(محمود اسعد ہالیجوی)

مولانا محمد ہارون صاحب کا بیان

ہمارے بزرگوں کی توجہ زیادہ تر جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ رہی ہے۔ اور ہمارے تمام بزرگ جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ ہی وابستہ رہے ہیں۔ میں خود بھی جمعیتہ علماء اسلام میں شامل ہوں۔ اور اپنے تمام دوستوں کو بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی جمعیتہ علماء اسلام کا ساتھ دیں۔ اور اُس ہی کے نامزد کردہ امیدوار کو ووٹ دیں۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی زیادہ سے مالی امداد بھی کریں۔

(محمد ہارون عقریجانی ضلع سکھر)

جمعیتہ القراء تحصیل مانسہرہ کا اجلاس

مورخہ ۲/۷/۶۴ بوقت عشاء بمقام غنثت میں جمعیتہ القراء علاقہ پکھلی و اگرور وغیرہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ جمعیتہ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کے ماتحت ہوگی۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کے ہر حکم پر لبیک کہے گی۔

(۲) یہ جمعیتہ قرآن کے مدارس بنائیگی اور قراء حضرات کا وہاں تقرر کریگی۔

(۳) یہ جمعیتہ ان علاقوں میں جہاں عوام علم تجوید سے ناآشنا ہیں جیسے کونش اگرور والائی (جدید پاکستان) میں علم تجوید کی ضرورت سے لوگوں کو باخبر کریگی اور علم تجوید کی تڑپ پیدا کرنے کی کوشش کریگی۔

(۴) یہ جمعیتہ اپنے علاقہ میں اختلافی مسائل کو مٹانے کے لئے یہ کوشش کرے گی کہ فریقین جھگڑنے کی بجائے دیوبند کی طرف رجوع کریں۔

(۵) یہ جمعیتہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و جناب سیٹھی محمد یوسف صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ ان حضرات کی کوششوں نے تحصیل مانسہرہ کے کئی جوانوں کا تعلق سینماؤں اور کالجوں کی بجائے قرآن اور مسجد سے قائم کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج مانسہرہ سے لے کر الائی تک تقریباً پانچ ہزار طالب علم حفظ و تجوید کے سیکھنے میں مشغول ہیں۔

(گل رحمان ناظم جمعیتہ و مدرس
مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ پور ہزارہ)

جمعیتہ طلبہ الاسلام کا کیمبلپور میں قیام

گورنمنٹ کالج، گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول، جامعہ مدنیہ اور دیگر مختلف مدارس کے طلباء کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت جناب مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیتہ اتحاد القراء پاکستان و صدر مدرس جامعہ مدنیہ کیمبلپور منعقد ہوا جس میں طلباء کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران طلباء میں تبلیغی شوق، دینی رجحان۔ علوم اسلامیہ سے گہرا لگاؤ اور اسلامی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے پیش نظر طلباء کی ایک بین المدارس تنظیم بنام جمعیتہ طلبہ الاسلام کی تشکیل کی گئی۔ اور حسب ذیل طلبا بالاتفاق عہدیدار منتخب ہوئے:۔

سرپرست:۔ مولوی محمد سلیمان صاحب قادری مدرس جامعہ مدنیہ کیمبل پور۔

صدر:۔ عبدالخالق صاحب سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج کیمبلپور

نائب صدر اول: ماسٹر محمد سلیم صاحب متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

نائب صدر دوم:۔ طاہر جمیل سٹوڈنٹ سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج۔

جنرل سیکرٹری:۔ عبدالرحیم صاحب صدیقی سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج

جائینٹ سیکرٹری:۔ محمد ریاض صاحب چودھری متعلم ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول۔

ناظم نشر و اشاعت:۔ قاضی محمد ارشاد الحسینی متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

خزانچی:۔ محمد سلیم صاحب چودھری متعلم ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول۔

پراپیگنڈہ سیکرٹری:۔ رازق الٰہی صاحب صابری متعلم جامعہ مدنیہ کیمبلپور

علاوہ ازیں سولہ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ اور چار ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور طارق خٹک سٹوڈنٹ بی اے فائنل گورنمنٹ کالج کیمبلپور کو بالاتفاق مجلس عاملہ کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ جمعیتہ کا ہفتہ وار اجلاس جمعیتہ کے صدر دفتر واقع جامعہ مدنیہ کیمبلپور میں ہوا کرے گا۔ جس میں ہر ممبر کی شرکت لازمی ہوگی۔

اجلاس کے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مدارس میں دینی اور اخلاقی تعلیم کا مناسب انتظام نہ ہونے کی بنا پر طلباء میں اخلاقی بے راہ روی اور روز بروز جرائم کی رفتار میں اضافے کے رجحان کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم کا معقول اور ٹھوس بنیادوں پر انتظام کرے۔

ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ مخرب اخلاق لٹریچر، فحش فلموں، عریاں اور ٹیڈی لباس پر فوری پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(قاضی محمد ارشد الحسینی کیمبلپور)

خدا ترس اور اسلام پسند امیدواروں کو کامیاب بنایئے

چکوال۔ الحاج مولانا حافظ غلام حبیب خطیب نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ سیاسی دھڑے بندیوں سے آزاد ہو کر اور ووٹ کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے آیندہ انتخابات میں اسلامی قوانین کے جاننے والوں اور خدا ترس لوگوں کو ووٹ دیں۔ جو آیندہ اسمبلیوں میں پہنچ کر ملکی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھال سکیں۔

مولانا نے کہا۔ یہی وہ آخری وقت ہے جبکہ ہمیں صحیح امیدواروں کو منتخب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا ترس امیدواروں کو کامیاب بنانا رضائے الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے آئندہ دیانتدار لوگ منتخب کیجئے۔

حافظ عبدالرحمٰن قاسمی ناظم شعبہ
نشر و اشاعت دار العلوم حنفیہ
چکوال (جہلم)

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ بقایاجات ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے بقایاجات بھیج دیں (ناظم دفتر)

Phone No: 67715
Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE
Price 12 Paisas

No. 7 | 31 July 1964 24 Rabi-ul-Awwal ۱۳۸۴ | No. 28

ترجمان اسلام کو
روزنامہ کرنے کی تجویز

جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ ۵، ۶ رجولائی ۱۹۶۴ء میں یہ بات منظور کرلی ہے کہ ہفتہ وار "ترجمان اسلام" کو روزنامہ کردیا جائے اور اس کو شرکت کے طور پر چلایا جائے جس کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ اس کے دس دس روپے کے حصے مقرر کردیئے جائیں۔ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام نے سَو حصے لینے منظور کئے۔ اور دوست بھی حصے لے رہے ہیں۔ مانسہرہ کے مولوی غلام سرور صاحب کریانہ مرچنٹ اور مشہور ڈاکٹر غلام صاحب نے بیس بیس حصے لینے کی اطلاع دی ہے۔ تمام دوستوں سے عرض ہے کہ جتنے حصوں میں شریک ہوسکیں۔ دفتر کو اطلاع دیں اور رقوم روانہ کردیں۔ جمعیتہ علماء کا یہ فیصلہ سخت ضرورت کے تحت ہوا ہے۔ آج کل کوئی جماعت اخبار کے بغیر نہیں چل سکتی مگر آج دنیا والے جتنے دین سے بیگانہ ہوتے جارہے ہیں۔ اسی تناسب سے وہ علماء دین اور اُن کی خبروں سے بھی لاتعلق ہوتے جارہے ہیں۔ اتنے پر بس نہیں کہ ان کی خبریں کم شائع کی جاتی ہیں بلکہ ان کے خلاف بالکل من گھڑت اطلاعات لادینی سازش کے تحت شائع کی جاتی ہیں۔ تمام دینی غیرت رکھنے والے بھائیوں کا فرض ہے کہ روزنامہ "ترجمان اسلام" کے خریدار بنیں اور اس کے حصے خریدیں۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ

بقیہ: - اچھے ڈپٹی کمشنر

آلۂ کار بن کر ظلم تو نہیں کررہا۔ یا اس کے نام سے کوئی بڑا آدمی غریبوں کو مرعوب تو نہیں کرتا۔

(۱۰) وہ اسلامی احکام اور ملکی رواج کے مطابق پردہ کرنے والا ہو۔ اور حتی الامکان بمعہ بیگم کے ان مجامع سے (مثلاً کلب وغیرہ) دور رہے۔ جہاں اس کو کوئی آدمی یا پارٹی اپنا سکے۔ یا اپنانے کا پروپیگنڈا کرکے اس کے نام سے رشوتیں لیں۔

(۱۱) کبھی کبھار رسائی والے آدمی کمشنر یا کسی اوپر والے افسر سے کوئی حکم حاصل کرلیتے ہیں۔ ڈی سی اس کی بھی نگرانی کرے۔ اگر خدانخواستہ اوپر والے افسر کو دھوکا دیا گیا ہو۔ یا کسی کی حق تلفی ہورہی ہو۔ تو ڈی سی جرأت سے افسر بالا کو حقیقت حال سے آگاہ کرے۔

یہ مختصر چند باتیں ہیں۔ اگر ہمارے محترم افسر اور خاص کر ڈی سی حضرات جو ضلع کے سیاہ وسفید کے مالک ہوتے ہیں ان کا خیال رکھیں۔ تو سارا ملک ہفتوں نہیں تو مہینوں میں بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حکام وحکومت کو بصیرت عطا فرمائے۔ آمین!

محترم حکیم نواب الدین صاحب کا انتباہ!

محترم حکیم نواب دین صاحب حیدرآباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ جب سے مودودیوں کو بزرگان دین کی توہین اور دین میں دخل دینے کی سزا ملی ہے۔ وہ اتحاد العلماء کے نام سے ڈھونگ رچا کر مودودی پارٹی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ علماء کرام اور اہل اسلام ان سے ہوشیار رہیں۔

مولانا عبدالشکور دین پوری کی تشریف آوری

سمندری ۲۵ ربیع الاول بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بخاری چوک قاسم روڈ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مولانا عبدالشکور دین پوری تقریر بیان فرمائیں گے۔

(محمد علی جانباز صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری)

حیدرآباد ڈویژن کے ارکان جمعیتہ کا دورہ

جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کی جانب سے مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن۔ مولانا حبیب اللہ صاحب نائب امیر ضلع۔ مولانا عبدالرحمان صاحب امیر جناں۔ حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن گوٹھ گلی حسن خان تالپور شادی میں شرکت کے بعد نماز عشاء کے وقت مولانا حبیب اللہ صاحب نے حاضرین کو جمعیتہ کے مقاصد بتلائے۔ اور بڑھتی ہوئی بے حیائی کی مخالفت اور آنے والے انتخاب میں دیندار اور صالح لوگوں کو ووٹ دینے پر زور دیا۔ حاضرین نے جمعیتہ میں شرکت کا یقین دلایا۔ یہ وفد دوسرے روز سجاول پہنچا۔ مقامی حضرات اور کارکنان جمعیتہ سے انتخاب اور جمعیتہ کے متعلق صلاح مشورہ نیز دفتر جمعیتہ کا معائنہ ہوا۔ تیسرے روز سجاول سے بمعہ مولوی حاجی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ ٹھٹھہ پہنچا۔ اکثر دیندار اور اچھے خیال کے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دوران ملاقات مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیتہ ڈویژن نے آنیوالے انتخاب میں دیندار لوگوں کو ووٹ دینے اور جمعیتہ میں شرکت کی دعوت دی۔

چودھری شیر علی صاحب کی علالت

محترم چودھری شیر علی صاحب گوجر موچی والی ضلع مظفرگڑھ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔

پیارے نبی کی پیاری زبان
"عربی"
بذریعہ خط وکتابت صرف چھ ماہ میں سیکھنے کے لئے پندر
پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر تفصیلات طلب کریں۔
پتہ:۔ ادارہ فروغ عربی کھوکھرو پار ضلع تھرپارکر